عطائیہ

اردو شرح

تفسیر جلالین

جلد اوّل

تشرف بخدمتہ

محمد امتیاز قادری

ناشر
ادارۃ الفیضان رضا
نیو دھوراجی کالونی بلاک نمبر
گلشن اقبال کراچی

Marfat.com

عطائین

اردو شرح

تفسیر جلالین

جلد اول

تشرف بخدمتہ

محمد امتیاز قادری

ناشر

ادارہ فیضان رضا (رجسٹرڈ)

A-42 نزد نیو دھوراجی کالونی، بلاک 4،

گلشن اقبال، کراچی

موبائل: 0321-2241051

Marfat.com

183792 ~~14332~~

11814

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب　　عطائین شرح جلالین

تشرف بخدمتہ　　مولانا محمد امتیاز قادری

تعداد　　۱۲۰۰

ضخامت　　۸۹۶ صفحات

سن اشاعت　　شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ، بمطابق جولائی 2010ء

قیمت　　/-　　روپے

ناشر　　ادارہ فیضان رضا (رجسٹرڈ) A/42، دھوراجی کالونی، بلاک 4، گلشن اقبال، کراچی

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی اور لاہور۔ فون: 32212011

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی۔ فون: 32217776

علمی کتاب گھر، اردو بازار، کراچی، فون: 32624097

مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ فون: 34926110

مکتبہ رضویہ، گاڑی کھاتہ، آرام باغ، کراچی۔ فون: 32627897

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد کھارادر، کراچی۔ فون: 32203464

ضیاء ٹیپ کیسٹ سینٹر، بالمقابل شہید مسجد کھارادر، کراچی۔ فون: 32204048

مکتبہ برکات المدینہ، ملحق جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی۔ فون: 34219324

مکتبہ قادریہ، برائٹ کارنر، نزد چاندنی چوک، کراچی۔ فون: 34944672

مکتبہ جمال کرم، مرکز الاولیس، دربار مارکیٹ، لاہور۔ فون 042-7324948

کرمانوالہ بک شاپ، اردو بازار، لاہور　　زاویہ پبلشرز، اردو بازار، لاہور

مکتبہ اعلیٰ حضرت، اردو بازار، لاہور　　اسلامک بک کارپوریشن، راولپنڈی

مکتبہ مہریہ کاظمیہ، ملتان　　ادارہ تالیفات اویسیہ، بہاولپور۔ فون 0321-6820890

Marfat.com

ذخیرہ

الاهداء

میرے تو سب کچھ آپ ہی ہیں اے رحمت عالم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

ساری تعریفیں اس خالق کائینات کے لئے جس نے اس عالم رنگ و بو کو طرح طرح سے مزین کیا اور کڑوڑہا کڑوڑ درود ہوں اس رحمت والے آقا کی ذاتِ ستودہ صفات پر جو ہم بے کسوں، غم کے ماروں، دکھ یاروں کا واحد سہارا ہیں۔ اللہ کی دی ہوئی توفیق اور فخر کائینات، شاہِ موجودات کی نظر کرم کا صدقہ ہے کہ ادارہ فیضانِ رضا نے اس خدمت کو سرانجام دیا۔ ہم اللہ رب العزت کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی اس خدمت کو اپنی مقدس بارگاہ مین قبول فرما کر اس پر اجر عظیم سے مالا مال فرمائے۔ ہم اس پر مرتب ہونیوالے اجر و ثواب کو مکی مدنی آقا کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتے ہیں اور آپ کے وسیلے سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صحابۂ کرام علیہم الرضوان، تابئین، تبع تابئین، جمیع بزرگان دین، تمام سلاسل کے صوفیاء واولیاء، بلخصوص شہنشاہ بغداد سیدنا حضورِ غوث پاک قدس سرہ العزیز کی بارگاہ مقدسہ، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ، اور دورِ حاضر کے عظیم دینی رہنما، ولی کامل، عاشق رسول مولانا محمد الیاس قادری صاحب مدظلہ العالی اور ان تمام مومنین و مومنات جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک اور تا قیام قیامت تک پیدا ہونگے سب کو اس اجر و ثواب سے مالا مال کردے، اس ادارے سے وابسطہ جملہ احباب جو اس خدمت کو قارئین تک پہنچانے میں ادارے کے معاون و مددگار بنے، اللہ سب کے نامۂ اعمال میں ہدیۂ ثواب پہنچائے، اور مزید اخلاص کی دولت سے مالا مال کرتے ہوئے باقی چار مجلدات پر جلد از جلد کام مکمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور مزید قابل صلاحیت افرادی قوت سے ادارے کو مالا مال فرمائے۔ اللہ اہلسنت کی تمام چھوٹی بڑی دینی درس گاہوں اور اداروں کی حفاظت فرمائے۔

ادارہ فیضانِ رضا
نیو دھوراجی کالونی، گلشنِ اقبال بلاک ۴

Marfat.com

فہرست عطائین

نمبرشمار	پارہ نمبرا	صفحہ نمبر	نمبرشمار	پارہ نمبرا	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۱۱	۲۶	اللہ تعالی کے عہد سے مراد	۵۵
۲	تعارف ادارہ وتعارفِ مصنفین	۱۸ وغیرہ	۲۷	﴿بعث بعدالموت﴾	۵۵
۳	کلمات تشکر	۲۴	۲۸	فرشتے اور انکی حقیقت	۶۴
۴	تقاریظ: حضرت علامہ محمد اسماعیل ضیائی مدظلہ العالی حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی مدظلہ العالی	۲۵	۲۹	فرشتوں کی تعداد	۶۵
۵	تعارف سورۃ البقرۃ	۲۶	۳۰	نیابتِ آدم	۶۵
۶	حروف مقطعات	۳۰	۳۱	فرشتوں کا سجدہ	۶۵
۷	کتاب اللہ ہر قسم کے شکوک سے پاک ہے	۳۱	۳۲	ابلیس	۶۷
۸	تقوی	۳۱	۳۳	علم کی تعریف وفضیلت	۶۸
۹	ایمان، اسکے درجات اور ایمان بالغیب	۳۱	۳۴	حضرت آدم علیہ السلام کی دعا وگریہ زاری	۶۹
۱۰	رزق	۳۱	۳۵	لفظِ اسرائیل کی بحث	۷۵
۱۱	لفظ قرآن کی تعریف	۳۱	۳۶	یہود کا اللہ سے عہد اور اللہ کا یہود سے عہد	۷۵
۱۲	منافق کسے کہتے ہیں؟	۴۲	۳۷	نماز اور اسکی فضیلت	۷۵
۱۳	مرض کی تعریف	۴۲	۳۸	زکوۃ	۷۶
۱۴	فساد منافقین	۴۲	۳۹	رکوع	۷۶
۱۵	﴿کما امن السفهاء﴾ سے مراد	۴۲	۴۰	صبر	۷۶
۱۶	منافقوں کا استہزاء	۴۲	۴۱	نفس	۸۴
۱۷	﴿استهزاء﴾ باری تعالی سے کیا مراد ہے؟	۴۳	۴۲	فرعون کا تعلق کس علاقے سے تھا؟	۸۴
۱۸	﴿اشترو الضلالة بالهدی﴾ کی وضاحت	۴۳	۴۳	فرعون کے بنی اسرائیل پر عذاب	۸۵
۱۹	﴿قوله متکاثفه﴾	۴۳	۴۴	فرعون کا بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنا	۸۵
۲۰	باطنی بصارت	۴۳	۴۵	نجاتِ بنی اسرائیل اور غرقِ آلِ فرعون	۸۵
۲۱	یاایھا الناس کے خطاب سے مراد کون ہیں؟	۵۲	۴۶	مدت وعدہ	۸۶
۲۲	انعاماتِ خداوندی	۵۳	۴۷	بنی اسرائیل کی توبہ	۸۶
۲۳	قرآن کریم کا معجز ہونا	۵۳	۴۸	غمام کسے کہتے ہیں؟	۸۷
۲۴	جنت کی نہریں اور انعامات جنت وغیرہ	۵۳	۴۹	﴿من وسلوی﴾	۸۷
۲۵	فاسق کی تعریف	۵۴	۵۰	تعدادِ بنی اسرائیل	۹۱

Marfat.com

نمبر شمار	پارہ نمبر	صفحہ نمبر	نمبر شمار	پارہ نمبر۱	صفحہ نمبر
۵۱	حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا پتھر	۹۱	۷۵	﴿نسخ﴾ کی بحث	۱۴۷
۵۲	انبیائے کرام کی تعظیم اصلِ ایمان ہے۔	۹۲	۷۶	﴿نسخ فی القرآن﴾ سے کیا مراد ہے؟	۱۴۸
۵۳	﴿صابئین﴾	۹۸	۷۷	مسجد	۱۵۷
۵۴	بنی اسرائیل کا سجدہ	۹۹	۷۸	تمام روئے زمین مسجد ہے	۱۵۷
۵۵	﴿یوم السبت﴾	۹۹	۷۹	آزمائشی کلمات	۱۶۳
۵۶	﴿قصة البقرة﴾	۹۹	۸۰	مصلائے ابراہیم علیہ السلام	۱۶۴
۵۷	لفظ قلوب کی تحقیق	۱۰۹	۸۱	تعمیر کعبہ	۱۶۴
۵۸	کتاب اللہ میں ردوبدل کرنا	۱۰۹	۸۲	دعا خلیل کی عیسیٰ کی جو بشارت تھے	۱۶۵
۵۹	والدین کے ساتھ حسن سلوک اور رشتے داروں کیساتھ حسن سلوک	۱۱۶	۸۳	حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام سے پہلے ذکر کرنے کیوجہ	۱۷۳
۶۰	یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک	۱۱۶ وغیرہ	۸۴	﴿صبغة﴾ سے کیا مراد ہے؟	۱۷۳
۶۱	پیروی شریعت کی کیجائے یا طبیعت کی	۱۱۷	۸۵	﴿وله الجمل ثلاث احوال﴾ سے مراد	۱۷۳
۶۲	موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کے مابین انبیائے کرام	۱۲۵	شمار نمبر	پارہ نمبر۲	صفحہ نمبر
۶۳	لفظِ عیسیٰ کی تحقیق	۱۲۶	۸۶	امت وسط سے کیا مراد ہے؟	۱۸۲
۶۴	﴿روح القدس﴾ کے سے کیا مراد ہے؟	۱۲۶	۸۷	امت محمدیہ کی گواہی	۱۸۲
۶۵	فتمنوا الموت ان کنتم صدقین سے کیا مراد ہے؟	۱۲۶	۸۸	اہل کتاب کا حضور ﷺ کو پہچاننا	۱۸۴
۶۶	وحی کی اقسام	۱۳۵	۸۹	حکمت کیا ہے؟	۱۸۸
۶۷	نزول وحی کی کیفیت	۱۳۵	۹۰	ذکر کی بحث	۱۸۸
۶۸	لفظ جبرائیل کی تحقیق	۱۳۵	۹۱	صبر کی تعریف	۱۹۶
۶۹	جادو اور اسکے بارے میں ائمہ کرام کی آراء	۱۳۶	۹۲	تذکرہ نماز کا سبب	۱۹۷
۷۰	جادو کے بارے میں ہمارا عقیدہ	۱۳۶	۹۳	شہید سے مراد کون شخص ہے؟	۱۹۷
۷۱	جادو سیکھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے	۱۳۷	۹۴	شہدائے بدر کے اسمائے گرامی	۱۹۷
۷۲	زوال سلطنت کا سبب اور مدت	۱۳۸	۹۵	فضیلت شہداء	۱۹۸
۷۳	ہاروت وماروت	۱۳۸	۹۶	حیات شہداء	۱۹۸
۷۴	مقام احتیاط	۱۴۷	۹۷	جان ومال اور اولاد کی کمی سے مراد	۱۹۹

Marfat.com

نمبر شمار	پارہ نمبر۲		نمبر شمار	پارہ نمبر۲	صفحہ نمبر
۹۸	صفا ومروہ	۲۰۰	۱۲۳	ایک ہی امت ہونے سے مراد	۲۷۲
۹۹	﴿شعائر اللہ﴾ سے کیا مراد ہے	۲۰۰	۱۲۴	ھدایت کے معنی	۲۷۲
۱۰۰	حج وعمرہ کی لغوی وشرعی تعریف	۲۰۱	۱۲۵	سرایا	۲۸۱
۱۰۱	شکر کی بحث	۲۰۱	۱۲۶	شراب کی حرمت	۲۸۱
۱۰۲	ہواؤں کی تبدیلی سے مراد	۲۰۷	۱۲۷	شراب کی تعریف	۲۸۲
۱۰۳	﴿انداد﴾ سے کیا مراد ہے؟	۲۰۸	۱۲۸	جوئے کی تعریف	۲۸۲
۱۰۴	﴿الفرق بین السوء والفحشاء﴾	۲۱۶	۱۲۹	عفو کسے کہتے ہیں؟	۲۸۲
۱۰۵	﴿صم بکم عمی﴾ سے کیا مراد ہے؟	۲۱۶	۱۳۰	موجودہ دور میں اہل کتاب سے نکاح کرنا	۲۸۳
۱۰۶	رزق طیب سے مراد	۲۱۷	۱۳۱	حیض کے مسائل، نساؤکم حرث	۲۹۱
۱۰۶	﴿وما اھل بہ لغیر اللہ﴾ سے مراد	۲۱۷	۱۳۲	جماع سے قبل تسمیہ پڑھنا	۲۹۱
۱۰۷	قصاص	۲۲۵	۱۳۳	قسم کی اقسام	۲۹۲
۱۰۸	﴿ان ترک خیرا﴾ سے مراد	۲۲۶	۱۳۴	﴿ایلاء﴾ کی شرعی حیثیت	۲۹۲
۱۰۹	روزہ، حالت سفر میں روزہ نہ رکھنا	۲۳۵وغیرہ	۱۳۵	عورتوں کی عدت	۲۹۲
۱۱۰	فدیہ	۲۳۶	۱۳۶	﴿آئیسہ﴾ عورتوں سے کیا مراد ہے؟	۲۹۳
۱۱۱	نزول قرآن کریم	۲۳۷	۱۳۷	طلاق کے معنی واقسام	۲۹۸
۱۱۲	دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟	۲۳۷	۱۳۸	رجوع کرنے سے کیا مراد ہے	۲۹۹
۱۱۳	﴿جہاد فی سبیل اللہ﴾	۲۴۷	۱۳۹	خلع	۲۹۹
۱۱۴	﴿انفاق فی سبیل اللہ﴾	۲۴۸	۱۴۰	رضاعت اور اسکے مسائل	۳۰۶
۱۱۵	حج کی بحث	۲۵۹	۱۴۱	مہر، خلوت صحیحہ، جماع اور مہر کے قائم مقام	۳۱۳
۱۱۶	حج کا طریقہ	۲۶۰	۱۴۲	صلوٰۃ وسطی	۳۱۴
۱۱۷	﴿قولہ بالاحرام بہ﴾	۲۶۱	۱۴۳	امام کے پیچھے خاموشی اختیار کرنا	۳۱۴
۱۱۸	دوران حج تجارت کرنا	۲۶۱	۱۴۴	بحالت خوف پڑھی گئی نماز کا حکم	۳۱۴
۱۱۹	استغفار	۲۶۲	۱۴۵	عدت	۳۱۴
۱۲۰	دعائے ماثورہ	۲۶۳	۱۴۶	واقعہ	۳۲۴
۱۲۱	کافروں کیلئے دنیا کی زندگی مزین ہے	۲۷۱	۱۴۷	واقعہ	۳۳۰
۱۲۲	بے حساب رزق سے مراد	۲۷۱	۱۴۸	انبیائے کرام کے درجات	۳۳۳

Marfat.com

نمبر شمار	پارہ نمبر۳	صفحہ نمبر	نمبر شمار	پارہ نمبر۳	صفحہ نمبر
۱۴۹	﴿آیت الکرسی﴾ کے فضائل	۳۳۹	۱۷۴	دلوں کی کجی سے کیا مراد ہے	۴۰۱
۱۵۰	اللہ آپ زندہ ہے اوروں کا قائم رکھنے والا	۳۴۰	۱۷۵	﴿راسخ فی العلم﴾ سے مراد کون ہیں؟	۴۰۲
۱۵۱	اللہ تعالیٰ کی ذات نیند سے پاک ہے	۳۴۰	۱۷۶	حضور پرنور ﷺ کے مبارک دعائیہ کلمات	۴۰۲
۱۵۲	شفاعت صرف اللہ کے اذن سے ممکن ہے	۳۴۰	۱۷۷	جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد	۴۱۱
۱۵۳	کرسی سے کیا مراد ہے؟	۳۴۱	۱۷۸	دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے	۴۱۱
۱۵۴	﴿لا اکراہ فی الدین﴾ کے معنی	۳۴۲	۱۷۹	جنتی نعمتیں	۴۱۲
۱۵۵	﴿فقد استمسک بالعروۃ الوثقی﴾ کے معنی	۳۴۲	۱۸۰	الصبرین والصدقین...... الخ	۴۱۳
۱۵۶	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کا مکالمہ	۳۴۸	۱۸۱	﴿اولوا العلم﴾ سے کون لوگ مراد ہیں؟	۴۱۳
۱۵۷	غیر اللہ کو پکارنا	۳۵۰	۱۸۲	﴿ان الدین عنداللہ الاسلام﴾ کی اہمیت	۴۱۴
۱۵۸	جو مال راہ خدا میں خرچ کیا جائے اللہ اس مال کو بڑھاتا ہے	۳۵۸	۱۸۳	حضراتِ انبیائے کرام کو ناحق قتل کرنا	۴۲۳
۱۵۹	﴿قول معروف﴾ کے معنی	۳۵۸	۱۸۴	ہر جان اپنی کمائی کا پورا بدلہ دی جائے گی	۴۲۴
۱۶۰	ریاکاری صدقات کے ضیاع کا سبب ہے	۳۵۹	۱۸۵	عزت وذلت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے	۴۲۴
۱۶۱	﴿انفاق فی سبیل اللہ﴾ سے مراد	۳۶۶	۱۸۶	کیا کوئی کافر مسلمان کا دوست ہوسکتا ہے	۴۲۴
۱۶۲	فحش سے کیا مراد ہے؟	۳۶۶	۱۸۷	﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی﴾ کا مقصد	۴۳۳
۱۶۳	بخل کا علاج	۳۶۷	۱۸۸	اطاعتِ رسول اطاعتِ الٰہی ہے	۴۳۴
۱۶۴	خود کو راہِ خدا میں روک رکھنے والے اصحاب صفہ	۳۶۷	۱۸۹	بی بی حنہ کی منت	۴۳۵
۱۶۵	سود کی تعریف	۳۷۴	۱۹۰	فضائل بی بی مریم	۴۳۵
۱۶۶	سود کے نقصانات	۳۷۶	۱۹۱	دعائے زکریا	۴۳۶
۱۶۷	بیع سلم	۳۸۳	۱۹۲	سید کے معنی	۴۳۶
۱۶۸	شہادت وگواہی	۳۸۴	۱۹۳	بی بی مریم کی تمام عورتوں پر فضیلت	۴۴۶
۱۶۹	رہن	۳۸۴	۱۹۴	﴿مسیح﴾ کے معنی	۴۴۶
۱۷۰	﴿سورہ بقرہ﴾ کی آخری آیات کی فضیلت	۳۹۰	۱۹۵	بغیر نکاح کے اولاد کی نعمت	۴۴۷
۱۷۱	فضائل ﴿سورہ آل عمران﴾ وتعارف	۳۹۲	۱۹۶	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات	۴۴۷
۱۷۲	مصورِ اعظم کا شاہکار	۳۹۹	۱۹۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا غیب کی خبریں دینا	۴۴۸
۱۷۳	محکمات اور متشابہات	۴۰۰	۱۹۸	حواری کسے کہتے ہیں؟	۴۴۸

Marfat.com

نمبر شمار	پارہ نمبر۳	صفحہ نمبر	نمبر شمار	پارہ نمبر۴	صفحہ نمبر
۱۹۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا	۴۵۵	۲۲۳	غصہ پی جانے کے فضائل	۵۲۱
۲۰۰	﴿ان مثل عیسی عنداللہ کمثل آدم﴾	۴۵۶	۲۲۴	﴿وانتم الاعلون ان کنتم مومنین﴾ سے مراد	۵۲۱
۲۰۱	مباہلہ	۴۵۶	۲۲۵	﴿وما محمد الا رسول﴾ کا منشاء	۵۲۶
۲۰۲	بغیر علم کے بحث کرنا	۴۶۴	۲۲۶	﴿قد خلت من قبلہ الرسل﴾ کا منشاء	۵۲۶
۲۰۳	رحمت سے کیا مراد ہے؟	۴۷۱	۲۲۷	ایڑیوں کے بل پلٹنے سے کیا مراد ہے؟	۵۲۷
۲۰۴	امانت وخیانت	۴۷۱	۲۲۸	موت کا وقت متعین ہے	۵۲۷
۲۰۵	حضور کی شان عظمت	۴۷۸	۲۲۹	دعائیہ کلمات	۵۲۸
شمار نمبر	پارہ نمبر۴	صفحہ نمبر	۲۳۰	کیا اب بھی کافر مسلمانوں سے ڈرتے ہیں؟	۵۳۵
۲۰۶	راہ خدا میں پسندیدہ چیز خرچ کرنے کی اہمیت	۴۸۷	۲۳۱	حالت جنگ میں نیند کا آنا نعمت خداوندی ہے	۵۳۵
۲۰۷	بنی اسرائیل پر ہر کھانا حلال تھا مگر جو اپنی مرضی	۴۸۸	۲۳۲	عبادت گزاروں کی اقسام	۵۴۶
۲۰۸	شہر مکہ	۴۴۸	۲۳۳	اسلام نرمی سے پھیلا ہے	۵۴۷
۲۱۹	اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حق کیا ہے؟	۴۹۴	۲۳۴	مشورے کی اہمیت	۵۴۷
۲۱۰	اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے سے مراد	۴۹۴	۲۳۵	وصف نبوت خیانت کی نفی کرتی ہے	۵۴۷
۲۱۱	نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے کا بیان	۴۹۴	۲۳۶	اللہ تعالیٰ کا مومنین پر احسان عظیم	۵۴۸
۲۱۲	فرقہ بندی کی مذمت	۴۹۵	۲۳۷	خبیث اور طیب کے معنی	۵۵۷
۲۱۳	چہروں کے سیاہ وسفید ہونے کا مطلب	۴۹۶	۲۳۸	بخل کے معنی اور اسکی مذمت	۵۵۹
۲۱۴	سب سے بہترین امت	۵۰۴	۲۳۹	انبیائے کرام اللہ تعالیٰ کی عطا سے غیب جانتے ہیں	۵۵۹
۲۱۵	﴿ضربت علیہم الذلۃ﴾ کا مطلب	۵۰۵	۲۴۰	ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے	۵۶۶
۲۱۶	﴿ضربت علیہم المسکنۃ﴾ کا مطلب	۵۰۵	۲۴۱	مشرکین کی دل آزاریوں پر صبر کرنا	۵۶۷
۲۱۷	کافروں کا دنیاوی زندگی میں خرچ کرنا	۵۰۵	۲۴۲	علم چھپانے کا انجام	۵۶۷
۲۱۸	﴿کمثل فیہا صر﴾ سے کیا مراد ہے؟	۵۰۶	۲۴۳	ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی یاد کی جائے	۵۷۶
۲۱۹	کافروں کا غصہ سے انگلیاں چبانا	۵۰۶	۲۴۴	کائنات میں غور وتفکر کرنا	۵۷۶
۲۲۰	واقعہ احد	۵۱۲	۲۴۵	﴿سورہ نساء﴾ کے فضائل	۵۷۹
۲۲۱	سود در سود بھی حرام ہے	۵۲۰	۲۴۶	نسل انسان کا ارتقاء	۵۸۸
۲۲۲	جنت کی وسعت کا بیان	۵۲۰	۲۴۷	مال حرام کی مذمت	۵۵۸

Marfat.com

نمبر شمار	پارہ نمبر۴	صفحہ نمبر	نمبر شمار	پارہ نمبر۵	صفحہ نمبر
۲۴۸	نکاح	۵۸۹	۲۷۲	اللہ شرک کے سوا جس گناہ کو چاہے بخش دے	۶۴۹
۲۴۹	کیا عورت مہر معاف کرسکتی ہے	۵۸۹	۲۷۳	﴿الجبت والطاغوت﴾	۶۵۶
۲۵۰	یتیم کا مال ناحق کھانے پر وعیدیں	۵۹۰	۲۷۴	حسد کی تعریف	۶۵۷
۲۵۱	وصیت	۵۹۸	۲۷۵	آیات مبارکہ کا انکار کرنے کا عذاب	۶۵۷
۲۵۲	ذوی الفروض	۵۹۹	۲۷۶	جنت کا گھنا سایہ	۶۵۷
۲۵۳	فحاشی اور اس کی حد	۶۰۷	۲۷۷	﴿اولی الامر﴾ سے مراد کون لوگ ہیں؟	۶۵۷
۲۵۴	موت کے وقت کی جانے والی توبہ کا حکم	۶۰۸	۲۷۸	سید عالم کی بارگاہ ہم گناہگاروں کا اصل آسرا ہے	۶۶۵
۲۵۵	مہر کب موکد ہوتا ہے	۶۰۸	۲۷۹	انعام یافتہ لوگ کون؟	۶۶۶
۲۵۶	محرم عورتیں	۶۱۱	۲۸۰	اپنی حفاظت کیلئے ہتھیار رکھنا	۶۷۲
شمار نمبر	پارہ نمبر۵	صفحہ نمبر	۲۸۱	مجاہد دونوں صورتوں میں اجر عظیم کا مستحق ہے	۶۷۲
۲۵۷	اہل ہوا کے نزدیک ثبوت متعہ کا جواز	۶۱۸	۲۸۲	موت کا قانون اٹل ہے	۶۸۳
۲۵۸	باندی پر حد جاری کرنا	۶۱۹	۲۸۳	﴿وَمَا اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ﴾ سے مراد	۶۸۴
۲۵۹	﴿خلق الانسان ضعیفا﴾ سے مراد	۶۲۶	۲۸۴	رسول کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے	۶۸۴
۲۶۰	خودکشی کی حرمت	۶۲۶	۲۸۵	تدبر قرآن	۶۸۴
۲۶۱	کبیرہ گناہ	۶۲۸	۲۸۶	قرآن سے قیاس کا جواز	۶۸۴
۲۶۲	محض خواہش نہیں جستجو بھی درکار ہے	۶۲۹	۲۸۷	مسلمان سلام کو عام کریں	۶۸۴
۲۶۳	مرد عورتوں پر حاکم ہیں	۶۳۶	۲۸۸	ہجرت کی تعریف	۶۹۲
۲۶۴	نیک اور بد عورتوں میں فرق	۶۳۷	۲۸۹	کفار و بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ دوستی کی ممانعت	۶۹۳
۲۶۵	میاں بیوی میں صلح کس طرح کرائی جائے	۶۳۷	۲۹۰	قتل کی اقسام	۷۰۱
۲۶۶	حسن سلوک کرنے کے فضائل	۶۳۸	۲۹۱	دیت کی مقدار	۷۰۱
۲۶۷	بخل، شح، سخا اور جود میں فرق	۶۳۹	۲۹۲	دین پر قائم رہنا ضروری ہے	۷۰۶
۲۶۸	حضور ﷺ کا اولین وآخرین کی گواہی دینا	۶۳۹	۲۹۳	راہ خدا میں سفر کی برکتیں	۷۰۶
۲۶۹	حالت نشہ میں نماز کے قریب نہ جانے سے مراد	۶۴۸	۲۹۴	مسافر کی تعریف	۷۱۲
۲۷۰	﴿تیمم﴾	۶۴۸	۲۹۵	﴿فلا مفهوم له﴾	۷۱۳
۲۷۱	یہود کے اوصاف	۶۴۹	۲۹۶	نماز خوف کا طریقہ	۷۱۳

Marfat.com

شمار نمبر	پارہ نمبر۵	صفحہ نمبر	۳۲۱	ابتداءِ نوح کا ذکر کرنے کی توجیہ	۷۷۴
۲۹۷	اجتہاد کی دلیل	۷۱۸	۳۲۲	﴿رسلا لم نقصص علیهم﴾ کا معنی	۷۷۴
۲۹۸	اللہ تعالیٰ کی بے نیازی	۷۱۹	۳۲۳	حضرت موسیٰ کو کلام سے مشرف فرمانا	۷۷۴
۳۹۹	﴿وعلمک ما لم تکن تعلم﴾ کے معنی	۷۲۲	۳۲۴	﴿غلو فی الدین﴾	۷۷۵
۳۰۰	اجماعِ امت	۷۲۳	۳۲۵	کلمہ اور روح سے مراد	۷۷۵
۳۰۱	تغیر خلق	۷۳۰	۳۲۶	بندگی بندے کا شرف وکمال ہے	۷۸۲
۳۰۲	خلیل وحبیب	۷۳۰	۳۲۷	﴿کلالۃ﴾	۷۸۳
۳۰۳	فتویٰ کا معنی اور اسکے تقاضے	۷۳۸	۳۲۸	تعارف سورۃ مائدہ	۷۸۴
۳۰۴	یتیم کی کفالت کرنے کی فضیلت	۷۳۸	۳۲۹	عقد	۷۹۳
۳۰۵	ایک سے زائد عورتوں کے مابین عدل کرنا	۷۳۸	۳۳۰	بهيمة الانعام	۷۹۴
۳۰۶	﴿کونوا قوامین بالقسط﴾ کا مقصد	۷۴۵	۳۳۱	غیر محلی الصید	۷۹۴
۳۰۷	عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے	۷۴۶	۳۳۲	وانتم حرم	۷۹۵
۳۰۸	اللہ کا ذکر کم کرنے کا معنی	۷۵۰	۳۳۳	شعائر اللہ	۷۹۵
۳۰۹	منافقین درک اسفل میں ہیں	۷۵۰	۳۳۴	حرمت والے مہینہ	۷۹۵
شمار نمبر	پارہ نمبر۶	صفحہ نمبر	۳۳۵	قربانی کی جانور	۷۹۵
۳۱۰	جھر کے معنی	۷۵۴	۳۳۶	قلائد	۷۹۶
۳۱۱	اسلام وکفر کے مابین راہ نکالنا	۷۵۴	۳۳۷	تعاونو علی البر والتقوی	۷۹۶
۳۱۲	قرآن کا یک بارگی نازل ہونا ممکن تھا	۷۶۲	۳۳۸	حرام چیزوں کا بیان	۷۹۷
۳۱۳	قرآن کے یکبارگی نازل نہ ہونے کی حکمتیں	۷۶۲	۳۳۹	یأس کے معنی	۸۰۰
۳۱۴	﴿علی وحدانية الله﴾	۷۶۲	۳۴۰	اليوم اكملت لكم دينكم کے معنی	۸۰۰
۳۱۵	﴿غلف﴾	۷۶۳	۳۴۱	شکاری جانور کا چھوڑا ہوا شکار	۸۰۰
۳۱۶	لفظ مسیح کی توجیہ	۷۶۳	۳۴۲	اهل کتاب کا ذبیحہ	۸۰۰
۳۱۷	بی بی مریم پر بہتان عظیم	۷۶۳	۳۴۳	آیت وضوء کے نزول سے پہلے فرضیت وضو	۸۰۸
۳۱۸	حضرت عیسیٰ نہ تو قتل ہوئے اور نہ ہی سولی	۷۶۳	۳۴۴	بنی اسرائیل سے عہد	۸۱۸
۳۱۹	اللہ نے عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھالیا	۷۶۳	۳۴۵	اطاعر گزاری دخول جنت کا وعدہ	۸۱۹
۳۲۰	قرب قیامت اہل کتاب کا ایمان	۷۶۴	۳۴۶	دلوں کی سختی	۸۱۹

Marfat.com

۳۴۷	کلام کو بدلنا	۸۱۹	۳۶۴	سحت	۸۴۹۱
۳۴۸	حضور اللہ کے نور ہیں	۸۱۹	۳۶۵	کفارہ قصاص	۸۵۷
۳۴۹	قل من فیملک من اللہ کے معنی	۸۲۱	۳۶۶	ومن لم یحکم بماانزل اللہ کے معنی	۸۵۷
۳۵۰	فترة من الرسل کے معنی	۸۲۱	۳۶۷	لفظ ھدی کا تکرار	۸۵۷
۳۵۱	حضرات انبیاء اکرام اللہ کی نعمت ہیں	۸۲۷	۳۶۸	شرعة ومنهاجا	۸۵۷
۳۵۲	اللہ نے بنی اسرائیل کو بادشاہی عطا کی	۸۲۷	۳۶۹	کفار سے دوستی	۸۶۳
۳۵۳	ارض مقدسہ	۸۲۸	۳۷۰	مرتد ہونے کی شرائط	۸۶۳
۳۵۴	بنی اسرائیل کا چالیس سال تک بھٹکتے پھرنا	۸۲۸	۳۷۱	تحقیر نماز	۸۷۳
۳۵۵	قابیل وہابیل کا واقعہ	۸۳۵	۳۷۲	علماء کا منصب	۸۷۴
۳۵۶	انسانی جان کی اہمیت	۸۳۷	۳۷۳	اللہ جسے چاہے بے حساب عطا کرے	۸۷۴
۳۳۷	ڈاکہ زنی	۸۳۷	۳۷۴	رسالت کی تبلیغ	۸۸۴
۳۵۸	رکن	۸۳۷	۳۷۵	حضور کی تسکین خاطر	۸۸۴
۳۵۹	شرائط	۸۳۷	۳۷۶	حضرات انبیاء کرام کو قتل کرنا	۸۸۵
۳۶۰	اللہ کی بارگاہِ صمدیت میں وسیلے کی حیثیت	۸۴۶	۳۷۷	عقیدہ تثلیث	۸۸۵
۳۶۱	سرقہ اور اسکے مسائل	۸۴۸	۳۷۸	حضرت عیسی کا خدا نہ ہونا	۸۸۵
۳۶۲	لایحزنک الذین یسارعون فی الکفر	۸۴۸۱	۳۷۹	بنی اسرائیل پر لعنت	۸۹۰
۳۶۳	یحرفون الکلم کے معنی	۸۴۹	۳۸۰	ماخذ و مراجع	۸۹۱ وغیرہ

Marfat.com

مقدمہ

الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین وازکی الصلوٰت واطیب التسلیمات واسنی التحیات علی حبیبہ المعظم ونبیہ المکرم سیّد ولد آدم مولانا محمد ﷺ المبعوث رحمۃ للعالمین قائد الغر المحجلین وعلی الہ الطیبین واصحابہ الطاھرین المکرمین اللھم ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ امین بجاہ سید المرسلین الاولین والاخرین۔

اللہ رب العالمین نے بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود اور کامیابی کیلئے حضرات انبیاء کرام کے سروں پر تاجِ نبوت سجا کر دنیا میں مبعوث فرمایا اور پھر ان ہی انبیاء کرام میں سے بعض کو مستقل کتاب، اور بعض کو صحائف، اور بعض کو اپنے سابقہ نبی کی شریعت کا پیرو بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔ سلسلۂ نبوت حضور سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا جنہیں ربِ کائنات خالقِ جن وانس عزوجل نے اپنے دستِ بے مثل سے پیدا فرمایا چنانچہ اسکا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ونفخت فیہ من روحی فقولہ سجدین (سورہ الحجر پارہ ۱۴، آیت ۲۹)﴾ تشریف آوری کے اعتبار سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سلسلہ نبوت کی ابتداء فرمانے والے ہیں جبکہ آخری نبی فخرِ کائنات، شاہِ موجودات، سلطان دو جہاں، مکی مدنی مصطفی ﷺ ہیں۔

اللہ ﷻ نے اپنے حبیبِ لبیب طبیبوں کے طبیب ﷺ پر ایسی لا ریب کتاب اتاری جو جمیع ما کان وما یکون کا بیان ہے چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید وہ صحیفۂ حیات ہے جو انسان کو اپنے خالق ومالکِ حقیقی کا پتہ دیتی، اور مقام انسانیت سے آگاہ کرتی، معاملاتِ حیات کو سنوارنے اور سدھارنے کا ڈھنگ سکھاتی ہے، چاہے وہ دنیاوی معاملات ہوں یا اخروی، حالت امن میں عبادت و ریاضت کے معاملات ہوں یا حالت جنگ میں ادائے نماز کے احکام، معاشی، معاشرتی، اخلاقی، سماجی، سیاسی، تجارتی، الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں قرآن مجید فرقان حمید ہمارے لئے ہادی ہے۔ یہ قرآن مجید فرقان حمید ہی کا اعجاز ہے کہ اس نے عرب کے بدوؤں کو جو برہنہ کعبہ معظمہ کا طواف کیا کرتے تھے تہذیب وتمدن سے نا آشنا لوگوں کو دنیا کا امام بنا دیا، نسل انسانیت کی ایسی تربیت فرمائی کہ جسکی مثال کہیں نہیں ملتی۔ قرآن مجید کا ہر پہلو دلربا و دلکش ہے کہ پڑھنے والوں کو محو کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب قرآن مجید کا نزول ہوا تو اس پیشوا کتاب نے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے والوں اور سنجیدہ وذہین لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کر لیا اور اس میں قطعاً مبالغہ نہیں کہ قرآن مجید کے متعلق جتنا لکھا گیا ہے شاید ہی اتنا کسی اور کتاب کے بارے میں لکھا گیا ہو۔ اور لکھنے والوں میں اپنے بھی تھے، پرائے بھی، محقق بھی تھے، متعصب بھی، ادیب بھی تھے، تو فلسفی بھی، عربی بھی تھے تو عجمی بھی، شمع علم کے پروانے بھی تھے تو میخانۂ عرفاں کے متوالے بھی، سب ہی نے اس خدمت میں حصہ لیا، ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق سعادت حاصل کی۔ الغرض اس بحرِ بے کنار میں جس نے جس قدر غوطہ زنی کی ہے اتنے ہی ہیرے، جواہرات اور موتیوں سے اپنی جھولیاں بھری ہیں۔ کیونکہ یہ ایک بحرِ عمیق ہے اس کے خزانے بھرے کے بھرے ہیں، غوطہ زن کی جھولیاں بھی خالی نہیں رہتیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں اس کتاب بے مثال

Marfat.com

کیلئے وقف کر دیں انہوں نے اس کے اسرار و رموز پر آگاہی بھی ایسی ہی حاصل کی، آخر وہ کیا بات تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہدیا کہ میں اگر بسم اللہ کی تفسیر لکھنے بیٹھوں تو ستر اونٹوں پر وہ تفاسیر آئیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قرآن مجید میں وہ بینائی حاصل ہے کہ میرے اونٹ کی گردن کی رسی گم ہو جائے میں قرآن سے تلاش کر لوں گا۔

ہم تاریخ کے صفحات در صفحات پلٹ کر دیکھیں وہ کیا بات تھی کہ سلطان صلاح الدین ایوبی نے تنہا عیسائیوں کی فوجِ کثیر کو شکست دے دی، وہ کیسی مائیں تھیں کہ حالتِ حمل میں قرآن مجید پڑھتی اور بچے حفاظ پیدا ہوتے، آج بھی اگر ہم کامیابی چاہتے ہیں تو قرآن کو اپنے معمولات میں شامل کرنا ہوگا۔ الغرض وجہ مقصود کائنات، نبی مکرم و محتشم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والے قرآن مجید کی شان کہ کائنات کے نظام میں تبدیلی آئے تو آ جائے اس مبارک کتاب میں تحریف نہیں ہو سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے اسکی حفاظت کا ذمہ خود رب العالمین نے اپنے کرم پر لے رکھا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

اس بے مثال کتاب میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق رہنمائی بھی ہے اور یہ ضخیم کتاب اپنے اندر کئی مضامین کو لیے ہوئے ہے، علم تفسیر، صرف، نحو، قرأت، تجوید، وعظ و خطابت، قصص و اخبار، امثلہ و حکایات الغرض کون سا ایسا علم ہے جس نے قرآن کے سایہ عاطفت میں جنم نہ لیا ہو؟ اور اسکی آغوش میں تربیت پا کر پروان نہ چڑھا ہو؟ اس قرآن کی برکت سے دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ جاہل قوم علم و حکمت کے عظیم خزانوں کے مالک بلکہ خالق بن گئی، قرآن کی برکت سے دشمن دوست بن گئے، کل تک صاحب قرآن کی جان کے دشمن تھے تو آج قرآن کی آیات مبارکہ نے انکے دلوں کی دنیا زیر و زبر کر کے انہیں صاحبِ ایمان کر دیا۔

﴿جمع القرآن﴾

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فاضل اور فن تحریر میں ماہر صحابہ کرام کی ایک جماعت کو قرآن کریم کی کتابت کے لیے متعین فرمایا ہوا تھا جنہیں کاتبانِ وحی کہا جاتا تھا۔ جب بھی کوئی آیت یا مجموعہ آیت یا سورہ نازل ہوتی تو ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کاتبانِ وحی اسے ضبطِ تحریر میں لے آتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر آیت کے متعلق یہ تصریح فرماتے کہ یہ آیت فلاں سورۃ فلاں مقام پر لکھی جائے۔ اس طرح جوں جوں قرآن نازل ہوتا رہا رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہدایت کے مطابق تحریر کیا جاتا رہا، لیکن یہ تحریریں کتابی شکل میں مدون نہیں تھیں بلکہ کاغذوں کے ٹکڑوں، کھجور کے چھلکوں، پتھر کی سلوں وغیرہ اشیاء پر لکھی جاتی رہیں۔

حفاظتِ قرآن کا سب سے اہم ذریعہ حفظِ قرآن مجید تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسے یاد کرنے کا شوق دلاتے۔ قیامت کے روز حفاظِ قرآن کو مقام رفیعہ اور مدارجِ سنیہ پر فائز ہونے کی بشارتیں دیتے، نماز میں بھی اس کی تلاوت کو فرض کر دیا گیا۔ اس لیے ہر مسلمان کے لیے قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ حفظ کرنا ضروری ہو گیا۔ اور کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے تھے جنہیں تمام کا تمام قرآنِ حکیم یاد تھا۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے جا ملنے کے بعد جب ارتداد کا فتنہ اٹھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو کچلنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لشکر روانہ کیے تو مسیلمہ کذاب سے یمامہ کے مقام پر مسلمانوں کی جنگ ہوئی اس میں اگرچہ مسیلمہ اور اسکی جھوٹی نبوت

Marfat.com

کا خاتمہ ہو گیا لیکن ختم رسالت کے فدا کاروں کا بھی بے انداز جانی نقصان ہوا جس میں سات سو کے قریب صرف حفاظِ قرآن نے جامِ شہادت نوش کیا۔ (القرطبی)

اس سانحہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بہت پریشان کر دیا۔ بارگاہِ خلافت میں حاضر ہو کر انہوں نے عرض کی کہ اے صدیق رضی اللہ عنہ! باطل سے جنگوں کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے وہ ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ اگر حفاظِ قرآن کے قتل کی یہی رفتار رہی تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ہم اللہ تعالیٰ کی اس کتاب سے محروم نہ ہو جائیں اس لیے مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے کتابی شکل میں یکجا جمع کر دیا جائے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ! میں وہ کام کرنے کے لیے تیار نہیں جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا لیکن حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے پیہم اصرار کے باعث آپ کو بھی اس کام کی اہمیت کا احسان ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور انہیں قرآن کریم کو یکجا جمع کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لیجانے کا حکم دیتے تو مجھ پر اتنا شاق نہ گزرتا جتنی اس حکم کی تعمیل شاق گزری۔

پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا کام کرنے سے انکار کیا جو عہدِ رسالت میں نہیں کیا گیا تھا لیکن خلیفہ اول کی فہمائش سے انہیں بھی انشراح صدر حاصل ہو گیا۔ اور اس کام کی اہمیت کا انہیں بھی احساس ہو گیا۔ بڑی جانفشانی، محنت اور جستجو سے قرآن حکیم کا پہلا نسخہ مدوّن کیا گیا۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں یہ نسخہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔ آپ کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔ اور انکے بعد ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس محفوظ رکھ دیا گیا۔ اور ضرورت کے وقت اسکی طرف رجوع کیا جاتا۔

یہ امر مخفی نہیں کہ قرآن کے اولین مخاطب اہل عرب تھے جن کی مادری زبان عربی تھی۔ اگرچہ سب قبائل کی مشترک زبان عربی ہی تھی لیکن ان کے لہجوں، تلفظ الفاظ اور بعض اعراب میں بیّن تفاوت تھا۔ یہ صورتِ حال ہر زبان میں ہوتی ہے جس علاقہ میں اردو بولی جاتی ہے وہاں کے ہر ضلع بلکہ ہر ہر تحصیل کے لوگوں کے لب ولہجہ میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔ ابتداً میں مختلف قبائل کی سہولت کے پیش نظر انہیں ان کے مخصوص انداز کے مطابق قرأت کی اجازت دیدی گئی تھی۔ کیونکہ سب اہل زبان تھے اس لیے ایسے تفاوت سے کوئی غلط فہمی پیدا نہیں ہوتی تھی لیکن جب فتوحات کا سلسلہ وسیع ہوا اور دوسرے ممالک بھی قلمروِ اسلامی کا حصہ بن گئے اور وہاں کے باشندوں نے اسلام قبول کیا اور قرآن مجید پڑھنا شروع کیا تو ہر ایک نے قرآن کے فقط اسی لہجہ اور تلفظ کو صحیح یقین کیا جو اسے اس کے استاد نے سکھایا تھا۔ اسی طرح مختلف اساتذہ کے شاگردان اختلافات کے باعث ایک دوسرے کی تغلیط کرنے لگ گئے اور فتنہ وفساد کی آگ آہستہ آہستہ سلگنے لگ گئی۔

اس قسم کا ایک واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش آیا جس نے آپ کو حیران وسراسیمہ کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جنگِ ارمینیہ میں شریک تھے۔ عراق اور شام کے نومسلم بھی اس جنگ میں شرکت کے لیے آئے ہوئے تھے۔ ہر ایک نے اپنے معلم کی سکھائی ہوئی قرأت کے مطابق قرآن مجید پڑھنا شروع کیا جس سے باہمی نزاع پیدا ہو گیا۔ ہر

Marfat.com

ایک نے دوسرے کی تغلیط کی اور اسے محرّف قرآن کہا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ ماجرا اپنی آنکھوں سے دیکھا تو انہیں سخت فکر دامن گیر ہوئی چنانچہ آپ مدینہ منورہ واپس آئے اور اپنے گھر جانے سے پہلے امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ﴿ادرک ھذہ الامۃ قبل ان تھلک﴾ اس امت کی چارہ سازی کیجئے اس سے پیشتر کہ یہ ہلاک ہوجائے، اور پھر سارا ماجرا سنایا اور کہا ﴿انی اخشی علیھم ان یختلفوا فی کتابھم کما اختلف الیھود والنصاری﴾ یعنی مجھے ان کے بارے میں سخت اندیشہ ہے کہ کہیں یہ بھی یہود ونصاری کی طرح اپنی کتاب میں اختلاف نہ کرنے لگیں۔ قرآن کریم کا نزول لغتِ قریش کے مطابق ہوا تھا۔ محض آسانی اور سہولت کے پیشِ نظر دوسرے قبائل کو اپنے اپنے لب ولہجہ سے اس کی تلاوت کی اجازت دی گئی تھی لیکن اب یہ رخصت ایک عظیم فتنہ کا باعث بن رہی تھی۔ ان حالات میں اس کو برقرار رکھنا سراسر نقصان دہ ومضر تھا چنانچہ صحابہ کرام کے مشورہ سے حضرت عثمان نے زید بن ثابت کو حکم دیا کہ قرآن کریم کا ایک نسخہ صرف لغتِ قریش کے مطابق لکھیں نچانچہ وہ تیار کر چکے تو اسکی متعدد نقلیں تیار کر کے مختلف دیار وامصار میں بھیجی گئیں اور لوگوں کو اسکی پابندی کا سختی سے حکم دیا گیا۔ اور دوسرے تمام نسخوں کو ممنوع قرار دیا گیا۔ اسطرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سعی وکوشش سے ایک مہلک ترین فتنہ کا سد باب ہوگیا۔ امتِ اسلامیہ حضرت عثمان کے اس احسان کا شکریہ ادا نہیں کرسکتی اسی وجہ سے ہی آپ کو جامع آیات القرآن کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

اس بحث کو ختم کرنے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے لب ولہجہ کے تفاوت اور قرأتوں کے اختلاف کی نوعیت بیان کردی جائے تاکہ اس کے متعلق کوئی وسوسہ دل میں نہ رہ جائے چند مثالیں ذکر کردینے سے ان امور کی حقیقت واضح ہوجائے گی۔ اور پتہ چل جائیگا کہ یہ اختلاف معمولی قسم کا تھا۔ مثلاً قریش حتی (جب تک) کہتے اور بنی ہذیل اور بنی ثقیف اس کا تلفظ اتی کیا کرتے بنی اسد مضارع میں حروف اتین مکسور پڑھا کرتے جیسے تِعلَمُونَ۔ اور قریش کی لغت میں حروف اتین مفتوح ہیں تعلمون۔ مصر میں اب بھی عام لوگ اپنی گفتگو میں حروفِ اتین کو کسرہ دیا کرتے ہیں۔ قریش کی لغت میں ماء غیر آسن ہے۔ لیکن تمیم اسے ماء غیر یاسن پڑھتے۔

ان امثلہ سے معلوم ہوگیا کہ یہ اختلاف کس نوعیت کا تھا لیکن قرآن کا تقدس اور اسکی عظمت اتنے سے اختلاف کی بھی متحمل نہیں، اس لیے اس کو بھی ممنوع قرار دیدیا گیا۔ چنانچہ وہی قرآن جو عرشِ عظیم کے رب نے اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا تھا اور جس کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے خالص قریشی لغت کے مطابق جس میں اس کا نزول ہوا تھا ایک صحیفہ میں مدوّن فرمایا وہی قرآن جوں کا توں بغیر کسی تحریف کے، بغیر کسی معمولی تغیر کے، بغیر کسی ادنی ردوبدل کے اب تک محفوظ ہمارے پاس موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا۔

﴿فضائل قرآن﴾

قرآن مجید فرقان حمید خالق ارض وسماء کی طرف سے نازل ہونے والی لاریب کتاب ہے۔ انسان کی کیا مجال کہ اسکی خوبیاں اور فضائل حد وشمار میں لا سکے۔ مختصر یہ ہے کہ جس طرح خالقِ کائنات اپنی ذات اور کلی صفات میں لاشریک اور لاثانی ہے۔ اسی طرح اسکا کلام بھی اپنے تمام تر فضائل اور کمالات واوصاف میں لاشریک اور بے مثال ہے۔ جیسا کہ رب کریم کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا: ﴿فضل کلام اللّٰہ علی سائر الکلام کفضل اللّٰہ علی خلقه﴾

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلام کو تمام کلاموں پر ویسی فضیلت حاصل ہے جیسی خالق کو اپنی مخلوقات پر حاصل ہے۔قرآن کریم نے اپنی فضیلت اور عظمت بیان کرتے ہوئے اپنی جامعیت اور آفاقیت کا بایں الفاظ تذکرہ کیا ہے۔

﴿ولقد صرفنا للناس فی هذا القرآن من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا (بنی اسرائیل:۸۹)﴾

اور بلاشبہ ہم نے طرح طرح سے (بار بار) بیان کی ہیں لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں (تاکہ وہ ہدایت پائیں) پس انکار کردیا اکثر لوگوں نے سوائے اس کے کہ وہ ناشکری کریں۔

﴿فأتو بسورة من مثله وادعوا شهداءکم من دون اللّٰہ ان کنتم صدقین (البقرة:۲۳)﴾

تو لے آؤ ایک سورۃ اس جیسی اور بلالو اپنے حمایتوں کو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔

تو کون ہے جو اسکے حقیقی کمالات و اوصاف بیان کرسکے؟ ذرا غور کیجئے! کون ہے؟ جو اس عظیم کلام سے وابستہ ہوا اور دونوں جہاں میں سرخرو نہ ہو، کون ہے؟ جو عامل قرآن تو ہو مگر خالق کائنات نے اسے اپنے خصوصی انعامات سے نہ نوازا ہو۔کون ہے؟ جس نے اس بحر ذخار میں غوطہ زنی کی ہو مگر اس کا دامن لعل و گوہر سے نہ بھرا ہو، کون ہے؟ جس کا سینہ مسکن آیات قرآنیہ ہو، دل ان کی ضیاء سے ضوفشاں ہو، اور ذہن ان میں تدبر کناں ہو، مگر وہ تجلیات ربانی کا مرکز نہ ہو اور کتاب الٰہی کے اسرار و رموز اس پر ظاہر نہ ہوں۔کون ہے؟ جس کا مسیحا قرآن ہو مگر وہ شفایاب نہ ہو، کون ہے؟ جس کا ہادی و راہبر قرآن ہو مگر وہ صراط مستقیم پر گامزن نہ ہو، کون ہے؟ جس کا شفیع قرآن ہو مگر وہ جنت کی بہاروں کا مستحق نہ بنے۔کونسا وہ گھر ہے؟ جس میں تلاوت قرآن تو ہو مگر وہ ملائکہ رحمت کی آماجگاہ نہ بنے، اور کونسا وہ معاشرہ ہے؟ جس میں دستور قرآن رائج تو ہو، مگر وہ امن و آشتی اور سکون و راحت کا گہوارہ نہ ہو، بلکہ جس کا تعلق قرآن سے مستحکم ہوجاتا ہے، قرآن کریم میں وہ جملہ اوصاف و کمالات اور فضائل و محاسن موجود ہیں کہ اسے گوہر مقصود حاصل ہوجاتا ہے۔اسی لیے تو خالق کائنات نے اپنے قرآن کا کمال اس انداز سے بھی بیان کیا ہے۔

﴿ان الذین یتلون کتب اللّٰہ واقاموا الصلوة وانفقوا مما رزقنهم سرا وعلانیة ...... (فاطر:۲۹)﴾

بیشک جو (غور و تدبر سے) تلاوت کرتے ہیں اللہ کی کتاب کی اور نماز قائم کرتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے راز داری سے اور اعلانیہ، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز نقصان والی نہیں۔علاوہ ازیں کثیر آیات بینات ہیں، جو قرآن کریم کے فضائل و محاسن کی روشن دلیل ہیں۔اب آخر میں صاحب قرآن، حضور نبی رحمت عالم ﷺ کی زبان حق ترجمان سے نکلے ہوئے چند ارشادات ملاحظہ فرمائیے اور قرآن کریم کے فضائل و کمالات پر سر دھنیے اور پھر اپنے دل کو نور قرآن سے منور کیجئے۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿خیرکم من تعلم القرآن وعلمه﴾ یعنی تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن پڑھا اور پھر دوسروں پڑھایا"۔ (رواہ بخاری)

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللّٰہ یتلون کتاب اللّٰہ ویتدارسونہ فیما بینھم الانزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللّٰہ فیمن عندہ﴾ یعنی جب قوم مساجد میں سے کسی مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتی ہے اور آپس میں اس کا دور کرتے ہیں تو ان پر راحت وسکون نازل ہوتا ہے۔ (رواہ مسلم)

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿من قرأالقرآن وعمل بہ البس والدہ تاجایوم القیامۃضوؤہ احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا فماظنکم بالذی عمل بھذا﴾ یعنی جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائیگا جس کی روشنی سورج کی اس روشنی سے کہیں زیادہ ہوگی، جو تمہارے دنیوی گھروں میں ہوتی ہے۔ تمہارا کیا گمان ہے، اس عمل کے بارے میں جو اس نے کیا۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿یقال لصاحب القرآن اقراوارق ورتل کما ترتل فی الدنیا فان منزلک عند آخر آیۃ تقرأھا﴾ یعنی صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور ترقی کی منازل طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، جیسے دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتا تھا۔ بیشک تیری منزل اور مقام وہیں جہاں تو آخری آیت ختم کرے گا۔ (رواہ ترمذی)

﴿آدابِ تلاوتِ قرآن﴾

قرآن کے مطالعہ کا مقصد صرف دل بہلانا اور وقت گزاری نہیں، بلکہ انسان کو اپنے بلندترین مقصد زیست سے آگاہ کرنا ہے، قول وفعل میں یکسانیت اور سیرت وکردار مین نکھار پیدا کرنا ہے اور ظاہر و باطن میں للّٰہیت اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی ایک لہر دوڑانا ہے۔ اس لیے اس سے حقیقی مقاصد حاصل کرنے کے لیے دوسری کتب کے برعکس اسے پڑھنے اور مس کرنے کے کچھ آداب ہیں جنہیں ملحوظ خاطر رکھ کر ہی اسے پڑھ جائے تو دل کی ظلمتیں کافور ہوتی ہیں۔ خفتہ صلاحیتیں جلا پاتی ہیں اور انسان مقرب بارگاہِ الٰہی بنتا ہے۔ اور اگر ان آداب کا لحاظ نہ رکھا جائے تو پھر نہ تو حقیقی مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں، بلکہ بعض صورتوں میں تو انسان مجرم بن جاتا ہے۔ لہٰذا ان ہی آداب میں چند مندرجہ ذیل یہ ہیں۔

☆......اگر قرآن کریم کی تلاوت اس سے دیکھ کر کی جائے تو پھر اسے ہاتھ لگانے کے لیے مکمل طور پر باطہارت اور باوضوء ہونا ضروری ہے کیونکہ وضو کے بغیر قرآن کریم کو مس کرنا قطعا جائز نہیں۔ رب کریم ارشاد فرماتا ہے:

☆......لایمسہ الاالمطھرون......☆ (واقعہ:۷۹)

یعنی پاک لوگوں کے سوا کوئی اسے مس نہ کرے۔

Marfat.com

ہاں اگر قرآن کریم کو چھوئے بغیر زبانی تلاوت کی جائے تو بلا وضو بھی جائز ہے۔

☆...... الذین یذکرون اللہ قیماوقعوداوعلی جنوبھم ویتفکرون ......☆(آل عمران:۱۹۱)

وہ عقل مند جو یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اور غور کرتے رہتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں (اور تسلیم کرتے ہیں)

☆...... ورتل القرآن ترتیلا......☆(المزمل:۴)

اور (حسب معمول) خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے قرآن کریم کو۔

اسی کے ذریعے آیت قرآنیہ میں تفکر و تدبر کیا جا سکتا ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" کہ اگر میں سورہ بقرہ اور آل عمران ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہوئے سمجھتا جاؤں، تو یہ میرے نزدیک تیزی کے ساتھ سارا قرآن پڑھنے کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔"

☆......قرآن کریم انتہائی درد و سوز، عاجزی و انکساری اور اپنے اوپر حزن و خوف کی کیفیت طاری کرتے ہوئے پڑھنا چاہیے۔ بلکہ رب کریم کے رعب و جلال اور ہیبت و جبروت کے باعث آنکھوں سے آنسو بہانے کی کوشش کرنی چاہیے، جیسا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

☆......اتلوا القران وابکوافان لم تبکو افتباکوا......☆(احیاء العلوم الدین)

قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت آنسو بہاؤ اور گر رونہ سکو تو رونے والو کی صورت بنالو۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

تعارف فیضانِ رضا اکیڈمی

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

بلاشبہ علم وحکمت وہ زیور ہے جو انسان کو ذلت کی پستیوں سے نکال کر عزت وسربلندی عطا کئے جانے کا سبب بنتا ہے اور علم ہی مشقت کی چکی سے انسان کی جان چھڑا کر اسے راحت وآرام نصیب ہونے کا باعث قرار دیا جاتا ہے۔ علم جہالت کی تاریکیوں سے بنی آدم کو نکال لاتا ہے اور نورٌ علی نور بنا دیتا ہے۔ قابلِ مبارک باد اور لائق ستائش ہیں وہ لوگ جو علم کے فروغ کے لیے اپنے آپ کو شب وروز مصروف رکھتے ہیں اور اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لا کر عوام کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

فروغِ علم کے نصب العین کو لیکر یکم نومبر ۱۹۹۸ء کو کچھ قابلِ رشک افراد نے گلشنِ اقبال، نیو دھوراجی کالونی میں ایک مدرسہ قائم کیا اور "مدرسہ فیضانِ رضا" علم کی وہ شمع نورانی ثابت ہوا کہ دس سال کے قلیل عرصے میں اس ادارے نے ایسی شاندار ترقی کی کہ ناظرہ قرآنِ کریم کی سطح سے شروع ہونے والا یہ مدرسہ آج ناظرہ قرآن کے ساتھ ساتھ حفظِ قرآن مجید، قرأت وتجوید اور درسِ نظامی کی اعلیٰ تعلیم سے طالبات کو مزین کرنے کا بہترین مرکز بن چکا ہے۔ ساتھ ہی پرائمری سطح تک اسکول اور انگریزی وعربی زبانوں کی تدریس کا بھی سلسلہ جاری ہے۔

تعلیم وتعلم کے سلسلے میں قلم اور صاحبانِ قلم نمایاں اور بنیادی مقام رکھتے ہیں۔ اہلِ سنت کے علماء کی قلمی کاوشوں کو طلباء کی مشکلات کو آسان کرنے کے لئے صاحبانِ علم ودانش کا ایک مربوط ومنظم ادارہ مجلسِ تحقیقاتِ درسی کتب وکتبِ اسلاف بھی مدرسہ فیضانِ رضا کے تحت خدمت میں مشغول ہے۔ اس ادارے کے تحت مختلف درسی کتب کے ترجمہ، شرح اور حواشی وغیرہ پر مستقل کام جاری وساری ہے۔ ساتھ ہی درسی کتب کے ترجمہ، شرح وحواشی وغیرہ پر کام تقریباً جاری ہے۔ نقشِ اول کے طور پر تفسیر جلالین کا اردو ترجمہ وشرح صاحبانِ ذوق کی تسکین اور طلبائے علوم دینیہ کی ضرورت کی تکمیل کے لئے پیشِ خدمت ہے۔ جسے "عطائین" سے موسوم کیا گیا ہے۔

"عطائین" شرح جلالین میں پہلا کام تو یہ کیا گیا ہے کہ عربی عبارت پر کامل اعراب لگائے گئے ہیں۔ دوسرا کام یہ کہ ترجمہ کرتے وقت سلاست وروانی اور ربطِ عبارت کا خاص لحاظ کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں کنزالایمان کو بنیادی ماخذ کی اہمیت دینے کیساتھ ہی ترجمہ نور الایمان سے بھی اکتسابِ فیض کیا گیا ہے ترجمہ کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کی تصحیح پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور ترجمہ کرتے وقت دامنِ احتیاط کو تھامتے ہوئے انتہائی باریک بینی سے کام لیا گیا ہے، نیز جید علماء سے اس پر نظرِ ثانی اور تصحیح کرائی گئی ہے۔ "عطائین" شرح جلالین میں طلباء کی سہولت کے لیے عربی جملوں کی ترکیب کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ اور آیتِ قرآنی تراکیب کے لیے ہم نے علامہ محی الدین الدرویش کی تصنیف "اعرابُ القرآن وبیانه" سے خصوصی رہنمائی لی ہے اور کوشش کی ہے کہ ضرورت عربی جملوں کو کھول کر اس کی ترکیب کی وضاحت کردی جائے، تاہم

Marfat.com

سے خصوصی رہنمائی لی ہے اور کوشش کی ہے کہ ضرورت کے تحت عربی جملوں کو کھول کر اس کی ترکیب کی وضاحت کردی جائے ،تاہم کتاب کی ضخامت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مناسب حد تک اختصار سے کام لیا گیا ہے۔اور یہ یاد رہے کہ ہم نے یہاں ترکیب سکھانے کا نہیں بلکہ اردو میں اعراب القرآن و بیانہ کو ضرورت کے تحت حل کرنے کا ذہن بنایا ہے کہ مسلک اہلسنت کے حوالے سے یہ کام اردو میں جلالین کے ساتھ ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے ۔آیات کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے شانِ نزول جاننے کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، لہذا آیاتِ کریمہ کے شانِ نزول سے طلباء کو واقف کرنے کے لیے ہم نے صدر الافاضل ،فخر الاماثل حضرت علامہ مفتی حکیم نعیم الدین مراد آبادی رحمة الله علیه کے تفسیری حاشیے خزائن العرفان علی کنز الایمان سے خوشہ چینی کی ہے تا کہ ''عطائین' سے قارئین آیات کے شانِ نزول سے بھی بخوبی مطلع ہوسکیں۔

جلالین کی عبارت کے ترجمہ کے ساتھ ہی آیتِ قرآنیہ کی عمومی تشریح وتوضیح اور اغراض مفسر کی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے متعدد تفاسیر ،شروحِ حدیث ،کتب فقہ واصولِ فقہ کے موضوعات پر علمائے اہلسنت کی کتب اور فتاوی جات سے سیر حاصل اکتساب کیا ہے تا کہ عام قاری بھر پور فائدہ اٹھاسکے تحقیق وتفتیش کا ذوق رکھنے والوں کی تسلی ذوق کا سامان فراہم کرنے کے لیے اس ذمہ داری کو نبھانے کا بھی اہتمام کیا تا کہ ہماری بات پورے وثوق کے ساتھ حلقہ علم میں قبول کی جاسکے۔اور اس بات کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ چونکہ مصنفین جلال شافعی المسلک ہیں اور ہم امام اعظم کے مقلد ہیں لہذا جہاں جہاں شوافع اور احناف میں مسائل کا اختلاف پایا جاتا ہے وہاں ہم نے اسی تشریح وتوضیح کے عنوان کے تحت اس اختلاف آئمہ کو بھی کو معتبر کتب فقہ کی روشنی میں ذکر کردیا ہے۔

عطائین پیش کرنے کے سلسلے میں تمام تر امکانی کوششوں کے باجود اس میں غلطیوں کے امکان اور مزید کام کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا تاہم نقشِ اول کی اہمیت وحیثیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے صاحبانِ فکر وارباب علم وقلم سے گذارش ہے کہ اپنی مفید آراء وتجاویز اور اصلاحی تنقید سے ضرور سرفراز فرمائیں کہ یہ ان کا ہمارے ساتھ مثالی تعاون ہوگا اداور راہِ فلاح میں یہ آگے بڑھنے میں ہمارا معاون ہوگا۔

آخر میں تمام معاونین کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس کارِ خیر کے تمام معاونین وسالکین کو فلاح دارین سے نوازے اور اس کاوش کو اپنی بارگاہِ بیکس پناہ میں شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے اسے افادہ عام کا ذریعہ بنائے۔(آمین)

ادارہ فیضان رضا

نیو دھوراجی کالونی، گلشن اقبال، بلاک ۴

Marfat.com

تعارف صاحب تفسیر جلالین (نصف اول)

نام و نسب......

عبدالرحمٰن، لقب جلال الدین، کنیت ابوالفضل ہے۔ پورا نسب یوں ہے۔ عبدالرحمٰن جلال الدین بن ابی بکر محمد کمال الدین بن سابق الدین بن عثمان فخر الدین بن محمد ناظر الدین بن سیف الدین خضر بن ابی الصلاح ایوب نجم الدین بن محمد ناصر الدین بن شیخ ہمام الدین السیوطی۔ سیوط کی طرف منسوب ہیں۔ جس کو اسیوط بھی کہتے ہیں۔ نواح مصر میں دریائے نیل کے مغربی جانب ایک شہر ہے۔ یہیں محلہ خضریہ جو سوق خضر کے ساتھ مشہور ہے۔ بعد مغرب یکم رجب ۸۴۹ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے عہد کے نہایت باکمال ائمہ فن دین سے تھے۔ قدرت کی طرف سے ان کی ذات میں بہت سی خصوصیات اور خوبیاں ودیعت کی گئی تھیں۔

تحصیل علوم......

آپ پانچ سال سات ماہ کے تھے کہ ۸۵۵ھ میں سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ حسب وصیت والد ماجد چند بزرگوں کی سرپرستی میں آئے جن میں شیخ کمال الدین ابن الہمام حنفی بھی تھے۔ انہوں نے آپ کی طرف پوری توجہ کی۔ چنانچہ آپ نے آٹھ سال سے کم عمر میں حفظ قرآن سے فارغ ہو کر عمدہ، منہاج، اصول الفیہ، ابن مالک وغیرہ کتابیں حفظ کیں۔ شیخ شمس سیرامی اور شیخ شمس مرزمانی حنفی سے بہت سی درسی وغیر درسی کتابیں پڑھیں۔ شیخ شہاب الدین الشار مساحی سے فرائض کی تحصیل کی۔ شیخ الاسلام علم الدین بلقینی، علامہ شرف الدین المناوی اور محقق دیار مصرف سیف الدین محمد بن محمد حنفی کے حلقہائے درس سے بھی مدتوں استفادہ کیا۔ علامہ محی الدین کافجی کی خدمت میں چودہ سال تک رہے۔

درس و تدریس و افتاء......

تحصیل و تکمیل کے بعد ۸۷۱ھ میں افتاء کا کام شروع کیا اور ۸۷۲ سے املاء حدیث میں مشغول ہوئے اور تدریس عربی کی اجازت تو آپ کو ۸۶۶ھ ہی میں مل گئی تھی۔ موصوف نے حسن المحاضرة میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، بدیع میں تبحر عطا فرمایا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے حج کے موقع پر آب زمزم پیا اور یہ نیت کی کہ فقہ میں شیخ سراج الدین بلقینی کے رتبہ کو اور حدیث میں حافظ ابن حجر کے رتبہ کو پہنچ جاؤں، شمس الدین محمد بن علی بن احمد الداؤدی المالکی علامہ علی ابن محمد بن احمد الخیافی الازہری نے آپ سے پڑھا ہے۔

کرامات و خرق عادات......

آپ کے خادم خاص محمد بن علی حباک کا بیان ہے کہ ایک روز قیلولہ کے وقت فرمایا۔ اگر تم میرے مرنے سے پہلے اس راز کا افشاء نہ کرو تو آج عصر کی نماز مکہ معظمہ میں پڑھوا دوں۔ عرض کیا ضرور! فرمایا آنکھیں بند کر لو اور ہاتھ پکڑ کر تقریباً ۲۷ قدم چل کر فرمایا، آنکھیں کھول دو۔ دیکھا تو ہم باب معلاۃ پر تھے، حرم پہنچ کر طواف کیا۔ زمزم پیا، پھر فرمایا کہ اس سے تعجب مت کرو کہ ہمارے لیے

Marfat.com

طی ارض ہوا بلکہ زیادہ تعجب اس کا ہے کہ مصر کے بہت سے مجاورین حرم ہمارے متعارف یہاں موجود ہیں مگر ہمیں نہ پہچان سکے۔ پھر فرمایا چاہو تو ساتھ چلو ورنہ حاجیوں کے ساتھ آ جانا۔ عرض کیا ساتھ ہی چلوں گا۔ باب معلاۃ تک گئے اور فرمایا آنکھیں بند کرلو اور مجھے سات قدم دوڑایا۔ آنکھیں کھولیں تو ہم مصر میں تھے۔

زیارت رسالت مآب ﷺ اور شیخ السنۃ کا خطاب......

آپ نے اور دوسرے لوگوں نے کئی بار حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ نے آپ کو یا شیخ السنۃ، یا شیخ الحدیث کہہ کر خطاب فرمایا۔ شیخ شاذلی فرماتے ہیں "میں نے دریافت کیا کہ آپ کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت مبارکہ کتنی مرتبہ ہوئی۔" فرمایا "ستر مرتبہ سے زیادہ۔"

علمی کارنامے......

علمی کارناموں کا شمار بقول داؤد مالکی پانچ سو سے بھی اوپر ہے۔ آپ کی مجتہدانہ بصیرت، وسعت نظر اور کثرت معلومات کے شاہد عدل ہیں۔ علامہ نووی نے بستان میں ایک مستند شخص سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام غزالی کی تصنیفات اور انکی عمر کا حساب لگایا تو روزانہ اوسط چار کراسہ پڑا، کراسہ چار صفحوں کا ہوتا ہے اس حساب سے ۱۶ صفحے روزانہ ہوئے لیکن علامہ طبری وابن جوزی اور علامہ سیوطی کی تصنیفات کا روزانہ اوسط اس سے بھی زیادہ حساب ہے۔ سب سے پہلے آپ نے شرح استعاذہ وبسملہ تالیف کی۔ اس کے بعد مسلسل لکھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ہر فن میں آپ کی تصنیف بلکہ بعض علوم میں کئی کئی مرتبہ تالیف موجود ہیں، علوم قرآن پر آپ کی تالیف الاتقان فی علوم القرآن نہایت اہم اور مشہور کتاب ہے جو آپ نے سینکڑوں کتابوں کے مطالعہ کے بعد کم وبیش چار سال کی طویل مدت میں پایہ تکمیل کو پہنچائی ہے۔ جس میں سینکڑوں منتشر اہم مفید اور نادر معلومات جمع کی ہیں۔

جلالین شریف......

درسِ نظامی میں آپ کی تصنیف یعنی جلالین (کا نصف اول) داخل ہے جو آپ نے علامہ محلی کی وفات کے چھ سال بعد مدت قلیل یعنی صرف ایک چلہ کے اندر بیس بائیس سال کی عمر میں تصنیف کی ہے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ کتنے سریع التالیف تھے۔ سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ یہ از اول تا آخر بالکل علامہ محلی کے طرز وانداز پر ہے۔

وفات......

ہاتھ کے ورم میں مبتلا ہو کر آخر شب جمعہ ۱۹ جمادی الاول ۹۱۱ھ میں مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر کے آشیانہ قدس میں پہنچ گیا۔

(حالات مصنفین درس نظامی، ص ۳۵ تا ۳۸)

تعارف صاحب تفسیر جلالین (نصف ثانی)

نام ونسب اور سکونت......

Marfat.com

نام محمد لقب جلال الدین اور والد کا نام احمد ہے۔ پورا نسب یوں ہے جلال الدین محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد بن ہاشم الجلال ابی عبداللہ بن الشہاب ابی العباس بن الکمال الانصاری المحلی، محلہ کبری کی طرف منسوب ہیں جو مغربی مصر کا ایک شہر ہے، آپ ماہِ شوال ۷۹۱ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور یہیں نشو ونما پائی۔

تحصیل علوم......

پہلے آپ نے قرآن پاک حفظ کیا اور ابتدائی چند کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد فقہ علامہ بیجوری، جلال بلقینی، ولی عراقی، شمس برماوی سے اور اصول عز بن جماعہ سے اور نحو شہاب عجیمی، شمس شطنوفی سے اور فرائض وحساب ناصر الدین بن انس مصری حنفی سے اور منطق، جدل، معانی، بیان، عروض، اصول فقہ بدر محمود اقصرائی سے اور اصول دین اور تفسیر علامہ شمس بساطی وغیرہ سے حاصل کیا۔ نظام صیرامی حنفی، شمس بن الدیری حنفی، مجد برماوی شافعی، شہاب احمد مغرادی مالکی اور بقول بعض کمال دمیری، شہاب بن العماد، بدر طبندی وغیرہ کے حلقہ ہائے درس میں بھی شریک ہوئے اور حدیث ولی عراق وغیرہ سے حاصل کی، بقول بعض علامہ بقلینی، ابن الملقن انباسی سے بھی روایت رکھتے ہیں۔

درس وتدریس......

شروع میں آپ کپڑے کی تجارت کرتے تھے کچھ عرصہ کے بعد ایک شخص کو اپنی جگہ قائم مقام کیا اور خود درس وتدریس میں مشغول ہو گئے اور خلق کثیر نے آپ سے علم حاصل کیا بلکہ بہت سے فضلاء تو آپ کی زندگی ہی میں مدرس ہو گئے تھے۔ ۸۴۴ھ میں کچھ عرصہ تک برقوقیہ میں شہاب کورانی کی جگہ بھی درسی خدمات انجام دیں۔ آپ پر عہدہ قضاء بھی پیش کیا گیا تو اس سے انکار کر دیا۔

تصانیف......

آپ نے جمع الجوامع، ورقات (امام الحرمین) منہاج فرعی، بردہ وغیرہ کی بہترین شرحیں لکھیں۔ مناسک حج پر کچھ کام کیا اور تفسیر قرآن نصف آخر سے فارغ ہوئے۔ نصف اول کا ارادہ تھا مگر عمر نے وفا نہ کی، اسی طرح شرح اعراب بھی مکمل نہ ہو سکی اور شرح شمیسیہ بھی ناتمام رہی۔

جلالین شریف......

فن تفسیر کی ایک مختصری کتاب ہے۔ جس کے الفاظ قریب قریب قرآنی الفاظ کے ہم عددی ہیں بلکہ یہ دراصل قرآن کے عربی ترجمہ کی ایک شکل ہے کہ مشکل الفاظ اور مشکل ترکیبوں کا حل اور آیات کے ساتھ مختصر سے جملے ایضاح مطالب کیلئے زیادہ کر دیئے جاتے ہیں۔ کہیں کہیں کوئی قصہ طلب بات ہوتی ہے تو اس کو بھی اجمالاً ذکر کر دیا جاتا ہے، جلالین اور اس جیسی دیگر کتابوں کو نصاب میں داخل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ میں ایسی استعداد اور ملکہ راسخہ پیدا ہو جائے کہ تعلیمی زندگی سے الگ ہونے کے بعد اپنے متعلقہ فنون کے حقائق ومسائل تک استاد کی اعانت کے بغیر رسائی ہونے لگے۔ اس مقصد کے لیے جلالین شریف بہت کامیاب تفسیر ہے۔

183792 113292

Marfat.com

وفات

مرض اسہال میں مبتلا ہو کر ۱۵، رمضان کو سنیچر کی صبح کے وقت، ۸۶۴ھ میں طائر ملکوتی سے قفس قالب ناسوتی سے نجات پائی۔ باب نصر میں ایک عظیم مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی گئی اور اپنے آباء کے قریب اس قبرستان میں مدفون ہوئے جو جوشن کے سامنے بنایا تھا ،آپ اپنی زندگی میں متعدد بار بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

(حالات مصنفین درس نظامی ،ص۳۳تا۳۴)

ایک اہم بات

علم دین پڑھنے اور پڑھانے والے بیک وقت ان نیتوں کو کرنے سے اپنے ثواب میں کئی گنا اضافہ کر سکتے ہیں۔

(۱) رضائے الٰہی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس نیت سے پڑھاؤں گا یا پڑھوں گا کہ مجھے اصلاح امت کی کوشش کرنی ہے۔

(۲) ممکن ہو تو استاد پڑھانے کی اجرت نہ لے، اور اگر لے بھی تو اپنے اہل وعیال کی کفالت اور سوال سے بچنے کی نیت سے کہ مجبور نہ ہوتا تو کبھی اجرت نہ لیتا۔

(۳) تعظیم علم دین کی نیت سے استاد اور طلباء صاف ستھرے کپڑے پہنیں۔

(۴) سادگی کو برقرار رکھتے ہوئے زہے نصیب کہ با عمامہ درس وتدریس کا اہتمام کیا جائے۔

(۵) تعظیم علم دین اور سنت پر عمل کرنے کی نیت سے خوشبو کا استعمال کیا جائے۔

(۶) درجہ میں استاد اور شاگرد دونوں ہی با وضو رہیں۔

(۷) استاد کی تعظیم کرتے ہوئے ضرور تا نگاہیں نیچی رکھیں، بیٹھنے کی جیسی نشستیں ملیں بیٹھ جائے۔

(۸) استاد وطلباء منتظمین کی کسی بات کی ناپسندیدگی پر صبر کا مظاہرہ کریں۔

(۹) سبق کا آغاز کرنے سے پہلے "**الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم** پڑھوں گا۔

(۱۰) طلباء یہ بھی نیت کریں کہ علماء کی زیارت کے فضائل حاصل کریں گے۔

(۱۱) استاد وطلباء زیادتی علم دین پر اللہ کا شکر ادا کرنے کا ذہن بنائیں اور تکبر سے بچنے کی نیت بھی شامل رکھیں۔

(۱۲) طلباء نیت کریں کہ اپنا وقت فضول کاموں میں ضائع کرنے کی بجائے پڑھائی پر خاص توجہ دیں گے۔

Marfat.com

الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلماتِ تشکر

اللہ ﷻ کا بے حد و بیشمار احسان ہے کہ اس نے **ادارہ فیضان رضا** کے تحت قائم مجلس **"تحقیقات درسی کتب"** کو ہمت و حوصلہ عطا فرمایا کہ مسلسل جدوجہد اور زمانے کے مصائب وتنقیدی ذہن رکھنے والے علماء وطلباء کی بے جا تنقیدوں کو نظر انداز کرتے ہوئے محض رضائے الٰہی کو پیش نظر رکھتے ہوئے، امت کی اصلاح اور قابل اعتماد مواد فراہم کرنے کے لئے گزشتہ چار سالوں کی کاوش کو اب منظر عام پر لایا جارہا ہے۔ ہمارے زمانے میں **جلالین** کی اردو شروحات کو طالب علمی کے زمانے ہی سے دیکھ کر دل کڑھتا تھا کہ مرورِ زمانہ اور تسہیل پسندی کے اس دور میں جب کہ اردو شروحات کا سلسلہ چل پڑا ہے علماء وطلباء کی اس دینی ضرورت کو کس طرح پورا کیا جاسکتا ہے؟ مارکیٹ میں موجود **جلالین** کی تمام ہی اردو شروحات بنام **کمالین، جمالین** اور **فلاحین** میری نظر سے گزری ہیں۔ ان شروحات کا حال کیا ہے؟ اس کا جواب وہی لوگ دینگے جو ہماری کاوش **"عطائین"** کا مطالعہ کریں گے۔ جن جید علماء ومشائخ نے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ان میں **جناب شیخ الحدیث عبدالحلیم ہزاروی** (مہتمم دار العلوم غوثیہ) **محترم جناب مولانا آصف حسین انصاری** (مدرس جامعہ انوار القرآن) کو میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ **مجلس تحقیقاتِ درسی کتب** میں شامل جن علماء نے میرا ساتھ دیا اور دین دوستی کا حق ادا کیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔ ﴿۱﴾ مولانا محمد عمران عطاری (فاضل دار العلوم نعیمیہ دستگیر بلاک ۱۵)۔ ﴿۲﴾ مولانا محمد ابرار اختر قادری (فاضل بھیرہ شریف، سرگودھا)۔ ﴿۳﴾ مولانا محمد نعیم عطاری (فاضل جامعۃ المدینہ، فیضان مدینہ)۔

اللہ ﷻ ان سب علماء کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے کہ جنہوں نے ادارے کا ساتھ دیا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ مزید جو احباب کسی قسم کی مفید رائے سے نوازنا چاہیں یا کسی شرعی غلطی کی جانب نشاندہی کرنا چاہیں تو درج ذیل پتہ پر تحریری خط (مع مکمل نام وپتہ کے) روانہ کردیں۔

محمد امتیاز قادری عفی عنہ (منتظم ادارہ ھذا)

فاضل دار العلوم نعیمیہ دستگیر بلاک ۱۵۔

۹ جولائی ۲۰۱۰ء، بمطابق ۲۶ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

ادارہ فیضان رضا (رجسٹرڈ) A/42 نیو دھوراجی کالونی گلشن اقبال بلاک ۴ کراچی

Marfat.com

تقریظ اول

مدرسہ فیضانِ رضا کے زیر انتظام مجلس تحقیقات درسی کتب کے تحت ترجمہ وتفسیر، بانی مجلس متذکرہ محترم مکرم مولانا محمد امتیاز صاحب قادری نے نہایت محنت سے تفاسیر معتبرہ کا خلاصہ نہایت آسان اردو زبان میں تحریر فرمایا ہے۔ اور یہ اہلسنت کے لیے انتہائی اہم وقت کی ضرورت تھی۔ ادارہ ہذا نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس پر پوری توجہ صرف کر کے قلیل وقت میں چھ پاروں کی تفسیر آپ کے ہاتھ ہے، اس اہم کام پر انہیں اور ان کے رفقائے کار کو جتنی مبارکباد دی جائے کم ہے۔ اللہ تعالی انکے عزائم میں استقامت، اور کام میں برکت عطا فرمائے، تحقیق وجستجو کا جذبہ اور جذبہ عمل میں تحریک وقوت ارزان فرمائے۔ اور مزید علمی چراغ روشن کرنے کی توفیق فراواں فرمائے۔

محمد اسماعیل غفرلہ

خادم دار العلوم امجدیہ

۱۵ جولائی ۲۰۰۸ء

تقریظ ثانی

الحمد لله الذی له الاسماء الحسنی والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد ذی المقام الاسنی وعلی اله النقی واصحابه النقی الی یوم الجزاء.

قرآن مجید فرقانِ حمید اللہ تبارک وتعالی کی وہ مقدس کتاب ہے کہ جس کی فصاحت وبلاغت اور حلاوت کے سامنے عرب کے بڑے بڑے فصحاء وبلغاء اور شعراء طفل مکتب معلوم ہوتے ہیں، تاریخ کے ابواب تاباں اس بات پر شاہد عدل ہیں۔ جن کو اپنی فصاحت وبلاغت اور طاقت لسانی پر ناز تھا وہ اس کی عبارت ونظم کے سامنے ایسے نظر آتے تھے، جس طرح عصرِ حاضر کی اصطلاح میں ایم۔ اے اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے سامنے پہلی یا دوسری کلاس کا طالب علم اپنے فہم وشعور اور تحریر کے لحاظ سے۔ جس طرح قرآن کریم کی سب سے چھوٹی سورۃ مبارکہ (سورۃ الکوثر) کے سامنے آتی ہے، یہی وہ مقدس کتاب ہے کہ جس کی حفاظت وصیانت کا وعدہ خود اللہ جل مجدہ نے فرمایا ہے: ﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ○ (الحجر:9)﴾

ترجمہ: ''بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن ہم خود اس کے نگہبان ہیں''۔

وہ معزز تھے زمانے میں حامل قرآن ہو کر اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

اسی ضرورت واہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مجلس تحقیقاتِ درسی کتب، جو کہ ادارہ فیضان رضا میں قائم ہے مولانا ابو احمد محمد امتیاز قادری نے اپنی مجلس کے تعاون سے، تفسیر جلالین شریف کا اردو میں ترجمہ ''عطائین'' کے نام سے کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں، جسکے تقریبا پانچ پارے ہو چکے ہیں اور مزید کے لیے کوشاں ہیں احقر دعا گو ہے کہ مولائے کریم اپنے حبیب رؤف رحیم ﷺ اور بزرگان دین کے صدقے ان کو اور ان کے رفقاء کار کو صحت وعافیت اور سلامتی ایمان کے ساتھ تادیر قائم ودائم رکھتے ہوئے ان کے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الامین

﴿احقر جمیل احمد نعیمی غفرلہ﴾

03 / 03 / 2008 اگست، 03 رجب 1429ھ

ناظم تعلیمات واستاذ حدیث دار العلوم نعیمیہ چیرمین سپریم کونسل جمعیت علماء پاکستان

Marfat.com

سورة البقرة مدنية مائتان و ست او سبع و ثمانون آية

(سورہ بقرہ مدنی ہے جس میں ۲۸۶ یا ۲۸۷ آیات ہیں)

اس سورت میں چالیس رکوع، چھ ہزار ایک سو اکیس کلمے، پچیس ہزار پانچ سو حرف ہیں۔

تعارف:

حضور اقدس ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو یہ سورۃ نازل ہوئی۔ یہاں اسلامی دعوت کے جو مخاطب تھے وہ مکہ کے باشندوں سے مذہبی، ذہنی اور عمرانی اعتبار سے مختلف تھے۔ اہلِ مکہ مشرک و بُت پرست تھے وحی، نبوت، قیامت وغیرہ کا کوئی تصور ان کے اذہان میں نہ تھا۔ قتل و غارت گری اور لوٹ مار کو وہ باعثِ فخر سمجھتے تھے۔ اس لئے مکہ میں جو سورتیں نازل ہوئیں ان میں عقائدِ باطلہ اور اعمالِ فاسدہ کی اصلاح پیشِ نظر تھی، یثرب کے باشندے گو انصار تھے لیکن قوت و اقتدار دستِ یہود میں تھا اور انصار مذہبی اور دینی طور پر یہود سے بہت متاثر تھے۔

یہود چونکہ اہلِ کتاب تھے اس لئے وحی، رسالت، قیامت، جنت، دوزخ وغیرہ پر ان کا ایمان تھا لیکن بدقسمتی سے وہ اپنی قومی برتری کے نشہ میں اس حد تک مست تھے کہ وہ یہ تصور ہی نہیں کر سکتے تھے کہ انکے علاوہ نبوت کسی اور کو بھی عطا کی جا سکتی ہے، عملی اعتبار سے ان کی پستی کی یہ حالت تھی کہ وہ معمولی سے دنیاوی فائدے کیلئے توریت کی واضح آیتوں کا انکار بلکہ ان میں تحریف کرنے میں ذرا عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ تجارت کی منڈیاں، زرخیز زمینیں اور شاداب باغات انکی ملکیت میں آچکے تھے۔ علم و دانش میں انصار کو ان سے کوئی نسبت نہ رہی تھی، آئینی طور پر نہ سہی لیکن عملی طور پر یہود ہی کی حکومت تھی۔

یہ وہ حالات تھے جن میں سرکار ابد قرار ﷺ نے مدینہ طیبہ میں قدم رنجا فرمایا اور یہود و انصار کو اسلام کی دعوت دی، یہود تو تلملا گئے، انہیں اپنی عظمت وجلال کے محلات مسمار ہوتے نظر آنے لگے، کہاں ان کی خود بینی اور خود پرستی! اور کہاں ایک نئے دین کی قبولیت! اور ایک نئے رسول کی اطاعت کی دعوت! یہود کیسے اس دن کو قبول کر لیتے؟ انکے سامنے تو رکاوٹوں کے کئی پہاڑ تھے، ایک سے ایک بلند و کٹھن؛ اب قرآن کریم کا یہ معجزہ تھا کہ ان رکاوٹوں کو دور کر کے ان فلک بوس چوٹیوں کو پیوندِ خاک کرے، اسی لئے مدینہ طیبہ میں جو پہلی سورت نازل ہوئی اسکے کئی رکوع اصلاحِ یہود کیلئے ذکر کئے گئے ہیں۔

دوسری نئی صورتِ حال جس سے مدینہ میں اسلام کو واسطہ پڑا وہ یہ تھی کہ انصار کی اکثریت کے قبولِ اسلام کر لینے اور مکہ سے مسلمانوں کی ہجرت کر لینے کے بعد اسلام متفرق و منتشر افراد کا مذہب نہیں رہا تھا بلکہ ایک جماعت اور قوم کا دین بن گیا تھا، اب ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی گوشہ ایسا باقی نہ رہے کہ بدنظمی اپنے قدم جما سکے، اور ایسے قانون کی جو ان کے دیوانی اور فوجداری مقدمات کا فیصلہ کرے، اور ایسے اقتصادی نظام کی جو عدل و انصاف پر مبنی ہوتے ہوئے معاشی خوشحالی کا ضامن ہو، سیرت و اخلاق کے ایسے قالب کی جس میں ملت کا ہر فرد اپنے کردار کو اسکے مطابق ڈھالے تا کہ اس کی خوبیاں اجتماعی رنگ اختیار کر لیں، اور ایسے آئین کی کہ جس پر عالمگیر سیاست کی بنیاد رکھی جائے، اس اہم ضرورت کے پیشِ نظر اس صورت میں قانون، اخلاق، آئین اور سیاست کے

Marfat.com

بیشتر قواعد واضوابط بیان کر دیئے گئے ہیں۔

یہاں پر ایک اور چیز قابلِ غور طلب ہے کہ مکی زندگی میں تو مسلمان کفار کے ظلم وستم سہتے اور چپ ہو جاتے لیکن جب مدنیہ طیبہ میں مسلمان جمع ہوئے تو کفار نے اپنی اجتماعی طاقت سے اسلام کو مٹانے کا پختہ عزم کرلیا اور ادھر اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو کفر مٹانے کی اجازت دیدی اور انہیں یہ بھی بتادیا کہ اپنی بے بسی و بے کسی اور قوتِ مخالف سے مت گھبراؤ، فاتح تو وہی ہوتا ہے جس کے ساتھ میری فتح ونصرت شاملِ حال ہوتی ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے، یقیناً تم ہی غالب ومنصور ہو، ملتِ اسلامیہ کیلئے قبلہ کا تعین بھی فرمادیا تا کہ ان کی توجہات کا مرکز بھی ایک ہو جائے اور ان کی عبادتیں انتشار کا شکار ہو کر اپنا جماعتی حسن کو نہ کھودیں۔ اگر ان امور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مطالعہ کیا جائے تو زیادہ باعثِ مفید ثابت ہوگی۔

فضائل:

☆......حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ، نیز اپنی آوازوں کو قرآنِ کریم سے مزین کرو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جہاں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔'' (در منثور، ج۱، ص۴۹)

☆......ایک جگہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ الْبَقَرَةُ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ'' یعنی اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔'' (ترمذی، ابواب فضائل قرآن، باب ما جاء فی فضل سورة البقرة، ج۲، ص۱۱۵)

☆......حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے اس میں ایک آیت، آیت الکرسی تمام آیتوں کی سردار ہے۔''

(ترمذی، ابواب فضائل قرآن، باب ما جاء فی فضل سورة البقرة، ج۲، ص۱۱۵)

رکوع نمبر ۱

﴿الٓمٓ(۱)﴾ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ بِذٰلِكَ ﴿ذٰلِكَ﴾ اَیْ هٰذَا ﴿الْكِتٰبُ﴾ الَّذِیْ یَقْرَؤُهٗ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿لَا رَیْبَ﴾ شَكَّ ﴿فِیْهِ﴾ اَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَجُمْلَةُ النَّفْیِ خَبَرٌ، مُبْتَدَاُهٗ ذٰلِكَ وَالْاِشَارَةُ بِهٖ لِلتَّعْظِیْمِ ﴿هُدًی﴾ خَبَرٌ ثَانٍ اَیْ هَادٍ ﴿لِّلْمُتَّقِیْنَ(۲)﴾ اَلصَّائِرِیْنَ اِلَی التَّقْوٰی بِامْتِثَالِ الْاَوَامِرِ وَاجْتِنَابِ النَّوَاهِیْ لِاتِّقَائِهِمْ بِذٰلِكَ النَّارَ ﴿الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ﴾ یُصَدِّقُوْنَ ﴿بِالْغَیْبِ﴾ بِمَا غَابَ عَنْهُمْ مِنَ الْبَعْثِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ ﴿وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ﴾ اَیْ یَاْتُوْنَ بِهَا بِحُقُوْقِهَا ﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ﴾ اَعْطَیْنٰهُمْ ﴿یُنْفِقُوْنَ(۳)﴾ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ﴾ اَیِ الْقُرْاٰنُ ﴿وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ اَیِ التَّوْرٰاةُ وَ الْاِنْجِیْلُ وَغَیْرُهُمَا

Marfat.com

﴿وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (۴)﴾ يَعْلَمُوْنَ ﴿اُولٰٓئِكَ﴾ اَلْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ ﴿عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵)﴾ اَلْفَآئِزُوْنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّاجُوْنَ مِنَ النَّارِ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ كَاَبِىْ جَهْلٍ وَّ اَبِىْ
لَهَبٍ وَّنَحْوِهِمَا ﴿وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ﴾ بِتَحْقِيْقِ الْهَمْزَتَيْنِ وَاِبْدَالِ الثَّانِيَةِ اَلِفًا وَ تَسْهِيْلِهَا وَاِدْخَالِ
اَلِفٍ بَيْنَ الْمُسَهَّلَةِ وَالْاُخْرٰى وَتَرْكِهٖ ﴿اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (۶)﴾ لِعِلْمِ اللّٰهِ مِنْهُمْ ذٰلِكَ فَلَا تَطْمَعْ فِىْ
اِيْمَانِهِمْ وَالْاِنْذَارُ اِعْلَامٌ مَعَ تَخْوِيْفٍ ﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ طَبَعَ عَلَيْهَا وَاسْتَوْثَقَ فَلَا يَدْخُلُهَا خَيْرٌ
﴿وَعَلٰى سَمْعِهِمْ﴾ اَىْ مَوَاضِعِهٖ فَلَا يَنْتَفِعُوْنَ بِمَا يَسْمَعُوْنَهٗ مِنَ الْحَقِّ ﴿وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ﴾ غِطَآءٌ فَلَا
يُبْصِرُوْنَ الْحَقَّ ﴿وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۷)﴾ قَوِىٌّ دَائِمٌ۔

ترجمہ

الم ......۱...... (اللہ تعالیٰ ہی اس کی مراد خوب جانتا ہے) وہ (ذلک بمعنی ھذا ہے یعنی یہ) کتاب ......۲...... (جسے حضرت سیدنا محمد ﷺ پڑھتے ہیں) نہیں شک ......۳...... (ریب بمعنی شک ہے) اس کتاب میں (جو کہ بلاشبہ اللہ کی طرف سے ہے، جملہ نفی ''لا ریب'' ذلک مبتدا کی خبر ہے جبکہ اسم اشارہ بعید ذلک تعظیم کیلئے ذکر کیا گیا ہے) ہدایت ہے (ھدی بمعنی اسم فاعل ذلک کی خبر ثانی ہے) پرہیزگاروں کیلئے (یعنی وہ جو اوامر کو بجالاتے ہوئے اور نواہی سے بچتے ہوئے جہنم سے خود کو بچانے کیلئے تقویٰ ......۴...... کی طرف مائل ہونے والے ہیں) جو ایمان لائیں ......۵...... (یعنی تصدیق کریں) بے دیکھے پر ......۶...... (یعنی جو ان سے پوشیدہ ہے جیسے قیامت میں اٹھنا اور جنت و دوزخ پر) اور نماز قائم رکھیں (یعنی اُسے اسکے حقوق کے ساتھ ادا کریں) اور ہماری دی ہوئی روزی ......۷...... میں سے (جو ہم نے انہیں دی) وہ خرچ کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب (ﷺ) تمہاری طرف اترا (یعنی قرآن ......۸......) اور جو تم سے پہلے اترا (یعنی توریت اور انجیل وغیرہ) اور آخرت پر یقین رکھیں (یعنی آخرت کو جانیں) وہی لوگ (جو مذکورہ اوصاف کے ساتھ ذکر کئے گئے) اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے (ہیں یعنی جنت کے حقدار اور جہنم سے نجات پانے والے ہیں)، بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر (ہے مثلاً ابوجہل اور ابولہب وغیرہ) انہیں برابر ہے، چاہے تم انہیں ڈراؤ (ءَ اَنْذَرْتَهُمْ دو ہمزوں کی تحقیق کے ساتھ ہے یا دوسرے ہمزہ کو الف کے ساتھ بدلنے یا ہمزہ کی تسہیل کے ساتھ یا دونوں کے درمیان الف کے دخول کے ساتھ یا اس کے ترک کرنے کے ساتھ ہے) یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں (یعنی ان میں سے کچھ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں ایمان نہ لائینگے، آپ ﷺ انکے ایمان لانے کی حد سے زیادہ خواہش کا اظہار نہ فرمائیں، یہاں انذار، تخویف معنی میں ہے) اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی (یعنی مہر بند کردیا کہ اب کوئی خیر و بھلائی ان میں داخل نہ ہوگی) اور ان کی سماعت پر (یعنی ان کے سننے کی جگہوں پر کہ وہ حق سن کر اس سے نفع نہیں اٹھا سکیں گے) اور انکی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے (یعنی پردہ ہے کہ وہ حق کو نہیں دیکھتے) اور ان کے لئے بڑا عذاب (ہے جو ہمیشہ رہے گا)۔

Marfat.com

ترکیب

﴿الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ﴾

الم: ھذہ محذوف مبتدا کی خبر ہے ...... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ...... ذلک: اسم اشارہ مبتدا ...... الکتاب: خبر اول ...... لا: نفی جنس ...... ریب: اسم ...... فیہ: متعلق بحذوف خبر ...... لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر ثانی ...... ھدی: مصدر موصوف ...... للمتقین: متعلق بہدی صفت ...... ملکر خبر ثالث ...... اسم اشارہ مبتدا اپنی خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ﴾

الذین: اسم موصول ...... یؤمنون: فعل اس میں وضمیر فاعل ...... بالغیب: متعلق یومنون کے، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... یقیمون: فعل، اسمیں وضمیر فاعل ...... الصلوۃ: مفعول فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اول ...... و: عاطفہ ...... من: جار ...... ما: موصولہ ...... رزقنھم: فعل با فاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ما موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق مقدم ...... ینفقون: فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ثانی ...... معطوف علیہ اپنے معطوفین سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر للمتقین موصوف کی صفت۔

﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ﴾

و: عاطفہ ...... الذین: اسم موصول ...... یومنون: فعل، اسمیں وضمیر فاعل ...... ب: جار ...... ما: موصولہ ...... انزل: فعل، اسمیں ھو ضمیر نائب الفاعل ...... الیک: ظرف لغو ...... فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ما موصولہ اپنے صلہ سے ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... ما: موصولہ ...... انزل: فعل بانائب الفاعل ...... من قبلک: ظرف لغو ...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور، ب جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو، یومنون فعل اپنے متعلقات سے ملکر معطوف علیہ ...... و بالاخرۃ: ظرف لغو مقدم ...... ھم: مبتدا ...... یوقنون: فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر ماقبل الذین یؤمنون ...... الخ پر معطوف ہوا۔

﴿اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

اولئک: مبتدا ...... علی جار ...... ھدی: موصوف ...... من ربھم: متعلق بحذوف ہوکر صفت، مرکب توصیفی مجرور، جار مجرور ملکر ظرف مستقر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ...... و اولئک: مبتدا ...... ھم المفلحون: جملہ اسمیہ خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ﴾

ان: حرف مشبہ بالفعل ...... الذین کفروا: اسم ...... سواء: حرف مشبہ بالفعل کی خبر ...... علیھم: ظرف لغو ...... ء انذرتھم: معطوف علیہ ...... ام: معطوف ...... لم تنذرھم: معطوف، بتاویل مصدر ہوکر سواء کا فاعل جو کہ قائم مقام مصدر کے ہے،

Marfat.com

لا یومنون: خبر ثانی...... انّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾

ختم: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... علی قلوبهم: معطوف علیہ...... وعلی سمعهم: معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ...... وعلی ابصارهم: ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم...... غشاوة: مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ...... ولهم: خبر مقدم...... عذابٌ الیمٌ: مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ۔

شانِ نزول

☆...... الم ذلک الکتاب...... ☆ شانِ نزول کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے ایسی کتاب نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا، جو نہ پانی سے دھوکر مٹائی جا سکے اور نہ پرانی ہو، جب قرآن پاک نازل ہوا تو فرمایا: "ذلک الکتاب" کہ وہ کتاب موعود یہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ایک کتاب نازل فرمانے اور بنی اسماعیل سے ایک رسول بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا، جب حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی جہاں یہود بکثرت تھے تو الم ذلک الکتب نازل فرما کر اس وعدے کے پورے ہونے کی خبر دی۔

☆...... الذین یومنون بالغیب یہاں سے مفلحون ☆ تک پانچ آیتیں مؤمنین با اخلاص کے حق میں ہیں جو ظاہرا وباطنا ایمان دار ہیں، اس کے بعد دو آیتیں کھلے کافروں کے حق میں ہیں جو ظاہرا وباطنا کافر ہیں اس کے بعد ومن الناس سے تیرہ (13) آیتیں منافقین کے حق میں ہیں جو باطن میں کافر ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔

☆...... ان الذین کفروا...... ☆ یہ آیت ابوجہل، ابولہب وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی، جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں، اسی لئے انکے حق میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے ڈرانا، نہ ڈرانا دونوں برابر ہے، انہیں نفع نہ ہوگا مگر حضور ﷺ کی سعی بیکار نہیں کیونکہ منصب رسالت عامہ کا فرض رہنمائی واقامت حجت وتبلیغ علی وجہ الکمال ہے۔

تشریح وتوضیح واغراض

حروفِ مقطعات:

۱...... قرآن مجید میں کل چودہ حروف مقطعات مذکور ہیں جو کہ اُنتیس ۲۹ سورتوں کے آغاز میں ہیں جن کے حقیقی معنی اللہ ہی جانے اور اسکے حبیب ﷺ، چھ سورتوں کے آغاز میں الم، پانچ سورتوں کے آغاز میں الر، سات سورتوں کے آغاز میں حم، دو سورتوں کے آغاز میں طسم، جبکہ المص، ق، المر، کھیعص، طہ، یس، طس، ص، عسق اور ن ایک ایک سورت کے آغاز میں ہیں۔

ان حروف مقطعات کے بارے میں مفسرین کرام کی دو آراء ہیں:

پہلا گروہ:

Marfat.com

اس بارے میں علامہ ناصر الدین البیضاوی علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب تفسیرِ بیضاوی میں کئی اقوال ذکر کیے ہیں:

(۱)......ایک قول کے مطابق ''انه سر استأثر الله بعلمه۔'' یعنی یہ ایک ایسا راز ہیں جو اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ خاص ہے۔

(۲)......حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''فی کل کتاب سر و سر الله تعالی فی القران اوائل السوَر۔'' یعنی ہر کتاب میں کچھ راز ہوتے ہیں جبکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے راز سورتوں کے آغاز میں مذکور حروفِ مقطعات ہیں۔

(۳)......حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''الحروف المقطعة من المكتوم الذی لا یفسر۔'' یعنی حروف مقطعات ان پوشیدہ رازوں میں سے ہیں جن کی تفسیر نہیں جانی جاسکتی۔

(۴)......حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''فی کل کتاب صفوة و صفوة هذا الکتاب حروف الهجاء۔'' یعنی ہر کتاب کے کچھ منتخبات ہوتے ہیں اور قرآنِ کریم کے منتخبات حروف مقطعات ہیں۔

(تفسیرِ بیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، ج ۱، ص ۱۴۳)

دوسرا گروہ:

اس بارے میں تنویر المقباس من تفسیرِ ابن عباس میں کئی اقوال مروی ہیں:

(۱)......الم کے بارے میں ہے: ''الف الله، لام جبریل، میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔'' یعنی الف، لفظِ اللّٰہ کا، لام لفظِ جبریل کا اور میم لفظِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

(۲)......''و یقال الف الاءہ، لام لطفه، میم ملکه۔'' یعنی الف سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں، لام سے مراد اس کا لطف اور میم سے مراد اس کی بادشاہی وسلطنت ہے۔

(۳)......''و یقال الف ابتداء اسمه الله، لام ابتداء اسمه لطیف، میم ابتداء اسمه مجید۔'' یعنی ایک قول کے مطابق الف (اسماءِ حسنیٰ میں سے) لفظ اللّٰہ کا، لام لفظِ لطیف کا اور میم لفظِ مجید کا پہلا حرف ہے (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ۴)

(۴)......امام بیضاوی حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: ''اِنّ الر و حم و ن مجموعها الرحمن۔'' یعنی الر، حم اور ن کا مجموعہ الرحمن۔ (تفسیرِ بیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، ج ۱، ص ۱۳۶)

۲......اس آیت مبارکہ میں کتاب سے مراد آسمانی صحیفہ یعنی قرآن مجید ہے۔

کتاب اللہ ہر قسم کے شکوک سے پاک ہے:

۳......ریب کے لغوی معنی شک اور تہمت کے ہیں، ابتداء ہی میں ریب کی نفی کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ یہ کلام رب العالمین کا ہے اور قاری اختتامِ کلام تک اس میں قطعاً شک وشبہ میں مبتلا نہ ہو چنانچہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''القرآن منزل من الله بلسان جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔'' (تفسیرِ بیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، ج ۱، ص ۱۳۶)

Marfat.com

تقویٰ کے لغوی و اصطلاحی معنی

۴.....حضرت علی بن محمد بن علی الجرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب التعریفات میں تقویٰ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے لغوی معنی کسی شے سے اپنی حفاظت کرنا کے ہیں جبکہ اصطلاحی معنی کے حوالے سے اس بارے میں کئی اقوال مروی ہیں:

☆.....بندے کا ماسوا اللہ سے پرہیز کرنا ☆.....آدابِ شریعت کی حفاظت کرنا ☆.....ہر اس چیز سے بچنا جو بندے کو اللہ تعالیٰ سے دور کردے ☆.....قول و فعل میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنا۔ ☆.....طاعت و عبادت میں تقویٰ سے مراد اخلاص اختیار کرنا ہے اور معصیت میں اس سے مراد برائی سے بچنا اور اسے ترک کردینا ہے ☆.....اہلِ حقیقت کے نزدیک تقویٰ سے مراد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعے اس کی ناراضگی سے بچنا ہے یعنی نفس کو اپنے پروردگار عزوجل کی اس ناراضگی سے بچانا جس کا وہ کسی امر کے بجا لانے یا اسے ترک کرنے کی وجہ سے مستحق ہوتا ہے۔ (التعریفات، ص ۵۸)

ایمان کے معنی

۵.....ایمان کا لغوی معنی تصدیق قلبی ہے جبکہ شرع میں اس سے مراد اعتقادِ قلبی اور اقرارِ لسانی ہے۔

درجات کی صورتیں:

ایمان کی پانچ صورتیں ہیں: (۱).....ایمانِ مطبوع: اس سے مراد ملائکہ کا ایمان ہے (۲).....ایمانِ مقبول: اس سے مراد مؤمنین کا ایمان ہے (۳).....ایمانِ معصوم: اس سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام کا ایمان ہے (۴).....ایمانِ موقوف: اس سے مراد بدعتی لوگوں کا ایمان ہے اور (۵).....ایمانِ مردود: اس سے مراد منافقین کا ایمان ہے۔ (التعریفات، ص ۳۹، ۴۰)

ایمان بالغیب:

۶.....اس سے مراد یہ ہے کہ ہر اس شے پر ایمان لانا جو ہمارے ادراک سے بالاتر ہو مثلاً وحی، فرشتے، قیامت، جنت، دوزخ، پل صراط، بعث بعد الموت وغیرہ جو نہ آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہیں اور نہ ہی عقل سے ان کا ادراک ہوسکتا ہے بلکہ ان سے آگاہی حاصل کرنے کا فقط ایک ہی ذریعہ ہے یعنی آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات۔

رزق:

۷.....ہر وہ شے جو اللہ تعالیٰ کسی جاندار کو کھانے کے لئے عطا فرمائے اسے رزق کہتے ہیں اور ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک اس کا اطلاق حلال و حرام دونوں پر ہوتا ہے۔ (شرح العقائد، ص ۹۵)

لفظِ قرآن کی تعریف:

۸.....علماء اصول فقہ نے قرآن مجید کی تعریف یہ کی ہے کہ ”قرآن مجید، اللہ تعالیٰ کا معجز کلام ہے جو ہمارے نبی سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا یہ مصاحف میں لکھا ہوا ہے اور ہم تک تواتر سے پہنچا ہے اس کی ابتداء سورۃ الفاتحہ سے ہے اور اختتام

Marfat.com

سورۃ الناس پر ہے۔

قرآن مجید میں اٹھاون مرتبہ القرآن کاذکر ہے، دس مرتبہ قرآن کاذکر ہے اوردومرتبہ قرانہ کابہ طورمصدرذکر ہے۔قرآن کالفظ قرائت سے ماخوذ ہے جس کامعنی ہے پڑھنااور چونکہ اسے بہت زیادہ پڑھاجاتا ہے اس لئے اس کوقرآن کہتے ہیں۔نیزقرء کا معنی ہے جمع کرنااور چونکہ قرآن مجید میں سورتیں اورآیات مجتمع ہیں اس لئے اس کوقرآن کہتے ہیں۔

ضمناًیہ بھی جان لیں کہ قرآن مجید کے پانچ نام ہیں قرآن،فرقان،کتاب،نوراورذکر۔(تبیان القرآن، ج۱،ص ۴۹)

☆......☆الله اعلم بمراده بذلک :اس عبارت میں اس جانب اشارہ ہے کہ راجح ترین اقوال ان حروف کے بارے میں جوکہ سورتوں کے آغاز میں پائے جاتے ہیں انہیں متقدمین اسلاف کی زبان میں متشابہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مراد جانتا ہے،پس یہی وجہ ہے کہ ان حروف پراعراب جاری نہیں ہوتے کیونکہ یہ معنی کے ادراک کے حوالے سے فرع ہیں ان پراعراب اور بناء کاحکم نہیں لگایا جاسکتااور نہ ہی ترکیب مع عامل کا۔

الذی یقرؤہ محمد:یعنی قرآن،چنانچہ اس قید کے ذریعے باقی کتب سماوی سے احتراز کردیا گیا۔

والاشارۃ به للتعظیم:یہ جواب ایک مقدرسوال کا ہے،اگرتو(یعنی اعتراض کرنے والا) کہے کہ لفظ ذلک سے محسوسات کی جانب اشارہ ہوتا ہےاورقرآنی الفاظ محض نطق کاتقاضا کرتے ہیں؟میں(علامہ صاوی)اس کاجواب یہ دوں گا کہ قرآن معقول بمنزلت المحسوس کے طورپرنازل ہواہےاوراسم اشارہ مصاحف اورلوح محفوظ میں ہیں۔

الصائرین الی التقوی:اس جملے میں اشارہ ہے کہ کلام مجاز کے درجے میں ہے یعنی مشرف کومجازاًمتقی کہہ دیا گیا ہے،پس یہ مقدر سوال کاجواب ہے،حاصل یہ کہ مومنین ہدایت اورارشاد کے بعد ہی تقوی سے متصف ہونگے۔

بامتثال الاوامر:صحیح یہ ہے کہ باءسببیہ یاتصویر کے لئے ہو۔

اجتناب النواھی : کاعطف بامتثال الاوامر پر ہے،مطلب یہ ہے کہ اوامر کی جانب مائل ہوناحسب طاقت ہےاورتمام ہی نواہی سے اجتناب کرناتقوی کے سبب یاتقوی کے ذریعے ہی متصور ہوسکتا ہے۔

بذلک :مرادنیکیوں کی جانب مائل ہونےاور برائی سے اجتناف کرنا ہے، ذلک کے ذریعے اس جانب اشارہ ہے کہ یہاں خواص کا تقوی ذکر کیا گیا ہےاوروہ یہ ہے کہ وہ نیکیوں کے کرنے والےاوربُرائیوں سے بچنے والے ہوتے ہیں،اورعام لوگوں کاتقوی یہ ہے کہ وہ شرک سے بچیں جب کہ خواص الخواص کاتقوی یہ ہے کہ ہراس چیز سے بچیں جوانہیں اللہ ﷻ کی یاد سے روک دے۔

بماغاب:کے تحت ہم نے ماقبل کلام کیا ہے وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ای یأتون بحقوقھا:مرادظاہری حقوق ہیں جیسے آداب اورارکان،باطنی حقوق یعنی خشوع،خضوع اوراخلاص ہیں۔

فی طاعۃ اللہ :فی تعلیلیہ ہے،یعنی اللہ ﷻ کی طاعت کے وقت جس میں نہ توریاءہونہ ہی شہرت،اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا﴿انما نطعمکم لوجہ اللہ﴾۔

Marfat.com

یعلمون : یعنی بطورِ علم جان چکے کہ قرآن میں کوئی شک نہیں، اسی لئے ہمارے مولیٰ ﷺ نے اسے علم کے ساتھ متصف کیا یقین کے ساتھ متصف نہ کیا، اور اس میں ان لوگوں کا بھی رد ہے جو کہ آخرت کا انکار کرتے ہیں اور سید عالم ﷺ پر ایمان نہیں لاتے۔

اونحوھما : یعنی کفارِ مکہ جو اللہ تعالیٰ کے علمِ سابق کے مطابق ایمان نہ لائیں گے اور اس بات کی اپنے نبی کو خبر دینے میں حکمت یہ ہے کہ سید عالم ﷺ کا قلب مبارک ان لوگوں کے ایمان لانے سے متعلق راحت میں رہے اور آپ ﷺ ان کی ہدایت اور تالیف وغیرہ میں مشغول نہ رہیں، الختصر۔ (صاوی، ج ۱، ص ۴۰ وغیرہ)

طبع علیھا : جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی پاکیزگی کا ارادہ نہ فرمایا تو ان کو آیات میں غور وفکر کر کے روشنی حاصل کرنے سے پھیر دیا، اور ان کے دلوں میں آیات و معجزات کو دیکھنے کے بعد ایمان و یقین کی روشنی پیدا فرما دی، اسی عدم قبولیت کو مجازاً ختم، طبع، اغفال، اقساء اور غشاوۃ سے تعبیر فرمایا گیا یا ان کے قلوب وحواس کو ایسی چیزوں سے تشبیہ دی جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ (مظہری، ج ۱، ص ۳۴)

۞۞۞۞۞

رکوع نمبر ۲

وَنَزَلَ فِي الْمُنَافِقِيْنَ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ اَیْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لِاَنَّهٗ اٰخِرُ الْاَيَّامِ ﴿وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (۰۸)﴾ رُوْعِيَ فِيْهِ مَعْنٰى مَنْ وَفِيْ ضَمِيْرِ يَقُوْلُ لَفْظُهَا ﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ بِاِظْهَارِ خِلَافِ مَا اَبْطَنُوْهُ مِنَ الْكُفْرِ لِيَدْفَعُوْا عَنْهُمْ اَحْكَامَهُ الدُّنْيَوِيَّةَ ﴿وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ﴾ لِاَنَّ وَبَالَ خِدَاعِهِمْ رَاجِعٌ اِلَيْهِمْ فَيَفْتَضِحُوْنَ فِي الدُّنْيَا بِاِطِّلَاعِ اللّٰهِ نَبِيَّهٗ عَلٰى مَا اَبْطَنُوْهُ وَيُعَاقَبُوْنَ فِي الْاٰخِرَةِ ﴿وَمَايَشْعُرُوْنَ(۰۹)﴾ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ خِدَاعَهُمْ لِاَنْفُسِهِمْ وَالْمُخَادَعَةُ هُنَا مِنْ وَّاحِدٍ كَعَاقَبْتُ اللِّصَّ وَذِكْرُ اللّٰهِ فِيْهَا تَحْسِيْنٌ وَفِيْ قِرَاءَةٍ وَمَا يَخْدَعُوْنَ ﴿فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾ شَكٌّ وَّنِفَاقٌ فَهُوَيُمَرِّضُ قُلُوْبَهُمْ اَیْ يُضْعِفُهَا ﴿فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا﴾ بِمَا اَنْزَلَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ لِكُفْرِهِمْ بِهٖ ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ مُؤْلِمٌ ﴿بِمَاكَانُوْا يَكْذِبُوْنَ(۱۰)﴾ بِالتَّشْدِيْدِ اَیْ نَبِيَّ اللّٰهِ وَبِالتَّخْفِيْفِ اَیْ فِيْ قَوْلِهِمْ اٰمَنَّا ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ﴾ اَیْ لِهٰؤُلَاءِ ﴿لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ﴾ بِالْكُفْرِ وَالتَّعْوِيْقِ عَنِ الْاِيْمَانِ ﴿قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ(۱۱)﴾ وَلَيْسَ مَا نَحْنُ فِيْهِ بِفَسَادٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَدًّا عَلَيْهِمْ ﴿اَلَا﴾ لِلتَّنْبِيْهِ ﴿اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ(۱۲)﴾ بِذٰلِكَ ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ﴾ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ ﴿قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ﴾ الْجُهَّالُ اَیْ لَا نَفْعَلُ كَفِعْلِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَدًّا عَلَيْهِمْ ﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ(۱۳)﴾ ذٰلِكَ ﴿وَاِذَا لَقُوْا﴾ اَصْلُهٗ لَقِيُوْا حُذِفَتِ الضَّمَّةُ لِلْاِسْتِثْقَالِ ثُمَّ الْيَاءُ لِاِلْتِقَائِهَاسَاكِنَةً مَعَ الْوَاوِ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا﴾ مِنْهُمْ وَرَجَعُوْا ﴿اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ﴾ رُؤُسَائِهِمْ ﴿قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ﴾

Marfat.com

فِی الدِّیْنِ ﴿اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُ وْنَ (۱۴)﴾ بِهِمْ بِاِظْهَارِ الْاِیْمَانِ ﴿اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ﴾ یُجَازِیْهِمْ بِاسْتِهْزَائِهِمْ ﴿وَیَمُدُّ هُمْ﴾ یُمْهِلُهُمْ ﴿فِیْ طُغْیَانِهِمْ﴾ یَتَجَاوُزِهِمُ الْحَدَّ بِالْكُفْرِ ﴿یَعْمَهُوْنَ (۱۵)﴾ یَتَرَدَّدُوْنَ تَحَیُّرًا حَالٌ ﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی﴾ اَیْ اِسْتَبْدَلُوْهَا بِهٖ ﴿فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ﴾ اَیْ مَا رَبِحُوْا فِیْهَا بَلْ خَسِرُوْا لِمَصِیْرِهِمْ اِلَی النَّارِ الْمُؤَبَّدَةِ عَلَیْهِمْ ﴿وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ (۱۶)﴾ فِیْمَا فَعَلُوْا ﴿مَثَلُهُمْ﴾ صِفَتُهُمْ فِیْ نِفَاقِهِمْ ﴿كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ﴾ اَوْقَدَ ﴿نَارًا﴾ فِیْ ظُلْمَةٍ ﴿فَلَمَّآ اَضَآءَتْ﴾ اَنَارَتْ ﴿مَاحَوْلَهٗ﴾ فَاَبْصَرَ وَ اسْتَدْفَأَ وَ اَمِنَ مَا یَخَافُهٗ ﴿ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ﴾ اَطْفَاهُ وَجَمْعُ الضَّمِیْرِ مُرَاعَاةً لِّمَعْنَی الَّذِیْ ﴿وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ (۱۷)﴾ مَاحَوْلَهُمْ مُتَحَیِّرِیْنَ عَنِ الطَّرِیْقِ خَائِفِیْنَ فَكَذٰلِکَ هٰٓؤُلَاءِ اٰمَنُوْا بِاِظْهَارِ الْاِیْمَانِ فَاِذَا مَاتُوْا جَآءَ هُمُ الْخَوْفُ وَالْعَذَابُ هُمْ ﴿صُمٌّ﴾ عَنِ الْحَقِّ فَلَا یَسْمَعُوْنَهٗ سِمَاعَ قُبُوْلٍ ﴿بُكْمٌ﴾ خُرْسٌ عَنِ الْخَیْرِ فَلَا یَقُوْلُوْنَهٗ ﴿عُمْیٌ﴾ عَنْ طَرِیْقِ الْهُدٰی فَلَا یَرَوْنَهٗ ﴿فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ (۱۸)﴾ عَنِ الضَّلَالَةِ ﴿اَوْ﴾ مَثَلُهُمْ ﴿كَصَیِّبٍ﴾ اَیْ كَاَصْحَابِ مَطَرٍ وَاَصْلُهٗ "صَیْوِبٌ" مِنْ صَابَ یَصُوْبُ اَیْ یَنْزِلُ ﴿مِنَ السَّمَآءِ﴾ اَیِ السَّحَابِ ﴿فِیْهِ﴾ اَیِ السَّحَابِ ﴿ظُلُمٰتٌ﴾ مُّتَكَاثِفَةٌ ﴿وَرَعْدٌ﴾ وَّهُوَ الْمَلَکُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ وَقِیْلَ صَوْتُهٗ ﴿وَبَرْقٌ﴾ لَمَعَانُ سَوْطِهِ الَّذِیْ یَزْجُرُهٗ بِهٖ ﴿یَجْعَلُوْنَ﴾ اَیْ اَصْحَابُ الصَّیِّبِ ﴿اَصَابِعَهُمْ﴾ اَیْ اَنَامِلَهَا ﴿فِیْ اٰذَانِهِمْ مِنْ﴾ اَجْلِ ﴿الصَّوَاعِقِ﴾ شِدَّةِ صَوْتِ الرَّعْدِ لِئَلَّا یَسْمَعُوْهَا ﴿حَذَرَ﴾ خَوْفَ ﴿الْمَوْتِ﴾ مِنْ سِمَاعِهَا، كَذٰلِکَ هٰٓؤُلَاءِ اِذَا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَفِیْهِ ذِكْرُ الْكُفْرِ الْمُشَبَّهُ بِالظُّلُمَاتِ وَالْوَعِیْدُ عَلَیْهِ الْمُشَبَّهُ بِالرَّعْدِ وَالْحُجَجُ وَالْبَیِّنَةُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْبَرْقِ، یَسُدُّوْنَ اٰذَانَهُمْ لِئَلَّا یَسْمَعُوْهُ فَیَمِیْلُوْا اِلَی الْاِیْمَانِ وَتَرْکِ دِیْنِهِمْ وَهُوَ عِنْدَ هُمْ مَوْتٌ ﴿وَاللّٰهُ مُحِیْطٌ بِالْكٰفِرِیْنَ (۱۹)﴾ عِلْمًا وَّقُدْرَةً فَلَا یَفُوْتُوْنَهٗ ﴿یَكَادُ﴾ یَقْرُبُ ﴿الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ﴾ یَاْخُذُهَا بِسُرْعَةٍ ﴿كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ﴾ اَیْ فِیْ ضَوْئِهٖ ﴿وَاِذَا اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا﴾ وَقَفُوْا، تَمْثِیْلٌ لِاِزْعَاجِ مَا فِی الْقُرْاٰنِ مِنَ الْحُجَجِ قُلُوْبَهُمْ وَتَصْدِیْقِهِمْ بِمَا سَمِعُوْا فِیْهِ مِمَّا یُحِبُّوْنَ وَوُقُوْفِهِمْ عَمَّا یَكْرَهُوْنَ ﴿وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ﴾ بِمَعْنٰی اَسْمَاعِهِمْ ﴿وَاَبْصَارِهِمْ﴾ الظَّاهِرَةِ كَمَا ذَهَبَ بِالْبَاطِنَةِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ﴾ كَانَ ﴿عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ﴾ شَآءَهٗ ﴿قَدِیْرٌ (۲۰)﴾ وَّمِنْهُ اِذْهَابُ مَاذُكِرَ۔

ترجمہ

(یہ آیت مبارکہ منافقین ......۔ کے بارے میں نازل ہوئی کہ) اور کچھ لوگ کہتے ہیں ہم اللہ اور پچھلے دن پر (یعنی قیامت

Marfat.com

کے دن پر کہ وہی آخری دن ہے، پر) ایمان لائے، اور وہ ایمان والے نہیں (مومنین کے صیغے کو جمع لانے میں مَن کی معنوی اور یقول کی ضمیر مفرد لانے میں مَن کی لفظی حیثیت کی رعایت کی گئی ہے) فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو (اپنے باطنی کفر کے خلاف ظاہر کر کے تا کہ وہ اپنے آپ سے دنیاوی احکام دور کر سکیں) اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو (کیونکہ ان کے دھوکے کا وبال انہیں کے سر پر ہے، پس دنیا میں اس طرح رسوا ہونگے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کو ان کی باطنی خباثتوں سے مطلع فرمائے گا اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہونگے) اور انہیں شعور نہیں (یعنی وہ نہیں جانتے ہیں کہ ان کا دھوکہ ان کے اپنے لئے ہے، یہاں مخادعۃ ایک جانب سے مراد ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے عَاقَبْتُ اللِّصَّ یعنی میں نے چور کو سزا دی، یہاں پر لفظِ اللہ کا ذکر تحسینِ کلام کیلئے ہے جبکہ ایک قرأت میں وما یخدعون ہے) ان کے دلوں میں بیماری ہے (یعنی شک اور نفاق ہے، جو ان کے دل کو بیمار یعنی کمزور کرتی ہے) اللہ نے انکی بیماری......

۲......اور بڑھائی (اس کے نازل کردہ قرآنِ کریم کو جھٹلانے کے سبب) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (یعنی سخت تکلیف دہ)، بدلہ انکے جھوٹ کا (یکذبون تشدید کے ساتھ ہو تو معنی یہ ہوگا کہ بدلہ ان کے اللہ کے نبی کو جھٹلانے کا اور اگر تخفیف کے ساتھ ہو تو بدلہ ہوگا انکے اپنے قول امنا کے جھوٹ ہونے کا) اور جب ان (سب منافقوں) سے کہا جائے زمین میں فساد......۳......نہ کرو (کفر کر کے اور ایمان سے روک کر) تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں (یعنی ہمارا مقصد فساد نہیں، پس اللہ تعالیٰ نے ان کی باتوں کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا) خبردار (الا حرفِ تنبیہ ہے) وہ ہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں (اپنے فساد کا) اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ (یعنی آقائے دوجہاں ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ایمان لائے تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں......۴......(یعنی ان جاہلوں جیسے کام ہم تو نہ کرینگے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں ارشاد فرمایا) سنتا ہے وہ ہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں (اس جہالت کی بات کو)۔

اور جب ملیں (لقوا کی اصل لقیوا ہے، یاء کے ضمہ کو ثقل کی وجہ سے حذف کیا، پھر واو اور یاء میں التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، پس لقوا ہو گیا) ایمان والوں سے تو کہیں ہم ایمان لائے، اور جب جدا ہوں (ایمان والوں سے اور واپس آئیں) اپنے شیطانوں (یعنی اپنے سرداروں) کے پاس، تو کہیں ہم (دین میں) تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو یونہی (ایمان والوں کے ساتھ اظہارِ ایمان کر کے) ہنسی کرتے ہیں......۵......اللہ ان سے استہزا فرماتا ہے......۶......جیسا کہ اسکی شان کے لائق ہے (یعنی انہیں ان کے مذاق کی سزا دیتا ہے) اور انہیں ڈھیل (یعنی مہلت) دیتا ہے انکی سرکشی میں (کہ کفر کے ذریعے حد سے تجاوز کر جائیں)، بھٹکتے رہیں (یعنی حیرانی کی کیفیت میں متردد ہیں، ترکیب میں یَعْمَهُوْنَ، یمدھم سے حال ہے) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی......

۷......(یعنی ہدایت کو گمراہی سے بدل دیا) تو انکا سودا کچھ نفع نہ لایا (یعنی انہوں نے اس سودے سے نفع کی بجائے نقصان اٹھایا اور ان کا ابدی ٹھکانہ جہنم ہوگا) اور وہ سودے کی راہ (یعنی جو انہوں نے کیا) جانتے ہی نہ تھے۔

ان کی کہاوت (یعنی انکے نفاق کی مثال) اسکی طرح ہے جس نے روشن کی (استوقد بمعنی اوقد ہے) آگ (اندھیرے میں) تو جب جگمگا اٹھا (یعنی روشن ہو گیا) اس سے آس پاس (پس وہ دیکھنے لگا اور اپنے آپ کو ڈرانے والی چیزوں سے محفوظ کر لیا) اللہ ان کا نور لے گیا (یعنی اسے بجھا دیا، جمع کی ضمیر "ھم" الذی کے معنی کی رعایت کیلئے ہے) اور انہیں اندھیریوں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا (یعنی

Marfat.com

جوانکے ارد گرد ہے اس راستے کے بارے حیران وخوف زدہ ہیں، پس یہی حال ان منافقین کا بھی ہے جنہوں نے صرف زبان سے ایمان کا اظہار کیا ہے لہذا جب وہ مریں گے تو ان کا سامنا خوف اور عذاب سے ہوگا، نیز وہ لوگ) بہرے ہیں (یعنی حق سے بہرے ہیں جو حق کو قبولیت کے کانوں سے نہیں سنتے) گونگے ہیں (بھلائی سے یعنی بھلائی کی بات کرنے سے) اندھے ہیں (ہدایت کے راستے سے کہ اسے دیکھتے ہی نہیں) تو وہ پھر لوٹنے والے نہیں (گمراہی سے)۔

یا (ان منافقوں کی مثال ان افراد جیسی ہے کہ) جیسے تیز بارش (اُن پر برس رہی ہو، صَیِّب کی اصل صیوب ہے، جو صاب یصوب سے بمعنی نازل ہونا ہے) آسمان (یعنی بادل) سے، اس (بادل) میں اندھیریاں ہیں (کثیف تہ درتہ......۸......) اور رعد (رعد سے مراد وہ فرشتہ ہے جو بادل پر مقرر ہے جبکہ ایک قول کے مطابق فرشتے کی آواز کو بھی رعد کہا گیا ہے) اور چمک (فرشتے کے اس کوڑے کی جس سے وہ بادل ہانکتا ہے)، ٹھونس رہے ہیں (بارش میں گھرے لوگ) اپنی انگلیاں (یعنی ان کے پورے یا سرے) اپنے کانوں میں (یہاں مِن بمعنی اجل ہے) کڑک کے سبب (یعنی گرج کی شدید آواز کے سبب تا کہ اسے سن نہ سکیں) ڈر (یعنی خوف سے) موت کے (یعنی اس آواز کے سننے سے موت واقع ہو جانے کے خوف سے، یہ منافقین بھی نزولِ قرآن کے وقت ایسا ہی کرتے ہیں، اس آیتِ مبارکہ میں کفر کو اندھیروں سے، وعیدِ کفر کو رعد سے اور دلائل واضحہ کو برق کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے، یعنی ان کے اپنے کان بند کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہیں تلاوتِ قرآنِ کریم کی آواز سن کر ایمان کی طرف مائل ہو کر اپنا دین نہ ترک کردیں جو کہ انکے نزدیک موت ہے) اللہ تعالی کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (اپنے علم وقدرت سے، پس وہ اسکے احاطے سے نہ بچ سکیں گے)۔

قریب ہے (یکاد بمعنی یقرب ہے) کہ بجلی ان کی نگاہیں اچک لے جائیگی (تیزی سے، یخطف کا لغوی معنی تیزی سے کوئی چیز لے لینا ہے) جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے (یعنی بجلی چمکنے سے پیدا ہونے والی روشنی میں) اور جب ان پر اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے (ٹھر گئے، یہ تمثیل انکی اس حالت کو بیان کرنے کیلئے پیش کی گئی ہے کہ قرآنِ پاک کے واضح دلائل سے انکے دل بے قرار ہو جائیں اور اس میں موجود احکامات کو سن کر ان میں سے اپنی پسندیدہ باتوں کی تصدیق کرنے کے ساتھ ساتھ ناپسندیدہ باتوں سے رک جائیں) اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان لے جاتا (یعنی انکی قوت سماعت لے جاتا) اور آنکھیں (ظاہری جیسا کہ باطنی لے گیا......۹......) بیشک اللہ سب کچھ (جو چاہے) کرسکتا ہے (من جملہ اس کی قدرت میں ان مذکورہ چیزوں کو بھی لے جانا ہے)۔

ترکیب

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ﴾

و: عاطفہ......من الناس: ظرفِ مستقر خبر مقدم......من: موصولہ......یقول: فعل، ہو ضمیر فاعل ملکر قول......امنا: فعل و فاعل......باللّٰہ والیوم الاخر: ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ، جو اپنے قول سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مبتدا مؤخر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ......و: عاطفہ......ما: مشابہ بلیس......ھم: اسم......بمومنین: خبر، ما مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ﴾

یخدعون: فعل بافاعل......اللّٰہ والذین امنوا: مفعول ،ملکر جملہ فعلیہ...... و: حالیہ......مایخدعون: فعل بافاعل...... الا: حرف استثناء مفرغہ......انفسھم: مفعول ،فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ...... وما یشعرون: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف۔

﴿فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا﴾

فی قلوبھم: ظرف مستقر ،موجود شبہ فعل محذوف کے متعلق ہوکر خبر مقدم......مرض: مبتدا موخر......ملکر جملہ اسمیہ...... ف: استئنافیہ......زاد: فعل......ھم: ضمیر مفعول......اللّٰہ: اسم جلالت فاعل......مرضا: مفعول ثانی ،ملکر جملہ فعلیہ معترضہ۔

﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ﴾

و: عاطفہ......لھم: ظرف مستقر خبر مقدم......عذاب: موصوف......الیم: صفت اول......ب: جار......ما: مصدریہ...... کانوا: فعل ناقص ،واو ضمیر اسم......یکذبون: جملہ فعلیہ خبر ،جملہ فعلیہ ناقصہ ہوکر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور ملکر صفت ثانی، موصوف صفت ملکر مبتدا موخر ،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ﴾

و: عاطفہ......اذا: ظرف زمان متضمن بمعنی شرط ،مفعول فیہ مقدم......قیل: فعل...... لھم: ظرف لغو......لا تفسدوا فی الارض: جملہ فعلیہ ہوکر نائب الفائل ،فعل اپنے متعلقات سے ملکر شرط......قالوا: فعل بافاعل......انما: کافہ......نحن مصلحون: جملہ اسمیہ ہوکر مفعول ،فعل اپنے متعلقات سے ملکر جزاء، جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر یکذبون پر معطوف۔

﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ﴾

الا: حرف تنبیہ......انّ: حرف مشبہ بالفعل......ھم: ضمیر اسم......ھم المفسدون: جملہ اسمیہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ...... و: عاطفہ...... لکن: حرف استدراک......لا یشعرون: جملہ فعلیہ ،و اذا قیل پر معطوف ہے۔

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ﴾

و: عاطفہ......اذا: ظرف زمان متضمن بمعنی شرط ،مفعول فیہ مقدم......قیل: فعل......لھم: متعلق......امنوا: فعل بافاعل...... ک: جار......ما امن الناس: جملہ بتاویل مصدر مجرور ملکر ظرف لغو، امنوا فعل اپنے متعلقات اور نائب الفاعل مصدر قالوا سے ملکر (اصل عبارت یوں ہے کہ واذا قیل لھم وقل ھو امنوا) شرط......قالوا انؤمن کما امن ......الخ بلحاظ ماقبل ترکیب جواب شرط، شرط جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ﴾

الا: حرف تنبیہ......انھم: حرف مشبہ بالفعل باسم......ھم السفھاء: جملہ اسمیہ ہوکر خبر ،انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ......و: عاطفہ......لکن: حرف استدراک......لا یعلمون: فعل بافاعل جملہ فعلیہ و اذا قیل پر معطوف ہے۔

Marfat.com

﴿واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا﴾

و: عاطفہ [illegible] اذا: ظرف زمان متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم ..... لقوا: فعل با فاعل ..... الذین امنوا: [illegible] جملہ فعلیہ ہو کر شرط ..... قالوا: فعل با فاعل ملکر قول ..... امنا: مقولہ، جملہ قولیہ جواب [illegible] ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿واذا خلوا الی شیطینهم قالوا انا معکم انما نحن مستهزءون﴾

و: عاطفہ [illegible] اذا: ظرف زمان متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم ..... خلوا الی شیطینهم: فعل با فاعل [illegible] جملہ فعلیہ ہو کر شرط ..... قالوا: فعل با فاعل قول ..... انا معکم: جملہ اسمیہ مؤکد ..... انما نحن مستهزءون: [illegible] جو اپنے قول سے ملکر جواب شرط، شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿الله یستهزئ بهم ویمدهم فی طغیانهم یعمهون﴾

الله: [illegible] مبتدا ..... یستهزئ بهم: فعل با فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ..... و: عاطفہ ..... یمدهم: فعل با فاعل ..... هم: ضمیر ذوالحال ..... فی طغیانهم: ظرف لغو ..... یعمهون: جملہ فعلیہ حال، جو اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر معطوف ..... جو اپنے معطوف علیہ سے ملکر خبر، جملہ اسمیہ۔

﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا کَانُوْا مُهْتَدِیْنَ﴾

اولئک: مبتدا ..... الذین: موصول ..... اشتروا الضللة بالهدی: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ..... فما ربحت تجارتهم: جملہ فعلیہ معطوف اول ..... وما کانوا مهتدین: جملہ فعلیہ معطوف ثانی ..... ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر خبر، جملہ اسمیہ۔

﴿مثلهم کمثل الذی استوقد نارا﴾

مثلهم: مبتدا ..... ک: جار ..... مثل: مضاف ..... الذی: موصول ..... استوقد نارا: فعل با فاعل ومفعول بہ صلہ ..... موصول صلہ ملکر مضاف الیہ، جو اپنے مضاف سے ملکر مجرور ..... جار مجرور ملکر متعلق بمحذوف خبر ..... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فلما اضاءت ما حوله ذهب الله بنورهم﴾

ف: حرف عاطف ..... لما: ظرف زماں، بمعنی شرط ..... اضاءت ما حوله: فعل با فاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط ذهب الله بنورهم: جملہ فعلیہ ہو کر جواب شرط، شرط جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وترکهم فی ظلمت لا یبصرون﴾

و: عاطفہ ترک: فعل هم: ضمیر ذوالحال ..... فی ظلمت: ظرف لغو ..... لا یبصرون: جملہ فعلیہ ہو کر حال ..... جو اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول، جملہ فعلیہ، ماقبل (ذهب الله بنورهم) پر معطوف ہے۔

﴿صم بکم عمی فهم لا یرجعون﴾

Marfat.com

ھم: مبتدا محذوف......صم :خبر اول......بکم :خبر ثانی......عمی :خبر ثالث......ملکر جملہ اسمیہ......ف: عاطفہ......

ھم: مبتدا......لا یرجعون :خبر......ملکر جملہ اسمیہ، ماقبل پر معطوف ہوا۔

﴿اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ﴾

او: عاطفہ......ک :جار......اصحاب :مضاف محذوف......صیب :موصوف......من السماء :ظرف مستقر، صفت اول......فیہ :ظرف مستقر خبر مقدم......ظلمت :معطوف علیہ......ورعد وبرق :معطوفین سے ملکر مبتدا موخر، جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی، مرکب توصیفی مضاف الیہ، جو اپنے مضاف سے ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر ہو کر مثلھم مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر جملہ اسمیہ۔

﴿يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾

یجعلون :فعل بافاعل......اصابعھم :مفعول بہ......فی اذانھم :ظرف لغو اول......من الصواعق :ظرف لغو ثانی......

حذر الموت: مفعول لہ......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ﴾

و: اعتراضیہ......اللہ :اسم جلالت مبتدا......محیط بالکفرین : اسم فاعل باھو ضمیر مستتر فاعل و ظرف لغو شبہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ معترضہ۔

﴿يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ﴾

یکاد :فعل مقاربہ......البرق :اسم......یخطف ابصارھم :جملہ فعلیہ ہو کر خبر......ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا﴾

کلما :ظرف زمان متضمن بمعنی شرط......اضاء لھم :فعل بافاعل و متعلق جملہ فعلیہ ہو کر شرط...... مشوا فیہ :فعل بافاعل و متعلق ملکر جملہ فعلیہ جواب شرط......و: عاطفہ......اذا :ظرفیہ متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم......اظلم علیھم :فعل بافاعل وظرف لغو مفعول فیہ مقدم سے ملکر شرط......قاموا :جملہ فعلیہ جواب شرط، جو اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہو کر ماقبل پر معطوف۔

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ﴾

و: مستانفہ......لو :شرطیہ......شاء اللہ :فعل بافاعل......(اذھاب سمعھم بقصیف الرعد وابصارھم بومیض البرق) مفعول محذوف، ملکر جملہ فعلیہ شرط......لذھب بسمعھم وابصارھم :جملہ فعلیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

ان :حرف مشبہ بالفعل......اللہ: اسم جلالت اسم......علی کل شئ :ظرف لغو مقدم......قدیر : صفت مشبہ ھو ضمیر فاعل، شبہ جملہ ہو کر خبر......ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

شان نزول

Marfat.com

☆......یخدعون اللہ والذین امنوا ......☆یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے، اللہ تعالی نے فرمایا ما ھم بمومنین ، وہ ایمان والے نہیں یعنی کلمہ پڑھنا، اسلام کا مدعی ہونا، نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کیلئے کافی نہیں جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔

☆......واذا لقو الذین امنوا ......☆یہ آیت عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی، ایک روز انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو آتے دیکھا تو ابن اُبَی نے اپنے یاروں سے کہا: "دیکھو تو! میں کیسا بناتا ہوں۔" جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابن اُبَی نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دستِ مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کی تعریف کی، پھر اسی طرح حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف کی، حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اے ابن اُبَی! خدا سے ڈر، نفاق سے باز آ، کیونکہ منافقین بدترین خلق ہیں۔" اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ باتیں ڈر نفاق سے نہیں کی گئیں، بخدا ہم آپکی طرح مومن صادق ہیں۔" جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو اپنے یاروں میں اپنی چالبازی پر فخر کرنے لگا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین مومنین سے ملتے وقت اظہارِ ایمان اخلاص کرتے ہیں اور ان سے علیحدہ ہو کر خاص مجلسوں میں انکی ہنسی اڑاتے اور استہزاء کرتے ہیں۔

☆......اولئک الذین اشتروا الضللۃ ......☆یہ آیت یا ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے یا یہود کے حق میں جو پہلے سے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہو گئے یا تمام کفار کے حق میں، کہ اللہ تعالی نے انہیں فطرتِ سلیمہ عطا فرمائی، حق کے دلائل واضح کیے، ہدایت کی راہیں کھولیں لیکن انہوں نے عقل وانصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔

☆......او کصیب من السماء فیہ ظلمت ......☆منافقوں میں سے دو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے مشرکین کی طرف بھاگے، راہ میں یہی بارش آئی جسکا آیت میں ذکر ہے، اس میں شدت کی گرج، چمک اور کڑک تھی، جب گرج ہوتی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں یہ کانوں کو پھاڑ کر مار نہ ڈالے، جب چمک ہوتی چلنے لگتے، جب اندھیری ہوتی اندھے رہ جاتے، آپس میں کہنے لگے: "خدا خیر سے صبح کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں دیں۔" چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اسلام پر ثابت قدم رہے، انکے حال کو اللہ تعالی نے منافقین کے لئے مثل (کہاوت) بنایا جو مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اثر نہ کر جائے جس سے مر ہی جائیں اور جب انکے مال واولاد زیادہ ہوتے اور فتوح وغنیمت ملتی تو بجلی کی چمک والوں کی طرح چلتے اور کہتے کہ اب تو دینِ محمدی سچا ہے اور جب مال واولاد ہلاک ہوتے اور کوئی بلا آتی تو بارش کی اندھیریوں میں ٹھٹک رہنے والوں کی طرح کہتے کہ یہ مصیبتیں اسی دین کی وجہ سے ہیں اور اسلام سے پلٹ جاتے۔

تشریح و توضیح و اغراض

Marfat.com

منافق کسے کہتے ہیں؟

۱......منافق اسے کہتے ہیں جو دل میں تو کفر کا اعتقاد رکھے لیکن زبان سے ایمان کا اظہار کرے۔ (التعریفات، ص ۱۸٤)

منافق اور مؤمن کے ایمان میں فرق یہ ہے کہ منافق محض زبان سے ایمان کا اظہار کرتا ہے جبکہ مؤمن ظاہری اور باطنی ایمان سے مزین ہوتا ہے۔

مرض کی لغوی واصطلاحی تعریف:

۲......قرآن مجید میں لفظِ مرض بارہ مقامات پر آیا ہے۔ لغوی تعریف یہ ہے کہ اس سے مراد وہ عوارض ہیں جو انسانی بدن کو لاحق ہو کر اس کو حدِ اعتدال سے خارج کردیتے ہیں۔ (التعریفات، ص ۱٦۸)

اصطلاحی تعریف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت یہ فرماتے ہیں کہ یہاں اس آیتِ مبارکہ میں مرض سے مراد مذکورہ عوارض نہیں کہ جو انسانی جسم کو کمزور کر کے ہلاکت تک پہنچادیں بلکہ مرض کا اطلاق کبھی کبھی مجازاً دوسرے عوارضِ نفسانیہ پر بھی ہوتا ہے جیسے جہالت، کفر، حسد، بدعقیدگی وغیرہ، اس لئے کہ یہ تمام امراض فضائل وکمالات کے حصول سے نہ صرف مانع ہیں بلکہ ابدی ہلاکت تک بھی پہنچانے والے ہیں، منافقین ان امراض میں سے انتہائی اخبث مرض میں مبتلا تھے اور اپنی ریاست وسیاست کو ختم ہوتے اور مؤمنین کی شان کو بلند ہوتے دیکھ کر انتہائی کرب محسوس کرتے تھے۔ (تفسیرِ مظہری، ج ۱، ص ۳٦)

فسادِ منافقین:

۳......فساد سے مراد لوگوں کو دینِ محمد ﷺ سے روکنا ہے۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ٥)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فساد کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''فساد، صلاح کی ضد ہے، یعنی لفظِ فساد ہر نقصان اور لفظِ صلاح ہر فائدہ کیلئے استعمال کیا جاتا ہے، منافقین کا زمین میں فساد یہ تھا کہ مسلمانوں کو دھوکہ دیکر جنگ کی آگ بھڑکاتے اور لوگوں کو آقائے دوجہاں ﷺ اور قرآن پر ایمان لانے سے منع کرتے۔ (تفسیرِ مظہری، ج ۱، ص ۳۷)

﴿کما امن السفھاء﴾ سے مراد:

٤......منافقین کے اس قول سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ (الجمل، ج ۱، ص ۲۷)

منافقوں کا استہزاء:

٥......امام ابنِ جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اپنی سند کے ساتھ نقل فرماتے ہیں: ''بعض یہودی (منافق) جب آقائے نامدار ہم غریبوں کے غمخوار باذن پروردگار ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کرتے تو کہتے: ''ہم تمہارے دین پر ہیں۔'' اور جب اپنے اصحاب سے تنہائی میں ملتے جو کافروں کے سردار تھے تو کہتے: ''ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں، ہم

Marfat.com

تو صرف مذاق کرتے ہیں۔" (جامع البیان، ج۲، ص ۱۰۱)

استہزاء باری تعالیٰ کی تعریف:

۶.....حضرت علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روح المعانی میں سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: "الاستہزاء سے مراد کسی کو حقیر اور ذلیل کرنا نیز کسی ایسے سبب کی بناء پر اس کے عیوب ونقائص کے بارے میں دوسروں کو آگاہ کرنا کہ جس سے ہنسا جاسکتا ہو اور بسا اوقات یہ کام اس کی باتوں یا کاموں یا اشاروں کنایوں کی نقل اتارنے سے بھی ہوسکتا ہے"۔ (روح المعانی، الجزء الاول، ص ۲۱۳)

صدر الافاضل حضرت محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ استہزاء اور تمام نقائص اور عیوب سے منزہ وپاک ہے، یہاں جزاءِ استہزاء کو استہزاء فرمایا گیا تا کہ خوب دل نشین ہو جائے کہ یہ سزا اس ناکردنی فعل کی ہے، ایسے موقع پر جزاء کو اسی فعل سے تعبیر کرنا آئینِ فصاحت ہے جیسے جزاء سیئة بمثلها۔ (خزائن العرفان، حاشیہ نمبر ۲۲)

﴿اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى﴾ کی وضاحت:

۷.....ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والوں کی یہ دوسری تمثیل ہے کہ جیسے بارش زمین کی حیات کا سبب ہوتی ہے اور اسکے ساتھ خوفناک تاریکیاں اور مہیب گرج چمک ہوتی ہے اسی طرح قرآن اور اسلام قلوب کی حیات کا سبب ہیں اور کفر وشرک ونفاق ظلمت کے مشابہ جیسے تاریکی رہرو کو منزل تک پہنچنے سے مانع ہوتی ہے ایسے ہی کفر ونفاق راہ یابی سے مانع ہیں اور وعیدات گرج کے اور حجج بینہ چمک کے مشابہ ہیں۔ (خزائن العرفان، حاشیہ نمبر ۲۶)

قولہ متکاثفہ:

۸.....یہاں تین قسم کی تاریکیاں مذکور ہیں یعنی بادل، بارش اور رات کی تاریکی۔ (الجمل، ج۱، ص ۳۳)

باطنی بصارت:

۹.....اللہ تعالیٰ انکی ظاہری بصارت لے گیا جیسا کہ باطنی لے گیا جبکہ باطنی بصارت سے مراد دل ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اندھا کردیا اور انہیں حق کے ادراک سے روک دیا جو اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان: ولو شاء اللہ ...... الخ، کا مرجع منافقین ہیں کیونکہ انکی آنکھیں اور دل کفر کی وجہ سے اندھے کیے گئے نہ کہ اصحاب صیب کے، اس لئے کہ وہ آنکھوں کے اندھے نہ تھے، نیز رات کی تاریکی، گرج اور چمک اس بات کا تقاضا نہیں کرتیں کہ انکے دل بھی اندھے ہوں۔

(الجمل، ج۱، ص ۳۷،۳۶)

☆.....☆ونزل فی المنافقین: اس بارے میں شان نزول کے تحت مطالعہ فرمالیں۔

لانہ آخر الایام: عرف کے اعتبار سے یوم کے معنی وہ زمانہ ہے جو کہ طلوع شمس سے لے کر غروف آفتاب تک پایا جائے، اور شرعا اس

Marfat.com

سے مراد وہ زمانہ ہے جو کہ طلوع فجر سے لے کر غروب تک پایا جائے اور یہاں دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی ارادہ کرنا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اس سے مراد وقت ہوگا جو کہ محدود ہو جائے گا یا غیر محدود، اول صورت یہ ہے کہ آخر اوقات محدود ہیں مراد قیامت میں جمع کئے جانے کا وقت اور حساب کا وقت ہے یہاں تک کہ جنتی جنت میں چلے جائیں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں، اور دوسری صورت یہ ہے کہ جس کی کوئی حد ہی نہ ہو جس میں ہمشگی پائی جائے، جس کے لئے انقطاع نہ ہو اور یہی وہ وقت ہے جسے قاضی اور دوسرے اہل علم نے ترجیح دی ہے۔

لیدفعوا عنهم احکامه: یہاں ان کے خدع یعنی دھوکے کی غرض بیان کرنا مقصود ہے۔

الدنیویة: جیسا کہ قتل، قید، جزیہ متعین کرنا یا جیسا کہ ان کا مومنین کے زمرے میں اکرام واعظام سے داخل ہونا، اس کے علاوہ اور بھی کئی اغراض ہو سکتی ہیں۔

لان وبال خداعهم: یعنی سُست اور بوجھل ہونے کا وبال۔

وذکر الله فیها تحسین: یعنی کلام بطریق مجاز مرکب، یا مجازِ عقلی یا تو رپہ ہے اور یہ تینوں باتیں حسن کلام سے تعلق رکھتی ہیں۔

شک ونفاق: یہ معنی مجازی کی جانب اشارہ ہے، یعنی مرض کو شک ونفاق سے بطور مجاز تعبیر کیا۔

للتنبیه: یعنی مخاطب کو اس حکم پر تنبیہ ہے جو اس کے مابعد آنے والا ہے۔

بذلک: یعنی منافقین اصلاح کی غرض سے فساد نہ کرتے تھے (کہ کوئی اصلاح کی غرض سے فساد نہیں کیا کرتا) یا یہ معنی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو ان کے فساد سے باخبر فرما دیا۔

الجهال: مفسر نے السفه کی تفسیر جہل کے ساتھ کی، اس لئے کہ یہ علم کے مقابلے میں ہوتا ہے اور اس کے علاوہ کی نقص عقل یعنی عقل میں کمی آنے سے، اس لئے کہ السفه کم عقل اور نادان ہوتا ہے اور ان دونوں کے تقاضے عقل اور حلم کا نقصان ہے۔

ذلک: یعنی یہ بیوقوف لوگ۔

اصله لقیوا: بروزن شربوا، یعنی لام کلمے کی یاء کو حذف کیا اور اس کی کسرہ کو واو کی مناسبت سے عین کلمہ یعنی قاف پر ضمہ دیا تو فعوا کے وزن پر لقوا ہو گیا۔

واذا خلوا منهم: منهم بمعنی عنهم ہے، یعنی منافقین مومنوں سے الگ ہوتے ہیں۔

یمهلهم: اس جملے سے اس جانب اشارہ ہے کہ یہ المد سے ہے یعنی عمر میں طویل ہونا مراد ہے۔

یترددون: یعنی کفر پر باقی رہنے میں اور ایمان کے ترک کرنے کے معاملے میں حیران ہیں۔

تحیراً: مفعول ہے یا یترددون سے حال مؤکدہ ہے۔

فی نفقاتهم: بمعنی فی حال نفقاتهم ہے۔

انارت: اضائت کی تفسیر انارت سے بیان کرنے سے مقصود اس فعل کا متعدی ہونا بیان کرنا ہے اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہے اور ما

Marfat.com

موصولہ مفعول ہے، اصل عبارت یوں ہے کہ اضائت النار المکان الذی حولہ

مراعاۃ لمعنی الذی: یعنی اس کے بعد اس آگ کی روشنی کو الذی کے معنی میں کردیا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ﴿وخضتم﴾ بمعنی الذی خاضوا کے معنی میں ہے۔

عن الضلالۃ: اس جملے کو ذکر کرنے میں اس جانب اشارہ ہے کہ فعل لا یرجعون لازم ہے، ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ متعدی ہے اس کا مفعول محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے کہ لا یرجعون جواب ہے لا یردونہ کا، فھم میں فاء منافقین کی حیرانی اوران کے سابقہ دین پر کے رہنے کے سبب ان کے سابقہ احکام کے ساتھ متصف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

واصلہ صیوب: یعنی واو اور یاء کے اجتماع کی وجہ سے واو کو یاء کیا اور یاء کا یاء میں ادغام کردیا۔

ای انا ملھم: اصابعھم کا معنی انا ملھم بیان کرکے اس جانب اشارہ کیا ہے کہ یہ مجاز لغوی کی اقسام میں سے ایک قسم ہے اوراس سے کل کا جزء پر اطلاق کرنا مراد ہے اوراسے اصابع سے تعبیر کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ بغیر کسی شمار کے منہ میں انگلیاں ڈال لیتا ہے اور یہ سخت آواز سے قرار پانے میں مبالغہ کے طور پر ہے گویا ایسا ہے کہ ساری ہی انگلیاں منہ میں ڈال لی ہوں۔

لئلا یسمعوہ الخ: اس قول کی نظیر جانب مشبہ بہ من الصواعق حذر الموت میں ملتی ہے، پس یہ لوگ اپنے کانوں کو قرآن کے سننے سے روکتے ہیں کہ کہیں ایمان کی جانب مائل نہ ہوجائیں جو کہ ان کے نزدیک موت سے کم نہ تھا۔

المشبہ بالظلمات: یعنی دلیل کے باوجود ہدایت کا نا پایا جانا اور دین و دنیا میں حیران پھرنا۔

المشبہ بالرعد: یعنی قرآن سے اس طرح دور بھاگتے جیسا کہ کڑک سے خود کو دور کرتے اور ہر ڈرانے والی چیز سے خود کو دور کرتے۔

تمثیل لازعاج ما فی القرآن الخ: یعنی بجلی ان کی آنکھوں کو اچک نہ لے۔

وتصدیقھم الخ: یعنی بجلی کی روشنی میں وہ چلتے۔

ووقوفھم الخ: یعنی اندھیری میں رک جاتے۔ (الجمل، ج۱، ص۲۲ وغیرہ)

رکوع نمبر ۳

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ﴾ اَیْ اَهْلُ مَكَّةَ ﴿اعْبُدُوْا﴾ وَحِّدُوْا ﴿رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ﴾ اَنْشَاَكُمْ وَلَمْ تَكُوْنُوْا شَیْــٴًـا ﴿وَ﴾ خَلَقَ ﴿الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(۲۱)﴾ بِعِبَادَتِهٖ عِقَابَهٗ وَلَعَلَّ فِی الْاَصْلِ لِلتَّرَجِّیْ وَفِیْ كَلَامِهٖ تَعَالٰی لِلتَّحْقِیْقِ ﴿الَّذِیْ جَعَلَ﴾ خَلَقَ ﴿لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا﴾ حَالٌ، بِسَاطًا یُفْتَرَشُ لَا غَایَةَ لَهَا فِی الصَّلَابَةِ اَوِ اللُّیُوْنَةِ فَلَا یُمْكِنُ الْاِسْتِقْرَارُ عَلَیْهَا ﴿وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً﴾ سَقْفًا ﴿وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ﴾ اَنْوَاعِ ﴿الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ﴾ تَاْكُلُوْنَهٗ وَتَعْلِفُوْنَ بِهٖ دَوَابَّكُمْ ﴿فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا﴾ شُرَكَاءَ فِی

الْعِبَادَةِ ﴿وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۲۲)﴾ اَنَّهُ الْخَالِقُ وَلَا يَخْلُقُوْنَ وَلَا يَكُوْنُ اِلٰهًا اِلَّا مَنْ يَّخْلُقُ ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ﴾ شَكٍّ ﴿مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا﴾ مُحَمَّدٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَنَّهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ﴿فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ﴾ اَيِ الْمُنَزَّلِ وَمِنْ لِلْبَيَانِ اَيْ هِيَ مِثْلُهُ فِي الْبَلَاغَةِ وَحُسْنِ النَّظْمِ وَالْاِخْبَارِ عَنِ الْغَيْبِ وَالسُّوْرَةُ قِطْعَةٌ لَهَا، اَوَّلٌ وَاٰخِرٌ وَاَقَلُّهَا ثَلٰثُ اٰيَاتٍ ﴿وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ﴾ اٰلِهَتَكُمُ الَّتِيْ تَعْبُدُوْنَهَا ﴿مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ اَيْ غَيْرِهٖ لِتُعِيْنَكُمْ ﴿اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۲۳)﴾ فِيْ اَنَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَهُ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهٖ فَافْعَلُوْا ذٰلِكَ فَاِنَّكُمْ عَرَبِيُّوْنَ فُصَحَاءُ مِثْلُهُ وَلَمَّا عَجَزُوْا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ تَعَالٰى ﴿فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا﴾ مَاذُكِرَ لِعَجْزِكُمْ ﴿وَلَنْ تَفْعَلُوْا﴾ ذٰلِكَ اَبَدًا لِظُهُوْرِ اِعْجَازِهٖ اِعْتِرَاضٌ ﴿فَاتَّقُوْا﴾ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَاَنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ الْبَشَرِ ﴿النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ﴾ الْكُفَّارُ ﴿وَالْحِجَارَةُ﴾ كَاَصْنَامِهِمْ مِنْهَا يَعْنِيْ اِنَّهَا مُفْرِطَةُ الْحَرَارَةِ تُتَّقَدُ بِمَا ذُكِرَ لَا كَنَارِ الدُّنْيَا تُتَّقَدُ بِالْحَطَبِ وَنَحْوِهٖ ﴿اُعِدَّتْ﴾ هُيِّئَتْ ﴿لِلْكٰفِرِيْنَ (۲۴)﴾ يُعَذَّبُوْنَ بِهَا، جُمْلَةٌ مُّسْتَاْنِفَةٌ اَوْ حَالٌ لَازِمَةٌ ﴿وَبَشِّرِ﴾ اَخْبِرْ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ صَدَّقُوْا بِاللّٰهِ ﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ مِنَ الْفُرُوْضِ وَالنَّوَافِلِ ﴿اَنَّ﴾ اَيْ بِاَنَّ ﴿لَهُمْ جَنّٰتٍ﴾ حَدَائِقَ ذَاتَ شَجَرٍ وَّمَسَاكِنَ ﴿تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا﴾ اَيْ تَحْتَ اَشْجَارِهَا وَقُصُوْرِهَا ﴿الْاَنْهٰرُ﴾ اَيِ الْمِيَاهُ فِيْهَا وَالنَّهْرُ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَجْرِيْ فِيْهِ الْمَاءُ لِاَنَّ الْمَاءَ يَنْهَرُهُ اَيْ يَحْفِرُهُ وَاِسْنَادُ الْجَرْيِ اِلَيْهِ مَجَازٌ ﴿كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا﴾ اُطْعِمُوْا مِنْ تِلْكَ الْجَنَّاتِ ﴿مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ﴾ اَيْ مِثْلُ مَا ﴿رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ﴾ اَيْ قَبْلَهُ فِي الْجَنَّةِ لِتَشَابُهِ ثِمَارِهَا بِقَرِيْنَةِ ﴿وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا﴾ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا لَوْنًا وَّيَخْتَلِفُ طَعْمًا ﴿وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ﴾ مِنَ الْحُوْرِ وَغَيْرِهَا ﴿مُّطَهَّرَةٌ﴾ مِنَ الْحَيْضِ وَكُلِّ قَذَرٍ ﴿وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۲۵)﴾ مَاكِثُوْنَ اَبَدًا لَا يَفْنُوْنَ وَلَا يَخْرُجُوْنَ وَنَزَلَ رَدًّا لِقَوْلِ الْيَهُوْدِ لَمَّا ضَرَبَ اللّٰهُ الْمَثَلَ بِالذُّبَابِ فِيْ قَوْلِهٖ "وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا" وَالْعَنْكَبُوْتِ فِيْ قَوْلِهٖ "كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ" مَا اَرَادَ اللّٰهُ بِذِكْرِ، هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الْخَسِيْسَةِ فَاَنْزَلَ عَلَيْهَا ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ﴾ يَجْعَلَ ﴿مَثَلًا﴾ مَفْعُوْلٌ اَوَّلٌ ﴿مَّا﴾ نَكِرَةٌ مَوْصُوْفَةٌ بِمَا بَعْدَهَا مَفْعُوْلٌ ثَانٍ اَيْ مِثْلَ كَانَ اَوْ زَائِدَةٌ لِتَاكِيْدِ الْخِسَّةِ فَمَا بَعْدَهَا الْمَفْعُوْلُ الثَّانِيْ ﴿بَعُوْضَةً﴾ مُفْرَدُ (الْبَعُوْضِ) وَهُوَ صِغَارُ الْبَقِّ ﴿فَمَا فَوْقَهَا﴾ اَيْ اَكْبَرَ مِنْهَا اَيْ لَا يَتْرُكُ بَيَانَهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْحِكَمِ ﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ﴾ اَيِ الْمَثَلَ ﴿الْحَقُّ﴾ الثَّابِتُ الْوَاقِعُ مَوْقِعَهُ ﴿مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا﴾ تَمْيِيْزٌ اَيْ بِهٰذَا الْمَثَلِ، وَمَا اِسْتِفْهَامُ اِنْكَارٍ وَمُبْتَدَاٌ، وَذَا بِمَعْنَى الَّذِيْ بِصِلَتِهٖ، خَبَرُهُ اَيْ اَيُّ فَائِدَةٍ فِيْهِ؟ قَالَ تَعَالٰى فِيْ جَوَابِهِمْ ﴿يُضِلُّ بِهٖ﴾ اَيْ بِهٰذَا

Marfat.com

الْمَثَلِ ﴿كَثِيْرًا﴾ عَنِ الْحَقِ لِكُفْرِهِمْ بِهِ ﴿وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِتَصْدِيْقِهِمْ بِهٖ ﴿وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفَاسِقِيْنَ(۲۶)﴾ اَلْخَارِجِيْنَ عَنْ طَاعَتِهٖ ﴿اَلَّذِيْنَ﴾ نَعْتٌ ﴿يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ﴾ مَا عَهِدَهٗ اِلَيْهِمْ فِى الْكُتُبِ مِنَ الْاِيْمَانِ بِمُحَمَّدٍ ﷺ ﴿مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ﴾ تَوْكِيْدِهٖ عَلَيْهِمْ ﴿وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ﴾ مِنَ الْاِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالرَّحِمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، وَاَنْ بَدَلٌ مِّنْ ضَمِيْرِ بِهٖ ﴿وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ﴾ بِالْمَعَاصِىْ وَالتَّعْوِيْقِ عَنِ الْاِيْمَانِ ﴿اُولٰٓئِكَ﴾ اَلْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ ﴿هُمُ الْخٰسِرُوْنَ(۲۷)﴾ لِمَصِيْرِهِمْ اِلَى النَّارِ الْمُؤَبَّدَةِ عَلَيْهِمْ ﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ﴾ يَا اَهْلَ مَكَّةَ ﴿بِاللّٰهِ وَ﴾ قَدْ ﴿كُنْتُمْ اَمْوَاتًا﴾ نُطَفًا فِى الْاَصْلَابِ ﴿فَاَحْيَاكُمْ﴾ فِى الْاَرْحَامِ وَ الدُّنْيَا بِنَفْخِ الرُّوْحِ فِيْكُمْ، وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّعَجُّبِ مِنْ كُفْرِهِمْ مَعَ قِيَامِ الْبُرْهَانِ اَوْ لِلتَّوْبِيْخِ ﴿ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ﴾ عِنْدَ اِنْتِهَاءِ اٰجَالِكُمْ ﴿ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ﴾ بِالْبَعْثِ ﴿ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ(۲۸)﴾ تُرَدُّوْنَ بَعْدَ الْبَعْثِ فَيُجَازِيْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ وَقَالَ دَلِيْلًا عَلَى الْبَعْثِ لَمَّا اَنْكَرُوْهُ ﴿هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ﴾ اَىِ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا ﴿جَمِيْعًا﴾ لِتَنْتَفِعُوْا بِهٖ وَتَعْتَبِرُوْا ﴿ثُمَّ اسْتَوٰٓى﴾ بَعْدَ خَلْقِ الْاَرْضِ اَىْ قَصَدَ ﴿اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ﴾ اَلضَّمِيْرُ يَرْجِعُ اِلَى السَّمَآءِ لِاَنَّهَا فِىْ مَعْنَى الْجَمْعِ الْاٰيِلَةِ اِلَيْهِ اَىْ صَيَّرَهَا كَمَا فِىْ اٰيَةٍ اُخْرٰى فَقَضَاهُنَّ ﴿سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ(۲۹)﴾ مُجْمَلًا وَّمُفَصَّلًا اَفَلَا تَعْتَبِرُوْنَ اَنَّ الْقَادِرَ عَلٰى خَلْقِ ذٰلِكَ اِبْتِدَاءً وَّهُوَ اَعْظَمُ مِنْكُمْ قَادِرٌ عَلٰى اِعَادَتِكُمْ۔؟

ترجمہ

اے لوگو!......۱ (یعنی اے اہلِ مکہ) پوجو (اسی ایک) اپنے رب کو جس نے تمہیں پیدا کیا (ابتداء میں وجود عطا فرمایا جبکہ تم کچھ بھی نہ تھے) اور (یعنی پیدا کیا) تم سے اگلوں کو، یہ امید کرتے ہوئے کہ تم ڈرو (اسکی عبادت بجالا کر اسکی سزا سے، لعل اصل میں تو ترجی کیلئے مستعمل ہوتا ہے لیکن کلامِ باری تعالی میں تحقیق کا فائدہ دیتا ہے) جس نے بنایا......۲ (یعنی پیدا کیا) تمہارے لئے زمین کو بچھونا (فراشا حال ہے یعنی ایسا بستر کہ جس میں نہ انتہائی درجے کی سختی ہے اور نہ ہی انتہائی درجے کی نرمی کہ استقرار ہی ممکن نہ ہو) اور آسمان کو عمارت (یعنی چھت) اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے (مختلف اقسام کے) تمہارے کھانے کو کچھ پھل نکالے (جنہیں تم کھاتے ہو اور اپنے جانوروں کو بطورِ چارہ کھلاتے ہو) تو اللہ کیلئے برابر والے نہ ٹھہراو (یعنی عبادت میں شریک) اور تم جانتے ہو (کہ خالق صرف وہی ہے اور بت کچھ نہیں پیدا کر سکتے، نیز لائقِ عبادت صرف خالق ہی ہوسکتا ہے)۔

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو (ریب بمعنی شک ہے) اس میں جو ہم نے اپنے بندۂ خاص پر اتارا (یعنی محمد ﷺ پر اللہ تعالی کی طرف سے جو قرآنِ پاک نازل ہوا اس کے منجانب اللہ ہونے میں تمہیں شک ہو) تو اس جیسی کوئی ایک سورت تو لے آو......۳ (یعنی قرآنِ کریم کی مثل لے آو، یہاں من بیانیہ ہے یعنی بلاغت میں، حسنِ نظم میں، غیب کی خبروں میں اسکی مثل لاو، سورۃ ایک ایسے

Marfat.com

ٹکڑے کو کہتے ہیں جسکا اول اور آخر ہو اور اس میں کم از کم تین آیات ہوں) اور اپنے سب حمائتیوں کو بلالو (یعنی اپنے ان معبودوں کو جنکی تم عبادت کرتے ہو) اللہ کے سوا (کہ وہ تمہاری مدد کرسکیں دون اللہ بمعنی غیر اللہ ہے) اگر تم سچے ہو (اس بات میں کہ محمد ﷺ نے خود یہ مضمون بنا رکھے ہیں تو تم بھی ایسا کرلو کیونکہ تم بھی عربی دان ہو، انہی کی مثل فصیح ہو، اور جب وہ ایسا کرنے سے عاجز ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) پھر اگر نہ لاسکو (جس کا تذکرہ ہوا اپنے عجز کی وجہ سے) اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے (یعنی کبھی بھی قرآن کے معجزہ ہونے کی وجہ سے ایسا نہ کرسکو گے، یہ جملہ معترضہ ہے) تو ڈرو (اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس بارے میں کہ قرآنِ کریم کسی بشر کا کلام نہیں) اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی (یعنی کافر) اور پتھر ہیں (جیسا کہ انکے پتھروں کے بُت، یعنی جہنم کی آگ کی حرارت ان مذکورہ چیزوں کی وجہ سے خوب بڑھ جائیگی اور لکڑی وغیرہ سے جلائی جانے والی دنیاوی آگ کی طرح نہ ہوگی نیز وہ آگ) تیار رکھی ہے (اعدت بمعنی ھیئت ہے) کافروں کیلئے (جس میں وہ عذاب دیئے جائینگے، یہ جملہ متانفہ ہے یا پھر حالِ لازمہ ہے) اور خوشخبری (یعنی خبر) دے انہیں جو ایمان لائے (جنہوں نے اللہ کی تصدیق کی) اور اچھے کام (یعنی فرائض ونوافل وغیرہ) کیے، کہ (انَّ بمعنی بانَّ ہے) انکے لئے باغ ہیں ..... ۳ ..... (یعنی ایسے باغ جن میں درخت اور رہائش گاہیں ہوں) جنکے (یعنی ان درختوں اور محلات کے) نیچے نہریں ..... ۵ ..... رواں (ہیں یعنی ان میں بہتا ہوا پانی ہوگا، نھر اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں پانی بہتا ہے کہ پانی اس جگہ کو کھود کر گزرتا ہے، نھر کی نسبت جاری پانی کی طرف کرنا مجازاً ہے) جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا (یعنی ان باغات سے کھلائے جائیں گے تو اس پھل کی) صورت دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے (یعنی اسی کی مثل ہے) جو ہمیں پہلے ملا تھا (یعنی اس سے پہلے جنت میں کیونکہ جنتی پھل آپس میں ایک دوسرے کے مشابہ ہونگے اور اس پر قرینہ اوتو بہ ہے) اور دیا گیا انہیں (جنتی رزق) صورت میں ملتا جلتا (کہ وہ رنگ میں تو ایک دوسرے کے مشابہ ہونگے لیکن ذائقے میں مختلف ہوں گے) اور انکے لئے ان باغوں میں بیویاں (یعنی حوریں وغیرہ) ہیں ستھری (یعنی حیض اور ہر قسم کی گندگی سے پاک) اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (کہ نہ تو وہ مریں گے اور نہ ہی اس سے نکالے جائینگے۔

یہ آیتِ مبارکہ یہود کے اس قول کے رد میں نازل ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج میں مکھی کی مثال بیان فرمائی ﴿وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا﴾ اور سورہ عنکبوت میں مکڑی کا تذکرہ اس طرح فرمایا ﴿کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ﴾ تو کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی ان خسیس اشیاء کے تذکرے سے کیا مراد ہے؟) بیشک اللہ تعالیٰ اس سے حیاء نہیں فرماتا کہ مثال بیان فرمائے (یضرب بمعنی یجعل ہے) مثلاً (مفعول اول ہے) کوئی سی (ما نکرہ موصوفہ ہے اور اس کا مابعد مفعول ثانی ہے یعنی ایَّ مثل کانَ؟ یا پھر ما زائدہ ہے جو خِسّة کی تاکید کیلئے ہے اور اسکا مابعد بعوضة، یجعل کا مفعول ثانی ہے) مچھر ہو (بعوضة مفرد ہے اور اس سے مراد چھوٹا مچھر ہے) یا اس سے بڑھ کر (یعنی اس سے بڑی چیز، اس لئے کہ ان مثالوں کے بیان میں حکمت ہے لہذا انہیں نہیں چھوڑا جاسکتا) پس جو لوگ ایمان لائے وہ جانتے ہیں کہ (یہ مثال) حق ہے (کہ وہ اپنے موقع کے اعتبار سے واقع کے مطابق ہے) انکے رب کی طرف سے، اور رہے کافر وہ کہتے ہیں ایسی کہاوت میں اللہ کا کیا مقصود ہے (مثلاً تمیز ہے یعنی اصل میں تھا بھذا المثل، ما استفہام انکاری مبتدا ہے

Marfat.com

اور ذا بمعنی الذی اپنے صلہ کے ساتھ ملکر خبر ہے یعنی اَیُّ فَائِدَۃٍ فیہ؟، پس اللہ تعالی نے انکے جواب میں ارشاد فرمایا) اللہ گمراہ کرتا ہے اس (مثال) سے بہتیروں کو (حق سے اس کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے) اور بہتیروں کو (یعنی مؤمنوں کو، ان مثالوں کی تصدیق کرنے کی وجہ سے) ہدایت فرماتا ہے، اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں (یعنی اسکی طاعت سے نکلے ہوئے ہیں، الذین، فاسقین ......٦...... کی صفت ہے)۔

وہ جو اللہ کے عہد ......٧...... کو توڑ دیتے ہیں (یعنی اس عہد کو جو ان سے ان کی کتاب میں حضرت سیدنا محمد ﷺ پر ایمان لانے کا عہد لیا گیا تھا) پکا ہونے (یعنی ان پر اس عہد کے لازم کر دینے) کے بعد، اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جسکے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے (یعنی نبی پاک ﷺ پر ایمان لانے اور صلہ رحمی وغیرہ کا، ان، بــہ کی ضمیر سے بدل ہے) اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں (نافرمانی کر کے لوگوں کو ایمان لانے سے روک کر) وہی (یعنی مذکورہ اوصاف کے حامل) نقصان میں ہیں (آگ ان کا ابدی ٹھکانہ ہے) بھلا تم کیونکر منکر ہو گئے (اے اہلِ مکہ) خدا کے حالانکہ تم مردہ تھے (یعنی صلبوں میں نطفے کی صورت میں تھے) اس نے تمہیں جلایا (رحموں میں اور دنیا میں روح پھونکنے کے ساتھ، یہاں استفہام تعجب کیلئے ہے یعنی واضح دلیل کے قائم ہونے اور زجر و توبیخ کے باوجود ان کا کفر پر مصر رہنا انتہائی تعجب انگیز ہے) پھر تمہیں مارے گا (تمہاری موت کے مقررہ وقت پر) پھر تمہیں جلائے گا ......٨...... (قیامت میں زندہ کر کے) پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے (قیامت میں اٹھنے کے بعد، پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیگا۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے منکرینِ بعث پر دلیل قائم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا) وہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے (یعنی زمین اور جو کچھ اس میں ہے) تمام کا تمام (تاکہ تم اس سے نفع اٹھاؤ اور عبرت حاصل کرو) پھر استواء فرمایا (زمین کی تخلیق کے بعد یعنی قصد فرمایا) آسمان کی طرف تو ٹھیک بنائے (ھن ضمیر السماء کی طرف راجع ہے کیونکہ السماء باعتبار مایؤول الیہ معنًا جمع ہے یعنی انہیں ٹھیک کر دیا جیسا کہ دوسری آیتِ مبارکہ میں ہے فقضاھن) سات آسمان اور وہ سب کچھ جانتا ہے (مجملا و مفصلا ہر چیز کو، تو کیا تم عبرت نہیں پکڑتے کہ جو ابتداءً ان چیزوں کے پیدا کرنے پر قادر ہے تو کیا وہ مرنے کے بعد تمہیں دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا؟)

ترکیب

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

یـا ایها الناس: جملہ فعلیہ ندائیہ...... اعبدوا: فعل، واو ضمیر ذوالحال...... لعلکم تتقون: حال، ملکر فاعل...... ربکم: موصوف...... الذی خلقکم: معطوف علیہ...... والذین من قبلکم: معطوف، ملکر صفت اول، موصوف صفت ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقصود بالنداء۔

﴿الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ﴾

الذی: اسم موصول...... جعـل لـکم: فعل با فاعل و ظرف لغو...... الارض فراشا و السماء بناء: معطوف علیہ

Marfat.com

بامعطوف ملکر مفعول، فعل با متعلقات جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......وانزل من السماء ماء: جملہ فعلیہ معطوف اول...... فاخرج بہ......الخ: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، معطوف علیہ معطوفین سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر صفت ثانی ربکم کیلئے۔

﴿فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

ف: تعلیلیہ......لاتجعلوا: فعل نہی، واوضمیر ذوالحال......للّٰہ: ظرف لغو......اندادا: مفعول......وانتم تعلمون: حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ تعلیلیہ۔

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ﴾

و: استئنافیہ......ان: شرطیہ......کنتم فی ریب ممانزلنا علی عبدنا: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ......اتوا بسورۃ من مثلہ: جملہ فعلیہ جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾

و: عاطفہ......ادعوا شھداء کم من دون اللّٰہ: فعل امر بافاعل ومفعول وظرف لغو جملہ فعلیہ ہوکر معطوف (فاتوا) پر۔

﴿اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾

ان: شرطیہ......کنتم صدقین: جملہ فعلیہ شرط...... فافعلوا ذلک: جملہ فعلیہ جواب شرط محذوف، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ﴾

ف: استئنافیہ......ان: شرطیہ......لم تفعلوا: جملہ فعلیہ شرط...... ولن تفعلوا: جملہ معترضہ......ف: جزائیہ......اتقوا: فعل......النار: موصوف......التی وقودھا الناس والحجارۃ: مبتداوخبر ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر صفت اول......اعدت للکفرین: جملہ فعلیہ صفت ثانی، مرکب توصیفی مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾

و: عاطفہ بشر: فعل امر انت ضمیر فاعل......الذین: موصولہ......امنوا وعملوا الصلحت: معطوف معطوف علیہ ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول اول......انّ: حرف مشبہ بالفعل......لھم: ظرف مستقر خبر مقدم......جنت: موصوف......تجری من تحتھا الانھر: جملہ فعلیہ صفت، مرکب توصیفی مبتدا موخر، جملہ اسمیہ ہوکر مفعول ثانی......بشر فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ﴾

کلما: ظرف زمان متضمن بمعنی شرط......رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا: فعل باواو ضمیر نائب الفاعل ودونوں ظرف لغو مفعول بہ ثانی سے ملکر جملہ فعلیہ شرط......قالوا: فعل بافاعل......ھذا الذی......الخ: جملہ اسمیہ مفعول، ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا﴾

و: استئنافیہ......اتوا بہ: فعل بانائب الفاعل وظرف لغو......متشابھا: بہ کی ضمیر سے حال، ملکر جملہ فعلیہ متانفہ۔

Marfat.com

﴿وَلَهُمْ فِيهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ﴾

و: مستانفہ......لھم: ظرفِ لغوخبر مقدم......فیھا ازواج مطھرۃ: جملہ اسمیہ ہوکر مبتدا موخر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ......
و: عاطفہ......ھم: مبتدا......فیھاخلدون: خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا﴾

انّ: حرف مشبہ......اللّٰہ: اسم جلالت اسم......لایستحی: فعل بافاعل......اَنْ: مصدریہ......یضرب: فعل بافاعل......
مثلا: مبدل منہ......ما: ابہامیہ......بعوضۃ: معطوف علیہ...... فما فوقھا: جملہ اسمیہ معطوف، ملکر بدل، جومبدل منہ سے ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، لایستحی فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ﴾

ف: استئنافیہ......اما: حرف شرط......الذین امنوا: موصول صلہ ملکر مبتدا......ف: جزائیہ......یعلمون: فعل وفاعل......
انہ: حرف مشبہ بالفعل......الحق: ذوالحال......من ربکم: حال، ملکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزاء......مھما یکن شیئ فی الدنیا: شرط محذوف، شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا﴾

و: عاطفہ......اما: شرطیہ......الذین کفروا: موصول صلہ ملکر مبتدا......ف: جزائیہ......یقولون: فعل بافاعل......ما: استفھامیہ مبتدا......ذا: موصول......اراد اللّٰہ ...... الخ: صلہ، موصول صلہ ملکر خبر، جومبتدا سے ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر محذوف شرط مھما یکن من شیئ فی الدنیا کی جزاء، شرط جزاء ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ﴾

یضل به کثیرا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول جملہ فعلیہ مستانفہ......ویھدی به کثیرا: ماقبل پر معطوف......و: مستانفہ......ما: نافیہ......یضل به: فعل بافاعل وظرفِ لغو......الا: اداۃ حصر......الفاسقین: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ﴾

الذین: موصول......ینقضون عھد اللّٰہ من بعد میثاقہ: فعل بافاعل ومرکب اضافی مفعول وظرفِ لغو، جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر صفت (الفاسقین) کی۔

﴿وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ﴾

و: عاطفہ......یقطعون: فعل بافاعل......ما: موصولہ......امر اللّٰہ به ان یوصل: فعل بافاعل وظرفِ لغووبتاویلِ مصدر مفعول سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر ینقضون پر معطوف......و: عاطفہ......یفسدون فی الارض: فعل بافاعل وظرف لغو جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف۔

Marfat.com

﴿اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾

اولئک: مبتدا......ھم الخسرون: جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَ کُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ﴾

کیف: بمعنی علی ایۃ حال حال مقدم......تکفرون: فعل، واو ضمیر ذوالحال......باللّٰہ: ظرف لغو......و کنتم اموا تا...... الخ: جملہ فعلیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر حال، ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے ملکر فاعل، فعل با فاعل و ظرف لغو جملہ فعلیہ۔

﴿ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا﴾

ھو: مبتدا......الذی: موصول......خلق: فعل با فاعل......لکم: متعلق بالفعل......مافی الارض: موصول صلہ ملکر ذوالحال......جمیعا: حال، ذوالحال حال ملکر مفعول، خلق فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ﴾

ثم: عاطفہ......استوی اِلَی السَّماء: فعل با فاعل و ظرف لغو ماقبل خلق پر معطوف......ف: عاطفہ......سوّھن سبع سموت: فعل با فاعل و مفعولین جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف۔

﴿وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾

و: مستانفہ......ھو: مبتدا......ب: جار......کل شیئ: مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، ظرف لغو مقدم......علیم: شبہ فعل ھو ضمیر فاعل اور ظرفِ لغو مقدم سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ سمیہ۔

شان نزول

☆......ان اللّٰہ لا یستحی......☆ جب اللّٰہ ﷻ نے آیہ مثلھم کمثل الذی اور آیہ او کصیب میں منافقوں کی دو مثالیں بیان فرمائیں تو منافقوں نے یہ اعتراض کیا کہ اللّٰہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ ایسی مثالیں بیان فرمائے اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح و توضیح و اغراض

﴿یایھا الناس﴾ کے خطاب سے مراد کون ہیں؟

۱......علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ اس بارے میں اپنی تفسیر الدر المنثور فی التفسیر المأثور میں حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ سے ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ "یایھا الذین امنوا" کا خطاب جن آیاتِ مبارکہ میں ہے وہ مدینہ شریف میں نازل ہوئیں اور جن آیاتِ مبارکہ میں یایھا الناس کا خطاب ہے وہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں۔ (در منثور، ج ۱، ص ۷۳)

Marfat.com

انعاماتِ خداوندی:

۲......اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں پر طرح طرح کے انعامات فرمائے ہیں، جن میں سے چندایک کا تذکرہ مذکورہ رکوع میں کیا مثلاً زمین کو جائے قرار بنایا تو آسمان کو سائبان بنا کر اس سے بارش برسائی، نیز کھانے کو پھل اور سبزیاں اگائیں، پس مخلوق پر لازم ہے کہ وہ ان انعامات پر اپنے پروردگار ﷻ کا شکر بجالائے۔

قرآنِ کریم کا معجزہ ہونا:

۳......قرآنِ کریم آقائے دو جہاں ﷺ کا ایسا زندہ وجاوید معجزہ ہے کہ اس آیتِ مبارکہ کے نزول سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مکی سورتوں میں بھی عرب کے فصحاء وبلغاء کو قرآنِ کریم کی نظیر لانے کا چیلنج کرتے ہوئے سورۃ الاسراء میں ارشاد فرمایا ﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ ......(الاسراء: ۸۸)﴾

جب پورے قرآن کریم کی مثل نہ لا سکے تو سورۂ ھود میں ارشاد فرمایا ﴿فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ (ھود: ۱۳)﴾ اور جب دس سورتیں بھی نہ لا سکے تو سورۂ یونس میں ارشاد فرمایا ﴿فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ (یونس: ۳۸)﴾ اور جب یہ بھی نہ کر سکے تو سورۂ طور میں ارشاد فرمایا ﴿فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖ (طور: ۳۴)﴾۔

قرآنِ مجید کی مثل لانے بارے میں اگر کوشش کی ہے تو انہی لوگوں نے جو دامنِ اسلام سے وابستہ نہیں جیسا کہ مسیلمہ کذاب نے اپنی جھوٹی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے اپنے پاس سے چندایک بے معنی وبیہودہ لغویات پر مبنی کلام پیش کیا اور اسی کی پیروی کرتے ہوئے اس کی ناخلف ذریت میں سے کئی ایک دشمنانِ اسلام نے اپنی سی کوششیں کیں لیکن کامیابی تو درکنار اپنے ہی منہ کی کھائی۔

انعاماتِ جنت:

۴......قرآنِ کریم کا یہ اسلوب ہے کہ جہاں مؤمنین کا تذکرۂ خیر ہو تو ان کے متصل کفار ومنافقین کا بھی تذکرہ ہوتا ہے، اسی طرح جب جنت کے تذکرے ہوں تو ساتھ ہی جہنم کا ذکر بھی ہوتا ہے، اس رکوع میں جہاں کفار کے لئے جہنم کی وعید کا تذکرہ ہوا وہیں مؤمنین کے لئے جنت کی خوشخبری اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ بھی کر دیا گیا، چنانچہ یہاں اس مقام پر ہم جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر کر رہے ہیں آئندہ کسی مقام پر جہنم کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''جمع کا صیغہ جنّٰت اس لئے ذکر فرمایا کیونکہ جنتیں سات ہیں: جنت فردوس، جنت عدن، جنت نعیم، دار الخلد، جنت ماوی، دار السلام اور علّیین۔'' (المفردات، ص ۱۰۶)

☆......جنت کے پھل رنگ میں باہم ملتے جلتے ہونگے لیکن ذائقے انکے جدا جدا ہوں گے، اسی لئے جنتی جب ایک کے بعد دوسرا پھل کھائیں گے تو گمان کریں گے کہ یہ وہی دنیا والے پھل ہی ہیں۔ (خازن، ج ۱، ص ۳۲)

Marfat.com

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا، نہ تو وہ اس میں تھوکیں گے، نہ ہی ناک سے ریزش آئے گی اور نہ ہی فضلہ خارج ہوگا، انکے برتن سونے کے تو کنگھے سونے اور چاندی کے ہونگے، اس میں خوشبو عود کی ہوگی اور انکا پسینہ بھی عود کی طرح خوشبودار ہی ہوگا، ہر جنتی کو ایسی دو بیویاں ملیں گی جنکی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے باہر سے نظر آئے گا، یہ انکے حسن کی ایک جھلک ہے، انکے دلوں میں اختلاف وبغض نہ ہوگا، سب کے دل ایک طرح کے ہونگے اور وہ صبح وشام اللہ کی تسبیح کریں گے۔" (صحيح بخاري، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة، ص ٥٤١)

☆......امام طبرانی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنت میں پیشاب اور جنابت ایک پسینہ ہوگا جو جنتیوں کے بالوں کے نیچے سے لیکر پیروں تک نکلے گا اور اس سے مشک کی خوشبو آئے گی۔ (در منثور، ج۱، ص۸۶)

☆......حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جنت میں مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے"۔ (صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب تبلغ الحلية، ص ١٤٤)

☆......حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی نے جنت کی دیواریں ایک سونے اور ایک چاندی کی اینٹ سے بنائیں پھر اس میں نہریں جاری فرمائیں اور درخت اگائے پھر جب ملائکہ نے جنت کا حسن دیکھا تو کہا اے بادشاہ کے مکانو! تمہارے لئے سعادت ہے۔

(الترغيب والترهيب، كتاب صفة الجنت، فصل في البناء الجنة، ج٤، ص٢٤٣)

☆......حضرت سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ جنت کے دروازوں کے پٹوں میں سے دو پٹ کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر ایک ایسا دن آئے گا کہ یہ ازدحام اور بھیڑ سے بھری ہوگی۔

(الترغيب والترهيب، كتاب صفة الجنت، باب الترغيب في الجنة، ج ٤، ص٢٧٢)

جنت کی نہریں:

۵......جنت میں چار نہریں ہیں: شراب کی نہر، دودھ کی نہر، شہد کی نہر اور پانی کی نہر۔ (تنوير المقباس من تفسير ابن عباس، ص ٧)

فاسق کی تعریف:

۶......شرع میں فاسق اس نافرمان کو کہتے ہیں جو کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو۔ فسق کے تین درجے ہیں:

☆......**تغابی** وہ یہ ہے کہ آدمی اتفاقیہ کسی کبیرہ کا مرتکب ہوا اور اسکو برا بھی جانتا ہو۔ ☆......**انہماک** یہ ہے کہ کبیرہ کا عادی ہوگیا اور اس سے بچنے کی پرواہ نہ رہی۔ ☆......**جحود** یہ ہے کہ حرام کو اچھا جان کر ارتکاب کرے۔ اس درجے والا ایمان سے محروم ہوجاتا ہے، پہلے دو درجوں میں جب تک اکبر کبائر (شرک وکفر) کا ارتکاب نہ کرے اس پر مومن کا اطلاق ہوتا ہے، یہاں فاسقین سے وہی نافرمان مراد ہیں جو ایمان سے خارج ہوگئے ہیں۔ (خزائن العرفان، حاشيه نمبر ٤٨)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے عہد سے مراد:

ے......اللہ تعالیٰ کے عہد سے مراد وہ عہد ہے جو سابقہ کتب میں حضور سرورِ کونین ﷺ پر ایمان لانے کے بارے میں لیا گیا تھا۔

(الجمل، ج ۱، ص ۴۹)

بعث بعد الموت:

۸......کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے، مشرکین کا یہ اشکال کہ مرنے کے بعد انسانی اجسام بوسیدہ ہوجاتے ہیں، مٹی میں مل جاتے ہیں، پھر مختلف زلزلوں اور طوفانوں کے باعث ان کے ذرات بکھر کر دوسرے ذرات میں خلط ملط ہو جاتے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ کیسے زندہ فرمائے گا؟ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تم محض اپنی عقل کے گھوڑے دوڑا رہے ہو ﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا ...... الخ......؟......﴾

☆......☆ **عقابه:** سے تتقون کے مفعول محذوف کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔

ولعل فی الاصل للترجی: لغت کے اعتبار سے ترجی کے معنی یہ ہیں کہ کسی پسندیدہ کام میں گمان کی کے اعتبار سے توقع رکھنا۔

خلق : جعل بمعنی خلق ہے، جعل کے دو مفعول ہوتے ہیں ایک الارض ہے اور دوسرا فراشاً جس کے بارے میں مفسر نے کہا کہ حال ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ صیر کے معنی میں ہو پس اس صورت میں فراشاً، جعل کا مفعول ثانی قرار پائے گا۔ اور ثانی صورت کے لحاظ سے معنی یہ بنے گا کہ ایک چیز عدم سے وجود میں آ گئی۔

سقفا: اس کی صراحت ﴿وجعلنا السماء سقفاً محفوظاً﴾ میں ہے۔

انه الخالق : ہمزہ کی فتح کے ساتھ مصدر کی تاویل میں ہو کر تعلمون دو مفعول کے ساتھ پایا جائے گا یعنی تعلمونه خالقاً یعنی تم جانتے ہو کہ اللہ ﷻ خالق ہے۔

ولا يكون الهاً الا من يخلق: یہ اتمام دلیل ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿افمن يخلق كمن لا يخلق افلا يذكرون﴾۔

انه من عند الله: کلام میں جار محذوف ہے اصل عبارت بانه ہے۔

ای المنزل: مراد قرآن ہے، اور اس تفسیر پر سورۂ یونس ﴿قل فاتوا بسورة مثله﴾ شاہد ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ضمیر عائد ہو عبدنا پر، اور اس سے مراد سید عالم ﷺ کی ذات مبارکہ ہے یعنی محمد ﷺ کی مثل کسی سے اس جیسی سورت لے لاؤ، جب کہ محمد ﷺ اُمّی عربی اور بقول تمہارے تمہاری مثل بشر ہیں اور اس حیثیت سے پھر کبھی مناظرہ نہ ہوا۔

ومن للبيان: اور یہ بھی احتمال ہے کہ من تبعیضیہ ہو لیکن اول صورت (من کے بیانیہ ہونے کے حوالے سے) قریب ترین ہے۔

فی البلاغة: اس قید کو ذکر کر کے مماثلت کی وجہ کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔

اقلها ثلاث آيات : یہ ساری باتیں بیان واقعیہ کے لئے ہیں نہ کہ لائی جانے والی سورت کی تعریف میں، اور چھوٹی صورت تین آیات پر مشتمل ہوتی ہے اگر بالفرض دو آیات پر بھی مشتمل ہو تو یہ لوگ پھر بھی اُس کی مثل لانے سے عاجز ہوں گے۔

Marfat.com

آلھتکم: جنہیں اپنے گمان فاسد میں گواہ جانتے تھے کہ یہ بت قیامت میں ان کی گواہی دیں گے۔

لتعینکم: ادعو اقول کے لئے علت ہے۔

اعتراض: شرط اور جواب شرط کے مابین جملہ معترضہ ہے، اس سے مقصود کافروں کے قرآن کی مثل لانے پر عاجز ہونے پر تاکید کرنا ہے اور یہ جملہ ﴿لم تفعلوا﴾ پر معطوف نہیں ہے۔

کاصنامھم منھا: اصنام میں صرف بتوں کو اس لئے خاص کیا کہ یہ پتھر سے بنے ہوتے ہیں اور مطلقاً جہنم میں جائیں گے، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ﴿انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم﴾ اور اس سے حضرت عیسی علیہ السلام، عزیر علیہ السلام اور صالحین میں سے جنہیں بھی معبود کہا گیا خارج ہیں، اور صرف بت ہی آگ میں داخل کئے جائیں گے اگرچہ غیر مکلّف ہیں انہیں آگ میں ان کی عبادت پر اہانت کے پیش نظر ڈالا جائے گا اور اس لئے بھی کہ کافروں کو ان بتوں کی عبادت کے سبب سے عذاب دیا جائے گا نہ کہ محض ایذا رسانی کے لئے۔

اخبر: مفسر نے بشر کی تعبیر اخبر سے اس لئے کی ہے کہ بشارت کے معنی مطلق خبر کے ہیں لیکن اس میں غلبہ خیر کی خبر کا ہے اور اس کی ضد یعنی بُری خبر میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے جیسے ﴿فبشرھم بعذاب الیم﴾، پس یہ جامع تشبیہ ہے کہ دونوں ہی تشبیہات ہمارے مولا ﷺ سے صادر ہوئیں ہیں اور مولا تعالی اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹتا۔

من الفروض: جیسے پانچ نمازیں، رمضان کے روزے، زندگی میں ایک بار حج، مال کی زکوۃ، اسلام دشمنوں کے خلاف جہاد۔

النوافل: یعنی نفلی نماز، نفلی روزے، فقراء سے ہمدردی وغیرہ بھلائیاں، اور نیک اعمال حسب طاقت مراد ہیں جیسے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ﴿فاتقوا اللہ ما استطعتم﴾۔

حدائق: حدیقۃ کی جمع ہے، مراد اچھا باغ ہے، آگے مفسر علیہ الرحمۃ نے جنت کے انعام واکرام کا ذکر کیا ہے جسے ہم نے ماقبل انعامات جنت کے حوالے سے ذکر کردیا ہے یہاں طوالت کے خوف سے دوبارہ ذکر نہیں کر رہے۔

ای قبلہ فی الجنۃ: یہ عبارت نکال کر اس احتمال کا رد کردیا گیا ہے کہ جنتیوں کے مقولہ میں من قبل فی الدنیا کا رد ہوجائے

لا یفنون: نہ تو جنت میں جنتیوں کو کوئی مرض ہوگا، نہ کپڑے بوسیدہ ہوں اور نہ ہی جوانی فنا ہو۔

وکل قذر: یعنی نفاس، تھوک، رینٹھ، نہ تو جنت میں انزال ہوگا، نہ حمل، نہ ولادت، نہ ہی وہاں کھانا پینا بھوک وپیاس کی وجہ سے ہوگا بلکہ تلذذ کی وجہ سے ہوگا۔

یجعل: یضرب کا معنی یجعل ذکر کرکے اس جانب اشارہ کیا ہے کہ یجعل دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے ان میں سے ایک مثلاً ہے اور دوسرا بعوضۃً ہے۔

لتاکید الخسۃ: یعنی یہاں ما سے مطلق زیادت مراد نہیں ہے بلکہ یہاں خست اور تحقیر کی تاکید بیان کرنا مراد ہے۔

ای اکبر منھا: یعنی جسم میں مچھر سے بڑا ہو جیسا کہ اونٹ ہوتا ہے اور احتمال یہ ہے کہ ﴿فما فوقھا﴾ سے مراد کوئی خسیس چیز جیسے مکی

Marfat.com

کادانہ ہی ہو مراد ہے۔

وھو البق: اس سے مراد پسو یا کھٹمل ہے جو کہ اپنی چونچ کے ذریعے بڑے اونٹ کو بھی قتل کر دے اور یہی نمرود کا بھی قاتل تھا، المختصر۔

ای لا یترک بیانہ :اللہ تعالی کے بارے میں حیاء کے معنی جہاں بھی قرآن وحدیث میں ہیں یہی مراد ہے اور مجاز ألازم کا ارادہ کرتے ہوئے ملزوم پر اطلاق کیا گیا ہے۔

لکفرھم بہ: ان کی گمراہی کی دلیل کفر ہے۔

بالنبی :یعنی نبی پاک ﷺ کی تعظیم وتوقیر، ان کی مدد ونصرت، ان پر ایمان لانا اور ان کی پیروی کرنا شامل ہے۔

والرحم: یعنی قرابت داروں پر احسان کرے، ان کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرے۔

والتعویق عن الایمان: خاص کا عام پر بطور عطف احتمال ہے، اس لئے کہ ایمان سے روکنا سب سے بڑی نافرمانی ہے۔

یا اھل مکہ: خطاب کے لحاظ سے جن وانس، اہل مکہ کے ہوں یا کسی اور مقام کے سب اس عموم میں داخل ہیں۔

فی الاصلاب :بطور اختصار اور قصر کے پیش نظر صرف نطفہ کو ذکر کیا جب کہ رحم مادر میں مضغہ، علقہ اور مردہ بھی اسی طرح پایا جاتا ہے۔

ای الارض ومافیھا :عالم سفلی اپنے تمام اجزاء سمیت مراد ہے، اور الارض میں الف لام جنس کا ہے پس اس لحاظ سے ساتوں زمینیں مراد ہیں۔

مجملاً ومفصلاً: یہ اہل سنت کا مذہب ہے، برخلاف ان کے جو اللہ ﷻ کے لئے اشیاء کا مفصل طور پر علم نہ مانے وہ کافر ہے۔

(صاوی، ج ۱، ص ۵۱ وغیرہ)

۞۞۞۞۞

رکوع نمبر ۴

﴿وَ﴾ اذْكُرْ يَا مُحَمَّدُ ﴿اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً﴾ يَخْلُفُنِیْ فِیْ تَنْفِيْذِ اَحْكَامِیْ فِيْهَا، وَهُوَ اٰدَمُ ﴿قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا﴾ بِالْمَعَاصِیْ ﴿وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ﴾ يُرِيْقُهَا بِالْقَتْلِ كَمَا فَعَلَ بَنُو الْجَانِّ وَكَانُوْا فِيْهَا، فَلَمَّا اَفْسَدُوْا، اَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَطَرَدُوْهُمْ اِلَى الْجَزَائِرِ وَالْجِبَالِ ﴿وَنَحْنُ نُسَبِّحُ﴾ مُتَلَبِّسِيْنَ ﴿بِحَمْدِكَ﴾ اَیْ نَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ﴿وَنُقَدِّسُ لَكَ﴾ نُنَزِّهُكَ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِكَ، فَاللَّامُ زَائِدَةٌ وَالْجُمْلَةُ حَالٌ اَیْ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْاِسْتِخْلَافِ ﴿قَالَ﴾ تَعَالٰی ﴿اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۳۰)﴾ مِنَ الْمَصْلِحَةِ فِیْ اِسْتِخْلَافِ اٰدَمَ وَاَنَّ ذُرِّيَّتَهٗ فِيْهِمُ الْمُطِيْعُ وَالْعَاصِیْ فَيَظْهَرُ الْعَدْلُ بَيْنَهُمْ، فَقَالُوْا لَنْ يَّخْلُقَ رَبُّنَا خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنَّا، وَلَا اَعْلَمَ، لِسَبْقِنَا لَهٗ وَرُؤْيَتِنَا مَا لَمْ يَرَهُ اللّٰهُ فَخَلَقَ تَعَالٰی اٰدَمَ مِنْ اَدِيْمِ الْاَرْضِ اَیْ وَجْهِهَا بِاَنْ قَبَضَ مِنْهَا قُبْضَةً مِنْ جَمِيْعِ اَلْوَانِهَا وَعُجِنَتْ بِالْمِيَاهِ

Marfat.com

الْمُخْتَلِفَةِ وَسَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ فَصَارَ حَيَوَانًا حَسَّاسًا بَعْدَ ذٰلِكَ اِنْ كَانَ جِمَادًا ﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ﴾ اَیْ اَسْمَآءَ الْمُسَمَّيَاتِ ﴿كُلَّهَا﴾ حَتّٰى الْقَصْعَةَ وَالْقُصَيْعَةَ وَالْفَسْوَةَ وَالْفُسَيَةَ وَالْمِغْرَفَةَ بِاَنْ اَلْقٰى فِیْ قَلْبِهٖ عِلْمَهَا ﴿ثُمَّ عَرَضَهُمْ﴾ اَیِ الْمُسَمَّيَاتِ وَفِيهِ تَغْلِيبُ الْعُقَلَاءِ ﴿عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ﴾ لَهُمْ تَبْكِيتًا ﴿اَنْبِئُوْنِیْ﴾ اَخْبِرُوْنِیْ ﴿بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ﴾ اَلْمُسَمَّيَاتِ ﴿اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۳۱)﴾ فِیْ اَنِّیْ لَا اَخْلُقُ اَعْلَمَ مِنْكُمْ اَوْ اِنَّكُمْ اَحَقُّ بِالْخِلَافَةِ وَجَوَابُ الشَّرْطِ دَلَّ عَلَيْهِ مَاقَبْلَهُ ﴿قَالُوْا سُبْحٰنَكَ﴾ تَنْزِيهًا لَّكَ عَنِ الْاِعْتِرَاضِ عَلَيْكَ ﴿لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا﴾ اِيَّاهُ ﴿اِنَّكَ اَنْتَ﴾ تَاكِيدٌ لِّلْكَافِ ﴿الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (۳۲)﴾ الَّذِیْ لَا يَخْرُجُ شَیْءٌ عَنْ عِلْمِهٖ وَحِكْمَتِهٖ ﴿قَالَ﴾ تَعَالٰى ﴿يٰٓاٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ﴾ اَیِ الْمَلٰٓئِكَةِ ﴿بِاَسْمَآئِهِمْ﴾ الْمُسَمَّيَاتِ فَسَمّٰى كُلَّ شَیْءٍ بِاِسْمِهٖ وَذَكَرَ حِكْمَتَهُ الَّتِیْ خُلِقَ لَهَا ﴿فَلَمَّآ اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ﴾ تَعَالٰى لَهُمْ مُوَبِّخًا ﴿اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ مَاغَابَ فِيهِمَا ﴿وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ﴾ تُظْهِرُوْنَ مِنْ قَوْلِكُمْ اَتَجْعَلُ فِيهَا ...... الخ ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ (۳۳)﴾ تُسِرُّوْنَ مِنْ قَوْلِكُمْ لَنْ يَّخْلُقَ اللّٰهُ اَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنَّا وَلَا اَعْلَمَ ﴿وَ﴾ اذْكُرْ ﴿اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ﴾ سُجُوْدَ تَحِيَّةٍ بِالْاِنْحِنَآءِ ﴿فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ﴾ هُوَ اَبُو الْجِنِّ كَانَ بَيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ﴿اَبٰى﴾ اِمْتَنَعَ مِنَ السُّجُوْدِ ﴿وَاسْتَكْبَرَ﴾ تَكَبَّرَ عَنْهُ وَقَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ﴿وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)﴾ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ﴾ تَاكِيدٌ لِلضَّمِيرِ الْمُسْتَتِرِ لِيُعْطَفَ عَلَيْهِ ﴿وَزَوْجُكَ﴾ حَوَّآءُ بِالْمَدِّ وَكَانَ خَلَقَهَا مِنْ ضِلْعِهِ الْاَيْسَرِ ﴿الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا﴾ اَكْلًا ﴿رَغَدًا﴾ وَاسِعًا لَا حَجْرَ فِيهَا ﴿حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ﴾ اَیْ بِالْاَكْلِ مِنْهَا وَهِیَ الْحِنْطَةُ اَوِ الْكَرْمُ اَوْ غَيْرُهُمَا ﴿فَتَكُوْنَا﴾ فَتَصِيرَا ﴿مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۳۵)﴾ الْعَاصِيْنَ ﴿فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ﴾ اِبْلِيْسُ اَذْهَبَهُمَا وَفِیْ قِرَاءَةٍ فَاَزَالَهُمَا نَحَّاهُمَا ﴿عَنْهَا﴾ اَیِ الْجَنَّةِ بِاَنْ قَالَ لَهُمَا هَلْ اَدُلُّكُمَا عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَقَاسَمَهُمَا بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَهُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ فَاَكَلَامِنْهَا ﴿فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ﴾ مِنَ النَّعِيْمِ ﴿وَقُلْنَا اهْبِطُوْا﴾ اِلَى الْاَرْضِ اَیْ اَنْتُمَا بِمَا اشْتَمَلْتُمَا عَلَيْهِ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمَا ﴿بَعْضُكُمْ﴾ بَعْضُ الذُّرِّيَّةِ ﴿لِبَعْضٍ عَدُوٌّ﴾ مِّنْ ظُلْمِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ﴿وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ﴾ مَوْضِعُ قَرَارٍ ﴿وَمَتَاعٌ﴾ مَّا تَتَمَتَّعُوْنَ بِهٖ مِنْ نَبَاتِهَا ﴿اِلٰى حِيْنٍ (۳۶)﴾ وَقْتِ اِنْقِضَآءِ اٰجَالِكُمْ ﴿فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ﴾ اَلْهَمَهٗ اِيَّاهَا وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِنَصْبِ اٰدَمَ وَرَفْعِ كَلِمَاتٍ اَیْ جَاءَهٗ وَهِیَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا، اَلْاٰيَةَ فَدَعَا بِهَا ﴿فَتَابَ عَلَيْهِ﴾ قَبِلَ تَوْبَتَهٗ ﴿اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ﴾ عَلٰى عِبَادِهٖ ﴿الرَّحِيْمُ (۳۷)﴾ بِهِمْ ﴿قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا﴾ مِنَ الْجَنَّةِ ﴿جَمِيْعًا﴾ كَرَّرَهٗ

Marfat.com

لِیُعطِفَ عَلَیهِ ﴿فَاِمَّا﴾ فِیهِ اِدغَامُ نُونِ اِنِ الشَّرطِیَّةِ فِیْ مَا الزَّائِدَةِ ﴿یَاْتِیَنَّکُم مِّنِّیْ هُدًی﴾ کِتَابٌ وَّ رَسُولٌ ﴿فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ﴾ فَاٰمَنَ بِیْ وَعَمِلَ بِطَاعَتِهٖ ﴿فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۳۸)﴾ فِی الْاٰخِرَةِ بِاَنْ یَّدْخُلُوا الْجَنَّةَ ﴿وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا﴾ کُتُبِنَا ﴿اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (۳۹)﴾ مَاکِثُوْنَ اَبَدًا لَا یَفْنُوْنَ وَلَا یَخْرُجُوْنَ۔

ترجمہ

اور (یاد کرو! اے حبیب ﷺ) جب تمہارے رب نے فرشتوں ......۱...... سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب ......۲...... بنانے والا ہوں (یعنی وہ جو زمین میں میرے احکامات کا نفاذ کرے، اس سے مراد حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ہیں) بولے کیا ایسے کو نائب کریگا جو اسمیں فساد پھیلائے گا (نافرمانی کر کے) اور خون ریزیاں کرے گا (قتل کے ذریعے خون بہائے گا جیسا کہ جنوں نے زمین میں فساد کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرشتوں کو بھیجا جنہوں نے انہیں جزیروں اور پہاڑوں کی طرف دھکیل دیا) اور ہم تیری تسبیح کرتے ہیں (اس حال میں کہ ہم اس کے ساتھ تیری حمد بھی ملاتے ہیں) تجھے سراہتے ہوئے (یعنی ہم سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہیں) اور تیری پاکی بولتے ہیں (یعنی ہم ان باتوں سے تجھے بے عیب جانتے ہیں جو تیری شان کے لائق نہیں، لک میں لام زائدہ اور جملہ حال ہے یعنی ہم خلیفہ بننے کے زیادہ حقدار ہیں)۔

فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے (یعنی تم نہ تو نیابتِ آدم کی مصلحت جانتے ہو اور نہ ہی یہ جانتے ہو کہ انکی ذریت میں مطیع اور نافرمان دونوں ہونگے جس سے ان میں توازن رہے گا، فرشتے آپس میں ایک دوسرے سے بولے: ''اللہ تعالیٰ ہرگز ہم سے زیادہ علم وعزت والا تخلیق نہیں فرمائے گا، اس لئے کہ ہم اُن سے پہلے کے ہیں اور ہم نے ایسے عجائبات دیکھ رکھے ہیں جو کسی نے نہیں دیکھے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو زمین کی مٹی سے پیدا فرمایا یعنی مختلف رنگوں کی مٹی لیکر اسے مختلف قسم کے پانیوں سے گوندھا، تو مٹی سے بنا پتلا ایک حساس مخلوق بن گیا جو اس سے پہلے ایک جامد شے کی صورت میں تھا)۔

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو سکھائے (چیزوں کے نام) تمام اشیاء کے (حتی کہ پیالہ اور پیالی، ریح اور پھسکی یا چمچ وغیرہ جیسے تمام چیزوں کا علم بھی آپ کے قلبِ اطہر پر القاء فرمادیا) پھر سب اشیاء کو ملائکہ پر پیش کر کے (از روئے عتاب کے ارشاد) فرمایا (ھم کی ضمیر زیادہ علم والی مخلوق کو ذکر کر کے عقلاء کو غیر عقلاء پر غلبہ دیا گیا ہے) بتاؤ (یعنی خبر دو) ان (چیزوں) کے نام کی، اگر تم سچے ہو (اپنے اس دعوے میں کہ میں تم سے برتر پیدا نہیں کروں گا اور یہ کہ تمہی خلافت کے مستحق ہو، ان کنتم جملہ شرطیہ کے جواب پر ماقبل انبئونی دلالت کررہا ہے) بولے پاکی ہے تجھے (یعنی تیری ذات اعتراض سے منزہ ہے) ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا (ہم تو صرف وہی جانتے ہیں) بیشک تو ہی (''انت'' ک کی تاکید ہے) علم وحکمت والا ہے (یعنی جسکے علم وحکمت سے کوئی چیز باہر نہیں)۔

فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) اے آدم بتادے انہیں (یعنی فرشتوں کو) سب اشیاء کے نام (یعنی ہر چیز کا نام، تو حضرت سیدنا آدم

Marfat.com

علیہ السلام نے ہر چیز کا نام مع اسکی حکمت کے جسکی وجہ سے وہ پیدا کی گئی تھی ذکر فرمادیا) جب آدم نے انہیں سب کے نام بتادیئے، فرمایا (اللہ تعالیٰ نے از رُوئے سرزنش کے) میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں زمین اور آسمان کی سب چھپی چیزیں (یعنی جو کچھ ان میں پوشیدہ ہے) اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے (ہو یعنی تمہارے قول ''اتجعل فیھا...... الخ کو) اور جو کچھ تم چھپاتے ہو (یعنی تمہارے قول ''لن یخلق اللہ اکرم علیہ منا ولا اعلم'' کو)۔

اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ......۳......کرو (یعنی سجدۂ تعظیمی کرو) تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس......۴......کے (جو کہ جنوں کا سردار تھا لیکن فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا) منکر ہوا (یعنی سجدہ کرنے سے رکا رہا) اور غرور کیا (یعنی تکبر کیا اور کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں) اور کافر ہوگیا (اللہ تعالیٰ کے علم......۵......میں) اور ہم نے فرمایا اے آدم تو رہ (انت ضمیر، اسکن میں موجود ضمیر مستتر کی تاکید کیلئے ہے تاکہ اس پر عطف درست ہوسکے) اور تیری بیوی (حوّاء کو، یہ لفظ الف مدہ کے ساتھ ہے، اللہ تعالیٰ نے اماں حوّاء کو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا فرمایا) جنت میں، اور کھاؤ اس میں سے (کُلا بمعنی اَکَلا ہے) سیر ہوکر (بغیر کسی روک ٹوک کے) جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا (کہ اس سے کچھ کھاؤ جو کہ گندم یا انگور یا اسکے علاوہ کوئی دوسرا درخت تھا) کہ ہوجاؤ گے (کان بمعنی صار ہے) حد سے بڑھنے والوں میں (یعنی بات نہ ماننے والوں میں) تو شیطان نے انہیں لغزش دی (یعنی ابلیس لعین نے ان دونوں کو نکلوادیا، ایک قراءت میں فازالھما ہے یعنی دور کردیا) اس (جنت سے، اس طرح کہ اس نے ان سے کہا: ''کیا میں تم دونوں کو شجر خلد نہ بتاؤں؟'' اور پھر ان دونوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی کہ وہ ان کا خیر خواہ ہے، لہٰذا انہوں نے اس درخت سے کھالیا) اور جہاں رہتے تھے وہاں سے (یعنی وہاں کی نعمتوں سے) انہیں الگ کردیا اور ہم نے فرمایا نیچے اترو (زمین پر تم اپنی آئندہ ذریت سمیت) تمہارے بعض (یعنی بعض ذریت) بعض کی دشمن ہے (یعنی ان میں سے بعض بعض پر ظلم کرینگے) اور تمہیں زمین میں ٹھہرنا (ہے، مستقر سے مراد جائے قرار ہے) اور برتنا ہے (یعنی اس کے نباتات سے نفع اٹھانا ہے) ایک وقت تک (یعنی اپنی عمروں کے پورا ہونے کے وقت تک)۔

پھر سیکھ لیئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے......۶......(جسے اللہ تعالیٰ نے آپ پر الہام فرمایا، ایک قرأت میں لفظ آدم منصوب ہے اور کلمات رفع کے ساتھ پڑھا گیا ہے یعنی یہ بات حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سکھائی گئی اور وہ کلمات یہ ہیں ﴿ربنا ظلمنا انفسنا......الخ﴾ پس حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے ان کلمات کے ساتھ دعا فرمائی) تو اللہ نے اسکی توبہ قبول فرمائی (یعنی اسکی توبہ قبول کرلی) وہ ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا (اپنے بندوں کی) مہربان (ان پر)، ہم نے فرمایا تم اس (جنت) سے اتر جاؤ سارے کے سارے (قلنا اھبطوا کی تکرار تاکید کیلئے ہے تاکہ اگلے جملہ پر عطف درست ہوجائے) پھر اگر (اما اصل میں ان ماتھا، اس میں نون شرطیہ کا ما زائدہ میں ادغام ہے اور ما زائدہ ہے) تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے (یعنی کتاب و رسول) تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا (یعنی مجھ پر ایمان لایا اور فرمانبرداری کی) اسے نہ کوئی اندیشہ اور نہ کچھ غم (آخرت میں ہوگا، اس طرح کہ وہ

Marfat.com

جنت میں داخل ہوگا) اور وہ جو کفر کریں گے اور میری آیتیں جھٹلائیں گے (ایاتنا بمعنی کتبنا ہے) تو وہ دوزخ والے ہیں (وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ اس میں موت آئے اور نہ نکالے جائیں)۔

ترکیب

﴿وَاِذْقَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً﴾

و: عاطفہ......اذ: ظرفیہ......قال ربک للملئکۃ: فعل بافاعل ومتعلق قول......انی: حرف مشبہ بااسم......جاعل: اسم فاعل......فی الارض: ظرف لغو......خلیفۃ: مفعول، شبہ جملہ ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر مضاف الیہ، ملکر ظرف (اذکروا) فعل محذوف کیلئے، فعل بافاعل وظرف جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ﴾

قالوا: فعل بافاعل قول......ہمزہ: استفہامیہ......تجعل: فعل، انت ضمیر ذوالحال......فیھا: ظرف لغو......من: موصولہ......یفسد فیھا ویسفک الدماء: معطوف علیہ بامعطوف صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول......ونحن نسبح بحمدک......الخ: حال، جوذوالحال سے ملکر فاعل، تجعل فعل بافاعل مقولہ، قول مقولہ جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ﴾

قال: فعل بافاعل قول......انی: حرف مشبہ واسم......اعلم: فعل وفاعل......ما لاتعلمون: موصول صلہ ملکر مفعول، ملکر خبر...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ﴾

و: عاطفہ......علم ادم: فعل بافاعل ومفعول اول......الاسماء کلھا: مؤکد تاکید ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......ثم: عاطفہ......عرض ھم علی الملائکۃ: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف۔

﴿فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾

ف: عاطفہ......قال: فعل بافاعل قول......انبئونی باسماء ھولاء: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو مقولہ، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف (اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ) کی ترکیب گزرچکی ہے۔

﴿قَالُوْا سُبْحٰنَکَ لَاعِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ﴾

قالوا: فعل بافاعل ملکر قول......سبحنک: مفعول مطلق اپنے عامل سے ملکر جملہ معترضہ......لا: نفی جنس......علم: مستثنیٰ منہ......لنا: ظرف مستقر خبر......الا: حرف استثناء......ما علمتنا: موصول صلہ ملکر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر لائے نفی جنس کا اسم، جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ......ان: حرف مشبہ......ک: موکد......انت ضمیر تاکید ملکر اسم......العلیم الحکیم: خبریں، ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

Marfat.com

﴿قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ﴾

قال: فعل بافاعل ملکر قول......یاادم: جملہ ندائیہ......انبئھم باسمائھم: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالندا، مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فَلَمَّآ اَنۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾

ف: عاطفہ علی محذوف معطوف علیہ فانباھم بھا......لما: حرفِ شرط......انبأھم باسمائھم: جملہ فعلیہ شرط...... قال: فعل بافاعل قول...... الم اقل لکم: فعل وفاعل ومتعلق......انی اعلم غیب...... الخ: جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جزاء، شرط جزاء ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ﴾

و: عاطفہ......اعلم: فعل بافاعل......ماتبدون وما کنتم تکتمون: معطوف علیہ معطوف سے ملکر مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر پہلے (اعلم الخ) پر معطوف۔

﴿وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾

و: عاطفہ......اذ: ظرفیہ مضاف......قلنا للملئکۃ: فعل بافاعل وظرف لغو قول......اسجدوا لادم: جملہ فعلیہ مقولہ، قول مقولہ ملکر مضاف الیہ، جو مضاف سے ملکر اذکروا فعلِ محذوف کی ظرفِ مستقر، جملہ فعلیہ انشائیہ...... ف: عاطفہ......سجدوا: فعل واو ضمیر مستثنیٰ منہ......الا: حرف استثناء......ابلیس: ذوالحال...... ابیٰ واستکبر وکان من الکفرین: معطوف علیہا اپنے معطوف اول وثانی سے ملکر حال، ذوالحال حال ملکر مستثنیٰ، جو مستثنیٰ منہ سے ملکر فاعل، سجدو فعل اپنے متعلقات سے ملکر اسجدوا پر معطوف۔

﴿وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا﴾

و: عاطفہ جس کا عطف (واذ قلنا) پر ہے......قلنا: فعل بافاعل......یادم: جملہ ندائیہ...... اسکن انت وزوجک: فعل وضمیر مستتر موکد، انت تاکید، ملکر معطوف علیہ زوجک معطوف، ملکر فاعل......الجنۃ: مفعول، جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... وکلا منھا رغدا حیث شئتما: معطوف، ملکر مقصود بالنداء، مقولہ......قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

و: عاطفہ......لا تقربا ھذہ الشجرۃ: فعل نہی با ضمیرِ مستتر فاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ...... ف: عاطفہ...... تکونا من الظلمین: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، جملہ معطوفہ جس کا عطف ماقبل جملے پر ہے۔

﴿فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ﴾

ف: عاطفہ......ازلھما الشیطن منھا: فعل بامفعول وفاعل وظرف لغو جملہ فعلیہ...... ف: عاطفہ......اخرجھما مما کانا فیہ: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ﴾

و:عاطفہ......(قلنا یادم اسکن) پر عطف ہے...... قلنا: قول......اھبطوا: فعل، واو ضمیر ذوالحال...... بعضکم: مبتدا لبعض: ظرفِ مستقر حال مقدم......عدو: ذوالحال مؤخر، حال ذوالحال ملکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر واؤ ضمیر سے حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ﴾

و:عاطفہ......لکم: ظرفِ مستقر خبر مقدم......فی الارض: ظرفِ لغو مقدم......مستقر: معطوف علیہ...... ومتاع الی حین: معطوف، ملکر مبتدا مؤخر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾

ف: استئنافیہ ......تلقی ادم من ربہ کلمت: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول جملہ فعلیہ مستانفہ...... فتاب علیہ: جملہ فعلیہ......انّ: حرف مشبہ...... ہ: ضمیر مؤکد......ھو: تاکید، ملکر اسم......التواب الرحیم: خبرین، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا﴾

قلنا: قول......اھبطوا: فعل واو ضمیر ذوالحال......منھا: ظرف لغو......جمیعا: حال، حال ذوالحال ملکر فاعل، فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

ف: عاطفہ......اِن: حرف شرط......ما: زائدہ......یاتینکم منی ھدی: فعل بانون تاکید ومفعول وظرف لغو وفاعل جملہ فعلیہ شرط......ف: جزائیہ......من: اسم شرط مبتدا...... : تبع ھدای: فعل بافاعل ومفعول ملکر شرط......

ف: جزائیہ......لا: نافیہ......خوف: مبتدا......علیھم: متعلق بحذوف خبر ملکر جملہ اسمیہ معطوف علیہ......ولا ھم یحزنون: جملہ اسمیہ معطوف، جو اپنے معطوف علیہ سے ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر خبر، اپنے "من" مبتدا سے ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾

و: عاطفہ معطوف (من تبع) پر......الذین: اسم موصول......کفروا و کذبوا بایتنا: معطوف علیہ با معطوف صلہ، موصول صلہ ملکر مبتدا......اولئک اصحاب النار: جملہ اسمیہ ہوکر خبر......ھم: مبتدا......فیھا خلدون: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر ثانی......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

فرشتے اوران کی حقیقت:

ا.....لفظ ملائکہ قرآنِ پاک میں اڑسٹھ(68) بار آیا ہے جبکہ سورہ آلِ عمران میں سب سے زیادہ آٹھ مرتبہ آیا ہے۔

فرشتوں کی حقیقت کے بارے میں علامہ ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی مایۂ ناز تفسیر قرآن روح المعانی میں فرماتے ہیں: ''لوگ اس بات پر تو متفق ہیں کہ فرشتے سمعاً یا عقلاً موجود ہیں لیکن ان کی حقیقت کے بارے میں ان کی آراء مختلف ہیں، اکثر مسلمانوں کا نظریہ یہ ہے کہ وہ نورانی اجسام ہیں جبکہ ایک قول کے مطابق وہ اللہ عزوجل کے اذن سے فضاء میں اڑنے والی مخلوق ہیں جو مختلف شکلیں اختیار کرنے پر بھی قادر ہے۔

نصاری کے نزدیک انسانوں کی اچھے جسموں سے جدا ہونے والی ارواح کو فرشتہ کہتے ہیں اور خبیث جسموں سے جدا ہونے والی ارواح ان کے نزدیک شیاطین ہیں۔

فلاسفہ کہتے ہیں کہ فرشتے اپنی حقیقت میں نفوسِ ناطقہ کے برعکس محض جوہر ہیں اور ان میں سے بعض نے تصریح کی ہے کہ یہ عقولِ عشرہ اور ایسے نفوسِ فلکیہ ہیں جو فضاء میں حرکت کرتے رہتے ہیں۔

ہمارے نزدیک فرشتوں کی دو قسمیں ہیں:

(۱).....وہ جو صرف معرفتِ حق میں مستغرق ہیں اور کسی دوسری جانب مشغول ہونے سے منزہ ہیں جیسا کہ اُن کے بارے میں فرمانِ باری تعالی ہے: ﴿یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ (الأنبیاء: ۲۰)﴾ ان سے مراد علیین اور ملائکہ مقربین ہیں۔

(۲).....وہ جو آسمان سے لے کر زمین تک کے امور کی تدبیر پر مقرر ہیں جیسا کہ ان کے بارے میں فرمانِ باری تعالی ہے: ﴿لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (التحریم: ۶)﴾ اور ﴿فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا (النازعات: ۵)﴾ ان میں سے کچھ زمینی ہیں تو کچھ آسمانی، ان کی صحیح تعداد اللہ تعالی ہی جانتا ہے۔

فرشتے کبھی ایسے بدنوں میں ظاہر ہوتے ہیں جنکو ہر خاص و عام دیکھ سکتا ہے دراں حالیکہ وہ اپنی صورت پر بھی قائم رہتے ہیں، چنانچہ منقول ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے تو اسی وقت سدرۃ المنتہی پر بھی موجود ہوتے۔

فرشتوں کے بارے میں یہ تمام بحث ذکر کرنے کے بعد علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ''پس کامل ولی اللہ بھی اسی طرح بیک وقت کئی جگہ پر موجود ہو سکتے ہیں، اگر چہ یہ چیزیں بظاہر عقل سے بعید ہیں لیکن میرا اس پر ایمان ہے۔''

(روح المعانی، الجزء الاول، ص ۲۹۶)

Marfat.com

فرشتوں کی تعداد:

فرشتوں کی تعداد کے بارے میں حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **سعادۃ الدارین** میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے فرشتوں کی تعداد پوچھی جوایک آدمی پر مقرر ہیں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر آدمی کے ساتھ دس فرشتے دن کو اور دس ہی رات کو مقرر ہوتے ہیں، ایک دائیں اور ایک بائیں، دو آگے پیچھے، دو ہونٹوں کے پاس جو صرف حضور ﷺ پر پڑھا جانے والا درود شریف محفوظ کرتے ہیں اور دو اس کے پہلوؤں پر، ایک اور اس کی پیشانی پکڑے ہوتا ہے اگر عاجزی وانکساری کرے تو بلند کرتا ہے اور تکبر کرے تو نیچا دکھاتا ہے اور دسواں نیند کی حالت میں اس کے منہ میں سانپ داخل ہونے سے بچاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ تین سو ساٹھ فرشتے ہوتے ہیں، اور جہانِ بالا وزیریں کا ایک ایک گوشہ ان فرشتوں سے بھرا پڑا ہے، جو حکمِ خداوندی کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم ملتا ہے۔

مستدرک حاکم میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے یہ حدیث موجود ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دس حصے کئے جن میں نو حصے فرشتے اور ایک حصہ ساری مخلوق، اور حدیثِ معراج کی صحت پر اتفاق ہے میں ہے کہ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جب نکلتے ہیں تو دوبارہ نہیں لوٹتے، اور ترمذی ابن ماجہ اور بزار میں حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے: آسمان چرچرایا اور اسے چرچرانے کا حق ہے، اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جس پر کوئی نہ کوئی فرشتہ سربسجود نہ ہو۔ طبرانی وغیرہ میں حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوع حدیث ہے: ''سات آسمانوں میں ایسی جگہ نہیں، نہ قدم بھر، نہ بالشت بھر، نہ ہاتھ بھر کہ جس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ قیام کرنے والا، رکوع کرنے والا اور سجدہ کرنے والا نہ ہو اور معلوم ہے کہ قرآنِ مجید کی رو سے وہ سب جہاں کہیں ہوں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں۔'' (سعادۃ الدارین مترجم، ج ۱، ص ۱۷۱، ۱۷۲)

نیابتِ آدم:

۲.....لفظِ آدم قرآن مجید میں پچیس مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے نام کی وجہ تسمیہ ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ''حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو آدم اس لئے کہتے ہیں کیونکہ انہیں **ادیم الارض** (یعنی زمین کی سطح) سے بنایا گیا، یعنی سرخ، سفید اور سیاہ مٹی سے، یہی وجہ ہے کہ لوگوں کے رنگ بھی مختلف ہیں یعنی سرخ، سفید، سیاہ، پاک اور نجس۔

(در منثور، ج ۱، ص ۱۰۰)

خلیفہ لفظاً مؤنث ہے لیکن اس لفظ کا اطلاق مذکر پر بھی ہوتا ہے کیونکہ اس کے آخر میں ھاء مبالغہ کے لئے ہے، مشہور یہ ہے کہ اس سے مراد حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ہیں یعنی ان کے خلیفہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں بلکہ ہر نبی زمین میں اللہ کا نائب ہوتا ہے تاکہ لوگوں کے سیاسی معاملات، ان کے نفوس کی تکمیل اور ان میں اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کرے حالانکہ

Marfat.com

اللہ تعالٰی کسی نائب اور خلیفہ کے بغیر بھی ان کاموں کا نفاذ کر سکتا ہے۔ (روح المعانی، الجزء الاول، ص۲۹۸)

فرشتوں کا سجدہ:

۳.....سب سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ سجدہ کسے کہتے ہیں چنانچہ سجدہ کی شرعی تعریف کرتے ہوئے علامہ ناصر الدین بیضاوی فرماتے ہیں کہ عبادت کے قصد سے پیشانی کو زمین پر رکھنا سجدہ کہلاتا ہے۔

(تفسیر بیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، ج۱، ص۵۲۶)

امام نسفی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ صحیح قول کے مطابق فرشتوں کو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدۂ تعظیمی کرنے کا حکم دیا گیا تھا، کیونکہ اگر یہ سجدہ اللہ تعالٰی کے لئے ہوتا تو ابلیس قطعاً اس سے انکار نہ کرتا، سجدۂ تعظیمی پہلی امتوں میں جائز تھا مگر ہماری شریعت میں جائز نہیں کیونکہ جب حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرما دیا اور ارشاد فرمایا کہ مخلوق کو اللہ تعالٰی کے سوا کسی کو سجدہ نہ کرنا چاہئے۔ (تفسیر مدارک، ج۱، ص۸۰)

حضرت سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام، پھر میکائیل علیہ السلام، پھر اسرافیل علیہ السلام پھر عزرائیل علیہ السلام اور پھر دیگر فرشتوں نے سجدہ کیا، دن جمعہ کا تھا، وقت زوال سے لیکر عصر تک کا تھا۔ ایک قول کے مطابق ملائکہ سو برس اور دوسرے قول کے مطابق پانچ سو برس تک سجدے میں رہے۔ (الجمل، ج۱، ص۵۹)

یہاں تک تو ہم نے جان لیا کہ فرشتوں نے بحکم الٰہی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا لیکن ہماری شریعت میں کسی کے لئے سجدۂ تعظیمی جائز نہیں ہے چنانچہ مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ ام المومنین صدیقہ فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین و انصار میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ نے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا صحابہ کرام نے عرض کی تو ہم تو زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم، اگر میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

(فتاوی رضویہ مخرجہ، ج۲۲، ص۴۴۲)

مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا رسالہ **الزبدة الزکیة لتحریم سجود التحیه** کا مطالعہ فرمائیں۔

ابلیس:

۴.....لفظِ ابلیس قرآن پاک میں گیارہ مرتبہ آیا ہے۔

حضرت علامہ شیخ سلیمان الجمل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ابلیس لعین کے لعنت کا طوق پہننے سے قبل اس کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ابلیس چالیس ہزار سال جنت کا خازن رہا، فرشتوں کے ساتھ اسّی ہزار سال رہا، فرشتوں کو بیس ہزار سال درس دیا، تیس ہزار سال کروبیین کا سردار رہا، ایک ہزار سال روحانیین کا سردار رہا، چودہ ہزار سال عرش کے گرد طواف کیا، پہلے آسمان پر اسکا نام عابد، دوسرے پر زاہد، تیسرے پر عارف، چوتھے پر ولی، پانچویں پر تقی، چھٹے

Marfat.com

پر خازن، ساتویں پر عزازیل اور لوح محفوظ پر اسکا نام ابلیس تھا لیکن وہ اپنے انجام کار سے غافل تھا۔'' (الجمل، ج ۱، ص ۶۰-۶۱)

علم کی تعریف:

۵.....اعلی حضرت فاضل بریلوی علم کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''علم وہ نور ہے کہ جو شے اس کے دائرے میں آگئی منکشف ہوگئی اور جس سے متعلق ہوگیا، اس کی صورت ہمارے ذہن میں مرتسم ہوگئی۔

(ملفوظات اعلی حضرت، حصہ دوم، ص ۱۷۷)

منطقی علم کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ العلم هو الصورة الحاصلة من الشيء عند العقل یعنی عقل کے پردے پر کسی شے کی تصویر کے نمودار ہونے کو علم کہتے ہیں۔ (شرح تہذیب، ص ۶)

فضلیتِ علم:

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر جو فضیلت دی گئی اس کی ایک وجہ علم بھی ہے، اس لئے کہ یہ علم انہیں بذریعہ الہام عطا فرمایا گیا، یہاں سے پتہ چلا کہ علم الاسماء خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔

فضل العلم فی القرآن:

☆..... ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۝ (المجادلہ: ۱۱)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

☆..... ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (الزمر: ۹)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان، نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

☆..... ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (الفاطر: ۲۸)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

☆..... ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (طٰہٰ: ۱۱۴)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔

قرآنِ کریم میں اس کے علاوہ بھی بہت سی آیاتِ مبارکہ ہیں جو علم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں یہاں اختصار ملحوظِ خاطر ہے۔

فضل العلم فی الحدیث:

☆.....حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''جس سے اللہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔'' (صحيح بخاری، کتاب العلم، باب من يرد الله، ص ۱۷)

☆.....حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو علم کی تلاش میں نکلے جب تک لوٹ نہیں وہ

Marfat.com

اللہ کی راہ میں ہے۔" (جامع ترمذی، باب فضل العلم، ج۲، ص۹۳)

☆......حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا جسے میں نے پی لیا، پھر میں نے دیکھا کہ سیر ہونے کی وجہ سے وہ دودھ میرے ناخنوں سے بہ رہا ہے، تو میں نے بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا: "یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اسکی کیا تعبیر فرماتے ہیں؟" تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "علم۔" (صحیح بخاری، کتاب العلم، باب فضل العلم، ص۱۹)

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی دعا و گریہ زاری:

۶......امام خازن حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی آہ وزاری اور اشک باری کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے زمین پر تشریف لانے کے بعد تین سو برس تک حیاء سے آسمان کیطرف سر نہ اٹھایا۔ ایک قول کے مطابق اس کا سبب تین اشیاء تھیں: حیاء، دعاء اور بکا یعنی رونا۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا آدم وحوا جنتی نعمتوں کے فوت ہوجانے پر دو سو برس تک روتے رہے اور چالیس دن تک انہوں نے نہ کچھ کھایا اور نہ ہی پیا۔

ایک قول کے مطابق اگر روئے زمین کے تمام افراد کے آنسو جمع کئے جائیں تو پھر بھی حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے اپنی لغزش پر بہائے جانے والے آنسو زیادہ تھے اور اگر حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اور ساری زمین والوں کے آنسو جمع کئے جائیں تو پھر بھی حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے وہ آنسو زیادہ ہوں گے جو آپ نے جنت سے جدائی پر بہائے تھے۔ (خازن، ج۱، ص۳۹)

علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے جن کلمات سے دعا مانگی ان کے بارے میں مختلف اقوال ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی مشہور قول یہ ہے کہ وہ کلمات یہ ہیں ﴿ربنا ظلمنا ...... الخ﴾ جبکہ حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کلمات یہ ہیں ﴿سبحانک اللھم و بحمدک و تبارک اسمک و تعالیٰ جدک لا الہ الا انت ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت﴾ اور ایک قول کے مطابق حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے پایۂ عرش پر ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ لکھا ہوا دیکھا تھا لہٰذا اس کلمے کے وسیلہ سے دعا مانگنے کے سبب آپ کی توبہ قبول ہوئی۔

(روح المعانی، الجزء الاول، ص۳۲۱)

☆...... ☆کما فعل بنو الجان: ایک قول یہ ہے کہ جان سے مراد ابلیس ہے، ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ اس سے مراد کوئی اور مخلوق ہے اور ابلیس شیطانوں کا سردار ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿ارسل اللہ علیھم الملائکۃ﴾ جنہیں جان کہا جاتا ہے اور ان کا سردار ابلیس ہے ، ملخصاً۔

ای فنحن احق استخلاف: اس سوال سے اللہ تعالیٰ کی شان میں اعتراض مقصود نہیں اور نہ ہی حضرت آدم علیہ السلام کی تحقیر، بلکہ جس حیثیت سے فرشتوں کا اللہ عزوجل کے حضور مشورہ ہوا تھا اسی کے حسب حیثیت فرشتوں نے اپنی رائے پیش کی تھی۔

Marfat.com

فیظھر العدل بینھم :یوں کہ فرمانبردار مومن کے لئے جنت اور نافرمان کافر کے لئے جہنم ہوگی۔

فقالوا :یعنی فرشتوں نے اپنے جی میں بات کہی۔

جمیع الوانھا :روایت میں ہے کہ اللہ تعالی نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کرنا چاہی تو زمین کی جانب وحی فرمائی کہ میں تجھ سے ایک مخلوق بنانا چاہتا ہوں تو اس مخلوق میں سے جس نے میری اطاعت کی اسے میں جنت میں داخل کروں گا اور جس نے نافرمانی کی اسے میں جہنم میں داخل کروں گا، تو زمین بولی: کیا تو مجھ سے مخلوق پیدا کرے گا اور اسے آگ میں ڈالے گا؟ اللہ تعالی نے فرمایا ہاں! تو زمین رونے لگی جس سے قیامت تک کے لئے چشمے جاری ہو گئے۔

حتی القصعة:قصعة سے مراد لکڑی کا بڑا برتن جب کہ قصیعة سے مراد لکڑی کا چھوٹا برتن ہے، المختصر۔

الفسوة:بغیر آواز کے دُبُر سے نکلنے والی ریح کو فسوة کہتے ہیں، المختصر۔

فی انی لا اخلق اعلم منکم:صادقین کے متعلق ہے۔

دل علی ما قبله :ماقبل قول انبئونی ہے، جو کہ جواب کی دلیل ہے، اور جواب محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے ان کنتم صدقین فانبئونی ۔

فسمی:یعنی آدم علیہ السلام نے نام سیکھ لئے۔

بالانحناء:اس بارے میں ہم ماقبل کلام کر چکے ہیں وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

کان بین الملائکة:اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ الا ابلیس میں الا حرف استثناء منقطع ہے، اور ابلیس فرشتوں میں سے نہ تھا بلکہ جن تھا جس کی جانب قرآن مجید میں واضح بیان ہے کہ ﴿الا ابلیس کان من الجن﴾، المختصر۔

انا خیر منه:یہ جملہ تکبر کی وجہ سے تھا اور آدم علیہ السلام سے اچھا ہونے کی وجہ (جو کہ ابلیس نے بیان کی) اللہ جل جلالہ نے ایک اور مقام پر یوں بیان فرمائی ﴿خلقتنی من نار و خلقته من طین﴾، المختصر۔

من ضلعه:یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں جانب کی پسلی سے، بی بی حوا کی تخلیق حضرت آدم علیہ السلام کے دخول جنت کے بعد ہوئی جب آپ علیہ السلام نیند سے بیدار ہوئے تو انہیں اپنے پاس پایا، جب انہیں ہاتھ لگانا چاہا تو فرشتے نے عرض کی کہ ان کا مہر ادا کئے بغیر نہ چھوئیں، آپ علیہ السلام نے عرض کی ان کا مہر کیا ہے، جواب دیا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر تین یا بیس درود پاک پڑھئے، المختصر۔

العاصین:یعنی جو اللہ عزوجل کی حدود سے باہر ہو جائیں۔

بان قال لھما:مختصر یہ کہ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام و حوا کو وسوسہ دلایا، اگر کسی کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ یہ وسوسہ بی بی حوا سے ظاہر ہوا جو کہ معصوم نہیں ہیں تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اجتہاد کیا جس میں ان سے خطاء ہوئی اور اللہ تعالی نے خطاء کو معصیت کا نام دیا، اور اجتہادی خطاء سے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ متصور نہیں ہوتا اور یہ بات حسنات الابرار سیئات المقربین کے زمرے میں آتی ہیں۔

Marfat.com

الھمه ایاھا: یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے یہ کلمات الہام کئے۔

کتاب ورسول: یافقط رسول، پس مطلق ہدایت کی دلالت اللہ عزوجل کی جانب ہے، اور مراد رسول یا کتاب سے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی بھی رسول یا کتاب ہو۔ (صاوی، ج۱، ص۵۹ وغیرہ)

ایک اہم بات

جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پردے اٹھادیے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے، اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی صلوۃ ودعا سے مشرف فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ارشاد ہوا کہ اس کے لیے استغفار کرو، بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے علم اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی صلوۃ ودعا سے شرف بخشا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا کہ اس کے لیے استغفار کرو وہ جنت میں داخل ہوا اور اس میں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز جنازہ کے دعا کی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امر فرمایا ہے۔

(غنیہ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۴، سہیل اکیڈمی لاہور، فتاوی رضویہ مخرجہ، ج۹، ص ۲۲۹، رضافاؤنڈیشن)

Marfat.com

رکوع نمبر ۵

﴿يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِ يْلَ﴾ اَوْلَادَ يَعْقُوْبَ ﴿اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ﴾ اَىْ عَلٰى اٰبَاءِ كُمْ مِنَ
الْاِنْجَاءِ مِنْ فِرْعَوْنَ وَفَلْقِ الْبَحْرِ وَ تَظْلِيْلِ الْغَمَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ بِاَنْ تَشْكُرُوْهَا بِطَاعَتِيْ ﴿وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيٓ﴾
الَّذِىْ عَهِدْتُهٗ اِلَيْكُمْ مِنَ الْاِيْمَانِ بِمُحَمَّدٍ ﷺ ﴿اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ﴾ الَّذِىْ عَهِدْتُّهٗ اِلَيْكُمْ مِنَ الثَّوَابِ عَلَيْهِ
بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ ﴿وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (۴۰)﴾ خَافُوْنِ فِيْ تَرْكِ الْوَفَاءِ بِهٖ دُوْنَ غَيْرِيْ ﴿وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ﴾ مِنَ
الْقُرْاٰنِ ﴿مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ﴾ مِنَ التَّوْرَاةِ بِمُوَافَقَتِهٖ فِي التَّوْحِيْدِ وَالنُّبُوَّةِ ﴿وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ﴾ مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ لِاَنَّ خَلْفَكُمْ تَبَعٌ لَّكُمْ فَاِثْمُهُمْ عَلَيْكُمْ ﴿وَلَا تَشْتَرُوْا﴾ تَسْتَبْدِلُوْا ﴿بِاٰيٰتِيْ﴾ الَّتِيْ فِيْ كِتَابِكُمْ
مِنْ نَّعْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴿ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ عِوَضًا يَّسِيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا اَىْ لَا تَكْتُمُوْهَا خَوْفَ فَوَاتِ مَاتَاْخُذُوْنَهٗ مِنْ
سَفِلَتِكُمْ ﴿وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ (۴۱)﴾ خَافُوْنِ فِيْ ذٰلِكَ دُوْنَ غَيْرِيْ ﴿وَلَا تَلْبِسُوا﴾ تَخْلِطُوْا ﴿الْحَقَّ﴾ الَّذِىْ
اَنْزَلْتُ عَلَيْكُمْ ﴿بِالْبَاطِلِ﴾ الَّذِىْ تَفْتَرُوْنَهٗ ﴿وَ﴾ لَا ﴿تَكْتُمُوا الْحَقَّ﴾ نَعْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴿وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ (۴۲)﴾ اَنَّهٗ حَقٌّ ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (۴۳)﴾ صَلُّوْا مَعَ الْمُصَلِّيْنَ
مُحَمَّدٍ ﷺ وَّاَصْحَابِهٖ ؓ وَنَزَلَ عَلٰى عُلَمَائِهِمْ وَقَدْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاَقْرِبَائِهِمُ الْمُسْلِمِيْنَ اُثْبُتُوْا عَلٰى دِيْنِ
مُحَمَّدٍ ﷺ فَاِنَّهٗ حَقٌّ ﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ﴾ بِالْاِيْمَانِ بِمُحَمَّدٍ ﷺ ﴿وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ﴾
تَتْرُكُوْنَهَا فَلَا تَاْمُرُوْنَهَا بِهٖ ﴿وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ﴾ التَّوْرَاةَ وَفِيْهَا الْوَعِيْدُ عَلٰى مُخَالَفَةِ الْقَوْلِ الْعَمَلَ
﴿اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۴۴)﴾ سُوْءَ فِعْلِكُمْ فَتَرْجِعُوْنَ، فَجُمْلَةُ النِّسْيَانِ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ الْاِنْكَارِيِّ ﴿وَاسْتَعِيْنُوْا﴾
اُطْلُبُوا الْمَعُوْنَةَ عَلٰى اُمُوْرِكُمْ ﴿بِالصَّبْرِ﴾ الْحَبْسِ لِلنَّفْسِ عَلٰى مَا تَكْرَهُ ﴿وَالصَّلٰوةِ﴾ اَفْرَدَهَا بِالذِّكْرِ
تَعْظِيْمًا لِشَاْنِهَا وَفِي الْحَدِيْثِ كَانَ ﷺ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ بَادَرَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقِيْلَ الْخِطَابُ لِلْيَهُوْدِ لَمَّا عَاقَبَهُمْ
عَنِ الْاِيْمَانِ الشَّرَهُ وَحُبُّ الرِّيَاسَةِ فَاُمِرُوْا بِالصَّبْرِ وَهُوَ الصَّوْمُ لِاَنَّهٗ يَكْسِرُ الشَّهْوَةَ وَالصَّلٰوةُ لِاَنَّهَا تُوْرِثُ
الْخُشُوْعَ وَتَنْفِي الْكِبْرَ ﴿وَاِنَّهَا﴾ اَيِ الصَّلٰوةَ ﴿لَكَبِيْرَةٌ﴾ ثَقِيْلَةٌ ﴿اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (۴۵)﴾ السَّاكِنِيْنَ اِلَى
الطَّاعَةِ ﴿الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ﴾ يُوْقِنُوْنَ ﴿اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ﴾ بِالْبَعْثِ ﴿وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (۴۶)﴾ فِي الْاٰخِرَةِ
فَيُجَازِيْهِمْ۔

ترجمہ

اے بنی اسرائیل......ا......(یعنی اولادِ یعقوب) یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا (یعنی تمہارے باپ دادا کو فرعون

Marfat.com

سے نجات دی، انکے لئے دریا پھاڑا، بادل کو سائبان کیا وغیرہ وغیرہ تاکہ تم میری اطاعت کر کے ان حسانات کا شکرادا کرو) اور میرا عہد پورا کرو......۲......(جو میں نے تمہارے باپ دادا سے سیدنا محمد ﷺ پر ایمان لانے کے بارے میں کیا تھا) میں تمہارا عہد پورا کرونگا (جو میں نے تمہارے آباء واجداد سے کیا تھا سیدنا محمد ﷺ پر ایمان کی صورت میں جنت میں داخلہ کا ثواب عطا فرما کر) اور خاص میرا ہی ڈر رکھو (یعنی وعدہ خلافی پر مجھ ہی سے ڈرو نہ کہ کسی اور سے) اور ایمان لاؤ اس پر جو (قرآن) میں نے اتارا، اسکی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے (یعنی توریت، جو توحید اور نبوت میں قرآنِ کریم ہی کے موافق ہے) اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو (اہل کتاب میں سے، اسلئے کہ تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کرینگے اور انکا گناہ بھی تم پر ہی ہوگا)۔

اور دام (یعنی عوض) نہ لو میری (ان) آیتوں کے بدلے (جو تمہاری کتابوں میں محمد ﷺ کی نعت کے سلسلے میں ہیں) تھوڑے (یعنی دنیا کے اس معمولی مال کے عوض یعنی ان آیاتِ مبارکہ کو نہ چھپاؤ اس اندیشہ سے کہ کہیں تم اپنے نچلے طبقے کے لوگوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کو کھو نہ بیٹھو) اور مجھ ہی سے ڈرو (یعنی اس بات پر میرے سوا کسی سے نہ ڈرو) اور نہ ملاؤ (یعنی خلط ملط نہ کرو) حق سے (جو میں نے تم پر اتارا) باطل کو (جو تم گھڑتے ہو) اور حق (یعنی محمد ﷺ کے اوصاف کو) نہ چھپاؤ حالانکہ تم جانتے ہو (کہ وہ سچے نبی ہیں) اور نماز......۳......قائم رکھو اور زکوۃ......۴......دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع......۵......کرو (یعنی حضرت سیدنا محمد ﷺ اور انکے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھو۔

یہ آیتِ مبارکہ یہودی علماء کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنے مسلمان قرابت داروں کو کہتے تھے کہ اسی دین محمدی پر ثابت قدم رہو کہ یہی دین سچا ہے) کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو (یعنی محمد ﷺ پر ایمان لانے کا) اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو (یعنی اپنی جانوں کو چھوڑ دیتے ہو کہ انہیں اس بھلے کام کا حکم نہیں دیتے ہو) حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو (یعنی توریت کو کہ جس میں قول بلا عمل پر وعید مذکور ہے) تو کیا تمہیں عقل نہیں (اپنے برے فعل کی کہ باز آؤ، استفہام انکاری کا محل جملہ تنسون ہے)۔

اور مدد چاہو (اپنے کاموں پر) صبر......۶......(یعنی اپنے نفس کو برے کام سے روک کر) اور نماز سے (نماز کا یہاں خصوصیت کے ساتھ ذکر اس کی عظمتِ شان کی وجہ سے ہے، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ نبی پاک ﷺ کو جب کوئی دشوار کام پیش آتا تو فوراً نماز ادا فرماتے، ایک قول کے مطابق یہ خطاب یہودیوں سے ہے جنہیں حرص اور دنیا کی محبت نے ایمان سے روکے رکھا تو انہیں صبر یعنی روزے کا حکم دیا گیا کیونکہ روزہ کسر شہوت ہوتا ہے اور نماز کا حکم اس لئے دیا گیا کیونکہ اس سے تواضع پیدا ہوتا ہے اور برائی دور ہوتی ہے) اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے (کبیرۃ بمعنی ثقیلۃ ہے) مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں (یعنی جو فرمانبرداری نیکی کے کام پر دولتِ سکون پاتے ہیں) جنہیں یقین ہے (یظنون، یوقنون کے معنی میں ہے) کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے (مرنے کے بعد اٹھائے جانے کے وقت) اور اسی کی طرف پھرنا (ہے یعنی آخرت میں اسی کی جانب لوٹنا ہے اور وہی انہیں جزاء دیگا)۔

ترکیب

Marfat.com

﴿یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ﴾

یا: حرف ندا قائم مقام ادعو فعل اسمیں انا ضمیر مستتر فاعل...... بنی اسرائیل: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ندائیہ...... اذکروا: فعل وفاعل...... نعمتی: مرکب اضافی موصوف...... التی انعمت علیکم: موصول صلہ ملکر صفت، جو موصوف سے ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء۔

﴿وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِکُمۡ وَاِیَّایَ فَارۡهَبُوۡنِ﴾

و: عاطفہ...... اوفوا بعھدی: فعل بافاعل وظرف لغو، جملہ فعلیہ ہوکر (اذکروا نعمتی) پر معطوف ہے...... اوف بعھدکم: فعل مضارع بافاعل وظرف لغو، جملہ فعلیہ جواب امر...... و: عاطفہ...... ایای: ضمیر منصوب منفصل مفعول مقدم...... ف: عاطفہ زائدہ...... ارھبون: فعل وفاعل ومفعول ومفعول مقدم ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمۡ﴾

و: عاطفہ...... امنوا: فعل بافاعل...... ب: جار...... ما انزلت: موصول صلہ ملکر ذوالحال...... مصدقا: اسم فاعل اسمیں ھو ضمیر فاعل...... لما معکم: ظرف لغو، شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال حال ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو...... امنو فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَا تَکُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ کَافِرٍۭ بِهٖ﴾

و: عاطفہ...... لا: ناھیہ...... تکونوا: فعل ناقص، واو ضمیر اسم...... اول: مضاف...... کافر بہ: شبہ جملہ مضاف الیہ، ملکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہے "امنوا" پر۔

﴿وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوۡنِ﴾

و: عاطفہ...... لا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا: فعل نہی اپنے فاعل، ظرف لغو اور مرکب توصیفی مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر لا تکونوا پر معطوف ہے...... وایَّایَ: مفعول مقدم...... ف: زائدہ...... اتقُوۡن: فعل بافاعل ومفعولین جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَکۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾

و: عاطفہ...... لاتلبسوا الحق بالباطل: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... تکتموا: میں لائے نہی محذوف یعنی لا تکتموا...... واؤ ضمیر ذوالحال...... الحق: مفعول...... وانتم تعلمون: حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، جملہ فعلیہ۔

﴿وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ﴾

و: عاطفہ...... اقیموا الصلوۃ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... واتوا الزکوۃ: معطوف اول...... وارکعوا مع الراکعین: معطوف ثانی، جملہ معطوفہ۔

﴿اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ﴾

Marfat.com

اَتَامُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ: ہمزہ استفہامیہ، فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو جملہ فعلیہ، معطوف علیہ......و: عاطفہ
تنسون: فعل، واوضمیر ذوالحال......وانتم تتلون الکتب: جملہ اسمیہ حال، جوذوالحال سے ملکر فاعل...... انفسکم: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ، معطوف۔

﴿اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾

اَ: حرفِ استفہام......ف: عاطفہ......لا تعقلون: فعل بافاعل جملہ فعلیہ۔

﴿وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّهَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ﴾

و: عاطفہ......استعینوا: فعل بافاعل......ب: جار......الصبر: معطوف علیہ......و: عاطفہ......الصلوۃ: ذوالحال......و: حالیہ......انها لکبیرۃ: جملہ اسمیہ مستثنیٰ منہ......الا: حرف استثناء......علی الخاشعین: شبہ جملہ ہوکر مستثنیٰ، جو مستثنیٰ منہ سے ملکر حال، ذوالحال حال ملکر معطوف، جو معطوف علیہ سے ملکر مجرور، ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾

الذین: موصول......یظنون: فعل وفاعل......انهم ملقوا ربهم: معطوف علیہ...... وانهم الیہ راجعون: معطوف، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ، صلہ، موصول صلہ ملکر خاشعین کی صفت۔

شانِ نزول

☆......ولا تلبسوا الحق ......☆ یہ آیت کعب بن اشرف اور دوسرے رؤساء وعلماءِ یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی قوم کے جاہلوں اور کمینوں سے ٹکے وصول کر لیتے اور ان پر سالانے مقرر کرتے تھے، انہوں نے پھلوں اور نقد مالوں میں اپنے حق معین کر لئے تھے، انہیں اندیشہ ہوا کہ توریت میں جو حضور سید عالم ﷺ کی نعت وصفات ہے اگر اسکو ظاہر کریں تو قوم حضور ﷺ پر ایمان لے آئی گی اور انکی پرسش نہ رہے گی، یہ تمام منافع جاتے رہیں گے، اس لئے انہوں نے اپنی کتابوں میں تغیر کی اور حضور ﷺ کی نعت کو بدل ڈالا، جب ان سے لوگ دریافت کرتے کہ توریت میں حضور ﷺ کے کیا اوصاف مذکور ہیں تو وہ چھپا لیتے اور ہرگز نہ بتاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......اتامرون الناس ......☆ علماء یہود سے انکے مسلمان رشتے داروں نے دینِ اسلام کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے کہا تم اس دین پر قائم رہو، حضور ﷺ کا دین حق اور کلام سچا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ایک قول یہ ہے کہ آیت ان یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مشرکینِ عرب کو حضور ﷺ کے معبوث ہونے کی خبر دی تھی اور حضور ﷺ کی اتباع کرنے کی ہدایت کی تھی، پھر جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو یہ ہدایت کرنے والے حسد سے خود کافر ہو گئے، اس پر انہیں توبیخ کی گئی۔

تشریح و توضیح و اغراض

Marfat.com

لفظِ اسرائیل پر بحث:

۱......لفظِ اسرائیل قرآن مجید فرقان حمید میں (43) مرتبہ آیا ہے۔

اس لفظ کے بارے میں علامہ شیخ سلیمان الجمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اضافت کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور عجمہ و علم ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے اور ترکیب میں عبد اللہ کے مثل مرکب اضافی ہے، اسرا عبرانی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی عبد کے ہیں اور ایل سے مراد اللہ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا بندہ)، یہ بھی منقول ہے کہ اسراء، الاسر سے مشتق ہے جسکے معنی قوت کے ہیں، چنانچہ اس پورے لفظ سے مراد وہ بندہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے قوت عطا فرمائی ہو۔ (جمل، ج ۱، ص ٦٦)

یہود کا اللہ تعالیٰ سے عہد اور اللہ تعالیٰ کا یہود سے عہد:

۲......یہود سے اللہ تعالیٰ نے یہ عہد لیا کہ وہ حضور اکرم ﷺ پر ایمان لائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنا عہد پورا کریگا یعنی انکو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص۹)

نماز:

۳......نماز کا ذکر سورہ بقرہ میں کل نو مرتبہ آیا ہے۔

احادیث مبارکہ سے نماز کی فضلیت:

☆......حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا: ''بارگاہِ ربوبیت میں کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نماز کو اسکے اوقات میں ادا کرنا۔'' میں نے مزید عرض کی: ''پھر کونسا؟'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''والدین کے ساتھ بھلائی کرنا۔'' میں نے پھر پوچھا: ''پھر کونسا؟'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں مزید بھی دریافت فرماتا لیکن حضور سرورِ دو عالم ﷺ کے ادب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے رک گیا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالیٰ، ص ٦٤)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی نمازیں اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے روزے کفارہ ہیں بشرطیکہ ان کے مابین کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔'' (مشکوۃ المصابیح، ص۵۷)

☆......انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے، جس کے دروازے کے پاس ہی کوئی نہر ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا کوئی میل باقی رہے گا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! کوئی میل باقی نہ رہے گا۔'' تو آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی برکت سے خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوات الخمس کفارۃ، ص ۹۰)

☆......حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''نماز ایک بہترین عمل ہے جو اس میں

Marfat.com

اضافہ کر سکے وہ ضرور اضافہ کرے"۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب فضل الصلوۃ، ج۲، ص۵۱۵)

☆...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دے دوں گا" میں نے عرض کی وہ چھ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا "نماز، زکوۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان"۔

(طبرانی اوسط، ج۳، ص۳۹۶)

زکوۃ:

۴...... قرآن مجید میں لفظ زکوۃ (32) مرتبہ آیا ہے۔

زکوۃ کا لغوی معنی زیادتی ہے اور شرعی معنی یہ ہے کہ مخصوص مال کا مخصوص گروہ کا مالک بنا دینا۔ (التعریفات، ص۱۱۷)

علامہ بدرالدین عینی اس کی بڑی عمدہ تعریف کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ **ایتاء جزء من النصاب الحولی الی فقیر غیر هاشمی** یعنی سال گزر جانے کے بعد معین نصاب میں کے حصے کو غیر ہاشمی فقیر کا بنیت زکوۃ دینا۔ (عمدۃ القاری، ج۸، ص۲۲۳)

☆...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو کچھ عربوں نے بعض احکام کو ماننے سے انکار کر دیا، حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کی: "آپ لوگوں سے کیسے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ میں اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک کہ وہ لا اله الا الله نہ کہہ دیں، پھر جس نے یہ کلمہ کہہ دیا اس نے اپنے مال و جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر جو اللہ تعالیٰ کا حق اور حساب اس پر ہو۔" حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: "میں ان لوگوں سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے، خدا کی قسم! اگر انہوں نے اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی دینے سے انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر میں ضرور ان سے لڑوں گا۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الذکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ص۲۸۹)

رکوع:

۵...... چونکہ یہودیوں کی نماز میں رکوع نہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی نماز سے احتراز کرتے ہوئے نماز کو رکوع سے تعبیر فرمایا، نماز کی ادائیگی کو رکوع کے ساتھ مقید کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہود اکیلے نماز ادا کیا کرتے تھے، اس آیتِ مبارکہ میں مسلمانوں کو نماز باجماعت کا حکم دیا گیا کیونکہ نماز باجماعت پڑھنے میں کئی فائدے ہیں، بعض نے اسی آیتِ مبارکہ سے جماعت کا واجب ہونا بھی مراد لیا ہے۔ (روح المعانی، الجزء الاول، ص۳۳٤)

صبر:

٦...... کسی چیز کو تنگی میں روک لینے کو صبر کہتے ہیں اور یہ بھی کہ انسانی عقل اور شریعت جس بات کا تقاضا کرے اس پر نفس کو روک لینا بھی صبر کہلاتا ہے۔ (المفردات، ص۲۷۷)

مفسرین کرام رحمھم اللہ تعالیٰ نے صبر کے بارے میں مختلف اقوال ذکر فرمائے ہیں، تفسیر خازن میں ہے کہ طلب آخرت پر صبر

Marfat.com

سے مراد نفس کو لذتوں اور نافرمانیوں سے روکنا ہے، ایک قول کے مطابق صبر سے مراد روزہ ہے، اسلئے کہ اس میں بھی نفس کو کھانے پینے اور دیگر لذتوں سے روکنا پایا جاتا ہے، نیز اس میں انکسار نفسی بھی پائی جاتی ہے، جبکہ ایک قول کے مطابق اس سے مراد فقر النفس کی ادائگی ہے۔ (حاشیہ، ج۱، ص۲۷)

☆......☆ وغیر ذالک: یعنی ان نعمتوں کی تعداد جو کہ آل فرعون پر کی گئیں نو ۹ ہیں جو کہ مفسر جلال نے ﴿و اذ انجینا کم من آل فرعون (البقرۃ ۴۹)﴾ کے تحت ذکر کی ہیں۔

فی التوراۃ: یعنی توریت اور انجیل، توریت کے نام کے ساتھ اختصار اس لئے کیا کہ انجیل احکام کے لحاظ سے توریت کی طرح ہی قابل تعظیم تھی۔

بمو الفتہ: اس میں با سببیہ ہے۔

فی التوحید و النبوۃ: یعنی غیر اعمال فرعیہ میں۔

خوف فوات ما تاخذونہ من سفلتکم: اس کا بیان شان نزول میں ﴿و لا تلبسوا الحق﴾ کے تحت ملاحظہ فرمالیں۔

الذی تفترونہ: یعنی اختراع نہ کرو جیسا کہ امام بیضاوی نے ذکر کیا۔

نعت محمد: اس جملے میں ایک سوال کے جواب کی جانب اشارہ ہے، وہ سوال یہ ہے کہ حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ ہی حق کو چھپاؤ، ان دونوں جملوں کے مابین کوئی مغایرت نہیں ہے پھر ایک کا دوسرے پر عطف کیسے ہے؟ حاصل یہ ہے کہ یہاں دونوں حق لفظاً اور معناً متغایر ہیں اور پہلے حق سے مراد تورات اور دوسرے حق سے مراد نعت محمد ﷺ ہے۔

صلوا مع المصلین: پس نماز باجماعت پڑھو، اس جملے میں کوئی تکرار نہیں، اور نماز کو رکوع سے تعبیر اس لئے کیا کہ یہود کا رد ہو جائے کہ ان کی نماز میں رکوع نہیں ہوتا، پس نتیجہ یہ نکلا کہ رکوع والی باجماعت نماز پڑھو۔

و کانوا یقولون لاقربائھم: یہودی علماء یہ بات خفیہ طور پر کہا کرتے تھے، بیضاوی میں ہے کہ یہودی علماء خفیہ طور پر اتباع محمد کا حکم دیتے اور خود پیروی نہ کرتے۔

تترکونھا: ترک کو نسیان کے ساتھ تعبیر کیا اس لئے کہ نسیان کی وجہ سے کسی چیز کا ترک کرنا لازم آتا ہے، المختصر۔

و فیھا الوعید: میں واو حالیہ ہے۔

الشرہ: یعنی حرص، اور ایک نسخہ میں الشرہ کے بجائے الشھوۃ ہے۔

ثقیلۃ: یعنی شاق ہے، یعنی مشرکین پر شاق ہے کہ تم انہیں نماز کی جانب بلاؤ۔

الساکنین: یعنی نماز کی جانب مائل ہونے والے مراد ہیں۔ (الجمل، ج۱، ص۶۶ وغیرہ)

بان تشکروھا: یعنی (اپنا مال) اس جگہ خرچ کرو جس جگہ خرچ کرنے میں تمہارا رب راضی ہوتا ہو۔

و حبس النفس ما تکرہ: مصائب، طاعات اور ترک معصیت سے، پس صبر کی تین اقسام ہیں، مصیبت پر صبر کرنا، طاعت پر دوام

Marfat.com

کے ذریعے صبر کرنا، معصیت کے کاموں پر صبر کرنا کہ معصیت نہ ہونے پائے، اور کامل درجہ یہ ہے کہ تمام ہی امور پر صبر متحقق ہو جائے۔

افردها بالذكر: اس لئے کہ نماز صبر میں داخل ہے، پس عام کے بعد خاص کا ذکر کیا اس لئے کہ نماز تمام اقسام کی عبادتوں کی جامع ہے، اس میں تسبیح، تہلیل، تکبیر، ذکر اور سید عالم ﷺ کی نماز یعنی رکوع اور سجود بھی شامل ہے۔

وفی الحدیث: سید عالم ﷺ نے معراج پر بعض ملائکہ کو قیام کی حالت میں، بعض کو رکوع کی حالت میں دیکھا تو خواہش ہوئی کہ ان سب کی کوئی جامع عبادت میسر آجائے تو سید عالم ﷺ کو نماز کا تحفہ دیا گیا۔ (صاوی، ج۱، ص۶۶ وغیرہ)

رکوع نمبر ۶

﴿یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ﴾ بِالشُّکۡرِ عَلَیۡهَا بِطَاعَتِیۡ ﴿وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ﴾ اَیۡ اٰبَآءَکُمۡ ﴿عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ(۴۷)﴾ عَالَمِیۡ زَمَانِهِمۡ ﴿وَاتَّقُوۡا﴾ خَافُوۡا ﴿یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ﴾ فِیۡهِ ﴿نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡـًٔا﴾ وَهُوَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَةِ ﴿وَلَا یُقۡبَلُ﴾ بِالتَّاءِ وَالۡیَاءِ ﴿مِنۡهَا شَفَاعَةٌ﴾ اَیۡ لَیۡسَ لَهَا شَفَاعَةٌ فَتُقۡبَلُ فَمَا لَنَا مِنۡ شَافِعِیۡنَ ﴿وَّلَا یُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ﴾ فِدَاءٌ ﴿وَّلَا هُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ(۴۸)﴾ یُمۡنَعُوۡنَ مِنۡ عَذَابِ اللّٰهِ ﴿وَ﴾ اذۡکُرُوۡا ﴿اِذۡ نَجَّیۡنٰکُمۡ﴾ اَیۡ اٰبَآئَکُمۡ وَالۡخِطَابُ بِهٖ وَبِمَا بَعۡدَهٗ الۡمَوۡجُوۡدِیۡنَ فِیۡ زَمَنِ نَبِیِّنَا ﷺ بِمَا اَنۡعَمَ عَلٰۤی اٰبَائِهِمۡ تَذۡکِیۡرًا لَّهُمۡ بِنِعۡمَةِ اللّٰهِ لِیُؤۡمِنُوۡا ﴿مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ﴾ یُذِیۡقُوۡنَکُمۡ ﴿سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ﴾ اَشَدَّهٗ، وَالۡجُمۡلَةُ حَالٌ مِّنۡ ضَمِیۡرِ نَجَّیۡنٰکُمۡ ﴿یُذَبِّحُوۡنَ﴾ بَیَانٌ لِّمَا قَبۡلَهٗ ﴿اَبۡنَآءَکُمۡ﴾ اَلۡمَوۡلُوۡدِیۡنَ ﴿وَیَسۡتَحۡیُوۡنَ﴾ یَسۡتَبۡقُوۡنَ ﴿نِسَآءَکُمۡ﴾ لِقَوۡلِ بَعۡضِ الۡکَهَنَةِ لَهٗ اَنَّ مَوۡلُوۡدًا یُّوۡلَدُ فِیۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَائِیۡلَ یَکُوۡنُ سَبَبًا لِّذَهَابِ مُلۡکِکَ ﴿وَفِیۡ ذٰلِکُمۡ﴾ اَلۡعَذَابِ اَوِ الۡاِنۡجَاءِ ﴿بَلَآءٌ﴾ اِبۡتِلَاءٌ وَّاِنۡعَامٌ ﴿مِّنۡ رَّبِّکُمۡ عَظِیۡمٌ(۴۹)﴾ وَ﴿اُذۡکُرُوۡا﴾ ﴿اِذۡ فَرَقۡنَا﴾ فَلَقۡنَا ﴿بِکُمۡ﴾ بِسَبَبِکُمۡ ﴿الۡبَحۡرَ﴾ حَتّٰی دَخَلۡتُمُوۡهُ هَارِبِیۡنَ مِنۡ عَدُوِّکُمۡ ﴿فَاَنۡجَیۡنٰکُمۡ﴾ مِنَ الۡغَرَقِ ﴿وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ﴾ قَوۡمَهٗ مَعَهٗ ﴿وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ(۵۰)﴾ اِلٰی اِنۡطِبَاقِ الۡبَحۡرِ عَلَیۡهِمۡ ﴿وَاِذۡ وٰعَدۡنَا﴾ بِاَلِفٍ وَّدُوۡنَهَا ﴿مُوۡسٰۤی اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَةً﴾ نُّعۡطِیۡهِ عِنۡدَ اِنۡقِضَائِهَا التَّوۡرٰةَ لِتَعۡمَلُوۡا بِهَا ﴿ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ﴾ اَلَّذِیۡ صَاغَهٗ لَکُمُ السَّامِرِیُّ اِلٰهًا ﴿مِنۡۢ بَعۡدِهٖ﴾ اَیۡ بَعۡدَ ذِهَابِهٖ اِلٰی مِیۡعَادِنَا ﴿وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ(۵۱)﴾ بِاتِّخَاذِهٖ لِوَضۡعِکُمُ الۡعِبَادَةَ فِیۡ غَیۡرِ مَحَلِّهَا ﴿ثُمَّ عَفَوۡنَا عَنۡکُمۡ﴾ مَحَوۡنَا ذُنُوۡبَکُمۡ ﴿مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ﴾ اَلۡاِتِّخَاذِ ﴿لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ(۵۲)﴾ نِعۡمَتَنَا عَلَیۡکُمۡ ﴿وَاِذۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ﴾ اَلتَّوۡرَاةَ ﴿وَالۡفُرۡقَانَ﴾ عَطۡفُ عَلٰی تَفۡسِیۡرٍ اَیِ الۡفَارِقُ بَیۡنَ الۡحَقِّ وَالۡبَاطِلِ وَالۡحَلَالِ وَالۡحَرَامِ ﴿لَعَلَّکُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ(۵۳)﴾ بِهٖ مِنَ الضَّلَالِ ﴿وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِهٖ﴾ اَلَّذِیۡنَ عَبَدُوا الۡعِجۡلَ ﴿یٰقَوۡمِ اِنَّکُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ بِاتِّخَاذِکُمُ الۡعِجۡلَ﴾ اِلٰهًا ﴿فَتُوۡبُوۡۤا اِلٰی بَارِئِ

Marfat.com

کُمْ﴾ خَالِقُكُمْ مِنْ عِبَادَتِهِ ۔ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ﴾ اَیْ لِیَقْتُلَ الْبَرِیْءُ مِنْكُمُ الْمُجْرِمَ ﴿ذٰلِكُمْ﴾ اَلْقَتْلُ ﴿خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ﴾ فَوَفَّقَكُمْ لِفِعْلِ ذٰلِكَ وَاَرْسَلَ عَلَيْكُمْ سَحَابَةً سَوْدَآءَ لِئَلَّا يُبْصِرَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَيَرْحَمَهُ حَتّٰى قُتِلَ مِنْكُمْ نَحْوُ سَبْعِيْنَ اَلْفًا ﴿فَتَابَ عَلَيْكُمْ﴾ قَبِلَ تَوْبَتَكُمْ ﴿اِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (۵۴)﴾ ﴿وَاِذْ قُلْتُمْ﴾ وَقَدْ خَرَجْتُمْ مَعَ مُوْسٰى لِتَعْتَذِرُوا اِلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ الْعِجْلِ وَسَمِعْتُمْ كَلَامَهُ ﴿يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً﴾ عِيَانًا ﴿فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ﴾ اَلصَّيْحَةُ فَمُتُّمْ ﴿وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (۵۵)﴾ مَاحَلَّ بِكُمْ ﴿ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ﴾ اَحْيَيْنَاكُمْ ﴿مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (۵۶)﴾ نِعْمَتَنَا بِذٰلِكَ ﴿وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ﴾ سَتَرْنَاكُمْ بِالسَّحَابِ الرَّقِيْقِ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ فِي التِّيْهِ ﴿وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ﴾ فِيْهِ ﴿الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى﴾ هُمُ التَّرَنْجَبِيْنُ وَالطَّيْرُ السُّمَانٰى بِتَخْفِيْفِ الْمِيْمِ وَالْقَصْرِ وَقُلْنَا ﴿كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ وَلَا تَدَّخِرُوْا فَكَفَرُوْا بِالنِّعْمَةِ وَادَّخَرُوْا فَقُطِعَ مِنْهُمْ ﴿وَمَا ظَلَمُوْنَا﴾ بِذٰلِكَ ﴿وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (۵۷)﴾ لِاَنَّ وَبَالَهُ عَلَيْهِمْ ﴿وَاِذْ قُلْنَا﴾ لَهُمْ بَعْدَ خُرُوْجِهِمْ مِنَ التِّيْهِ ﴿ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ﴾ بَيْتَ الْمَقْدِسِ اَوْ اَرِيْحَا ﴿فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا﴾ وَّاسِعًا لَا حَجْرَ فِيْهِ ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ﴾ اَیْ بَابَهَا ﴿سُجَّدًا﴾ مُنْحَنِيْنَ ﴿وَقُوْلُوْا﴾ مَسْاَلَتُنَا ﴿حِطَّةٌ﴾ اَیْ اَنْ تَحُطَّ عَنَّا خَطَايَانَا ﴿نَغْفِرْ﴾ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ مَبْنِيًّا لِّلْمَفْعُوْلِ فِيْهِمَا ﴿لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ (۵۸)﴾ بِالطَّاعَةِ ثَوَابًا ﴿فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا﴾ مِنْهُمْ ﴿قَوْلًا غَيْرَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهُمْ﴾ فَقَالُوْا حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ وَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اِسْتَاهِهِمْ ﴿فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا﴾ فِيْهِ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الْمُضْمَرِ مُبَالَغَةً فِیْ تَقْبِيْحِ شَانِهِمْ ﴿رِجْزًا﴾ عَذَابًا طَاعُوْنًا ﴿مِنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (۵۹)﴾ بِسَبَبِ فِسْقِهِمْ اَیْ خُرُوْجِهِمْ عَنِ الطَّاعَةِ فَهَلَكَ مِنْهُمْ فِیْ سَاعَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ اَقَلُّ۔

ترجمہ

اے اولادِ یعقوب یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا (یعنی ان نعمتوں پر میری اطاعت بجالاتے ہوئے شکر کرو) اور یہ کہ تمہیں (یعنی تمہارے آباء کو) بڑائی دی اس سارے زمانے پر (یعنی انکے سارے زمانے پر) اور ڈرو (یعنی خوف کرو) اس دن سے جس دن کوئی جان ...... دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی (اس سے مراد قیامت کا دن ہے) اور نہ مانی جائے (یقبل یاء اور تاء دونوں کے ساتھ ہے) کافر کے لئے کوئی سفارش (یعنی کافروں کیلئے کوئی سفارش نہ ہوگی کہ قبول کی جائے، ایک دوسری جگہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کفار کا قول فما لنا من شافعین نقل کیا) اور نہ کچھ (فدیہ) لیکر اس کی جان چھوڑی جائے اور نہ انکی مدد ہو (یعنی نہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے روکے جائیں) اور (یاد کرو) جب ہم نے تم کو نجات بخشی (یعنی تمہارے آباء کو، یہ اور مابعد خطاب ہمارے نبی ﷺ کے زمانے کے یہودیوں

Marfat.com

کیلئے ہے، ان نعمتوں کے تذکرہ کے طور پر جو ہم نے انکے آباء پر کیں اس لئے کیا گیا ہے تا کہ وہ ایمان لے آئیں) فرعون ......۲...... والوں سے کہ وہ چکھاتے (یسومونکم بمعنی یذیقونکم ہے) برا عذاب......۳...... (یعنی سخت ترین، یہ جملہ انجینا کم کی ضمیر سے حال ہے) ذبح کرتے ہیں......۴...... (یہ ماقبل کا بیان ہے) تمہارے (نومولود) بیٹوں کو اور زندہ (یعنی باقی رکھتے) ہیں تمہاری بیٹیوں کو (ان چند کاہنوں کے اس قول کے مطابق کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری بادشاہی کے زوال کا سبب بنے گا) اور اس میں (یعنی عذاب یا نجات میں) بلا (یعنی آزمائش یا انعام) ہے تمہارے رب کی طرف سے بڑی۔

(یاد کرو) اور جب ہم نے پھاڑ دیا (فرقنا بمعنی فلقنا ہے) تمہارے لیے (بکم میں باء سببیہ ہے) دریا کو (یہاں تک کہ تم اپنے دشمنوں سے بھاگتے ہوئے اس میں داخل ہو گئے) تو تمہیں بچا لیا (غرق ہونے سے) اور فرعون والوں کو (یعنی اسے اسکی قوم کے ساتھ) ڈبو دیا......۵...... اور تم دیکھ رہے تھے (یعنی ان پر دریا کا مل جانا) اور جب ہم نے وعدہ فرمایا (واعدنا، الف اور غیر الف دونوں کیساتھ ہے) موسیٰ سے چالیس رات کا......۶...... (یعنی ہم اسے اس مدت کے اختتام پر توریت عطا کریں گے تا کہ تم اس پر عمل کرو) پھر تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی (جسے سامری نے تمہارے لیے بطورِ معبود بنایا تھا) اسکے پیچھے (یعنی حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ہمارے وعدہ کے مطابق چلے جانے کے بعد) اور تم ظالم تھے (یعنی تم نے اس بچھڑے کو معبود بنا کر عبادت کو غیر محل میں رکھ کر ظلم کیا) پھر ہم نے تمہیں (تمہارے گناہ مٹا کر، تمہیں) معافی دی اسکے بعد (یعنی بچھڑے کو معبود بنانے کے بعد) کہ کہیں تم احسان مانو (ہماری تم پر کی گئی نعمتوں کا) اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب (یعنی توریت) عطا کی اور حق و باطل میں تمیز کر دینا (واو عطف تفسیری ہے یعنی حق و باطل اور حلال و حرام میں فرق کرنے والی کتاب عطا کی) کہ کہیں تم (اسکے ذریعے گمراہی سے) راہ پر آؤ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا (یعنی ان لوگوں سے جنہوں نے بچھڑے کی پوجا کی تھی) اے میری قوم! تم نے بچھڑا (کو معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو (یعنی اپنے خالق کی عبادت کرو) تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو......۷...... (یعنی تم میں سے غیر مجرم، مجرم کو قتل کرے) یہ (یعنی قتل کرنا) تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے (تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسکی توفیق دی اور تم پر کالا بادل بھیجا تا کہ تم ایک دوسرے کو دیکھ کر رحم نہ کرو یہاں تک کہ تم میں سے ستر ہزار افراد قتل کر دیئے گئے) تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی (فتاب علیکم بمعنی قبل توبتکم ہے) بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

اور جب تم نے کہا (یعنی جب تم بچھڑے کی عبادت کرنے کے گناہ کی معذرت کرنے کے لئے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بارگاہِ ربوبیت کی طرف عذر پیش کرنے کیلئے نکلے اور تم نے اس کا کلام بھی سنا تو اس وقت کہا) اے موسیٰ! ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک اپنی آنکھوں سے خدا کو نہ دیکھ لیں (جھرۃ بمعنی عیانا ہے) تو تمہیں کڑک نے آلیا (یعنی چنگھاڑ نے جس سے تمہاری جان ہی نکل گئی) اور تم دیکھ رہے تھے (جو اس نے تم پر اتارا) پھر ہم نے تمہیں زندہ کیا (بعثنکم بمعنی احیینا کم ہے) تمہارے مرنے کے بعد کہ کہیں تم احسان مانو (ہماری اس نعمت پر) اور ہم نے ابر......۸...... کو تمہارا سائبان کیا (یعنی تمہیں مقام تیہ میں سورج کی طمازت سے محفوظ رکھنے کے لئے باریک بادل کے ساتھ ڈھانپ دیا) اور تم پر اتارا (اس مقام میں) من اور سلوی......۹...... (من ترنجبین کی طرح شیریں چیز ہوتی

Marfat.com

ہے اور سلوی سے مراد ایک آسمانی پرندہ ہے، من میم کی تخفیف اور قصر کے ساتھ ہے، پھر ہم نے ارشاد فرمایا) کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں (یعنی ان کا ذخیرہ نہ کرو، تو انہوں نے کفرانِ نعمت کیا اور ذخیرہ کرنا شروع کر دیا تو وہ نعمت ان سے روک دی گئی) اور انہوں نے (ذخیرہ کر کے) کچھ ہمارا نہ بگاڑا، ہاں اپنی ہی جانوں کو بگاڑ کرتے ہیں (اس لئے اسکا وبال انہیں پر ہیں) اور جو ہم نے فرمایا (ان سے مقام تیہ سے نکلنے کے بعد) بستی میں جاؤ (اس سے مراد بیت المقدس یا مقام اریحا ہے) پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ (یعنی کشادہ ہو کر بغیر کسی روک ٹوک کے) اور داخل ہو دروازے میں (یعنی مقام اریحا کے دروازے میں) سجدہ کرتے ہوئے (یعنی تواضع کرتے ہوئے) اور کہو (جس لفظ کے کہنے کا ہم نے مطالبہ کیا یعنی) ہمارے گناہ معاف ہوں (یعنی ہم سے ہماری خطائیں معاف فرمادے) ہم بخش دیں گے (سورہ توبہ میں یہ لفظ یغفر ہے، یعنی یہ یاء اور تاء دونوں کے ساتھ مستعمل ہے) تمہاری خطائیں اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو (انکی طاعت پر ثواب) اور زیادہ دیں تو (ان لوگوں میں سے) ظالموں نے بدل دی بات اس کے سوا جو کی گئی تھی (اور انہوں نے کہا حبة فی شعرہ یعنی بال میں دانہ اور سرین کو رگڑتے ہوئے داخل ہوئے) تو ہم نے ظالموں پر (یہاں انکی قبیح حالت کے بیان میں مبالغہ کرتے ہوئے اسم ضمیر کی بجائے اسم ظاہر لایا گیا) عذاب اتارا (طاعون کا) آسمان سے، بدلہ انکی بے حکمی کا (یعنی انکے اطاعت الٰہی نہ کرنے کے سبب، پس وہ ایک ساعة میں ستر ہزار یا اس سے کچھ کم ہلاک ہوگئے)۔

ترکیب

﴿يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ﴾

یبنی اسرائیل: جملہ فعلیہ ندائیہ......اذکروا: فعل با فاعل......نعمتی التی انعمت علیکم: موصوف صفت ملکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......انی فضلتکم علی العالمین: جملہ معطوف، ملکر مفعول، ملکر جملہ مقصود بالنداء۔

﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْــــًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ﴾

و: عاطفہ......اتقوا: فعل وفاعل......یوما: موصوف......لا تجزی نفس عن نفس شیئا و لا یقبل منها شفاعة: معطوف علیہ معطوف ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾

و: عاطفہ......لایؤخذ: فعل مجہول......منها: ظرف لغو......عدل: نائب الفاعل، ملکر جملہ فعلیہ......و: عاطفہ......لا: برائے نفی......هم ینصرون: مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ﴾

و: عاطفہ......اذ: ظرفیہ مضاف......نجینکم: فعل وفاعل ومفعول......من: جار......ال فرعون: ذوالحال......یسومونکم سوء العذاب: جملہ فعلیہ مبدل منہ......یذبحون ابنائکم ویستحیون نسائکم: معطوف معطوف علیہ ملکر بدل، ملکر حال، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، نجینا جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ، ملکر اذکروا کی ظرف، جو اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ﴾

و: مستانفہ......فی ذلکم: ظرف مستقر خبر مقدم......بلاء: موصوف......من ربکم: صفتِ اول......عظیم: صفتِ ثانی، موصوف دونوں صفات سے ملکر مبتدا موخر، جو اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰکُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ﴾

و: عاطفہ......اذ: ظرفیہ مضاف......فرقنا بکم البحر: جملہ معطوف علیہ......فانجینکم: معطوف اول...... واغرقنا: فعل، نا: ضمیر ذوالحال......وانتم تنظرون: حال، ملکر فاعل......ال فرعون: مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ثانی، ملکر مضاف الیہ، جو مضاف سے ملکر اذکروا فعل محذوف کا ظرف مستقر، ملکر معطوف ہے (اذنجینکم) پر۔

﴿وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾

و: عاطفہ......اذ: ظرفیہ مضاف......واعدنا: فعل وفاعل......موسی: مفعول......اربعین لیلة: ممیز تمیز ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......ثم: عاطفہ......اتخذتم العجل ...... الخ: جملہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مضاف الیہ، جو مضاف سے ملکر ظرف مستقر، فعل محذوف اذکروا کا، ملکر معطوف ماقبل (اذنجینکم) پر۔

﴿ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْکُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ﴾

ثم: عاطفہ......عفونا: فعل وفاعل......عن: جار......کم: ضمیر ذوالحال......لعلکم تشکرون: حال، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو اول......من بعد ذلک: ظرف لغو ثانی......عفونا، اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف (ثم اتخذتم) پر۔

﴿وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾

و: عاطفہ......اذ: ظرفیہ مضاف ......اتینا: فعل، نا ضمیر ذوالحال......لعلکم تهتدون: حال، ملکر فاعل......موسی: مفعول اول......الکتاب والفرقان: معطوف علیہ معطوف سے ملکر مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مضاف الیہ، ملکر ظرف مستقر اذکروا کا، ملکر معطوف ہے (واذوعدنا) پر۔

﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ﴾

و: عاطفہ......اذ: ظرفیہ مضاف......قال موسی لقومه: فعل بافاعل ومتعلق قول......یاقوم: جملہ ندائیہ......انکم ظلمتم ......الخ: جملہ اسمیہ مقصود بالنداء، ملکر مقولہ، جو قول سے ملکر مضاف الیہ، ملکر ماقبل پر معطوف۔

﴿فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ﴾

ف: تعلیلہ......توبوا الی بارئکم: فعل بافاعل وظرف لغو جملہ فعلیہ ...فاقتلوا انفسکم: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ﴾

Marfat.com

ذلکم: مبتدا.....خیر: اسم تفضیل،ہو ضمیر فاعل.....لکم: ظرف لغو.....عند بارئکم: مفعول فیہ،ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾

فتاب علیکم: جملہ فعلیہ،محذوف جملہ ففعلتم ماامرکم پر معطوف ہے.....انه: حرف مشبہ واسم.....هو التواب الرحیم: مبتدا اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً﴾

و: عاطفہ.....اذ: مضاف.....قلتم: قول.....یاموسیٰ: جملہ ندائیہ.....لن نومن لک: فعل وفاعل وظرف لغو..... حتی: جار.....نری الله جهرة: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مؤول ہوکر مجرور،ملکر ظرف لغو،یہ سب ملکر مقصود بالنداء،ملکر مقولہ،جوقول سے ملکر مضاف الیہ،ملکر محذوف فعل اذکروا کا ظرف مستقر،ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ﴾

ف: عاطفہ.....اخذت: فعل.....کم: ضمیر ذوالحال.....وانتم تنظرون: حال.....الصعقة: فاعل،ملکر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

ثم: عاطفہ.....بعثنا: فعل وفاعل.....کم: ذوالحال.....لعلکم تشکرون: حال،ملکر مفعول.....من بعد موتکم: ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف۔

﴿وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى﴾

و: عاطفہ.....ظللناعلیکم الغمام: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول جملہ فعلیہ..... و: عاطفہ.....انزلنا علیکم المن والسلوی: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول جملہ فعلیہ۔

﴿كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾

کلوا: فعل بافاعل.....من: جار.....طیبت: مضاف.....ما رزقناکم: موصول صلہ ملکر مضاف الیہ،ملکر مجرور،ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾

و: عاطفہ.....ماظلمونا: فعل نفی وفاعل ومفعول.....و: حالیہ.....لکن: حرف استدراک.....کانوا: فعل ناقص،واو ضمیر اسم.....انفسهم: مفعول مقدم.....یظلمون: فعل بافاعل ومفعول مقدم جملہ فعلیہ ہوکر خبر،ملکر جملہ فعلیہ، ماظلمونا کے فاعل سے حال،ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا﴾

Marfat.com

و: عاطفہ......اذ: مضاف......قلنا: قول......ادخلوا هذه القرية: فعل بافاعل ومفعول فیہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ......

ف: عاطفہ......کلوا منها: فعل وفاعل وظرف لغو......حیث شئتم: فاعل سے حال......رغدا: مفعول مطلق، سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، ملکر مضاف الیہ، ملکر ظرف مستقر اذکر و فعل محذوف کا۔

﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾

و: عاطفہ......ادخلوا الباب: فعل وفاعل ومفعول......سجدا: فاعل سے حال، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف۔

﴿وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

وقولوا: قول......حطة، مبتدا محذوف مسالتنا کی خبر، جملہ اسمیہ مقولہ......نغفر لكم خطيكم: جملہ فعلیہ جواب امر......

و: استینافیہ......سنزيد المحسنين: جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ﴾

ف: استئنافيه ......بدّل: فعل......الذين ظلموا: فاعل......قولا: موصوف......غير: مضاف......الذى قيل لهم: موصول صلہ ملکر مضاف الیہ، ملکر صفت، ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾

ف: عاطفہ......انزلنا: فعل وفاعل......على الذين ظلموا: ظرف لغو......رجزا من السماء: مفعول......بما كانوا يفسقون: ظرف لغو ثانی، ملکر جملہ فعلیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

نفس:

۱......آیت میں نفس کا ذکر دو مرتبہ آیا ہے، پہلے نفس سے مومن مراد ہے اور دوسرے سے کافر ہے۔ (خزائن العرفان، حاشیہ ۸۰)

نفس سے مراد روح حیوانی ہے یعنی نفس ایک ایسا جوہر ہے جو بدن کی چمک دمک کا باعث ہوتا ہے، موت کے وقت اس کی روشنی بدن کے ظاہر و باطن سے ختم ہو جاتی ہے جبکہ نیند کی حالت میں صرف ظاہری روشنی ختم ہوتی ہے نہ کہ باطنی، پس ثابت ہوا کہ نیند اور موت ہم جنس ہیں، موت انقطاع کلی کا نام ہے جبکہ نیند انقطاع ناقص کا۔ (التعريفات، ص ۱۹۲)

فرعون کا تعلق کس علاقے سے تھا؟:

۲......فرعون عمالقہ (یعنی قبطی قوم) کے بادشاہ کو کہتے ہیں جو کہ عمليق بن لاوذ بن ارم بن سام بن نوح کی نسل سے ہوتے تھے، جیسا کہ ایرانیوں کے بادشاہ کا نام کسری اور رومیوں کے بادشاہ کا نام قیصر ہوتا تھا، (حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے زمانے کے) فرعون کے نام کے بارے میں اکثر مفسرین کرام کی رائے ہے کہ اس کا نام وليد بن معصب بن ريان تھا جسکی عمر چار سو برس سے زیادہ تھی اور یہی مشہور قول ہے۔ (الجمل، ج ۱، ص ۷٤)

Marfat.com

فرعون کے بنی اسرائیل پر عذابات:

۳۔۔۔۔۔عذاب سب ہی برے ہوتے ہیں لیکن سُوْءَ الْعَذَاب وہ عذاب کہلائیگا جو سب سے زیادہ سخت ہو۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''بنی اسرائیل فرعون کی خدمت بجالانے کے اعتبار سے کئی اقسام میں منقسم تھے، ان میں سے طاقتور و توانا افراد کا ایک گروہ پہاڑوں سے پتھر کاٹتا تو دوسرا گروہ فرعون کے محلات کی تعمیر کرنے کے لئے ان پتھروں اور مٹی وغیرہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتا، تیسرا گروہ مٹی سے اینٹیں بنا کر انہیں پختہ بناتا، ایک گروہ بڑھئی کا کام کرتا تو ایک لوہے کا کام سرانجام دیتا۔ پس ان میں سے جو کمزور ہوتے ان پر فرعون نے جزیہ مقرر کر رکھا تھا، نیز بنی اسرائیل کی عورتیں فرعون کے لئے ریشم کات کر اس سے کپڑا بنتی تھیں۔ (الجمل، ج۱، ص ۷۵)

فرعون کا بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنا:

۴۔۔۔۔۔ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں: ''کاہنوں نے فرعون کو بتایا تھا کہ ''بنی اسرائیل میں اس سال ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کا تختہ الٹ دے گا۔'' پس فرعون نے ہر ہزار عورتوں پر ایک سو آدمی متعین کر دیئے، یعنی ہر سو پر دس اور ہر دس پر ایک مقرر کر کے حکم دیا: ''شہر میں ہر حاملہ عورت کی نگرانی کرتے رہو، جب وہ بچہ جنے تو اگر وہ بچہ مذکر ہو تو اسے قتل کر دو اور اگر مؤنث ہو تو چھوڑ دو۔'' (در منثور، ج۱، ص ۱۳۳)

نجاتِ بنی اسرائیل اور غرقِ آلِ فرعون:

۵۔۔۔۔۔عمرو بن میمون الاودی سے مروی ہے کہ ''جب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام بنی سرائیل کو لیکر روانہ ہوئے تو فرعون کو یہ اطلاع دی گئی، اسنے کہا: ''جب تک صبح کا مرغ اذان نہ دے لے اس وقت تک انکا تعاقب نہ کرو۔'' راوی فرماتے ہیں کہ ''خدا کی قدرت ایسی کہ اس رات مرغ نے اذان ہی نہ دی یہاں تک کہ صبح ہوگئی، صبح فرعون نے ایک بکری منگوا کر ذبح کی اور کہا کہ میرے کلیجی کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے چھ لاکھ قبطیوں کا لشکر تیار ہو جانا چاہئے، چنانچہ اسکے فارغ ہونے سے پہلے لشکر تیار ہو گیا، حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام بحکمِ الٰہی جب ساحلِ سمندر پر پہنچے تو آپ کے ایک ساتھی جس کا نام یوشع بن نون تھا نے پوچھا: ''اب آپ کے رب کا امر کدھر کو ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''تمہارے سامنے ہے۔'' اور سمندر کی طرف اشارہ فرمادیا، یہ سن کر یوشع نے اپنا گھوڑا سمندر میں ڈال دیا اور گہرے پانی تک جا پہنچے اور جب غوطہ کھانے لگے تو واپس لوٹ آئے اور پھر پوچھا: ''آپ کے رب کا حکم کس طرف ہے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! نہ آپ نے جھوٹ بولا اور نہ آپ سے جھوٹ بولا گیا۔'' اسی جملے کی تین مرتبہ تکرار کی، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنا عصا سمندر پر ماریں، انہوں نے اپنا عصا سمندر پر مارا تو سمندر پھٹ گیا اور پانی کا ہر حصہ بڑے پہاڑ کی مانند ہو گیا اور درمیان میں راستہ نمودار ہو گیا، حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے پیروکار بخیریت دوسرے کنارے پر پہنچ گئے، فرعون نے بھی ان کا پیچھا کیا، جب وہ سب اس سمندری راستے میں اتر چکے تو اللہ تعالیٰ نے سمندر کو پہلی حالت پر کر دیا اور سارا لشکر چشمِ زدن میں ڈوب گیا۔ (ابن کثیر، ج۱، ص ۱۱۷)

یہ واقعہ بحرِ قلزم کا ہے جس کے دونوں کناروں کے مابین چار فرسخ کا فاصلہ تھا، جو کہ ایک قول کے مطابق بحرِ فارس کے

Marfat.com

کنارے پر یا بحر ماورائے مصر پر واقع ہے، اسکو اساف بھی کہتے ہیں۔ (خازن، ج ۱، ص ٤٥)

مدتِ وعدہ:

۶...... جب بنی اسرائیل فرعون کی ہلاکت کے بعد مصر لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے عطائے توریت کا وعدہ فرمایا، اسکے لئے ایک ماہ ذوالقعدۃ اور دس دن ذوالحجہ کی مدت متعین فرمائی۔ اس مدت کو صرف راتوں کا نام دیا جس کی وجہ یہ ہے کہ مہینوں کا آغاز راتوں سے ہی ہوتا ہے۔ (بیضاوی، ج ۱، ص ۱۰۱)

بنی اسرائیل کی توبہ:

۷...... بنی اسرائیل کی توبہ کی صورت یہ بیان فرمائی جا رہی ہے کہ ان میں سے غیر مجرم، مجرم کو قتل کرے۔

امام خازن اس آیتِ مبارکہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں: ''اگر آپ یہ اعتراض کریں کہ توبہ تو قبیح فعل پر ندامت اور دوبارہ اس برے فعل کی طرف نہ لوٹنے کے عزم کا نام ہے، توبہ کا یہ مفہوم قتل کے مخالف ہے تو توبہ کی تفسیر قتل کے ساتھ کیسے کی جا سکتی ہے؟

پھر اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہاں توبہ کی تفسیر قتل کے ساتھ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کامل توبہ قتل ہی کے ذریعے ہوگی۔ نیز چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ مرتد کی توبہ قتل ہے، تو اب اگر آپ یہ اعتراض کریں کہ توبہ کرنے والا تو قتل نہیں کیا جاتا اور انہوں نے توبہ کر لی تھی تو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا تقاضا یہ تھا کہ مرتد کو قتل کیا جائے، پھر یہ حکم یا تو عام تھا یا پھر ان لوگوں کے حق میں خاص تھا جنہوں نے بچھڑے کی پوجا کی تھی ﴿ذٰلكم خير لكم عند بارئكم﴾ یعنی قتل اور اس کی تکلیف کو برداشت کرنا ان کے لئے اس لئے لازم تھا کہ موت ان کے لئے ضروری ہو چکی تھی، پس حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے انہیں ایک دوسرے کو قتل کرنے کا حکم دیا تو کہنے لگے: ''ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کریں گے۔'' چنانچہ وہ پنڈلیوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھ گئے، تو ان سے کہا گیا جس نے اپنی پنڈلیوں سے بندھا ہوا کپڑا کھولا یا اپنا ہاتھ قاتل کی طرف بڑھایا یا اپنے ہاتھ یا پاؤں کے ساتھ اسے روکا تو وہ ملعون ہوگا اور اس کی توبہ بھی مردود ہوگی۔ پس قوم خنجر اور تلواریں لے کر آ گئی، جب وہ ان کی جانب متوجہ ہوئے تو ہر کسی نے اپنے سامنے اپنے بھائی، بیٹے، عزیز یا دوست وغیرہ کو دیکھا تو انکے دل نرم پڑنے لگے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنا ممکن نہ رہا۔

پس انہوں نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی: ''ہم یہ کام کیسے سرانجام دیں؟'' تو انکی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے ایک سیاہ بادل بھیجا تاکہ وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں، شام تک قتل کا یہ بازار گرم رہا، جب بہت سے لوگ قتل ہو گئے تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام نے عاجزی و انکساری سے دعا فرمائی: ''اے میرے پروردگار عزوجل! بنی اسرائیل ہلاک و برباد ہو گئے، لہٰذا باقی بچ جانے والوں کو درگزر فرما دے۔'' پس اللہ تعالیٰ نے بادل کو ہٹا دیا اور انہیں قتل کرنے سے رک جانے کا حکم ارشاد فرمایا، جب بادل چھٹا تو ہزاروں لوگ قتل ہو چکے تھے۔

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مقتولین کی تعداد ستر (70) ہزار تھی۔'' پس حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر

Marfat.com

یہ شاق گزرا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: ''کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا پروردگار عزوجل قاتل اور مقتول دونوں کو جنت میں داخل فرمادے، چنانچہ جوان میں قتل ہوئے وہ شہید اور جو بچ گئے وہ بخش دیے گئے۔

(تفسیر خازن، ج ۱، ص ۴۶ تا ۴۷)

غمام کسے کہتے ہیں؟

۸.....غمام اس سفید بادل کو کہتے ہیں جس میں پانی نہ ہو۔ (در منثور، ج ۱، ص ۱۳۶)

من و سلوی:

۹.....منّ و سلوی سے کیا مراد ہے اس بارے میں مفسرینِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال مختلف ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆.....مَنّ سے مراد ہر وہ نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقامِ تیہ میں بنی اسرائیل پر فرمائی اور ان کے پاس یہ نعمتیں بغیر کسی محنت ومشقت کے آئیں، اسی قول کو زجاج نے بھی اختیار کیا ہے جس کی تائید اس حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے: ''کھمبی اس مَنّ ہی کی ایک صورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمائی۔'' (روح المعانی الجزء الاول، ص ۳۵۷)

☆.....مَنّ سے مراد ایسی شراب ہے جو ان پر شہد کی مثل آسمان سے نازل ہوتی جسے وہ پانی کے ساتھ ملا کر پیتے تھے۔

(در منثور، ج ۱، ص ۱۳۷)

☆.....سدوسی نے تذکرہ کیا ہے کہ ''لغتِ کنانہ میں سلوی سے مراد شہد ہے۔'' (روح المعانی الجزء الاول، ص ۳۵۸)

☆.....سلوی سے مراد ایک بٹیر کی مانند پرندہ ہے جس کی خاصیت یہ ہے کہ اس کا گوشت کھانے سے سخت دل نرم پڑ جاتے ہیں، وہ پرندہ بادل کی کڑک سن کر مر جاتا ہے، جیسا کہ ابابیل سردی کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے اسے الہام فرمایا کہ وہ ان سمندری جزیروں میں بسیرا کرلے جن میں نہ تو بارش ہوتی ہے اور نہ ہی بادلوں کی کڑک، یہاں تک کہ بارش اور گرج ختم ہو جائے پس اس کے بعد وہ پرندہ ان جزیروں سے نکل کر زمین میں پھیل جاتا ہے۔ (الجمل، ج ۱، ص ۸۲)

☆.....☆ **بالشکر علیھا**: یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ان کے دین میں داخل ہونا، اور انہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کسی اور کی جانب نسبت کرنے میں فائدہ نہ ہوگا۔

ای ابائکم: اس جملے میں مضاف کے حذف ہونے کی جانب اشارہ ہے، تو فضل ان (یعنی بنی اسرائیل) کے آباء واجداد میں ثابت ہے نہ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے، پس ان کا کفر پر مصر رہنا معاشی بے ترتیبی اور بدانتظامی کا سا معاملہ ہے۔

بما انعم علی ابایھم: اور ان سے دس نعمتوں کا وعدہ فرمایا جس کی انتہا کا بیان ﴿واذا ستسقی﴾ میں ہے۔

یذیقونکم: یعنی فرعون انہیں دائمی طور پر برا عذاب چکھاتا تھا۔

لقولہ بعض الکھنۃ: یہاں کاہنوں نے فرعون کو جس بات کا خدشہ پیش کیا تھا اس کا ذکر ہم نے ماقبل میں کر دیا ہے۔

او الانجاء: یعنی نعمت پر شکر نہ کرنا، پس اس اعتبار سے الانجاء بلاء کو کہتے ہیں، اور بلاء کا اطلاق خیر وشر دونوں پر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا﴿ونبلوكم بالشر والخير فتنة﴾۔

اربعين ليلة: اس کا بیان ماقبل عنوان ''مدت وعدہ'' کے عنوان سے ہو چکا ہے۔

السامری: اس کا نام موسی تھا، یہ ولد الزنا تھا اس کی ماں قوم کے خوف سے اسے پہاڑ میں چھوڑ کر چلی گئی، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کی پرورش کی اور اسے اپنی انگلیوں سے دودھ پلاتے اس وجہ سامری انہیں پہچانتا تھا، اور سامری نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اس وجہ سے بھی پہچانا کہ اس نے دیکھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے پاؤں جہاں لگتے اس زمین سے سبزہ اگنے لگتا، اس نے لوگوں سے زیورات ادھار لئے ہوئے تھے لہذا ان زیوات کا بچھڑا بنا کر اس کے منہ میں گھوڑے کے ٹاپ سے لگی ہوئی مٹی ڈال دی جس سے آواز پیدا ہونے لگی، کہا جاتا ہے کہ سامری منافق تھا، تمام بنی اسرائیل میں سے بارہ ہزار کو چھوڑ کر سبھی بچھڑے کی پوجا میں لگ گئے۔

الصيحة: یعنی فرشتے نے ان پر آواز بلند کی، یعنی ان پر آگ نازل ہوئی جس نے انہیں جلا دیا اور جمع کا صیغہ اس لئے استعمال کیا کہ ان میں سے ہر ایک کو یہ مصیبت پہنچی۔

الترنجبين والطير السماني: اس کا بیان ماقبل من و سلوی کے حوالے سے کر دیا۔

اريحاء: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ارشاد فرمایا کہ اس بستی سے مراد مقام اریحاء ہے جو کہ جبارین کا علاقہ ہے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ اس میں قوم عاد کے بقیہ ماندہ لوگ رہتے تھے جنہیں عمالقہ کہتے ہیں اور ان کا سردار عوج بن عنق تھا۔

اى بابها: یعنی مقام اریحا یا بیت المقدس کے دروازے میں سے سجدہ کرتے ہوئے، مقام اریحا یا بیت المقدس کے سات دروازے تھے، باب سے مراد مسجد کے باب یعنی دروازے ہیں جنہیں یہاں باب الحطۃ کہا گیا ہے۔

على استاههم: ستہ کی جمع ہے اس سے مراد سرین کے بل گھسٹنا ہے۔ (صاوی، ج ۱، ص ۶۹ وغیرہ)

عالمى زمانهم: من وسلوی، دریا کا پھٹ جانا، بادل کا سایہ کرنا اور توبہ کی قبولیت وغیرہ امور جو کہ خاص انہی کی حوالے سے ذکر کئے جاتے ہیں۔

اى ليس لها شفاعة فتقبل: معنی یہ ہے کہ کافر کے لئے اصلاً شفاعت نہیں ہونی چاہیے چہ جائے کہ قبول کی جائے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ نفس مومن کی کافروں کے بارے میں شفاعت معتبر نہیں ہے۔

فهلك منهم: یعنی جس بستی میں وہ تھے اسی میں ہلاک ہو گئے، پس یہ وبا مقام تیہ میں ان کے سوا کسی اور کے لئے حلال نہ ہوئی۔

ستر ناكم بالسحاب الرقيق: یعنی جہاں جاتے بادل ان کے ساتھ ہوتا، چاہے رات میں سفر کریں یا دن میں بادل ان کے ساتھ ہم وقت رہتا، اور رات کے وقت میں ان پر روشنی اترتی جس کی ضیاء میں وہ رات کا سفر طے کرتے، اور ان کے کپڑے نہ پھٹتے اور نہ ہی بوسیدہ ہوتے۔ (الجمل، ج ۱، ص ۷۲ وغیرہ)

Marfat.com

رکوع نمبر ۷

﴿وَ﴾ اذْكُرْ ﴿اِذِاسْتَسْقٰى مُوْسٰى﴾ اَىْ طَلَبَ السُّقْيَا ﴿لِقَوْمِهٖ﴾ وَقَدْ عَطِشُوْا فِى التِّيْهِ ﴿فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ﴾ وَهُوَ الَّذِىْ فَرَّ بِثَوْبِهٖ خَفِيْفٌ مُّرَبَّعٌ كَرَاْسِ الرَّجُلِ رُخَامٍ اَوْ كِذَّانٍ فَضَرَبَهٗ ﴿فَانْفَجَرَتْ﴾ اِنْشَقَّتْ وَسَالَتْ ﴿مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا﴾ بِعَدَدِ الْاَسْبَاطِ ﴿قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ﴾ سِبْطٌ مِّنْهُمْ ﴿مَّشْرَبَهُمْ﴾ مَوْضِعَ شُرْبِهِمْ فَلَا يُشْرِكُهُمْ فِيْهِ غَيْرُهُمْ وَقُلْنَا لَهُمْ ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ(۶۰)﴾ حَالٌ مُّؤَكِّدَةٌ لِعَامِلِهَا مِنْ عَثِىَ بِكَسْرِ الْمُثَلَّثَةِ اَفْسَدَ ﴿وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ﴾ اَىْ نَوْعٍ مِّنْهُ ﴿وَّاحِدٍ﴾ وَّهُوَ الْمَنُّ وَالسَّلْوٰى ﴿فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا﴾ شَيْئًا ﴿مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنْ﴾ لِلْبَيَانِ ﴿بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا﴾ حِنْطَتِهَا ﴿وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ﴾ لَهُمْ مُوْسٰى ﴿اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى﴾ اَخَسُّ ﴿بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ﴾ اَشْرَفُ اَىْ تَاْخُذُوْنَهٗ بَدَلَهٗ وَالْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ فَاَبَوْا اَنْ يَّرْجِعُوْا فَدَعَا اللّٰهَ فَقَالَ تَعَالٰى ﴿اِهْبِطُوْا﴾ اِنْزِلُوْا ﴿مِصْرًا﴾ مِنَ الْاَمْصَارِ ﴿فَاِنَّ لَكُمْ﴾ فِيْهِ ﴿مَّا سَاَلْتُمْ﴾ مِنَ النَّبَاتِ ﴿وَضُرِبَتْ﴾ جُعِلَتْ ﴿عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ﴾ الذُّلُّ وَالْهَوَانُ ﴿وَالْمَسْكَنَةُ﴾ اَىْ اَثَرُ الْفَقْرِ مِنَ السُّكُوْنِ وَالْخِزْىِ فَهِىَ لَازِمَةٌ لَهُمْ وَاِنْ كَانُوْا اَغْنِيَاءَ لُزُوْمَ الدِّرْهَمِ الْمَضْرُوْبِ لِسِكَّتِهٖ ﴿وَبَآءُوْا﴾ رَجَعُوْا ﴿بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ﴾ اَىِ الضَّرْبُ وَالْغَضَبُ ﴿بِاَنَّهُمْ﴾ اَىْ بِسَبَبِ اَنَّهُمْ ﴿كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ﴾ كَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى ﴿بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾ اَىْ ظُلْمًا ﴿ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ(۶۱)﴾ يَتَجَاوَزُوْنَ الْحَدَّ فِى الْمَعَاصِىْ وَكَرَّرَهٗ لِتَاْكِيْدٍ۔

ترجمہ

اور (یاد کرو) جب موسی نے پانی مانگا (یعنی پانی طلب کیا) اپنی قوم......۱...... کیلئے (اس حال میں کہ وہ مقام تیہ میں پیاسے تھے) تو ہم نے فرمایا اس پتھر......۲...... پر اپنا عصا مارو (اس سے مراد وہ پتھر ہے جو آپ کے کپڑے لیکر بھاگا تھا، مربع سے کچھ کم آدمی کے سر کے برابر وہ پتھر سنگ مرمر یا کسی اور قسم کا نرم پتھر تھا، جب حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے اس پر اپنا عصا مارا) تو بہہ نکلے (پھوٹ کر بہہ نکلے) فوراً اس میں سے بارہ چشمے (قبیلوں کی تعداد کے مطابق) اور جان لیا ہر گروہ نے (یعنی ہر قبیلے نے) اپنا گھاٹ (یعنی اپنے پینے کی جگہ، پس وہ اپنے پانی میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے اور ہم نے ان سے کہا) کھاؤ اور پیو خدا کا دیا اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو (مفسدین حال مؤکدہ ہے اس کا عامل عثی ہے، جو کہ ثاء کے کسرہ کے ساتھ بمعنی افسد ہے)

اور جب تم نے کہا اے موسی......۳......ہم سے ایک کھانے (کی ایک قسم یعنی من وسلوی) پر ہرگز صبر نہ ہوگا، تو آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے نکالے (چیزیں) زمین کی اگائی ہوئی (مِن بیانیہ ہے) کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں (فومہا بمعنی

Marfat.com

حنطتھا ہے)اور مسور اور پیاز ،فرمایا(ان سے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے) کیا ادنی چیز کو مانگتے ہو(ادنی بمعنی اخس ہے) بہتر کے بدلے (یعنی اشرف واعلی کے بدلے گھٹیا شے لیتے ہو، ہمزہ انکار کیلئے ہے، تو انہوں نے رجوع کرنے سے انکار کردیا، پس حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) اترو(اھبطوا بمعنی انزلوا ہے) کسی شہر میں (یعنی کسی بھی شہر میں) وہاں تمہیں ملے گا (یعنی اس شہر میں) جو تم نے مانگا (یعنی سبزیاں) اور مقرر کردی گئی (یعنی لازم قرار دے دی گئی)ان پر خواری (یعنی ذلت ورسوائی)اور محتاجی (یعنی فقر کے آثار ،لفظ مسکنت سین کے سکون کے ساتھ بمعنی ناداری کے ہے، یہ ناداری کے آثار ان پر لازم ہوئے خواہ ان میں سے کوئی غنی ہی کیوں نہ ہو کہ جس طرح سکے کیلئے ٹھپہ لازم ہوتا ہے)اور لوٹے (باء وا بمعنی رجعوا ہے) خدا کے غضب میں ، یہ (ذلت ورسوائی اور فقر کا ان پر لازم کرنا ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب فرمانا) بدلہ تھا اسکا (یعنی اس وجہ سے تھا کہ) وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے اور انبیاء (جیسے حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام اور حضرت سیدنا یحیی علیہ السلام) کو ناحق شہید کرتے (یعنی ظلماً شہید کرتے) یہ بدلہ تھا انکی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا (یعنی وہ نافرمانی میں حد سے تجاوز کرنے والے تھے ،اسم اشارہ کی تکرار تاکید کے لئے ہے)

ترکیب

﴿وَاِذِاسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ﴾

و: عاطفہ......اذ: مضاف......استسقی موسی لقومہ: فعل با فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ...... ف: عاطفہ......قلنا: قول...... اضرب بعصاک الحجر: جملہ فعلیہ مقولہ، جو قول سے ملکر مضاف الیہ، مضاف سے ملکر اذکر و فعل محذوف کا ظرف۔

﴿فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ﴾

ف: فصیحیہ......انفجرت: فعل......منہ: ظرف لغو......اثنتا عشرۃ: ممیّز...... عینا: تمیز، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ...... قد: للتحقیق ...... علم: فعل...... کل اناس: فاعل...... مشربھم: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴾

کلوا: فعل امر معطوف علیہ......واشربوا من رزق اللہ: معطوف، ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ...... و: عاطفہ...... لاتعثوا: فعل نہی، واو ضمیر ذوالحال......مفسدین: حال، ملکر فاعل...... فی الارض: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ﴾

و: عاطفہ......اذ: مضاف......قلتم: قول...... یا موسی: جملہ فعلیہ ندائیہ...... لن نصبر: فعل و فاعل......علی طعام واحد: ظرف لغو، ملکر مقصود بالنداء، ملکر مقولہ، ملکر مضاف الیہ، ملکر اذکر و فعل محذوف کا ظرف۔

﴿فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا﴾

ف: استئنافیہ...... ادع لنا ربک: فعل اس میں انت ضمیر مستتر فاعل اپنے متعلق اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ...... یخرج لنا: فعل وفاعل ومتعلق......مماتنبت الارض: جار مجرور مبدل منہ......من: جار...... بقلھا: معطوف علیہ...... وقثائھا

Marfat.com

وفومها وعدسها وبصلها: معطوفات، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر بدل، بدل مبدل منہ ملکر ظرف لغو، یخرج فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ جواب امر۔

﴿قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ﴾

قال: قول...... أ: حرف استفہام...... تستبدلون: فعل وفاعل...... الذی هو ادنی: موصول صلہ ملکر مفعول...... بالذی هو خیر: ظرف لغو، جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ﴾

اهبطوا مصرا: فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ انشائیہ...... ف: تعلیلیہ...... انّ: حرف مشبہ...... لکم: ظرف مستقر خبر مقدم ...... ماسالتم: موصول صلہ ملکر اسم، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب امر۔

﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾

و: استئنافیہ ......ضربت: فعل مجہول...... علیهم: ظرف لغو......الذلة والمسکنة: معطوف علیہ با معطوف نائب فاعل، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ...... و: عاطفہ...... باء وا: فعل وفاعل...... ب: جار...... غضب: موصوف......من الله: ظرف، صفت، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾

ذلک: مبتدا...... ب: جار...... انّ: حرف مشبہ بالفعل...... هم: اسم...... کانوا: فعل ناقص واسم...... یکفرون بآیات الله: معطوف علیہ...... ویقتلون النبیین بغیر الحق: معطوف، ملکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر پھر خبر، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾

ذلک: مبتدا...... ب: جار...... ما: موصولہ...... عصوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... وکانوا یعتدون: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر ثابت کیلئے، ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

تشریح و توضیح و اغراض

تعدادِ بنی اسرائیل:

۱...... ان کی تعداد چوپایوں کے علاوہ چھ لاکھ تھی اور جائے رہائش بارہ میل اراضی پر پھیلی ہوئی تھی۔

(روح المعانی، الجزء الاول، ص۳۶۷)

حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کا پتھر:

۲...... حضرت ابو وہب فرماتے ہیں: ''وہ پتھر معین نہیں تھا بلکہ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کسی بھی پتھر پر عصا مارتے تو اس سے

Marfat.com

چشمے ابل پڑتے۔ ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ وہ پتھر خاص تھا جو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے تھیلے میں ہر وقت رہتا تھا، جب بھی پانی کی حاجت ہوتی تو آپ اس پر اپنا عصا مارتے جس سے پانی بہ نکلتا اور جب بنی اسرائیل اپنی ضرورت کے مطابق اس سے پانی حاصل کر لیتے تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس پر عصا مارتے جس سے پانی نکلنا بند ہو جاتا۔ یہ بھی منقول ہے کہ یہ وہی پتھر ہے جو آپ کے کپڑے لے کر بھاگا تھا، پس حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور عرض کی: ''اس پتھر کو اپنے پاس رکھ لیں۔'' لہٰذا حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اسے اپنے تھیلے میں رکھ لیا اور جب بھی بنی اسرائیل پانی مانگتے تو آپ اس پر اپنا عصا مارتے۔ (الجمل، ج۱، ص۸۵)

یہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ایک معجزہ تھا کہ جہاں پانی کا نام ونشان تک نہ تھا وہاں سے بارہ قبیلوں کی بقدرِ ضرورت پانی نکالا، لیکن اس سے بھی زیادہ عجیب ترین معجزہ میرے آقا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے تو محض وہاں سے پانی نکالا جو کہ پانی کا منبع ہو سکتا ہے لیکن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی جگہ سے اپنے ماننے والوں کو سیراب فرمایا کہ جہاں پانی کیا پانی کے وجود کا بھی تصور نہیں کیا جا سکتا ہاں البتہ خون سیال کا حصول ممکن ہے چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاسے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیشان میں فریاد لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا: ''کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کی: ''ہمارے پاس اتنا پانی نہیں کہ جس سے ہم وضو بھی کریں اور پی بھی سکیں سوائے اس پانی کے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہے۔'' پس حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالے میں اپنا دست مبارک رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی چشموں کی مثل جاری ہو گیا۔'' راوی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس سے پیا اور وضو بھی کیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کتنے افراد تھے؟ تو انہوں نے بتایا: ''ہم پندرہ سو تھے، لیکن اگر ہم دس ہزار بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی تھا۔''

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ص ۶۰۰)

انبیائے کرام کی تعظیم اصلِ ایمان ہے:

۳..... بنی اسرائیل کا اپنے نبی علیہ السلام کو نام لیکر پکارنا یہ بھی نہایت ہی بے ادبی تھی۔ یا نبی اللہ، یا رسول اللہ اور کوئی کلمۂ تعظیم نہ کہا۔ جب انبیاء کا خالی نام لینا بے ادبی ہے تو انکو بشر کہنا یا ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہوگا، غرض انبیاء کرام کے ذکر میں بے تعظیمی کا شائبہ بھی ناجائز ہے۔ (خزائن العرفان، حاشیہ ۱۰۲)

☆...... طلب السقیا: یعنی دعا کے ذریعے لوگوں کے لئے پانی طلب فرمایا، استسقی میں سین طلب کے لئے ہے، اس لئے کہ استفعال کا خاصہ ہے یعنی اس میں طلب والا معنی پایا جا رہا ہے، اور الف یاء سے تبدیل شدہ ہے اصل میں السقی تھا، اور اس کا مفعول المستقی ہے جو کہ محذوف ہے۔

وقد عطشوا فی التیہ: اس جملہ حالیہ کے ذریعے اشارہ ہے کہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے کی جانب راجع ہے جب کہ وہ مقام تیہ میں تھے اور لوگوں کو پیاس نے آلیا۔

Marfat.com

وھو الذی فر: یعنی وہ پتھر (جو آپ علیہ السلام کے کپڑے لے کر) بھاگا۔

مربع: یعنی چاروں جانب سے مربع تھا اور ایک ذراع کے برابر تھا۔

و کذّان: قاموس میں ہے کہ وہ پتھر نرم تھا جیسا کہ گاڑے کا نرم پتھر ہو۔

من عثی: مصباح میں ہے کہ عثا یعثو اور عثی یعثی دوالگ ابواب سے ہیں، ایک قول یہ ہے کہ جو فساد پھیلانے میں شدت اختیار کرے وہ عاث کہلاتا ہے۔

شیئا: یخرج کا مفعول ہے اور مما میں ماکو مصدر یہ نہیں بنا سکتے اس لئے کہ مفعول محذوف ہے جو کہ الانبات سے متصف نہیں ہو سکتا کیونکہ الانبات مصدر ہے اور المخرج جوہر ہے۔

انزلوا: یعنی اس مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہو جاؤ جس کی تم طلب کرتے ہو، پس ھبوط یعنی مقام عالی سے مقام سافل کی جانب نزول کرنے کو خاص نہیں بلکہ مطلق ایک قطعہ زمین سے دوسری جانب منتقل ہونے کو کہتے ہیں۔

من السکون والخزی: یہود کے فقر کے آثار کا بیان ہے۔

وان کانوا اغنیاء: اسی لئے تم یہود کو غنی ہوتے ہوئے بھی فقیر ہی دیکھو گے اور ان کے نفس میں غنا نہیں پایا جاتا اور یہود کے سوا کسی کو مال کے لئے ذلیل اور حریص نہ پاؤ گے۔ (الجمل، ج ۱، ص ۸٤ وغیرہ)

بالذی ھو خیر: اس جملے میں اشارہ ہے کہ باء متروک پر داخل ہوتی ہے۔

ای نوع منہ: یعنی یہ اس سوال کے جواب میں ہے کہ کھانا تو دو قسموں (من اور سلوی) کی صورت میں تھا پھر اسے ایک ہی نوع کیوں کہا جاتا ہے؟ جواب اس کا یہ ہے کہ ایک نوع سے مراد وہ لذت ہے جو لذیذ کھانے سے بطور لذت حاصل ہوتی ہے وہ ایک ہی ہے۔

(صاوی، ج ۱، ص ۷۷)

۞۞۞۞۞

رکوع نمبر ۸

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ بِالْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلُ ﴿وَالَّذِيْنَ هَادُوْا﴾ هُمُ الْيَهُوْدُ ﴿وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ﴾ طَآئِفَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى ﴿مَنْ اٰمَنَ﴾ مِنْهُمْ ﴿بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ فِىْ زَمَنِ نَبِيِّنَا ﴿وَعَمِلَ صَالِحًا﴾ بِشَرِيْعَتِهٖ ﴿فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ﴾ اَىْ ثَوَابُ اَعْمَالِهِمْ ﴿عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۶۲)﴾ رُوْعِىَ فِىْ ضَمِيْرِ اٰمَنَ وَعَمِلَ لَفْظُ مَنْ فِيْمَا بَعْدَهٗ مَعْنَاهَا ﴿وَ﴾ اُذْكُرْ ﴿اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ﴾ عَهْدَكُمْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِى التَّوْرَاةِ ﴿وَ﴾ قَدْ ﴿رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ﴾ اَلْجَبَلَ، اِقْتَلَعْنَاهُ مِنْ اَصْلِهٖ عَلَيْكُمْ لَمَّا اَبَيْتُمْ قُبُوْلَهَا وَقُلْنَا ﴿خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ﴾ بِجِدٍّ وَّاجْتِهَادٍ ﴿وَاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ﴾ بِالْعَمَلِ بِهٖ ﴿لَعَلَّكُمْ

Marfat.com

﴿تَتَّقُوْنَ (۶۳)﴾ النَّارَ اَوِ الْمَعَاصِیَ ﴿ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ﴾ اَعْرَضْتُمْ ﴿مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ﴾ الْمِیْثَاقِ عَنِ الطَّاعَةِ ﴿فَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ﴾ لَکُمْ بِالتَّوْبَةِ اَوْ تَاخِیْرِ الْعَذَابِ ﴿لَکُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ (۶۴)﴾ اَلْهَالِکِیْنَ
﴿وَلَقَدْ﴾ لَامُ قَسَمٍ ﴿عَلِمْتُمُ﴾ عَرَفْتُمْ ﴿الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا﴾ تَجَاوَزُوا الْحَدَّ ﴿مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ﴾ بِصَیْدِ
السَّمَکِ وَقَدْ نَهَیْنَاهُمْ عَنْهُ وَهُمْ اَهْلُ اَیْلَةَ ﴿فَقُلْنَا لَهُمْ کُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِیْنَ (۶۵)﴾ مُبْعَدِیْنَ فَکَانُوْهَا
وَهَلَکُوْا بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ﴿فَجَعَلْنٰهَا﴾ اَیْ تِلْکَ الْعُقُوْبَةَ ﴿نَکَالًا﴾ عِبْرَةً مَّانِعَةً مِّنْ اِرْتِکَابِ مِثْلِ مَا عَمِلُوْا
﴿لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهَا وَمَا خَلْفَهَا﴾ اَیْ لِلْاُمَمِ الَّتِیْ فِیْ زَمَانِهَا وَبَعْدَهَا ﴿وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ (۶۶)﴾ اَللّٰهَ، خَصُّوْا
بِالذِّکْرِ لِاَنَّهُمُ الْمُنْتَفِعُوْنَ بِهَا بِخِلَافِ غَیْرِهِمْ ﴿وَ﴾ اُذْکُرْ ﴿اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ﴾ وَقَدْ قُتِلَ لَهُمْ قَتِیْلٌ لَا
یُدْرٰی قَاتِلُهٗ وَسَاَلُوْهُ اَنْ یَّدْعُوا اللّٰهَ اَنْ یُّبَیِّنَهٗ لَهُمْ فَدَعَاهُ ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا
هُزُوًا﴾ مَهْزُوًّا بِنَا حَیْثُ تُجِیْبُنَا بِمِثْلِ ذٰلِکَ؟ ﴿قَالَ اَعُوْذُ﴾ اَمْتَنِعُ ﴿بِاللّٰهِ﴾ مِنْ ﴿اَنْ اَکُوْنَ مِنَ
الْجٰهِلِیْنَ (۶۷)﴾ اَلْمُسْتَهْزِئِیْنَ، فَلَمَّا عَلِمُوْا اَنَّهٗ عَزْمٌ ﴿قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ﴾ اَیْ مَا سِنُّهَا؟
﴿قَالَ﴾ مُوْسٰی ﴿اِنَّهٗ﴾ اَیِ اللّٰهَ ﴿یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ﴾ مُسِنَّةٌ ﴿وَّلَا بِکْرٌ﴾ صَغِیْرَةٌ ﴿عَوَانٌ﴾
نَصَفٌ ﴿بَیْنَ ذٰلِکَ﴾ الْمَذْکُوْرِ مِنَ السِّنِیْنَ ﴿فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ (۶۸)﴾ بِهٖ مِنْ ذِبْحِهَا ﴿قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا﴾ شَدِیْدُ الصُّفْرَةِ ﴿تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ (۶۹)﴾
اِلَیْهَا بِحُسْنِهَا اَیْ تُعْجِبُهُمْ ﴿قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ﴾ اَسَائِمَةٌ اَمْ عَامِلَةٌ؟ ﴿اِنَّ الْبَقَرَ﴾ اَیْ
جِنْسَهُ الْمَنْعُوْتَ بِمَا ذُکِرَ ﴿تَشٰبَهَ عَلَیْنَا﴾ لِکَثْرَتِهٖ فَلَمْ نَهْتَدِ اِلَی الْمَقْصُوْدَةِ ﴿وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
لَمُهْتَدُوْنَ (۷۰)﴾ اِلَیْهَا فِی الْحَدِیْثِ لَوْ لَمْ یَسْتَثْنُوْا، لَمَا بُیِّنَتْ اٰخِرَ الْاَبَدِ ﴿قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ
لَّا ذَلُوْلٌ﴾ غَیْرُ مُذَلَّلَةٍ بِالْعَمَلِ ﴿تُثِیْرُ الْاَرْضَ﴾ تُقَلِّبُهَا لِلزِّرَاعَةِ وَالْجُمْلَةُ صِفَةُ ذَلُوْلٍ دَاخِلَةٌ فِی النَّفْیِ ﴿وَلَا
تَسْقِی الْحَرْثَ﴾ اَلْاَرْضَ الْمُهَیَّئَةَ لِلزَّرْعِ ﴿مُسَلَّمَةٌ﴾ مِّنَ الْعُیُوْبِ وَاٰثَارِ الْعَمَلِ ﴿لَّا شِیَةَ﴾ لَوْنَ ﴿فِیْهَا﴾
غَیْرَ لَوْنِهَا ﴿قَالُوا الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ﴾ نَطَقْتَ بِالْبَیَانِ التَّامِّ فَطَلَبُوْهَا فَوَجَدُوْهَا عِنْدَ الْفَتَی الْبَآرِّ بِاُمِّهٖ
فَاشْتَرَوْهَا بِمِلْءِ مَسْکِهَا ذَهَبًا ﴿فَذَبَحُوْهَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ (۷۱)﴾ لِغَلَاءِ ثَمَنِهَا وَفِی الْحَدِیْثِ "لَوْ ذَبَحُوْا
اَیَّ الْبَقَرَةِ کَانَتْ لَاَجْزَاَتْهُمْ وَلٰکِنْ شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ۔

ترجمہ

بے شک ایمان والے (یعنی پہلے انبیاء پر ایمان لانے والے) نیز یہودیوں (وَالَّذِیْنَ هَادُوْا سے مراد یہود ہیں) اور

Marfat.com

نصرانیوں اور ستارہ پرستوں......۱......(صــابــئــیــن یہود یا نصاریٰ کا ایک گروہ ہے) جو سچے دل سے ایمان لائے (یعنی ان گروہوں میں سے) اللہ اور پچھلے دن پر (ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں) اور نیک کام کریں (انکی شریعت کے مطابق) ان کا ثواب (یعنی ان کے اعمال کا ثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم (امن اور عـمـل کی مفرد ضمیروں میں لفظ من کی رعایت کی گئی ہے اور مابعد کی ضمائر جمع میں اسکے معنی کی رعایت کی گئی ہے) اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا (یعنی تم سے توریت پر عمل کا عہد لیا) اور (تحقیق) تم پر طور......۲......کو اونچا کیا (یعنی ہم نے پہاڑ کو اسکی جڑ سے اکھیڑ کر تم پر مسلط کر دیا جب تم نے توریت قبول کرنے سے انکار کیا، اور ہم نے کہا) لو جو ہم تم کو دیتے ہیں زور سے (یعنی مضبوطی اور کوشش سے) اور اس کے مضمون یاد کرو (یعنی اس پر عمل کرو) اس امید پر کہ تم بچو (آگ یا نافرمانی کرنے سے) پھر تم پھر گئے (یعنی تم نے اعراض کیا) اسکے بعد (یعنی طاعت کے عہد کے بعد فرمانبرداری کرنے سے) تو اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت تم پر نہ ہوتی (یعنی توبہ یا تاخیر عذاب کی صورت میں) تو تم ٹوٹے والوں میں ہو جاتے (یعنی ھلاک ہونے والوں میں سے)۔

اور بیشک (لقد میں لام قسمیہ ہے) ضرور تمہیں معلوم ہے (یعنی تم پہچانتے ہو) جنہوں نے سرکشی کی (یعنی حد سے تجاوز کیا) تم میں سے ہفتہ......۳......میں (مچھلی کا شکار کر کے اور ہم نے انہیں اس سے منع کیا تھا اور مراد اس سے قوم ایلہ ہے) تو ہم نے ان سے فرمایا کہ ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے (تو وہ راندۂ درگاہ ہو گئے اور تین دن بعد سارے ہلاک ہو گئے) تو ہم نے کر دیا (یعنی اس بستی کی سزا کا واقعہ) عبرت (یعنی عبرت، جو روک دے انکو ان کاموں سے جو وہ کرتے تھے) اسکے آگے اور پیچھے والوں کیلئے (یعنی اس زمانے کی امت یا بعد والی امتوں کے لیے) اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت (بنادیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے، متقین کے ذکر کو دوسروں کے برخلاف اسلئے خاص کیا کہ نصیحت سے یہی فائدہ اٹھاتے ہیں)۔

اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا......۴......(جب ان میں سے ایک شخص کا قتل ہوا اور قاتل کا پتہ نہ چل سکا، انہوں نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے دعا کے بارے میں عرض کی کہ اللہ انکے لئے قاتل ظاہر فرما دے تو آپ نے دعا فرمائی) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو، بولے آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں (یعنی اس قسم کا جواب دے کر کہ آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں) فرمایا پناہ مانگتا ہوں (اعوذ بمعنی امتنع ہے) خدا کی (یعنی خدا سے اس بات کی) کہ میں جاہلوں سے ہوں (یعنی مذاق کرنے والوں سے ہوں، پھر جب انہوں نے جان لیا کہ یہ بات حتمی ہے) بولے اپنے رب سے دعاء کیجئے کہ وہ ہمیں بتائے گائے کیسی (ہو یعنی اسکی عمر کیا ہو؟) فرمایا (حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے) بیشک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ ارشاد) فرماتا ہے وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی (یعنی زیادہ عمر والی) اور نہ اُوسَر (یعنی بچھیا) بلکہ بیچ ہے (یعنی عوان، نصف کے معنی میں ہے) دونوں کے درمیان (یعنی دونوں عمروں کے درمیان کی عمر والی ہے) تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے (یعنی اس حکم کے مطابق گائے ذبح کرو)۔

بولے اپنے رب سے دعاء کیجئے ہمیں بتا دے اسکا رنگ کیا ہے کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جسکی رنگت ڈہڈہاتی (یعنی شوخ پیلی ہے) دیکھنے والوں کو خوشی دیتی (ہے یعنی اپنے حسن کی وجہ سے انہیں متعجب کرتی ہے) بولے اپنے رب سے دعاء کیجئے

Marfat.com

صاف بیان کردے وہ گائے کیسی ہے (کہ وہ جنگل میں چرنے والی ہے یا کام میں آنے والی) بیشک گائے (آپ کی بیان کردہ صفات کے مطابق) ہم کو اس میں شبہ پڑ گیا (ہے گائے کی کثیر اقسام ہونے کی وجہ سے، تو ہم اپنے مقصود پر راہ یابی نہیں پاتے) اور اگر اللہ چاہے تو ہم راہ پا جائینگے اس گائے تک (حدیثِ پاک میں ہے اگر وہ انشاء اللہ نہ کہتے تو قیامت تک انہیں گائے نہ ملتی) کہا وہ فرماتا ہے کہ ایک گائے ہے جو نہ جوتی گئی (یعنی ہل وغیرہ کا کام نہیں لیا گیا) کہ زمین پھاڑے (یعنی زراعت کا کام لیا جائے اور جملہ "تثیــــر الارض" ذلــول کی صفت ہے اور یہ نفی کے معنی میں ہے) اور نہ کھیتی کو پانی دے (یعنی اس زمین کو جسے زراعت کیلئے تیار کیا گیا ہو) بے عیب ہے (یعنی عیوب اور آثار عمل سے سلامت ہے) جس میں کوئی داغ نہیں (یعنی کسی اور رنگ کا) بولے اب آپ ٹھیک بات لائے (یعنی آپ نے مکمل بیان کر دیا تو اسکو ڈھونڈا اور پایا ایک نوجوان کے پاس جو اپنی ماں کا فرمانبردار تھا تو انہوں نے اس گائے کو اسکی کھال بھر سونے کے عوض خریدا) تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے (یعنی مہنگی ہونے کی وجہ سے "حدیث شریف" میں ہے کہ اگر وہ کوئی بھی گائے ذبح کر لیتے تو انکے لئے کافی ہوتی لیکن انہوں نے اپنے آپ پر سختی کی تو اللہ نے بھی ان پر سختی فرمائی)۔

ترکیب

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ﴾

انّ: حرف مشبہ...... الذین امنوا ...... الی ...... والصابئین: مبدل منہ ...... من: موصولہ ...... امن ...... الی ...... صالحا: صلہ، موصول صلہ ملکر بدل، جو مبدل منہ سے ملکر اسم ...... ف: جزائیہ ...... لھم اجرھم عند ربھم: معطوف علیہ ...... ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون: معطوف، ملکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ وَرَفَعۡنَا فَوۡقَکُمُ الطُّوۡرَ﴾

و: عاطفہ ...... اذ: مضاف ...... اخذنا میثاقکم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ورفعنا فوقکم الطور: فعل بافاعل وظرف ومفعول جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف اذکروا فعل محذوف کیلئے، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿خُذُوۡا مَاۤ اٰتَیۡنٰکُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاذۡکُرُوۡا مَا فِیۡهِ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ﴾

خذوا: فعل امر، واؤ ضمیر ذوالحال ...... بقوۃ: حال، جو اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل ...... ما اتینکم: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قلنا فعل محذوف کا مقولہ، ملکر جملہ فعلیہ ...... واذکروا: فعل امر، واؤ ضمیر ذوالحال ...... لعلکم تتقون: حال، ملکر فاعل ...... مافیہ: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَکُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ﴾

ثم: عاطفہ ...... تولیتم من بعد ذلک: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ...... ف: عاطفہ ...... لولا:

Marfat.com

حرف امتناع متضمن بمعنی شرط...... فضل الله: مبتدا...... علیکم: ظرف مستقر خبر......ورحمته: معطوف مبتدا پر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ شرط...... لکنتم من الخسرین: جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ﴾

و: مستانفہ...... لام: تاکیدیہ...... قد: للتحقیق...... علمتم: فعل وفاعل...... الذین اعتدوا منکم فی السبت: موصول صلہ ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ محذوف قسم کا جواب قسم۔

﴿فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ﴾

ف: عاطفہ...... قلنالھم: قول...... کونوا قردة خاسئین: مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾

ف: عاطفہ...... جعلنھا: فعل وفاعل ومفعول...... نکالا: موصوف...... لمابین یدیھا وما خلفھا: ظرف مستقر صفت، ملکر معطوف علیہ......وموعظة للمتقین: مرکب توصیفی معطوف، ملکر مفعول ثانی، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً﴾

و: عاطفہ...... اذ: مضاف...... قال موسى لقومه: جملہ فعلیہ، قول...... ان اللّٰہ یامرکم...... الخ: جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، قول سے ملکر مضاف الیہ، ملکر ظرف اذکر و فعل محذوف کا، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا﴾

قالوا: قول......ھمزہ: استفہامیہ...... تتخذنا ھزوا: فعل با فاعل و مفعول اول ومفعول ثانی مقولہ، ملکر جملہ قولیہ مستانفہ۔

﴿قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾

قال: قول...... اعوذ: فعل...... باللّٰہ: متعلق...... اَنْ اکون من الجھلین: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر موؤل ہوکر مفعول، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر مقولہ، جو قول سے ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ﴾

قالوا: قول......ادع لنا ربک: جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر جملہ فعلیہ...... یبین: فعل مضارع......لنا: متعلق...... ماھی: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ جواب امر۔

﴿قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ﴾

قال: قول......انہ: حرف مشبہ واسم...... یقول: قول...... انھا: حرف مشبہ واسم...... بقرة: موصوف......لافارض ولا بکر: معطوف علیہ ومعطوف ملکر صفت اول...... عوان بین ذلک: صفت ثانی، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، جو قول سے ملکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر قال کا مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

Marfat.com

﴿فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ﴾

ف:فصیحیہ......افعلوا:فعل امر،واؤ ضمیر فاعل......ماتؤمرون:موصول صلہ ملکر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ﴾

قال:قول...... انه:حرف مشبہ واسم...... یقول:قول...... انھا: حرف مشبہ واسم...... بقرۃ:موصوف...... صفراء: صفت اول...... فاقع لونھا:صفت ثانی...... تسر النظرین:صفت ثالث،ملکر خبر،جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ،جوقول سے ملکر خبر،ان اپنے اسم اورخبر سے جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ،ملکر جملہ قولیہ۔

﴿اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ﴾

انّ: حرف مشبہ...... البقر: اسم...... تشبہ علینا:جملہ فعلیہ خبر،انّ اپنے اسم اورخبر سے ملکر جملہ اسمیہ......و: عاطفہ...... انا:حرف مشبہ واسم...... ان شاء اللّٰہ: شرط......واھتدینا:جواب شرط محذوف،ملکر جملہ شرطیہ...... لمھتدون:خبر،انّ اپنے اسم اورخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا﴾

قال:قول...... انه:حرف مشبہ بالفعل واسم...... یقول:قول...... انھا:حرف مشبہ...... بقرۃ: موصوف...... لا ذلول: صفت اول......تثیر الارض ولا تسقی الحرث :معطوف علیہ ومعطوف ملکر صفت ثانی...... مسلمۃ:صفت ثالث...... لا شیۃ فیھا: صفت رابع،موصوف اپنی صفات سے ملکر خبر،انّھا اپنے اسم اورخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ،جوقول سے ملکر انّہ کی خبر،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ۔

﴿قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾

قالوا:قول...... الٰن: ظرف زمان...... جئت :فعل وفاعل...... بالحق: ظرف مستقر ہوکر فاعل سے حال،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ،ملکر جملہ فعلیہ...... ف:فصیحیہ......ذبحواھا:جملہ فعلیہ...... وما کادوا یفعلون:جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف۔

شان نزول

☆......ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصری......☆ابن جریر وابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کی کہ یہ آیت حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

صابئین:

۱......صابی سے مراد کون ہیں اس بارے میں علماء کا آپس میں اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ علامہ آلوسی اس بارے میں رقم طراز ہیں کہ روم کے صابئین ستارہ پرست اور ہند کے بت پرست ہیں، سیدنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''صابئین بت پرست نہیں بلکہ وہ

ستاروں کی اس طرح تعظیم کرتے ہیں جس طرح کعبہ کی تعظیم کی جاتی ہے۔'' ایک قول کے مطابق یہ موحد ہیں لیکن ستاروں کی تاثیر کا اعتقاد رکھتے ہیں اور بعض انبیاء جیسے حضرت سیدنا یحیی علیہ السلام کا اقرار کرتے ہیں، ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ اللہ تعالی کو مانتے ہیں، زبور کی تلاوت بھی کرتے ہیں لیکن عبادت فرشتوں کی کرتے ہیں اور کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں (روح المعانی الجزء الاول، ص ۳۷۸)

بنی اسرائیل کا سجدہ:

۲......کوہِ طور بنی اسرائیل کی لشکر گاہ کے برابر تھا، جبکہ اس کی طوالت ایک فرسخ تھی، جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے انکے سروں پر سائے کی طرح بلند کر دیا، تو ان سے کہا گیا: ''اگر توریت قبول نہ کی، یہ تم پر گرا دیا جائے گا اور تمہارے سر اس سے کچل دیے جائیں گے۔'' پس انہوں نے توریت کو قبول کر لیا اور بائیں جانب سے آدھے چہرے کا سجدہ کیا اور دائیں جانب سے پہاڑ کو دیکھتے رہے، یہی وجہ ہے کہ یہود میں سجدہ کا یہی طریقہ رائج ہے کہ وہ ایک ہی جانب کی طرف سے سجدہ کرتے ہیں، پھر جب ان سے پہاڑ دور کر دیا گیا تو انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا۔ (الجمل، ج ۱، ص ۹۰)

﴿یوم السبت﴾

۳......حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہ قوم حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں مقام ایلہ میں آباد تھی، یہ شہر مدینہ اور شام کے درمیان ساحل سمندر پر واقع تھا، اس جگہ کے سمندر میں سال کے ایک مہینے میں اتنی کثرت سے مچھلیاں آتی تھیں کہ پانی دکھائی نہیں دیتا تھا اور باقی مہینوں میں ہفتہ کے دن اس میں بہت مچھلیاں آتی تھیں، ان لوگوں نے مختلف جگہ حوض کھودے اور سمندر سے نالیاں نکال کر ان حوضوں سے ملا دیں، ہفتے کے روز ان حوضوں میں مچھلیاں چلی جاتیں اور اتوار کے دن انکا شکار کر لیتے، بنی اسرائیل کا ہفتے کے روز مچھلیوں کو حوضوں میں مقید کر لینا، یہی انکا حد سے تجاوز کرنا تھا اور وہ ایک بڑے لمبے عرصے تک اس نافرنی میں مشغول رہے، نسل در نسل انکی اولاد بھی ملوث رہی، خدا کا خوف رکھنے والے کچھ لوگ اس سے منع کرتے، کچھ لوگ اسکو برا جانتے اور اس خیال سے منع نہیں کرتے تھے کہ یہ باز آنے والے نہیں، نافرمان لوگ کہتے تھے کہ ہم اتنے عرصے سے یہ کام کر رہے ہیں اور اللہ تعالی ان مچھلیوں میں اضافہ فرما رہا ہے، مانعین کہتے تھے کہ تم دھوکے میں نہ آؤ، ہوسکتا ہے کہ تم پر عذاب نازل ہو۔ (تفسیر کبیر، ج ۱، ص ۳۷۲)

﴿قصة البقرة﴾:

۴......بنی اسرائیل میں ایک مالدار شخص تھا جس کے چچازاد بھائی عامیل نے اسے وراثت کے لالچ میں قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور خود صبح کو اسکے خون کا مدعی بن گیا، وہاں کے لوگوں نے حضرت سیدنا موسی علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی حقیقتِ حال ظاہر فرما دے، اس پر حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اسکا کوئی حصہ مقتول پر ماریں، وہ زندہ ہو کر قاتل کے بارے میں بتا دیگا۔

بنی اسرائیل کوئی بھی گائے ذبح کر دیتے ان کے لئے کافی تھا لیکن انہوں نے سوال در سوال کر کے اپنے لئے مشکلات پیدا کیں اور پھر جب گائے کے بارے میں پوری شان وصفت معلوم ہوئی تو اس کے بعد انہوں نے گائے کی تلاش شروع کر دی، قریب و

Marfat.com

جوار میں صرف ایک ہی ایسی گائے تھی۔اسکا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھا،جسکا ایک نوعمر بیٹا تھا،اس کے پاس ایک گائے کے سوا اپنے بیٹے کے لئے کچھ نہ تھا،اس نے اسی گائے کی گردن پر مہر لگا کر اسے اللہ تعالیٰ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہِ حق میں عرض کی:''اے میرے رب! میں اس بچھیا کو اپنے بیٹے کیلئے تیرے پاس ودیعت رکھتا ہوں،جب یہ بڑا ہو تو یہ اسکے کام آئے۔''اس کا تو انتقال ہوگیا اور بچھیا جنگل میں بحفظِ الٰہی پرورش پاتی رہی،لڑکا بڑا ہوا اور بفضلہ صالح ومتقی ہوا، ماں کا فرمانبردار تھا،ایک روز اسکی والدہ نے اسے کہا:''اے نورِ نظر! تیرے باپ نے تیرے لئے فلاں جنگل میں ایک بچھیا چھوڑی تھی وہ اب جوان ہوچکی ہوگی،اب اسکو جنگل سے لے آؤ اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام،حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام کے رب تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تجھے گائے واپس عطا فرمادے۔''لڑکے نے گائے کو اس جنگل میں دیکھا اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اس میں پاکر اسکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر بلایا،وہ حاضر ہوگئی تو اسے لے کر والدہ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔

والدہ نے بازار میں تین دینار میں فروخت کرنے کا حکم دیا لیکن یہ شرط رکھی کہ سودا ہونے کے بعد اسکی اجازت حاصل کی جائے،اس زمانے میں گائے کی قیمت ان اطراف میں تین دینار ہی تھی،نوجوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتے نے خریدار کی صورت میں آکر گائے کی قیمت چھ دینار لگادی مگر اس شرط سے کہ وہ نوجوان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہوگا،اس لڑکے نے یہ منظور نہ کیا اور واپس جاکر تمام قصہ والدہ کو بتایا،اسکی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی اجازت تو دی مگر بیع میں پھر اپنی مرضی دریافت کرنے کو شرط ٹھہرادیا،نوجوان پھر بازار آیا،اس مرتبہ فرشتے نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر موقوف نہ رکھو۔نوجوان نہ مانا اور والدہ کو پھر اطلاع دی،وہ صاحبِ فراست سمجھ گئی کہ یہ کوئی خریدار نہیں بلکہ فرشتہ ہے جو آزمائش کیلئے آتا ہے،لہٰذا اس نے بیٹے سے کہا:''اب اس مرتبہ فرشتے سے کہنا کہ آپ ہمیں اس گائے کی فروخت کا حکم دیتے ہیں یا نہیں؟''لڑکے نے یہی کہا تو فرشتے نے جواب دیا:''ابھی اسکو روکے رکھو،جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اسکی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اسکی کھال میں سونا بھر دیا جائے۔''لڑکا گائے کو گھر لایا اور جب بنی اسرائیل اس کی جستجو کرتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچے تو یہی قیمت طے کی اور حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کردی۔ (مأخوذ از تفسیرِ خازن،ج ۱،ص ۵۲)

اسی واقعہ کا تذکرہ کرنے کے بعد صدرالافاضل چند مسائل مستنبط کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس واقعے سے کئی مسائل معلوم ہوئے:(۱)......جو اپنے عیال کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے اللہ تعالیٰ اسکی ایسی ہی پرورش کرتا ہے(۲)......جو اپنا مال اللہ کے بھروسہ پر اسکی امانت میں دے اللہ اس میں برکت دیتا ہے(۳)......والدین کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے(۴)......غیبی فیض قربانی اور خیرات سے حاصل ہوتا ہے(۵)......راہِ خدا میں نفیس مال دینا چاہئے(۶)......گائے کی قربانی افضل ہے۔ (خزائن العرفان،حاشیہ ۱۲۰)

☆......☆ والنصاریٰ: جمع ہے نصران کی،جیسا کہ ندامی،اور نصرانی میں یاء مبالغہ کے لئے ہے جیسا کہ احمری میں ہے،انہیں نصاریٰ اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کی تھی یا یہ لوگ اس بستی میں تھے جسے نصران یا ناصرۃ کہتے ہیں،پس ان کا نام انہیں کی وجہ سے نصاریٰ پڑ گیا۔

Marfat.com

طائفۃ من الیھود و النصاری :صابئین کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ یہود تھے یا نصاری لیکن یہ فرشتوں کی عبادت کیا کرتے تھے،ایک قول یہ بھی ہے کہ ستاروں کی عبادت کرتے تھے اور علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ یہود و مجوس کے درمیان کی کوئی قوم تھی،اس کے بارے میں مزید معلومات ماقبل سے حاصل کریں۔

فی زمن نبینا :ایک سوال کا جواب ہے کہ پہلی آیت ﴿ان الذین امنوا ﴾ اور آخری ﴿من امن باللہ﴾ کے درمیان تعمیم اور تخصیص میں کیا مناسبت؟ حاصل جواب یہ ہے کہ ﴿ ان الذین امنوا ﴾ سے وہ لوگ مراد ہیں جو کہ دین فطرت کے متلاشی تھے مثلاً قس بن ساعدۃ، ورقہ بن نوفل، بحیرا راہب، ابی ذر غفاری، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے سید عالم ﷺ کا زمانہ پایا تو آپ ﷺ پر ایمان لاکر پیروکار میں شامل ہوگئے، اور وہ لوگ کہ جنہوں نے سید عالم ﷺ کا زمانہ نہ پایا یعنی آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ایمان والے تھے اور وہ جو باطل دین پر تھے جیسا کہ یہود، نصاری اور صابئین میں سے، وہ اللہ اور آخرت اور سید عالم ﷺ پر ایمان لائے تو ان لوگوں کے لئے اجر ہے۔

والعمل بما فی التوراۃ :اور ان میں حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان لانا بھی داخل ہے۔

اقتلعناہ: یعنی پہاڑ کو اٹھانے والے حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے، اس واقعے کا بیان ماقبل ذکر کر دیا ہے وہیں پڑھ لیں۔

بالعمل بہ: بیضاوی کی عبارت ہے۔

واذکروا مافیہ :یعنی توریت کو حفظ کرلو اور اسے بھولو مت یا اس میں غور وفکر کرو، بے شک تفکر قلبی ذکر ہے یا یوں فرمایا کہ اس پر عمل بھی کرو۔

وقد قتل لھم قتیل :عامیل کے اپنے چچازاد بھائی کو قتل کرنے کا ذکر کیا ہے جس کے بارے میں ہم ماقبل مفصل کلام کر چکے ہیں وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

بمثل ذلک: کہ سوال قاتل کے بارے میں ہو رہا ہے اور جواباً گائے کی قربانی کا حکم ہے، اور بنی اسرائیلیوں نے یہ بات دونوں کے مابین بعد کی وجہ سے کہی تھی کہ کہاں کسی کا قتل ہونا اور کہاں اس کے عوض میں گائے کا ذبح کرنا؟ اور بظاہر اس حکم کی حکمت کو نہ جان پائے کہ ذبح شدہ کا عضو مارنے سے مقتول قاتل کے بارے میں بیان کرے گا۔

فلما علموا انہ :یعنی ذبح کا حکم جان چکے کہ حق یہی ہے۔

ماسنھا :یہاں بنی اسرائیل نے گائے کی حالت اور صفات کے بارے میں جو باتیں کیں اس کا بیان ہے جسے ہم نے ماقبل ذکر کر دیا ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

مسنۃ و صغیرۃ: کے حوالے سے بھی ہم نے کلام کرلیا ہے کہ نہ تو بہت بوڑھی ہو نہ ہی بالکل بچھیا۔

المذکور من السنین :ایک جواب کی جانب اشارہ ہے جو کہ دو چیزوں کے مابین برابری کا تقاضا کرتا ہے؟ پھر کلام باری تعالی میں ذلک پر اس بات کا داخل کرنا کیوں کر درست ہوسکتا ہے؟ اس کی وضاحت یہ ہے کہ ذلک سے مفرد، تثنیہ اور جمع تینوں کی جانب اشارہ

Marfat.com

ہے اور اسی قبیل سے فرمان مبارک ﴿قل بفضل الله وبرحمته وبذلک فلیفرحوا ﴾، ﴿زین للناس ......الی...... ذلک متاع الحیاة الدنیا﴾ ہے، پس مراد یہ ہے کہ گائے ایسی ہو جو کہ نہ زیادہ بوڑھی ہو نہ ہی بالکل بچھیا۔

الی المقصودة: یعنی مراد اللہ ﷻ کی رضا تھی، کہ اللہ تعالی نے گائے کے ذبح کا ارادہ فرما کر اس کے ذبح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(الجمل، ج۱ ص۸۹ وغیرہ)

بالتوبة: یہ مومنین کے حق میں ہے۔

تاخیر العذاب: یہ کافروں کے حق میں ہے۔

الھالکین: یعنی دنیا اور آخرت میں۔

بحسنھا: یعنی اس گائے کی تخلیق جمالی کے اعتبار سے، اور یہ اس طرح ہوا کہ جب انہوں نے شدت دکھائی تو ان پر بھی شدت ہوئی، اگر وہ کوئی بھی گائے قربان کر دیتے تو کافی تھا، پھر دوسرے سوال پر بھی جم جاتے تو کافی تھا، پھر تیسرے سوال کے بارے میں بھی یوں ہی ہے کہ انہیں کافی ہوتا لیکن انہوں نے سختی کا مظاہرہ کیا تو ان پر بھی سختی ہوئی۔

أسائمة ام عاملة: اس کا بیان ماقبل گزر چکا۔

الارض المھیاة الخ: مناسب ہے کہ حرث یعنی زرع کہا جائے اس لئے کہ حرث کا اطلاق زرع پر کیا جاتا ہے۔

(صاوی، ج۱ ص۷۹ وغیرہ)

✿✿✿✿✿

رکوع نمبر ۹

﴿وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْ تُمْ﴾ فِیْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی الدَّالِ اَیْ تَخَاصَمْتُمْ وَتَدَافَعْتُمْ ﴿فِیْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ﴾ مُظْهِرٌ ﴿مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾﴾ مِنْ اَمْرِهَا وَهٰذَا اِعْتِرَاضٌ وَّهُوَ اَوَّلُ الْقِصَّةِ ﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ﴾ اَیِ الْقَتِیْلَ ﴿بِبَعْضِهَا﴾ فَضُرِبَ بِلِسَانِهَا اَوْ عَجْبِ ذَنْبِهَا فَحَیِیَ وَقَالَ قَتَلَنِیْ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ لِاِبْنَیْ عَمِّهٖ وَمَاتَ فَحُرِمَا الْمِیْرَاثَ وَقُتِلَا، قَالَ تَعَالٰی ﴿كَذٰلِكَ﴾ الْاِحْیَآءِ ﴿یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰی وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ﴾ دَلَائِلَ قُدْرَتِهٖ ﴿لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾﴾ تَتَدَبَّرُوْنَ فَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْقَادِرَ عَلٰی اِحْیَاءِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ قَادِرٌ عَلٰی اِحْیَاءِ نُفُوْسٍ كَثِیْرَةٍ فَتُؤْمِنُوْنَ ﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ﴾ اَیُّهَا الْیَهُوْدُ صَلُبَتْ عَنْ قَبُوْلِ الْحَقِّ ﴿مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ﴾ الْمَذْكُوْرِ مِنْ اِحْیَاءِ الْقَتِیْلِ وَمَا قَبْلَهٗ مِنَ الْاٰیَاتِ ﴿فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ﴾ فِی الْقَسْوَةِ ﴿اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً﴾ مِنْهَا ﴿وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ﴾ فِیْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی الشِّیْنِ ﴿فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ﴾ یَنْزِلُ مِنْ عُلُوٍّ اِلٰی سُفْلٍ ﴿مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ﴾ وَقُلُوْبُكُم

Marfat.com

لاتتأثّروَلاتلينُ ولاتخشع ﴿وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ(۷۴)﴾ وَاِنَّمَا يُؤخِرُكُمْ لِوَقْتِكُمْ وَفِيْ قِرَاءَ ةٍ بِالتَّحْتَانِيَةِ وَفِيْهِ اِلْتِفَاتٌ عَنِ الْخِطَابِ ﴿اَفَتَطْمَعُوْنَ﴾ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿اَنْ يُّؤْمِنُوْا﴾ اَيِ الْيَهُوْدُ ﴿لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ﴾ طَائِفَةٌ ﴿مِّنْهُمْ﴾ اَحْبَارُهُمْ ﴿يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ﴾ فِي التَّوْرَاةِ ﴿ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهُ﴾ يُغَيِّرُوْنَهُ ﴿مِنْ بَعْدِ مَاعَقَلُوْهُ﴾ فَهِمُوْهُ ﴿وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ(۷۵)﴾ اَنَّهُمْ مُفْتَرُوْنَ وَالْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ اَيْ لَا تَطْمَعُوْا فَلَهُمْ سَابِقَةٌ فِي الْكُفْرِ ﴿وَاِذَا لَقُوا﴾ اَيْ مُنَافِقُو الْيَهُوْدِ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا﴾ بِاَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ نَبِيٌّ وَّهُوَ الْمُبَشَّرُ بِهٖ فِيْ كِتَابِنَا ﴿وَاِذَاخَلَا﴾ رَجَعَ ﴿بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا﴾ اَيْ رُؤُسَاؤُهُمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُنَافِقُوْا لِمَنْ نَافَقَ ﴿اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ﴾ اَيِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ﴾ اَيْ عَرَّفَكُمْ فِي التَّوْرَاةِ مِنْ نَّعْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴿لِيُحَآجُّوْكُمْ﴾ لِيُخَاصِمُوْكُمْ وَاللَّامُ لِلصَّيْرُوْرَةِ ﴿بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ﴾ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُقِيْمُوْا عَلَيْكُمُ الْحُجَّةَ فِيْ تَرْكِ اِتِّبَاعِهٖ مَعَ عِلْمِكُمْ بِصِدْقِهٖ ﴿اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ(۷۶)﴾ اَنَّهُمْ يُحَاجُّوْنَكُمْ اِذَا حَدَّثْتُمُوْهُمْ فَتَنْتَهُوْنَ، قَالَ تَعَالٰى ﴿اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ﴾ اَلْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّقْرِيْرِ وَالْوَاوُ الدَّاخِلُ عَلَيْهَا لِلْعَطْفِ ﴿اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ(۷۷)﴾ مَايُخْفُوْنَ وَمَا يُظْهِرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ وَغَيْرِهٖ فَيَرْعَوُوْا عَنْ ذٰلِكَ ؟﴿وَمِنْهُمْ﴾ اَيِ الْيَهُوْدِ ﴿اُمِّيُّوْنَ﴾ عَوَامٌ ﴿لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ﴾ اَلتَّوْرَاةَ ﴿اِلَّا﴾ لٰكِنْ ﴿ اَمَانِيَّ﴾ اَكَاذِيْبَ تَلَقَّوْهَا مِنْ رُؤَسَائِهِمْ فَاعْتَمَدُوْهَا ﴿وَاِنْ﴾ مَا ﴿هُمْ﴾ فِيْ جَحْدِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهٖ مِمَّا يَخْتَلِقُوْنَهُ ﴿اِلَّا يَظُنُّوْنَ(۷۸)﴾ ظَنًّا وَّلَا عِلْمَ لَهُمْ ﴿فَوَيْلٌ﴾ شِدَّةُ الْعَذَابِ ﴿لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ﴾ اَيْ مُخْتَلِقًا مِنْ عِنْدِهِمْ ﴿ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ مِنَ الدُّنْيَا وَهُمُ الْيَهُوْدُ غَيَّرُوْا صِفَةَ النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ وَاٰيَةَ الرَّجْمِ وَغَيْرَهُمَا وَكَتَبُوْهَا عَلٰى خِلَافِ مَآ اُنْزِلَ ﴿فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ﴾ مِنَ الْمُخْتَلَقِ ﴿وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ(۷۹)﴾ مِنَ الرُّشٰى جَمْعُ رِشْوَةٍ ﴿وَقَالُوْا﴾ لَمَّا وَعَدَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ النَّارَ ﴿لَنْ تَمَسَّنَا﴾ تُصِيْبَنَا ﴿النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً﴾ قَلِيْلَةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا مُّدَّةَ عِبَادَةِ اٰبَائِهِمُ الْعِجْلَ ثُمَّ تَزُوْلُ ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ يَامُحَمَّدُ ﷺ ﴿اَتَّخَذْتُمْ﴾ حُذِفَتْ مِنْهُ هَمْزَةُ الْوَصْلِ اِسْتِغْنَاءً بِهَمْزَةِ الْاِسْتِفْهَامِ ﴿عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا﴾ مِيْثَاقًا مِّنْهُ بِذٰلِكَ ﴿فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ﴾ بِهٖ ؟لَا ﴿اَمْ﴾ بَلْ ﴿تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ(۸۰)﴾ ﴿بَلٰى﴾ تَمَسُّكُمْ وَتَخْلُدُوْنَ فِيْهَا ﴿مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً﴾ شِرْكًا ﴿وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ﴾ بِالْاِفْرَادِ وَالْجَمْعِ اَيِ اسْتَوْلَتْ عَلَيْهِ اَحْدَقَتْ بِهٖ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِاَنْ مَّاتَ مُشْرِكًا ﴿فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ(۸۱)﴾ رُوْعِيَ فِيْهِ مَعْنٰى مَنْ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا

Marfat.com

خٰلِدُوْنَ (۸۲)

ترجمہ

اور جب تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے (فادرء تم میں تاء کا دال میں ادغام ہے یعنی باہم جھگڑتے اور ایک دوسرے پر تہمت لگاتے ہو) اللہ کو ظاہر کرنا تھا (مخرج بمعنی مظہر ہے) جو تم چھپاتے تھے (یعنی قتل کا معاملہ، یہ جملہ معترضہ ہے، یہ قصہ کی ابتداء ہے) تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو مارو (یہاں فاضربوہ میں ہ کا مرجع مقتول ہے) اس گائے کا ایک ٹکڑا ۱...... (پس گائے کی زبان یادم کا کوئی ٹکڑا مارا گیا تو وہ زندہ ہو گیا اور اس نے بتایا کہ مجھے میرے فلاں اور فلاں چچازاد بھائیوں نے قتل کیا ہے اور اس کے بعد دوبارہ مر گیا، لہذا ان دونوں قاتلوں کو مقتول کی وراثت سے محروم کر دیا گیا اور قتل کر دیا گیا، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا) یونہی (یعنی زندہ کرنے کی طرح) اللہ مردے جلائے گا اور تمہیں اپنی نشانیاں (یعنی اپنی قدرت کے دلائل) دکھاتا ہے کہ کہیں تمہیں عقل ہو (کہ تم تدبر کر کے جان لو جو ایک جان کو زندہ کرنے پر قادر ہے وہ کئی جانوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے، نتیجۃً تم ایمان لے آؤ) پھر تمہارے دل ......۲...... سخت ہو گئے (حق کو قبول کرنے سے اے یہودیو!) اس کے بعد (یعنی مذکورہ مقتول کو زندہ کرنے اور اس سے پہلے ذکر کردہ دوسری کئی نشانیوں کو دیکھنے کے بعد) تو وہ پتھروں کی مثل ہیں (سختی میں) بلکہ (ان سے بھی) زیادہ کرّے (ہیں سختی میں) اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں (یشقق میں تاء کا شین میں ادغام ہے) تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو گر پڑتے ہیں (یعنی بلندی سے پستی کی جانب) اللہ کے ڈر سے (اور تمہارے دل نہ متاثر نہیں ہوتے، نہ ہی نرم پڑتے ہیں اور نہ ہی خوف کھاتے ہیں) اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں (بلکہ اس نے تو تمہارے عذاب کو ایک وقت تک مؤخر کر رکھا ہے، ایک قرأت میں یاء تحتانیہ یعنی یعملون ہے اور اس صورت میں اس خطاب سے مراد غائب کی جانب التفات مراد ہوگا)۔

تو اے مسلمانو! (یعنی اے ایمان والو!) کیا تمہیں یہ طمع ہے کہ یہ (یہودی) تمہارا یقین لائینگے اور ایک گروہ وہ تھا (فریق بمعنی طائفۃ ہے) ان میں کا (یعنی احبارِ یہود کا) کہ اللہ کا کلام (یعنی توریت) سنتے، پھر اسے بدل دیتے ......۳...... (یحرفونھم بمعنی یغیرونھم ہے) بعد اسے سمجھنے کے (عقلوہ بمعنی فھموہ ہے) اور وہ جانتے تھے (کہ وہ گھڑ رہے ہیں، افتطمعون میں ہمزہ انکاری ہے یعنی تم اسکی طمع نہ رکھو کہ یہ لوگ کفر میں بڑھے ہوئے ہیں) اور جب ملیں (یعنی منافق یہودی) مسلمانوں سے تو کہیں ہم ایمان لائے (کہ محمد ﷺ نبی ہیں اور انکی نبوت کی بشارت ہماری کتاب میں ہے) اور جب اکیلے ہوں (یعنی لوٹیں تو) آپس میں تو کہیں (ان کے وہ سردار جو منافق نہیں ہیں ان منافقوں سے) کیا تم بیان کئے دیتے ہو ان (مسلمانوں) کو وہ علم جو اللہ نے تم پر کھولا (یعنی توریت میں تمہیں محمد ﷺ کی عظمتِ شان کی پہچان کرادی) کہ حجت لائیں (یعنی تم سے جھگڑیں، لیحاجوکم میں لام صیرورت کیلئے ہے) اس سے تمہارے رب کے یہاں (یعنی آخرت میں اور تم پر حجت قائم کریں کہ تم نے انہیں سچا جاننے کے باوجود ان کی پیروی نہ کی) کیا تمہیں عقل نہیں (کہ جب تم ان سے کچھ کہتے ہو تو وہ تم پر حجت قائم کرتے ہیں، لہذا تم باز آ جاؤ، پس اللہ تعالی نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا) کیا نہیں جانتے (ھمزہ استفہام تقریری ہے اور واو اس پر عطف کیلئے داخل ہوا ہے) کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں (یعنی ان تمام باتوں کو جو وہ چھپاتے یا ظاہر کرتے ہیں اور اسکے علاوہ دیگر امور پر بھی خوب آگاہ ہے، پس انہیں چاہئے کہ اس قبیح فعل سے ہاتھ روک لیں)۔

اور ان میں (یہودیوں میں) کچھ ان پڑھ ہیں (یعنی عوام) جو کتاب (یعنی توریت) کو نہیں جانتے، بجز (الّا بمعنی لٰکن ہے) جھوٹی امیدوں کے (یعنی اس سے مراد وہ جھوٹی باتیں ہیں جنہیں وہ اپنے سرداروں سے سن کر قابلِ اعتماد جان لیتے) اور نہیں (ان بمعنی ما نافیہ ہے) وہ (یعنی ان کی نبی پاک ﷺ کی نبوت کے انکار کے بارے میں من گھڑت باتیں) مگر گمان (یعنی یہ محض ان کے وہم وگمان ہی ہیں انہیں اس کا علم ہے) تو خرابی ہے (یعنی شدید عذاب ہے) ان کیلئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں (یعنی اپنے پاس سے گھڑ لیں) پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اسکے عوض تھوڑے دام حاصل کریں (دنیا کے، اس سے مراد وہ یہودی ہیں جنہوں نے توریت میں نبی پاک ﷺ کی صفات اور آیت رجم وغیرہ بدل دیں اور نازل شدہ احکام کے برعکس احکام کتاب میں لکھ دیئے) تو خرابی ہے ان کیلئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے (جو من گھڑت باتیں ہیں) اور خرابی ہے ان کیلئے اس کمائی سے (جو رشوت کی ہے)۔

اور بولے (جب نبی پاک ﷺ نے انہیں آگ کی وعید سنائی) ہمیں نہ چھوئے گی (یعنی نہ پہنچے گی) آگ مگر گنتی کے دن (یعنی انتہائی کم جو ایک روایت کے مطابق چالیس دن ہیں اتنی مدت جس میں انکے آباؤ اجداد نے بچھڑے کی عبادت کی تھی، پھر وہ آگ ہٹالی جائیگی) تم فرماؤ (ان سے اے محمد ﷺ!) کیا لے رکھا ہے (اتخذتم میں ھمزہ استفہام کی وجہ سے ھمزہ وصل حذف کیا گیا ہے) خدا سے کوئی عہد تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا (اور ایسا نہیں ہے) یا (بلکہ) خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہاں کیوں نہیں (تمہیں آگ چھوئے گی اور تم ہمیشہ اس میں رہو گے) جو گناہ کمائے (یعنی شرک کرے) اور اسکی خطا اسے گھیر لے (خطیئتہ مفرد اور جمع دونوں طرح سے استعمال ہوا ہے یعنی وہ اس پر برابر ہو جائے اور اسے ہر جانب سے گھیر لے اور وہ شخص حالت شرک میں مرے تو) وہ دوزخ والوں میں ہے، انہیں ہمیشہ اس میں رہنا (ہے، ھم ضمیر میں من کے معنی کی رعایت کرتے ہوئے ذکر کی گئی ہے) اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت والے ہیں، انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

ترکیب

﴿وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا﴾

و: عاطفہ...... اذ: مضاف...... قتلتم نفسا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... فادارء تم فیھا: فعل بافاعل وظرف لغو جملہ فعلیہ معطوف، ملکر مضاف الیہ، جو مضاف سے ملکر اذکر و افعل محذوف کا ظرف، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا﴾

و: اعتراضیہ...... اللہ: اسم جلالت مبتدا...... مخرج: اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل...... ما کنتم تکتمون: مفعول، شبہ جملہ ہو کر خبر، ملکر جملہ اسمیہ...... ف: عاطفہ...... قلنا: قول...... اضربوہ ببعضھا: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

Marfat.com

﴿كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى﴾

کذلک: جار مجرور ظرفِ مستقر، احیاء مصدر محذوف کی صفت، مرکبِ توصیفی مفعول مطلق مقدم...... یحی اللّٰہ الموتی: فعل بافاعل ومفعول ومفعول مطلق مقدم، جملہ فعلیہ، یہ اصل میں "یحی اللّٰہ الموتی احیاء مثل ذلک الاحیاء" تھا۔

﴿وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... یری: فعل بافاعل...... کم: ضمیر ذوالحال...... لعلکم تعقلون: جملہ اسمیہ حال، ملکر مفعول اول...... ایتہ: مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً﴾

ثم: عاطفہ...... قست قلوبکم من بعد ذلک: فعل بافاعل وظرف لغو جملہ فعلیہ...... ف: عاطفہ...... ھی: مبتدا...... ک: بمعنی مثل الحجارۃ: مرکبِ اضافی معطوف علیہ...... او: عاطفہ...... اشد قسوۃ: ممیز تمیز ملکر معطوف، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ﴾

و: عاطفہ...... انّ: حرف مشبہ...... من الحجارۃ: ظرفِ مستقر خبر مقدم...... لام: تاکیدیہ...... ما یتفجر منہ الانھر: موصول صلہ ملکر اسم مؤخر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ﴾

و: عاطفہ...... انّ: حرف مشبہ...... منھا: ظرفِ مستقر خبر مقدم...... لام: تاکیدیہ...... ما: موصولہ...... یشقق: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... فیخرج منہ الماء: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر اسم، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ماقبل پر معطوف۔

﴿وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾

و: عاطفہ...... انّ: حرف مشبہ...... منھا: ظرفِ مستقر خبر مقدم...... لام: تاکیدیہ...... ما: موصولہ...... یھبط: فعل، ھو ضمیر ذوالحال...... من خشیۃ اللّٰہ: حال، ملکر فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر اسم، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ماقبل پر معطوف۔

﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... ما: مشابہ بلیس...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم...... ب: زائدہ...... غافل: اسم فاعل اسمیں ھو ضمیر فاعل...... عن: جار...... ما تعملون: موصول صلہ ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، اسم فاعل اپنے فاعل وظرف سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، ما اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ماقبل وان منھا پر معطوف۔

﴿اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ﴾

ھمزہ: استفہامیہ...... ف: عاطفہ...... تطمعون: فعل وفاعل...... انْ: مصدریہ...... یؤمنوا: فعل، واو ضمیر ذوالحال...... و: حالیہ...... قد: تحقیقیہ...... کان: فعل ناقص...... فریق منھم: اسم...... یسمعون کلام اللّٰہ: جملہ فعلیہ خبر، جملہ فعلیہ ناقصہ

Marfat.com

حال، ملکر فاعل...... لکم: ظرف لغو، یؤمنوا فعل اپنے متعلقات سے ملکر بتاویل مصدر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾

ثم: حرف عطف...... یحرفونه: فعل، واو ضمیر ذوالحال...... وهم یعلمون: حال، جوذوالحال سے ملکر فاعل...... ہ: ضمیر مفعول...... من بعد ماعقلوه: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل (یسمعون کلام الله) پر معطوف۔

﴿وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا﴾

و: مستانفہ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط...... لقوا: فعل...... الذین امنوا: فاعل، ملکر شرط...... قالوا: قول...... امنا: مقولہ، ملکر جواب شرط، جواپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ۔

﴿وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ﴾

و: عاطفہ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط...... خلا بعضهم الی بعض: جملہ فعلیہ شرط...... قالوا: فعل فاعل ملکر قول...... اتحدثونهم: فعل وفاعل ومفعول...... بما فتح الله علیکم: ظرف لغو...... لیحاجوکم به عند ربکم: ظرف لغوثانی، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، جوقول سے ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾﴿اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ﴾

افلا تعقلون: اسکی ترکیب گزرچکی ہے...... همزه: استفہامیہ...... و: عاطفہ...... لا یعلمون: فعل وفاعل...... انّ: حرف مشبہ...... الله: اسم جلالت اسم...... یعلم: فعل وفاعل...... ما یسرون وما یعلنون: معطوف معطوف علیہ ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر فعل محذوف أیلومونهم پر معطوف۔

﴿وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ﴾

و: عاطفہ...... منهم: ظرف مستقر خبر مقدم...... امیون: موصوف...... لایعلمون: فعل وفاعل...... الکتاب: مستثنی منہ...... الا: حرف استثناء...... امانی: مستثنی، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت، ملکر مبتدا موخر، جواپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔ و: حالیہ...... ان: نافیہ...... هم: مبتدا...... الا: حرف استثناء مفرغ...... یظنون: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر (لا یعلمون) کے فاعل سے حال۔

﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ﴾

ف: مستانفہ...... ویل: مبتدا...... لام: جار...... الذین: موصول...... یکتبون الکتب بایدیهم: جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾

ثم: عاطفہ...... یقولون: قول...... هذا: مبتدا...... من عند الله: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مقولہ...... لام: تعلیلیہ...... یشتروا به ثمنا قلیلا: جملہ فعلیہ مجرور، ملکر ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل (یکتبون) پر معطوف۔

Marfat.com

﴿فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ﴾

ف:عاطفہ...... ویل: مبتداء ...... لھم :ظرفِ مستقر خبر...... من ما کتبت ایدیھم :متعلق بمصدر مبتداء،ملکر جملہ اسمیہ۔﴿وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ﴾ ماقبل پر عطف ہے جس کی ترکیب ماقبل کی طرح ہی ہے۔

﴿وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً﴾

و:مستانفہ، قالوا:قول، لن تمسنا النارُ:فعل ومفعول وفاعل،الا:حرف استثناء،ایامامعدودۃ:مفعول فیہ،ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ﴾

قل:قول...... اِنْ:حرف شرط محذوف...... اتخذتم:فعل وفاعل...... عند اللّٰہ:مفعول فیہ...... عھدا:مفعول بہ،ملکر جملہ فعلیہ شرط......ف:جزائیہ......لن یخلف اللّٰہ عھدہ:جملہ فعلیہ جواب شرط،ملکر مقولہ،جوقول سے ملکر جملہ قولیہ۔

﴿اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ﴾

ام:عاطفہ...... تقولون علی اللّٰہ:قول...... ما لا تعلمون:مقولہ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف۔

﴿بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾

بلی:حرف ایجاب...... من:اسم شرط مبتدا...... کسب سیئۃ:جملہ معطوف علیہ...... واحاطت بہ خطیئتہ:معطوف، ملکرشرط......ف:جزائیہ...... اولئک اصحب النار: جملہ اسمیہ جواب شرط،جوشرط سے ملکر خبر،جومبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ......ھم: مبتدا......فیھا خلدون:شبہ جملہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ جواب شرط کے محل میں ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾

و:عاطفہ...... الذین امنوا وعملوا الصلحت: موصول صلہ ملکر مبتدا...... اولئک اصحب الجنۃ: جملہ اسمیہ خبر اول...... ھم فیھا خلدون:خبر ثانی،مبتدا اپنی خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

شانِ نزول

☆......واذا لقوا الذین امنوا......☆ یہ آیت ان یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم ﷺ کے زمانے میں تھے،ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہودی منافق جب صحابہ کرام سے ملتے تو کہتے کہ جس پر تم ایمان لائے اس پر ہم بھی ایمان لائے،تم حق پر ہواور تمہارے آقا محمد ﷺ سچے ہیں،انکا قول حق ہے،ہم ان کی نعت وصفات اپنی کتاب توریت میں پاتے ہیں،ان لوگوں پر رؤساء یہود ملامت کرتے تھے،اسکا بیان واذا خلا بعضھم میں ہے۔

☆......فویل الذین یکتبون......☆ جب سید عالم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماء توریت ورؤساء یہود کو قوی اندیشہ ہوگیا کہ انکی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائیگی کیونکہ توریت میں حضور ﷺ کا حلیہ اور اوصاف مذکور ہیں،جب لوگ حضور ﷺ اسکے مطابق پائیں گے تو فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء اور رؤساء کو چھوڑ دینگے،اس اندیشہ سے انہوں نے توریت

Marfat.com

میں تحریف وتغیر کر ڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا، مثلاً توریت میں آپکے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ ﷺ خوب رُو ہیں، بال خوبصورت آنکھیں سرمگیں، قد درمیانہ ہے، اسکو مٹا کر انہوں نے یہ بنایا کہ وہ بہت دراز قامت ہیں، آنکھیں کنجی نیلی، بال الجھے ہیں، یہی عوام کو سناتے، کتاب الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حضور ﷺ کو اسکے خلاف پائیں گے تو آپ ﷺ پر ایمان نہ لائیں گے، ہمارے گرویدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔

☆......وقالوا لن تمسنا النار...... ☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہود کہتے تھے کہ ''وہ دوزخ میں ہرگز نہ داخل نہ ہونگے مگر صرف اتنی مدت کیلئے جتنے عرصے ان کے آباء واجداد نے گوسالہ پوجا تھا اور وہ چالیس روز ہیں، اس کے بعد وہ عذاب سے چھوٹ جائیں گے۔'' اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

تشریح و توضیح و اغراض

۱......بعض نے گائے کے عضو سے مراد اس کی دم اور بعض نے زبان لی ہے۔ جبکہ مقتول کا نام عامیل تھا۔

(تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ۱۳)

لفظ قلوب کی تحقیق:

۲......لفظ قلوب قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں مختلف حاضر اور غائب کی ضمیروں کے ساتھ ایک سو بارہ (112) مقامات پر آیا ہے۔ یہاں اس آیتِ مبارکہ میں بنی اسرائیل کے قلوب کی سختی کو پتھروں کی مثل قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات کے باوجود وہ اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے اور ذوی العقول ہونے کے باوجود اپنے پروردگار عزوجل کی اطاعت میں خالص نہ ہوئے جبکہ ان کی نسبت پتھر جو غیر ذوی العقول ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جو خوفِ خدا سے لرزہ براندام ہیں تو کچھ پتھروں کو قوتِ ادراک بھی عطا فرمائی گئی ہے چنانچہ،

☆......حضرت سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''احد ایک ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب خرص التمر، ص ۲۴۱)

☆......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں مکہ مکرمہ میں ایک پتھر کو آج بھی پہچانتا ہوں جو اعلانِ نبوت سے پہلے بھی مجھے سلام کیا کرتا تھا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ، ص ۱۱۴۱)

کتاب اللہ میں رد و بدل کرنا:

۳......اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تحریف کوئی معمولی جرم نہیں، یہود و نصاریٰ نے اسکے عوض دنیا کا حقیر مال پسند کیا اور آخرت کا نا ختم ہونے والا خسارہ مول لیا، اللہ تعالیٰ نے انکے اس فعلِ شنیع کا اعلان کر دیا، آج کل کے نام نہاد مسلمان جو یہود کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآن پاک کے معانی و مطالب میں اپنی منشاء و مرضی کے تحت تحریف کرتے ہیں وہ کس عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں؟ انہیں سوچنا چاہیے کیونکہ ان نام نہاد مسلمانوں کے کرتوت وہی ہیں جو یہود کے تھے، یہود توریت میں شانِ مصطفیٰ ﷺ چھپاتے تھے اور یہ وہی کام قرآن کریم میں کرتے ہیں یعنی شانِ مصطفوی کو چھپاتے ہیں اور کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کو مسلمانوں پر

Marfat.com

چھپاں کر کے انہیں کافر ومشرک قرار دیتے رہتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے کسی مسلمان کو مسلمان نہ رہنے دینے کی قسم کھائی لگتی ہے۔ ہر وہ کام جو حضورﷺ کی تعظیم میں کیا جائے اوراس کی اصل شریعت میں پائی جاتی ہو وہ کام یقیناً باعثِ خیر و برکت ہوا کرتا ہے اب اس کے کرنے کیلئے کسی اور سند کی ضرورت نہیں ہے کہ مصطفیٰ کریم کی عظمت کے لئے ہو رہا ہے یہی سب سے بڑی سند ہے لیکن ان نام نہاد مسلمان کہلانے والوں کو فقط یہی بات پریشان کرتی ہے کہ کوئی کام حضورﷺ کی شان میں نہ ہونے پائے۔ جس قسم کا دین یہ حضرات پیش کرتے ہیں ایسا دین نہ تو کسی صحابی نے پیش کیا اور نہ ہی چودہ سو سالوں میں کسی امام و بزرگ نے، ہاں اتنا ضرور ہے کہ دشمنانِ اسلام ہمیشہ سے اس بات کے خوگر رہے ہیں کہ مسلمان کے دلوں سے ان کے نبی کی عظمت کو نکال دیا جائے اور اس کام کے لئے انگریز حکومت نے ان لوگوں کا انتخاب کیا اور یہ دنیا کے چند روپوں کی خاطر اپنا ایمان بیچ چکے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر اور فتنہ سے مسلمانوں کو بچائے۔ (آمین)

☆......☆ **وهذا اعتراض:** جملہ معترضہ ہے معطوف ﴿وهو فقلنا اضربوه﴾ اور معطوف علیہ ﴿فذبحوها﴾ کے مابین۔

ومات: یعنی مقتول بغیر مہلت کے جلد ہی مر گیا۔

فحرما الميراث: اس لئے کہ قاتل مقتول کی وراثت سے نہ پائے گا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں بھی ایسا ہی ہے ،اور قتل کا سبب یہ ہو کہ قاتل غنی ہے اور مقتول فقیر تو مقتول کے قتل کو طویل زمانہ گزر جانے کی صورت میں قاتل کو وراثت ملے گی لیکن اس بارے میں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

ايها اليهود: اس وہم کا دفع کرنا مقصود ہے کہ خطاب یہود کے علاوہ کسی اور قوم سے ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا۔

فهي كالحجارة: یہاں لوہے کی مثال نہ دی گئی اس لئے کہ اس میں فی الواقع نرمی ہوتی ہے۔

ينزل من علو الى سفل: جیسا کہ طور پہاڑ، حدیث شریف میں ہے کہ کوئی پتھر ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اوپر سے نیچے نہ گرتا ہو۔

فاعتمدوها: یعنی ان احکام پر ثابت ہو جاؤ اور اپنے دلوں میں انہیں راسخ کرلو۔

من خشية الله: اہل سنت والجماعت نے اس آیت اور اس کے علاوہ دیگر آیات ﴿وان من شئى الا يسبح بحمده﴾، ﴿الم تر ان الله يسبح له من في السموات والارض﴾ سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتی ہے، اس کی تسبیح کرتی ہے اور اس سے ڈرتی ہے سوائے کافر انسان اور جن کے۔

احبارهم: یعنی علمائے یہود کو احبار کہتے ہیں جو کہ حِبر (حاء کی کسرہ کے ساتھ ہے) کی جمع ہے اور حاء کی فتح بھی بتائی گئی ہے اور اس کی جمع حبور ہے جیسا کہ فلس کی جمع فلوس ہے۔

فلهم سابقة في الكفر: یعنی ان تک سید عالمﷺ کی دعوت پہنچنے سے پہلے سابق دور میں کافر ہونا مراد ہے، یہ جملہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لا تطعموا﴾ کے لئے علت ہے۔

Marfat.com

بـمـا فتح الله عليكم: ما موصولہ ہے، اور جملہ فتح اس کا صلہ اور ضمیر عائد محذوف ہے، تقدیر عبارت یوں ہے فتح الله عليكم به وما واقعة على اوصاف محمد ﷺ۔

فی الاخرة: یہاں فی عند کے معنی میں ہے جو کہ یحاجوکم کے متعلق ہے، (عند ظرف زمان کے لئے بھی آتا ہے، جب کہ اس کی اضافت زمانہ کی طرف کی گئی ہو، قاموس الوحید)۔

شدة عذاب: یعنی جہنم کی وادی میں، اگر دنیا کے پہاڑ اس میں سے گزریں تو اس کی گرمی سے ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

غیروا صفة النبی: یعنی سید عالم ﷺ کی صفات جمیل صورت، حسین زلفیں، سرگیں آنکھیں ہیں جب کہ قد و قامت معتدل ہے اس کے برعکس یہ لکھ دیا کہ ان کا قد دراز، بال گنگھریالے اور آنکھیں دھنسی ہوئی ہیں۔ (صاوی، ج ۱، ص ۸۲ وغیرہ)۔

اهم باتیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ومن يعظم حرمت الله فهو خير له عند ربه (الحج: ۳۰)﴾ جو الٰہی آداب کی چیزوں کی تعظیم کرے تو اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بہتری ہے۔

اس کی نظیر مصحف شریف کا مطلا و مذہب کرنا ہے کہ اگر چہ سلف میں نہ تھا، جائز و مستحب ہے کہ دلیل تعظیم و ادب ہے۔ **درمختار** میں ہے کہ جاز تحلية المصحف لمافيه من تعظيمه كما في نقش المسجد یعنی مصحف شریف مطلا و مذہب کرنا جائز ہے کیونکہ اس میں اس کی تعظیم ہے جیسا کہ مسجد کو منقش کرنے میں، یوں ہی مسجد کی آرائش ان کی دیواروں پر سونے چاندی کے نقش و نگار کہ صدر اول میں نہ تھے، بلکہ حدیث میں تھا، لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصارى رواه ابو داؤد عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما یعنی تم مسجدوں کو آرائش کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے آرائش کی، اسے ابوداؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ مگر اب ظاہری تزک و احتشام ہی قلوب عامہ پر اثر تعظیم پیدا کرتا ہے لہذا آئمہ دین نے حکم جواز دیا۔ **تبیین الحقائق** میں ہے لا يكره نقش المسجد بالجص وماء الذهب یعنی گچ اور سونے کے پانی سے مسجد میں نقش بنانا مکروہ نہیں ہے۔ (فتاوی رضویه مخرجه، ج ۹، ص ۴۹۲، رضا فاؤنڈیشن)۔

Marfat.com

رکوع نمبر ۱۰

﴿وَ﴾ اذْكُرْ ﴿اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِیْ اِسْرَآءِ يْلَ﴾ فِی التَّوْرَاةِ وَقُلْنَا ﴿لَاتَعْبُدُوْنَ﴾ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ ﴿اِلَّا اللّٰهَ﴾ خَبَرٌ بِمَعْنَى النَّهْيِ وَقُرِئَ لَا تَعْبُدُوْا ﴿وَ﴾ اَحْسِنُوْا ﴿بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ بِرًّا ﴿وَّذِی الْقُرْبٰی﴾ الْقَرَابَةِ عَطْفٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ ﴿وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ﴾ قَوْلًا ﴿حُسْنًا﴾ مِنَ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالصِّدْقِ فِیْ شَاْنِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَالرِّفْقِ بِهِمْ وَفِیْ قِرَاءَ ةٍ بِضَمِّ الْحَاءِ وَسُكُوْنِ السِّيْنِ، مَصْدَرٌ وُصِفَ بِهٖ مُبَالَغَةً ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ فَقَبِلْتُمْ ذٰلِكَ ﴿ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ﴾ اَعْرَضْتُمْ عَنِ الْوَفَاءِ بِهٖ، فِيْهِ اِلْتِفَاتٌ عَنِ الْغَيْبَةِ وَالْمُرَادُ اٰبَاؤُهُمْ ﴿اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ (۸۳)﴾ عَنْهُ كَاٰبَائِكُمْ ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ﴾ وَقُلْنَا ﴿لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَ كُمْ﴾ تُرِيْقُوْنَهَا بِقَتْلِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ﴿وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ﴾ لَايُخْرِجُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا مِنْ دَارِهٖ ﴿ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ﴾ قَبِلْتُمْ ذٰلِكَ الْمِيْثَاقَ ﴿وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ (۸۴)﴾ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ﴿ثُمَّ اَنْتُمْ﴾ يَا ﴿هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ﴾ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ﴿وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُوْنَ﴾ فِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی الظَّاءِ وَفِیْ قِرَاءَ ةٍ بِالتَّخْفِيْفِ عَلٰى حَذْفِهَا تَتَعَاوَنُوْنَ ﴿عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ﴾ بِالْمَعْصِيَةِ ﴿وَالْعُدْوَانِ﴾ الظُّلْمِ ﴿وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰی﴾ وَفِیْ قِرَاءَ ةٍ اَسْرٰی ﴿تُفٰدُوْهُمْ﴾ تُنْقِذُوْهُمْ مِنَ الْاَسْرِ بِالْمَالِ اَوْ غَيْرِهٖ وَهُوَ مِمَّا عُهِدَ اِلَيْهِمْ ﴿وَهُوَ﴾ اَیِ الشَّاْنُ ﴿مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ﴾ مُتَّصِلٌ بِقَوْلِهٖ وَتُخْرِجُوْنَ، وَالْجُمْلَةُ بَيْنَهُمَا اِعْتِرَاضٌ اَیْ كَمَا حَرَّمَ تَرْكَ الْفِدَاءِ وَكَانَتْ قُرَيْظَةُ حَالَفُوْا الْاَوْسَ وَالنُّضَيْرُ الْخَزْرَجَ فَكَانَ كُلُّ فَرِيْقٍ يُّقَاتِلُ مَعَ حُلَفَائِهٖ وَيُخَرِّبُ دِيَارَهُمْ وَيُخْرِجُهُمْ، فَاِذَا اُسِرُوْا اَفْدُوْهُمْ وَكَانُوْا اِذَا سُئِلُوْا لِمَ تُقَاتِلُوْنَهُمْ وَتَفْدُوْنَهُمْ؟ قَالُوْا اُمِرْنَا بِالْفِدَاءِ، فَيُقَالُ فَلِمَ تُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ حَيَآءً اَنْ يُّسْتَذَلَّ حُلَفَاؤُنَا، قَالَ تَعَالٰی ﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ﴾ وَهُوَ الْفِدَاءُ ﴿وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾ وَهُوَ تَرْكُ الْقَتْلِ وَالْاِخْرَاجِ وَالْمُظَاهَرَةِ ﴿فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ﴾ هَوَانٌ وَّذُلٌّ ﴿فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ وَقَدْ خُزُوْا بِقَتْلِ قُرَيْظَةَ وَنَفْیِ النُّضَيْرِ اِلَى الشَّامِ وَضَرْبِ الْجِزْيَةِ ﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰی اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۸۵)﴾ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ﴾ بِاَنْ اٰثَرُوْهَا عَلَيْهَا ﴿فَلَايُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (۸۶)﴾ يُمْنَعُوْنَ مِنْهُ۔

ترجمہ

Marfat.com

اور (اے محمد ﷺ! یاد کیجئے) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا (توریت میں اور ہم نے ارشاد فرمایا) کسی کو نہ پوجو (تعبدون میں دو لغتیں ہیں: یعنی تعبدون اور یعبدون) اللہ کے سوا (یہ خبر بمعنی نہی ہے، ایک دوسری قرأت میں لاتعبدوا ہے) اور (احسان کرو) ماں باپ کے ساتھ......۱......خوب بھلائی (احسانًا بمعنی بِرًّا ہے) اور رشتے داروں سے......۲......(قربہ بمعنی قرابۃ ہے جو قریبی ہوں، اس کا عطف بالوالدین پر ہے) اور یتیموں......۳......اور مسکینوں سے......۴......اور لوگوں سے کہو (کوئی) اچھی بات (یعنی بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو، حضرت سیدنا محمد ﷺ کی شان میں سچی بات کرو اور لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کرو، ایک قرأت میں لفظ حسنا، حا کے ضمہ کیساتھ اور سین کے سکون کیساتھ مصدر ہے جو بطور مبالغہ صفت کے طور پر لایا گیا ہے) اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو (تو تم نے اس عہد کو قبول کرلیا) پھر تم پھر گئے (وعدہ پورا کرنے سے، لفظ تولیتم میں ضمیر غائب سے ضمیر حاضر کی طرف التفات ہے یہاں اس سے مراد انکے آباؤ اجداد ہی ہیں) مگر تم میں کے تھوڑے اور تم روگرداں ہو (جیسا کہ تمہارے آباؤ اجداد تھے) اور جب ہم نے تم سے عہد لیا (اور فرمایا) کہ اپنوں کا خون نہ کرنا (یعنی ایک دوسرے کو قتل کر کے انکا خون نہ بہانا) اور اپنوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالنا (یعنی نہ ہی انہیں ایک دوسرے کے گھروں سے نکالنا) پھر تم نے اسکا اقرار کیا (یعنی اس عہد کو بھی مان لیا) اور تم گواہ ہو (خود اپنے آپ پر) پھر تم (یہاں انتم کے بعد یا حرف ندا حذف ہے) اپنوں کو قتل کرنے لگے (یعنی ایک دوسرے کو) اور اپنوں میں سے ایک گروہ کو انکے وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو انکے مخالفوں کی (تظاھرون اصل میں تاکا ظا میں ادغام ہے اور ایک قرأت میں دوسری تا حذف ہے یعنی اصل میں تتظاھرون بمعنی تتعاونون تھا) گناہ (یعنی معصیت و نافرمانی) اور زیادتی (یعنی ظلم) میں اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں (اُسٰرٰی میں ایک قرأت اَسْرٰی بھی ہے) تو بدلہ دیکر چھڑا لیتے ہو (ایک قرأت میں تفدوھم کی بجائے تُنْقِذُوْھُمْ ہے یعنی تم انہیں مال کے ذریعے قید وغیرہ سے چھڑا لیتے ہو اور یہ عمل ان سے لئے گئے عہد میں سے تھا) اور وہ (ھو ضمیر شان ہے) ان کا نکالنا تم پر حرام ہے (یہ جملہ وتخرجون فریقا......قول کے ساتھ متصل ہے اور وان یاتوکم درمیان میں جملہ معترضہ ہے یعنی ترک فدیہ کی طرح جلاوطن بھی ان پر حرام تھا، مختصرًا واقعہ یہ ہے بنوقریظہ، بنواوس کے حلیف تھے اور بنونضیر خزرج کے، ان میں سے ہر ایک اپنے حلیف کے ساتھ مخالف سے مقابلہ کرتا، ایک دوسرے کے شہر اجاڑتے اور شہر بدر کرتے اور جب گرفتار ہوتے تو فدیہ دیکر چھڑا لیتے اور جب ان سے پوچھا جاتا کہ انہیں قتل کیوں کیا؟ فدیہ کیوں دیا؟ تو کہتے ہمیں فدیہ کا حکم دیا گیا ہے اور جب پوچھا جاتا کہ قتل کیوں کیا تو کہتے کہ حیا کی وجہ سے کہ انہوں نے ہمارے حلیفوں کو ذلیل کیا، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا) تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو (یعنی فدیہ دینے پر) اور کچھ سے انکار کرتے ہو......۵......(یعنی ترک قتل، جلاوطنی، باہمی تعاون سے) تو جو تم میں ایسا کرے اسکا بدلہ کیا ہے مگر رسوائی (یعنی ذلت و رسوائی) دنیا میں اور (وہ اس طرح خوار ہوئے کہ بنوقریظہ کو قتل کر دیا گیا اور بنی نضیر کو شام کی طرف جلاوطن کر کے ان پر جزیہ نافذ کر دیا گیا) اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائینگے اور اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں (یعلمون میں یا اور تا دونوں لغتیں ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی (یوں انہوں نے دنیاوی زندگی کو آخرت پر فضیلت دی) تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انکی مدد کی جائے (یعنی نہ ان سے کو عذاب روکا جائے)۔

Marfat.com

ترکیب

﴿وَاِذْاَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ﴾

و: عاطفہ...... اذ: ظرفیہ مضاف...... اخذنا: فعل وفاعل...... میثاق بنی اسرائیل: مرکب اضافی مبدل منہ...... لاتعبدون الااللّٰہ: جملہ فعلیہ، معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... بالوالدین وذی القربیٰ...... الخ: معطوف علیہ بامعطوفات احسنوا محذوف کاظرف لغو...... احسانا: مفعول مطلق، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف، جواپنے معطوف علیہ سے ملکر بدل، جومبدل منہ سے ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ، جواپنے مضاف سے ملکر اذکروا محذوف کاظرف، جملہ فعلیہ۔

﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾

و: عاطفہ...... قولوا للناس: فعل وفاعل ومتعلق...... حسنا: مفعول مطلق ای قولا حُسنا، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ...... واقیموا الصلوۃ: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف...... واتو الزکوۃ: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف۔

﴿ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾

ثم: عاطفہ...... تولیتم: فعل، تم ضمیر مستثنیٰ منہ...... الا: حرف استثناء...... قلیلا: موصوف...... منکم: متعلق بمحذوف صفت ملکر مستثنیٰ، جومستثنیٰ منہ سے ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ فقبلتم المیثاق محذوف پر معطوف ہے...... وانتم معرضون: جملہ اسمیہ تولیتم کے فاعل سے حال ہے۔

﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ﴾

و: عاطفہ...... اذ: ظرفیہ مضاف...... اخذنا: فعل وفاعل...... میثاقکم: مرکب اضافی مبدل منہ...... لا تسفکون دماء کم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ولاتخرجون انفسکم من دیارکم: معطوف، ملکر بدل، ملکر مفعول، جملہ فعلیہ مضاف الیہ، مرکب اضافی اذکروا محذوف کیلئے ظرف۔

﴿ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ﴾

ثم: عاطفہ...... اقررتم: فعل، تم ضمیر ذوالحال...... وانتم تشھدون: حال، ملکر فاعل، جملہ فعلیہ۔

﴿ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

ثم: عاطفہ...... انتم: مبتدا...... ھؤلاء: منادی بحذف حرف نداء...... تقتلون انفسکم: جملہ فعلیہ خبر، جومبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ...... وتخرجون: فعل، واو ضمیر ذوالحال...... تظاھرون ...... الخ: جملہ فعلیہ حال، ملکر فاعل...... فریقا منکم: مفعول...... من دیارھم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تقتلون پر معطوف۔

﴿وَاِنْ یَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ﴾

و: استئنافیہ...... ان: شرطیہ...... یاتوکم: فعل، واؤ ضمیر ذوالحال...... کم: ضمیر مفعول...... اسری: حال، ذوالحال اپنے

Marfat.com

حال سے ملکر فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... تفدوھم: فعل وفاعل ومفعول...... و: حالیہ...... ھو: مبتدا...... محرم علیکم اخراجھم: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر تفدوھم کے فاعل سے حال، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾

اس کی ترکیب گزر چکی ہے۔

﴿فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ﴾

ف: فصیحیہ ...... ما: نافیہ...... جزاء: مضاف...... من یفعل ذلک منکم: موصول صلہ ملکر مضاف الیہ، مرکبِ اضافی مبتدا...... الا: حرف استثناء...... خزی فی الحیوۃ الدنیا: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ان شئتم ان تعرفوا جزاء من یفعل محذوف شرط کی جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ...... ویوم القیمۃ...... الخ: جملہ فعلیہ متانفہ۔

﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ اس کی ترکیب رکوع نمبر 9 میں گزر چکی ہے۔

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾

اولئک: مبتدا...... الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ: موصول صلہ ملکر خبر اول...... ف: فصیحہ...... لا یخفف عنھم العذاب ولاھم ینصرون: معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر ثانی، اولئک مبتدا اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆...... ثم انتم ھولاء ...... ☆ توریت میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں، وطن سے نہ نکالیں اور جو بنی اسرائیل کسی کی قید میں ہو اسکو مال دیکر چھڑالیں، اس عہد پر انھوں نے اقرار بھی کیا اور اپنے نفس پر شاہد بھی ہوئے لیکن قائم نہ رہے اور اس سے پھر گئے، صورت واقعہ یہ ہے کہ نواح مدینہ میں یہود کے دو فرقے بنی قریظہ اور بنی نضیر سکونت رکھتے تھے، اور مدینہ شریف میں دو فرقے اوس وخزرج رہتے تھے، بنی قریظہ اوس کے حلیف تھے اور بنی نضیر خزرج کے، یعنی ہر ایک قبیلہ نے اپنے حلیف کیساتھ قسما قسمی کی تھی کہ اگر ہم میں سے کسی پر کوئی حملہ آور ہو تو دوسرا اس کی مدد کریگا۔ اوس اور خزرج باہم جنگ کرتے تھے، بنی قریظہ اوس کی اور بنی نضیر خزرج کی مدد کیلئے آتے تھے اور حلیف کے ساتھ ہوکر آپس میں ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے، بنی قریظہ بنی نضیر کو اور وہ بنی قریظہ کو قتل کرتے تھے اور ان کے گھر ویران کردیتے تھے، انہیں ان کے مساکن سے نکال دیتے تھے لیکن جب انکی قوم کے لوگوں کو انکے حلیف قید کرتے تھے تو وہ انکو مال دیکر چھڑالیتے تھے مثلاً اگر بنی نضیر کا کوئی شخص اوس کے ہاتھ میں گرفتار ہوتا تو بنی قریظہ اوس کو مالی معاوضہ دے کر اس کو چھڑالیتے، باوجود یہ کہ اگر وہی شخص لڑائی کے وقت انکے موقعہ پر آجاتا تو اسکے قتل میں ہرگز دریغ نہ کرتے اس فعل پر ملامت کی جاتی ہے کہ جب تم اپنوں کی خونریزی نہ کرنے، انکو بستیوں سے نہ نکالنے، انکے اسیروں کو چھڑانے کا عہد کیا تھا تو اسکے کیا معنی کہ قتل واخراج میں درگزر نہ کرو اور گرفتار ہوجائیں تو چھڑاتے پھرو، عہد میں سے کچھ ماننا اور کچھ نہ ماننا کیا معنی رکھتا ہے؟ جب تم قتل واخراج سے باز نہ رہے تو تم نے عہد شکنی کی اور حرام کے مرتکب ہوئے اور اسکو حلال جان کر کافر ہوگئے۔

Marfat.com

تشریح وتوضیح واغراض

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک:

۱......قرآن مجید فرقان حمید میں سات جگہ پر لفظِ والدین آیا ہے، جن میں سے چار مقامات ایسے ہیں جہاں اللہ تعالی نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کیساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے، والدین کیساتھ بھلائی کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو ایسی کوئی بات کہے اور نہ ہی کوئی ایسا کام کرے کہ جس سے انہیں ایذا ہو اور اپنے مال وجان سے انکی خدمت بجالانے میں قطعاً دریغ نہ کرے بلکہ جب بھی انہیں ضرورت ہو تو ہر لحہ انکے پاس حاضر رہے۔

☆......حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا: ''میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے پھر عرض کی: ''اس کے بعد کون؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے پھر عرض کی: ''اس کے بعد کون؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دفعہ بھی یہی جواب ارشاد فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے پھر عرض کی: ''اس کے بعد کون؟'' تو ارشاد فرمایا: ''تیرا باپ۔''

(صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة، ص ۱۰۴۵)

☆......حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ''والدین کا اپنے بچے پر کیا حق ہے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ھما جنتک و نارک۔'' یعنی والدین ہی تمہاری جنت ودوزخ ہیں۔

(ابنِ ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ص۶۰۸)

رشتے داروں کے ساتھ حسنِ سلوک:

۲......لفظِ ذوی القربی قرآنِ مجید میں سولہ (16) مرتبہ آیا ہے۔ رشتے داروں کے حقوق اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک والدین کے حقوق کے تابع ہے، کیونکہ ان کے حقوق والدین کے واسطہ سے ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ رشتے داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا عطف والدین کے ساتھ حسنِ سلوک پر کیا گیا ہے۔ (الخازن، ج۱، ص۵۸)

☆......حضرت سیدنا امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رشتے دار پر کئے جانے والے صدقے کا ثواب دگنا کر دیا جاتا ہے۔'' (المعجم الکبیر، ج۸، ص۲۰۶)

☆......حضرت سیدنا امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل صدقہ کینہ پرور رشتے دار پر کیا جانے والا صدقہ ہے۔'' (صحیح ابن خزیمة، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة علی ذی الرحم الکاشح، ج٤، ص۷۸)

یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک:

۳......یتیم کا ذکر مختلف صیغوں کے ساتھ قرآنِ مجید میں نو (9) مرتبہ آیا ہے۔

☆......حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یتیم کا کفیل جنت میں میرے ساتھ

Marfat.com

ان دو انگلیوں کی طرح ہوگا۔'' راوی فرماتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی اور اس کے ساتھ والی بڑی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا۔(صحیح مسلم، کتاب الزهد و الرقائق، باب الاحسان الی الارملة و المسکین و الیتیم، ص ۱٤٦٠)

☆......حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جب کسی قوم کے دسترخوان پر کوئی یتیم بیٹھتا ہے تو شیطان ان کے دسترخوان کے قریب نہیں آتا۔''(مجمع الزوائد، کتاب البر و الصله، باب ما جاء فی الایتام، ج۸، ص ۲۳٦)

☆......حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا'' مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو اور مسلمان کے گھرون میں سے بدترین گھر وہ ہے جہاں یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ص ٦١٠)

مسکین کے ساتھ حسنِ سلوک:

۴......مسکین کا ذکر مختلف صیغوں کے ساتھ قرآنِ مجید میں گیارہ (11) مرتبہ آیا ہے۔

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا:''بیوہ اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔'' راوی فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:''ایسے قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور ایسے روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزهد و الرقائق، باب الاحسان الی الارملة و المسکین و الیتیم، ص ۱٤٦٠)

☆......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی آقا ﷺ نے فرمایا''جس نے کسی یتیم یا محتاج کی کفالت کی اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور جنت میں داخل کرے گا''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب تجهیز المیت، ج۳، ص ۱۱٤)

پیروی شریعت کی کیجائے یا طبیعت کی!

۵......اللہ عزوجل نے ان لوگوں کی مذمت کی جو قرآن کی بعض آیات کو مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ دین کے معاملے میں اپنی من مانی بات کو داخل کرنا کتنا ناپسندیدہ عمل ہے کہ اللہ عزوجل نے ان کی مذمت فرمائی اس سے وہ لوگ درس حاصل کریں جو جا بجا دینی معاملات میں اپنی من مانی بات داخل کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ اہل ایمان کو یہ بات اپنی گرہ سے باندھ لینی چاہئے کہ پیروی شریعت کی ہوگی نہ کہ اپنی طبیعت کی۔ قرآن و حدیث کے سمجھنے اور سمجھانے کے سلسلے مفسرین و محدثین کا کردار ہمیشہ سے مثالی رہا ہے لہٰذا اگر کسی معاملے میں یہ حضرات جمع ہو جائیں تو ہمیں اپنی طبیعت کی خواہش ظاہر نہیں کرنی چاہئے کہ انہی کے کندھوں پر اسلام کی بنیاد ہے اور انہی کے قول و عمل پر عمل کر کے ہم جنات پاسکتے ہیں۔ لہٰذا پیروی شریعت کی کیجائے نہ کہ طبیعت کی۔

☆......☆اذکر: اے محمد ﷺ! سیاق کلام کی مناسبت سے اذکروا ہونا چاہئے تھا تاکہ ضمناً بنی اسرائیل سے بھی خطاب ہو جائے اور انہیں ان کے بُرے اصولوں پر نصیحت بھی ہو جائے۔

Marfat.com

والنھی عن المنکر: یعنی حسب مراتب انکار کرے جیسا کہ پہلے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، پھر زبان سے انکار کرے، پھر دل میں ہی بُرا جانے۔

والرفق بھم: یعنی لوگوں کے ساتھ سلوک ایسا کرے کہ بڑوں کی توقیر کرے اور چھوٹوں پر رحم کرے۔

فی الاصل: یعنی تظاہرون اصل میں تتظاھرون تھا، تاء کوظاء میں تبدیل کرنے کے بعد تظاھرون ہوگیا۔

والنضیر: اس بارے میں شان نزول کا مطالعہ فرمالیں وہاں ہم نے مفصل کلام کرلیا ہے۔

ونفی النضیر الی الشام: یعنی بنوقریظہ سے قتال کے لئے ہر ایک اونٹ پر طعام یعنی کھانے کے ساتھ سوار ہوا نہ کہ بغیر طعام کے۔

وفی قراءۃ تفادوھم: حاصل یہ کہ پانچ قرائتیں ہیں، أسری امالہ کے ساتھ فقط تفدوھم ہوگا، اور أساری امالہ اور بغیر امالہ کے تفدوھم اور تفادوھم ہے۔ (صاوی، ج ۱، ص ۸۷ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۱

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ﴾ اَلتَّوْرَاةَ ﴿وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ﴾ اَیْ اَتْبَعْنَاهُمْ رَسُوْلًا فِیْ اَثَرِ رَسُوْلٍ ﴿وَاٰتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ﴾ اَلْمُعْجِزَاتِ كَاِحْيَاءِ الْمَوْتٰى وَاِبْرَاءِ الْاَكْمَهِ وَالْاَبْرَصِ ﴿وَاَيَّدْنٰهُ﴾ قَوَّيْنَاهُ ﴿بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾ مِنْ اِضَافَةِ الْمَوْصُوْفِ اِلَى الصِّفَةِ اَیِ الرُّوْحِ الْمُقَدَّسَةِ جِبْرِيْلَ لِطَهَارَتِهٖ يَسِيْرُ مَعَهٗ حَيْثُ سَارَ فَلَمْ تَسْتَقِيْمُوْا ﴿اَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى﴾ تُحِبُّ ﴿اَنْفُسُكُمْ﴾ مِنَ الْحَقِّ ﴿اسْتَكْبَرْتُمْ﴾ تَكَبَّرْتُمْ عَنِ اتِّبَاعِهٖ؟ جَوَابُ كُلَّمَا وَهُوَ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ وَ الْمُرَادُ بِهِ التَّوْبِيْخُ ﴿فَفَرِيْقًا﴾ مِنْهُمْ ﴿كَذَّبْتُمْ﴾ كَعِيْسٰى ﴿وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ(۸۷)﴾ اَلْمُضَارِعُ لِحِكَايَةِ الْحَالِ الْمَاضِيَةِ اَیْ قَتَلْتُمْ كَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى ﴿وَقَالُوْا﴾ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِسْتِهْزَاءً ﴿قُلُوْبُنَا غُلْفٌ﴾ جَمْعُ اَغْلَفَ اَیْ مُغَشَّاةٌ بِاَغْطِيَةٍ فَلَا تَعِيْ مَا تَقُوْلُ، قَالَ تَعَالٰى ﴿بَلْ﴾ لِلْاِضْرَابِ ﴿لَعَنَهُمُ اللّٰهُ﴾ اَبْعَدَهُمْ عَنْ رَحْمَتِهٖ وَخَذَلَهُمْ عَنِ الْقَبُوْلِ ﴿بِكُفْرِهِمْ﴾ وَلَيْسَ عَدَمُ قَبُوْلِهِمْ لِخَلَلٍ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ﴿فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ (۸۸)﴾ مَا زَائِدَةٌ لِتَاكِيْدِ الْقِلَّةِ اَیْ اِيْمَانُهُمْ قَلِيْلٌ جِدًّا ﴿وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ﴾ مِنَ التَّوْرَاةِ هُوَ الْقُرْاٰنُ ﴿وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ﴾ قَبْلَ مَجِيْئِهٖ ﴿يَسْتَفْتِحُوْنَ﴾ يَسْتَنْصِرُوْنَ ﴿عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَبْعُوْثِ اٰخِرَ الزَّمَانِ ﴿فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا﴾ مِنَ الْحَقِّ وَهُوَ بِعْثَةُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿كَفَرُوْا بِهٖ﴾ حَسَدًا وَخَوْفًا عَلَى الرِّيَاسَةِ، وَجَوَابُ لَمَّا الْاُوْلٰى دَلَّ عَلَيْهِ جَوَابُ الثَّانِيَةِ ﴿فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ(۸۹)﴾ ﴿بِئْسَمَا اشْتَرَوْا﴾ بَاعُوْا ﴿بِهٖ اَنْفُسَهُمْ﴾ اَیْ حَظَّهَا مِنَ الثَّوَابِ وَمَا نَكِرَةٌ بِمَعْنٰى شَيْئًا تَمْيِيْزٌ لِفَاعِلِ بِئْسَ،

Marfat.com

وَالْمَخْصُوصُ بِالذَّمِ ﴿اَنْ يَّكْفُرُوْا﴾ اَىْ كُفْرُهُمْ ﴿بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴿بَغْيًا﴾ مَفْعُوْلٌ لَهٗ لِيَكْفُرُوْا
اَىْ حَسَدًا عَلٰى ﴿اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ﴾ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ ﴿مِنْ فَضْلِهٖ﴾ اَلْوَحْيِ ﴿عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ﴾ لِلرِّسَالَةِ
﴿مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ﴾ رَجَعُوْا ﴿بِغَضَبٍ﴾ مِّنَ اللّٰهِ بِكُفْرِهِمْ بِمَآ اَنْزَلَ وَالتَّنْكِيْرُ لِلتَّعْظِيْمِ ﴿عَلٰى غَضَبٍ﴾
اِسْتَحَقُّوْهُ مِنْ قَبْلُ بِتَضْيِيْعِ التَّوْرٰةِ وَالْكُفْرِ بِعِيْسٰى ﴿وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (۹۰)﴾ ذُوْ اِهَانَةٍ ﴿وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ اَلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِهٖ ﴿قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا﴾ اَىِ التَّوْرَاةِ، قَالَ تَعَالٰى
﴿وَيَكْفُرُوْنَ﴾ اَلْوَاوُ لِلْحَالِ ﴿بِمَا وَرَآءَهٗ﴾ سِوَاهُ اَوْ بَعْدَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴿وَهُوَ الْحَقُّ﴾ حَالٌ ﴿مُصَدِّقًا﴾
حَالٌ ثَانِيَةٌ مُؤَكِّدَةٌ ﴿لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ﴾ اَىْ قَتَلْتُمْ ﴿اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ (۹۱)﴾ بِالتَّوْرَاةِ وَقَدْ نُهِيْتُمْ فِيْهَا عَنْ قَتْلِهِمْ، وَالْخِطَابُ لِلْمَوْجُوْدِيْنَ فِىْ زَمَنِ نَبِيِّنَا ﷺ بِمَا فَعَلَ اٰبَاءُ
هُمْ لِرِضَاهُمْ بِهٖ ﴿وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ﴾ بِالْمُعْجِزَاتِ كَالْعَصَا وَالْيَدِ وَفَلْقِ الْبَحْرِ ﴿ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ
الْعِجْلَ﴾ اِلٰهًا ﴿مِنْ بَعْدِهٖ﴾ اَىْ بَعْدَ ذَهَابِهٖ اِلَى الْمِيْقَاتِ ﴿وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ (۹۲)﴾ بِاتِّخَاذِهٖ ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا
مِيْثَاقَكُمْ﴾ عَلَى الْعَمَلِ بِمَا فِى التَّوْرَاةِ ﴿وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ﴾ اَلْجَبَلَ حِيْنَ امْتَنَعْتُمْ مِنْ قَبُوْلِهَا لِيَسْقُطَ
عَلَيْكُمْ وَقُلْنَا ﴿خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ﴾ بِجِدٍّ وَاجْتِهَادٍ ﴿وَاسْمَعُوْا﴾ مَا تُؤْمَرُوْنَ بِهٖ سِمَاعَ قَبُوْلٍ ﴿قَالُوْا
سَمِعْنَا﴾ قَوْلَكَ ﴿وَعَصَيْنَا﴾ اَمْرَكَ ﴿وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ﴾ اَىْ خَالَطَ حُبُّهٗ قُلُوْبَهُمْ كَمَا يُخَالِطُ
الشَّرَابُ ﴿بِكُفْرِهِمْ قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿بِئْسَمَا﴾ شَيْئًا ﴿يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ﴾ بِالتَّوْرَاةِ عِبَادَةُ الْعِجْلِ ﴿اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ (۹۳)﴾ بِهَا كَمَا زَعَمْتُمْ اَلْمَعْنٰى لَسْتُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ لِاَنَّ الْاِيْمَانَ لَا يَاْمُرُ بِعِبَادَةِ الْعِجْلِ، وَالْمُرَادُ اٰبَاؤُهُمْ
اَىْ فَكَذٰلِكَ اَنْتُمْ لَسْتُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ بِالتَّوْرَاةِ وَقَدْ كَذَّبْتُمْ مُحَمَّدًا ﷺ، وَالْاِيْمَانُ بِهَا لَا يَاْمُرُ بِتَكْذِيْبِهٖ
﴿قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ﴾ اَىِ الْجَنَّةُ ﴿عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً﴾ خَاصَّةً ﴿مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ﴾
كَمَا زَعَمْتُمْ ﴿فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۹۴)﴾ تَعَلَّقَ بِتَمَنِّيْهِ الشَّرْطَانِ عَلٰى اَنَّ الْاَوَّلَ قَيْدٌ فِى الثَّانِىْ
اَىْ اِنْ صَدَقْتُمْ فِىْ زَعْمِكُمْ اَنَّهَا لَكُمْ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ يُؤْثِرُهَا وَالْمُوْصِلُ اِلَيْهَا الْمَوْتُ فَتَمَنَّوْهُ ﴿وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ
اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ﴾ مِنْ كُفْرِهِمْ بِالنَّبِيِّ ﷺ اَلْمُسْتَلْزِمِ لِكَذِبِهِمْ ﴿وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ (۹۵)﴾
اَلْكَافِرِيْنَ فَيُجَازِيْهِمْ ﴿وَلَتَجِدَنَّهُمْ﴾ لَامُ قَسَمٍ ﴿اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ﴾ اَحْرَصَ ﴿وَمِنَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْا﴾ اَلْمُنْكِرِيْنَ لِلْبَعْثِ عَلَيْهَا لِعِلْمِهِمْ بِاَنَّ مَصِيْرَهُمْ اِلَى النَّارِ دُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ لِاِنْكَارِهِمْ لَهٗ ﴿يَوَدُّ﴾
يَتَمَنّٰى ﴿اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ لَوْ مَصْدَرِيَّةٌ بِمَعْنٰى اَنْ، وَهِىَ بِصِلَتِهَا فِىْ تَاْوِيْلِ مَصْدَرٍ مَفْعُوْلُ يَوَدُّ

Marfat.com

﴿وَمَاھُوَ﴾ اَیْ اَحَدُھُمْ ﴿بِمُزَحْزِحِہٖ﴾ مُبْعِدِہٖ ﴿مِنَ الْعَذَابِ﴾ النَّارِ ﴿اَنْ یُّعَمَّرَ﴾ فَاعِلٌ بِمُزَحْزِحِہٖ اَیْ تَعْمِیْرُہٗ ﴿وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ(۹۶)﴾ بِالتَّاءِ وَالْیَاءِ فَیُجَازِیْھِمْ۔

ترجمہ

اور ہم نے دی موسٰی کو کتاب (یعنی توریت) اور انکے بعد پے در پے رسول بھیجے......۱......(لگاتار ایک رسول کے بعد دوسرا رسول بھیجا) اور ہم نے عیسٰی......۲......کو عطا فرمائیں کھلی نشانیاں (یعنی معجزات عطا فرمائے جیسے مردے زندے کرنا، مادرزاد اندھوں کو بینا کرنا اور برص والوں کو تندرست کرنا) اور ہم نے انہیں مدد دی (یعنی قوت دی) پاک روح سے......۳......(روح القدس میں موصوف کی صفت کی طرف اضافت ہے، روح مقدسہ سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں، جو اپنی پاکیزگی کی وجہ سے روح القدس کہلاتے ہیں، ہر جگہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کیساتھ رہتے تھے، پھر بھی تم ٹھیک نہ رہ سکے) تو کیا جب کبھی تمہارے پاس رسول وہ (یعنی حق) لیکر آئے جو تمہارے دل نہیں چاہتے (یعنی پسند نہیں کرتے) تم تکبر کرتے ہو (یعنی تم نے اتباع رسول سے تکبر کیا، استکبرتم جواب کلما ہے، اَفَکلما میں ھمزہ محل استفہام ہے، اس استفہام سے مراد ڈرانا دھمکانا ہے) تو تم ان انبیاء میں سے ایک گروہ (مثلاً حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام) کو جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو (تقتلون مضارع کا صیغہ زمانہ ماضیہ کی حکایت کیلئے ذکر فرمایا گیا ہے، جو بمعنی قتلتم ہے جیسا کہ حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام و سیدنا یحیی علیہ السلام کو قتل کردیا تھا) اور انہوں نے (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور استہزاء) کہا ہمارے دلوں پر پردے ہیں (غلف جمع ہے اغلف کی، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں سمجھ نہیں آتا تو اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا) بلکہ (بل، اضراب کیلئے ہے) اللہ نے ان پر لعنت کی (یعنی اللہ تعالی نے انہیں اپنی رحمت سے دور فرما کر قبولیت سے محروم کردیا) انکے کفر کے سبب (یعنی انکی عدمِ قبولیت دلوں کے خلل کی وجہ سے نہ تھی) تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں (مایؤمنون میں ما زائدہ ہے جو اس قلت کی تاکید بیان کرنے کے لئے ہے یعنی ان میں ایماندار بے حد قلیل ہے)۔

اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب کی تصدیق فرماتی ہے (یعنی توریت کی، اس سے مراد قرآن پاک ہے) اور اس سے پہلے (یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے) وہ فتح مانگتے تھے (یعنی وہ اسی نبی کے وسیلے سے مدد طلب کرتے تھے) کافروں پر (وہ کہتے اے اللہ عزوجل! ہماری نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان پر ہماری مدد فرما) تو جب تشریف لایا وہ جانا پہچانا (یعنی حق اس سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے) اس سے منکر ہو بیٹھے (حسد کرنے اور ریاست چھن جانے کے خوف کی وجہ سے، پہلے لما کا جواب وہی ہے جس پر دوسرے لما کا جواب دلالت کرتا ہے یعنی ﴿لعنۃ اللّٰہ علی الکٰفرین﴾) تو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے کس برے مولوں انہوں نے اپنی جانوں کو خریدا (یعنی اپنی جانوں کے ثواب کو بیچ ڈالا، بئسما میں ما بمعنی شیئاً نکرہ ہے جو بئس کے فاعل کی تمیز ہے، اس کے بعد ان یکفروا، مخصوص بالذم ہے) کہ منکر ہوں (ان یکفروا مصدر کی تاویل میں ہے بمعنی یکفرھم) جو اللہ تعالی نے اتارا (یعنی قرآن کریم) اس کی جلن سے (بغیا، ان یکفروا کا مفعول لہ ہے، اس بات پر حسد کرتے ہوئے) کہ اللہ نازل فرمائے (ینزل میں تخفیف وتشدید دونوں قرائتیں ہیں) اپنے فضل (وحی) سے جس پر چاہے (رسالت کی) اپنے

Marfat.com

بندوں میں سے، تو وہ لوٹے (یعنی پلٹے) غضب پر (یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کا انکار کر دیا، غضب کا نکرہ ذکر کرنا تعظیم کیلئے ہے) غضب کے سزاوار ہوئے (یعنی وہ توریت کی اضاعت اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے غضب کے مستحق ہوئے) اور کافروں کیلئے ذلت کا (یعنی اہانت آمیز) عذاب ہے اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اُتارے پر ایمان لاؤ (یعنی قرآن وغیرہ پر) تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا اس پر ایمان لاتے ہیں (یعنی توریت پر، پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) وہ منکر ہوتے ہیں (واو حالیہ ہے) باقی سے (وراء ہ بمعنی سواہ یا بعدہ ہے، اس سے مراد قرآن کریم ہے) حالانکہ وہ حق ہے (ھو الحق ترکیب میں یہ حال ہے) انکے پاس والے کی تصدیق فرماتا ہوا (مصدقا حال ثانیہ موکدہ ہے......) تم فرماؤ (ان سے) کیوں شہید کیا (یعنی تم نے کیوں شہید کیا) اگلے انبیاء کو اگر تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا (یعنی توریت پر حالانکہ ہم نے تمہیں توریت میں انبیاء کرام کے قتل سے منع کیا تھا، یہاں خطاب نبی پاک ﷺ کے زمانے میں موجود یہودیوں سے ہے کہ وہ بھی اپنے آباؤ اجداد کے اس فعل سے راضی تھے) اور بیشک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لیکر تشریف لایا (یعنی معجزات لے کر آیا مثلاً عصا، ید بیضا، دریا کا پھاڑنا) پھر تم نے بچھڑے کو (معبود) بنا لیا اس کے بعد (یعنی حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے میقات پر جانے کے بعد) اور تم ظالم تھے (بچھڑے کو معبود بنانے میں)۔

اور یاد کرو جب ہم نے تم سے پیمان لیا (توریت پر عمل کرنے کا) اور (تحقیق) طور کو تمہارے سروں پر بلند کیا (یعنی طور نامی پہاڑ کو، کہ جب تم نے توریت کے احکام قبول کرنے سے انکار کیا تو ہم اسے تم پر گرا دیں اور ہم نے تم سے کہا) لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے (یعنی جد و جہد اور کوشش سے) اور سنو (احکامات کو قبولیت کے کانوں سے) بولے ہم نے سنا (آپکی بات کو) اور نہ مانا (آپ کے حکم کو) اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا (جس طرح شراب کی محبت دلوں میں بس جاتی ہے اسی طرح بچھڑے کی محبت انکے دلوں میں گھر کر گئی تھی) انکے کفر کے سبب، تم فرما دو (ان سے) کیا بری (چیز کا) حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان (رکھنا توریت پر بچھڑے کی عبادت کرنے کا) اگر ایمان رکھتے ہو (توریت پر جیسا کہ تمہارا گمان ہے، مطلب یہ ہے کہ تم مومنوں میں سے نہیں ہو، اسلئے کہ ایمان بچھڑے کی عبادت کا حکم نہیں دیتا، یہاں ان لوگوں سے مراد یہود کے باپ دادا ہیں یعنی اسی طرح تم بھی توریت پر ایمان لانے والے نہیں کیونکہ تم نے محمد ﷺ کو جھٹلایا ہے حالانکہ توریت پر ایمان لانا انکی تکذیب کا حکم نہیں دیتا)۔

تم فرماؤ (ان سے) اگر پچھلا گھر (یعنی جنت) خالص (یعنی خاص) اللہ کے نزدیک تمہارے لئے ہو نہ اوروں کیلئے (جیسا کہ تم گمان کرتے ہو) تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر سچے ہو......۵...... (آرزوئے موت کا تعلق دو شرطوں کے ساتھ ہے، اول ثانی کے ساتھ مقید ہے یعنی اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ آخرت تمہارے لئے خالص ہے اور جس کے لئے وہ مخصوص ہوگی وہ ضرور اسے ترجیح دیگا اور اس تک پہنچنا صرف موت ہی کے ذریعے ہوسکتا ہے تو وہ اسکی تمنا کرینگے) اور ہرگز کبھی اسکی آرزو نہ کرینگے ان بداعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے (نبی ﷺ کے ساتھ کفر کرنا جو کہ ان لوگوں کے جھوٹے ہونے کو مستلزم ہے) اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو (یعنی کافروں کو اور وہ انہیں سزا دیگا) اور بیشک تم انہیں ضرور پاؤ گے (لتجدنھم میں لام قسمیہ ہے) سب لوگوں میں سے زیادہ جینے کی

Marfat.com

ہوس رکھتے ہیں (یعنی زیادہ حریص ہیں) اور مشرکوں سے (جو منکرینِ بعث ہوتے ہیں وہ لمبی عمر کے حریص ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ انہیں جہنم ہی میں جانا ہے نہ کہ مشرکین کو، کیونکہ مشرکین تو بعثت کے قائل ہی نہیں) ایک کو تمنا ہے کہ کہیں ہزار برس جئے (لـو بمعنی اَنْ مصدریہ ہے اور یہ اپنے صلہ کے ساتھ ملکر مصدر کی تاویل میں ہو کر یود کا مفعول بنے گا) اور وہ نہیں (ان میں سے کسی ایک بھی نہیں) دور کرنے والا (مزحزحہ بمعنی مبعدہ ہے) عذاب (جہنم کا) کہ اتنی عمر دیا جائے (ان یعمر، بمزحزحہ کا فاعل ہے یعنی اسکو اتنی عمر دیا جانا جہنم کی آگ کو دور کرنے والا نہیں) اللہ تعالی انکے کوتک دیکھ رہا ہے (یعلمون، تاء اور یاء دونوں لغات کے ساتھ ہے تو وہ انہیں ضرور بدلہ دیگا)۔

ترکیب

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ﴾

و: عاطفہ...... لام: تاکیدیہ...... قد: للتحقیق...... اتینا موسی الکتب: جملہ فعلیہ جواب قسم، قسم محذوف واللہ کیلئے...... و: عاطفہ...... قفینا من بعدہ بالرسل: فعل با فاعل وظرف لغو اول وثانی جملہ فعلیہ ہو کر ماقبل پر معطوف۔

﴿وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾

و: عاطفہ...... اتینـا عیسـی ابن مریم البینت: فعل با فاعل ومفعولین جملہ فعلیہ ہو کر ماقبل پر معطوف...... و: عاطفہ...... ایدناہ بروح القدس: فعل با فاعل ومفعول وظرف لغو جملہ فعلیہ معطوف ماقبل پر۔

﴿اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ﴾

همزہ: استفہامیہ...... ف: عاطفہ...... کلما: ظرف زمان متضمن بمعنی شرط...... جـاء کم رسـولٌ بمالا تھوی انفُسُکم: جملہ فعلیہ ہو کر شرط...... استکبرتم: معطوف علیہ...... ففریقا کذبتم: معطوف اول...... وفریقا تقتلون: معطوف ثانی...... ملکر جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ﴾

و: مستانفہ...... قـالـوا: فعل، واؤ ضمیر فاعل، ملکر قول...... قـلـوبُـنـا غلفٌ: مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے ملکر جملہ قولیہ۔

﴿بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ﴾

بل: حرف ایجاب...... لعنھم اللہ بکفرھم: فعل ومفعول وفاعل وظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ...... ف: استئنافیہ...... قلیلا: صفت ایماناً محذوف موصوف کی،...... موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول مقدم...... ما: زائدہ...... یؤمنون: فعل اپنے فاعل اور مفعول مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾

Marfat.com

و:استئنافیہ ......لما:ظرفیہ متضمن بمعنی شرط......جاء:فعل......هم:ضمیر ذوالحال......و کانوا من قبل......الخ:جملہ فعلیہ حال، جوذوالحال سے ملکرمفعول......کتاب:موصوف......من عند الله :ظرفِ مستقر صفت اول......مصدق لما معهم: صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفات سے ملکر فاعل،فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر شرط، جواب شرط محذوف کذبوا،شرط اپنے جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَلَمَّا جَآءَ هُم مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾

ف:عاطفہ......لما:ظرفیہ متضمن بمعنی شرط......جاء هم :فعل ومفعول......ماعرفوا:فاعل،ملکر جملہ فعلیہ،شرط...... کفروا به:جملہ فعلیہ،جزاء،جواپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ......ف:تعلیلیہ......لعنة الله على الكفرين:جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ﴾

بئس:فعل ذم......هو:ضمیر ممیز......ما:موصوفہ......اشتروا به انفسهم :جملہ فعلیہ صفت،موصوف صفت ملکر تمیز...... ممیز تمیز ملکر فاعل،بئس اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم......ان:مصدریہ......یکفروا:فعل وفاعل......بما انزل الله:ظرف لغو......بغیا:مفعول مطلق......ان ینزل الله......الخ:جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہوکر مفعول (ای بغوا لانزال الله)، یکفروا فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول لہ جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مبتدا موخر،خبر مقدم اپنے مبتدا موخر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾

ف:عاطفہ......باء وا :فعل وفاعل......ب:جار......غضب:موصوف......على غضب :ظرفِ مستقر صفت،مرکب توصیفی مجرور، جوجار سے ملکرظرف لغو،یہ سب ملکر جملہ فعلیہ......و:مستانفہ......للكفرين:ظرف مستقر خبر مقدم......عذاب مهين : مبتدا موخر،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ﴾

و:عاطفہ......اذا:ظرفیہ متضمن بمعنی شرط......قیل لهم:قول......امنوا بما انزل الله :مقولہ،ملکر شرط......قالوا:فعل وضمیر فاعل ذوالحال......و:حالیہ......یکفرون:فعل بافاعل......ب:جار......ما:موصولہ......وراء:مضاف......ہ:ضمیر ذوالحال...... وهو الحق: حال اول......مصدقا لما معهم: حال ثانی، ذوالحال اپنے حالوں سے ملکر وراء کا مضاف الیہ،مرکب اضافی ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر ب جار کا مجرور، ملکرظرف لغو،سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قالوا کے فاعل سے حال،ملکر قول......نومن بما انزل علينا : مقولہ،ملکر جزاء،شرط جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

قل:فعل بافاعل قول......ف:فصیحیہ......لم:استفہامیہ......تقتلون انبياء الله من قبل:جملہ فعلیہ جزاء......ان كانت دعواكم صحيحة فلم تقتلون: شرط مقدر،ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ......ان كنتم مومنين:شرط،اپنی جزاء مقدر فلم

Marfat.com

تقتلون سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... لام: تاکیدیہ...... قد: للتحقیق...... جاء کم موسی بالبینت: جملہ فعلیہ جواب، قسم محذوف و اللّٰہ کیلئے ...... ثم اتخذتم العجل من بعدہ: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف...... وانتم ظلمون: حال ہے اتخذتم کی ضمیر سے۔

﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ﴾

و: عاطفہ...... اذ: ظرفیہ مضاف...... اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور: معطوف علیہ با معطوف مضاف الیہ، مرکب اضافی اذکروا فعل محذوف کا ظرف، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا﴾

خذوا ما اتینکم بقوۃ: جملہ فعلیہ ہوکر قلنا محذوف قول کا مقولہ...... و اسمعوا: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف۔

﴿قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ﴾

قالوا: فعل، واو ضمیر ذوالحال...... و اشربوا فی قلوبھم العجل ......الخ: جملہ فعلیہ حال، ملکر فاعل، ملکر قول...... سمعنا وعصینا: جملتان مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

قل: فعل امر، انت ضمیر فاعل قول...... بئسما کی ترکیب اسی رکوع میں گزر چکی ہے، یہاں یہ محذوف مبتدا موخر ھذا الامر کی خبر مقدم ہے، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر قول کا مفعول اول...... ان کنتم مومنین: جملہ فعلیہ شرط...... فلم فعلتم ذلک: جزا محذوف، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مفعول ثانی، قول اپنے دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾

قل: فعل امر با فاعل قول...... ان: شرطیہ...... کانت: فعل ناقص...... لکم: خبر مقدم...... الدار الاخرۃ: ذوالحال...... عند اللّٰہ خالصۃ: حال اول...... من دون الناس: شبہ جملہ حال ثانی، ذوالحال اپنے حالوں سے ملکر اسم موخر، جملہ فعلیہ ناقصہ شرط...... فتمنوا الموت: جزا، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مفعول اول...... ان کنتم صدقین: جملہ فعلیہ شرط...... فتمنوا الموت: جزا محذوف، ملکر جملہ شرطیہ، مفعول ثانی، قول اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ﴾

و: مستانفہ...... لن یتمنوہ: فعل با فاعل ومفعول...... ابدا: مفعول فیہ...... ب: جار...... ما قدمت ایدیھم: موصول صلہ ملکر مجرور جو جار سے ملکر ظرف لغو، سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ...... و: مستانفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... علیم بالظلمین: شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا﴾

و: عاطفہ......لام: قسمیہ ...... تجدن: فعل وفاعل......ھم: مفعول اول......احرص الناس علی حیوۃ: معطوف علیہ......و: عاطفہ......من الذین اشرکوا: ظرف مستقر احرص کے متعلق ہوکر معطوف، ملکر مفعول ثانی......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم، واللہ قسم محذوف کیلئے۔

﴿يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ﴾

یود: فعل......احدھم: مرکبِ اضافی ذوالحال......و: حالیہ......ما: مشابہ بلیس......ھو: ضمیر اسم......ب: زائدہ......مزحزحہ: اسم فاعل......من العذاب: ظرف لغو......ان یعمر: فاعل، ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، ما مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر حال......لو یعمر الف سنۃ......جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مؤول ہوکر مفعول، سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ﴾

و: مستانفہ......اللہ: مبتدا......بصیر بما یعملون: شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

شان نزول

☆......ولما جاء ھم کتب ......☆سید عالم ﷺ کی بعثت اور قرآنِ کریم کے نزول سے قبل یہود اپنی حاجات کیلئے حضور ﷺ کے نام پاک کے وسیلے سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے، اور اسطرح دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔" یارب ہمیں نبی امی کے صدقے میں فتح ونصرت عطا فرما۔

تشریح وتوضیح واغراض

سیدنا موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام کے مابین انبیاء کرام علیہم السلام:

ا......حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک قول کے مطابق ستر ہزار انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے اور ایک قول کے مطابق چار ہزار انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے، جو سب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرنے والے تھے اور ان سب کو توریت پر عمل کرنے اور اپنی امتوں کو اسی کتاب کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا تھا، امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب التحبیر میں ذکر کیا ہے کہ "حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی مدت ایک ہزار نو سو پچیس (1925) سال تھی۔"

(الجمل، ج ۱، ص ۱۱۲، ۱۱۳)

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد بہت سے رسول آئے، مثلاً حضرت یوشع، حضرت اشمویل، حضرت شمعون، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت شعیا، حضرت ارمیا، حضرت عزیز، حضرت حزقیل، حضرت الیاس، حضرت الیسع، حضرت یونس، حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام وغیرہ۔

(المدارک، ج ۱، ص ۱۰۷)

Marfat.com

لفظِ عیسی کی تحقیق:

۲......لفظِ عیسی قرآنِ کریم فرقانِ حمید میں پچیس (25) مرتبہ آیا ہے۔

سریانی زبان میں حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کا نام ایشرع ہے جبکہ مریم بمعنی خادم ہے۔ (الخازن، ج۱، ص ۵۹)

روح القدس سے مراد:

۳......روح القدس سے مراد کون ہے اس بارے میں کئی اقوال ملتے ہیں چنانچہ امام سیوطی اس بارے میں فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: ''روح القدس سے مراد وہ اسمِ اعظم ہے جس سے حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام مردوں کو زندہ فرمایا کرتے تھے۔'' اور حضرت سیدنا ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''روح القدس سے مراد ذاتِ رب تعالیٰ ہے۔'' جبکہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''روح القدس جبرائیل ہیں۔''

(درِ منثور، ج۱، ص ۱۶۷، ۱۶۸)

امام خازن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بارے میں ایک قول نقل کرتے ہیں کہ روح سے مراد انجیل ہے، چونکہ یہ حیاتِ قلوب کا باعث ہے اس لئے اسے روح کہا گیا جیسا کہ قرآنِ مجید کو بھی روح کا نام دیا گیا ہے۔ (الخازن، ج۱، ص ۵۹)

حال مؤکدہ

۴......کافیہ میں ہے کہ حال کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے (جب کہ اس پر قرینہ موجود ہو) جیسے کہ تیرا مسافر کے لئے کہنا راشداً مھدیاً، یہ حال ہے اور ان دونوں کا عامل اذھب مستتر ہے۔ اور حالتِ مؤکدہ میں حال کے عامل کو حذف کرنا واجب ہے جیسے زید ابوک عطوفاً، اس میں عطوفاً حال ہے اور اس کا عامل احقہ محذوف ہے۔ حال مؤکدہ وہ حال ہے جو اپنے ذوالحال سے غالباً یعنی اکثر اوقات جدا نہ ہوتا ہو۔ اور حال مؤکدہ کے عامل کو حذف کرنے کے واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ حال مؤکدہ جملہ اسمیہ کے مضمون کی تاکید کرتا ہو۔ (الکافیہ، ص ۴۲، ملخصاً)

﴿فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ سے مراد:

۵......حضرت علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اگر تم اپنے اس دعوی میں سچے ہو کہ جنت خالص تمہارے لئے ہی ہے تو موت کی تمنا وخواہش کرو، اس لئے کہ جسے یقین ہو کہ وہ جنتی ہے اسے تو فوراً دارِ قرار منتقل ہو جانا چاہئے اور پسند کرنا چاہئے کہ اسے دارِ اکدار یعنی مشقتوں کے گھر سے چھٹکارا مل جائے، چنانچہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ جنگ صفین کے دوران عام سے لباس میں گھوم رہے تھے، آپ کے صاحبزادے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''یہ لباس تو جنگجوؤں کا نہیں ہے؟'' تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے لختِ جگر! تیرے باپ کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ وہ موت کا شکار ہو یا موت اس کا شکار کرے۔'' (روح المعانی الجزء الاول، ص ۴۴۵)

Marfat.com

☆......سرورِ دوعالم ﷺ سے مروی ہے: ''اگر وہ موت کی تمنا وخواہش کرتے تو ان میں سے ہر شخص ابھی اپنا لعاب بھی نگلنے نہ پاتا کہ اسے موت آجاتی اور زمین کی سطح پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا۔'' (البیضاوی، ج۱، ص ۱۲۱)

☆......فی اثر رسول: یعنی بعض رسول کے بعد بعض دوسرے آئے، یہ جملہ کہ فی اثر رسول یہ آیت کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ مفسر جلال نے سیاق وسباق کو مدنظر رکھتے ہوئے ارشاد فرمائے ہیں، اور ان الفاظ سے حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کا ایک وقت میں جمع نہ ہونا لازم آتا ہے، پھر اگر الرسل سے مراد وہ انبیائے کرام علیہم السلام ہوں جو کہ خصوصیت کے ساتھ تبلیغ کے لئے مامور کئے گئے ہیں تو ان الفاظ کی صحت ممکن ہوسکتی ہے اور اگر مطلق حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کا ایک کے بعد دوسرے کا آنا مراد ہے تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ستر حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کو بنی اسرائیل نے ایک وقت میں قتل کیا، پس ایک وقت میں حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے جمع ہونے میں غور کرنا چاہئے۔

وابراء الاکمه: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس معجزے اور دیگر معجزات کا ذکر ہم نے سورۂ ال عمران میں کر دیا ہے۔

یسیر معه الخ: یعنی حضرت جبرئیل امین علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوپر چڑھنے تک جدا نہ ہوئے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر تینتیس ۳۳ سال تھی، اور یہ بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تائید اور ان کی مدد پر مبنی بات تھی۔

تکبرتم: یعنی ﴿استکبرتم﴾ میں سین زائدہ ہے مبالغہ کے لئے۔

للنبی استهزاء: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ یہ قول فریق آخر کے لئے بنیاد ہے اور فریق آخر سے مراد نبی پاک ﷺ کے معاصرین ہیں۔

ای مغشاة بأغطية: مناسب خیال ہوتا ہے کہ حسی اعتبار سے اس قول کو دلوں پر پردے پڑ جانے پر محمول کیا جائے تاکہ استہزاء کا قول صحیح ثابت ہو جائے اور اگر حسی اعتبار نہ مانیں تو پھر معنوی اعتبار کے ماننے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿کلا بل ران علی قلوبهم﴾ تاکہ قول میں موجود اضطراب کا باطل ہونا صحیح ثابت ہو جائے، اور اگر معنوی اعتبار بھی مراد نہ لیں تو پھر مذکورہ اضطراب کا باطل ہونا ثابت نہ ہوگا جو کہ ان کے لئے حاصل اور ثابت ہے۔

ولیس عدم قبولهم لخلل فی قلوبهم: جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے کہ دلوں پر پردے پڑ گئے ہیں، اس سے مراد خلل ہے۔

ای ایمانهم قلیل جدا: قلیلاً کو محذوف مصدر کی صفت کی بناء پر منصوب بنایا ہے تقدیر عبارت یہ ہے کہ فیؤمنون ایماناً قلیلاً۔

یقولون اللهم انصرنا الخ: خازن کی عبارت میں ہے کہ مشرکین عرب کے ظلم وستم پر مدد طلب کرتے تھے، یہ اسلئے کہ یہود کو مشرکین کے امور سے دل دکھتا تھا اور دشمن ان پر اچانک آپڑتے تھے، وہ کہتے اے اللہ ہماری مدد فرما اس مبعوث ہونے والے کے صدقے جو کہ آخری زمانے میں تشریف لائیں گے جن کی صفات کا ذکر ہم نے توریت میں پڑھا ہے، یہود کی اس دعا سے ان کی مدد ہوتی تھی اور اپنے مشرک دشمنوں سے کہتے کہ نبی کریم ﷺ کا زمانہ آنے والا ہے وہ ہماری باتوں کی تصدیق کرتے ہوئے آئیں گے پھر ہم تمہیں ان کی معیت میں قتل کریں گے جیسا کہ عاد، ثمود اور ارم کا قتل ہوا تھا۔ (الجمل، ج۱، ص ۱۱۲ وغیرہ)

Marfat.com

مفعول له ليكفروا: یعنی مفعول لہ ہے اور اس میں عامل لیکفروا ہے۔

الوحی: اس میں اشارہ ہے کہ ﴿ینزل﴾ کا مفعول محذوف ہے۔

والکفر بعیسی: یعنی محمد ﷺ اور جو وہ لائے اس کے ساتھ کفر کیا، کہ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر ان کے ساتھ کفر کیا اور توریت کو ضائع کر دیا، پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو ان پر بھی ایمان لائے پھر کفر کیا، پھر جب سید عالم ﷺ مبعوث ہوئے تو ان کے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ کیا اور کفر میں مزید بڑھ گئے۔

ذو اهانة: یعنی ذلت ورسوائی والا، اور اس عذاب سے کافروں ہی کو موصوف کیا جاتا ہے، اور جو نافرمانوں کو دنیا میں مصائب اور آخرت میں جہنم میں داخلے کے حوالے سے ملے گا یہ عذاب ان کے لئے طہارت ہوگا۔

بما فعل آبائهم: حاصل کلام یہ ہے کہ ان (یعنی یہود) پر دو مرتبہ حجت ثابت ہو چکی ہے، پہلی صورت یہ کہ ان کا قرآن کے انکار کرنے کے لئے جھوٹ بول کر توریت پر ایمان لانے کا دعوی کرنا، اور کسی ایک کتاب کا انکار کرنے سے تمام ہی کتابوں کا انکار مراد ہوتا ہے، اور اس دعوی کو تسلیم کرنا دوسری جہت سے بھی جھوٹ کو ثابت کرتا ہے اور وہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کو قتل کرنا ہے، پس اگر وہ مومن ہوتے تو جس چیز سے اللہ نے بچنے کا حکم دیا ہے اس سے بچتے اور یہ کہ اللہ نے قتل انبیاء سے منع کیا ہے۔

لرضاهم به: یعنی قتل کرنے پر راضی ہونا، حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں ہونے والے سوال کے جواب میں ہے کہ یہ کام انہوں نے تو نہیں کیا بلکہ ان کے آباء واجداد نے کیا؟ جواب یہ ہے کہ کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے، اور اس کے جواب میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ سید عالم ﷺ کے قتل کے درپے تھے، اور انہوں نے کئی مرتبہ ان کے لئے شب وستم کے الفاظ کہے۔

لیسقط علیکم: رفعنا قول کی علت کا بیان ہے، اس بارے میں ماقبل رکوعات میں ہم نے کلام کیا ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

کما یخالط الشراب: یعنی دلوں اور بدنوں میں خلل پایا جانا، یخالط کا مفعول محذوف ہے۔

ای فذلک انتم الخ: اس جملے میں قیاس آخر کی جانب اشارہ ہے تقدیر عبارت اس طرح ہے کہ ان تقول اعتقادکم یأمرکم بتکذیب محمد یعنی اگر تم یہ کہو کہ تمہارا عقیدہ تمہیں محمد (ﷺ) کی تکذیب کا حکم دیتا ہے تو ہر عقیدہ جو اس طرح کا حکم دے وہ کفر ہے، نتیجہ یہ کہ تمہارا یہ عقیدہ کفریہ عقیدہ ہے۔

ای ان صدقتم: شرط ثانی کی جانب اشارہ ہے۔

انها لکم: اول کی جانب اشارہ ہے۔ (صاوی، ج۱، ص۹۱ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۲

سَالَ ابْنُ صُوْرِيَا النَّبِیَّ ﷺ اَوْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَمَّنْ يَّاْتِیْ بِالْوَحْیِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ؟ فَقَالَ جِبْرَائِيْلُ فَقَالَ هُوَ عَدُوُّنَا يَاْتِیْ بِالْعَذَابِ وَلَوْ كَانَ مِيْكَائِيْلُ لَاٰمَنَّا لِاَنَّهٗ يَاْتِیْ بِالْخِصْبِ وَالسِّلْمِ، فَنَزَلَ ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿مَنْ

كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ﴾ فَلْيَمُتْ غَيْظًا ﴿فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ﴾ اَىِ الْقُرْاٰنَ ﴿عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ﴾ بِاَمْرِ ﴿اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ﴾ قَبْلَهُ مِنَ الْكُتُبِ ﴿وَهُدًى﴾ مِّنَ الضَّلَالَةِ ﴿وَبُشْرٰى﴾ بِالْجَنَّةِ ﴿لِلْمُؤْمِنِيْنَ (٩٧)﴾ ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ﴾ بِكَسْرِ الْجِيْمِ وَفَتْحِهَا بِلَا هَمْزَةٍ وَّبِهٖ بِيَاءٍ وَّدُوْنَهَا ﴿وَمِيْكٰلَ﴾ عَطْفٌ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ مِنْ عَطْفِ الْخَاصِّ عَلَى الْعَامِّ وَفِىْ قِرَاءَةٍ مِيْكَائِيْلَ بِهَمْزَةٍ وَّيَاءٍ وَّفِىْ اُخْرٰى بِلَا يَاءٍ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ (٩٨)﴾ اَوْقَعَهُ مَوْقِعَ لَهُمْ بَيَانًا لِّحَالِهِمْ ﴿وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ﴾ يَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ﴾ اَىْ وَاضِحَاتٍ حَالٌ، رَدٌّ لِقَوْلِ ابْنِ صُوْرِيَا لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا جِئْتَنَا بِشَيْءٍ ﴿وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ (٩٩)﴾ ﴿اَ﴾ كَفَرُوْا بِهَا ﴿وَكُلَّمَا عٰهَدُوْا﴾ اللّٰهَ ﴿عَهْدًا﴾ عَلَى الْاِيْمَانِ بِالنَّبِيِّ ﷺ اِنْ خَرَجَ اَوِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ لَّايُعَاوِنُوْا عَلَيْهِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿نَّبَذَهٗ﴾ طَرَحَهُ ﴿فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ﴾ بِنَقْضِهٖ، جَوَابُ لَمَّا وَهُوَ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ الْاِنْكَارِىِّ ﴿بَلْ﴾ لِلْاِنْتِقَالِ ﴿اَكْثَرُهُمْ لَايُؤْمِنُوْنَ (١٠٠)﴾ ﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ مُحَمَّدٌ ﷺ ﴿مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ﴾ اَىِ التَّوْرَاةَ ﴿وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ﴾ اَىْ لَمْ يَعْمَلُوْا بِمَا فِيْهَا مِنَ الْاِيْمَانِ بِالرَّسُوْلِ وَغَيْرِهٖ ﴿كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (١٠١)﴾ مَا فِيْهَا مِنْ اَنَّهٗ نَبِىٌّ حَقٌّ اَوْ اَنَّهَا كِتَابُ اللّٰهِ ﴿وَاتَّبَعُوْا﴾ عَطْفٌ عَلٰى نَبَذَ ﴿مَا تَتْلُوْا﴾ اَىْ تَلَتِ ﴿الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى﴾ عَهْدِ ﴿مُلْكِ سُلَيْمٰنَ﴾ مِنَ السِّحْرِ وَكَانَتْ دَفَنَتْهُ تَحْتَ كُرْسِيِّهٖ لَمَّا نُزِعَ مُلْكُهٗ اَوْ كَانَتْ تَسْتَرِقُ السَّمْعَ وَتَضُمُّ اِلَيْهِ اَكَاذِيْبَ وَتُلْقِيْهِ اِلَى الْكَهَنَةِ فَيُدَوِّنُوْنَهٗ وَفَشَا ذٰلِكَ وَشَاعَ اَنَّ الْجِنَّ تَعْلَمُ الْغَيْبَ فَجَمَعَ سُلَيْمٰنُ الْكُتُبَ وَدَفَنَهَا فَلَمَّا مَاتَ دَلَّتِ الشَّيَاطِيْنُ عَلَيْهَا النَّاسَ فَاسْتَخْرَجُوْهَا فَوَجَدُوْا فِيْهَا السِّحْرَ، فَقَالُوْا اِنَّمَا مَلَكَكُمْ بِهٰذَا فَتَعَلَّمُوْهُ وَرَفَضُوْا كُتُبَ اَنْبِيَآئِهِمْ، قَالَ تَعَالٰى تَبْرِئَةً لِّسُلَيْمٰنَ وَرَدًّا عَلَى الْيَهُوْدِ فِىْ قَوْلِهِمْ اُنْظُرُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ يَذْكُرُ سُلَيْمٰنَ عليه السلام فِى الْاَنْبِيَاءِ وَمَا كَانَ اِلَّا سَاحِرًا ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ﴾ اَىْ لَمْ يَعْمَلِ السِّحْرَ لِاَنَّهٗ كُفْرٌ ﴿وَلٰكِنَّ﴾ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ ﴿الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ اَلْجُمْلَةُ حَالٌ مِّنْ ضَمِيْرِ كَفَرُوْا ﴿وَ﴾ يُعَلِّمُوْنَهُمْ ﴿مَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ﴾ اَىْ اُلْهِمَاهُ مِنَ السِّحْرِ، وَقُرِئَ بِكَسْرِ اللَّامِ الْكَائِنَيْنِ ﴿بِبَابِلَ﴾ بَلَدٌ فِىْ سَوَادِ الْعِرَاقِ ﴿هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ﴾ بَدَلٌ اَوْ عَطْفُ بَيَانٍ لِّلْمَلَكَيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما هُمَا سَاحِرَانِ كَانَ يُعَلِّمَانِ السِّحْرَ وَقِيْلَ مَلَكَانِ اُنْزِلَا لِتَعْلِيْمِهٖ اِبْتِلَاءً مِّنَ اللّٰهِ لِلنَّاسِ ﴿وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ﴾ زَائِدَةٌ ﴿اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ﴾ لَهٗ نُصْحًا ﴿اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ﴾ بَلِيَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِلنَّاسِ لِيَمْتَحِنَهُمْ بِتَعْلِيْمِهٖ فَمَنْ تَعَلَّمَهٗ كَفَرَ وَمَنْ تَرَكَهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ ﴿فَلَا تَكْفُرْ﴾ بِتَعْلِيْمِهٖ، فَاِنْ اَبٰى اِلَّا التَّعَلُّمَ عَلَّمَاهُ

Marfat.com

﴿فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ﴾ بِاَنْ يُّبْغِضَ كُلًّا اِلَى الْاٰخَرِ ﴿وَمَا هُمْ﴾ اَىِ السَّحَرَةُ ﴿بِضَآرِّيْنَ بِهٖ﴾ بِالسِّحْرِ ﴿مِنْ﴾ زَائِدَةٌ ﴿اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ بِاِرَادَتِهٖ ﴿وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ﴾ فِى الْاٰخِرَةِ ﴿وَلَا يَنْفَعُهُمْ﴾ وَهُوَ السِّحْرُ ﴿وَلَقَدْ﴾ لَامُ قَسَمٍ ﴿عَلِمُوْا﴾ اَىِ الْيَهُوْدُ ﴿لَمَنِ﴾ لَامُ اِبْتِدَاءٍ مُعَلِّقَةٌ لِّمَا قَبْلَهَا وَمَنْ مَّوْصُوْلَةٌ ﴿اشْتَرٰىهُ﴾ اِخْتَارَهُ اَوِ اسْتَبْدَلَهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ ﴿مَالَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ نَصِيْبٌ فِى الْجَنَّةِ ﴿وَلَبِئْسَ مَا﴾ شَيْئًا ﴿شَرَوْا﴾ بَاعُوْا ﴿بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ﴾ اَىِ الشَّارِيْنَ اَىْ حَظَّهَا مِنَ الْاٰخِرَةِ اَنْ تَعَلَّمُوْهُ حَيْثُ اَوْجَبَ لَهُمُ النَّارَ ﴿لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ(۱۰۲)﴾ حَقِيْقَةَ مَا يَصِيْرُوْنَ اِلَيْهِ مِنَ الْعَذَابِ مَاتَعَلَّمُوْهُ ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ﴾ اَىِ الْيَهُوْدَ ﴿اٰمَنُوْا﴾ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالْقُرْاٰنِ ﴿وَاتَّقَوْا﴾ عِقَابَ اللّٰهِ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيَةِ كَالسِّحْرِ، وَجَوَابُ لَوْ مَحْذُوْفٌ اَىْ لَاُثِيْبُوْا دَلَّ عَلَيْهِ ﴿لَمَثُوْبَةٌ﴾ ثَوَابٌ وَّهُوَ مُبْتَدَأٌ وَاللَّامُ فِيْهِ لِلْقَسَمِ ﴿مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ﴾ خَبَرُهٗ مِمَّا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ ﴿لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ(۱۰۳)﴾ اَنَّهٗ خَيْرٌ لَّمَا اٰثَرُوْهُ عَلَيْهِ۔

ترجمہ

(ابن صوریا نے نبی پاک ﷺ یا حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وحی ......۱......کون سا فرشتہ لاتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: ''جبرائیل۔'' ......۲...... کہنے لگا: ''وہ تو ہمارا دشمن ہے، عذاب کی خبریں لاتا ہے، اگر وحی میکائیل لاتا تو ہم ایمان لے آتے اسلئے کہ وہ خوشحالی اور سلامتی کی خبریں لانے والا ہے۔'' پس یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ) تم فرمادو (ان سے) جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہو (اسے چاہئے کہ وہ غصہ میں مر جائے) جبرائیل نے اسے اتارا (یعنی قرآن کو) تمہارے دل پر اللہ کے اذن سے (یعنی اسکے حکم سے) اگلی (کتابوں) کی تصدیق فرماتا اور ہدایت (ہے گمراہی سے) اور بشارت (ہے جنت کی) مسلمانوں کو، جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اور اسکے فرشتوں اور اسکے رسولوں اور جبرائیل کا (جبرائیل، یہ لفظ جیم کے کسرہ اور فتح بلا ہمزہ اور مع ہمزہ و یاء اور بغیر یاء کے استعمال ہوتا ہے) اور میکائیل کا (اسکا ملائکہ پر عطف ہے، بطریق عطف الخاص علی العام ہے، ایک قرأت میں میکائیل ہمزہ اور یاء کے ساتھ اور دوسری قرأت میں بغیر یاء کے ہے) تو اللہ دشمن ہے کافروں کا (اس جملے میں لھم کے بجائے اسم ظاہر للکفرین مذکور ہے جس کا سبب انکی حالت بیان کرنا ہے)۔

اور بیشک ہم نے تمہاری طرف (اے محمد ﷺ) روشن آیتیں اتاریں (یعنی واضح نشانیاں، ترکیب میں بینت حال ہے، نیز اس سے مقصود ابن صوریا کے قول کی تردید ہے جو اس نے کہا کہ ''آپ ﷺ ہمارے پاس کچھ نہیں لائے'') اور ان کے منکر نہ ہونگے مگر فاسق لوگ (جو اسکے ساتھ کفر کرنے والے ہیں) اور کیا جب کبھی کوئی عہد کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ سے، نبی پاک ﷺ پر ایمان لانے کا اگر ان کا ظہور ہمارے زمانے میں ہوا یا اس عہد سے مراد یہ ہے آپ ﷺ انکے خلاف مشرکین کی مدد نہ کرینگے، تو) پھینک دیتا ہے اُسے (یعنی ایک طرف ڈال دیتا ہے) ان میں کا ایک گروہ (بدعہدی کرکے، یہی کلما کا جواب محل استفہام انکاری ہے) بلکہ (بل، ایک

بات سے دوسری کی جانب منتقل ہونے کیلئے ہے) ان میں بہتیروں کو ایمان نہیں اور جب انکے پاس تشریف لایا اللہ کے یہاں سے ایک رسول (یعنی حضرت سیدنا محمد ﷺ) انکی کتابوں کی تصدیق فرماتا تو کتاب والوں میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب (یعنی توریت) اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دی (یعنی اس کتاب میں مذکور ایمان بالرسول وغیرہ کے احکامات پر عمل نہ کیا) گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے (جو کچھ توریت میں ہے یعنی یہ کہ آپ ﷺ سچے نبی ہیں یا یہ کہ توریت اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے)۔

اور اسکے پیرو ہوئے (اتبعوا کا عطف نبذ پر ہے) جو پڑھا کرتے تھے (تتلوا، اصل میں تلت ہے) شیطان سلطنت سلیمٰن (کے زمانے) میں (یعنی جادو ...۳... جو کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے وصال کے بعد زوال سلطنت ...۴... کے وقت شیاطین نے ان کی کرسی یعنی شاہی تخت کے نیچے دفن کر دیا تھا یا اس ماتتلوا سے مراد وہ آسمانی باتیں ہیں جو شیاطین چوری چھپے سن لیتے تھے اور پھر اس میں اپنی طرف سے جھوٹ ملا کر کاہنوں کو سنا دیتے، وہ کاہن اسے مدون کر لیتے، یہ بات عام پھیل گئی تھی کہ کہ جنات کے پاس علم غیب ہے، پس حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ان خبروں پر مبنی کتابوں کو جمع کر کے دفن کر دیا اور جب آپ علیہ السلام نے اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا تو شیاطین نے یہ بات لوگوں کو بتا دی جنہوں نے ان مدفون کتابوں کو نکالا تو ان میں جادو جیسی باتیں لکھی پائیں، شیاطین ان سے کہنے لگے کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے حکومت کیا کرتے تھے، لہذا وہ جاہل اسے سیکھنے لگے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی کتابیں چھوڑ دیں، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیاتِ مبارکہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی برأت اور یہودیوں کے اس قول کی تردید میں نازل فرمائیں جو وہ کہتے تھے کہ "محمد ﷺ کو دیکھو کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کا ذکر انبیاء کرام میں کرتے ہیں حالانکہ وہ تو جادوگر تھے) اور سلیمان نے کفر نہ کیا (یعنی انہوں نے جادو پر عمل نہ کیا کیونکہ وہ تو کفر ہے) ہاں (لکن، نون تشدید و تخفیف دونوں کیساتھ ہے) شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں (یعلمون الناس السحر، حال ہے کفروا کی ضمیر سے)۔

اور وہ (جادو سکھاتے تھے لوگوں کو) جو فرشتوں پر اترا (بذریعہ الہام، ملکین، کو لام کے کسرہ کیساتھ بھی پڑھا گیا ہے، بمعنی کائنین یعنی دونوں فرشتے رہتے تھے) بابل میں (جو کہ اطراف عراق کا ایک شہر ہے) ہاروت اور ماروت ...۵... پر (ھاروت و ماروت، بدل ہے یا عطف بیان ہے ملکین سے، حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "وہ دونوں جادوگر تھے اور جادو سکھاتے تھے۔" ان کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ دونوں فرشتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطورِ آزمائش جادو کی تعلیم دینے کیلئے اتارے گئے تھے) اور وہ دونوں نہ سکھاتے (من زائدہ ہے) کسی کو کچھ جب تک یہ نہ کہہ لیتے (ان سے بطورِ نصیحت) کہ ہم تو نری آزمائش ہیں (یعنی ہم اللہ تعالیٰ کیطرف سے لوگوں کیلئے آزمائش و امتحان ہیں تاکہ وہ جادو کی تعلیم سے آزمائے کہ کون ہے جو جادو سیکھ کر کفر کا مرتکب ہوتا ہے اور کون ہے جو نہ سیکھ کر مومن رہتا ہے) تو اپنا ایمان نہ کھو (جادو سیکھ کر، لیکن اسکے باوجود اگر کوئی سیکھنے پر اصرار کرتا تو اسے جادو سکھا دیتے) تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں (اس طرح کہ وہ ایک دوسرے سے ناراض ہو جائیں) اور نہیں پہنچا سکتے (وہ جادوگر) اس (یعنی جادو) سے ضرر (من زائدہ ہے) کسی کو مگر خدا کے حکم سے (یعنی اسکی مرضی کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے) وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دیگا (آخرت میں) اور نہ نفع دیگا (یعنی جادو) اور بیشک (لئن

میں لام قسمیہ ہے) ضرور انہیں معلوم ہے (یعنی یہودیوں کو) جس نے (لمن، میں لام ابتدائیہ ہے، جس کا تعلق ماقبل علموا کے ساتھ ہے اور من، موصولہ ہے) یہ سودا لیا (یعنی جادو پسند کیا یا کتاب اللہ کے بدلے اسے لیا) آخرت میں (یعنی جنت میں) اسکا کچھ حصہ نہیں ہے، اور بیشک کیا بری (چیز) ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے بیچیں (یعنی فروخت کیں) اپنی جانیں (یعنی اپنے آخرت کے حصہ کو جادو سیکھ کر اس طور پر کہ اس پر عمل کر کے اپنے لئے جہنم کی آگ واجب کر لی) کسی طرح انہیں علم ہوتا (اس عذاب کی حقیقت کا جس میں انہیں جانا ہے تو کبھی جادو نہ سیکھتے) اور اگر وہ (یہودی) ایمان لاتے (نبی پاک ﷺ اور قرآن پر) اور ڈرتے (یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جیسے جادو وغیرہ ترک کر کے اسکے عذاب سے ڈرتے، لو کا جواب محذوف ہے یعنی لاثیبوا اس پر لمثوبة دلالت کرتا ہے) ثواب پاتے (لمثوبة مبتدا ہے، اور لام قسمیہ ہے) اللہ کے یہاں بہت اچھا (اس کی خبر ما شروا به انفسهم ہے) کسی طرح انہیں علم ہوتا (کہ یہ ایمان اور تقویٰ انکے لئے بہتر ہے تو وہ اس نافرمانی کو ترجیح نہ دیتے)۔

ترکیب

﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

قل: قول...... من: متضمن بمعنی شرط مبتدا...... کان عدوا لجبریل: جملہ فعلیہ شرط...... ف: عاطفہ...... انه: حرف مشبہ بالفعل...... نزله: فعل وفاعل وضمیر منصوب متصل ذوالحال...... علی قلبک: ظرف لغو...... باذن اللہ: حال اول...... مصدقا لما بین یدیه: معطوف علیہ...... وهدی وبشری للمومنین: معطوف، ملکر حال ثانی، ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط محذوف فلیمت غیظا پر معطوف، جو شرط سے ملکر خبر، من مبتدا اپنی خبر سے ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ﴾

من: متضمن بمعنی شرط مبتدا...... کان: فعل ناقص، هو ضمیر اسم...... عدوا: موصوف...... للہ وملٰئکته ورسله وجبریل ومیکٰل: شبہ جملہ ہوکر صفت، ملکر خبر، جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... فانّ اللہ عدوٌّ للکفرین: جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط محذوف فلیمت غیظا پر معطوف ہے، شرط جواب شرط ملکر خبر، من مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفٰسِقُوْنَ﴾

و: استئنافیہ...... لام: قسمیہ...... قد: تحقیقیہ...... انزلنا الیک ایات بینات: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول جملہ فعلیہ مستانفہ...... و: عاطفہ...... ما یکفر: فعل...... بها: ظرف لغو...... الا: حرف استثناء مفرغہ...... الفاسقین: فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم، قسم محذوف واللہ کیلئے، جملہ قسمیہ ہوکر ماقبل پر معطوف۔

﴿أَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾

همزه: استفهامیہ...... و: عاطفہ...... کلما: ظرف زمان متضمن بمعنی شرط...... عهدوا عهدا: جملہ فعلیہ ہوکر شرط......

Marfat.com

نبذ: فعل...... ہ: ضمیر مفعول...... فریق منهم: فاعل، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ...... بل: عاطفہ...... اکثرهم لایومنون: جملہ اسمیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَلَمَّا جَآءَ هُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ﴾

و: عاطفہ...... لما: ظرفیہ...... جاء هم: فعل ومفعول...... رسول: موصوف...... من عند الله: صفت اول...... مصدق لما معهم: صفت ثانی، ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر شرط۔

﴿نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾

نبذ: فعل...... فریق: موصوف...... من الذین اوتو الکتب: صفت، ملکر ذوالحال...... کانهم لایعلمون: جملہ اسمیہ حال، ملکر فاعل...... کتاب الله: مفعول بہ، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، ماقبل شرط جزا سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ﴾

و: عاطفہ...... اتبعوا: فعل بافاعل...... ما: موصولہ...... تتلوا ...... الخ: صلہ، ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ...... وما کفر سلیمٰن: فعل بافاعل جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾

و: عاطفہ...... لکن: حرف مشبہ...... الشیاطین: اسم...... کفروا: جملہ فعلیہ خبر اول...... یعلمون الناس السحر: فعل بافاعل ومفعولین خبر ثانی، لکن اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ﴾

و: عاطفہ...... ما: موصولہ...... انزل: فعل، ھو ضمیر ذوالحال...... ببابل: ظرف لغو حال، ملکر نائب الفاعل...... علی: جار...... الملکین: مبدل منہ...... هاروت وماروت: بدل، ملکر مجرور، فعل اپنے متعلقات سے ملکر صلہ، ملکر السحر پر معطوف۔

﴿وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾

و: مستانفہ...... ما یعلمان: فعل وفاعل...... من: زائدہ...... احد: مفعول...... حتی: جار...... یقولا انما نحن فتنة: جملہ قولیہ بتاویل مصدر مؤول مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ...... ف: فصیحیہ...... لا تکفر: فعل بافاعل شرط محذوف اذا شئت اتباع الطریق السویٰ کی جزا۔

﴿فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ﴾

ف: استئنافیہ...... یتعلمون: فعل وفاعل...... منهما: ظرف لغو...... ما: موصولہ...... یفرقون به بین المرء وزوجه: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول فیہ جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

Marfat.com

و: حالیہ...... ما: مشابہ بلیس...... ھم: اسم...... ب: زائدہ...... ضارین: اسم فاعل...... ھو ضمیر مستتر ذوالحال...... الا: حرف استثناء...... باذن اللہ: ظرف مستقر مستثنیٰ مفرغ حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل...... بہ: ظرف لغو...... من احد: مفعول، شبہ جملہ ہوکر خبر، ما اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ماقبل یتعلمون کی ضمیر سے حال۔

﴿وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ﴾

و: عاطفہ...... یتعلمون: فعل وفاعل...... ما: موصولہ...... یضرھم و لا ینفعھم: صلہ، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾

و: مستانفہ...... لقد: تحقیقیہ...... علموا: فعل وفاعل...... لام: ابتدائیہ...... من اشتراہ: موصول صلہ ملکر مبتدا...... ما: حجازیہ...... لام: جار، ضمیر مجرور متصل ذوالحال...... فی الاخرۃ: جار مجرور متعلق بمحذوف حال، جو ذوالحال سے ملکر مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر خبر مقدم...... من: زائدہ...... خلاق: اسم مؤخر، ما اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، علموا فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم، قسم محذوف و اللہ کیلئے۔

﴿وَلَبِئْسَ مَاشَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... لام: قسمیہ...... بئس: فعل، ھو ضمیر ممیز...... ما: موصوف...... شروا بہ انفسھم: جملہ فعلیہ صفت، مرکب توصیفی تمیز، ممیز تمیز ملکر فاعل، بئس اپنے فاعل سے ملکر خبر مقدم...... لو کانوا یعلمون: جملہ شرط، جزا محذوف لما اقدموا علی ما اجترحوہ من عمل مغایر، جملہ شرطیہ ہوکر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہوکر جواب قسم،...... قسم محذوف و اللہ کیلئے، یہ سب ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ﴾

و: مستانفہ...... لو: شرطیہ...... ان: حرف مشبہ...... ھم: اسم...... امنوا و اتقوا: خبر، سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر شرط...... لام: ابتدائیہ...... مثوبۃ من عند اللہ: مرکب توصیفی مبتدا...... خیر: خبر، جو مبتدا سے ملکر جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾

لو کانوا یعلمون: شرط...... لاثیبوا محذوف جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

شانِ نزول

☆...... قل من کان عدوا...... ☆ یہودیوں کے عالم عبداللہ بن صوریا نے حضور سید عالم ﷺ سے کہا: "آپ ﷺ کے پاس آسمان سے کون فرشتہ آتا ہے؟" فرمایا: "جبریل۔" ابن صوریا نے کہا: "وہ ہمارا دشمن ہے، عذاب شدت اور خسف اتارتا ہے کئی مرتبہ ہم سے عداوت کرچکا ہے اگر آپ کے پاس میکائیل آتے تو ہم آپ پر ایمان لے آتے۔

☆...... ولقد انزلنا الیک...... ☆ یہ آیت ابن صوریا یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جس نے حضور سید عالم ﷺ سے کہا تھا کہ اے محمد ﷺ آپ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہ لائے جسے ہم پہچانتے اور نہ آپ پر کوئی واضح آیت نازل ہوئی ہے جسکا ہم اتباع

Marfat.com

☆......وکلما عاھدوا عھدا......☆ یہ آیت مالک بن صیف یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جب حضور سید عالم ﷺ نے یہود کو اللہ کے وہ عہد یاد دلائے جو حضور ﷺ پر ایمان لانے کے متعلق کئے تھے تو ابن صیف نے عہد ہی کا انکار کر دیا۔

☆......واتبعوا ما تتلوا......☆ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں۔ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کے صلحاء و علماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جاہل جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم مان کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے، انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی۔ سید عالم ﷺ کے زمانے تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت میں یہ آیت نازل فرمائی۔

تشریح و توضیح و اغراض

وحی کی اقسام:

وحی کی دو اقسام ہیں: ☆......وحی متلو یعنی جس کی تلاوت کی جاتی ہے اس سے مراد قرآن مجید ہے اور ☆......وحی غیر متلو یعنی جس کی تلاوت نہیں کی جاتی اور اس سے مراد سنت رسول ﷺ ہے۔ (نور الانوار مع حاشیہ قمر الاقمار، ص ٦)

نزول وحی کی کیفیت:

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے سرور کائنات ﷺ سے عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر وحی کا نزول کیسے ہوتا ہے؟" تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کبھی تو گھنٹی کی طرح آواز آتی ہے، وحی کی یہ صورت مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے، جب وہ تمام ہوتی ہے تو جو کہا میں اسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی کبھار میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر گفتگو کرتا ہے تو جو وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔" حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "میں نے سخت سردی کے ایام میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتے ہوئے ملاحظہ کی، جب وہ مکمل ہوتی تو آپ ﷺ کی جبین ناز پر پسینہ موتیوں کی طرح بکھرا ہوا ہوتا۔" (صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی، ص ١)

لفظ جبریل کی تحقیق:

لفظ جبریل قرآن مجید میں تین مقامات پر آیا ہے، جن میں سے ایک اسی مذکورہ مقام پر اور ایک اس سے اگلی آیت میں اور ایک سورۂ تحریم کی آیت نمبر ٦٦ میں ہے۔

جبریل ایک فرشتے کا نام ہے اور یہ عجمی لفظ ہے، اسی لئے یہاں اس آیت مبارکہ میں غیر منصرف استعمال ہوا ہے۔

لفظ جبرائیل میں تیرہ قراتیں مروی ہیں جن میں سے زیادہ مشہور یہ ہیں:

Marfat.com

(۱)......جبریل بوزن قندیل، جوکہ ابوعمرو، نافع، ابنِ عمر، حفص اور حضرت عاصم کی قرأت ہے، حجاز کی بھی یہی لغت ہے۔

(۲)......دوسری قرأت جیم کے فتح کے ساتھ ہے جوکہ ابن کثیر اور امام حسن کی قرأت ہے۔

(۳)......جبرئیل بوزن سلسبیل ہے جوکہ قریش اور تمیم کی لغت ہے اور اس کے قراء حمزہ وکسائی ہیں۔

(۴)......چوتھی قرأت میں ہمزہ کے بعدیٰ نہیں ہے، یہ قرأت عاصم اور یحییٰ بن یعمر سے مروی ہے۔

(۵)......پانچویں قرأت بھی لامِ مشدد کے ساتھ اسی طرح ہے، اور یہ بھی عاصم اور یحییٰ بن یعمر سے مروی ہے۔

(۶)......جبرائیل یعنی راء کے الف اور الف کے بعد ہمزہ مکسورہ کے ساتھ ہے، یہ قرأت حضرت عکرمہ کی ہے۔

(۷)......ساتویں قرأت بھی اسی طرح ہے لیکن ہمزہ کے بعدیٰ نہیں ہے۔

(۸)......جبرائیل ہے یعنی ہمزہ کے بغیر الف کے بعد دویٰ ہیں، یہ حضرت اعمش اور یحییٰ کی قرأت ہے۔

(۹)......جبرال (۱۰)......دسویں قرأت جبریل ہے جوکہ طلحہ بن مصرف کی قرأت ہے۔

(۱۱)......جبرین ہے یعنی جیم کے فتح اور نون کے ساتھ ہے (۱۲)......بارہویں قرأت گیارہویں ہی کی طرح ہے لیکن اس میں جیم مکسور ہے۔

(۱۳)......اس قرأت میں اسے جبرائین پڑھا گیا ہے۔ (الجمل، ج ۱، ص ۱۲۳، ۱۲۴)

جادو:

۳......شیخ الاسلام شہاب الدین امام احمد بن حجر المکی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر میں جادو کے بارے میں مفصل بحث فرمائی ہے، ہم اس میں سے کچھ یہاں ذکر کرتے ہیں:

جادو کے بارے میں ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی آراء:

آپ فرماتے ہیں کہ جادو یا تو کفر ہے یا پھر گناہ کبیرہ، نیز یہ ایک شیطانی عمل ہے جسے جادوگر شیطان سے حاصل کرتا ہے اور جب اس سے حاصل کر لیتا ہے تو اسے دوسروں کے حق میں بھی استعمال کرتا ہے۔ سیدنا امام شافعی سے ایک قول مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جادو عقل ودل کو تباہ، بیمار اور قتل کر دیتا ہے۔'' نیز آپ نے جادو کے ذریعے کسی کو قتل کرنے والے پر قصاص واجب ٹھہرایا ہے۔ ایک قول کے مطابق ''جادو اعیان کے دل میں مؤثر ہوتا ہے۔'' ایک قول کے مطابق ''اصح یہ ہے کہ جادو ایک تخیل ہے لیکن بیماریوں، موت اور جنون کے ذریعے بدنوں میں اثر کرتا ہے، اس لئے کہ طبیعتوں اور نفوس میں کلام مؤثر ہوتا ہے جیسا کہ انسان جب کوئی ناپسندیدہ بات سنے تو اس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے اور اسے غصہ آ جاتا ہے اور کبھی تو وہ اس کے باعث بیمار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ایک قوم کلام سن کر ہلاک ہوگئی، پس اس اعتبار سے جادو بدنوں میں مؤثر ہونے والی بیماریوں کے قائم مقام ہے۔''

سیدنا امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''ہمارے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ جادوگر کے ہاتھ سے خلافِ عادات ایسی باتوں کے ظہور کا انکار نہیں کیا جا سکتا جن پر انسان قادر نہیں جیسے بیماری، جدائی، عقل کا زائل ہونا اور کسی عضو کا ٹیڑھا ہو جانا وغیرہ ایسے امور ہیں جن پر بندے کے قادر ہونے کے محال ہونے پر دلیل قائم ہے۔''

Marfat.com

علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں: ''جادو میں مندرجہ ذیل امور بعید نہیں: ☆...... جادوگر کا جسم سکڑ جائے یہاں تک کہ وہ دیوار کے چھوٹے سے سوراخ میں بھی داخل ہو جائے ☆...... بالوں کی ٹیڑھی لٹ کو سیدھا کھڑا کر دینا ☆...... باریک دھاگے پر چلنا ☆...... ہوا میں اڑنا ☆...... پانی پر چلنا اور ☆...... کتے کی سواری کرنا وغیرہ۔ جادو نہ تو اس کی علت ہے اور نہ ہی اس کا موجب، بلکہ اللہ تعالیٰ جادو کے پائے جانے کے وقت یہ اشیاء پیدا فرماتا ہے جیسا کہ وہ کھانا کھاتے وقت آسودگی (یعنی شکم سیری) اور پانی پیتے وقت سیرابی پیدا کرتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا عامر ذھبی سے روایت فرماتے ہیں: ''ولید بن عقبہ کے پاس ایک جادوگر تھا جو رسی پر چلتا اور گدھے کی سرین سے داخل ہوتا اور اس کے منہ سے نکل جاتا تھا، پس حضرت سیدنا جندب رضی اللہ عنہ نے اسی کی تلوار سے اسے قتل کر دیا۔'' ان سے مراد حضرت سیدنا جندب بن کعب الازدی رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں بجلی کہا جاتا تھا۔ یہ وہی ہستی ہیں جن کے بارے میں رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''میری امت میں ایک ایسا شخص ہے جسے جُنْدُب کہا جاتا ہے وہ تلوار کی ایک ہی ضرب لگا کر حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیتا ہے۔'' قریش حضرت سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کو جادوگروں کا قاتل سمجھتے تھے۔

جادو کے بارے میں ہمارا عقیدہ:

ہمارے نزدیک جادو کی تمام قسمیں صحیح ہیں مثلاً جادوگر کا ہوا میں اڑنے پر، یا انسان کو گدھا اور گدھے کو انسان میں تبدیل کر دینے پر قادر ہونا اور اس کے علاوہ جادو کی دیگر اقسام، مگر ہمارا اس بارے میں عقیدہ یہ ہے کہ ''جب معینہ کلمات سے جادو کیا جائے تو اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان اشیاء کو پیدا کرنے والا ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان وَمَا هُم بِضَآرِّيْنَ بِهِ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ دلیل ہے اور وہ اشیاء خود بخود پیدا نہیں ہوتیں۔

جادو سیکھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے:

مروی ہے کہ ایک عورت ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: ''میں جادوگرنی ہوں، کیا میرے لئے توبہ ہے؟'' آپ نے دریافت فرمایا: ''تیرا جادو کیا ہے؟'' اس نے بتایا: ''میں اس جگہ گئی جہاں ہاروت و ماروت ہیں تاکہ جادو کا علم سیکھوں، انہوں نے مجھے کہا: ''اے اللہ کی بندی! دنیا کے لئے آخرت کا عذاب اختیار نہ کر۔'' لیکن میں نے انکار کر دیا تو انہوں نے مجھے کہا: ''جاؤ اور اس راکھ پر پیشاب کرو۔'' پس میں گئی تاکہ اس پر پیشاب کروں لیکن میں نے اپنے دل میں سوچ کر خود سے کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گی اور ان کے پاس لوٹ کر کہا کہ میں نے کر لیا تو انہوں نے مجھے کہا: ''جب تم نے پیشاب کیا تو کیا دیکھا۔'' میں نے کہا: ''میں نے کچھ نہیں دیکھا۔'' انہوں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈر اور ایسا نہ کر۔'' لیکن میں نے پھر انکار کر دیا تو انہوں نے مجھے کہا: ''تو جاؤ اور (جیسا کہا ہے ویسا ہی) کرو۔'' پس میں گئی اور جب میں نے ایسا ہی کیا تو ہتھیاروں سے ڈھانپی ہوئی گھوڑے کی طرح کی کوئی چیز دیکھی جو میری شرمگاہ سے نکلی اور آسمان کی طرف چڑھ گئی، پس میں ان کے پاس آئی اور انہیں بتایا تو انہوں نے مجھے کہا: ''وہ ایمان تھا جو تجھ سے نکل چکا ہے، اب تو نے اچھی طرح جادو سیکھ لیا ہے۔'' میں نے پوچھا: ''جادو کیا ہے؟'' انہوں نے

Marfat.com

بتایا: "تو جس چیز کا بھی ارادہ کرے گی اور اس کی صورت کے بارے میں گمان کرے گی تو وہ موجود ہوگی۔" پس میں نے اپنے دل میں گندم کے دانے کا تصور کیا تو دانہ موجود پایا، میں نے کہا: "کاشت ہو جا۔" پس وہ کاشت ہوگیا اور اسی وقت بالی نکل آئی، میں نے دوبارہ کہا: "ابھی گندھ جا۔" تو وہ اسی وقت گندھ کر روٹی بن گیا، اس کے بعد سے میں جس چیز کا بھی ارادہ کرتی ہوں اس کا اپنے دل میں تصور کرتی ہوں تو وہ موجود ہوتی ہے۔" ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (اس کی بات سن کر) ارشاد فرمایا: "تیرے لئے کوئی توبہ نہیں۔"

امام قرطبی فرماتے ہیں: "مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے جو کرتا ہے وہ جادو نہیں، مثلاً ٹڈیوں، جوؤں اور مینڈکوں کا نازل ہونا، سمندر کا پھٹ جانا، عصا کا سانپ میں تبدیل ہو جانا، مردوں کو زندہ کرنا، قوت گویائی سے محروم افراد کو زبان کی دولت سے نوازنا اور انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات میں سے دیگر مثالیں جادو نہیں۔

جادو اور معجزہ میں یہ فرق ہے کہ جادو جادوگر اور ہر اس شخص سے صادر ہو سکتا ہے جو اس کا طریقہ سیکھتا ہے اور کبھی تو اس کا وقوع اسے سیکھنے والی ایک جماعت سے بیک وقت بھی ہو سکتا ہے جبکہ معجزہ کی مثل یا مقابل لانے کی اللہ تعالیٰ کسی کو قدرت نہیں دیتا۔

(ماخوذ از الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۲، ص ۲۰۲ تا ۲۰۵)

زوالِ سلطنت کا سبب اور مدت:

۴......شیخ سلیمان الجمل حضرت سیدنا سلیمان کی حکومت کے چھن جانے کا سبب ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: "آپ کی سلطنت چھننے کی مدت صرف چالیس دن ہے جس کا سبب یہ تھا کہ آپ کی ایک زوجہ محترمہ ایک بت کی چالیس دن تک عبادت کرتی رہیں لیکن آپ کو یہ بات نہ معلوم ہو سکی جس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی مقدار ایام آپ سے اعلیٰ مقام و مرتبہ واپس لے لیا۔

(ماخوذ از الجمل، ج ۱، ص ۱۲۸)

ہاروت و ماروت:

۵......قاضی عیاض علیہ الرحمۃ ہاروت و ماروت کے بارے میں شفا شریف میں فرماتے ہیں کہ ہمیں سب سے پہلے یہ غور کرنا ہے کہ ہاروت و ماروت کون تھے؟ آیا یہ فرشتے تھے یا انسان؟

آیتِ قرآنی میں مَلَکین سے مراد فرشتے ہیں یا نہیں اور اس میں حرفِ لام پر جو اعراب آیا ہے وہ زبر ہے یا زیر، اس کا تعین کرنا ہے تاکہ اشکال دور کیا جا سکے، اگر لام پر زبر ہو تو اس سے مراد فرشتے ہوں گے اور اگر زیر ہو تو اس سے مراد بادشاہ ہوں گے، اس سلسلے میں اکثر مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ حقیقت حال یہ تھی کہ رب العالمین نے بندوں کا امتحان لینے کے لئے دو فرشتوں کو مقرر فرمایا اور اس کا طریقہ کار یہ مقرر فرمایا کہ وہ فرشتے بندوں کو جادو سکھائیں اور بندوں کو یہ بتائیں کہ جادو کا عمل کفر کا مستوجب ہے اور جو اس کو کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿انما نحن فتنة فلا تکفر﴾ لہذا جو لوگ ہاروت و ماروت کے فرشتہ ہونے کے قائل ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ ان کے پاس جو بھی جادو سیکھنے کے لئے آتا تھا وہ ان سے پہلے یہ

Marfat.com

کہتے تھے کہ یہ عمل کفر کا سبب ہے اور اس سے مرد و عورت میں جدائی ڈالی جاتی ہے لہذا وہ اس کام سے پرہیز کریں۔

حضرت ابن وہب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''جناب خالد بن عمران کے سامنے جب کسی نے ہاروت و ماروت اور ان کے جادو سکھانے کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''غلط اور بالکل غلط، لم ینزل ہم ان دونوں کو اس سے بری جانتے ہیں یہ جواب سن کر سائل نے اس آیت کریمہ ﴿و ما انزل علی الملکین﴾ کے بارے میں تشریح وتفسیر معلوم کی تو آپ نے فرمایا کہ اس آیت کا مصداق یہ دونوں فرشتے نہیں ہیں۔

خالد بن عمران جیسی شخصیت ان دونوں فرشتوں کو جادو سے بری قرار دیتے ہیں لیکن دوسرے ارباب علم کا کہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جادو کا علم سکھانے پر ماذون کیا تھا لیکن بایں شرط کہ وہ تعلیم دیتے وقت یہ بتادیں کہ یہ فعل کفر کا سبب اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے ابتلاء آزمائش کا سبب ہے۔

حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''ہاروت و ماروت بابل کے دو پہلوان تھے اور انہوں نے ﴿و ما انزل علی الملکین﴾ میں لام کے کسرہ کے ساتھ قرأت کی اگر جنابِ حسن کی قرأت کو درست مانا جائے تو ما نفی کے لئے نہیں بلکہ موصولہ ہوگا جو کہ ایجاب کے معنی دے گا۔

عبدالرحمٰن نے ملکین کی قرأت لام کے کسرہ کے ساتھ کی لیکن انہوں نے ان دونوں بادشاہوں سے حضرت داؤد علیہ السلام و حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی ذات مراد لی ہے اور ما کو نفی کے لئے قرار دیا ہے۔

سمرقندی فرماتے ہیں: ''یہ دونوں بادشاہ بنی اسرائیل سے تھے جن کو تعلیم سحر کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے مسخ فرمادیا البتہ لام کے کسرہ کی قرأت شاذ اور قلیل الاستعمال ہے۔ (شفاء شریف مترجم، ج ۲، ص ۳۰۹ تا ۳۱۳)

ایک قول کے مطابق ہاروت و ماروت سے مراد دو ایسے فرشتے ہیں کہ جب فرشتوں نے بنی آدم کو عار دلائی تو اس وقت انہوں نے خود میں سے دو فرشتوں کو چنا تا کہ ان میں شہوت پیدا کی جائے، جو زمین میں فیصلے کریں، لیکن رات کے وقت آسمان پر چلے جائیں، پس وہ دونوں زہرہ نامی ایک عورت کی محبت کا شکار ہوگئے جس نے انہیں شراب پینے پر ابھارا تو دونوں نے نہ صرف اس سے زنا کیا بلکہ ایک انسان کو دیکھ کر اسے قتل بھی کر ڈالا اور پھر دنیا کے عذاب کو آخرت کے عذاب پر ترجیح دی، وہ اب بھی بابل کے ایک کنویں میں الٹے لٹکے ہوئے عذاب میں مبتلا ہیں۔ (مدارک، ج ۱، ص ۱۱۶)

ایک دفعہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام کو نمدیدہ دیکھا تو ان سے اس کی وجہ دریافت فرمائی: ''اے جبریل! تو رو رہا ہے! حالانکہ تیرا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام و مرتبہ ہے؟'' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: ''مجھے رونا کیونکر نہ آئے جبکہ میرا سب سے زیادہ رونے کا حق ہے، ہوسکتا ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ کوئی ایسا مقام ہو جو میری موجودہ حالت سے جدا ہو، میں یہ بھی نہیں جانتا کہ ہوسکتا ہے مجھے بھی ابلیس کی طرح کسی آزمائش میں نہ مبتلا کر دیا جائے کہ وہ بھی تو ملائکہ میں سے تھا، مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ ہوسکتا ہے مجھے بھی ہاروت و ماروت کی طرح نہ آزمایا جائے۔'' پس سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی جبرائیل امین

Marfat.com

کے ساتھ آبدیدہ ہوگئے اور اشک بہانے لگے یہاں تک کہ ان دونوں ہستیوں کو ہاتفِ غیبی سے ندا آئی: ''اے جبریل اور اے اللہ تعالی کے محبوب! اللہ تعالی نے آپ دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمادیا ہے۔'' (در منثور، ج ۱، ص ۱۹۳)

☆......وسأل ابن صوریا النبی الخ ☆: اس بارے میں شان نزول کا مطالعہ فرمائیں۔

بالامر: یہاں اذن کی تفسیر امر کے ساتھ فرمائی اس لئے کہ اللہ کا امر یہ علم سے اَولی ہے، اس لئے کہ بھی اذن درحقیقت امر کا نام اور مجازاً علم کا نام ہے، اور جتنا ممکن ہو سکے حقیقت کی جانب محمول کرنا واجب ہے۔

بکسر الجیم: جیسا کہ قندیل، فتح کے ساتھ جیسا کہ شمویل، اور ایک قول بلا ہمزہ کا بھی ہے جو کہ ان دونوں کے مقابلے میں زیادہ راجح ہے۔

ومیکال: میکال بروزنِ مفعال ہے اور یہی لغت حجاز ہے، اور اسے ابوعمر اور ابوحفص نے عاصم سے بیان کیا ہے، دوسری قرأت بھی اسی طرح ہے صرف فرق اتنا ہے کہ الف کے بعد ہمزہ کا اضافہ ہے اور یہ نافع کی قرأت ہے، تیسری قرأت بھی اسی طرح ہے سوائے اس کے کہ ہمزہ کے بعد یاء کی زیادتی کردی جائے گی، چوتھی قرأت میکئیل بروزن میکعیل ہے اور یہ ابن محیصن کی قرأت ہے، پانچویں قرأت بھی اسی طرح ہے صرف فرق اتنا ہے کہ یاء کے بعد ہمزہ نہیں ہے مثل میکعل کے، چھٹی قرأت میکائییل الف کے بعد دو یاء کے ساتھ، اسے اعمش نے ذکر کیا ہے، ساتویں قرأت میکائل الف کے بعد ہمزۂ مفتوحہ کے ساتھ جیسا کہ اسراءل۔

عطف الخاص علی العام: کہ یہ دونوں (جبرئیل ومیکائیل) ملائکہ پر معطوف ہیں، اور اس عطف کا فائدہ یہ ہے کہ خاص کا عطف عام پر ہو جائے۔

واضحات: وہ آیات اپنے معنی پر دلالت کے اعتبار سے واضح ہیں اور اس بارے میں بھی واضح ہیں کہ یہ اللہ تعالی کی جانب سے ہیں۔

ماجئتنا بشیء: یعنی جو چیز آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس لائے ہیں ہم اسے پہچانتے ہیں اور جو آیات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں ہم ان کی پیروی کرتے ہیں۔

ای التوراۃ: اس بات کو اس جانب محمول کیا جاتا ہے کہ پھینک دینا صرف اسی وقت ہوتا ہے جب کہ کسی چیز کو پکڑ لیا جائے اور قبول بھی کرلیا جائے، اور انہوں نے قرآن کو پکڑا نہ تھا، پس اس صورت میں توریت کو قرآن کے مقابلے میں کتاب پر محمول کرنا اولی ہے۔

(الجمل، ج ۱، ص ۱۲٤ وغیرہ)

ای لم یعلموا بما فیھا: اس جملے میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالی کا فرمان ﴿وراء ظھورھم﴾ کو حقیقت پر محمول نہیں کیا جاتا بلکہ یہ توریت میں موجود احکامات پر عمل نہ کرنے کے حوالے سے کنایہ ہے اور اگر ایسا نہ مانا جائے تو وہ ابھی تک توریت کے احکامات کی تعظیم کرتے۔

من السحر: اس بارے میں ماقبل سیر حاصل بحث موجود ہے اسی کا مطالعہ فرمائیں۔

لما نزع ملکه: اس کا بیان ماقبل مذکور ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

Marfat.com

او کانت تسترق السمع: یعنی وہ جادو مراد ہے جو کہ شیطانوں نے حضرت سلیمان کی کرسی کے نیچے دفن کر دیا تھا، اس مناسبت کی بحث ماقبل سے حاصل کریں۔

لانہ کفر: جادو کا سیکھنا کیسا ہے؟ اس بارے میں ماقبل موضوع جادو کے بارے میں ہمارا عقیدہ کا مطالعہ فرمائیں۔

(صاوی، ج ۱، ص ۱۲٤ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۳

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا﴾ لِلنَّبِیِّ ﷺ، اَمْرٌ مِّنَ الْمُرَاعَاةِ وَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَ لَهٗ ذٰلِكَ وَهِیَ بِلُغَةِ الْیَهُوْدِ سَبٌّ مِّنَ الرَّعُوْنَةِ فَسُرُّوْا بِذٰلِكَ وَخَاطَبُوْا بِهَا النَّبِیَّ ﷺ فَنُهِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ عَنْهَا ﴿وَقُوْلُوا﴾ بَدَلَهَا ﴿انْظُرْنَا﴾ اَیْ اُنْظُرْ اِلَیْنَا ﴿وَاسْمَعُوْا﴾ مَاتُؤْمَرُوْنَ بِهٖ سِمَاعَ قُبُوْلٍ ﴿وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۱۰۴)﴾ مُؤْلِمٌ هُوَ النَّارُ ﴿مَایَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِیْنَ﴾ مِنَ الْعَرَبِ عَطْفٌ عَلٰی اَهْلِ الْكِتَابِ، وَمِنْ لِلْبَیَانِ ﴿اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ﴾ زَائِدَةٌ ﴿خَیْرٍ﴾ وَحْیٍ ﴿مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ حَسَدًا لَّكُمْ ﴿وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ﴾ نُبُوَّتِهٖ ﴿مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ(۱۰۵)﴾ وَلَمَّا طَعَنَ الْكُفَّارُ فِی النَّسْخِ وَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ یَاْمُرُ اَصْحَابَهُ الْیَوْمَ بِاَمْرٍ وَّیَنْهٰی عَنْهُ غَدًا، نَزَلَ ﴿مَا﴾ شَرْطِیَّةٌ ﴿نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ﴾ اَیْ نُزِلْ حُكْمَهَا اِمَّا مَعَ لَفْظِهَا اَوْلَا، وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِضَمِّ النُّوْنِ مِنْ اَنْسَخَ اَیْ نَاْمُرُكَ اَوْ جِبْرَءِیْلَ بِنَسْخِهَا ﴿اَوْنُنْسِهَا﴾ نُؤَخِّرُهَا فَلَا نُزِلْ حُكْمَهَا وَنَرْفَعُ تِلَاوَتَهَا اَوْ نُؤَخِّرُهَا فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ، وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِلَا هَمْزَةٍ مِنَ النِّسْیَانِ اَیْ نُنْسِكَهَا اَیْ نَمْحُهَا مِنْ قَلْبِكَ، وَجَوَابُ الشَّرْطِ ﴿نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَا﴾ اَنْفَعُ لِلْعِبَادِ فِی السُّهُوْلَةِ اَوْ كَثْرَةِ الْاَجْرِ ﴿اَوْ مِثْلِهَا﴾ فِی التَّكْلِیْفِ وَالثَّوَابِ ﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(۱۰۶)﴾ وَمِنْهُ النَّسْخُ وَالتَّبْدِیْلُ، وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّقْرِیْرِ ﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ یَفْعَلُ فِیْهَا مَایَشَآءُ ﴿وَمَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ اَیْ غَیْرِهٖ ﴿مِنْ﴾ زَائِدَةٌ ﴿وَّلِیٍّ﴾ یَّحْفَظُكُمْ ﴿وَّلَا نَصِیْرٍ(۱۰۷)﴾ یَمْنَعُ عَذَابَهٗ عَنْكُمْ اِنْ اَتَاكُمْ، وَنَزَلَ لَمَّا سَاَلَهٗ اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ یُّوَسِّعَهَا وَیَجْعَلَ الصَّفَاءَ ذَهَبًا ﴿اَمْ﴾ بَلْ اَ﴿تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰی﴾ اَیْ سَاَلَهٗ قَوْمُهٗ ﴿مِنْ قَبْلُ﴾ مِنْ قَوْلِهِمْ اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً وَغَیْرِ ذٰلِكَ ﴿وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ﴾ اَیْ یَاْخُذْهُ بَدَلَهٗ بِتَرْكِ النَّظَرِ فِی الْاٰیَاتِ الْبَیِّنَاتِ وَاقْتِرَاحِ غَیْرِهَا ﴿فَقَدْضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ(۱۰۸)﴾ اَخْطَاَ الطَّرِیْقَ الْحَقَّ، وَالسَّوَآءُ فِی الْاَصْلِ الْوَسْطُ ﴿وَدَّ

Marfat.com

كَثِيرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ﴾ مصدرِيَّةٌ ﴿يَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا﴾ مَفْعُوْلٌ لَّهٗ كَائِنًا ﴿مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ﴾ اَىْ حَمَلَتْهُمْ عَلَيْهِ اَنْفُسُهُمُ الْخَبِيْثَةُ ﴿مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ﴾ فِى التَّوْرَاةِ ﴿الْحَقُّ﴾ فِىْ شَاْنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿فَاعْفُوْا﴾ عَنْهُمْ اَىْ اُتْرُكُوْهُمْ ﴿وَاصْفَحُوْا﴾ اَعْرِضُوْا فَلَا تُجَازُوْهُمْ ﴿حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ﴾ فِيْهِمْ مِّنَ الْقِتَالِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (١٠٩)﴾ ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ﴾ طَاعَةٍ كَصِلَةٍ وَّصَدَقَةٍ ﴿تَجِدُوْهُ﴾ اَىْ ثَوَابَهٗ ﴿عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (١١٠)﴾ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ ﴿وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا﴾ جَمْعُ هَآئِدٍ ﴿اَوْ نَصٰرٰى﴾ قَالَ ذٰلِكَ يَهُوْدُ الْمَدِيْنَةِ وَنَصَارٰى نَجْرَانَ لَمَّا تَنَاظَرُوْا بَيْنَ يَدَىِ النَّبِيِّ ﷺ اَىْ قَالَ الْيَهُوْدُ لَنْ يَّدْخُلَهَا اِلَّا الْيَهُوْدُ وَقَالَ النَّصَارٰى لَنْ يَّدْخُلَهَا اِلَّا النَّصَارٰى ﴿تِلْكَ﴾ الْقَوْلَةُ ﴿اَمَانِيُّهُمْ﴾ شَهَوَاتُهُمُ الْبَاطِلَةُ ﴿قُلْ لَهُمْ ﴿هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ﴾ حُجَّتَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ﴿اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (١١١)﴾ فِيْهِ ﴿بَلٰى﴾ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ غَيْرُهُمْ ﴿مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ﴾ اَىْ اِنْقَادَ لِاَمْرِهٖ، وَخُصَّ الْوَجْهُ لِاَنَّهٗ اَشْرَفُ الْاَعْضَآءِ فَغَيْرُهٗ اَوْلٰى ﴿وَهُوَ مُحْسِنٌ﴾ مُّوَحِّدٌ ﴿فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ اَىْ ثَوَابُ عَمَلِهِ الْجَنَّةُ ﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (١١٢)﴾ فِى الْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ

اے ایمان والو! نہ کہو (نبی پاک ﷺ کیلئے) راعنا ......۱...... (یہ امر کا صیغہ ہے جو مراعاۃ سے مشتق ہے، یہودی حضور ﷺ کی جناب میں یہ لفظ بولا کرتے تھے جبکہ انکی لغت میں یہ لفظ رعونت سے مشتق اور سب وشتم کے معنی میں مستعمل تھا، وہ حضور سید عالم ﷺ کو اس لفظ سے مخاطب کر کے خوش ہوتے تھے، لہذا مسلمانوں کو اس لفظ سے حضور ﷺ کو مخاطب کرنے سے منع کر دیا گیا اور ارشاد فرمایا گیا) اور یوں عرض کرو (راعنا کے بجائے) ہم پر نظر رکھیں (یعنی انظرنا کہا کرو جس کا معنی ہے کہ ہماری طرف نظر عنایت فرمائیں) پہلے ہی سے بغور سنو (قبولیت کے کانوں سے جسکا تمہیں حکم دیا جاتا ہے) اور کافروں کیلئے دردناک (یعنی سخت تکلیف دہ، مراد اس سے آگ کا) عذاب ہے اور وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک وہ نہیں چاہتے (عربوں میں سے، مشرکین کا عطف اھل الکتاب پر ہے، اور یہاں من بیانیہ ہے) کہ تم پر کوئی (من زائدہ ہے) بھلائی (یعنی وحی) اُترے تمہارے رب کے پاس سے (تم سے حسد کے باعث) اور اللہ اپنی رحمت (یعنی نبوت) سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(اور جب کفار نے آپ ﷺ پر نسخ کے بارے میں طعن کیا کہ محمد ﷺ ایک دن اپنے اصحاب کو ایک کام کا حکم دیتے ہیں تو دوسرے دن اس سے منع کر دیتے ہیں، تو پس یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی) جب (ما شرطیہ ہے) کوئی آیت ہم منسوخ......۲...... فرمائیں (یعنی ہم کسی آیت کا حکم مع اسکے الفاظ کے یا بغیر الفاظ کے فقط حکم ختم فرما دیں، ایک قراءت میں نون کے ضمہ کیساتھ نُنسخ

باب انساخ سے ہے یعنی ہم تمہیں یا جبرائیل تمہیں اسکے منسوخ ہونے کا حکم دیں) یا بھلا دیں (یعنی اسے مؤخر کر دیں اور اسکا حکم ختم کیئے بغیر صرف اسکی تلاوت سے منع کر دیں یا لوح محفوظ سے ہی اسکے حکم کو مؤخر کر دیں، ایک قرأت میں نُنسِیَ بلاھمزہ، نسیان سے مشتق ہے یعنی ہم اسے بھلا دیں یا اسکا حکم آپ کے قلبِ اطہر سے مٹا دیں، یہ شرط ہے جبکہ جواب شرط نات بخیر منھا ہے) تو ہم اس سے بہتر لے آئینگے (یعنی جو بندوں کیلئے سہولت یا کثیر اجر میں زیادہ نفع بخش ہو) یا اس جیسی (کوئی دوسری شے مکلف بنانے اور ثواب دینے میں) تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (من جملہ ان امور میں سے نسخ وتبدیلی بھی ہے، الم تعلم میں ھمزہ استفہام تقریری ہے) کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی (وہ اس میں جو چاہے کرے) اور اللہ کے سوا تمہارا (یعنی اسکے علاوہ، من زائدہ ہے) نہ کوئی حمایتی (ہے کہ جو تمہاری حفاظت کرے) اور نہ مددگار (کہ جو اسکا عذاب تم پر آنے سے روک یا گروہ عذاب تمہاری جانب رخ کرلے۔

یہ آیتِ مبارکہ اسوقت نازل ہوئی جب اہلِ مکہ نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ مکہ کی توسیع فرمائیں اور کوہِ صفاء کو سونے کا بنا دیں) کیا (بلکہ) یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو موسیٰ سے ہوا تھا (جو انکی قوم نے ان سے کیا تھا) پہلے (یعنی انکی قوم نے ان سے سوال کیا تھا: "ارنا اللہ جھرۃ وغیرہ وغیرہ) اور جو ایمان کے بدلے کفر لے (یعنی آیاتِ بینات میں غور وفکر ترک کر کے کفر کو ایمان کے بدلے لے لے اور اپنی طرف سے بغیر جانے استنباط کر لے وغیرہ وغیرہ) وہ ٹھیک راستہ بہک گیا (یعنی سیدھی راہ سے بھٹک گیا، سواء لغت میں درمیانی راہ کو کہتے ہیں) بہت کتابیوں نے چاہا کاش (لو مصدریہ ہے) تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں جلن سے (حسدًا مفعول لہ ہے) اپنے دلوں کی (یعنی اس حسد پر انہیں انکی خبیث جانوں برانگیختہ کیا ہے) بعد اسکے کہ ان پر (توریت میں) حق ظاہر ہو چکا (نبی پاک ﷺ کی شان میں) تو تم چھوڑو (فاعفوا بمعنی اترکوا ہے) اور درگزر کرو (یعنی ان سے اعراض کرو اور انہیں بدلہ نہ دو) یہانتک کہ اللہ اپنا حکم لائے (ان سے قتال کے بارے میں) بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اپنی جانوں کیلئے جو بھلائی آگے بھیجو (یعنی طاعت جیسے صلہ رحمی اور صدقہ وغیرہ) اسے (یعنی اسکا ثواب) اللہ کے یہاں پاؤ گے، بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے (وہ تمہیں ان اعمال پر جزا دیگا)۔

اور اہل کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ جائیگا مگر وہ جو یہودی (ھود، ھائد کی جمع ہے) یا نصرانی ہو (یہ بات مدینہ منورہ کے یہودی اور نجران کے نصاری نے مناظرے کے درمیان حضور سید عالم ﷺ سے کہی تھی یعنی یہود نے کہا جنت میں ہرگز نہ جائینگے مگر یہود اور نصاری نے کہا جنت میں ہرگز نہ جائینگے مگر نصاری) یہ (بات) انکی خیال بندیاں ہیں (یعنی انکی باطل خواہشات ہیں) تم فرماؤ (ان سے) لاؤ اپنی دلیل (یعنی اس بارے میں حجت پیش کرو) اگر سچے ہو (اپنے دعوی میں) ہاں کیوں نہیں (جنت میں انکے بجائے جائینگے) جس نے اپنا چہرہ اللہ کیلئے جھکا دیا (یعنی اسکے حکم کی پیروی کی، یہاں چہرے کا خصوصی تذکرہ اسلیئے فرمایا کہ یہ تمام اعضاء میں اشرف ہوتا ہے، لہٰذا جس نے اللہ کے لئے اپنا چہرہ جھکا دیا دیگر اعضاء بدرجہ اولی جھکائے گا) اور وہ نیکوکار ہے (یعنی موحد ہے) تو اسکا نیگ اسکے رب کے پاس ہے (یعنی اسکے عمل کا ثواب جنت ہے) اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم (آخرت میں)۔

Marfat.com

ترکیب

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا﴾

یایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... لا تقولوا: قول...... راعنا: جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر جملہ قولیہ معطوف علیہ ...... وقولوا انظرنا: جملہ فعلیہ معطوف اول ...... واسمعوا: معطوف ثانی، معطوف علیہ با معطوفین جملہ فعلیہ مقصود بالنداء۔

﴿وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

و: مستانفہ...... للکفرین: ظرف مستقر خبر مقدم...... عذاب الیم: مبتدا موخر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾

ما یود: فعل نفی...... الذین: اسم موصول...... کفروا: فعل وفاعل...... من: جار...... اهل الکتاب: معطوف علیہ...... ولا المشرکین: معطوف، ملکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر فاعل...... اَنْ: مصدریہ ینزل علیکم ......الخ: بتاویل مصدر مؤول مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾

و: مستانفہ...... الله: اسم جلالت مبتدا...... یختص برحمته من یشاء: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ...... و: عاطفہ...... الله: اسم جلالت مبتدا...... ذو الفضل العظیم: مرکب اضافی خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا﴾

ما: متضمن بمعنی شرط مفعول مقدم...... ننسخ: فعل...... من ایة: اسم شرط کی صفت ہے، جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... او ننسها: معطوف، ملکر شرط...... نأت بخیر منها: فعل بافاعل وظرف لغو...... او مثلها: معطوف ہے ایة پر، سب ملکر جزاء، جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾

همزه: استفہامیہ...... لم تعلم: فعل وفاعل...... ان الله علی ......الخ: جملہ اسمیہ مفعول، سب ملکر جملہ فعلیہ...... همزه: استفہامیہ...... لم تعلم: فعل وفاعل...... انّ: حرف مشبہ بالفعل...... الله: اسم جلالت اسم...... له: ظرف مستقر خبر مقدم...... ملک السموات والارض: مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہوکر انّ کی خبر...... ملکر جملہ اسمیہ ہوکر لم تعلم فعل کا مفعول، سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾

و: عاطفہ...... ما: مشابہ بلیس...... لکم: ظرف مستقر خبر مقدم...... من دون الله: حال مقدم...... من: زائدہ...... ولی ولا نصیر: معطوف علیہ معطوف سے ملکر ذوالحال، جو حال سے ملکر مبتدا مؤخر، جو خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ﴾

ام: عاطفہ منقطعہ ...... تریدون: فعل وفاعل ...... ان: مصدریہ ...... تسئلوا رسولکم: فعل وفاعل ومفعول ...... کما سئل الخ: شبہ جملہ ہوکر حال ہے مفعول سے، سب ملکر بتاویل مصدر مؤول مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ﴾

و: مستانفہ ...... من: اسم شرط مبتدا ...... یتبدل الکفر بالایمان: جملہ فعلیہ شرط ...... فقد ضل ...... الخ: جملہ فعلیہ جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر ...... مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ﴾

ود: فعل ...... کثیر من اهل الکتاب: مرکب توصیفی فاعل ...... لو یردونکم من بعد ایمانکم: جملہ بتاویل مصدر مفعول اول ...... کفارا ...... مفعول ثانی ...... حسدا: مفعول لہ ...... من عند انفسهم: ظرف لغو ...... من بعد ما تبین لهم الحق: ظرف لغو ثانی ...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾

ف: فصیحیہ ...... اعفوا: فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... واصفحوا ...... الخ: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، ملکر جملہ معطوفہ ...... ان اللہ علی کل شئ قدیر: اسکی ترکیب گزر چکی ہے۔

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ﴾

و: مستانفہ ...... اقیموا الصلوة: جملہ فعلیہ ...... واتو الزکوة: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ﴾

و: مستانفہ ...... ما: متضمن بمعنی شرط مفعول مقدم ...... تقدموا لانفسکم: فعل وفاعل وظرف لغو ...... من خیر: اسم شرط کی صفت ہے ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... تجدوه عند اللہ: جملہ فعلیہ جواب شرط، جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ...... ان: حرف مشبہ بالفعل ...... اللہ: اسم جلالت اسم ...... بما تعملون بصیر: شبہ جملہ ہوکر خبر ...... ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ کَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی﴾

و: عاطفہ ...... قالوا: فعل با فاعل قول ...... لن یدخل الجنة: فعل ومفعول ...... الا: حرف استثناء مفرغہ ...... من: موصولہ ...... کانوا هودا او نصری: جملہ فعلیہ صلہ، جو اپنے موصول سے ملکر فاعل، فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ود کثیر پر معطوف ہے۔

﴿تِلْکَ اَمَانِیُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾

تلک: مبتدا ...... امانیهم: خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ معترضہ ...... قل: قول ...... هاتوا برهانکم: فعل با فاعل ومفعول

Marfat.com

جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ،قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ...... ان کنتم صدقین :شرط......جواب محذوف ھاتوا برھانکم ......شرط جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾

بلی :حرف اثبات للعطف ...... من:اسم شرط مبتدا......اسلم وجهه لله :جملہ فعلیہ...... وھو محسن :اسلم کے فاعل سے حال،ملکر شرط......ف:جزائیہ...... له:خبر مقدم...... اجره:ذوالحال...... عند ربه:ظرف حال،ملکر مبتدا موخر،جوخبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا،شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، من مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

و:عاطفہ، لا:نافیہ، خوف:مبتدا، علیھم:خبر،ملکر جملہ اسمیہ،و:عاطفہ، لا:نافیہ، ھم یحزنون:جملہ اسمیہ ہوکر ماقبل پر معطوف

شان نزول

☆......یایھا الذین امنوا لا تقولوا راعنا ......☆جب حضور اقدس ﷺ صحابہ کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے راعنا یارسول اللہ اسکے معنی یہ تھے کہ یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے، یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوءِ ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا،حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سنکر فرمایا:''اے دشمنان خدا!تم پر اللہ کی لعنت! اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اسکی گردن ماردوں گا۔'' یہود نے کہا:''ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں،مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں۔''اس پر آپ رنجیدہ ہوکر خدمتِ اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جسمیں راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی تھی اور اس معنی کا دوسرا لفظ انظرنا کہنے کا حکم ہوا۔

☆......مایود الذین کفروا من اھل الکتب ......☆یہود کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی وخیرخواہی کا اظہار کرتی تھی،انکی تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار خیرخواہی کے دعوے میں جھوٹے ہیں۔

☆......ما ننسخ من ایۃ او ننسھا......☆قرآن کریم نے شرائع سابقہ وکتب قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفار کو بہت توحش ہوا اور انہوں نے اس پر طعن کئے،اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی، دونوں عینِ حکمت ہیں اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سھل وانفع ہوتا ہے،قدرت الٰہی پر یقین رکھنے والوں کیلئے اس میں جائے تردد نہیں ہے،کائنات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ دن سے رات کو،گرما سے سرما کو،جوانی سے بچپن کو،بیماری سے تندرستی کو،بہار سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے، یہ تمام نسخ وتبدیل اسکی قدرت کے دلائل ہے تو ایک آیت اور حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب،نسخ درحقیقت حکم سابق کی مدتِ بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کیلئے تھا اور عین حکمت تھا کفار کی نافہمی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں اور اہلِ کتاب کا اعتراض انکے معتقدات کے لحاظ سے بھی غلط ہے،انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام کی منسوخیت تسلیم کرنا پڑے گی

Marfat.com

یہ ماننا ہی پڑے گا کہ شنبہ کے روز دنیاوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے یہ بھی اقرار ناگزیر ہوگا کہ توریت میں حضرت نوح علیہ السلام کی امت کیلئے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت سے حرام کردیئے گئے ان امور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے۔

☆......ام تریدون ان تسئلوا رسولکم ......☆ یہود نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آپ ایسی کتاب لایئے جو آسمان سے یکبارگی نازل ہو تو انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......ود کثیر من اهل الکتاب ......☆ جنگ احد کے بعد یہود کی جماعت نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ''اگر تم حق پر نہ ہوتے تو تمہیں شکست نہ ہوتی، تم ہمارے دین کی طرف واپس آجاؤ'' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تمہارے نزدیک عہد شکنی کیسی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''نہایت بری۔'' آپ نے فرمایا: ''میں نے عہد کیا ہے کہ زندگی کے آخری لمحہ تک سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پھرونگا اور کفر نہ اختیار کرونگا'' اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے ایمان ہونے، کعبہ کے قبلہ ہونے، مؤمنین کے بھائی ہونے سے۔'' پھر یہ دونوں صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی خبر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بہتر کیا اور فلاح پائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

مقام احتیاط:

۱......جب سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو کوئی علم کی بات سکھلاتے تو وہ عرض کیا کرتے: ''راعنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' یعنی ہمارا خیال فرمایئے اور دوبارہ ارشاد فرمایئے تاکہ ہم اس بات کو سمجھ کر یاد کرلیں، جبکہ یہودی اپنی عبرانی یا سریانی زبان میں اسی لفظ کو بطورِ سب وشتم استعمال کیا کرتے تھے یعنی وہ راعینا کہا کرتے تھے، جب انہوں نے مسلمانوں سے یہ لفظ راعنا سنا تو انہوں نے موقع کو غنیمت جانا اور وہ بھی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لفظ سے مخاطب کرنے لگے حالانکہ وہ اس لفظ سے مراد سب وشتم لیا کرتے، پس مؤمنین کو اس لفظ کے استعمال سے منع فرما کر اس کے ہم معنی لفظ انظرنا کہنے کا حکم دیا گیا۔ (مدارک، ج۱، ص۱۱۷، ۱۱۸)

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کی تعظیم وتوقیر اور ان کی جناب میں کلماتِ ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا بھی ممنوع ہے۔ (خزائن العرفان، حاشیہ ۱۸۵)

صحابہ کرام سے ادبِ نبوی کے بارے میں بہت سی روایات مروی ہیں، چنانچہ حضرت سیدنا قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے، حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے دریافت فرمایا: ''آپ عمر میں بڑے ہیں یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں، میری تو ولادت ان سے پہلے کی ہے۔'' (ترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج۲، ص۱۹۱)

Marfat.com

نسخ:

۲......نسخ کی لغوی تعریف تبدیل کرنا، دور کرنا اور ازالہ کرنا ہے جبکہ اس کی شرعی تعریف یہ ہے: ''وہ دلیل شرعی جو کسی دوسری دلیل شرعی سے تو مؤخر ہو لیکن اس کا حکم اس کے برعکس ہو۔'' (التعریفات، ص ۱۹۱)

امام بیضاوی نسخ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''کسی شے سے ایک صورت ختم کر کے کسی دوسری شے میں ثابت کرنا نسخ کہلاتا ہے۔'' (البیضاوی، ج ۱، ص ۱۲۷)

نسخ فی القرآن:

قرآنِ کریم میں نسخ کی تین صورتیں ہیں:

(۱)......وہ آیاتِ مبارکہ جن کا حکم اور تلاوت کرنا دونوں منسوخ ہے، مثلاً حضرت سیدنا ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک گروہ نے رات بھر قیام کیا اور حالت قیام میں ایک سورت پڑھنی چاہی مگر سوائے بسم اللہ کے اسے تلاوت نہ کر پائے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس سورت کی تلاوت اور اس کا حکم اٹھا لیا گیا ہے۔'' اس روایت کی تخریج امام بغوی علیہ الرحمۃ نے کی ہے۔ ایک قول کے مطابق سورۂ احزاب سورۃ بقرۃ کی مثل (یعنی طویل) تھی لیکن پھر اس کے بعض حصہ کی تلاوت اور حکم اٹھا لیا گیا۔

(۲)......وہ آیاتِ مبارکہ جن کی تلاوت تو منسوخ ہو چکی ہے لیکن حکم اب بھی باقی ہے، مثال کے طور پر آیتِ رجم۔ چنانچہ، حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی، جس میں آیتِ رجم بھی نازل فرمائی تھی، ہم نے نہ صرف اس کی قرأت کی بلکہ اسے یاد بھی کیا اور سمجھ بھی لیا، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی رجم کی سزا دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نے بھی ایسا ہی کیا، مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر طویل زمانہ گزر جانے کے بعد کہیں وہ یہ نہ کہنے لگیں کہ ہم تو کتاب اللہ میں آیتِ رجم نہیں پاتے، پس وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فرض کو ترک کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں، یقیناً آیتِ رجم کا حکم قرآنِ کریم میں ہر اس زانی مرد و عورت پر لازم ہے جو کہ شادی شدہ ہوں لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ ان پر گواہیاں قائم ہو جائیں، یا وہ عورت حاملہ ہو جائے یا وہ خود اعتراف کر لے۔''

(۳)......وہ آیاتِ مبارکہ جن کا حکم تو منسوخ ہو چکا لیکن وہ قرآنِ کریم میں اب بھی موجود ہیں اور ان کی تلاوت بھی کی جاتی ہے، ایسی آیات کی مثالیں قرآنِ کریم میں کثرت سے ملتی ہیں جیسا کہ قریبی رشتے داروں کے حق میں وصیت کرنے والی آیت مبارکہ امام شافعی کے نزدیک آیتِ میراث کے ساتھ منسوخ ہے جبکہ امام شافعی کے علاوہ دوسروں کے نزدیک سنت سے منسوخ ہے اور آیتِ قتال یعنی ﴿اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ﴾ اللہ تعالیٰ کے اس فرمانِ عالیشان سے منسوخ ہے ﴿اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ عَنْکُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا﴾ قرآنِ کریم میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ (الجمل، ج ۱، ص ۱۳۷)

☆......☆ من امر المراعاۃ: یعنی شور و غل اور نامناسب غیر محفوظ و غیر محتاط کلام میں مبالغہ کرنا مراد ہے۔

Marfat.com

سب من الرعونۃ :یعنی بے وقوفانہ، جہالت، کم عقلی یا یہ کہ میں نے نہیں سنا وغیرہ باتیں کرنا جیسا کہ مفسر نے شان نزول کے تحت کلام فرمایا، لہذا شان نزول کے تحت ملاحظہ فرمالیں۔

سماع قبول :یعنی احکام وغیرہ کے بیان کرتے وقت حضور قلبی کے ساتھ کلام مبارک سنو، تاکہ معلم کی نظر میں طالب علم میں سماعت کی قابلیت بھی پیدا ہوجائے اور بڑی کامیابی حاصل ہوجائے۔

حسداًلکم :یہاں حسد کی نفی کے لئے علت بیان کی گئی ہے یہود کو یہ حسد ہوتا تھا کہ ان کے گمان کے مطابق نبی انہیں میں سے ہونا چاہئے تھا کہ کئی نبی ان میں سے ہوئے ہیں جب کہ مشرکین عرب کو حسد اس لئے ہوتا تھا کہ ان کے پاس ریاست یعنی حکومت تھی اور انہیں اس پر فخر تھا وہ کہتے کہ نبوت کے لائق تو ہم ہی ہیں۔

ولما طعن الکفار الخ :اس جملے سے نسخ فی الآیت کے شان نزول کی جانب اشارہ ہے لہذا اس عنوان کے تحت شان نزول کا مطالعہ فرمائیں۔

اولا: یعنی نسخ کا حکم کسی بھی طرح سے ہوسکتا ہے چاہے لفظوں میں ہو یا فقط یونہی حکم منسوخ ہوجائے۔

ونرفع تلاوتھا :یعنی ہم منسوخ کردیں، پس یہ تفسیر اللہ تعالی کے فرمان ﴿ما ننسخ من آیۃ حکمان من احکام النسخ﴾ کے تحت منسوخ ہوجائے، کہ تلاوت اور حکم دونوں ہی منسوخ ہوجائیں، یا فقط حکم منسوخ ہو جو کہ اس آیت ﴿او ننساھا الحکم﴾ یا تیسری صورت یہ بنے کہ فقط لفظی نسخ بنے نہ کہ حکمی۔

او نؤخرھا فی اللوح المحفوظ :یعنی نہ تو ہم تمہیں اس کی اطلاع کریں نہ ہی سکھائیں، اور یہ تفسیر ماقبل نسخ کے بیان کردہ تینوں اقوال کے تحت داخل ہے۔

ای نمحھا من قلبک :اس طرح کہ تیری امت کے دل پر حکم باقی رہے اور لفظ محو ہوجائیں یا دونوں ہی محو ہوجائیں۔

فی السھولۃ :یعنی اللہ کا فرمان ﴿الآن خفف اللہ عنکم﴾ کے ذریعے۔

من ولی ولا نصیر :ولی اور نصیر میں فرق یہ ہے کہ ولی کبھی مدد کرنے میں کمزور ہوتا ہے اور نصیر کبھی منصور سے اجنبی ہوتا ہے، دونوں کے مابین عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔

ویجعل الصفا ذھباً :یا اس کے علاوہ کوئی سوال کریں جیسا کہ اللہ تعالی نے سورۃ الاسراء میں فرمایا ﴿وقالوا لن نؤمن حتی تفجر لنا فی الارض ینبوعاً﴾، اس میں یہ اشکال ہے کہ سورۃ بقرہ مدنی ہے اور یہ سوال ہجرت سے قبل مکہ مکرمہ میں کیا گیا تھا لہذا احق تو یہ تھا کہ اس آیت کے نزول کا سبب مدینہ کے یہود ہوت جو کہ آسمان سے (یک بارگی) کتاب کے نزول کے خواہاں تھے اور اس کی دلیل یہی ہے کہ سورت مبارکہ مدنی ہے اور سیاق کلام یہود سے خطاب ہے اور ام بمعنی بل اضراب کے لئے آتا ہے اور مفید بات یہ تھی کہ اس کا تعلق ماقبل کے ساتھ کردیا جاتا۔

وغیر ذلک :یعنی ان کے قول کے علاوہ ﴿ادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض﴾، ﴿اجعل لنا الھاً کما لھم

Marfat.com

آلھۃ﴾ وغیرہ۔

اخطأطریق الحق: یعنی سیدھے راستے کے ہوتے ہوئے دین حق میں شبہ کیا ان تمام باتوں کی موجودگی میں کہ یہ سارے راستے مقصود تک پہنچادینگے۔

لن یدخلھا الا الیھود: یہود کو یہود اس لئے کہا کہ انہوں نے ہدایت پائی ان معنی میں کہ بچھڑے کی عبادت سے رجوع لائے اور نصاری کو نصاری اس لئے کہ انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کی مدد کی اور یہ نصران یا نصری کی جمع ہے۔(صاوی، ج۱، ص۹۸ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۴

﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ﴾ مُعْتَدٍّ بِهٖ وَكَفَرَتْ بِعِيْسٰى ﴿وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ﴾ مُعْتَدٍّ بِهٖ وَكَفَرَتْ بِمُوْسٰى ﴿وَهُمْ﴾ اَيِ الْفَرِيْقَانِ ﴿يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ﴾ اَلْمُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ وَفِيْ كِتَابِ الْيَهُوْدِ تَصْدِيْقُ عِيْسٰى وَفِيْ كِتَابِ النَّصَارٰى تَصْدِيْقُ مُوْسٰى، وَالْجُمْلَةُ حَالٌ ﴿كَذٰلِكَ﴾ كَمَا قَالَ هٰؤُلَاءِ ﴿قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ اَيِ الْمُشْرِكُوْنَ مِنَ الْعَرَبِ وَغَيْرِهِمْ ﴿مِثْلَ قَوْلِهِمْ﴾ بَيَانٌ لِّمَعْنٰى ذٰلِكَ اَيْ قَالُوْا لِكُلِّ ذِيْ دِيْنٍ لَيْسُوْا عَلٰى شَيْءٍ ﴿فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ(۱۱۳)﴾ مِنْ اَمْرِ الدِّيْنِ، فَيُدْخِلُ الْمُحِقَّ الْجَنَّةَ وَالْمُبْطِلَ النَّارَ ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ﴾ اَيْ لَا اَحَدٌ اَظْلَمُ ﴿مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ﴾ بِالصَّلٰوةِ وَالتَّسْبِيْحِ ﴿وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا﴾ بِالْهَدْمِ اَوِ التَّعْطِيْلِ، نَزَلَتْ اِخْبَارًا عَنِ الرُّوْمِ الَّذِيْنَ خَرَّبُوْا بَيْتَ الْمَقْدِسِ اَوْ فِي الْمُشْرِكِيْنَ لَمَّا صَدُّوا النَّبِيَّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَنِ الْبَيْتِ ﴿اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ﴾ خَبَرٌ بِمَعْنَى الْاَمْرِ اَيْ اَخِيْفُوْهُمْ بِالْجِهَادِ فَلَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ اٰمِنًا ﴿لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ﴾ هَوَانٌ بِالْقَتْلِ وَالسَّبْيِ وَالْجِزْيَةِ ﴿وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ(۱۱۴)﴾ هُوَ النَّارُ وَنَزَلَ لَمَّا طَعَنَ الْيَهُوْدُ فِيْ نَسْخِ الْقِبْلَةِ اَوْ فِيْ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ ﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ﴾ اَيِ الْاَرْضُ كُلُّهَا لِاَنَّهُمَا نَاحِيَتَاهَا ﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا﴾ وُجُوْهَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ بِاَمْرِهٖ ﴿فَثَمَّ﴾ هُنَاكَ ﴿وَجْهُ اللّٰهِ﴾ قِبْلَتُهُ الَّتِيْ رَضِيَهَا ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ﴾ يَسَعُ فَضْلُهٗ كُلَّ شَيْءٍ ﴿عَلِيْمٌ(۱۱۵)﴾ بِتَدْبِيْرِ خَلْقِهٖ ﴿وَقَالُوا﴾ بِوَاوٍ وَدُوْنِهَا اَيِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ بَنَاتُ اللّٰهِ ﴿اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا﴾ قَالَ تَعَالٰى ﴿سُبْحٰنَهٗ﴾ تَنْزِيْهًا لَّهٗ عَنْهُ ﴿بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ مِلْكًا وَّخَلْقًا وَّعَبِيْدًا، وَالْمِلْكِيَّةُ تُنَافِي الْوِلَادَةَ وَعَبَّرَ بِمَا تَغْلِيْبًا لِمَالَا يَعْقِلُ ﴿كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ(۱۱۶)﴾ مُطِيْعُوْنَ، كُلٌّ بِمَا يُرَادُ مِنْهُ وَفِيْهِ تَغْلِيْبُ الْعَاقِلِ ﴿بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ مُوْجِدُهُمَا لَا

Marfat.com

عَلٰی مِثَالٍ سَبَقٍ ﴿وَاِذَا قَضٰی﴾ اَرَادَ ﴿اَمْرًا﴾ اَیْ اِیْجَادَهٗ ﴿فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ (۱۱۷)﴾ اَیْ فَهُوَ یَکُوْنُ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالنَّصْبِ جَوَابًا لِلْاَمْرِ ﴿وَقَالَ الَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ﴾ اَیْ کُفَّارُ مَکَّةَ لِلنَّبِیِّ ﷺ ﴿لَوْلَا﴾ هَلَّا ﴿یُکَلِّمُنَا اللّٰهُ﴾ بِاَنَّکَ رَسُوْلُهٗ ﴿اَوْتَاْتِیْنَا اٰیَةٌ﴾ مِمَّا اقْتَرَحْنَاهُ عَلٰی صِدْقِکَ ﴿کَذٰلِکَ﴾ کَمَاقَالَ هٰؤُلَاءِ ﴿قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ مِنْ کُفَّارِ الْاُمَمِ الْمَاضِیَةِ لِاَنْبِیَآئِهِمْ ﴿مِثْلَ قَوْلِهِمْ﴾ مِنَ التَّعَنُّتِ وَطَلَبَ الْاٰیَاتِ ﴿تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ فِی الْکُفْرِ وَالْعِنَادِ فِیْهِ تَسْلِیَةُ النَّبِیِّ ﷺ ﴿قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ (۱۱۸)﴾ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا اٰیَاتٌ فَیُؤْمِنُوْنَ بِهَا فَاقْتِرَاحُ اٰیَةٍ مَعَهَا تَعَنُّتٌ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ﴾ یَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿بِالْحَقِّ﴾ بِالْهُدٰی ﴿بَشِیْرًا﴾ مَّنْ اَجَابَ اِلَیْهِ بِالْجَنَّةِ ﴿وَنَذِیْرًا﴾ مَّنْ لَّمْ یَجِبْ اِلَیْهِ بِالنَّارِ ﴿وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ (۱۱۹)﴾ النَّارِ اَیِ الْکُفَّارِ مَا لَهُمْ لَمْ یُؤْمِنُوْا اِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِجَزْمٍ تَسْئَلْ نَهْیًا ﴿وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ دِیْنَهُمْ ﴿قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ﴾ الْاِسْلَامُ ﴿هُوَ الْهُدٰی﴾ وَمَا عَدَاهُ ضَلَالٌ ﴿وَلَئِنْ﴾ لَامُ قَسَمٍ ﴿اتَّبَعْتَ اَهْوَآئَهُمْ﴾ الَّتِیْ یَدْعُوْنَکَ اِلَیْهَا فَرْضًا ﴿بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ﴾ الْوَحْیِ مِنَ اللّٰهِ ﴿مَا لَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ﴾ یَّحْفَظُکَ ﴿وَّلَا نَصِیْرٍ (۱۲۰)﴾ یَّمْنَعُکَ مِنْهُ ﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ﴾ مُبْتَدَأٌ ﴿یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ﴾ اَیْ یَقْرَءُوْنَهٗ کَمَآ اُنْزِلَ، وَالْجُمْلَةُ حَالٌ وَحَقَّ نُصِبَ عَلَی الْمَصْدَرِ، وَالْخَبَرُ ﴿اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ﴾ نَزَلَتْ فِیْ جَمَاعَةٍ قَدِمُوْا مِنَ الْحَبْشَةِ وَاَسْلَمُوْا ﴿وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ﴾ اَیْ بِالْکِتَابِ الْمُؤْتٰی بِاَنْ یُّحَرِّفَهٗ ﴿فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۱۲۱)﴾ لِمَصِیْرِهِمْ اِلَی النَّارِ الْمُؤَبَّدَةِ عَلَیْهِمْ۔

ترجمہ

اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں (قابل اعتبار نہیں اور انہوں نے حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کا انکار کیا) اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں (قابل اعتماد اور انہوں نے حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کا انکار کیا) حالانکہ وہ (دونوں گروہ) کتاب پڑھتے (جوان پر اُتاری گئی اور یہودیوں کی کتاب میں حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی اور نصاری کی کتاب میں حضرت سیدنا موسٰی علیہ السلام کی تصدیق ہے، یہ جملہ حالیہ ہے) اسی طرح (جیسا کہ انہوں نے کہا) جاہلوں نے (یعنی عرب کے مشرکین وغیرہ نے) انکی سی بات کہی (یہ ذلک کے معنی کا بیان ہے یعنی انہوں نے کہا دونوں ادیان والے کچھ نہیں) تو اللہ قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑ رہے ہیں (جس یعنی دینی امور میں جھگڑ رہے ہیں تو حقدار کو جنت میں اور ناحق باطل پرست کو جہنم میں داخل کریگا) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون (یعنی اس سے زیادہ ظالم کوئی نہیں) جو اللہ کی مسجدوں ......کو روکے ان میں نام خدا لئے جانے سے (یعنی نماز و تسبیح سے) اور اسکی ویرانی میں کوشش کرے (یعنی انسے گرانے اور ویران کرنے کے در پے رہے، یہ آیت مبارکہ ان رومیوں کے بارے میں نازل

Marfat.com

ہوئی جنھوں نے بیت المقدس کو ویران کیا یا ان مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے نبی پاک ﷺ کو سالِ حدیبیہ میں بیت اللہ میں دخول سے روکا) ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے (یہ خبر امر کے معنی میں ہے یعنی جہاد سے انہیں ڈراؤ کہ اب اُن میں سے کوئی امن کی حالت میں اس میں داخل نہ ہو سکے گا) انکے لئے دنیا میں رسوائی ہے (ذلت، قتل، قید اور جزیہ کی صورت میں) اوران کیلئے آخرت میں بڑا عذاب (آگ کا ہے۔

یہ آیتِ مبارکہ اسوقت نازل ہوئی جب یہودیوں نے قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض کیا تھا یا حالتِ سفر میں نفلی نماز سواری پر بلا تعیینِ جہت ادا کرنے کے بارے میں نازل ہوئی کہ تم جدھر بھی منہ کرو گے اللہ کی رحمت پاؤ گے) اور پورب وپچھم سب اللہ ہی کا ہے (یعنی پوری روئے زمین اسی کی ہے کیونکہ مشرق ومغرب تو محض اس روئے زمین کی سمتیں ہیں) تو تم جدھر منہ کرو (نماز میں اپنے چہرے کو اسکے حکم کے تحت) اُدھر (یعنی وہیں پر) وجہ اللہ یعنی اللہ کی رحمت ہے.....۲.....(یعنی اسکا پسند کردہ قبلہ وہیں موجود ہے) بیشک اللہ تعالی وسعت والا (ہے یعنی اسکا فضل ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے) علم والا ہے (یعنی اپنی خلق کی تدبیر کو جانتا ہے) اور بولے (قالوا، واؤ اور بغیر واؤ دونوں طرح پڑھا گیا ہے یعنی یہود ونصاری اور وہ لوگ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں گمان کرتے تھے اور کہتے) خدا نے اپنے لئے اولاد رکھی (ہے، پس اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا) پاکی ہے اُسے (یعنی منزہ ہے وہ اولاد سے) بلکہ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (یعنی ملوک، مخلوق، اور بندے ہونے کے لحاظ سے سب اسی کے لئے ہے، ملکیت ولا ذرت کے منافی ہے، ما کا تذکرہ کرنے کی وجہ غیر ذوی العقول کو ذوی العقول پر غلبہ دینا ہے) سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں (قنتون بمعنی مطیعون ہے یعنی مخلوق میں سے ہر ایک فرد خواہ ذوی العقول ہو یا غیر ذوی العقول اس کا فرمانبردار ہے، البتہ قنتون میں ذوی العقول کا غیر ذوی العقول پر غلبہ ہے) نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا (ایسا کہ اس جیسی مثال سابق میں نہ پائی جائے) اور جب حکم (یعنی ارادہ) فرمائے کسی کام کا (یعنی اسے پیدا کرنے کا) تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جاؤ اور وہ فوراً ہو جاتی ہے (اصل عبارت فھو یکون ہے اور دوسری قرأت میں فیکون جواب امر کی بناء پر منصوب ہے)۔

اور جاہل بولے (یعنی کفارِ مکہ نبی پاک ﷺ سے بولے) کیوں نہیں (لولا بمعنی ھلا ہے) اللہ ہم سے کلام کرتا (کہ آپ اسکے رسول ہیں) یا ہمیں کوئی نشانی ملے (جسکو ہم آپکی صداقت پر پسند کرلیں) ایسے ہی (جیسا کہ انہوں نے کہا) جو ان سے اگلے تھے (یعنی کافروں نے ماضی میں پہلے انبیاء کرام علیہم السلام سے کہی تھی) انکی سی بات (یعنی ہٹ دھرمی اور نشانیاں طلب کرتے ہوئے) انکے دل ایک سے ہیں (کفر وعناد میں، اس آیتِ مبارکہ میں نبی پاک ﷺ کی تسکینِ خاطر فرمائی گئی ہے) بیشک ہم نے نشانیاں کھول دیں یقین والوں کے لئے (یعنی وہ ان آیات کو جانتے بھی ہیں اور ان پر ایمان بھی رکھتے ہیں اسکے باوجود ہٹ دھرمی کی بناء پر نشانیاں طلب کرنا پسند کرتے ہیں) بیشک ہم نے تمہیں (اے محمد ﷺ!) حق (یعنی ہدایت) کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا (ماننے والوں کیلئے جنت کی) اور ڈرسناتا (نہ ماننے والوں کو جہنم کا) اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا (یعنی کفار کے بارے میں کہ وہ ایمان کیوں نہیں لائے؟ آپکا کام صرف پیغام پہنچانا ہے، ایک قرأت میں تسئل کا لا نفی جازمہ ہے) اور ہرگز تم سے یہود اور نصاری راضی نہ ہونگے جب تک تم

Marfat.com

انکی ملت (یعنی دین) کی پیروی نہ کرو، تم فرما دو اللہ ہی کی ہدایت (یعنی اسلام ہی) ہدایت ہے (اور اسکے سوا گمراہی) اور اے سننے والے کسے باشد (لئن میں لام قسمیہ ہے) اگر تو انکی خواہشوں کا پیرو ہوا (جس طرف وہ آپکو بلاتے ہیں) بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا (یعنی اللہ کی طرف سے وحی آچکی ہے) تو اللہ سے تجھے کوئی بچانے والا نہ ہوگا (جو تیری حفاظت کرے) اور نہ مددگار (جو تجھے اسکے عذاب سے روکے) جنہیں ہم نے کتاب دی (یہ جملہ مبتدا ہے) وہ جیسی چاہئے اسکی تلاوت کرتے ہیں (یعنی اسکو پڑھتے ہیں جیسی وہ نازل کی گئی، یہ جملہ حال ہے، حق مصدر ہونے کی بناء پر منصوب ہے اور اسکی خبر مابعد اولئک......الخ ہے) وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں (یہ آیتِ مبارکہ حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب کی معیت میں حبشہ جانے والی جماعت کے بارے میں نازل ہوئی اور وہ مسلمان تھے) اور جو اسکے منکر ہوں (دی گئی کتاب کے، کہ اس میں تحریف کریں) تو وہی زیاں کار ہیں (یعنی انکا ابدی ٹھکانہ آگ ہوگا)۔

ترکیب

﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ﴾

و: مستانفه ...... قالت اليهود: قول ...... ليست: فعل ناقص ...... النصارى: اسم ...... على شيء: خبر، جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ......قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ﴾

و: عاطفه ...... قالت النصارى: فعل وفاعل ذوالحال ...... و: حالیہ ...... هم: مبتدا ...... يتلون الكتاب: جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر حال، ملکر فاعل، قول ...... ليست: فعل ناقص ...... اليهود: اسم ...... على شيء: خبر، ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ﴾

كذلك: جار مجرور ظرف مستقر، قولا مصدر محذوف کی صفت اول، ...... مثل قولهم: مرکب اضافی صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفات سے ملکر مفعول مطلق ...... قال الذين لا يعلمون: فعل با موصول صلہ فاعل، سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ﴾

ف: استئنافیه ...... الله: اسم جلالت مبتدا ...... يحكم بينهم يوم القيمة: فعل وفاعل وظرف لغو ومفعول فیہ ...... في: جار ...... ما: موصولہ ...... كانوا فيه يختلفون: جملہ فعلیہ صلہ، ملکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف لغو ثانی ...... يحكم فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا﴾

و: مستانفه ...... من: مبتدا ...... اظلم: اسم تفضیل هو ضمیر فاعل ...... مِنْ: جار ...... مَنْ: موصولہ ...... منع: فعل وفاعل ...... مساجد الله: مفعول اول ...... ان يذكر فيها اسمه: جملہ بتاویل مصدر مفعول ثانی، سب ملکر معطوف علیہ ...... وسعى في خرابها: جملہ معطوف، ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، اظلم اپنے متعلقات سے ملکر خبر، مَنْ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿اُولٰٓئِکَ مَاکَانَ لَھُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْھَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ﴾

اولئک: مبتدا......ما: نافیہ...... کان: فعل ناقص...... لھم: ظرف مستقر متعلق بثابت خبر مقدم...... انْ: مصدریہ......
یدخلوا: فعل، واو ضمیر ذوالحال......ھا: ضمیر مفعول......الا: استثناء مفرغہ......خائفین: حال، جو ذوالحال سے ملکر فاعل، یدخلوا اپنے متعلقات سے ملکر بتاویل مصدر اسم...... کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر خبر، اولئک مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾

لھم: ظرف مستقر خبر مقدم...... فی الدنیا: ظرف مستقر شبہ جملہ ہوکر حال مقدم......خزی: ذوالحال، جو اپنے حال سے ملکر مبتدا موخر، جو خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ......و: عاطفہ...... لھم: خبر مقدم...... فی الاخرۃ: حال مقدم......عذاب عظیم: ذوالحال، جو حال سے ملکر مبتدا موخر، مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ﴾

و: عاطفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت ظرف مستقر شبہ جملہ ہوکر خبر مقدم......المشرق والمغرب: معطوف علیہ معطوف سے ملکر مبتدا موخر، جو خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ......ف: مستانفہ......اینما: ظرف مکان متضمن بمعنی شرط...... تولوا: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... ثم: ظرف مکان متعلق بمحذوف خبر مقدم...... وجہ اللّٰہ: مبتدا موخر، ملکر جواب شرط، جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾

انّ: حرف مشبہ بالفعل...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم......واسع: خبر اول......علیم: خبر ثانی، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ﴾

و: عاطفہ، وقالت الیھود پر معطوف ہے......قالوا: قول......اتخذ اللّٰہ ولدا: جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ......
سبحنہ: اصل میں اسبحہ سبحانا ہے، پس سبحنہ: مفعول مطلق ہے، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ۔

﴿بَلْ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ﴾

بل: عاطفہ......لہ: ظرف مستقر خبر مقدم...... ما فی السموات والارض: موصول صلہ ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ......
کل: مبتدا......لہ قانتون: شبہ جملہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ﴾

بدیع السموات والارض: مرکب اضافی خبر......ھو مبتدا محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ......و: عاطفہ......اذا: ظرفیہ مضاف...... قضی امرا: جملہ فعلیہ مضاف الیہ، جو مضاف سے ملکر ثابت اسم فاعل محذوف کا ظرف مستقر، یہ سب ملکر شبہ جملہ ہوکر ھو مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ......ف: عاطفہ......انما: حرف مشبہ بالفعل ملغی عن العمل...... یقول لہ: فعل بافاعل وظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قول...... کن: فعل امر......مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

Marfat.com

﴿فَیَکُوْنُ﴾

ف:استئنافیہ......اصل میں فھو یکون ہے......ھو:مبتدا......یکون:فعل مضارع تام،ھو ضمیر اسم جملہ فعلیہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَقَالَ الَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ اَوْ تَاْتِیْنَآ اٰیَۃٌ﴾

و:استئنافیہ......قال:فعل...... الذین لایعلمون :موصول صلہ ملکر فاعل،ملکر قول......لو لا:حرف تحضیض...... یکلمنا اللّٰہ: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......او:عاطفہ......تاتینا ایۃ:معطوف،ملکر مقولہ،قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ مِّثْلَ قَوْلِھِمْ تَشَابَھَتْ قُلُوْبُھُمْ﴾

کذلک:جارمجرور ظرف مستقر،قولا مصدر محذوف کی صفت،مرکب توصیفی مبدل منہ......مثل قولھم: مرکب اضافی بدل،اپنے مبدل منہ سے ملکر مفعول مطلق......قال الذین من قبلھم :فعل با موصول صلہ فاعل،ملکر جملہ فعلیہ...... تشابھت قلوبھم:فعل با مرکب اضافی فاعل،ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا﴾

قد: تحقیقیہ...... بیناالایات :فعل وفاعل ومفعول...... لقوم یوقنون :ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ...... انّ:حرف مشبہ ...... نا:ضمیر اسم......ارسلنا:فعل وفاعل...... ک:ذوالحال......بالحق:ظرف مستقر حال اول...... بشیرا ونذیرا:حال ثانی،ذو الحال اپنے دونوں حالوں سے ملکر مفعول،سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر،انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَاتُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَھُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَھُمْ﴾

و:استئنافیہ......لا تسئل :فعل مجہول ونائب الفاعل......عن اصحب الجحیم:ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ......و: مستانفہ......لن ترضی:فعل......عنک:ظرف لغو اول...... الیھود ولا النصاری :فاعل......حتی تتبع ملتھم :ظرف لغو ثانی،ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی﴾

قل:قول...... انّ:حرف مشبہ بالفعل......ھدی اللّٰہ :مرکب اضافی اسم...... ھو الھدی :جملہ اسمیہ خبر،انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مقولہ،قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَ ھُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَ کَ مِنَ الْعِلْمِ﴾

و:استئنافیہ...... لام:تاکید للقسم ......انْ:شرطیہ......اتبعت اھواء ھم :فعل وفاعل ومفعول......بعد:مضاف ......الذی جاء ک من العلم :موصول صلہ ملکر مضاف الیہ،مرکب اضافی ظرف،یہ سب ملکر شرط،جواب شرط محذوف جس پر جواب قسم دال ہے۔

Marfat.com

﴿مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ﴾

ما: نافیہ...... لک: ظرف مستقر خبر مقدم...... من اللہ: جار مجرور متعلق بولِیّ ...... من: زائدہ...... ولی ولا نصیر: مبتدا موخر، مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب قسم...... قسم محذوف اُقسِمُ...... ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اُولٰٓئِکَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ﴾

الذین اتینھم الکتاب: موصول صلہ ملکر مبتدا...... یتلونہ حق تلاوتہ: جملہ فعلیہ خبر اول...... اولئک یومنون بہ: جملہ اسمیہ خبر ثانی، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ﴾

و: مستانفہ...... مَنْ: شرطیہ مبتدا...... یکفر بہ: جملہ شرط...... فاولئک ھم الخسرون: جملہ جزا، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

شانِ نزول

☆......وقالت الیھود لیست النصاری ......☆ نجران کے نصاری کا وفد سید عالم ﷺ کی خدمت میں آیا تو علمائے یہود آئے اور دونوں میں مناظرہ شروع ہو گیا، آوازیں بلند ہوئیں اور شور مچا، یہود نے کہا کہ نصاری کا دین کچھ نہیں ہے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اور انجیل کا انکار کیا، اسی طرح نصاری نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں ہے اور توریت و موسٰی علیہ السلام کا انکار کیا اس باب میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

☆......وامن اظلم ممن منع ......☆ یہ آیتِ مبارکہ بیت المقدس کی بے حرمتی سے متعلق نازل ہوئی جسکا مختصر واقعہ یہ ہے کہ روم کے نصرانیوں نے بنی اسرائیل پر فوج کشی کی اور انکے مردانِ کارآزما کو قتل کیا، ذریت کو قید کیا، توریت کو جلایا، بیت المقدس کو ویران کیا، اس میں نجاستیں ڈالیں، خنزیر ذبح کیے، معاذاللہ بیت المقدس خلافتِ فاروقی تک اسی طرح ویرانی میں رہا، آپ کے عہدِ مبارکہ میں مسلمانوں نے اسکو بنا کیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے ابتدائے اسلام میں حضور سید عالم ﷺ اور آپ کے اصحاب کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تھا اور جنگ حدیبیہ کے وقت اس میں نماز و حج سے منع کیا تھا۔

☆......وللہ المشرق والمغرب ......☆ صحابہ کرام رسول کریم ﷺ کیساتھ ایک اندھیری رات سفر میں تھے جہتِ قبلہ معلوم نہ ہو سکی ہر ایک شخص نے جس طرف اسکا دل جما نماز پڑھی صبح کو سید عالم ﷺ کی خدمت میں حال عرض کیا تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

☆......وقالوا اتخذ اللہ ولدا ......☆ یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اور نصاری نے حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا مشرکین عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتایا انکے رد میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ "سبحنہ" وہ پاک ہے اس سے کہ اس کی اولاد ہو، اسکی طرف اولاد کی نسبت کرنا اسکو عیب لگانا اور بے ادبی ہے، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی میرے لئے اولاد بتائی میں اولاد اور بیوی سے پاک ہوں۔

Marfat.com

☆......الذین اتینهم الكتب ......☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ آیتِ مبارکہ اہل سفینہ کے باب میں نازل ہوئی جو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کیساتھ حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تھے، انکی تعداد چالیس تھی، 32 اہل حبشہ، 8 شامی راہب، ان میں بحیرا راہب بھی تھے، معنی یہ ہیں کہ درحقیقت توریت پر ایمان لانے والے وہی ہیں جو اسکی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور بغیر تحریف وتبدیل پڑھتے ہیں اور اسکے معنی سمجھتے اور مانتے ہیں اور اسمیں حضور سید کائنات محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں اور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہوتے ہیں وہ توریت پر ایمان نہیں رکھتے۔

تشریح وتوضیح واغراض

مسجد:

۱......مساجد کا صیغہ جمع استعمال کیا گیا حالانکہ مراد ایک ہی مسجد یعنی بیت المقدس یا مسجد حرام ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ امام نسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”وإنما قيل مساجد الله وكان المنع على مسجدٍ واحدٍ وهو بيت المقدس أو المسجد الحرام لأن الحكم ورد عاماً وإن كان السبب خاصاً كقوله تعالى: (وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ) (المدارك، ج۱، ص۱۲۲)

اگر یہاں مراد مسجد حرام ہو تو اس کی فضیلت میں کئی احادیث مبارکہ وارد ہوئیں ہیں ہم موضوع کو تشنگی سے بچانے کے لئے فقط دو احادیث طیبہ ذکر کرتے ہیں۔

☆......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ والی مکہ ومدینہ نے ارشاد فرمایا ”مسجد حرام میں نمازیں پڑھنا دیگر مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور میری مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے اور بیت المقدس میں پانچ سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے“۔

☆......ایک روایت میں یہ ہے کہ ”مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے اور مسجد نبوی میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور بیت المقدس میں ایک نماز پڑھنا عام مساجد میں پانچ سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے“۔

(الترغيب والترهيب، كتاب الحج، ج۲، ص۱٤۰)

تمام روئے زمین مسجد ہے:

۲......امام بیضاوی اس مقام پر فرماتے ہیں: ”مشرق ومغرب سے مراد زمین کی دو سمتیں ہیں یعنی ساری کی ساری زمین اسی کی ہے اس میں سے کسی جگہ کو خاص نہیں کیا جا سکتا، پس اگر تمہیں مسجدِ حرام یا مسجدِ اقصیٰ میں نماز ادا کرنے سے روک دیا گیا ہے تو میں نے روئے زمین کو تمہارے لئے مسجد بنا دیا ہے۔“ (بیضاوی، ج۱، ص۱۳۰)

چنانچہ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیثِ پاک میں جس میں پانچ خصوصی نعمتوں کا تذکرہ ہے اس میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ ”جعلت لی الأرض مسجدا وطهورا فأيما رجل من أمتي أدركته الصلاة فليصل“۔

(صحيح بخاري، كتاب التيمم، ص۵۸)

Marfat.com

☆......☆ معتد بہ: یعنی دین میں قابل اعتماد، اس جملے میں صفت کے محذوف ہونے کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ اللہ کے فرمان ﴿انہ لیس من اھلک﴾ یعنی نجات پانے والے تیرے اہل میں سے نہیں۔

غیرھم: رفع کے ساتھ ہے، یعنی کفار میں سے مشرکین کے سوا۔

لیسوا: یعنی ضمیر کل کی جانب راجع ہے، اس معنی کے اعتبار سے کہ دین دار حضرات کسی قابل نہیں ہیں یعنی قابل اعتماد نہیں۔

بالھدم: مراد بیت المقدس ہے۔

او التعطیل: مراد مسجد حرام ہے۔

الذین خربوا بیت المقدس: اس بارے میں شان نزول و من اظلم ممن منع کے تحت کلام کا مطالعہ فرمائیں۔

خبر بمعنی الامر: اس میں آئمہ کا اختلاف ہے کہ مشرکین مسجد حرام میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں، امام اعظم نے مطلق جائز قرار دیا، امام مالک نے مطلق منع فرمایا اور امام شافعی نے مسجد حرام اور دیگر مساجد میں داخل ہونے کے معاملے میں فرق فرمایا چنانچہ مسجد حرام میں مطلق داخل ہونے کو منع فرمایا اور اس کے سوا دیگر مساجد میں اس قید کے ساتھ اجازت دی کہ اگر مسلمان اجازت دیں اور کسی حاجت کی وجہ سے داخل ہوتا ہو تو داخل ہونا درست ہے۔

قبلة التی رضیھا: مختار میں ہے کہ وجہ بمعنی جھت ہے اس لئے کہ ھاء عوض ہے واو سے۔

ای الیھود والنصاری: یہود کہتے کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، اور نصاری کہتے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔

تنزیھا لہ عنہ: یعنی اللہ عزوجل ولد بنانے سے پاک ہے، اس لئے کہ اولاد بنانا کسی نوع کی بقاء کے لئے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فناء اور زوال سے پاک ہے۔

مطیعون: یعنی تسخیر اور قہر سے متعلق طاعت، پس جمادات اللہ تعالیٰ کے ارادے سے مسخر ہیں اور یہاں طاعت سے مراد ارادہ اور مشیت ہے نہ کہ عبادت۔

کل بما یراد منہ: یعنی مخلوق میں سے ہر فرد اسی کے ارادہ و رضا کو طلب کرتا ہے، باء بمعنی واو ہے۔

مما اقترحناہ: قاموس میں ہے کہ بغیر سنے کسی چیز کا استنباط کر لینا۔

ومالھم لم یؤمنوا: یہ سوال نفی کی صورت ہے، یعنی قیامت میں تجھے یہ کہا جائے گا۔

انما علیک الخ: مذکورہ نفی کی تعلیل کے لئے ہے۔

نھیاً: یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے سید عالم ﷺ کو نہی ہے کہ آپ ﷺ ان جہنمیوں کی قیامت میں ہونے والے حال سے متعلق سوال نہ کریں، ان کی حالت اچھی نہ ہوگی اور آپ ﷺ کو دنیا میں ان کی حالت کے بارے میں اطلاع دینا ممکن نہیں ہے اور یہ بات سید عالم ﷺ کی جناب میں تخویف اور تسلی کے لئے ارشاد فرمائی گئی۔

یحفظک: خازن کی عبارت میں ہے کہ تجھے تیرے امور پر مدد دینے والا اور قائم رکھنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے اور اللہ عزوجل کے

Marfat.com

سوا کوئی مددگار نہیں کہ تجھے اس کی سزا سے نجات عطا فرمائے۔ (الجمل، ج۱، ص۱۴۳ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۵

﴿یٰبَنِیٓ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ(۱۲۲)﴾ تقدّم مِثْلُهٗ ﴿وَاتَّقُوۡا﴾ خافُوا ﴿یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ﴾ تغنی ﴿نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ﴾ فِیهِ ﴿شَیۡئًا وَّلَا یُقۡبَلُ مِنۡهَا عَدۡلٌ﴾ فِداءٌ ﴿وَّلَا تَنۡفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ(۱۲۳)﴾ یُمْنَعُوْنَ مِنْ عَذابِ اللّٰهِ ﴿وَ﴾ اذْكُرْ ﴿اِذِ ابۡتَلٰۤی﴾ اِخْتَبَرَ ﴿اِبۡرٰهٖمَ﴾ وَفِیْ قِرَاءَةٍ اِبْرَاهَامَ ﴿رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ﴾ بِاَوَامِرَ وَنَوَاهٍ كَلَّفَهُ بِهَا، قِيْلَ هِيَ مَنَاسِكُ الْحَجِّ وَقِيْلَ الْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَالسِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَفَرْقُ الرَّاْسِ وَقَلْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ وَالْاِسْتِنْجَاءُ ﴿فَاَتَمَّهُنَّ﴾ اَدَّاهُنَّ تَامَّاتٍ ﴿قَالَ﴾ تَعَالٰى لَهٗ ﴿اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾ قُدْوَةً فِي الدِّيْنِ ﴿قَالَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ﴾ اَوْلَادِیْ اِجْعَلْ اَئِمَّةً ﴿قَالَ لَا یَنَالُ عَهۡدِی﴾ بِالْاِمَامَةِ ﴿الظّٰلِمِیۡنَ(۱۲۴)﴾ الْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ، دَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ يَنَالُ غَيْرَ الظَّالِمِ ﴿وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ﴾ الْكَعْبَةَ ﴿مَثَابَةً لِّلنَّاسِ﴾ مَرْجِعًا يَّثُوْبُوْنَ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿وَاَمۡنًا﴾ مَاْمَنًا لَهُمْ مِنَ الظُّلْمِ وَالْاِغَارَاتِ الْوَاقِعَةِ فِيْ غَيْرِهٖ، كَانَ الرَّجُلُ يَلْقٰى قَاتِلَ اَبِيْهِ فِيْهِ فَلَا يُهَيِّجُهٗ ﴿وَاتَّخِذُوۡا﴾ اَيُّهَا النَّاسُ ﴿مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ﴾ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِيْ قَامَ عَلَيْهِ عِنْدَ بِنَاءِ الْبَيْتِ ﴿مُصَلًّی﴾ مَكَانَ صَلٰوةٍ بِاَنْ تُصَلُّوْا خَلْفَهٗ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ الْخَاءِ خَبَرٌ ﴿وَعَهِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ﴾ اَمَرْنَاهُمَا ﴿اَنۡ﴾ اَيْ بِاَنْ ﴿طَهِّرَا بَیۡتِیَ﴾ مِنَ الْاَوْثَانِ ﴿لِلطَّآئِفِیۡنَ وَالۡعٰکِفِیۡنَ﴾ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْهِ ﴿وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ(۱۲۵)﴾ جَمْعُ رَاكِعٍ وَّسَاجِدٍ الْمُصَلِّيْنَ ﴿وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا﴾ الْمَكَانَ ﴿بَلَدًا اٰمِنًا﴾ ذَا اَمْنٍ، وَقَدْ اَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ فَجَعَلَهٗ حَرَمًا لَا يُسْفَكُ فِيْهِ دَمُ اِنْسَانٍ وَّلَا يُظْلَمُ فِيْهِ اَحَدٌ وَّلَا يُصَادُ صَيْدُهٗ وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ ﴿وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ﴾ وَقَدْ فَعَلَ بِنَقْلِ الطَّائِفِ مِنَ الشَّامِ وَكَانَ اَقْفَرَ لَا زَرْعَ بِهٖ وَلَا مَاءَ ﴿مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ﴾ بَدَلٌ مِّنْ اَهْلِهٖ وَخَصَّهُمْ بِالدُّعَاءِ لَهُمْ مُوَافَقَةً لِقَوْلِهٖ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِيْنَ ﴿قَالَ﴾ تَعَالٰى ﴿وَ﴾ اَرْزُقُ ﴿مَنۡ کَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ﴾ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ فِي الدُّنْيَا بِالرِّزْقِ ﴿قَلِیۡلًا﴾ مُدَّةَ حَيَاتِهٖ ﴿ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ﴾ اَلْجِئُهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ﴿اِلٰی عَذَابِ النَّارِ﴾ فَلَا يَجِدُ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ(۱۲۶)﴾ الْمَرْجِعُ هِيَ ﴿وَ﴾ اذْكُرْ ﴿اِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ﴾ الْاُسُسَ اَوِ الْجُدُرَ ﴿مِنَ الۡبَیۡتِ﴾ يَبْنِيْهِ مُتَعَلِّقٌ بِيَرْفَعُ ﴿وَاِسۡمٰعِیۡلُ﴾ عَطْفٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلَانِ ﴿رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ بناءَ نا ﴿اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ﴾ لِلْقَوْلِ ﴿الْعَلِیْمُ(۱۲۷)﴾ بِالْفِعْلِ ﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ﴾
مُنْقَادِیْنَ ﴿لَکَ﴾ ﴿وَ﴾ اجْعَلْ ﴿مِنْ ذُرِّیَّتِنَا﴾ اَوْلَادِنَا ﴿اُمَّةً﴾ جَمَاعَةً ﴿مُّسْلِمَةً لَّکَ﴾ وَمِنْ لِلتَّبْعِیْضِ
وَاَتٰی بِهٖ لِتَقَدُّمِ قَوْلِهٖ (لَایَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ) ﴿وَاَرِنَا﴾ عَلِّمْنَا ﴿مَنَاسِکَنَا﴾ شَرَآئِعَ عِبَادَتِنَا اَوْ حَجِّنَا
﴿وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ(۱۲۸)﴾ سَأَلَاهُ التَّوْبَةَ مَعَ عِصْمَتِهِمَا تَوَاضُعًا وَّتَعْلِیْمًا لِّذُرِّیَّتِهِمَا
﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ﴾ اَیْ اَهْلِ الْبَیْتِ ﴿رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَقَدْ اَجَابَ اللّٰهُ دُعَآءَهٗ بِمُحَمَّدٍ ﷺ
﴿یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِکَ﴾ الْقُرْاٰنَ ﴿وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ﴾ الْقُرْاٰنَ ﴿وَالْحِکْمَةَ﴾ اَیْ مَا فِیْهِ مِنَ الْاَحْکَامِ
﴿وَیُزَکِّیْهِمْ﴾ یُطَهِّرُهُمْ مِنَ الشِّرْکِ ﴿اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ﴾ الْغَالِبُ ﴿الْحَکِیْمُ(۱۲۹)﴾ فِیْ صُنْعِهٖ۔

ترجمہ

اے اولادِ یعقوب! یاد کرو میرا احسان جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانے کے سب لوگوں پر تمہیں بڑائی دی (اسکی مثل آیات گزر چکی ہیں) اور ڈرو (یعنی خوفزدہ رہو) اس دن سے کہ بدلہ نہ ہوگی (یعنی کفایت نہ کریگی) کوئی جان دوسرے کا، اور نہ اسکو کچھ (یعنی فدیہ) لیکر چھوڑے، اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے اور نہ انکی مدد ہو (یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے روکے نہ جائیں گے) اور (یاد کیجئے) جب آزمایا (یعنی جانچا) ابراہیم کو (لفظ ابراھیم ایک قراءت میں ابراھام ہے) اسکے رب نے کچھ باتوں سے (یعنی اوامر ونواہی سے، اور انکو مکلّف بنایا، کہا جاتا ہے کہ وہ باتیں احکام حج کے بارے میں تھیں اور ایک قول کے مطابق وہ دس باتیں یہ تھیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، سر کے بالوں میں مانگ نکالنا، ناخن کاٹنا، موئے بغل وزیر ناف صاف کرنا، ختنہ کرانا اور استنجاء کرنا) تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں (یعنی مکمل طور پر ان پر عمل کر دکھایا)۔

فرمایا (اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے) میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں (یعنی مقتدائے دین تو انہوں نے) عرض کی اور میری اولاد سے (یعنی میری اولاد کو بھی پیشوا بنادے) فرمایا میرا عہد نہیں پہنچتا (امامت کا) ظالموں کو (یعنی انہیں جو کافر ہیں، یہاں دلالت ہے کہ یہ عہد صرف اسے ہی پہنچے گا جو ظالم نہ ہو) اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر (یعنی بیت اللہ) کو لوگوں کیلئے مرجع (بنایا یعنی ایسی جگہ بنایا کہ لوگ ہر جانب سے بار بار لوٹ کر اس کی طرف آتے ہیں) اور امان بنایا (یعنی ظلم وغارت گری سے لوگوں کیلئے یہ پناہ گاہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے قاتل کو بھی حرم میں پا کر حرمت حرم کی وجہ سے قتل نہیں کرسکتا) اور بناؤ (اے لوگو!) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو (یعنی اس پتھر کو جس پر کھڑے ہو کر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی) نماز کا مقام (یعنی جائے نماز اس طرح کہ طواف کے بعد اس مقام پر دوگانہ ادا کیا کرو، ایک قراءت میں اتخذوا، خاء کے فتحہ کیساتھ خبر ہے) اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم اور اسماعیل کو (یعنی ہم نے ان دونوں کو حکم دیا) کہ (اَنْ بمعنی بِاَنْ ہے) میرا گھر خوب ستھرا کرو (بتوں سے) طواف والوں اور اعتکاف والوں (یعنی اس میں ٹھہرنے والوں کے لئے) اور رکوع اور سجود والوں کیلئے (رُکَّعٌ جمع ہے رَاکِعٌ کی اور

سُجُودٌ، سَاجد کی جمع ہے، نمازیوں کیلئے ،اس سے مرد نمازی ہیں)۔

اور جب عرض کی ابراہیم نے اے میرے رب اس (جگہ یعنی) شہر کو امان والا کردے (امنا اصل میں ذا امن ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور اسے حرم بنا دیا کہ نہ اب اس میں کوئی انسانی خون بہایا جائے، نہ ہی کسی پر ظلم ہو اور نہ ہی شکار کیا جائے اور نہ ہی گھاس اکھاڑی جائے) اور اسکے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دی (چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا اس طرح قبول فرمائی کہ طائف کے خطے کو ملک شام سے الگ فرما کر حرم پاک کا حصہ بنا دیا کیونکہ حرم پاک کا علاقہ پانی اور کھیتی وغیرہ نہ ہونے کے سبب بنجر تھا) جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں (لفظ من بدل ہے اھلہ سے اور دعاء میں مومنین کی تخصیص ''لا ینال عھدی الظالمین'' سے موافقت کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد) فرمایا اور (میں رزق دونگا) جس نے بھی کفر کیا، اسے بھی فائدہ اٹھانے دوں گا (دنیا میں رزق سے، فامتعہ، تاء کی تشدید اور تخفیف دونوں کے ساتھ ہے) تھوڑا (یعنی اسکی مدت حیات تک) پھر اسے مجبور کرونگا (یعنی آخرت میں زبردستی لے جاؤں گا) عذاب دوزخ کی طرف (تو اس سے چھٹکارا نہ پائینگے) اور وہ بہت بری (لوٹنے کی) جگہ ہے۔

اور (یاد کرو) جب اٹھاتا تھا ابراہیم نیویں (یعنی بنیادیں اور دیواریں) اس گھر کی (من البیت، یرفع کے متعلق ہے) اور اسمٰعیل (اسماعیل کا عطف ابراھیم پر ہے) یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما (ہمارا تعمیر کرنا) بیشک تو ہی ہے سنتا (ہے بات کو اور) جانتا (ہے کام کو) اے رب ہمارے اور کر ہمیں گردن رکھنے والا (یعنی فرمانبردار) تیرے حضور اور (کردے) ہماری اولاد میں سے (ذریتنا بمعنی اولادنا ہے) ایک امت (یعنی جماعت) تیری فرمانبردار (من ذریتنا میں مِنْ تبعیضیہ ہے جس کے لانے کی وجہ یہ ہے کہ اس قول سے پہلے لاینال عھدی الظالمین آچکا ہے) اور ہمیں بتا (یعنی ہمیں سکھا) مناسک حج (یعنی عبادت یا حج کے طریقے) اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما، بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان (باوجود معصوم ہونے کے دونوں نے توبہ کی درخواست محض تواضع اور تعلیم امت کیلئے کی) اے رب ہمارے اور بھیج ان میں (یعنی حرم پاک کے باشندوں میں) ایک رسول انہی میں سے (منھم بمعنی من انفسھم ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا محمد ﷺ کو مبعوث فرما کر انکی دعا قبول فرمائی) کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے (قرآن کی) اور انہیں تیری کتاب (یعنی قرآن) اور پختہ علم سکھائے (یعنی وہ احکام جو اس قرآن میں ہوں) اور انہیں خوب ستھرا فرمادے (یعنی شرک سے پاک کردے) بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا (ہے اپنے کاموں میں)۔

ترکیب

﴿یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ﴾

یبنی اسرائیل اذکروا ...... الخ: اس کی ترکیب پانچویں اور چھٹے رکوع میں گزر چکی ہے۔

﴿وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... اتقوا: فعل وفاعل...... یوما: موصوف...... لاتجزی نفس عن نفس شیئا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......

Marfat.com

ولا يقبل منها عدل :معطوف اول...... ولا تنفعها شفاعة :معطوف ثانی...... ولا هم ينصرون :معطوف ثالث،معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر صفت،مرکب توصیفی مفعول،فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِذِ ابْتَلٰى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ﴾

و :مستانفہ......اذ:ظرفیہ مضاف...... ابتلی ابراهيم ربه :فعل با مفعول وفاعل جملہ فعلیہ مضاف الیہ،مرکب اضافی ظرف اذکروا فعل محذوف کیلئے......ف:عاطفہ......فاتمهن:جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ﴾

قال:قول......انی جاعلک للناس اماما: جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ،قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ......قال:قول...... ومن ذریتی: ظرف لغو فعل محذوف کا یعنی عبارت یہ ہے واجعل من ذریتی اماما، یہ سب ملکر مقولہ،قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ......قال:قول...... لاینال عهدی الظالمین: جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ،قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾

و :مستانفہ......اذ:ظرفیہ مضاف......جعلنا البيت :فعل با فاعل ومفعول اول...... مثابة للناس وامنا :مفعول ثانی،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ،ملکر ظرف اذکر فعل محذوف کیلئے......و:عاطفہ...... اتخذوا:فعل وفاعل...... من مقام ابراهيم:متعلق ......مصلی:مفعول،سب ملکر جملہ فعلیہ قول محذوف کا مقولہ،قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾

و:عاطفہ...... عهدنا الى ابراهيم واسمعيل :فعل با فاعل وظرف لغو...... اَنْ:مصدریہ...... طهرابیتی للطائفین ......الخ: فعل با فاعل ومفعول وظرف لغو جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مؤول ہوکر مفعول، عهدنا فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جعلنا پر معطوف ہے۔

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا﴾

و اذ قال ابراهيم :اسکی ترکیب اسی رکوع میں گزر چکی ہے......رب:جملہ ندائیہ...... اجعل :فعل وفاعل...... هذا: مفعول اول......بلدا طيبا:مفعول ثانی،سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود ندا،جو ندا سے ملکر مقولہ۔

﴿وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾

وَ:عاطفہ......ارزق:فعل وفاعل......اهله:مبدل منہ......من الثمرات :ظرف لغو......مَنْ:موصولہ...... امن منهم ......الخ: جملہ فعلیہ صلہ،موصول صلہ ملکر بدل،جو مبدل منہ سے ملکر مفعول،فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر اجعل پر معطوف ہے۔

﴿قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ﴾

قال:فعل با فاعل ملکر جملہ مستانفه......و:عاطفہ...... من كفر :مبتدا......فامتعه قليلا :معطوف علیہ......ثم اضطره

Marfat.com

الی عذاب النار: معطوف ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... و: مستانفہ...... بئس: فعل ذم...... المصیر: فاعل...... ملکر خبر مقدم ...... مبتدا موخر محذوف مصیرہ کے لیے...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾

و: عاطفہ...... اذ: ظرفیہ مضاف...... یرفع: فعل...... ابراھیم: معطوف علیہ...... و اسمعیل: معطوف، ملکر ذو الحال...... القواعد: مفعول...... من البیت: ظرف لغو...... ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... تقبل منا: مقصود بالنداء، ملکر حال، ملکر مقولہ قول محذوف یقولان کیلئے، قول اپنے مقولہ سے ملکر حال...... ذو الحال اپنے حال سے ملکر فاعل، یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول اور ظرف لغو سے ملکر مضاف الیہ، مرکب اضافی اذکر فعل محذوف کے لئے ظرف۔

﴿اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

انّ: حرف مشبہ بالفعل...... ک: اسم...... انت السمیع العلیم: جملہ اسمیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا﴾

ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... و: عاطفہ...... اجعلنا: فعل بافاعل ومفعول...... مسلمین: موصوف...... لک: ظرف مستقر صفت، مرکب توصیفی مفعول ثانی، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ معطوف علیہ...... ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک: جار مجرور اجعل فعل محذوف کے متعلق ہوکر معطوف اول...... وارنا مناسکنا: معطوف ثانی...... وتب علینا: معطوف ثالث، ملکر مقصود بالنداء، جو ندا سے ملکر ربناتقبلنا پر معطوف ہے۔

﴿اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾

انّ: حرف مشبہ...... ک: ضمیر اسم...... انت التواب الرحیم: جملہ اسمیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ﴾

ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... وابعث فیھم: فعل بافاعل وظرف لغو...... رسولا: موصوف...... منھم: صفت اول...... یتلوا علیھم ایتک: معطوف علیہ...... ویعلمھم الکتب والحکمۃ: معطوف اول...... ویزکیھم: معطوف ثانی، ملکر صفت ثانی، مرکب توصیفی مفعول، ابعث فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقصود بالنداء، جو ندا سے ملکر ربنا تقبلنا پر معطوف ہے۔

﴿اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

انّ: حرف مشبہ...... ک: اسم...... انت العزیز الحکیم: جملہ اسمیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

تشریح و توضیح و اغراض

آزمائشی کلمات:

۱ وہ کلمات جن کے ساتھ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا گیا ان میں اختلاف ہے ایک قول جلالین میں مذکور ہے

Marfat.com

جبکہ دوسرے قول کے بارے میں جمل میں ہے کہ حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں: ''ان کی شریعت میں تیس خصوصیات تھیں، جن میں سے دس کا تذکرہ سورۂ برأت یعنی توبہ میں ﴿التائبون العابدون ......الخ﴾ کے تحت ہے، دس کا تذکرہ سورۂ احزاب میں ﴿ان المسلمین والمسلمات ......الخ﴾ کے تحت ہے اور دس کا ذکر سورۂ مؤمنون میں ﴿والذین هم علی صلوتهم یحافظون ......الخ﴾ کے تحت ہے۔'' (الجمل، ج۱، ص۱۵۳)

مصلائے ابراہیم:

۲......اس آیتِ مبارکہ میں خطاب امتِ محمدیہ کو ہے، اس مقام کو جائے نماز بنانا مستحب ہے جبکہ مقامِ ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قدمین شریفین کے نشانات ہیں، یا اس سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے حج کا اعلان فرمایا یا پھر اس سے مراد وہ پتھر ہے جس پر آپ نے کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی، مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دستِ مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''هذا مقام ابراهیم'' یعنی یہ مقامِ ابراہیم ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''کیا ہم اسے جائے نماز نہ بنالیں'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا۔'' ابھی سورج غروب بھی نہ ہوا تھا کہ یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوگئی۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد طواف کی دو رکعتیں ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم طواف سے فارغ ہوئے تو مقامِ ابراہیم کے پاس تشریف لا کر اس کے پیچھے دو رکعت نوافل ادا فرمائے اور اس کے ساتھ ہی یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی﴾۔ (البیضاوی، ج۱، ص۱۳۵، ۱۳۶)

تعمیرِ کعبہ:

۳......تفسیر جمل میں امام قسطلانی کے حوالے سے ہے کہ کعبہ کی تعمیر دس مرتبہ ہوئی:

(۱)......تعمیرِ ملائکہ: مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ ہر آسمان میں ایک گھر بنائیں اور اسی طرح زمین میں بھی۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں: ''کل بیت اللہ چودہ ہیں۔'' نیز مروی ہے کہ جب فرشتوں نے کعبۃ اللہ کی بنیاد رکھی تو زمین اپنی انتہاء تک پھٹ گئی اور پھر فرشتوں نے اس میں اونٹوں کی مثل بڑے بڑے پتھر پھینک دیئے، پس یہی پتھر وہ بنیاد ہیں جن پر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر فرمائی۔

(۲)......تعمیرِ آدم: حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو اس کی تعمیر کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا گیا کہ چونکہ آپ سب سے پہلے انسان ہیں لہٰذا یہ سب سے پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

(۳)......تعمیرِ شیث: حضرت سیدنا شیث علیہ السلام نے اسے مٹی اور پتھروں سے تعمیر فرمایا، یہ گھر آپ علیہ السلام سے لے کر حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے زمانے تک برقرار رہا، پھر طوفانِ نوح میں زیرِ آب آگیا اور اس کی جگہ کی شناخت باقی نہ رہی۔

(۴)......تعمیرِ ابراہیم: چوتھی مرتبہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اس کی بنیادوں کی نشاندہی فرمائی، یہی وجہ ہے کہ ارشاد فرمایا گیا: ''اس جہانِ رنگ و بو میں کعبہ سے بڑھ کر اشرف و اعلیٰ کوئی عمارت نہیں۔'' اس

Marfat.com

لئے کہ اس کے بنانے کا حکم دینے والی ذات، ذاتِ رب جمیل، اس کی حدود کی نشاندہی کرنے والے حضرت جبریل، جبکہ بنانے والے رب جلیل کے خلیل علیہ السلام اور معاون حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

(۵)......تعمیرِ عمالقہ۔

(۶)......تعمیر جرہم: قبیلہ جرہم میں سے اسکی تعمیر حرث بن مضاض اصغر نے کی۔

(۷)......تعمیر قصی: یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں سے پانچویں تھے۔

(۸)......تعمیر قریش: قبیلہ قریش اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکر تعمیر کعبہ فرمائی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک (35) سال تھی۔

(۹)......تعمیر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نویں مرتبہ اسکی تعمیر حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کی اور اسکا سبب یہ بنا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سن چونسٹھ ہجری کے اوائل میں جبکہ یزید بن معاویہ کے معاندین نے محاصرہ کر کے منجنیق کے ذریعے کعبہ معظمہ پر سنگ باری کی تو حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ امارت میں استخارہ اور مشورہ کرنے کے بعد اسے شہید کر دیا جو کہ سن چونسٹھ ہجری، نصف جمادی الآخر ہفتہ کا دن تھا اور جب ڈیڑھ قامت تک منہدم کر چکے تو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی کھڑی کی ہوئی بنیادوں کو اونٹ کی کوہان کی طرح پایا کہ وہ ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں یہاں تک کہ اگر بنیاد کے ایک طرف ضرب ماری جاتی تو دوسری طرف ہلنے لگتی، بہرحال انہوں نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیادوں پر ہی اس کی تعمیر فرمادی اور اس میں وہ حصہ یا گوشہ بھی شامل فرمادیا جو قریش نے اس سے نکال دیا تھا، نیز زمین کے ساتھ ملے ہوئے اس کے دو دروازے بنائے جن میں سے ایک دروازہ تو آج تک موجود ہے جبکہ دوسری جانب کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے، حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسکے بنانے کا آغاز جمادی الآخر میں اور اختتام ماہِ رجب سن پینسٹھ ہجری میں کیا، اس کے بعد سو اونٹ فقراء کیلئے ذبح فرمائے۔

(۱۰)......تعمیرِ حجاج: حجاج بن یوسف نے اس کی بنیاد مطاف کی جانب دیوار بنا کر کی اور رکن یمانی کی جانب مغربی دروازہ بند کر کے مشرقی دروازے کے نیچے کی جانب دہلیز سے چار ذراع اور ایک بالشت کا فاصلہ چھوڑ دیا جبکہ بقیہ عمارت حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بنائی ہوئی طرز پر رہنے دی، کعبہ معظمہ کی عمارت آج تک حجاج کی بنائی ہوئی طرز پر ہے (الجمل، ج۱، ص۱۵۹، ۱۶۰)

دعا خلیل کی، عیسیٰ کی جو بشارت تھے:

☆......امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنی مسند میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿أنا دعوة إبراهيم وبشارة عيسى ورؤيا أمي التي رأت حين وضعتني، وقد خرج لها نور ساطع أضاءت لها منه قصور الشام﴾ یعنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے وضع حمل کے وقت دیکھا تھا یعنی کہ ان کے جسمِ اطہر سے ایک ایسا نور نکلا جس کی روشنی سے شام کے محلات جگمگانے لگے۔ (مسند احمد بن حنبل، حديث عرباض بن ساريه، ج۵، ص۱۱۲)

☆......☆ كلفه بها: یہ مکلف بنانا وجوب کے ضمن میں تھا، پس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر متذکرہ بالا دس کام واجب تھے لیکن ہمارے

Marfat.com

حق میں ان میں سے بعض سنت اور بعض واجب ہیں۔

وفرق الرأس: یعنی دائیں اور بائیں جانب بالوں کی مانگ نکالنا۔

والاستنجاء : پانی کے ذریعے، اور پتھر کے ساتھ استنجاء کرنا اس امت کی خصوصیت ہے۔

قدوۃ فی الدین : یعنی قیامت تک، کہ صرف انہی (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی ذریت میں نبی ہونگے جو کہ تمام امور میں ان کی اتباع کرے گی۔

الکعبۃ: اس میں تمام حرم داخل ہے، اللہ تعالی نے کعبۂ معظّمہ کو امنا کی صفت کے ساتھ موصوف فرمایا اور یہ صفت تمام ہی حرم کے لئے بیان ہوئی ہے۔

فلا یھیجہ: یعنی حرم کی حرمت اپنے باپ کے ملنے والے قاتل کو بھی قتل کرنے پر بے چین و پریشان نہ کرتی تھی۔

عند بناء البیت :تعمیر کعبۂ معظّمہ کے بارے میں ہم نے ماقبل بیان کر دیا ہے وہیں مطالعہ فرمالیں۔

امر ناھما : یعنی تاکیدی حکم، اور خازن میں ہے کہ یعنی ہم نے دونوں باپ بیٹے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کو کعبۂ معظّمہ کی تعمیر کا حکم دیا، ان پر لازم اور واجب کیا۔

المقیمین: اس کی تفسیر عاکفین سے کی اس لئے کہ سورۂ حج سے مطابقت ہو جائے کہ وہاں ﴿والقائمین﴾ ہے۔

لایسفک فیہ دم انسان :بطور قصاص بھی نہیں کہ یہی امام اعظم علیہ الرحمۃ کا مذہب ہے، نہ اپنی طرف سے اس حکم میں کوئی کمی کرے بلکہ اس مجرم پر جس پر قصاص لازم آتا ہے اس پر ضروریات زندگی مثلاً کھانا پینا تنگ کرے یہاں تک کہ وہ حرم مقدس چھوڑنے پر مجبور ہو جائے، الختصر۔

ولا یظلم فیہ احد: یعنی اپنے اوپر ہونے والی زیادتی پر زیادہ بدلہ نہ لے، اور اس بات کی نشاندہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے قول السیئات تضاعف فیہ کالحسنات سے بھی ملتی ہے۔ (الجمل، ج ۱، ص ۱۵۳ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۶

﴿وَمَنْ﴾ ای لا ﴿یَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ﴾ فیترکھا ﴿اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ﴾ جھل انّھا مخلوقۃ للّٰہ یجب علیھا عبادتہ او استخفّ بھا وامتھنھا ﴿وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ﴾ اخترناہ ﴿فِی الدُّنْیَا﴾ بالرسالۃ والخلّۃ ﴿وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ(۱۳۰)﴾ الّذین لھم درجات العلی واذکر ﴿اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ﴾ انقد للّٰہ واخلص لہ دینک ﴿قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۱۳۱)﴾ ﴿وَوَصّٰی﴾ وفی قراءۃ اوصی ﴿بِهَاۤ﴾ بالملّۃ ﴿اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ﴾ بنیہ قال ﴿یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ﴾ دین الاسلام ﴿فَلَا تَمُوْتُنَّ

Marfat.com

اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ (۱۳۲) ﴾ نَهٰى عَنْ تَرْكِ الْاِسْلَامِ وَاَمَرَ بِالثَّبَاتِ عَلَيْهِ اِلٰى مُصَادَفَةِ الْمَوْتِ، وَلَمَّا قَالَ الْيَهُوْدُ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنَّ يَعْقُوْبَ يَوْمَ مَاتَ اَوْصٰى بَنِيْهِ بِالْيَهُوْدِيَّةِ نَزَلَ ﴿اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ﴾ حُضُوْرًا ﴿اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ﴾ بَدَلٌ مِنْ اِذْ قَبْلَهُ ﴿قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ﴾ بَعْدَ مَوْتِيْ ﴿قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ﴾ عَدُّ اِسْمٰعِيْلَ مِنَ الْاٰبَآءِ تَغْلِيْبٌ وَلِاَنَّ الْعَمَّ بِمَنْزِلَةِ الْاَبِ ﴿اِلٰهًا وَّاحِدًا﴾ بَدَلٌ مِنْ اِلٰهَكَ ﴿وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (۱۳۳)﴾ وَاَمْ بِمَعْنٰى هَمْزَةِ الْاِنْكَارِ اَيْ لَمْ تَحْضُرُوْهُ وَقْتَ مَوْتِهٖ فَكَيْفَ تَنْسُبُوْنَ اِلَيْهِ مَالَا يَلِيْقُ بِهٖ ﴿تِلْكَ﴾ مُبْتَدَاٌ، وَالْاِشَارَةُ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِمَا، وَاُنِّثَ لِتَانِيْثِ خَبَرِهٖ ﴿اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ﴾ سَلَفَتْ ﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ﴾ مِنَ الْعَمَلِ اَيْ جَزَآؤُهٗ، اِسْتِيْنَافٌ ﴿وَلَكُمْ﴾ اَلْخِطَابُ لِلْيَهُوْدِ ﴿مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۳۴)﴾ كَمَا لَا يُسْئَلُوْنَ عَنْ عَمَلِكُمْ، وَالْجُمْلَةُ تَاكِيْدٌ لِمَا قَبْلَهَا ﴿وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا﴾ اَوْ لِلتَّفْصِيْلِ، وَقَائِلُ الْاَوَّلِ يَهُوْدُ الْمَدِيْنَةِ وَالثَّانِيْ نَصَارٰى نَجْرَانَ ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿بَلْ﴾ نَتَّبِعُ ﴿مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا﴾ حَالٌ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ مَائِلًا عَنِ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا اِلَى الدِّيْنِ الْقَيِّمِ ﴿وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۱۳۵)﴾ ﴿قُوْلُوْا﴾ خِطَابٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴿وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ﴾ مِنَ الصُّحُفِ الْعَشْرِ ﴿وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ﴾ اَوْلَادِهٖ ﴿وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى﴾ مِنَ التَّوْرَاةِ ﴿وَعِيْسٰى﴾ مِنَ الْاِنْجِيْلِ ﴿وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ﴾ مِنَ الْكُتُبِ وَالْاٰيَاتِ ﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ﴾ فَنُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ كَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى ﴿وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (۱۳۶)﴾ ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا﴾ اَيِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى ﴿بِمِثْلِ﴾ مِثْلُ زَائِدَةٌ ﴿مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا﴾ عَنِ الْاِيْمَانِ بِهٖ ﴿فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ﴾ خِلَافٍ مَعَكُمْ ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ﴾ يَا مُحَمَّدُ ﷺ شِقَاقَهُمْ ﴿وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۱۳۷)﴾ بِاَحْوَالِهِمْ وَقَدْ كَفَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُمْ بِقَتْلِ قُرَيْظَةَ وَنَفْيِ النَّضِيْرِ وَضَرْبِ الْجِزْيَةِ عَلَيْهِمْ ﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ﴾ مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِاٰمَنَّا وَنَصْبُهٗ بِفِعْلٍ مُقَدَّرٍ اَيْ صَبَغَنَا اللّٰهُ وَالْمُرَادُ بِهَا دِيْنُهُ الَّذِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهِ لِظُهُوْرِ اَثَرِهٖ عَلٰى صَاحِبِهٖ كَالصَّبْغِ فِي الثَّوْبِ ﴿وَمَنْ﴾ اَيْ لَا اَحَدَ ﴿اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً﴾ تَمْيِيْزٌ ﴿وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ (۱۳۸)﴾ قَالَ الْيَهُوْدُ لِلْمُسْلِمِيْنَ نَحْنُ اَهْلُ الْكِتَابِ الْاَوَّلِ وَقِبْلَتُنَا اَقْدَمُ وَلَمْ يَكُنِ الْاَنْبِيَاءُ مِنَ الْعَرَبِ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ نَبِيًّا لَكَانَ مِنَّا فَنَزَلَ ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿اَتُحَآجُّوْنَنَا﴾ تُخَاصِمُوْنَنَا ﴿فِي اللّٰهِ﴾ اَنِ اصْطَفٰى نَبِيًّا مِّنَ الْعَرَبِ ﴿وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ﴾ فَلَهٗ اَنْ يَّصْطَفِيَ مِنْ عِبَادِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ﴿وَلَنَآ اَعْمَالُنَا﴾ نُجَازٰى بِهَا ﴿وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ﴾ تُجَازَوْنَ

Marfat.com

بِهَا فلا يبعد ان يكون في اعمالنا مانستحق بهِ الإكرام ﴿وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ﴾(۱۳۹) ﴿ الدِّينَ وَالْعَمَلَ دُونَكُمْ فَنَحْنُ اَوْلَى بِالاِصْطِفَاءِ، وَالْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ وَالْجُمَلُ الثَّلٰثُ اَحْوَالٌ ﴿ اَمْ ﴾ بَلْ ﴿يَقُوْلُوْنَ﴾ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ ﴿اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْنَصٰرٰى قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿ ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ﴾ اَيِ اللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ بَرَّأَ مِنْهَا اِبْرَاهِيْمَ بِقَوْلِهٖ مَاكَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَالْمَذْكُوْرُوْنَ مَعَهٗ تَبَعٌ لَّهٗ ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ﴾ اَخْفٰى مِنَ النَّاسِ ﴿شَهَادَةً عِنْدَهٗ﴾ كَائِنَةً ﴿مِنَ اللّٰهِ﴾ اَيْ لَا اَحَدٌ اَظْلَمُ مِنْهُ وَهُمُ الْيَهُوْدُ كَتَمُوْا شَهَادَةَ اللّٰهِ فِي التَّوْرَاةِ لِاِبْرَاهِيْمَ بِالْحَنِيْفِيَّةِ ﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾(۱۴۰) تَهْدِيْدٌ لَّهُمْ ﴿تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾(۱۴۱) تَقَدَّمَ مِثْلُهٗ۔

ترجمہ

اور ابراہیم کے دین سے کون منہ پھیرے (مَنْ بمعنی لا ہے، یعنی کون اس دین کو چھوڑے) سوائے اسکے جو دل کا احمق ہے (یعنی اس بات کو جانتا نہیں کہ اس کا نفس اللہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہے جسکی عبادت اس پر فرض ہے یا پھر جو عبادت ہی کو حقیر و ذلیل جانتا ہے) اور بیشک ضرور ہم نے اسے چن لیا (یعنی منتخب کرلیا) دنیا میں (رسول اور خلیل بنا کر) اور بیشک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے (جنکے لئے اعلیٰ درجات ہونگے، اور یاد کیجئے) جب اس سے اسکے رب نے فرمایا گردن رکھ (یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر، بارگاہِ ربوبیت میں گردن خم کردے اور اسی کیلئے اپنے دین کو خالص کر تو اس نے) عرض کی میں نے گردن رکھی اسکے لئے جو رب ہے سارے جہانوں کا اور اسی دین (یعنی اس ملت کی) کی وصیت کی (ایک قرأت میں وصّی کے بجائے اوصی ہے) ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے (اپنے بیٹوں کو ارشاد فرمایا) اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین (یعنی دین اسلام) تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان (یعنی اسلام کو ترک کرنے سے منع فرمایا اس پر مرتے دم تک ثابت قدم رہنے کا حکم فرمایا۔

یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب یہود نے نبی پاک ﷺ سے کہا: "کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بوقت وصال اپنے بیٹوں سے یہودی مذہب کے بارے میں وصیت فرمائی تھی) بلکہ تم میں کے خود موجود تھے (یعنی حاضر تھے) جب یعقوب کو موت آئی (یہ اذ ماقبل اذ سے بدل ہے) جبکہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد (یعنی میرے وصال کے بعد) کس کی پوجا کرو گے؟ بولے پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپکا اور آپکے آباء ابراہیم و اسماعیل اور اسحٰق کا ...... (اسماعیل علیہ السلام کو آباء میں تغلیباً شمار کیا، اسلئے کہ چچا بمنزلہ باپ ہوتا ہے) ایک خدا (یہ ماقبل الٰھک سے بدل ہے) اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں (ام کنتم شہداء میں ام بمعنی ھمزہ انکاری ہے یعنی تم انکی موت کے وقت حاضر نہ تھے تو پھر کیسے تم انکی طرف نامناسب باتیں منسوب کرتے ہو) یہ (تلک ترکیب میں مبتدا ہے، اور اس کا مشار الیہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام اور انکے بیٹے ہیں، مبتدا کا مؤنث ہونا خبر سے مطابقت پیدا کرنے کیلئے ہے) ایک امت ہے کہ گزر چکی (خلت بمعنی سلفت ہے) ان

Marfat.com

کیلئے ہے جوانہوں نے کمایا (یعنی اس عمل کی جزا انہی کے لئے ہوگی، یہ جملہ مستانفہ ہے) اور تمہارے لئے ہے (یہاں خطاب یہود سے ہے) جو تم کماؤ اور انکے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی (جیسا کہ ان سے تمہارے کاموں کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا، یہ جملہ ماقبل کی تاکید ہے) اور کتابی بولے یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پا جاؤ گے (او تفصیل کیلئے ہے، پہلے جملے کے قائل مدینہ کے یہود اور دوسرے کے نجران کے نصاریٰ ہیں) تم فرماؤ (ان سے) بلکہ (ہم پیروی کرتے ہیں اور) ابراہیم کے سیدھا دین کی جو ہر باطل سے جدا تھے (حنیفًا حال ہے ابراھیم سے، یعنی حضرت ابراہیم کا دین جو تمام ادیان سے کٹ کر دین قیم کی طرف مائل تھے) اور مشرکوں سے نہ تھے یوں کہو (یہ خطاب مومنین سے ہے) کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (یعنی قرآن) اور جو اتارا گیا ابراہیم (پر یعنی دس صحائف) و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور انکی اولاد پر (اسباط بمعنی اولاد ہے) اور جو عطا کئے گئے موسیٰ (کو یعنی توریت) اور عیسیٰ (کو یعنی انجیل) اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء (کو کتابیں اور معجزات) اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے (کہ ہم بعض پر ایمان لائیں اور بعض کا انکار کریں جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا) اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں، پھر اگر وہ بھی ایمان لائیں (یعنی یہود و نصاریٰ) یوں ہی (مثل زائدہ ہے) جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پا جائینگے اور اگر منہ پھیریں (اس پر ایمان لانے سے) تو وہ نری ضد میں ہیں (یعنی تمہارے خلاف ہیں) تو عنقریب اللہ انکی طرف سے تمہیں کفایت کریگا (اے محمد ﷺ! انکی مخالفت سے) اور وہی ہے سنتا (انکی باتیں) اور جانتا (انکی حالتیں، تحقیق اللہ تعالیٰ نے کفار کے مقابلے میں اپنے حبیب کی کفایت کی، بنو قریظہ کے قتل، بنو نضیر کی جلاوطنی اور ان پر جزیہ مقرر کرنے سے) ہم نے اللہ کی رنگ لیا......۲......(صبغة، امنا کا مصدر مؤکد ہے اور اس پر نصب فعل مقدر یعنی صبغنا اللّٰه کی وجہ سے ہے اور اس سے مراد وہ دین فطرت ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا گیا کیونکہ اس دین کا اثر کسی انسان پر ایسے ہی ہوتا ہے جیسے کپڑے پر رنگ کا اثر ہوتا ہے) اور اللہ سے بہتر کس کی (یعنی کسی کی نہیں) رنگ؟ (صبغةً تمیز ہے) اور ہم اسی کو پوجتے ہیں۔

(یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا کہ ہم سب سے پہلی کتاب والے ہیں اور ہمارا قبلہ بھی قدیم ہے اور چونکہ آج تک عربوں میں کوئی نبی نہیں آیا لہذا اگر محمد ﷺ نبی ہوتے تو ہم ہی میں سے ہوتے، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی) تم فرماؤ (ان سے) کیا جھگڑتے ہو (اتحاجوننا بمعنی تخاصموننا ہے) اللہ کے بارے میں (کہ اس نے عربوں سے نبی چنا ہے) حالانکہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی (یعنی یہ اسی کی شان ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے چن لے) اور ہماری کرنی ہمارے ساتھ (یعنی ہم اسکی جزاء پائیں گے) اور تمہاری کرنی تمہارے ساتھ (یعنی تم اپنے اعمال کا بدلہ پاؤ گے، پس بعید نہیں کہ ہم اپنے اعمال پر اکرام پائیں) اور ہم نرے اسی کے ہیں ......۳...... (یعنی دین و عمل میں اللہ تعالیٰ کے ہیں نہ کہ تم، اسی لئے ہم اس انتخاب کے زیادہ مستحق ہیں، اتحاجوننا میں ہمزہ انکاری ہے، یہ تینوں جملے حال ہیں) بلکہ تم یوں کہتے ہو (یقولون میں تا اور یا دونوں کیساتھ دو لغتیں ہیں) کہ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور انکے بیٹے یہودی یا نصرانی تھے تم فرماؤ (ان سے) کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللہ کو (یعنی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں باتوں سے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی برائت اپنے اس فرمان عالیشان ﴿ماکان ابراھیم

Marfat.com

یھود یا ولا نصرانیاﷺ کے ذریعے بری فرمادی اور باقی انبیاء کرام علیہم السلام کے نام انکے تابع ذکر کردیئے) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو چھپائے (لوگوں سے) جو گواہی اسکے پاس آئی (واقع ہونے والی) اللہ کی طرف سے (یعنی اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں، ان سے مراد یہودی ہیں جو توریت میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حنیف ہونے کی گواہی چھپاتے تھے) اور خدا تمہارے کوتکوں یعنی برے اعمال سے بے خبر نہیں (یہ کلمات انکے لئے زجر کے طور پر ہیں) وہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا، انکے لئے انکی کمائی اور تمہارے لئے تمہاری کمائی اور انکے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی (اس جیسی آیت گزر چکی ہے)۔

ترکیب

﴿وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا﴾

و: عاطفہ...... من: مبتدا...... یرغب: فعل، ھو ضمیر مبدل منہ...... الامن سفہ نفسہ: بدل، ملکر فاعل...... عن ملۃ ابراھیم: ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر، جو مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ...... و: استئنافیہ...... لام: قسمیہ...... قد: تحقیقیہ...... اصطفیناہ فی الدنیا: فعل با فاعل ومفعول وظرف لغو جملہ فعلیہ ہوکر محذوف قسم اقسم کے لئے جواب قسم۔

﴿وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾

و: حالیہ...... انہ: حرف مشبہ واسم...... فی الاخرۃ: ظرف مستقر اسم سے حال ہے...... لمن الصلحین: شبہ جملہ خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال ہے اصطفینہ کی ضمیر مفعول سے۔

﴿اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

اذ: ظرفیہ مضاف...... قال لہ ربہ: جملہ فعلیہ قول...... اسلم: مقولہ، جو قول سے ملکر مضاف الیہ...... ملکر اذکر کا ظرف...... قال: قول...... اسلمت لرب العلمین: فعل با فاعل وظرف لغو جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ جو قول سے ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... وصی: فعل...... بھا: ظرف لغو...... ابراھیمُ ویعقوبُ: معطوف علیہ معطوف سے ملکر فاعل...... بنیہ: مفعول...... ینی: جملہ فعلیہ ندائیہ...... انّ اللہ اصطفی لکم الدین: جملہ اسمیہ مقصود بالندا، جو ندا سے ملکر فاعل سے حال ہے، ملکر جملہ فعلیہ...... ف: فصیحیہ...... لا تموتن: فعل با فاعل...... الا: للحصر...... وانتم مسلمون: جملہ فاعل سے حال ہے، فعل اپنے متعلقات سے ملکر شرط محذوف اذا عرفتم ھذا کی جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ﴾

ام: عاطفہ منقطعہ...... کنتم: فعل ناقص با اسم...... شھداء: اسم فاعل، ھم ضمیر مستتر فاعل...... اذ حضر یعقوبَ الموتُ: مبدل منہ...... اذ قال لبنیہ...... الخ: بدل، ملکر ظرف، شھداء اپنے متعلقات سے ملکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾

Marfat.com

قالوا :قول......نعبد: فعل بافاعل...... الٰھک:معطوف علیہ......و الہٰ:مضاف......ابآئک:مبدل منہ......ابراھیم واسمعیل :بدل، ملکرمضاف الیہ،مرکب اضافی معطوف،جومعطوف علیہ سے ملکرمبدل منہ...... الٰھا واحدًا:بدل ملکرمفعول،فعل اپنے متعلقات سے ملکرمقولہ،جوقول سے ملکر جملہ قولیہ......و:اعتراضیہ...... نحن:مبتدا...... لہ مسلمون:شبہ جملہ خبر،ملکر جملہ اسمیہ معترضہ۔

﴿تِلْکَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

تلک:مبتدا...... امة قد خلت:خبر...... ملکر جملہ اسمیہ،لھا:خبرمقدم...... ماکسبت: مبتدا مؤخر،ملکر معطوف علیہ...... ولکم:خبرمقدم......ماکسبتم:مبتدامؤخر،معطوف،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ ......و:استئنافیہ...... لاتسئلون: فعل بافاعل...... عماکانوا یعملون:ظرف لغو،سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾

و:استئنافیہ...... قالوا:قول...... کونوا ھودا او نصاری:جملہ فعلیہ مقولہ اول...... تھتدوا:جملہ فعلیہ جواب امر، مقولہ ثانی،قول بامقولین جملہ قولیہ......قل: فعل امر بافاعل ملکر جملہ مستانفہ...... بل :عاطفہ...... نتبع: فعل محذوف وفاعل......ملة: مضاف......ابراھیم:ذوالحال......حنیفا:حال......و:عاطفہ...... ماکان من المشرکین: جملہ فعلیہ حال ثانی،ملکر مضاف الیہ، جومضاف سے ملکرمفعول،فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَمَا اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ﴾

قولوا:قول...... امنا:فعل بافاعل......ب: جار......اللّٰہ:اسم جلالت معطوف علیہ...... وما انزل الینا :موصول صلہ ملکر معطوف اول......ومانزل الی ابراھیم ......الی......والاسباط: موصول صلہ ملکرمعطوف ثانی...... وما اوتی موسی وعیسی: معطوف ثالث...... وماوتی النبیون:معطوف رابع،سب ملکر مجرور،ملکرظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ ہوکرمقولہ،قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾

لانفرق بین احد منھم:جملہ فعلیہ ہوکر امنا کے فاعل سے حال اول......ونحن لہ مسلمون:حال ثانی۔

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِىْ شِقَاقٍ﴾

ف: استئنافیہ......اِنْ:شرطیہ......امنوا بمثل ماامنتم بہ: جملہ فعلیہ شرط...... فقد اھتدوا:جزاء،ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ......و:عاطفہ......ان:شرطیہ...... تولوا:جملہ فعلیہ شرط...... فانما ھم فی شقاق:جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط،ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

ف:عاطفہ للتعقیب......سیکفیکھم اللّٰہ:فعل ومفعولین وفاعل ملکر جملہ فعلیہ......وھو السمیع العلیم: جملہ اسمیہ۔

﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً﴾

Marfat.com

صبغۃ اللّٰہ: مفعول مطلق...... امنا فعل محذوف کیلئے، ملکر جملہ فعلیہ معترضہ...... و: عاطفہ...... مَنْ: مبتدا...... احسن: اسم تفضیل ہو ضمیر ممیز...... من اللّٰہ: ظرف لغو، صبغۃ تمیز، جو اپنے ممیز سے ملکر فاعل، ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... نحن: مبتدا...... عبدون: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف امنا پر۔

﴿قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ﴾

قل: قول...... اتحاجون: فعل وفاعل...... نا: ضمیر ذوالحال...... فی اللّٰہ: ظرف لغو...... وھو ربنا وربکم: معطوف علیہ...... ولنا اعمالنا: معطوف اول...... ولکم اعمالکم: معطوف ثانی...... ونحن لہ مخلصون: معطوف ثالث، ملکر حال، جو ذوالحال سے ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی﴾

ام: منقطعہ بمعنی بل...... تقولون: فعل وفاعل ملکر قول...... انّ: حرف مشبہ بالفعل...... ابراھیم...... الی...... والاسباط: اسم...... کانوا ھودا او نصاری: جملہ فعلیہ ہو کر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ﴾

قل: قول...... ھمزہ: استفہامیہ...... انتم ام اللّٰہ: معطوف علیہ با معطوف مبتدا...... اعلم: خبر، ملکر جملہ اسمیہ مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ﴾

و: مستانفہ...... مَنْ: مبتدا...... اظلم: اسم تفضیل، ھو ضمیر فاعل...... مِنْ: جار...... مَنْ: موصولہ...... کتم: فعل ناقص بااسم...... شھادۃ: موصوف...... عندہ: ظرفِ مستقر صفت اول...... من اللّٰہ: ظرفِ مستقر صفت ثانی، ملکر خبر، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، جو موصول سے ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، اظلم اسم تفضیل اپنے فاعل و مفعول اور ظرف لغو سے ملکر خبر، جو مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... ما: مشبہ بلیس...... اللّٰہ: اسم...... ب: زائدہ...... غافل: اسم فاعل اس میں ھو ضمیر فاعل...... عما تعملون: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

شانِ نزول

☆......ومن یرغب عن ملة ابراھیم...... ☆ علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد اپنے دو بھتیجوں مہاجر و سلمہ کو اسلام کی دعوت دی اور ان سے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے توریت میں فرمایا کہ میں اولاد اسمٰعیل سے ایک نبی پیدا کرونگا جنکا نام احمد ہوگا جو ان پر ایمان لائے گا راہ یاب ہوگا اور جو ایمان نہ لائیگا ملعون ہے یہ سن کر سلمہ ایمان لے آئے مہاجر نے اسلام سے انکار کیا اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت مبارکہ نازل فرما کر ظاہر کر دیا کہ جب حضرت سیدنا ابراہیم [illegible]

Marfat.com

نے خود اس رسول معظم کے مبعوث ہونے کی دعا فرمائی تو جو انکے دین سے پھرے وہ حضرت ابراہیم کے دین سے پھرا، اس میں یہود ونصاری ومشرکین عرب پر تعریض ہے جو اپنے آپ کو افتخاراً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے جب انکے دین سے پھر گئے تو شرافت کہاں رہی۔

☆......ام کنتم شھداء......☆ یہ آیتِ مبارکہ یہود کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے کہا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے روز اپنی اولاد کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی اللہ تعالی نے انکے اس بہتان کا رد میں یہ آیتِ مبارکہ نال فرمائی (خازن) معنی یہ ہیں کہ اے بنی اسرائیل تمہارے پہلے لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخر وقت ان کے پاس موجود تھے جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے اسلام اور توحید کا اقرار کر لیا تھا اور یہ اقرار لیا تھا جو آیتِ مبارکہ میں مذکور ہیں۔

☆......وقالوا کونوا......☆ حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ آیتِ مبارکہ رؤسا یہود اور نجران کے نصرانیوں کے جواب میں نازل ہوئی یہودیوں نے مسلمانوں سے یہ کہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں اور توریت تمام کتابوں سے افضل ہے اور یہودی دین تمام ادیان سے اعلیٰ ہے اس کے ساتھ انہوں نے حضرت سید کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور انجیل وقرآن کیساتھ کفر کر کے مسلمانوں سے کہا تھا کہ یہودی بن جاؤ اسی طرح نصرانیوں نے بھی اپنے ہی دین کو حق بتا کر مسلمانوں سے نصرانی ہونے کو کہا تھا اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

☆......قل اتحاجوننا......☆ یہود نے مسلمانوں سے کہا ہم پہلی کتاب والے ہے، ہمارا قبلہ پرانا ہے، ہمارا دین قدیم ہے، انبیاء ہم میں سے ہوئے ہیں اگر سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوتے تو ہم میں سے ہوتے، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

حضرت اسمعیل علیہ السلام کو حضرت اسحق علیہ السلام سے پہلے ذکر کرنے کی وجہ

۱......حضرت اسمعیل علیہ السلام کو حضرت اسحٰق علیہ السلام سے پہلے ذکر فرمانا دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ آپ حضرت اسحٰق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے ہیں دوسرا اسلئے کہ آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد میں سے ہیں۔ (ماخوذ از الجمل، ج ۱، ص ۱۶۴)

﴿صبغۃ﴾ سے کیا مراد ہے؟

۲......صبغۃ مفعول مطلق ہے اور اس سے مراد وہ حالت ہے جس پر صبغ واقع ہو، لہذا اسکا معنی اللہ کا پاک کرنا ہوا کیونکہ ایمان نفوس کو پاک کر دیتا ہے، اس معاملے کی حقیقت یہ ہے کہ نصاری اپنی اولاد کو زرد پانی میں غوطہ دیتے اور اس تقریب کا نام معمودیۃ رکھتے اور کہتے کہ یہ انکی تطہیر ہے، جب ان میں سے کوئی شخص اپنے نومولود بچے کے ساتھ ایسا کرتا تو کہتا: ''اب یہ سچا نصرانی بن گیا ہے۔'' یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہ یہ کہیں: ''ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، جس نے ہمیں ایمان کے رنگ سے رنگ دیا۔'' (مدارک، ج ۱، ص ۱۳۴)

Marfat.com

﴿ولہ والجمل ثلاث احوال﴾ سے مراد:

ج......وہ تین جملے جوحال واقع ہورہے ہیں یہ ہیں:(۱)......وھو ربنا وربکم (۲)......و لنا اعمالنا ولکم اعمالکم (۳)......ونحن لہ مخلصون۔ (الجمل،ج۱،ص۱۶۹)

☆......☆نھی عن ترک الاسلام الخ: اس جملے سے اس وہم کا دفع کرنا مقصود ہے کہ اسلام پر مرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہوتی تو پھر مکلف بنانے کا کیا فائدہ؟ میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ اسلام کا مکلف بنادیا جائے اور اس کے ترک کرنے سے منع کیا جائے جیسا کہ کسی شخص سے کہا جاتا ہے کہ نماز نہ پڑھنا مگر خشوع وخضوع سے، (یعنی نماز خشوع وخضوع ہی سے ادا کرنا) مطلب یہ ہوا کہ خشوع ترک کرنے کی ممانعت فرمادی گئی۔

ولان العم بمنزلۃ الاب: یعنی چچا بمنزلہ باپ کے ہوا کرتا ہے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا"عمک صنو ابیک یعنی تمہارا چچا تمہارے باپ کی مثل ہے"۔

من العمل: یعنی کسی کو کسی دوسرے کا عمل فائدہ نہ دے گا۔

اولـلتفصیل: تفصیل کے لئے ہے نہ کہ جمع کے لئے، مدینہ کے یہودیوں کا مقالہ یہ تھا کہ یہودی ہوجاؤ تو ہدایت پاجاؤ گے اس لئے کہ یہود کے سوا کوئی جنت میں نہ جائے گا، نصاریٰ کا قول یہ کہ نصرانی ہوجاؤ تو ہدایت پاجاؤ گے اس لئے کہ نصرانیوں کے سوا کوئی جنت میں نہ جائے گا۔

خطاب للمؤمنین: اور یہ بھی درست ہے کہ خطاب یہود ونصاریٰ سے ہو، یعنی جب تم نجات کا ارادہ کرتے ہو تو شرک نہ کرو اور کہو کہ ہم ایمان لائے۔

من الصحف العشر: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا﴿ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراھیم وموسی ﴾۔

اولادہ: یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد، اسباط سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی جانب نسبت کرنا مراد ہے، اور اسباط سے ان کی ساری اولادیں مراد ہیں، اور آیت کا ماخذ یہ ہے کہ اسباط سے حضرات انبیائے کرام علیہم السلام مراد لیا جاتا ہے اور یہی معتمد ہے جیسا کہ ابن حجر نے اپنی شرح الھمزیۃ میں لکھا ہے، اس اعتبار سے تو (یعنی کوئی معترض) یہ کہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام نبوت سے پہلے اور بعد میں صغائر وکبائر سے معصوم ہوتے ہیں تو پھر حضرت یوسف علیہ السلام کو اندھے کنویں میں ڈالنا اور پھر ان کی قمیص مبارک کو جھوٹا خون لگادینا وغیرہ امور نبوت کے منافی ہیں، میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ یہ حضرات محض انبیاء تھے مشروعین نہیں تھے یعنی انہیں کوئی شریعت وغیرہ نہیں دی گئی تھی لہذا بظاہر ان سے اس قسم افعال پر کوئی الزام نہیں آتا، پس مدار ایک حد تک باطنی خلوص پر ہے جو کہ حضرت خضر کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہونے کے بارے میں کہا جاتا ہے، اور اللہ عزوجل حضرت خضر کے عمل پر گواہ ہے کہ انہوں نے جو کچھ کیا اللہ کے حکم سے کیا، پس اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں بھی ان کے بھائیوں کے عمل پر اللہ گواہ ہے جیسا کہ حضرت خضر کے اعمال پر گواہ بلکہ اس سے بھی اولیٰ صورت ہے۔

Marfat.com

کالیھود :یعنی وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان کے سوا باقی حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کا انکار کیا۔

والنصاریٰ: کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان کے ماسوا کا انکار کیا۔

خلاف: یعنی دین حق کی مخالفت کی اور اس کا اطلاق گمراہی یا عداوت پر ہوتا ہے، اور یہ بھی صحیح ہے کہ دونوں پر اس کا اطلاق ہو اس لئے کہ ایمان سے پھرنا گمراہی اور اللہ سے دشمنی ہے معاذ اللہ۔ شقاقھم: یعنی ان کی گمراہی، مخالفت اور اللہ کے دین سے دشمنی کا نقصان۔

بقتل قریظة: یعنی بنو قریظہ ایک دن میں سات سو کی تعداد میں قتل ہوئے اور انہیں خندق میں پھینکا گیا۔

کالصبغ فی الثوب: اس کے بارے میں ہم ماقبل ذکر کر چکے۔ (صاوی، ج ۱، ص ۱۲۴ وغیرہ)

اھم باتیں

مزار کا طواف کہ محض بہ نیت تعظیم کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطواف مخصوص بخانہ کعبہ ہے، مزار کو بوسہ نہ دینا چاہیے۔ علماء اس میں مختلف ہیں۔ اور بہتر بچنا، اور اسی میں ادب زیادہ ہے۔ آستانہ بوسی میں حرج نہیں۔ اور آنکھوں سے لگانا بھی جائز کہ اس سے شرع میں ممانعت نہ آئی، اور جس چیز کو شرع نے منع نہ فرمایا منع نہیں ہو سکتی قال اللہ تعالیٰ ﴿ فالحکم للّٰه (مومن:۱۲) ﴾ یعنی پس حکم اللہ کے لیے ہے۔ ہاتھ باندھے الٹے پاؤں واپس آنا ایک طرز ادب ہے، اور جس ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں۔ ہاں اگر اس میں اپنی یا دوسرے کی ایذاء کا اندیشہ ہو تو اس سے احتراز کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہمارے علماء اس بات کی تصریح فرماتے ہیں کہ مزارات اکابر سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو، پھر تقبیل کی کیا سبیل!(فتاوی رضویہ مخرجہ، ج ۹، ص ۵۲۸، رضا فاؤنڈیشن)۔

Marfat.com

رکوع نمبر ۱

﴿سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ﴾ اَلْجُهَّالُ ﴿مِنَ النَّاسِ﴾ اَیِ الْيَهُوْدِ وَالْمُشْرِكِيْنَ ﴿مَاوَلّٰهُمْ﴾ اَیُّ شَیْءٍ صَرَّفَ النَّبِیَّ ﷺ وَالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَيْهَا﴾ عَلٰى اِسْتِقْبَالِهَا فِی الصَّلٰوةِ وَهِیَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ، وَالْاِتْيَانُ بِالسِّيْنِ الدَّالَّةِ عَلَى الْاِسْتِقْبَالِ مِنَ الْاَخْبَارِ بِالْغَيْبِ ﴿قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ﴾ اَیِ الْجِهَاتُ كُلُّهَا فَيَاْمُرُ بِالتَّوَجُّهِ اِلٰى اَیِّ جِهَةٍ شَآءَ لَا اِعْتِرَاضَ عَلَيْهِ ﴿يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ هِدَايَتَهٗ ﴿اِلٰى صِرَاطٍ﴾ طَرِيْقٍ ﴿مُّسْتَقِيْمٍ (۱۴۲)﴾ دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَیْ وَمِنْهُمْ اَنْتُمْ دَلَّ عَلٰى هٰذَا ﴿وَكَذٰلِكَ﴾ كَمَا هَدَيْنَاكُمْ اِلَيْهِ ﴿جَعَلْنٰكُمْ﴾ يَآ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴿اُمَّةً وَّسَطًا﴾ خِيَارًا عُدُوْلاً ﴿لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَّ رُسُلَهُمْ بَلَّغَتْهُمْ ﴿وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ اَنَّهٗ بَلَّغَكُمْ ﴿وَمَا جَعَلْنَا﴾ صَيَّرْنَا ﴿الْقِبْلَةَ﴾ لَكَ الْاٰنَ الْجِهَةَ ﴿الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَا﴾ اَوَّلاً وَهِیَ الْكَعْبَةُ وَكَانَ ﷺ يُصَلِّیْ اِلَيْهَا فَلَمَّا هَاجَرَ اُمِرَ بِاسْتِقْبَالِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ تَاَلُّفًا لِّلْيَهُوْدِ فَصَلّٰى اِلَيْهِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ حُوِّلَ ﴿اِلَّا لِنَعْلَمَ﴾ علم ظُهُوْرٍ ﴿مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ﴾ فَيُصَدِّقُهٗ ﴿مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ﴾ اَیْ يَرْجِعُ اِلَى الْكُفْرِ شَكًّا فِی الدِّيْنِ وَظَنًّا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ حَيْرَةٍ مِنْ اَمْرِهٖ وَقَدِ ارْتَدَّ لِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ ﴿وَاِنْ﴾ مُخَفَّفَةٌ مِّنَ الثَّقِيْلَةِ وَاسْمُهَا مَحْذُوْفٌ اَیْ وَاِنَّهَا ﴿كَانَتْ﴾ اَیِ التَّوْلِيَةُ اِلَيْهَا ﴿لَكَبِيْرَةً﴾ شَاقَّةً عَلَى النَّاسِ ﴿اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ﴾ مِنْهُمْ ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ﴾ اَیْ صَلَاتَكُمْ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ بَلْ يُثِيْبُكُمْ عَلَيْهِ لِاَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِهَا السُّؤَالُ عَمَّنْ مَّاتَ قَبْلَ التَّحْوِيْلِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ﴾ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۱۴۳)﴾ فِیْ عَدَمِ اِضَاعَةِ اَعْمَالِهِمْ، وَالرَّأْفَةُ شِدَّةُ الرَّحْمَةِ وَقُدِّمَ الْاَبْلَغُ لِلْفَاصِلَةِ ﴿قَدْ﴾ لِلتَّحْقِيْقِ ﴿نَرٰى تَقَلُّبَ﴾ تَصَرُّفَ ﴿وَجْهِكَ فِیْ﴾ جِهَةِ ﴿السَّمَآءِ﴾ مُتَطَلِّعًا اِلَى الْوَحْیِ وَمُتَشَوِّقًا لِّلْاَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يَوَدُّ ذٰلِكَ لِاَنَّهَا قِبْلَةُ اِبْرٰهِيْمَ وَلِاَنَّهَا اَدْعٰى اِلٰى اِسْلَامِ الْعَرَبِ ﴿فَلَنُوَلِّيَنَّكَ﴾ نُحَوِّلَنَّكَ ﴿قِبْلَةً تَرْضٰهَا﴾ تُحِبُّهَا ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ﴾ اِسْتَقْبِلْ فِی الصَّلٰوةِ ﴿شَطْرَ﴾ نَحْوَ ﴿الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ اَیِ الْكَعْبَةِ ﴿وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ﴾ خِطَابٌ لِّلْاُمَّةِ ﴿فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ فِی الصَّلٰوةِ ﴿شَطْرَهٗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ﴾ اَیِ التَّوَلِّیَ اِلَى الْكَعْبَةِ ﴿الْحَقُّ﴾ الثَّابِتُ ﴿مِنْ رَّبِّهِمْ﴾ لِمَا فِیْ كُتُبِهِمْ مِنْ نَّعْتِ النَّبِیِّ ﷺ مِنْ اَنَّهٗ يَتَحَوَّلُ اِلَيْهَا ﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ (۱۴۴)﴾ بِالتَّاءِ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اِمْتِثَالِ اَمْرِهٖ وَبِالْيَاءِ اَیِ الْيَهُوْدُ مِنْ اِنْكَارِ اَمْرِ الْقِبْلَةِ ﴿وَلَئِنْ﴾ لَامُ قَسَمٍ ﴿اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ﴾ عَلٰى صِدْقِكَ فِیْ اَمْرِ الْقِبْلَةِ ﴿مَا تَبِعُوْا﴾ اَیْ لَا يَتَّبِعُوْنَ

Marfat.com

﴿قِبْلَتَکَ﴾ عِنَادًا ﴿وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ﴾ قَطْعٌ لِطَمْعِهٖ فِیْ اِسْلَامِهِمْ وَطَمْعِهِمْ فِیْ عَوْدِهٖ اِلَیْهَا ﴿وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ﴾ اَیِ الْیَهُوْدُ قِبْلَةَ النَّصَارٰی وَبِالْعَکْسِ ﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ﴾ اَلَّتِیْ یَدْعُوْنَکَ اِلَیْهَا ﴿مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ﴾ اَلْوَحْیِ ﴿اِنَّکَ اِذًا﴾ اِنِ اتَّبَعْتَهُمْ فَرْضًا ﴿لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ (۱۴۵)﴾ ﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ﴾ اَیْ مُحَمَّدًا ﴿کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ﴾ بِنَعْتِهٖ فِیْ کُتُبِهِمْ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: "لَقَدْ عَرَفْتُهٗ حِیْنَ رَاَیْتُهٗ کَمَا اَعْرِفُ ابْنِیْ وَمَعْرِفَتِیْ لِمُحَمَّدٍ ﷺ اَشَدُّ" ﴿وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ﴾ نَعْتَهٗ ﴿وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ (۱۴۶)﴾ هٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْهِ ﴿اَلْحَقُّ﴾ کَائِنٌ ﴿مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ (۱۴۷)﴾ اَلشَّاکِّیْنَ فِیْهِ اَیْ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فَهُوَ اَبْلَغُ مِنْ لَاتَمْتَرِ۔

ترجمہ

اب کہیں گے بیوقوف (جاہل) لوگ (یعنی یہود و مشرکین) کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو (ما بمعنی ای شیئ ہے، یعنی کس چیز نے نبی پاک ﷺ اور مؤمنین کو پھیرا) ان کے اس قبلہ سے جس پر تھے (یعنی جسکی طرف نماز میں منہ کیا کرتے تھے، اس سے مراد بیت المقدس ہے، سیقول میں سین زمانہ مستقبل میں پیش آمدہ غیب کی خبروں پر دلالت کرتا ہے) تم فرمادو کہ پورب پچھم یعنی مشرق ومغرب سب اللہ ہی کا ہے (یعنی تمام جہات اسی کی ہیں، وہ جس طرف چاہے متوجہ ہونے کا حکم دے سکتا ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا) جسے چاہے (اسے ہدایت دیتا ہے) سیدھی راہ چلاتا ہے (یعنی دینِ اسلام کی راہ پر چلاتا ہے، یہاں صراط بمعنی طریق ہے، اور ان ہدایت یافتہ افراد میں سے تم بھی ہو جس پر مابعد آیت کریمہ دلالت کر رہی ہے یعنی) اور بات یوں ہی ہے (جس طرح ہم نے تمہیں ہدایت دی) کہ ہم نے تمہیں کیا (اے امتِ محمد ﷺ) سب امتوں میں افضل ......۱......(وسط بمعنی پرہیزگار اور عادل ہے) کہ تم لوگوں پر گواہ ہو (قیامت کے دن کہ انکے رسولوں نے انکو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا) اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ......۲...... (ہیں کہ انہوں نے تم تک پیغامِ حق پہنچادیا ہے)۔

اور اے محبوب! ہم نے نہ بنایا تھا (جعلنا بمعنی صیرنا ہے) قبلہ (اب، آپ ﷺ کیلئے اس سمت کو) جس قبلہ پر تم تھے (پہلے، اس سے مراد کعبہ شریف ہے کہ آپ ﷺ کعبہ ہی کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرمایا کرتے تھے لیکن جب آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو یہود کی دل جوئی کیلئے بیت المقدس کی جانب متوجہ ہونے کا حکم دیا گیا، پس آپ ﷺ نے سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرمائی، اس کے بعد پھر قبلہ تبدیل کر دیا گیا) ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں (ظاہر کر دیں کہ) کون رسول کی پیروی کرتا ہے (یعنی انکی تصدیق کرتا ہے) اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے (یعنی دین میں شک کرتے ہوئے کفر کی طرف لوٹ جاتا ہے اور گمان یہ کرتا ہے کہ نبی پاک ﷺ اپنے معاملے میں خود حیران ہیں، اسی وجہ سے ایک جماعت مرتد ہوگئی) اور بیشک (اِنْ مخففہ من الثقیلہ ہے جسکا اسم محذوف ہے یعنی اصل میں وانّھا تھا) یہ (یعنی قبلہ کی تبدیلی) بھاری تھی (یعنی لوگوں پر دشوار تھی) مگر ان پر

Marfat.com

جنہیں اللہ نے ہدایت کی (انہیں میں سے) اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے (یعنی بیت المقدس کی طرف نماز ادا کرنے کو ضائع نہیں فرمائیگا، بلکہ وہ تمہیں اس پر ثواب دیگا، یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب اُن افراد کے بارے میں سوال ہوا جو تحویلِ قبلہ سے پہلے انتقال کر چکے تھے) بیشک اللہ آدمیوں (یعنی مؤمنین) پر بہت مہربان، مہر والا ہے (انکے اعمال ضائع نہیں کرتا، رأفة کا معنی شدیدِ رحمت ہے، رؤف میں اگرچہ رحیم کے مقابلے میں معنوی زیادتی پائی جاتی ہے لیکن اس کو یہاں اس آیتِ مبارکہ میں پہلے ذکر کرنے کی وجہ محض رعایت فاصلہ ہے)۔

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار (یہاں قد تحقیقیہ ہے اور تقلب بمعنی تصرف ہے) تمہارا منہ کرنا آسمان کی طرف (یعنی اسکی جانب، وحی سے آگاہی حاصل کرنے اور استقبال کعبہ کے حکم ہونے کا شوق رکھنے کی وجہ سے، حضور ﷺ کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا اس لئے محبوب تھا کہ کعبہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ تھا اور اس لئے بھی کہ کعبہ کو قبلہ قرار دینا عربوں کے اسلام لانے میں زیادہ مؤثر تھا) تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے (فلنولینک بمعنی نحولنک ہے) اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے (یعنی جسے آپ ﷺ پسند فرماتے ہیں) ابھی اپنا منہ پھیر دو (حالتِ نماز ہی میں) مسجدِ حرام کی طرف (یعنی کعبہ معظمہ کی طرف) اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو (یہاں خطاب امتِ مسلمہ سے ہے) اپنا منہ اسی کی طرف کرو (نماز میں) اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ (کعبہ مشرفہ کی طرف پھرنا) حق ہے (یعنی ثابت ہے) ان کے رب کی طرف سے (کیونکہ ان کی کتابوں میں نبی پاک ﷺ کی یہ صفت موجود تھی کہ آپ ﷺ تحویلِ قبلہ فرمائینگے) اور اللہ ان کے کوتکوں یعنی برے اعمال سے بے خبر نہیں (تعملون میں دو لغات ہیں تعملون، یعملون، تعملون ہو تو معنی ہوگا ''اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارے اس کے احکام بجالانے سے بے خبر نہیں۔'' اور اگر یعملون پڑھیں تو معنی ہوگا ''اللہ تعالیٰ یہود کے انکارِ قبلہ کے معاملے سے بے خبر نہیں'') اور اگر (لئن میں لام قسمیہ ہے) تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ (امرِ قبلہ میں اپنی سچائی پر) وہ پیروی نہ کریں گے (یعنی اتباع نہ کرینگے) تمہارے قبلہ کی (حسد کی وجہ سے) اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو (یہاں مقصود حضور ﷺ کی یہودیوں کے اسلام لانے کی شدید امید کو پورا نہ کرنا اور یہودیوں کی حضور ﷺ کے بیت المقدس کی طرف لوٹ آنے کی طمع کو ختم کرنا ہے) اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع نہیں (یعنی یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے قبلہ کی پیروی نہیں کرتے)۔

اور اے سننے والے کسے باشد! اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا (جس کی طرف وہ تمہیں بلاتے ہیں) بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا (وحی کا) تو اس وقت (اگر بالفرض تم انکی پیروی کرو) تو ضرور ستم گار ہوگا جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی (یعنی حضرت سیدنا محمد ﷺ) کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے۔ ...۳... (آپ ﷺ کے ان اوصاف کے ذریعے جو انکی کتابوں میں مذکور ہیں، حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب میں نے آقائے نامدار ﷺ کا دیدار کیا تو فوراً پہچان لیا جیسا کہ میں اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہوں، بلکہ مجھے اپنے بیٹے کی معرفت سے بڑھ کر عرفانِ محمدی ﷺ حاصل تھا۔'') اور بیشک ان میں ایک گروہ حق (یعنی آپکے اوصاف کو) چھپاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں (کہ حق وہی ہے جس پر آپ ﷺ ہیں) اے سننے والو! یہ حق ہے (جو موجود

Marfat.com

ہے) تیرے رب کی طرف سے، تو خبردار! تو شک نہ کرنا (تم ہرگز اس قسم کے لوگوں میں سے مت ہونا جو اس بارے میں شک کرنے والے ہیں، یہ طرزِ کلام لاتمتر سے زیادہ بلیغ ہے)۔

ترکیب

﴿سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا﴾

سیقول: فعل......السفہاء: ذوالحال ...... من الناس: حال، ملکر فاعل، یہ سب ملکر قول......ما: استفہامیہ مبتدا ......
وَلّٰهُمْ: فعل بافاعل ومفعول ...... عن قبلتهم التی کانوا علیها: ظرف لغو، سب ملکر خبر، ملکر مقولہ، ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾

قل: فعل امر بافاعل ملکر قول...... لام: جار......اللّٰہ: موصوف ...... یہدی: فعل، ھو ضمیر فاعل......من یشاء: مفعول ...... الی صراط مستقیم: ظرف لغو، فعل اپنے فاعل ومفعول اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جو جار سے ملکر خبر مقدم......المشرق والمغرب: معطوف علیہ با معطوف مبتدا موخر، ملکر مقولہ، قول مقولہ جملہ قولیہ۔

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾

و: عاطفہ......ک: جار......ذالک: مجرور متعلق بمحذوف صفت مصدر محذوف ''الجعل، ملکر مفعول مطلق مقدم......
جعلنا: فعل بافاعل......کم: مفعول اول...... امة وسطا: مفعول ثانی......لتکونوا شهداء علی الناس: معطوف علیہ......
ویکون الرسول علیکم شهیدا: معطوف، ملکر مفعول لہ، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ﴾

و: عاطفہ......ما جعلنا: فعل نفی، نا: ضمیر فاعل......القبلة: مفعول اول......التی کنت علیها: مفعول ثانی......الا: للحصر...... لنعلم من یتبع الرسول ......الخ: مفعول لہ، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ﴾

و: حالیہ......ان: مخففہ، اسم محذوف ھا مبتداء...... کانت: فعل با اسم......لام: تاکیدیہ......کبیرة: موصوف......
علی الناس: محذوف مستثنی منہ...... الا حرف استثناء......علی الذین هدی الله: جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوکر مستثنی، ملکر صفت، جو موصوف سے ملکر خبر، کانت اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾

و: عاطفہ...... ما: نافیہ......کان: فعل ناقص......اللّٰہ: اسم......مریدا: اسم فاعل محذوف ھو ضمیر فاعل...... لام: جار......
یضیع ایمانکم: جملہ ہوکر مجرور، جو جار سے ملکر متعلق باسم فاعل، یہ سب ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ......
انّ: حرف مشبہ بالفعل...... الله: اسم...... بالناس لرء وف: خبر اول......رحیم: خبر ثانی، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا﴾

قد: تحقیقیہ......نری: فعل، نحن ضمیر مستتر فاعل......تقلب وجھک: مفعول......فی السماء: ظرف لغو تقلب مصدر کا، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ......ف: عاطفہ للتعلیل......لام: تاکیدیہ للقسم...... نولینک: فعل، نحن ضمیر فاعل......ک: ضمیر مفعول اول......قبلة: موصوف...... ترضھا: صفت ملکر مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾

ف: فصیحہ...... وَلِّ: فعل امر، انت ضمیر فاعل......وجھک: مفعول اول...... شطر المسجد الحرام: مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ﴾

و: مستانفہ......حیث ما: اسم شرط منصوب علی الظرف متعلق بمحذوف خبر مقدم...... کنتم: فعل ناقص با اسم وخبر مقدم شرط......ف: جزائیہ......وَلُّوا: فعل امر، واو ضمیر فاعل......وجوھکم: مفعول اول......شطرہ: مفعول ثانی، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جزاء، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ﴾

و: مستانفہ......انّ: حرف مشبہ بالفعل......الذین اوتوا الکتاب: اسم......لیعلمون انہ الحق من ربھم: جملہ فعلیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ﴾

و: مستانفہ......ما: حجازیہ (یعنی مشابہ بلیس)......اللّٰہ: اسم......ب: زائدہ......غافل عما تعملون: شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، ما مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَکَ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ﴾

و: عاطفہ......لام: تاکیدیہ للقسم...... اِنْ: شرطیہ......اتیت: فعل با فاعل......الذین اوتوا الکتاب: موصول صلہ ملکر مفعول......بکل اية: ظرف لغو، یہ سب ملکر شرط......ما تبعوا: فعل نفی، واو ضمیر فاعل......قبلتک: مفعول، یہ سب ملکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......ما: مشابہ بلیس...... انت: اسم......بتابع قبلتھم: خبر، جملہ اسمیہ ہوکر معطوف اول......وما بعضھم ...... الخ: جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ثانی، سب ملکر جواب قسم، قائم مقام جواب شرط، جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾

و: استئنافیہ...... لام: تاکیدیہ للقسم...... اِنْ: شرطیہ ......اتبعت: فعل با فاعل......اھواء ھم: مفعول......من بعد ماجاء ک من العلم: ظرف لغو، یہ سب ملکر شرط...... انّ: حرف مشبہ بالفعل ک: ضمیر اسم......اذاً: مھملہ برائے تاکید

Marfat.com

قسم......لمن الظلمین: خبر،انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جواب قسم،قائم مقام جواب شرط، جوشرط سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ﴾

الذین اتینهم الکتب: موصول صلہ ملکر مبتدا......یعرفونه: فعل وفاعل ومفعول بہ...... ک: جار......ما: مصدریہ ...... یعرفون ابنائهم: جملہ ہوکر بتاویل مصدر مجرور، ملکر صفت مصدر محذوف عرفا کیلئے، مرکب توصیفی بنکر مفعول مطلق، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾

و: استئنافیه ...... انّ: حرف مشبه بالفعل ...... فریقا منهم: مرکب توصیفی ہوکر اسم ...... لیکتمون: فعل، واؤ ضمیر فاعل...... الحق: مفعول...... وهم یعلمون: جملہ حال ہے فاعل سے، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ﴾

الحق: مبتدا......من ربک: ظرف مستقر، متعلق شبہ فعل ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ﴾

ف: مستانفہ ...... لاتکونن: فعل ناقص، انت ضمیر اسم......من الممترین: خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ۔

شان نزول

☆......سیقول السفهاء من الناس ......☆ یہ آیتِ مبارکہ یہود کے حق میں نازل ہوئی جب بجائے بیت المقدس کے کعبہ معظمہ کو قبلہ بنایا گیا اس پر انہوں نے طعن کیا کیونکہ یہ انہیں ناگوار تھا اور وہ نسخ کے قائل نہ تھے، ایک قول پر یہ آیتِ مبارکہ مشرکین مکہ کے اور ایک قول پر یہ آیتِ مبارکہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے کفار کے یہ سب گروہ مراد ہوں کیونکہ طعن وتشنیع میں سب شریک تھے اور کفار کے طعن کرنے سے قبل قرآن پاک میں اسکی خبریں دینا غیبی خبروں میں سے ہے، طعن کرنے والوں کو بیوقوف اسلئے کہا گیا کہ وہ نہایت بات پر معترض ہوئے باوجود یہ کہ انبیاء سابقین نے نبی اخرالزماں ﷺ کے خصائص میں آپکا لقب ذوالقبلتین ذکر فرمایا اور تحویلِ قبلہ اسکی دلیل ہے کہ یہ وہی نبی ہیں جنکی پہلے انبیاء خبریں دیتے آئے، ایسے روشن نشان سے فائدہ نہ اٹھانا اور معترض ہونا کمال حماقت ہے۔

☆ ......وماکان اللّٰه لیضیع ایمانکم...... ☆بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانے میں جن صحابہ نے وفات پائی انکے رشتے داروں نے تحویلِ قبلہ کے بعد انکی نمازوں کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی اور اطمینان دلایا گیا کہ انکی نمازیں ضائع نہیں ان پر ثواب ملے گا۔

☆ ......قد نری تقلب وجهک...... ☆ سید عالم ﷺ کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا پسند خاطر تھا اور حضور ﷺ اس امید سے

Marfat.com

آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی، آپ نماز ہی کی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے مسلمانوں نے بھی آپ کیساتھ اسی طرف رخ کیا۔

تشریح وتوضیح واغراض

امتِ وسط سے کیا مراد ہے ؟

۱......حضرت شیخ سلیمان الجمل علیہ الرحمۃ الاکرم حاشیہ جمل میں امتِ وسط کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''امتِ وسط سے مراد ایسی امت ہے جو علم وعمل سے مزین ہو۔'' (الجمل، ج۱، ص ۱۷۱)۔

امام نسفی علیہ الرحمۃ اسی آیتِ مبارکہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح ہم نے تمہارا قبلہ مشرق ومغرب کے مابین بنایا اسی طرح ہم نے تمہیں بھی افراط وتفریط کے مابین امت بنایا تم نصاری کی طرح افراط سے کام نہ لو کہ جیسے انہوں نے (معاذ اللہ) حضرت مسیح علیہ السلام کو مرتبۂ ربوبیت کے ساتھ متصف کر دیا تھا اور نہ ہی یہود کی طرح تفریط کا شکار ہو جاؤ کہ جنہوں نے بی بی مریم پر (معاذ اللہ) تہمت زنا لگائی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو ولد الزنا قرار دیا۔'' (مدارک، ج۱، ص ۱۳۷)

امام نسفی علیہ الرحمۃ کی اس عبارت کو امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ نے اپنے شہرۂ آفاق قصیدہ بردہ شریف میں اس طرح بیان کیا ہے:

دع ما ادعته النصاری فی نبیهم ✓ واحکم بما شئت مدحا فیه و احتکم

(یعنی نصاری نے اپنے نبی کے بارے میں خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کا دعوی کیا، لہذا تم ایسا دعویٰ آقائے دو جہاں ﷺ کے بارے میں نہ کرو، ہاں البتہ اس کے علاوہ جیسی مدح سرائی کرنا چاہو کر سکتے ہو)

امتِ محمدیہ کی گواہی:

۲......اس آیتِ مبارکہ میں شہداء سے مراد امتِ محمدیہ ہے جو قیامت کے دن حق ترک کرنے والے تمام لوگوں کے خلاف گواہی دے گی، جبکہ رسول سے مراد سرورِ دوعالم ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات ہے اور آپ ﷺ کے شہید ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ عدل کرنے والے اور اپنی امت کا تزکیہ فرمانے والے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی بروزِ قیامت اولین وآخرین کو میدانِ حشر میں جمع فرما کر کفار سے دریافت فرمائے گا: ''کیا تمہارے پاس نذیر نہ آئے؟'' وہ انکار کر دیں گے اور کہیں گے: ''ہمارے پاس تو کوئی عذاب سے ڈرانے والا نہیں آیا۔'' اس کے بعد اللہ تعالی انبیاء کرام علیہم السلام سے دریافت فرمائے گا تو وہ عرض کریں گے: ''وہ جھوٹ بول رہے ہیں حالانکہ ہم نے تو انہیں پیغامِ حق پہنچا دیا تھا۔'' پس رب العالمین انبیاء کرام علیہم السلام سے اس بات پر دلیل وحجت طلب فرمائے گا حالانکہ وہ ان کے دلیل قائم کرنے کی بنسبت بہتر جاننے والا ہے، لہذا وہ عرض کریں گے: ''ہماری گواہی امتِ محمدیہ دے گی۔'' امتِ محمدیہ کو بلایا جائے گا، وہ اس بات کی گواہی دے گی کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے واقعی پیغامِ رسالت کا حق ادا کیا ہے، تو سابقہ امتیں ان سے پوچھیں گی: ''تمہیں کیسے معلوم، حالانکہ تم تو ہمارے بعد آئے؟'' پس اللہ تعالی اس امت سے دریافت فرمائے گا تو وہ سب کہیں گے: ''اے پروردگار! تو نے ہمارے پاس اپنا محبوب بھیجا اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں تو نے ہمیں رسولوں

Marfat.com

کی تبلیغ کے بارے میں آگاہ فرمایا اور یقیناً تو اپنی بات میں سچا ہے۔'' پھر سرورِ کونین ﷺ کو بلاکر ان کی امت کا حال دریافت کیا جائے گا تو آپ ﷺ اپنی امت کا نہ صرف تزکیہ فرمائیں گے بلکہ ان کی صداقت کی گواہی بھی دیں گے۔ (خازن، ج ۱، ص ۸۷)

آقائے کائنات فخرِ موجودات ﷺ نے خود اپنے اس امت پر گواہ ہونے کی خبر ان الفاظ میں ارشاد فرمائی: ''میں قیامت کے دن تمہارا پیش رو ہونے کے علاوہ تم پر گواہ بھی ہوں گا، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اِس وقت بھی اپنے حوض کو ملاحظہ فرمارہا ہوں، مجھے روئے زمین کی یا اس کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے تم سے شرک کا خوف نہیں بلکہ اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کی دوڑ میں شامل نہ ہو جاؤ۔'' (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشہید، ص ۲۱۵)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

قبلہ کی تبدیلی کے سلسلے میں نگاہِ نبوت میں اس کی کئی حکمتیں پنہاں تھیں یہی وجہ تھی کہ چشمِ امید اکثر اوقات درِ رحمت پر دستک دیتی رہتی جس کی بناء پر رب کریم نے آپ ﷺ کی رضا کو اپنی رضا کی سند عطا فرما دی یعنی اے محبوب جو تیری پسند وہ میری پسند اگرچہ نمازِ عبادت تو میری ہے لیکن اس میں رخ کا تعین کرنا تیری خواہش پر مبنی ہے، چنانچہ امامِ بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ترضٰھا سے مراد یہ ہے کہ اے محبوب جو آپ ﷺ کی پسند ہے۔ (بیضاوی، ج ۱، ص ۱۴۷)

ساری کائنات مل کر اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ مثلاً ہم نماز اس لئے پڑھتے ہیں کہ اللہ راضی ہو جائے، روزہ اس لئے رکھتے ہیں کہ اللہ راضی ہو جائے الغرض ہمارے ہر عمل کا مقصد رضائے الٰہی ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہئے لیکن یہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ اللہ رب تعالیٰ کس کی رضا چاہتا ہے؟ علامہ سعید احمد کاظمی صاحب اپنے مقالات میں لکھتے ہیں کہ ہمارا مسلک یہ ہے کہ حضور ﷺ مبدء کائنات ہیں، حضور ﷺ مخزن کائنات ہیں، حضور ﷺ منشاء کائنات ہیں اور مجھے کہنے دیجئے کہ حضور ﷺ مقصودِ کائنات ہیں ایک حدیث میں آیا ہے لولاک لما خلقت الدنیا یعنی اے پیارے حبیب تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو نہ بناتا۔ ایک حدیث میں آیا لولاک لما خلقت الافلاک یعنی میرے نبی اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا اور تفسیر حسینی میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے کہ لولاک لما اظھرت الربوبیہ یعنی پیارے اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔ (مقالاتِ کاظمی، ج ۳، ص ۲۵۲)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی رضا چاہتا ہے اسی لئے فرما دیا کہ اے پیارے اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔ مرد کے لئے سونا حرام ہے لیکن سراقہ بن مالک کے لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے سراقہ میں تیرے ہاتھ میں قصری کے بادشاہ کے کنگن دیکھ رہا ہوں، کسی کے لئے چاہیں تو روزے کا کفارہ کھجور کا ایک تھال قرار دے دیں اور کسی کے لئے پے در پے ساٹھ روزے، کسی سے چھ ماہ کی بکری قربانی میں قبول کر لیں اور کسی سے ایک سال کی بکری قربانی میں لازم قرار دیں، الغرض جو مصطفیٰ کریم کی رضا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

Marfat.com

اہلِ کتاب کے حضور ﷺ کو پہچاننے کی کیفیت:

۳......اہلِ کتاب سرورِ دوعالم ﷺ کو آپ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ کی بناء پر اس طرح پہچانتے تھے جیسا کہ اپنے بیٹوں کو دوسروں کے بیٹوں میں سے الگ پہچان لیتے، چنانچہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے سید عالم نور مجسم ﷺ کی معرفت کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا: ''میں حضور ﷺ (کے نبی ہونے) کو اتنی اچھی طرح جانتا اور پہچانتا ہوں کہ اتنا اپنے بیٹے کے بارے میں نہ جانتا ہوں گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''وہ کیسے؟'' تو انہوں نے بتایا: ''محمد ﷺ کے نبی ہونے میں تو مجھے کوئی شک نہیں، ہاں اپنے بیٹے کے بارے میں شک ہوسکتا ہے کہ اس کی ماں نے کوئی خیانت کی ہو۔'' (بیضاوی، ج۱، ص ۱۴۸)

☆......**الیھود:** یہود نے سید عالم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب پر بیت المقدس سے کعبۂ معظمہ کی جانب سمت کرنے پر اعتراض کیا۔

والمشرکین: مشرکین مکہ نے اولاً تحویل قبلہ پر اعتراض کیا، ثانیاً رجوع کیا۔

ھد ایتہ: یشاء کا مفعول ہے۔

ومنھم انتم: یعنی امت محمدیہ کے ہدایت یافتہ۔

ان رسلھم بلغتھم: اس کا بیان ماقبل گزر چکا ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

فیصدقہ: یعنی اپنے نبی کی صداقت پر ہمیشہ معترف رہے۔

ای یرجع للکفر: اس جملے میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿ممن ینقلب علی عقبیہ﴾ حقیقی معنی پر محمول نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ ایڑیوں کے بل پھرنے کے معنی پیچھے کی طرف پھرنا ہے اور یہاں یہ مراد نہیں ہے بلکہ کفر کی جانب پھر جانے کے اعتبار سے بطور کنایہ استعمال کیا گیا ہے اور اس کی نظیر اس فرمان مبارک ﴿ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی﴾ میں بھی ملتی ہے۔

ای صلاتکم: ایمان کو صلوۃ یعنی نماز سے تعبیر کیا اس لئے کہ شہادت کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رکن نماز ہے۔

لان سبب نزولھا الخ: اس کا بیان ماقبل شان نزول کے تحت ملاحظہ فرمالیں۔

متطلعاً: یعنی طلب اور شوق کے لئے، مراد حال محذوف کی جانب اشارہ کرنا ہے۔

ولانہ ادعی الی اسلام العرب: اس لئے کہ اہل عرب کہتے تھے کہ تم نے اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے قبلہ کو چھوڑ دیا، ہم اس بیت المقدس کی جانب منہ کرنے میں کبھی تمہاری پیروی نہ کریں گے۔

خطاب للامۃ: اس جملے سے یہ وہم دور ہوگیا کہ کعبہ معظمہ کی سمت کو قبلہ بنانا صرف سید عالم ﷺ کی خصوصیت ہے۔

ایھا المؤمنون: اس جملہ میں سید عالم ﷺ کی تسلی خاطر کا ساماں ہے اور اچھا وعدہ اور بشارت عظمی۔

Marfat.com

قطع لطمعه فی اسلامهم :ماتبعوا قبلتک کی جانب راجع ہے۔

ومعرفتی لمحمد اشد: اس کا بیان ماقبل میں موجود ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

الشاکین فیه: یعنی تیری نعت یا حق کو پہچانتے ہوئے بھی شک میں ہیں۔ (صاوی، ج۱،ص۱۱٦ وغیرہ)۔

رکوع نمبر ۲

﴿وَلِكُلٍّ﴾ مِنَ الْاُمَمِ ﴿وِجْهَةٌ﴾ قِبْلَةٌ ﴿هُوَ مُوَلِّيهَا﴾ وَجْهَهُ فِي صَلَاتِهِ، وَفِي قِرَاءَةٍ مُوَلَّاهَا ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ بَادِرُوْا اِلَى الطَّاعَاتِ وَقُبُوْلِهَا ﴿اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا﴾ يَجْمَعُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُجَازِيْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۱۴۸)﴾ ﴿وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ﴾ لِسَفَرٍ ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۱۴۹)﴾ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ تَقَدَّمَ مِثْلُهُ، وَكَرَّرَهُ لِبَيَانِ تَسَاوِيْ حُكْمِ السَّفَرِ وَغَيْرِهِ ﴿وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ كَرَّرَهُ لِلتَّاْكِيْدِ ﴿لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ﴾ الْيَهُوْدِ اَوِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ﴾ اَيْ مُجَادَلَةٌ فِي التَّوَلِّيْ اِلٰى غَيْرِهَا لِيَنْتَفِيَ مُجَادَلَتُهُمْ لَكُمْ مِنْ قَوْلِ الْيَهُوْدِ يَجْحَدُ دِيْنَنَا وَيَتَّبِعُ قِبْلَتَنَا، وَقَوْلِ الْمُشْرِكِيْنَ يَدَّعِيْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ وَيُخَالِفُ قِبْلَتَهُ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ﴾ بِالْعِنَادِ فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا تَحَوَّلَ اِلَيْهَا اِلَّا مَيْلًا اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِ وَالْاِسْتِثْنَاءُ مُتَّصِلٌ وَالْمَعْنٰى لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ عَلَيْكُمْ كَلَامٌ اِلَّا كَلَامُ هٰؤُلَاءِ ﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ﴾ تَخَافُوْا جِدَالَهُمْ فِي التَّوَلِّيْ اِلَيْهَا ﴿وَاخْشَوْنِيْ﴾ بِامْتِثَالِ اَمْرِيْ ﴿وَلِاُتِمَّ﴾ عَطْفٌ عَلٰى لِئَلَّا يَكُوْنَ ﴿نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ﴾ بِالْهِدَايَةِ اِلٰى مَعَالِمِ دِيْنِكُمْ ﴿وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (۱۵۰)﴾ اِلَى الْحَقِّ ﴿كَمَآ اَرْسَلْنَا﴾ مُتَعَلِّقٌ بِاُتِمَّ اَيْ اِتْمَامًا كَاِتْمَامِهَا بِاِرْسَالِنَا﴾ متعلق باتم ای اتماما کاتمامها بارسالنا ﴿فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ﴾ مُحَمَّدًا ﷺ ﴿يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا﴾ اَلْقُرْاٰنَ ﴿وَيُزَكِّيْكُمْ﴾ يُطَهِّرُكُمْ مِنَ الشِّرْكِ ﴿وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ﴾ الْقُرْاٰنَ ﴿وَالْحِكْمَةَ﴾ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحْكَامِ ﴿وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (۱۵۱)﴾ ﴿فَاذْكُرُوْنِيْ﴾ بِالصَّلٰوةِ وَالتَّسْبِيْحِ وَنَحْوِهِ ﴿اَذْكُرْكُمْ﴾ قِيْلَ مَعْنَاهُ اُجَازِيْكُمْ، وَفِي الْحَدِيْثِ عَنِ اللّٰهِ "مَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْ مَلَئِهِ" ﴿وَاشْكُرُوْا لِيْ﴾ نِعْمَتِيْ بِالطَّاعَةِ ﴿وَلَا تَكْفُرُوْنِ (۱۵۲)﴾ بِالْمَعْصِيَةِ۔

ترجمہ

Marfat.com

اور ہر ایک کے لئے (یعنی ہر ایک امت کیلئے) توجہ کی ایک سمت (یعنی قبلہ) ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے (یعنی نماز میں اپنا منہ اسی کی طرف کرتا ہے، ایک قرأت میں ''مــولاهــا'' ہے یعنی جس کی طرف منہ کیا جاتا ہے) تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں (یعنی طاعات کی بجا آوری اور قبولیت میں جلدی کرو) تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکھالے آئے گا (یعنی قیامت کے دن تم سب کو جمع کریگا پھر تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیگا) بیشک اللہ جو چاہے کرے اور جہاں سے نکلو (سفر کر لئے) اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں (تعلمون میں دو قرأتیں ہیں بالیاء اور بالتاء جسکی مثال گزر چکی ہے، نماز میں مسجد حرام کی طرف منہ کرنے کے حکم کو مکرر ذکر کرنا اس بات کے بیان کیلئے ہے کہ سفر اور اقامت میں یہ حکم مساوی ہے) اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو (اسے تاکید حکم کیلئے بیان کیا ہے) کہ لوگوں (یعنی یہود اور مشرکین) کو نہ رہے تم پر کوئی حجت (کہ وہ کوئی جھگڑا کریں کسی دوسرے قبلہ کی طرف پھرنے کی وجہ سے، تاکہ یہودیوں کے اس قول کی نفی ہو جائے کہ حضور ہمارے دین کا تو انکار کرتے ہیں لیکن پیروی ہمارے قبلہ کی کرتے ہیں اور اسی طرح مشرکین کے بھی اس قول کی نفی ہو جائے کہ حضور ملتِ ابراہیمی پر ہونے کا دعوی تو کرتے ہیں لیکن قبلہ میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مخالفت کرتے ہیں) مگر جو ان میں ناانصافی کریں (عناد کی وجہ سے، اس لئے کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ انہوں نے قبلہ صرف اپنے آباء کے دین کی طرف میلان کی وجہ سے تبدیل کیا ہے، یہ استثناء متصل ہے اور معنی یہ ہے کہ حقیقتاً ان ظلم لوگوں کے سوا کوئی تم پر کوئی حجت نہیں کریگا) تو ان سے نہ ڈرو (یعنی تحویل قبلہ کے سلسلے میں انکے جھگڑنے کا خوف نہ کرو) اور مجھ سے ڈرو (میرے حکم کی پیروی کر کے) اور یہ اس لئے ہے کہ میں پوری کروں (لأتم کا عطف لـئـلا پر ہے) تم پر اپنی نعمت (شعائر دین کی طرف رہنمائی فرما کر) اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ (حق کی جانب) جیسا کہ ہم نے تم میں بھیجا (یہ لأتـم کے متعلق ہے یعنی وہ اتمامِ نعمت اسی طرح ہے جیسا کہ ہم نے رسول بھیج کر تم پر نعمت کو پورا کر دیا) ایک رسول (یعنی محمد ﷺ) تم میں سے، کہ تم پر ہماری آیتیں (قرآن کی) تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا (ہے شرک سے) اور کتاب (یعنی قرآن) سکھاتا ہے اور پختہ علم ......۱...... (یعنی قرآنی احکام) اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا تو میری یاد کرو ......۲...... (نماز و تسبیح وغیرہ کے ذریعے) میں تمہارا چرچا کروں گا (ایک قول کے مطابق اذکـر کـم کا معنی یہ ہے کہ میں تمہیں جزا دونگا، چنانچہ حدیث قدسی میں ہے کہ ''جو مجھے دل میں یاد کرے میں بھی اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر مجلس میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اسکا ذکر کرتا ہوں۔'') اور میرا حق مانو (میری عطا کردہ نعمتوں پر میری فرمانبرداری کر کے) اور میری ناشکری نہ کرو (نافرمانی کر کے)

ترکیب

﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾

و: استئنافیه ...... لکل: ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم ...... وجهة: موصوف ...... هو موليها: جملہ اسمیہ، صفت، مرکب توصیفی مبتدا مؤخر، ملکر جملہ اسمیہ ...... ف: فصیحہ ...... استبقوا: فعل، واو ضمیر فاعل ...... الخيرات: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ شرط

Marfat.com

محذوف اذا اردتم معرفة الاصوب کی جزا، ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿اَیۡنَمَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا﴾

اینما: اسم شرط منصوب علی الظرف متعلق بمحذوف خبر مقدم...... تکونوا: فعل، واو ضمیر اسم، یہ سب ملکر شرط...... یات: فعل......اللہ: اسم جلالت فاعل......بکم: ظرف لغو...... جمیعا: کم ضمیر سے حال، یات فعل اپنے متعلقات سے ملکر جزا، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ......اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ: اسکی ترکیب ماقبل گزر چکی ہے۔

﴿وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡھَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ﴾

و: عاطفہ......من: جار ...... حیث: مضاف...... خرجت: فعل بافاعل ملکر مضاف الیہ، ملکر مرکب اضافی مجرور، جو جار سے ملکر فَــوَلِّ فعل محذوف کا ظرف لغو، ملکر شرط......ف: جزائیہ......وَلِّ: فعل امر، انت ضمیر فاعل......وجھک: مفعول اول...... شطر المسجد الحرام: مفعول ثانی، ملکر جزا، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنَّہٗ لَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ﴾

و: عاطفہ...... اِنَّ: حرف مشبہ بالفعل ...... ہ: ضمیر اسم......لام: تاکیدیہ......الحق: ذوالحال ......من ربھم: حال، ملکر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ...... وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ: اسکی ترکیب ماقبل گزر چکی ہے۔

﴿وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡھَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ﴾

اس کی ترکیب بھی اسی رکوع میں گزر چکی ہے۔

﴿وَحَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡھَکُمۡ شَطۡرَہٗ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَیۡکُمۡ حُجَّۃٌ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡھُمۡ﴾

وحیث ماکنتم فولوا وجوھکم شطرہ: اسکی ترکیب اسی رکوع میں گزر چکی ہے......لام: جار......اَنۡ: مصدریہ ...... لایکون: فعل ناقص......للناس: ظرف مستقر خبر...... علیکم: حال مقدم...... حجۃ: ذوالحال مؤخر، ملکر اسم مؤخر......الا الذین ظلموا منھم: الناس سے مستثنیٰ، سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مجرور، جو جار سے ملکر متعلق فعل محذوف فولوا کیلئے، جملہ فعلیہ۔

﴿فَلَا تَخۡشَوۡھُمۡ وَاخۡشَوۡنِیۡ﴾

ف: فصیحہ ...... لا تخشوھم: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ...... و: عاطفہ ...... اخشونی: معطوف، ملکر جزا، شرط محذوف اذا عرفتم ذلک کیلئے، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلِاُتِمَّ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَھۡتَدُوۡنَ﴾

و: عاطفہ ...... لام: جار...... اتمَّ: فعل، انا ضمیر فاعل......نعمتی: مفعول...... علی: جار ......کم: ذوالحال...... لعلکم تھتدون: جملہ اسمیہ حال، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، اتم فعل اپنے متعلقات سے ملکر مجرور، ملکر معطوف (لئلا یکون) پر۔

﴿کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِیۡکُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡکُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِنَا﴾

Marfat.com

ک: جار......ما: مصدریہ......ارسلنا: فعل بافاعل......فیکم: حال مقدم...... رسولا: موصوف......منکم: صفت اول......یتلوا: فعل بافاعل......علیکم: ظرف لغو......ایاتنا: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ صفت ثانی، مرکبِ توصیفی ذوالحال، جوحال مقدم سے ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر مصدر مؤول ہوکر مجرور، جوجار سے ملکر قائم مقام مفعول مطلق فعل محذوف کا، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّالَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾

ویزکیکم ویعلمکم......الخ: یہ تین جملے یتلوا کے معطوفات ہیں۔

﴿فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾

ف: فصیحہ......اذکرونی: فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... اذکرکم: جملہ فعلیہ جواب امر......و: عاطفہ...... اشکرو لی: جملہ فعلیہ معطوف اول...... ولا تکفرون: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، ملکر جزا، شرط محذوف اذا شئتم الاهتداء الی محجة الصواب ...... شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

حکمت کیا ہے؟

۱......امام خازن علیہ الرحمۃ حکمت کے بارے میں کئی اقوال ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ایک قول کے مطابق حکمت سے مراد چیزوں کو ان کی حقیقت کے ذریعے پہچاننا ہے یہاں حکمت سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں چنانچہ ابن وہب فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے دریافت کیا کہ حکمت کیا ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ دین اور فقہ کی معرفت اور پھر اس کی اتباع کا نام حکمت ہے، قتادہ کا قول ہے کہ حکمت سے مراد سنت ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تلاوت قرآن اور اسکے سیکھنے کا ذکر فرمایا اور پھر اس ذکر پر لفظِ حکمت کا عطف ڈال دیا اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حکمت سے مراد کوئی اور چیز ہو اور وہ چیز سنت کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتی، بعض کے نزدیک حق اور باطل کے مابین فرق کرنے کو حکمت کہتے ہیں اور ایک قول کے مطابق احکام اور قضا کی معرفت کا نام حکمت ہے، یہ بھی منقول ہے کہ اس سے مراد فہمِ قرآن ہے۔'' (خازن، ج۱، ص۸۲)

ذکر:

۲......ذکر زبان، دل اور جوارح تینوں سے ہوتا ہے اور نماز ان تینوں کے ذکر کو شامل ہے چنانچہ زبان کا ذکر تسبیح وتکبیر، قلب کا خشوع وتدبرِ قرأت اور جوارح کا ذکر رکوع وسجود ہے۔ (الجمل، ج۱، ص۱۸۳)

عارف باللہ قاضی ثناء اللہ علیہ الرحمۃ اس آیتِ مبارکہ کی وضاحت شروع کرنے سے پہلے اس کے بارے میں اپنی مایہ ناز تفسیر، تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں: ''ولما كان طريق تحصيل تلك المعارف منحصرا فى الالقاء والانعكاس و كان كثرة الذكر و المراقبة يفيد للقلب والنفس، صلاحية الانعكاس من مشكاة صدر النبى صلى الله عليه وسلم بلاواسطة او بوسائط، عقب الله سبحانه بقوله فاذكرونى۔'' یعنی جب ان معارف کے حاصل ہونے کا طریقہ صرف القاء اور انعکاس ہے

Marfat.com

اور ذکرِ الٰہی اور مراقبہ سے ہی دل میں یہ استعداد پیدا ہوتی ہے کہ حضور ﷺ کے پرنور سینہ سے بلا واسطہ یا بالواسطہ فیضان والقاء قبول کر سکے اس لئے حکم دیا کہ میرا ذکر کیا کرو۔ (تفسیر مظہری، ج۱، ص ۱۵۳)

اس لئے کہ کثرت ذکر سے ہی تم اس مقام پر فائز کئے جاؤ گے، جہاں انوار و تجلیات کی بے محابا بارش ہوتی ہے اور دوری کے حجاب یکسر الٹ دیئے جاتے ہیں۔

ذکر کی فضیلت کے بارے میں بے شمار احادیث طیبہ مروی ہیں یہاں طوالت سے بچتے ہوئے مختصراً تفسیر درمنثور سے چند ایک روایات کا تذکرہ کیا جاتا ہے اگر کسی کی تشنگی نہ ہو تو وہ امہات الکتب کی طرف رجوع کر سکتا ہے، چنانچہ

(۱)......حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے فرمانِ عالیشان: فاذکرونی اذکرکم سے مراد یہ ہے کہ اے میرے بندو! میری طاعت وعبادت کے ذریعے میرا ذکر کیا کرو میں تمہاری مغفرت فرما کر تمہارا ذکر کرونگا۔'' (در منثور، ج۱، ص۲۷۳)

(۲)......آپ ہی سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے ایک حدیثِ قدسی ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''میرا تمہیں یاد رکھنا تمہارے مجھے یاد رکھنے سے بہتر ہے۔'' (در منثور، ج۱، ص۲۷۳)

(۳)......حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذاکرین کے لئے چار انعامات ہیں: (۱)......ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے (۲)......رحمت ان پر سایہ فگن ہو جاتی ہے (۳)......فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور (۴)......اللہ تعالیٰ انکا ذکر ملأ اعلی میں فرماتا ہے۔'' (در منثور، ج۱، ص۲۷۶)

(۴)......حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''جب میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں اس حال میں کہ اس کے ہونٹ میرے ذکر کی بناء پر حرکت میں ہوتے ہیں۔''
(ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الذکر، ص ۶۲۵)

(۵)......حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ سیر کرنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان ذاکرین کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض فرشتے بعض دوسرے فرشتوں کو اوپر تلے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا تک جگہ بھر جاتی ہے، جب ذاکرین مجلس سے اٹھتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف بلند ہو جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے حالانکہ اس کو ان سے زیادہ علم ہوتا ہے: ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' وہ جواب دیتے ہیں: ''ہم زمین پر تیرے ایسے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ و لا الٰہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر کی صدائیں بلند کر رہے تھے اور تجھ سے مانگ رہے تھے۔'' اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے: ''وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: ''وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔'' اللہ تعالیٰ پھر ان سے دریافت فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: ''نہیں! اے رب قدوس۔'' اللہ تعالیٰ

Marfat.com

فرماتا ہے: ''اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو؟'' فرشتے مزید عرض کرتے ہیں: ''اور وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے تھے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے تھے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: ''اے رب العالمین! تیری دوزخ سے پناہ مانگتے تھے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے۔'' فرشتے عرض کرتے ہیں: ''نہیں۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کس قدر پناہ مانگتے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: ''اور وہ تجھ سے استغفار کرتے تھے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ بھی ان کو عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے بھی ان کو پناہ دے دی۔'' آپ ﷺ فرماتے ہیں پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: ''اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ خطا کار تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے اس کو بھی بخش دیا، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں کیا جاتا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل مجالس الذکر، ص۱۳۲۳، ملخصاً)

☆......☆لسفر: فرض اور نفل نماز میں، لیکن حدیث میں خاص طور پر فرض نماز کو قبلہ رو ادا کرنے کی تاکید ہے، اور جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے تو سفر میں غیر قبلہ میں بھی کتب فقہ میں ذکر کردہ شرائط کے ساتھ ادا کی جا سکتی ہے۔

لبیان تساوی حکم السفر الخ: اس جملہ سے محض تکرار کا پیدا ہونے والا وہم دور کرنا مقصود ہے۔

مجادلة: یعنی باطل میں جھگڑنا اور اعتراض کرنا، یعنی حق کے اظہار اور حجت کے ظاہر کرنے کے لئے نہیں جھگڑتے۔

القرآن: قرآن کو دیگر معجزات کی بہ نسبت بطور خاص ذکر کیا اس لئے کہ یہ معجزہ آج تک باقی ہے۔

یطھرکم من الشرک: یعنی قیامت کے دن تم عادل کی حیثیت سے لوگوں کے بارے میں گواہی دوگے، اور یہ بھی صحیح ہے کہ ﴿یزکیکم﴾ کہا جائے اس لئے کہ قیامت کے دن وہ تمہارے بارے میں گواہی دیں گے۔

مافیہ من الاحکام: جن کا احاطہ ناممکن ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر بیان کرنے لگوں تو ستر اونٹوں کو بھر دوں، الختصر۔

ونحوہ: یعنی تہلیل اور تحمید، اور نماز کا ذکر بطور خاص اسلئے کیا کہ ہر قسم کے ذکر کو شامل ہے، پس اس میں قرائت، تکبیر، تسبیح، دعاء، ذکر لسانی، رکوع، سجود، ذکر قلبی یعنی خشوع وخضوع سب ہی شامل ہیں۔

عن اللہ: مراد حدیث قدسی ہے۔

فی نفسہ: یعنی مخلوق کے خیالات سے اپنے جی کو خالی اور دور کر دے۔

ذکرتہ فی نفسی: یعنی اسے ایسا دوں گا جیسا کسی اور نے میرے (یعنی اللہ کے سوا) نہ سکھایا ہو۔

ومن ذکرنی فی ملاء: یعنی لوگوں کے درمیان میرا ذکر کیا۔

خیر: مختصر یہ کہ حدیث قدسی میں ہے کہ ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بطور ندا فرماتا ہے کہ اے جبرئیل! میں فلاں کو محبوب رکھتا ہوں، پس جبرئیل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے، پھر آسمان میں ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے تو

Marfat.com

آسمان والے بھی اسے اپنا محبوب بنالیتے ہیں، پھر روئے زمین پر اس شخص کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے"(صاوی، ج۱،ص۱۲۰ وغیرہ)

رکوع نمبر ۳

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا﴾ عَلَی الْاٰخِرَةِ ﴿بِالصَّبْرِ﴾ عَلَی الطَّاعَةِ وَالْبَلَاءِ ﴿وَالصَّلٰوةِ﴾ خَصَّهَا بِالذِّكْرِ لِتَكَرُّرِهَا وَعِظَمِهَا ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (۱۵۳)﴾ بِالْعَوْنِ ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ هُمْ ﴿اَمْوَاتٌ بَلْ﴾ هُمْ ﴿اَحْیَآءٌ﴾ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ حَوَاصِلِ طُیُوْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ حَیْثُ شَاءَ تْ لِحَدِیْثٍ بِذٰلِكَ ﴿وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (۱۵۴)﴾ تَعْلَمُوْنَ مَا هُمْ فِیْهِ ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ﴾ لِلْعَدُوِّ ﴿وَالْجُوْعِ﴾ الْقَحْطِ ﴿وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ﴾ بِالْهَلَاكِ ﴿وَالْاَنْفُسِ﴾ بِالْقَتْلِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْمَوْتِ ﴿وَالثَّمَرٰتِ﴾ بِالْجَوَائِحِ، اَیْ لَنَخْتَبِرَنَّكُمْ فَنَنْظُرَ اَتَصْبِرُوْنَ اَمْ لَا ﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ (۱۵۵)﴾ عَلَی الْبَلَاءِ بِالْجَنَّةِ هُمْ ﴿الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ﴾ بَلَاءٌ ﴿قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ﴾ مِلْكًا وَّعَبِیْدًا یَّفْعَلُ بِنَا مَا یَشَآءُ ﴿وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (۱۵۶)﴾ فِی الْاٰخِرَةِ فَیُجَازِیْنَا، فِی الْحَدِیْثِ "مَنِ اسْتَرْجَعَ عِنْدَ الْمُصِیْبَةِ اٰجَرَهُ اللّٰهُ فِیْهَا وَاَخْلَفَ عَلَیْهِ خَیْرًا" وَفِیْهِ اَنَّ مِصْبَاحَ النَّبِیِّ ﷺ طَفِئَ فَاسْتَرْجَعَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ تعالیٰ عنها: "اِنَّمَا هٰذَا مِصْبَاحٌ" فَقَالَ: كُلُّ مَا سَآءَ الْمُؤْمِنَ فَهُوَ مُصِیْبَةٌ" رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ مَرَاسِیْلِهٖ ﴿اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ﴾ مَغْفِرَةٌ ﴿مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ﴾ نِعْمَةٌ ﴿وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ اِلَی الصَّوَابِ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ﴾ جَبَلَانِ بِمَكَّةَ ﴿مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ اَعْلَامِ دِیْنِهٖ جَمْعُ شَعِیْرَةٍ ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ﴾ اَیْ تَلَبَّسَ بِالْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ، وَاَصْلُهُمَا الْقَصْدُ وَالزِّیَارَةُ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ﴾ اِثْمَ عَلَیْهِ ﴿اَنْ یَّطَّوَّفَ﴾ فِیْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی الطَّاءِ ﴿بِهِمَا﴾ بِاَنْ یَّسْعٰی بَیْنَهُمَا سَبْعًا، نَزَلَتْ لَمَّا كَرِهَ الْمُسْلِمُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِیَّةِ كَانُوْا یَطُوْفُوْنَ بِهِمَا وَعَلَیْهِمَا صَنَمَانِ یَمْسَحُوْنَهُمَا، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ السَّعْیَ غَیْرُ فَرْضٍ لِمَا اَفَادَهُ رَفْعُ الْاِثْمِ مِنَ التَّخْیِیْرِ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَغَیْرُهٗ رُكْنٌ، وَبَیَّنَ ﷺ وُجُوْبَهٗ بِقَوْلِهٖ "اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَیْكُمُ السَّعْیَ" رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَغَیْرُهٗ وَقَالَ "اِبْدَءُ وْا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ" یَعْنِی الصَّفَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴿وَمَنْ تَطَوَّعَ﴾ وَفِیْ قِرَاءَ ةٍ بِالتَّحْتِیَّةِ وَتَشْدِیْدِ الطَّاءِ مَجْزُوْمًا وَفِیْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِیْهَا ﴿خَیْرًا﴾ اَیْ بِخَیْرٍ، اَیْ عَمِلَ مَا لَمْ یَجِبْ عَلَیْهِ مِنْ طَوَافٍ وَغَیْرِهٖ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ﴾ لِعَمَلِهٖ بِالْاِثَابَةِ عَلَیْهِ ﴿عَلِیْمٌ (۱۵۸)﴾ بِهٖ وَنَزَلَ فِی الْیَهُوْدِ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ﴾ النَّاسَ ﴿مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی﴾ كَاٰیَةِ الرَّجْمِ وَنَعْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴿مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ

Marfat.com

لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ﴾ اَلتَّوْرَاۃِ ﴿اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ﴾ یُبْعِدُھُمْ مِنْ رَّحْمَتِہٖ ﴿وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ (۱۵۹)﴾ اَلْمَلٰٓئِکَۃُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ کُلُّ شَیْءٍ بِالدُّعَآءِ عَلَیْھِمْ بِاللَّعْنَۃِ ﴿اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا﴾ رَجَعُوْا عَنْ ذٰلِکَ ﴿وَاَصْلَحُوْا﴾ عَمَلَھُمْ ﴿وَبَیَّنُوْا﴾ مَا کَتَمُوْ ﴿فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ﴾ اَقْبَلُ تَوْبَتَھُمْ ﴿وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (۱۶۰)﴾ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ﴾ حَالٌ ﴿اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (۱۶۱)﴾ اَیْ ھُمْ مُسْتَحِقُّوْنَ ذٰلِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَالنَّاسِ قِیْلَ عَامٌ وَقِیْلَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿خٰلِدِیْنَ فِیْھَا﴾ اَیِ اللَّعْنَۃِ اَوِ النَّارِ وَ الْمَدْلُوْلِ بِھَا عَلَیْھَا ﴿لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ﴾ طَرْفَۃَ عَیْنٍ ﴿وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ (۱۶۲)﴾ یُمْھَلُوْنَ لِتَوْبَۃٍ اَوْ مَعْذِرَۃٍ وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوْا صِفْ لَنَا رَبَّکَ ﴿وَاِلٰھُکُمْ﴾ اَلْمُسْتَحِقُّ لِلْعِبَادَۃِ مِنْکُمْ ﴿اِلٰہٌ وَّاحِدٌ﴾ لَا نَظِیْرَ لَہٗ فِیْ ذَاتِہٖ وَلَا فِیْ صِفَاتِہٖ ﴿لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ﴾ ھُوَ ﴿الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (۱۶۳)﴾ ۔

ترجمہ

اے ایمان والو! مدد چاہو (آخرت بہتر بنانے پر) صبر۔۔۔۔۔۱۔۔۔۔۔ (سے طاعت وآزمائش پر) اور نماز۔۔۔۔۔۲۔۔۔۔۔ سے (یہاں نماز کا خاص طور پر تکرار کے ساتھ ذکر اس کی عظمت کی وجہ سے ہے) بیشک اللہ (نصرت وتعاون کے ذریعے) صابروں کے ساتھ ہے، اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں۔۔۔۔۔۳۔۔۔۔۔ انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں (ان کی روحیں بمطابق حدیث پاک سبز پرندوں کے قالب میں ہیں جنت میں جہاں چاہے سیر کرتی ہیں۔۔۔۔۔۴۔۔۔۔۔) ہاں تمہیں خبر نہیں (یعنی جن نعمتوں میں وہ ہیں تم نہیں جانتے) اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر سے (دشمن کے) اور بھوک (یعنی قحط) سے اور کچھ مالوں کی کمی (یعنی ہلاکت سے) اور جانوں (کے قتل، موت وامراض کے ذریعے) اور پھلوں کی کمی سے۔۔۔۔۔۵۔۔۔۔۔ (خشک سالی کے سبب، یعنی ہم تمہیں آزمائینگے تاکہ دیکھیں کہ تم صبر کرتے ہو یا نہیں) اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو (آزمائش پر صبر کرنے والوں کو جنت کی، یہی وہ لوگ ہیں) کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے (یعنی آزمائش آئے) تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں (یعنی ہم تو اس کے مملوک وبندے ہیں وہ ہمارے بارے میں جو چاہے فیصلہ کرے) اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا (ہے آخرت میں، پس وہ ہمیں جزا دیگا چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ''جو مصیبت کے وقت انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے اسکا اجر دیگا اور اسکا اچھا بدلہ دیگا۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک ﷺ کا چراغ بجھ گیا تو آپ ﷺ نے ''انا للّٰہ و انا الیہ راجعون'' پڑھا، ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! یہ تو چراغ ہے۔'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی تکلیف مؤمن کو پہنچے وہ مصیبت ہی ہے۔'' اسے ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں روایت کیا ہے) یہ لوگ ہیں جن پر درودیں (یعنی بخششیں) ہیں ان کے رب کی اور رحمت (یعنی نعمت ہے) اور یہی لوگ ہدایت دیے گئے ہیں (صواب اور درستگی کی طرف)، بیشک صفا اور مروہ۔۔۔۔۔۶۔۔۔۔۔ (مکہ کے دو پہاڑ) اللہ کی نشانیوں

Marfat.com

سے ہیں......ہے......(یعنی اسکے دین کی علامتیں ہیں،شعائر،شعیرۃ کی جمع ہے)توجو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے......۸......(یعنی حج اور عمرے کا احرام باندھے،حج کا لغوی معنی قصد اور عمرے کا لغوی معنی زیارت ہے)اس پر کچھ گناہ نہیں(جناح بمعنی اثم ہے)کہ پھیرے کرے(یطوف اصل میں یتطوف تھا،تا کا طا میں ادغام ہوا ہے)ان دونوں کے(اس طرح کہ ان دونوں کے مابین سعی کے سات چکر لگائے،یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب مسلمانوں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ناپسند کیا کیونکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ ان کا طواف کیا کرتے اس وقت ان پہاڑوں پر دو بُت رکھے ہوئے تھے جنہیں دورانِ طواف وہ چھوا کرتے تھے،حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سعی فرض نہیں ہے کیونکہ اختیارِ سعی سے رفع گناہ سمجھ میں آرہا ہے۔امام شافعی وغیرہ نے کہا کہ سعی رکن ہے نبی پاک ﷺ نے اپنے فرمانِ عالیشان کے ساتھ اس کو واجب قرار دیا:''ان اللّٰہ کتب علیکم السعی۔''اسے امام بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہے جبکہ امامِ مسلم روایت فرماتے ہیں:''ابدوا بما بدء اللّٰہ بہ۔''یعنی سعی کی ابتدا وہاں سے کرو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے کلام کی ابتدا فرمائی ہے)اور جو کوئی اپنی طرف سے کرے(ایک قرأت میں یَطَّوَّعْ پڑھا گیا ہے یعنی یاء کے ساتھ اور طاء کی تشدید کے ساتھ مجزوم پڑھا گیا ہے،اصل میں تا کا طا میں ادغام ہوا ہے)بھلی بات(خیرًا اصل میں منصوب بنزع الخافض تھا،اصل عبارت یہ ہے''من تطوع تطوعا بخیر۔''یعنی جو طواف یا کوئی اس جیسا کام کرے جو اس پر واجب نہ ہو)تو اللہ قدر دان......۹......(ہے اس کے عمل کا اسے ثواب عطا فرمائیگا)خوب جاننے والا ہے(اس کے عمل کو،اس کے بعد والی آیتِ مبارکہ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی یعنی)بیشک وہ جو چھپاتے ہیں(لوگوں سے)ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو(جیسا کہ آیتِ رجم اور اوصافِ محمد ﷺ کو)بعد اس کے کہ لوگوں کے لئے ہم اسے کتاب(یعنی توریت)میں واضح فرما چکے،ان پر اللہ کی لعنت ہے(یہاں لعنت سے مراد یہ ہے کہ وہ انہیں اپنی رحمت سے دور فرما دیتا ہے)اور لعنت کرنے والوں کی لعنت(یعنی فرشتوں،مؤمنوں اور ہر چیز کی ان پر لعنت ہے،مراد یہ ہے کہ وہ انہیں ملعون ہونے کی بددعا دیتے ہیں)مگر وہ جو توبہ کریں(یعنی اس برائی سے رجوع کرلیں)اور سنواریں(اپنے عمل کو)اور ظاہر کریں(جو انہوں نے چھپایا تھا)تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا(اتوب علیہم بمعنی اقبل توبتھم ہے)اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان(مومنوں پر)بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے(وھم کفار جملہ حالیہ ہے)ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی(یعنی وہ دنیا و آخرت میں مستحقِ لعنت ہیں،والناس کے بارے میں دو قول ہیں:ایک کے مطابق یہ عام ہے یعنی مراد سب لوگ ہیں اور دوسرے کے مطابق مراد مؤمنین ہیں)کہ ہمیشہ رہیں گے اس میں(یعنی اس لعنت یا آگ میں،جو کہ اس بات پر دلیل ہے کہ وہ جہنمی ہیں)نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو(پلک جھپکنے کے برابر بھی)اور نہ انہیں مہلت دی جائے(یعنی توبہ یا معذرت کی ینظرون بمعنی یمھلون ہے،یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب کفار نے حضور ﷺ سے درخواست سے کہا ہمارے واسطے اپنے رب کی شان بیان کریں)اور تمہارا معبود(یعنی جو مستحق ہے کہ تم اس کی عبادت کرو)ایک معبود ہے(نہ تو ذات میں اور نہ ہی صفات میں کوئی اس جیسا ہے)اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔

Marfat.com

ترکیب

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾

یـایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ......استعینوا: فعل امر،واؤضمیر فاعل...... بـالصبر و الصلوۃ: ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء......انّ: حرف مشبہ بالفعل...... اللّٰہ: اسم......مع الصبرین: خبر،انّ اسم اورخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾

و: عاطفہ......لاتقولوا: فعل نہی،واؤضمیر فاعل......لام: جار...... مـن یـقتل فی سبیل اللّٰہ: موصول صلہ ملکر مجرور،ملکر متعلق......امـوات: ھم مبتدامحذوف کی خبر،ملکر جملہ اسمیہ معطوف علیہ......بل: حرف استدراک عاطفہ......احیـاء: ھم مبتدا محذوف کی خبر،ملکر جملہ اسمیہ معطوف،ملکر مقولہ،ولکن لاتشعرون: حال لا تقولوا کے فاعل سے۔

﴿وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ﴾

و: استئنافیہ...... لام: قسمیہ...... نبلونکم: فعل،نحن ضمیر فاعل......کم: مفعول...... ب: جار......شیء من الخوف والجوع: شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......نقص من الاموال والانفس والثمرات: معطوف،ملکر مجرور،ملکر ظرف لغو،فعل اپنے فاعل اور مفعول اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ﴾

و: عاطفہ...... بشر: فعل امر،انت ضمیر فاعل......الصابرین: مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف۔

﴿اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ﴾

الذین: اسم موصول......اذا اصابتھم مصیبۃ: جملہ فعلیہ شرط...... قـالـوا انا للّٰہ......الخ: جزاء،ملکر جملہ شرطیہ ہوکر صلہ،موصول صلہ ملکر صفت ماقبل الصابرین کیلئے۔

﴿اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ﴾

اولئک: مبتدا......علیھم: ظرف مستقر خبر مقدم......صلوات من ربھم: مرکب توصیفی معطوف علیہ......ورحمۃ: معطوف،ملکر مبتدا موخر،جو اپنی خبر مقدم سے ملکر خبر،اولـئـک مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ......و: عاطفہ......اولـئـک: مبتدا...... ھم المھتدون: جملہ اسمیہ خبر،مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ﴾

انّ: حرف مشبہ بالفعل...... الصفاوالمروۃ: اسم...... من شعائر اللّٰہ: خبر،انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا﴾

ف: استئنافیہ......من: مبتدا...... حج البیت او اعتمر: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... لا: نفی جنس......

Marfat.com

جناح: اسم...... علیه: خبر...... ان یطوف بهما: جملہ بتاویل مصدر فی جار محذوف کا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے "اسم" کے، یہ سب ملکر جملہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے ملکر خبر، من مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ﴾

و: عاطفہ......من: مبتدا...... تطوع: فعل بافاعل......تطوعا: موصوف محذوف......خیرا: صفت، مرکب توصیفی مفعول، ملکر شرط......فان اللّٰه شاکر علیم: جواب شرط، ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾

انّ: حرف مشبہ بالفعل، الذین: اسم موصول، یکتمون: فعل بافاعل، ما انزلنا من البینات والهدی: مفعول، من بعد ما بینه للناس فی الکتاب: ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر اسم، اولئک: مبتدا، یلعنهم اللّٰه: جملہ فعلیہ معطوف علیہ، ویلعنهم اللعنون: جملہ معطوف، ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر انّ کی خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾

الا: حرف استثناء، الذین تابوا و اصلحوا وبینوا: موصول صلہ ملکر مبتدا...... ف: جزائیہ...... اولئک اتوب علیهم: معطوف علیہ، وانا التواب الرحیم: معطوف، ملکر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر یلعنهم کی ضمیر هم سے مستثنیٰ۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ﴾

انّ: حرف مشبہ بالفعل...... الذین کفروا وماتوا: موصول صلہ ملکر اسم...... وهم کفار: حال ہے ماتوا کی ضمیر فاعل سے...... اولئک علیهم...... الخ: خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ﴾

خلدین: اسم فاعل...... فیها: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر ماقبل علیهم میں هم ضمیر سے حال...... لا یخفف عنهم العذاب: جملہ فعلیہ...... و لا هم ینظرون: جملہ اسمیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾

و: مستانفہ...... الهکم: مبتدا...... اله واحد: خبر اول......لا: نفی جنس...... اله: اسم...... الا: للحصر...... هو: بدل ہے خبر محذوف موجود کی ضمیر سے، یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر ثانی، سب ملکر جملہ اسمیہ...... الرحمن الرحیم: خبر......هو مبتدا محذوف کی، ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰه......☆ یہ آیت مبارکہ شہداء بدر کے حق میں نازل ہوئی لوگ شہداء حق کے بارے میں کہتے تھے کہ فلاں کا انتقال ہوگیا وہ دنیاوی آسائش سے محروم ہوگیا ان کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

Marfat.com

☆......فلا جناح علیھما ان یطوف بھما......☆ زمانۂ جاہلیت میں صفا و مروہ پر دو بُت رکھے تھے صفا پر جو بُت تھا اسکا نام اسام اور مروہ پر جو بُت رکھا ہوا تھا اسکا نام نائلہ تھا، کفار جب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تو ان بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے، عہدِ اسلام میں بُت توڑ دیئے گئے، چونکہ کفار یہاں مشرکانہ فعل کیا کرتے تھے اسلئے مسلمانوں کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا گراں ہوا کہ اسمیں کفار کے مشرکانہ فعل کیساتھ مشابہت ہے، اس آیتِ مبارکہ میں انکا اطمینان فرمادیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادت کی ہے تمہیں اندیشۂ مشابہت نہیں اور جس طرح کعبہ کے اندر زمانۂ جاہلیت میں کفار نے بُت رکھے تھے اب عہدِ اسلام میں بُت اٹھادیئے گئے اور کعبہ شریف کا طواف درست رہا اور وہ شعائرِ دین میں سے رہا، اسی طرح کفار کی بُت پرستی سے صفا و مروہ کے شعائرِ دین ہونے میں کچھ نہیں آیا۔

☆......ان الذین کفروا یکتمون ماانزلنا......☆ یہ آیتِ مبارکہ علمائے یہود کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم ﷺ کی نعت شریف اور آیتِ رجم اور توریت کے دوسرے احکام کو چھپایا کرتے تھے۔

☆......والھکم الہ واحد......☆ کفار نے سید عالم ﷺ سے کہا آپ اپنے رب کی شان وصفت بیان فرمائیے اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی اور انہیں بتادیا گیا کہ معبود صرف ایک ہے نہ وہ متجزی ہوتا ہے نہ منقسم ہوتا ہے نہ اس کیلئے مثل نہ نظیر، الوہیت و ربوبیت میں کوئی اسکا شریک نہیں، وہ یکتا ہے اپنے افعال میں، مصنوعات کو تنہا اسی نے بنایا، وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اسکا قسیم نہیں، اپنی صفات میں یگانہ ہے کوئی اسکا شبیہ نہیں۔

تشریح وتوضیح واغراض

صبر:

۱......لفظِ صبر مختلف صیغوں کے ساتھ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں (22) مرتبہ آیا ہے۔

صبر سے مراد یہ ہے کہ غیر اللہ کے سامنے کسی تکلیف کا شکوہ نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تکلیف میں مبتلا ہونے کا اظہار کرنا صبر کے منافی نہیں، یہی وجہ ہے کہ جب حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام نے ربِ قدوس کی بارگاہ میں اپنی مصیبت کے دور کرنے کی ان الفاظ میں دعا مانگی: ﴿وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمانِ عالیشان سے ان کی تعریف فرمائی: ﴿اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا﴾ پس اس سے معلوم ہوا کہ پروردگار عزوجل کا کوئی بندہ جب اس کی بارگاہ میں رفعِ مصیبت کے لئے دعا کرتا ہے تو یہ صبر کے منافی نہیں۔ (التعریفات، ص ۱۱۰)

حافظ عماد الدین المعروف بابنِ کثیر تفسیرِ ابن کثیر میں صبر کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''صبر کی دو صورتیں ہیں: (۱)......محارم یعنی حرام کردہ اشیاء اور گناہوں کے ترک کرنے پر صبر کرنا (۲)......طاعات وعبادات کی بجا آوری پر صبر کرنا۔ دوسری صورت میں ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہی مقصود ہے، جبکہ صبر کی ایک تیسری قسم مصائب ومشکلات پر صبر کرنا بھی ہے، یہ بھی واجب ہے جیسے عیوب پر استغفار کرنا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ صبر کے دو باب ہیں:

Marfat.com

☆......اللہ تعالیٰ کے لئے صبر کرنا جو وہ پسند فرمائے اگر چہ یہ چیز نفس اور بدن پر دشوار ہی کیوں نہ ہو۔

☆......اللہ تعالیٰ کی خاطر ناپسندیدہ امور سے کنارہ کشی اختیار کرنا اگر چہ دلی میلانات اسی طرف ہوں۔

جو شخص ان صفات سے متصف ہو وہ صابرین میں سے ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے سلام فرمایا ہے۔ (ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۴۵)

حضرت ابو حامد امام غزالی علیہ الرحمۃ کیمیائے سعادت میں صبر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ صبر جمیل یہ ہے کہ مصیبت والے اور غیر مصیبت والے میں تمیز نہ ہو سکے، پس مصیبت میں کپڑے پھاڑنا، سر اور منہ پر ہاتھ مارنا، سینہ کوٹنا، چیخنا چلانا یہ سب باتیں حرام ہیں، بلکہ اپنا حال بدل لینا، چادر سے منہ ڈھانپ کر پڑا رہنا، اپنی دستار چھوٹی کر لینا بھی درست نہیں ہے، بلکہ تجھے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حق تعالیٰ نے اپنے بندے کو بغیر تیری مرضی کے پیدا کیا اور پھر بغیر تیری مرضی کے اس کو اٹھا لیا۔ چنانچہ حضرت رمیضہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے کہ ان کی عدم موجودگی میں میرا بیٹا اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا، میں نے اس پر چادر ڈال دی، جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ واپس تشریف آئے تو دریافت کیا: ''ہمارے بیٹے کا کیا حال ہے؟'' میں نے عرض کی: ''آج رات وہ بہت آرام سے ہے۔'' اس کے بعد میں کھانا لائی، انہوں نے کھانا کھایا، میں نے اس دن پہلے سے زیادہ اپنا بناؤ سنگھار کر رکھا تھا، چنانچہ انہوں نے مجھ سے صحبت کی، پھر میں نے باتوں میں ان سے عرض کی: ''میں نے فلاں پڑوسی کو ایک چیز ادھار دی تھی، جب میں نے مانگی تو وہ بہت شور و فریاد کرنے لگا۔'' حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''یہ تو عجیب بات ہے، لوگ بڑے احمق اور نادان ہیں۔'' تب میں نے ان سے عرض کی: ''ہمارا لڑکا مر چکا ہے، وہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا ایک تحفہ اور ایک عاریتی مال تھا، سو حق تعالیٰ نے وہ مستعار چیز واپس لے لی ہے۔'' یہ سن کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا، صبح کو انہوں نے رات کا یہ ماجرا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کل رات تم پر مبارک رات تھی، سبحان اللہ کیا عظیم رات تھی۔'' پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ابو طلحہ کی زوجہ رمیضہ کو بہشت میں دیکھا ہے۔'' (کیمیائے سعادت مترجم، ص ۶۶۹، ۶۷۰)

تذکرۂ نماز کا سبب:

۲......نماز کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس لئے فرمایا گیا ہے کیونکہ یہ ام العبادات، مومن کی معراج اور بارگاہِ رب العالمین میں مناجات کا نام ہے۔ (بیضاوی، ج ۱، ص ۱۵۱)

شہید:

۳......شہید سے مراد وہ شخص ہے جسے حربی یا باغی یا ڈاکو قتل کر دیں، یا پھر چور اسے اس کے گھر میں رات کے وقت کسی وزنی آلے سے قتل کر دیں، یا پھر کوئی شخص میدان جنگ میں پایا جائے اور اس کے جسم پر زخموں کے نشانات ہوں یا پھر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کسی تیز دھار آلے سے جان بوجھ کر ظلم کرتے ہوئے قتل کر دے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ وہ مرنے اور قتل ہونے والا شخص مسلمان ہو عاقل بالغ ہو نیز حیض و نفاس اور جنابت وغیرہ جیسی نجاستوں سے پاک ہو اور اس کے علاوہ جنگ ختم ہونے کے بعد اس کی موت کے

Marfat.com

درمیان اتنا وقت حائل نہ ہوا ہو کہ اس پر دنیاوی احکامات لاگو ہو گئے ہوں۔

(نور الایضاح مع حاشیہ بذریعۃ النجاح، باب احکام الشہید، ص۱۴۷، ۱۴۸)

شہدائے بدر کے اسماء گرامی:

یہ آیتِ مبارکہ شہدائے بدر کے بارے میں نازل ہوئی، جو تعداد میں چودہ تھے، جن میں سے چھ مہاجرین اور آٹھ انصاری تھے۔

مہاجرین صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اسماء گرامی یہ ہیں: عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب، عمیر بن ابی وقاص بن اھیب بن عبد مناف بن زہرہ الزہری جو کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھائی تھے، ذو الشمالین، جن کا نام عمیر بن عبد عمرو بن العاص بن نضلۃ بن عمرو بن خزاعۃ ثم بنی غبشان تھا، عاقل بن بکیر از بنی سعد بن لیث بن کنانہ، حضرت مہجع جو کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب کے آزاد کردہ غلام تھے، صفوان بن بیضاء جو کہ بنی حارث بن فہر سے تھے۔ انصار کے اسماء گرامی یہ ہیں: سعد بن خیثمہ، مبشر بن عبد بن المنذر، یزید بن حارث بن قیس بن فسحم، عمیر بن حمام، رافع بن معلّٰی، حارثہ بن سراقہ، عوف اور معوذ جن کا باپ حارث بن رفاعہ بن سواد اور ماں عفراء تھی۔ (خازن، ج۱، ص۹۳)

فضیلتِ شہداء:

☆......حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس کسی کو بھی فی سبیل اللہ کوئی زخم لگایا گیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کسے زخمی کیا جاتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے خون رنگ تو خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔''

(صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب من یجرح فی سبیل الله، ص٤٦٤)

☆......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ میرے والدِ محترم کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جن کا مثلہ کر دیا گیا تھا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیئے گئے، میں آگے بڑھ کر ان کا چہرہ دیکھنے لگا تو میری قوم نے مجھے منع کیا، اس کے بعد رونے کی آواز سنی گئی تو بتایا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم کیوں روتی ہو جبکہ فرشتے ان پر سایہ کئے ہوئے ہیں۔''

(صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب من یجرح فی سبیل الله، ص٤٦٧)

☆......حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیثِ پاک روایت کرتے ہوئے سنا: ''کوئی شخص ایسا نہیں کہ جنت میں داخل ہو اور اس بات کو پسند کرے کہ دنیا میں لوٹایا جائے اور اس کے لئے زمین پر کوئی دنیاوی نعمت ہو سوائے شہید کے، وہ تمنا کرے گا کہ دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے اور اسے دس مرتبہ قتل کیا جائے، اس لئے کہ وہ مرتبۂ شہادت دیکھ چکا ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب من یجرح فی سبیل الله، ص٤٦٧)

حیاتِ شہداء:

امام حسن سے مروی ہے کہ شہید اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں، ان کی روحوں کو رزق پیش کئے جاتے ہیں یعنی راحت و چین اور فرحت و انبساط پاتے ہیں جیسا کہ آلِ فرعون کی روحوں کو صبح و شام آگ پیش کی جاتی ہے تو وہ دکھ درد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔'' اس روایت

Marfat.com

سے معلوم ہوتا ہے کہ جو افراد اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور مطیع ہوں انہیں برزخی زندگی میں ثواب پہنچتا ہے اور نافرمان عذاب قبور کا شکار ہوتے ہیں۔ پس اگر آپ یہ اعتراض کریں کہ ہم تو انہیں مردہ پاتے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ کے اس فرمانِ عالیشان ﴿بل احیاء﴾ کا مطلب کیا ہوگا اور دوسرا ﴿ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات﴾ میں انہیں مردہ کہنے سے منع فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ﴿ولا تقولوا اموات﴾ کا مطلب یہ ہے کہ جب ان کی موت کو دوسرے افراد کی موت کے مقابل رکھا جائے تو انہیں مردہ نہ کہو بلکہ یہ زندہ ہیں، ان کی روحیں باغوں کی سیر کرتی رہتی ہیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ ''وہ تو سبز پرندوں کے قالب میں جنت میں سیر کرتی ہیں۔'' پس اس اعتبار سے وہ زندہ ہیں اگرچہ روح کے ان کے جسموں سے الگ ہونے کے اعتبار سے وہ مردہ ہیں۔

دوسرا جواب یہ دیا جا سکتا ہے کہ وہ عالم الغیب میں اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اس لئے کہ وہ آخرت کی طرف اپنا رختِ سفر باندھ چکے ہیں اور ہم ان کا مشاہدہ نہیں کر سکتے جس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان بھی دلالت کر رہا ہے ﴿و لکن لا تشعرون﴾ یعنی تم ان کے زندہ ہونے کو نہیں دیکھ سکتے پس جان لو کہ یہ ایک حقیقت ہے اور تمہیں صرف میرے آگاہ کرنے ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ہر ہر اطاعت شعار مسلمان کو ان کی قبور میں نعمتوں سے سرفراز کیا جاتا ہے تو پھر یہاں شہداء کا خصوصی طور پر ذکر کیوں کیا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شہداء کا یہاں خصوصی طور پر تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے کہ انہیں دوسرے عام افراد پر جنتی نعمتوں کے نزول میں فضیلت حاصل ہے (وہ یہ ہیں) کہ شہداء جنتی کھانے پینے کی اشیاء سے لطف اندوز ہوں گے جبکہ دوسرے لوگ ان کے علاوہ دوسری نعمتوں سے سرفراز ہوں گے، اس اعتراض کا یہ جواب بھی دیا جا سکتا ہے کہ شہداء کا خصوصی تذکرہ ان افراد کی اس بات کی تردید میں کیا گیا جو یہ کہا کرتے تھے کہ ''فی سبیل اللہ قتل ہونے والے افراد تو مر چکے ہیں اور ان سے دنیاوی نعمتیں اور لذتیں ختم ہو چکی ہیں۔'' پس اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان عالیشان ﴿بل احیاء﴾ سے خبر دی کہ وہ دائمی نعمتوں میں ہیں (الجمل، ج ۱، ص ۱۸۴، ۱۸۵)

ہم نے جان لیا کہ شہید زندہ ہے اور نعمتیں پاتا ہے۔ جب ایک عام شہید جو کہ بارگاہ الٰہی میں قتل ہوا، اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا وہ زندہ ہے تو پھر حضرات انبیائے کرام جو کہ مخلوق میں سب سے زیادہ مقرب ہوتے ہیں ان کی حیات بعد از ممات کا حال کیا ہوگا؟

جان و مال اور اولاد کی کمی سے مراد:

۵.....حضرت ابن عباس اموال، جان اور پھلوں کی کمی سے آزمانے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اموال کی کمی سے مراد مویشیوں کی ہلاکت، جان کی کمی سے مراد محبوب افراد کا قتل ہو جانا یا مر جانا ہے جبکہ ثمرات کی کمی سے مراد ضروریاتِ زندگی کا ختم ہو جانا ہے۔'' پھل اگرچہ اموال ہی کا ایک حصہ ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کا الگ تذکرہ اس لئے ہے کیونکہ کبھی کبھار یہ قبضے میں نہیں ہوتے۔ اسی آیتِ مبارکہ کی وضاحت کرتے ہوئے امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''خوف سے مراد اللہ تعالیٰ کا خوف ہے جبکہ بھوک سے مراد رمضان المبارک کے روزے ہیں، اموال کی کمی سے مراد زکات و صدقات، جان کی کمی سے مراد امراض اور پھلوں کی کمی سے مراد اولاد کی موت ہے۔'' لفظِ ثمرہ کا اطلاق اولاد پر کرنا مجازی طور پر ہے کیونکہ ثمرہ سے مراد ہر وہ شے ہوتی ہے جس سے نفع و فائدہ ہو جیسا کہ منقول ہے: ''علم کا ثمرہ عمل ہے۔'' امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیثِ پاک ذکر کی ہے کہ

Marfat.com

سرورِ کائنات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ''جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے: ''کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی ہے؟'' تو وہ عرض کرتے ہیں: ''نعم! یعنی جی ہاں۔'' تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''کیا تم نے اس کے دل کا ثمرہ چھین لیا ہے؟'' وہ پھر عرض کرتے ہیں جی ہاں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے: ''میرے بندے نے کیا کہا؟'' وہ بتاتے ہیں کہ اس نے اے پروردگار عالم! تیری تعریف کی اور انا للّٰہ وانا الیہ رجعون پڑھا، پس اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرماتا ہے: ''میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام **بیت الحمد** رکھ دو۔'' (روح المعانی الجزء الثانی، ص ۵۷۵)

صفا و مروہ:

۶.....صفا و مروہ مکہ مکرمہ میں دو پہاڑوں کے نام ہیں جن کے درمیان طواف کے بعد سعی کی جاتی ہے، انہیں صفا و مروہ کا نام دیئے جانے کے بارے میں **نور الایضاح** کے حاشیہ **بذریعۃ النجاح** میں علامہ عبدالرزاق بھترالوی فرماتے ہیں: ''صفا کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس پر حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام تشریف فرما ہوئے تھے اور مروہ پر حضرت بی بی حوا جلوہ فرما ہوئی تھیں یہی وجہ ہے کہ اس پہاڑ کا نام بھی مؤنث ہے۔ (نور الایضاح مع حاشیہ بذریعۃ النجاح، کتاب الحج، حاشیہ نمبر ۷، ص ۱۷۴)

صفا و مروہ کے درمیان سعی کے بارے میں امام برھان الدین ابی الحسن علی بن عبدالجلیل ابی بکر المرغینانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اَلسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَاجِبٌ وَلَیْسَ بِرُکْنٍ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ **اَنَّہٗ رُکْنٌ لِقَوْلِہٖ** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ﴿**اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ عَلَیْکُمُ السَّعْیَ فَاسْعَوْا**﴾ **وَلَنَا قَوْلُہٗ تَعَالٰی** ﴿**فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا**﴾ (ھدایہ، ابواب الاحرام، ج۲، ص۱۸۸)

احناف کے نزدیک صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے نہ کہ رکن، جبکہ امام شافعی کے نزدیک رکن ہے اور وہ اس حدیثِ پاک سے استدلال کرتے ہیں: ''تم پر سعی لازم کر دی گئی ہے۔'' جبکہ ہماری دلیل یہ آیتِ کریمہ ہے: ''تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان چکر لگائے۔''

امام شافعی کے نزدیک صفا و مروہ کے مابین سعی کرنا رکن ہے اور ہمارے نزدیک واجب جیسا کہ مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہو چکا ہے۔ یہاں ہم احناف کے موقف کی وجہ ترجیح بیان کر دیتے ہیں۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ہے کہ ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم صفا اور مروہ کے مابین سعی کرو'' اور یہ فرمان کسی کام کے مباح ہونے کو لازم کرتا ہے اور فرضیت کے منافی بھی ہے۔ ہم رکن سے وجوب کی جانب اس لئے عدول کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک خبر واحد سے کسی چیز کی رکنیت ثابت نہیں ہوتی اور رکنیت دلیل قطعی سے ثابت ہوتی ہے۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الحج، باب الاحرام، ج ۲، ص ۵۱۴، ملخصاً)

شعائر اللہ

۷.....اللہ تعالیٰ نے صفا و مروہ کے مابین سعی کو شعائر اللہ میں سے قرار دیا اس سعی کی اصل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت سیدہ ہاجرہ کے پاس پانی اور زادِ راہ ختم ہو گیا تو ان کا بچے کے لئے پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے

Marfat.com

درمیان چکر لگانا سعی کی اصل ہے، اس لئے کہ جس وقت حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام انہیں یہاں چھوڑ کر گئے تھے وہاں ان کے سوا کوئی انسان نہ تھا جب ان کا توشہ ختم ہوگیا اور اپنے بیٹے کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوا تو وہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے لگیں اور صفا و مروہ کے درمیان اس مقدس جگہ پر چکر لگاتی رہتیں اس وقت وہ از حد بے قرار، خوفزدہ، ششدر اور پریشان تھیں اور نصرتِ خداوندی کی خواستگار تھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مشکل کو آسان فرمایا ان کی اجنبیت ختم ہوئی رنج وغم کی شدت میں کمی آئی اور آپ کے لئے زمزم کا چشمہ جاری فرمایا جو کھانے کا کھانا اور بیماریوں کی شفا ہے، لہذا ان کے درمیان سعی کرنے والے کو چاہئے کہ فقر و ذلت اور قلبی ہدایت، اصلاحِ احوال اور گناہوں کی مغفرت کے لئے اسے سامنے رکھے اور اپنے نقائص وعیوب کی دوری کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرے کہ وہ اسے صراطِ مستقیم پر رکھے اور تازیست اسی پر قائم رہے تاکہ وہ اسے ذنوب ومعاصی کی غلاظت سے نکال کر مقامِ کمال وغفران اور استقامت پر فائز کردے جس طرح حضرت ہاجرہ کے ساتھ کیا تھا۔ (ابن کثیر، ج۱، ص ۲۴۸، ۲۴۹)

حج وعمرہ کی لغوی و شرعی تعریف:

۸.....حج کا لغوی معنی کسی عظمت والی شے کا قصد کرنا ہے جبکہ اس کا شرعی معنی مخصوص لباس میں، مخصوص وقت میں، مخصوص شرائط کے ساتھ بیت اللہ شریف کا قصد کرنا ہے۔ (التعریفات، ص ۷۱)

عمرہ کے لغوی معنی اس جگہ کی زیارت کرنا ہے جس کی محبت پائی جاتی ہے اور شریعت میں قصد مخصوص کو عمرہ کہتے ہیں۔

(المفردات، ص ۳۵۰)

شکر:

۹.....سختی اور مصیبت میں شکر ادا کرنا لازم ہے کیونکہ کفر کی مصیبت کے سوا اور کوئی ایسی مصیبت نہیں ہے جس میں کوئی ایک خوبی موجود نہ ہو لیکن تم اس سے واقف اور آگاہ نہیں ہو حق تعالیٰ تمہاری بھلائی کو خوب جانتا ہے بلکہ ہر بلا پر پانچ طرح کا شکر واجب ہے ایک یہ کہ اس کی مصیبت کا تعلق جسم سے تھا دین سے نہ تھا، کسی شخص نے شیخ عبداللہ بن سہل تستری سے پوچھا کہ چور میرے گھر میں گھس کر تمام مال چرا کر لے گیا انہوں نے فرمایا کہ اگر شیطان تیرے دل کے اندر گھس کر ایمان چرا کر لے جاتا تو کیا کرتا۔

دوسری قسم شکر کی یہ ہے کہ کوئی بیماری اور بلا ایسی نہیں ہے کہ دوسری اس بلا سے بدتر نہ ہو پس اس پر شکر کرو کہ تم بدتر بلا اور مصیبت میں گرفتار نہیں ہوئے جو شخص ہزار مار کے لائق ہو اور سو سے زیادہ اس کو نہ ماریں تو یہ اس کے لئے شکر کا مقام ہے۔ منقول ہے کہ کسی بزرگ کے سر پر ایک شخص نے طشت بھر کر خاک ڈال دی، انہوں نے شکر ادا کیا، لوگوں نے پوچھا کہ شکر کا کون سا موقع ہے تو انہوں نے کہا کہ میں تو اس لائق تھا کہ مجھ پر طشت بھر کر انگارے ڈالے جاتے اور اس کے بجائے راکھ ڈالی گئی تو یہ مقام شکر گذاری کا ہے۔

تیسرے یہ کہ کوئی دنیاوی عذاب ایسا نہیں ہے جس کو آخرت پر موقوف رکھا جائے، آخرت کا عذاب تو اس سے سخت اور بدتر ہوگا، پس اس بات کا شکر بجالائے کہ یہ عذاب دنیا میں ہوا اور دنیا کا عذاب آخرت کی رہائی کا سبب ہے، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کو دنیا میں عذاب دیا جاتا ہے اس کو آخرت میں عذاب نہیں دیں گے، کیونکہ سختی اور بلا گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے، پس جب

Marfat.com

انسان گناہوں سے پاک ہوگیا تو پھراس پر عذاب کیوں ہوگا، طبیب تم کو کڑوی دوا دیتا ہے تمہاری فصد کھولتا ہے اگر چہ ان دونوں سے اذیت ہوتی ہے لیکن شکر کا مقام ہے کہ تم نے اس تھوڑی تکلیف سے بڑی بیماری سے نجات پالی۔

چوتھی قسم یہ ہے کہ جو بلا تم پر آنے والی تھی وہ لوحِ محفوظ میں لکھی تھی وہ آئی اور آ کر ٹل گئی، تب بھی مقامِ شکر ہے، شیخ ابو سعید ابو الخیر گدھے پر سے گر گئے انہوں نے الحمدللہ کہا، لوگوں نے پوچھا کہ شکر کس بات کا ادا کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ گدھے سے اس طرح گرنا ازل میں مقدر ہو چکا تھا اور گدھے پر سے گرنے سے یہ آفت ٹل گئی، پس اس آفت کے گزر جانے پر اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں۔

پانچویں قسم یہ ہے کہ دنیا کی مصیبت دو وجہ سے آخرت کے ثواب کا باعث ہوتی ہے ایک یہ کہ اس مصیبت کا اجر بڑا ہے اور دوسرا باعث یہ کہ سب گناہوں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم نے دنیائے فانی سے ایسا دل لگایا کہ اس کو اپنی بہشت سمجھ لیا اور خداوند تعالیٰ کے حضور میں جانے کو قید خانہ تصور کیا کرتا تھا اور جس کو دنیا میں مصیبت میں گرفتار کرتے ہیں اس کا دل دنیا سے بیزار ہو جاتا ہے اور دنیا اس کے حق میں قید خانہ اور موت نجات بن جاتی ہے اور کوئی بلا ایسی نہیں ہے جس میں حق تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ نہ ہو، حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے دوستوں کی غم خواری ان کو محنت و بلا میں گرفتار کر کے فرماتا ہے جس طرح تم دنیا میں کسی کی خبر گیری اور غم خواری کھانے پینے سے کرتے ہو۔ (ماخوذ از کیمائے سعادت مترجم، ص ۶۹۰)

☆......☆**لتکبروا و عظموا**: اس لئے کہ نماز ام العبادات، مومن کی معراج، اور رب العالمین سے مناجات کا ذریعہ ہے۔

بالعون: معیت کی دو قسمیں ہیں، ایک معیت عام ہے اس سے مراد علم اور قدرت ہے اور یہ ہر ایک کے لئے حلال (یعنی جائز ہو سکتی) ہے، دوسری معیت خاص ہے اس سے مراد مدد اور نصرت ہے، اور یہ مومنین، محسنین اور صابرین کے ساتھ خاص ہے۔

ارواحھم فی حواصل طیور الخ: اس کا بیان ماقبل ذکر ہو چکا ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

تعلمون ماھم فیہ: یعنی شہدائے کرام کی شرف و کرامت اور نعمتیں، مراد اس سے ان حضرات کی بغیر اجسام کے کسی جنس سے محسوس نہ کی جانے والی حیات پر تنبیہ کرنا مراد ہے، اور یہ ایسا امر ہے جس کا کشف اور وحی کے ذریعے ادراک ہو سکتا ہے، اور اسی نظریہ کے اکثر مفسرین قائل ہیں، مزید ماقبل کی ابحاث کا مطالعہ فرمالیں۔

للعدو: اس میں لام زائدہ ہے یا بمعنی من ہے۔

القحط: یہ سبب کی تفسیر ہے، اس لئے کہ قحط بارش کے روک لینے کو کہتے ہیں اور یہ بھوک رہ جانے کا سبب ہے۔

بالجوائح: مصباح میں ہے کہ الجائحۃ سے مراد آفت ہے۔

ای لنختبرنکم: یعنی تمہیں مصیبت پہنچائیں گے جو تمہارے احوال کی خبر دیں گے، المختصر، مزید ماقبل مذکورہ عنوان کے تحت مطالعہ فرمالیں۔

من استرجع: یعنی یوں کہے کہ اناللہ وانا الیہ راجعون، اللہ تعالیٰ اس مصیبت پر صبر کرنے کے سبب سے اجر عطا فرمائے، اور مصباح میں ہے اللہ تعالیٰ قتل اور ضرب کے سبب اجر سے نوازے۔

Marfat.com

انمـا هذا مصـبـاح :یعنی چراغ کا گل ہو جانا تو آسان سی چیز ہے کوئی مصیبت تو نہیں، اور استرجاع تو مصیبت کے وقت پڑھا جاتا ہے۔

الی الصواب: یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھو اور فیصلہ اللہ تعالی کے سپرد کردو۔

اعلام دینه: اس کا ذکر ماقبل مفصل طور پر ہو چکا ہے۔

ای تلبس بالحج او العمرة :یعنی نیت کے ذریعے حج کے ساتھ عمرہ کو بھی ملالے۔

لـمـا کره المسلمون ذلک :یعنی صفاء ومروہ کے مابین سعی کو لوگ ناپسند کرتے تھے اسلئے کہ کافر ان جگہوں کی تعظیم کیا کرتے تھے، کہ کہیں ان (یعنی مسلمانوں) کا فعل کافروں کے فعل کے مشابہ نہ ہو جائے۔

وعلیهما صنمان :ایک کا نام اساف ہمزہ کی کسرہ اور سین کی تخفیف کے ساتھ اور دوسرے کا نام نائلہ تھا، اساف کوہ صفاء پر اور نائلہ کوہ مروۃ پر، اصل میں یہ دو مرد وعورت تھے جنہوں نے کعبۂ معظمہ میں زنا کیا تو اللہ تعالی نے ان کی صورتیں مسخ فرمادیں اور انہیں عبرت بنادیا اور دَور گزر جانے پر لوگ ان کی پوجا پاٹ میں پڑ گئے۔

غیر فرض: سعی کے فرض، واجب یا رکن ہونے کا بیان ہم نے ماقبل کردیا ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

ای عمل مالم یجب علیه: یہ بعض نسخوں میں ہے جب کہ بعض میں یوں ہے کہ ای فعمل، اور بعض میں یوں ہے کہ فعل۔

بـالاثابة علیه :اس جملے سے اس جانب اشارہ ہے کہ اللہ تعالی کے حق میں شاکر کا معنی مجازی ہے یعنی اللہ تعالی طاعت گزاری پر ثواب عطا فرمائے گا، اور اس تعریف میں لوگوں پر احسان کے معاملے میں مبالغہ پایا جاتا ہے، اور لغت میں شاکر سے مراد کسی کو مظہر انعام قرار دینا ہے اور یہ اللہ کے حق میں محال ہے۔

علـیـم بـه: یعنی اللہ تعالی اس بندے کے احوال سے باخبر ہے پس وہ اس کے اجر میں کوئی کمی نہ کرے گا، اور یہ قائم مقام شرط کے جواب کے لئے علت ہے گویا ایسا ہے کہ جو بھلائی کرے اسے اس کا اجر وثواب ملے گا اس لئے کہ اللہ تعالی شاکر علیم کی صفت کا حامل ہے اور اس جواب میں وعدے کے پکے ہونے کی جانب اشارہ ہے۔

ونزل فی الیهود: اس بارے میں شان نزول کا مطالعہ فرمالیں۔

ای هـم مستـحـقـون ذلک الخ: اس جملے میں تکرار کے دور کرنے کی جانب اشارہ ہے اور لعن سے مراد یہ ہے کہ جو بالفعل کسی چیز کے سبب سے حاصل ہو اور یہاں اس سے مراد لعنت کا مستحق ہونا ہے۔ (الجمل، ج ۱، ۱۸۴ وغیرہ)

رکوع نمبر ۴

وَطَلَبُوْا اٰیَةً عَلٰی ذٰلِکَ فَنَزَلَ ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ وَمَا فِیْهِمَا مِنَ الْعَجَائِبِ ﴿وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ﴾ بِالذَّهَابِ وَالْمَجِیْءِ وَالزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ ﴿وَالْفُلْکِ﴾ السُّفُنِ ﴿الَّتِیْ تَجْرِیْ

Marfat.com

فِی الْبَحْرِ﴾ وَلا تَرْسُبُ مُوْقَرَةً ﴿بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ﴾ مِنَ التِّجَارَاتِ وَالْحَمْلِ ﴿وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ﴾ مَطَرٍ ﴿فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ﴾ بِالنَّبَاتِ ﴿ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ یُبْسِهَا ﴿وَبَثَّ﴾ فَرَّقَ وَنَشَرَ بِهٖ ﴿فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ﴾ لِاَنَّهُمْ یَنْمُوْنَ بِالْخَصْبِ الْكَائِنِ عَنْهُ ﴿وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ﴾ تَقْلِیْبِهَا جُنُوْبًا وَّشِمَالاً حَارَّةً وَّبَارِدَةً ﴿وَالسَّحَابِ﴾ الْغَیْمِ ﴿الْمُسَخَّرِ﴾ الْمُذَلَّلِ بِاَمْرِ اللّٰهِ یَسِیْرُ اِلٰی حَیْثُ شَآءَ ﴿بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾ بِلاَ عِلَاقَةٍ ﴿لَاٰیٰتٍ﴾ دَالَّاتٍ عَلٰی وَحْدَانِیَّتِهٖ تَعَالٰی ﴿لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ(١٦٤)﴾ یَتَدَبَّرُوْنَ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ اَیْ غَیْرِهٖ ﴿اَنْدَادًا﴾ اَصْنَامًا ﴿یُّحِبُّوْنَهُمْ﴾ بِالتَّعْظِیْمِ وَالْخُضُوْعِ ﴿كَحُبِّ اللّٰهِ﴾ اَیْ كَحُبِّهِمْ لَهٗ ﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ مِنْ حُبِّهِمْ لِلْاَنْدَادِ لِاَنَّهُمْ لَا یَعْدِلُوْنَ عَنْهُ بِحَالٍ مَّا، وَالْكُفَّارُ یَعْدِلُوْنَ فِی الشِّدَّةِ اِلَی اللّٰهِ . ﴿وَلَوْ یَرٰی﴾ تَبْصُرُ یَا مُحَمَّدُ ﴿الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا﴾ بِاتِّخَاذِ الْاَنْدَادِ ﴿اِذْ یَرَوْنَ﴾ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ یُبْصِرُوْنَ ﴿الْعَذَابَ﴾ لَرَاَیْتَ اَمْرًا عَظِیْمًا، وَاِذْ بِمَعْنٰی اِذَا ﴿اَنَّ﴾ اَیْ لِاَنَّ ﴿الْقُوَّةَ﴾ اَلْقُدْرَةَ وَالْغَلَبَةَ ﴿لِلّٰهِ جَمِیْعًا﴾ حَالٌ ﴿وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ (١٦٥)﴾ وَفِیْ قِرَآءَةٍ یَّرٰی بِالتَّحْتَانِیَةِ وَالْفَاعِلُ فِیْهِ ضَمِیْرُ السَّامِعِ، وَقِیْلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَهِیَ بِمَعْنٰی یَعْلَمُ وَاَنَّ وَمَا بَعْدَهَا سَدَّتْ مَسَدَّ الْمَفْعُوْلَیْنِ وَجَوَابُ لَوْ مَحْذُوْفٌ وَالْمَعْنٰی لَوْ عَلِمُوْا فِی الدُّنْیَا شِدَّةَ عَذَابِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْقُدْرَةَ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَقْتَ مُعَایَنَتِهِمْ لَهٗ وَهُوَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ لَمَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَنْدَادًا ﴿اِذْ﴾ بَدَلٌ مِنْ اِذْ قَبْلَهٗ ﴿تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا﴾ اَیِ الرُّؤَسَآءُ ﴿مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا﴾ اَیْ اَنْكَرُوْا اِضْلَالَهُمْ ﴿وَ﴾ قَدْ ﴿رَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ﴾ عَطْفٌ عَلٰی تَبَرَّاَ ﴿بِهِمُ﴾ عَنْهُمْ ﴿الْاَسْبَابُ (١٦٦)﴾ اَلْوُصَلُ الَّتِیْ كَانَتْ بَیْنَهُمْ فِی الدُّنْیَا مِنَ الْاَرْحَامِ وَالْمَوَدَّةِ ﴿وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً﴾ رَجْعَةً اِلَی الدُّنْیَا ﴿فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ﴾ اَیِ الْمَتْبُوْعِیْنَ ﴿كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا﴾ اَلْیَوْمَ وَلَوْ لِلتَّمَنِّیْ وَنَتَبَرَّاَ جَوَابُهٗ ﴿كَذٰلِكَ﴾ كَمَآ اَرَاهُمْ شِدَّةَ عَذَابِهٖ وَتَبَرُّؤَ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ ﴿یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ﴾ اَلسَّیِّئَةَ ﴿حَسَرٰتٍ﴾ حَالٌ نَدَامَاتٍ ﴿عَلَیْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ(١٦٧)﴾ بَعْدَ دُخُوْلِهَا۔

ترجمہ

(جب کفار نے آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کی دلیل طلب کی تو یہ آیت مبارکہ انّ فی خلق السمٰوٰت والارض ......الخ نازل ہوئی) بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش (اور ان میں موجود عجائبات میں) اور رات ودن کا بدلتے آنا (یعنی ان کے آنے، جانے، گھٹنے، بڑھنے میں نشانیاں ہیں) اور کشتی (فلک بمعنی سفن ہے) کہ دریا میں چلتی ہے (بھاری بوجھ کی وجہ سے نہیں ڈوبتی) لوگوں کے فائدے لے کر (یعنی جو لوگوں کو تجارت اور مال برداری کا فائدہ دیتی ہیں) اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر (یعنی بارش نازل فرما کر) اس سے جلا دیا (یعنی نباتات کے ذریعے) مردہ زمین کو (یعنی اس کے خشک ہو جانے کے بعد) اور

پھیلائے (یعنی متفرق ومنتشر کردیئے) زمین میں ہر قسم کے جانور (کہ وہ اس سرسبز وشاداب زمین میں پلتے بڑھتے ہیں جو بارش کے پانی سے شاداب ہوتی ہے) اور ہواؤں کی گردش ......ا (یعنی انکا بدلنا، انکا شمالاً جنوباً چلنا، سرد وگرم ہونا) اور وہ بادل (سحاب بمعنی غیم ہے) کہ حکم کا باندھا ہے (یعنی باری تعالیٰ کے حکم کا تابعدار ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے چلتا ہے) آسمان وزمین کے بیچ میں (تاحدِ نظر) ضرور نشانیاں ہیں (جو کہ وحدانیتِ باری تعالیٰ پر دلالت کرتی ہیں) ان سب میں عقلمندوں کے لئے (جو غور وفکر کرنے والوں کے لئے) اور کچھ لوگ ہیں جو بناتے ہیں اوروں کو (دون بمعنی غیر ہے) اللہ کا مدِ مقابل ......۲ (یعنی بتوں کو) کہ انہیں محبوب رکھتے ہیں (انکی تعظیم بجالا کر اور انکے سامنے عاجزی کا اظہار کرکے) اللہ کی طرح (یعنی انکی محبت بتوں کیلئے ایسی ہے جیسی وہ اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں) اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں (یعنی کفار جتنی محبت اپنے باطل خداؤں سے کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ محبت مسلمان اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں کیونکہ مسلمان کسی شے کو کسی بھی حال میں اپنے پروردگار عزوجل کے برابر قرار نہیں دیتے جبکہ کفار شدتِ محبت میں اپنے بتوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر قرار دیتے ہیں) اور کاش اب جان لیتے (اے محمد ﷺ یری یا اور تا دونوں کیساتھ ہے) جنہوں نے ظلم کیا (اللہ تعالیٰ کے شریک بنا کر) اس وقت کو جب کہ سامنے آئے گا (یرون کی قرأت معروف ومجہول دونوں طرح ہے یعنی دیکھیں گے) عذاب (تو آپ امرِ عظیم دیکھیں گے، اذ بمعنی اذا ہے) اس لئے (یعنی یہ اس لئے ہے) کہ زور (یعنی قدرت وغلبہ) سارا خدا کو ہے (جمیعًا حال ہے کائنۃ کی ضمیر سے) اور اس لئے کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے (ایک قرأت میں یری ہے یائے تحتانیہ کے ساتھ اور اس کا فاعل سامع کی ضمیر ہے یعنی لو یری السامع اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یری بمعنی یعلم ہے اور الذین موصول صلہ ملکر اسکا فاعل بنے گا۔ انّ اور اس کا مابعد دو مفعولوں کے قائم مقام ہے اور لو کا جواب محذوف ہے، آیتِ مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ ''اگر وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت اس بات کو جان لیتے کہ قدرت صرف اسی ایک اللہ کیلئے ہے یہ بات ان کو قیامت کے دن عذاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگی اور اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو وہ اللہ کے سوا دوسرے شریک نہ بناتے) جب (اذا پنے ماقبل اذ یرون العذاب سے بدل ہے) بیزار ہوں گے پیشوا (یعنی سردار) اپنے پیروؤں سے (یعنی وہ انکو گمراہ کرنے کا انکار کرینگے) اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گی (اسکا عطف تبرّا پر ہے) ان کی (بھم بمعنی عنھم ہے) سب ڈوریں (یعنی رشتے داریاں اور محبتوں کے وہ تعلقات جو ان کے مابین دنیا میں تھے) اور کہیں گے پیرو، کاش ہمیں لوٹ کر جانا ہوتا (یعنی دنیا میں پلٹنا ہوتا) تو ہم ان (پیشواؤں) سے بیزار ہوتے جیسے انہوں نے ہم سے بیزاری ظاہر کی (آج بروزِ قیامت، لو یہاں بیانِ تمنا کیلئے ہے اور فنبترأ اسکا جواب ہے) یونہی (یعنی جیسا کہ ہم نے انکو شدتِ عذاب اور ایک دوسرے سے بیزاری ظاہر کرنا دکھلا دیا) اللہ انہیں دکھائے گا ان کے (برے) کام حسرتیں ہوکر (یہ بمعنی ندامات حال ہے یعنی انکی بداعمالیاں ندامت ہوکر رہ جائینگی) ان پر اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں (داخل ہونے کے بعد)۔

ترکیب

۞ اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ ۞

Marfat.com

ان: حرف مشبہ بالفعل ...... فی: جار ...... خلق: مضاف ...... السموات والارض: مضاف الیہ، ملکر مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ ...... واختلاف: مصدر مضاف ......الیل والنہار: مضاف الیہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف اول۔

﴿وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ﴾

و: عاطفہ ...... الفلک: موصوف ...... التی: موصول ...... تجری: فعل ھی ضمیر ذوالحال ...... فی البحر: ظرف لغو ...... ب: جار ...... ما ینفع الناس: جملہ فعلیہ ہوکر مجرور، ملکر ظرف مستقر ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف ثانی۔

﴿وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ﴾

و: عاطفہ ...... ما: موصولہ ...... انزل اللہ من السماء من ماء: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... ف: عاطفہ ...... احیا بہ الارض بعد موتھا: جملہ فعلیہ معطوف اول ...... وبث فیھا ......الخ: معطوف ثانی، سب ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر بماینفع الناس پر معطوف ہے۔

﴿وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾

و: عاطفہ ...... تصریف الریح: معطوف ثالث ...... والسحاب: موصوف ...... المسخر بین السماء والارض: شبہ جملہ ہوکر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف رابع، خلق السموات معطوف علیہا اپنے معطوفات سے ملکر مجرور، فی جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم۔

﴿لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ﴾

لام: تاکیدیہ ...... ایات: موصوف ...... لقوم یعقلون: ظرف مستقر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر اسم موخر، انّ اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ﴾

و: مستانفہ ...... من الناس: ظرف مستقر خبر مقدم ...... من: موصولہ ...... یتخذ: فعل، ھو ضمیر فاعل ...... من دون اللہ: ظرف لغو ...... اندادا: موصوف ...... یحبونھم کحب اللہ: جملہ فعلیہ ہوکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾

و: عاطفہ ...... الذین امنوا: مبتدا ...... اشد: ممیز ...... حبا: تمیز ...... للہ: متعلق ہے حبا کے، ممیز اپنی تمیز سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ﴾

و: استئنافیہ ...... لو: حرف شرط...... یری: فعل ...... الذین ظلموا: فاعل ...... اذیرون العذاب: ظرف ...... ان القوۃ للّٰہ جمیعا: معطوف علیہ ...... و: حرف عطف ...... ان اللّٰہ شدید العذاب: معطوف، ملکر مفعول، یہ سب ملکر شرط، جواب شرط محذوف لرء یت عجبا ولکان منهم ما لا یدخل تحت الوصف من الندامة والحسرة، شرط اپنے جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ﴾

اذ: مضاف...... تبرّأ: فعل ...... الذین اتبعوا: ذوالحال...... من الذین اتبعوا: ظرف لغو...... و: حالیہ ...... رَاَوُا العذاب: جملہ فعلیہ ہوکر حال، ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر معطوف علیہ ...... وتقطعت بهم الاسباب: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر بدل (اذیرون) سے۔

﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا﴾

و: عاطفہ...... قال: فعل ...... الذین اتبعوا: فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر قول...... لو: للتمنی ...... انّ: حرف مشبہ بالفعل ...... لنا: ظرف مستقر خبر مقدم ...... کرۃ: اسم، جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ...... ف: سببیہ ...... نتبرّا: فعل بافاعل...... منهم: ظرف لغو ...... کما تبرء وا منا: مفعول مطلق، مصدر محذوف کی صفت، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ﴾

کذالک: جارمجرور...... مصدر محذوف الاراء کیلئے صفت، موصوف محذوف صفت سے ملکر مفعول مطلق مقدم...... یریهم: فعل، هم ضمیر مفعول ...... اللّٰہ: فاعل...... اعمالهم: مفعول ثانی...... حسرات علیهم: مرکب توصیفی مفعول ثالث، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ﴾

و: عاطفہ ...... ما: مشابہ بلیس...... هم: اسم...... بخارجین من النار: خبر، ما اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

تشریح وتوضیح و اغراض

ہواؤں کی تبدیلی سے مراد:

1۔۔۔۔ہواؤں میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے بارے میں تنویر المقباس من تفسیرِ ابن عباس میں ہے: ''اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہواؤں کو کبھی دائیں، تو کبھی بائیں، کبھی آگے کی جانب سے تو کبھی پیچھے کی جانب سے بدلتا رہتا ہے اور کبھی یہی ہوائیں عذاب بن کر آتی ہیں تو کبھی رحمت کی گھٹائیں بن کر چھاتی ہیں۔'' (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ۲۸)

Marfat.com

﴿انداد﴾ سے مراد:

۲......انداد سے مراد وہ بت ہیں جو کافروں کے معبود تھے اور جن سے وہ نفع ونقصان کی امیدیں وابستہ رکھتے، ان کی قربت کے حصول کیلئے کوشاں رہتے تھے، پس اس معنی کی بناء پر ان بتوں کو ایک دوسرے کا انداد کہا گیا یا پھر اس کا معنی یہ ہوسکتا ہے کہ وہ بت کافروں کے گمانِ فاسدہ وباطلہ کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے انداد یعنی شریک ہیں۔ (الجمل، ج ۱، ص ۱۹۸)

اس آیتِ کریمہ سے پتہ چلا کہ انداد سے مراد وہ بت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا جائے اور کافر اپنے نفع ونقصان میں بتوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے تھے، صوفیائے کرام نے انداد کی یہ تفسیر فرمائی ہے کہ ''**کل ما کان مشغلا عن اللہ مانعا من امتثال امرہ**'' یعنی ہر وہ چیز جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل اور اس کے احکام کی تعمیل سے روک دے وہ انداد ہیں، خواہ وہ بت ہوں، گمراہ رئیس ہوں مال ودولت ہو فرزند وزن ہوں یا علم وفن، ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ سے دور کرنے والی ہو وہ ند کہلائے گی اور پاش پاش کردینے کے لائق ہے، رسول کریم ﷺ سے محبت وعشق اور عقیدت ہے اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ سے ہمیں جو محبت ہے وہ صرف اسی لئے ہے کہ وہ محبوبانِ خدا ہیں اور محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوا کرتا ہے۔

جو اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے لئے محبت محسوس نہیں کرتا وہ یہ سمجھ لے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے بھی محبت نہیں ہے جیسا کہ بعض مترجمین ومفسرینِ قرآن نے اس آیت مبارکہ کے تحت حضرات انبیاء واولیاء کرام کی محبت کے تقاضوں کو نہ سمجھتے ہوئے غلط تراجم اور تفاسیر کرکے لوگوں کو گمراہ کیا ہے جیسے **تفہیم القرآن** میں **ابو الاعلیٰ مودودی** صاحب نے اس آیتِ مبارکہ کا ترجمہ یہ کیا ہے (کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مدمقابل بناتے ہیں) اور پھر اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''یعنی خدائی کی جو صفات اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں ان میں سے بعض کو دوسروں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور خدا ہونے کی حیثیت سے بندوں پر اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں وہ سب یا ان میں سے بعض حقوق یہ لوگ ان دوسرے بناوٹی معبودوں کو ادا کرتے ہیں مثلاً سلسلۂ اسباب پر حکمرانی، حاجت روائی، مشکل کشائی، فریادرسی، دعائیں سننا اور غیب وشہادت ہر چیز سے واقف ہونا یہ سب اللہ کی مخصوص صفات ہیں اور یہ صرف اللہ ہی کا حق ہے کہ بندے اسی کو مقتدرِ اعلیٰ مانیں اسی کے آگے اعترافِ بندگی میں سر جھکائیں، اسی کی طرف اپنی حاجتوں میں رجوع کریں اسی کو مدد کے لئے پکاریں اسی پر بھروسہ کریں اسی سے امید وابستہ کریں اور اسی سے ظاہر وباطن میں ڈریں اسی طرح مالک الملک ہونے کی حیثیت سے یہ منصب بھی اللہ ہی کا ہے کہ اپنی رعیت کیلئے حلال وحرام کے حدود مقرر کرے ان کے فرائض وحقوق معین کرے، ان کو امر ونہی کے احکام دے اور انہیں یہ بتائے کہ اس کی دی ہوئی قوتوں اور اس کے بخشے ہوئے وسائل کو وہ کس طرح کن کاموں میں کن مقاصد کیلئے استعمال کریں اور یہ صرف اللہ کا حق ہے کہ بندے اس کی حاکمیت تسلیم کریں اس کے حکم کو منبع قانون مانیں اسی کو امر ونہی کا مختار سمجھیں اپنی زندگی کے معاملات میں اس کے فرمان کو فیصلہ کن قرار دیں اور ہدایت ورہنمائی کے لئے اسی کی طرف رجوع کریں جو شخص خدا کی ان صفات میں سے کسی صفت کو بھی کسی دوسرے کی طرف منسوب کرتا ہے اور اس کے ان حقوق میں سے کوئی ایک حق بھی کسی دوسرے کو دیتا ہے وہ دراصل اسے خدا کا مدمقابل اور ہمسر بناتا ہے اور اسی طرح جو شخص یا جو ادارہ ان صفات میں سے کسی

Marfat.com

صفت کا مدعی ہو وہ ان حقوق میں سے کسی حق کا انسانوں سے مقابلہ کرتا ہو وہ بھی دراصل خدا کا مدمقابل اور ہمسر بنتا ہے، خواہ زبان سے خدائی کا دعوی کرے یا نہ کرے۔'' (تفہیم القرآن، ج ۱، ص ۱۳۱)

آیئے مودودی صاحب کی تفسیر کے تناظر میں ہم حضراتِ دیوبند کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب نشر الطیب سے یہ اشعار بطور نمونہ پیش کرتے ہیں:

يَا شَفِيعَ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِىْ — دستگیری کیجئے میرے نبی
اَنْتَ فِى الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِىْ — کشمکش میں، تم ہی ہو میرے نبی
لَيْسَ لِىْ مَلْجَأً سِوَاكَ اَغِثْ — جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
مَسَّنِىَ الضُّرُّ سَيِّدِىْ سَنَدِىْ — فوجِ کلفت مجھ پر آ غالب ہوئی
غَشَّنِىَ الدَّهْرُ يَا ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ — ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف
كُنْ مُغِيْثًا فَاَنْتَ لِىْ مَدَدِىْ — اے میرے مولا خبر لیجئے میری
لَيْسَ لِىْ طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ — کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس
بَيْدَ حُبِّيْكَ فَهُوَ لِىْ عَتَدِىْ — ہے مگر دل میں محبت آپ کی
يَا رَسُوْلَ الْاِلٰهِ بَابُكَ لِىْ — میں ہوں بس اور آپ کا در، یا رسول
مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحَدِىْ — ابرِ غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
جُدْ بِلُقْيَاكَ فِى الْمَنَامِ وَ كُنْ — خواب میں چہرہ دکھا دیجئے مجھے
سَاتِرًا لِلذُّنُوْبِ وَ الْفَنَدِ — اور میرے عیبوں کو کر دیجئے خفی
اَنْتَ عَافٍ اَبَرُّ خَلْقِ اللّٰهِ — درگزر کرنا خطاؤ عیب سے
وَمُقِيْلُ الْعِثَارِ وَ اللَّدَدِ — سب سے بڑھ کر ہے یہ خصلت آپ کی
رَحْمَةً لِلْعِبَادِ قَاطِبَةً — سب خلائق کے لئے رحمت ہیں آپ
بَلْ خُصُوْصًا لِكُلِّ ذِىْ اَوَدِ — خاص کر جو ہیں گناہ گار و غوی
لَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرْبَ طَيْبَتِكُمْ — کاش ہو جاتا مدینے کی میں خاک
فَاَلْتَثِمُ النِّعَالَ ذَاكَ قَدِىْ — نعل بوسی ہوتی کافی آپکی
فَاُصَلِّىْ عَلَيْكَ بِالتَّسْلِيْمِ — آپ پر ہوں رحمتیں بے انتہاء
مُتْحَفًا عِنْدَ حَضْرَةِ الصَّمَدِ — حضرت حق کی طرف سے دائمی

Marfat.com

بِعِدَادِ الرِّمَالِ وَالْاَنْفَاسِ — جس قدر دنیا میں ہیں ریت اور سانس
وَالنَّبَاتِ الْكَثِيْرِ مُنْتَضِدِ — اور بھی ہے جس قدر روئیدگی
وَعَلَى الْاٰلِ كُلِّهِمْ اَبَدًا — اور تمہاری آل پر اصحاب پر
بَالِغًا عِنْدَ مُنْتَهَى الْاَمَدِ — تا بقائے عمر دارِ اخروی

یہ رسالہ مسمی بہ شیم الحبیب شہر بھوپال ماہ ذی الحجہ آخر سال ۱۲۰۹ھ میں تمام ہوا اور اس کا ترجمہ مسمی بہ شم الطیب قصبہ تھانہ بھون ماہ رمضان عشرہ اخیرہ ۱۳۲۸ھ میں تمام ہوا والحمدللہ۔ (نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ، ص۱۹۴، ۱۹۵)

☆......☆وما فیھما من العجائب: یعنی آسمان کے عجائبات میں سے یہ بات کہ بغیر کسی ستون کے کھڑا ہے اور سورج چوتھے آسمان سے زمین والوں کے لئے روشنی لٹا رہا ہے اور مکمل نفع پہنچا رہا ہے اور ستاروں کی روشنی زمین والوں کے لئے راستے کی ہدایت کا سامان کرتی ہے باوجود یہ کہ عرش کے ساتھ قائم ودائم ہیں اور زمین کے عجائبات میں سے یہ کہ پھیلی ہوئی ہے اور اس پر پہاڑوں کے لنگر ڈالے ہوئے ہیں جو اسے ہلنے نہیں دیتے، ان عجائبات کا بیان اللہ تعالیٰ نے ﴿افلم ینظروا الی السماء فوقھم کیف بنیناھا وزیناھا ومالھا من فروج و الارض مددناھا والقینا فیھا رواسی انبتنا فیھا من کل زوج بھیج﴾ میں فرمایا، اور زمین کو آسمان کی بنسبت مفرد ذکر فرمایا اس لئے کہ زمین کی جنس متحد ہے جیسا کہ پانی اور مٹی اور آسمان کی جنس مختلف ہیں۔

بالذھاب و المجیء: اس جملے سے رات اور دن کے اختلاف کی جانب اشارہ ہے، رات کے جملہ عجائبات میں سے یہ بھی ہیں کہ رات ستاروں والی، اندھیری اور لوگوں پر طویل ہوتی ہے نہ کہ دوسروں پر، جب کہ دن لوگوں پر طویل ہوتا ہے دوسروں پر نہیں، المختصر۔

التی تجری فی البحر: اس کا بیان ماقبل ہو چکا۔

ولا ترسب: یعنی کشتی جو دریا میں چلتی ہے، نیچے کی جانب نہیں گرتی۔

یتدبرون: یعنی تفکر کرے اور اللہ ﷻ کی قدرت کے عجائبات میں سوچے تو جان لے گا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اور یہی دلیل اس کی قدرت کے انکشافات پر جمے رہنے اور اپنے ایمان وعقائد کو یقین کا جامہ پہنانے کے لئے کافی ہے، اور جہاں تک مقلد کا سوال ہے تو اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو علماء کے پاس حاضر نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کے پاس بیٹھتے ہیں زمین وآسمان کو نہیں پہچانتے جیسا کہ بہائم نہیں پہچانتے۔

ای الرؤساء: جیسا کہ فرعون اور نمرود اور عبد بن ابی سلول اور حیی بن اخطب وغیرہ۔

ندامات: ندامة کی جمع ہے۔ (صاوی، ج۱، ص۱۲۸ وغیرہ)

الکفار یعدلون فی الشدۃ: یعنی وہ بتوں کی محبت میں اپنی حالت پر جمے ہوئے ہیں۔

یسیر: یعنی ہوا کے ذریعے سے سیر کرتے ہیں۔ (الجمل، ج۱، ص۱۹۷ وغیرہ)

رکوع نمبر ۵

وَنَزَلَ فِيمَنْ حَرَّمَ السَّوَائِبَ وَنَحْوَهَا ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلاً﴾ حَالٌ ﴿طَيِّبًا﴾ صِفَةٌ مُؤَكِّدَةٌ اَوْ مُسْتَلَذًّا ﴿وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ﴾ طُرُقَ ﴿الشَّيْطٰنِ﴾ اَىْ تَزْيِيْنَهُ ﴿اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (١٦٨)﴾ بَيِّنُ الْعَدَاوَةِ ﴿اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ﴾ اَلْاِثْمِ ﴿وَالْفَحْشَآءِ﴾ اَلْقَبِيْحِ شَرْعًا ﴿وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (١٦٩)﴾ مِنْ تَحْرِيْمِ مَا لَمْ يُحَرَّمْ وَغَيْرِهٖ ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ﴾ اَىِ الْكُفَّارِ ﴿اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ مِنَ التَّوْحِيْدِ وَتَحْلِيْلِ الطَّيِّبَاتِ ﴿قَالُوْا﴾ لَا ﴿بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا﴾ وَجَدْنَا ﴿عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا﴾ مِنْ عِبَادَةِ الْاَصْنَامِ وَتَحْرِيْمِ السَّوَائِبِ وَالْبَحَائِرِ، قَالَ تَعَالٰى ﴿اَ﴾ يَتَّبِعُوْنَهُمْ ﴿وَلَوْ كَانَ اٰبَاۤؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا﴾ مِنْ اَمْرِ الدِّيْنِ ﴿وَلَا يَهْتَدُوْنَ (١٧٠)﴾ اِلَى الْحَقِّ، وَالْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ ﴿وَمَثَلُ﴾ صِفَةُ ﴿الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ وَمَنْ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى ﴿كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ﴾ يَصُوْتُ ﴿بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً﴾ اَىْ صَوْتًا لَا يُفْهَمُ مَعْنَاهُ اَىْ هُمْ فِىْ سِمَاعِ الْمَوْعِظَةِ وَعَدَمِ تَدَبُّرِهَا كَالْبَهَائِمِ تَسْمَعُ صَوْتَ رَاعِيْهَا وَلَا تَفْهَمُهُ، هُمْ ﴿صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ (١٧١)﴾ الْمَوْعِظَةَ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ﴾ حَلَالَاتِ ﴿مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ﴾ عَلٰى مَآ اُحِلَّ لَكُمْ ﴿اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (١٧٢)﴾ ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ﴾ اَىْ اَكْلَهَا اِذِ الْكَلَامُ فِيْهِ وَكَذَا مَا بَعْدَهَا وَهِىَ مَا لَمْ يُزَكَّ شَرْعًا، وَاُلْحِقَ بِهَا بِالسُّنَّةِ مَا اُبِيْنَ مِنْ حَىٍّ وَخُصَّ مِنْهَا السَّمَكُ وَالْجَرَادُ ﴿وَالدَّمَ﴾ اَىِ الْمَسْفُوْحَ كَمَا فِى الْاَنْعَامِ، ﴿وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ﴾ خُصَّ اللَّحْمُ لِاَنَّهٗ مُعْظَمُ الْمَقْصُوْدِ وَغَيْرُهٗ تَبَعٌ لَّهٗ ﴿وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ اَىْ ذُبِحَ عَلَى اسْمِ غَيْرِهٖ تَعَالٰى وَالْاِهْلَالُ رَفْعُ الصَّوْتِ وَكَانُوْا يَرْفَعُوْنَهٗ عِنْدَ الذَّبْحِ لِاٰلِهَتِهِمْ ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ﴾ اَىْ اَلْجَاَتْهُ الضَّرُوْرَةُ اِلٰى اَكْلِ شَىْءٍ مِّمَّا ذُكِرَ فَاَكَلَهٗ ﴿غَيْرَ بَاغٍ﴾ خَارِجٍ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ﴿وَّلَا عَادٍ﴾ مُتَعَدٍّ عَلَيْهِمْ بِقَطْعِ الطَّرِيْقِ ﴿فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ فِىْ اَكْلِهٖ ﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ﴾ لِاَوْلِيَآئِهٖ ﴿رَّحِيْمٌ (١٧٣)﴾ بِاَهْلِ طَاعَتِهٖ حَيْثُ وَسَّعَ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ، وَخَرَجَ الْبَاغِىُّ وَالْعَادِىُّ وَيَلْحَقُ بِهِمَا كُلُّ عَاصٍ بِسَفَرِهٖ كَالْاٰبِقِ وَالْمَكَّاسِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ اَكْلُ شَىْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ مَا لَمْ يَتُوْبُوْا وَعَلَيْهِ الشَّافِعِىُّ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ﴾ الْمُشْتَمِلِ عَلٰى نَعْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهُمُ الْيَهُوْدُ ﴿وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ مِّنَ الدُّنْيَا يَاْخُذُوْنَهٗ بَدَلَهٗ مِنْ سُفْلَتِهِمْ فَلَا يُظْهِرُوْنَهٗ خَوْفَ فَوْتِهٖ عَلَيْهِمْ ﴿اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ﴾ لِاَنَّهَا مَآلُهٗ ﴿وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ غَضَبًا عَلَيْهِمْ ﴿وَلَا يُزَكِّيْهِمْ﴾ يُطَهِّرُهُمْ مِنْ دَنَسِ الذُّنُوْبِ ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (١٧٤)﴾ مُؤْلِمٌ هُوَ النَّارُ ﴿اُولٰٓئِكَ

Marfat.com

الَّـذِيْـنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى﴾ اَخَذُوْهَا بَدْلَهُ فِي الدُّنيَا ﴿وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ﴾ الْمُعَدَّةِ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
لَوْ لَمْ يَكْتُمُوْا ﴿فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ(۱۷۵)﴾ اَیْ مَآ اَشَدَّ صَبْرُهُمْ، وَهُوَ تَعْجِيْبٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اِرْتِكَابِهِمْ
مُوْجِبَاتِهَا مِنْ غَيْرِ مُبَالَاةٍ وَّاِلَّا فَاَیُّ صَبْرٍ لَّهُمْ ﴿ذٰلِكَ﴾ الَّذِیْ ذُكِرَ مِنْ اَكْلِهِمُ النَّارَ وَمَا بَعْدَهَا ﴿بِاَنَّ﴾
بِسَبَبِ اَنَّ ﴿اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ﴾ مُتَعَلِّقٌ بِنَزَّلَ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ حَيْثُ اٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ
بِكَتْمِهٖ ﴿وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ﴾ بِذٰلِكَ وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَقِيْلَ الْمُشْرِكُوْنَ فِي الْقُرْاٰنِ حَيْثُ قَالَ
بَعْضُهُمْ شِعْرٌ وَّبَعْضُهُمْ سِحْرٌ وَّبَعْضُهُمْ كَهَانَةٌ ﴿لَفِيْ شِقَاقٍ﴾ خِلَافٍ ﴿بَعِيْدٍ(۱۷۶)﴾ عَنِ الْحَقِّ۔

ترجمہ

(یہ آیتِ مبارکہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے سوائب وغیرہ جیسے جانوروں کو حرام قرار دے رکھا تھا) اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال (حللا، حال ہے) پاکیزہ ہے (طیبا صفت موکدہ ہے حللا کی بمعنی مستلذ، یعنی ایسی چیز جس سے لوگ لذت حاصل کرتے ہوں) اور قدم پر قدم نہ رکھو (رستے پر نہ چلو، خطوات بمعنی طرق ہے) شیطان کے (یعنی اسکے مزین کردہ راستوں اور وسوسوں کی پیروی نہ کرو) بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (اس کی عداوت ظاہر ہے) وہ تو تمہیں یہی بدی (یعنی گناہ کا) حکم دے گا اور بے حیائی کا......۱...... (یعنی شرعاً قبیح امور کا) اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں (یعنی تم اس شئے کو حرام قرار دیدو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام نہ کیا ہو وغیرہ وغیرہ) اور جب ان (کافروں سے) کہا جائے اللہ کے اتارے پر چلو (یعنی توحید اور پاکیزہ حلال اشیاء کی پیروی کرو) تو کہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر ہم نے پایا (الفینا بمعنی وجدنا ہے) اپنے باپ دادا کو (یعنی بتوں کی عبادت کرنا اور سوائب و بحائر کو حرام قرار دینا، پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) کیا (وہ پیروی کرتے ہیں ان) باپ دادوں کی اگرچہ انہیں کچھ عقل نہ ہو (دین کے معاملے میں) اور نہ ہدایت رکھتے ہوں (حق کی طرف، اولو میں ھمزہ انکاری ہے)۔

اور کہاوت (صفت) کافروں کی (اور انہیں ہدایت کی طرف بلانے والے کی) اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو (ینعق بمعنی یموت ہے) کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے (یعنی کفار کیلئے یہ آواز ایسی ہے کہ جس کا مفہوم سمجھا نہیں جا سکتا اور مراد اس سے نصیحت کی آواز ہے، کفار کا نصیحت کی بات سننا اور پھر اسے نہ سمجھنا ایسا ہے جیسا کہ چوپائے، کیونکہ چوپایا چرواہے کی آواز سنتا تو ہے لیکن سمجھ نہیں پاتا) بہرے، گونگے، اندھے تو وہ سمجھتے نہیں ہیں......۲...... (نصیحت کو) اے ایمان والو! کھاؤ ستھری (طیبات بمعنی حلالات ہے) چیزیں ہماری دی ہوئی......۳......اور اللہ کا احسان مانو (اس پر جو تمہارے لئے حلال ہوا) اگر تم اسی کو پوجتے ہو اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار (مراد کھانا ہے کیونکہ کلام کھانے کے بارے میں ہے اور یونہی ان کے مابعد مذکور اشیاء کو کھانا بھی حرام کیا گیا ہے، مردہ وہ جانور ہوتا ہے جسے شرعی طریقے کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو زندہ جانور کا جسم کا جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ بھی بسبب حدیث مردار کے ساتھ ملحق ہے مردار جانوروں میں سے مچھلی اور ٹڈی کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے) اور خون (بہنے والا، جیسا کہ سورۂ انعام میں ہے) اور سُور کا گوشت (گوشت کا خاص طور پر تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ کسی بھی جانور سے حاصل ہونے والا بڑا مقصود اس کا

Marfat.com

گوشت ہی ہوتا ہے اور اسکے دیگر اعضاء تو گوشت کے تابع ہوتے ہیں) اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا......ہو......(یعنی جس جانور کو غیر خدا کا نام لیکر ذبح کیا گیا ہو، اھلال کا لغوی معنی آواز بلند کرنا ہے، کفار جانور ذبح کرتے وقت اپنے خداؤں کا نام بلند آواز سے لیا کرتے تھے) تو جو ناچار ہو (یعنی جسے ضرورت مذکورہ حرام اشیاء میں سے کسی چیز کے کھانے پر مجبور کردے تو وہ کھالے) نہ یوں کہ خواہش سے کھائے (یعنی اس کا مقصود مسلمانوں کے طریقے سے ہی خارج ہونا نہ ہو) اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے (یعنی لوٹ مار کر کے ان پر زیادتی نہ کرے) تو اس پر گناہ نہیں (مردار کے کھانے میں) بیشک اللہ بخشنے والا (ہے اپنے دوستوں کو) مہربان ہے (اپنے فرمانبرداروں پر کہ انہیں حالتِ اضطرار میں ان حرام اشیاء کے کھانے کی رخصت عطا فرمائی، باغی اور عادی کو اس رخصت سے خارج قرار دیا اور گناہ کیلئے سفر کرنے والے ہر شخص کو بھی ان دونوں کے ساتھ ملحق کردیا جیسا کہ بھاگ جانے والا غلام اور بھتہ وصول کرنے والا شخص، ان لوگوں کیلئے حالت اضطرار میں بھی ان چیزوں میں سے کسی کا کھانا حلال نہیں ہے جب تک کہ اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرلیں، یہی امام شافعی کا مذہب ہے) وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری کتاب (جو نبی پاک ﷺ کی نعت پر مشتمل ہے، ان سے مراد یہودی ہیں) اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں (دنیا کی، جسے وہ اس چھپانے کے عوض اپنے ادنی درجہ کے لوگوں سے لیتے ہیں یہ لوگ دنیاوی مال کے فوت ہوجانے کے ڈر سے حضور ﷺ کے اوصاف کو ظاہر نہیں کرتے تھے) وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں (اس لئے کہ وہ آگ ہی انکا مال ہے) اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا (ان سے ناراضگی کی وجہ سے) اور نہ انہیں ستھرا کرے (گا گناہوں کے میل کچیل سے) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (الیم بمعنی مؤلم ہے، اس سے مراد عذابِ نار ہے) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی (یعنی دنیا میں ہدایت کے بدلے گمراہی کو لیا) اور بخشش کے بدلے عذاب (اس سے مراد وہ بخشش ہے جو کتمانِ حق نہ کرنے کی صورت میں آخرت میں انکے لئے تیار تھی) تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار ہے (یعنی وہ آگ کتنی دیر تک برداشت کرسکیں گے، یہ بات مؤمنین کو تعجب دلانے کیلئے فرمائی گئی ہے کہ انہوں نے آخرت کی بربادی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کاموں کا ارتکاب کرڈالا جو جہنم لازم کرنے والے ہیں، ورنہ تو جہنم کی آگ پر صبر کس سے ہوسکے گا) یہ (مذکورہ باتیں یعنی آگ پر صبر کرنے اور اسکے بعد کا بیان) اسلئے ہے کہ (یہاں انّ سے پہلے ب سببیہ ہے) اللہ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری (بالحق، نزل کے متعلق ہے، پس یہود نے اس میں اختلاف کیا کہ بعض پر ایمان لائے اور بعض کو چھپا کر کفر کیا) اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے کہ بعض پر ایمان لائے اور بعض کے ساتھ کفر کرنے والے (یہودی ہیں، ایک قول کے مطابق اس سے مراد مشرکین ہیں، انہوں نے اس میں اس طرح اختلاف کیا کہ ان میں سے بعض نے قرآن کو شعر کہا، بعض نے سحر اور بعض نے کہانت) وہ ضرور جھگڑالو ہیں (شقاق بمعنی اختلاف ہیں) پرلے سرے کے (یعنی اس خنلاف میں پڑے ہیں جو حق سے دور ہے)

ترکیب

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ﱪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ﴾

Marfat.com

یایھا الناس: جملہ فعلیہ ندائیہ، کلوا: فعل، واوضمیر فاعل، مما فی الارض: ظرف لغو، حلالا طیبا: مفعول، ملکر معطوف علیہ، و: عاطفہ، لاتتبعوا: فعل نہی وفاعل، خطوات الشیطن: مفعول، ملکر معطوف، ملکر مقصود بالنداء۔

﴿اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ﴾

انّ: حرف مشبہ بالفعل ...... ہ: ضمیر اسم ...... لکم: حال مقدم ...... عدو مبین: ذوالحال مؤخر، جو اپنے حال سے ملکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

انما: انّ حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ، یامر: فعل، ہوضمیر فاعل، کم: ضمیر مفعول، ب: جار ...... السوء: معطوف علیہ، و الفحشاء: معطوف اول، و: عاطفہ، انْ: مصدریہ، تقولوا: فعل، واوضمیر فاعل، علی اللہ: ظرف لغو، مالا تعلمون: مفعول، ملکر معطوف ثانی، ملکر مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِـعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا﴾

و: مستانفہ ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط متعلق بقالوا ...... قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ: شرط ...... قالوا: فعل بافاعل ...... بل: للعطف .... نتبع ما الفینا علیہ اباء نا: جملہ فعلیہ ہوکر مقدر جملہ فعلیہ لانتبع ماانزل اللہ بل نتبع پر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ﴾

ھمزہ: استفہامیہ ...... و: حالیہ ...... لو: حرف شرط ...... (اس جیسی ترکیبوں میں لو جواب کا محتاج نہیں ہوتا کیونکہ مقصود ان آیات سے تعمیم احوال ہے) کان: فعل ناقص ...... اباء ھم: اسم ...... لا یعقلون شیئا: معطوف علیہ ...... و: حرف عطف ...... لا یھتدون: معطوف، ملکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قالوا کی واوضمیر سے حال۔

﴿وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً﴾

و: مستانفہ ...... مثل: مضاف ...... الذین کفروا: مضاف الیہ، مرکب اضافی ہوکر مبتدا ...... ک: جار ...... مثل الذی ینعق ......الخ: مجرور، جار مجرور ملکر ظرف مستقر، کائن شبہ فعل ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ﴾

ھم: مبتدا محذوف راجع بسوئے کفار ...... صم: خبر اول ...... بکم: خبر ثانی ...... عمی: خبر ثالث، مبتدا اپنی تمام خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ ...... ف: عاطفہ ......ھم: مبتدا ...... لایعقلون: فعل بافاعل، ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾

یایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... کلوا: فعل، واوضمیر فاعل ...... من طیبت مارزقنکم: متعلق بمحذوف صفت

Marfat.com

مفعول محذوف اکلا کیلئے، سب ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... اشکروا للہ: جملہ فعلیہ معطوف، جو اپنے معطوف علیہ سے ملکر مقصود بالنداء ...... ان: شرطیہ ...... کنتم ایاہ تعبدون: جملہ فعلیہ شرط، جواب مقدر فاشکروا، شرط جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾

انما: انّ حرف مشبہ بالفعل ما کافہ ...... حرَّم: فعل با فاعل ...... علیکم: ظرف لغو ...... المیتۃ: معطوف علیہ ...... والدم: معطوف اول ...... ولحم الخنزیر: معطوف ثانی ...... وما اھل بہ لغیر اللّٰہ: معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾

ف: فصیحیہ ...... من: مبتدا ...... اضطر: فعل، ھو ضمیر ذوالحال ...... غیر: مضاف ...... باغ: معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... لا: زائدہ ...... عاد: معطوف، ملکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... لا اثم علیہ: جملہ اسمیہ جواب شرط، جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

انّ: حرف مشبہ بالفعل ...... اللّٰہ: اسم ...... غفور: خبر اول ...... رحیم: خبر ثانی ...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾

انّ: حرف مشبہ بالفعل ...... الذین: اسم موصول ...... یکتمون: فعل، واو ضمیر فاعل ...... ما انزل اللّٰہ من الکتاب: مفعول، فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... یشترون: فعل، واو ضمیر فاعل ...... بہ: ظرف لغو ...... ثمنا قلیلا: مفعول، سب ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر اسم۔

﴿اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

اولئک: مبتدا ...... ما یاکلون فی بطونھم الا النار: معطوف علیہ ...... ولا یکلمھم اللّٰہ یوم القیمۃ: معطوف اول ...... ولا یزکیھم: معطوف ثانی ...... ولھم عذاب الیم: معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر انّ کی خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴾

اولئک: مبتدا ...... الذین: اسم موصول ...... اشتروا: فعل با فاعل ...... الضللۃ بالھدی: معطوف علیہ ...... و: حرف عطف ...... العذاب بالمغفرۃ: معطوف، جو اپنے معطوف علیہ سے ملکر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر خبر، جو مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ ...... ف: فصیحیہ ...... ما: مبتدا ...... اصبرھم علی النار: جملہ فعلیہ خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ﴾

Marfat.com

ذلک: مبتدا ...... ب: جار ...... انّ: حرف مشبہ بالفعل ...... نزل: فعل،ھو ضمیر فاعل ...... الکتاب: ذوالحال...... بالحق: ظرف مستقر حال، ذوالحال حال ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مجرور......ب: جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْکِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ﴾

و: عاطفہ ...... انّ: حرف مشبہ بالفعل ...... الذین: موصول، اختلفوا فی الکتب: جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر اسم......لفی شقاق بعید: ظرف مستقر موجود کے متعلق ہوکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......ان الذین یکتمون ......☆ یہود کے علماء و رؤساء جو امید رکھتے تھے کہ نبی آخر الزماں ﷺ ان میں سے مبعوث ہونگے، جب انھوں نے دیکھا کہ سید عالم ﷺ دوسری قوم میں سے مبعوث فرمائے گئے تو انھیں یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ توریت وانجیل میں حضور ﷺ کے اوصاف دیکھ کر آپکی فرمانبرداری کی طرف جھک پڑینگے اور انکے نذرانے، ہدیہ، تحفے، تحائف سب بند ہوجائینگے؛ حکومت جاتی رہی گی؛ اس خیال سے انھیں حسد پیدا ہوا اور توریت وانجیل میں جو حضور ﷺ کی نعت وصفات اور آپکے وقتِ نبوت کا بیان تھا انھوں نے اسکو چھپایا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

☆......وان الذین اختلفوا فی الکتب ......☆ یہ آیتِ مبارکہ یہود کے بارے میں نازل ہوئی کہ انھوں نے توریت میں اختلاف کیا؛ بعض نے اسکو حق کہا اور بعض نے باطل اور بعض نے غلط تاویلیں کیں؛ بعض نے تحریفیں کیں، ایک قول یہ ہے یہ آیتِ مبارکہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی اس صورت میں کتاب سے قرآن مراد ہے اور انکا اختلاف یہ ہے بعض ان میں سے اسکو شعر کہتے تھے، بعض سحر، بعض کہانت۔

تشریح وتوضیح واغراض

﴿الفرق بین السوء و الفحشاء﴾

۱......سوء سے مراد ہر قبیح شے ہے جبکہ فحشاء سے مراد قبیح شے پر عزم کرتے ہوئے حد سے تجاوز کر جانا ہے، یہ بھی منقول ہے کہ سوء سے مراد وہ فعل ہے جس کے مرتکب پر کوئی حد نہ ہو جبکہ فحشاء سے مراد وہ برا فعل ہے جس کے مرتکب پر کوئی حد ہو۔

(مدارک، ج ۱، ص ۱۵۰)

﴿صم بکم عمی﴾ سے مراد:

۲......کفار کی جماعت حق بات سننے سے بہری، حق کہنے سے گونگی اور صراطِ مستقیم پر چلنے سے اندھی ہے، ان میں کسی چیز کو سمجھنے کیلئے عقل ہے نہ شعور جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿و الذین کذبوا بایتنا صم و بکم فی ......﴾ (ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۴)

Marfat.com

طیب رزق سے مراد:

۳......طیبات سے مراد ہر حلال شے جبکہ رزق سے مراد ہر وہ نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی خواہ وہ کھیت ہوں یا جانور۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ۲۹)

﴿وما اهل به لغير الله﴾ سے مراد:

۴......اس آیتِ مبارکہ سے مفسرینِ کرام نے کیا مراد لی ہے؟ پہلے ہم ان مفسرینِ کرام علیہم الرحمۃ کی عبارتیں اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کئے دیتے ہیں جن کا ثقہ ہونا مخالفین کو بھی تسلیم ہے پھر ان حضرات کا بھی ذکر کریں گے جو اس آیت کا غلط ترجمہ کر کے امتِ مسلمہ کو زبردستی کافر، مشرک اور بدعتی بنانے کے درپے ہیں:

☆......﴿ما ذبح لغير اسم الله عمدا للاصنام﴾ یعنی وہ جانور جس پر جان بوجھ کر اللہ عزوجل کے نام کی بجائے ذبح کرتے ہوئے بتوں کا نام لیا جائے حرام ہے۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ۲۹)

☆......﴿وما ذبح للأصنام والطواغيت﴾ یعنی وہ جانور جو بتوں اور شیطانوں کے نام لے کر ذبح کیا جائے۔ (خازن، ج۱، ص ۱۰۲)

☆......﴿ذبح للأصنام فذكر عليه غير اسم الله، وأصل الإهلال رفع الصوت أي رفع به الصوت للصنم، وذلك قول أهل الجاهلية باسم اللات والعزى﴾ یعنی وہ جانور جو اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا بتوں کا نام لے کر انہیں کے لئے ذبح کیا جائے، اھلال کے معنی آواز بلند کرنا ہیں یعنی بوقتِ ذبح بتوں کا نام بلند آواز سے لیا جائے، زمانۂ جاہلیت میں جانوروں کو ذبح کرتے وقت کہا جاتا "باسم اللات والعزى" (تفسیرِ نسفی، ج ۱، ص ۱۵۱)

ہم نے طوالت سے بچتے ہوئے محض چند حوالے ذکر کئے ہیں البتہ یہی مفہوم دیگر مفسرین کرام علیہم الرحمۃ مثلاً ابنِ کثیر، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، امام طبری، امام رازی وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے۔ یہ مفسرینِ کرام علیہم الرحمٰن تو وہ ہیں جن کے کندھوں پر اسلام کی بنیاد ہے، اگر یہ تمام کسی مسئلہ میں صراحت فرما دیں اور سب کی آراء کسی مسئلہ میں ایک ہی ہو تو وہ قطعیت و یقین کا فائدہ دینے والی ہے لہٰذا اس سے انکار کرنا آسان نہیں ہے۔ آج کل کے بعض نام نہاد اپنے تئیں دین کے علمبردار و مفسرین نے اس آیتِ مبارکہ کا ترجمہ غلط کیا اور امتِ مسلمہ کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، ایسی چند ایک مثالیں حسبِ ذیل ہیں:

☆......مولانا اشرف علی تھانوی نے اس آیتِ مبارکہ کا ترجمہ یوں کیا ہے: ﴿اور ایسے جانور کو جو (بقصد تقرب) غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو﴾ جبکہ اس کے حاشیہ میں لکھا ہے: ﴿جس جانور کو غیر اللہ سے نامزد اس نیت سے کر دیا ہو کہ وہ ہم سے خوش ہوں گے اور ہماری کاروائی کر دیں گے وہ حرام ہو جاتا ہے اگرچہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیا ہو﴾ (البقرۃ:۱۷۳، ص ۳۲)

☆......مولانا مودودی صاحب نے تفہیم القرآن میں لکھا ہے: ﴿اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو﴾ اس کی تفسیر میں رقم طراز ہیں: ﴿اس کا اطلاق اس جانور کے گوشت پر بھی ہوتا ہے جسے خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور

Marfat.com

اس کھانے پر بھی ہوتا ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر بطورِ نذر کے پکایا جائے، حقیقت یہ ہے کہ جانور ہو یا غلہ یا اور کوئی کھانے کی چیز دراصل اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اللہ ہی نے وہ چیز ہم کو عطا کی ہے، لہٰذا اعتراف نعمت یا صدقہ یا نذرونیاز کے طور پر اگر کسی کا نام ان چیزوں پر لیا جاسکتا ہے تو وہ صرف اللہ ہی کا نام ہے اس کے سوا کسی دوسرے کا نام لینا یہ معنی رکھتا ہے کہ ہم خدا کے بجائے یا خدا کے ساتھ اس کی بالاتری بھی تسلیم کررہے ہیں اور اس کو بھی منعم سمجھتے ہیں۔ (تفہیم القرآن، ج ۱، ۱۳۵)

مذکورہ بالا تفاسیر کی روشنی میں ایک منصف مزاج شخص اس نتیجے پر بخوبی پہنچ سکتا ہے کہ چند حضرات نے ترجمہ کرتے ہوئے دیانت داری سے کام نہیں لیا حالانکہ بوقتِ ذبح غیر اللہ کا نام پکارنا اور کسی جانور ہی کو غیر اللہ کے نام پر نامزد کردینا دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے اور یہ کہنا کہ ایسی کوئی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو چاہے وہ گوشت ہو یا کوئی دوسری چیز، چاہے وہ نذرونیاز ہو یا کوئی دوسری چیز سب حرام ہیں حالانکہ یہ قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ کی نصوص قطعیہ کے خلاف ہے اس لئے کہ جب حلال وحرام واضح ہو چکا جس کی وضاحت فرماتے ہوئے بخاری شریف کی اس حدیثِ پاک میں آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''الحلال بین و الحرام بین ''پس چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر حلال اور پاک شے کے کھانے کا حکم دیا ہے تو پھر کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اپنی مرضی سے احکام اللہ میں ترمیم کرے۔

☆......☆ **ای مستلذاً**: یعنی جو مؤمن کے نفس کے لئے لذت فراہم کرنے کا باعث بنے اور جو اس کے علاوہ ہو وہ حرام ہے اور یہ ایک نسخہ میں ہے اور دوسرے نسخہ میں او مستلذاً ہے، اس صورت میں طیباً صفت مخصصہ ہوگی اسلئے کہ بعض حلال چیزیں وہ ہیں جو کہ لذت کا باعث نہیں ہوتیں جیسا کہ صبر کرنا اور کڑوا پانی یا دوا پینا، اور بعض لذت کا باعث ہوتے ہیں جیسا کہ گھی اور شہد، حاصل کلام یہ ہے کہ اگر لذت شرعی مراد لی جائے تو حلالاً کے ماسوا حرام ہوگا اس صورت میں طیبــــــــاً صفت مؤکدہ ہوگا اور مناسبت پہلے نسخہ ای مستلذاً سے ہوگی اور اگر لذت طبعی مراد لی جائے کہ جس کی جانب طبیعت اچھا محسوس نہ کرے تو صفت مخصصہ مراد ہوگی اور دوسرے نسخہ یعنی او مستلذاً سے مناسبت پائی جائے گی۔

بین العداوۃ: یعنی صالحین سے عداوت مراد ہوگی، اور صالحین کے علاوہ کسی اور کے ساتھ میل جول اور مصاحبت کی وجہ سے عداوت ظاہر نہ ہوگی، اور وہ ہر اس گھر کے قریب ہوگا جس میں نور معرفت پایا جاتا ہو اسلئے کہ ہر اذیت کے ماسوا اس کے لئے بیان کردیا گیا ہے۔

من تحریم مالم یحرم: جیسا کہ بحائر، سائبہ، وصیلۃ اور حام۔

وغیرہ: یعنی اللہ کے سوا بتوں کو معبود بنانا۔

من التوحید: یعنی اللہ کے سوا ان بتوں کی عبادت نہ کرو اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی کو شریک کرو۔

وتحلیل الطیبات: یعنی بحائر، سوائب، وصیلہ اور حام کو یکے بعد دیگرے بیان کردیا گیا ہے، پس توحید کا بیان اللہ کے فرمان ﴿من یتخذ من دون الله انداداً﴾ کی جانب راجع ہے اور تحلیل الطیبات کا بیان اللہ کے فرمان ﴿یا ایھا الناس کلوا مما فی

Marfat.com

الارض حلالاً طیباً﴾ کی جانب راجع ہے۔

ومن یدعوھم : جیسا کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام، یہاں داعی یعنی اللہ کی جانب بلانے والے کو حذف کر دیا گیا ہے اور جس تک دعوت پہنچائی جارہی ہے اس پر ﴿کمثل الذی ینعق﴾ کے ذریعے دلالت کی گئی ہے، معنی یہ ہے کہ کافروں کی مثال ایسی ہے کہ گویا یہ نصیحت اور آیات قرآنیہ و براہین قطعیہ کو سنتے جانتے ہی نہیں، اور داعی کی مثال کس بات سے دی جائے کہ داعی تو حضرات انبیائے کرام ہیں جو کہ نصیحت اور آیات کی تکرار کرتے رہتے ہیں، جیسا کہ ایک چرواہا کہ اپنے جانوروں کو صحیح راستے کی جانب گامزن کررہا ہو اور جانور نہ تو اس کی آواز سنیں، نہ سمجھیں اور نہ ہی ان میں عقل ہو، بلکہ وہ صرف مار ہی کو سمجھتے ہوں یہی ان کافروں کا حال ہے کہ دنیا میں ان کی مار قتل وغارت گری ہے اور آخرت میں عذاب نار کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

حلالات: یعنی پاکیزہ رزق سے متعلق ہم ماقبل کلام کر چکے ہیں وہیں مطالعہ فرمالیں۔

وھو ما لم یذک شرعاً : یعنی وہ جانور جن پر (ذبح وغیرہ کے حوالے سے) عمل درآمد ہی نہ ہوتا ہو جیسا کہ خچر اور گدھا یا وہ جانور جن پر عمل درآمد ہوتا ہو مگر انہیں شرعی طور پر ذبح نہ کیا گیا ہو جیسا کہ بالاجماع چوپائے شامل ہیں، اور امام شافعی کے نزدیک گھوڑے بھی اس میں داخل ہیں۔

وخص منھا السمک والجراد: اس کا بیان ہم دیگر کئی مواقع پر کر چکے ہیں خصوصاً سورۃ المائدۃ کے تحت ملاحظہ فرمالیں۔

وغیرہ تبع لہ: امام مالک کے نزدیک خنزیر کے بال کو اوڑھا بھی جاسکتا ہے اور ان سے نفع بھی اٹھا سکتے ہیں (امام اعظم کا بھی یہی نظریہ ہے کہ ضرورت کے تحت نفع اٹھایا جاسکتا ہے، مظہری)۔

وعلیہ الشافعی :امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ حالت سفر میں گناہ گار جب تک اپنے گناہوں کی توبہ نہ کرلے اس وقت تک مراد حالت اضطرار میں بھی نہیں کھاسکتا اور امام مالک و امام اعظم کے نزدیک توبہ کے بغیر بھی حالت اضطرار میں مردار کھا سکتا ہے، المختصر۔

ای المسفوح: مختصر یہ کہ مچھلی میں امام اعظم کے نزدیک جاری خون نہیں ہوتا جو رطوبت مچھلی کے منہ سے نکلتی ہے وہ زرد ہوتی ہے جب کہ خون کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔

لاولیائہ: وہ لوگ جو حالت اضطرار میں مردار کھاتے ہیں۔

المشتمل علی نعت محمد: یعنی کتاب اللہ کئی امور پر مشتمل ہے جن میں سے ایک محمد ﷺ کی نعت بھی ہے۔

یاخذونہ بدلہ :مختصر یہ کہ سید عالم ﷺ کی نعت کو چھپانے کے لئے بطور عوض دنیا کی حقیر دولت لے لیتے تھے اور یہ ان کی کمینگی تھی۔

یطھرھم من دنس الذنوب: یا یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طہارت پر گواہی نہ دے گا۔

الذی ذکر :یعنی مذکورہ چھ امور مراد ہیں جو کہ یہ ہیں حرام کھانے کے سبب پیٹ میں آگ بھرنا، اللہ کا کلام نہ کرنا، انہیں پاک نہ کرنا، دردناک عذاب، ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنا، مغفرت کے بدلے عذاب۔ (صاوی، ج ۱، ص ۱۳۱ وغیرہ)

Marfat.com

رکوع نمبر ۶

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ فِى الصَّلٰوةِ ﴿قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾ نَزَلَ رَدًّا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى حَيْثُ زَعَمُوْا ذٰلِكَ ﴿وَلٰكِنَّ الْبِرَّ﴾ اَىْ ذَا الْبِرِّ وَقُرِءَ بِفَتْحِ الْبَاءِ اَىْ الْبَارَّ ﴿مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ﴾ اَىِ الْكُتُبِ ﴿وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى﴾ مَعَ ﴿حُبِّهٖ﴾ لَهٗ ﴿ذَوِى الْقُرْبٰى﴾ الْقَرَابَةِ ﴿وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ﴾ الْمُسَافِرِ ﴿وَالسَّآئِلِيْنَ﴾ الطَّالِبِيْنَ ﴿وَفِى الرِّقَابِ﴾ فَكِّ الْمُكَاتِبِيْنَ وَالْاَسْرٰى ﴿وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ﴾ الْمَفْرُوْضَةَ وَمَا قَبْلَهٗ فِى التَّطَوُّعِ ﴿وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا﴾ اللّٰهَ اَوِ النَّاسَ ﴿وَالصّٰبِرِيْنَ﴾ نُصِبَ عَلَى الْمَدْحِ ﴿فِى الْبَاْسَآءِ﴾ شِدَّةِ الْفَقْرِ ﴿وَالضَّرَّآءِ﴾ الْمَرَضِ ﴿وَحِيْنَ الْبَاْسِ﴾ وَقْتَ شِدَّةِ الْقِتَالِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴿اُولٰٓئِكَ﴾ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ ﴿الَّذِيْنَ صَدَقُوْا﴾ فِىْ اِيْمَانِهِمْ اَوْ اِدِّعَاءِ الْبِرِّ ﴿وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (۱۷۷)﴾ اللّٰهَ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ﴾ فُرِضَ ﴿عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ﴾ الْمُمَاثَلَةُ ﴿فِى الْقَتْلٰى﴾ وَصْفًا وَّفِعْلًا ﴿اَلْحُرُّ﴾ يُقْتَلُ ﴿بِالْحُرِّ﴾ وَلَا يُقْتَلُ بِالْعَبْدِ ﴿وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى﴾ وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الذَّكَرَ يُقْتَلُ بِهَا وَاَنَّهٗ تُعْتَبَرُ الْمُمَاثَلَةُ فِى الدِّيْنِ فَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ وَلَوْ عَبْدًا بِكَافِرٍ وَلَوْ حُرًّا ﴿فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ﴾ مِنَ الْقَاتِلِيْنَ ﴿مِنْ﴾ دَمِ ﴿اَخِيْهِ﴾ الْمَقْتُوْلِ ﴿شَىْءٌ﴾ بِاَنْ تُرِكَ الْقِصَاصُ مِنْهُ، وَتَنْكِيْرُ شَىْءٍ يُفِيْدُ سُقُوْطَ الْقِصَاصِ بِالْعَفْوِ عَنْ بَعْضِهٖ وَمِنْ بَعْضِ الْوَرَثَةِ، وَفِىْ ذِكْرِ اَخِيْهِ تَعَطُّفٌ دَاعٍ اِلَى الْعَفْوِ وَاِيْذَانٌ بِاَنَّ الْقَتْلَ لَا يَقْطَعُ اُخُوَّةَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ مُبْتَدَاٌ شَرْطِيَّةٌ اَوْ مَوْصُوْلَةٌ وَالْخَبَرُ ﴿فَاتِّبَاعٌ﴾ اَىْ فَعَلَى الْعَافِىْ اِتِّبَاعُ الْقَاتِلِ ﴿بِالْمَعْرُوْفِ﴾ بِاَنْ يُطَالِبَهٗ بِالدِّيَةِ بِلَا عُنْفٍ، وَتَرْتِيْبُ الْاِتِّبَاعِ عَلَى الْعَفْوِ يُفِيْدُ اَنَّ الْوَاجِبَ اَحَدُهُمَا وَهُوَ اَحَدُ قَوْلَىِ الشَّافِعِىِّ وَالثَّانِى الْوَاجِبُ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ بَدَلٌ عَنْهُ فَلَوْ عَفَا وَلَمْ يُسَمِّهَا فَلَا شَىْءَ وَرُجِّحَ ﴿وَ﴾ عَلَى الْقَاتِلِ ﴿اَدَآءٌ﴾ لِلدِّيَةِ ﴿اِلَيْهِ﴾ اِلَى الْعَافِىْ وَهُوَ الْوَارِثُ ﴿بِاِحْسَانٍ﴾ بِلَا مَطْلٍ وَّلَا بَخْسٍ ﴿ذٰلِكَ﴾ الْحُكْمُ الْمَذْكُوْرُ مِنْ جَوَازِ الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ عَنْهُ عَلَى الدِّيَةِ ﴿تَخْفِيْفٌ﴾ تَسْهِيْلٌ ﴿مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ عَلَيْكُمْ ﴿وَرَحْمَةٌ﴾ بِكُمْ حَيْثُ وَسَّعَ فِىْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُحَتِّمْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا كَمَا حَتَمَ عَلَى الْيَهُوْدِ الْقِصَاصَ وَعَلَى النَّصَارٰى الدِّيَةَ ﴿فَمَنِ اعْتَدٰى﴾ ظَلَمَ الْقَاتِلَ بِاَنْ قَتَلَهٗ ﴿بَعْدَ ذٰلِكَ﴾ اَىِ الْعَفْوِ ﴿فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۱۷۸)﴾ مُؤْلِمٌ فِى الْاٰخِرَةِ بِالنَّارِ اَوْ فِى الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ ﴿وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ اَىْ بَقَاءٌ عَظِيْمٌ ﴿يّٰاُولِى الْاَلْبَابِ﴾ ذَوِى الْعُقُوْلِ لِاَنَّ الْقَاتِلَ اِذَا عَلِمَ اَنَّهٗ يُقْتَلُ اِرْتَدَعَ فَاَحْيٰى نَفْسَهٗ وَمَنْ اَرَادَ قَتْلَهٗ فَشُرِعَ لَكُمْ

Marfat.com

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۷۹)﴾ الْقَتْلَ مَخَافَةَ الْقَوَدِ ﴿كُتِبَ﴾ فُرِضَ ﴿عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ اَیْ اَسْبَابُهُ ﴿اِنْ تَرَكَ خَيْرًا﴾ مَالًا ﴿الْوَصِيَّةُ﴾ مَرْفُوْعٌ بِكُتِبَ وَمُتَعَلِّقٌ بِاِذَا اِنْ كَانَتْ ظَرْفِيَّةً وَدَالٌّ عَلٰى جَوَابِهَا اِنْ كَانَتْ شَرْطِيَّةً وَجَوَابُ اِنْ مَحْذُوْفٌ اَیْ فَلْيُوْصِ ﴿لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ بِالْعَدْلِ بِاَنْ لَا يَزِيْدَ عَلَى الثُّلُثِ وَلَا يُفَضِّلَ الْغَنِيَّ ﴿حَقًّا﴾ مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِمَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ قَبْلَهُ ﴿عَلَى الْمُتَّقِيْنَ (۱۸۰)﴾ اللّٰهَ وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ الْمِيْرَاثِ وَبِحَدِيْثِ "لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ﴿فَمَنْ بَدَّلَهُ﴾ اَیِ الْاِيْصَاءَ مِنْ شَاهِدٍ وَّوَصِيٍّ ﴿بَعْدَ مَا سَمِعَهُ﴾ عَلِمَهُ ﴿فَاِنَّمَآ اِثْمُهُ﴾ اَیِ الْاِيْصَاءِ الْمُبَدَّلِ ﴿عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهُ﴾ فِيْهِ اِقَامَةُ الظَّاهِرِ مَقَامَ الْمُضْمَرِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ﴾ لِقَوْلِ الْمُوْصِیْ ﴿عَلِيْمٌ (۱۸۱)﴾ بِفِعْلِ الْوَصِيِّ فَمُجَازٍ عَلَيْهِ ﴿فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ﴾ مُخَفَّفًا وَّمُثَقَّلًا ﴿جَنَفًا﴾ مَيْلًا عَنِ الْحَقِّ خَطَأً ﴿اَوْ اِثْمًا﴾ بِاَنْ تَعَمَّدَ ذٰلِكَ بِالزِّيَادَةِ عَلَى الثُّلُثِ اَوْ تَخْصِيْصِ غَنِيٍّ مَثَلًا ﴿فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ﴾ بَيْنَ الْمُوْصِیْ وَالْمُوْصٰى لَهُ بِالْاَمْرِ بِالْعَدْلِ ﴿فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ فِیْ ذٰلِكَ ﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۸۲)﴾

ترجمہ

کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ کرو (نماز میں) مشرق یا مغرب کی طرف (یہ آیت مبارکہ یہود ونصاریٰ کی تردید میں نازل ہوئی جو کہ ایسا کرنے کو نیکی گمان کرتے تھے) ہاں اصل نیکی یہ کہ (یہاں البر کا مضاف الیہ ذامحذوف ہے اور اسے البار بھی پڑھا گیا ہے) ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب (یعنی تمام نازل کردہ کتابوں پر) اور پیغمبروں پر اور اپنا عزیز مال دے اللہ کی محبت میں (علی یہاں مع کے معنی میں ہے) رشتہ داروں (ذوی القربۃ بمعنی ذو القربۃ ہے) اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر (یعنی مسافروں) اور سائلوں (یعنی مانگنے والوں) کو اور چھوڑانے میں گردنیں (یہاں الرقاب سے پہلے اس کا مضاف فک محذوف ہے، یعنی مکاتب غلاموں کو آزاد کرانے اور قیدیوں کو چھڑانے میں) اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے (جو فرض ہے، اس سے پہلے واتی المال میں بطور تطوع مال دینے کا بیان ہے) اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں (خواہ عہد اللہ تعالیٰ سے ہو یا لوگوں سے) اور صبر والے (الصبرین مخصوص بالمدح ہونے کی وجہ سے منصوب ہے) سختی (یعنی شدتِ فقر میں) اور مصیبت (یعنی مرض) میں اور جہاد (یعنی راہِ خدا میں شدید قتال) کے وقت۔

یہی ہیں (جو اوصافِ مذکورہ کیساتھ متصف ہیں) جنہوں نے اپنی بات سچی کی (ایمان لانے یا نیکی کرنے کے دعویٰ میں) اور یہی ڈرنے والے ہیں (اللہ تعالیٰ سے) اے ایمان والو! لکھا ہے (یعنی فرض کیا گیا ہے) تم پر قصاص ...... (یعنی ہم مثل بدلہ لینا) جو ناحق مارے جائیں (وصفا اور فعلا) آزاد (قتل کیا جائیگا) آزاد کے بدلے (یعنی اسے غلام کے بدلے قتل نہ کیا جائیگا) اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت (حدیثِ پاک میں ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور اس میں مماثلت دینی

Marfat.com

کا اعتبار ہوگا، پس کسی مسلمان غلام کو بھی کسی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اگرچہ وہ آزاد ہی ہو) تو جس کے لئے معافی ہوئی (یعنی جس قاتل کو معافی مل گئی ہو) اس کے بھائی کی طرف سے (یعنی مقتول کے خون کے بدلے میں) کچھ (کہ قصاص سے بچ جائے، لفظ شئی کا نکرہ ہونا اس بات کا فائدہ دے رہا ہے کہ وارثوں میں سے چند ایک کے قاتل کو معاف کر دینے سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے، اور لفظ اخیہ ذکر کرنے میں ایسی شفقت ومہربانی پنہاں ہے جو نہ صرف معاف کرنے کی طرف ابھارتی ہے بلکہ اس بات کا بھی اظہار کرتی ہے کہ قصاص اخوتِ ایمانی کو منقطع نہیں کرتا، مَنْ مبتدا شرطیہ یا موصولہ ہے اور اسکی خبر فاتباع بالمعروف ہے)۔

تقاضا کرے (یعنی معافی دینے والے پر قاتل سے تقاضا کرنا لازم ہے) بھلائی سے (بایں طور کہ وہ اسے شرمندگی دلائے بغیر دیت کا مطالبہ کرے، اتباع کو عفو پر مرتب کرنا اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ ان دونوں میں سے ایک واجب ہے، یہ امام شافعی کے دو اقوال میں سے ایک قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ قصاص واجب ہے اور دیت اسکا بدل ہے، اگر وارث نے قصاص معاف کر دیا اور دیت کا تعین نہ کیا تو قاتل کے ذمہ کچھ لازم نہیں آئیگا اور یہی قول راجح ہے)

اور (قاتل پر لازم ہے کہ) ادا کرے (دیت) اسے (یعنی معاف کرنے والے وارث کو) اچھی طرح (بغیر تاخیر و کسی قسم کی کمی کے) یہ (یعنی یہ حکم جو مذکور ہوا جوازِ قصاص اور دیت لیکر معاف کر دینے کا) یہ رعایت ہے (یعنی آسانی ہے) تمہارے رب کی طرف سے (تم پر)، اور رحمت (ہے تم پر جو اس نے کی، اس مسئلہ میں وسعت فرما کر، اور کسی ایک جانب کو واجب قرار نہیں دیا جیسا کہ یہود پر فقط قصاص اور نصاریٰ پر صرف دیت واجب تھی) تو جو زیادتی کرے (یعنی قاتل کو ظلماً قتل کرے) اس (معاف کرنے) کے بعد، اس کے لئے دردناک عذاب ہے (آخرت میں آگ کی صورت میں، اور دنیا میں قتل کئے جانے کے ساتھ ہوگا، الیم بمعنی مؤلم ہے) اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے (یعنی عظیم بقاء ہے) اے عقل مندو! (اولی الالباب بمعنی ذوی العقول ہے، اس لئے کہ اگر قاتل کو اپنے قتل ہو جانے کا علم ہو جائے تو وہ خود کو قتل ہونے سے بچائے گا، اس طرح اس نے خود کو بھی زندہ رکھا اور اس کو بھی زندہ کر دیا جس کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا، پس قانونِ قصاص مشروع کیا گیا تاکہ) تم بچو (قصاص کے ڈر سے قتل کرنے سے)

لکھا گیا ہے (کتب بمعنی فرض ہے) تم پر کہ جب تم میں کسی کو موت آئے (یعنی اسکا کوئی سبب ظاہر ہو) اگر کچھ چھوڑے خیر (یعنی مال) تو وصیت کر جائے......۲......(الوصیۃُ، کتب کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اور اذا کے متعلق ہے بشرطیکہ وہ ظرفیہ ہو اور اگر اذا شرطیہ ہو تو یہ جوابِ شرط پر دلالت کرے گا، جبکہ اِنْ شرطیہ کا جواب شرط فلیوص ہے) اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور (یعنی عدل کے ساتھ کہ نہ تو وصیت تہائی مال سے زیادہ بڑھے اور نہ ہی غنی کو فقیر سے زیادہ دے) یہ واجب ہے (حقًّا مصدر ہے جو ماقبل جملہ کے مضمون کی تاکید کیلئے ذکر کیا گیا ہے) ڈر والوں پر (اللہ سے، یہ آیتِ مبارکہ اور آیتِ میراث "یوصیکم اللہ" اور حدیثِ مبارکہ "لا وصیۃ لوارث" جسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے منسوخ ہے) تو جو اسکو بدل دے (یعنی وصیت کو خواہ وہ گواہ ہو یا وصی) سن سنا کر (یعنی اسکا علم رکھنے کے باوجود) اس (یعنی وصیت کو بدلنے) کا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہے (آیتِ مبارکہ کے اس حصہ میں اسمِ ظاہر کو اسمِ مضمر کے قائم مقام رکھا گیا ہے) بیشک اللہ سنتا (ہے وصیت کرنے والے

Marfat.com

کے قول کو) جانتا ہے (وصی کے افعال کو، اللہ تعالی اسے اس پر بدلہ دے گا) پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے (لفظ موصی کو مخفف اور مشدّد دونوں طرح پڑھا گیا ہے) کچھ بے انصافی (کی، یعنی حق سے ہٹ جانے کا یا خطا کا) یا گناہ کیا (بایں طور کہ وہ جان بوجھ کر وصیت میں تہائی میں اضافہ کرے یا کسی غنی کو خاص کر دے) اس نے ان میں (یعنی عدل وانصاف سے کام لے کر وصیت کرنے والے اور جس کیلئے وصیت کی گئی کے درمیان) صلح کرادی، اس پر کچھ گناہ نہیں (صلح کرانے میں) بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترکیب

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾

ليس: فعل ناقص...... البر: خبر مقدم...... ان تولوا وجوهكم......الخ: اسم مؤخر، سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ﴾

و: عاطفہ ...... لكن: حرف مشبه بالفعل ...... البر: اسم ...... برّ: محذوف مضاف، اصل میں لكن البر بر من امن ......الخ تھا...... من: موصولہ ...... امن بالله......الخ: جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، لکن اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ﴾

و: عاطفہ ...... اتى: فعل، ہو ضمیر فاعل ...... المال: مفعول اول...... على حبه: حال ہو ضمیر سے...... ذوى القربى: معطوف علیہ ...... اليتمى والمسكين وابن السبيل والسائلين وفى الرقاب: تمام معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہے امَن پر۔

﴿وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ﴾

و: عاطفہ ...... اقام الصلوة: جملہ فعلیہ ہو کر امن پر معطوف ہے...... و: عاطفہ ...... اتى الزكوة: یہ جملہ فعلیہ بھی امن پر معطوف ہے۔

﴿وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا﴾

و: عاطفہ...... الموفون: اسم فاعل، ہم ضمیر فاعل...... بعهدهم: ظرف لغو ...... اذا عهدوا: ظرف لغو ثانی، سب ملکر شبہ جملہ ہو کر من امن پر عطف ہے۔

﴿وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ﴾

و: مستانفہ ...... امدح: فعل محذوف، انا ضمیر فاعل ...... الصابرين: اسم فاعل ...... فى الباساء والضراء: ظرف لغو اول ...... و: عاطفہ ...... حين الباس: ظرف لغو ثانی ...... الصابرين اپنے فاعل اور دونوں ظرفوں سے ملکر مفعول، امدح فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ﴾

اولئک: مبتدا ...... الذین صدقوا: موصول صلہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ...... و: مستانفہ ...... اولئک: مبتدا ...... ھم المتقون: جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الۡقِصَاصُ فِی الۡقَتۡلٰی اَلۡحُرُّ بِالۡحُرِّ وَالۡعَبۡدُ بِالۡعَبۡدِ وَالۡاُنۡثٰی بِالۡاُنۡثٰی﴾

یاایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... کتب علیکم القصاص فی القتلی: جملہ فعلیہ ہوکر متبوع مبیّن ...... الحر بالحر ......الخ: جملہ اسمیہ ہوکر عطفِ بیان، ملکر مقصود بالنداء۔

﴿فَمَنۡ عُفِیَ لَہٗ مِنۡ اَخِیۡہِ شَیۡءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَاَدَآءٌ اِلَیۡہِ بِاِحۡسَانٍ﴾

ف: فصیحیہ ...... من: مبتدا ...... عفی: فعل ...... لہ: ظرف لغو ...... من: جار ...... دم مضاف محذوف ...... اخیہ: مضاف الیہ، جو مضاف سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق بمحذوف حال مقدم ......شیٔ: ذوالحال، ملکر نائب الفاعل، فعل اپنے متعلقات سے ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... علیہ خبر مقدم محذوف......اتباع بالمعروف: شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ...... واداء الیہ باحسان: شبہ جملہ ہوکر معطوف، جو اپنے معطوف علیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر مقدم سے ملکر جواب شرط، جو شرط سے ملکر خبر مَن مبتدا کیلئے، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ذٰلِکَ تَخۡفِیۡفٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَرَحۡمَۃٌ فَمَنِ اعۡتَدٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ﴾

ذلک: مبتدا ...... تخفیف ......الخ: خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ...... ف: فصیحیہ ...... مَنۡ: مبتدا ...... اعتدٰی بعد ذلک: جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... لہ عذاب الیم: جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَکُمۡ فِی الۡقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ﴾

و: مستانفہ ...... لکم: متعلق بمحذوف خبر مقدم ...... فی القصاص: حال مقدم ...... حیوۃ: ذوالحال، ملکر مبتدا موخر، جو خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ...... یا اولی الباب: جملہ فعلیہ ندائیہ تامہ ...... لعلکم تتقون: جملہ اسمیہ حال ہے لکم کی کم ضمیر سے۔

﴿کُتِبَ عَلَیۡکُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَکَ خَیۡرَۨا الۡوَصِیَّۃُ لِلۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ حَقًّا عَلَی الۡمُتَّقِیۡنَ﴾

کتب: فعل مجہول ...... علیکم: ظرف لغو اول...... اذا: مضاف متضمن بمعنی شرط، جواب شرط محذوف فلیوص ...... حضر احدکم الموت: جملہ فعلیہ مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف لغو ثانی ...... ان ترک خیرا: شرط، جواب شرط مقدر فلیوص، جملہ شرطیہ معترضہ ...... الوصیۃ: مصدر ...... للوالدین والاقربین: ظرف لغو ...... بالمعروف: حال ہے فالیوص کی ھو ضمیر سے، مصدر اپنے متعلقات سے ملکر نائب الفاعل ...... حقا علی المتقین: شبہ جملہ صفت...... ایصاء: موصوف محذوف، ملکر مفعول مطلق، کتب فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾

ف: مستانفہ ...... مَنْ: مبتدا...... بدله: فعل،ھو ضمیر مستتر فاعل و ضمیر منصوب متصل مفعول ...... بعد: مضاف...... ما سمعه: موصول صلہ ملکر مضاف الیہ، مرکب اضافی ہوکر ظرف، یہ سب ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... انما اثمه ......الخ: جواب شرط، جوشرط سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ...... انّ: حرف مشبه بالفعل ...... اللّٰه: اسم...... سميع: خبر اول ...... عليم: خبر ثانی، سب ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾

ف: مستانفہ ...... مَن: مبتدا ...... خاف: فعل بافاعل ...... مِنْ مُوص جنفا او اثما: مفعول بہ، یہ سب ملکر معطوف علیہ ...... ف: عاطفہ ...... اصلح بينهم: معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... لا اثم عليه: جملہ اسمیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......ليس البر ان تولوا وجوهكم...... ☆ .یہ آیتِ مبارکہ یہود و نصاری کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ یہود نے بیت المقدس کے مشرق کو اور نصاری نے اسکے مغرب کو قبلہ بنا رکھا تھا اور ہر فریق کا گمان تھا کہ صرف اس قبلہ ہی کی طرف منہ کرنا کافی ہے اس آیتِ مبارکہ میں انکا رد ہے اور بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہوگیا، مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ خطاب اہلِ کتاب اور مؤمنین سب کو عام ہے معنی یہ ہیں کہ رُو بقبلہ ہونا اصل نیکی نہیں ہے جب تک عقائد درست نہ ہوں اور دل اخلاص کیساتھ ربّ قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔

☆......يا يها الذين امنوا كتب عليكم القصاص......☆. یہ آیتِ مبارکہ اوس و خزرج کے بارے میں نازل ہوئی ان میں سے ایک قبیلہ دوسرے سے قوت، تعداد اور مال و شرف میں زیادہ تھا، اس نے قسم کھائی کہ وہ اپنے غلام کے بدلے دوسرے قبیلے کے آزاد کو اور عورت کے بدلے مرد کو اور ایک کے بدلے دو کو قتل کریگا، زمانۂ جاہلیت میں لوگ اس قسم کی تعدی کے عادی تھے، عہدِ اسلام میں یہ معاملہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی اور عدل و مساوات کا حکم دیا گیا اور اس پر وہ لوگ راضی ہوئے۔

تشریح وتوضیح واغراض

قصاص:

ا...... قصاص کی تعریف کرتے ہوئے امام جرجانی فرماتے ہیں: ''و ان يفعل بالفاعل مثل ما فعل ۔'' یعنی فاعل کے ساتھ وہی سلوک کرنا جیسا اس نے کیا۔ (التعریفات، ص ۱۴۳)

شرع میں قصاص قاتل کو قتل کرنے کا نام ہے۔ اس آیتِ مبارکہ سے قصاص کا فرض ہونا ثابت ہو رہا ہے اگرچہ اس پر

Marfat.com

اعتراض ہوسکتا ہے کہ جب مقتول کے ولی کو اس بات میں اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ وہ قاتل کو ویسے ہی معاف کر دے یا قصاص لے یا پھر خون بہا لے لے تو اس صورت میں قصاص فرض کیسے ہوسکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قصاص اس وقت فرض ہوتا ہے جب ولی اس کا مطالبہ کرے اور اگر وہ قصاص نہ لینا چاہے تو باقی دونوں میں سے جسے چاہے پسند کرے۔ (مأخوذ از جمل، ج۱، ص ۲۱۳)

﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا﴾ سے مراد:

۲......اس آیتِ مبارکہ میں خیرًا سے مراد مال و دولت ہے، ایک قول کے مطابق اس کا اطلاق قلیل و کثیر تمام مال پر ہوتا ہے جبکہ امام زہری فرماتے ہیں: ''کل مال میں وصیت کرنا واجب ہے۔'' ایک قول کے مطابق اس لفظ کا اطلاق صرف مالِ کثیر پر ہی ہوتا ہے اور یہی اکثر علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی رائے ہے جبکہ ان کا اس کثیر مال کی مقدار میں اختلاف ہے کہ جس میں وصیت واجب ہے۔ ایک قول کے مطابق کثیر مال کی مقدار ایک ہزار یا اس سے زائد درہم ہے، ایک قول کے مطابق کثیر مال کی مقدار سات سو یا اس سے زائد ہے۔ ایک کے مطابق کثیر مال کی مقدار ساٹھ دینار یا اس سے زائد ہے۔ ایک کے مطابق کثیر مال کی مقدار پانچ سو سے لے کر ایک ہزار دینار کے درمیان ہے۔ جبکہ ایک کے مطابق اس سے مراد وہ مال ہے جو اہل و عیال کے نفقہ سے فالتو ہو۔

مروی ہے کہ ایک شخص ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''میں وصیت کرنا چاہتا ہوں۔'' تو انہوں نے اس سے دریافت فرمایا: ''تمہارے پاس کتنی رقم ہے؟'' اس نے بتایا کہ تین ہزار دِرْہم، تو آپ نے اس سے پوچھا: ''تمہارے عیال کتنے ہیں؟'' اس نے بتایا: ''چار۔'' تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا﴾ اور تمہارے پاس جو رقم ہے وہ تھوڑی ہے لہذا اسے اپنے عیال کے لئے چھوڑ دو۔'' (خازن، ج۱، ص ۱۰۸)

☆......☆ **القرابة**: یعنی قرابت داروں میں سے وہ جو کہ فقیر ہوں اور اگر غنی ہوں تو ان کو دینا صدقہ نہیں کہلائے گا بلکہ ہدیہ ہوگا۔

الطالبین: یعنی طلب کرنے والوں کے ساتھ احسان کرے، حدیث شریف میں ہے کہ سائل کا حق ہے اگر چہ وہ اپنے گھوڑے پر آئے

لا یقطع اخوة الایمان: لیکن خوارج اس نظریے کے قائل ہیں، ان کے نزدیک گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہو جاتا ہے، پس ان سے بھائی چارے کا معاملہ نہیں ہونا چاہئے۔

بلا مطل و لا بخس: المطل سے مراد یہ ہے کہ وعدے وغیرہ کے معاملے میں تاخیر کرنا، اور بخس کے معنی نقص یعنی کمی کرنا ہے۔

کما حتم علی الیھود القصاص: یعنی ان پر معافی کو حرام کیا۔

علی النصاری الدیة: یعنی ان پر قصاص کو حرام کر دیا، اور اس سے ہر وارث اور قاتل کے معاملے میں تنگی پیدا کرنا مراد ہے۔

(الجمل، ج۱، ص ۲۱۱ وغیرہ)

رکوع نمبر ۷

Marfat.com

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ﴾ فُرِضَ ﴿عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ مِنَ الْاُمَمِ ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۸۳)﴾ الْمَعَاصِى فَاِنَّهٗ يَكْسِرُ الشَّهْوَةَ الَّتِىْ هِىَ مَبْدَؤُهَا ﴿اَيَّامًا﴾ نُصِبَ بِالصِّيَامِ اَوْ بِصُوْمُوْا مُقَدَّرًا ﴿مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ اَىْ قَلَائِلَ اَىْ مُؤَقَّتَاتٍ بِعَدَدٍ مَّعْلُوْمٍ وَهِىَ رَمَضَانُ كَمَا سَيَاْتِىْ، وَقَلَّلَهٗ تَسْهِيْلًا

ایک اہم بات

ادارہ فیضان رضا میں طالبات کے لئے شعبۂ حفظ و ناظرہ، قاریہ اور درس نظامی کی کلاسوں میں داخلے جاری ہیں خواہش مند حضرات سے گزارش ہے کہ درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

ادارہ فیضان رضا

نیو دھوراجی کالونی

گلشن اقبال بلاک ۴، کراچی

Marfat.com

عَلَى الْمُكَلَّفِيْنَ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنكُمْ﴾ حِيْنَ شُهُوْدِهٖ ﴿مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ اَىْ مُسَافِرًا سَفَرَ الْقَصْرِ وَاَجْهَدَهُ الصَّوْمُ فِى الْحَالَيْنِ فَاَفْطَرَ ﴿فَعِدَّةٌ﴾ فَعَلَيْهِ عَدَدُ مَا اَفْطَرَ ﴿مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ يَصُوْمُهَا بَدْلَهٗ ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ﴾ لَا ﴿يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ لِكِبَرٍ اَوْ مَرَضٍ لَا يُرْجٰى بَرْؤُهٗ ﴿فِدْيَةٌ﴾ هِىَ ﴿طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ اَىْ قَدْرَ مَا يَاْكُلُهٗ فِىْ يَوْمٍ وَهُوَ مُدٌّ مِنْ غَالِبِ قُوْتِ الْبَلَدِ لِكُلِّ يَوْمٍ، وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِاِضَافَةِ "فِدْيَةُ" وَهِىَ لِلْبَيَانِ وَقِيْلَ لَا غَيْرُ مُقَدَّرَةٍ كَانُوْا مُخَيَّرِيْنَ فِىْ صَدْرِ الْاِسْلَامِ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْفِدْيَةِ ثُمَّ نُسِخَ بِتَعْيِيْنِ الصَّوْمِ بِقَوْلِهٖ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ:"اِلَّا الْحَامِلَ وَالْمُرْضِعَ اِذَا اَفْطَرَتَا خَوْفًا عَلَى الْوَلَدِ فَاِنَّهَا بَاقِيَةٌ بِلَا نَسْخٍ فِىْ حَقِّهِمَا ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ بِالزِّيَادَةِ عَلَى الْقَدْرِ الْمَذْكُوْرِ فِى الْفِدْيَةِ ﴿فَهُوَ﴾ اَىِ التَّطَوُّعُ ﴿خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا﴾ مُبْتَدَاٌ، خَبَرُهٗ ﴿خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ مِنَ الْاِفْطَارِ وَالْفِدْيَةِ ﴿اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۱۸۴)﴾ اَنَّهٗ خَيْرٌ لَّكُمْ فَافْعَلُوْهُ تِلْكَ الْاَيَّامَ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْهُ ﴿هُدًى﴾ حَالٌ هَادِيًا مِنَ الضَّلَالَةِ ﴿لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ﴾ اٰيَاتٍ وَّاضِحَاتٍ ﴿مِّنَ الْهُدٰى﴾ مِمَّا يَهْدِىْ اِلَى الْحَقِّ مِنَ الْاَحْكَامِ ﴿وَ﴾ مِنَ ﴿الْفُرْقَانِ﴾ مِمَّا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ ﴿فَمَنْ شَهِدَ﴾ حَضَرَ ﴿مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ تَقَدَّمَ مِثْلُهٗ وَكُرِّرَ لِئَلَّا يُتَوَهَّمَ نَسْخُهٗ بِتَعْمِيْمِ مَنْ شَهِدَ ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ وَلِذَا اَبَاحَ لَكُمُ الْفِطْرَ فِى الْمَرَضِ وَالسَّفَرِ وَلِكَوْنِ ذٰلِكَ فِىْ مَعْنَى الْعِلَّةِ اَيْضًا لِلْاَمْرِ بِالصَّوْمِ عَطْفٌ عَلَيْهِ ﴿وَلِتُكْمِلُوْا﴾ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ ﴿الْعِدَّةَ﴾ اَىْ عِدَّةَ صَوْمِ رَمَضَانَ ﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ﴾ عِنْدَ اِكْمَالِهَا ﴿عَلٰى مَا هَدٰكُمْ﴾ اَرْشَدَكُمْ لِمَعَالِمِ دِيْنِهٖ ﴿وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۱۸۵)﴾ اللّٰهَ عَلٰى ذٰلِكَ وَسَاَلَ جَمَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ اَقَرِيْبٌ رَبُّنَا فَنُنَاجِيْهِ اَمْ بَعِيْدٌ فَنُنَادِيْهِ، فَنَزَلَ ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ﴾ مِنْهُمْ بِعِلْمِىْ فَاَخْبِرْهُمْ بِذٰلِكَ ﴿اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ بِاِنَالَتِهٖ مَا سَاَلَ ﴿فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ﴾ دُعَائِىْ بِالطَّاعَةِ ﴿وَلْيُؤْمِنُوْا﴾ يُدِيْمُوْا عَلَى الْاِيْمَانِ ﴿بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ(۱۸۶)﴾ يَهْتَدُوْنَ ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ﴾ بِمَعْنَى الْاِفْضَاءِ ﴿اِلٰى نِسَآئِكُمْ﴾ بِالْجِمَاعِ، نَزَلَ نَسْخًا لِمَا كَانَ فِىْ صَدْرِ الْاِسْلَامِ مِنْ تَحْرِيْمِهٖ وَتَحْرِيْمِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ كِنَايَةٌ عَنْ تَعَانُقِهِمَا اَوْ اِحْتِيَاجِ كُلٍّ مِّنْهُمَا اِلٰى صَاحِبِهٖ ﴿عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ﴾ تَخُوْنُوْنَ ﴿اَنْفُسَكُمْ﴾ بِالْجِمَاعِ لَيْلَةَ الصِّيَامِ، وَقَعَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ وَغَيْرِهٖ وَاعْتَذَرُوْا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿فَتَابَ عَلَيْكُمْ﴾ قَبِلَ تَوْبَتَكُمْ ﴿وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ﴾ اِذَا اُحِلَّ لَكُمْ

Marfat.com

﴿بَاشِرُوْهُنَّ﴾ جَامِعُوْهُنَّ ﴿وَابْتَغُوْا﴾ اُطْلُبُوْا ﴿مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ اَیْ اَبَاحَهٗ مِنَ الْجِمَاعِ اَوْ قَدَّرَهٗ مِنَ الْوَلَدِ ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا﴾ اللَّيْلَ كُلَّهٗ ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ﴾ يَظْهَرَ ﴿لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ اَیِ الصَّادِقِ بَيَانٌ لِّلْخَيْطِ الْاَبْيَضِ وَبَيَانُ الْاَسْوَدِ مَحْذُوْفٌ اَیْ مِنَ اللَّيْلِ شُبِّهَ مَا يَبْدُوْ مِنَ الْبَيَاضِ وَمَا يَمْتَدُّ مَعَهٗ مِنَ الْغَبَشِ بِخَيْطَيْنِ اَبْيَضَ وَاَسْوَدَ فِی الْاِمْتِدَادِ ﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ﴾ مِنَ الْفَجْرِ ﴿اِلَى الَّيْلِ﴾ اَیْ اِلٰی دُخُوْلِهٖ بِغُرُوْبِ الشَّمْسِ ﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ﴾ اَیْ نِسَاءَكُمْ ﴿وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ﴾ مُقِيْمُوْنَ بِنِيَّةِ الْاِعْتِكَافِ ﴿فِی الْمَسٰجِدِ﴾ مُتَعَلِّقٌ بِعٰكِفُوْنَ، نَهْیٌ لِّمَنْ كَانَ يَخْرُجُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُجَامِعُ اِمْرَاَتَهٗ وَيَعُوْدُ ﴿تِلْكَ﴾ الْاَحْكَامُ الْمَذْكُوْرَةُ ﴿حُدُوْدُ اللّٰهِ﴾ حَدَّهَا لِعِبَادِهٖ لِيَقِفُوْا عِنْدَهَا ﴿فَلَا تَقْرَبُوْهَا﴾ اَبْلَغُ مِنْ لَا تَعْتَدُوْهَا الْمُعَبَّرِ بِهٖ فِی اٰيَةٍ اُخْرٰی ﴿كَذٰلِكَ﴾ كَمَا بَيَّنَ لَكُمْ مَا ذُكِرَ ﴿يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ(۱۸۷)﴾ مَحَارِمَهٗ ﴿وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ﴾ اَیْ لَا يَاْكُلْ بَعْضُكُمْ مَالَ بَعْضٍ ﴿بِالْبَاطِلِ﴾ الْحَرَامِ شَرْعًا كَالسَّرِقَةِ وَالْغَصْبِ ﴿وَ﴾ لَا ﴿تُدْلُوْا﴾ تُلْقُوْا ﴿بِهَآ﴾ اَیْ بِحُكُوْمَتِهَا اَوْ بِاَمْوَالٍ رِشْوَةٍ ﴿اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا﴾ بِالتَّحَاكُمِ ﴿فَرِيْقًا﴾ طَائِفَةً ﴿مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ﴾ مُتَلَبِّسِيْنَ ﴿بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۱۸۸)﴾ اَنَّكُمْ مُبْطِلُوْنَ۔

ترجمہ

اے ایمان والو! فرض کئے گئے (کتب بمعنی فرض ہے) تم پر روزے جیسے اگلوں (یعنی پچھلی امتوں) پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تم بچو.......ا (گناہوں سے، روزہ شہوت ختم کرتا ہے جو کہ گناہوں کی اصل ہے) دن ہیں (ایام منصوب ہے اس سے پہلے صیام یا صوموا محذوف ہے) گنتی کے (یعنی وہ دن تھوڑے ہیں یا تعداد کے اعتبار سے ان کا وقت معین ہے، اور ان سے مراد رمضان المبارک کے دن ہیں جیسا کہ عنقریب اس کا بیان آئیگا، روزوں کی تعداد کو کم رکھنا مکلفین کی آسانی کیلئے ہے) تو تم میں جو کوئی (اس مہینے کی آمد کے وقت) بیمار یا سفر میں ہو (یعنی اس کے سفر کی مقدار اتنی ہو کہ نماز قصر ہو جائے، پس اگر روزہ اسے ان دونوں صورتوں میں سے کسی میں نقصان پہنچائے تو روزہ چھوڑ دے) تو اتنے روزے (یعنی اس پر چھوڑے گئے روزوں کی تعداد پوری کرنا فرض ہے) اور دنوں میں......۲ (ان چھوڑے ہوئے روزوں کے بدلے روزہ رکھے)

اور (نہ) ہو جنہیں اس کی طاقت (بڑھاپے یا ایسے مرض کی بناء پر جسکے اچھے ہونے کی امید نہ ہو) وہ بدلہ دیں......۳ (جو یہ ہے یعنی) ایک مسکین کا کھانا (یعنی اتنی مقدار کھانا جو وہ ایک دن میں کھاتا ہے، اور اس کھانے کی مقدار سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر دن کے بدلے اپنے شہر میں رائج غلے کا ایک مُد ادا کرے، ایک قرأت میں لفظ فدیة اضافت کے ساتھ آیا ہے یہ اضافت بیان کے لئے ہے، ایک قول کے مطابق یطیقونہ سے پہلے لا مقدر نہیں ہے، ابتدائے اسلام میں لوگوں کو روزہ اور فدیہ کے درمیان اختیار تھا پھر

Marfat.com

یہ حکم تعیینِ صوم کے بارے میں اللہ تعالی کے اس فرمان عالیشان ''فمن شهد منكم الشهر فليصمه'' سے منسوخ ہوگیا، حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اس حکم سے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں مستثنی ہیں جب کہ وہ بچے کی ہلاکت کے ڈر سے روزہ نہ رکھ سکیں تو فدیہ دیدیں۔'' پس یہ حکم ان دونوں کے حق میں باقی ہے منسوخ نہیں ہے) پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے (یعنی مذکورہ مقدار سے زیادہ فدیہ دے) تو وہ (نیکی) اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا (ان تصوموا مبتدا ہے اور مابعد جملہ خير لكم اسکی خبر ہے) تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے (روزہ چھوڑنے اور فدیہ دینے سے) اگر تم جانو (اس بات کو کہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے تو تم ان دنوں میں روزہ رکھو، یہ ایام ہیں) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا......۴ (یعنی رمضان المبارک کی لیلۃ القدر میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر قرآن مجید نازل ہوا) ہدایت ہے (هدى مصدر حال ہے، یعنی وہ گمراہی سے ہدایت دینے والا ہے) لوگوں کے لئے اور روشن دلیلیں (یعنی واضح نشانیاں) ہیں ہدایت کی (یعنی قرآن میں ایسے احکام ہیں جو حق کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں) تمیز کرنے والی (یعنی قرآن میں ایسے امور ہیں جو حق وباطل کے مابین تفریق کرتے ہیں) تو تم میں جو کوئی پائے (یعنی شهد بمعنی حضر ہے) یہ مہینہ، ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں (اسی طرح کی آیتِ مبارکہ پہلے بھی گزر چکی ہے اور اسکا دوبارہ تذکرہ کرنے کا سبب یہ ہے کہ من شهد کی تعمیم سے اسکے نسخ کا وہم نہ رہے) اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا (اسی وجہ سے حالتِ سفر و مرض میں تمہارے لئے روزہ نہ رکھنا مباح فرمایا اور چونکہ یہ مضمون حکمِ صوم کی معناً علت بھی ہے اسی لئے اگلا جملہ اس پر معطوف ہے) اور اس لئے کہ تم پوری کرو (لتكملوا تخفیف وتشدید دونوں طرح پڑھا گیا ہے) گنتی (رمضان کے روزوں کی) اور اللہ کی بڑائی بولو (اس گنتی کو مکمل کرتے وقت) اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی (یعنی تمہیں تمہارے دین کے شعائر کی طرف رہنمائی فرمائی) اور کہیں تم شکر گزاری کرو (اللہ کا ان باتوں پر)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جماعت نے دریافت کیا کہ ''کیا ہمارا رب قریب ہے کہ ہم اسے پست آواز سے پکارا کریں یا دور ہے کہ ہم اسے بلند آواز سے پکاریں؟'' اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی) اور اے محبوب! جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں (ان کے اپنے علم کے ساتھ، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس بات کی خبر دیدیجئے) کہ میں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے......۵ (یعنی اسے دے دیتا ہوں جسکا وہ سوال کرتا ہے) تو انہیں چاہئے میرا حکم مانیں (یعنی میری فرمانبرداری کرنے کے حکم کو مانیں) اور ایمان لائیں مجھ پر (یعنی ایمان پر ہمیشگی اختیار کریں) کہ کہیں راہ پائیں (يرشدون بمعنی يهتدون ہے)۔

روزہ کی راتوں میں تمہارے لئے حلال ہوا (الرفث بمعنی الافضاء ہے) اپنی عورتوں کے پاس جانا (جماع کی خاطر، یہ آیتِ مبارکہ ان احکام کے منسوخ ہونے کے بارے میں نازل ہوئی جو ابتدائے اسلام میں عشاء کے بعد حرام تھے یعنی صحبت کرنا، کھانا اور پینا) وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس (یہ کنایہ ہے دونوں کے معانقہ کرنے سے، یا پھر اس بات سے کنایہ ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کی ضرورت ہے) اللہ نے جانا کہ تم خیانت میں ڈالتے تھے (تختانون بمعنی تخونون ہے) اپنی جانوں کو

Marfat.com

(روزے کی راتوں میں جماع کر کے، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے اس فعل کا ارتکاب ہوا اور انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عذر پیش کیا) تو اس نے نظر کرم فرمائی (یعنی تمہاری توبہ قبول کرلی) اور تمہیں معاف فرمایا تو اب (جبکہ حلال کر دیا گیا ہے تمہارے لئے، لہذا) ان سے صحبت کرو (یعنی ان سے جماع کرو) اور تلاش کرو (یعنی طلب کرو) جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جماع کو مباح کر دیا یا یہ کہ اسنے جو اولاد تمہارے مقدر میں لکھ دی ہے اسے طلب کرو)

اور کھاؤ اور پیو (ساری رات) یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے (تبین بمعنی یظھر ہے) تمہارے لئے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے صبح کے وقت (یہاں صبح سے مراد صبح صادق ہے من الفجر، الخیط الابیض کا بیان ہے اور الاسود کا بیان محذوف ہے یعنی اللیل، یعنی صبح کی سفیدی جب ظاہر ہو اور رات کی سیاہی چھٹ رہی ہو تو ان دونوں اوقات کو سفید و سیاہ دھاگوں سے تشبیہ دی گئی ہے) پھر روزے پورے کرو (صبح صادق سے) رات آنے تک (یعنی غروب آفتاب تک) اور ان کو (یعنی اپنی عورتوں کو) کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم اعتکاف سے ہو (یعنی نیتِ اعتکاف سے مقیم ہو) مسجدوں میں (فی المساجد، عاکفون کے متعلق ہے، یہ نہی ان لوگوں کیلئے وارد ہوئی جو بحالتِ اعتکاف مسجد سے باہر نکل جاتے پھر اپنی زوجہ سے صحبت کر کے دوبارہ مسجدوں میں آجاتے) یہ (مذکورہ احکام) اللہ کی حدیں ہیں (جو اس نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمائی ہیں وہ ان ہی حدوں میں ٹھہرے رہیں) ان کے پاس نہ جاؤ (لا تقربوھا، لا تعتدوھا سے زیادہ بلیغ ہے جو کہ دوسری آیتِ مبارکہ میں آیا ہے) یوں ہی (جیسا کہ مذکورہ احکامات تم سے بیان فرمائے اسی طرح) بیان کرتا ہے اللہ لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں بچو (اللہ کے حرام کردہ کاموں سے) اور آپس میں ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ (یعنی تم میں سے کوئی کسی کا مال نہ کھائے) ناحق (یعنی ایسے طریقے سے جو شرعاً حرام ہو جیسے چوری کر لینا، غصب کر لینا وغیرہ) اور (نہ) پہنچاؤ (یعنی نہ لے جاؤ اس کو) ان کا مقدمہ (یعنی رشوت کا مال) حاکموں کے پاس، اس لئے کہ کھائے (زبردستی) تم میں کا ایک گروہ (فریقا بمعنی طائفۃ ہے) کچھ مال لوگوں کا ناجائز طور پر جان بوجھ کر (یعنی یہ جانتے ہوئے کہ تم حق پر نہیں ہو)

ترکیب

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

یایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... **کتب علیکم الصیام:** فعل و ظرف لغو ونائب الفاعل ...... **کما کتب علی الذین من قبلکم:** جار مجرور صفت ہے مصدر محذوف کَتۡبًا کیلئے، موصوف صفت ملکر مفعول مطلق ...... **لعلکم تتقون:** حال، علیکم کی ضمیر سے، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مقصود بالنداء۔

﴿اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ﴾

ایاما معدودات: ظرف مستقر ہے صوموا فعل محذوف کیلئے، اصل میں صوموا ایاما معدودات تھا...... **ف:** فصیحیہ ...... **من:** مبتدا...... **کان الی سفر:** جملہ فعلیہ ہو کر شرط ...... **ف:** جزائیہ ...... **عدۃ من ایام اخر:** مبتدا...... خبر محذوف فعلیہ

Marfat.com

عدة، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، شرط جزا ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾

و: عاطفہ ...... علی الذین یطیقونه: ظرف مستقر خبر مقدم ...... فدیة: مبدل منہ ...... طعام مسکین: بدل ...... ملکر مبتدا مؤخر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ﴾

ف: مستانفہ ...... من: مبتدا ...... تطوع: فعل با فاعل ...... خیرا: مصدر محذوف تطوعا کیلئے صفت، موصوف صفت ملکر مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... هو خیر له: جملہ اسمیہ جزاء، جو شرط سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

و: استینافیہ ...... ان تصوموا: بتاویل مصدر مبتدا ...... خیر لکم: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ...... ان کنتم تعلمون: شرط ...... فافعلو ها ولاتخلوا بها: جوابِ شرط مقدر ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾

شهر رمضان: موصوف ...... الذی: اسم موصول ...... انزل: فعل ...... فیه: ظرف لغو ...... القرآن: ذوالحال ...... هدی للناس: معطوف علیہ ...... وبینات من الهدی والفرقان: معطوف، ملکر حال، ذوالحال حال سے ملکر نائب الفاعل، فعل متعلقات سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر صفت، جو موصوف سے ملکر تلک الایام مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾

ف: فصیحیہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... شهد منکم الشهر: جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... لیصمه: جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، من مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾

اس کی ترکیب ماقبل گزر چکی ہے۔

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾

یرید: فعل ...... الله: فاعل ...... بکم: ظرف لغو ...... الیسر: مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... لایرید: فعل، ہو فاعل ...... بکم: ظرف لغو ...... العسر: مفعول، ملکر معطوف، ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ۔

﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

و: عاطفہ ...... لام: جار ...... تکملوا: فعل، واؤ ضمیر فاعل ...... العدة: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مجرور، اپنے جار سے ملکر شرع فعل محذوف کا ظرف لغو ...... ولتکبروا الله علی ما هدکم: جملہ فعلیہ تکملوا پر معطوف ...... ولعلکم تشکرون:

Marfat.com

جملہ اسمیہ معطوف ہے ماقبل پر۔

﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾

و: مستانفہ ...... اذا: ظرف زمان متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم ...... سالک عبادی عنی: فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... انّ: حرف مشبہ بالفعل...... ی: ضمیر اسم ...... قریب: خبر اول ...... اجیب: فعل، انا ضمیر فاعل ...... دعوة الداع: مفعول ...... اذا دعان: ظرف لغو، جملہ فعلیہ ہوکر انّ کی خبر ثانی، انّ اپنے اسم اور خبروں سے ملکر جواب شرط، جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾

ف: فصیحیہ ...... شرط مقدر اذا کان الامر کذلک ...... یستجیبوا لی: معطوف علیہ ...... ولیومنوا بی: جملہ فعلیہ ...... لعلهم یر شدون: حال ہے یومنوا کے فاعل سے، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، سب ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ معترضہ۔

﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾

احل: فعل ...... لکم: ظرف لغو ...... لیلة الصیام: مفعول فیہ ...... الرفث: نائب الفاعل ...... الی نسائکم: متعلق ہے رفث کے، ملکر جملہ فعلیہ ...... هن: مبتدا ...... لباس لکم: خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ...... وانتم: مبتدا ...... لباس لهن: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہے ماقبل پر۔

﴿عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ﴾

علم: فعل ...... الله: فاعل ...... انکم کنتم تختانون انفسکم: مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر معطوف علیہ ...... ف: عاطفہ ...... تاب علیکم: جملہ فعلیہ معطوف ...... و: عاطفہ ...... عفا عنکم: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفین سے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ۔

﴿فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾

ف: عاطفہ ...... الئن: ظرف زمان مقدم متعلق باشروهن ...... باشروهن: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہے محذوف مقدر فتبتم فتاب علیکم پر ...... وابتغوا ما کتب الله لکم: جملہ فعلیہ باشروهن پر معطوف ہے۔

﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾

و: مستانفہ ...... کلوا: فعل بافاعل ...... واشربوا: فعل بافاعل کلوا پر معطوف ہے ...... حتی: جار ...... یتبین: فعل ...... لکم: ظرف لغو ...... الخیط الابیض: ذوالحال ...... من الفجر: حال، ملکر فاعل ...... من الخیط الاسود: ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر مجرور، حتی جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو کلوا کیلئے فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ﴾

Marfat.com

ثم: عاطفہ...... اتموا: فعل بافاعل ...... الصیام: مفعول ...... الی الیل: ظرف لغو، جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ......

و: عاطفہ...... لاتباشروھن: جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ...... وانتم عاکفون فی المساجد: جملہ اسمیہ یہ حال ہے لاتباشرو ھن کے فاعل سے۔

﴿تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا﴾

تلک: مبتدا...... حدود اللّٰہ: خبر ملکر جملہ اسمیہ...... ف: فصیحیہ ...... لا تقربوھا: فعل نہی، جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، شرط مقدر اذاشئتم السلامۃ بانفسکم، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ﴾

کذلک: جارمجرور متعلق بحذوف صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول مطلق...... یبین: فعل ......اللّٰہ: فاعل ...... ایاتہ: مفعول...... للناس: ظرف لغو ......لعلھم یتقون: حال ہے الناس سے، سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ﴾

و: مستانفہ ...... لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل: فعل نہی بافاعل ومفعول وظرف ومتعلق ......سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَتُدْلُوْا بِھَآ اِلَی الْحُکَّامِ لِتَاْکُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

و: عاطفہ، تدلوا: فعل، واؤضمیر فاعل ،بھا: ظرف لغو، الی الحکام: حال ہے فاعل سے، لام: جار، تاکلوا: فعل، واؤضمیر فاعل، فریقا من اموال الناس: مرکب توصیفی ہوکر مفعول ، بالاثم: حال ہے فاعل سے ، جملہ فعلیہ ہوکر مجرور، جواپنے جار سے ملکر منصوب المحل مفعول لہ، وانتم تعلمون: حال ہے فاعل سے، تدلوا اپنے متعلقات سے ملکر ماقبل پر معطوف ہے۔

شانِ نزول

☆......واذاسالک عبادی عنی......ایک جماعت صحابہ نے جذبہ عشق الٰہی میں سید عالم ﷺ سے دریافت کیا کہ ہمارا رب کہاں ہے؟ اس پر نوید قرب سے سرفراز کر کے بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے جو چیز کسی سے مکانی قرب رکھتی ہو وہ اسکے دوروالے سے ضرور بُعد رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ سب بندوں سے قریب ہے، مکانی کی یہ شان نہیں منازل قرب میں رسائی بندہ کو اپنی غفلت دور کرنے سے میسر آتی ہے۔

☆......احل لکم لیلۃ الصیام......سابقہ شریعتوں میں افطار کے بعد کھانا پینا، مجامعت کرنا نمازِ عشاء تک حلال تھا، بعد نمازِ عشاء یہ تمام چیزیں حرام ہوجاتی تھیں، یہ حکم زمانہ اقدس تک باقی تھا، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رمضان کی راتوں میں بعد عشاء مباشرت وقوع میں آئی، ان میں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، اس پر وہ حضرات نادم ہوئے اور بارگاہِ رسالت میں عرض حال کیا، اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی اور بیان کردیا گیا کہ آئندہ کیلئے رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مجامعت کرنا حلال کردیا گیا۔

Marfat.com

تشریح وتوضیح واغراض

روزہ:

ا......سورہ بقرہ میں روزے کا پانچ مرتبہ تذکرہ ہوا ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین خوارزمی علیہ الرحمۃ الکفایہ علی الھدایہ میں روزہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روزہ کا لغوی معنی کسی شے سے رک جانا ہے جبکہ اس کا شرعی معنی یہ ہے ''صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک قرب الٰہی کے حصول کی نیت سے کھانے، پینے اور عملِ زوجیت سے رکے رہنا بشرطیکہ روزہ دار اس کا اہل بھی ہو یعنی مسلمان ہو اور حیض ونفاس سے پاک ہو۔''
(الکفایۃ ،ج۲،ص۲۳۳)

روزہ سن دو ہجری میں فرض ہوا اور یہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سابقہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اوران کی امتوں پر بھی فرض تھا اگرچہ ان کی تعداد اور کیفیت الگ تھی۔ روزے کا ثمرہ یہ ہے کہ انسان اس سے تقویٰ وپرہیز گاری کا پیکر بنتا ہے، اللہ رب العالمین کے قرب کی منزلیں طے کرتا ہے، چنانچہ راوزہ رکھنے سے مقصود قرب الٰہی ہے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا اگر اس نے کھانا پینا ترک بھی کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الصوم ،باب من لم یدع قول ،ص۳۰۶)

نیز روزہ رکھنے سے انسان اپنے نفسِ امارہ پر قابو پا سکتا ہے، چنانچہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیدل جا رہا تھا کہ انہوں نے فرمایا کہ دو جہاں کے مالک ومختار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''تم میں سے جو نوجوان نکاح کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہئے کہ نکاح کرے کیونکہ اس سے نظریں جھک جاتی ہیں اور شرم گاہ کی حفاظت ہوتی ہے اور جو ایسا نہ کر سکے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے اوپر روزہ لازم کرلے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الصوم ،باب الصوم لمن خاف ،ص۳۰۶)

☆......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم نورِ مجسم شاہ بنی آدم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''روزہ ایک ایسی ڈھال (گناہوں سے) ہے جو بندے کو جہنم سے بچاتی ہے''۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصیام ،باب فی فضل صوم ،ج۳،ص۴۱۸)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم نورِ مجسم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندے کا ہر عمل اپنے لئے ہے مگر روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا اور ڈھال ہے لہذا جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو ہرگز فحش گوئی نہ کرے اور نہ ہی شور مچائے اور اگر کوئی اس سے جھگڑا کرے تو اس سے کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں''
(صحیح مسلم ، کتاب الصیام ،باب فضل الصیام ،ص۵۲۵)

ابتداءِ اسلام میں ہر ماہ تین دن کے روزوں کے علاوہ یومِ عاشوراء کا روزہ بھی فرض تھا، پھر یہ حکم رمضان کے روزوں کی فرضیت کے ساتھ منسوخ ہو گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہجرت کے بعد سب سے پہلے جو حکم منسوخ ہوا وہ تحویلِ قبلہ تھا، اس کے بعد روزے کی ابتدائی صورت منسوخ ہو گئی۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں قریش

Marfat.com

عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور سید العالمین ﷺ بھی اعلانِ نبوت سے قبل اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے جب مدینہ منورہ میں قدم رنجا فرمایا تو بھی آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم بھی دیا، پھر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کا روزہ ترک کردیا، اب جو چاہتا اس دن کا روزہ رکھتا اور جو چاہتا ترک کردیتا۔" (خازن ج ا،ص ۱۱۰)

حالتِ سفر اور مرض میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت:

۲......سفر وحمل اور بچہ کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوفِ ہلاکت واکراہ ونقصانِ عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے لئے عذر ہیں ان وجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے گا تو گناہ گار نہیں۔ (رد المحتار، ج ۳،ص ۴۰۲)

سفر سے مراد شرعی سفر ہے یعنی اتنی دور جانے کے ارادہ سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت ہو اگرچہ سفر کسی ناجائز کام کے لئے ہی ہو۔ (رد المحتار، ج ۳،ص ۴۰۳)

دن میں سفر کیا تو اس دن کا روزہ افطار کرنے کیلئے آج کا سفر عذر نہیں البتہ اگر توڑے گا تو کفارہ لازم نہ آئے گا مگر گنہگار ہوگا اگر سفر کرنے سے پہلے توڑ دیا پھر سفر کیا تو کفارہ بھی لازم اور اگر دن میں سفر کیا اور مکان پر کوئی چیز بھول گیا تھا اسے لینے واپس آیا اور مکان پر آکر روزہ توڑ ڈالا تو کفارہ واجب ہے۔ (فتاوی ھندیہ، ج ا،ص ۲۲۷)

حمل والی اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی جان کی ہلاکت یا بچہ کی ہلاکت کا صحیح اندیشہ ہو تو انہیں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، اور وہ صرف ان دنوں کی قضاء کریں گی اور فدیہ ادا نہ کریں گی۔ (قدوری، ص ۵٦)

دودھ پلانے والی عورت نے اگرچہ رمضان ہی میں دودھ پلانے کی نوکری کی ہو تب بھی اسے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ (رد المحتار، ج ۳،ص ۴۰۳)

قولہ حین شھودہ: یعنی رمضان کا وہ وقت آجائے، اور **بشھودہ حضورہ** سے مراد یہ ہے کہ انسان اس وقت یعنی رمضان میں بلوغت اور عقل جیسی صفات سے متصف ہو جو کہ روزہ کے وجوب کا اہم سبب ہیں۔

فی حالین: یعنی حالت مرض اور سفر میں، اور اس میں مشقت کی کوئی قید نہیں کہ انسان مشقت اٹھا کر روزہ رکھے بلکہ یہ مطلق مباح ہے کہ انسان حالت مرض اور سفر میں افطار کرے۔ (الجمل، ج ا،ص ۲۱۸)

فدیہ سے مراد:

۳......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بعض جاہلوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ روزہ کا فدیہ ہر شخص کے لئے جائز ہے جبکہ روزے میں اسے کچھ تکلیف ہو، ایسا ہرگز نہیں ہے فدیہ صرف شیخ فانی کے لئے رکھا گیا ہے جو بہ سبب پیرانہ سالی حقیقۃ روزہ کی قدرت نہ رکھتا ہو اور نہ ہی آئندہ اتنی طاقت کی امید کہ عمر جتنی بڑھے گی ضعف بڑھے گا اس کے لئے فدیہ کا حکم ہے۔

(فتاوی رضویہ، باب الفدیہ، ج ۱۰،ص ۵۲۱)

اس آیتِ مبارکہ میں فدیہ سے مراد ایک صدقہ فطر ہے جس کی مقدار کے بارے میں حضرت جلال الدین خوارزمی فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ اس سے مراد گندم کا نصف صاع، کھجور یا جو کا ایک صاع ہے۔ (الکفایۃ، ج۲،ص۲۷۶)

وزن بلاد میں مختلف ہوتے ہیں لہذا ہم تولوں اور انگریزی روپوں کا حساب بتاتے ہیں کہ ہر شخص اپنے یہاں کے وزن رائج کو بآسانی اس سے تطبیق دے سکے، ایک روزہ یا ایک نماز کا فدیہ یا کفارہ میں ایک مسکین کی خوراک یا ایک شخص کا صدقہ فطر یہ سب گیہوں سے نیم صاع اور جو سے ایک صاع ہے۔ صاع دو سو ستر ۲۷۰ تولے ہے، نیم صاع ایک سو پینتیس ۱۳۵ تولے، تولہ بارہ ماشہ، ماشہ آٹھ رتی، رتی آٹھ چاول۔

ردالمحتار میں ہے معلوم ہونا چاہئے کہ صاع چار مُد اور ایک مد چالیس اِستار اور ایک اِستار (ہمزہ پر کسرہ کے ساتھ) ساڑھے چار مثقال ہے جیسا کہ شرح درر البحار میں ہے

صاع چار مد ہے اور ہر مد چالیس استار اور ہر استار ساڑھے چار مثقال، تو ہر مد ایک سو اسی ۱۸۰ مثقال ہوا اور مثقال ساڑھے چار ماشہ ہے ولہذا درہم شرعی کہ مثقال کا ۱۰/۷ سات عشر ہے۔

درمختار میں ہے کہ ہر دس درہم بوزن سات مثقال کے ہے۔ (فتاوی رضویہ، باب الفدیہ، ج۱۰،ص۵۲۵)

فی حقھما: یعنی حالمہ اور مرضعہ کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں باتوں کا قضاء اور فدیہ کے ساتھ اختیار ہے، لہذا اس صورت میں اگر فقط بچے یا فقط اپنی جان یا دونوں کی جان کے خوف سے افطار کرے تو فقط قضاء واجب ہوگی جیسا کہ کتب فروع میں اس کے نظائر پائے جاتے ہیں۔

عند اکمالھا: اگر اکمالھا سے مراد قضاء ہے تو اس سے مراد تکبیر بالثناء علی اللہ مراد ہوگی یعنی اللہ کی تعریف و توصیف اور اس صورت میں اللہ ﷻ کا فرمان لتکبروا علت ثالثہ بنے گی قضاء بالامر کے لیے: اور اگر اکمالھا سے مراد حال ادا ہے تو اس سے مراد تکبیر عید ہوگی اور یہ علت ہے اللہ ﷻ کے فرمان فمن شھد منکم ......الخ کے لیے۔ (الجمل، ج۱،ص۲۱۹)

نزول قرآن کریم:

۴......قرآنِ کریم فرقانِ حمید لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر لیلۃ القدر میں نازل ہوا جو کہ ایک قول کے مطابق رمضان المبارک کی چوبیسویں رات تھی اور اس سے مراد یہ ہے کہ اس رات یکبارگی قرآن اترا اور پھر اس کے بعد بحسبِ موقع 23 سال کے عرصہ میں متفرق طور پر نازل ہوا، انزال کا معنی یہ ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر موجود فرشتوں کو لیلۃ القدر میں لکھوا دیا تھا اور پھر وہ بوقتِ ضرورت اور بقدرِ حاجت آیاتِ مبارکہ لے کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جایا کرتے، آسمانِ دنیا کی جس جگہ یہ قرآنِ کریم لکھا گیا اسے بیت العزۃ کہتے ہیں۔ صاحبِ جمل نے امام قرطبی علیہ الرحمہ کے حوالے سے نزولِ قرآن کا عرصہ 21 سال اور خطیب کے حوالے سے 23 سال جبکہ علامہ ماوردی کے حوالے سے 20 سال ذکر کیا ہے۔ (جمل، ج۱،ص۲۲۰ ملخصا)

دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟

۵......بسا اوقات انسانی ذہن میں یہ سوال آتا ہے کہ میں عرصۂ دراز سے رب العالمین کی بارگاہ میں دعا کر رہا ہوں لیکن

Marfat.com

میری دعا قبول نہیں ہوتی اس کی وجہ کیا ہے؟ چنانچہ شافع محشر وساقی کوثر ﷺ نے اس کے اسباب کی وضاحت ان الفاظ میں بیان فرمائی: ''﴿اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِینَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِینَ فَقَالَ (یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اِنِّی بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِیمٌ) وَقَالَ (یٰاَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا كُلُوا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاءِ یَا رَبِّ! یَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ﴾ یعنی آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا تذکرہ فرمایا جو ایک طویل سفر پر ہو، اس کی حالت یہ ہو کہ اس کے بال پراگندہ اور جسم گردآلود ہو جبکہ وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اس حال میں دعا مانگتا ہو کہ اس کا کھانا، پینا اور لباس سب کچھ حرام کمائی سے ہو تو اس کی دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے!

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ، ص۴۶۱)

امام خازن اس آیتِ مبارکہ کے شانِ نزول کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے فرماتے ہیں: ''مدینہ منورہ کے یہودیوں نے بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''اے محمد ﷺ! ہم اپنی دعائیں اپنے رب کو کیسے سنائیں؟ حالانکہ آپ تو یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اور آسمانِ اول کے درمیان 500 سال کا فاصلہ ہے اور پھر اس کی موٹائی بھی اتنی ہی ہے۔'' تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ ایک قول کے مطابق بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کی: ''کیا ہم اپنے پروردگار سے اتنے قریب ہیں کہ ہم پست آواز سے عرض گزار ہوا کریں یا اتنے دور ہیں کہ بلند آواز سے عرضِ حال پیش کیا کریں؟'' جبکہ ایک قول کے مطابق انہوں نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہم اپنے پروردگار سے کس وقت دستِ سوال دراز کیا کریں؟ تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

مزید فرماتے ہیں کہ دعا اللہ تعالیٰ کی توحید اور حمد وثناء کا نام ہے، مثلاً جب کوئی یہ کہے: ''یا اللہ! لا الہ الا انت۔'' تو اس کے اس قول میں یا اللہ! دعا ہے جبکہ لا الہ الا انت توحید وثناء ہے، اس میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک ایسا پروردگار ہے جو صاحبِ تدبیر ہے اور جب کبھی وہ اس سے عرض گزار ہوتا ہے تو وہ نہ صرف اس کی التجا سنتا ہے بلکہ اسے قبول بھی فرماتا ہے اور یونہی ناامید نہیں چھوڑتا۔ (خازن، ج۱، ص۱۱۴، ۱۱۵)

☆......☆فنناديه: ای ندعوه جهرا یعنی ہم اسے (اللہ عزوجل کو) بلند آواز سے پکاریں۔

فاخبرهم بذلك: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ فانی قریب اذا کا جواب ہے، یعنی ضروری ہے کہ فاء کے بعد جزاء ذکر ہو کیونکہ قرب شرط پر مرتب نہیں ہوتا یہ صرف قرب ہی کی خبروں پر مرتب ہوتا ہے۔

بعد العشاء: یعنی عشاء کی نماز کے بعد یا نیند کرنے کے بعد اگرچہ نمازِ عشاء سے پہلے ہی کیوں نہ ہو، پس جب وہ نمازِ عشاء پڑھتے یا آرام کرتے اگرچہ نمازِ عشاء کے وقت سے پہلے ہی کیوں نہ ہو تینوں اوقات میں ان پر رفث یعنی جماع حرام تھا۔

احل لكم: اس جملے میں قرآن کے ذریعے نسخ سنت پر دلیل ہے۔

او احتياج كل منهما الى صاحبه: جیسا کہ لباس کی حاجت ہوتی ہے اسی طرح دونوں ایک دوسرے کو گناہ سے منع کریں، حدیث

Marfat.com

شریف میں ہے کہ ''عورت میں کوئی خیر اور صبر نہیں ہے نیکوں پر وہ غالب آجاتی ہیں اور بد اس پر غالب آجاتے ہیں پسندیدہ امر یہ ہے کہ میں کریم مغلوب بنوں نہ کہ لئیم غالب۔

وبیان الاسود محذوف: روزہ کے غالب احکامات فجر کے ساتھ مربوط ہوتے ہیں نہ کہ لیل کے ساتھ، اس لئے مذکورہ بالا بیان پر ہی اکتفاء کیا گیا نہ کہ اس کے برعکس کی جانب۔ (الجمل، ج۱،ص۲۲۲وغیرہ)

رکوع نمبر ۸

﴿یَسْـئَلُوْنَکَ﴾ یا مُحَمَّدُ ﴿عَنِ الاَهِلَّةِ﴾ جَمعُ هِلالٍ، لِمَ تَبدُو دَقِیْقَةً ثُمَّ تَزِیْدُ حَتّٰی تَمتَلِیَٔ نُورًا ثُمَّ تَعُوْدُ كَمَا بَدَتْ وَلَا تَكُوْنُ عَلٰى حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ كَالشَّمْسِ ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿هِیَ مَوَاقِیْتُ﴾ جَمعُ مِیقَاتٍ ﴿لِلنَّاسِ﴾ یَعلَمُوْنَ بِهَا اَوْقَاتَ زَرعِهِمْ وَمَتَاجِرِهِمْ وَعِدَّةَ نِسَآئِهِمْ وَصِیَامِهِمْ وَاِفطَارِهِمْ ﴿وَالْحَجِّ﴾ عَطْفٌ عَلَی النَّاسِ اَیْ یُعْلَمُ بِهَا وَقْتُهُ فَلَوِ اسْتَمَرَّتْ عَلٰى حَالَةٍ لَّمْ یُعْرَفْ ذٰلِكَ ﴿وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا﴾ فِی الْاِحْرَامِ بِاَنْ تَنْقُبُوْا فِیْهَا نَقْبًا تَدْخُلُوْا مِنْهُ وَتَخْرُجُوْنَ وَتَتْرُكُوا الْبَابَ وَكَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ وَیَزْعَمُوْنَهُ بِرًّا ﴿وَلٰكِنَّ الْبِرَّ﴾ اَیْ ذَا الْبِرِّ ﴿مَنِ اتَّقٰى﴾ اللّٰهَ بِتَرْكِ مُخَالَفَتِهٖ ﴿وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا﴾ فِی الْاِحْرَامِ كَغَیْرِهٖ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۱۸۹)﴾ تَفُوْزُوْنَ وَلَمَّا صُدَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْبَیْتِ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ وَصَالَحَ الْكُفَّارَ عَلٰى اَنْ یَّعُوْدَ الْعَامَ الْقَابِلَ وَیُخْلُوْا لَهٗ مَكَّةَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَّتَجَهَّزَ لِعُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَخَافُوْا اَنْ لَّا تَفِیَ قُرَیْشٌ وَّیُقَاتِلُوْهُمْ وَكَرِهَ الْمُسْلِمُوْنَ قِتَالَهُمْ فِی الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ نَزَلَ ﴿وَقٰتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ اَیْ لِاِعْلَاءِ دِیْنِهٖ ﴿الَّذِیْنَ یُقٰتِلُوْنَكُمْ﴾ مِنَ الْكُفَّارِ ﴿وَلَا تَعْتَدُوْا﴾ عَلَیْهِمْ بِالْاِبْتِدَاءِ بِالْقِتَالِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ(۱۹۰)﴾ اَلْمُتَجَاوِزِیْنَ مَا حُدَّ لَهُمْ، وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰیَةِ بَرَاءَةٍ اَوْ بِقَوْلِهٖ ﴿وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ﴾ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ﴿وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ﴾ اَیْ مِنْ مَّكَّةَ وَقَدْ فُعِلَ بِهِمْ ذٰلِكَ عَامَ الْفَتْحِ ﴿وَالْفِتْنَةُ﴾ الشِّرْكُ مِنْهُمْ ﴿اَشَدُّ﴾ اَعْظَمُ ﴿مِنَ الْقَتْلِ﴾ لَهُمْ فِی الْحَرَمِ اَوِ الْاِحْرَامِ الَّذِیْ اسْتَعْظَمْتُمُوْهُ ﴿وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ اَیْ فِی الْحَرَمِ ﴿حَتّٰى یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ﴾ فِیْهِ ﴿فَاقْتُلُوْهُمْ﴾ فِیْهِ، وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِلَا اَلِفٍ فِی الْاَفْعَالِ الثَّلَاثَةِ ﴿كَذٰلِكَ﴾ الْقَتْلُ وَالْاِخْرَاجُ ﴿جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ(۱۹۱)﴾ ﴿فَاِنِ انْتَهَوْا﴾ عَنِ الْكُفْرِ وَاَسْلَمُوْا ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ﴾ لَّهُمْ ﴿رَّحِیْمٌ(۱۹۲)﴾ بِهِمْ ﴿وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ﴾ تُوْجَدَ ﴿فِتْنَةٌ﴾ شِرْكٌ ﴿وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ﴾ الْعِبَادَةُ ﴿لِلّٰهِ﴾ وَحْدَهٗ لَا یُعْبَدُ سِوَاهُ ﴿فَاِنِ انْتَهَوْا﴾ عَنِ الشِّرْكِ فَلَا تَعْتَدُوْا عَلَیْهِمْ، دَلَّ عَلٰى هٰذَا ﴿فَلَا عُدْوَانَ﴾ اِعْتِدَآءَ بِقَتْلٍ اَوْ غَیْرِهٖ ﴿اِلَّا

Marfat.com

عَلَى الظّٰلِمِيْنَ(۱۹۲)﴾ وَمَنِ انْتَهٰى فَلَيْسَ بِظَالِمٍ فَلا عُدْوَانَ عَلَيْهِ ﴿اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ﴾ اَلْمُحَرَّمُ مُقَابِلٌ
﴿بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ﴾ فَكَمَا قَاتَلُوْكُمْ فِيْهِ فَاقْتُلُوْهُمْ فِيْ مِثْلِهِ رَدٌّ لِاسْتِعْظَامِ الْمُسْلِمِيْنَ ذٰلِكَ ﴿وَالْحُرُمٰتُ﴾
جَمْعُ حُرْمَةٍ مَا يَجِبُ اِحْتِرَامُهُ ﴿قِصَاصٌ﴾ اَىْ يُقْتَصُّ بِمِثْلِهَا اِذَا انْتُهِكَتْ ﴿فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ﴾ بِالْقِتَالِ
فِى الْحَرَمِ اَوِ الْاِحْرَامِ اَوِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ ﴿ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ﴾ سُمِّىَ مُقَابَلَتُهُ اِعْتِدَاءً
لِشِبْهِهَا بِالْمُقَابَلِ بِهٖ فِى الصُّوْرَةِ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ فِى الْاِنْتِصَارِ وَتَرْكِ الْاِعْتِدَاءِ ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الْمُتَّقِيْنَ(۱۹۴)﴾ بِالْعَوْنِ وَالنَّصْرِ ﴿وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ طَاعَتِهٖ لِجِهَادٍ وَّغَيْرِهٖ ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ﴾
اَىْ اَنْفُسَكُمْ وَالْبَاءُ زَائِدَةٌ ﴿اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ اَلْهَلَاكِ بِالْاِمْسَاكِ عَنِ النَّفَقَةِ فِى الْجِهَادِ اَوْ تَرْكِهٖ لِاَنَّهٗ يُقَوِّى
الْعَدُوَّ عَلَيْكُمْ ﴿وَاَحْسِنُوْا﴾ بِالنَّفَقَةِ وَغَيْرِهَا ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (۱۹۵)﴾ اَىْ يُثِيْبُهُمْ ﴿وَاَتِمُّوا
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ اَدُّوْهُمَا بِحُقُوْقِهِمَا ﴿فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ﴾ مُنِعْتُمْ عَنْ اِتْمَامِهَا بِعَدُوٍّ ﴿فَمَا اسْتَيْسَرَ﴾
تَيَسَّرَ ﴿مِنَ الْهَدْيِ﴾ عَلَيْكُمْ وَهُوَ شَاةٌ ﴿وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ﴾ اَىْ لَا تَتَحَلَّلُوْا ﴿حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ﴾
الْمَذْكُوْرُ ﴿مَحِلَّهٗ﴾ حَيْثُ يَحِلُّ ذَبْحُهٗ وَهُوَ مَكَانُ الْاِحْصَارِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ فَيَذْبَحُ فِيْهِ بِنِيَّةِ التَّحَلُّلِ وَيُفَرِّقُ
عَلٰى مَسَاكِيْنِهٖ وَيَحْلِقُ وَبِهٖ يَحْصُلُ التَّحَلُّلُ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ﴾ كَقَمْلٍ
وَّصُدَاعٍ فَحَلَقَ فِى الْاِحْرَامِ ﴿فَفِدْيَةٌ﴾ عَلَيْهِ ﴿مِنْ صِيَامٍ﴾ لِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ﴿اَوْ صَدَقَةٍ﴾ لِثَلٰثَةِ اٰصُعٍ مِّنْ غَالِبِ
قُوْتِ الْبَلَدِ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ ﴿اَوْ نُسُكٍ﴾ اَىْ ذَبْحِ شَاةٍ وَ اَوْ لِلتَّخْيِيْرِ وَاُلْحِقَ بِهٖ مَنْ حَلَقَ لِغَيْرِ عُذْرٍ
لِاَنَّهٗ اَوْلٰى بِالْكَفَّارَةِ، وَكَذَا مَنِ اسْتَمْتَعَ بِغَيْرِ الْحَلْقِ كَالطِّيْبِ وَاللُّبْسِ وَالدُّهْنِ لِعُذْرٍ اَوْ غَيْرِهٖ ﴿فَاِذَآ
اَمِنْتُمْ﴾ اَلْعَدُوَّ بِاَنْ ذَهَبَ اَوْ لَمْ يَكُنْ ﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ﴾ اِسْتَمْتَعَ ﴿بِالْعُمْرَةِ﴾ اَىْ بِسَبَبِ فَرَاغِهٖ مِنْهَا
بِمَحْظُوْرَاتِ الْاِحْرَامِ ﴿اِلَى الْحَجِّ﴾ اَىِ الْاِحْرَامِ بِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ اَحْرَمَ بِهَا فِىْ اَشْهُرِهٖ ﴿فَمَا اسْتَيْسَرَ﴾ تَيَسَّرَ
﴿مِنَ الْهَدْيِ﴾ عَلَيْهِ وَهُوَ شَاةٌ يَّذْبَحُهَا بَعْدَ الْاِحْرَامِ بِهٖ وَالْاَفْضَلُ يَوْمُ النَّحْرِ ﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ﴾ اَلْهَدْىَ
لِفَقْدِهٖ اَوْ فَقْدِ ثَمَنِهٖ ﴿فَصِيَامُ﴾ اَىْ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ﴿ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ﴾ اَىْ فِىْ حَالِ الْاِحْرَامِ فَيَجِبُ بِهٖ
حِيْنَئِذٍ اَنْ يُّحْرِمَ قَبْلَ السَّابِعِ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ وَالْاَفْضَلُ قَبْلَ السَّادِسِ لِكَرَاهَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ لِلْحَاجِّ وَلَا
يَجُوْزُ صَوْمُهَا اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ عَلٰى اَصَحِّ قَوْلَىِ الشَّافِعِيِّ ﴿وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ﴾ اِلٰى وَطَنِكُمْ مَّكَّةَ اَوْ غَيْرِهَا
وَقِيْلَ اِذَا فَرَغْتُمْ مِنْ اَعْمَالِ الْحَجِّ وَفِيْهِ اِلْتِفَاتٌ عَنِ الْغَيْبَةِ ﴿تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ﴾ جُمْلَةٌ تَاكِيْدٌ لِمَا قَبْلَهَا
﴿ذٰلِكَ﴾ اَلْحُكْمُ الْمَذْكُوْرُ مِنْ وُّجُوْبِ الْهَدْيِ اَوِ الصِّيَامِ عَلٰى مَنْ تَمَتَّعَ ﴿لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى

Marfat.com

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ بِاَنْ لَّمْ يَكُونُوا عَلٰى دُوْنَ مَرْحَلَتَيْنِ مِنَ الْحَرَمِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ فَاِنْ كَانَ فَلَا دَمَ عَلَيْهِ وَلَا صِيَامَ وَاِنْ تَمَتَّعَ، وَفِيْ ذِكْرِ الْاَهْلِ اَشْعَارٌ بِاشْتِرَاطِ الْاِسْتِيْطَانِ، فَلَوْ اَقَامَ قَبْلَ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَمْ يَسْتَوْطِنْ وَ تَمَتَّعَ فَعَلَيْهِ ذٰلِكَ وَهُوَ اَحَدُ الْوَجْهَيْنِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَالثَّانِيْ لَا، وَالْاَهْلُ كِنَايَةٌ عَنِ النَّفْسِ وَاُلْحِقَ بِالْمُتَمَتِّعِ فِيْمَا ذُكِرَ بِالسُّنَّةِ الْقَارِنُ وَهُوَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ مَعًا اَوْ يُدْخِلُ عَلَيْهَا قَبْلَ الطَّوَافِ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ فِيْمَا يَاْمُرُكُمْ بِهِ وَيَنْهٰكُمْ عَنْهُ ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ(۱۹۶)﴾ لِمَنْ خَالَفَهُ۔

ترجمہ

تم سے پوچھتے ہیں (اے محمد ﷺ!) نئے چاند کو (اھلہ، ھلال کی جمع ہے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک ﷺ سے سوال کیا کہ ابتداءً کیوں چاند باریک ہوتا ہے پھر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پھر ماہِ تمام ہو جاتا ہے، نور سے بھر جاتا ہے، اس کے بعد دوبارہ اپنی پہلی حالت میں آجاتا ہے جیسا کہ طلوع ہوا تھا اور اسکی سورج کی طرح ایک ہی حالت کیوں نہیں رہتی) تم فرمادو (ان سائلین سے) وہ وقت کی علامتیں ہیں (مواقیت، میقات کی جمع ہے) لوگوں (کے لئے، کہ وہ ان اوقات سے اپنے کھیتی باڑی کرنے اور کاروبار کرنے کے اوقات جانتے ہیں، عورتیں اپنی عدت شمار کرتی ہیں، نیز وہ روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کے اوقات جانتے ہیں) اور حج کے لئے (الحج کا عطف علی الناس پر ہے یعنی ان اوقات کے ذریعے حج کا وقت معلوم ہوتا ہے، اگر چاند ایک ہی حالت پر برقرار رہتا تو حج کے وقت کی معرفت نہ ہو پاتی) اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھواڑے سے آؤ (حالتِ احرام میں، بایں طور کہ گھروں میں نقب لگا کر آتے جاتے ہو اور دروازے کا استعمال نہیں کرتے، مشرکین اس طرح کیا کرتے تھے اور اسے نیکی سمجھتے تھے) ہاں بھلائی تو (یعنی نیکی کرنے والا وہ ہے) جو ڈرے (اللہ تعالیٰ سے، اسکی مخالفت ترک کر دے) اور گھروں میں دروازوں سے آؤ (حالتِ احرام میں بھی جیسا کہ غیر حالتِ احرام میں آتے ہو) اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (تفلحون بمعنی تفوزون ہے۔

صلح حدیبیہ کے سال جب نبی پاک ﷺ کو بیت اللہ شریف سے روک دیا گیا اور کافروں نے اس بات پر صلح کی کہ مسلمان آئندہ سال عمرے کیلئے آئیں گے تو وہ انکے لئے تین دن مکہ مکرمہ کو خالی کر دینگے، چنانچہ جب حسبِ معاہدہ حضور ﷺ نے عمرۂ قضا کی تیاری فرمائی تو مسلمانوں کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں کفارِ قریش عہد شکنی کر کے ان سے جنگ کرنے کے درپے نہ ہو جائیں، چونکہ مسلمان حدودِ حرم میں احرام کی حالت میں ماہِ حرام میں ان سے جنگ کرنا مکروہ سمجھ رہے تھے اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی) اور اللہ کی راہ میں لڑو...... (یعنی اسکے دین کی سربلندی کیلئے لڑو) ان سے جو تم سے لڑتے ہیں (یعنی ان کافروں سے) اور زیادتی نہ کرنا (ان پر جنگ کی شروعات کر کے) اللہ پسند نہیں رکھتا زیادتی کرنے والوں کو (یعنی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنے والوں کو، یہ آیتِ مبارکہ منسوخ ہے سورہ براءت کی آیتِ مبارکہ سے یا اللہ تعالیٰ کے اس فرمانِ عالیشان سے کہ) اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو (ثقفتموھم بمعنی وجدتموھم ہے) اور انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا (یعنی مکہ سے، پس حضور ﷺ نے ان کے ساتھ یہ سلوک فتح مکہ کے سال کیا)، اور فتنہ انگیزی (یعنی ان کا شرک کرنا) تو زیادہ سخت ہے (اشد بمعنی اعظم ہے) قتل سے بھی (حرم میں یا حالتِ

Marfat.com

احرام میں کہ جسے تم عظیم سمجھ رہے ہو وہ تو اس سے عظیم تر ہے) اور مسجدِ حرام کے پاس (یعنی حدودِ حرم میں) ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر تم سے لڑیں (حرم میں) تو انہیں قتل کرو (حرم ہی میں، ایک قرأت میں تینوں افعال کو بغیر الف کے پڑھا گیا ہے) یہی (یعنی قتال کرنا اور شہر بدر کرنا) کافروں کی سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں (کفر سے اور اسلام لے آئیں) تو بیشک اللہ بخشنے والا (ہے انہیں اور) مہربان ہے (ان پر) اور ان سے لڑو یہاں تک کہ نہ رہے (یعنی نہ پایا جائے) کوئی فتنہ (یعنی شرک) اور ایک ہو دین (یعنی عبادت) اللہ کی (کہ اسکے سوا کسی کی عبادت نہ ہو) پھر اگر وہ باز آئیں (شرک سے تو ان پر زیادتی نہ کرو، اس پر مابعد آیتِ مبارکہ دلالت کرتی ہے کہ) تو زیادتی نہیں (یعنی قتل وغیرہ کے ذریعے ان پر کسی قسم کی کوئی زیادتی نہ ہوگی ہاں) مگر ظالموں پر (تو جو اس سے باز رہے وہ ظالم نہیں، لہذا اس پر کوئی زیادتی بھی نہیں ہوگی)۔

ماہِ حرام کے بدلے (حرام بمعنی مُحرَّم ہے، یعنی ایک حرمت والا مہینہ مقابل ہے دوسرے) ماہِ حرام سے (کہ تو جسطرح ان کافروں نے ان حرمت والے مہینوں میں تم سے قتال کیا تم بھی ان سے انہی حرمت والے مہینوں میں لڑو، یہ مسلمانوں کے اس گمان کی تردید ہے جو وہ حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے کو بہت بڑا سمجھتے تھے) اور ساری حرمتوں میں (حرمات، حرمة کی جمع ہے یعنی یہاں حرمات سے مراد ہر وہ شئے ہے جسکا احترام واجب ہو) برابری چاہئے (یعنی جب حرمت والے کسی مہینے کی بے ادبی کی جائے تو اسی جیسے مہینے میں ان سے بدلہ بھی لیا جا سکتا ہے) جو تم پر زیادتی کرے (حدودِ حرم یا حالتِ احرام یا حرمت والے مہینے میں جنگ کرکے، تو) اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی (زیادتی کا بدلہ لینے کو بھی اعتداء کا نام دیا گیا ہے اسکے صورةً مقابل بہ کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے) اور اللہ سے ڈرتے رہو (دشمن سے بدلہ لینے اور زیادتی ترک کرنے میں) اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے (مدد اور تائید کے لحاظ سے) اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں......(یعنی اسکی فرمانبرداری کے کاموں مثلاً جہاد وغیرہ میں)

اور اپنی جانوں کو نہ ڈالو (بایدیکم بمعنی بانفسکم ہے اور اس میں باء زائدہ ہے) ہلاکت میں (یہاں ہلاکت سے مراد یہ ہے کہ تم جہاد میں مال خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ روک لو یا جہاد ہی چھوڑ دو اس لئے کہ یہ امور دشمن کو تمہارے خلاف مضبوط کرینگے) اور بھلائی والے ہو جاؤ (راہِ خدا میں مال وغیرہ خرچ کرکے) بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں (یعنی انہیں ہی ثواب عطا فرمائے گا)

اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو (یعنی ان کو انکے کامل حقوق کے ساتھ ادا کرو) پھر اگر تم روکے جاؤ (یعنی کسی دشمن وغیرہ کے باعث تمہیں ان کے مکمل کرنے سے روک دیا جائے) تو جو میسر آئے (استیسر بمعنی تیسر ہے) قربانی بھیجو (جو تم پر لازم ہے، اس قربانی سے مراد ایک بکری ہے) اور اپنے سر نہ منڈاؤ (یعنی محلل نہ ہو جاؤ) جب تک نہ پہنچ جائے قربانی (مذکورہ) اپنے ٹھکانے (پر، یعنی اس مقام پر کہ جہاں اسکا ذبح کرنا واجب ہے، امام شافعی کے نزدیک وہ جگہ مقامِ احصار ہی ہے، پس وہ حلال ہونے کی نیت سے وہیں ذبح کرے اور اسکا گوشت اسی جگہ کے مساکین وغیرہ میں تقسیم کردے اور سر منڈوالے تو وہ اس فعل یعنی احرام کی پابندی سے باہر ہو جائے گا) پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے (جیسے سر میں جوئیں، یا درد ہو وہ حالتِ احرام میں سر منڈوالے) تو بدلہ دے (جو اس پر لازم ہو چکا ہے) روزے (تین دن کے) یا خیرات (کرے، شہر میں عام مستعمل ہونے والے غلے کے تین صاع

Marfat.com

چھ مساکین پر) یا قربانی (کرے یعنی ایک بکری ذبح کرے، او خیار کیلئے ہے، بغیر عذر حلق کرنے والے شخص کو بھی اسی شخص کے ساتھ ملایا جائے گا کیونکہ ایسا شخص بھی کفارہ دینے کا بدرجہ اولیٰ مستحق ہے اور یونہی جو شخص سر منڈانے کے علاوہ کسی اور طرح کا نفع اٹھائے تو اس پر بھی یہی فدیہ لازم ہوگا خواہ وہ یہ کام کسی عذر سے کرے یا بغیر عذر کے مثلاً خوشبو لگانا، سلا ہوا لباس پہننا، تیل لگانا) پھر جب تم اطمینان سے ہو (اس سے یعنی دشمن سے کہ وہ چلا جائے یا اب وہ دشمن نہ رہے) تو جو فائدہ اٹھائے (یعنی نفع حاصل کرے) عمرہ سے (یعنی بندہ عمرے کے احرام کی تمام پابندیوں سے فارغ ہو جانے کے سبب) حج کا (اس طرح کہ عمرے کا احرام ایامِ حج ہی میں باندھے) جیسی میسر آئے (استیسر بمعنی تیسر ہے) اس پر قربانی ہے (جو کہ اس پر لازم ہے، یعنی اس پر حج کا احرام باندھنے کے بعد ایک بکری ذبح کرنا لازم ہے، جو یوم النحر کو ذبح کرنا افضل ہے) پھر جسے مقدور نہ ہو (یعنی وہ قربانی کا جانور یا اسکی قیمت نہ پائے) تو روزے رکھے (یعنی اس پر روزے رکھنا لازم ہے) تین حج کے دنوں میں (یعنی حالتِ احرام میں حجِ تمتع کے سبب، پس اس پر لازم ہے کہ وہ ساتویں ذوالحجہ سے قبل حج کا احرام باندھ لے اور افضل چھ ذوالحجہ سے قبل ہے کیونکہ یومِ عرفہ کا روزہ حاجی کیلئے مکروہ ہے، امام شافعی کے دو میں سے اصح قول کے مطابق یہ روزے ایام تشریق میں رکھنا جائز نہیں ہے) اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ (اپنے وطن میں خواہ وہ مکۃ المکرمۃ ہو یا کوئی اور دوسرا شہر، ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم اعمال حج سے فارغ ہو جاؤ اس وقت روزے رکھو، یہاں غائب کے صیغے کے بعد اب حاضر کے صیغہ کی طرف التفات ہے) یہ پورے دس ہوئے (یہ جملہ تلک عشرۃ کاملۃ ماقبل کی تاکید کیلئے ہے) یہ رعایت (جو مذکور ہوئی یعنی متمتع پر قربانی یا روزے کا واجب ہونا) اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو (بایں طور کہ امام شافعی کے نزدیک وہ حرم پاک سے دو دن سے کم کی مسافت پر نہ ہو، پس اگر وہ شخص حرم پاک سے مذکورہ مسافت پر رہائش پذیر ہو تو اس پر نہ تو دم واجب ہوگا اور نہ ہی روزے، اگر وہ حج تمتع کرے، آیتِ مبارکہ میں اھل کا تذکرہ کرنا اس بات کا شعور دلا رہا ہے کہ حرم پاک کو وطن بنا لینا شرط ہے، اگر کوئی حج کے مہینوں سے قبل اقامت تو اختیار کرلے لیکن وطن نہ بنائے اور پھر حج تمتع کرے تو امام شافعی کے ایک قول کے مطابق اس پر قربانی اور روزوں میں سے ایک شے واجب ہوگی، جبکہ دوسرے قول کے مطابق اس پر کچھ واجب نہ ہوگا، اھل نفس سے کنایہ ہے، حج تمتع کرنے والے کے بارے میں جو احکام مذکور ہیں بسبب حدیث حج قران کرنے والا بھی متمتع کے ساتھ ملحق ہے، جبکہ قارن سے مراد وہ حاجی ہوتا ہے جو حج و عمرہ کی اکٹھی نیت کر کے احرام باندھے یا جس عمرہ کا طواف کرنے سے پہلے ایام حج شروع ہو جائیں) اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی اسکے اوامر و نواہی کے بارے میں) اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے (اس کے لئے جو اس کے احکامات کی مخالفت کرتا ہے)۔

ترکیب

﴿یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ﴾

یسئلونک: فعل بافاعل ومفعول ...... عن الاھلۃ: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ...... قل: فعل، انت ضمیر فاعل ...... ھی: مبتداء...... مواقیت: مبتدا ...... للناس والحج: خبر، ملکر خبر، ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر

Marfat.com

جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى﴾

لیس: فعل ناقص ...... البرّ: اسم ...... بان تاتوا البیوت من ظهورها: بتاویل مصدر مؤول ہوکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ ...... لکن: حرف مشبہ بالفعل ...... البرّ: اسم ...... من اتقی: موصول صلہ ملکر خبر، لکنّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

و: مستانفہ ...... اتوا البیوت من ابوابها: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ ...... اتقوا: فعل بافاعل ...... الله: مفعول ...... لعلکم تفلحون: حال ہے فاعل کی ضمیر سے، جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا﴾

و: عاطفہ ...... قاتلوا: فعل امر بافاعل ...... فی سبیل الله: ظرف لغو ...... الذین یقاتلونکم: مفعول، فعل اپنے فاعل ظرف لغو اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل اتوا پر معطوف ہے ...... ولا تعتدوا: جملہ فعلیہ انشائیہ ماقبل پر معطوف۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾

انّ: حرف مشبہ بالفعل ...... الله: اسم ...... لا یحب المعتدین: جملہ فعلیہ خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ﴾

و: عاطفہ ...... اقتلوهم: فعل امر، واؤ ضمیر فاعل وهم مفعول ...... حیث ثقفتموهم: ظرف، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف، و: عاطفہ، اخرجوهم: فعل واؤ ضمیر فاعل وهم مفعول، حیث اخرجوکم: ظرف جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر عطف۔

﴿وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾

و: عاطفہ ...... الفتنة: مبتدا ...... اشد من القتل: خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ﴾

و: عاطفہ ...... لا تقتلوهم: فعل نہی بافاعل ومفعول ...... عند المسجد الحرام: ظرف ...... حتی یقتلوکم فیه: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر عطف۔

﴿فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ﴾

ف: استئنافیه ...... انْ: شرطیه ...... قاتلوکم: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... اقتلوهم: جملہ فعلیہ جزا، ملکر جملہ شرطیہ ...... کذلک: ظرف مستقر خبر مقدم ...... جزاء الکفرین: مبتدا مؤخر، ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

ف: استئنافیہ...... اِنْ: شرطیہ...... انتھوا: جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... ان اللّٰہ ......الخ: جملہ اسمیہ ہوکر خبر، ملکر جزا، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ﴾

و: عاطفہ...... قاتلوھم: فعل امر واؤ ضمیر فاعل ...... ھم: مفعول ...... حتی: جار ...... لا تکون فتنة: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... یکون الدین للّٰہ: معطوف، ملکر مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ ......الخ پر عطف ہے۔

﴿فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾

ف: استئنافیہ ...... اِنْ: شرطیہ...... انتھوا: فعل فاعل ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... لا: نفی جنس...... عدوان: اسم ...... الا: حرف استثناء......علی الظالمین: ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر علتِ جزاء، قائم مقام جزاء، جملہ شرطیہ اصل میں یوں تھا فان انتھوا واسلموا فلا تعتدوا علیھم لان العدوان علی الظالمین والمنتھون لیس من الظالمین۔

﴿اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ﴾

الشھر الحرام: مبتدا ...... بالشھر الحرام: ظرف مستقر یقابل کیلئے خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... الحرمات: مبتدا ...... قصاص: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف۔

﴿فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ﴾

ف: عاطفہ...... مَنْ: شرطیہ مبتدا...... اعتدی علیکم: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ...... اعتدوا: فعل...... علیہ: ظرف لغو...... بمثل ما اعتدیٰ علیکم: ظرف لغو ثانی، ملکر جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾

و: عاطفہ...... اتقو اللّٰہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... واعلموا: فعل، واؤ ضمیر فاعل ...... ان اللّٰہ مع المتقین: جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، فعل فاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف۔

﴿وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا﴾

و: عاطفہ ...... انفقوا فی سبیل اللّٰہ: جملہ فعلیہ معطوف وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ پر...... و: عاطفہ...... لا تلقوا: فعل نہی با فاعل...... بایدیکم: مفعول، ب جارہ زائدہ...... الی التھلکة: ظرف لغو...... جملہ فعلیہ معطوف ماقبل پر ...... واحسنوا: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف۔

Marfat.com

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

ان: حرف مشبہ بالفعل......اللّٰه: اسم......يحب المحسنين: جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾

و: عاطفہ...... اتموا: فعل بافاعل...... الحج والعمرة: مفعول...... لله: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾

ف: فصيحه...... انْ: شرطیہ...... احصرتم: جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ف: جزائیہ...... عليكم: محذوف خبر مقدم ...... ما استيسر من الهدى: موصول صلہ ملکر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، شرط اپنی جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ﴾

و: عاطفہ...... لا تحلقوا: فعل نہی بافاعل...... رء وسكم: مفعول...... حتى: جار...... يبلغ: فعل...... الهدى: فاعل...... محله: مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر مجرور، جو جار سے ملکر متعلق، فعل نہی اپنے فاعل و مفعول اور ظرف لغو سے ملکر معطوف واتموا پر۔

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾

ف: عاطفہ...... مَنْ: شرطیہ...... كان منكم مريضا ......الی......راسه: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... عليه: محذوف ظرف مستقر خبر مقدم...... فدية من طعام ......الخ: مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، شرط جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾

ف: استئنافیہ...... اذا: شرطیہ...... امنتم: فعل بافاعل، شرط...... ف: جزائیہ...... من تمتع بالعمرة الى الحج: موصول صلہ ملکر مبتدا...... ف: جزائیہ...... عليه: محذوف خبر مقدم...... ما استيسر من الهدى: مبتدا مؤخر، ملکر خبر، ملکر جزا، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ﴾

ف: استئنافیہ...... مَن: شرطیہ...... لم يجد: شرط...... ف: جزائیہ...... يجب: فعل مقدر...... صيام ثلثة ايام: فاعل...... فى الحج: ظرف لغو، جملہ ہوکر معطوف علیہ...... سبعة سے پہلے مضاف محذوف صيام...... لم يجب: فعل مقدر...... صيام سبعة: فاعل...... اذا رجعتم: ظرف، ملکر معطوف، ملکر مؤکد......تلك عشرة كاملة: جملہ اسمیہ ہوکر تاکید، ملکر جزاء، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾

ذلك: مبتدا...... لام: جار...... مَن: موصولہ......لم يكن اهله حاضرى المسجد الحرام: جملہ فعلیہ ہوکر

Marfat.com

صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور...... ملکر ظرف مستقر بنکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾

و: عاطفہ...... اتقوا اللّٰه: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اتموا الحج پر...... و: عاطفہ...... اعلموا: فعل واؤ ضمیر فاعل ......ان اللّٰه شديد العقاب: جملہ اسمیہ ہوکر مفعول......فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر اتقوا اللّٰه پر معطوف۔

شان نزول

☆......يسئلونک عن الاهلة......یہ آیت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری کے جواب میں نازل ہوئی ان دونوں نے دریافت کیا: ''یارسول اللّٰه ﷺ چاند کا کیا حال ہے، ابتدا میں بہت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا روشن ہوجاتا ہے، پھر گھٹنے لگتا ہے یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک ہوجاتا ہے، ایک حال پر نہیں رہتا۔'' اس سوال سے مقصد چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا تھا بعض مفسرین کا خیال ہے کہ سوال کا مقصود چاند کے اختلافات کا سبب دریافت کرنا تھا۔

☆......وليس البر بان تاتوا البيوت......زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کیلئے احرام باندھتے تو کسی مکان میں اسکے دروازے سے داخل نہ ہوتے اگر ضرورت ہوتی تو چھت توڑ کر آتے اور اسکو نیکی جانتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

﴿جهاد في سبيل اللّٰه﴾

۱...... جہاد کے بارے میں علامہ جرجانی فرماتے ہیں کہ الجهاد هو الدعاء الى الدين الحق یعنی جہاد دینِ حق کی طرف دعوت دینے کا نام ہے۔ (التعریفات، ص۶۹)

جہاد اللہ تعالی کی طاعت اور اس کی رضا کے لئے لڑنے کا نام ہے۔ حضرت سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ان افراد کے بارے میں پوچھا گیا جو بہادری، غیرت یا ریاکاری کے لئے لڑتے ہیں کہ ان سب میں سے کس کا لڑنا جہاد في سبيل اللّٰه ہے؟ پس سرورِ دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو اللہ تعالی کا نام بلند کرنے کے لئے لڑے وہ جہاد في سبيل اللّٰه میں ہے۔'' ابتدائے اسلام میں اللہ تعالی نے اپنے محبوب ﷺ کو مشرکین سے جنگ نہ کرنے کا حکم دیا تھا، پھر جب آقائے دوعالم ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو اسی مذکورہ آیتِ مبارکہ کے ذریعے حکم دیا کہ جو مشرک قتال کریں ان سے لڑو، چنانچہ حضرت سیدنا ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہاد کے بارے میں یہ نازل ہونے والی پہلی آیتِ مبارکہ ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے مکمل طور پر جہاد کا حکم ارشاد فرمایا خواہ وہ لڑائی کریں یا نہ کریں یعنی ارشاد فرمایا ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً﴾ (خازن، ج۱، ص۱۲۱)

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب ﷺ سے دریافت فرمایا گیا: ''لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایسا ایمان والا شخص جو اپنے مال اور جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کی: ''اس کے بعد کون افضل ہے؟'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قوم کا ایسا ایمان دار فرد جو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ سے ڈرتا ہوا اور لوگوں کو برائی سے بچاتا ہو۔'' (صحیح بخاری، کتاب الجهاد و السیر، باب افضل الناس مؤمن، ص۴۶۱ تا ۴۶۲)

☆......حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمادے، خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے یا اپنی جائے پیدائش ہی میں سکونت اختیار کئے رکھے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم لوگوں کو اس بارے میں نہ بتادیں؟'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت کے سو درجے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار کر رکھا ہے، ہر دو درجوں کے مابین زمین وآسمان جتنا فاصلہ ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو تو ہمیشہ جنت الفردوس مانگا کرو، اس لئے کہ یہ وسطِ جنت میں ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ ہے، اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے، اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب و کان عرشه علی الماء، ص۱۲۷۷)

☆......حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ شہید کے دَین کے سوا تمام گناہ معاف فرمادے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب من قتل فی سبیل الله کفرت خطایاه الا الدین، ص۹۵۷)

﴿انفاق فی سبیل اللہ﴾

۲......جہاد بالنفس کے حکم کے بعد جہاد بالمال کا حکم دیا گیا ہے یعنی انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا جس سے مراد دینی مصالح میں مال خرچ کرنا ہے جیسا کہ حج، عمرہ، صلہ رحمی اور صدقہ، جہاد اور غازیوں کے لئے اسباب فراہم کرنے میں مال خرچ کرنا، اپنے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا، نیز اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی خاطر مال خرچ کرنا، اس لئے کہ اگرچہ ان تمام صورتوں میں مال خرچ کرنا فی سبیل اللہ کے زمرے ہی میں ہے لیکن اس لفظ کا اطلاق صرف راہِ خدا میں قتال کرنے پر ہی ہوتا ہے۔ (جمل، ج۱، ص۲۳۲)

مال کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے اس لئے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ انسان کے دل سے مال کی محبت کم ہو، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی کے دوست تین طرح کے ہوتے ہیں: (۱)......جو موت تک اس کے ساتھ وفا کرے (۲)......جو قبر تک وفادار رہے (۳)......جو قیامت تک اس کا ساتھی رہے، پہلا دوست جو موت کا ساتھی ہو وہ اس کا مال ہے، دوسرا وہ جو قبر تک اس کا ساتھی ہو وہ اس کے رشتے دار ہیں اور تیسرا وہ جو قیامت تک اس کے ساتھ رہے گا اس سے مراد اس کا عمل ہے۔'' ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک درہم اپنی ہتھیلی پر رکھ کر فرمانے لگے: ''اے درہم! تو وہ چیز ہے کہ جب تک تو میرے پاس سے نہیں جائے گا مجھے کچھ نفع نہ دے گا۔'' (ماخوذ از کیمیائے سعادت مترجم، ص۵۱۳، ۵۱۴)

☆......حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثِ قدسی کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ﴾ یعنی اے انسان! مال خرچ کر تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔''

(صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقه علی الاهل، ص۹۵۵)

☆......☆الاھلة اصل میں اھللة تھا، لام کسرہ کو ماقبل ساکن سے منقلب کیا اور پھر لام کا لام میں ادغام کردیا۔

Marfat.com

جمع میقات: مواقیت میقات کی جمع ہے، اس کی اصل موقات ہے واو کو یاء سے کسرہ کے اثر کی وجہ سے تبدیل کیا گیا ہے۔

وعدد نسائهم: نسائهم عین کی کسرہ کے ساتھ بطور حرف جر ہے، اور اسی طرح مابعد کا عطف بھی زرعهم پر ہے عبارت یوں ہے یعلمون بها اوقات زرعهم ومتاجرهم و عددنسائهم وصيامهم و افطارهم ہے اور عورتوں کے حیض، طہر اور نفاس کے اوقات کے عدد بھی مراد ہیں۔

عطف على الناس: الحج کا عطف الناس پر ہے، خاص کا عام پر عطف ہونے کی وجہ سے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اداء اور قضاء وقت معلوم ہی میں ہوسکتی ہیں اور بعض عبادات وہ ہیں کہ جن کی قضاء کو وقت ادا کے ساتھ مقید نہیں کیا جاتا۔

وكانوا يفعلون ذلك: زمانۂ جاہلیت اور ابتدائے اسلام میں جب کوئی شخص عمرہ یا حج کا احرام باندھ لیتا تو اب اس کے اور آسمان کے مابین کوئی چیز حلال نہ ہوتی اور گھروں میں رہنے والے اپنے گھروں کے پچھواڑے سوراخ کرتے اور سیڑھی لگا کر چڑھ جاتے کہ اپنا کام پورا کرلیں، دیہاتی لوگ احرام باندھ لینے کے بعد کام پڑنے پر گھر میں نہ تو داخل ہوتے اور نہ ہی دروازے سے نکلتے بلکہ صحن میں کھڑے ہوکر کام بتاتے۔

عام حديبية: سن چھ ہجری میں ہوئی۔

وصالح الكافر: یعنی کافروں نے خفیف (یعنی ہلکی) جنگ کے بعد صلح کرلی۔

اى مكه: یہ حیث کی تفسیر ہے۔

وقد فعل بهم ذلك: فتح مکہ کے دن جو لوگ مسلمان نہ ہوئے انہیں مکہ سے نکال دیا۔

الشرك منهم: شرک کو فتنہ کا نام دیا گیا ہے اسلئے کہ یہ فساد فی الارض کا سبب ہے اور ظلم تک لے جاتا ہے اور اسے اشد یعنی اعظم کہا گیا ہے کیونکہ مشرک ہمیشہ کے لئے جہنم میں پہنچ جاتا ہے اور قتل میں یہ بات نہیں یعنی قاتل ہمیشہ کے لئے جہنم کا حقدار نہیں قرار دیا جاتا۔

اى فى الحرم: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ عند بمعنی فى ہے اور مسجد حرام سے مراد حرم پاک ہے۔

كذلك القتل الخ: یعنی اسی قسم (قتل اور شہر بدر کرنے) کا بدلہ کافروں کو دیا جائے گا۔

المحرم: یعنی محرم کا شہر حرام میں قتال کرنا، فكما قاتلو كم فيه...... الخ: یہ جملہ اس بات پر صراحت کرتا ہے کہ حدیبیہ کے سال قتال ہوا تھا ہاں قتال خفیف یعنی تیر اندازی اور پتھراؤ ہوا تھا۔

سمى مقابلته اعتداء: ظاہر کلام کا تقاضا یہ ہے کہ اس طرح کہا جاتا فمن اعتدى عليكم فقابلوه وجازوه بمثل مااعتدى عليكم به اور مفسر کا قول بالمقابل به سے مراد ان کافروں کی زیادتی کے برابر زیادتی مراد ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ کلام مفسر مشاکلہ کے قبیلے سے ہے۔

بالنفقة وغيرها: خازن کی عبارت ہے کہ اپنے اوپر لازم کی گئی مئونت اور نفقہ کو اچھے طریقے سے ادا کرو، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ اچھے طریقے سے خرچ کرو نہ تو اسراف کرو اور نہ ہی خرچ کرنے میں بخل کا مظاہرہ کرو۔

Marfat.com

بحقوقھا: میں باء ملابست کے لئے ہے یعنی ادوھما متلبسین بحقوقھا مراد ہے۔

وھو شاۃ: یعنی قربانی کی ادنی صورت، اور بکری کے علاوہ اونٹ بھی ہوسکتا ہے اور زیادہ اولی صورت ہے۔ (الجمل، ج۱،ص۲۲۷وغیرہ)

امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک محلہ سے مراد حرم ہے، لہذا محصر پر واجب ہے کہ وہ قربانی حرم کی جانب بھیجے اور اسی کے بعد محرم احرام کی پابندی سے باہر آسکتا ہے۔ (جلالین جھازی سائز، حاشئیہ نمبر ۱۱،ص۲۹)

یہ ضروری امر ہے کہ جس کے ہاتھ قربانی بھیجے اس سے ٹھرالے کہ فلاں دن فلاں وقت قربانی ذبح ہو اور وہ وقت گزرنے کے بعد احرام سے باہر ہوگا پھر اگر اسی وقت قربانی ہوئی جو ٹھرا تھا یا اس سے پیشتر فبہا اور اگر بعد میں ہوئی اور اسے اب معلوم ہوا تو ذبح سے پہلے چونکہ احرام سے باہر ہوا لہذا دم دے، محصر کو احرام سے باہر آنے کے لئے حلق شرط نہیں مگر بہتر ہے۔ (بہار شریعت، حصہ نمبر ۶،ص۸۴)

علی ستۃ مساکین: یعنی ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو دیا جائے پس اس طرح تین صاع ہو جائے گا

(جلالین جھازی سائز، حاشئیہ نمبر ۱۱،ص۲۹)

جو ھدی نہ پائے اس پر تین روزے ایام حج کے ہیں جن میں آخری روزہ یوم عرفہ کا ہونا چاہئے یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجۃ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے خواہ ایک ساتھ یا متفرق کرکے بہتر یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹ ذی الحجۃ کو رکھے۔

(کنز الایمان مع خزائن العرفان، حاشئیہ نمبر ۳۷۱،)

علی اصح قولی الشافعی: یعنی ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور یوم النحر میں بھی بالاجماع روزہ نہ رکھے۔

(الجمل، ج۱،ص۲۳۲)

امام اعظم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آیت میں رجوع سے مراد حج سے فارغ ہونا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ کسی نے حج سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ ہی کو اپنا وطن بنالیا یا اس کا کوئی اپنا وطن نہ ہو تو بالاجماع مکہ مکرمہ میں اس کے لئے سات روزے رکھنا جائز ہے، اسی طرح جس کا وطن مکہ مکرمہ کے علاوہ ہو اس کے لئے بھی یہ جائز ہے تاکہ حقیقت ومجاز کا جمع ہونا لازم نہ ہو۔ حج تمتع مکہ مکرمہ کے شہریوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے جائز ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مذہب ہے جب کہ امام مالک، امام شافعی اور امام حنبل علیہم الرحمۃ کا مسلک یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں رہنے والے بھی تمتع کرسکتے ہیں لیکن ان پر قربانی لازم نہ ہوگی۔ ان علماء کا خیال یہ ہے کہ ذلک کا مشار الیہ ھدی ہے جو کہ واجب ہونے کا حکم ہے۔ لیکن ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی کے فرمان لمن لم یکن میں لام ہماری تاویل کی دلیل ہے کیونکہ لام وہیں استعمال ہوتا ہے جس کا کرنا جائز ہو اسی وجہ سے ہم نے جار کو مقدر کیا اگر ذلک کا مشار الیہ ھدی کا وجوب ہو تو پھر تقدیر کلام یوں ہوگا یجب اس صورت میں حرف جار علی ہوتا۔ جو معنی ہم نے ذکر کیے ہیں وہ حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ سے تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ نے اس کا حکم اپنی کتاب اور اپنے نبی کی سنت میں رکھا اور اہل مکہ کے سوا دوسرے لوگوں کے لئے اسے مباح قرار دیا۔ اللہ کا فرمان ہے ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری

المسجد الحرام ابن ہمام نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ صحیح روایت ہے کہ اہل مکہ کے لئے حج تمتع نہیں اور نہ ہی حج قران ہے اور حاضری المسجد الحرام سے مراد امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک میقات کے اندر والا حصہ ہے۔ عکرمہ نے بھی یہی ذکر کیا ہے۔

(مظہری، ج۱، ص۲۲۹)

رکوع نمبر ۹

﴿اَلْحَجُّ﴾ وَقْتُهُ ﴿اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرُ لَيَالٍ مِّنْ ذِی الْحِجَّةِ وَقِيْلَ كُلُّهُ ﴿فَمَنْ فَرَضَ﴾ عَلٰى نَفْسِهٖ ﴿فِيْهِنَّ الْحَجَّ﴾ بِالْاِحْرَامِ بِهٖ ﴿فَلَا رَفَثَ﴾ جِمَاعَ فِيْهِ ﴿وَلَا فُسُوْقَ﴾ مَعَاصِیَ ﴿وَلَا جِدَالَ﴾ خِصَامَ ﴿فِی الْحَجِّ﴾ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ الْاَوَّلَيْنِ، وَالْمُرَادُ فِی الثَّلٰثَةِ النَّهْیُ ﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ﴾ كَصَدَقَةٍ ﴿يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾ فَيُجَازِيْكُمْ بِهٖ، وَنَزَلَ فِیْ اَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانُوْا يَحُجُّوْنَ بِلَا زَادٍ فَيَكُوْنُوْنَ كَلًّا عَلَى النَّاسِ ﴿وَتَزَوَّدُوْا﴾ مَا يُبَلِّغُكُمْ بِسَفَرِكُمْ ﴿فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ مَا يُتَّقٰى بِهٖ سُؤَالَ النَّاسِ وَغَيْرِهٖ ﴿وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ (197)﴾ ذَوِی الْعُقُوْلِ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ﴾ فِیْ ﴿اَنْ تَبْتَغُوْا﴾ تَطْلُبُوْا ﴿فَضْلًا﴾ رِزْقًا ﴿مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ بِالتِّجَارَةِ فِی الْحَجِّ نَزَلَ رَدًّا لِكَرَاهَتِهِمْ ذٰلِكَ ﴿فَاِذَآ اَفَضْتُمْ﴾ دَفَعْتُمْ ﴿مِّنْ عَرَفٰتٍ﴾ بَعْدَ الْوُقُوْفِ بِهَا ﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ﴾ بَعْدَ الْمَبِيْتِ بِمُزْدَلِفَةَ بِالتَّلْبِيَةِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالدُّعَاءِ ﴿عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ﴾ هُوَ جَبَلٌ فِیْ اٰخِرِ الْمُزْدَلِفَةِ يُقَالُ لَهُ قُزَحُ وَفِی الْحَدِيْثِ اَنَّهُ ﷺ وَقَفَ بِهٖ يَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴿وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ﴾ لِمَعَالِمِ دِيْنِهٖ وَمَنَاسِكِ حَجِّهٖ وَالْكَافُ لِلتَّعْلِيْلِ ﴿وَاِنْ﴾ مُخَفَّفَةٌ ﴿كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ﴾ قَبْلَ هُدَاهُ ﴿لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ (۱۹۸)﴾ ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا﴾ يَا قُرَيْشُ ﴿مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ اَیْ مِنْ عَرَفَةَ بِاَنْ تَقِفُوْا بِهَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ تَرَفُّعًا عَنِ الْوُقُوْفِ مَعَهُمْ وَثُمَّ لِلتَّرْتِيْبِ فِی الذِّكْرِ ﴿وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ﴾ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ﴾ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿رَّحِيْمٌ (۱۹۹)﴾ بِهِمْ ﴿فَاِذَا قَضَيْتُمْ﴾ اَدَّيْتُمْ ﴿مَّنَاسِكَكُمْ﴾ عِبَادَاتِ حَجِّكُمْ بِاَنْ رَمَيْتُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَحَلَقْتُمْ وَطُفْتُمْ وَاسْتَقْرَرْتُمْ بِمِنٰى ﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ﴾ بِالتَّكْبِيْرِ وَالثَّنَاءِ ﴿كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ﴾ كَمَا كُنْتُمْ تَذْكُرُوْنَهُمْ عِنْدَ فَرَاغِ حَجِّكُمْ بِالْمُفَاخَرَةِ ﴿اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا﴾ مِنْ ذِكْرِكُمْ اِيَّاهُمْ، وَنَصْبُ اَشَدَّ عَلَى الْحَالِ مِنْ ذِكْرًا الْمَنْصُوْبِ بِاُذْكُرُوْا اِذْ لَوْ تَاَخَّرَ عَنْهُ لَكَانَ صِفَةً لَّهُ ﴿فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا﴾ نَصِيْبَنَا ﴿فِی الدُّنْيَا﴾ فَيُؤْتَاهُ فِيْهَا ﴿وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (۲۰۰)﴾ نَصِيْبٍ ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾ نِعْمَةً ﴿وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً﴾ هِیَ الْجَنَّةُ ﴿وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲۰۱)﴾ بِعَدَمِ دُخُوْلِهَا وَهٰذَا

Marfat.com

بَيَانٌ لِمَا كَانَ عَلَيْهِ الْمُشْرِكُوْنَ وَلِحَالِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْقَصْدُ بِهِ الْحَثُّ عَلٰى طَلَبِ خَيْرِ الدَّارَيْنِ كَمَا وَعَدَ بِالثَّوَابِ عَلَيْهِ بِقَوْلِهٖ ﴿اُولٰٓئِکَ لَهُمْ نَصِيْبٌ﴾ ثَوَابٌ ﴿مِّمَّا﴾ اَجْلِ ﴿کَسَبُوْا﴾ عَمِلُوْا مِنَ الْحَجِّ وَالدُّعَاءِ ﴿وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (۲۰۲)﴾ يُحَاسِبُ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِيْ قَدْرِ نِصْفِ نَهَارٍ مِّنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا لِحَدِيْثٍ بِذٰلِکَ ﴿وَاذْکُرُوا اللّٰهَ﴾ بِالتَّكْبِيْرِ عِنْدَ رَمْيِ الْجَمَرَاتِ ﴿فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ اَيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ الثَّلٰثَةِ ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ﴾ اَيِ اسْتَعْجَلَ بِالنَّفْرِ مِنْ مِّنٰى ﴿فِيْ يَوْمَيْنِ﴾ اَيْ فِيْ ثَانِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بَعْدَ رَمْيِ جِمَارِهٖ ﴿فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ بِالتَّعْجِيْلِ ﴿وَمَنْ تَاَخَّرَ﴾ بِهَا حَتّٰى بَاتَ لَيْلَةَ الثَّالِثِ وَرَمٰى جِمَارَهٗ ﴿فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ بِذٰلِکَ اَيْ هُمْ مُخَيَّرُوْنَ فِيْ ذٰلِکَ وَنَفْيِ الْاِثْمِ ﴿لِمَنِ اتَّقٰى﴾ اللّٰهَ فِيْ حَجِّهٖ لِاَنَّهُ الْحَاجُّ فِيْ عَلَى الْحَقِيْقَةِ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (۲۰۳)﴾ فِي الْاٰخِرَةِ فَيُجَازِيْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُکَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ وَلَا يُعْجِبُکَ فِي الْاٰخِرَةِ لِمُخَالَفَتِهٖ لِاِعْتِقَادِهٖ ﴿وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ﴾ اَنَّهٗ مُوَافِقٌ لِقَوْلِهٖ ﴿وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ (۲۰۴)﴾ شَدِيْدُ الْخُصُوْمَةِ لَکَ وَلِاَتْبَاعِکَ لِعَدَاوَتِهٖ لَکَ وَهُوَ الْاَخْنَسُ بْنُ شَرِيْقٍ كَانَ مُنَافِقًا حُلْوَ الْكَلَامِ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَحْلِفُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ بِهٖ وَمُحِبٌّ لَهٗ فَيُدْنِيْ مَجْلِسَهٗ فَاَكْذَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ذٰلِکَ وَمَرَّ بِزَرْعٍ وَّحُمُرٍ لِبَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْرَقَهٗ وَعَقَرَهَا لَيْلًا كَمَا قَالَ تَعَالٰى ﴿وَاِذَا تَوَلّٰى﴾ اِنْصَرَفَ عَنْکَ ﴿سَعٰى﴾ مَشٰى ﴿فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ﴾ مِنْ جُمْلَةِ الْفَسَادِ ﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (۲۰۵)﴾ اَيْ لَا يَرْضٰى بِهٖ ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ﴾ فِيْ فِعْلِکَ ﴿اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ﴾ حَمَلَتْهُ الْاَنَفَةُ وَالْحَمِيَّةُ عَلَى الْعَمَلِ ﴿بِالْاِثْمِ﴾ الَّذِيْ اُمِرَ بِاتِّقَائِهٖ ﴿فَحَسْبُهٗ﴾ كَافِيْهِ ﴿جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (۲۰۶)﴾ الْفِرَاشُ هِيَ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ﴾ يَبِيْعُ ﴿نَفْسَهُ﴾ اَيْ يَبْذُلُهَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ابْتِغَآءَ﴾ طَلَبَ ﴿مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ رِضَاهُ، وَهُوَ صُهَيْبٌ، لَمَّا اٰذَاهُ الْمُشْرِكُوْنَ هَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَرَکَ لَهُمْ مَا لَهٗ ﴿وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ (۲۰۷)﴾ حَيْثُ اَرْشَدَهُمْ لِمَا فِيْهِ رِضَاهُ وَنَزَلَ فِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَاَصْحَابِهٖ لَمَّا عَظَّمُوا السَّبْتَ وَكَرِهُوا الْاِبِلَ وَاَلْبَانَهَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ﴾ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَكَسْرِهَا الْاِسْلَامِ ﴿كَآفَّةً﴾ حَالٌ مِّنَ السِّلْمِ اَيْ فِيْ جَمِيْعِ شَرَآئِعِهٖ ﴿وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ﴾ طُرُقِ ﴿الشَّيْطٰنِ﴾ اَيْ تَزْيِيْنِهٖ بِالتَّفْرِيْقِ ﴿اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (۲۰۸)﴾ بَيِّنُ الْعَدَاوَةِ ﴿فَاِنْ زَلَلْتُمْ﴾ مِلْتُمْ عَنِ الدُّخُوْلِ فِيْ جَمِيْعِهٖ ﴿مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾ الْحُجَجُ الظَّاهِرَةُ عَلٰى اَنَّهٗ حَقٌّ ﴿فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ﴾ لَا يُعْجِزُهٗ شَيْءٌ عَنِ انْتِقَامِهٖ مِنْكُمْ ﴿حَكِيْمٌ (۲۰۹)﴾ فِيْ صُنْعِهٖ ﴿هَلْ﴾ مَا ﴿يَنْظُرُوْنَ﴾ يَنْتَظِرُ

Marfat.com

التَّارِکُوْنَ الدُّخُوْلَ فِیْهِ ﴿اِلَّا اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ﴾ اَیْ اَمْرُهٗ کَقَوْلِهٖ اَوْ یَاْتِیَ اَمْرُ رَبِّکَ اَیْ عَذَابُهٗ ﴿فِیْ ظُلَلٍ﴾ جَمْعُ ظُلَّةٍ ﴿مِّنَ الْغَمَامِ﴾ السَّحَابِ ﴿وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ﴾ تَمَّ اَمْرُ اِهْلَاکِهِمْ ﴿وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ(۲۱۰)﴾ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ وَالْفَاعِلِ فِی الْاٰخِرَةِ فَیُجَازِیْ۔

ترجمہ

حج.....۱.....(یعنی اس کا وقت) چند مہینے ہیں جانے ہوئے (یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن، ایک قول یہ ہے کہ ذوالحجہ کا پورا ماہ حج کا وقت ہے) تو جو فرض کرلے (یعنی اپنی جان پر لازم کرلے) ان مہینوں میں حج کی (حج کا احرام باندھ کر.....۲.....) تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ کرے (یعنی ان دنوں میں جماع نہ کرے) نہ کوئی گناہ (فسوق گناہ کے معنی میں ہے) نہ کسی سے جھگڑا کرے (جدال بمعنی خصام ہے) حج کے وقت تک (ایک قرأت میں رفث اور فسوق پر فتح پڑھا گیا ہے لیکن مراد ان تینوں نفی سے نہی ہے) اور تم جو بھلائی کرو (جیسے صدقہ وغیرہ) اللہ اسے جانتا ہے (وہ تمہیں اسکی جزا دیگا، یہ آیتِ مبارکہ اہلِ یمن کے بارے میں نازل ہوئی جو بغیر زادِ راہ کے حج کیا کرتے اور لوگوں پر بوجھ بنا کرتے تھے) اور توشہ ساتھ لو (جو تمہیں تمہارے سفر میں کام آئے) کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے (جسکی وجہ سے لوگوں سے سوال وغیرہ کرنے سے بچا جاتا ہے) اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو! (اولی الباب بمعنی ذوی العقول ہے) تم پر کچھ گناہ نہیں (اس میں) کہ تلاش (یعنی طلب) کرو فضل (یعنی رزق) اپنے رب کا (دورانِ حج تجارت کرکے.....۳.....لوگ اسے ناپسند کرتے تھے تو اسکے رد میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی) تو جب پلٹو (یعنی واپس ہو) عرفات سے (یعنی وقوفِ عرفہ کرلینے کے بعد) تو اللہ کی یاد کرو (یعنی مزدلفہ میں رات گزارنے کے بعد تلبیہ، تھلیل، اور دعاء کرو.....۴.....) مشعر حرام کے پاس (مشعر، مزدلفہ کے آخر میں واقع ایک پہاڑ ہے جسے قُزَح بھی کہا جاتا ہے اور حدیثِ پاک میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے اسی پر وقوف فرمایا اور ذکر و دعا میں مگن رہے یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہوگئی، اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے) اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی (شعائرِ دین اور مناسکِ حج کی، کما میں کاف تعلیلیہ ہے) اور بیشک (اِنْ مخففہ ہے) اس سے پہلے (یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہدایت سے پہلے) تم بہکے ہوئے تھے پھر بات یہ ہے کہ تم بھی وہیں سے پلٹو (اے اہلِ قریش!) جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں (یعنی مقام عرفات سے، کہ تم بھی ان کے ساتھ وقوف کیا کرو، قریش عموماً لوگوں کے ساتھ بسبب تکبر عرفات میں وقوف نہ کرتے اور مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے، ثم فقط ذکر میں ترتیب کیلئے ہے) اور اللہ سے معافی مانگو (اپنے گناہوں کی.....۵.....) بیشک اللہ بخشنے والا (ہے مؤمنین کو) مہربان ہے (ان پر) پھر جب کام پورے کرچکو (یعنی ادا کرچکو) اپنے حج کے معاملات (یعنی اپنی عباداتِ حج کو ادا کرچکو یوں کہ جمرہ عقبہ کی رمی کرلو، حلق کروالو، طواف کرلو اور منیٰ میں وقوف بھی کرلو) تو اللہ کا ذکر کرو (یعنی اسکی حمد و ثناء کرو) جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے (یعنی جیسا کہ تم فراغتِ حج کے بعد اپنے باپ دادا کے مفاخر ذکر کیا کرتے تھے) بلکہ اس سے زیادہ (یعنی اپنے باپ دادا کا ذکر کرنے سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو، اشد کا منصوب ہونا حال ہونے کی بناء پر ہے، یہ اذکروا کے مفعول مطلق ذکر کا حال ہے، اگر یہ اسکے بعد واقع ہوتا تو

صفت ہوتا) اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے! ہمیں دے (ہمارا حصہ) دنیا میں (تو وہ حصہ اسے دنیا میں ہی دے دیا جاتا
) اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں (خلاق بمعنی نصیب ہے) اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی (یعنی
نعمت) دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی (یعنی جنت) دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا (یعنی اس میں داخل ہونے سے بچا
......٦......، یہ اس حالت کا بیان ہے جس پر مشرکین اور مؤمنین تھے اور اس سے مقصود طلبِ دارین کی ترغیب دینا ہے، جیسا کہ اس
طلب پر اللہ تعالی نے اپنے اس فرمانِ عالیشان کیساتھ ثواب کا وعدہ فرمایا تھا) ایسوں کو بھاگ (یعنی ثواب) ہے ان کی کمائی کی وجہ سے
(یعنی جو انہوں نے اعمال کئے یعنی حج ادا کیا اور دعائیں مانگیں ان کی وجہ سے) اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے (چنانچہ حدیثِ پاک
میں ہے کہ اللہ تعالی دنیاوی ایام کے آدھے دن کی مقدار میں ساری مخلوق کا حساب فرمائیگا) اور اللہ کی یاد کرو (رمی جمرات کے وقت تکبیر
کہتے ہوئے) گنے ہوئے دنوں میں (یعنی تین ایام تشریق میں) تو جو جلدی کرے (یعنی قافلہ کیساتھ منیٰ سے نکلنے میں جلدی کرے)
اور دو دن میں چلا جائے (یعنی ایام تشریق کے دوسرے دن رمی جمار کرنے کے بعد) اس پر کچھ گناہ نہیں (اس جلدی کرنے میں) اور
جو رہ جائے (منی میں، یہاں تک کہ ایام تشریق کی تیسری رات بھی گزار لے اور رمی جمار بھی کر لے) تو اس پر گناہ نہیں (یعنی لوگوں کو
اس میں اختیار ہے کیونکہ اللہ تعالی نے دونوں صورتوں میں گناہ کی نفی فرمائی ہے) ڈرنے والوں کیلئے (اللہ تعالی سے دورانِ حج، اسلئے
کہ ایسا شخص ہی حقیقۃً حاجی ہوتا ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے (آخرت میں وہی تمہیں
تمہارے اعمال کی جزا دیگا) اور بعض آدمی وہ ہیں کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے (حالانکہ وہ بات تجھے آخرت میں تعجب
میں نہ ڈالے گی اسکے عقیدے کے مخالف ہونے کی وجہ سے) اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ لائے (کہ اسکا دل اللہ تعالی کے اس
فرمانِ عالیشان کے موافق ہے کہ) اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے (کہ وہ آپ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں سے اپنی عداوت کے
باعث حد درجہ مخاصمت رکھنے والا ہے، اس سے مراد اخنس بن شریق منافق ہے، جو نبی پاک ﷺ کے سامنے انتہائی شیریں کلام کیا کرتا
اور قسمیں کھاتا کہ حضور ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور آپ کا محب ہے، یوں اس نے بارگاہِ نبوی ﷺ میں مقامِ قرب پالیا، چنانچہ اللہ تعالی
نے اس کے جھوٹ کا پول کھول دیا، ایک دفعہ رات کے وقت وہ مسلمانوں کے کھیتوں اور جانوروں کے پاس سے گزرا تو اس نے کھیتی کو
آگ لگادی اور جانوروں کی کونچیں کاٹ دیں، چنانچہ اس کی اس حرکتِ بد کے بارے میں اللہ تعالی نے یوں ارشاد فرمایا) اور جب پیٹھ
پھیرے (یعنی آپ ﷺ سے جدا ہو) تو چلے (سعی بمعنی مشی ہے) زمین میں فساد ڈالتا پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے (یہ
امور اسکے جملہ فساد میں سے ہیں) اور اللہ فساد پسند نہیں فرماتا (یعنی اس سے راضی نہیں ہوتا) اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو
(اپنے کاموں کے بارے میں) تو اسے اور ضد چڑھے (یعنی اسے اسکی نخوت اور حمیت مزید ابھارتی ہے) گناہ کے کام پر (جس سے
اسے بچنے کا حکم دیا گیا تھا) اسے کافی ہے (حسبہ بمعنی کافیہ ہے) دوزخ اور وہ ضرور بہت برا بچھونا ہے (یعنی بہت ہی برا بستر
ہے، ھی ضمیر مبتدا محذوف ہے) اور کوئی آدمی بیچتا ہے (یشری بمعنی یبیع ہے) اپنی جان (یعنی اپنی جان کو باری تعالی کی فرمانبرداری
میں مصروف رکھتا ہے) چاہنے میں (طلب کرنے میں) اللہ کی مرضی (یعنی اسکی رضا، اس سے مراد حضرت سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ ہیں،

Marfat.com

جب مشرکین نے انہیں اذیتیں دیں تو آپ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور اپنا سارا مال و اسباب قریش کے لئے چھوڑ گئے) اور اللہ بندوں پر مہربان ہے (کہ اس نے اپنے بندوں کی ایسے کاموں کی طرف رہنمائی فرمائی جن میں اسکی رضا و خوشنودی ہے، یہ آیتِ مبارکہ حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے ہفتہ کے دن کو عظیم سمجھا اور اسلام لانے کے بعد بھی اونٹ کے گوشت اور دودھ کو ناپسند کیا) اے ایمان والو! اسلام میں داخل ہو جاؤ (سِلْم کو سین کے فتحہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے، یعنی اسلام میں) پورے (کافۃ حال ہے سلم سے، یعنی اس کے تمام شرعی احکام پر عمل پیرا ہو جاؤ) اور قدموں (یعنی راستوں) پر نہ چلو شیطان کے (یعنی جنہیں اس نے فرقہ بندی سے مزین کر رکھا ہے کہ بعض احکام میں سیدنا محمد مصطفیٰ کی پیروی کی اور بعض احکام میں حضرت سیدنا موسیٰ نجی کی پیروی کی) بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (اسکی عداوت ظاہر ہے) اور اگر تم پھسلنے لگو (یعنی اسلام میں پورے داخل ہونے سے عدول کرو) بعد اس کے کہ تمہارے پاس روشن حکم آ چکے (یعنی ظاہری دلائل اس بات پر آ چکے کہ اسلام ہی حق ہے) تو جان لو کہ اللہ غالب (ہے کہ کوئی چیز اسے تم سے انتقام لینے سے عاجز نہیں کر سکتی) حکمت والا ہے (اپنی کاریگری میں) نہیں ہیں (ھل بمعنی ما ہے) انتظار میں ہیں (یعنی ترکِ اسلام کرنے والے اسلام میں داخل ہونے کا انتظار کس لئے کر رہے ہیں) مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے (یعنی اسکا امر آئے، ایک جگہ ارشاد فرمایا ﴿او یاتی امر ربک﴾ یعنی اسکا عذاب) چھائے ہوئے (ظلل، ظلۃ کی جمع ہے) بادلوں میں (یعنی غمام بمعنی سحاب ہے) اور فرشتے اتریں اور کام ہو چکے (یعنی انکی ہلاکت کا معاملہ مکمل ہو چکے) اور سب کاموں کی رجوع اللہ کی طرف ہے (یعنی آخرت میں اللہ ہی سب کو اسکا بدلہ دیگا، یرجع معروف و مجہول دونوں طرح پڑھا گیا ہے)۔

ترکیب

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾

الحج: مبتدا، اشھر: موصوف، معلومت: صفت، ملکر مرکبِ توصیفی ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾

ف: فصیحہ ...... من: شرطیہ ...... فرض فیھن الحج: شرط...... ف: جزائیہ ...... لا رفث: جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ...... ولا فسوق: معطوف اول، ولا جدال فی الحج: معطوف ثانی، ملکر جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾

و: مستانفہ ...... ما: شرطیہ مفعول بہ مقدم ...... تفعلوا: فعل، واؤ ضمیر فاعل ...... مِنْ: زائدہ...... خیر: مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ شرط...... یعلمه اللہ: جملہ فعلیہ ہو کر جوابِ شرط، جوابِ شرط سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾

و: مستانفہ ...... تزودوا: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ ...... ف: مستانفہ تعلیلیہ ...... انّ: حرف مشبہ بالفعل

Marfat.com

......خیر الزاد: اسم...... التقوی: خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ﴾

و: عاطفہ...... اتقون: فعل امر...... ن: وقایہ...... ی: ضمیر مفعول محذوف، واؤ ضمیر فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء ...... یا: قائم مقام ادعوا...... اولی الالباب: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ندائیہ۔

﴿لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ﴾

لیس: فعل ناقص...... علیکم: ظرفِ مستقر، خبر مقدم...... جناح: موصوف...... ان تبتغوا: محل جر میں ہے کہ فی اس سے پہلے محذوف ہے...... فضلا: موصوف...... من ربکم: صفت، ملکر مفعول...... ان تبتغوا......الخ: مجرور ہوکر ظرف مستقر جناح کی صفت، مرکب توصیفی اسم موخر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ﴾

ف: استئنافیہ...... اذا شرطیہ...... افضتم من عرفات: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... اذکروا اللہ عند المشعر الحرام: معطوف علیہ......و اذکروہ: فعل بافاعل ومفعول...... ک: جار...... ما ھداکم: مجرور، جو جار سے ملکر ظرف مستقر، ذکرا مصدر محذوف کی صفت، مرکب توصیفی مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، ملکر جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ﴾

و: حالیہ...... ان: مخففہ...... کنتم: فعل ناقص، تم ضمیر ذوالحال...... من قبلہ: ظرف مستقر حال، ملکر اسم...... لام: فارقہ...... من الضالین: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ فعلیہ حال ہے ماقبل اذکروا کے فاعل سے۔

﴿ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

ثم: عاطفہ...... افیضوا من حیث افاض الناس: جملہ فعلیہ معطوف واذکروا پر یا واتقون یا اولی الالباب پر ...... واستغفروا اللہ: ماقبل پر معطوف......ان اللہ غفور رحیم: جملہ مستانفہ۔

﴿فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا﴾

ف: استئنافیہ...... اذا: شرطیہ...... قضیتم مناسککم: جملہ فعلیہ ہوکر شرط......ف: جزائیہ...... اذکروا: فعل بافاعل...... اللہ: مفعول...... ک: جار...... ذکر: مصدر مضاف...... کم: مضاف الیہ فاعل...... اباء کم: مفعول، سب ملکر معطوف علیہ......او: عاطفہ...... اشد: اسم تفضیل ھو ضمیر ممیز......ذکرا: تمیز، ممیز تمیز ملکر اشد کا فاعل، ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾

ف: استئنافیہ...... من الناس: ظرف مستقر خبر مقدم...... من یقول ربنا اتنا فی الدنیا: موصول صلہ ملکر مبتدا

Marfat.com

موخر،مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

و: عاطفہ...... منهم: ظرف مستقر خبر مقدم ...... مَن: موصولہ ...... يقول: فعل بافاعل قول...... ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... اتنا: فعل بافاعل ومفعول...... فی الدنیا حسنۃ: معطوف علیہ...... وفی الاخرۃ حسنۃ: معطوف، ملکر متعلق فعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... وقنا عذاب النار: معطوف، معطوف علیہ با معطوف مقصود بالنداء، ندا اپنے مقصود بالنداء سے ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مبتدا موخر، مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّمَّا کَسَبُوۡا وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ﴾

اولئک: مبتدا...... لهم: خبر مقدم ...... نصیب: موصوف...... مما کسبوا: صفت، ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ...... و: مستانفہ ...... اللّٰہ: مبتدا...... سریع الحساب: خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡۤ اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ‌ؕ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ﴾

و: عاطفہ ...... اذکروا: فعل بافاعل ...... اللّٰہ: مفعول...... فی ایام معدودات: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ...... ف: مستانفہ ...... مَن: شرطیہ...... تعجل فی یومین: جملہ فعلیہ شرط ...... فلا اثم علیہ: جملہ اسمیہ جزاء، ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿وَمَنۡ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى﴾

و: عاطفہ...... مَن: شرطیہ ...... تاخر: جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... فلا اثم علیہ: جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ...... ھذا: محذوف مبتدا...... لام: جار ...... من اتقی: مجرور، ظرف مستقر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّکُمۡ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ﴾

و: مستانفہ ...... اتقوا اللّٰہ: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ...... واعلموا: فعل بافاعل...... انکم الیہ تحشرون: جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل اتقوا پر معطوف ہے۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّعۡجِبُکَ قَوۡلُهٗ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا﴾

و: عاطفہ...... من الناس: ظرف مستقر خبر مقدم...... مَن: موصولہ ...... یعجب: فعل ...... ک: ضمیر مفعول...... قولہ: فاعل...... فی الحیوۃ الدنیا: ظرف لغو، ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مبتدا موخر، جملہ اسمیہ معطوف ہے فمن الناس من یقول ربنا اتنا ......الخ پر۔

﴿وَيُشۡهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىۡ قَلۡبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ﴾

و: عاطفہ...... یشھد: فعل بافاعل ...... اللّٰہ: اسم جلالت مفعول...... علی ما فی قلبہ: ظرف لغو...... و: حالیہ ...... ھو الد الخصام: جملہ اسمیہ ہوکر حال یشھد کی ضمیر سے...... جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہے یعجبک ماقبل پر ای من یشھد۔

Marfat.com

﴿وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ﴾

و: عاطفہ...... اذا: شرطیہ...... تولی: فعل بافاعل شرط...... سعی: فعل بافاعل...... فی الارض: ظرف لغو...... لام: جار...... یفسد فیھا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ویھلک الحرث والنسل: جملہ معطوف، ملکر مجرور، جارمجرور ملکر ظرف لغوثانی...... ملکر جواب شرط معطوف ہے یعجبک پر۔

﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... لا یحب الفساد: جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ﴾

و: عاطفہ...... اذا: شرطیہ...... قیل لہ اتق اللّٰہ: جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... اخذتہ العزۃ: جملہ فعلیہ...... بالاثم: حال اخذتہ کی ضمیر سے، جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، ملکر جملہ شرطیہ...... ف: فصیحہ...... حسبہ: مبتدا...... جھنم: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾

و: عاطفہ...... لام: ابتدائیہ للقسم...... بئس: فعل ذم...... المھاد: فاعل، ملکر خبر مقدم...... جھنم: محذوف مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب قسم، قسم مقدر واللّٰہ کیلئے...... و: قسمیہ قائم مقام اقسم فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت مفعول، ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾

و: عاطفہ، من الناس: ظرف مستقر خبر مقدم، مَن: موصولہ، یشری: فعل بافاعل...... نفسہ: مفعول بہ، ابتغاء مرضات اللّٰہ: مرکب اضافی مفعول لہ، جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مبتدا موخر، مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰہ: مبتدا...... رء وف: صفت مشبہ...... بالعباد: اس کے متعلق ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ﴾

یایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... ادخلوا فی السلم کافۃ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ولا تتبعوا خطوات الشیطن: جملہ اسمیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مقصود بالنداء۔

﴿اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾

انّ: حرف مشبہ بالفعل...... ہ: ضمیر اسم...... لکم: خبر مقدم...... عدو مبین: مبتدا موخر، جملہ اسمیہ ہوکر خبر...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾

ف: مستانفہ...... انْ: شرطیہ...... زللتم: فعل بافاعل...... من بعد ما جاء تکم البینات: ظرف لغو، جملہ فعلیہ

Marfat.com

ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... اعلموا: فعل بافاعل ...... ان اللّٰہ عزیز حکیم: جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط......شرط جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿هَلْ يَنظُرُونَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ﴾

ھل: حرف استفہام...... ینظرون: فعل بافاعل ...... الا: استثناء مفرغہ ...... انْ: مصدریہ ...... یاتیھم: فعل ومفعول ...... اللّٰہ سے پہلے عذاب مضاف محذوف، ملکر مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ ...... والملئکۃ: معطوف، ملکر فاعل...... فی ظلل من الغمام: ظرف لغو، جملہ فعلیہ بتاویل مصدر...... مفعول ینظرون کیلئے۔

﴿وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴾

و: عاطفہ ...... قضی الامر: جملہ فعلیہ معطوف ہے یاتیھم پر ...... و: مستانفہ ...... الی اللّٰہ: ظرف لغو مقدم...... ترجع: فعل ...... الامور: نائب الفاعل، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

شان نزول

☆......وتزودوا فان خیر الزاد التقوی ......بعض یمنی حج کیلئے بے سامانی کیساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو متوکل کہتے تھے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر سوال کرنا شروع کردیتے تھے اور کبھی غصب وخیانت کے مرتکب ہوتے، انکے میں حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لیکر چلو اور اوروں پر بار نہ ڈالو، سوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیزگاری ہے، ایک قول یہ ہے کہ تقوی کا توشہ ساتھ لو جسطرح دنیاوی سفر کیلئے توشہ ضروری ہے اسی طرح سفر آخرت کیلئے بھی پرہیزگاری کا توشہ لازم ہے۔

☆......لیس علیکم جناح ان تبتغوا......بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرائے پر چلائے اسکا حج ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا ......یہ اور اس سے اگلی آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر بہت میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا اور اپنے اسلام اور آپ کی محبت کا دعوی کرتا تھا اور اس پر قسمیں کھاتا تھا اور در پردہ فساد انگیزی میں مبتلا رہتا، مسلمانوں کے مویشی کو اسنے ہلاک کیا اور انکی کھیتی کو آگ لگادی۔

تشریح وتوضیح واغراض

لے......حج نام ہے، احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا، اس کے لئے خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے۔ مسئلہ حج بقول راجح ۹ھ میں فرض ہوا، اسکی فرضیت قطعی ہے۔

حج کے فرائض یہ ہیں: (۱)......احرام (۲)......وقوف عرفہ (۳)......طواف زیارت۔ واجبات حج: (۱)......وقوف مزدلفہ (۲)......سعی (۳) رمی جمار (۴)......آفاقی کیلئے طواف رجوع اور (۵)......حلق یا تقصیر۔

عمرہ کے رکن طواف وسعی ہیں، اور اس کی شرط احرام وحلق ہے۔

Marfat.com

اقسام حج: (۱)...... **افراد بالحج:** یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل سے اسکی نیت کرے خواہ زبان سے تلبیہ کے وقت اسکا نام لے یا نہ لے

(۲)...... **افراد بالعمرۃ** یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور دل سے اسکا قصد کرے خواہ وقتِ تلبیہ زبان سے اسکا ذکر کرے یا نہ کرے اور اس کے لیے اشہرِ حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے مگر حج وعمرہ کے درمیان المام صحیح کرے، اس طرح کے اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو۔

(۳)...... **حج قِرَان** یہ ہے کہ حج وعمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے، وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل اول سے حج وعمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقت تلبیہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے۔

(۴)...... **حج تمتُّع** یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل عمرے کا احرام باندھے اور اشہر حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اسکے اشہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کیلئے احرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج وعمرہ کے درمیان اپنے اہل کیساتھ المام صحیح نہ کرے۔

میقات پانچ ہیں: (۱)...... **ذو الحلیفہ** اہلِ مدینہ کیلئے (۲)...... **ذاتِ عراق** اہل عراق کیلئے (۳)...... **جحفہ** اہل شام کیلئے (۴)...... **قرن** اہل نجد کیلئے اور (۵)...... **یلملم** اہل یمن کیلئے۔

عرفات ایک مقام کا نام ہے جو مَوْقِف ہے، ضحاک کا قول ہے کہ حضرت آدم وحوا جدائی کے بعد ۹ ذی الحجہ کو مقام عرفات پر جمع ہوئے اور دونوں میں تعارف ہوا، اس لئے اس دن کا نام عرفہ ہے اور مقام کا نام عرفات ہوا۔ ایک قول یہ ہے کہ چونکہ اس روز بندے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اس لئے اس دن نام عرفہ ہے۔

حج کا طریقہ:

حاجی ۸ ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ سے منٰی کی طرف روانہ ہو، وہاں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کی صبح تک ٹھہرے اسی روز منٰی سے عرفات آئے، بعد زوال امام دو خطبے پڑھے، یہاں حاجی ظہر وعصر کی نماز امام کے ساتھ وقتِ ظہر میں جمع کر کے پڑھے، ان دونوں نمازوں کیلئے ایک اذان ہوگی اور تکبیریں دو، ان دونوں نمازوں کے درمیان سنت ظہر کے سوا کوئی نفل نہ پڑھا جائے، اس جمع کیلئے امام اعظم ضروری ہے، اگر امام اعظم نہ ہو یا گمراہ بدمذہب ہو تو ہر ایک نماز علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائے اور عرفات میں غروب تک ٹھہرے، پھر مزدلفہ کی طرف لوٹے اور جبل قزح کے قریب اترے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے عشاء کے وقت میں پڑھے اور فجر کی نماز خوب اول وقت اندھیرے میں پڑھے۔ وادی محشر کے سوا تمام مزدلفہ اور بطنِ عرنہ کے سوا تمام عرفات موقف ہے۔ جب صبح خوب روشن ہو تو روز نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو منٰی کی طرف آئے او بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی ۷ مرتبہ رمی کرے پھر اگر چاہے تو قربانی کرے، پھر بال منڈائے یا کتروائے پھر ایام نحر میں کسی دن طواف زیارت کرے، پھر منٰی میں آکر تین دن اقامت کرے اور گیارہویں کی زوال کے

Marfat.com

بعد تینوں جمروں کی رمی کرے، اس جمرہ سے شروع کرے جو مسجد کے قریب ہے پھر جو اسکے بعد ہے پھر جمرہ عقبہ ہر ایک کی سات سات مرتبہ رمی کرے پھر اگلے روز ایسا ہی کرے پھر مکہ مکرمہ کی طرف چلا آئے۔ (ماخوذ از خزائن العرفان، حاشیہ نمبر ۳۶۲ تا ۳۸۶)

﴿قولہ بالاحرام بہ﴾

۲؎ یعنی جو شخص ان دنوں میں اپنے اوپر لازم کرلے حج کا احرام باندھ کر اور اس بات کا تحقق شوافع کے نزدیک محض نیت کرنے سے ہو جائے گا اور احناف کے نزدیک تلبیہ اور قربانی کا جانور روانہ کرنے سے ہوگا۔

(جلالین جہازی سائز، حاشیہ نمبر ۲۵، ص ۲۹)

☆...... ☆وقیل کلہ: یعنی تمام ذی الحجہ میں، اور یہ قول امام مالک علیہ الرحمۃ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور امام زہری سے لیا ہے، اور یہ قول مذہب شافعی کے نزدیک شاذ ہے، اور الروضۃ کی عبارت یہ ہے کہ اس صورت میں لیلۃ النحر میں احرام باندھنا جائز نہیں ہے، اور یہ قول شاذ اور مردود ہے، محاملی نے الاملاء سے دو قول بیان کئے کہ تمام ذی الحجہ میں احرام باندھنا درست ہے اور یہ قول (قرینے سے) زیادہ شدید اور بعید ہے۔

فیکونون کلاً علی الناس: ابن جوزی کہتے ہیں کہ ابلیس نے توکل کی جانب رہنمائی کرنے والی قوم پر (توکل کی تعریف) مشتبہ کردی، پس وہ اپنے گھروں سے بغیر کسی زادراہ کے نکلتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ یہ ان کا توکل ہے حالانکہ وہ انتہائی خطا پر تھے۔

ذوی العقول: مضاف (اولی) اور مضاف الیہ (الباب) کی تفسیر ہے۔

دفعتم: مصباح میں ہے کہ لوگ عرفات سے واپس ہوئے یعنی عرفات سے دور ہوئے، اور دس ذی الحجہ کے دن منی سے مکہ کی جانب واپس ہوئے اور مکہ کی طرف لوٹے اور اسی قبیل سے طواف افاضہ یعنی طواف رجوع ہے جو کہ منی سے مکہ جانے کے بعد کیا جاتا ہے۔

یقال لہ قزح: قزح بروزن عمر ہے یہ اسباب منع صرف میں سے علمیت اور عدل کی وجہ سے غیر منصرف ہے جیسا کہ جشم اور لفظ مشعر شعار سے نکلا ہے اور مراد اس سے وہ علامت ہے جو کہ معالم حج کے حوالے سے ہے اور مشعر کو حرام کے ساتھ موصوف کرنے کی وجہ اس کی حرمت ہے اور اس تحریم سے مراد منع ہے، پس اس میں ان کاموں کے کرنے کا انکار پایا جاتا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔

حتی اسفر جداً: مراد اس سے دن کی روشنی ہے۔

والکاف للتعلیل: یعنی کما میں ما مصدریہ ہے مراد یہ ہے کہ تم اس رب العالمین کا ذکر کرو جس نے خاص تمہیں ہدایت دی۔

ای من عرفۃ: یہ حیث کی تفسیر ہے مراد اس سے عرفۃ ہے۔ وکانوا: یعنی قریش ٹھہرے رہتے تھے۔ ترفعا: ای استکبارا ہے۔ معھم: ای مع الناس یعنی لوگوں کے ساتھ۔ (الجمل، ج۱، ص ۲۳۸ وغیرہ)

دوران حج تجارت کرنا

۳؎ اس بات پر اتفاق ہے کہ حج کے دنوں میں تجارت کرنے سے اگر طاعت گزاری میں نقص آئے تو ایسی تجارت کرنا جائز

Marfat.com

نہیں ہے اور اگر معاملہ اسکے برعکس ہے تو تجارت مباح ہے اور تجارت ترک کر دینا اولی ہے کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ﴿وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین لی الدین﴾ اور اخلاص یہ ہے کہ عبادت کے ساتھ کوئی اور فعل نہ پایا جائے۔ امام کرخی کے قول کے مطابق حج میں تجارت کی اجازت دینا یہ رخصت پر محمول کیا گیا ہے۔ اور کتبِ فروع میں جو اس مسئلے پر تلخیص پیش کی گئی ہے کہ عبادت کے ساتھ اس کا غیر ملا لینے پر ثواب کے مرتب ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں تین اقوال ہیں۔ ابن عبدالسلام کے نزدیک عبادت میں اس کے غیر کو شریک کرنے سے مطلقاً ثواب نہیں ملتا چاہے عبادت اور غیر عبادت دونوں کا قصد کیا ہو یا اس کے برخلاف، دوسرا قول جسے امام محمد غزالی نے اختیار فرمایا وہ یہ ہے کہ عبادت کے ساتھ کسی امر دنیوی کو ملا دیا تو اس صورت میں حصول ثواب کی تین صورتیں ہونگیں ایک یہ کہ اگر امر دنیوی کا قصد اغلب ہوگا تو اجر نہ ملے گا اور اگر امر دینی کا قصد اغلب ہوگا تو اس صورت میں جتنا امر دینی کی جانب زیادہ توجہ ہوگی اتنا ہی ثواب مرتب ہوگا اور اگر دونوں مقاصد یعنی امر دینی و دنیوی برابر پائے جائیں تو ثواب ساقط ہو جائے گا، امام ابن حجر نے شرح منهاج میں ذکر کیا ہے کہ بہتر صورت یہ ہے کہ اگر عبادات کا قصد کیا جائے تو اس پر بقدرِ عبادت ثواب ملے گا اگر چہ اس کے ساتھ غیر عبادت کا مساوی یا غالب ہونا پایا جائے اور علامہ خیر الدین رملی نے ان سے اختلاف کیا ہے اور امام غزالی کے قول پر اعتماد کیا ہے۔ (الجمل، ج ۱، ص ۲۳۹ ملخصاً)

☆ مزدلفہ میں رات گزارنے کے بعد مشعر الحرام کے پاس دعائیں کرنا، تسبیح تہلیل وغیرہ کرنا، اس بارے میں کتبِ فقہ بھری پڑی ہیں تاہم ولی کامل، شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری کی مایہ ناز تحریر رفیق الحرمین سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس بارے میں چند گزارشات پیش کی جاتی ہیں۔

مزدلفہ میں رات گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے مگر اس کا وقوف واجب ہے۔ وقوف مزدلفہ کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے اس کے درمیان اگر ایک لمحہ بھی یہاں گزار لیا تو وقوف ہو گیا ظاہر ہے کہ جس نے فجر کے وقت میں یہاں نماز فجر ادا کی اس کا وقوف صحیح ہو گیا جو کوئی صبح صادق سے پہلے ہی مزدلفہ چلا گیا اس کا واجب ترک ہو گیا لہذا اس پر دم واجب ہے۔ ہاں عورت، بیمار، یا ضعیف یا کمزور کہ جنہیں بھیڑ کے سبب ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو اگر ایسے لوگ مجبوراً چلے گئے تو کچھ حرج نہیں۔

کوہِ مشعر الحرام پر اگر جگہ نہ ملے تو اس کے دامن اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی محسّر کے سوا جہاں جگہ مل جائے وقوف کیجئے اور وقوفِ عرفات والی تمام باتیں یہاں بھی مدنظر رکھئے یعنی لبیک کی کثرت کیجئے اور ذکر و درود اور دعا میں مشغول ہو جائیے انشاء اللہ جو کچھ مانگیں گے وہ پائیں گے کہ (کل) عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ (رفیق الحرمین پاکٹ سائز، ص ۱۵۲، ۱۵۳)

استغفار:

۵.....حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "خدا کی قسم! میں دن میں ستر سے زائد مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔" (صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم و لیلة، ص ۱۰۹۷)

Marfat.com

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے ﴿اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ﴾ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سید الاستغفار کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص دن میں اس ورد کو یقین کے ساتھ پڑھے اور پھر شام ہونے سے پہلے انتقال کر جائے تو وہ جنتی ہے اور اگر رات کو پڑھے لیکن صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو تب بھی جنتی ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، ص۱۰۹۷)

دعائے ماثورہ:

۶.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے ﴿اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربنا اتنا فی الدنیا، ص۱۱۰۹)

☆.....الثلاثۃ: یوم النحر کے بعد تین دن، اس کی ابتداء ذی الحجہ کے گیارہویں دن سے ہوتی ہے اور یہ ابن عمر، ابن عباس، حسن، عطاء، مجاہد، قتادہ، اور مذہب امام شافعی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا قول ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے ایام المعدودات یعنی گنتی کے دن یوم النحر اور اس کے بعد کے دو دن ہیں اور یہ قول علی بن ابی طالب، ابن عمر اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے۔

بعد رمی جمارہ: یعنی زوال کے بعد اکیس کنکریاں ہر جمرے پر سات کنکریاں، اور بارہویں تاریخ سورج غروب ہونے سے پہلے جلدی کرنا جائز ہے ہاں اگر سورج غروب ہو جائے تو پھر منٰی میں رات گزارنا ضروری ہے تاکہ تیرہویں تاریخ کی کنکریاں مار سکے۔ (اور اگر مکہ مکرمہ چلے گئے تو کوئی کفارہ واجب نہ ہوگا، ہاں اگر تیرہویں تاریخ کی صبح صادق ہوگئی تو رمی کرنا واجب ہے)۔

اخنس بن شریق: یہ اس کا لقب ہے اس کا نام ابی ہے اور اس کا لقب اخنس بھی ہے اس لئے کہ بدر کے دن پیچھے رہ گیا تھا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قتال سے جانے سے رہ گیا اور اس کے ساتھ بنی زہرہ کے تین سو منافقین تھے جو کہ قتال پر جانے سے رہ گئے تھے۔

فیدنی مجلسہ: یعنی وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں قریب ہوا، پس جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما ہوتے اور اخنس آتا تو اسے اپنے قریب بٹھاتے اور یدنی کا فاعل ضمیر ہے جو کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب لوٹتی ہے اور اس کا مفعول محذوف ہے جیسا کہ تم جانتے ہو اور بعض نسخوں میں یدنو ہے یعنی اخنس (قریب ہوا)۔

من جملۃ الفساد: خبر ہے اس کا مبتداء محذوف ہے جو کہ یہ کلام ہے ویھلک الحرث والنسل، خاص کا عام پر عطف ہے اور اگر عام فساد مراد ہو تو اس میں خون بہانا اور اموال کو لوٹ لینا وغیرہ شامل ہے۔

فی طاعۃ اللہ: یعنی نماز، روزہ، حج، جہاد اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر شامل ہے۔ **واصحابہ:** یہود میں سے جو ایمان لائے۔

لما عظموا السبت: یعنی یہود اس دن کا احترام کرتے اور اس کی تعظیم پر مصر رہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں کرتے تھے اور دیگر تعظیم جو کہ ہفتے کے دن میں شکار کے بارے میں تحریم شامل ہے۔

ای فی جمیع شرائعہ: یعنی بعض شریعتوں کی مخالفت نہ کرو جو کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے خلاف ورزی کرنے کے حوالے سے ہفتے

Marfat.com

کے دن کی تعظیم اور اونٹ کا گوشت کھانے کی عدم کراہیت ہے، پس تم نے دونوں امور کی مخالفت کی کہ ہفتے کے دن کی تعظیم بھی کی اور اونٹ کے گوشت کی کراہیت بھی تم میں موجود رہی۔

حکیم فی صنعه: یعنی اللہ بتقاضائے حکمت مجرموں کا مواخذہ کرنے کو ترک نہیں فرماتا، آیت مبارکہ میں ان لوگوں کے لئے وعید اور تہدید ہے جن کے دلوں میں شک اور نفاق ہے یا دین کے بارے میں کوئی شبہ ہے۔ (الجمل، ج۱، ص۲۴۴ وغیرہ)

ایک اهم بات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے لیے علم تفصیلی محیط ماننا جائز نہیں:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں: کسی علم کی حضرت عزوجل سے تخصیص اور اس کی ذات پاک میں حصر اور اس کے غیر سے مطلقا نفی چند وجہ پر ہے۔

اول: علم کا ذاتی ہونا کہ بذات خود بے عطا غیر ہو۔

دوم: علم کا غنا کہ کسی آلہ جارحہ وتدبیر وفکر ونظر والتفات وانفعال کا اصلاً محتاج نہ ہو۔

سوم: علم کا سرمدی ہونا کہ ازلا وابدا ہو۔

چہارم: علم کا وجوب کہ کسی طرح اس کا سلب ممکن نہ ہو۔

پنجم: علم کا اثبات واستمرار کہ کبھی کسی وجہ سے اس میں تغیر، تبدل، فرق اور تفاوت کا امکان نہ ہو۔

ششم: علم کا اقصی غایت کمال پر ہونا کہ معلوم کی ذات، ذاتیات، اعراض، احوال لازمہ، مفارقہ، ذاتیہ، اضافیہ، آتیہ (مستقبلہ) موجودہ، ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ سے مخفی نہ ہو سکے۔

ان چھ وجوہ پر مطلق علم حضرت احدیت جل وعلا سے خاص اور اس کے غیر سے مطلقا منفی، یعنی کسی کو کسی ذرہ کا ایسا علم، جو ان چھ وجوہ سے ایک وجہ بھی رکھتا ہو حاصل ہونا ممکن نہیں ہے، جو کسی غیر الٰہی کے لیے عقول مفارقہ ہوں، خواہ نفوس ناطقہ ایک ذرے کا ایسا علم ثابت کرے، یقیناً اجماعا کافر مشرک ہے (اصمام، ص۴، فتاوی رضویہ مخرجہ، ج۲۶، ص۱۷۴ وغیرہ)۔

Marfat.com

رکوع نمبر ۱۰

﴿سَلْ﴾ يَا مُحَمَّدُ ﴿بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ﴾ تَبْكِيْتًا ﴿كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ﴾ كَمْ إِسْتِفْهَامِيَّةٌ مُعَلِّقَةٌ لِسَلْ عَنِ
الْمَفْعُوْلِ الثَّانِيْ وَهِيَ ثَانِيْ مَفْعُوْلَيْ اٰتَيْنَا وَمُمَيِّزُهَا ﴿مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ﴾ ظَاهِرَةٍ كَفَلْقِ الْبَحْرِ وَإِنْزَالِ الْمَنِّ
وَالسَّلْوٰى فَبَدَّلُوْهَا كُفْرًا ﴿وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ﴾ اَيْ مَآ اَنْعَمَ بِهٖ عَلَيْهِ مِنَ الْاٰيَاتِ لِاَنَّهَا سَبَبُ الْهِدَايَةِ ﴿مِنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ﴾ كُفْرًا ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۲۱۱)﴾ لَهٗ ﴿زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا﴾ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ ﴿الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا﴾ بِالتَّمْوِيْهِ فَاَحَبُّوْهَا ﴿وَ﴾ هُمْ ﴿يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ لِفَقْرِهِمْ كَعَمَّارٍ وَّبِلَالٍ وَّصُهَيْبٍ ﵃ اَيْ
يَسْتَهْزِءُوْنَ بِهِمْ وَيَتَعَالَوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْمَالِ ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا﴾ الشِّرْكَ وَهُمْ هٰٓؤُلَآءِ ﴿فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۲۱۲)﴾ اَيْ رِزْقًا وَّاسِعًا فِي الْاٰخِرَةِ اَوِ الدُّنْيَا بِاَنْ يَّمْلِكَ الْمَسْخُوْرُ
مِنْهُمْ اَمْوَالَ السَّاخِرِيْنَ وَرِقَابَهُمْ ﴿كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً﴾ عَلَى الْاِيْمَانِ فَاخْتَلَفُوْا بِاَنْ اٰمَنَ بَعْضٌ وَّكَفَرَ
بَعْضٌ ﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ﴾ اِلَيْهِمْ ﴿مُبَشِّرِيْنَ﴾ مَنْ اٰمَنَ بِالْجَنَّةِ ﴿وَمُنْذِرِيْنَ﴾ مَنْ كَفَرَ بِالنَّارِ ﴿وَاَنْزَلَ
مَعَهُمُ الْكِتٰبَ﴾ بِمَعْنَى الْكُتُبِ ﴿بِالْحَقِّ﴾ مُتَعَلِّقٌ بِاَنْزَلَ ﴿لِيَحْكُمَ﴾ بِهٖ ﴿بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ﴾ مِنَ
الدِّيْنِ ﴿وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ﴾ اَيِ الدِّيْنِ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ﴾ اَيِ الْكِتَابَ فَاٰمَنَ بَعْضٌ وَّكَفَرَ بَعْضٌ ﴿مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾ الْحُجَجُ الظَّاهِرَةُ عَلَى التَّوْحِيْدِ، وَمِنْ مُتَعَلِّقَةٌ بِاخْتَلَفَ وَهِيَ وَمَا بَعْدَهَا مُقَدَّمٌ عَلَى
الْاِسْتِثْنَآءِ فِي الْمَعْنٰى ﴿بَغْيًا﴾ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ﴿بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ﴾ لِلْبَيَانِ
﴿الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ﴾ بِاِرَادَتِهٖ ﴿وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ هِدَايَتَهٗ ﴿اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۲۱۳)﴾ طَرِيْقِ الْحَقِّ
وَنَزَلَ فِيْ جُهْدٍ اَصَابَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿اَمْ﴾ بَلْ اَ ﴿حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا﴾ لَمْ ﴿يَاْتِكُمْ مَّثَلُ﴾ شِبْهُ
مَآ اَتٰى ﴿الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْمِحَنِ فَتَصْبِرُوْا كَمَا صَبَرُوْا ﴿مَسَّتْهُمْ﴾ جُمْلَةٌ
مُسْتَاْنَفَةٌ مُّبَيِّنَةٌ مَا قَبْلَهَا ﴿الْبَاْسَآءُ﴾ شِدَّةُ الْفَقْرِ ﴿وَالضَّرَّآءُ﴾ اَلْمَرَضُ ﴿وَزُلْزِلُوْا﴾ اُزْعِجُوْا بِاَنْوَاعِ الْبَلَاءِ
﴿حَتّٰى يَقُوْلَ﴾ بِالنَّصْبِ وَالرَّفْعِ اَيْ قَالَ ﴿الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ﴾ اِسْتِبْطَاءً لِّلنَّصْرِ لِتَنَاهِي الشِّدَّةِ عَلَيْهِمْ
﴿مَتٰى﴾ يَاْتِيْ ﴿نَصْرُ اللّٰهِ﴾ الَّذِيْ وُعِدْنَاهُ فَاُجِيْبُوْا مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (۲۱۴)﴾ اِتْيَانُهٗ
﴿يَسْئَلُوْنَكَ﴾ يَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿مَاذَا﴾ اَيِ الَّذِيْ ﴿يُنْفِقُوْنَ﴾ وَالسَّائِلُ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوْحِ وَكَانَ شَيْخًا
ذَا مَالٍ فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَمَّا يُنْفِقُ وَعَلٰى مَنْ يُّنْفِقُ ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ﴾ بَيَانٌ لِمَا شَامِلٌ
لِلْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ وَفِيْهِ بَيَانُ الْمُنْفَقِ الَّذِيْ هُوَ اَحَدُ شِقَّيِ السُّؤَالِ وَاَجَابَ عَنِ الْمَصْرِفِ الَّذِيْ هُوَ الشِّقُّ

Marfat.com

الْاٰخرِ بِقَوْلِہٖ ﴿فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ﴾ اَیْ ھُمْ اَوْلٰی بِہٖ ﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ﴾ اِنْفَاقٍ وَّ غَیْرِہٖ ﴿فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ(۲۱۵)﴾ فَمُجَازٌ عَلَیْہِ ﴿کُتِبَ﴾ فُرِضَ ﴿عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ﴾ لِلْکُفَّارِ ﴿وَھُوَ کُرْہٌ﴾ مَکْرُوْہٌ ﴿لَّکُمْ﴾ طَبْعًا لِّمَشَقَّتِہٖ ﴿وَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ﴾ لِمَیْلِ النَّفْسِ اِلَی الشَّھَوَاتِ الْمُوْجِبَۃِ لِھَلَاکِھَاوَنُفُوْرِھَا عَنِ التَّکْلِیْفَاتِ الْمُوْجِبَۃِ لِسَعَادَتِھَا فَلَعَلَّ لَکُمْ فِی الْقِتَالِ وَاِنْ کَرِھْتُمُوْہُ خَیْرًا لِاَنَّ فِیْہِ اِمَّا الظُّفُرُ وَالْغَنِیْمَۃُ اَوِ الشَّھَادَۃُ وَالْاَجْرُ وَفِیْ تَرْکِہٖ وَاِنْ اَحْبَبْتُمُوْہُ شَرًّا لِاَنَّ فِیْہِ الذُّلَّ وَالْفَقْرَ وَحِرْمَانَ الْاَجْرِ ﴿وَاللّٰہُ یَعْلَمُ﴾ مَا ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ﴿وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(۲۱۶)﴾ ذٰلِکَ فَبَادِرُوْا اِلٰی مَا یَاْمُرُکُمْ بِہٖ۔

ترجمہ

پوچھو (اے محمد ﷺ!) بنی اسرائیل سے (زجروتوبیخ کرتے ہوئے) ہم نے کتنی انہیں دیں (کــم استفہامیہ ہے اس نے سل کو مفعول ثانی میں عمل کرنے سے روک دیا ہے اور کم بذات خود اتینا کا مفعول ثانی ہے اور اس کی تمیز مابعد من ایۃ بینۃ ہے) روشن نشانیاں (یعنی واضح نشانیاں جیسا کہ سمندر کا پھٹنا، من وسلوٰی کا اترنا، پس انہوں نے ان نشانیوں کو کفر سے بدل دیا) اور جو بدل دے نعمت کو (یعنی ان نشانیوں کو جن کے ذریعے اس نے ان پر انعام کیا، یہ نشانیاں اس لئے نعمت ہیں کہ یہ سبب ہدایت ہیں) اللہ کی آئی ہوئی (بسبب کفر) تو بیشک اللہ کا عذاب (اسکے لئے) سخت ہے۔

کافروں (یعنی اہلِ مکہ) کی نگاہ میں آراستہ کی گئی دنیا کی زندگی......۱...... (اپنی بھرپور خوبصورتی وتروتازگی کے ساتھ تو وہ اسکی محبت میں گرفتار ہو گئے) اور (وہ) مسلمانوں سے ہنستے ہیں (یعنی حضرت سیدنا بلال، حضرت سیدنا عمار، اور حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ عنہم وغیرہ پر انکے فقر کی وجہ سے، کفار انکا مذاق اڑاتے اور بوجہ مال ان پر اپنی برتری جتاتے تھے) اور پرہیز کرنے والے (شرک سے، ان سے مراد یہی حضرات ہیں) ان سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے......۲...... (یعنی وسیع رزق عطا فرمائے آخرت میں یا دنیا میں، اس طرح کہ مذاق اڑانے والوں کے اموال وغلاموں کا مالک ان لوگوں کو بنادے جنکی ہنسی اڑائی جاتی تھی) لوگ ایک دین پر تھے......۳...... (یعنی ایمان پر تھے پھر انہوں نے آپس میں اختلاف کیا کہ بعض ان میں ایمان پر قائم رہے اور بعض نے کفر اختیار کیا) پھر اللہ نے انبیاء بھیجے (انکی طرف) خوشخبری دیتے (جنت کی ایمان لانے والوں کو) اور ڈر سناتے (جہنم کا کافروں کو) اور ان کے ساتھ کتاب اتاری (کتاب بمعنی کُتُب ہے) سچی (بالحق، انزل کے متعلق ہے) کہ وہ فیصلہ کر دے (اس سے) لوگوں کے درمیان جن باتوں (یعنی دین) میں جھگڑنے لگے تھے اور کسی نے اختلاف نہیں کیا اس (دین) میں بجز ان لوگوں کے جن کو کتاب دی گئی تھی (کہ بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا) بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے (یعنی توحید کی واضح اور ظاہر دلیلیں ان کے پاس آگئیں، مِنْ، اختلف کے متعلق ہے یہ جملہ من بعد ماجاء تھم البینت اور اسکے مابعد والا جملہ بغیا بینھم

Marfat.com

معناً استثناء پر مقدم ہے، کافروں کی) سرکشی سے آپس کی تو اللہ نے ایمان والوں کو وہ حق بات سوجھا دی جس میں جھگڑ رہے تھے (من بیانیہ ہے) اپنے حکم سے (یعنی اپنے ارادے سے) اور اللہ جسے چاہے (ہدایت دینا) اسے سیدھی راہ دکھائے ......۲۱۳......(یعنی اسے راہِ حق پر چلا دیتا ہے، جب مسلمان انتہائی سخت مصائب سے دوچار ہونے لگے تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی) کیا (ام بمعنی بل ہے اور ہمزہ انکاری یہاں محذوف ہے) اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی (نہ) آئی حالت (یعنی اس جیسی مصیبت) تم پر اگلوں کی سی (یعنی جو تم سے پہلے مؤمنین پر آئی تھیں، تو تم بھی صبر کرو جسطرح انہوں نے صبر کیا) پہنچی انہیں (یہ جملہ مستانفہ ہے جو ماقبل جملے کا بیان ہے) سختی (یعنی سخت فقر) اور تکلیف (یعنی بیماری) اور ہلا ہلا ڈالے گئے (مختلف قسم کی آزمائشوں کے ساتھ) یہاں تک کہ کہہ اٹھا (یقول رفع اور نصب دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور بمعنی قال ہے) رسول اور اس کے ساتھ ایمان والے (مدد میں تاخیر اور شدت و تکلیف کی انتہاء کی وجہ سے کہ) کب (آئے گی) اللہ کی مدد (جسکا اس نے ہم سے وعدہ فرما رکھا ہے، پس بارگاہِ باری تعالی سے جواب ملا) سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے (یعنی آنے والی ہے)۔

تم سے پوچھتے ہیں (اے محمد ﷺ!) کیا خرچ کریں (ماذا ینفقون میں ذا بمعنی الذی ہے، یہ سوال کرنے والے حضرت سیدنا عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ تھے، آپ عمر رسیدہ اور مال دار تھے، لہذا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا اور کس پر خرچ کریں؟) تم فرماؤ (ان سے) جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو (من خیر، ما کا بیان ہے جو کہ تھوڑے اور زیادہ کو شامل ہے، یہ انکے سوال کے ایک جز یعنی مال منفق کا جواب ہے اور دوسرے جز یعنی مصرف کا جواب اس فرمان باری تعالی میں ہے) تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لئے ہے (یعنی یہ حضرات اس مال کے زیادہ حق دار ہیں) اور جو بھلائی کرو (خواہ وہ انفاق ہو یا کچھ اور) بیشک اللہ اسے جانتا ہے (اس پر تمہیں جزا دینے والا ہے)۔

فرض ہوا (کتب بمعنی فرض ہے) تم پر خدا کی راہ میں لڑنا (کافروں سے) اور وہ ناگوار ہے (کرہ بمعنی مکروہ ہے) تمہیں (طبعاً کیونکہ اس میں مشقت ہے) اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو (کیونکہ نفس ان خواہشات کی طرف مائل ہوتا ہے جو موجبِ ہلاکت ہوں اور ان تکالیف سے نفرت کرتا ہے جو موجبِ سعادت ہوتی ہیں، بہر حال جہاد تمہارے لئے ہر دو صورتوں میں بہتر ہی ہے اگرچہ تم اسے ناپسند ہی کرتے ہو کیونکہ جہاد میں یا تو کامیابی اور مالِ غنیمت ملے گا یا پھر شہادت یا اجر و ثواب ملے گا اور جہاد ترک کرنے میں برائی ہی برائی ہے اگرچہ تم ترکِ جہاد کو پسند ہی کرتے ہو کیونکہ اس میں ذلت و فقر اور اجر و ثواب سے محرومی ہے) اور اللہ جانتا ہے (اسے جو تمہارے لئے بہتر ہے) اور تم نہیں جانتے (تو جو حکم تمہیں دیا جاتا ہے اسکی تعمیل میں جلدی کرو)۔

ترکیب

﴿سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَةٍۢ بَیِّنَةٍ﴾

سل: فعل امر، انت ضمیر فاعل...... بنی اسرائیل: مفعول اول...... کم: استفھامیہ ممیز...... من ایة بینة: تمیز، اپنے

ممیز سے ملکر مفعول بہ مقدم...... اتینهم: فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہوکر مفعول ثانی، سل فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾

و: مستانفہ......مَن: مبتدا...... یبدل: فعل بافاعل...... نعمة اللّٰه: مفعول...... مِن: جار...... بعد ماجاء ته: مجرور، جارمجرور ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر شرط......فانّ اللّٰه شدید العقاب: جملہ اسمیہ ہوکر جزا، شرط جزا ملکر خبر، جومبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا﴾

زین: فعل مجہول...... للذین کفروا: ظرف لغو...... الحیوة الدنیا: فاعل...... فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾

و: عاطفہ...... یسخرون: فعل بافاعل...... من الذین امنوا: ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... الذین اتقوا: مبتدا...... فوقھم یوم القیمة: دونوں ظرف مستقر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰه: اسم جلالت مبتدا...... یرزق: فعل بافاعل...... من یشاء: مفعول...... بغیرہ حساب: ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر......مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً﴾

کان: فعل ناقص...... الناس: اسم...... امة واحدة: مرکب توصیفی خبر......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ﴾

ف: عاطفہ...... بعث: فعل...... اللّٰه: اسم جلالت فاعل...... النبین: ذوالحال...... مبشرین و منذرین: حال، ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ﴾

و: عاطفہ...... انزل: فعل...... الکتاب: ذوالحال......معھم: ظرف مستقر ہوکر حال، ملکر مفعول بہ...... بالحق: ظرف لغو...... لیحکم بین الناس ......الخ: ظرف لغو......سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ﴾

و: عاطفہ...... مااختلف: فعل ماضی منفی...... فیہ: ظرف لغو...... الا: للحصر ...... الذین اوتوہ: موصول صلہ ملکر فاعل ......من: جار...... بعد ما جاء تهم البینت: مجرور، ملکر ظرف لغو...... بغیا: موصوف ...... بینهم: صفت، ملکر مفعول لہ، سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ﴾

Marfat.com

ف: عاطفہ...... ھدی: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... الذین امنوا: مفعول...... لام: جار...... ما: موصولہ ...... اختلفوا: فعل بافعل...... فیہ: ظرف لغو، یہ سب ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف لغو...... من الحق: ظرف مستقر حال ہے ما سے...... باذنہ: الذین امنوا سے حال...... ھدی فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾

و: مستانفہ......اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... یھدی: فعل بافاعل...... من یشاء: مفعول...... الی: جار......صراط مستقیم: مجرور...... ملکر ظرف لغو...... جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ﴾

ام: منقطعہ...... حسبتم: فعل بافاعل...... انْ: مصدریہ...... تدخلوا: فعل واؤ ضمیر فاعل...... الجنۃ: مفعول...... فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول...... حسب فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ﴾

و: حالیہ...... لما: نافیہ جازمہ...... یات: فعل...... کم: ضمیر مفعول...... مثل: مضاف...... الذین: موصولہ...... خلوا من قبلکم: جملہ ہوکر صلہ...... موصول صلہ ملکر مضاف الیہ...... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ اور جملہ حال ہے تدخلوا کی ضمیر سے۔

﴿مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ﴾

مستھم: فعل ومفعول...... الباساء والضراء: فاعل...... جملہ فعلیہ مستانفہ...... و: عاطفہ...... زلزلوا: فعل بانائب الفاعل ...... حتی: جار...... یقول الرسول والذین امنوا معہ: فعل بافاعل ملکر قول...... متی: ظرف زمان متعلق بمحذوف خبر مقدم...... نصر اللّٰہ: مبتدا موخر، جو خبر سے ملکر مقولہ...... قول مقولہ ملکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف لغو...... زلزلوا فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ﴾

الا: حرف تنبیہ...... انّ: حرف مشبہ بالفعل...... نصر اللّٰہ: مرکب اضافی اسم...... قریب: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ﴾

یسئلون: فعل بافاعل...... ک: ضمیر مفعول...... ما: مبتدا...... ذا: خبر، ملکر مفعول بہ مقدم...... ینفقون: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مفعول، یسئلون فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾

قل: فعل امر، انت ضمیر فاعل، ملکر قول...... ما: شرطیہ مفعول بہ مقدم...... انفقتم من خیر: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... لام: جار...... والدین: معطوف علیہ...... والاقربین ......الخ: معطوف، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر متعلق شبہ فعل ہوکر خبر

......مبتدا محذوف هو......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، اپنی شرط سے ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾

و: عاطفہ...... ما: شرطیہ مفعول بہ مقدم...... تفعلوا من خير: فعل اپنے متعلقات سے ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... ان الله به عليم: جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، جو اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ﴾

كتب: فعل...... عليكم: ظرف لغو...... القتال: نائب الفاعل ذوالحال...... و: حالیہ...... هو: مبتدا...... كره لكم: خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر حال...... سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ﴾

و: استینافیہ...... عسى: فعل جامد...... ان تكرهوا: فاعل...... شيئا: مفعول...... عسى، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ...... و: حالیہ...... هو: مبتدا...... خير لكم: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے مفعول سے، دوسرا جملہ عسى ان تحبوا...... الخ کی ترکیب بھی یہی ہے۔

﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

و: مستانفہ...... الله: مبتدا...... يعلم: فعل بافاعل ملکر خبر...... و: عاطفہ...... انتم: مبتدا...... لا تعلمون: فعل بافاعل ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر ماقبل پر معطوف۔

شان نزول

☆......ام حسبتم ان تدخلوا الجنة...... یہ آیت غزوہ احزاب سے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں، اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں ہیں۔

بخاری شریف میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سایہ کعبہ میں اپنی چادر مبارک سے تکیہ کئے ہوئے تشریف فرماتھے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ ہماری کیوں مدد نہیں کرتے؟" فرمایا: "تم سے پہلے لوگ گرفتار کئے جاتے، زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبائے جاتے تھے، آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے انکے گوشت نوچے جاتے تھے اوران میں کوئی مصیبت انہیں انکے دین سے نہ روک سکتی تھی۔"

☆......يسئلونك ماذا ينفقون...... یہ آیت حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے جواب میں نازل ہوئی جو بوڑھے شخص تھے اور بڑے مالدار تھے، انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کیا خرچ کریں؟ اور کس پر خرچ کریں؟ اس آیت میں انہیں بتادیا

Marfat.com

گیا کہ جس قسم کا اور جس قدر مال قلیل یا کثیر خرچ کرو اس میں ثواب ہے۔

تشریح و توضیح و اغراض

کافروں کیلئے دنیا کی زندگی مزین ہے:

۱...... تزیین سے مراد یہ ہے کہ کافروں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مہلت دی یہانتک کہ انھوں نے اسے قبول کرلیا اور اس سے محبت کی اور اسی مہلت کا نام تزیین ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ مزین کرنے والے سے مراد شیطان اور سرکش جن و انس ہیں، اور انھوں نے کافروں کو دنیا کی طلب پر حریص بنادیا اور آخرت کے معاملات ان پر قبیح کرکے پیش کیے۔ (خازن، ج۱، ص۱۴۱)

بے حساب رزق سے مراد:

۲...... اللہ ﷻ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے امام خازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر مقدار کے کثیر رزق عطا فرماتا ہے کیونکہ ہر وہ رزق جس پر حساب کا اطلاق ہو وہ قلیل شمار ہوتا ہے۔ اسکا معنی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کرے۔ ایک قول کے مطابق وہ دنیا میں رزق دیگا اور آخرت میں حساب نہ لے گا۔ اس بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ بندے کو وہاں سے روزی دیگا جہاں سے اسکا گمان بھی نہ ہوگا اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ بغیر استحقاق بندے کو رزق عطا فرمائے گا۔

اس کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا کہ اسے اپنے خزانوں میں کمی کا خوف ہی نہیں کہ اسے اس میں سے دینے کے بعد حساب کی حاجت پڑے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حساب کی حاجت اس وقت ہوتی ہے جب کہ یہ جاننا ہو کہ فلاں کو کتنی مقدار میں دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے جانتا ہے جو اس نے دیا اور اسے اپنے خزانوں کے ختم ہونے کا خوف نہیں کیونکہ اسکے خزانے لفظِ کن کے کاف اور نون کے درمیان ہیں۔

یہ بھی کہا گیا کہ اللہ ﷻ جس کے لئے چاہے رزق تنگ کردے اور جس کے لئے چاہے کشادہ کردے، اور وہ اپنے خزانوں سے ہر ایک کو اسکی حاجت کے مطابق نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ دیتا ہے اور اسکے حکم میں کوئی معارضہ کرنے والا نہیں اور نہ ہی اس کے دیئے میں کوئی حساب لینے والا ہے، اور نہ ہی اس سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ تو نے اسے کیوں دیا اور اسے محروم کیوں رکھا، اور نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ تو نے یہ زیادہ کیوں دیا؟ کیونکہ اسکا کوئی شریک نہیں کہ اسکی سلطنت میں اس سے جھگڑے اور اس سے اسکے کئے پر سوال کرے۔

ایک قول یہ بھی کیا گیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنین کو آخرت میں جو ثواب اور عزتیں عطا فرمائے گا وہ انکے لئے بے حساب ہونگی اور وہ یوں کہ جنت کی نعمتوں میں نہ کمی ہوتی ہے اور نہ ہی انقطاع۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو ثواب اور اجر انکے اعمال کے مقابلے میں عطا فرمائے گا پھر ان پر فضل فرمائے گا اور یہ فضل ان پر بغیر حساب کے ہوگا۔ (خازن، ج۱، ص۱۴۲)

Marfat.com

ایک ہی امت ہونے سے مراد:

۳...... حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام کے زمانے تک لوگ موحد تھے اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ہی کے دین پر قائم تھے، اس طرح کہ فرشتے ان سے مصافحہ کیا کرتے سوائے کچھ لوگوں کے جن میں قابیل اور اسکے متبعین شامل تھے، یا پھر لوگ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے دور تک ایک ہی دین پر تھے جیسا کہ بزار وغیرہ کی روایت ہے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے مابین دس صدیاں تھیں، ان میں تمام کے تمام افراد شریعتِ حقہ پر تھے یا طوفانِ نوح کے بعد جبکہ ان میں سوائے اسی (80) مرد وعورت کے کوئی نہ بچا، پھر وہ سب بھی مر گئے سوائے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام اور انکے بیٹے سام، حام اور یافث اور انکی بیویوں کے اور یہ سارے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے دین پر تھے۔ (روح المعانی، الجزء الثانی، ص۶۷۷)

ہدایت کے معنی:

۴...... اہل لغت کے نزدیک ہدایت کے معنی یہ ہیں کہ اس بات (یعنی راہ یا راستے) کی جانب رہنمائی کرنا جو مطلوب تک پہنچادے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ طرز عمل ہے جو مطلوب تک پہنچادے۔ (التعریفات، ص۲۵۱)

منطقی کہتے ہیں کہ ہدایت نام ہے **الموصل الی المطلوب** (مقصود تک پہنچانا) اور **اراءۃ الطریق** (راستہ دکھانا)۔

(شرح تہذیب، ص۲)

☆...... **فبدلوھا کفرا**: یعنی بنی اسرائیلیوں نے من وسلویٰ کی نعمت کو اس کے موجب اور مقتضی سے بدل دیا اور اس کا موجب و مقتضی ایمان لے آنا تھا، مفسر کے قول **فبدلوھا کفرا** میں **ھا** مفعول اول اور **کفرا** مفعول ثانی ہے یعنی انہوں نے نعمت کو کفر سے ملا دیا حالانکہ اس کا مقتضی یہ تھا کہ وہ ایمان لے آتے اور ہدایت پا جاتے۔

لانھا سبب الھدایۃ: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ آیات یعنی معجزات نعمت ہوتی ہیں، اور ہدایت صریح نعمت اور اس نعمت کا سبب ایسی ہی آیات ہوا کرتی ہیں۔

بالتموية: اس میں باء سببیہ ہے یعنی خوبصورتی اور تروتازگی کے سبب۔ کرخی نے کہا کہ تزیین و تحسین محسوس کرنے والی چیز ہے نہ کہ فہم میں آنے والی، اور اسی لئے یہ دنیا کے اوصاف میں سے ہوا کرتی ہیں نہ کہ آخرت کے اوصاف میں سے جیسے ﴿ **زین للناس حب الشھوات** (ال عمران:۱۴)﴾ (الجمل، ج۱، ص۲۵۱)

فاختلفوا: صحیحین میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں نے عمرو بن عامر بن لحی بن قمعۃ بن خندف کو دیکھا کہ آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ کر چل رہا ہے۔ یہی وہ پہلا شخص تھا جس نے بتوں کے نام پر اونٹنیاں چھوڑی تھیں"۔ ابن جریر نے بھی اپنی تفسیر میں اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ "بیشک یہی وہ پہلا شخص تھا جس نے دین ابراہیمی کو تبدیل کردیا تھا"

(مظہری، ج۱، ص۲۵۲)

Marfat.com

و نزل في جهد: یعنی مشقت، تنگی اور آزمائش کا اژدہام، اور یہ آیت غزوۂ احزاب میں نازل ہوئی اور ایک قول کے مطابق اس کا شان نزول غزوۂ خندق ہے، اس میں مسلمانوں کو شدت، خوف، سردی اور تنگی وغیرہ پہنچی جو کہ مخفی نہیں، ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ یہ آیت غزوۂ احد میں نازل ہوئی۔ اس بارے میں تفاسیر میں اور بھی اقوال ہیں۔ (خازن، ج۱، ص۱۴۳)

وھي: یعنی اپنے مدخول اور مفسر کے قول کے مطابق اپنے مابعد بغیا بینھم کے ساتھ ہے، بغیا بینھم مفعول لہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے یا حال ہونے کی بناء پر، اور بینھم، بغیا کی صفت یا حال ہے۔

بالنصب والرفع: جمہور کی قرائت کے مطابق حتی بمعنی الی ہے اور تقدیر عبارت یہ ہے کہ الی ان یقول، اور نافع کی قرائت کے مطابق یقول مرفوع ہوگا اس لئے کہ فعل مستقبل اگر حال کے بعد واقع ہو تو ماقبل سے مقارن ہوگا اور حال حتی کے بعد نصب نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے غیر کے بعد نصب دیتا ہے۔ (مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے جمل کے اسی حاشیہ کا مطالعہ کریں)۔

استبطاء للنصر: یعنی کرب کو دور کرنا کہ کوئی شک وشبہ نہ رہے۔

ای الذی ینفقونہ: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ ذا بمعنی الذی اسم موصول ہے اور ضمیر عائد محذوف ہے اور ما دراصل استفہامیہ ہے اس لئے یہ الذی میں عمل نہیں کرے گا۔

یسألونک: مبتداء ہے اور اس کی خبر ذا ہے، اور جملہ یسألون کے ساتھ محل نصب میں ہے اور تقدیر عبارت یہ ہے یسألونک ای الشی الذی ینفقونہ۔

وفیہ بیان المنفق: پس معنی یہ ہے کہ جو بھی قدر اور جنس تم خرچ کرو اس میں خیر اور ثواب ہے، ثواب کو قدر اور جنس کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا۔

فرض: فرض عین مراد ہے کہ جب بھی کافر ہمارے شہر میں داخل ہوں ان سے قتال کرو اور فرض کفایہ یہ ہوگا جب کہ وہ اپنے شہروں میں ہوں۔ (الجمل، ج۱، ص۲۵۴)

جہاد سے پیچھے رہ جانا وغیرہ، بیشک اس میں معصیت اور ذلت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اجر اور مال غنیمت سے محرومی بھی ہے جیسا کہ لفظ عسی ذکر کیا گیا ہے اور یہ شک کا معنی دیتا ہے کیونکہ کہ نفس جب راضی ہوتا ہے تو پھر اس کی خواہش امر شرعی کے تابع ہو جاتی ہے لہٰذا وہ اس چیز کو ناپسند کرتا ہے جسے اللہ ناپسند فرماتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے جسے اللہ پسند فرماتا ہے۔ (مظہری، ج۱، ص۲۵۵)

رکوع نمبر ۱۱

وَارۡسَلَ النَّبِیُّ ﷺ اَوَّلَ سَرَایَاہُ وَاَمَّرَ عَلَیۡهَا عَبۡدَ اللّٰهِ بۡنَ جَحۡشٍ فَقَاتَلُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَقَتَلُوا ابۡنَ الۡحَضۡرَمِیِّ فِیۡ اٰخِرِ یَوۡمٍ مِّنۡ جَمَادِی الۡاٰخِرَةِ وَالۡتَبَسَ عَلَیۡهِمۡ بِرَجَبٍ فَعَیَّرَهُمُ الۡکُفَّارُ بِاسۡتِحۡلَالِهٖ فَنَزَلَ ﴿یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الشَّهۡرِ الۡحَرَامِ﴾ الۡمُحَرَّمِ ﴿قِتَالٍ فِیۡهِ﴾ بَدَلُ اشۡتِمَالٍ ﴿قُلۡ﴾ لَهُمۡ ﴿قِتَالٌ فِیۡهِ کَبِیۡرٌ﴾

Marfat.com

عَظِيْمٌ وِزْرًا، مُبْتَدَأٌ وَخَبَرٌ ﴿وَصَدٌّ﴾ مُبْتَدَأٌ مَنْعٌ لِلنَّاسِ ﴿عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ دِيْنِهٖ ﴿وَكُفْرٌ بِهٖ﴾ بِاللّٰهِ ﴿وَ﴾ صَدٌّ عَنِ ﴿الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ اَىْ مَكَّةَ ﴿وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ﴾ وَهُمُ النَّبِىُّ ﷺ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَخَبَرُ الْمُبْتَدَأِ ﴿اَكْبَرُ﴾ اَعْظَمُ وِزْرًا ﴿عِنْدَ اللّٰهِ﴾ مِنَ الْقِتَالِ فِيْهِ ﴿وَالْفِتْنَةُ﴾ الشِّرْكُ مِنْكُمْ ﴿اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ لَكُمْ فِيْهِ ﴿وَلَا يَزَالُوْنَ﴾ اَىِ الْكُفَّارُ ﴿يُقَاتِلُوْنَكُمْ﴾ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿حَتّٰى﴾ كَىْ ﴿يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ﴾ اِلَى الْكُفْرِ ﴿اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ﴾ بَطَلَتْ ﴿اَعْمَالُهُمْ﴾ الصَّالِحَةُ ﴿فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ فَلَا اعْتِدَادَ بِهَا وَلَا ثَوَابَ عَلَيْهَا وَالتَّقْيِيْدُ بِالْمَوْتِ عَلَيْهِ يُفِيْدُ اَنَّهٗ لَوْ رَجَعَ اِلَى الْاِسْلَامِ لَمْ يَبْطُلْ عَمَلُهٗ فَيُثَابُ عَلَيْهِ وَلَا يُعِيْدُهٗ كَالْحَجِّ مَثَلًا وَّعَلَيْهِ الشَّافِعِىُّ ﴿وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۲۱۷)﴾ وَلَمَّا ظَنَّ السَّرِيَّةُ اَنَّهُمْ اِنْ سَلِمُوْا مِنَ الْاِثْمِ فَلَا يَحْصُلُ لَهُمْ اَجْرٌ نَزَلَ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا﴾ فَارَقُوْا اَوْطَانَهُمْ ﴿وَجَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ لِاِعْلَاءِ دِيْنِهٖ ﴿اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ﴾ ثَوَابَهٗ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ﴾ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿رَحِيْمٌ (۲۱۸)﴾ بِهِمْ ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ الْقِمَارِ، مَا حُكْمُهُمَا؟ ﴿قُلْ﴾ لَّهُمْ ﴿فِيْهِمَا﴾ اَىْ فِىْ تَعَاطِيْهِمَا ﴿اِثْمٌ كَبِيْرٌ﴾ عَظِيْمٌ، وَفِىْ قِرَآءَةٍ بِالْمُثَلَّثَةِ لِمَا يَحْصُلُ بِسَبَبِهِمَا مِنَ الْمُخَاصَمَةِ وَالْمُشَاتَمَةِ وَقَوْلِ الْفُحْشِ ﴿وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾ بِاللَّذَّةِ وَالْفَرَحِ فِى الْخَمْرِ وَاِصَابَةِ الْمَالِ بِلَا كَدٍّ فِى الْمَيْسِرِ ﴿وَاِثْمُهُمَا﴾ اَىْ مَا يَنْشَاُ عَنْهُمَا مِنَ الْمَفَاسِدِ ﴿اَكْبَرُ﴾ اَعْظَمُ ﴿مِنْ نَّفْعِهِمَا﴾ وَلَمَّا نَزَلَتْ شَرِبَهَا قَوْمٌ وَامْتَنَعَ عَنْهُمَا اٰخَرُوْنَ اِلٰى اَنْ حَرَّمَتْهُمَا اٰيَةُ الْمَآئِدَةِ ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ﴾ اَىْ مَا قَدْرُهٗ ﴿قُلْ﴾ اَنْفِقُوا ﴿الْعَفْوَ﴾ اَىِ الْفَاضِلَ عَنِ الْحَاجَةِ وَلَا تُنْفِقُوْا مَا تَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِ وَتُضِيْعُوْا اَنْفُسَكُمْ، وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِالرَّفْعِ بِتَقْدِيْرِ هُوَ ﴿كَذٰلِكَ﴾ كَمَا بُيِّنَ لَكُمْ مَا ذُكِرَ ﴿يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (۲۱۹)﴾ ﴿فِىْ﴾ اَمْرِ ﴿الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ فَتَاْخُذُوْنَ بِالْاَصْلَحِ لَكُمْ فِيْهِمَا ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى﴾ وَمَا يَلْقَوْنَهٗ مِنَ الْحَرَجِ فِىْ شَاْنِهِمْ فَاِنْ وَاٰكَلُوْهُمْ يَاْثَمُوْا وَاِنْ عَزَلُوْا مَالَهُمْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَصَنَعُوْا لَهُمْ طَعَامًا وَّحْدَهُمْ فَحَرَجٌ ﴿قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ﴾ فِىْ اَمْوَالِهِمْ بِتَنْمِيَتِهَا وَمُدَاخَلَتِكُمْ ﴿خَيْرٌ﴾ مِنْ تَرْكِ ذٰلِكَ ﴿وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ﴾ اَىْ تَخْلِطُوْا نَفَقَتَهُمْ بِنَفَقَتِكُمْ ﴿فَاِخْوَانُكُمْ﴾ اَىْ فَهُمْ اِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمِنْ شَاْنِ الْاَخِ اَنْ يُّخَالِطَ اَخَاهُ اَىْ فَلَكُمْ ذٰلِكَ ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ﴾ لِاَمْوَالِهِمْ بِمُخَالَطَتِهٖ ﴿مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ بِهَا فَيُجَازِىْ كُلًّا مِّنْهُمَا ﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ﴾ لَضَيَّقَ عَلَيْكُمْ بِتَحْرِيْمِ الْمُخَالَطَةِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ﴾ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ ﴿حَكِيْمٌ (۲۲۰)﴾ فِىْ صُنْعِهٖ

Marfat.com

﴿وَلَاتَنكِحُوا﴾ تتزوّجوا ايّها المسلمون ﴿الْمُشْرِكٰتِ﴾ اى الكافرات ﴿حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ﴾ حُرَّةٍ لِاَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِهَا الْعَيْبُ عَلٰى مَنْ تَزَوَّجَ اَمَةً مُّؤْمِنَةً وَّالتَّرْغِيْبُ فِىْ نِكَاحِ حُرَّةٍ مُّشْرِكَةٍ ﴿وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ﴾ لِجَمَالِهَا وَمَالِهَا وَهٰذَا مَخْصُوْصٌ بِغَيْرِ الْكِتَابِيَاتِ بِاٰيَةِ "وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ" ﴿وَلَا تُنْكِحُوْا﴾ تُزَوِّجُوْا ﴿الْمُشْرِكِيْنَ﴾ اَىِ الْكُفَّارَ الْمُؤْمِنَاتِ ﴿حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ﴾ لِمَالِهٖ وَجَمَالِهٖ ﴿اُولٰٓئِكَ﴾ اَىْ اَهْلُ الشِّرْكِ ﴿يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ﴾ بِدُعَائِهِمْ اِلَى الْعَمَلِ الْمُوْجِبِ لَهَا فَلَا تَلِيْقُ مُنَاكَحَتُهُمْ ﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْا﴾ عَلٰى لِسَانِ رُسُلِهٖ ﴿اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ﴾ اَىِ الْعَمَلِ الْمُوْجِبِ لَهُمَا ﴿بِاِذْنِهٖ﴾ بِاِرَادَتِهٖ فَتَجِبُ اِجَابَتُهٗ بِتَزْوِيْجِ اَوْلِيَائِهٖ ﴿وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ(۲۲۱)﴾ يَتَّعِظُوْنَ۔

ترجمہ

(نبی پاک ﷺ نے اپنے پہلے سریہ کو روانہ......فرمایا اور اس پر حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا، انہوں نے مشرکین سے قتال کیا اور ابن حضرمی کو جمادی الاخر کے آخری دن قتل کیا لیکن ان پر رجب کی پہلی تاریخ مشتبہ ہوگئی، پس کافروں نے انہیں ماہِ حرام کا احترام نہ کرنے پر عار دلائی تب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی) تم سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام (یعنی حرمت والے مہینوں) میں لڑنے کا حکم (قتال فيه، الشهر الحرام سے بدل اشتمال ہے) تم فرماؤ (ان سے) اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے (یعنی عظیم گناہ ہے قتال فيه مبتدا ہے اور کبیر خبر ہے) اور روکنا (لوگوں کو، صد مبتدا ہے) اللہ کی راہ سے (یعنی اسکے دین سے) اور اس (یعنی اللہ) پر ایمان نہ لانا اور (روکنا) مسجد حرام (یعنی مکۃ المکرمۃ) سے اور اس کے بسنے والوں کو نکال دینا (اس سے مراد نبی پاک ﷺ اور مؤمنین ہیں، مبتدا کی خبر اکبر ہے) یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں (یعنی عظیم تر گناہ ہیں) اللہ کے نزدیک (حرم میں قتال کرنے سے) اور فتنہ (یعنی تمہارا شرک میں مبتلا ہونا) قتل سے سخت تر ہے (یعنی تمہارا مشرک ہونا حرم میں قتال کرنے سے بڑا گناہ ہے) اور ہمیشہ وہ (یعنی کافر) تم سے لڑتے رہیں گے (اے مؤمنو!) یہاں تک کہ (حتی بمعنی کی ہے) تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں (کفر کی طرف اگر بن پڑے اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کے اعمال (صالحہ) حبط (یعنی باطل ہوئے) دنیا میں اور آخرت میں (نہ تو ان کی نیکیاں شمار ہونگی اور نہ ان پر ثواب ملے گا، حبط اعمال کو کفر پر مرنے پر مقید کرنا اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ اگر وہ اسلام کی طرف لوٹ آئے تو انکے اعمال باطل نہ ہونگے بلکہ اس پر ثواب بھی دیا جائے اور ان اعمال کا اعادہ بھی نہ کیا جائے گا جیسا کہ حج وغیرہ کا اور یہی امام شافعی کا مذہب ہے) اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا (ہے، جب حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں بھیجے گئے لشکر نے گمان کیا کہ اگرچہ بے خبری میں ماہِ رجب میں جنگ کرنے کا انہیں گناہ تو نہیں ملے گا لیکن انہیں اس پر کوئی اجر بھی نہ ملے گا اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی) وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے ہجرت کی (یعنی

Marfat.com

اپنے گھر بار) چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے (دین کی سربلندی کیلئے) وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ سے ثواب کے امیدوار ہیں) اور اللہ بخشنے والا (ہے مؤمنوں کو اور) مہربان ہے (ان پر)

تم سے شراب ۲...... اور جوئے ۳...... کا حکم پوچھتے ہیں (یعنی پوچھتے ہیں کہ ان دونوں کا حکم کیا ہے؟) تم فرما دو (ان سے) کہ ان دونوں میں (یعنی ان دونوں برائیوں کیا رتکاب میں) بڑا گناہ ہے (یعنی عظیم گناہ ہے، ایک قرأت میں کبیر کے بجائے کثیر ہے کہ ان کے سبب جھگڑا، گالی گلوچ اور فحش کلامی ہوتی ہے) اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی (یعنی شراب میں لذت و فرحت حاصل ہوتی ہے اور جوئے میں مالی منفعت بلا محنت حاصل ہوتی ہے) اور ان کا گناہ (یعنی وہ خرابیاں جو ان دونوں سے پیدا ہوتی ہیں) بڑا ہے (یعنی اکبر بمعنی اعظم ہے) ان کے نفع سے (اس آیتِ مبارکہ کے نزول کے بعد مسلمانوں کی ایک جماعت شراب پیتی رہی جبکہ ایک جماعت اس سے بچتی رہی تاوقتیکہ شراب کی حرمت سورۂ مائدہ کی آیتِ مبارکہ میں بیان کردی گئی) تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں (یعنی مقدارِ خرچ کے بارے میں پوچھتے ہیں) تم فرماؤ (خرچ کرو) جو فاضل بچے ۴...... (جو ضرورت سے زائد ہو اور جسکی خود کو ضرورت ہو اسے خرچ کر کے اپنے آپ کو ہلاک مت کرو، ایک قرأت میں العفو ضمیر ھو کی وجہ سے مرفوع ہے) اسی طرح (جس طرح مذکورہ چیزوں کا حکم تم سے بیان کیا گیا) اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم سوچ کر کرو دنیا اور آخرت کے کام (تاکہ تم دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے اپنے لئے درست چیزوں کا انتخاب کرسکو)

اور تم سے مسئلہ پوچھتے ہیں یتیموں کا (اور ان کے حوالے سے پیش آمدہ معاملات کا، یعنی اگر وہ انکے اموال کھائیں تو گناہ گار ہوتے ہیں اور اگر اپنے مال کو انکے مال سے جدا رکھتے ہیں اور ان کیلئے الگ کھانا تیار کریں تو اس میں حرج ہے) تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا (یعنی مال کی بڑھوتری کی غرض سے ان کے اموال میں مداخلت کرنا) بہتر ہے (بنسبت ترک کردینے کے) اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو (یعنی انکا خرچ اپنے خرچ سے ملا لو) تو وہ تمہارے بھائی ہیں (دینی، چونکہ ایک بھائی دوسرے بھائی کا مال اپنے مال میں ملا لیتا ہے لہٰذا تمہارا ایسا کرنا بھی درست ہے) اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو (جو یتیموں کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملاتے ہیں) سنوارنے والے سے (تو وہ ہر ایک کو جزا دیگا) اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا (یعنی مال ملانے کو حرام فرما کر تمہیں تنگی میں ڈال دیتا) بیشک اللہ عزیز (یعنی اپنے امر پر غالب ہے) حکمت والا ہے (اپنی کاریگری میں)۔

اور نکاح نہ کرو (اے مسلمانو! تنکحوا بمعنی تتزوجوا ہے) شرک والی عورتوں سے (یعنی کافر عورتوں سے) جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے (یعنی مشرکہ آزاد عورت سے، نزولِ آیت کا سبب یہ ہے کہ بعض لوگوں نے مسلمان باندی سے نکاح کو عیب جانا اور آزاد مشرکہ عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب دلائی) اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو (اپنے مال و جمال کی وجہ سے، یہ حکم آیتِ مبارکہ والمحصنت من الذین اوتو الکتب کی وجہ سے غیر کتابی کافر عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے ۵......) اور نکاح میں نہ دو (تنکحوا بمعنی تزوجوا ہے) مشرکوں کے (یعنی کافروں کے، مؤمن عورتیں) جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو (اپنے جمال و مال کے اعتبار سے) وہ (یعنی مشرکین)

Marfat.com

دوزخ کی طرف بلاتے ہیں (یعنی ایسے کاموں کی طرف بلاتے ہیں جو موجبِ جہنم ہیں، لہذا تمہارا ان سے نکاح کرنا درست نہیں) اور اللہ بلاتا ہے (اپنے رسولوں کی زبانِ حق ترجمان سے) جنت اور بخشش کی طرف (یعنی ایسے اعمال کی طرف جو موجب جنت و مغفرت ہیں) اپنے حکم سے (یعنی اپنے ارادے سے، اور یہ تعمیلِ حکم یعنی اللہ کے بلانے پر حاضر ہونا محض اسکے دوستوں سے نکاح کرنے سے ہو گی) اور اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں (یتذکرون بمعنی یتعظون ہے)۔

ترکیب

﴿یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ﴾

یسئلون: فعل، واؤ ضمیر فاعل...... ک: ضمیر مفعول...... عن: جار...... الشھر الحرام: مبدل منہ...... قتال: موصوف...... فیہ: ظرف مستقر صفت...... موصوف اپنی صفت سے ملکر بدل اشتمال...... مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مجرور...... جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو...... فعل اپنے فاعل ومفعول اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قُلْ قِتَالٌ فِیْہِ کَبِیْرٌ﴾

قل: فعل امر، انت ضمیر فاعل، قول...... قتال: موصوف...... فیہ: ظرف مستقر خبر...... . کبیر: صفت، اپنے موصوف سے ملکر مبتدا، اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ...... قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَکُفْرٌ بِہٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَھْلِہٖ مِنْہُ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ﴾

و: عاطفہ...... صد: مصدر...... عن سبیل اللہ: معطوف علیہ...... والمسجد الحرام: معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر ظرف لغو، مصدر اپنے متعلقات سے ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ...... کفر بہ: معطوف اول...... و: عاطفہ ......اخراج اھلہ: معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر مبتدا...... اکبر عند اللہ: خبر...... مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَالْفِتْنَۃُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾

و: مستانفہ...... الفتنۃ: مبتدا...... اکبر من القتل: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا﴾

و: عاطفہ...... لا یزالون: فعل ناقص با اسم...... یقاتلونکم: فعل با فاعل ومفعول...... حتی: جار...... یردونکم عن دینکم: جملہ فعلیہ مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر...... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ......ان: شرطیہ...... استطاعوا: جملہ فعلیہ شرط، جواب شرط محذوف یردونکم اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ﴾

و: مستانفہ...... من: مبتدا متضمن بمعنی شرط...... یرتدد منکم عن دینہ: معطوف علیہ...... فیمت وھو

Marfat.com

کافر: معطوف، ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... اولئک: مبتدا...... حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ: خبر...... مبتدا خبر ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ﴾

و: عاطفہ...... اولئک: مبتدا...... اصحب النار: خبر، ملکر جملہ اسمیہ...... ھم فیھا خلدون: جملہ اسمیہ حال ہے مبتدا سے یا خبر سے۔

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ ھَاجَرُوۡا وَ جٰھَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰہِ﴾

انّ: حرف مشبہ...... الذین امنوا: معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... الذین ھاجروا و جھدوا فی سبیل اللّٰہ: معطوف...... ملکر اسم...... اولئک: مبتدا...... یرجون: فعل با فاعل...... رحمۃ اللّٰہ: مفعول...... یہ سب ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... غفور: خبر اول...... رحیم: خبر ثانی...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ قُلۡ فِیۡھِمَآ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾

یسئلونک: فعل واؤ ضمیر فاعل...... ک: ضمیر مفعول...... عن الخمر والمیسر: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ...... قل: فعل امر با فاعل، قول...... فیھما: خبر مقدم...... اثم کبیر: معطوف علیہ...... ومنافع للناس: مرکب توصیفی ہوکر معطوف، ملکر مبتدا موخر...... مبتدا خبر ملکر مقولہ، جو اپنے قول سے ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَاِثۡمُھُمَآ اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِھِمَا﴾

و: مستانفہ...... اثمھما: مبتدا...... اکبر: اسم تفضیل ھو ضمیر فاعل...... من نفعھما: متعلق، یہ سب ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَیَسۡئَلُوۡنَکَ مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ قُلِ الۡعَفۡوَ﴾

و: عاطفہ...... جملہ معطوف ہے یسئلون پر...... یسئلونک: فعل با فاعل و مفعول...... ماذا: مفعول مقدم...... ینفقون: فعل اپنے متعلقات سے ملکر مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ...... قل: فعل امر با فاعل قول...... العفو: مفعول فعل محذوف انفقوا کیلئے...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَتَفَکَّرُوۡنَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ﴾

کذلک: متعلق بمحذوف، تبیینا مصدر محذوف کی صفت، مرکب توصیفی مفعول مطلق مقدم، یبین: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل، لکم: ظرف لغو...... الایت: مفعول بہ، لعلکم: حرف مشبہ با اسم، تتفکرون: فعل با فاعل، فی الدنیا ......الخ:

Marfat.com

ظرف لغو، جملہ ہوکر خبر...... لعلکم تتفکرون فی الدنیا و الاخرۃ: جملہ اسمیہ ہوکر لکم کی ضمیر سے حال، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ﴾

و: عاطفہ...... یسئلونک عن الیتمٰی: جملہ فعلیہ معطوف ہے اپنے ماقبل نظیر یسئلونک ماذا ینفقون پر......

قل: فعل امر، انت ضمیر فاعل، قول...... اصلاح: موصوف...... لھم: ظرف مستقر ہوکر صفت ملکر مبتدا...... خیر: خبر...... مبتدا خبر ملکر مقولہ...... قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ﴾

و: استنافیہ...... انْ: شرطیہ...... تخالطوھم: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... اخوانکم: ھم مبتدا محذوف کی خبر...... مبتدا خبر ملکر جواب شرط...... شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾

و: استنافیہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... یعلم: فعل بافاعل...... المفسد: مفعول...... من المصلح: ظرف لغو...... یہ سب ملکر جملہ ہوکر خبر...... یہ سب ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾

و: استنافیہ...... لو: شرطیہ...... شاء: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... اِعناتکم مفعول محذوف، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... لاعنتکم: جملہ فعلیہ جواب شرط...... انّ: حرف مشبہ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم...... عزیز: خبر اول...... حکیم: خبر ثانی، انّ اپنے اسم اور خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾

و: مستانفہ...... لاتنکحوا...... فعل نہی، واؤ ضمیر فاعل...... المشرکات: مفعول...... حتی: جار...... یؤمن: فعل بافاعل بتاویل مصدر مؤول ہوکر مجرور...... ملکر ظرف لغو...... فعل اپنے فاعل ومفعول اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ﴾

و: استنافیہ...... لام: ابتدائیہ...... امۃ مؤمنۃ: مرکب توصیفی مبتدا...... خیر: اسم تفضیل ھی ضمیر فاعل...... مِن: جار...... مشرکۃ: ذوالحال...... لو: مجرد بمعنی شرط...... اعجبتکم: جملہ فعلیہ حال، ذوالحال حال ملکر مجرور، اسم تفضیل اپنے متعلقات سے ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا﴾

و: عاطفہ...... لاتنکحوا: فعل نہی بافاعل...... المشرکین: مفعول...... حتّٰی: جار...... یؤمنوا: بتاویل مصدر مجرور...... ملکر ظرف لغو یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿وَلَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِکٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَکُمۡ﴾

و: عاطفہ...... لام: ابتدائیہ...... عبد مؤمن: مرکب توصیفی مبتدا...... خیر: اسم تفضیل ھو ضمیر فاعل...... من: جار...... مشرک: ذوالحال...... ولو اعجبکم: حال، جواپنے ذوالحال سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو، خیر اپنے متعلقات سے ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اُولٰٓئِکَ یَدۡعُوۡنَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلَی الۡجَنَّۃِ وَالۡمَغۡفِرَۃِ بِاِذۡنِہٖ﴾

اولئک: مبتدا...... یدعون الی النار: جملہ فعلیہ خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... یدعو: فعل بافاعل...... الی الجنۃ والمغفرۃ: ظرف لغو...... باذنہ: ظرف مستقر حال ہے فاعل سے...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ﴾

و: عاطفہ...... یبین: فعل بافاعل...... ایتہ: مفعول...... لام: جار...... الناس: ذوالحال...... لعلھم یتذکرون: جملہ اسمیہ ہوکر حال...... ذوالحال حال ملکر مجرور...... ملکر ظرف لغو...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہے ماقبل یدعو پر۔

شان نزول

☆......یسئلونک عن الشھر الحرام...... سید عالم ﷺ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں مجاہدین کی ایک جماعت روانہ فرمائی تھی اس نے مشرکین سے قتال کیا اور انکا خیال تھا کہ وہ روز جمادی الاخری کا آخر دن ہے، مگر در حقیقت چاند ۲۹ کو ہوگیا تھا اور وہ رجب کی پہلی تاریخ تھی، اس پر کفار نے مسلمانوں کو عار دلائی کہ تم نے ماہ حرام میں جنگ کی اور حضور ﷺ سے اس کے سوال ہونے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......ان الذین امنوا والذین ھاجروا...... حضرت سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں جو مجاہدین بھیجے گئے تھے انکی نسبت بعض لوگوں نے کہا کہ چونکہ انہیں خبر نہ تھی کہ یہ دن رجب کا ہے اس لئے اس روز قتال کرنا گناہ تو نہ ہوا لیکن اس کا کچھ ثواب بھی نہ ملے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انکا یہ عمل جہاں مقبول ہے اور اس پر انہیں امیدوار رحمت ہونا چاہئے اور یہ امید پوری ہوگی۔

☆......ویسئلونک ماذا ینفقون...... سید عالم ﷺ نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دلائی تو آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ مقدار ارشاد فرمائیں کتنا مال راہ خدا میں دیا جائے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......ویسئلونک عن الیتمی...... ان الذین امنوا یاکلون اموال الیتمی ظلما کے نزول کے بعد لوگوں نے یتیموں کے مال جدا کر دیئے اور انکا کھانا پینا علیحدہ کر دیا، اس میں یہ صورتیں بھی پیش آئیں کہ جو کھانا یتیم کیلئے پکایا اور اس میں سے کچھ بچ رہا وہ خراب ہوگیا اور کسی کے کام نہ آیا اس میں یتیموں کا نقصان ہوا، یہ صورتیں دیکھ کر حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

حضور سید عالم ﷺ سے عرض کی کہ اگر یتیم کے مال کی حفاظت کی نظر سے اسکا کھانا اسکے اولیاء اپنے کھانے کے ساتھ ملالیں تو اسکا کیا حکم ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یتیموں کے فائدے کیلئے ملانے کی اجازت دی گئی۔

☆......ولا تنکحوا المشرکت......حضرت سیدنا مرثد غنوی رضی اللہ عنہ ایک بہادر شخص تھے، سید عالم ﷺ نے انہیں مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تاکہ وہاں سے تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو نکال لائیں، وہاں عناق نامی ایک مشرکہ عورت تھی جو زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ محبت کرتی تھی، حسین اور مالدار تھی جب اسکوانکی آمد کی خبر ہوئی تو وہ آپ کے پاس آئی اور طالبِ وصال ہوئی آپ نے بخوف الٰہی اس سے اعراض کیا اور فرمایا کہ اسلام اسکی اجازت نہیں دیتا، تب اس نے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ یہ بھی رسول اللہ ﷺ کی اجازت پر موقوف ہے، اپنے کام سے فارغ ہو کر جب آپ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو حال عرض کر کے نکاح کی بابت دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......ولامۃ مومنۃ خیر من مشرکۃ......ایک روز حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کسی خطاء پر اپنی باندی کے طمانچہ مارا پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اسکا ذکر کیا، سید عالم ﷺ نے اسکا حال دریافت کیا، عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتی ہے؛ رمضان کے روزے رکھتی ہے؛ خوب وضوء کرتی ہے اور نماز پڑھتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ مومنہ ہے، آپ نے عرض کیا کہ اسکی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر مبعوث فرمایا میں اسکو آزاد کر کے اسکے ساتھ نکاح کرونگا اور آپ نے ایسا ہی کیا اس پر لوگوں نے طعنہ زنی کی کہ تم نے ایک سیاہ فام باندی کے ساتھ نکاح کیا باوجودیکہ فلاں مشرکہ حرہ عورت تمھارے لئے حاضر ہے وہ حسین بھی ہے اور مالدار بھی ہے اس پر آیت نازل ہوئی "ولامۃ مومنۃ" یعنی مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر ہے خواہ مشرکہ آزاد ہو اور حسن و مال کی وجہ سے اچھی معلوم ہوتی ہو۔

تشریح و توضیح و اغراض

سرایا

۱......ہم یہاں ضمناً غزوہ کی تعریف بھی ذکر کردیتے ہیں چنانچہ محدثین اور اہل سیر کی اصطلاح میں غزوہ وہ لشکر ہے جس میں رسول اللہ ﷺ بذاتِ اقدس شامل ہوں اور اگر حضور ﷺ بذاتِ شریف شامل نہ ہوں بلکہ اپنے اصحاب میں سے کسی کو دشمن کے مقابلے میں بھیج دیں تو وہ لشکر سریہ کہلاتا ہے۔ غزوات تعداد میں ستائیس ۲۷ ہیں جن میں سے نو میں قتال وقوع میں آیا ہے اور وہ یہ ہیں بدر، احد، مریسیع، خندق، قریظہ، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور سرایا کی تعداد سینتالیس ۴۷ ہے۔ (سیرت رسول عربی ﷺ ص۱۰۶)

شراب کی حرمت:

۲......حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حکم دریافت فرمایا کہ شراب اور جوا عقل اور مال کو کمزور کردیتے ہیں آپ ہمیں ان دونوں کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔

Marfat.com

نبی پاک ﷺ کے زمانے میں شراب سے متعلق کل چار آیتیں نازل ہوئیں جن میں سب سے پہلی آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی جو شراب کی حلت پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے ﴿وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا (النحل 67)﴾ پھر حضرت عمر، معاذ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ طیبہ میں اسکے بارے میں حکم پوچھا تو یہ آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ (البقرة 219)﴾ نازل ہوئی تو کچھ لوگ اس فرمان ﴿وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾ کے تحت شراب پیتے رہے اور باقی لوگ اس فرمان ﴿فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ﴾ سے خوف کرتے ہوئے شراب سے رک گئے۔

ایک دفعہ حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی تو انہوں نے کھانا کھایا اور شراب بھی پی، اسکے بعد نمازِ مغرب کا وقت ہوا تو ان میں سے ایک نے امامت کی اور قرآن مجید فرقان حمید کی یہ سورت ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ﴾ میں آخر سورت تک حرفِ نفی لا کو ساکت کر دیا تو یہ آیتِ مبارکہ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى (النساء 43)﴾ نازل ہوئی، چنانچہ نماز کے اوقات میں شراب حرام کر دی گئی اور اسکے علاوہ اوقات میں حلال رہی۔

پھر حضرت عتبان بن مالک نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی، ان میں حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے کھانا تناول فرمایا اور شراب پی، پھر اپنے نسب پر فخر کرنے لگے اور اشعار کہنے لگے، چنانچہ حضرت سعد نے قصیدہ پڑھا جس میں اپنی قوم کی تعریف اور انصار کی مذمت تھی، انصاریوں میں سے ایک شخص نے آپکا سر مبارک پھاڑ دیا، یہ مسئلہ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم اتار دے۔'' تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ کی یہ آیت مبارکہ ﴿فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ (مائدہ 91)﴾ نازل فرما کر شراب کو قطعاً حرام قرار دے دیا۔ (صاوی ج۱، ص۱۸۲، ۱۸۳)

شراب کی تعریف:

احناف کے نزدیک شراب سے مراد وہ کچا شیرہ ہے جو پڑے پڑے جوش مارنے لگے اور جھاگ چھوڑ دے۔ ہمارے نزدیک شراب حرام قطعی ہے۔ بول و براز کی مانند نجس ہے اسے حلال کہنے والے کی تکفیر کی جائے گی کہ اس نے حرام قطعی کو حلال جانا ہے اس کا پینا پلانا خریدنا اور بیچنا سب حرام ہے۔ خمر کے علاوہ تین اور مشروب حرام ہیں ایک طلاء یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو پکنے کے بعد ایک تہائی رہ جائے، دوسرا سکر یعنی تازہ کھجور کا کچا شیرہ جو جھاگ چھوڑ دے اور تیسرا نقیع الزبیب یعنی کشمش کا کچا شیرہ جو پڑے پڑے جھاگ چھوڑ دے۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق ج۸، ص۴۳۷ وغیرہ)

جوئے کی تعریف:

۳۔۔۔۔۔۔کھیل ہی کھیل میں اپنے ساتھی کا مال لینا جوا کہلاتا ہے، اسکی دوسری تعریف یہ بھی کیجاتی ہے کہ ہر وہ کھیل جس میں دو کھلاڑی اس بات کو شرط ٹھہرالیں کہ ہارنے والے پر کوئی مخصوص شے دینا لازم ہوگا۔ (التعریفات، ص۱۴۶)

عفو کسے کہتے ہیں؟

۴۔۔۔۔۔۔اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء، قتادہ، اور سدی رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ عفو سے مراد وہ چیز ہے جو حاجت سے فالتو ہو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مال کماتے تھے تو اس میں سے اپنے خرچ کی مقدار میں اپنے پاس رکھ لیتے اور باقی اس آیتِ مبارکہ ﴿مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ﴾ کے حکم کے مطابق صدقہ کر دیتے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل صفہ میں سے ایک شخص فوت ہوا، اس نے ایک دینار باقی چھوڑا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ دوزخ کی آگ کا ایک داغ ہے۔'' راوی مزید فرماتے ہیں کہ دوسرا فوت ہوا تو اس نے دو دینار چھوڑے، سرورِ کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ دو داغ ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد علیہ الرحمۃ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عفو کا معنی یہ ہے کہ انسان ضرورت سے زائد مال صدقہ کر دے یہاں تک کہ خود دوسروں کا محتاج نہ ہو اور حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ عفو سے مراد فضول خرچی اور کنجوسی کی درمیانی حالت ہے۔ (مظہری، ج۱ص۲۷۰)

موجودہ دور میں اہل کتاب سے نکاح

۵...... مسلمان کا نکاح مجوسیہ، بت پرست، آفتاب پرست، ستارہ پرست عورت سے نہیں ہو سکتا خواہ یہ عورتیں حرہ ہوں یا باندیاں۔ غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ یہودیہ اور نصرانیہ سے مسلمان کا نکاح ہو سکتا ہے مگر چاہئے نہیں کہ اس میں بہت سے مفاسد کا دروازہ کھلتا ہے مگر یہ جواز اسی وقت تک ہے اپنے اسی مذہب یہودیت یا نصرانیت پر ہوں اور اگر صرف نام کی یہودی یا نصرانی ہوں اور حقیقۃً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں جیسے آج کل کے عموماً نصاریٰ کا کوئی مذہب ہی نہیں تو ان سے نکاح نہیں ہو سکتا، نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں۔

(بہار شریعت، حصہ ہفتم، ج۱ص۱۷)

☆......☆ وعليها عبد الله: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چچازاد بھائی۔

فقاتلوا المشركين: جو کہ اونٹوں پر ہیں اور ان کی تعداد چار ہے۔

اخر يوم: ان کے گمان کے مطابق۔

باستحلاله: یہ کہ شہر حرام میں قتال حلال ہے کافروں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی جانب مدینہ میں عار دلانے کی غرض سے خط روانہ کیا۔

وقتلوا ابن الخضرمي: اس کا نام عمروٌ اور اس کے باپ کا نام عبد اللہ بن عباد تھا۔

من القتال فيه: یعنی عمداً ماہ حرام میں قتال کیا جائے جیسا کہ گزر چکا۔

فلا اعتداد بها: دنیا میں اور نہ ہی ان نیکیوں پر آخرت میں ثواب ملے گا۔ (الجمل، ج۱، ص۲۵۸ وغیرہ)

وعليه الشافعي: اس آیت مبارکہ سے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے یہ نتیجہ نکالا کہ مرتد جب تک حالت کفر پر مر نہ جائے اس کے اعمال ضائع نہ ہوں گے۔ مثلاً کسی آدمی نے ظہر کی نماز پڑھی پھر مرتد ہو گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر ایمان لے آیا اس حالت میں کہ ابھی ظہر کا وقت باقی ہے تو اس پر نماز کا اعادہ واجب نہیں ہے۔ اسی طرح ایک آدمی نے حج کیا پھر مرتد ہو گیا پھر دوبارہ

Marfat.com

مسلمان ہو گیا تو اس پر نیا حج واجب نہیں ہوگا۔ یہ استدلال صفت کے مفہوم سے کیا گیا ہے اور یہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک معتبر نہیں ہے آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مرتد اگر ایمان لے آئے اور اس کی سابقہ نماز باقی ہو تو اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے اسی طرح ایسے آدمی پر نئے سرے سے حج کرنا بھی واجب ہوگا۔ ہماری دلیل آیت ﴿ ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ ﴾ ہے۔

باللذة والفرح في الخمر واصابة المال بلا كد في الميسر: شراب پینے میں لذت اور فرحت ہے اس سے کھانا خوشگوار اور لذیذ ہو جاتا ہے، دل کو تشجیع یعنی ہمت و بہادری ملتی ہے، مروت میں وقار اور طبیعت میں قوت آتی ہے اور بعض بیماریاں بھی دور ہو جاتی ہیں اور جوئے میں بغیر کسی محنت کے دوسرے کا مال حاصل ہو جاتا ہے۔ (مظہری، ج ا، ص ۲۶۱ وغیرہ)

لاعلاء دینہ: اس جملے سے اس جانب اشارہ ہے کہ ان بمعنی لام تعلیل ہے اور **السبیل** بمعنی **الدین** ہے اور کلام میں مضاف حذف ہے۔

ای الفاضل عن الحاجت: مختار قول کے مطابق، اور **عفو المال** سے مراد یہ ہے کہ جو نفقہ سے فاضل یعنی زائد ہو۔

کما بین لکم ما ذکر: خرچ کرنے کی مقدار اور خمر اور میسر کا حکم۔

شانھم: یعنی یتیم کے مال کو اپنے مال سے الگ کرنے اور ان کے مال کو اپنے مال سے ملانے کے بارے میں۔

حرج: یعنی یتیم کے اولیاء کو مشقت پڑتی ہو کہ الگ سے ان کا کھانا بنائیں گے تو بچ جانے اور ضائع ہونے کی صورت میں کوئی فساد لازم آئے گا۔

مداخلتکم بمعنی **معاشرتکم** ہے۔

بھا: یعنی یتیموں کے مال کو اپنے مال میں ملانے کے سبب، اور مفعول **من المصلح لھا** محذوف ہے یعنی یتیم کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر کون اصلاح چاہتا ہے اور کون فساد۔

غالب علی امرہ: یعنی جملہ امور میں تمہاری اعانت اللہ کے امر سے زیادہ معزز و طاقتور نہیں ہو سکتی، یہ جملہ شرطیہ کی تعلیل ہے۔

علی من تزوج: مراد اس سے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

امۃ: مذکورہ قصہ میں دونوں اصحاب نے لونڈی سے آزاد کرنے کے بعد نکاح کیا، پس درحقیقت یہ ایسا ہی ہے کہ انہوں نے آزاد عورت سے نکاح کیا۔

بأیة: درحقیقت خبر محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے **حل لکم**، اسلئے کہ صدر آیت **الیوم احل لکم الطیبات** ہے۔

الی العمل موجب لھا: مراد کفر ہے۔ **فلا تلیق**: یعنی تمہارا ان مشرکہ عورتوں سے نکاح کرنا، یعنی ان سے (لڑکی لینا، مال لینا) اور انہیں (لڑکی دینا، مال دینا) جائز نہیں۔ (الجمل، ج ا، ص ۲۶۲ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۴

﴿وَيَسْـئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾ اَىِ الْحَيْضِ اَوْ مَكَانِهٖ مَاذَا يُفْعَلُ بِالنِّسَاءِ فِيْهِ ﴿قُلْ هُوَ اَذًى﴾
قَذَرٌ اَوْ مَحَلُّهٗ ﴿فَاعْتَزِلُوْا النِّسَآءَ﴾ اُتْرُكُوْا وَطْيَهُنَّ ﴿فِى الْمَحِيْضِ﴾ اَىْ وَقْتِهٖ اَوْ مَكَانِهٖ ﴿وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ﴾
بِالْجِمَاعِ ﴿حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ بِسُكُوْنِ الطَّاءِ وَتَشْدِيْدِهَا وَالْهَاءُ وَفِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِى الْاَصْلِ فِى الطَّاءِ اَىْ
يَغْتَسِلْنَ بَعْدَ انْقِطَاعِهٖ ﴿فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ﴾ بِالْجِمَاعِ ﴿مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ بِتَجَنُّبِهٖ فِى الْحَيْضِ
وَهُوَ الْقُبُلُ وَلَا تَعْدُوْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ﴾ يُثِيْبُ وَيُكْرِمُ ﴿التَّوَّابِيْنَ﴾ مِنَ الذُّنُوْبِ ﴿وَيُحِبُّ
الْمُتَطَهِّرِيْنَ (۲۲۲)﴾ مِنَ الْاَقْذَارِ ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ﴾ اَىْ مَحَلُّ زَرْعِكُمْ لِلْوَلَدِ ﴿فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ﴾ اَىْ
مَحَلَّهٗ وَهُوَ الْقُبُلُ ﴿اَنّٰى﴾ كَيْفَ ﴿شِئْتُمْ﴾ مِنْ قِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّاضْطِجَاعٍ وَّاِقْبَالٍ وَّاِدْبَارٍ نَزَلَ رَدًّا لِقَوْلِ
الْيَهُوْدِ: "مَنْ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ فِىْ قُبُلِهَا مِنْ جِهَةِ دُبُرِهَا جَاءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ" ﴿وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ﴾ اَلْعَمَلَ الصَّالِحَ
كَالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْجِمَاعِ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ فِىْ اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ﴾ بِالْبَعْثِ فَيُجَازِيْكُمْ
بِاَعْمَالِكُمْ ﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (۲۲۳)﴾ اَلَّذِيْنَ اتَّقَوْهُ بِالْجَنَّةِ ﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ﴾ اَىِ الْحَلْفَ بِهٖ ﴿عُرْضَةً
لِّاَيْمَانِكُمْ﴾ اَىْ نَصَبًا لَّهَا بِاَنْ تُكْثِرُوا الْحَلْفَ بِهٖ ﴿اَنْ﴾ لَا ﴿تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ﴾ فَتُكْرَهُ
الْيَمِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُسَنُّ فِيْهِ الْحِنْثُ وَيُكَفِّرُ بِخِلَافِهَا عَلٰى فِعْلِ الْبِرِّ وَنَحْوِهٖ فَهِىَ طَاعَةٌ الْمَعْنٰى لَا تَمْتَنِعُوْا
مِنْ فِعْلِ مَا ذُكِرَ مِنَ الْبِرِّ وَنَحْوِهٖ اِذَا حَلَفْتُمْ عَلَيْهِ بَلْ اْئتُوْهُ وَكَفِّرُوْا لِاَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِهَا الْاِمْتِنَاعُ مِنْ ذٰلِكَ
﴿وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ﴾ لِاَقْوَالِكُمْ ﴿عَلِيْمٌ (۲۲۴)﴾ بِاَحْوَالِكُمْ ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ﴾ اَلْكَائِنِ ﴿فِىْ
اَيْمَانِكُمْ﴾ وَهُوَ مَا يَسْبِقُ اِلَيْهِ اللِّسَانُ مِنْ غَيْرِ قَصْدِ الْحَلْفِ نَحْوُ لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰى وَاللّٰهِ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا
كَفَّارَةَ ﴿وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ﴾ اَىْ قَصَدَتْهُ مِنَ الْاَيْمَانِ اِذَا حَنِثْتُمْ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ﴾ لِمَا
كَانَ مِنَ اللَّغْوِ ﴿حَلِيْمٌ (۲۲۵)﴾ بِتَاْخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ عَنْ مُسْتَحِقِّهَا ﴿لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ﴾ اَىْ يَحْلِفُوْنَ اَنْ
لَا يُجَامِعُوْهُنَّ ﴿تَرَبُّصُ﴾ اِنْتِظَارُ ﴿اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْا﴾ رَجَعُوْا فِيْهَا اَوْ بَعْدَهَا عَنِ الْيَمِيْنِ اِلَى الْوَطْىِٔ
﴿فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ﴾ لَهُمْ مَآ اَتَوْهُ مِنْ ضَرَرِ الْمَرْاَةِ بِالْحَلْفِ ﴿رَّحِيْمٌ (۲۲۶)﴾ بِهِمْ ﴿وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ﴾ اَىْ
عَلَيْهِ بِاَنْ لَّمْ يَفِيْئُوْا فَلْيُوْقِعُوْهُ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ﴾ لِقَوْلِهِمْ ﴿عَلِيْمٌ (۲۲۷)﴾ بِعَزْمِهِمُ الْمَعْنٰى لَيْسَ لَهُمْ بَعْدَ
تَرَبُّصِ مَا ذُكِرَ اِلَّا الْفَيْئَةُ اَوِ الطَّلَاقُ ﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ﴾ اَىْ لِيَنْتَظِرْنَ ﴿بِاَنْفُسِهِنَّ﴾ عَنِ النِّكَاحِ
﴿ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ﴾ تَمْضِىْ مِنْ حِيْنِ الطَّلَاقِ، جَمْعُ قَرْءٍ بِفَتْحِ الْقَافِ وَهُوَ الطُّهْرُ اَوِ الْحَيْضُ قَوْلَانِ وَهٰذَا فِىْ

Marfat.com

الْمَدْخُوْلِ بِهِنَّ اَمَّا غَيْرُهُنَّ فَلَا عِدَّةَ لَهُنَّ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى (فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ) وَفِيْ غَيْرِ الْاٰيِسَةِ وَالصَّغِيْرَةِ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ وَالْحَوَامِلُ فَعِدَّتُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ كَمَا فِيْ سُوْرَةِ الطَّلَاقِ وَالْاِمَآءُ فَعِدَّتُهُنَّ قُرْءَانِ بِالسُّنَّةِ ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ﴾ مِنَ الْوَلَدِ وَالْحَيْضِ ﴿اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ﴾ اَزْوَاجُهُنَّ ﴿اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ﴾ بِمُرَاجَعَتِهِنَّ وَلَوْ اَبَيْنَ ﴿فِيْ ذٰلِكَ﴾ اَيْ فِيْ زَمَنِ التَّرَبُّصِ ﴿اِنْ اَرَادُوْا اِصْلَاحًا﴾ بَيْنَهُمَا لَا ضِرَارَ الْمَرْاَةِ، وَهُوَ تَحْرِيْضٌ عَلٰى قَصْدِهٖ لَا شَرْطٌ لِّجَوَازِ الرَّجْعَةِ وَهٰذَا فِي الطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ وَاَحَقُّ لَا تَفْضِيْلَ فِيْهِ اِذْ لَا حَقَّ لِغَيْرِهِمْ مِنْ نِّكَاحِهِنَّ فِي الْعِدَّةِ ﴿وَلَهُنَّ﴾ عَلَى الْاَزْوَاجِ ﴿مِثْلُ الَّذِيْ﴾ لَهُمْ ﴿عَلَيْهِنَّ﴾ مِنَ الْحُقُوْقِ ﴿بِالْمَعْرُوْفِ﴾ شَرْعًا مِّنْ حُسْنِ الْعِشْرَةِ وَتَرْكِ الضِّرَارِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ فَضِيْلَةٌ فِي الْحَقِّ مِنْ وُّجُوْبِ طَاعَتِهِنَّ لَهُمْ لِمَا سَاقُوْهُ مِنَ الْمَهْرِ وَالْاِنْفَاقِ ﴿وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ﴾ فِيْ مُلْكِهٖ ﴿حَكِيْمٌ(۲۲۸)﴾ فِيْمَا دَبَّرَهٗ لِخَلْقِهٖ۔

ترجمہ

اورتم سے پوچھتے ہیں محیض کا حکم......۱......(یعنی حیض یامکانِ حیض کے بارے میں، کہ اس حالت میں عورتوں کے ساتھ کیا کرنا چاہئے) تم فرماؤ وہ ناپاکی (یعنی گندگی یامحلِ گندگی) ہے تو عورتوں سے الگ رہو (یعنی ان سے مجامعت ترک کر دو) محیض (یعنی وقتِ حیض یامحلِ حیض) میں اور نہ نزدیک جایا کرو (جماع کے ارادہ سے) جب تک پاک نہ ہولیں (یطھرن طا کے سکون وتشدید دونوں کے ساتھ ہے اور اصل میں یتطھرن تھا، ت کا ط میں ادغام ہے۔مراد یہ ہے کہ بعدِ حیض جب تک وہ غسل کر لیں) پھر جب پاک ہوجائیں تو ان کے پاس جاؤ (جماع کرنے کیلئے) جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا (یعنی ایامِ حیض میں جس مقام سے بچنے کا حکم فرمایا ہے اور وہ مقامِ قبل ہے تو تم اسکے علاوہ مقام میں جماع نہ کرو) بیشک اللہ پسند کرتا ہے (یعنی وہ ثواب دیتا اور عزت افزائی فرماتا ہے) بہت توبہ کرنے والوں کو (گناہوں سے) اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو (گندگیوں سے بچنے والے کو) تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں......۲......(یعنی تمہارے لئے اولاد کے حصول کی جگہ ہیں) تو آؤ اپنی کھیتیوں میں (یعنی اسکے محل میں جو کہ مقامِ قبل ہے) جس طرح (انّٰی بمعنی کیف ہے) چاہو (کھڑے ہوکر، بیٹھ کر، لیٹ کر، سامنے سے، پیچھے کی طرف سے محل فرج میں، یہ آیت یہودیوں کے اس قول کی تردید میں نازل ہوئی کہ جو شخص اپنی بیوی سے اسکے پیچھے کی جانب سے قبل میں جماع کرے تو عورت کو بھینگا بچہ پیدا ہوگا) اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو (یعنی عمل صالح مثلاً جماع سے قبل تسمیہ پڑھنا......۳......) اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی اسکے اوامر ونواہی کے متعلق) اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے (روزِ قیامت، پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیگا) اور اے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو (جو اس سے ڈرتے ہیں جنت کی)۔

اور نہ بنالو اللہ کو (یعنی اسکے نام کی قسم کھانے کو) نشانہ (عرضۃ بمعنی علۃ مانعۃ ہے) اپنی قسموں کا (یعنی اللہ کے نام کو اپنی

Marfat.com

قسموں کا نشانہ نہ لو نیکی کے کاموں سے باز رہنے کے لئے کہ اسکے نام کی کثرت سے قسمیں کھانے لگو) کہ (نہ) نیکی اور پرہیز گاری کرو گے (اس لئے کہ اس طرح سے قسمیں کھانا مکروہ ہے اور سنت میں یہ ہے کہ بندہ ایسی قسمیں توڑ دے اور ان کے برعکس نیکی وغیرہ کر کے اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے کہ یہی فرمانبرداری ہے) اور صلح نہ کراؤ گے لوگوں میں (یعنی مذکورہ بھلائی وغیرہ کے کام سے رکے نہ رہو بلکہ جب تم ان نیک کاموں کے نہ کرنے پر قسم کھا لو تو ان نیک کاموں کو اختیار کرو اور قسم کا کفارہ دے دو، آیتِ مبارکہ کے نزول کا سبب بھی نیکی سے باز رہنے کی قسم کھا لینا ہے) اور اللہ سنتا (ہے تمہاری باتوں کو) جانتا ہے (تمہارے احوال کو) اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان (ہونے والی) قسموں میں جو زبان سے نکل جائیں (یعنی وہ جو زبان سے بے ارادہ نکل جائیں جیسے خدا کی قسم! نہیں، خدا کی قسم! کیوں نہیں، اس میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ) ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کیئے ......۴...... (یعنی تمہارے دلی ارادے کے مطابق زبان سے قسم کھانے کے بعد جب کہ تم حانث ہو جاؤ) اور اللہ بخشنے والا (ہے لغو باتوں کو) حلم والا ہے (مستحقِ سزا کو سزا دینے میں تاخیر فرماتا ہے)۔

ان کے لئے جو قسم اٹھاتے ہیں کہ وہ اپنی بیویوں کے قریب نہ جائیں گے (یعنی جنہوں نے اپنی عورتوں سے مجامعت نہ کرنے کی قسمیں کھالی ہیں......۵......) انہیں مہلت ہے (تربص بمعنی انتظار ہے) چار مہینے کی، پس اگر اس مدت میں پھر آئے (یعنی وطی کے ذریعے اپنی قسم سے اس مدت کے اندر یا بعد میں، رجوع کرلے) تو اللہ بخشنے والا (ہے جنہوں نے قسم کے ذریعے بیوی کو ضرر دیا، اور) مہربان ہے (ان پر) اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کر لیا (یعنی اس بات کا کہ وہ رجوع نہیں چاہتے تو چاہئے کہ طلاق نافذ کر دیں) تو اللہ سنتا (ہے انکے قول کو، اور) جانتا ہے (انکے ارادوں کو، آیت کا معنی یہ ہے کہ ذکر کردہ مدت کے بعد رجوع کر لینے یا طلاق دینے کے سوا کوئی اختیار نہیں ہے) اور طلاق والیاں رو کے رہیں (یتربصن بمعنی ینتظرن ہے) اپنی جانوں کو (نکاح سے) تین حیض تک......۶...... (جسکا آغاز طلاق دینے کے وقت سے شروع ہوگا، قروء قاف کے فتحہ کے ساتھ قرء کی جمع ہے اور اسکے معنی کے بارے میں دو قول ہیں یعنی اس سے مراد طھر ہے یا پھر حیض، یہ حکم مدخولہ کے بارے میں ہے غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہوتی بمطابق فرمانِ باری تعالیٰ (فما لکم علیھم من عدة تعتدونها اور نہ یہ حکم آئسہ......ے......اور صغیرہ کی عدت کے بارے میں ہے ان کی عدت تین ماہ اور حاملہ کی عدت وضعِ حمل ہے جیسا کہ سورۃ طلاق میں اس کا بیان ہے اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے جس کا ثبوت حدیث میں ہے) اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے رحم میں پیدا کیا (یعنی اولاد یا حیض) اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور ان کے شوہروں (بعولتھن بمعنی ازواجھن ہے) کو ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے (رجوع کر لینے کا، اگر چہ کہ وہ راضی نہ ہوں) اس مدت کے اندر (یعنی مدتِ انتظار میں) اگر ملاپ چاہیں (اپنے مابین، نہ کہ عورت کو ضرر پہنچانے کو، یہ جملہ اصلاح کی طرف ابھارنے کیلئے ہے جوازِ رجعت کی شرط نہیں ہے اور یہ طلاقِ رجعی کا حکم ہے، احق میں تفضیل مقصود نہیں ہے کیونکہ زمانہ عدت میں خاوند کے علاوہ کسی اور کو حقِ رجوع حاصل نہیں ہوتا) اور عورتوں کا بھی حق (شوہروں پر) ایسا ہی ہے جیسا (شوہروں کا) ان پر (حق ہے بھلائی کے ساتھ) شرع کے موافق (شرعاً حسنِ معاشرت اور نقصان نہ دینے کے ساتھ) اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے (یعنی

Marfat.com

مردوں کوعورتوں پر برتری ہے کہ عورتوں پر مردوں کی اطاعت لازم ہے کہ وہ عورتوں کو مہر ونفقہ دیتے ہیں) اور اللہ غالب (ہے اپنی بادشاہی میں) حکمت والا ہے (اپنی مخلوق کی تدبیر کرنے میں)۔

ترکیب

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى﴾

و: عاطفہ......ماقبل (یسئلونک) پر معطوف ہے...... یسئلونک: فعل بافاعل...... ک: مفعول......عن المحیض: ظرف لغو، جملہ فعلیہ...... قل: قول...... ھو: مبتدا......اذی: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾

ف: فصیحہ...... اعتزلوا: فعل وفاعل...... النساء: ذوالحال...... فی المحیض: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط محذوف اذا شئتم معرفة حكمه کی جزا......شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ...... ولاتقربوھن ......الخ: جملہ فعلیہ ہوکر (فاعتزلوا) پر معطوف ہے۔

﴿فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾

ف: عاطفہ...... اذا: شرطیہ...... تطھرن: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... اتوھن: فعل بافاعل...... ھن: مفعول...... من: جار...... حیث: مضاف...... امرکم اللہ: جملہ مضاف الیہ......مرکب اضافی ہوکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف لغو ......جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، شرط جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

انّ: حرف مشبہ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم...... یحب التوابین: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ویحب المتطھرین: جملہ فعلیہ معطوف......ملکر خبر......انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ﴾

نساؤکم: مبتدا...... حرث: موصوف...... لکم: صفت ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ...... ف: مستانفہ...... اتوا: فعل با فاعل...... حرثکم: مفعول...... انّی: مضاف......شئتم: جملہ مضاف الیہ، مرکب اضافی مفعول فیہ......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ...... وقدموا......الخ: جملہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

و: عاطفہ...... اتقوا: فعل بافاعل...... اللہ: اسم جلالت مفعول...... جملہ فعلیہ...... واعلموا انکم ملقوہ: جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف...... و: عاطفہ...... بشر: فعل امر...... المومنین: مفعول......جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ﴾

Marfat.com

و: مستانفہ ...... لاتجعلوا اللّٰہ: فعل نہی بافاعل ومفعول ...... عرضۃ: مصدر ...... لام: جار ...... ایمانکم: مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر شبہ جملہ ہوکر مفعول ثانی ...... اَنْ: مصدریہ ...... تبروا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و تتقوا و تصلحوا ...... الخ: جملہ معطوفات، اپنے معطوف علیہ سے ملکر بتاویل مصدر مفعول لہ، لا تجعلوا، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾

و: مستانفہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا ...... سمیع: خبر اول ...... علیم: خبر ثانی، مبتدا اپنی خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ﴾

لا یؤاخذکم: فعل بامفعول ...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل ...... باللغو: ظرف لغو ...... فی ایمانکم: متعلق بمحذوف حال مفعول سے ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ ...... لکن: مہملہ للاستدراک ...... یواخذکم: فعل بافاعل ومفعول ...... بما کسبت قلوبکم: ظرف لغو ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ﴾

و: مستانفہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا ...... غفور: خبر اول ...... حلیم: خبر ثانی ...... مبتدا اپنی خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِہِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَۃِ اَشْہُرٍ﴾

لام: جار ...... الذین: موصول ...... یؤلون من نسائھم: جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر ثابت کیلئے، شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم ...... تربص اربعۃ اشھر: مبتدا موخر ...... مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِنْ فَآءُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

ف: مستانفہ ...... ان: شرطیہ ...... فاء وا: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... انّ اللّٰہ غفور رحیم: جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط ...... ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾

و: عاطفہ ...... ان: شرطیہ ...... عزموا الطلاق: جملہ شرط ...... جواب شرط مقدر فلیوقعوہ اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ...... فان اللّٰہ سمیع علیم: جملہ اسمیہ جواب شرط مقدر پر معطوف ہے۔

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِہِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوْٓءٍ﴾

و: مستانفہ ...... المطلقت: مبتدا ...... یتربصن: فعل بافاعل ...... بانفسھن: ظرف لغو ...... ثلاثۃ قروء: مفعول بہ ...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ﴾

و: عاطفہ...... لایحل: فعل...... لھن: ظرف لغو......انْ: مصدریہ...... یکتمن: فعل بافاعل...... ماخلق اللّٰہ......الخ: مفعول ......یہ سب ملکر بتاویل مصدر فاعل......لایحل فعل اپنے فاعل وظرف سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِنْ کُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾

ان: شرطیہ...... کن یؤمن باللّٰہ والیوم الاخر: جملہ فعلیہ شرط...... فلا یجرؤون علی ذلک جواب شرط مقدر ...... ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِکَ﴾

و: عاطفہ...... بعولتھن: مبتدا...... احق: اسم تفضیل بمعنی اسم فاعل...... ھو ضمیر فاعل...... بردھن: ظرف لغو اول ...... فی ذلک: ظرف مستقر حال ہے فاعل سے......اسم تفضیل اپنے متعلقات سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر......مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا﴾

اِنْ: شرطیہ...... ارادوا اصلاحا: جملہ فعلیہ شرط...... بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ جواب شرط مقدر......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

و: عاطفہ...... لھن: ظرف مستقر خبر مقدم...... مثل الذی علیھن: ذوالحال......بالمعروف: ظرف مستقر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدا موخر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾

و: عاطفہ، للرجال: ظرف خبر مقدم، علیھن: متعلق بمحذوف حال، درجۃ: ذوالحال، ملکر مبتدا موخر ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......یسئلونک عن المحیض ......عرب لوگ یہود ومجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی کہ انکی طرف دیکھنا اوران سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے اور نصاریٰ اسکے برعکس ایام حیض میں عورتوں کے ساتھ بڑی محبت سے مشغول ہوتے تھے اور اختلاط میں بہت مبالغہ کرتے تھے، مسلمانوں نے حضور ﷺ سے حیض کا حکم دریافت کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور افراط وتفریط کی راہیں چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ حالت حیض میں عورتوں سے مجامعت ممنوع ہے۔

☆......وان عزموا الطلاق......زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ معمول تھا کہ اپنی عورتوں سے مال طلب کرتے اگروہ دینے سے انکار کرتیں تو ایک سال یا دو یا تین سال انکے پاس نہ جاتے اور صحبت ترک کرنے کی قسم کھالیتے تھے اور انہیں پریشانی میں

Marfat.com

چھوڑ دیتے تھے نہ وہ بیوہ ہی تھیں کہ اپنا ٹھکانہ کر لیتیں نہ شوہر دار کہ وہ شوہر سے آرام پاتیں، اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کیلئے چار مہینے کی مدت متعین فرمادی کہ اگر عورت سے چار مہینے یا اس سے زائد عرصے کیلئے یا غیر معین مدت کیلئے ترکِ صحبت کی قسم کھالے جس کو ایلاء کہتے ہیں تو اس کے لئے چار ماہ انتظار کی مہلت ہے، اس عرصے میں خوب سوچ سمجھ لے کہ عورت کو چھوڑنا اس کیلئے بہتر ہے یا رکھنا، اگر رکھنا بہتر سمجھے اور اس مدت کے اندر رجوع کرے تو نکاح باقی رہے گا اور قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور اگر اس مدت میں رجوع نہ کیا اور قسم نہ توڑی تو عورت نکاح سے باہر ہوگی اور اس پر طلاق بائن واقع ہوگی۔

تشریح وتوضیح واغراض

حیض کے مسائل:

۱......حیض سے مراد وہ خون ہے جو کسی ایسی عورت کے رحم سے نکلے جو بیماری سے محفوظ ہو اور وہ عورت نابالغ بھی نہ ہو۔ اس کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے اور جو خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ ہو وہ استحاضہ کا ہوتا ہے، سوائے خالص سفید مادے کے تمام رنگ حیض شمار ہونگے، ایسی عورت کو نماز اور روزے سے منع کیا جائے گا اور پاک ہونے پر روزے کی قضاء کرے گی نہ کہ نماز کی۔ اور حائضہ عورت کو مسجد میں داخل ہونے، طواف کرنے، **ماتحت الازار** قربت، قرأت قرآن پاک اور بغیر غلاف کے قرآن کو چھونے سے روکا جائے گا جبکہ حدثِ اصغر کی صورت میں فقط قرآن کو چھونے سے منع کیا جائے گا اور اسی طرح جنابت اور نفاس کی حالت میں بھی قرأتِ قرآن اور مسِ قرآن سے روکا جائے گا۔ (کنز الدقائق، باب الحیض ص ۱۵، ۱۶)

﴿نِسَآؤُكُم حَرْثٌ لَّكُمْ﴾ کے معنی:

۲......تمہاری بیویاں تمہارے لئے کھیتی کی طرح ہیں جس میں تم بیج بوتے ہو۔ عورتوں کو اس زمین سے تشبیہ دی جس میں کھیتی باڑی کی جاتی ہے اور نطفہ کو بیج سے جو اس زمین میں بویا جاتا ہے اور بچے کو اس پیداوار سے جو زمین سے اگتی ہے، اس آیت مبارکہ سے مراد ماقبل آیتِ مبارکہ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ کا بیان مقصود ہے کہ کھیتی کا محل مقامِ قبل ہے نہ کہ دبر۔ (صاوی ج ۱، ص ۱۸۸، ۱۸۹)

☆......﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص حائضہ عورت کے پاس یا عورت کے مقامِ دبر یا کاہن کے پاس آئے اس نے حضرت محمد ﷺ پر نازل کردہ (احکام الٰہی) کا انکار کیا۔''

(ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ اتیان، ص ۳۵، ج ۱)

جماع سے قبل تسمیہ پڑھنا

۳......جماع سے قبل یہ پڑھے **بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان مارزقتنا** جو شخص قبل جماع (کپڑے اتارنے سے پہلے) یہ دعا پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ ایسی جماع سے پیدا ہونے والے بچے کو اللہ تعالیٰ شیطان

Marfat.com

کے شر سے پناہ عطا فرمائے گا اور اس کے لئے اور اس کی اولاد کے لئے قیامت تک نیکیاں لکھ دیگا۔ (صاوی ج۱، ص۱۶۸)

قسم کی اقسام:

۴......قسم تین طرح کی ہوتی ہیں: (۱)......غموس (۲)......منعقدہ (۳)......لغو۔

(۱)......غموس: ایسی ہے کہ کسی گزرے ہوئے فعل پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے اس میں گناہ ہوگا۔ سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھائے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا اسکا کفارہ صرف توبہ اور استغفار ہے۔

(۲)......منعقدہ: یہ ہے کہ کسی آئندہ امر پر قصد کر کے قسم کھائے، اس قسم کو اگر توڑے تو گناہ گار بھی ہوگا اور کفارہ بھی لازم ہوگا ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ﴾

(۳)......لغو: یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور معاملہ در حقیقت اسکے خلاف ہو، یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ بھی نہیں مثلاً اپنے گمان کے تحت یہ کہے "واللہ لزید" اور در حقیقت وہ عمرو ہو۔

(ھدایہ، کتاب الایمان، ج۲، ص۴)

قسم کا کفارہ انشاء اللہ ہم دوسری جلد میں کریں گے۔

ایلاء کی شرعی حیثیت

۵......ایلاء کے معنی ایسی قسم ہے جو اپنی منکوحہ سے مخصوص مدت تک وطی ترک کر دینے کے بارے میں کھائی جاتی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ واللہ لا اجامعک اربعۃ اشھر یعنی خدا کی قسم میں تم سے چار ماہ تک مجامعت نہ کروں گا۔ (التعریفات، ص۴۴)

فقہ کی معتبر کتاب بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے "چار ماہ یا اس سے زائد عرصے تک بیوی کے قریب نہ جانے پر جو قسم کھائی جائے اسے ایلاء کہتے ہیں"۔ جیسے کوئی کہے واللہ لا اقربک اربعۃ اشھر، یا یہ کہے واللہ لا اقربک۔ ہاں اگر اس دوران وطی کرلے تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کفارہ لازم آئے گا اور اگر مدت گزر گئی اور قربت نہ کی تو عورت بائنہ ہو جائے گی۔

(بحر الراق شرح کنز الدقائق، باب الایلاء، ج۴، ص۹۲ وغیرہ)

عورتوں کی عدت:

۶......جب کسی عورت کو اسکے شوہر نے طلاق بائن یا رجعی دی یا بغیر طلاق کے زن و شوہر کے مابین جدائی ہو جائے، تو اگر وہ عورت آزاد ہے اور اسے حیض آتا ہے تو اسکی عدت تین حیض ہوگی۔ اور اگر اسے کم سنی یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہیں آتا تو ایسی عورت کی عدت تین ماہ ہے اور اگر عورت حاملہ ہے تو اسکی عدت وضع حمل ہے جبکہ لونڈی کی عدت دو حیض ہیں اور اگر لونڈی کو حیض ہی نہ آتا ہو تو عدت ڈیڑھ ماہ ہے اور آزاد عورت کہ جسکا شوہر مر جائے اسکی عدت چار ماہ دس دن ہے جبکہ لونڈی کی عدت دو ماہ پانچ دن ہے اور آزاد عورت اگر حاملہ ہے تو وضعِ حمل پر ہی اسکی عدت مکمل ہوگی۔ (قدوری، کتاب العدۃ، ص۱۷۷، ۱۷۸)

Marfat.com

☆......اگر شوہر سے خلوت نہ ہوئی تھی تو اصلاً عدت نہیں اسی وقت اسکا نکاح کیا جا سکتا ہے۔

(فتاوی رضویہ، باب العدة، ج۱۳، ص۲۹۱)

آئیسہ سے کیا مراد ہے؟

ج......اس سے مراد وہ عورت ہے جسے پچپن سال کی عمر میں حیض آنا بند ہو جائے۔ (التعریفات، ص۴۴)

آزاد عورت جب کہ اسے کم سنی یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو ان کی مدت عدت (طلاق کی وجہ سے) تین ماہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ (الطلاق:۴)﴾

(بحر الرائق شرح کنز الدقائق، باب العدة، ج۴، ص۲۰۱)

☆......☆ ماذا یفعل: یہ بیان ہے سوال مذکورہ بالا کہ ایسی صورت میں جب کہ عورت حائضہ ہو ان سے مخالطت کریں یا دور رہیں۔

قــذر: خازن کی عبارت میں ہے کہ اذی یعنی قذر لغت میں ہر ناپسند چیز کو کہتے ہیں۔ ابو سعود کی عبارت ہے کہ ایسی گندی چیز کہ اس کی جانب جانا اذیت دے اور (طبیعت) اس سے کراہیت اور نفرت محسوس کرے۔

او محلہ: یعنی محل قذر یعنی گندگی کا محل، مفسرین کہتے ہیں کہ قذر یہ اذی کی پہلے نمبر پر راجح تفسیر ہے اور او محلہ یہ دوسرے نمبر پر راجح ہے۔

بالجماع: یعنی مباشرت ناف اور گھٹنوں کے مابین۔

ولا تعدوہ: تاء کی فتح اور عین اور دال کی تشدید کے ساتھ التعدی سے ہے اور اس کی اصل تتعدوہ ہے، دو تاء میں سے ایک تخفیف کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے اور تاء کے فتح اور عین کے سکون اور دال کے ضمہ کے ساتھ عـدا بمعنی تـعـدی سے ہو سکتا ہے بمعنی لا تتجاوزہ ہے۔

الی غیرہ: مراد دبر ہے۔

محل زرعکم: خازن کی عبارت ہے کہ حرث لکم بمعنی مزرع لکم و منبت للولد ہے، اور علامہ خازن نے یہ قول بطور تشبیہ کیا ہے، پس عورت کی فرج مثل ارض ہے، نطفہ مثل بذر یعنی بیج ہے اور ولد مثل زرع یعنی کھیتی ہے۔ (الجمل ج۱، ص۲۶۹)

بان تکثروا الحلف: بات بے بات ہر قسم کی چھوٹی بڑی، عظیم اور حقیر چیز میں اللہ کا نام استعمال کرنا، اس پاک ذات کے نام نامی اسم گرامی کی ناقدری ہے، اور یہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ تم بھلائی، تقوی اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے والے ہو جاؤ۔

ای یحلفون ان لا یجامعوھن: اس جملہ میں ایلاء شرعی کی حقیقت کا بیان ہے، ورنہ لغت میں ایلاء کا معنی مطلق حلف ہے۔

ای علیہ: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ الطلاق منصوب بنزع الخافض ہے۔ (صاوی ج۱، ص۱۶۹)

قولان: اس بارے میں دو اقوال ہیں اول قول امام شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے اور دوسرا قول امام اعظم علیہ الرحمۃ کا ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ قروء سے مراد طہر لیتے ہیں جب کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ اس حیض مراد لیتے ہیں۔ (اصول الشاشی مع احسن الحواشی، ص۶)

Marfat.com

من الولد او الحیض: یعنی فرج کے عیوب جیسے بانجھ پن، گندہ خون مثل استحاضہ یا فرج کا سوجن کی وجہ سے چھوٹا ہونا وغیرہ۔

فضیلۃ فی الحق: یعنی مرد کا حق عورت کے حق کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

ولھن مثل الذی علیھن: حاصل کلام یہ ہے کہ مرد کے عورت پر حقوق یہ ہیں کہ وہ کھانے پکانے وغیرہ خدمت باطنہ اور عورت کے بھی مرد پر حقوق ہیں مثلا نان نفقہ، کسوۃ اور اظہار محبت وغیرہ۔ (صاوی ج۱، ص۱۷۰)

رکوع نمبر ۱۳

﴿اَلطَّلَاقُ﴾ اَیِ التَّطْلِیْقُ الَّذِیْ یُرَاجِعُ بَعْدَہٗ ﴿مَرَّتٰنِ﴾ اَیْ اِثْنَتَانِ ﴿فَاِمْسَاکٌ﴾ اَیْ فَعَلَیْکُمْ اِمْسَاکُھُنَّ بَعْدَہٗ بِاَنْ تُرَاجِعُوْھُنَّ ﴿بِمَعْرُوْفٍ﴾ مِنْ غَیْرِ ضِرَارٍ ﴿اَوْ تَسْرِیْحٌ﴾ اَیْ اِرْسَالٌ لَّھُنَّ ﴿بِاِحْسَانٍ وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ﴾ اَیُّھَا الْاَزْوَاجُ ﴿اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ﴾ مِنَ الْمُھُوْرِ ﴿شَیْئًا﴾ اِذَا طَلَّقْتُمُوْھُنَّ ﴿اِلَّآ اَنْ یَّخَافَا﴾ اَیِ الزَّوْجَانِ ﴿اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ﴾ اَیْ لَا یَاْتِیَا بِمَا حَدَّہٗ لَھُمَا مِنَ الْحُقُوْقِ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ (یُخَافَا) بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ فَاَنْ لَّا یُقِیْمَا بَدَلُ اِشْتِمَالٍ مِّنَ الضَّمِیْرِ فِیْہِ وَقُرِئَ بِالْفَوْقَانِیَۃِ فِی الْفِعْلَیْنِ ﴿فَاِنْ خِفْتُمْ اَ﴾ نْ ﴿لَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ﴾ نَفْسَھَا مِنَ الْمَالِ لِیُطَلِّقَھَا اَیْ لَا حَرَجَ عَلَی الزَّوْجِ فِیْ اَخْذِہٖ وَلَا الزَّوْجَۃِ فِیْ بَذْلِہٖ ﴿تِلْکَ﴾ اَلْاَحْکَامُ الْمَذْکُوْرَۃُ ﴿حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۲۲۹)﴾ ﴿فَاِنْ طَلَّقَھَا﴾ الزَّوْجُ بَعْدَ الثِّنْتَیْنِ ﴿فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْ بَعْدُ﴾ اَیْ بَعْدَ الطَّلْقَۃِ الثَّالِثَۃِ ﴿حَتّٰی تَنْکِحَ﴾ تَتَزَوَّجَ ﴿زَوْجًا غَیْرَہٗ﴾ وَیَطَاَھَا کَمَا فِی الْحَدِیْثِ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ﴿فَاِنْ طَلَّقَھَا﴾ الزَّوْجُ الثَّانِیْ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَآ﴾ اَیِ الزَّوْجَۃِ وَالزَّوْجِ الْاَوَّلِ ﴿اَنْ یَّتَرَاجَعَآ﴾ اِلَی النِّکَاحِ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّۃِ ﴿اِنْ ظَنَّآ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ وَتِلْکَ﴾ الْمَذْکُوْرَاتُ ﴿حُدُوْدُ اللّٰہِ یُبَیِّنُھَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ (۲۳۰)﴾ یَتَدَبَّرُوْنَ ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ﴾ قَارَبْنَ انْقِضَاءَ عِدَّتِھِنَّ ﴿فَاَمْسِکُوْھُنَّ﴾ بِاَنْ تُرَاجِعُوْھُنَّ ﴿بِمَعْرُوْفٍ﴾ مِنْ غَیْرِ ضِرَارٍ ﴿اَوْ سَرِّحُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ﴾ اُتْرُکُوْھُنَّ حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُھُنَّ ﴿وَلَا تُمْسِکُوْھُنَّ﴾ بِالرَّجْعَۃِ ﴿ضِرَارًا﴾ مَفْعُوْلٌ لِّاَجْلِہٖ ﴿لِتَعْتَدُوْا﴾ عَلَیْھِنَّ بِالْاِلْجَاءِ اِلَی الْاِفْتِدَاءِ اَوِ التَّطْلِیْقِ وَتَطْوِیْلِ الْحَبْسِ ﴿وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ﴾ بِتَعْرِیْضِھَا اِلٰی عَذَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی ﴿وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا﴾ مَھْزُوًّا بِھَا بِمُخَالَفَتِھَا ﴿وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ﴾ بِالْاِسْلَامِ ﴿وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ﴾ اَلْقُرْاٰنِ ﴿وَالْحِکْمَۃِ﴾ مَا فِیْہِ مِنَ الْاَحْکَامِ ﴿یَعِظُکُمْ بِہٖ﴾ بِاَنْ تَشْکُرُوْھَا بِالْعَمَلِ بِہٖ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (۲۳۱)﴾ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ۔

Marfat.com

ترجمہ

یہ طلاق......۱......(یعنی ایسی طلاق جسکے بعد رجوع ہوسکتا ہے) دو بار تک ہے (یعنی دو طلاقیں ہیں) پھر روک لینا ہے (یعنی دو طلاقیں دینے کے بعد تم پر لازم ہے کہ تم انکو رجوع......۲......کر کے روک لو) بھلائی کے ساتھ (بغیر کسی ضرر کے) یا چھوڑ دینا ہے (یعنی انہیں روانہ کر دینا ہے) نکوئی کے ساتھ اور تمہیں روا نہیں (اے شوہرو!) کہ جو کچھ (مہر) عورتوں کو دیا اس میں سے واپس لو (جب کہ تم انہیں طلاق دے چکے ہو) مگر جب دونوں (یعنی میاں بیوی) کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے (یعنی ان حقوق کو پورا نہ کر سکیں گے جنکی اللہ تعالی نے حد بندی فرمائی ہے اور ایک قرأت میں صیغہ مجہول کے ساتھ "یُخَافَا" آیا ہے اور اس صورت میں "الا یقیما" یخافا کی ضمیر سے بدل اشتمال ہوگا اور ایک قرأت میں یہ دونوں افعال بالفوقانیہ یعنی تخافا اور تقیما پڑھے گئے ہیں) پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے......۳......(یعنی اپنی جان کو مال دیکر چھڑا لے تاکہ شوہر اسے طلاق دے یعنی شوہر پر مال لینے اور بیوی کے مال دینے میں کوئی حرج نہیں) یہ (یعنی مذکورہ احکام) اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں، پھر اگر اس نے طلاق دی (یعنی شوہر نے دو طلاقیں دینے کے بعد تیسری بھی) اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی (یعنی اس تیسری طلاق کے بعد) جب تک نکاح نہ کرے (تنکح بمعنی تتزوج ہے) دوسرے خاوند سے (اور وہ دوسرا شوہر اس سے وطی کرے جیسا کہ شیخین کی روایت میں ہے) پھر وہ دوسرا (یعنی زوجِ ثانی) اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں (یعنی بیوی اور اسکے زوجِ اول پر) کہ پھر آپس میں مل جائیں (بعد عدت مکمل ہونے پر نکاح کر کے) اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نبھائیں گے اور یہ (مذکورہ احکامات) اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں (یعنی غور و غوض کرنے والوں) کے لئے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے (یعنی وہ اختتامِ عدت کے قریب ہو جائیں) تو اس وقت تک روک لو (یوں کہ ان سے رجوع کر لو) بھلائی کے ساتھ (بغیر کسی ضرر کے) یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو (یعنی انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ انکی عدت پوری ہو جائے) اور انہیں روکنا نہ ہو (رجعت کے ذریعے) ضرر دینے کے لئے (ضرارا مفعول لہ ہے تمسکوھن کا) زیادتی کرو (ان پر، کہ انہیں فدیہ دینے پر مجبور کر کے یا طلاق دے کر یا ان کی عدت کے زمانے کو دراز کر کے) اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے (یعنی اپنی جان کو اللہ کے عذاب کی طرف پیش کرتا ہے) اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو (اسکی مخالفت کر کے) اور یاد کرو اللہ کا احسان (یعنی توفیقِ اسلام) جو تم پر ہے اور وہ جو تم پر کتاب (یعنی قرآن) اور حکمت (یعنی وہ احکام جو کتاب میں ہیں) اتاری تمہیں نصیحت دینے کو (کہ تم ان نعمتوں کا شکر بجالاؤ ان پر عمل کر کے) اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے (اس پر کچھ مخفی نہیں)۔

ترکیب

﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ﴾

الطلاق: مبتدا...... مرتٰن: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ ...... ف: فصیحیہ ...... امساک: موصوف...... بمعروف: ظرف

Marfat.com

مستقر صفت، جو اپنے موصوف سے ملکر مبتدا، خبر محذوف علیکم ......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ......او: عاطفہ...... تسریح باحسان: ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا﴾

و: استینافیہ...... لایحل: فعل مضارع منفی...... لکم: ظرف لغو...... ان تاخذوا: فعل بافاعل...... مما اتیتموھن: ظرف لغو...... شیئا: مفعول...... تاخذوا فعل اپنے متعلقات سے ملکر بتاویل مصدر مؤول ہوکر فاعل...... لایحل فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ﴾

الا: حرف استثناء...... انْ: مصدریہ...... یخافا: فعل وفاعل...... الایقیما حدود اللہ: جملہ بتاویل مصدر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر بتاویل مصدر ماقبل شیئا مفعول سے مستثنیٰ۔

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ﴾

ف: استینافیہ......ان: شرطیہ...... خفتم: فعل بافاعل...... الا یقیما حدود اللہ: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول...... خفتم اپنے متعلقات سے ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... لا: نفی جنس...... جناح: ذوالحال...... فیما افتدت بہ: شبہ جملہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر اسم......علیھما: ظرف مستقر خبر......لا نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جواب شرط، شرط جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا﴾

تلک: مبتدا...... حدود اللہ: خبر......ملکر جملہ اسمیہ...... ف: فصیحیہ...... لا تعتدوا: فعل نہی بافاعل، ھا ضمیر مفعول...... یہ سب ملکر شرط محذوف اذا عرفتم ھذہ الاحکام کی جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

و: استینافیہ......من: مبتدا...... یتعد حدود اللہ: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... اولئک: مبتدا اول...... ھم: مبتدا ثانی......الظلمون: مبتدا ثانی کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر مبتدا اول کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جزاء، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر من مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾

ف: استینافیہ...... ان: شرطیہ...... طلقھا: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... لا تحل: فعل وفاعل...... لہ: ظرف لغو اول، من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ: جار مجرور متعلق بمحذوف حال ہے فاعل سے، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

Marfat.com

﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَا﴾

ف:استینافیہ...... ان: شرطیہ...... طلقھا: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ......لانفی جنس...... جناح: ذوالحال......

ان یتراجعا: ای فی التراجع متعلق بمحذوف حال،ملکراسم......علیھما: ظرف مستقر خبر، یہ سب ملکر جواب شرط،ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ﴾

اِن: شرطیہ...... ظنا: فعل بافاعل...... ان یقیما حدود اللہ: مفعول بہ......ملکر شرط......جزامحذوف فلا جناح

علیھما ان یتراجعا ،ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ﴾

و:استینافیہ ...... تلک: مبتدا...... حدود اللہ: خبراول......یبینھا لقوم یعلمون: جملہ فعلیہ ہوکر خبر ثانی......

مبتدااپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ﴾

و:استینافیہ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط...... طلقتم النساء: جملہ معطوف علیہ ...... فبلغن اجلھن: جملہ

معطوف،ملکر شرط......ف: جزائیہ...... امسکوھن بمعروف: جملہ معطوف علیہ ...... او: عاطفہ...... سرحوھن بمعروف:

جملہ معطوف،ملکر جواب شرط،ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا﴾

و: عاطفہ...... لا تمسکوا: فعل بافاعل...... ھن: مفعول...... ضرارا: مصدر...... لتعتدوا: متعلق بمصدر ملکر

مفعول مطلق......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ﴾

و: استینافیہ...... من: مبتدا...... یفعل ذلک: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ...... قد ظلم نفسہ: جملہ فعلیہ

جواب شرط،ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر......مبتداخبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا﴾

و: مستانفہ...... لا تتخذوا: فعل وفاعل...... ایت اللہ: مفعول......ھزوا: مفعول ثانی، سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ﴾

و: عاطفہ...... اذکروا: فعل بافاعل...... نعمۃ اللہ: معطوف علیہ...... علیکم: نعمۃ کے متعلق ہے ...... و: عاطفہ

...... ما انزل علیکم: ذوالحال...... من الکتاب والحکمۃ: متعلق بمحذوف حال اول...... یعظکم بہ: جملہ فعلیہ حال ثانی

......ذوالحال اپنے حالوں سے ملکر معطوف، جواپنے معطوف علیہ سے ملکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾

و: عاطفہ...... اتقوا: فعل بافاعل...... اللّٰہ: اسم جلالت مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر ماقبل پر معطوف...... و: عاطفہ

...... اعلموا: فعل بافاعل...... انّ اللّٰہ...... الخ: جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ماقبل پر۔

شان نزول

☆......الطلاق مرتن...... ایک عورت نے سید عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اسکے شوہر نے کہا ہے کہ وہ اس کو طلاق دیتا اور رجعت کرتا رہے گا ہر مرتبہ جب طلاق کی مدت گزرنے کے قریب ہوگی رجعت کرلے گا پھر طلاق دے دے گا اسی طرح عمر بھر اس کو قید رکھے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا کہ طلاق رجعی دو بار تک ہے اسکے بعد طلاق دینے پر رجعت کا حق نہیں ہے۔

☆......فان خفتم الا یقیما حدود اللّٰہ...... یہ آیت جمیلہ بنت عبداللہ کے باب میں نازل ہوئی یہ جمیلہ، ثابت بنت قیس ابن شماس کے نکاح میں تھیں اور شوہر سے کمال نفرت رکھتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنے شوہر کی شکایت لائیں اور کسی طرح انکے ساتھ رہنے پر راضی نہ ہوئیں، تب ثابت نے کہا میں نے انکو ایک باغ دیا ہے اگر یہ میرے پاس رہنا گوارا نہیں کرتیں اور مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں تو وہ باغ مجھے واپس کریں میں انکو آزاد کردوں گا، جمیلہ نے اسکو منظور کیا، ثابت نے باغ لے لیا اور طلاق دے دی اس طرح کی طلاق کو خلع کہتے ہیں۔

☆......واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن...... یہ آیت ثابت بن یسار انصاری کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی عورت کو طلاق دی تھی اور جب عدت قریب ختم ہوتی تھی رجعت کرلیا کرتے تھے تاکہ عورت قید میں پڑی رہے۔

تشریح وتوضیح واغراض

طلاق:

ا......لغوی اعتبار سے طلاق کے معنی ''قید سے آزاد کرنے'' اور ''تخلیہ کرنے کے ہیں'' جبکہ شرعی معنی ''ملکِ نکاح سے آزاد کرنا'' طلاق کہلاتا ہے پھر طلاق کی تین اقسام ہیں:

(۱)......**طلاق احسن**: یہ ہے کہ آدمی اپنی منکوحہ کو حالتِ طہر میں، جس میں صحبت نہ کی ہو، ایک طلاق دے کر بغیر دوسری طلاق دیئے چھوڑ دے یہانتک کہ اسکی عدت کا وقت گزر جائے۔

(۲)......**طلاق بدعت**: ایک ہی جملہ میں تین طلاقیں دیدینا یا ایک طہر میں تین طلاقیں دیدینا طلاق بدعت کہلاتا ہے۔

(۳)......**طلاق سنت**: یہ ہے کہ کوئی شخص تین طہر میں تین طلاقیں دے۔

(التعریفات، ص۱۱۷، بہار شریعت، باب ہشتم، ج۱، ص۶، ملخصاً)

بلاوجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے حدیث شریف میں ہے کہ ''ابغض الحلال الی اللّٰہ تعالی الطلاق''

Marfat.com

اللہ تعالی کو حلال چیزوں میں سے طلاق دینا سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب فی کراھیۃ الطلاق ص۳۰۴)

لہذا ضروری ہے کہ زن وشوہر باہم اچھے طریقہ سے رہیں تاکہ طلاق کی نوبت نہ آئے کیونکہ **لان الاصل فی الطلاق هو الحظر و الاباحة لحاجة الخلاص۔** (هداية، کتاب الطلاق، باب طلاق السنه ص۱۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عورت ٹیڑھی پسلی سے بنائی گئی ہے اور ٹیڑھی ہی چلے گی، اگر تجھے اس سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس سے اسی حال پر نفع اٹھا اگر سیدھا کرنا چاہے گا تو ٹوٹ جائیگی اور اسکا توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصية بالنساء ص۲۹۶)

دل میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ اتنی بلند آواز سے کہ جس کو مانع نہ ہونے پر خود سن سکے واقع ہوجاتی ہے۔ (فتاوی رضویه، کتاب الطلاق ج۱۲، ص۳۸۱)

رجوع کسے کہتے ہیں؟

۲۔۔۔۔عورت کو عدت کے دنوں میں پہلے نکاح پر باقی رکھنے کو رجعت کہتے ہیں اور جو ایسا کرے گویا اس نے رجوع کیا۔
(التعریفات، ص۱۱۲، بحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج۴، ص۷۶)

خلع:

۲۔۔۔۔خلع شرع میں اسے کہتے ہیں کہ شوہر برضاءِ خود مہر وغیرہ مال کے عوض عورت کو نکاح سے جدا کردے، تنہا زوجہ کیلئے نہیں ہوسکتا۔ (فتاوی رضویه، تخریج شده، باب الخلع، ج۱۳، ص۲۶۴)

جب مرد وعورت میں اختلاف پایا جائے اور دونوں یہ خوف کریں کہ اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت کو مال دے کر خلع (یعنی مرد سے علیحدگی) حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ﴾ پھر جب وہ دونوں ایسا کرلیں تو خلع واقع ہوجائیگا اور طلاق بائن پڑ جائیگی اور عورت پر مال دینا لازم آجائیگا، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''خلع طلاق بائن ہے۔'' (هدایه، باب الخلع، ج۳، ص۲۳۸)

خلع مقدار معین پر ہوا اور عورت مدخولہ ہے اور مہر پر عورت نے قبضہ کرلیا تو جو ٹھرا ہے وہ شوہر کو دے اس کے علاوہ شوہر کچھ نہیں لے سکتا ہے اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو اب عورت مہر کا مطالبہ نہیں کرسکتی اور دونوں صورتوں میں جو ٹھرا ہے دینا ہوگا اور اگر مہر پر خلع ہوا اور مہر لے چکی ہے تو مہر واپس کردے اور اگر مہر نہیں لیا ہے تو شوہر سے مہر ساقط ہوگیا اور عورت سے کچھ نہیں لے سکتا اور اگر مثلاً مہر کے دسویں حصہ پر خلع ہوا اور مہر مثلاً دس ہزار روپے کا ہے اور عورت مدخولہ ہے اور کل مہر لے چکی ہے تو شوہر اس سے سو روپے لے گا اور مہر بلکل نہیں لیا ہے تو امام اعظم کے قول کے مطابق شوہر سے کل مہر ساقط ہوگیا اور اگر عورت غیر مدخولہ ہے اور مہر لے چکی ہے تو شوہر اس سے پچاس روپے لے سکتا ہے اور عورت کو کچھ مہر نہیں ملا ہے تو کل ساقط ہوگیا امام اعظم کے قول کے مطابق جیسا کہ ظہیریہ میں ہے (هندیه، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، ج۱، ص۵۲۰)

Marfat.com

علامہ غلام رسول سعیدی اپنی کتاب شرح صحیح مسلم جلد۳ص۱۰۰۶ پر فرماتے ہیں کہ طلاق دینا مرد کے اختیار میں ہے لیکن مرد اگر عورت پر تعدی اور ظلم کرتا ہے اور اس کو طلاق نہیں دیتا تو عورت کو حق ہے کہ وہ عدالت سے نکاح فسخ کرالے اور مذہب مالکیہ کے مطابق یہ تفریق نافذ ہوجائے گی اور طرح اگر خاوند عورت کو تنگ کرنے کے لئے نفقہ دے نہ طلاق دے تب بھی عورت عدالت سے تفریق کراسکتی ہے، اگر کسی نوجوان عورت کا شوہر پاگل ہوجائے اور ٹھیک نہ ہوسکے یا کسی اور ناقابل علاج بیماری میں مبتلا ہوجائے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرسکے تب بھی عورت عدالت سے تفریق کراسکتی ہے، اگر کسی نوجوان عورت کا شوہر کسی جرم کی وجہ سے لمبی مدت کے لئے سزایاب ہو یا اس کو عمر قید ہوجائے تب بھی عورت عدالت سے تفریق کراسکتی ہے، اگر کسی نوجوان عورت کا شوہر لاپتہ ہوجائے اور عورت کے پاس گزربسر کا ذریعہ نہ ہو تو عدالت تحقیق کے بعد فی الفور تفریق کردے گی، اگر عورت و مرد میں اختلاف ہو اور وہ حکمین کو مقرر کرلیں اور حکمین تفریق کا فیصلہ کردیں تو تفریق ہوجائے گی یہ تمام صورتیں امام مالک کے نزدیک جائز ہیں اور فقہائے احناف نے تصریح کی ہے کہ ضرورت کے وقت امام مالک کے مذہب پر عمل درست ہے اور یہ بھی تصریح ہے کہ قاضی اپنے اجتہاد سے مذہب غیر کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہے اور اس پر عمل صحیح ہے۔

☆......☆**باحسان**: یعنی جو عورت کے مرد پر حقوق وغیرہ ہیں وہ ادا کردے اور اس کا برائی کے ساتھ ذکر نہ کرے۔

فیما افتدت به: یعنی عورت اپنے مہر میں سے اقل یا اکثر دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

لاحرج علی الزوج فی اخذه: کہ عورت کے ساتھ ظلم نہ کرے مہر واپس لینے کے معاملے میں۔

ولا علی الزوجة فی بذله: یعنی عورت اپنی جان کو نقصان سے بچانے کے لئے مہر واپس دے ڈالے۔ (صاوی ج۱،ص۱۷۲)

رواہ الشیخان: حضرت بی بی عائشہ طیبہ طاہرہ فرماتی ہیں کہ رفاعہ کی زوجہ سید عالم ﷺ کے پاس آئی اس حال میں کہ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سید عالم ﷺ کے پاس تھے، اس نے کہا کہ مجھے رفاعہ نے جدا کرنے والی طلاق دی ہے اور پھر عبدالرحمٰن بن زبیر نے میرے ساتھ شادی کی ہے، بیشک اس کے پاس تو ہدبہ کی مثل ہے اور اس نے اپنے کپڑے سے ہدبہ بنایا تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ گویا تو رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تو اس کا شہد چکھ لے اور وہ تیرا شہد چکھ لے۔

بمخالفتها: تتخذوا کے متعلق ہے یعنی مخالفت کے سبب۔ (الجمل ج۱،ص۲۷۹)

رکوع نمبر ۱۴

﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ﴾ اِنْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ ﴿فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ﴾ خِطَابٌ لِلْاَوْلِيَآءِ اَیْ لَا تَمْنَعُوْهُنَّ مِنْ ﴿اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ﴾ اَلْمُطَلِّقِیْنَ لَهُنَّ لِاَنَّ سَبَبَ نُزُوْلِهَا اَنَّ اُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَاَرَادَ اَنْ یُّرَاجِعَهَا فَمَنَعَهَا مَعْقِلٌ كَمَا رَوَاهُ الْحَاكِمُ ﴿اِذَا تَرَاضَوْا﴾ اَیِ الْاَزْوَاجُ وَالنِّسَآءُ ﴿بَیْنَهُمْ

Marfat.com

بِالْمَعْرُوْفِ﴾ شرعًا ﴿ذٰلِکَ﴾ النَّهْیُ عَنِ العَضْلِ ﴿یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ لِاَنَّهُ الْمُنْتَفِعُ بِهٖ ﴿ذٰلِکُمْ﴾ ای ترکُ العَضْلِ ﴿اَزْکٰی﴾ خَیْرٌ ﴿لَکُمْ وَاَطْهَرُ﴾ لَکُمْ وَلَهُمْ لِمَا یُخْشٰی عَلَی الزَّوْجَیْنِ مِنَ الرِّیْبَةِ بِسَبَبِ الْعِلَاقَةِ بَیْنَهُمَا ﴿وَاللّٰهُ یَعْلَمُ﴾ مَا فِیْهِ مِنَ الْمَصْلَحَةِ ﴿وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (232)﴾ ذٰلِکَ فَاتَّبِعُوْا اَمْرَهٗ ﴿وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ﴾ ای لِیُرْضِعْنَ ﴿اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ﴾ عَامَیْنِ ﴿کَامِلَیْنِ﴾ صِفَةٌ مُؤَکِّدَةٌ، ذٰلِکَ ﴿لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ وَلَا زِیَادَةَ عَلَیْهِ ﴿وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ﴾ ای الْاَبِ ﴿رِزْقُهُنَّ﴾ اِطْعَامُ الْوَالِدَاتِ ﴿وَکِسْوَتُهُنَّ﴾ عَلَی الْاِرْضَاعِ اِذَا کُنَّ مُطَلَّقَاتٍ ﴿بِالْمَعْرُوْفِ﴾ بِقَدْرِ طَاقَتِهٖ ﴿لَا تُکَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا﴾ طَاقَتَهَا ﴿لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا﴾ ای بِسَبَبِهٖ بِاَنْ تُکْرَهَ عَلٰی اِرْضَاعِهٖ اِذَا امْتَنَعَتْ ﴿وَلَا﴾ یُضَارَّ ﴿مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ﴾ ای بِسَبَبِهٖ بِاَنْ یُّکَلَّفَ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَاِضَافَةُ الْوَلَدِ اِلٰی کُلٍّ مِّنْهُمَا فِی الْمَوْضِعَیْنِ لِلْاِسْتِعْطَافِ ﴿وَعَلَی الْوَارِثِ﴾ ای وَارِثِ الْاَبِ وَهُوَ الصَّبِیُّ ای عَلٰی وَلِیِّهٖ فِیْ مَالِهٖ ﴿مِثْلُ ذٰلِکَ﴾ الَّذِیْ عَلَی الْاَبِ لِلْوَالِدَةِ مِنَ الرِّزْقِ وَالْکِسْوَةِ ﴿فَاِنْ اَرَادَا﴾ ای الْوَالِدَانِ ﴿فِصَالًا﴾ فِطَامًا لَهٗ قَبْلَ الْحَوْلَیْنِ صَادِرًا ﴿عَنْ تَرَاضٍ﴾ اتِّفَاقٍ ﴿مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ﴾ بَیْنَهُمَا لِیَظْهَرَ مَصْلَحَةُ الصَّبِیِّ فِیْهِ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا﴾ فِیْ ذٰلِکَ ﴿وَاِنْ اَرَدْتُّمْ﴾ خِطَابٌ لِلْاٰبَاءِ ﴿اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَکُمْ﴾ مَرَاضِعَ غَیْرَ الْوَالِدَاتِ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ﴾ فِیْهِ ﴿اِذَا سَلَّمْتُمْ﴾ اِلَیْهِنَّ ﴿مَّآ اٰتَیْتُمْ﴾ ای اَرَدْتُّمْ اِیْتَاءَهٗ لَهُنَّ مِنَ الْاُجْرَةِ ﴿بِالْمَعْرُوْفِ﴾ بِالْجَمِیْلِ کَطِیْبِ النَّفْسِ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (۲۳۳)﴾ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ مِّنْهُ ﴿وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ﴾ یَمُوْتُوْنَ ﴿مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ﴾ یَتْرُکُوْنَ ﴿اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ﴾ ای لِیَتَرَبَّصْنَ ﴿بِاَنْفُسِهِنَّ﴾ بَعْدَهُمْ عَنِ النِّکَاحِ ﴿اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾ مِنَ اللَّیَالِیْ وَهٰذَا فِیْ غَیْرِ الْحَوَامِلِ، اَمَّا الْحَوَامِلُ فَعِدَّتُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ بِاٰیَةِ الطَّلَاقِ وَالْاَمَةُ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ بِالسُّنَّةِ ﴿فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ﴾ اِنْقَضَتْ مُدَّةُ تَرَبُّصِهِنَّ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ﴾ اَیُّهَا الْاَوْلِیَاءُ ﴿فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ﴾ مِنَ التَّزَیُّنِ وَالتَّعَرُّضِ لِلْخُطَّابِ ﴿بِالْمَعْرُوْفِ﴾ شَرْعًا ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (۲۳۴)﴾ عَالِمٌ بِبَاطِنِهٖ کَظَاهِرِهٖ ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ﴾ لَوَّحْتُمْ ﴿بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ﴾ الْمُتَوَفّٰی عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ فِی الْعِدَّةِ کَقَوْلِ الْاِنْسَانِ مَثَلًا: اِنَّکِ لَجَمِیْلَةٌ، وَمَنْ یَّجِدْ مِثْلَکِ، وَرُبَّ رَاغِبٍ فِیْکِ ﴿اَوْ اَکْنَنْتُمْ﴾ اَضْمَرْتُمْ ﴿فِیْ اَنْفُسِکُمْ﴾ مِنْ قَصْدِ نِکَاحِهِنَّ ﴿عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ سَتَذْکُرُوْنَهُنَّ﴾ بِالْخِطْبَةِ وَلَا تَصْبِرُوْنَ عَنْهُنَّ فَاَبَاحَ لَکُمُ التَّعْرِیْضَ ﴿وَلٰکِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ ای نِکَاحًا ﴿اِلَّآ﴾ لٰکِنْ ﴿اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ ای مَا عُرِفَ

Marfat.com

شَرعًا مِنَ التَّعرِيضِ فَلَكُم ذٰلِكَ ﴿وَلَا تَعزِمُوا عُقدَةَ النِّكَاحِ﴾ اَى عَلٰى عَقدِهٖ ﴿حَتّٰى يَبلُغَ الكِتٰبُ﴾ اَى المَكتُوبُ مِنَ العِدَّةِ ﴿اَجَلَهٗ﴾ بِاَن يَّنتَهِىَ ﴿وَاعلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ يَعلَمُ مَا فِى اَنفُسِكُم﴾ مِنَ العَزمِ وَغَيرِهٖ ﴿فَاحذَرُوهُ﴾ اَن يُّعَاقِبَكُم اِذَا عَزَمتُم ﴿وَاعلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ﴾ لِمَن يَّحذَرُهٗ ﴿حَلِيمٌ (۲۳۵)﴾ بِتَاخِيرِ العُقُوبَةِ عَن مُستَحِقِّهَا۔

ترجمہ

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو وہ اپنی مدت کو پہنچ جائیں (یعنی انکی عدت ختم ہو جائے) تو انہیں نہ روکو (یہ خطاب عورتوں کے اولیاء سے ہے یعنی انہیں منع نہ کرو) اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں (جنہوں نے انہیں طلاق دی تھی، اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ حضرت سیدنا معقل بن یسار ﷺ کی بہن کو انکے شوہر نے طلاق دے کر دوبارہ رجوع کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت سیدنا معقل بن یسار ﷺ نے اپنی بہن کو روکا جیسا کہ حاکم نے اسے روایت کیا) جب کہ رضا مند ہو جائیں (یعنی شوہر اور بیوی) آپس میں بھلائی کے ساتھ (یعنی موافق شرع) یہ (یعنی نکاح سے منع نہ کرنے کے بارے میں) نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو (کیونکہ وہ ہی اس نصیحت سے نفع اٹھائے گا) یہ (نکاح سے نہ روکنا) تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے (تمہارے لئے بھی اور ان کے لئے بھی، اسلئے کہ زوجین کے سابقہ تعلقات کی وجہ سے ان دونوں پر تہمت لگنے کا خوف ہے) اور اللہ جانتا ہے (جو اس میں مصلحت کارفرما ہے) اور تم نہیں جانتے (اسکی مصلحت کو تو تم اسکے حکم کی پیروی کرو)۔

اور مائیں دودھ پلاتی رہیں (یعنی چاہئے کہ مائیں دودھ پلائیں) اپنے بچوں کو دو (سال، حولین بمعنی عامین ہے) پورے......(کاملین، حولین کی صفتِ مؤکدہ ہے، یہ) اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے (لہذا اس مدت میں مزید اضافہ نہیں کرنا چاہئے) اور جس کا بچہ ہے اس پر (یعنی باپ پر) عورتوں کا کھانا (یعنی ماں کا کھانا) اور پہننا ہے (دودھ پلانے کی بناء پر جبکہ وہ مطلقہ ہو) حسبِ دستور (باپ کی طاقت کے مطابق) کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر (یعنی اسکی طاقت بھر) نہ ضرر دیا جائے ماں کو اس کے بچہ کے ساتھ (یعنی اسے اس کے بچہ کے سبب یوں کی اسے دودھ پلانے پر مجبور نہ کیا جائے) اور نہ (تکلیف دی جائے) باپ کو اسکے لڑکے کیساتھ (یعنی اسکی اولاد کے سبب، اس طرح کہ باپ پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے، لفظِ ولد کی اضافت ماں اور باپ دونوں کی طرف دونوں مقامات پر کرنے سے انہیں لطف و مہربانی کی طرف مائل کرنا مقصود ہے) اور وارث پر بھی (باپ کے وارث پر بھی اس سے مراد بچہ ہے یعنی بچہ کے ولی پر بھی اسکے مال کی) اسی قسم کی ذمہ داری ہے (جو باپ پر بچے کی ماں کو دینا لازم تھا مثلاً کھانا اور پہننا) پھر اگر (ماں باپ) دونوں دودھ چھڑانا چاہیں (یعنی دو سال سے قبل یہ بات صادر ہو) رضامندی (یعنی اتفاقِ رائے) اور مشورے سے (آپس کے، اور اس میں بچے کیلئے مصلحت بھی کارفرما ہو) تو ان پر (اس معاملے میں) کچھ گناہ نہیں اور اگر تم چاہو (یہ خطاب آباء کو ہے) کہ دائیوں (یعنی ماں کے علاوہ دوسری دودھ پلانے والیوں سے) اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر (اس معاملے میں) مضائقہ نہیں جب کہ ٹھہرا تھا (دائیوں کو) جو دینا (یعنی جو تم نے انہیں بطورِ اجرت

Marfat.com

دینے کا ارادہ کیا تھا) بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کردو (خوش دلی سے) اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے (اس سے کچھ پوشیدہ نہیں)۔

اور جو مریں (یفوتون بمعنی یموتون ہے) تم میں اور چھوڑیں (یذرون بمعنی یترکون ہے) بیبیاں، وہ روکیں گی (یعنی چاہئے کہ روکے رکھیں) اپنے آپ کو (نکاح سے) چار مہینے دس دن (راتوں سمیت، اور یہ حکم غیر حاملہ کے بارے میں ہے اور حاملہ کی عدت سورہ طلاق میں وضعِ حمل بیان ہوئی ہے اور سنت کے مطابق باندی پر اس سے نصف عدت گزارنا لازم ہے) تو جب اپنی مدت کو پہنچ جائیں (یعنی انکے نکاح سے رکے رہنے کی مدت) پوری ہو جائے تو تم پر (اے عورت کے اولیاء!) مؤاخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں (کریں یعنی زیب وزینت اختیار کریں اور نکاح کی پیش کش کرنے والوں سے کسی قسم کا کوئی تعرض کریں) بھلائی کے ساتھ (یعنی شرعی) طریقے سے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (وہ باطن کو بھی اسی طرح جانتا ہے جیسا کہ ظاہر کو) اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر (یعنی اشارۃً) تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو (جو عدت میں ہیں اور انکے شوہر انتقال کر چکے ہیں، مثلاً انسان یوں کہے کہ تم بہت خوبصورت ہو اور تیری مثل بیوی کس کو ملے گی یا یوں کہے کہ بہت سے لوگ تجھ میں رغبت رکھتے ہیں) یا چھپا رکھو (اکننتم بمعنی اضمرتم ہے) اپنے دل میں (ان سے قصدِ نکاح کو) اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے (پیغامِ نکاح دیکر اور تم ان سے صبر نہ کرسکو گے، تو اس نے تمہارے لئے پیغامِ نکاح کو مباح فرمایا) ہاں ان سے (نکاح کا) خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر (الّا بمعنی لٰکِنْ ہے) یہ کہ ان سے بھلائی کیساتھ کوئی بات (یعنی اتنی بات کہو جو شرع کے مطابق ہو، تو یہ تمہارے لئے جائز ہے) اور نکاح کی گرہ (یعنی عقدِ نکاح) پکی نہ کرو جب تک نہ پہنچ لے (یعنی عدت کے بارے میں) لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو (یوں کہ وہ مدت پوری ہو جائے) اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی (یعنی تمہارے نکاح کرنے کے عزم وغیرہ کو) جانتا ہے تو اس سے ڈرو (کہ وہ تمہارے ارادے یعنی عزم ......۲...... پر سزا دیگا) اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا (ہے اسے جو اس سے ڈرتا ہے اور) حلم والا ہے (مستحقِ سزا کو سزا دینے میں تاخیر فرماتا ہے)۔

ترکیب

﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ﴾

و: استینافیہ ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ...... طلقتم النساء: جملہ معطوف علیہ ...... فبلغن اجلهن: جملہ معطوف ملکر شرط۔

﴿فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

ف: جزائیہ ...... لاتعضلوهن: فعل بافاعل ومفعولِ اول ...... ان ینکحن ازواجهن: مفعول ثانی ...... اذا: مضاف ...... تراضوا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال ...... بالمعروف: حال، جو ذوالحال سے ملکر فاعل ...... بینهم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ ...... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف لغو، لاتعضلوهن فعل اپنے متعلقات سے ملکر جولب شرط، شرط جولب شرط

Marfat.com

سے مل کر جملہ شرطیہ۔

﴿ذٰلِکَ یُوۡعَظُ بِہٖ مَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ﴾

ذلک: مبتدا...... یوعظ: فعل مجہول...... بہ: ظرف لغو...... من: موصولہ...... کان منکم...... الخ: جملہ فعلیہ ہو کر صلہ...... موصول صلہ مل کر نائب الفاعل...... یوعظ فعل اپنے متعلقات سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿ذٰلِکُمۡ اَزۡکٰی لَکُمۡ وَاَطۡہَرُ﴾

ذلکم: مبتدا...... ازکی لکم: شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ...... واطھر: معطوف...... مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... یعلم: خبر، مل کر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... انتم: مبتدا...... لا تعلمون: خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿وَالۡوٰلِدٰتُ یُرۡضِعۡنَ اَوۡلَادَہُنَّ حَوۡلَیۡنِ کَامِلَیۡنِ لِمَنۡ اَرَادَ اَنۡ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ﴾

وَ: مستانفہ...... الولدات: مبتدا...... یرضعن: فعل با فاعل...... اولادھن: مفعول...... حولین کاملین: ظرف زماں...... لام: جار...... من اراد ان یتم الرضاعۃ: موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو یرضعن کا...... یرضعن فعل اپنے متعلقات سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿وَعَلَی الۡمَوۡلُوۡدِ لَہٗ رِزۡقُہُنَّ وَکِسۡوَتُہُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ﴾

و: عاطفہ...... علی: جار...... المولود: اسم مفعول...... لہ: ظرف مستقر شبہ جملہ ہو کر مفعول کا نائب الفاعل...... یہ سب مل کر مجرور، جو جار سے مل کر ظرف مستقر خبر مقدم...... رزقھن: معطوف علیہ...... و کسوتھن: معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا مؤخر...... بالمعروف: حال مبتدا مؤخر سے...... مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿لَا تُکَلَّفُ نَفۡسٌ اِلَّا وُسۡعَہَا﴾

لاتکلف: فعل مجہول...... نفس: نائب الفاعل...... الا: للحصر...... وسعھا: مفعول بہ ثانی...... مل کر جملہ فعلیہ۔

﴿لَا تُضَآرَّ وَالِدَۃٌۢ بِوَلَدِہَا وَلَا مَوۡلُوۡدٌ لَّہٗ بِوَلَدِہٖ﴾

لاتضار: فعل نہی...... والدۃ: فاعل...... بولدھا: ظرف لغو...... مل کر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... لا: نافیہ...... تضار: فعل مقدر...... مولود لہ: فاعل...... بولدہ: ظرف لغو...... یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَعَلَی الۡوَارِثِ مِثۡلُ ذٰلِکَ﴾

و: عاطفہ...... علی الوارث: ظرف مستقر خبر مقدم...... مثل ذلک: مبتدا مؤخر...... جملہ اسمیہ ہو کر ماقبل پر معطوف۔

﴿فَاِنۡ اَرَادَا فِصَالًا عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡہُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَا﴾

Marfat.com

ف: استنافیہ......ان: شرطیہ...... ارادا: فعل بافاعل...... فصالا: موصوف...... عن تراض منهماوتشاور: جار مجرور ملکر ظرف مستقر صفت، جوموصوف سے ملکر مفعول...... ارادا فعل اپنے متعلقات سے ملکر شرط...... فلا جناح علیھما: جملہ اسمیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْۤا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ﴾

و: عاطفہ...... ان: شرطیہ......اردتم: فعل بافاعل......اَنْ: مصدریہ...... تسترضعوا: فعل بافاعل...... اولادکم: مفعول، سب ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہوکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر شرط......فلا جناح علیکم: جملہ اسمیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّاۤ اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط...... سلمتم: فعل بافاعل...... ما اتیتم: جملہ ہوکر مفعول...... بالمعروف: ظرف مستقر حال ہے فاعل سے......جملہ ہوکر شرط......فلا جناح علیکم: جواب شرط مقدر، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ﴾

و: مستانفہ......اتقوا اللّٰہ: جملہ فعلیہ، واعلموا: فعل بافاعل، انّ اللّٰہ......الخ: مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف۔

﴿وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾

و: مستانفہ...... الذین یتوفون منکم...... الی...... ازواجا: موصول صلہ ملکر مبتدا......یتربصن: فعل بافاعل...... بانفسهن: ظرف لغو......اربعۃاشھر وعشرا: ظرف زمان...... یتربصن......الخ: جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا محذوف ازواجکم کیلئے، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

ف: استینافیہ......اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط...... بلغن اجلھن: جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ف: جزائیہ...... لا: نفی جنس...... جناح: ذوالحال...... فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف: جار مجرور متعلق بمحذوف حال، ملکر اسم...... علیکم: ظرف مستقر خبر......لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جزا، ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... بما تعملون: ظرف لغو مقدم...... خبیر: صفت مشبہ ھو ضمیر فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ﴾

و: مستانفہ...... لا: نفی جنس...... جناح: ذوالحال...... فی: جار...... ما: موصولہ...... عرضتم به من خطبة

Marfat.com

النساء: معطوف علیہ ...... او: عاطفہ ...... اکننتم فی انفسکم: معطوف ...... ملکر صلہ ...... موصول صلہ ملکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف مستقر ہو کر حال، ذو الحال حال سے ملکر اسم ...... علیکم: خبر ...... لا نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾

علم: فعل ...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل ...... انّ: حرف مشبہ ...... کم: ضمیر اسم ...... ستذکرونهن: خبر ...... جملہ اسمیہ ہو کر مفعول ...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ ...... لکن: مخففہ ...... لاتواعدوهن: فعل با فاعل ومفعول ...... سرا: مفعول ثانی ...... یہ سب ملکر جملہ محذوف جملہ فاذکروهن پر معطوف ہے۔

﴿اِلَّا اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾

الا: حرف استثناء ...... ان تقولوا قولا معروفا: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر ماقبل سرًا سے مستثنی ہے۔

﴿وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ﴾

و: عاطفہ ...... لاتعزموا: فعل وفاعل ...... عقدة النکاح: مفعول ...... حتی: جار ...... یبلغ الکتب اجله: جملہ فعلیہ مجرور، جو جار سے ملکر ظرف لغو ...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ﴾

و: عاطفہ ...... اعلموا: فعل واؤ ضمیر فاعل ...... انّ: حرف مشبہ بالفعل ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم ...... یعلم: فعل با فاعل ...... ما فی انفسکم ...... موصول صلہ ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ...... ف: فصیحیہ ...... احذروه: فعل با فاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر محذوف شرط اذا علمتم ذلک فاحذروه کیلئے جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

شان نزول

☆ ...... واذا طلقتم النساء فبلغن ...... معقل بن یسار مزنی کی بہن کا نکاح عاصم بن عدی کے ساتھ ہوا تھا، انہوں نے طلاق دی اور عدت گزارنے کے بعد پھر عاصم نے درخواست کی تو معقل بن یسار مانع ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح و توضیح و اغراض

رضاعت:

لے ...... بچے کا عورت کے پستان کو مخصوص وقت میں چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اگر چہ تیس ماہ سے کم مدت میں چوسے، امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک مدتِ رضاعت تیس ماہ ہے ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ جبکہ صاحبین کے نزدیک مدت رضاعت ﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ پورے دو برس ہے۔

(کنز الدقائق مع حاشیة کشاف الحقائق، کتاب الرضاع، ص ۱۱۱)

Marfat.com

☆......عورت کو طلاق دے دی اس نے اپنے بچے کو دو برس کے بعد تک دودھ پلایا تو دو برس کے بعد کی اجرت کا مطالبہ نہیں کر سکتی یعنی لڑکے کا باپ اجرت دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور دو برس تک کی اجرت اس سے جبراً لی جائے گی۔

(ھندیہ، کتاب الرضاع، ج ا،ص ۳۷۶)

☆......دو برس کے اندر بچے کا باپ اس کی ماں کو دودھ چھڑانے پر مجبور نہیں کر سکتا اور اس کے بعد کر سکتا ہے

(رد المحتار، کتاب النکاح ،باب الرضاع ،ج ۴،ص ۳۹۸)

☆......عورتوں کو چاہئے کہ بلا ضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پلا دیا کریں اور پلائیں تو خود بھی یاد رکھیں یا لکھ لیں۔

(ھندیہ، کتاب الرضاع ج ا،ص ۳۷۸)

☆......رضاعت کے ثبوت کے لئے دو عادل مردوں یا ایک عادل مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے لیکن نکاح سے پہلے اگر کوئی عورت یہ کہتی ہے کہ میں نے اس بچے کو دودھ پلایا ہے اور وہ بظاہر قابل اعتماد ہے تو یہ بچہ اس کا رضاعی بیٹا ہو جائے گا اور دودھ پلانے والی کی لڑکی کی شادی اس لڑکے سے جس کو دودھ پلانے کے متعلق یہ کہتی ہے جائز نہیں یہی فتاوی شامی میں ہے۔ یعنی فتاوی قاضی خان میں جو محرمات کی تفصیل بیان کی گئی ہے اس میں ہے کہ نکاح سے پہلے یہ خبر دی گئی اور خبر دینے والا قابل اعتماد ہے تو نکاح جائز نہیں۔

(ھندیہ و وقار الفتاوی، کتاب الرضاع ج ۳،ص ۶۸)

عزم سے کیا مراد ہے؟

اس انسان کے ارادے کو کہتے ہیں جس پر مواخذہ ہو چاہے وہ ارادہ اچھائی کا ہو یا برائی کا۔ (صاوی ،ج ا،ص ۱۷۷)

☆......☆**خطاب للاولیاء: طلقتم** کا خطاب ازواج سے بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ یہ خطاب (عورت) اولیاء سے ہو، معنی یہ ہے کہ اے اولیاء جب ان عورتوں کے امور تمہاری جانب سے اٹھ جائیں اور انہیں ان کے دوسرے شوہر طلاق دے لیں اور جوان کے نفوس میں ہے وہ بھی زائل ہو جائے اور وہ اپنے پہلے شوہر سے نکاح کرنے کا ارادہ کریں تو تم پر کچھ حق نہیں ہے کہ تم انہیں نکاح سے روکو۔

(صاوی ،ج ا،ص ۱۷۴ ملخصاً)

ضمناً ہم یہ بیان کر دیں کہ آزاد بالغہ عاقلہ نے بغیر ولی کفو سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور غیر کفو سے نکاح کیا تو نہ ہوا اگرچہ نکاح کے بعد راضی ہو گیا۔

(بہار شریعت،حصہ ۷،ج ا،ص ۲۳)

ان یراجعھا: یعنی جدید عقد کے ذریعے عورت کی عدت مکمل ہونے کے بعد جیسا کہ تو جانتا ہے۔

لانہ المنتفع بہ: لام تعلیلیہ مومنین کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کی وجہ سے ہے۔

ای ترک العضل: ابو سعود کی عبارت ہے کہ یہ نصیحت اور تقاضے کے مطابق عمل تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور قابل نفع ہے۔

لمن اراد: یعنی والدین، اور عنقریب اس کا مفہوم اللہ تعالی کے فرمان ﴿**فان اراد فصالا**﴾ میں آرہا ہے اور مفسر کا قول **ولا زیادۃ علیہ** دو سالوں پر مشتمل ہے جب کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے اس بات کا رد فرمایا ہے کہ **ان مدۃ الرضاع ثلاثون شھرا** یعنی مدت

Marfat.com

رضاعت تیس ماہ ہے اور امام زفر کے نزدیک تین سال ہے۔

اذا کن مطلقات: اس آیت میں اولاد کا نفقہ اس کے عجز اور ضعف کی وجہ سے والد پر واجب ہونے پر دلیل ہے، اور اللہ نے اسے ماں کی جانب اس لیے منسوب کیا ہے کہ رضاعت کے حوالے سے اسے غذا ماں ہی کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے، اور علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ باپ پر چھوٹے بچوں کا نفقہ واجب ہے کہ جن کے پاس مال نہ ہو۔

وھو الصبی: مراد اس سے رضیع ہے اور اس میں صبیہ یعنی چھوٹی بچی بھی شامل ہے۔ فی مالہ: یعنی بچے کے مال میں سے جو کہ اس کے لئے اس کے باپ یا کسی اور نے چھوڑا ہو۔ (الجمل، ج ا، ص ۲۸۲)

بانفسھن: اس میں باء زائدہ تاکید کے لیے ہے، اصل عبارت یہ ہے کہ یتربصن انفسھن یعنی حاکم کے واسطے سے نہیں کیونکہ عدت حاکم کے حکم یعنی فیصلے کی محتاج نہیں ہوتی۔

من اللیالی: اس میں دن بھی شامل ہے اور رات کو خصوصیت کے ساتھ دن کے سابق ہونے کی وجہ سے ذکر کیا۔

ان یضعن حملھن: تمام حمل وضع کردے اگرچہ خون کا جما ہوا لوتھڑا ہو یا گوشت کا ٹکڑا، پس نکاح وضع حمل کی صورت ہی میں جائز ہوگا چہ جائے کہ وضع حمل میں طویل وقت گزر جائے۔

فیما عرضتم: عرضتم بمعنی تعریض ہے یعنی عدت میں نکاح کے حوالے سے وہ خفی کلام کیا جائے جس سے مقصود سمجھ میں آجائے۔ (صاوی، ج ا، ص ۱۷۶)

۞۞۞۞۞

رکوع نمبر ۱۵

﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ﴾ وَفِیْ قِرَاءَ ةٍ (تُمَاسُّوْهُنَّ) اَیْ تُجَامِعُوْهُنَّ ﴿اَوْ﴾ لَمْ ﴿تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً﴾ مَهْرًا ، وَمَا مَصْدَرِيَّةٌ ظَرْفِيَّةٌ اَیْ لَا تَبِعَةَ عَلَيْكُمْ فِی الطَّلَاقِ زَمَنَ عَدَمِ الْمَسِيْسِ وَالْفَرْضِ بِاِثْمٍ وَّلَا مَهْرَ فَطَلِّقُوْهُنَّ ﴿وَمَتِّعُوْهُنَّ﴾ اَعْطُوْهُنَّ مَا يَتَمَتَّعْنَ بِهٖ ﴿عَلَى الْمُوْسِعِ﴾ الْغَنِيِّ مِنْكُمْ ﴿قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ﴾ الضَّيِّقِ الرِّزْقِ ﴿قَدَرُهٗ﴾ يُفِيْدُ اَنَّهٗ لَا نَظَرَ اِلٰى قَدْرِ الزَّوْجَةِ ﴿مَتَاعًا﴾ تَمْتِيْعًا ﴿بِالْمَعْرُوْفِ﴾ شَرْعًا صِفَةُ مَتَاعًا ﴿حَقًّا﴾ صِفَةٌ ثَانِيَةٌ اَوْ مَصْدَرٌ مُّؤَكِّدَةٌ ﴿عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ (۲۳۶)﴾ الْمُطِيْعِيْنَ ﴿وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾ يَجِبُ لَهُنَّ وَيَرْجِعُ لَكُمُ النِّصْفُ ﴿اِلَّآ﴾ لٰكِنْ ﴿اَنْ يَّعْفُوْنَ﴾ اَیِ الزَّوْجَاتُ فَيَتْرُكْنَهٗ ﴿اَوْ يَعْفُوَا الَّذِیْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ وَهُوَ الزَّوْجُ فَيَتْرُكُ لَهَا الْكُلَّ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: "اَلْوَلِیُّ اِذَا كَانَتْ مَحْجُوْرَةً فَلَا حَرَجَ فِیْ ذٰلِكَ" ﴿وَاَنْ تَعْفُوْٓا﴾ مُبْتَدَأٌ، خَبَرُهٗ ﴿اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ﴾ اَیْ يَتَفَضَّلُ بَعْضُكُمْ عَلٰى

Marfat.com

بَعْضٍ ﴿اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (۲۳۷)﴾ فَيُجَازِيْكُم بِهٖ ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ﴾ الْخَمْسِ بِاَدَآئِهَا فِيْ اَوْقَاتِهَا ﴿وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ هِيَ الْعَصْرُ اَوِ الصُّبْحُ اَوِ الظُّهْرُ اَوْ غَيْرُهَا اَقْوَالٌ وَّاَفْرَدَهَا بِالذِّكْرِ لِفَضْلِهَا ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ﴾ فِي الصَّلَاةِ ﴿قٰنِتِيْنَ (۲۳۸)﴾ قِيْلَ مُطِيْعِيْنَ لِقَوْلِهٖ ﷺ "كُلُّ قُنُوْتٍ فِي الْقُرْاٰنِ فَهُوَ طَاعَةٌ" رَوَاهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهٗ، وَقِيْلَ سَاكِتِيْنَ لِحَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ :"كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى نَزَلَتْ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ۔" رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ﴿فَاِنْ خِفْتُمْ﴾ مِنْ عَدُوٍّ اَوْ سَيْلٍ اَوْ سَبُعٍ ﴿فَرِجَالًا﴾ جَمْعُ رَاجِلٍ اَيْ مُشَاةٍ صَلُّوْا ﴿اَوْ رُكْبَانًا﴾ جَمْعُ رَاكِبٍ اَيْ كَيْفَ اَمْكَنَ مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَهَا وَيُوْمِئُ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ﴿فَاِذَا اَمِنْتُمْ﴾ مِنَ الْخَوْفِ ﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ﴾ اَيْ صَلُّوْا ﴿كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (۲۳۹)﴾ قَبْلَ تَعْلِيْمِهٖ مِنْ فَرَائِضِهَا وَحُقُوْقِهَا وَالْكَافُ بِمَعْنٰى مِثْلٍ وَمَا مَوْصُوْلَةٌ اَوْ مَصْدَرِيَّةٌ ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا﴾ فَلْيُوْصُوْا ﴿وَصِيَّةً﴾ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالرَّفْعِ اَيْ عَلَيْهِمْ ﴿لِاَزْوَاجِهِمْ﴾ وَيُعْطُوْهُنَّ ﴿مَتَاعًا﴾ مَّا يَتَمَتَّعْنَ بِهٖ مِنَ النَّفَقَةِ وَالْكِسْوَةِ ﴿اِلٰى﴾ تَمَامِ ﴿الْحَوْلِ﴾ مِنْ مَّوْتِهِمْ، اَلْوَاجِبُ عَلَيْهِنَّ تَرَبُّصُهٗ ﴿غَيْرَ اِخْرَاجٍ﴾ حَالٌ اَيْ غَيْرَ مُخْرَجَاتٍ مِّنْ مَّسْكَنِهِنَّ ﴿فَاِنْ خَرَجْنَ﴾ بِاَنْفُسِهِنَّ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ يَا اَوْلِيَاءَ الْمَيِّتِ ﴿فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ﴾ شَرْعًا كَالتَّزَيُّنِ وَتَرْكِ الْاِحْدَادِ وَقَطْعِ النَّفَقَةِ عَنْهَا ﴿وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ﴾ فِيْ مُلْكِهٖ ﴿حَكِيْمٌ (۲۴۰)﴾ فِيْ صُنْعِهٖ، وَالْوَصِيَّةُ الْمَذْكُوْرَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْمِيْرَاثِ وَتَرَبُّصُ الْحَوْلِ بِاٰيَةِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا السَّابِقَةِ الْمُتَاَخِّرَةِ فِي النُّزُوْلِ، وَالسُّكْنٰى ثَابِتَةٌ لَّهَا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ ﴿وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ﴾ يُعْطِيْنَهٗ ﴿بِالْمَعْرُوْفِ﴾ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ ﴿حَقًّا﴾ نُصِبَ بِفِعْلِهِ الْمُقَدَّرِ ﴿عَلَى الْمُتَّقِيْنَ (۲۴۱)﴾ اللّٰهَ، كَرَّرَهٗ لِيَعُمَّ الْمَمْسُوْسَةَ اَيْضًا اِذِ الْاٰيَةُ السَّابِقَةُ فِيْ غَيْرِهَا ﴿كَذٰلِكَ﴾ كَمَا بَيَّنَ لَكُمْ مَا ذُكِرَ ﴿يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۲۴۲)﴾ تَتَدَبَّرُوْنَ۔

ترجمہ

تم پر کچھ مطالبہ نہیں تم عورتوں کوطلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو (ایک قرأت میں تمسوھن کی جگہ تماسوھن بمعنی تجامعوھن یعنی جب تک تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو ہے) یا (نہ) کوئی مہر مقرر کرلیا ہو......ا......(فریضۃ بمعنی مھراً ہے اور ما مصدر یہ ظرفیہ ہے یعنی ان عورتوں سے جماع کرنے اور مہر مقرر کرنے سے قبل طلاق دینے کی صورت میں نہ تو تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ہی مہر دینا، پس تم ان عورتوں کو طلاق دیدو......۲......) اور ان کو کچھ برتنے کو دو (یعنی انہیں کچھ دو جس سے وہ نفع اٹھا سکیں) مقدور والے پر (یعنی غنی پر) اس کے لائق اور تنگدست پر (یعنی کم روزی والے پر) اس کے لائق (اس قید سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ اس میں بیوی کی حیثیت کا اعتبار نہیں) کچھ برتنے کی چیز (متاعاً بمعنی تمتیعا ہے) حسبِ دستور (یعنی شرعی طریقے کے مطابق،

Marfat.com

شرعًا ،متاعًا کی صفت ہے)یہ واجب ہے (حقًا ،متاعًا کی صفت ثانی ہے یا مفعول مطلق تاکید ہے) بھلائی والوں پر (یعنی فرمانبرداروں پر)اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے (یعنی ان عورتوں پر نصف لینا واجب ہے اور بقیہ نصف تمہارے پاس لوٹ آئیگا) مگر (الا بمعنی لکن ہے) یہ کہ کچھ وہ چھوڑ دیں (یعنی بیویاں مہر لینا چھوڑ دیں) یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے (یعنی شوہر کہ وہ بیوی کیلئے کل مہر چھوڑ دے ،حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس سے مراد ولی ہے جب کہ مطلقہ عورت محجورہ ہو تو اس میں حرج نہیں) کہ اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا (ان تعفوا مبتدا ہے جسکی خبر آگے ہے) پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو (یعنی تم میں سے ہر ایک دوسرے پر احسان کرے) بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے (وہ تمہیں ان کاموں کی جزا دیگا)۔

نگہبانی کرو سب نمازوں کی (یعنی پانچوں نمازوں کی اور انہیں انکے اوقات میں ادا کرو) اور بیچ کی نماز کی ......۳ (اس سے مراد نماز عصر ہے یا نماز فجر یا نماز ظہر ،اور اسکے علاوہ دیگر بھی اقوال ہے اور صلوۃ وسطی کا الگ ذکر کرنا اسکی فضیلت کی وجہ سے ہے)اور کھڑے ہو اللہ کے حضور (نماز میں)ادب سے (یعنی اطاعت کرتے ہوئے ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قرآن میں مذکور ہر قنوت بمعنی طاعت ہے اسکو امام احمد وغیرہ نے روایت کیا اور یہ بھی منقول ہے کہ قانتین بمعنی ساکتین ہے یعنی خاموش کھڑے رہو ......۴ حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی وجہ سے ، کہ آپ فرماتے ہیں: ''ہم نماز میں گفتگو کررہے تھے یہاں تک کہ یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی اور ہمیں سکوت کا حکم دیا گیا اور گفتگو سے منع کر دیا گیا'' اس حدیثِ پاک کو شیخین نے روایت کیا ہے)۔

پھر اگر خوف میں ہو (دشمن یا سیلاب یا درندے کے) تو پیادہ (رجالا ،راجل کی جمع ہے یعنی پیدل چلتے ہوئے نماز پڑھو) یا سوار جیسے بن پڑے (رکبانا ، راکب کی جمع ہے یعنی جیسے ممکن ہو ،استقبالِ قبلہ ہو سکے یا نہ ہو سکے خواہ اشارے سے ہی رکوع وسجود ہو ......۵) پھر جب تمہیں امن حاصل ہو جائے (خوف سے) تو اللہ کی یاد کرو (یعنی نماز پڑھو) جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے (یعنی اللہ تعالیٰ کے سکھانے سے قبل تم نماز کے فرائض اور حقوق کا علم نہیں رکھتے تھے ، آیتِ مبارکہ میں مذکور کما میں کاف بمعنی مثل ہے اور ما یا تو موصولہ ہے یا پھر مصدریہ)۔

اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں (تو چاہئے کہ وہ وصیت کریں ،یعنی) وصیت (اور ایک قرأت میں وصیت رفع کے ساتھ ہے اس صورت میں معنی ہوگا ان پر وصیت کرنا لازم ہے) اپنی عورتوں کے لئے (اور چاہئے کہ وہ انہیں دیں) خرچہ (جس کے ساتھ وہ نفع اٹھائیں جیسے نفقہ اور لباس) سال بھر تک ......۶ (یعنی شوہروں کی موت کے وقت سے عورتوں پر واجب ہے کہ وہ ایک سال تک اپنی جان کو روکیں رکھیں) بغیر نکالے (غیر اخراج ،لازواجھم سے حال ہے یعنی انہیں انکے مکانوں سے نہ نکالا جائے) پھر اگر وہ خود چلی جائیں (یعنی خود نکل جائیں) تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں (اے میت کے اولیاء!) جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا (یعنی موافق شرع کیا جیسے زیب وزینت کرنا ،سوگ نہ کرنا یا خود ہی نفقہ سے محروم ہو جانا) اور اللہ غالب

Marfat.com

(ہے اپنی بادشاہت میں اور) حکمت والا ہے (اپنی صنعت میں، مذکورہ وصیت آیتِ میراث سے منسوخ ہوگئی اور سال بھر روکنا اربع اشھر وعشرا سے منسوخ ہے جو کہ نزول کے اعتبار سے اس سے مؤخر ہے اور امام شافعی کے نزدیک عورت کیلئے سکنیٰ ثابت ہے)۔

اور طلاق والیوں کے لئے بھی نان ونفقہ ہے (جو انہیں دیا جائے گا) مناسب طور پر (بقدر ممکن) یہ واجب ہے (حقًا فعل مقدر یا فاعل حق ذلک کی وجہ سے منصوب ہے) پرہیزگاروں پر (اللہ نے اسکو مکرر بیان فرمایا تاکہ یہ حکم ممسوسہ کو بھی شامل ہو جائے کیونکہ پچھلی آیت غیر ممسوسہ کے بارے میں تھی) یونہی (جیسا کہ احکام مذکورہ تمہارے لئے بیان کئے) اللہ بیان کرتا ہے تمہارے لئے اپنی آیتیں تاکہ تم سمجھ جاؤ (تعقلون بمعنی تتدبرون ہے)۔

ترکیب

﴿لاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْتَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً﴾

لاجناح علیکم: جملہ اسمیہ مستانفہ ...... ان: شرطیہ ...... طلقتم: فعل با فاعل ...... النساء: مفعول ...... ما: مصدریہ ظرفیہ زمانیہ ...... لم تمسوھن: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... او: عاطفہ ...... تفرضوا لھن فریضۃ: معطوف، ملکر ظرف ...... طلقتم فعل اپنے متعلقات سے ملکر شرط، جزا محذوف فلا تعطوھن المھر، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ﴾

و: عاطفہ ...... متعوھن: فعل با فاعل ومفعول ...... علی الموسع: ظرف مستقر خبر مقدم ...... قدرہ: مبتدا مؤخر، جملہ ہوکر معطوف علیہ ...... وعلی المقتر قدرہ: جملہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر حال ہے فاعل سے ...... متاعا: اسم مصدر بمعنی مصدر تمتیعا موصوف ...... بالمعروف: صفت، اپنے موصوف سے ملکر مفعول مطلق، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہے ماقبل جزا محذوف فلا تعطوھن المھر پر۔

﴿حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ﴾

حقا: مصدر ...... علی المحسنین: متعلق ہے مصدر کیلئے ...... مصدر اپنے متعلق سے ملکر مفعول مطلق فعل محذوف متعوا کا، فعل اپنے فاعل ومفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾

و: عاطفہ ...... اِنْ: شرطیہ ...... طلقتموھن: فعل با فاعل ومفعول ...... من قبل ان تمسوھن: ظرف لغو ...... وقد فرضتم لھن فریضۃ: جملہ حال ہے فاعل سے، یہ سب ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... علیکم: خبر مقدم محذوف ...... نصف: مضاف ...... ما فرضتم: جملہ فعلیہ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مستثنی منہ ...... الا: حرف استثناء ...... اَنْ:

Marfat.com

مصدریہ...... یعفون: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... او یعفوا الذی...... الخ: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر مستثنیٰ، اپنے مستثنیٰ منہ سے ملکر مبتدا موخر، اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی﴾

و: استینافیہ ...... ان تعفوا: مصدر مؤول مبتدا...... اقرب: اسم تفضیل ...... للتقوی: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر ...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾

و: عاطفہ...... لاتنسوا: فعل وفاعل...... الفضل: مفعول ...... بینکم: ظرف مستقر حال ہے مفعول سے، ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ...... انّ: حرف مشبہ بالفعل...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم ...... بما تعملون بصیر: شبہ جملہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾

حفظوا: فعل امر وفاعل...... علی: جار ...... الصلوات: معطوف علیہ ...... والصلوة الوسطی: مرکب توصیفی معطوف، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ...... وقوموا للّٰہ قانتین: جملہ فعلیہ معطوف ہے ماقبل پر۔

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا﴾

ف: استینافیہ ...... اِنْ: شرطیہ ...... خفتم: فعل بافاعل، ملکر شرط...... ف: جزائیہ ...... صلوا فعل محذوف، واؤ ضمیر فاعل...... رجالا او رکبانا: حال ہے واؤ ضمیر سے، یہ سب ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾

ف: استینافیہ ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط...... امنتم: فعل بافاعل، ملکر شرط...... ف: جزائیہ ...... اذکروا: فعل بافاعل...... اللّٰہ: اسم جلالت مفعول...... ک: جار ...... ما: مصدریہ ...... علمکم: فعل بافاعل ومفعول ...... ما لم تکونوا تعلمون: مفعول ثانی، جملہ ہوکر بتاویل مصدر مجرور، ملکر مفعول مطلق، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ﴾

و: استینافیہ ...... الذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا: موصول صلہ ملکر مبتدا ...... یوصون فعل محذوف واؤ ضمیر فاعل ...... وصیۃ لازواجھم: مبدل منہ ...... متاعا الی الحول: ذوالحال ...... غیر اخراج: حال، جو ذوالحال سے ملکر بدل، جو مبدل منہ سے ملکر مفعول مطلق، جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ﴾

ف: استینافیہ ...... ان: شرطیہ ...... خرجن: فعل بافاعل ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... لا نفی جنس ...... جناح: ذوالحال...... فی: جار ...... مافعلن ...... الخ: جملہ موصول صلہ ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر ہوکر حال، ملکر اسم ...... علیکم: ظرف مستقر

Marfat.com

خبر ......لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾

و: مستانفه ...... اللّٰه: اسم جلالت مبتدا ...... عزیز: خبر اول ...... حکیم: خبر ثانی ......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ﴾

و: مستانفه ...... للمطلقت: خبر مقدم ...... متاع بالمعروف: موصوف صفت ملکر مبتدا موخر ...... حق فعل محذوف هو ضمیر فاعل ......حقا: مصدر ...... على المتقين: ظرف لغو......مصدر اپنے متعلقات سے ملکر مفعول مطلق ......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾

كذلك: جار مجرور ظرف مستقر، تبیینا مصدر محذوف کی صفت، مرکب توصیفی مفعول مطلق ...... يبين: فعل ...... اللّٰه: اسم جلالت فاعل...... لكم: ظرف لغو...... ايته: مفعول بہ ...... لعلكم تعقلون: جملہ اسمیہ ہوکر حال ہے ماقبل لکم میں کم ضمیر سے۔

شان نزول

☆......لا جناح عليكم ان طلقتم ......یہ آیت ایک انصاری کے باب میں نازل ہوئی جنہوں نے قبیلہ بنی حنیفہ کی ایک عورت سے نکاح کیا اور کوئی مہر معین نہ کیا پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی۔

تشریح وتوضیح واغراض

مہر:

ا......مہر معجل وہ مہر یا پارہ مہر کا ہے جس کا ادا کرنا فوراً قرار پایا ہو، خواہ از روئے شرط کہ نفس عقد نکاح میں تعجیل مذکور ہو یا عقد کے بعد شرط تعجیل ٹھہری، خواہ از روئے عرف جبکہ وہ شرط صحیح کے مخالف نہ واقع ہو یہ مہر فوراً واجب الادا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے ادا سے پہلے شوہر عورت کو بے اس کی رضا کے ہاتھ نہیں لگا سکتا بلکہ رخصت نہیں کرا سکتا، اور مؤجل وہ جس کے لئے کوئی میعاد معین قرار دی گئی ہو مثلاً ایک سال، دس سال، یا جس قدر ٹھہرائیں، یہ اس وقت واجب الادا ہوگا جب وعدے کا وقت آجائے اس سے پہلے عورت اس کا مطالبہ نہیں کرسکتی۔ (فتاوی رضویہ تخریج شدہ، ج۱۲، ص۱۴۲)

بغیر مہر کا ذکر کیے بھی نکاح درست ہے اور مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے (یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اس کی رقم مہر واجب ہے)، پھر اگر کوئی شخص دس درہم سے کم مہر ذکر کرے تو اسے دس درہم ہی مہر دیا جائے گا اور اگر دس درہم سے زیادہ مہر ذکر کیا جائے تو جتنا ذکر کیا گیا اتنا ہی دے جبکہ شوہر نے اس سے دخول کرلیا ہو یا فوت ہوجائے اور اگر دخول اور خلوت سے پہلے ہی طلاق دیدی تو ذکر کردہ مہر کا نصف دے گا اور اگر اسطرح نکاح کیا کہ مہر ہی ذکر نہ کیا یا یہ کہا کہ کوئی مہر عورت کو نہ دیا جائے گا تو عورت

Marfat.com

کیلئے مہر مثل ہوگا جبکہ عورت کیساتھ دخول کیا یا مرگیا اور اگر دخول اور خلوت سے قبل ہی طلاق دے ڈالی تو تین کپڑے قمیص اور دوچادریں دے گا۔ (المختصر للقدوری، کتاب النکاح ص۱۵۵)

نوٹ:

مہر سے متعلق مزید تفصیلات جاننے کیلئے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت پروانہ شمع رسالت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی نوراللہ مرقدہ کا رسالہ البسط المسجل فی امتناع الزوجة بعدالوطی للمعجل کا مطالعہ کریں۔

خلوت صحیحہ جماع اور مہر کے قائم مقام ہے!

۲......خلوت صحیحہ یہ ہے کہ زوج اور زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع جماع تین ہیں حسی، شرعی اور طبعی ۔حسی یہ کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیماری کہ وطی سے ضرر کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔مانع طبعی یہ ہے کہ کوئی تیسرا عاقل شخص موجود ہو اگرچہ وہ تیسرا شخص سوتا ہو یا اندھا ہو یا اسکی دوسری بی بی ہو، دونوں میں کسی کی باندی ہو ہاں ایسا بچہ ہے جو دوسروں کے سامنے ان کے مابین معاملات کو بیان نہ کر سکے تو اس کا ہونا مانع نہ ہوگا بلکہ خلوت مانی جائے گی، مجنون اور معتوہ بچہ کے حکم میں ہیں اگر عقل کچھ رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور وہ شخص بیہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی اگر وہاں مرد کا کتا ہے اور کٹکھنا ہے جب بھی خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر عورت کا کتا ہے تو خلوت نہ ہوگی اور مانع شرعی یہ ہے کہ عورت یا مرد میں سے کوئی فرض یا نفل کے احرام میں ہو، عورت حیض ونفاس والی ہو یا ان دونوں میں سے کسی نے فرض ماہ رمضان کا روزہ رکھا ہو یا نماز کی حالت میں ہو ان سب صورتوں میں خلوت صحیحہ نہ ہوگی ہاں اگر نفل روزہ یا نماز یا کفارہ یا قضاء کا روزہ ہو تو ایسی صورت میں خلوت صحیحہ سے مانع نہیں ہاں اگر دونوں ایک جگہ جمع ہوئے اور کوئی مانع حسی، شرعی یا طبعی پایا جائے تو ایسی خلوت خلوتِ فاسدہ کہلائے گی۔خلوت صحیحہ مسجد، شاہرائے عام، حمام، صحراء، چھت اور ایسا گھر جسکا دروازہ کھلا ہوا ہو اس میں خلوت نہ ہوگی۔اور احناف کے نزدیک خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے۔ (در مختار، ج۴، ص۲۴۹، ملخصاً)

صلوٰۃ وسطیٰ:

۳......صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص۴۳)

امام کے پیچھے خاموشی اختیار کریں!

۴......امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے یعنی خاموشی اختیار کرے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا من صلی خلف الامام فان قرائة الامام له قرائة یعنی جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کرے تو (اسے چاہیے کہ خاموشی اختیار کرے) اس لئے کہ امام کا پڑھنا ہی اس کا پڑھنا ہے۔ (مسند امام اعظم، باب قرائة الامام، ص۱۰۲ مترجم)

Marfat.com

☆...... حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر سے دریافت کیا گیا کہ کیا مقتدی بھی امام کے پیچھے قرائت کرے گا؟ تو آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرائت اسے کافی ہے۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھتے تھے۔

(موطا امام مالک، باب ترك القرائة خلف الامام ،ص۵۹)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے قرائت کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرآن پڑھا''؟ ایک شخص نے کہا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پڑھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کہ اسی لئے تو میں بھی کہہ رہا تھا کہ کیا ہوا کہ کوئی شخص قرآن میں مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔''

(سنن نسائی، کتاب الافتتاح ،باب ترك القرائة خلف الامام ،ص۲۳۵)

بحالت خوف پڑھی گئی نماز کا حکم

۵......نماز خوف جائز ہے جبکہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نماز خوف پڑھی بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مقتدی نماز کا اعادہ کریں یہ مسئلہ امام اعظم اور امام محمد علیہما الرحمۃ کے نزدیک ہے جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے بعد یہ نماز جائز نہیں۔ (در مختار، ج۳،ص۷۲)

عدت:

۶......نکاح یا شبہ نکاح کے زوال کے بعد (ایک وقت تک) عورت کا نکاح سے رکنا عدت کہلاتا ہے۔ (التعریفات، ص۱۵۱)

نئے نکاح کے لئے مدت کے گزر جانے کا انتظار کرنا بھی عدت کہلاتا ہے۔ (رد المحتار، ج۵،ص۱۷۷)

ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے ہاں رہ کر نان نفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی، پھر ایک سال کی عدت تو یتربصن بانفسهن اشهر وعشرا سے منسوخ ہوگئی جس میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی اور سال بھر کا نفقہ آیتِ میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکے میں مقرر کیا گیا، لہذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا، حکمت اسکی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مورث کی بیوہ کا نکلنا یا غیر سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے اور اسکو عار سمجھتے تھے اس لئے اگر ایک دم چار ماہ دس دن کی عدت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر گراں گزرتا لہذا انہیں بتدریج راہ پر لایا گیا (خزائن العرفان حاشیة ۴۸۹)

درج ذیل ہم نفقہ، سکنی اور کسوہ سے متعلق موضوع کی مناسبت کو مدنظر رکھتے ہوئے فقہائے کرام کی معتبر کتب کے حوالے سے بحث کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے کہ ﴿وَلَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ﴾ ایک قول کے مطابق اس سے مراد فاحشہ عورت ہے کہ وہ خود کو باہر نکلنے سے روکے رکھے، ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد زنا کار ہیں کہ انہیں حد کے نافذ کرنے کے لئے ضرور نکالا جائے گا اور وہ عورت کے جس کا شوہر انتقال کر گیا تو اس عورت کے لئے نفقہ واجب نہیں لہذا وہ

Marfat.com

حاجت کی صورت میں دن کے وقت طلب معاش کے لئے نکلے گی اور رات پھیلنے سے قبل گھر واپس ہو جائے گی، اور مطلقہ ایسا نہ کرے کیونکہ اس کا نفقہ اسکے شوہر کے گھر پر ہے یہاں تک کہ عورت عدت کے نفقہ کے عوض خلع کر لے تو ایک قول کے مطابق وہ دن کے وقت میں طلب معاش کے لئے نکلے گی اور ایک قول کے مطابق نہ نکلے گی اس لئے کہ اس سے عدت کا نفقہ ساقط ہو گیا ہے ہاں سکنی کا حق عورت معاف کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔ (ہدایہ، ج۳،ص۲۹۸ ملخصاً)

☆...... مرد پر لازم ہے کہ سال میں دو جوڑے کپڑے کے ہر چھ ماہ بعد عورت کو دے جیسا کہ المبسوط میں ہے۔ طلاق والی عورت نفقہ اور سکنی پائے گی چاہے طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں دی ہوں یا حاملہ ہو یا نہ ہو جیسا کہ فتاوی قاضی خان میں مذکور ہے۔ (ہندیہ، ج۱،ص۵۷۸ وغیرہ)

☆...... اگر فی الواقع عدت گزر چکی (یعنی حاملہ تھی تو وضع حمل ہو گیا ورنہ طلاق کے بعد تین حیض شروع ہو کر ختم ہو لیے) تو اب نفقہ واجب نہیں کہ مطلقہ کا نفقہ عدت تک ہے بعد عدت کوئی علاقہ باقی نہیں جس کے سبب نفقہ لازم ہو، فی رد المحتار النفقة تابعة للعدة یعنی نفقہ عدت کے تابع ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۳،ص۴۱۵)

☆...... اگر خاوند بیوی کو ایسے مکان میں رہائش دیتا ہے جہاں عورت اکیلی ہے اور عورت قاضی سے شکایت کرے کہ خاوند اسے پیٹتا اور اذیت دیتا ہے اور قاضی سے یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ خاوند کو حکم دے کہ وہ ایسی جگہ رہائش دے جہاں ارد گرد نیک لوگ ہوں جو خوند کی نیکی اور بدی معلوم کر سکیں لہذا قاضی جانتا ہو کہ عورت کی شکایت درست ہے تو وہ خاوند کو ڈانٹ کر اس کو زیادتی سے منع کرے اور اگر قاضی کو معلوم نہ ہو تو وہ معلوم کرے کہ اگر ارد گرد والے نیک لوگ ہیں تو عورت کو وہاں رہنے پر پابند کرے لیکن ساتھ ہی قاضی پڑوسیوں سے خاوند کے سلوک کے متعلق معلومات حاصل کریں اگر پڑوسی عورت کی شکایت کی تائید کریں تو قاضی خاوند کو ڈانٹے اور زیادتی سے منع کرے، اگر پڑوسی لوگ کہیں کہ خاوند کوئی زیادتی اور اذیت نہیں دیتا تو قاضی عورت کو اسی مکان میں رہنے کا پابند کرے اور اگر عورت کے پڑوس میں کوئی قابل اعتماد شخص نہ ہو یا پڑوسی خاوند کے طرفدار ہوں تو پھر قاضی خاوند کو حکم دیگا کہ عورت کو نیک لوگوں کے پڑوس مین رہائش دے اور پھر قاضی کو چاہئے کہ اس معاملے کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور پڑوسیوں کے بیان کو کاروائی کی بنیاد بنادے محیط میں ایسا ہی مذکور ہے۔ (ہندیہ، ج۱،ص۵۷۸)

☆...... ردالمحتار میں بحر کے حوالے سے ہے سب کا اتفاق ہے کہ اگر دونوں (زوج وزوجہ) خوشحال ہیں تو ان کے حال کے مطابق خاوند پر نفقہ واجب ہوگا اور اگر دونوں تنگ دست ہیں تو ان کے حال کے مطابق خاوند پر واجب ہے، اور اختلاف صرف اس صورت مین ہے کہ جب دونوں میں سے ایک امیر اور دوسرا غریب ہوت ومفتی بہ قول کے مطابق دونوں کے حال کی رعایت پر درمیانہ نفقہ واجب ہوگا اور وہ یہ کہ خوشحالی سے کم اور تنگ دستی سے زائد ہو۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۳،ص۴۲۷)

☆...... کھانا پکانے کے تمام برتن اور سامان شوہر پر واجب ہے مثلاً چکی، ہانڈی، توا، چمٹا، رکابی، پیالہ، چمچہ، وغیرہا جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے حسب حیثیت اعلی، ادنی اور متوسط۔ یوہیں حسب حیثیت اثاث البیت دینا واجب ہے مثلاً چٹائی، دری، قالین

Marfat.com

، چارپائی، لحاف، توشک، تکیہ، چادروغیرہا۔یوہیں کنگھا، تیل، سر دھونے کا لئے کھلی وغیرہ اور صابن یا بیسن میل دور کرنے کے لئے اور سرمہ، مسی، مہندی دینا شوہر پرواجب نہیں اگر لائے تو عورت کو استعمال ضروری ہے۔عطر، خوشبو وغیرہ کی اتنی ضرورت ہے جس سے بغل اور پسینے کی بو دفع کر سکے۔ (بہار شریعت، حصہ ہشتم، ج ۱، ص ۸۱)

☆......☆ وفی قرائۃ تماسوھن : تاء کی ضمہ کے ساتھ ماس مماسۃ باب مفاعلہ سے ہے، اس لئے کہ زن وشوہر ہر ایک دوسرے کو مس کرتا ہے، اور اس بناء پر آیت مبارکہ کا مفہوم مشکل بنے گا کہ مس کرنے کے بعد طلاق دینے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اس صورت میں مہر واجب ہوتا ہے۔میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ گناہ کا گمان مہر پہنچانے کی وجہ سے ہے، اور گناہ اس لئے پایا گیا کہ حیض کے زمانے میں طلاق ہوئی ہے اور بحر حال اگر طلاق دخول سے پہلے ہو تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہوا کرتا۔

یفید انہ لانظر الی قدر الزوجۃ : یہ امام شافعی علیہ الرحمۃ کے اقوال میں سے ایک قول ہے اور امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک یہ مفتی بہ قول ہے لیکن امام شافعی علیہ الرحمۃ زوج اور زوجہ کی حالت کی رعایت کرتے ہوئے اس پر اعتماد کرتے ہیں۔

تمتیعا: اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ اسم مصدر مصدر کے معنی میں ہے۔

شرعا: یعنی کسی چیز کے ساتھ حرام نہیں۔

فریضۃ: بمعنی مفروضۃ مفعول بہ ہے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ مفعول مطلق بمعنی فرض ہے لیکن اول صورت قریب ترین ہے۔

یجب لھن :احتمال ہے کہ جملہ خبریہ ہے محذوف مبتداء کی، تقدیر عبارت اس طرح ہے فالازم لکم ما فرضتم، اور ما اسم موصول ہے اور ضمیر عائد محذوف ہے، اور جملہ فرضتم اس کا صلہ ہے اور لفظ نصف قرآن مجید میں تمام مقامات پر نون کے کسرہ ہی کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ (صاوی، ج ۱، ص ۱۷۷)

الولی :ولی وہ ہے کہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

فلاحرج فی ذلک :یعنی معاف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ کہے کہ فلا تنصیف تیرے لئے نصف نہیں ہے تو یہ بات زیادہ واضح ہے۔

بادائھا فی اوقاتھا: خازن کی عبارت ہے کہ نماز کو اس کی تمام شرائط، حدود، ارکان، افعال کو اس کے اوقات مخصوصہ میں ادا کرے۔

او غیرھا :اس بارے میں متعدد اقوال ہیں ایک قول کے مطابق اس سے مراد مغرب ہے، ایک قول یہ کیا گیا کہ اس سے مراد نماز عشاء ہے، نماز جنازہ، پانچوں نمازوں میں سے کوئی ایک اور نماز جمعہ وغیرہ اقوال ہیں۔

کنا نتکلم فی الصلاۃ :یعنی آدمی نماز میں اپنے برابر میں کھڑے شخص سے کلام کرتا یہاں تک کہ ممانعت کے بارے میں آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (الجمل، ج ۱، ص ۲۹۳)

ای مشاۃ :یعنی قبلے کی جانب رخ کرکے یا نہیں۔

Marfat.com

ای صلوا: نماز کو ذکر کہا گیا ہے اس لئے کہ یہ مختلف اقسام کے اذکار کا مجموعہ ہے۔

والذین یتوفون منکم: حاصل یہ کہ ابتدائے اسلام میں جب کسی آدمی کی موت کا وقت قریب آتا تو وہ ایک سال تک اپنی زوجہ کے نفقہ، سکنہ اور کسوہ کی وصیت کرتا اور یہ اس عورت کی عدت قرار پاتی اور یہ حکم اس عورت سے منقطع نہ ہوتا مگر یہ کہ (بعد عدت) وہ گھر سے باہر نکلتی، پھر یہ حکم منسوخ کر دیا۔ (صاوی، ج۱،ص۱۷۹)

والسکنی ثابتة لها عند الشافعي: امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک وجوب سکنی غیر منسوخ ہے اسلئے کہ ابتدائے اسلام میں عورت پر ایک سال کی عدت واجب تھی اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک یہ حکم وجوب چار ماہ دس دن میں برقرار ہے اور سال بھر کا وجوب منسوخ ہے۔ (الجمل، ج۱،ص۲۹۷)

رکوع نمبر ۱۶

﴿اَلَمْ تَرَ﴾ اِسْتِفْهَامُ تَعْجِيبٍ وَّتَشْوِيقٍ اِلٰى اِسْتِمَاعِ مَا بَعْدَهٗ اَیْ يَنْتَهِ عِلْمُکَ ﴿اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ﴾ اَرْبَعَةٌ اَوْثَمَانِيَةٌ اَوْ عَشَرَةٌ اَوْ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا ﴿حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ مَفْعُوْلٌ لَهٗ وَهُمْ قَوْمٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَقَعَ الطَّاعُوْنُ بِبِلَادِهِمْ فَفَرُّوْا ﴿فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا﴾ فَمَاتُوْا ﴿ثُمَّ اَحْيَاهُمْ﴾ بَعْدَ ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ اَوْ اَكْثَرَ بِدُعَاءِ نَبِيِّهِمْ حِزْقِيْلَ بِكَسْرِ الْمُهْمَلَةِ وَالْقَافِ وَسُكُوْنِ الزَّایِ فَعَاشُوْا دَهْرًا عَلَيْهِمْ اَثَرُ الْمَوْتِ لَا يَلْبِسُوْنَ ثَوْبًا اِلَّا عَادَ كَالْكَفَنِ وَاسْتَمَرَّتْ فِیْ اَسْبَاطِهِمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ﴾ وَمِنْهُ اِحْيَاءُ هٰؤُلَاءِ ﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ﴾ وَهُمُ الْكُفَّارُ ﴿لَا يَشْكُرُوْنَ (۲۴۳)﴾ وَالْقَصْدُ مِنْ خَبَرِ ذِكْرِ هٰؤُلَاءِ تَشْجِيعُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ وَلِذَا عُطِفَ عَلَيْهِ ﴿وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اَیْ لِاِعْلَاءِ دِيْنِهٖ ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ﴾ لِاَقْوَالِكُمْ ﴿عَلِيْمٌ (۲۴۴)﴾ بِاَحْوَالِكُمْ فَيُجَازِيْكُمْ ﴿مَّنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ﴾ بِاِنْفَاقِ مَالِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴿قَرْضًا حَسَنًا﴾ بِاَنْ يُّنْفِقَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَنْ طِيْبِ قَلْبٍ ﴿فَيُضٰعِفَهٗ﴾ وَفِیْ قِرَاءَةٍ فَيُضَعِّفَهٗ بِالتَّشْدِيْدِ ﴿لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً﴾ مِّنْ عَشْرٍ اِلٰى اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِمِائَةٍ كَمَا سَيَاْتِیْ ﴿وَاللّٰهُ يَقْبِضُ﴾ يُمْسِکُ الرِّزْقَ عَمَّنْ يَّشَآءُ اِبْتِلَاءً ﴿وَيَبْسُطُ﴾ يُوَسِّعُهٗ لِمَنْ يَّشَاءُ اِمْتِحَانًا ﴿وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (۲۴۵)﴾ فِی الْاٰخِرَةِ بِالْبَعْثِ فَيُجَازِيْكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ﴾ اَلْجَمَاعَةِ ﴿مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ﴾ مَوْتِ ﴿مُوْسٰى﴾ اَیْ اِلٰى قِصَّتِهِمْ وَخَبَرِهِمْ ﴿اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ﴾ هُوَ شَمْوِيْلُ ﴿ابْعَثْ﴾ اَقِمْ ﴿لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ﴾ مَعَهٗ ﴿فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ تَنْتَظِمُ بِهٖ كَلِمَتُنَا وَنَرْجِعُ اِلَيْهِ ﴿قَالَ﴾ النَّبِیُّ لَهُمْ ﴿هَلْ عَسَيْتُمْ﴾ بِالْفَتْحِ وَالْكَسْرِ ﴿اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَ﴾ نْ ﴿لَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا﴾ خَبَرُ عَسٰى وَالْاِسْتِفْهَامُ لِتَقْرِيْرِ التَّوَقُّعِ بِهَا ﴿وَمَا لَنَآ اَ﴾ نْ ﴿لَّا

نُقَاتِلَ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا﴾ بِسَبْیِهِمْ وَقَتْلِهِمْ وَقَدْ فَعَلَ بِهِمْ ذٰلِکَ قَوْمُ جَالُوْتَ
اَیْ لَا مَانِعَ لَنَا مِنْهُ مَعَ وُجُوْدِ مُقْتَضِیْهِ، قَالَ تَعَالٰی ﴿فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا﴾ عَنْهُ وَجَبُنُوْا ﴿اِلَّا
قَلِیْلًا مِّنْهُمْ﴾ وَهُمُ الَّذِیْنَ عَبَرُوا النَّهْرَ مَعَ طَالُوْتَ کَمَا سَیَاْتِیْ ﴿وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ (۲۴۶)﴾ فَیُجَازِیْهِمْ
وَسَاَلَ النَّبِیُّ رَبَّهٗ اِرْسَالَ مَلِکٍ فَاَجَابَهٗ اِلٰی اِرْسَالِ طَالُوْتَ ﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ
مَلِکًا قَالُوْا اَنّٰی﴾ کَیْفَ ﴿یَکُوْنُ لَهُ الْمُلْکُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْکِ مِنْهُ﴾ لِاَنَّهٗ لَیْسَ مِنْ سِبْطِ
الْمَمْلَکَةِ وَلَا النُّبُوَّةِ وَکَانَ دَبَّاغًا اَوْ رَاعِیًا ﴿وَلَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ﴾ یَسْتَعِیْنُ بِهَا عَلٰی اِقَامَةِ الْمُلْکِ
﴿قَالَ﴾ النَّبِیُّ لَهُمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ﴾ اِخْتَارَهٗ لِلْمُلْکِ ﴿عَلَیْکُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً﴾ سَعَةً ﴿فِی الْعِلْمِ
وَالْجِسْمِ﴾ وَکَانَ اَعْلَمَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ یَوْمَئِذٍ وَّاَجْمَلَهُمْ وَاَتَمَّهُمْ خَلْقًا ﴿وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْکَهٗ مَنْ یَّشَآءُ﴾ اِیْتَآءَ
هٗ لَا اِعْتِرَاضَ عَلَیْهِ ﴿وَاللّٰهُ وَاسِعٌ﴾ فَضْلُهٗ ﴿عَلِیْمٌ (۲۴۷)﴾ بِمَنْ هُوَ اَهْلٌ لَّهٗ ﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ﴾ لَمَّا طَلَبُوْا
مِنْهُ اٰیَةً عَلٰی مُلْکِهٖ ﴿اِنَّ اٰیَةَ مُلْکِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ﴾ الصُّنْدُوْقُ کَانَ فِیْهِ صُوَرُ الْاَنْبِیَآءِ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلٰی اٰدَمَ وَاسْتَمَرَّ اِلَیْهِمْ فَغَلَبَتْهُمُ الْعَمَالِقَةُ عَلَیْهِ وَاَخَذُوْهُ وَکَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ بِهٖ عَلٰی عَدُوِّهِمْ وَیُقَدِّمُوْنَهٗ فِی
الْقِتَالِ وَیَسْکُنُوْنَ اِلَیْهِ کَمَا قَالَ تَعَالٰی ﴿فِیْهِ سَکِیْنَةٌ﴾ طُمَانِیْنَةٌ لِقُلُوْبِکُمْ ﴿مِّنْ رَّبِّکُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ
مُوْسٰی وَاٰلُ هٰرُوْنَ﴾ اَیْ تَرَکَاهُ وَهِیَ نَعْلَا مُوْسٰی وَعَصَاهُ وَعِمَامَةُ هٰرُوْنَ وَقَفِیْزٌ مِّنَ الْمَنِّ الَّذِیْ کَانَ یَنْزِلُ
عَلَیْهِمْ وَرُضَاضُ الْاَلْوَاحِ ﴿تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ﴾ حَالٌ مِّنْ فَاعِلِ یَاْتِیَکُمْ ﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمْ﴾ عَلٰی
مُلْکِهٖ ﴿اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (۲۴۸)﴾ فَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ حَتّٰی وَضَعَتْهُ
عِنْدَ طَالُوْتَ فَاَقَرُّوْا بِمُلْکِهٖ وَتَسَارَعُوْا اِلَی الْجِهَادِ فَاخْتَارَ مِنْ شَبَابِهِمْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا۔

ترجمہ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں (یہ استفہام تعجب میں ڈالنے اور مابعد والی بات بغور سننے کا شوق دلانے کیلئے ہے معنی یہ ہے کہ کیا آپکا علم ان تک نہیں پہنچا) جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں ......تھے (یعنی چار، آٹھ، دس، تیس، چالیس، یا ستر ہزار) تھے موت کے ڈر سے (حذر الموت مفعول لہ ہے اور یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے جنکے شہر میں طاعون پھیلا تو وہ موت سے ڈر کر بھاگے) تو اللہ نے ان سے فرمایا مرجاؤ (تو وہ مرگئے) پھر انہیں زندہ فرمادیا (آٹھ یا اس سے زائد دنوں کے بعد، انکے نبی حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعاء کی برکت سے لفظ حزقیل ح اور ق کے کسرہ اور ز کے سکون کے ساتھ ہے اور وہ ایک عرصے تک زندہ رہے کہ ان پر اثر موت پایا جاتا تھا وہ جب بھی کپڑا پہنتے تو وہ کفن کی طرح ہو جاتا اور یہ اثر انکی نسلوں میں بھی باقی رہا) بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے (یعنی ان لوگوں کا زندہ کرنا بھی اللہ ہی کا فضل تھا) مگر اکثر لوگ (یعنی کفار) ناشکرے ہیں (ان لوگوں کے واقعہ کو ذکر

Marfat.com

کرنے کا مقصد مؤمنوں کو جہاد پر ابھارنا ہے، اسی لئے اس پر مابعد آیتِ کریمہ کا عطف ہے کہ) اور لڑو اللہ کی راہ میں (یعنی اسکے دین کی سربلندی کیلئے) اور جان لو کہ اللہ سنتا (ہے، تمہاری باتوں کو اور) جانتا ہے (تمہارے احوال کو تو وہ تمہیں انکا بدلہ دیگا) ہے کوئی جو اللہ کو قرض دے (یعنی اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے، اسے) قرضِ حسن دے (بایں طور کہ وہ اپنا مال خوش دلی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے) تو اللہ بڑھادے (اور ایک قرأت میں یضعفہ تشدید کے ساتھ ہے) اس کے لئے کئی گنا (یعنی دس سے لیکر سات سو گنا تک جیسا کہ عنقریب آیگا) اور اللہ تنگی (یعنی رزق روک لیتا ہے بطورِ آزمائش جس سے چاہے) اور کشائش کرتا ہے (یعنی رزق وسیع کرتا ہے بطورِ امتحان جس کیلئے چاہتا ہے) اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا (ہے، آخرت میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کے بعد وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیگا)۔

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا ایک گروہ (یعنی جماعت) کو بنی اسرائیل کے جو موسیٰ کے بعد ہوا (یعنی حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوا معنی یہ ہیں کہ کیا آپ نے انکے قصے اور خبر کو نہ دیکھا) جب اپنے ایک پیغمبر (یعنی حضرت سیدنا شمویل علیہ السلام) سے بولے مقرر کیجئے (یعنی کھڑا کیجئے) ہمارے لیے ایک بادشاہ کہ ہم لڑیں (اس کیساتھ ملکر) خدا کی راہ میں (کہ جس کے ذریعے ہمارا دستہ منظم ہو سکے اور ہم اسکی طرف رجوع کریں) نبی نے (ان سے) فرمایا کیا تمہارے انداز ایسے ہیں (عسیتم سین کی فتحہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ ہے) کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو (الا تقاتلوا، عسی کی خبر ہے اور یہ استفہام اس بات کی تقریر کیلئے ہے) بولے ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور اپنی اولاد سے (یوں کہ ہماری اولاد کو قیدی بنالیا گیا انہیں قتل کردیا گیا اور یہ ناروا سلوک انکے ساتھ قومِ جالوت نے کیا تھا، آیت کا معنی یہ ہے کہ ہمارے لئے قتال سے کوئی مانع نہیں بلکہ مقتضیِ قتال موجود ہے، پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ) پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے (جہاد کرنے سے اور بزدلی کا مظاہرہ کیا) مگر ان میں کے تھوڑے (اور یہی وہ لوگ ہے جنہوں نے طالوت کے ساتھ نہر کو پار کیا جسکا ذکر آگے آیگا) اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو (وہ انہیں انکے کفر کی جزا دیگا، اور نبی نے اپنے رب سے بادشاہ مقرر کرنے کا سوال کیا تو رب نے انکی عرض قبول فرمائی اور طالوت کو مقرر کیا) اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا بیشک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے بولے اسے کیونکر ہوگی (انی بمعنی کیف ہے) ہم پر بادشاہی اور ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں (کہ وہ نہ تو خاندانِ شاہی سے ہے اور نہ ہی خاندانِ نبوت سے بلکہ یہ تو رنگریز یا چرواہا ہے) اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی (جسکے ذریعے وہ ملک کی بقاء پر مدد طلب کرسکے) فرمایا (ان کے نبی نے) اسے اللہ نے چن لیا (یعنی اسے بادشاہی کیلئے منتخب فرمایا) تم پر اور اسے کشادگی زیادہ دی (بسطۃ بمعنی سعۃ ہے) علم اور جسم میں (اور وہ بنی اسرائیل میں سب سے زیادہ علم والے اور حسین وجمیل تھے اور انتہائی مناسب الاعضاء کے مالک تھے) اور اللہ اپنا ملک دیتا ہے جسے چاہے (اس کے دینے پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا) اور اللہ وسعت والا (یعنی اسکا فضل وسیع ہے) علم والا ہے (کہ کون بادشاہت کا اہل ہے)۔

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا (یعنی جب انہوں نے طالوت کی بادشاہت پر نبی سے نشانی طلب کی) اس کی بادشاہی کی

Marfat.com

نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت (یعنی صندوق، جس میں انبیاء کی تصویریں تھیں، اسکواللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پر اتارا تھا، یہ تابوت بنی اسرائیل کے پاس برابر رہا لیکن جب قوم عمالقہ ان پر غالب آئی تو یہ تابوت انہوں نے بنی اسرائیل سے چھین لیا، بنی اسرائیل اس کے سبب دشمنوں پر فتح پاتے اور جنگ وغیرہ میں اسکو مقدم رکھتے اور اس سے سکون پاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) جس میں تسلی کا سامان ہے (یعنی تمہارے دلوں کا چین ہے) تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی (یعنی وہ چیزیں جوانہوں نے چھوڑی ہیں اور وہ اشیاء یہ تھیں: حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی نعلین مبارک اور عصا شریف اور حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام کا عمامہ مبارک اور ایک پیمانہ مَــنّ کا جوان پر نازل ہوا کرتا تھا اور توریت کی تختیاں)، اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے (لتحملہ الملائکہ، یاتیکم کے فاعل سے حال ہے) بیشک اس میں بڑی نشانی (طالوت کی بادشاہت پر) ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو (تو فرشتے زمین وآسمان کے درمیان اس تابوت کو اٹھائے ہوئے تھے، بنی اسرائیل اس منظر کو دیکھ رہے تھے حتی کہ فرشتوں نے وہ تابوت طالوت کے پاس رکھ دیا، اس کے بعد بنی اسرائیل نے طالوت کی بادشاہت کو تسلیم کر لیا اور جہاد کی خاطر نکلنے میں پھرتی دکھائی، طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار نوجوان منتخب کئے)۔

ترکیب

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾

همزه: حرف استفہام...... لم تر: فعل انت ضمیر فاعل...... الی: جار...... الذین: موصول...... خرجوا: فعل با فاعل ...... من دیارهم: ظرف لغو...... وهم الوف: حال خرجوا کے فاعل سے...... حذر الموت: مفعول لہ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، جو موصول سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو...... لم تر فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ﴾

ف: عاطفہ...... قال لهم الله: جملہ فعلیہ قول...... موتوا: جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر جملہ قولیہ...... ثم: عاطفہ...... احیاهم: جملہ فعلیہ معطوف ہے محذوف جملہ فماتوا پر۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ﴾

انّ: حرف مشبہ...... الله: اسم جلالت اسم...... لذو فضل على الناس: خبر، ملکر جملہ اسمیہ...... و: حالیہ...... لكن: حرف مشبہ...... اكثر الناس: اسم...... لا يشكرون: خبر...... لکن، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ الناس سے حال ہے۔

﴿وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾

و: عاطفہ...... قاتلوا: فعل وفاعل...... في سبيل الله: ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہے محذوف جملہ لا تفروا ايها المؤمنون كما فر بنو اسرائيل وقاتلوا اعدائكم پر...... واعلموا ان الله سميع عليم: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

Marfat.com

﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً﴾

من : مبتدا...... ذا: موصوف...... الذی یقرض اللّٰہ قرضا حسنا: موصول صلہ ملکر صفت، ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... ف: سببیہ ...... یضعفہ: فعل بافاعل ومفعول...... لہ: ظرف لغو...... اضعافا کثیرۃ: مفعول ثانی...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ﴾

و: استینافیہ...... اللّٰہ: اسمِ جلالت مبتدا...... یقبض ویبسط: معطوف علیہ ومعطوف ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... الیہ: ظرف لغو مقدم...... ترجعون: فعل بافاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّھُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾

ہمزہ: حرف استفہام...... لم تر: فعل بافاعل...... الی: جار...... الملاء: ذوالحال...... من بنی اسرائیل: ظرف مستقر حال اول...... من بعد موسٰی: ظرف مستقر حال ثانی...... ملکر مجرور...... ملکر ظرف لغو...... اذ: مضاف...... قالوا لنبی لھم: قول...... ابعث لنا ملکا: امر...... نقاتل فی سبیل اللّٰہ: جملہ جواب امر ملکر مقولہ...... قول مقولہ ملکر مضاف الیہ ملکر ظرف...... لم تر فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قَالَ ھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا﴾

قال: قول...... ھل: استفہامیہ...... عسیتم: فعل مقارب، تم ضمیر اسم...... ان کتب علیکم القتال: شرط...... جزا محذوف فلا تبادرون الی القتال، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ معترضہ...... الا تقاتلوا: بتاویل مصدر...... خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾

قالوا: قول...... و: عاطفہ...... ما: مبتدا استفہامیہ...... داعی: اسم فاعل محذوف...... لنا: ظرف مستقر...... الی: محذوف حرف جر...... الا نقاتل فی سبیل اللّٰہ: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہوکر مجرور، ملکر ظرف لغو...... اسم فاعل دونوں ظرفوں سے ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ مقولیہ۔

﴿وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا﴾

و: حالیہ...... قدا خرجنا: فعل مجہول...... نا: نائب الفاعل...... من دیارنا وابنائنا: ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ ہو کر نقاتل کے فاعل سے حال ہے۔

﴿فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْھُمْ﴾

Marfat.com

ف: عاطفہ...... لما: شرطیہ...... كتب عليهم القتال: جملہ فعلیہ شرط...... تولوا: فعل،واؤضمیر مستثنی منہ...... الا:
حرف استثناء......قليلا: موصوف...... منهم: صفت،ملکر مستثنی،جو مستثنی منہ سے ملکر فاعل......فعل اپنے فاعل سے ملکر جواب شرط۔

﴿وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ﴾

و: مستانفہ...... الله: اسم جلالت مبتدا، عليم: صفت مشبہ، بالظلمين: ظرف لغوشبہ جملہ ہوکرخبر،ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا﴾

و: عاطفہ...... قال: فعل...... لهم: ظرف لغو...... نبيهم: فاعل...... ملکر قول...... انّ: حرف مشبہ...... الله: اسم
جلالت اسم...... قد بعث: فعل...... لكم: ظرف لغو...... طالوت: ذوالحال...... ملكا: حال،ملکر مفعول......جملہ فعلیہ ہوکران
کی خبر،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ،ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ﴾

قالوا: قول...... انى: بمعنی کیف حال مقدم...... يكون: فعل ناقص...... له: خبر مقدم...... الملك: ذوالحال......
علينا: حال ثانی......ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے ملکر اسم......فعل ناقص اپنے اسم خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ،قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ
......و: حالیہ...... نحن احق بالملك منه: معطوف علیہ......ولم يوت سعة من المال: معطوف ملکر حال ہے علينا کی ضمیر سے۔

﴿قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾

قال: قول...... ان: حرف مشبہ بالفعل ،الله: اسم...... اصطفه: جملہ خبر،عليكم: ظرف متعلق ہے اصطفه کے
،ملکر جملہ اسمیہ،و: عاطفہ...... الله: اسم جلالت مبتدا...... يوتى: فعل بافاعل...... ملكه: مفعول...... من يشاء: مفعول ثانی......
جملہ فعلیہ ہوکر خبر،والله واسع عليم: جملہ اسمیہ۔

﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ﴾

و: عاطفہ...... قال لهم نبيهم: قول...... انّ: حرف مشبہ...... اية ملكه: اسم...... ان ياتيكم التابوت: بتاویل
مصدر خبر......انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مقولہ،ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾

فيه: ظرف مستقر خبر مقدم...... سكينة من ربكم: معطوف علیہ...... وبقية مما ترك ال موسى وال هرون:
معطوف،ملکر مبتدا......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ حال ہے ماقبل التابوت سے...... تحمل: فعل...... ه: ضمیر مفعول...... الملائكة:
فاعل......جملہ فعلیہ ہوکر حال ثانی التابوت سے۔

﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

Marfat.com

انّ: حرف مشبہ ...... فی ذلک: خبر مقدم ...... لآیۃ لکم: اسم مؤخر ملکر جملہ اسمیہ ...... ان کنتم مومنین: جملہ فعلیہ شرط......فتدبروا الامو جواب شرط محذوف......ملکر جملہ شرطیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

ا...... جب حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے بعد پے در پے انبیاء کرام بھیجے جانے کے باوجود جن میں حضرت یوشع بن نون علیہ السلام، کالب بن یوقنا علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام وغیرہ انبیاء کرام شامل تھے قوم کی حالت انتہائی بگڑ گئی، وہ بتوں کو پوجنے لگی، عہد الٰہی کو فراموش کر کے سرکشی وبدافعالی انتہاء کو پہنچ گئی، تو اس پر قوم جالوت مسلط ہوگئی جسکو عمالقہ کہتے ہیں، یہ قوم روم کے ساحل مصر اور فلسطین کے درمیان آباد تھی کیونکہ جالوت عمالیق بن عاد کی اولاد سے ایک نہایت جابر بادشاہ تھا، انہوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین کر مردوں کو قید کرلیا، طرح طرح کی سختیاں کیں، جزئیہ وغیرہ مقرر کیا، اس زمانے میں بنی اسرائیل سے کوئی نبی نہ تھا۔ خاندانِ نبوت میں صرف ایک ہی بی بی تھی جو کہ حاملہ تھیں انکے فرزند تولد ہوئے تو ان کا نام شمویل رکھا گیا، جب وہ بڑے ہوئے تو انہیں علم توریت حاصل کرنے کیلئے بیت المقدس میں ایک کبیر السن عالم کے سپرد کیا گیا، وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرتے تھے اور جب آپ سنِ بلوغت کو پہنچے تو آپ ایک شب اس عالم کے پاس آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسی عالم کی آواز میں یا شمویل کہہ کر پکارا آپ عالم کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے، عالم نے بایں خیال کہ انکار کرنے سے کہیں آپ ڈر نہ جائیں کہہ دیا کہ فرزند تم سو جاؤ، پھر دوبارہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسی طرح پکارا اور حضرت شمویل علیہ السلام عالم کے پاس گئے، عالم نے کہا کہ اے فرزند اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا، تیسری مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور انہوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالی نے آپکو نبوت کا منصب عطا فرمایا ہے، آپ اپنی قوم کی طرف جائیے اور اپنے رب کے احکام پہنچایئے، جب آپ قوم کی طرف تشریف لائے تو انہوں نے تکذیب کی اور کہا کہ آپ اتنی جلدی نبی بن گئے، اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے، قوم جالوت نے ہماری قوم کے لوگوں کو انکے وطن سے نکالا اور انکی اولاد کو قتل کر دیا، چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزندوں کو گرفتار کیا، جب حالت یہاں تک پہنچ چکی تو اب ہمیں جہاد سے کیا چیز مانع ہوسکتی ہے؟ تب اللہ کے نبی کی دعاء پر اللہ تعالی نے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا اور جہاد فرض فرمایا، طالوت عبرانی زبان کا لفظ ہے اور آپ بنیامین بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں، آپکا نام طویل القامت ہونے کی وجہ سے طالوت ہے، حضرت شمویل علیہ السلام کو اللہ تعالی کی طرف سے ایک عصا ملا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جو شخص تمہاری قوم کا بادشاہ ہوگا اسکا قد اس عصا کے برابر ہوگا، آپ نے اس عصا سے طالوت کا قد ناپ کر فرمایا کہ میں بحکم الٰہی تم کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرتا ہوں اور بنی اسرائیل سے کہا کہ اللہ تعالی نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے، بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کی کہ نبوت تو لادی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں چلی آرہی ہے اور سلطنت یہود بن یعقوب کی اولاد میں اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں ہے تو بادشاہ کیسے ہوسکتا ہے؟ (ماخوذ از خازن ج۱ص۱۷۹،۱۸۰)

☆...... ☆تعجب: یعنی مخاطب کو امرِ عجیب وغریب میں مبتلا کرنے کے لئے اور اس واقعہ سے تعجب دلانے کے لئے ہے، پس اس آیت سے یہ مسئلہ مستفاد ہوا کہ مخاطب کا علم نزول آیت سے قبل اس قصے کے ذریعے سبقت نہیں کرتا۔ ایک قول کے مطابق یہ استفہام تقریری ہے

Marfat.com

پس اس صورت میں لازم ہے کہ مخاطب اس قصے کو جانتا ہے اور قصے کو بیان کرنے کا مقصد وضاحت کرنا ہے۔

وھم الوف: یہ الف کی جمع ہے اور جملہ حالیہ ہے، اور مفسر کا قول اربعة: اس بارے میں چھ اقوال ہیں اور راجح قول تیس ہزار والا قول ہے اس لئے کہ الوف جمع کثرت ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ یہ دس سے زیادہ ہو۔ یہ قول علامہ قرطبی کا ہے۔

بلادھم: یہ دیار کی تفسیر ہے اور تفسیر قرطبی میں ہے کہ وہ لوگ ذاوردنامی بستی میں آباد تھے۔

بدعاء نبیھم: پس کہا گیا کہ اللہ عزوجل کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ تو وہ یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے کہ **سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ انت۔**

حزقیل علیہ السلام: انہیں ابن عجوز بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ ان کی ماں عجوز یعنی بانجھ تھیں انہوں نے اللہ عزوجل سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے انہیں حزقیل عطا فرمادیا، انہیں ذوالکفل بھی کہا گیا ہے اس لئے کہ انہوں نے ستر حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی کفالت فرمائی اور ہم نے انہیں قتل سے نجات عطا فرمائی اور وہ حضرت موسی علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں تیسرے خلیفہ ہوئے ہیں اس لئے کہ موسی علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام، ان کے بعد حضرت کالب علیہ السلام اور ان کے بعد حزقیل علیہ السلام۔

کالکفن: جیسے مردوں کے کفن میں تغیر ہوتا ہے۔

فی اسباطھم: یعنی ان کے قبائل میں، جیسا کہ آج بعض یہود کا مشاہدہ ہے۔

ومنه احیاء ھولاء: یعنی چاہئے کہ لوگ عبرت حاصل کریں اور بڑی سعادتوں سے ہم کنار ہوں اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں اٹھائے جانے والے دن تک مردہ چھوڑ دیتا۔

تشجیع المومنین: یعنی مومنین کو بہادری پر ابھارنے اور اکسانے کے لئے۔

فی سبیل اللہ: یعنی اللہ عزوجل کی طاعت میں، پس اس میں نفلی اور واجب صدقات داخل ہیں۔

الی اکثر من سبعمأة: اور یہ کثرت اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

واللہ یقبض و یبسط: اس آیت میں قرضہ دہی اور اس کے ترک کرنے پر زجر و توبیخ کی جانب ابھارنا ہے یعنی تم فقر کے خوف سے مال کو اپنے پاس نہ روک لو اس لئے کہ مال میں کشادگی ہونا یا نہ ہونا اللہ عزوجل کے ذمہ ہے لہذا تم مال کو روک لینے پر توقف نہ کرو، بلکہ اللہ تعالی جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں کشادگی فرماتا ہے اگرچہ وہ اس مال سے بہت زیادہ خرچ کرتا ہو، اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی فرماتا ہے اگرچہ بندہ مال کو اپنے پاس خرچ کرنے سے روک لیتا ہو۔

ابتلاء: یعنی خبر دیتے ہوئے کہ بندہ مشاہدہ کرتا ہے یا نہیں۔ **امتحانا:** یعنی شکر کرتا ہے کہ نہیں۔ (الحمل ج۱،ص۲۹۷ وغیرہ)

ان کتب علیکم القتال: یہ جملہ مبتداء اور خبر کے مابین معترضہ ہے اور جواب شرط محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے کہ **فلا تقاتلوا۔**

وجنبوا: عطف تفسیر ہے مراد اس سے موت کے خوف سے قتال کرنا ہے اور ان کی بزدلی کا بیان عنقریب آئے گا۔

کیف: انی کی تفسیر ہے اور اس میں یکون عامل ہے۔

Marfat.com

لانه ليس من سبط المملكة: یعنی طالوت یہوذا ابن یعقوب کی ذریت سے نہ تھے بلکہ یعقوب کے چھوٹے صاحبزادے بنیامین کی اولاد میں سے تھے۔

و اتمهم خلقاً: طالوت اپنے کاندھوں اور سر کی وجہ سے قوم میں ممتاز تھے، کہا جاتا ہے کہ حضرت شموئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اللہ عزوجل ان کے لئے ایک بادشاہ مقرر فرمادے تو اللہ عزوجل نے انہیں ایک سینگ دیا جس میں قدس کا تیل تھا اور عصا بھی عطا فرمایا اور وحی فرمائی کہ جب تمہارے پاس طالوت نامی شخص آئے تو سینگ کی جانب دیکھنا اگر اس کا تیل کھولنے لگے تو تیل اس کے سر پر لگا دینا اور عصاء سے اس کا قد ناپنا اگر وہ اس کے برابر ہو تو وہ تمہارا بادشاہ ہوگا، بس ایسا ہی ہوا لیکن قوم نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟ یہ تو ادنی سا شخص ہے، حضرت شموئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اپنی بادشاہت جسے چاہے دے۔

بمن هو اهل له: یعنی اللہ کے کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

انزل الله على آدم: پھر ان کے بعد ان کی ذریت کو اس کا وارث بنایا۔

فغلبتهم العمالقة: یعنی ان کے انبیائے کرام کی رحلت کے بعد۔

و كانو ايستفتحون به: یعنی وہ اس تابوت کے وسیلے سے فتح اور نصرت مانگتے تھے۔

ويسكنون اليه: یعنی دشمن کے مقابلے میں اس تابوت کو اپنے آگے رکھ کر اطمنان حاصل کرتے تھے۔

سبعين الفا: ایک قول اسی ہزار کا کیا گیا اور دوسرا قول ایک لاکھ بیس ہزار کا کیا گیا۔ (صاوی، ج۱، ص۱۸۲ وغیرہ)

تابوت سكينه: یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زراندود صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اس کو اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں ان کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سرخ میں تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا یہ صندوق وراثتاً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ علیہ السلام اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی، چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ علیہ السلام کے کپڑے اور آپ علیہ السلام کی نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کی عصا اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی آپ علیہ السلام کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ عزوجل نے ان پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے

Marfat.com

سامنے طالوت کے پاس لائے اوراس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مقر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لئے آمادہ ہوگئے کیونکہ تابوت پا کر انہیں اپنی فتح کا یقین ہوگیا طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار نوجوان منتخب کیے جن میں حضرت داود علیہ السلام بھی تھے۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز واحترام لازم ہے ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتیں اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے ادبی گمراہوں کا طریقہ اور بربادی کا سبب ہے۔ فائدہ: تابوت میں جو انبیائے کرام علیہم السلام کی تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں بلکہ اللہ ﷻ کی طرف سے آئی تھیں۔

(کنز الایمان مع خزائن العرفان، حاشیہ نمبر ۵۰۴)

رکوع نمبر ۱۷

﴿فَلَمَّا فَصَلَ﴾ خَرَجَ ﴿طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ﴾ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَكَانَ حَرًّا شَدِيْدًا وَطَلَبُوْا مِنْهُ الْمَآءَ ﴿قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ﴾ مُخْتَبِرُكُم ﴿بِنَهَرٍ﴾ لِيَظْهَرَ الْمُطِيْعُ مِنْكُمْ وَالْعَاصِيْ وَهُوَ بَيْنَ الْاُرْدُنِ وَفَلَسْطِيْنِ ﴿فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ﴾ اَیْ مِنْ مَائِهٖ ﴿فَلَيْسَ مِنِّیْ﴾ اَیْ مِنْ اَتْبَاعِیْ ﴿وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ﴾ يَذُقْهُ ﴿فَاِنَّهٗ مِنِّیْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً﴾ بِالْفَتْحِ وَالضَّمِ ﴿بِيَدِهٖ﴾ فَاكْتَفٰی بِهَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ﴿فَشَرِبُوْا مِنْهُ﴾ فَلَمَّا وَافَوْهُ بِكَثْرَةٍ ﴿اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ﴾ فَاقْتَصَرُوْا عَلَی الْغُرْفَةِ رُوِیَ اَنَّهَا كَفَتْهُمْ لِشُرْبِهِمْ وَدَوَابِّهِمْ وَكَانُوْا ثَلٰثَمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا ﴿فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ﴾ هُمُ الَّذِيْنَ اقْتَصَرُوْا عَلَی الْغُرْفَةِ ﴿قَالُوْا﴾ اَیِ الَّذِيْنَ شَرِبُوْا ﴿لَا طَاقَةَ﴾ قُوَّةَ ﴿لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ﴾ اَیْ بِقِتَالِهِمْ وَجَبُنُوْا وَلَمْ يُجَاوِزُوْهُ ﴿قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ﴾ يُوْقِنُوْنَ ﴿اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ﴾ بِالْبَعْثِ وَهُمُ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْهُ ﴿كَمْ﴾ خَبَرِيَّةٌ بِمَعْنٰی كَثِيْرٍ ﴿مِّنْ فِئَةٍ﴾ جَمَاعَةٍ ﴿قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ بِاِرَادَتِهٖ ﴿وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (249)﴾ بِالنَّصْرِ وَالْعَوْنِ ﴿وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ﴾ اَیْ ظَهَرُوْا لِقِتَالِهِمْ وَتَصَافُّوْا ﴿قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ﴾ اَصْبُبْ ﴿عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا﴾ بِتَقْوِيَةِ قُلُوْبِنَا عَلَی الْجِهَادِ ﴿وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (۲۵۰)﴾ ﴿فَهَزَمُوْهُمْ﴾ كَسَرُوْهُمْ ﴿بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ بِاِرَادَتِهٖ ﴿وَقَتَلَ دَاوٗدُ﴾ وَكَانَ فِیْ عَسْكَرِ طَالُوْتَ ﴿جَالُوْتَ﴾ اَیْ دَاوٗدَ ﴿وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ﴾ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ ﴿وَالْحِكْمَةَ﴾ النُّبُوَّةَ بَعْدَ مَوْتِ شَمْوِيْلَ وَطَالُوْتَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا لِاَحَدٍ قَبْلَهٗ ﴿وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ﴾ كَصَنْعَةِ الدُّرُوْعِ وَمَنْطِقِ الطَّيْرِ ﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ﴾ بَدَلُ بَعْضٍ مِّنَ النَّاسِ ﴿بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ﴾ بِغَلَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَتْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَخْرِيْبِ الْمَسَاجِدِ ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْعٰلَمِيْنَ (۲۵۱)﴾ فَدَفَعَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ﴿تِلْكَ﴾ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ ﴿اٰيٰتُ اللّٰهِ

Marfat.com

﴿نَتلُوْهَا﴾ نقصّها ﴿عَلَيكَ﴾ يا مُحَمَّدُ ﴿بِالْحَقِّ﴾ بالصِّدقِ ﴿وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۲۵۲)﴾ اَلتَّاكِيدُ بِاَنَّ وَغَيرِهَا رَدًّا لِقَولِ الْكُفَّارِ لَهٗ لَسْتَ مُرْسَلًا۔

ترجمہ

پھر جب نکلا (فعل بمعنی خرج ہے) طالوت............لشکروں کولے کر شہر سے (یعنی بیت المقدس سے، اور وہ شدید گرمی کا دن تھا اور لشکر نے پانی طلب کیا تو) بولا بیشک اللہ تمہیں آزمانے والا ہے (مبتلیکم بمعنی مختبر کم ہے) ایک نہر سے (تاکہ تم میں سے فرمانبردار اور نافرمان ظاہر ہو جائیں، یہ نہر اردن اور فلسطین کے درمیان تھی) تو جو اس سے پئے (یعنی اسکا پانی) وہ میرا نہیں (یعنی میرا پیروکار نہیں) اور جو نہ پئے (یطعمه بمعنی یذقه ہے) وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چلو لے لے (غرفة غین کی فتحہ اور ضمہ کے ساتھ ہے) اپنے ہاتھ سے (اور اسی پر اکتفاء کرے اور اس سے زیادہ نہ لے تو وہ میرے ساتھ ہوگا) تو سب نے اس سے پیا (وہاں پہنچنے پر کثیر مقدار میں) مگر تھوڑوں نے (کہ انہوں نے ایک چلو پر اکتفاء کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ یہی ایک چلو انکو اور انکے جانوروں کو کافی ہوا اور یہ تین سو تیرہ آدمی تھے) پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار گئے (اور یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے ایک چلو پر اکتفاء کیا تھا) بولے (یعنی ان لوگوں نے کہا جنہوں نے پانی پیا تھا) ہم میں آج طاقت (یعنی قوت) نہیں جالوت اور اس کے لشکروں کی (یعنی ان سے قتال کرنے کی، تو انہوں نے نہر پار نہ کی اور بزدلی دکھائی) بولے وہ جنہیں یقین تھا (یظنون بمعنی یوقنون ہے) اللہ سے ملنے کا (اٹھائے جانے کے بعد، اور یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے نہر پار کی تھی) کہ بارہا (کم خبریہ بمعنی کثیر ہے) کم جماعت (فئة بمعنی جماعة ہے) غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم (یعنی اسکے ارادے) سے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے (یعنی اس کی اعانت و مدد صابروں کے ساتھ ہے)۔

پھر جب سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے (یعنی جب قتال کیلئے نکلے اور صف بصف کھڑے ہوئے) عرض کی اے رب ہمارے ہم پر ڈال (انڈیل) دے صبر اور ہمارے پاؤں جما دے (جہاد پر ہمارے قلوب کو تقویت دیکر) کافر لوگوں پر ہماری مدد کر، تو انہوں نے ان کو بھگا دیا (ہزموهم بمعنی کسروهم ہے) اللہ کے حکم (یعنی اسکے ارادے) سے اور قتل کیا داؤد نے (جو کہ طالوت کے لشکر میں تھے) جالوت کو اور عطا فرمائی اسے (یعنی حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کو) اللہ نے سلطنت (بنی اسرائیل میں) اور حکمت (یعنی نبوت، حضرت شمویل علیہ السلام اور طالوت کی وفات کے بعد، آپ سے پہلے یہ دونوں چیزیں یعنی بادشاہت و نبوت کسی میں جمع نہ ہوئی تھیں) اور اسے جو چاہا سکھایا (جیسے زرہ سازی، اور جانوروں کی بولیاں) اور اگر اللہ دفع نہ کرے لوگوں میں بعض سے (بعضهم، من الناس سے بدل بعض ہے) بعض کو تو ضرور زمین تباہ ہو جائے (مشرکین کے غالب آ جانے، اور مسلمانوں کے قتل کئے جانے، مساجد کے برباد کر دینے کے سبب) مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے (کہ بعض کو بعض سے دور فرماتا ہے) یہ (یعنی یہ آیات) اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم پڑھتے ہیں (یعنی اسے بیان کرتے ہیں) اے محبوب (یعنی اے محمد ﷺ) تم پر حق کے ساتھ (سچائی کیساتھ) اور تم بیشک رسولوں میں ہو (اس قول کی انّ وغیرہ سے تاکید بیان کرنا کافروں کے قول لست مرسلا کے رد کیلئے ہے)۔

Marfat.com

ترکیب

﴿فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ﴾

ف: عاطفہ...... لما: ظرفیہ حینیہ ورابطہ...... فصل طالوت بالجنود: جملہ فعلیہ شرط...... قال: قول...... ان اللہ مبتلیکم بنهر: جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، ملکر جواب لما......ملکر جملہ شرطیہ معطوف ہے جملہ محذوف فاقروا بملکہ پر۔

﴿فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ﴾

ف: فصیحیہ...... من: اسم شرط مبتدا...... شرب منه: جملہ فعلیہ شرط...... فلیس منی: جملہ فعلیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر خبر...... ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ......من: اسم شرط مبتدا...... لم یطعمه: جملہ فعلیہ شرط...... فانه منی: جملہ فعلیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ماقبل پر...... الا من اغترف غرفة بیده: جملہ مستثنی ہے شرب کے فاعل سے۔

﴿فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ﴾

ف: فصیحیہ...... شربوا: فعل وفاعل...... منه: ظرف لغو، جملہ فعلیہ...... الا قلیلا منهم: استثناء شربوا کے فاعل سے۔

﴿فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ﴾

ف: عاطفہ...... لما: شرطیه...... جاوز: فعل بافاعل...... ہ: ضمیر مؤکد...... هو: معطوف علیہ......والذین امنوا معه: معطوف......ملکر تاکید، اپنے مؤکد سے ملکر موصوف......قالوا: قول......لا: نفی جنس...... طاقة: اسم...... لنا: جار مجرور ملکر موجود محذوف کا ظرف مستقر اول...... الیوم: ظرف مستقر ثانی...... بجالوت و جنوده: ظرف مستقر ثالث...... موجود، اسم مفعول ھو ضمیر نائب الفاعل اور اپنے ظروف مستقر سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، جو قول سے ملکر صفت، جو موصوف سے ملکر مفعول، جاوز فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔

﴿قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾﴿وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾

قال: فعل...... الذین یظنون انهم ملقوا الله: موصول صلہ ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر قول...... کم: ممیز، من: جار...... فئة قلیلة: مجرور ملکر ظرف مستقر تمیز، ملکر مبتدا، غلبت فئة کثیرة ......الخ: جملہ فعلیہ خبر، مبتدا خبر ملکر مقولہ، قول سے ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے جملہ شرطیہ، و: مستانفہ...... الله: اسم جلالت مبتدا...... مع الصابرین: ظرف متعلق بمحذوف خبر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾

و: استینافیہ...... لما: شرطیہ...... برزوا: فعل بافاعل...... لجالوت وجنوده: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط......قالوا: قول......ربنا: جملہ ندائیہ...... افرغ علینا صبرا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......وثبت اقدامنا: جملہ فعلیہ معطوف اول...... وانصرنا علی القوم الکفرین: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، ملکر مقصود بالنداء، اپنی ندا سے ملکر مقولہ، اپنے قول سے

Marfat.com

ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ﴾

ف: عاطفہ، هزموهم باذن الله: جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... قتل: فعل...... داود: فاعل...... جالوت: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ......و: عاطفہ...... اتاہ: فعل، ہ: ضمیر مفعول......الله: اسم جلالت فاعل......الملک والحکمۃ: مفعول ثانی...... ملکر جملہ فعلیہ......و: عاطفہ، علمه مما یشاء: جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ﴾

و: مستانفہ...... لولا: حرف شرط...... دفع: مصدر مضاف......الله: اسم جلالت مضاف الیہ، ملکر فاعل...... الناس: مبدل منہ...... بعضهم: بدل، ملکر مفعول...... ببعض: ظرف لغو، مصدر اپنے متعلقات سے ملکر مبتدا......موجود محذوف خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ شرطیہ......لفسدت الارض: جملہ فعلیہ جواب لولا۔

﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾

و: مستانفہ، لکن: حرف مشبہ...... الله: اسم جلالت اسم، ذوفضل علی العلمین: خبر، ملکر جملہ اسمیہ، تلک: مبدل منہ...... ایت الله: بدل، ملکر مبتدا، نتلوها: فعل بافاعل...... ها: ضمیر ذوالحال،، علیک: ظرف لغو، بالحق: حال......ذوالحال حال ملکر مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ، و: عاطفہ، ان: حرف مشبہ، ک: ضمیر اسم، لمن المرسلین: خبر ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

۱......طالوت بادشاہ جب بیت المقدس سے نکلا اس وقت اسکے ساتھ ستر ہزار، ایک قول کے مطابق اسی ہزار اور ایک قول کے مطابق ایک لاکھ بیس ہزار کا لشکر تھا، جس وقت یہ لشکر بیت المقدس سے دشمن کی طرف روانہ ہوا وہ وقت نہایت شدت کی گرمی کا تھا، لشکریوں نے طالوت سے اسکی شکایت کی اور پانی کے طلبگار ہوئے۔ یہ امتحان مقرر فرمایا گیا تھا کہ شدتِ تشنگی کے وقت جو اطاعت کے حکم پر مستقل رہا وہ آئندہ بھی مستقل رہے گا اور سختیوں کا مقابلہ کر سکے گا اور جو اسوقت اپنی خواہش سے مغلوب ہو اور نافرمانی کرے وہ آئندہ سختیوں کو کیا برداشت کرے گا؟ درمیان میں فلسطین کی نہر تھی، جو اس سے پئے گا وہ میرے دین اور میری اطاعت میں نہیں ہے اور جو پانی نہ پئے وہ میری اطاعت میں ہے چنانچہ جنہوں نے صبر کیا اور ایک چلو انکے اور انکے جانوروں کیلئے کافی ہوا، انکی تعداد ایک قول کے مطابق چار ہزار اور دوسرے قول کے مطابق تین سو تیرہ تھی۔ انکے قلب وایمان کو قوت ملی اور وہ نہر سے سلامتی کیساتھ گزر گئے اور جنہوں نے خوب پیا تھا انکے ہونٹ سیاہ پڑ گئے، تشنگی بڑھی اور ہمت ہار گئے۔

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کے والد ایشا طالوت کے لشکر میں تھے اور انکے ساتھ انکے تیرہ فرزند بھی تھے جن میں حضرت سیدنا داود علیہ السلام سب سے چھوٹے تھے، بیمار تھے، رنگ زرد پڑ چکا تھا، بکریاں چراتے تھے، جب طالوت نے بنی اسرائیل سے مقابلہ طلب کیا وہ اسکی قوت وجسامت دیکھ کر گھبرا گئے کیوں کہ وہ بڑا جابر قوی شہ زور عظیم الجثہ قد آور تھا۔ طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو

Marfat.com

قتل کرے میں اپنی بیٹی سے اسکا نکاح کردوں گا اور نصف ملک اسکو دونگا مگر کسی نے اسکا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں آپ نے دعا فرمائی تو بتایا گیا کہ حضرت سیدنا داود علیہ السلام طالوت کو قتل کرینگے، طالوت نے آپ سے عرض کی کہ اگر آپ جالوت کو قتل کریں تو میں اپنی لڑکی کو آپکے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک پیش کروں گا، آپ نے قبول فرمایا اور طالوت کی طرف روانہ ہوئے صف قتال قائم ہوئی، حضرت سیدنا داود علیہ السلام دست مبارک میں فلاخن لے کر مقابل ہوئے، طالوت کے دل میں آپ کو دیکھ کر کچھ خوف پیدا ہوا مگر اس نے متکبرانہ باتیں شروع کردیں اور آپکو اپنی قوت سے مرعوب کرنا چاہا، آپ نے فلاخن میں پتھر رکھ کر مارا جو اسکی پیشانی توڑ کر پیچھے سے نکل گیا اور جالوت گر کر مر گیا اور طالوت بادشاہ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

(ماخوذ از خازن ج۱،ص۱۸۲تا۱۸۵)

☆......☆ وهو بين الاردن: ہمزہ کی فتح، راء کے سکون، دال کے ضمہ اور نون کی تشدید کے ساتھ بیت المقدس کے قریب واقع ہے۔

يذقه: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ الطعم بمعنی الذوقان ہے اور اس کا اطلاق کھانے اور پینے دونوں پر ہوتا ہے۔

وبضعة عشر: البضعة تیرہ سے اُنیس کی تعداد کو کہتے ہیں، لیکن یہاں اکثر روایات کی روشنی میں تیرہ کی تعداد مراد ہے جو کہ بدر کی تین سو تیرہ کی تعداد کے برابر تھے۔

وجنوده: اس کے مسلح لشکریوں کی تعداد ایک ہزار تھی یا اس سے زیادہ، اور طالوت کا قد ایک میل تھا اور اس کا خود جو کہ اس کے سر پر ہوتا تھا تین سو رطل کا تھا۔

اى ظهروا لقتالهم: یعنی ان کے مابین پردہ کبھی نہ رہا، بلکہ وہ بزار یعنی صحراء میں نکل پڑے۔

اصبب علينا صبرا: یعنی خشک زمین پر پانی ڈالنا۔

كصنعة الدروع: یعنی لوہا آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں بغیر آگ کے نرم ہوتا تھا آپ علیہ السلام اس سے کاتتے ہوئے سوت کی طرح (زرہ وغیرہ) بنالیا کرتے تھے۔

ومنطق الطير: یعنی پرندوں کی بولیاں بلکہ تمام حیوانوں کی بولیاں سمجھ لیا کرتے تھے۔

بالصدق: یعنی جو نقیض کا احتمال نہ رکھے۔ (صاوی، ج۱،ص۱۸۴وغیرہ)

Marfat.com

رکوع نمبر ۱

﴿تِلْکَ﴾ مُبْتَدأٌ ﴿الرُّسُلُ﴾ صِفَةٌ وَالْخَبَرُ ﴿فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ﴾ بِتَخْصِيْصِهٖ بِمَنْقَبَةٍ لَيْسَتْ بِغَيْرِهٖ ﴿مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ﴾ كَمُوْسٰی ﴿وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ﴾ اَیْ مُحَمَّدًا ﷺ ﴿دَرَجٰتٍ﴾ عَلٰی غَيْرِهٖ بِعُمُوْمِ الدَّعْوَةِ وَخَتْمِ النُّبُوَّةِ وَتَفْضِيْلِ اُمَّتِهٖ عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ وَالْمُعْجِزَاتِ الْمُتَكَاثِرَةِ وَالْخَصَائِصِ الْعَدِيْدَةِ ﴿وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ﴾ قَوَّيْنَاهُ ﴿بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾ جِبْرَءِيْلَ يَسِيْرُ مَعَهٗ حَيْثُ سَارَ ﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ﴾ هُدَى النَّاسِ جَمِيْعًا ﴿مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ بَعْدَ الرُّسُلِ اَیْ اُمَمِهِمْ ﴿مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾ لِاِخْتِلَافِهِمْ وَتَضْلِيْلِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا ﴿وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا﴾ لِمَشِيْئَتِهٖ ذٰلِكَ ﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ﴾ ثَبَتَ عَلٰی اِيْمَانِهٖ ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ﴾ كَالنَّصَارٰی بَعْدَ الْمَسِيْحِ ﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا﴾ تَاكِيْدٌ ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ(۲۵۳)﴾ مِنْ تَوْفِيْقِ مَنْ شَآءَ وَخُذْلَانِ مَنْ شَاءَ۔

ترجمہ

یہ (یعنی تلک مبتداء ہے) سب رسول (الرسل، تلک کی صفت ہے اور اسکی خبر فضلنا بعضھم......الخ ہے) کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا......(یعنی ایسے خصوصی مناقب کے ساتھ جو کسی دوسرے میں نہیں) ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا (جیسے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے) اور کوئی وہ ہے (یعنی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کہ) جسے سب پر درجوں بلند کیا (یعنی دوسرے انبیاء پر، عمومِ دعوت اور ختم نبوت کے ساتھ اور انکی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دیکر اور کثیر معجزات و بے شمار خصائص سے نواز کر) اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور اسکی مدد کی (یعنی ہم نے اسے قوت دی) پاکیزہ روح سے (حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے، کہ وہ انکے ساتھ ہی ہوتے جہاں بھی وہ جاتے) اور اللہ چاہتا (تمام لوگوں کو ہدایت دینا) تو انکے بعد والے آپس میں نہ لڑتے (یعنی رسولوں کے بعد، یعنی انکی امتیں آپس میں نہ لڑتیں) بعد اسکے کہ انکے پاس کھلی نشانیاں آ چکیں (انکے آپس کے اختلاف اور ایک دوسرے کو گمراہ قرار دینے کی وجہ سے) لیکن وہ مختلف ہوگئے (اللہ کی مشیت کی وجہ سے) تو ان میں کوئی ایمان پر رہا (یعنی اپنے ایمان پر ثابت قدم رہا) اور کوئی کافر ہوگیا (جیسا کہ نصاریٰ حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کے بعد) اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے (یہ ماقبل کی تاکید کے لئے ہے) مگر اللہ جو چاہے کرے (یعنی جسے چاہے توفیق دے اور جسے چاہے رسوا کرے)۔

ترکیب

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ﴾

تلک الرسل: مبتدا...... **فضلنا**: فعل وفاعل...... **بعضھم**: مفعول...... **علی بعض**: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... **منھم**: ظرف مستقر خبر مقدم...... **من کلم اللہ**: موصول صلہ ملکر مبتدا مؤخر...... ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ﴾

و: عاطفہ ...... رفع بعضھم: فعل بافاعل ومفعول ...... : حرف جار فی محذوف ...... درجت: منصوب بنزع الخافض ای فی درجت ......سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر کلّم پر معطوف۔

﴿وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾

و: عاطفہ ...... اتینا: فعل وفاعل ...... عیسی ابن مریم: مفعول اول ...... البینت: مفعول ثانی ......ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... ایدناہ: فعل بافاعل ومفعول ...... بروح القدس: ظرف لغو ......جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ۔

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا﴾

و: عاطفہ ...... لو: شرطیہ ...... شاء اللّٰہ: فعل بافاعل ......ھدی الناس جمیعا: مفعول محذوف ......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ......ما اقتتل: فعل ...... الذین من بعدھم: فاعل ...... من: جار ...... ما جاء تھم البینت: جملہ مجرور ......ملکر ظرف لغو ......فعل اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر ماقبل پر معطوف، و: مستانفہ ......لکن: حرف مشبہ بالفعل، ھم ضمیر محذوف اس کا اسم اختلفو خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ﴾

ف: تفریعیہ ...... منھم: ظرف مستقر شبہ جملہ ہوکر خبر مقدم ...... من امن: موصول صلہ ملکر مبتدا موخر، جو اپنی خبر مقدم سے ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... منھم: ظرف مستقر شبہ جملہ ہوکر خبر مقدم ...... من کفر: موصول صلہ ملکر مبتدا موخر، جو خبر سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ۔

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ﴾

و: عاطفہ ...... لو: شرط ...... شاء: فعل ...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل ...... عدم قتالھم مفعول محذوف ......جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ما اقتتلوا: جملہ فعلیہ جزاء ......ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ......و: عاطفہ ...... لکن: حرف مشبہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم ...... یعفل: فعل بافاعل ...... ما یرید: موصول صلہ ملکر مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر خبر ...... لکن، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات:

۱...... ہم نے بعض انبیاء کرام علیہم السلام کو ان مناقب کیساتھ خاص کیا جو مناقب دوسروں کو نہ دیئے گئے۔ ایک قول یہ ہے کہ فضیلت سے مراد شریعت ہے یعنی ہم نے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے بعض کو نئی شریعت دی اور بعض کو سابقہ شریعت کا پیرو بنایا اور

Marfat.com

ایک قول یہ بھی ہے کہ فضیلت سے مراد اخروی درجات ہیں۔ (روح المعانی، الجز الثالث، ص۵)

سابقہ امتوں کے نبی کی شریعت بعد میں آنے والے نبی منسوخ کرتے رہے لیکن حضورﷺ کی شریعت ایسی ہے کہ دائمی ہے یعنی قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔ حضورﷺ کو معجزات کی وجہ سے بھی دیگر انبیائے کرام پر سبقت حاصل ہے دوسرے انبیائے کرام کو جو معجزات دیے گئے یعنی لاٹھی، اونٹنی وغیرہ اعیان و جواہر کے قبیل سے ہیں لیکن وہ باقی نہ رہے جبکہ حضور پر نورﷺ کو دیا جانے والا معجزہ قرآن مجید اعراض اور معانی کے قبیل سے ہے اور ابھی تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کا معجزہ قیامت تک کے لئے ہے۔ الغرض ہر حوالے سے حضورﷺ دیگر انبیائے کرام سے افضل ہیں۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام وصف ایمان میں برابر ہیں جبکہ ایمان کے بعد طاعت کے معاملہ میں انکے درجے متفاوت ہیں
(مدارک، ج۱، ص۲۰۸)

اللہ تبارک وتعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر لیلۃ الاسراء میں بغیر کسی واسطے کے کلام فرمایا اور حضور اکرم ﷺ کے درجات اسطرح بلند فرمائے کہ آپکی رسالت تمام مخلوقات پر عام کردی۔ یہاں تک کہ جمادات، ملائکہ اور جنات کے بھی آپ رسول ہیں اور سید عالمﷺ کو کثیر معجزات عطا کیے گئے جن کی نہ تو کوئی حد بندی ہو سکتی ہے اور نہ ہی انہیں شمار کیا جا سکتا ہے جیسا کہ آپکو حوض کوثر، مقام محمود اور وسیلہ جیسے خصائص سے نوازا گیا۔ (ماخوذ از صاوی، ج۱، ص۲۱۳، ۲۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی کا جھگڑا ہو گیا۔ یہودی نے کہا: "مجھے اس ذات پاک کی قسم! جس نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی۔" یہ سن کر مسلمان سے ضبط نہ ہو سکا اور اس نے یہودی کے منہ پر تھپڑ مار دیا اور کہا: "اے خبیث! کیا وہ ہمارے نبیﷺ سے بھی افضل ہیں؟" اس یہودی نے حضورﷺ کی بارگاہ میں اس کی شکایت کی تو آپﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت نہ دو، قیامت کے روز سب بیہوش ہونگے، میں سب سے پہلے ہوش میں آؤنگا، اس روز میں دیکھوں گا کہ موسیٰ عرشِ الٰہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہونگے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا بیہوش ہی نہ ہوئے تھے اور کوہِ طور پر بیہوشی کے بدلے آج ان پر بیہوشی طاری نہ ہوئی، پس مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت نہ دو۔"

اس حدیثِ پاک کے علماء کرام نے کئی جواب دیے ہیں۔

☆......ہوسکتا ہے آپﷺ نے یہ اس وقت فرمایا ہو جس وقت آپکو دوسرے انبیاء پر اپنی فضیلت کا علم ہی نہ ہو۔

☆......آپﷺ نے یہ بات تواضع وانکساری کیلئے فرمائی ہو۔ ☆......جب آپس میں لڑائی ہو اس قسم کی باتوں سے منع فرمایا تاکہ کسی نبی کی شان میں کوئی تنقیص نہ ہو جائے۔ ☆......اپنی ذاتی آرا اور تعصب کی بناء پر کسی نبی کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

☆......کسی نبی کو فضیلت عطا کرنا تمہارے بس کی بات نہیں۔ یہ اللہ تعالی کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ تم پر لازم ہے کہ اس کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ (ابن کثیر، ج۱، ص۳۷۷)

☆......**بتخصیصہ بمنقبۃ:** یعنی کمال صفات اور یہ صفات قائم بذاتہ نہیں ہیں بلکہ اللہ جل جلالہ کے فضل سے ہیں اس حیثیت سے

Marfat.com

تخصیص ذاتی مناقب کا تقاضا کرتی ہے۔

کلم اللہ: یعنی بغیر کسی واسطے کے اللہ جل جلالہ کا کلام۔

بعموم الدعوۃ: یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت تمام مخلوقات حتی کہ جمادات، ملائکہ اور جنات کو شامل ہے، اس جملے میں جنات پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عام ہونے سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی جنات پر حکومت کرنا ساقط نہ ہوگا اس لئے کہ وہ جنات پر سلطنت کے لحاظ سے حکومت فرماتے تھے نہ کہ رسالت کے لحاظ سے۔

وختم نبوۃ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو کہ اپنی رسالت کی ابتداء کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ ہونا لازم آئے۔

یسیر معہ حیث سار: حضرت عیسی علیہ السلام کی تخلیق کے ابتداء سے ہی اس لئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تخلیق حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دست اقدس ہی پر ہوئی تھی۔

لمشیئۃ ذلک: یعنی اللہ عزوجل چاہتا تو انہیں ہدایت عطا فرماتا اور وہ آپس میں اختلاف اور قتال نہ کرتے، پس حق واضح اور ظاہر ہے، اور کفر صرف وہی کرتا ہے جو اللہ عزوجل کے ارادے میں ایمان کو قبول کرنے والا نہیں ہوتا پس بندہ قالب مختار عزوجل کے سامنے مجبور ہے۔

(صاوی، ج ۱، ص ۱۸۶)

رکوع نمبر ۲

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ﴾ زَكٰوتَهٗ ﴿مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ﴾ فِدَاءٌ ﴿فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ﴾ صَدَاقَةٌ تَنْفَعُ ﴿وَّلَا شَفَاعَةٌ﴾ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ وَهُوَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ، وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِرَفْعِ الثَّلٰثَةِ ﴿وَالْكٰفِرُوْنَ﴾ بِاللّٰهِ اَوْ بِمَا فُرِضَ عَلَیْهِمْ ﴿هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۲۵۴)﴾ لِوَضْعِهِمْ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ غَیْرِ مَحَلِّهٖ ﴿اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ﴾ اَیْ لَا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ فِی الْوُجُوْدِ ﴿اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ﴾ اَلدَّائِمُ الْبَقَاءِ ﴿الْقَیُّوْمُ﴾ اَلْمُبَالِغُ فِی الْقِیَامِ بِتَدْبِیْرِ خَلْقِهٖ ﴿لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ﴾ نُعَاسٌ ﴿وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ مِلْكًا وَّخَلْقًا وَّعَبِیْدًا ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ﴾ اَیْ لَا اَحَدَ ﴿یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ لَهٗ فِیْهَا ﴿یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ﴾ اَیِ الْخَلْقِ ﴿وَمَا خَلْفَهُمْ﴾ اَیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ﴿وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ﴾ اَیْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا مِّنْ مَّعْلُوْمَاتِهٖ ﴿اِلَّا بِمَا شَآءَ﴾ اَنْ یُّعَلِّمَهُمْ بِهٖ مِنْهَا بِاِخْبَارِ الرُّسُلِ ﴿وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾ قِیْلَ اَحَاطَ عِلْمُهٗ بِهِمَا وَقِیْلَ مُلْكُهٗ وَقِیْلَ الْكُرْسِیُّ بِعَیْنِهٖ مُشْتَمِلٌ عَلَیْهِمَا لِعَظَمَتِهٖ، لِحَدِیْثِ "مَا السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ فِی الْكُرْسِیِّ اِلَّا كَدَرَاهِمَ سَبْعَةٍ اُلْقِیَتْ فِیْ تُرْسٍ" ﴿وَلَا یَئُوْدُهٗ﴾ یُثْقِلُهٗ ﴿حِفْظُهُمَا﴾ اَیِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴿وَهُوَ الْعَلِیُّ﴾ فَوْقَ

Marfat.com

خَلْقِهِ بِالْقَهْرِ ﴿الْعَظِيْمُ (۲۵۵)﴾ اَلْكَبِيْرُ ﴿لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ عَلَى الدُّخُوْلِ فِيْهِ ﴿قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾ اَيْ ظَهَرَ بِالْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ اَنَّ الْاِيْمَانَ رُشْدٌ وَّالْكُفْرَ غَيٌّ نَزَلَتْ فِيْمَنْ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَنْصَارِ اَوْلَادٌ اَرَادَ اَنْ يُّكْرِهَهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ ﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ﴾ اَلشَّيْطَانِ اَوِ الْاَصْنَامِ وَهُوَ يُطْلَقُ عَلَى الْمُفْرَدِ وَالْجَمْعِ ﴿وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ﴾ تَمَسَّكَ ﴿بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ بِالْعَقْدِ الْمُحْكَمِ ﴿لَا انْفِصَامَ﴾ اِنْقِطَاعَ ﴿لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ﴾ لِمَا يُقَالُ ﴿عَلِيْمٌ (۲۵۶)﴾ بِمَا يُفْعَلُ ﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ﴾ نَاصِرُ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ﴾ اَلْكُفْرِ ﴿اِلَى النُّوْرِ﴾ اَلْاِيْمَانِ ﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ﴾ ذِكْرُ الْاِخْرَاجِ اِمَّا فِيْ مُقَابَلَةِ قَوْلِهٖ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اَوْ فِيْ كُلِّ مَنْ اٰمَنَ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ بِعْثَتِهٖ مِنَ الْيَهُوْدِ ثُمَّ كَفَرَ بِهٖ ﴿اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۲۵۷)﴾

ترجمہ

اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو (یعنی اسکی زکوۃ دو) وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید وفروخت (یعنی فدیہ) ہے اور نہ دوستی (جو کام آئے) اور نہ شفاعت (اللہ کی اجازت کے بغیر، اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ ایک قرأت میں بیع، خلۃ، شفاعۃ تینوں مرفوع پڑھے گئے ہیں) اور کافر (یعنی اللہ کا انکار کرنے والے یا جوان پر فرض کیا گیا اسکا انکار کرنے والے) وہی ظالم ہیں (احکام الٰہی کو غیر محل میں رکھنے کی وجہ سے) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق موجود نہیں) وہ آپ زندہ (ہے یعنی ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اور) اوروں کا قائم رکھنے والا......۱......(یعنی اپنی مخلوق کے امور کی تدبیر فرمانے والا ہے) اسے نہ اونگھ آئے (سنۃ بمعنی نعاس ہے) اور نہ نیند......۲......اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں (مملوک و مخلوق اور بندے ہونے کے اعتبار سے) وہ کون ہے (یعنی کوئی نہیں) جو اسکے ہاں سفارش کرے مگر اسکے حکم سے (تو جو ماذون ہے اسی کو شفاعت کا اختیار ہے......۳......) جانتا ہے جو کچھ ان سے (یعنی جو اس مخلوق سے) پہلے ہو چکا ہے اور جو کچھ انکے بعد (یعنی جو امور دنیا و آخرت میں سے ان کے بعد) ہونے والا ہے اور وہ نہیں پاتے اسکے علم میں سے (یعنی اس کی معلومات میں سے کچھ نہیں جانتے) مگر جتنا وہ چاہے ان معلومات میں سے ان کو بتانا تو وہ (یعنی رسولوں کی دی ہوئی خبروں سے وہ کچھ جان لیتے ہیں) اسکی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین (ایک قول کے مطابق کرسی سے مراد علم ہے یعنی اسکے علم نے زمین اور آسمان کا احاطہ کر رکھا ہے......۴......اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے فی نفسہ کرسی ہی مراد ہے کہ وہ اپنی عظمت کی وجہ سے زمین و آسمان کو شامل ہے، حدیث پاک میں ہے: ''سات آسمان کرسی کے آگے ایسے ہیں جیسا کہ سات درہم جو تھال میں ڈال دیئے گئے ہوں) اور اسے بھاری نہیں (یئودہ بمعنی یثقلہ ہے) اسکی نگہبانی (یعنی زمین اور آسمان کی) اور وہی ہے بلند (اپنی مخلوق پر، قھر کی صفت کے ساتھ) بڑائی والا (العظیم بمعنی الکبیر ہے)۔

Marfat.com

کچھ زبردستی نہیں دین (میں داخل ہونے......۵......) میں بیشک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے (یعنی ظاہر ہوچکی ہے نیک راہ روشن نشانیوں سے، بیشک ایمان ہدایت ہے اور کفر گمراہی، یہ آیت اسوقت نازل ہوئی جب ایک انصاری نے اپنی اولاد کو اسلام لانے پر مجبور کیا) تو جو طاغوت کو نہ مانے (طاغوت سے مراد شیطان یا بت ہے اور اس کا اطلاق مفرد اور جمع دونوں پر ہوتا ہے) اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے تھامی (استمسک بمعنی تمسک ہے) مضبوط گرہ (مضبوط رسی) جسے کبھی کھلنا نہیں (یعنی وہ ٹوٹنے والی نہیں......٦......) اور اللہ اسے سنتا (ہے جو اسکی بارگاہ میں فریاد کی جائے) جانتا ہے (جو کام کیا جائے) اللہ مددگار ہے (ولی بمعنی ناصر ہے) مسلمانوں کا انہیں (کفر کی) اندھیریوں سے (ایمان کے) نور کی طرف نکالتا ہے اور جو کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں (یہاں نکالنے کا ذکر یا تو یخرجهم من الظلمت کے مقابلہ کی وجہ سے ہے یا یہ ان یہودیوں میں سے ہر ایک کے لئے ہے جو بعثتِ نبوی ﷺ سے قبل تو نبی پاک ﷺ پر ایمان رکھتے تھے اور بعد میں آپکی نبوت کا انکار کر دیا) یہی لوگ دوزخ والے ہیں اور انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔

ترکیب۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ﴾

يايها الذين امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... **انفقوا:** فعل وفاعل...... **مما رزقنكم:** ظرف لغو اول...... **من:** جار...... **قبل:** مضاف......**ان ياتي:** فعل...... **يوم:** موصوف...... **لا بيع فيه:** جملہ اسمیہ معطوف علیہ......**ولا خلة ولا شفاعة:** معطوف ملکر صفت......موصوف صفت ملکر فاعل...... **ان ياتي:** فعل با فاعل جملہ ہوکر مضاف الیہ، ملکر مجرور......جار مجرور سے ملکر ظرف لغو ثانی......جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء۔

﴿وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

و: عاطفہ معطوف علی محذوف فالمومنون المتقون موفون...... **الكفرون:** مبتدا...... **هم:** مبتدا......**الظلمون:** خبر......مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر الکفرون مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾

اللّٰه: اسم جلالت مبتدا...... **لا:** نفی جنس...... **اله:** موصوف...... **الا:** بمعنی غیر مضاف...... **هو:** مضاف الیہ، ملکر صفت، ملکر اسم موجود محذوف خبر......لانفی جنس، اپنے اسم اور خبر سے ملکر خبر اول...... **الحى:** خبر ثانی...... **القيوم:** خبر ثالث......مبتدا اپنی تینوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾

لا تاخذه: فعل و ضمیر راجع بسوئے اسم جلالت مفعول...... **سنة:** معطوف علیہ...... **لا:** زائدہ...... **نوم:** معطوف ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ...... **له:** ظرف مستقر خبر مقدم......**مافى السموت وما فى الارض:** موصول صلہ ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾

من ذا: مبتدا۔۔۔ الذی: اسم موصول۔۔۔ یشفع: فعل با فاعل۔۔۔ عنده: مفعول فیہ۔۔۔ الا: للحصر۔۔۔ باذنه: ظرف لغو۔۔۔ فعل اپنے فاعل مفعول اور ظرف سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ﴾

یعلم: فعل با فاعل۔۔۔ مابین ایدیهم: معطوف علیہ۔۔۔ وما خلفهم: معطوف مل کر مفعول۔۔۔ جملہ فعلیہ مستانفہ۔۔۔ و: عاطفہ۔۔۔ لایحیطون: فعل با فاعل۔۔۔ بشی من علمه: ظرف لغو۔۔۔ الا: حرف استثناء۔۔۔ بما شاء: ظرف لغو ثانی مل کر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَۚ وَ لَا یَـٴُـوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾

وسع: فعل۔۔۔ کرسیه: فاعل۔۔۔ السموات والارض: مفعول، سب مل کر جملہ فعلیہ۔۔۔ و: عاطفہ۔۔۔ لا یئوده حفظهما: فعل با ضمیر فاعل و مفعول جملہ فعلیہ۔۔۔ و: عاطفہ۔۔۔ هو: مبتدا۔۔۔ العلی: العظیم: خبریں مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ﴾

لا: نفی جنس۔۔۔ اکراه: اسم۔۔۔ فی الدین: ظرف مستقر خبر۔۔۔ لا نفی جنس، اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ مستانفہ۔۔۔ قد: للتحقیق۔۔۔ تبین: فعل۔۔۔ الرشد: فاعل۔۔۔ من الغی: ظرف لغو۔۔۔ یہ سب مل کر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا﴾

ف: فصیحیہ۔۔۔ من: موصولہ۔۔۔ یکفر بالطاغوت: جملہ فعلیہ معطوف علیہ۔۔۔ ویومن باللّٰه: جملہ فعلیہ معطوف مل کر صلہ۔۔۔ موصول صلہ مل کر مبتدا۔۔۔ ف: جزائیہ۔۔۔ قد: للتحقیق۔۔۔ استمسک: فعل با فاعل۔۔۔ ب: جار۔۔۔ العروة الوثقی: مرکب توصیفی ذوالحال۔۔۔ لا انفصام لها: حال۔۔۔ مل کر مجرور، ظرف لغو۔۔۔ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔۔۔ جملہ اسمیہ ہو کر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾

و: مستانفہ۔۔۔ اللّٰه: اسم جلالت مبتدا۔۔۔ سمیع: خبر اول۔۔۔ علیم: خبر ثانی۔۔۔ مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾

اللّٰه: اسم جلالت مبتدا۔۔۔ ولی: مضاف۔۔۔ الذین امنوا: مضاف الیہ مل کر خبر اول۔۔۔ یخرجهم۔۔۔ الخ: جملہ فعلیہ ہو کر خبر ثانی۔۔۔ مل کر جملہ اسمیہ۔

﴿وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـٴُـهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ﴾

و: عاطفہ۔۔۔ الذین کفروا: موصول صلہ مل کر مبتدا۔۔۔ اولیاء هم: مبتدا ثانی۔۔۔ الطاغوت: موصوف

Marfat.com

یخر جونھم ..... الخ: جملہ فعلیہ صفت، ملکر خبر، مبتدا ثانی اپنی خبر سے ملکر پھر خبر، مبتدا اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ماقبل پر معطوف

﴿اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ﴾

اولئک: مبتدا..... **اصحب النار:** خبر.....خبر ملکر جملہ اسمیہ..... **ھم:** مبتدا..... **فیھا خلدون:** شبہ جملہ ہوکر خبر .....مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

﴿آیۃ الکرسی﴾ کے فضائل:

☆...... حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوۃ کی حفاظت پر متعین کیا، چنانچہ ایک آنے والا آیا اور اس سے لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: ''خدا کی قسم! ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جاؤں گا۔'' اس نے محتاجی اور عیالداری کا رونا رویا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو سید عالم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے رات کے چور کا کیا بنا؟'' میں عرض گزار ہوا: ''اس نے سخت محتاجی اور عیالداری کی شکایت کی تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ پھر آئے گا، میں نے جان لیا کہ وہ ضرور آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا، اس نے پھر محتاجی اور عیالداری کا رونا رویا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو سید عالم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے رات کے چور کا کیا بنا؟'' میں عرض گزار ہوا کہ اس نے سخت محتاجی اور عیالداری کی شکایت کی تو میں نے ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''وہ پھر آئے گا۔'' میں نے جان لیا کہ وہ ضرور آئے گا، لہذا تیسری رات کو وہ آیا تو میں نے ٹھان لیا کہ اب ہرگز نہیں چھوڑوں گا، اس نے کہا: ''میں تمہیں کچھ کلمے سکھا دیتا ہوں، جو تمہیں نفع دیں گے۔'' میں نے کہا: ''وہ کیا ہیں؟'' اس نے بتایا کہ ''جب تم بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، ساری رات اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور شیطان تمہارے نزدیک بھی نہ آئے گا۔'' صبح ہوئی تو سید عالم ﷺ نے دریافت فرمایا ''تمہارے رات کے چور کا کیا بنا؟'' میں عرض گزار ہوا کہ اس نے مجھے ایسے کلمات کے سکھانے کا دعوی کیا ہے جو مجھے نفع دینگے تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا: ''وہ کیا ہیں؟'' میں عرض گزار ہوا کہ اس نے بتایا ہے کہ جب تم بستر پر جاؤ تو مکمل آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو ساری رات اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور شیطان تمہارے نزدیک بھی نہ آئے گا۔'' اور وہ حضرات نیک کاموں کے بڑے حریص تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''بات تو اس نے سچی کی اگرچہ وہ خود بہت بڑا جھوٹا ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''اے ابوہریرہ! جانتے ہو کہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون تھا؟'' عرض گزار ہوئے نہیں تو فرمایا: ''وہ شیطان تھا۔'' (صحیح بخاری، کتاب الوکالہ، باب اذا وکل رجلا فترک، ص ۳۷۰)

☆......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' حضور ﷺ نے جب دوبارہ دریافت فرمایا کہ ''تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے ذیشان آیت کونسی ہے؟ تو میں نے عرض کی: ''**لا الہ الا اللہ ھو الحی القیوم**۔'' آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: ''اے ابوالمنذر! تمہیں یہ علم مبارک ہو۔''

Marfat.com

(صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین ،باب فضل سورۃ الکہف و آیۃ الکرسی ،ص۳۶۹)

☆......امام طبرانی نے سندِ حسن سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے وہ شخص دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہوگا۔'' (الدرمنثور ج۱،ص۵۷۲)

☆......امام ابن الضریس نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص بستر پر لیٹ کر آیۃ الکرسی پڑھتا ہے صبح تک دو فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (الدرمنثور ج۱،ص۵۷۸)

☆...... امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی کو پڑھے اس کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں ہوگی اور وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔

☆......ابن نجار نے تاریخ بغداد میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اللہ تعالیٰ اسے شاکرین کا سا دل، صدیقین کے سے اعمال کرنے کی ہمت، حضرات انبیائے کرام کا سا ثواب، اور اس کے آگے رحمت کی برسات فرما دیتا ہے اور اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی نہیں روک سکتا اور وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔ (الدرمنثور ج۱،ص۵۷۳)

اللہ آپ زندہ ہے اوروں کا قائم رکھنے والا:

۱......اللہ تعالیٰ کی ذات ہی جاننے اور قدرت رکھنے والی ہے۔ اور ہر وہ چیز جو اسکی شان کے لائق ہے وہ اسکے لئے ہمیشہ سے ثابت ہے، اور ثابت بھی رہے گی۔ اسلئے کہ بالقوۃ۱......اور بالامکان۲...... اسکی ذات کے لئے ممتنع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قائم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ رب العالمین ہمیشہ سے ہی خلق کی تدبیر اور حفاظت کرنے والا ہے۔ اسی لئے اہل عرب قام بالامر اسوقت کہتے ہیں جب کوئی کسی امر کی حفاظت کرے۔ اسکی قرأت میں القَیَّام اور القَیِّم بھی شامل ہیں۔ (بیضاوی ،ج۱،ص۲۱۵)

اللہ تعالیٰ کی ذات نیند سے پاک ہے:

۲......نیند ایک ایسی حالت ہے جو حیوان کو لاحق ہوتی ہے، اٹھنے والے بخارات کی رطوبتیں انسانی دماغ تک پہنچ کر دماغ کے اعضاء میں ڈھیلا پن پیدا کر دیتی ہیں۔ جسکی وجہ سے ظاہری حواس میں محسوس کرنے کی صلاحیت معطل ہو جاتی ہے۔ (بیضاوی ،ج۱،ص۲۱۵)

علامہ نسفی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ فرمادو ان لوگوں سے کہ یہ زمین اور آسمان میں نے اپنی قدرت سے روک رکھے ہیں۔ اگر مجھے نیند یا اونگھ پکڑتی تو ان میں لغزش آجاتی (یعنی بگاڑ پیدا ہو جاتا)۔ (مدارک ،ج۱،ص۲۰۹)

شفاعت صرف اللہ کے اذن سے ممکن ہے:

۳...... ہمارے اسلاف کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ مقربین کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتے ہیں اور یہ مقبولان بارگاہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہی شفاعت کرتے ہیں۔ حضور ﷺ کی احادیث طیبہ سے بھی اسکا ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے بہت قریب آجائے گا حتی کہ اسکی تپش کی وجہ سے لوگوں کا پسینہ

Marfat.com

انکے کانوں تک پہنچے گا اورلوگ اس حالت میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے مدد مانگیں گے۔ پھر حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے پاس جائینگے اور آخر میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگیں گے۔" (صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب من سئل الناس تکثرا، ص۲۳۹)

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری شفاعت میری امت کے ان افراد کیلئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے ہیں۔"

(الجامع الترمذی، کتاب صفت القیامت، باب ماجاء فی الشفاعۃ، ص۶۲، ج۲)

☆......اللہ تعالی کل بروز قیامت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمائے گا "یا محمد ارفع راسک واشفع تشفع" یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر سجدے اٹھایئے شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی۔ (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللہ عزوجل، ص۵۵۵)

اس موضوع پر اعلی حضرت فاضل بریلوی کا رسالہ **اسماع الاربعین فی شفاعۃ المحبوبین** کا مطالعہ کیجئے۔

۱......بالقوۃ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی کی ذات وہ ذات بالاصفات ہے کہ جسکے لئے تمام صفات بالفعل ثابت ہیں بالقوۃ نہیں مثال کے طور پر انسان پکڑ تو سکتا ہے یا بول تو سکتا ہے مگر بالفعل نہ پکڑے یا نہ بولے تو پکڑنے اور بولنے کی صفت بالقوۃ ہوئی بالفعل نہ ہوئی۔

۲......امکان جسکا معدوم ہونا جائز ہے۔

کرسی سے کیا مراد ہے ؟

۳......مفسرین کرام نے کرسی کے بارے میں مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔ چنانچہ، تفسیر صاوی میں علامہ احمد بن محمد الصاوی فرماتے ہیں کہ کرسی کا اطلاق علم پر کیا جاتا ہے جس طرح تخت کا اطلاق اسکے بیٹھنے والے پر ہوتا ہے اور ایک قول کے مطابق کرسی ساتویں آسمان سے بھی اوپر موجود اللہ تعالی کی ایک عظیم مخلوق ہے اس کرسی کو چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں، جن میں سے ہر فرشتے کے چار چہرے ہیں، انکے قدم اس چٹان میں ہیں جو ساتویں زمین کے نیچے ہے، ان فرشتوں میں ایک فرشتہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت میں ہے، وہ لوگوں کیلئے رزق کا سوال کرتا ہے اور ایک فرشتہ بیل کی صورت میں ہے وہ بہائم کیلئے رزق کا سوال کرتا ہے، ایک فرشتہ درندوں کے سردار کی صورت میں ہے جو کہ وحشی درندوں کیلئے رزق کا سوال کرتا ہے اور ایک پرندوں کے سردار یعنی گدھ کی صورت میں ہے جو کہ پرندوں کیلئے رزق کا سوال کرتا ہے۔

ایک قول کے مطابق عرش اٹھانے والے فرشتوں اور کرسی اٹھانے والے فرشتوں کے درمیان ستر حجاب تاریکی کے اور ستر ہی نور کے ہیں۔ ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو سال ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کرسی اٹھانے والے فرشتے، عرش اٹھانے والے فرشتوں کے نور سے جل جائیں۔ جب کہ عرش اور کرسی اللہ تعالی کے حکم سے تخلیق ہوئے نہ کہ ان فرشتوں کی حاجت کیلئے۔

علامہ خازن نے تفسیر خازن میں کرسی سے مراد چار اقوال ذکر کئے ہیں۔ جن میں ایک قول یہ ہے کہ کرسی سے مراد عرش ہے

Marfat.com

دوسرا قول یہ کہ کرسی سے مراد عرش نہیں ہے اور تیسرا قول یہ کہ کرسی سے مراد اسم اعظم ہے۔ جبکہ چوتھا قول یہ ہے کہ کرسی سے مراد اللہ تعالی کا ملک، اسکی بادشاہت اور قدرت ہے۔

﴿لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ﴾ کے معنی:

۵.....مطلب یہ ہے کہ دین اسلام میں زبردستی نہیں ہے۔ اور ایک قول کے مطابق یہ خبر نہی کے معنی میں ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ ایک انصاری کے دو بیٹے نصرانی تھے، اسنے ان پر دین اسلام کو لازم قرار دیا اور کہا: "خدا کی قسم! میں تم دونوں کو نہ چھوڑوں گا جب تک کہ تم دونوں دینِ اسلام قبول نہ کرلو۔" لیکن ان دونوں نے انکار کردیا۔ یہ معاملہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا تو انصاری نے عرض کی: "میرا بعض حصہ جہنم میں چلا جائے اور میں دیکھتا رہوں۔" اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو انصاری نے دونوں بیٹوں کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت نے کا کہنا ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا، پھر قتال کی فرضیت کے ساتھ منسوخ کردیا گیا۔ (مدارک، ج۱، ص۲۱۱)

﴿فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا﴾ کے معنی:

۶.....تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ اس شخص نے دین کے سب سے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔ جو ایسا مضبوط کڑا ہے کہ ٹوٹتا نہیں۔ مجاھد فرماتے ہیں کہ **عروة الوثقی** سے مراد ایمان ہے سدی کے نزدیک اسلام ہے۔ سعید بن جبیر اور ضحاک فرماتے ہیں اس سے مراد **لا اله الا الله** ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس سے مراد قرآن لیتے ہیں۔ جب کہ سالم بن ابی جعد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد **الحب فی اللہ والبغض فی اللہ** ہے۔ یہ تمام اقوال صحیح ہیں ان میں کوئی منافات نہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالی پر ایمان لائے گویا اس نے ایسے مضبوط حلقے کو تھام لیا جو جنت میں داخل ہونے سے پہلے نہیں ٹوٹے گا۔ حضرت محمد بن قیس بن عبادہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں تھا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اسکے چہرے پر خشوع وخضوع کے آثار چمک رہے تھے، اس نے مختصر دو رکعات پڑھیں۔ لوگوں نے کہا یہ جنتی شخص ہے۔ جب وہ باہر نکلا تو میں اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ اسکے ساتھ ہی اسکے گھر تک پہنچ گیا۔ جب اس شخص سے گفتگو کرتے کرتے کچھ اجنبیت دور ہوئی تو میں نے کہا کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے آپکے بارے میں یہ کہا تھا۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: "سبحان اللہ! ایسی بات نہ کہی جائے جسکا علم نہ ہو لیکن میں تمہیں اسکی وجہ بتاتا ہوں، بات یہ ہے کہ میں نے سید عالم ﷺ کے دور میں خواب دیکھا تھا کہ ایک سرسبز وشاداب باغ میں ہوں جسکے درمیان ایک لوہے کا ستون ہے جو زمین سے لیکر آسمان تک طویل ہے، اسکے اوپر ایک کٹھرا بنا ہوا ہے، مجھے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ جب کہ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا، اسی اثناء میں ایک شخص آگیا اس نے میرے کپڑوں کو پیچھے سے اٹھایا جس کی وجہ سے میں آسانی سے اوپر چڑھ کر اس کٹھرے تک پہنچ گیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اس کٹھرے کو مضبوطی سے تھام لو، اسی اثناء میں میری آنکھ کھل گئی میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر خواب بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ باغ سے مراد اسلام ہے ستون سے مراد دین ہے اور کٹھرے سے مراد **عروة الوثقی** ہے مطلب یہ ہے کہ تمہارا خاتمہ اسلام پر ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں یہ شخص حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔ (ماخوذ از ابن کثیر، ج۱، ص۳۸۶)

Marfat.com

☆......☆ زکاتہ:اس سے انفاق کے واجب پر بڑے عظیم دلائل موجود ہیں جیسے کہ زکوۃ ہر نفقہ پر واجب ہے۔

بغير اذنه :اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ آیت مبارکہ مطلق ہے جو کہ اللہ ﷻ کے فرمان ﴿من الذی یشفع عنده الا باذنه﴾ سے مقید پر محمول کی جاتی ہے۔

برفع الثلاثة:یعنی آیت مبارکہ ﴿لا بیع و لا خلة و لا شفاعة﴾ میں لا نافیہ مہملہ ہے یا عاملہ،جب لام کی تکرار ہوگئی تو اب اس کا اِعمال (یعنی عمل کرنا) اور اِلغاء (عمل نہ کرنا) جائز ہوگیا،بہر حال اول صورت میں عامل ہونے کی وجہ سے اسم کو نصب اور فعل کو رفع دے گا۔

بالله :مراد حقیقی کفر ہے۔او بما فرض علیهم:یعنی فرائض میں تفریط یعنی کی کوتاہی کرنا،مراد اس سے کفر مجازی ہے۔

بالاخبار الرسل :کسی تک علم نہیں پہنچتا مگر حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے واسطے سے،پس حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اپنی امتوں کے لئے ہر چیز کے واسطے ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام کے واسطے رسول اللہ ہیں۔عارفین کہتے ہیں کہ اے اللہ درود بھیج اس پر جس سے اسرار ظاہر ہوں،اور انوار پھوٹ پڑیں اور ان میں حقائق پروان چڑھیں،اور علوم آدم نازل ہوں تو خلق کو عاجز کردیں۔

تمسک:اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ سین اور تاء دونوں الاستمساک کی تقویت کے لئے زائد ہیں۔

لما یقال :ہلکی آواز سے یا بڑی آواز سے۔

الکفر :ہر کافر کو حیران کرنے اور ہدایت قبول نہ کرنے کی وجہ سے کفر کو ظلمت حسیہ سے تشبیہ دی اور کافروں کے ساتھ یہ معاملہ قیامت کے دن ہوگا اللہ ﷻ نے فرمایا ﴿ظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج یده لم یکد یراها﴾ اور ایمان :اسے نور سے تشبیہ دی اس لئے کہ ایمان کے نور سے ہر کسی کو ہدایت ملے گی اور یہ معاملہ آخرت میں اس طرح ہوگا اللہ ﷻ نے فرمایا ﴿نورهم یسعی بین ایدیهم و بایمانهم﴾ پس کفر دنیا میں ظلمت معنویہ ہے اور آخرت میں ظلمت حسیہ جب کہ ایمان دنیا میں نور معنویہ ہے اور آخرت میں نور حسیہ۔ (صاوی،ج۱،ص۱۸۷وغیرہ)

رکوع نمبر ۳

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ﴾ جادل ﴿اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖٓ﴾ لـ ﴿اَنْ اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْکَ﴾ ای حملة بطرة بنعمة اللّٰه علی ذلک وهو نمرود ﴿اِذْ﴾ بدل من حاج ﴿قَالَ اِبْرٰهٖمُ﴾ لما قال له من ربک الذی تدعونا الیه ﴿رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ﴾ ای یخلق الحیاة والموت فی الاجساد ﴿قَالَ﴾ هو ﴿اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ﴾ بالقتل والعفو عنه ودعا برجلین فقتل احدهما وترک الاخر .فلما راٰه غبیا ﴿قَالَ اِبْرٰهٖمُ﴾ منتقلا الی حجة اوضح منها ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا﴾ انت ﴿مِنَ الْمَغْرِبِ

Marfat.com

﴿فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ﴾ تَحَیَّرَ وَدَهِشَ ﴿وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (۲۵۸)﴾ بِالْكُفْرِ اِلٰی مَحَجَّةِ الْاِحْتِجَاجِ ﴿اَوْ﴾ رَاَیْتَ ﴿كَالَّذِیْ﴾ اَلْكَافُ زَائِدَةٌ ﴿مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ﴾ هِیَ بَیْتُ الْمَقْدِسِ رَاكِبًا عَلٰی حِمَارٍ وَّمَعَهٗ سَلَّةُ تِیْنٍ وَقَدَحُ عَصِیْرٍ وَّهُوَ عُزَیْرٌ ؑ ﴿وَهِیَ خَاوِیَةٌ﴾ سَاقِطَةٌ ﴿عَلٰی عُرُوْشِهَا﴾ سُقُوْطِهَا لَمَّا خَرَّبَهَا بُخْتُ نَصَّرَ ﴿قَالَ اَنّٰی﴾ كَیْفَ ﴿یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ اِسْتِعْظَامًا لِقُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ﴾ وَاَلْبَثَهٗ ﴿مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ﴾ اَحْیَاهُ لِیُرِیَهٗ كَیْفِیَّةَ ذٰلِكَ ﴿قَالَ﴾ تَعَالٰی لَهٗ ﴿كَمْ لَبِثْتَ﴾ مَكَثْتَ هُنَا ﴿قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ﴾ لِاَنَّهٗ نَامَ اَوَّلَ النَّهَارِ فَقُبِضَ وَاُحْیِیَ عِنْدَ الْغُرُوْبِ فَظَنَّ اَنَّهٗ یَوْمُ النَّوْمِ ﴿قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ﴾ اَلتِّیْنِ ﴿وَشَرَابِكَ﴾ اَلْعَصِیْرِ ﴿لَمْ یَتَسَنَّهْ﴾ لَمْ یَتَغَیَّرْ مَعَ طُوْلِ الزَّمَانِ، وَالْهَاءُ قِیْلَ اَصْلٌ مِّنْ سَانَهْتُ وَقِیْلَ لِلسَّكْتِ مِنْ سَانَیْتُ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِحَذْفِهَا ﴿وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ﴾ كَیْفَ هُوَ فَرَاٰهُ مَیِّتًا وَّعِظَامُهٗ بِیْضٌ تَلُوْحُ! فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَعْلَمَ ﴿وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً﴾ عَلَی الْبَعْثِ ﴿لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ﴾ مِنْ حِمَارِكَ ﴿كَیْفَ نُنْشِزُهَا﴾ نُحْیِیْهَا بِضَمِّ النُّوْنِ وَقُرِئَ بِفَتْحِهَا مِنْ اَنْشَزَ وَنَشَزَ لُغَتَانِ وَفِیْ قِرَاءَةٍ نُنْشِزُهَا بِضَمِّ النُّوْنِ بِضَمِّهَا وَالزَّاءِ، نُحَرِّكُهَا وَنَرْفَعُهَا ﴿ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا﴾ فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَقَدْ تُرُكِّبَتْ وَكُسِیَتْ لَحْمًا وَّنُفِخَ فِیْهِ الرُّوْحُ وَنَهِقَ ﴿فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ﴾ ذٰلِكَ بِالْمُشَاهَدَةِ ﴿قَالَ اَعْلَمُ﴾ عِلْمَ مُشَاهَدَةٍ ﴿اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۲۵۹)﴾ وَفِیْ قِرَاءَةٍ (اِعْلَمْ) اَمْرٌ مِّنَ اللّٰهِ لَهٗ ﴿وَ﴾ اذْكُرْ ﴿اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ﴾ تَعَالٰی لَهٗ ﴿اَوَلَمْ تُؤْمِنْ﴾ بِقُدْرَتِیْ عَلَی الْاِحْیَاءِ؟ سَاَلَهٗ مَعَ عِلْمِهٖ بِاِیْمَانِهٖ بِذٰلِكَ لِیُجِیْبَ بِمَا قَالَ فَیَعْلَمَ السَّامِعُوْنَ غَرْضَهٗ ﴿قَالَ بَلٰی﴾ اٰمَنْتُ ﴿وَلٰكِنْ﴾ سَاَلْتُكَ ﴿لِیَطْمَئِنَّ﴾ یَسْكُنَ ﴿قَلْبِیْ﴾ بِالْمُعَایَنَةِ الْمَضْمُوْمَةِ اِلَی الْاِسْتِدْلَالِ ﴿قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ﴾ بِكَسْرِ الصَّادِ وَضَمِّهَا، اَمِلْهُنَّ اِلَیْكَ وَقَطِّعْهُنَّ وَاخْلِطْ لَحْمَهُنَّ وَرِیْشَهُنَّ ﴿ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ﴾ مِّنْ جِبَالِ اَرْضِكَ ﴿مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ﴾ اِلَیْكَ ﴿یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا﴾ سَرِیْعًا ﴿وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ﴾ لَا یُعْجِزُهٗ شَیْءٌ ﴿حَكِیْمٌ (۲۶۰)﴾ فِیْ صُنْعِهٖ، فَاَخَذَ طَاؤُسًا وَّنَسْرًا وَّغُرَابًا وَّدِیْكًا وَّفَعَلَ بِهِنَّ مَا ذُكِرَ وَاَمْسَكَ رُءُوْسَهُنَّ عِنْدَهٗ وَدَعَاهُنَّ فَتَطَایَرَتِ الْاَجْزَاءُ اِلٰی بَعْضِهَا حَتّٰی تَكَامَلَتْ ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلٰی رُءُوْسِهَا۔

ترجمہ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اسے جو ابراہیم سے جھگڑا (حاجّ بمعنی جادل ہے) اس کے رب کے بارے میں اس پر کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی (یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے استخفاف نے اسے سرکشی پر ابھارا اور وہ جس پر نعمتوں کی زیادتی ہوئی وہ

نمرود تھا) جب کہ (اذ، حاجّ سے بدل ہے) ابراہیم نے کہا (یعنی اس وقت جبکہ نمرود نے ان سے کہا کہ جس رب کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں کون ہے؟ تو اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا) میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے (یعنی اجسام میں زندگی اور موت پیدا کرتا ہے) بولا (نمرود) میں جلاتا اور مارتا ہوں (یعنی قتل کر کے مارتا اور معاف کر کے جلاتا ہوں پھر اس نے دو آدمی بلائے ان میں سے ایک کو قتل کر دیا اور ایک کو چھوڑ دیا، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے انتہائی بڑا بے وقوف پایا تو) ابراہیم نے فرمایا (پہلے سے بھی واضح دلیل کی طرف منتقل ہوتے ہوئے) تو اللہ سورج کو لاتا ہے مشرق سے تُو (اے نمرود!) لے آ اُسے مغرب سے، تو ہوش اڑ گئے کافر کے (یعنی حیران اور ششدر رہ گیا) اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو (انکے کفر کے سبب)۔

یا (آپ نے نہ دیکھا) اسکی طرف جو (الذی میں کاف زائدہ ہے) گزرا ایک بستی پر......۱ (یہاں بستی سے مراد بیت المقدس ہے، یہ حضرت سیدنا عزیر علیہ السلام تھے جو کہ دراز گوش پر سوار تھے جنکے پاس انجیر کا تھیلا اور پیالے میں انگور کا شیرہ تھا، وہ اس بستی سے گزرے) اور وہ ڈھی پڑی تھی (خاویة بمعنی ساقطة ہے) اپنی چھتوں پر (عروشها بمعنی سقوفها ہے، جسے بخت نصر نے ویران کیا تھا) بولا کیونکر (انی بمعنی کیف ہے) اللہ اسے جلائے گا اسکی موت کے بعد (یعنی اللہ تعالی کی قدرت کو بڑا جانتے ہوئے یہ بات کہی) تو اللہ نے اسے مردہ رکھا (یعنی اسے مردہ حالت میں ٹھہرا رکھا) سو برس پھر اسے اٹھایا (یعنی اُسے زندہ کیا تا کہ انہیں دوبارہ زندہ کرنے کی کیفیت دکھائیں اور) فرمایا (اللہ تعالی نے ان سے) تو یہاں کتنا ٹھہرا (لبثت بمعنی مکثت ہے) عرض کی دن بھر یا کچھ کم (اسلئے کہ وہ صبح کو سوئے تھے تو انکی روح قبض کر لی گئی اور غروبِ آفتاب کے وقت اٹھے تو گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے) فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے کھانے (یعنی انجیر) اور مشروب (یعنی شیرۂ انگور) کو دیکھ کہ اب تک بو نہ لایا (یعنی طویل زمانہ گزر جانے کے باوجود متغیر نہ ہوئے، یتسنه میں ها بعض کے نزدیک حروف اصلیہ میں سے ہے اور سانهت سے ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ تاء سکتہ کیلئے ہے اور سانیت سے ہے اور ایک قرأت میں ها محذوف ہے) اور اپنے گدھے کو دیکھ اسکی حالت کیا ہے؟ (آپ نے اسے مردہ حالت میں دیکھا کہ اسکی سفید ہڈیاں چمک رہی تھیں، ہم نے یہ کام اس لئے کیا کہ تو جان لے) اور یہ اسلئے کہ تجھے ہم نشانی کریں (مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر) لوگوں کیلئے اور ان ہڈیوں کو دیکھ (اپنے گدھے کی) کیونکر ہم انہیں اٹھان دیتے ہیں (یعنی ہم انہیں زندہ کرتے ہیں، ننشزها میں دو لغتیں ہیں یعنی نون کے ضمہ کے ساتھ انشز سے اور ایک قرأت میں نون کے فتحہ کے ساتھ یعنی نشز سے ہے اور ایک قرأت میں نون اور زاء کے ضمہ کے ساتھ ہے بمعنی نحرکها اور نرفعها ہے) پھر کیسے ہم انہیں گوشت پہناتے ہیں (تو آپ نے اس معاملے کو ملاحظہ فرمایا اس حال میں کہ وہ ہڈیاں آپس میں جڑ گئیں اور پھر ان پر گوشت چڑھ گیا اور اس کے بعد ان میں روح پھونکی گئی تو وہ گدھا زندہ ہو کر آواز کرنے لگا) پھر جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا (مشاہدے کے ذریعے) بولا میں خوب جانتا ہوں (یعنی علم مشاہدہ بھی رکھتا ہوں) کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (ایک قرأت میں اِعْلَمْ ہے یعنی خدا نے انہیں حکم فرمایا)۔

اور (یاد کیجئے) جب ابراہیم نے اپنے رب سے عرض کی کہ اے میرے رب مجھے دکھا دے کہ تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا......۲ (اللہ تعالی نے اس سے) کیا تجھے یقین نہیں (میرے از سر نو زندہ کرنے کی قدرت پر، اللہ نے انکے ایمان کو جاننے

Marfat.com

باوجود یہ پوچھا تاکہ وہ اس طرح کا جواب دیں جس سے سامعین انکی غرض کو جان لیں) عرض کی یقین کیوں نہیں (میں مومن ہوں) مگر یہ چاہتا ہوں (یعنی میں نے یہ سوال اس لئے کیا ہے) کہ قرار (یعنی اطمینان وسکون) آ جائے میرے دل کو (اس معائنہ سے جو استدلال کیساتھ ملا ہو) فرمایا تو اچھا چار پرندے لیکر اپنے ساتھ ہلا لے (فصرھن صاد کے کسرہ اور ضم کے ساتھ ہے، یعنی انہیں خود سے مانوس کرلیں اور پھر انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے انکے گوشت اور پر آپس میں ملالیں) پھر انکا ایک ایک ٹکڑا (اپنے علاقے کے) ہر پہاڑ پر رکھدے اور پھر انہیں بُلا ......۳ (اپنی طرف) وہ تیرے پاس چلے آئینگے پاؤں سے دوڑتے (جلدی جلدی) اور جان رکھ اللہ غالب ہے (یعنی اسے کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی) حکمت والا ہے (اپنی صنعت وکاریگری میں، پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مور، ایک گدھ، ایک کوا اور ایک مرغ لیکر انکے ساتھ مذکورہ حکم کے مطابق عمل کیا اور انکے سر اپنے پاس روک لئے، اس کے بعد انھیں پکارا تو انکے اجزاء آپس میں اڑ کر ملنے لگے یہاں تک کہ مکمل صورت اختیار کر گئے پھر اپنے سروں سے آ کر جڑ گئے)۔

ترکیب

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰھٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ﴾

همزه: حرف استفہام...... لم تر: فعل بافاعل...... الی: جار...... الذی: موصول...... حاجّ: فعل بافاعل...... ابراھیم: مفعول...... فی ربه: ظرف لغو...... ان اتاه اللّٰه الملک: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر، وقت محذوف مضاف کیلئے مضاف الیہ، ملکر مفعول فیہ...... اذ: مضاف...... قال...... الخ: قول مقولہ ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف لغو ثانی...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ...... ملکر مجرور...... ملکر ظرف لغو...... لم تر فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾

قال: قول...... انا احی وامیت: جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ...... جملہ قولیہ مستانفہ...... قال ابراھیم: قول...... ف: جزائیہ...... ان اللّٰه یاتی بالشمس من المشرق: جملہ اسمیہ معطوف علیہ...... ف: عاطفہ...... ائت بها من المغرب: معطوف، ملکر شرط مقدر ان کنت قادرا کما تدعی کذبا وافتنانا کیلئے جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا﴾

او: عاطفہ...... ک: اسم بمعنی مثل...... الذی: موصول...... مر: فعل بافاعل...... علی: جار...... قریة: ذوالحال...... و: حالیہ...... ھی: مبتدا...... خاویة: اسم فاعل...... علی عروشها: ظرف لغو خبر...... مبتدا خبر ملکر حال...... ذوالحال حال ملکر مجرور...... ملکر ظرف لغو...... جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر الذی حاج پر معطوف ہے۔

﴿قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ﴾

قال: قول...... انی: بمعنی کیف حال مقدم...... یحیی هذه اللّٰه بعد موتها: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ

Marfat.com

...... اماته الله مائة عام: معطوف علیہ.....ثم بعثه: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ﴾

قال: قول...... کم یوما: ممیز تمیز ملکر ظرف لغو مقدم ...... لبثت: جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ......

قال: قول...... لبثت: فعل با فاعل...... یوما: معطوف علیہ...... او: عاطفہ...... بعض یوم: معطوف......ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ﴾

قال: قول...... بل: عاطفہ...... لبثت: فعل فاعل...... مائة عام: مفعول فیہ...... جملہ فعلیہ معطوف......معطوف علیہ مالبثت یوما بعض یوم مقدر، ملکر مقولہ.....قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ﴾

ف: فصیحہ...... انظر: فعل با فاعل...... الی: جار......طعامک و شرابک: معطوف علیہ ملکر ذوالحال...... لم یتسنہ: جملہ فعلیہ حال......ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور......ملکر ظرف لغو...... جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط......شرط مقدر اذا حصل لک ارتیاب عدم طمانیة فی امر البعث فانظر' سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ﴾

و: عاطفہ...... انظر: فعل با فاعل...... الی حمارک: ظرف لغو...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... لام: جار...... نجعلک: فعل و فاعل و مفعول اول...... اية: مفعول ثانی...... للناس: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مجرور......متعلق فعل مقدر و فعلنا ذلک لکله لنجعلک اية، ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا﴾

و: عاطفہ...... انظر: فعل با فاعل...... الی: جار...... العظام: ذوالحال...... کیف ننشزها: معطوف علیہ...... ثم نکسوها لحما: معطوف......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال......ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور......ملکر ظرف لغو......فعل اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ماقبل انظر پر معطوف ہے۔

﴿فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

ف: عاطفہ...... لما: شرطیہ...... تبین له: جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... قال: قول...... اعلم ان الله ......الخ: جملہ فعلیہ مقولہ......ملکر جزاء، شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ مقدر فانشزها الله و کساها لحما فتبین له کیف الاحیاء پر۔

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى﴾

و: مستانفہ......اذ: مضاف...... قال ابراهيم: قول......رب: جملہ فعلیہ ندائیہ...... ارنی: فعل با فاعل و مفعول...... کیف تحی الموتی: جملہ مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء، ملکر مقولہ، ملکر مضاف الیہ، مرکب اضافی اذکروا مقدر کا ظرف۔

Marfat.com

﴿قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ﴾

قال: قول...... اولم تومن: جملہ فعلیہ معطوف ...... الم تعلم ولم تومن بانی قادر علی الاحیاء معطوف علیہ مقدر، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ...... قال: قول...... بلی: حرف اثبات ...... و: زائدہ...... لکن: عاطفہ...... لیطمئن: فعل قلبی: فاعل...... جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ......ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا﴾

قال: قول...... ف: جزائیہ...... خذ: فعل وفاعل...... اربعة: موصوف...... من الطیر: صفت......ملکر مفعول...... جملہ فعلیہ جزاء......شرط محذوف...... ان اردت ذلک معرفة ذلک عیانا فخذ......الخ جملہ شرطیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ، ثم: عاطفہ، اجعل: فعل بافاعل، علی کل جبل: جار مجرور متعلق اجعل، منهن: جار مجرور ملکر ذوالحال، جزء ا حال ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا﴾

ثم: عاطفہ...... ادعهن: فعل وفاعل...... هن: ضمیر مفعول......جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف...... یاتینک: فعل وفاعل ومفعول...... سعیا: حال...... یاتینک کے فاعل سے......ملکر جواب امر......ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ(260)﴾

و: عاطفہ...... اعلم: فعل بافاعل...... ان: حرف مشبہ...... الله: اسم جلالت اسم...... عزیز: خبر اول...... حکیم: خبر ثانی......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

حضرت ابراھیم علیہ السلام اور نمرود کے مابین مکالمہ:

۱......حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا نمرود بن کنعان الجبار سے مکالمہ ہوا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے سر پر تاج رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سلطنت عطا کی جسکی بناء پر وہ خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا۔ حضرت مجاھد فرماتے ہیں کہ چار بادشاہ گزرے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی سلطنت عطا کی ان میں دو مؤمن اور دو کافر ہیں، مؤمنین نے حضرت سیدنا سلیمان بن داؤد علیہ السلام اور ذوالقرنین ہیں اور کافروں میں نمرود اور بخت نصر۔ اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ مکالمہ کب ہوا بعض نے کہا کہ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی جنت میں بتوں کو توڑا تھا تو نمرود نے آپکو وہاں سے نکالا تاکہ آپ کو جلائے اس وقت نمرود نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کہا "تم ہمیں کس رب کی دعوت دیتے ہو؟" حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: "میرا رب وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے۔" نمرود نے دو شخص بلائے، ان میں سے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا: "میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں۔" ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ

Marfat.com

یہ واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد اس وقت پیش آیا جب لوگ نمرود کے عہد میں قحط سالی میں مبتلا ہوئے، حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے نمرود سے یہ بھی کہا کہ میرا رب وہ ہے جو سورج مشرق سے نکالتا ہے اگر تو رب ہونے کا دعوی کرتا ہے تو سورج مغرب سے نکال کر دکھا لیکن وہ ایسا نہ کر سکا اور بوکھلا گیا اور اسکے ہوش اڑ گئے اور اس نے جان لیا کہ وہ اسکی طاقت نہیں رکھتا۔ اگر یہاں پر یہ اعتراض کیا جائے کہ اسکے اوسان کیونکر خطاء ہو گئے۔ وہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے یہی پیش کش کر دیتا کہ آپکا رب سورج کو مغرب سے نکال لے آئے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ وہ ایسا نہ کہہ سکتا تھا کیونکہ وہ خوف زدہ تھا اور اگر وہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ایسا سوال کر دیتا اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے رب سے یہ دعا کر دیتے تو اسکی زیادہ فضیحت ہوتی۔ (ماخوذ از خازن، ج۱، ص۱۹۲،۱۹۳)

جب بادشاہ بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران کیا، بنی اسرائیل کو قتل و گرفتار اور تباہ و برباد کر ڈالا تو حضرت قتادہ، ضحاک، عکرمہ اور سدی کے قول کے مطابق حضرت سیدنا عزیر بن شرخیا علیہ السلام یا حضرت وہاب بن منبہ کے قول کے مطابق ارمیاہ بن حلقیا جو کہ سیدنا ہارون علیہ السلام کی قوم سے تھے وہاں سے گزرے۔ یہ قصہ سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ نبوت پر دلالت کرتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو وہ خبر بھی دیتے تھے جسے وہ اپنی کتاب میں پاتے اور یہود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے تھے کہ یہ وہی امی نبی ہیں جنہوں نے قدیم کتابیں نہیں پڑھیں۔ اس بستی کے بارے میں بھی اختلاف ہے بعض کے نزدیک بیت المقدس ہے بعض کے نزدیک دیر ہرقل ہے۔ بعض نے کہا کہ اس سے مراد قریۃ العنب ہے جو کہ بیت المقدس سے دو فرسخ کے فاصلہ پر ہے۔ حضرت عزیر علیہ السلام وہاں سے اپنے دراز گوش پر گزرے۔ آپ علیہ السلام کے پاس ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا۔ آپ علیہ السلام تمام بستی میں پھرے کسی کو وہاں نہ پایا، بستی کی عمارت کو منہدم دیکھا تو اپنی سواری حمار کو ایک طرف باندھ کر آرام فرمانے لگے، اسی حالت میں آپکی روح قبض کر لی گئی۔ اور گدھا بھی مر گیا۔

یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے ستر برس بعد شاہانِ فارس میں سے ایک بادشاہ نے اسے پھر سے آباد کیا۔ اس زمانے میں حضرت سیدنا عزیر علیہ السلام کو لوگوں کی نظروں سے دور رکھا گیا۔ آپکو کوئی دیکھ نہ سکا جب آپکی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا، یہ غروب آفتاب کا واقعہ تھا۔ اللہ تعالی نے فرمایا تم یہاں کتنے دن ٹھہرے؟ آپ نے اندازے سے عرض کی: "ایک دن یا کچھ کم۔" آپکا یہ خیال تھا کہ یہ اسی دن کی شام کا واقعہ ہے جسکی صبح کو سوئے تھے۔ فرمایا تم سو برس سوئے تھے اپنے کھانے پانی اور انگور کے رس کی طرف دیکھئے اس میں بو تک نہ آئی اور حمار کی طرف دیکھئے کہ گل سڑ گیا اسکی ہڈیاں چمکنے لگیں اور اللہ تعالی کے حکم سے وہ ہڈیاں آپس میں ایک دوسرے کیساتھ جڑنے لگیں اور ایک ڈھانچہ تیار ہو گیا جس میں نہ تو گوشت تھا نہ ہی خون، تو اللہ تعالی نے اس ڈھانچے کو گوشت اور خون سے پر کیا لیکن اس میں روح نہ تھی۔ اللہ تعالی نے ایک فرشتے کو بھیجا جس نے اس میں روح پھونکی تو وہ اللہ تعالی کے اذن سے زندہ ہو کر آواز نکالنے لگا۔

حضرت سیدنا عزیر علیہ السلام نے اللہ تعالی کی قدرت کا مشاہدہ کر کے اپنے دراز گوش پر سوار ہو کر اپنے محلے کی جانب تشریف لائے اور اندازے سے ہی اپنے مکان پر پہنچے۔ ایک بڑھیا نے دروازہ کھولا جس کے پاؤں خشک ہو چکے تھے اور بینائی جا چکی تھی وہ

Marfat.com

آپکے گھر کی باندی تھی آپ علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عزیر کا مکان ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا عزیر کہاں ہیں؟ کہنے لگی انہیں تو گزرے ہوئے سو برس ہوگئے۔ یہ کہہ کر رونے لگی آپ نے فرمایا میں عزیر ہوں اس نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اگر آپ عزیر ہی ہیں تو دعاء کیجئے کیونکہ حضرت عزیر علیہ السلام مستجاب الدعوات تھے۔ اللہ تعالی میری آنکھیں لوٹا دے تا کہ میں آپکو دیکھ کر پہچان لوں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (ماخوذ از خازن ص۱۹۳تا۱۹۶)

۲......حضرت سیدنا ابرہیم علیہ السلام کے اس سوال کے بارے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک مردار سڑے ہوئے گدھے کے پاس سے گزرے، دوسرا قول یہ ہے کہ مردار مچھلی کے پاس سے گزرے اور تیسرا قول یہ ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا، جوار بھاٹے میں سمندر کا پانی اتر تار ہتا جب پانی چڑھتا تو مچھلیاں اسکو کھاتیں جب اتر جاتا تو درندے کھاتے اور جب درندے جاتے تو پرندے آجاتے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ نے چاہا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مردے کس طرح زندہ کئے جاتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: ''یارب! مجھے یقین ہے کہ تو مردوں کو زندہ فرمائے گا اور انکے اجزاء دریائی جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں میں سے جمع فرمائیگا، مگر میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں تا کہ علم الیقین، عین الیقین میں تبدیل ہوجائے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چونکہ اس بارے میں شک نہ تھا بلکہ آپ محض اطمینان قلبی چاہتے تھے چنانچہ بحکم الٰہی چار پرندے مور، مرغ، کبوتر اور کوا لئے۔ جبکہ ایک روایت میں کبوتر کی بجائے گدھ کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ بہرحال چار پرندے لینے میں انسان کی چار خصلتوں کی طرف اشارہ ہے۔ مور لینے میں یہ حکمت ہے کہ اس میں ظاہری زینت وسجاوٹ کا عنصر پایا جاتا ہے اور انسان بھی زیب و زینت اور جاہ ومنصب سے محبت کرتا ہے، مرغ لینے میں یہ حکمت ہے کہ اس میں انسان کی طرح شہوت کا عنصر پایا جاتا ہے اور کوے میں چونکہ شدید حرص کی علامت پائی جاتی ہے، اسلئے حرص کی بیماری انسان سے ختم کرنے کے لئے اسکا انتخاب کیا، اور گدھ میں کھانے پینے سے شغف کا عنصر پایا جاتا ہے لہذا یہاں یہ تنبیہ ہے کہ انسان فقط کھانے پینے کے لئے نہیں پیدا ہوا بلکہ اسکی پیدائش کا مقصد کچھ اور ہی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے انہیں ذبح کیا اور قیمہ کر کے انکے اجزاء باہم خلط کر دیئے اور اس مجموعہ کے کئی حصے کر کے ایک ایک حصہ پہاڑ پر رکھا اور سب کے سر اپنے پاس محفوظ کر لئے اور بلانے پر اجزاء اڑتے ہوئے علیحدہ ہوتے گئے شکلیں بنتی گئیں اور اُپنے اپنے سروں سے ملتی گئیں۔ (ماخوذ از خازن، ج۱، ص۱۹۶، ۱۹۸)

غیر اللہ کو پکارنا

۳......قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث طیبہ ہمارے لئے عملی نمونہ ہے اور جو بات قرآن مجید اور احادیث طیبہ سے ثابت ہوا سے ماننے ہی میں ہمارا بھلا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالی کے جلیل القدر بندے اور اسکے پیغمبر ہیں انکا عمل بھی ہمارے لئے نمونہ ہے انکا کٹے ہوئے پرندوں کو جنکے سر انکے پاس تھے پکارنا اور ان پرندوں کے کٹے ہوئے اعضاء کا اڑ اڑ کر آنا کوئی خلاف شرع بات ہوتی تو اس کا بیان اتنے حسین انداز میں نہ کیا جاتا۔ ہم صرف اس نکتے کی جانب توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ جب کٹے ہوئے

Marfat.com

پرندے پکارے جانے پر اللہ کی دی ہوئی قدرت وطاقت سے اڑاڑ کر اپنے سروں سے مل جائیں اور کسی کو اس میں اختلاف بھی نہ ہوتو بھرکٹے ہوئے انسانی اجسام پکارنے جانے پر اللہ تعالی کی عطا سے کیوں نہ سماعت کریں گے۔ جب ان پرندوں کے بارے میں کسی کو کوئی شک وشبہ نہیں پڑتا تو یہاں بھی شک وشبہ نہیں ہونا چاہئے۔

☆......☆جــادل : یعنی باطل مجادلہ، اور مراد اس سے دلیل کا دلیل کے ذریعے مقابلہ کرنا ہے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام حق کے ذریعے مجادلہ فرماتے اور نمرود باطل کے ذریعے مجادلہ کرتا۔

بطرہ: مراد اللہ جل جلالہ کی نعمتوں کا استخفاف کرنا ہے۔

بنعم الله : مراد دنیاوی بادشاہت ہے، اس لئے کہ دنیا میں صرف چار بادشاہ ہوئے ہیں جنہوں نے پوری دنیا پر بادشاہت کی ہے دو مسلمان یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذوالقرنین علیہ السلام اور دو کافر یعنی نمرود اور بخت نصر۔

بدل من حاج: یعنی بدل اشتمال مراد ہے۔

لــمـا قـال لـه :ظرف ہے یعنی اس وقت جبکہ نمرود نے ان سے کہا کہ جس رب کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں کون ہے؟ تو اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ (صاوی، ج۱،ص۱۹۱وغیرہ)

غبیاً: نمرود اس حیثیت سے کم عقل ثابت ہوا کہ کلام کے معنی کو نہ سمجھ سکا اس لئے کہ یحیی و یمیت کا معنی حیات اور موت ہے اور اس نے جو جواب دیا اس میں یہ معنی بعینہ نہ پائے جاتے تھے جیسا کہ ظاہر ہے۔

الی محجة الاحتیـاج : استدلال کا راستہ یعنی وہ راستہ جو انہیں دلیل تک پہنچادے، جس سے اہل حق مجادلہ اور مخاصمہ (یعنی لڑائی جھگڑا) میں (باطل) دلائل کو توڑتے ہیں۔

ومعه سلة تین : مصباح میں ہے کہ السلة فتح کے ساتھ ہے اور مراد اس سے وہ برتن ہے جس میں پھل وغیرہ محفوظ کیا جاتا ہے اور السلة کی جمع سلات ہے جیسے حبة کی جمع حبات ہے۔

وهـو عـزیر : شرخیا کا بیٹا، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ گزرنے والا شخص الـخـضـر تھا، ایک قول کے مطابق بعث کا انکار کرنے والا شخص مراد ہے۔

علی عروشها: سمین میں ہے کہ العروش جمع ہے عرش کی، اس سے مراد گھر کی چھت ہے۔

استعـظـامـا لقدرته تعالی: یعنی اس میں کوئی شک نہیں، اور خازن کی عبارت میں ہے کہ ان ہڈیوں کو زندہ کرنے میں اللہ تعالی کی قدرت میں تعجب کی بات پائی جاتی ہے۔

وانـظـر الی حمارک: یعنی کیسے اس کی ہڈیاں بکھری پڑی ہیں یعنی ان ہڈیوں کی جانب دیکھ تا کہ تو جان لے کہ دراز گوش مرچکا ہے اور اس کے جوڑ ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں۔

Marfat.com

تلوح: طویل زمانہ گزر جانے کے باوجود ان ہڈیوں میں چمک پائی جاتی ہے۔

ونرفعها: یعنی ہم اسے زمین سے بعض اعضاء کی بعض کے ساتھ ترکیب فرما کر اٹھاتے ہیں اور انہیں جسم میں ان کے مقام میں پھیر دیتے ہیں۔

ونهق: قاموس میں ہے کہ نهق الحمار یعنی دراز گوش کا آواز نکالنا، نهق باب سمع اور ضرب سے نهيقا و نهاقا مصادر سے ہے

علم مشاهدة: یعنی علم یقینی کے بعد حاصل ہونے والا علم جو کہ فطرت اور ادلۂ عقلیہ سے حاصل ہوتا ہے۔ (الجمل، ج ا،ص ۳۱۹ وغیرہ)

سأله: یعنی اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا۔

بذلك: یعنی اللہ کی قدرت مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں۔

ليجيبه: تاکہ سوال کرنے کی علت معلوم ہو جائے اور جواب دینے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

فيعلم السامعون غرضه: اولاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سوال کرنا ان کے عدم ایمان کا وہم پیدا کرتا ہے پھر اس سوال پر اللہ تعالیٰ کا سوال ﴿اولم تؤمن﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سوال کرنے کی مراد کو کھول دیتا ہے۔

من جبال ارضك: یعنی تیرے اردگرد موجود پہاڑ جو چار یا سات تھے۔

فاخذ طاؤسا الخ: ان چار پرندوں کو لینے میں یہ حکمت ہے کہ یہ انسان سے مشابہ ہیں مور میں انسان کی طرح خود پسندی پائی جاتی ہے، گدھ میں کھانے اور پینے کی خواہش، کوے میں حرص اور مرغ میں نکاح کی خواہش۔ (صاوی، ج ا،ص ۱۹۴ وغیرہ)

رکوع نمبر ۴

﴿مَثَلُ﴾ صِفَةُ نَفَقَاتِ ﴿الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اَیْ طَاعَتِهٖ ﴿كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ﴾ فَكَذٰلِكَ نَفَقَاتُهُم تَتَضَاعَفُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ ﴿وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ﴾ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ﴿لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ﴾ فَضْلُهٗ ﴿عَلِيْمٌ (۲۶۱)﴾ بِمَنْ يَّسْتَحِقُّ الْمُضَاعَفَةَ ﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا﴾ عَلَى الْمُنْفَقِ عَلَيْهِ بِقَوْلِهِم مَثَلًا: قَدْ اَحْسَنْتُ اِلَيْهِ وَجَبَرْتُ حَالَهٗ ﴿وَلَآ اَذًى﴾ لَهٗ بِذِكْرِ ذٰلِكَ اِلٰى مَنْ لَّا يُحِبُّ وُقُوْفَهٗ عَلَيْهِ وَنَحْوَ ذٰلِكَ ﴿لَهُمْ اَجْرُهُمْ﴾ ثَوَابُ اِنْفَاقِهِم ﴿عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۲۶۲)﴾ فِي الْاٰخِرَةِ ﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ﴾ كَلَامٌ حَسَنٌ وَّرَدٌّ عَلَى السَّآئِلِ جَمِيْلٌ ﴿وَّمَغْفِرَةٌ﴾ لَهٗ فِيْ اِلْحَاحِهٖ ﴿خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى﴾ بِالْمَنِّ وَتَعْيِيْرٍ لَّهٗ بِالسُّؤَالِ ﴿وَاللّٰهُ غَنِيٌّ﴾ عَنْ صَدَقَةِ الْعِبَادِ ﴿حَلِيْمٌ (۲۶۳)﴾ بِتَاْخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ عَنْ

Marfat.com

الْمَانَ وَالْمُؤذِی ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ﴾ اَیْ اُجُوْرَهَا ﴿بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی﴾ اِبْطَالًا ﴿كَالَّذِیْ﴾ اَیْ كَاِبْطَالِ نَفْقَةِ الَّذِیْ ﴿یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ﴾ مُرَائِیًا لَّهُمْ ﴿وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ هُوَ الْمُنَافِقُ ﴿فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ﴾ حَجَرٍ اَمْلَسَ ﴿عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ﴾ مَّطَرٌ شَدِیْدٌ ﴿فَتَرَكَهٗ صَلْدًا﴾ صُلْبًا اَمْلَسَ لَا شَیْءَ عَلَیْهِ ﴿لَا یَقْدِرُوْنَ﴾ اِسْتِیْنَافٌ لِّبَیَانِ مَثَلِ الْمُنَافِقِ الْمُنْفِقِ رِیَاءَ النَّاسِ وَجَمْعُ الضَّمِیْرِ بِاِعْتِبَارِ مَعْنَی الَّذِیْ ﴿عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا﴾ عَمِلُوْا اَیْ لَا یَجِدُوْنَ لَهٗ ثَوَابًا فِی الْاٰخِرَةِ كَمَا لَا یُوْجَدُ عَلَی الصَّفْوَانِ شَیْءٌ مِّنَ التُّرَابِ الَّذِیْ كَانَ عَلَیْهِ لِاِذْهَابِ الْمَطَرِ لَهٗ ﴿وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ (۲۶۴)﴾ ﴿وَمَثَلُ﴾ نَفَقَاتِ ﴿الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ﴾ طَلَبَ ﴿مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ اَیْ تَحْقِیْقًا لِّلثَّوَابِ عَلَیْهِ بِخِلَافِ الْمُنَافِقِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَهٗ لِاِنْكَارِهِمْ لَهٗ وَمِنْ اِبْتِدَائِیَّةٌ ﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ﴾ بُسْتَانٍ ﴿بِرَبْوَةٍ﴾ بِضَمِّ الرَّاءِ وَفَتْحِهَا، مَكَانٌ مُّرْتَفِعٌ مُسْتَوٍ ﴿اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ﴾ اَعْطَتْ ﴿اُكُلَهَا﴾ بِضَمِّ الْكَافِ وَسُكُوْنِهَا، ثَمَرَهَا ﴿ضِعْفَیْنِ﴾ مِثْلَیْ مَا یُثْمِرُ غَیْرُهَا ﴿فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ﴾ مَطَرٌ خَفِیْفٌ یُّصِیْبُهَا وَیَكْفِیْهَا لِاِرْتِفَاعِهَا، الْمَعْنٰی تُثْمِرُ وَتَزْكُوْ كَثُرَ الْمَطَرُ اَمْ قَلَّ فَكَذٰلِكَ نَفَقَاتُ مَنْ ذُكِرَ تَزْكُوْ عِنْدَ اللّٰهِ كَثُرَتْ اَمْ قَلَّتْ ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (۲۶۵)﴾ فَیُجَازِیْكُمْ بِهٖ ﴿اَیَوَدُّ﴾ اَیُحِبُّ ﴿اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ﴾ بُسْتَانٌ ﴿مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِیْهَا﴾ ثَمَرٌ ﴿مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ﴾ قَدْ ﴿اَصَابَهُ الْكِبَرُ﴾ فَضَعُفَ عَنِ الْكَسْبِ ﴿وَلَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ﴾ اَوْلَادٌ صِغَارٌ لَّا یَقْدِرُوْنَ عَلَیْهِ ﴿فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ﴾ رِیْحٌ شَدِیْدَةٌ ﴿فِیْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ﴾ فَفَقَدَهَا اَحْوَجَ مَا كَانَ اِلَیْهَا وَبَقِیَ هُوَ وَاَوْلَادُهٗ عَجَزَةً مُّتَحَیِّرِیْنَ لَا حِیْلَةَ لَهُمْ وَهٰذَا تَمْثِیْلٌ لِّنَفَقَةِ الْمُرَائِیْ وَالْمَانِّ فِیْ ذِهَابِهَا وَعَدَمِ نَفْعِهَا اَحْوَجَ مَا یَكُوْنُ اِلَیْهَا فِی الْاٰخِرَةِ، وَالْاِسْتِفْهَامُ بِمَعْنَی النَّفْیِ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ هُوَ لِرَجُلٍ عَمِلَ بِالطَّاعَاتِ ثُمَّ بُعِثَ لَهُ الشَّیْطَانُ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِیْ حَتّٰی اَغْرَقَ اَعْمَالَهٗ ﴿كَذٰلِكَ﴾ كَمَا بَیَّنَ مَا ذُكِرَ ﴿یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (۲۶۶)﴾ فَتَعْتَبِرُوْنَ۔

ترجمہ

کہاوت ان (خرچ کیے گئے اموال کی) جو اپنے مال اللہ کی راہ (یعنی اسکی طاعت) میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے (ہوتے ہیں اور اسی طرح انکے خرچ کرنے کا اجر بھی سات سو گنا ہو جاتا ہے) اور اللہ (اس سے بھی زیادہ) بڑھا دیتا ہے......جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا (یعنی اس کا فضل وسیع ہے، اور) جاننے والا ہے (کہ کون اس اضافے کا مستحق ہے) وہ جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیئے، پیچھے نہ احسان رکھیں (یعنی جس پر

Marfat.com

خرچ کریں اس پر احسان نہ جتلائیں یہ کہہ کر کہ میں نے اس پر یہ احسان کیا اور اسکی ضرورت پوری کی) نہ دکھ دیتے ہیں (اسے اس احسان کا ذکر ایسے شخص کے پاس کر کے جس کا اس احسان پر واقف ہونا اسے پسند نہ ہو) انکا نیگ (یعنی انکے خرچ کرنے کا ثواب) انکے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم (آخرت میں) اچھی بات کرنا (یعنی اچھی بات کہنا یا سائل کو اچھا جواب دیکر لوٹانا......۲......) اور درگزر کرنا (سائل کے سوال میں اصرار کرنے پر) اس خیرات سے بہتر ہے جسکے بعد ستانا ہو (احسان جتانا اور سوال کرنے پر اسے طعنہ دینا ہو) ہو اور اللہ بے پرواہ (ہے، بندوں کے صدقات سے اور) حلم والا ہے (کہ احسان جتانے اور تکلیف دینے والے کی سزا میں تاخیر فرماتا ہے)۔

اے ایمان والو! اپنے صدقے (یعنی ان کے اجر) باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذاء دیکر (اور یہ باطل کرنا) اسکی طرح جو (یعنی اس شخص کی طرح نہ ہو جو اپنے صدقات باطل کر دے اور) اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کیلئے خرچ کرکے (یعنی لوگوں کو دکھاتے ہوئے......۳...... رئاء الناس بمعنی مرائیا لھم ہے) اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے (اس سے مراد منافق ہے) تو اسکی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان (یعنی چکنا پتھر) اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا (یعنی شدید بارش ہوئی) تو اسے نرا پتھر کر چھوڑا (ایسا سخت چکنا پتھر کہ جس پر کچھ نہ ہو) قابو نہ پائیں گے (یہ جملہ مستانفہ ہے، ریاکاری کیلئے خرچ کرنے والے منافق کی حالت کے بیان کیلئے ہے اور جمع کی ضمیر استعمال کرنا الذی کے معنی کی رعایت کی وجہ سے ہے) ریاکار اپنی کمائی پر کچھ بھی حاصل نہ کرسکیں گے (یعنی اپنے عمل پر، معنی یہ ہے کہ وہ اپنے عمل پر آخرت میں ثواب نہ پائیں گے جیسا کہ چکنے پتھر پر مٹی وغیرہ کے ذرات کا کچھ بھی اثر باقی نہیں رہتا کہ بارش اس مٹی کو بہا کر لے جاتی ہے) اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ اور ان کی (خرچ کرنے کی) کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے (یعنی طلب کرنے) میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو (یعنی اس پر ثواب ملنے کا پختہ یقین رکھتے ہوئے، بخلاف منافقین کے جو ثواب کے منکر ہونے کی وجہ سے اس کی امید نہیں رکھتے، من ابتدائیہ ہے) اس باغ کی سی ہے (جنۃ بمعنی بستان ہے) جو بھنوڑ یعنی ریتیلی زمین پر ہو (بربوۃ راء کی فتحہ اور ضمہ کے ساتھ ہے، یعنی اونچی اور ہموار جگہ) اس پر زور کا پانی پڑا تو دیئے (اتت بمعنی اعطت ہے) میوے (یعنی اپنے پھل، اُکُلھا، کاف کے ضمہ اور سکون کے ساتھ ہے) دُونے (یعنی دوسرے باغ کے مقابلے میں دوگنے) پھر اگر زور کا مینھ اسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے (ہلکی بارش جو اسے پہنچی کافی ہوگی اسکی بڑھوتری کیلئے، مطلب یہ ہے کہ بارش کم ہو یا زیادہ باغ بہرصورت پھل لاتا ہے اور اسکی پیداوار بڑھتی ہے اسی طرح مذکورہ مخلص لوگوں کے نفقات کم ہوں یا زیادہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں بڑھتے رہتے ہیں) اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے (وہ تمہیں اسکی جزاء دیگا)۔

کیا تم میں کوئی اسے پسند رکھے گا (یود بمعنی یحب ہے) کہ اسکے پاس ایک باغ ہو (جنۃ بمعنی بستان ہے) کھجوروں اور انگوروں کا جنکے نیچے ندیاں بہتیں، اسکے لئے اس میں (ہوں پھلوں میں سے) ہر قسم کے پھل اور (واصابہ الکبر سے قد حالیہ محذوف ہے، یعنی اس حالت میں اسے) بڑھاپا آیا (پس بڑھاپے کے سبب کمانے کے قابل نہ رہا) اور اسکے ناتوان بچے ہیں (یعنی بچے بھی اس قدر چھوٹے ہیں جو کمانے کی قدرت نہیں پاتے) تو آیا اس پر ایک بگولا (یعنی شدید ہوا) جس میں آگ تھی تو وہ جل گیا

Marfat.com

(جبکہ اس شخص کو باغ کی بہت زیادہ حاجت تھی یہ اور اسکی اولاد عاجز اور متحیر ہو کر دیکھنے لگے اور انکے پاس اس باغ کو تباہی سے بچانے کا کوئی حیلہ نہ رہا ہو۔ یہی مثال ریا کار اور احسان جتانے والے شخص کے خرچ کرنے کی ہے اور وجہ تمثیل انکے صدقات کا ضائع ہو جانا اور انکو نفع نہ پہنچنا ہے اس وقت جبکہ آخرت میں انہیں اس کی سخت حاجت ہوگی، اَیَـوَدُّ میں استفہام نفی کے معنی میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ مثال ایسے شخص کی ہے جو طاعت بجالائے پھر شیطان اس پر مسلط ہو تو وہ فرمانی کر کے اپنے اعمال کو جلا بیٹھے) ایسا ہی (جیسا کہ ذکر کیا گیا) بیان کرتا ہے اللہ تم سے اپنی آیتیں کہ کہیں تم دھیان لگاؤ (اور عبرت حاصل کرو)۔

ترکیب

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ﴾

مثل: مضاف......نفقة مضاف محذوف......الذين ينفقون في سبيل الله: مضاف الیہ، مرکب اضافی مضاف الیہ، ملکر مبتدا......ک: جار......مثل: مضاف......حبة سبع سنابل: مرکب توصیفی مضاف الیہ، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ﴾

في كل سنبلة: ظرف مستقر خبر مقدم......مائة حبة: مبتدا موخر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾

و: مستانفه ...... الله: اسم جلالت مبتدا...... يضعف لمن يشاء: جملہ فعلیہ ہو کر خبر......ملکر جملہ اسمیہ ...... و: عاطفه ...... الله: اسم جلالت مبتدا......واسع: خبر اول...... عليم: خبر ثانی......مبتدا اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَلَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

الذين: موصول...... ينفقون في سبيل الله: جملہ ہو کر صلہ......ملکر مبتدا۔

﴿ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى﴾

ثم: عاطفه......لا يتبعون: فعل با فاعل...... ما انفقوا: مفعول...... منا: معطوف علیہ ...... و: عاطفه ...... لا: زائده...... اذى: معطوف......ملکر مفعول لہ......سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہے ینفقون پر۔

﴿لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

لهم: ظرف مستقر خبر مقدم...... اجرهم: مبتدا......عند ربهم: خبر......جملہ اسمیہ ہو کر مبتداء موخر......ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفه ...... لا: نفی جنس......خوف: معطوف علیہ ...... عليهم: ظرف مستقر خبر ...... و: عاطفه......لا: زائده......هم يحزنون: معطوف، ملکر اسم......جملہ ہو کر معطوف......ملکر خبر......الذين ينفقون الخ مبتدا کیلئے۔

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى﴾

Marfat.com

قول معروف ومغفرة: موصوف صفت ملکر مبتدا...... خیر: اسم تفضیل ،ھو ضمیر فاعل ...... من: جار...... صدقة: موصوف...... یتبعھا اذی: جملہ فعلیہ صفت ،ملکر مجرور ،ملکر ظرف لغو، خیر اپنے متعلقات سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰه: اسم جلالت مبتدا...... غنی: خبر اول...... حلیم: خبر ثانی ،مبتدا اپنی خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾

یاایھا الذین امنوا: جملہ ندائیہ...... لا تبطلوا: فعل وفاعل...... صدقتکم: مفعول...... بالمن والاذی: ظرف لغو...... ک: جار...... الذی: موصول...... ینفق رئاء الناس: معطوف علیہ...... ولا یومن...... الخ: معطوف ملکر صلہ ،ملکر مجرور، جوجار سے ملکر ظرف مستقر ،ابطالا مصدر محذوف کی صفت ،مرکب توصیفی لاتبطلوا کے فاعل سے حال ،فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء۔

﴿فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا﴾

ف: استینافیہ...... مثلہ: مبتدا...... ک: جار...... مثل: مضاف...... صفوان: موصوف...... علیہ تراب: جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ...... فاصابہ وابل: جملہ فعلیہ معطوف اول...... فترکہ صلدا: جملہ فعلیہ معطوف ثانی...... معطوف علیہ اپنے معطوفین سے ملکر صفت...... ملکر مضاف الیہ...... ملکر مجرور...... ملکر ظرف مستقر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا﴾

لایقدرون: فعل با فاعل...... علی: جار...... شیء: موصوف...... مماکسبوا: ظرف مستقر صفت ،ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ﴾

و: استینافیہ...... اللّٰه: اسم جلالت مبتدا...... لا یھدی القوم الکفرین: جملہ فعلیہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

و: عاطفہ...... مثل: مضاف...... الذین: موصول...... ینفقون: فعل وفاعل...... اموالھم: مفعول...... ابتغاء مرضات اللّٰه: معطوف علیہ...... وتثبیتا من انفسھم: معطوف...... ملکر ینفقون کے فاعل سے حال ،فعل اپنے فاعل سے ملکر صلہ...... ملکر مضاف الیہ...... ملکر مبتدا...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ﴾

ک: جار...... مثل: مضاف...... جنة: ذوالحال...... بربوة: حال ملکر موصوف...... اصابھا وابل: جملہ فعلیہ

Marfat.com

متضمن بمعنی الشرط...... ف: جزائیہ...... اتت: فعل...... اکلھا: ذوالحال......ضعفین: حال ملکر مفعول...... جملہ فعلیہ ہوکر جزاء ......ملکر معطوف علیہ...... ف: عاطفہ......ان لم یصبھا وابل: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... طل: مبتدا...... اصابھا: جملہ فعلیہ خبر......ملکر جزاء......ملکر معطوف، ملکر صفت، ملکر مضاف الیہ......ملکر مجرور......ملکر ظرف مستقر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا......بما تعملون بصیر: خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَامِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ﴾

ہمزہ: حرف استفہام...... یود: فعل...... احدکم: فاعل......ان: مصدریہ...... تکون: فعل ناقص......لہ: خبر...... جنۃ: موصوف......من نخیل و اعناب: صفت اول...... تجری من...... الخ: صفت ثانی......لہ: خبر مقدم...... فیھا: حال...... لہ رزق کائن من کل الثمرات حالۃ کونہ فیھا محذوف ذوالحال......من کل الثمرات: مبتدا موخر، اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صفت ثالث، مرکب توصیفی اسم...... تکون فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر بتاویل مصدر مفعول...... یود، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ﴾

و: حالیہ...... اصاب: فعل...... ہ: ضمیر ذوالحال...... الکبر: فاعل...... و: حالیہ...... لہ: خبر مقدم...... ذریۃ ضعفاء: مبتدا موخر، جملہ اسمیہ ہوکر حال......ملکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر یود کے فاعل سے حال ہے۔

﴿فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ﴾

ف: عاطفہ...... اصابھا: فعل ومفعول...... اعصار: موصوف......فیہ نار: جملہ اسمیہ ہوکر صفت......ملکر فاعل ......جملہ فعلیہ معطوف ہے اصابہ پر...... فیہ: خبر مقدم، نار: مبتدائے موخر، ملکر جملہ اسمیہ عاطفہ...... احترقت: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾

کذلک: ظرف مستقر، تبیانا مصدر محذوف کیلئے صفت، مرکب توصیفی مفعول مطلق مقدم...... یبین اللّٰہ: فعل با فاعل ...... لام: جار...... کم: ذوالحال، لعلکم تتفکرون: جملہ حال، ملکر مجرور......ملکر ظرف لغو، ایت: مفعول......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

شان نزول

☆......الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللّٰہ......یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر لشکر اسلام کیلئے ایک ہزار اونٹ مع سامان پیش کئے اور عبدالرحمٰن

Marfat.com

بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم صدقے کے بارگاہِ رسالت میں حاضر کئے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے، نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل وعیال کیلئے رکھ لئے اور نصف راہ خدا میں حاضر ہیں، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوتم نے دیئے اور جوتم نے رکھے اللہ تعالی دونوں میں برکت فرمائے۔

تشریح وتوضیح واغراض

جو مال راہ خدا میں خرچ کیا جائے اللہ اس مال کو بڑھاتا ہے:

ا......اللہ تعالی کی طاعت میں خرچ کرنا عام ہے خواہ صدقہ واجبہ ہو یا نافلہ، جہاد، طلب علم دین، مناسک حج اور اپنے عیال پر کشادگی کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ یاد رہے اللہ تعالی اس مال کو بڑھائے گا جو مال پاک بھی ہو اور اخلاص کے ساتھ خرچ کیا گیا ہو۔ اس بات کی گواہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے کہ "میرے بعد تم میرے اصحاب کی قدرومنزلت تک نہیں پہنچ سکتے اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا راہِ خدا میں خرچ کرے تو میرے صحابی کے ایک مد یا اسکے نصف تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔" اور جاننا چاہیے کہ مضاعفة کی اقل مقدار دس ہے، پھر اس سے زیادہ ستر اور پھر سات سو گنا اور اسکے بعد کوئی انتہا نذکور نہیں مفسر کے کلام سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالی سات سو گنا مضاعفة کے وعدے کے خلاف نہیں کریگا اور اسی کی شان ہے کہ اپنی رحمت سے جتنا چاہے زیادہ کردے اور اسکے ذمۂ کرم پر ہے کہ دس گنا مضاعفة کے وعدے کے خلاف نہ کرے اور زیادتی جتنی چاہے کرے۔ (ماخوذ از صاوی، ج۱،ص۱۹۵)

☆......حضرت سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نکیل والی اونٹنی لیکر حاضر ہوا اور عرض کی "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اللہ عزوجل کی راہ میں وقف ہے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تجھے اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی جن مین سے ہر ایک نکیل والی ہوگی۔" (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الصدقۃ،ص۹۵۹)

☆......حضرت سیدنا خریم بن فاتک سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اللہ عزوجل کی راہ میں کچھ خرچ کرے اس کے لئے سات سو گناہ ثواب لکھا جاتا ہے۔" (جامع الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب فضل النفقة فی سبیل ،ص۴۹۹)

حقیقت میں اگانے والا اللہ تعالی ہی ہے۔ اگانے کی نسبت دانے کی طرف اس وجہ سے کی گئی کہ عادۃً یہی اسکا سبب بنتا ہے جیسا زمین اور پانی کی طرف نسبت کردی جاتی ہے۔ (مدارک ،ج۱،ص۲۱۶)

مسئلہ: پتہ چلا کہ نسبتِ مجازی جائز ہے جب کہ اسناد کرنے والا غیر خدا کے مستقل فی التصرف کا عقیدہ نہ رکھتا ہو۔

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ﴾ کے معنی:

۲......اس سے مراد یہ ہے کہ سائل کو اچھے انداز میں واپس لوٹا یا جائے مثال کے طور پر یہ جملے یرحمک اللہ، یرزقک اللہ، انشاء اللہ اعطیک بعد هذا وغیرہ کہے اور یہ کہ سائل کے سوال کرنے کے معاملے کو چھپائے اور اس سے درگزر کرے۔

(روح المعانی ،الجزء الثالث،ص۴۷)

Marfat.com

ریا کاری صدقات کے ضیاع کا سبب ہے:

۳......اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالی نے اہل ایمان سے خطاب فرمایا ہے کہ وہ مال دینے کے بعد احسان جتا کر اور اذیت دے کر اپنے صدقات کو ضائع نہ کریں۔ جس طرح منافق لوگوں کو دکھانے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔ لوگوں کو دکھا کر مال خرچ کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سخت چٹان پر مٹی ہو اور اس پر پانی پڑے تو وہ چکنی ہو جائیگی، بالکل ایسے ہی لوگوں کو دکھانے کے لئے مال خرچ کرنا ثواب کو برباد کر دیتا ہے، عبادت خواہ کوئی ہو مالی یا جسمانی یا ان دونوں کا مجموعہ، مقصد رضائے الٰہی ہونا چاہئے ورنہ ثواب تو کجا اخلاص نہ ہونے کی صورت میں عذاب جہنم بھی ہو سکتا ہے جس پر مذکورہ حدیث پاک دلالت کرتی ہے چنانچہ سید عالم نور مجسم شاہ بنی آدم ﷺ کا فرمانِ عبرت نشان ہے کہ ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ﴾ یعنی حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب الحزن سے بچو۔'' صحابہ کرام ﷺ نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! جب الحزن کیا ہے؟'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جہنم میں ایک وادی ہے کہ خود جہنم اس سے دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔'' صحابہ کرام ﷺ نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! اس میں کون داخل ہوگا؟'' جواب ارشاد فرمایا: ''وہ قراء جو لوگوں کو دکھانے کیلئے قرآن پڑھتے ہیں۔''

(ترمذی کتاب الزھد عن الرسول ﷺ، باب ماجاء فی الریاء، ص۷۰، ج۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے اس شخص کے بارے میں فیصلہ ہوگا جو دنیا میں شہید ہوا ہوگا۔ اسے اللہ تعالی کے حضور پیش کیا جائے گا، اللہ تعالی اس سے اپنی نعمتیں یاد دلا کر جسے وہ پہچانے گا دریافت فرمائے گا: ''ان نعمتوں کے بدلے تو نے دنیا میں کیا اعمال کیے؟'' وہ عرض کرے گا: ''میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گیا۔'' اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا: ''تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے جنگ میں اسلئے شرکت کی کہ تجھے بہادر کہا جائے سو کہہ دیا گیا۔'' پھر حکم خداوندی کے مطابق اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

پھر ایک اور شخص جس نے علم حاصل کیا ہو اور دوسروں کو اسکی تعلیم بھی دی ہو اور وہ قرآن بھی پڑھتا تھا اسے لایا جائے گا، اللہ تعالی اسے بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا جنہیں وہ پہچانے گا تو اللہ تعالی دریافت فرمائے گا: ''تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کونسا نیک عمل کیا؟'' وہ عرض گزار ہوگا: ''میں نے علم حاصل کیا اور اسکو دوسروں تک پہنچایا اور قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت تیری رضا حاصل کرنے کیلئے کی۔'' اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا: ''تو جھوٹ بولتا ہے تو نے علم اسلئے حاصل کیا کہ لوگ تجھے عالم کہیں چنانچہ تو عالم کہہ لیا گیا اور تو نے قرآن اسلئے پڑھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں تو ایسا بھی ہو چکا۔'' پھر حکم خداوندی کے مطابق اسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک اور شخص لایا جائے گا جسے اللہ تعالی نے دنیا میں خوشحالی عطا فرمائی اور مختلف ذرائع سے مال عطا فرمایا وہ بھی اپنے

Marfat.com

اوپر ہونے والی نعمتیں پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: ''تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا اعمال کیے؟'' وہ شخص کہے گا: ''میں نے ہر اس راستے میں تیری رضا کیلئے مال خرچ کیا جو تجھے پسند ہے۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے یہ سب اسلئے کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں سو کہہ لیا گیا۔'' پس حکم خداوندی کے مطابق اسے بھی اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسلم، کتاب الامارة، باب من قتل للریاء والسمعة، ص۹۶۴)

☆......☆ای طاعة: مراد اس سے واجب اور مستحب خیرات کی وجوہات بیان کرنا ہے۔

اکثر من ذلک: سات سو سے زیادہ جس کے لئے چاہے نہ کہ ہر ایک کے لئے، پس سات سو سے زیادتی بعض لوگوں کے لئے ہوگی اور سات سو گنا کا معاملہ ہر ایک کے ساتھ ہوگا۔

بمن یستحق المضاعفة: یعنی سات سو گنا سے زیادہ جو کہ مکمل اخلاص اور زیادہ بہتر حلال مال میں سے خرچ کرے۔

ثواب انفاقھم: یعنی خرچ کرنے کا ثواب سات سو یا اس سے بھی زیادہ ہونا۔

کلام حسن: کلام قول کی اور حسن معروف کی تفسیر ہے یعنی ایسا اچھا کلام جسے دل قبول کرے اور اسے مکروہ نہ جانے کہ سائل کو کچھ دیئے بغیر ہی لوٹا دے۔

کالذی ینفق: کاف محل نصب میں ہے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ صفت ہے مصدر محذوف کی، اصل عبارت یوں ہے **لا تبطلوھا ابطالا کابطال الذی ینفق مالہ رئاالناس** یعنی اپنے مال کو باطل نہ کرو اس کی طرح جو اپنے مال کو لوگوں کو دکھا کر خرچ کرتا ہے۔

مرائیا لھم: یعنی تعریف اور شہرت کی طلب کے لئے، اور جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ مصدر مضاف مفعول بمعنی اسم فاعل ہے۔

وجمع الضمیر باعتبار الذی: جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وخضتم کالذی خاضوا﴾ **وجمع الضمیر**: اللہ کے فرمان ﴿لا یقدرون﴾ میں۔

لایرجونہ: یعنی ثواب۔ **ضعفین**: **من اکلھا** سے حال ہے۔

لارتفائھا: یعنی اس کھیتی کے عمدہ، شاداب اور لطیف ہونے میں۔

احدکم: اے وہ لوگ جو اپنے صدقات لوگوں کو دکھا کر دیتے ہو۔

ثم بعث لہ الشیطان: یعنی شیطان اس آدمی پر مسلط ہو گیا۔

وھذا تمثیل: یعنی دکھا کر خرچ کرنے والے کی مثال یعنی ایسا شخص کے باغ کی مثال۔ (الجمل، ج۱، ص۳۲۹ وغیرہ)

رکوع نمبر ۵

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا﴾ زکوٰا ﴿مِنْ طَیِّبٰتِ﴾ جیادِ ﴿مَا کَسَبْتُمْ﴾ مِنَ الْمَالِ ﴿وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ﴾ مِنَ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ ﴿وَلَا تَیَمَّمُوْا﴾ تَقْصِدُوْا ﴿الْخَبِیْثَ﴾ الرَّدِیَ ﴿مِنْهُ﴾

Marfat.com

اَیْ مِنَ الْمَذْكُوْرِ ﴿تُنْفِقُوْنَ﴾ فِي الزَّكَاةِ، حَالٌ مِّنْ ضَمِيْرِ تَيَمَّمُوْا ﴿وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ﴾ اَيِ الْخَبِيْثَ لَوْ اُعْطِيْتُمُوْهُ فِيْ حُقُوْقِكُمْ ﴿اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾ بِالتَّسَاهُلِ وَغَضِّ الْبَصَرِ فَكَيْفَ تُؤَدُّوْنَ مِنْهُ حَقَّ اللّٰهِ ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ﴾ عَنْ نَفَقَاتِكُمْ ﴿حَمِيْدٌ (٢٦٧)﴾ مَحْمُوْدٌ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ﴾ يُخَوِّفُكُمْ بِهٖ اِنْ تَصَدَّقْتُمْ فَتُمْسِكُوْا ﴿وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ﴾ اَلْبُخْلِ وَمَنْعِ الزَّكٰوةِ ﴿وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ﴾ عَلَى الْاِنْفَاقِ ﴿مَّغْفِرَةً مِّنْهُ﴾ لِذُنُوْبِكُمْ ﴿وَفَضْلًا﴾ رِزْقًا خَلَفًا مِنْهُ ﴿وَاللّٰهُ وَاسِعٌ﴾ فَضْلَهٗ ﴿عَلِيْمٌ (٢٦٨)﴾ بِالْمُنْفِقِ ﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ﴾ اَلْعِلْمَ النَّافِعَ الْمُؤَدِّيَ اِلَى الْعَمَلِ ﴿مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ لِمَصِيْرِهٖ اِلَى السَّعَادَةِ الْاَبَدِيَّةِ ﴿وَمَا يَذَّكَّرُ﴾ فِيْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِي الْاَصْلِ فِي الذَّالِ يَتَّعِظُ ﴿اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (٢٦٩)﴾ اَصْحَابُ الْعُقُوْلِ ﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ﴾ اَدَّيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ اَوْ صَدَقَةٍ ﴿اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ﴾ فَوَفَّيْتُمْ بِهٖ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ﴾ فَيُجَازِيْكُمْ عَلَيْهِ ﴿وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ﴾ بِمَنْعِ الزَّكٰوةِ وَالنَّذْرِ اَوْ بِوَضْعِ الْاِنْفَاقِ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهٖ مِنْ مَّعَاصِي اللّٰهِ ﴿مِنْ اَنْصَارٍ (٢٧٠)﴾ مَانِعِيْنَ لَهُمْ مِّنْ عَذَابِهٖ ﴿اِنْ تُبْدُوْا﴾ تُظْهِرُوْا ﴿الصَّدَقٰتِ﴾ اَيِ النَّوَافِلَ ﴿فَنِعِمَّا هِيَ﴾ اَيْ نِعْمَ شَيْئًا اِبْدَاؤُهَا ﴿وَاِنْ تُخْفُوْهَا﴾ تُسِرُّوْهَا ﴿وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ مِنْ اِبْدَآئِهَا وَاِيْتَآئِهَا الْاَغْنِيَآءَ، اَمَّا صَدَقَةُ الْفَرْضِ فَالْاَفْضَلُ اِظْهَارُهَا لِيُقْتَدٰى بِهٖ وَلِئَلَّا يُتَّهَمَ وَاِيْتَاؤُهَا الْفُقَرَاءَ مُتَعَيَّنٌ ﴿وَيُكَفِّرُ﴾ بِالْيَاءِ وَالنُّوْنِ مَجْزُوْمًا بِالْعَطْفِ عَلٰى مَحَلِّ فَهُوَ وَمَرْفُوْعًا عَلَى الْاِسْتِئْنَافِ ﴿عَنْكُمْ مِّنْ﴾ بَعْضِ ﴿سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (٢٧١)﴾ عَالِمٌ بِبَاطِنِهٖ كَظَاهِرِهٖ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْهُ وَلَمَّا مَنَعَ ﷺ مِنَ التَّصَدُّقِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ لِيُسْلِمُوْا اُنْزِلَ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ﴾ اَيِ النَّاسِ اِلَى الدُّخُوْلِ فِي الْاِسْلَامِ اِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ هِدَايَتَهٗ اِلَى الدُّخُوْلِ فِيْهِ ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ﴾ مَالٍ ﴿فَلِاَنْفُسِكُمْ﴾ لِاَنَّ ثَوَابَهٗ لَهَا ﴿وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ﴾ اَيْ ثَوَابَهٗ لَا غَيْرَهٗ مِنْ اَعْرَاضِ الدُّنْيَا، خَبَرٌ بِمَعْنَى النَّهْيِ ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ﴾ جَزَاؤُهٗ ﴿وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (٢٧٢)﴾ تُنْقَصُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا، وَالْجُمْلَتَانِ تَاكِيْدٌ لِّلْاُوْلٰى ﴿لِلْفُقَرَآءِ﴾ خَبَرُ مُبْتَدَاٍ مَّحْذُوْفٍ اَيِ الصَّدَقَاتُ ﴿الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اَيْ حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ عَلَى الْجِهَادِ، وَنَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَهُمْ اَرْبَعُ مِائَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَرْصَدُوْا لِتَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَالْخُرُوْجِ مَعَ السَّرَايَا ﴿لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا﴾ سَفَرًا ﴿فِي الْاَرْضِ﴾ لِلتِّجَارَةِ وَالْمَعَاشِ لِشُغْلِهِمْ عَنْهُ بِالْجِهَادِ ﴿يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ﴾ بِحَالِهِمْ ﴿اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ﴾ اَيْ لِتَعَفُّفِهِمْ عَنِ السُّؤَالِ وَتَرْكِهٖ ﴿تَعْرِفُهُمْ﴾

Marfat.com

یامُخاطِبُ ﴿بِسِیمٰھُمْ﴾ عَلامَتِھِمْ مِنَ التَّواضُعِ وَاٰثَرِ الْجُھْدِ ﴿لا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ﴾ شَیْئًا فَیُلْحِفُوْنَ ﴿اِلْحَافًا﴾ اَیْ لَا سُؤَالَ لَھُمْ اَصْلًا فَلا یَقَعُ مِنْھُمْ اِلْحَافٌ وَھُوَ الْاِلْحَاحُ ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ(۲۷۳)﴾ فَیُجَازِیْکُم عَلَیْہِ۔

ترجمہ

اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں (یعنی عمدہ مال) میں سے کچھ دو......ا......(زکوۃ ادا کرو) اوراس میں سے (یعنی ان پاکیزہ چیزوں میں سے) جنہیں ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا (اناج دانے اور پھل) اور ارادہ نہ کرو (تیمموا بمعنی تقصدوا ہے) خاص ناقص (ردی) کا کہ اس میں سے (یعنی مذکورہ ردی اشیاء میں سے) تم خرچ کرو (زکوۃ کی مد میں، تنفقون، تیمموا کی ضمیر سے حال ہے تنفقون کے ساتھ ضمیر منصوب متصل محذوف ہے) اور تمہیں ملے تو نہ لوگے اسے (ناقص مال کو، یعنی اگر تمہیں تمہارے حقوق کے بدلے میں دیا جائے تو تم نہ لوگے) جب تک اس میں سے چشم پوشی نہ کرو (سستی یا چشم پوشی کے سبب اس ردی مال سے، تو اللہ کا حق اس سے کیسے ادا کرتے ہو) اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ (ہے تمہارے نفقات سے) سراہا گیا ہے (ہر حال میں تعریف کیا گیا ہے)۔

شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی کا (تمہیں خوف دلاتا ہے کہ اگر تم صدقہ کرو گے تمہارے مال میں کمی آجائے گی تو تم صدقہ کرنے سے رک جاتے ہو) اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا (یعنی بخل کرنے اور زکوۃ ادا نہ کرنے کا......۲......) اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے (خرچ کرنے پر) بخشش کا (تمہارے گناہوں کی) اور فضل کا (یعنی خرچ کئے گئے مال سے اچھے رزق کا) اور اللہ وسعت والا ہے (یعنی اس کا فضل وسیع ہے) علم رکھنے والا ہے (خرچ کرنے والوں کا) اللہ حکمت دیتا ہے (یعنی علمِ نافع جو عمل کیطرف ابھارنے والا ہو) جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی (جو اسے ابدی سعادت کی طرف لے جائیگی) اور نصیحت نہیں مانتے (یذکر اصل میں یتذکر تھا، تاء کا ذال میں ادغام ہے جو کہ یتعظ کے معنی میں ہے) مگر عقل والے (اولوا الالباب بمعنی اصحاب العقول ہے) اور تم جو خرچ کرو (یعنی زکوۃ یا صدقہ ادا کرو) یا منت مانو (تو اسے پورا کرلو، تو) اللہ کو اسکی خبر ہے (وہ تمہیں اسکی جزاء دیگا) اور ظالموں کا (جو زکوۃ نہ دیں یا منت پوری نہ کریں یا مال کو غیر محل یعنی اللہ کی معاصیت میں خرچ کریں تو ان کا) کوئی مددگار نہیں (جوان سے عذاب الٰہی کو روک سکے) اگر اعلانیہ دو (تبدوا بمعنی تظھروا ہے) خیرات (یعنی نفلی صدقات) تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے (یعنی ظاہر کرکے دینا قابل تعریف چیز ہے) اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو (تخفوھا بمعنی تسروھا ہے) یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے (صدقے کو ظاہر کرنے یا مالداروں کو دینے سے، اور صدقہ واجبہ ظاہر کرکے دینا افضل ہے تاکہ دوسرے تقلید کریں اور اس پر تہمت نہ آئے، جبکہ زکوۃ صرف فقرا کو ہی دینا متعین ہے) اور گھٹیں گے (یکفر یاء اور نون دونوں لغتوں کیساتھ پڑھا گیا ہے اور یہ فھو کے محل پر عطف کے سبب مجزوم ہوگا اور استیناف کی بناء پر مرفوع ہوگا) اسمیں تمہارے (بعض) گناہ، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (وہ جانتا ہے اس کے باطن کو اسی طرح جیسا کہ ظاہر کو جانتا ہے اس پر کچھ مخفی نہیں۔

Marfat.com

یہ آیتِ مبارکہ اسوقت نازل ہوئی جب آنحضرت ﷺ نے مشرکین پر صدقہ کرنے سے روکا تاکہ وہ مسلمان ہوجائیں) انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں (یعنی لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے کی راہ دینا آپ ﷺ پر فرض نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ پر تو صرف پیغام ہی کا پہنچانا لازم ہے) ہاں اللہ جسے راہ دینا چاہتا ہے (راہ دیتا ہے اسلام میں داخل ہونے کی) اور تم جو اچھی چیز دو (یعنی مال دو) تو تمہارا ہی بھلا ہے (کہ اسکا ثواب تمہارے لیے ہی ہے) اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کیلئے (یعنی ثواب کیلئے، نہ کہ اغراض دنیا کیلئے یہ جملہ خبر ہے اور نہی کے معنی میں ہے) اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا (اسکا بدلہ) اور نہ نقصان دیئے جاؤ گے (یعنی اس سے کچھ کمی نہ ہوگی، یہ دونوں جملے ماقبل کی تاکید ہیں) ان فقیروں کیلئے (للفقراء خبر ہے اور مبتدا محذوف ہے الصدقات) جو راہ خدا میں روکے گئے (جنھوں نے اپنی جانوں پر جہاد لازم قرار دے رکھا ہے......۳...... یہ آیت اہلِ صفہ کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ چار سو مہاجرین تھے، وہ تعلیم قرآن سیکھنے اور جہاد پر نکلنے کیلئے وقف تھے) چل نہیں سکتے (سفر نہیں کرسکتے) زمین میں (تجارت اور کسب معاش کیلئے جہادی مشغولیت کی وجہ سے) نادان انہیں تونگر سمجھتے (انکے حال کی وجہ سے) بچنے کے سبب (یعنی انکے سوال نہ کرنے کے سبب) تو انہیں پہچان لیگا (اے مخاطب!) انکی صورت سے (علامت تواضع اور اثرِ جھد کی وجہ سے) لوگوں سے سوال نہیں کرتے (کسی سے کوئی چیز اصرار کرکے نہیں مانگتے) کہ گڑگڑانا پڑے (یعنی وہ اصلا سوال ہی نہیں کرتے کہ ان کی جانب سے اصرار ہو، الحاف سوال میں مبالغہ کرنے کو کہتے ہیں) اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے (وہ تمہیں اسکی جزا دے گا)۔

ترکیب

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ﴾

یایها الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... انفقوا: فعل وفاعل ...... طیبت ما کسبتم: مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ......ملکر معطوف علیہ ...... ومما اخرجنا لکم الارض: جارمجرور ملکر معطوف ......ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء۔

﴿وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ﴾

و: عاطفہ ...... لا تیمموا: فعل، واؤ ضمیر ذوالحال ...... الخبیث: مفعول ...... منه: ظرف لغو مقدم ...... تنفقون: فعل، واؤ ضمیر ذوالحال ...... و: حالیہ ...... لیس: فعل ناقص ...... تم: ضمیر اسم ...... ب: زائدہ ...... اخذی: خبر ......لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر حال ......ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ......تنفقون جملہ فعلیہ ہوکر تیمموا کی واؤ ضمیر سے حال ......ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ﴾

الا: للحصر ...... انْ: مصدریہ ...... تغمضوا فیه: بتاویل مصدر جملہ فعلیہ ...... و: استینافیہ ...... اعلموا: فعل وفاعل ......ان اللہ غنی حمید: جملہ اسمیہ ہوکر مفعول ......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ﴾

Marfat.com

الشیطن: مبتدا...... یعدکم الفقر: معطوف علیہ.....ویامرکم بالسوء والفحشاء: معطوف......ملکر خبر،مبتداخبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ یَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰه: اسم جلالت مبتدا...... یعدکم مغفرۃ منه وفضلا: جملہ فعلیہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ...... و: استینافیہ...... اللّٰه: اسم جلالت مبتدا...... واسع: خبر اول...... علیم: خبر ثانی...... مبتدا اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یُؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا﴾

یؤتی: فعل بافاعل...... الحکمۃ: مفعول...... من یشاء: مفعول ثانی...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ...... و: مستانفہ...... من: شرطیہ...... یؤت: فعل مجہول بانائب الفاعل...... الحکمۃ: مفعول...... جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... فقد اوتی خیرا کثیرا: جملہ فعلیہ جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾

و: عاطفہ...... ما یذکر: فعل نہی...... الا: للحصر...... اولوا الباب: فاعل،فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُهٗ﴾

و: عاطفہ......ما: موصولہ...... انفقتم من نفقۃ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ، او نذرتم من نذر: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، جومعطوف علیہ سے ملکر صلہ......موصول صلہ ملکر مبتدا...... ف: جزائیہ......ان اللّٰه یعلمه: جملہ اسمیہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾

و: مستانفہ، ما: مشابہ بلیس، للظلمین: خبر،من: زائدہ، انصار: اسم...... ما،اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ﴾

ان: شرطیہ...... تبدوا: فعل بافاعل، الصدقات: مفعول......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ،ف: جزائیہ، نعم: فعل، ما: ممیز،شیئا: تمیز......ملکر فاعل،نعم فعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مقدم...... ھی: مبتدا موخر......ملکر جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ

﴿وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ﴾

و: عاطفہ...... ان: شرطیہ...... تخفوھا: معطوف علیہ...... وتؤتوھا الفقراء: معطوف......ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... ھو خیرلکم: جملہ اسمیہ جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَیُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾

و: مستانفہ...... واللّٰه یکفر عنکم مبتدا محذوف، یکفر عنکم ...... الخ: جملہ فعلیہ ہوکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ھو خیر لکم پر معطوف...... و: مستانفہ ،اللّٰه: اسم جلالت مبتدا، بما تعملون خبیر: خبر،ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿لَیسَ عَلَیکَ ھُدٰھُم وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھدِی مَن یَّشَآءُ﴾

لیس: فعل ناقص...... علیک: ظرف لغو خبر...... ھداھم: اسم......ملکر جملہ فعلیہ...... و: معترضہ...... لکن: حرف مشبہ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم...... یھدی من یشاء: جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... لکن اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ معترضہ۔

﴿وَمَا تُنفِقُوا مِن خَیرٍ فَلِاَنفُسِکُم وَمَا تُنفِقُونَ اِلَّا ابتِغَآءَ وَجہِ اللّٰہِ﴾

و: عاطفہ...... ما: شرطیہ...... تنفقوا: فعل بافاعل...... من خیر: جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ف: جزائیہ...... ھو: مبتدا...... لانفسکم: خبر......جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط...... وما تنفقوا......الخ: جملہ فعلیہ ہوکر حال ہے تنفقوا کی ضمیر سے۔

﴿وَمَا تُنفِقُوا مِن خَیرٍ یُّوَفَّ اِلَیکُم وَاَنتُم لَاتُظلَمُونَ﴾

و: عاطفہ...... ما: شرطیہ...... تنفقوا من خیر: جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... یوف الیکم: جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ...... و: عاطفہ...... انتم: مبتدا......لا تظلمون: خبر...... جملہ اسمیہ۔

﴿لِلفُقَرَآءِ الَّذِینَ اُحصِرُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ لَا یَستَطِیعُونَ ضَربًا فِی الاَرضِ﴾

لام: جار......الفقراء: موصوف......الذین: موصول...... احصروا: فعل، واؤ ضمیر ذوالحال...... فی سبیل اللّٰہ: ظرف لغو، جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر صفت اول......لا یستطیعون: فعل بافاعل......ضربا: مفعول...... فی الارض: ظرف لغو، جملہ فعلیہ صفت ثانی، موصوف اپنی صفتوں سے ملکر مجرور......ملکر ظرف مستقر خبر...... صدقتکم: مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یَحسَبُھُمُ الجَاھِلُ اَغنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ﴾

یحسبھم: فعل، ھم ضمیر مفعول...... الجاھل: فاعل...... اغنیاء: مفعول......من التعفف: ظرف لغو......جملہ فعلیہ ہوکر صفت ثالث فقراء کیلئے۔

﴿تَعرِفُھُم بِسِیمٰھُم لَا یَسئَلُونَ النَّاسَ اِلحَافًا﴾

تعرف: فعل بافاعل...... ھم: ضمیر مفعول...... بسیمھم: ظرف لغو......جملہ فعلیہ ہوکر صفت رابع فقراء کی، لایسئلون: فعل، واؤ ضمیر ذوالحال......الحافا: مصدر حال، جوذوالحال سے ملکر فاعل......الناس: مفعول......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت خامس فقراء کیلئے۔

﴿وَمَا تُنفِقُوا مِن خَیرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیمٌ﴾

و: عاطفہ...... ماتنفقوا: فعل بافاعل......من خیر: ظرف لغو......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، فان اللّٰہ بہ علیم: جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط ماقبل تنفقوا پر معطوف ہے۔

شانِ نزول

Marfat.com

☆......ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ......بعض لوگ خراب مال صدقہ میں دیتے تھے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......لیس علیک هدهم ......آپ ﷺ بشیر ونذیر وداعی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔آپ کا فرض دعوت پر تمام ہو جاتا ہے۔اس سے زیادہ جہد آپ پر نہیں۔شان نزول یہ ہے کہ قبل اسلام مسلمانوں کی یہود سے رشتہ داریاں تھیں اس وجہ سے وہ انکے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے۔مسلمان ہونے کے بعد انہیں یہود کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور انہوں نے اسلئے ہاتھ روکنا چاہا کہ انکے اس طرز عمل سے یہود اسلام کی طرف مائل ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......للفقراء الذین احصروا ......یہ آیت اہلِ صفہ کے بارے میں نازل ہوئی۔انکی تعداد چار سو کے قریب تھی۔یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے۔نہ یہاں ان کا مکان تھا نہ قبیلہ کنبہ۔نہ ان حضرات نے شادی کی تھی۔ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے۔رات میں قرآن کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا۔آیت مبارکہ میں انکے بعض اوصاف کا بیان ہے۔

تشریح وتوضیح واغراض

﴿انفاق فی سبیل اللہ﴾ سے مراد:

۱......اس آیت مبارکہ میں لفظ انفقوا کے بارے میں اختلاف ہے۔ایک قول کے مطابق اس سے مراد فرض زکوۃ ہے اسلئے کہ انفقوا امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لئے آتا ہے۔اور زکوۃ واجب ہے۔لہذا اس آیت مبارکہ سے زکوۃ کی فرضیت ثابت ہوئی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نفلی صدقات ہیں۔جبکہ بعض کے مطابق اس سے صدقات واجبہ اور نافلہ دونوں ہی مراد ہیں۔اس امر سے یہ مفہوم ثابت ہوتا ہے کہ کسی فعل کے کرنے کو اسی فعل کے نہ کرنے کے مقابلے میں ترجیح دی گئی ہے تو یہ مفہوم فرض ونفل دونوں میں قدر مشترک ہے لہذا ضروری ہے کہ نفلی صدقات بھی اس حکم کے تحت داخل کیے جائیں پس قول اول کے مطابق انفاق سے مراد زکوۃ ہے۔

(خازن، ج۱، ص۲۰۲)

فحش سے مراد:

۲......فحشاء سے مراد بخل اور ترک صدقات ہے۔ایک قول کے مطابق اس سے مراد ہر قسم کی نافرمانیاں ہیں،فحشاء کو زنا پر بھی محمول کیا جاتا ہے۔............﴿نعوذ باللہ من ذلک﴾ (ماخوذ از روح المعانی،الجزء الثالث،ص۵۵)

یہاں ہم بخل کی تعریف اور اسکی مذمت کے بارے میں احادیث طیبہ ذکر کرتے ہیں۔

ضرورت کے وقت ایثار کو ترک کر دینا بخل کہلاتا ہے جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ انسانی صفات مٹ جائیں اور حیوانی صفات ثابت ہو جائیں یہ بھی بخل ہے۔ (التعریفات،ص۴۱)

☆......عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰه ﷺ قَالَ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا

Marfat.com

الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ...... یعنی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ظلم تاریک شکل اختیار کرلے گا اور بخل سے بچو اسلئے کہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور انہیں ایک دوسرے کا خون بہانے اور حرام چیزوں کو حلال کرنے کی جانب ابھارا۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم، ص۱۳۷۶)

☆...... حضرت جابر سے روایت ہے کہ شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن بیشمار تاریکیوں کی شکل اختیار کرلیگا اور بخل سے بچو کہ بخل نے ان لوگوں کو ہلاک کیا جو تم سے پہلے تھے بخل نے انہیں ایک دوسرے کا خون بہانے پر ابھارا اور بخل ہی کی وجہ سے وہ حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے''۔ (ریاض الصالحین، باب النهي عن البخل، ص۱۸۰)

بخل کا علاج

بعض مشائخ عظام اپنے مریدین کے بخل کا علاج اسطرح کرتے ہیں کہ اپنے مرید کو عبادت کیلئے ایک مخصوص گوشہ دیدیتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں وہ اس گوشہ سے مانوس ہو چکا ہے اور اسکا دل لگ گیا ہے تو اسے دوسرے گوشے کی طرف منتقل کر دیتے ہیں۔ اور اسکا گوشہ کسی اور مرید کو دیدیتے ہیں۔ اگر وہ دیکھتے کہ کسی مرید نے نئی جوتیاں پہنی ہیں اور وہ اسے پہن کر فخر محسوس کر رہا ہے تو اسے حکم دیدیتے یہ جوتیاں دوسرے کے حوالے کر دو۔ ایک دفعہ سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نعلین مبارکہ میں نئے تسمے ڈالے، حالت نماز میں آپ کی نگاہ ناز اس طرف گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت پاتے ہی حکم دیا کہ پرانے تسمے لائے جائیں اور نئے تسموں کی جگہ پرانے تسمے ہی ڈال دیئے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ دل سے مال کی محبت دور کرنے کا طریقہ اور تدبیر یہی ہے کہ اس مال کو جس سے محبت پیدا ہوتی ہے اسے دور کر دیا جائے۔ اسلئے کہ جب تک ہاتھ خالی نہ ہوں دل فارغ اور مطمئن نہیں ہوتا، بخل کا علاج یہ بھی ہے کہ اسکے بارے میں قرآن اور احادیث طیبہ کے مضامین پڑھے جائیں تاکہ دل بخل سے بیزار ہو اور مال اللہ رب العالمین کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ملے۔ (کیمیاء سعادت مترجم، ص۵۳۹)

خود کو راہ خدا میں روک رکھنے والے اصحاب صفہ:

۳...... اس سے مراد ایک قول کے مطابق وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیلئے روک رکھا ہے جبکہ ایک قول کے مطابق اس سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے خود کو اللہ تعالی کی اطاعت پر روک رکھا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو تجارت، طلب معاش اور کسب وغیرہ کو چھوڑ چکے ہیں۔ یہ حضرات اپنی عفت کی وجہ سے کسی سے سوال نہیں کرتے اور چیزوں سے اپنا ہاتھ روک رکھتے ہیں، کسی سے گڑگڑا کر سوال بھی نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ اغنیاء ان کے حال سے بے خبر رہتے۔ السیماء، السیمیاء، السمة سے ہے، اس سے مراد وہ علامت ہے جس کی وجہ سے کوئی چیز پہچانی جا سکے، جبکہ بعض نے اسکے معنی خضوع اور تواضع بتائے ہیں جبکہ بعض نے اس سے مراد فقر اور حاجت کی مشقت سے پڑنے والا اثر لیا ہے، ایک قول کے مطابق بھوک کی وجہ سے انکے رنگ

Marfat.com

پیلے پڑ جانا اور شدتِ تکلیف کی وجہ سے کپڑوں کا بوسیدہ ہونا مراد لیا ہے۔ (ماخوذ از خازن، ج۱،ص۲۰۷)

اب ہم ضمناً اصحاب صفہ کے چند فضائل تفسیر در منثور سے ذکر کرتے ہیں

☆......ابونعیم نے حلیہ میں فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو کچھ لوگ نماز میں قیام کی حالت میں اپنی محتاجی و مفلسی کے باعث گر جاتے وہ لوگ اصحاب صفہ تھے (ان کی اس حالت کو دیکھ کر) اعرابی کہتے کہ یہ دیوانے ہیں۔

☆...... ابونعیم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اصحاب صفہ کی تعداد ستر تھی ان میں سے کسی کے پاس چادر نہ تھی۔

☆......ابن سعید نے محمد بن کعب القرظی سے اللہ تعالی کے فرمان ﴿للفقراء الذین احصروا فی سبیل الله﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ اس سے مراد اصحاب صفہ تھے مدینہ منورہ میں ان کا نہ تو کوئی گھر بار تھا اور نہ ہی کنبہ، اللہ تعالی نے لوگوں کو انہیں صدقہ دینے پر ابھارا۔ (در منثور، ج۱،ص۶۳۳)

ہم یہاں یہ بھی بیان کر دینا چاہتے ہیں طالب علم کو زکوۃ دی جا سکتی ہے جو علم دین پڑھنے یا پڑھانے میں مصروف ہوا سے دینا راہ خدا میں دینا کہلائے بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی زکوۃ لے سکتا ہے جب کہ اس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لئے فارغ کر رکھا ہو اگرچہ کسب پر قادر ہو، ذمی کافر کو نہ زکوۃ دے سکتے ہیں نہ کوئی صدقہ واجبہ جیسے نذر و کفارہ اور صدقہ فطر اور حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں نہ واجبہ نہ نفل اگرچہ وہ دار الاسلام میں بادشاہ سے امان لے کر آیا ہو۔ (بہار شریعت، حصہ پنجم، ج۱،ص۳۰ وغیرہ، در مختار، ج۳،ص۲۸۹ وغیرہ)

☆......☆ **من المال**: مراد اس سے مال نقد، مویشی اور مال تجارت ہے۔

بالتساهل: اس لفظ میں اس جانب اشارہ ہے کہ اللہ تعالی کا فرمان ﴿الا ان تغمضوا فیه﴾ التساهل سے کنایہ ہے اس لئے کہ جس چیز میں آسانی ہوتی ہے اس سے چشم پوشی رہتی ہے۔

اصحاب العقول: یعنی سالم کامل نقص وغیرہ کے عیب سے پاک۔

ای النوافل: صدقات سے مراد صدقات نافلہ ہیں اس لئے کہ یہی وہ صدقات ہیں جو کہ اغنیاء کو بھی دینا جائز ہے۔

مِن: تبعیضیہ ہے اس لئے کہ صدقات تمام برائیوں کو نہیں مٹاتے برخلاف توبہ کے کہ وہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

لا یخفی علیه شیء منه: یعنی پوشیدہ اور ظاہری عمل، پس پوشیدہ عمل اخلاص کی دلیل نہیں ہے کہ عمل چھپ کر کیا ہے تو اس میں اخلاص بھی ہو اور اعلانیہ عمل ریاء پر دلیل نہیں کہ لوگوں کو دکھا کر عمل کیا تو ریاء کاری کی نظر ہو گیا ایسا ہرگز نہیں۔

لیس علیک هداهم: یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تمہارے رب نے تمہیں لوگوں کو ہدایت دینے کا مکلف نہیں بنایا بلکہ شرعی احکام کی تبلیغ کا مکلف بنایا ہے اور ھدیٰ نام اس بناء پر رکھا کہ اللہ نے فرمایا ﴿ولکل قوم هاد﴾ اس آیت میں ھاد بمعنی مبلغ ہے اور لوگوں کے لئے حق راستے پر دال ہے، پس حاصل کلام یہ ہوا کہ ھدیٰ بمعنی دلالت ہے اور مراد اس سے حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور علماء کرام رحمہم اللہ اجمعین ہیں اور اس کا معنی خیر کا دلوں تک پہنچانا ہے اور اس کا کوئی اور مکلف نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿انک لا

Marfat.com

تهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء﴾۔

لان ثوابه لها: یعنی ثواب ضائع نہ ہوگا چاہے مومن پر صدقہ کرے یا کافر پر۔

لا غیره من اعراض الدنیا: یعنی تم اپنا مال صرف اللہ ﷻ کی رضا کے لئے خرچ کرو نہ کہ کسی اور وجہ سے، اس لئے کہ جب مقصد رضائے الٰہی ہے تو پھر کبھی خائب وخاسر نہ ہوگا چاہے خرچ مسلمان پر کرے یا کافر پر، بلکہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے پیاسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخش دیا۔

من خیر: قلیل ہو یا کثیر۔ وماتنفقوا من خیر فلانفسکم: اگر تم اس سے اللہ کی رضا کا قصد کرو۔

تنقصون منه شیئا: کم ہو یا زیادہ ہو اگرچہ رائی کا دانہ ہو۔

ارصدوا لتعلم القرآن: یعنی نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز اور رات کا قیام۔

بالجهاد: یعنی اللہ کی طاعت میں کبھی کسی غزوہ میں تو کبھی تعلیم قرآن میں، اور اس کے علاوہ بھی دیگر طاعتوں میں مصروف رہتے تھے

واثر الجهد: بھوک کے ہوتے ہوئے دین کی عظیم خدمت میں مصروف تھے۔ (صاوی، ج۱، ص۱۹۸وغیرہ)

والثمار: یعنی کھجور اور انگور وغیرہ کے پھل۔

عن نفقاتکم: اللہ تعالی تمہیں نفقات کا حکم اس لئے نہیں دیتا کہ اسے تمہارے نفقات کی حاجت ہے بلکہ تمہارے اپنے نفع اور ثواب کے حاصل کرنے کے لئے حکم دیتا ہے پس تمہارے لئے یہ بات مناسب ہے کہ تم خوش دلی سے خرچ کیا کرو۔

یخوفکم: یعنی تمہیں وسوسہ دلاتا ہے اور تمہارے سامنے بخل اور زکوۃ وصدقات کو نہ دینے کے عمل کو اچھا کر کے پیش کرتا ہے۔

(الجمل، ج۱، ص۳۳۲)

رکوع نمبر ۶

﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۲۷۴)﴾ ﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا﴾ اَیْ یَاْخُذُوْنَهُ وَهُوَ الزِّیَادَةُ فِی الْمُعَامَلَةِ بِالنُّقُوْدِ وَالْمَطْعُوْمَاتِ فِی الْقَدْرِ اَوِ الْاَجَلِ ﴿لَا یَقُوْمُوْنَ﴾ مِنْ قُبُوْرِهِمْ ﴿اِلَّا﴾ قِیَامًا ﴿كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ﴾ یَصْرَعُهُ ﴿الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ اَلْجُنُوْنِ، مُتَعَلِّقٌ بِیَقُوْمُوْنَ ﴿ذٰلِكَ﴾ اَلَّذِیْ نَزَلَ بِهِمْ ﴿بِاَنَّهُمْ﴾ بِسَبَبِ اَنَّهُمْ ﴿قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا﴾ فِی الْجَوَازِ وَهٰذَا مِنْ عَكْسِ التَّشْبِیْهِ مُبَالَغَةً فَقَالَ تَعَالٰی رَدًّا عَلَیْهِمْ ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ﴾ بَلَغَهٗ ﴿مَوْعِظَةٌ﴾ وَعْظٌ ﴿مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی﴾ عَنْ اَكْلِهٖ ﴿فَلَهٗ مَا سَلَفَ﴾ قَبْلَ النَّهْیِ اَیْ لَا یُسْتَرَدُّ مِنْهُ ﴿وَاَمْرُهٗٓ﴾ فِی الْعَفْوِ عَنْهُ ﴿اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ﴾ اِلٰی اَكْلِهٖ مُشَبِّهًا لَهٗ

Marfat.com

بِالْبَيْعِ فِي الْحِلِّ ﴿فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ(۲۷۵)﴾ ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا﴾ يَنْقُصُهُ وَيُذْهِبُ بَرَكَتَهُ ﴿وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ يَزِيْدُهَا وَيُنَمِّيْهَا وَيُضَاعِفُ ثَوَابَهَا ﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ﴾ بِتَحْلِيْلِ الرِّبٰوا ﴿اَثِيْمٍ(۲۷۶)﴾ فَاجِرٍ بِاَكْلِهِ اَيْ يُعَاقِبُهُ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ(۲۷۷)﴾ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا﴾ اُتْرُكُوْا ﴿مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ(۲۷۸)﴾ صَادِقِيْنَ فِي اِيْمَانِكُمْ فَاِنَّ مِنْ شَاْنِ الْمُؤْمِنِ اِمْتِثَالُ اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، نَزَلَتْ لَمَّا طَالَبَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ بَعْدَ النَّهْيِ بِرِبٰوا كَانَ لَهُمْ قَبْلُ ﴿فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا﴾ مَا اُمِرْتُمْ بِهِ ﴿فَاْذَنُوْا﴾ اِعْلَمُوْا ﴿بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ لَكُمْ، فِيْهِ تَهْدِيْدٌ شَدِيْدٌ لَّهُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ قَالُوْا لَا يَدَىْ لَنَا بِحَرْبِهٖ ﴿وَاِنْ تُبْتُمْ﴾ رَجَعْتُمْ عَنْهُ ﴿فَلَكُمْ رُءُوْسُ﴾ اُصُوْلُ ﴿اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ﴾ بِزِيَادَةٍ ﴿وَلَا تُظْلَمُوْنَ(۲۷۹)﴾ بِنَقْصٍ ﴿وَاِنْ كَانَ﴾ وَقَعَ غَرِيْمٌ ﴿ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ﴾ لَهُ اَيْ عَلَيْكُمْ تَاْخِيْرُهُ ﴿اِلٰى مَيْسَرَةٍ﴾ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَضَمِّهَا اَيْ وَقْتَ يُسْرِهٖ ﴿وَاَنْ تَصَدَّقُوْا﴾ بِالتَّشْدِيْدِ عَلٰى اِدْغَامِ التَّاءِ فِي الْاَصْلِ فِي الصَّادِ وَبِالتَّخْفِيْفِ عَلٰى حَذْفِهَا اَيْ تَتَصَدَّقُوْا عَلَى الْمُعْسِرِ بِالْاِبْرَاءِ ﴿خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۲۸۰)﴾ اَنَّهٗ خَيْرٌ فَافْعَلُوْهُ وَفِي الْحَدِيْثِ "مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ﴾ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ تُرَدُّوْنَ وَلِلْفَاعِلِ تَصِيْرُوْنَ ﴿فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ﴾ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿ثُمَّ تُوَفّٰى﴾ فِيْهِ ﴿كُلُّ نَفْسٍ﴾ جَزَاءَ ﴿مَّا كَسَبَتْ﴾ عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ وَّشَرٍّ ﴿وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ(۲۸۱)﴾ بِنَقْصِ حَسَنَةٍ اَوْ زِيَادَةِ سَيِّئَةٍ۔

ترجمہ

وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر انکے لئے انکا اجر ہے انکے رب کے پاس ہے انکو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم وہ جو سود کھاتے ہیں (یعنی سود لیتے ہیں، نقدی اور کھانے پینے کی اشیاء کے معاملات کی مقدار یا مدت میں......۱...... جو زیادتی ہوا سے سود کہتے ہیں) قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے (اپنی قبروں سے) مگر (ان کا کھڑا ہونا ایسا ہوگا) جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے مخبوط (یعنی مرگی والا) بنا دیا ہو آسیب نے چھو کر (یعنی مجنوں اور دیوانہ بنا دیا ہو، من المس، یقومون کے متعلق ہے) یہ (جو کچھ ان پر نازل ہوا) اس لئے (یعنی اس سبب سے ہے) کہ انھوں نے کہا بیع بھی تو سود کے مانند ہے (جواز میں اور یہ عکس تشبیہ بطور مبالغہ ہے......۲......، پس اللہ تعالی نے انکا رد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا) اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود، تو جسے آئی (یعنی پہنچی) نصیحت (وعظ) اسکے رب کے پاس سے اور وہ باز رہا (اسکے کھانے سے) تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا (یعنی ممانعت سے پہلے جو کوئی سود لے چکا ہے اس سے واپس نہیں لیا جائیگا) اور اسکا کام (اسکی معافی کے بارے میں) خدا کے سپرد ہے، اور

Marfat.com

جواب ایسی حرکت کرے گا (یعنی حلت میں اسے تجارت کے ساتھ تشبیہ دیکر کھائے گا) تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو (یعنی سود کو کم کرتا اور اسکی برکت ختم کرتا ہے) اور بڑھاتا ہے خیرات کو (زیادہ کرتا اور بڑھاتا اور اسکا ثواب دوگنا کر دیتا ہے) اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی کفر کرنے والا (یعنی سود کو حلال سمجھ کر) بڑا گنہگار (یعنی سود کھا کر فاجر بننے والا، یعنی اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو سزا دیگا) بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی انکا نیگ یعنی انعام انکے رب کے پاس ہے، نہ انھیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو (و ذروا بمعنی اتر کوا ہے) جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو (اپنے ایمان میں سچے ہو کیونکہ مومن کی شان اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے۔ یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب بعض صحابہ نے ممانعت کے بعد اپنے سودی قرضوں کا لوگوں سے مطالبہ کیا جو ان پر پہلے کا تھا) پھر اگر ایسا نہ کرو (جسکا تمھیں حکم دیا جاتا ہے) تو یقین کرلو (اعلان سن لو) اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا (خود سے، اس میں ان کیلئے تہدیدِ شدید ہے اور جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کی طاقت وقدرت نہیں ہے) اور اگر تم توبہ کرو (اس سے رجوع کرو) تو اپنا اصل مال لے لو (رء وس بمعنی اصول ہے) نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ (زیادہ لے کر) نہ تمہیں نقصان ہو (کمی سے)۔

اور اگر قرض دار تنگی والا ہے (کان کی تفسیر وقع سے کر کے کان کے تامہ ہونے اور غریم کو ذکر کر کے کان کے مرجع کی طرف اشارہ کیا ہے) تو اسے مہلت دو (یعنی تم پر تاخیر کرنا لازم ہے) آسانی تک (مسیـرۃ سین کے فتحہ وضمہ دونوں کے ساتھ ہے یعنی وقتِ آسانی تک) اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا (اصل میں تتـصـدقـوا تھا، تاء کا صاد میں ادغام ہوا یہ تعلیل تشدید کی صورت میں ہے اور تخفیف کی صورت میں یہ تاء کے حذف کیساتھ ہوگا یعنی مقروض کو قرض معاف کر کے اس پر صدقہ کرو) تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو (اس کا بہتر ہونا تو تم ایسا کرو، حدیثِ پاک میں ہے کہ جو تنگ دست کو مہلت دے یا قرض کا بار اس سے اتار دے اللہ اس دن اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا اسے امام مسلم نے روایت کیا) اور ڈرو اس دن سے جس میں پھروگے (ترجعون مجہول پڑھا جائے تو یہ تردون کے معنی میں ہے اور معروف ہونے کی صورت تصیرون کے معنی میں ہے) اللہ کی طرف (وہ قیامت کا دن ہے) اور پوری بھر دی جائیگی (اس دن میں) ہر جان کو (بدلہ) اسکی کمائی کا (یعنی اچھے اور برے عمل کا) اور ان پر ظلم نہ ہوگا (ان کی نیکیوں میں کمی اور برائیوں میں زیادتی کر کے)۔

ترکیب

﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾

الـذیـن یـنـفـقـون امـوالھـم بالیل والنھار سرا وعلانیۃ: موصول صلہ ملکر مبتدا...... **فلھـم اجرھم عند ربھم:** معطوف علیہ...... **ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون:** معطوف...... ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾

الذین: موصول...... یاکلون الربوا: جملہ فعلیہ ہوکر صلہ......موصول صلہ ملکر مبتدا ...... لا یقومون: فعل بافاعل...... الا: للحصر ......قیاما موصوف محذوف...... کمایقوم الذی ...... الخ: جملہ، موصول صلہ ملکر ظرف ہوکر صفت......ملکر مفعول مطلق ......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا﴾

ذلک: مبتدا...... ب: جار...... ان: حرف مشبہ ...... هم: ضمیر اسم ...... قالوا: قول...... انما: مکفوفہ ...... البیع: مبتداء......مثل الربوا: خبر......جملہ اسمیہ مقولہ......قول مقولہ ملکر خبر......ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر مجرور......ملکر ظرف مستقر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾

و : حالیہ: احل: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... البیع: مفعول......جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و حرم: فعل و فاعل...... الربوا: مفعول......ملکر جملہ فعلیہ معطوف......ملکر جملہ معطوفہ۔

﴿فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰهِ﴾

ف: استینافیہ ...... من: شرطیہ......جاءہ موعظة من ربه: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... فانتھی: معطوف ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... لہ ماسلف: جملہ اسمیہ معطوف علیہ ...... وامرہ الی اللّٰہ: جملہ اسمیہ معطوف ملکر جواب شرط......شرط جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... من: شرطیہ ...... عاد: فعل بافاعل ملکر شرط...... فاولئک اصحب النار: جملہ اسمیہ جواب شرط...... ملکر جملہ شرطیہ ...... هم: مبتدا...... فیها خلدون: شبہ جملہ ہوکر خبر......مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ﴾

یمحق: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل ...... الربوا: مفعول...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ...... یربی: فعل بافاعل......الصدقت: مفعول......ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ﴾

و: مستانفہ......اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... لا یحب: فعل بافاعل...... کل کفار اثیم: مفعول ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ

عَلَيۡهِمۡ وَلَاهُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ﴾

ان:حرف مشبہ بالفعل ...... الذین امنوا و عملوا الصلحات و اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ: موصول صلہ ملکر اسم...... لھم اجرھم عند ربھم: جملہ اسمیہ معطوف علیہ ...... ولا خوف علیھم.ولا ھم یحزنون: معطوف......ملکر خبر...... ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ﴾

یایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... اتقوا اللہ: فعل بافاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... وذروا ما بقی من الربوا: جملہ فعلیہ معطوف اول...... ان کنتم مومنین: جملہ شرط......جزاء محذوف فذروا جملہ شرطیہ معطوف ثانی ......ملکر مقصود بالنداء۔

﴿فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ﴾

ف: مستانفہ ...... ان لم تفعلوا: جملہ فعلیہ شرط ...... فاذنوا: فعل بافاعل...... بحرب من اللہ ورسولہ: ظرف لغو ......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَكُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِكُمۡ لَاتَظۡلِمُوۡنَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ﴾

و: عاطفہ...... ان تبتم: شرط...... فلکم رء وس اموالکم: جملہ اسمیہ جزاء......شرط جزاء ملکر جملہ اسمیہ......لا تظلمون: فعل بافاعل ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ...... ولا تظلمون: فعل بانائب الفاعل جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف۔

﴿وَاِنۡ كَانَ ذُوۡ عُسۡرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيۡسَرَةٍ﴾

و: مستانفہ......ان: شرطیہ...... کان: فعل تام...... ذوعسرۃ: فاعل ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... نظرۃ الی میسرۃ: شبہ جملہ خبر ہے مبتدائے محذوف فالحکم نظرۃ کی......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاَنۡ تَصَدَّقُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾

و: مستانفہ......ان تصدقوا: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مبتدا...... خیر لکم: شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... ان: شرطیہ...... کنتم: فعل ناقص وضمیر اسم...... تعلمون: جملہ فعلیہ خبر......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... فافعلوہ: جملہ فعلیہ جزاء محذوف...... ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِيۡهِ اِلَى اللّٰهِ﴾

و: عاطفہ...... اتقوا: فعل امروانت ضمیر مستتر فاعل...... یوما: مفعول...... فیہ الی اللہ: تجار مجرور ملکر ظرف لغو......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ﴾

Marfat.com

ثم: عاطفہ...... توفی: فعل مجہول...... کل نفس: نائب الفاعل...... ماکسبت وھم لا یظلمون: جملہ فعلیہ ہوکر مفعول...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

شان نزول

☆......الذین ینفقون اموالھم ...... یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ جب کہ آپ نے راہ خدا میں چالیس ہزار دینار خرچ کیے تھے۔ دس ہزار رات میں، دس ہزار دن میں، دس ہزار پوشیدہ میں، دس ہزار ظاہر میں، اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ کے پاس فقط چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا۔ آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا۔ ایک رات میں، ایک دن میں ایک کو پوشیدہ، ایک کو ظاہر۔ آیت مبارکہ میں نفقہ لیل کو نھار اور نفقہ سر کو نفقہ اعلانیہ پر مقدم کیا گیا ہے اسمیں اشارہ ہے کہ چھپا کر دینا ظاہر کر کے دینے سے افضل ہے۔

☆......یا یھا الذین امنوا اتقوا اللہ ...... یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے۔ انکی گراں قدر سودی رقمیں دوسرے کے ذمہ باقی تھیں۔ اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کا مطالبہ بھی واجب الترک ہے اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں۔

تشریح وتوضیح واغراض

سود کی تعریف، اس کا حکم اور مذمت:

۱......ماپ یا تول سے بکنے والی چیز اگر اپنی جنس سے بدلی جائے (مثلاً گیہوں کے بدلے گیہوں، جو کے بدلے جو) اور ایک طرف زیادہ ہو یہ حرام ہے۔ ہمارے نزدیک اسکی علت قدر اور جنس ہے اگر وہ چیز عددی ہے مثلاً انڈے، کھجور، اخروٹ وغیرہ تو ان اشیاء میں کمی زیادتی سود نہیں۔ اسی طرح جید اور ردی کی صورت میں اگر دونوں جانب مقدار برابر ہو تو جائز ہے ورنہ حرام

(ماخوذ از ھدایہ، باب الرباء ج۵، ص۲۷ اوغیرہ)

اعلی حضرت فاضل بریلوی نے سود کی تعریف یہ بیان فرمائی ہے کہ "والربو ھو الفضل المستحق باعقد الخالی عن العوض کما فی الھدایۃ یعنی سود عقد سے ثابت ہونے والی اس زیادتی کو کہتے ہیں جو عوض سے خالی ہو جیسا کہ ہدایہ میں ہے۔"

(فتاوی رضویہ از تخریج شدہ، ج۱۷، ص۱۶۰)

قدر سے مراد ماپ اور وزن ہے جبکہ جنس کی تعریف یہ ہے کہ اگر دونوں چیزوں کا نام اور کام ایک ہے تو ایک ہی جنس مانی جائے گی اور اگر نام اور مقصد جدا جدا ہو تو جنس بھی مختلف مانی جائے گی جیسے گیہوں، جو، کپڑے کی قسمیں، ململ، لٹھا، گبرڈن، چھینٹ یہ سب مختلف الاجناس ہیں، کھجور کی ساری اقسام ایک جنس ہیں، لوہا، سیسہ، تانبا، پیتل مختلف جنسیں ہیں، اون، ریشم اور مختلف جنسیں ہیں، گائے کا گوشت، بھیڑ، بکری کا گوشت، دنبہ کی چکی، پیٹ کی چربی، یہ سب بھی مختلف اجناس ہیں، روغن گل، جوہی، چمبیلی بھی

Marfat.com

مختلف اجناس ہیں۔ (رد المحتار، کتاب البیوع ،باب الربا، ج۷،ص۴۰۳وغیرہ)

اصطلاح شرع میں ربا کی دو قسمیں ہیں ربا النسیئه ، ربا الفضل

ربا النسیئه (جسے ربا القرآن بھی کہتے ہیں کیونکہ قرآن نے اسے حرام قرار دیا ہے) یہ ہے کہ ادھار کی میعاد پر معین شرح کے ساتھ اصل رقم سے زیادہ وصول کرنا یا اس پر نفع وصول کرنا۔

ربا الفضل (یعنی ربا الحدیث) یہ ہے کہ ایک جنس کی چیزوں میں دست بدست زیادتی کے عوض بیع ہو مثلاً دو کلو گرام جَو کو نقد دس کلو گرام جَو کے عوض فروخت کیا جائے۔ (یہ ربا کن چیزوں میں متحقق ہوتا ہے اس بارے میں آئمہ کا اختلاف ہے)

(بہار شریعت، حصہ۱۱، ج۲،ص۹۷، ملخصاً)

قرض سے نفع اٹھانا بھی سود کے زمرے میں داخل ہے کیونکہ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "کل قرض جر منفعة فهو ربا۔"

(فتاوی رضویہ از تخریج شدہ، ج۱۷،ص۳۷۳)

سود کا حکم یہ ہے کہ سود حرام قطعی ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے سود کو مطلقا حرام فرمایا، کسی قسم کی تخصیص نہ فرمائی کہ فلاں سے سود لینا حرام اور فلاں سے جائز بلکہ سود مطلقا حرام ہے چاہے کافر سے ہو یا مسلمان سے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ

☆......حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ۔ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی گواہی دینے والے اور سودی لین دین تحریر کرنے والے پر لعنت فرمائی۔"

(ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی اکل الربا،ص۶۳۵)

☆......حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سود میں بہتر گناہ ہیں، جن میں سے سب سے ہلکے گناہ کا مرتبہ یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کیساتھ ہم بستر ہو۔" (درمنثور، ج۱،ص۶۴۳)

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے سود کے بارے میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: "بیشک کوئی شخص سود کے ذریعے ایک درہم پائے تو اس کا یہ عمل اللہ تعالی کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا سے سخت تر ہے۔"

(درمنثور، ج۱،ص۶۴۳)

☆......حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نے رات کو دو شخص اپنے پاس آتے دیکھے، وہ مجھے ارض مقدسہ کیطرف لے گئے یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر تک پہنچے۔ اس نہر میں ایک شخص کھڑا تھا دوسرا شخص اسکے سامنے تھا جسکے سامنے کچھ پتھر پڑے تھے، یہ آدمی آگے بڑھ کر جب بھی نکلنے کا ارادہ کرتا تو وہ دوسرا شخص اسکے منہ پر پتھر مار کر اسے واپس لوٹا دیتا چنانچہ جب بھی اس شخص نے نکلنا چاہا تو دوسرے نے ایسا ہی کر کے اسے لوٹا دیا، میں نے دریافت کیا: "یہ کیا ماجرا ہے؟"

Marfat.com

تو جواب میں انہے کہا کہ جسکو آپ نے نہر میں دیکھا ہے وہ سود خور ہے۔"

(صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب اکل الربو و شاھدہ، ص ۳۴۴)

احادیث طیبہ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوا کہ سود سے متعلق چاروں آدمیوں پر لعنت کی گئی ہے۔ لیکن آج بد قسمتی سے ہمارے مسلم معاشرے میں سود عام ہو گیا ہے اور لوگ اسے برا بھی نہیں سمجھ رہے، ہم اقوام عالم کے سامنے کیوں خوار ہو رہے ہیں؟ مسلمانوں کی ذلت کے اسباب میں سے ایک سبب سودی لین دین بھی ہے۔ اور اسکا وبال صرف دنیا ہی میں نہیں آخرت میں بھی ہوگا سود میں تباہی کے سوا کچھ نہیں مسلمانوں کا اس سے بچنا ہی بہتر ہے۔

سود کے نقصانات:

☆......سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ معاوضۂ مالیہ میں ایک مقدارِ مال کا بغیر بدل وعوض کے لینا ہے یہ صریح ناانصافی ہے۔ ☆......سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سود خور کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ ☆......سود کے رواج سے باہمی مودّت کے سلوک کو نقصان پہنچتا ہے۔ ☆......سود سے انسانی طبیعتوں میں درندوں کی سی بے رحمی پیدا ہو جاتی ہے۔

۲......علامہ صاوی نے عکس تشبیہ یہ بیان کی ہے کہ انہوں نے ربا کو حلال ہونے میں اصل قرار دیا اور بیع کو اس پر قیاس کر لیا

☆......من قبورھم: یعنی سود کھانے والا قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ گرتا پڑتا ہوگا اور صحیح حرکت نہ کر سکے گا، اور یہ گرنا پڑنا عقل کے خلل کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ اس وجہ سے ہوگا کہ دنیا میں سود کھاتا تھا اور اس کے پیٹ میں سودی مال بھرا ہوگا، پس وہ جلدی سے اٹھنے پر قادر نہ ہوگا، پھر جب کھڑا ہوگا تو اس کا پیٹ ایک جانب جھکا ہوا ہوگا۔

من عکس التشبیہ: اس لئے کہ وہ لوگ سود کو اصل اور تجارت کو فرع جانتے تھے یہاں تک کہ اس بارے میں شبہ میں پڑے تھے۔

عن اکلہ: یعنی وہ سود لیتے تھے اور اس لینے کو بالاکل سے تعبیر کیا اس لئے کہ مال سے نفع اٹھانے کی غالب ترین وجہ یہی ہے۔

فلہ ما سلف: یعنی جب سود کی حرمت نازل ہونے سے پہلے عقد میں مال زیادہ بطور سود لیا تو اس سے واپس نہیں لوٹایا جائے گا۔

ینقصہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اس شخص سے نہ تو صدقہ قبول کیا جائے گا، نہ حج، جہاد اور صلہ رحمی۔

یزیدھا: یعنی مال میں برکت عطا فرمائے گا جس سے صدقہ وغیرہ نکالا گیا ہے۔ سید عالم ﷺ سے روایت ہے کہ "اللہ تعالیٰ صدقہ قبول فرماتا ہے اور اسے بڑھاتا ہے جیسا کہ تم میں سے کسی کا مہر بڑھاتا ہے" ایک روایت میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس مال سے زکوۃ دی جائے اس میں کبھی کمی نہیں آتی"۔

بعد النھی: ممانعت کے بعد زیادتی کا طلب کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اسے ممانعت پہنچی ہی نہیں ہے۔

قبل: یعنی نہی سے قبل۔ **بالابراء:** یعنی ہر قسم کے دین یا بعض۔ **انہ:** یعنی افضل صدقہ۔

فی ظلہ: یعنی اس کے عرش کے سایہ، جیسا کہ بعض روایات میں اس کی صراحت ہے اور مراد اس قول سے کہ یوم لاظل الا ظلہ یعنی

Marfat.com

قیامت میں لوگ جب اللہ ﷻ کے حضور پیش ہونگے اور سورج ان کے سروں کے قریب ہوگا اور انہیں سخت گرمی پہنچے گی اور ان کا پسینہ نکلے گا اس دن اللہ ﷻ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (الجمل، ج۱، ص۳۴۵ وغیرہ)

والاجل: اس مراد ربالنساء ہے جو کہ حرام ہے اگرچہ جنس متعدد ہو۔

القدر: اس سے مراد ربالفضل یعنی زیادتی ہے اور یہ فقط اتحاد جنس میں حرام ہے۔

الذی یتخبطه الشیطان: یعنی قیامت کے دن یہ سود خور کی علامت ہے۔

بعض الصحابة: مراد حضرت عثمان ﷺ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ (صاوی، ج۱، ص۲۰۲ وغیرہ)

رکوع نمبر ۷

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ﴾ تعَامَلْتُمْ ﴿بِدَيْنٍ﴾ كَسَلَمٍ وَّقَرْضٍ ﴿اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ مَعْلُوْمٍ ﴿فَاكْتُبُوْهُ﴾ اِسْتِيْثَاقًا وَّدَفْعًا لِّلنِّزَاعِ ﴿وَلْيَكْتُبْ﴾ كِتَابَ الدَّيْنِ ﴿بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ﴾ بِالْحَقِّ فِىْ كِتَابَتِهٖ لَا يَزِيْدُ فِى الْمَالِ وَالْاَجَلِ وَلَا يَنْقُصُ ﴿وَلَا يَاْبَ﴾ يَمْتَنِعُ ﴿كَاتِبٌ﴾ مِنْ ﴿اَنْ يَّكْتُبَ﴾ اِذَا دُعِىَ اِلَيْهَا ﴿كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ﴾ اَىْ فَضَّلَهٗ بِالْكِتَابَةِ فَلَا يَبْخَلُ بِهَا، وَالْكَافُ مُتَعَلِّقَةٌ بِيَاْبَ ﴿فَلْيَكْتُبْ﴾ تَاكِيْدٌ ﴿وَلْيُمْلِلِ﴾ عَلَى الْكَاتِبِ ﴿الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ﴾ اَلدَّيْنُ لِاَنَّهُ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ فَيُقِرَّ لِيُعْلَمَ مَا عَلَيْهِ ﴿وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ﴾ فِىْ اِمْلَائِهٖ ﴿وَلَا يَبْخَسْ﴾ يَنْقُصْ ﴿مِنْهُ﴾ اَىِ الْحَقِّ ﴿شَيْئًا فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا﴾ مُّبَذِّرًا ﴿اَوْ ضَعِيْفًا﴾ عَنِ الْاِمْلَاءِ لِصِغَرٍ اَوْ كِبَرٍ ﴿اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ﴾ لِخَرَسٍ اَوْ جَهْلٍ بِاللُّغَةِ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ ﴿هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ﴾ مُتَوَلِّىْ اَمْرِهٖ مِنْ وَّالِدٍ وَّوَصِىٍّ وَّقَيِّمٍ وَّمُتَرْجِمٍ ﴿بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا﴾ اَشْهِدُوْا عَلَى الدَّيْنِ ﴿شَهِيْدَيْنِ﴾ شَاهِدَيْنِ ﴿مِنْ رِّجَالِكُمْ﴾ اَىْ بَالِغِى الْمُسْلِمِيْنَ الْاَحْرَارِ ﴿فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا﴾ اَىِ الشَّاهِدَانِ ﴿رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ﴾ يَشْهَدُوْنَ ﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ﴾ لِدِيْنِهٖ وَعَدَالَتِهٖ، وَتَعَدُّدُ النِّسَاءِ لِاَجْلِ ﴿اَنْ تَضِلَّ﴾ تَنْسٰى ﴿اِحْدٰىهُمَا﴾ الشَّهَادَةَ لِنَقْصِ عَقْلِهِنَّ وَضَبْطِهِنَّ ﴿فَتُذَكِّرَ﴾ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ ﴿اِحْدٰىهُمَا﴾ الذَّاكِرَةُ ﴿الْاُخْرٰى﴾ النَّاسِيَةَ، وَجُمْلَةُ الْاِذْكَارِ مَحَلُّ الْعِلَّةِ اَىْ لِتُذَكِّرَ اِنْ ضَلَّتْ وَدَخَلَتْ عَلَى الضَّلَالِ اَنَّهٗ سَبَبُهٗ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِكَسْرِ اِنْ شَرْطِيَّةً، وَرَفْعُ تُذَكِّرُ اسْتِيْنَافٌ، جَوَابُهٗ ﴿وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا﴾ زَائِدَةٌ ﴿دُعُوْا﴾ اِلٰى تَحَمُّلِ الشَّهَادَةِ وَاَدَائِهَا ﴿وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا﴾ تَمَلُّوْا مِنْ ﴿اَنْ تَكْتُبُوْهُ﴾ اَىْ مَا شَهِدْتُّمْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ لِكَثْرَةِ وُقُوْعِ ذٰلِكَ ﴿صَغِيْرًا﴾ كَانَ

Marfat.com

﴿اَوْ كَبِيرًا﴾ قَلِيلًا اَوْ كَثِيرًا ﴿اِلٰى اَجَلِهٖ﴾ وَقْتَ حُلُوْلِهٖ حَالٌ مِّنَ الْهَاءِ فِيْ تَكْتُبُوْهُ ﴿ذٰلِكُمْ﴾ اَيِ الْكَتْبُ ﴿اَقْسَطُ﴾ اَعْدَلُ ﴿عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ﴾ اَيْ اَعْوَنُ عَلٰى اِقَامَتِهَا لِاَنَّهٗ يُذَكِّرُهَا ﴿وَاَدْنٰى﴾ اَقْرَبُ اِلٰى ﴿اَ﴾ نْ ﴿لَّا تَرْتَابُوْا﴾ تَشُكُّوْا فِيْ قَدْرِ الْحَقِّ وَالْاَجَلِ ﴿اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ﴾ تَقَعُ ﴿تِجَارَةً حَاضِرَةً﴾ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالنَّصْبِ فَتَكُوْنُ نَاقِصَةً وَاسْمُهَا ضَمِيْرُ التِّجَارَةِ ﴿تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ﴾ اَيْ تَقْبِضُوْنَهَا وَلَا اَجَلَ فِيْهَا ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ﴾ فِيْ ﴿اَ﴾ نْ ﴿لَّا تَكْتُبُوْهَا﴾ وَالْمُرَادُ بِهَا الْمُتَجَرُ فِيْهِ ﴿وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ اَدْفَعُ لِلْاِخْتِلَافِ وَهٰذَا وَمَا قَبْلَهٗ اَمْرُ نَدْبٍ ﴿وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ﴾ صَاحِبَ الْحَقِّ وَمَنْ عَلَيْهِ بِتَحْرِيْفٍ اَوْ اِمْتِنَاعٍ مِّنَ الشَّهَادَةِ اَوِ الْكِتَابَةِ اَوْ لَا يَضُرُّهُمَا صَاحِبُ الْحَقِّ بِتَكْلِيْفِهِمَا مَا لَا يَلِيْقُ فِي الْكِتَابَةِ وَالشَّهَادَةِ ﴿وَاِنْ تَفْعَلُوْا﴾ مَا نُهِيْتُمْ عَنْهُ ﴿فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ﴾ خُرُوْجٌ عَنِ الطَّاعَةِ لَاحِقٌ ﴿بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ فِيْ اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ ﴿وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ﴾ مَصَالِحَ اُمُوْرِكُمْ حَالٌ مُّقَدَّرَةٌ اَوْ مُسْتَاْنِفٌ ﴿وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۲۸۲)﴾ ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ اَيْ مُسَافِرِيْنَ وَتَدَايَنْتُمْ ﴿وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ﴾ وَفِيْ قِرَاءَةٍ فَرُهُنٌ ﴿مَّقْبُوْضَةٌ﴾ تَسْتَوْثِقُوْنَ بِهَا، وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ جَوَازَ الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَوُجُوْدِ الْكَاتِبِ فَالتَّقْيِيْدُ بِمَا ذُكِرَ لِاَنَّ التَّوْثِيْقَ فِيْهِ اَشَدُّ وَاَفَادَ قَوْلُهٗ مَقْبُوْضَةٌ اِشْتِرَاطَ الْقَبْضِ فِي الرَّهْنِ وَالْاِكْتِفَاءَ بِهٖ مِنَ الْمُرْتَهِنِ وَوَكِيْلِهٖ ﴿فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ اَيِ الدَّائِنُ الْمَدِيْنَ عَلٰى حَقِّهٖ فَلَمْ يَرْتَهِنْ ﴿فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ﴾ اَيِ الْمَدِيْنُ ﴿اَمَانَتَهٗ﴾ دَيْنَهٗ ﴿وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ﴾ فِيْ اَدَائِهٖ ﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ﴾ اِذَا دُعِيْتُمْ لِاِقَامَتِهَا ﴿وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ﴾ خُصَّ بِالذِّكْرِ لِاَنَّهٗ مَحَلُّ الشَّهَادَةِ وَلِاَنَّهٗ اِذَا اَثِمَ تَبِعَهٗ غَيْرُهٗ فَيُعَاقَبُ مُعَاقَبَةَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (۲۸۳)﴾ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْهُ

ترجمہ

اے ایمان والو جب تم لین دین کرو (معاملہ کرو) کسی دَین کا (جیسا کہ بیع سلم اور قرض کا) ایک مقرر مدت تک (معلوم وقت تک) تو اسے لکھ لو......ا...... (حفاظت میں مبالغہ اور دفع ضرر کیلئے) اور چاہئے کہ لکھے (قرض کی دستاویز کو) تمہارے درمیان لکھنے والا (حق کے ساتھ اپنی کتاب میں اور مال و مدت میں نہ زیادتی کرے نہ کمی) اور انکار نہ کرے (منع نہ کرے) لکھنے والا (اس بات کے) لکھنے سے (جب اسے بلایا جائے لکھنے کیلئے) جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا (یعنی اسے کاتب ہونے کی فضیلت دی تو وہ لکھنے میں بخل نہ کرے، کما میں کاف یاب فعل کے متعلق ہے) اور اسے لکھ دینا چاہئے (فلیکتب دوبارہ تاکید کے لئے ذکر کیا گیا ہے) اور چاہئے کہ لکھتا جائے (کاتب) جس پر حق آتا ہے (یعنی جس پر اسکا دین آتا ہے کیونکہ شہادت اس پر دلائی جارہی ہے، پس مقروض اقرار کرے گا تاکہ معلوم ہوجائے جو اس کے ذمہ لازم ہے) اور اللہ سے ڈرے جو اسکا رب ہے (اس دستاویز کو لکھنے لکھانے میں) اور

Marfat.com

کمی نہ کرے (یبخس بمعنی ینقص ہے) اس سے (یعنی حق میں سے) کچھ بھی پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل (یعنی فضول خرچ) یا ناتواں ہو (کم سنی یا بڑھاپے کی وجہ سے دستاویز لکھنے سے عاجز ہو) یا وہ لکھا نہ سکے تو لکھوائے (گونگے ہونے یا وہاں مروج زبان نہ جاننے یا کسی اور وجہ سے) تو اسکا ولی لکھوائے (یعنی اسکے کاموں کا متولی لکھوائے والد، وصی، منتظم اور مترجم لکھوائے) انصاف سے۔

اور گواہ کرلو (یعنی دَین پر گواہ بنالو......۲) دو (شھیدین بمعنی شاھدین ہے) اپنے مردوں میں سے (وہ دونوں آزاد بالغ مسلمان) پھر اگر نہ ہوں (یعنی دو مرد گواہ) تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہی دیں) ایسے گواہ جنکو پسند کرو (انکے دین اور عدل کی وجہ سے اور عورتوں کا متعدد ہونا اسلیئے ہے) کہ کہیں بھولے (تضل بمعنی تنسی ہے) ان میں سے ایک عورت (شہادت کو، عقل اور ضبط کی کمی کی وجہ سے) تو یاد دلائے (تذکر فعل تخفیف اور تشدید دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے) ایک عورت (جو یاد رکھنے والی ہے) دوسری کو (جو بھولنے والی ہے، جملہ تذکر بمنزلہ علت کے ہے یعنی تاکہ دوسری یاد دلائے اگر پہلی بھول جائے اور جملہ اذکار کو ضلال پر داخل اسلیئے کیا گیا ہے کہ وہ اسکا سبب ہے اور قرأت میں ان کو ان شرطیہ بھی پڑھا گیا ہے اور تذکر کو مرفوع جملہ مستانفہ ہونے کی وجہ سے پڑھا گیا ہے، جواب شرط ہے) اور گواہ آنے سے انکار نہ کریں جب (اذا ما میں ما زائدہ ہے) بلائے جائیں (گواہ بننے اور گواہی دینے کیلیئے) اور اسے بھاری نہ جانو (اس سے تنگ دل نہ ہو) کہ لکھت کرلو (اس حق کی جس پر تمہیں گواہ بنایا گیا ہے یا اس کے بکثرت واقع ہونے کی وجہ سے اسے بھاری نہ جانو) دَین چھوٹا (ہو) یا بڑا (تھوڑا ہو یا زیادہ) اسکی میعاد تک (یعنی اختتام مدت تک، صغیراً......الخ تکتبوہ کی ہ ضمیر سے حال ہے) یہ (لکھنا) زیادہ انصاف والی بات ہے (اقسط بمعنی اعدل ہے) اللہ کے نزدیک اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی (یعنی ادائے شہادت میں یہ زیادہ معاون ہوگا کیونکہ یہ اس گواہی کو یاد دلائے گی) اور یہ اس سے قریب ہے (ادنی بمعنی اقرب ہے) کہ تمہیں شبہ نہ پڑے (تمہیں شک نہ ہو، مقدار حق اور مدت کے بارے میں) مگر یہ کہ (واقع ہو) سر دست کا سودا (ایک قرأت میں حاضرۃ منصوب ہے اس صورت میں تکون فعل ناقص ہوگا اور اسکا اسم تکون میں موجود ضمیر ہوگی جس ضمیر کا مرجع تجارت ہوگا) جیسا تم لین دین آپس میں کرو (یعنی مبیع پر قبضہ کرلو اور اس میں کوئی مدت مقرر نہ ہو) تو اسکے نہ لکھنے کا تم پر کوئی گناہ نہیں (مراد اس سے سامان تجارت ہے)۔

اور جب خرید و فروخت کرلو تو گواہ کرو (اس پر، کیونکہ یہ اختلاف کو زیادہ دور کرنے والا ہے یہ اور اس سے ماقبل کا حکم استحبابی ہے) اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے اور نہ گواہ کو (نہ صاحب حق نقصان پہنچایا جائے نہ وہ جس پر حق نکلتا ہے یا کتابت میں ہیر پھیر کرکے یا گواہی دینے یا لکھنے سے روک کر اور نہ ہی صاحب حق کاتب اور گواہ کو نقصان پہنچائیں کتابت یا گواہی میں نامناسب باتوں کا مکلف کرکے) اور جو تم ایسا کرو (جس سے تمکو منع کیا گیا ہے) تو یہ تمہارا فسق ہوگا (یعنی طاعت سے نکلنا ہوگا اور اس فسق کا تعلق تمہی سے ہوگا) اور اللہ سے ڈرو (اسکے امر و نہی میں) اللہ تمہیں سکھاتا ہے (تمہارے کاموں کی مصلحتیں، ویعلمکم اللہ، فاتقوا کی ضمیر سے حال یا جملہ مستانفہ ہے) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور اگر تم سفر میں ہو (یعنی مسافر ہو اور آپس میں لین دین کرو) اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی ہو......۳ (ایک قرأت میں

Marfat.com

فرِهٰن ہے جوکہ ,رھن کی جمع ہے) قبضہ میں دیا ہوا (جس سے تم کو اطمینان ہو جائے گا، حدیث پاک سے حالتِ حضر میں اور کاتب کی موجودگی میں جواز رھن ثابت ہے، تو یہ دونوں قیود "یعنی حالت سفر وعدم وجودِ کاتب" اس لئے ذکر کی گئی ہیں کہ حالت سفر میں توثیق کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، لفظ مقبوضة سے یہ فائدہ ہوا کہ رھن میں قبضہ شرط ہے اور یہ کہ قبضہ مرتھن یا وکیل دونوں میں سے ایک کا کافی ہو جائے گا) اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو (یعنی قرض لینے والا اور دینے والا ایک دوسرے پر اعتبار کرلیں اور مقروض کچھ گروی نہ رکھے) تو وہ جسے اس نے امین بنایا (یعنی مدیون بنایا ہے) اپنی امانت (یعنی اپنا دین) ادا کردے اور اللہ سے ڈرے جو اسکا رب ہے (اسکی ادائیگی کے سلسلے میں) اور گواہی نہ چھپاؤ (جب تمہیں ادائے شہادت کیلئے بلایا جائے) اور جو گواہی چھپائیگا تو اندر سے اسکا دل گناہگار ہے، (دل کو خاص طور پر اسلئے ذکر کیا کہ محل شہادت یہی ہے اس لئے کہ دل جب گناہ کریگا تو دیگر اعضاء بھی اسکی پیروی کریں گے پس دیگر گناہ کرنے والے اعضاء کا عذاب بھی دل پر ہوگا) اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے (اس سے کچھ مخفی نہیں)۔

ترکیب

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ﴾

یایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... **اذا** ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ...... **تداینتم:** فعل وفاعل ...... **ب:** جار ...... **دین:** موصوف ...... **الی اجل مسمی:** ظرف مستقر صفت، جو اپنے موصوف سے ملکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف لغو، سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... **فاکتبوہ:** جملہ فعلیہ جواب شرط ...... شرط جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مقصود بالنداء۔

﴿وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ﴾

و: عاطفہ ...... **لیکتب:** فعل امر ...... **بینکم:** ظرف ...... **کاتب:** موصوف ...... **بالعدل:** ظرف مستقر صفت، اپنے موصوف سے ملکر فاعل ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَا یَاْبَ کَاتِبٌ اَنْ یَّکْتُبَ کَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ﴾

و: عاطفہ ...... **لایاب:** فعل نہی ...... **کاتب:** فاعل ...... **ان یکتب:** مصدر مؤول مفعول ...... **کما علمه الله:** جار مجرور فی محل نصب مفعول مطلق ...... لایاب، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَلْیَکْتُبْ وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا یَبْخَسْ مِنْهُ شَیْئًا﴾

ف: فصیحیہ ...... **لیکتب:** فعل با فاعل ملکر جزا شرط محذوف اذا علمتم هذا الحکم کیلئے ...... **و:** عاطفہ ...... **لیملل:** فعل ...... **الذی علیه الحق:** فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ...... **ولیتق الله ربه:** جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ...... **ولا یبخس منه شیئا:** جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿فَاِنْ کَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهٗ بِالْعَدْلِ﴾

ف: استینافیہ ...... **ان:** شرطیہ ...... **کان:** فعل ناقص ...... **الذی:** اسم موصول ...... **علیه الحق:** صلہ، موصول صلہ ملکر

Marfat.com

فعل ناقص کا اسم...... سفیھا: معطوف علیہ...... او: عاطفہ...... ضعیفا: معطوف اول...... او لا یستطیع ان یمل ھو: معطوف ثانی......معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر خبر ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... لیملل: فعل...... ولیہ: فاعل...... بالعدل: ظرف لغو......ملکر جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ﴾

و: عاطفہ...... استشھدوا: فعل بافاعل...... شھیدین: موصوف......من رجالکم: صفت......ملکر مفعول......فعل فاعل ومفعول سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى﴾

ف: استینافیہ، ان: شرطیہ...... لم یکونا رجلین: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ......رجل وامراتن: موصوف ،ممن ترضون من الشھداء: صفت......مرکب توصیفی ہوکر مبتدا، یشھدون فعل محذوف بافاعل...... ان تضل......الخ: مفعول لہ......فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جواب شرط،فتذکر احدھما الاخری: جملہ فعلیہ ان تضل پر معطوف

﴿وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا﴾

و: عاطفہ...... لایاب: فعل نہی...... الشھداء: فاعل...... اذا: مضاف...... ما: زائدہ...... دعوا: فعل بانائب الفاعل......ملکر مضاف الیہ......ملکر ظرف......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ﴾

و: عاطفہ...... لا تسئموا: فعل بافاعل...... ان: مصدریہ...... تکتبوا: فعل بافاعل...... ہ: ضمیر ذوالحال...... صغیرا او کبیرا: حال اول...... الی اجلہ: حال ثانی......ملکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر بتاویل مصدر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا﴾

ذلکم: مبتدا...... اقسط عند اللہ: شبہ جملہ معطوف علیہ...... واقوم للشھادۃ: شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف اول......وادنی الا ترتابوا: شبہ جملہ ہوکر معطوف ثانی......معطوف علیہ اپنے معطوفین سے ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ﴾

الا: حرف استثناء...... ان: مصدریہ...... تکون: فعل ناقص...... ھی: ضمیر اسم...... تجارۃ: موصوف...... حاضرۃ: صفت اول...... تدیرونھا بینکم: صفت ثانی...... ملکر خبر سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مستثنی منقطع...... فلیکتب بینکم کاتب بالعدل مستثنی منہ۔

﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا﴾

Marfat.com

ف: عاطفہ...... لیس: فعل ناقص...... علیکم: خبر...... جناح: موصوف...... فی حرف جر محذوف...... الا تکتبوھا: جملہ فعلیہ مجرور...... ملکر ظرف مستقر ہوکر صفت، جو موصوف سے ملکر مرکب توصیفی ہوکر اسم مؤخر...... یہ جملہ الا ان تکون ......الخ پر معطوف ہے۔

﴿وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ﴾

و: عاطفہ...... اشھدوا: فعل بافاعل...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط...... تبایعتم: جملہ فعلیہ شرط...... فاشھدوا جملہ محذوف جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر ظرف...... اشھدوا، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... لا یضار: فعل مجہول...... کاتب: معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... لا: زائدہ...... شھید: معطوف، ملکر نائب الفاعل...... فعل اپنے نائب الفاعل سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾

و: عاطفہ...... ان: شرطیہ...... تفعلوا: فعل بافاعل...... ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... انہ: حرف مشبہ بالفعل واسم...... فسوق بکم: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط...... جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ...... و: عاطفہ...... اتقوا: فعل بافاعل...... اللّٰہ: اسم جلالت مفعول...... ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾

و: مستانفہ...... یعلم: فعل...... کم: ضمیر مفعول...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ...... و: استنافیہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... بکل شی علیم: شبہ جملہ ہوکر خبر...... مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ﴾

و: عاطفہ...... ان: شرطیہ...... کنتم علی سفر: معطوف علیہ...... ولم تجدوا کاتبا: معطوف...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ف: جزائیہ...... رھن مقبوضۃ: مبتدا...... تستوثقون بھا، محذوف: جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط...... شرط جواب شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ﴾

ف: عاطفہ...... ان: شرطیہ...... امن بعضکم بعضا: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... ل: لام امر، یؤد: فعل...... الذی اؤتمن: فاعل...... امانتہ: مفعول...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ جواب شرط...... ملکر جملہ شرطیہ...... و: عاطفہ...... لیتق: فعل بافاعل...... اللّٰہ: اسم جلالت مبدل منہ...... ربہ: بدل...... ملکر مفعول...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر یؤد پر عطف ہے۔

﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ﴾

و: استینافیہ...... لا تکتموا: فعل بافاعل...... الشھادۃ: مفعول، فعل بافاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ۔ و: مستانفہ

Marfat.com

......من :شرطیہ مبتداء......یکتمھا:فعل بافاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... ان:حرف مشبہ ...... ہ: ضمیر اسم...... اثم: اسم فاعل، قلبہ: فاعل......ملکر انّ کی خبر...... ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر ہوکر جواب شرط، جوشرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾

و: استینافیہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا......بما تعلمون علیم: شبہ جملہ ہوکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

بیع سلم:

ا......بیع کی چار قسمیں ہیں:مطلق،مقایضہ،صرف،سلم۔اگر عین کی بیع ثمن سے ہو یعنی ایک طرف عین ہو اور دوسری طرف ثمن اس قسم کی بیع کو بیع مطلق کہتے ہیں۔اگر اسکے برعکس ہو یعنی ثمن کی بیع عین سے ہو تو اسے بیع سلم کہتے ہیں۔اگر ثمن کی بیع ثمن سے ہو تو اسے بیع صرف کہتے ہیں۔جبکہ عین کی بیع عین سے ہو تو اسے مقایضہ کہتے ہیں۔بیع سلم کا حکم یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں سے ایک کا قبضہ ضروری ہے۔ (فتح القدیر، ج۶ص۲۰۴)

طلباء کی سہولت کے لئے ہم اپنے الفاظ میں بیع سلم کی تعریف کو آسان کرتے ہیں۔سب سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ باہمی رضامندی سے ایک چیز سے تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے اور بیع میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں ایک مبیع اور دوسرا ثمن، سودا مبیع اور قیمت ثمن کہلاتی ہے جب مبیع نقد اور ثمن ادھار ہو تو ایسی بیع کو بیع مطلق اور اگر معاملہ برعکس ہے یعنی مبیع ادھار اور ثمن نقد ہے تو اس قسم کی بیع کو بیع سلم کہتے ہیں اور اس کے جائز ہونے کے لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے بارہ شرائط ذکر کی ہیں اسے انکے فتاوی میں پڑھ لینا اور سمجھ لینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

بیع سلم کتاب اللہ سے مذکورہ آیتِ مبارکہ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾ سے ثابت ہے اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بھی ثابت ہے، اس سے مراد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان عالیشان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چیز کی بیع سے منع فرمایا جو انسان کے پاس نہ ہو مگر بیع سلم کی اجازت دی۔یہ بیع مکیلی اور موزونی اشیاء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت جائز ہے:''تم میں سے جو شخص بیع سلم کرے اسے چاہئے کہ وہ معلوم پیمانے، معلوم وزن اور معلوم مدت میں بیع کرے۔''اور موزونات سے مراد دراہم ودنانیر کے علاوہ ہیں کیونکہ یہ دونوں ثمن ہیں۔اور مسلم فیہ کیلئے مبیع ہونا ضروری ہے اسلئے دینار اور درہم میں بیع درست نہ ہوگی۔ (ماخوذ از ھدایہ، کتاب البیوع، باب السلم ج۵ص۲۱۲)

آیت مبارکہ میں یہ حکم بھی ہے کہ جو تم نے قرض دیا ہے اسے لکھ لو تا کہ زیادہ قابل اعتماد اور نزاع کو ختم کرنے کا باعث بنے۔ جمہور علماء کا کہنا ہے کہ یہ مستحب ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔جس طرح رب العالمین کا فرمان ہے کہ ﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ﴾ جب تم نماز ادا کرلو تو زمین میں پھیل جاؤ۔بعض کے نزدیک یہ حکم کتابت واجب ہے۔

(مظہری ج۱ص۴۰۲)

Marfat.com

شہادت کامعنی اور شرائط:

۲......لفظ شہادت کے ساتھ کسی حق کو ثابت کرنے کیلئے مجلس قاضی میں سچی خبر دینا شہادت شرعی کہلاتا ہے۔جیسا کہ در مختار میں علامہ حصکفی فرماتے ہیں: اخبار صدق لاثبات حق بلفظ الشهادة في مجلس القاضي ۔اور پھر اس کے بعد شہادت کی شرائط ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شرطها العقل الكامل والضبط والولاية فيشترط الاسلام لو المدعى عليه مسلما وعدم قرابة ولادة وزوجية او عداوة دنيوية اودفع مغرم او اجرمغنم شہادت کی شرطیں یہ ہیں کہ شاہد عاقل، بالغ، صحیح یادداشت والا اور مدعی علیہ پر ولایت رکھنے والا ہو چنانچہ اگر مدعی علیہ مسلمان ہے تو شاہد کا بھی مسلمان ہونا ضروری ہے۔اور یہ بھی شرط ہے کہ شاہد کو مشہود لہ کے ساتھ ولادت یا زوجیت کے اعتبار سے قرابت حاصل نہ ہو، نہ ہی کوئی دنیاوی عداوت ہو، اور یہ بھی کہ شاہد کو اس گواہی سے دفع تاوان اور کوئی حصول منفعت جیسی سہولت بھی حاصل نہ ہو۔

(درمختار، کتاب الشھادہ، ج۱۱، ص۷۷تا۸۱)

زنا کی گواہی کیلئے چار مردوں کی گواہی معتبر ہوگی جبکہ حدود وقصاص میں دو مردوں کی ۔ولادت، بکارت اور عورتوں کے عیوب وغیرہ کے معاملے میں عورت ہی کی گواہی معتبر ہوگی۔باقی معاملات میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی معتبر ہوگی۔

(ماخوذ از، کنز الدقائق مع حاشیہ کشاف الحقائق، باب الشھادہ، ص،۲۴۰)

ادائے شہادت فرض قطعی ہے جب کہ مدعی گواہوں کو طلب کرے تو گواہی چھپانا جائز نہیں۔یہ حکم حدود کے سوا ہے۔اور حدود میں گواہ کو اظہار یا اخفاء کا اختیار ہے۔بلکہ خفا افضل ہے حدیث پاک میں ہے: ''من ستر على مسلم ستر الله في الدنيا والآخرة ''جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اسکی پردہ پوشی کریگا۔اور چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جسکا مال چوری کیا ہے اسکا حق تلف نہ ہو۔گواہ اتنی احتیاط کرسکتا ہے کہ چوری کا لفظ ذکر نہ کرے۔گواہی میں یہ کہنے پر اکتفاء کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا۔ (قدوری مع توضیح الضروری، کتاب الشھادہ، ص،۲۲۹)

رھن:

۳......رہن کے لغوی معنی کسی چیز کو محبوس کرنا ہے چاہے اسکا سبب کوئی بھی ہو۔اور شریعت میں اسکا معنی کسی چیز کو ایسے حق کے بدلے محبوس کرنا ہے جس کی وصولی رہن کے ذریعے ممکن ہو جیسے قرض۔اور رہن اللہ تعالی کے فرمان ﴿ فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ﴾ سے مشروع ہے۔اور سید عالم ﷺ سے بھی، کہ سید عالم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں اپنی ذرہ یہودی کے پاس گروی رکھ کر بیس صاع جَو لئے۔ یہاں سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوا۔صاحب فتح القدیر علامہ ابن ہمام صاحب ہدایہ کی عبارت کے تحت فرماتے ہیں کہ رہن ایجاب اور قبول سے منعقد ہوجاتا ہے۔اور یہ اس طرح کہ راہن کہے کہ میں نے فلاں چیز قرض کے عوض رہن رکھی، مرتہن اسے قبول کرلے۔بعض مشائخ نے کہا کہ یہ عقد تبرع ہے اور یہ ہبہ اور صدقہ کی طرح تبرع ہی سے تام ہوتا ہے۔

(ماخوذ از،ھدایہ مع فتح القدیر، کتاب الرھن، ج۹ص۶۴،۶۵)

Marfat.com

☆......☆قرض :اس سے مراد کسی کو قرض دینا ہے۔تاکید:یعنی زیادہ وضاحت کے حوالے سے تاکید ہے۔

استیثاقاً:اس جملہ میں جانب اشارہ ہے کہ آیت میں حکم رشد و ہدایت کے لئے ہے نہ کہ وجوب کے لئے ،جیسے نماز اور روزے کا حکم ان کے ترک کرنے پر بُرے انجام کی حیثیت سے ہے۔

کتاب الدین:اس میں اشارہ ہے کہ یکتب کا مفعول محذوف ہے۔

لانه المشهود علیه:یعنی کاتب قرض دینے اور لینے والے کی موجودگی میں ہی لکھے تاکہ نزاع نہ رہے۔

ولیتق الله ربه:تاکہ زیادتی اور نقص وغیرہ وہم پیدا کرنے والا کلام نہ لکھے۔

مبذراً:امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس سے امور دنیا اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس سے امور دنیا و دین دونوں مراد ہیں۔

ومترجم:یعنی وہ جو لغت عربیہ نہ جانتا ہو۔

علی الدین :اشارہ ملتا ہے کہ استشهدوا میں سین اور تاء طلب کی تاکید کے لئے ہیں۔

ای بالغی المسلمین الاحرار :یعنی عقل مند عادل، پس بچے کی گواہی مال وغیرہ کے معاملے میں قبول نہ ہوگی اور نہ ہی اس کے اہل کے معاملے میں، امام مالک کے نزدیک بعض جراح (زخم) میں بچے کی گواہی قابل قبول ہے اور اسی طرح غلام ،کافر، پاگل اور غیر عادل کی گواہی بھی معتبر نہیں ہے لیکن جب حق سے عدول نہ کریں اور کسی مباح امر پر اکھٹے ہو جائیں۔

وتعدد النساء :اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ اللہ کا فرمان ﴿ ان تضل ﴾ سوال مقدر کے محذوف جواب کی جانب متعلق ہے اور سوال مقدر یہ ہے کہ تعدد النساء کی شرط کیوں لگائی؟ جب کہ عورتیں مردوں کے لئے مشکل اور تکلیف دہ ہوا کرتی ہیں؟ میں اس کا جواب یہ دوں گا کہ نصیحت مقصود تھی اس لئے کہ عورتوں میں عقل بھی کم ہوتی ہے اور برداشت کا مادہ بھی کم ہوا کرتا ہے۔

استئناف:مبتدائے محذوف کی خبر ہے اور جملہ جواب شرط ہے مراد اس سے تذکر ہے۔

امر ندب:یعنی جھگڑے کو ختم کرتے ہوئے دنیاوی صلح کی طرف رہنمائی کرے۔

بتحریف:یعنی لکھنے میں کہ زیادتی اور نقصان سے بائع اور مشتری کو نقصان پہنچائے۔

او لا یضرهما صاحب الحق :یضار مبنی للمفعول ہے اور کاتب اور شہید نائب الفاعل اور یضار کی اصل یضارر ہے۔

مالا یلیق فی الکتابة:یعنی اس بات کے لکھنے کا حکم دے جسے جانتا نہیں ہے یا جس کے لئے اجرت لینا ممنوع ہو۔

ما نهیتم عنه:یعنی کاتب اور شاہد کو تکلیف نہ دے۔

جمع رهن:رُہن اور رِہان دونوں رہن کی جمع ہیں۔

لان التوثیق فیه اشد :اس لئے کہ غالب اوقات سفر میں کاتب کی عدم موجودگی،قرض کا بھول جانا اور موت کا عارضہ پیش آتا ہے اس لئے توثیق زیادہ ضروری ہے۔

دینه:اسے امانت اس لئے کہا گیا کہ اسے صرف وہی جانتا ہے جس کے یہ ضمہ ہوتی ہے۔

Marfat.com

ولانہ اذا اثم تبعہ غیرہ: یعنی گناہ کے معاملے میں، اس لئے کہ دل تمام اعضاء کا سردار ہوتا ہے جب یہ درست ہوجائے تو سارے اعضاء درست ہوجائیں گے اور جب یہ فساد میں آجائے تو سارے اعضاء فساد میں آجائیں گے۔

ای تشکوا فی قدر ...... والخ: یعنی شک لینے اور دینے والے کو ضرر دینے کی صورت میں لازم آتا ہے (صاوی ج۱،ص۲۰۵ وغیرہ)

فی المال والاجل ولا ینقص: یعنی کمی بیشی کے ذریعے لینے والے کو مال میں نفع نہ دے اور دینے والے کو مدتِ ادائیگی میں نفع نہ دے۔

ولیہ: یعنی تینوں پاگل، کمزور اور استطاعت نہ رکھنے والے ہر ایک کا ولی ہو۔ او کبر: یعنی عقل کے اعتبار سے کمزور۔

علی اقامتھا: یعنی شہادت کی ادائیگی۔ بما ذکر: یعنی سفر اور کاتب کی عدم موجودگی کی بناء پر۔

اشتراط القبض فی الرھن: قبضہ کی شرط رہن کے لزوم کے لئے ہے نہ کہ اس کی صحت اور جواز کے لئے (الجمل ج۱،ص۳۵۰ وغیرہ)

۞۞۞۞۞

رکوع نمبر ۸

﴿لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا﴾ تُظْھِرُوْا ﴿مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ﴾ مِنَ السُّوْٓءِ وَالْعَزْمِ عَلَیْہِ ﴿اَوْ تُخْفُوْہُ﴾ تُسِرُّوْہُ ﴿یُحَاسِبْکُمْ﴾ یُخْبِرْکُمْ ﴿بِہِ اللّٰہُ﴾ یومَ الْقِیٰمَۃِ ﴿فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ اَلْمَغْفِرَۃَ لَہٗ ﴿وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ﴾ تَعْذِیْبَہٗ، وَالْفِعْلَانِ بِالْجَزْمِ عَطْفًا عَلٰی جَوَابِ الشَّرْطِ وَالرَّفْعِ اَیْ فَھُوَ ﴿وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(۲۸۴)﴾ وَمِنْہُ مُحَاسَبَتُکُمْ وَجَزَاؤُکُمْ ﴿اٰمَنَ﴾ صَدَّقَ ﴿الرَّسُوْلُ﴾ مُحَمَّدٌ ﷺ ﴿بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ﴾ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾ عُطِفَ عَلَیْہِ ﴿کُلٌّ﴾ تَنْوِیْنُہٗ عِوَضٌ عَنِ الْمُضَافِ اِلَیْہِ ﴿اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ﴾ بِالْجَمْعِ وَالْاِفْرَادِ ﴿وَرُسُلِہٖ﴾ یَقُوْلُوْنَ ﴿لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ﴾ فَنُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ کَمَا فَعَلَ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی ﴿وَقَالُوْا سَمِعْنَا﴾ مَآ اَمَرْتَنَا بِہٖ سِمَاعَ قُبُوْلٍ ﴿وَاَطَعْنَا﴾ نَسْاَلُکَ ﴿غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ(۲۸۵)﴾ اَلْمَرْجِعُ بِالْبَعْثِ، وَلَمَّا نَزَلَتِ الْاٰیَۃُ الَّتِیْ قَبْلَھَا شَکَا الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ الْوَسْوَسَۃِ وَشَقَّ عَلَیْھِمُ الْمُحَاسَبَۃُ بِھَا فَنَزَلَ ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا﴾ اَیْ مَا تَسَعُہٗ قُدْرَتُھَا ﴿لَھَا مَا کَسَبَتْ﴾ مِنَ الْخَیْرِ اَیْ ثَوَابُہٗ ﴿وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ﴾ مِنَ الشَّرِّ اَیْ وِزْرُہٗ وَلَا یُؤَاخَذُ اَحَدٌ بِذَنْبِ اَحَدٍ وَّلَا بِمَا لَمْ یَکْسِبْہُ مِمَّا وَسْوَسَتْ بِہٖ نَفْسُہٗ، قُوْلُوْا ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا﴾ بِالْعِقَابِ ﴿اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ تَرَکْنَا الصَّوَابَ لَا عَنْ عَمْدٍ کَمَآ اَخَذْ بِہٖ مَنْ قَبْلَنَا وَقَدْ رَفَعَ اللّٰہُ ذٰلِکَ عَنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ فَسُؤَالُہٗ اِعْتِرَافٌ بِنِعْمَۃِ اللّٰہِ ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا﴾ اَمْرًا یَّثْقُلُ عَلَیْنَا حَمْلُہٗ ﴿کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ اَیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مِنْ قَتْلِ النَّفْسِ فِی التَّوْبَۃِ وَاِخْرَاجِ

Marfat.com

رُبعِ الْمَالِ فِی الزَّکوٰۃِ وَقَرْضِ مَوْضَعِ النَّجَاسَۃِ ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ﴾ قُوَّۃَ ﴿لَنَا بِہٖ﴾ مِنَ التَّکَالِیْفِ وَالْبَلَاءِ ﴿وَاعْفُ عَنَّا﴾ اُمْحُ ذُنُوْبَنَا ﴿وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا﴾ فِی الرَّحْمَۃِ زِیَادَۃٌ عَلَی الْمَغْفِرَۃِ ﴿اَنْتَ مَوْلٰنَا﴾ سَیِّدُنَا وَمُتَوَلِّیْ اُمُوْرِنَا ﴿فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (۲۸۶)﴾ بِاِقَامَۃِ الْحُجَّۃِ وَالْغَلَبَۃِ فِیْ قِتَالِھِمْ فَاِنَّ مِنْ شَانِ الْمَوْلٰی اَنْ یَّنْصُرَ مَوَالِیَہٗ عَلَی الْاَعْدَآءِ، وَفِی الْحَدِیْثِ "لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَقَرَاَھَا علیہ السلام قِیْلَ لَہٗ عَقِبَ کُلِّ کَلِمَۃٍ قَدْ فَعَلْتُ"

ترجمہ

اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو (تبدوا بمعنی تظھروا ہے) جو کچھ تمہارے جی میں ہے (برائی یا اسکا عزم) یا چھپاؤ (تخفوہ بمعنی تسروہ ہے) تم سے حساب لے گا (تمہیں خبر دے گا) اللہ اسکا (قیامت کے دن) تو جسے چاہے گا بخشے گا (یعنی جس کی بخشش چاہے گا اسے بخش دے گا) اور جسے چاہیگا سزا دیگا (یعنی جس کو عذاب دینا چاہے گا اسے عذاب دیگا، یہ دونوں فعل "یعنی یغفر اور یعذب" مجزوم ہیں جواب شرط پر عطف ہونیکی وجہ سے، اور مرفوع ہوں گے جملہ مستانفہ ہونے کی وجہ سے) اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (اور تم سے حساب لینا اور تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دینا بھی اس کی قدرت کے تحت داخل ہے) ایمان لایا (تصدیق کی) رسول نے (محمد ﷺ نے) اس پر جو اسکے رب کے پاس سے اس پر اترا (یعنی قرآن سے) اور ایمان والے (المومنون کا عطف الرسول پر ہے) سب نے مانا (کل کی تنوین مضاف الیہ کے عوض میں ہے) اور اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں (لفظ کتب جمع اور مفرد دونوں صیغوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے) اور اسکے رسولوں کو۔

(وہ کہتے ہیں) کہ ہم اسکے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے (کہ بعض پر ایمان لائیں اور بعض کا انکار کریں جیسا کہ یہود اور نصاریٰ نے کیا) اور عرض کی کہ ہم نے سنا (جسکا ہمیں حکم کیا گیا قبولیت کے کانوں سے) اور مانا (جو ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں) تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے (قیامت کے دن قبروں سے اٹھنے کے بعد، اس سے پہلی آیت ان تبدوا...... الخ نازل ہوئی تو مسلمانوں نے وسوسہ آنے کی شکایت کی اور ان وسوسوں پر محاسبہ کیا جانا ان پر گراں گزرا اس پر یہ آیت نازل ہوئی) اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسکی طاقت بھر (یعنی جس پر اسے قدرت واختیار ہو) اسکے لیے ہے جو کمایا (یعنی جو بھلائی کی اسکا ثواب اسی کیلئے ہے) اور جو کمائی کی (یعنی جو برا کام کیا اس کا بوجھ اسی پر ہے کسی سے دوسرے کے گناہ کا مواخذہ نہ کیا جائے گا اور نہ ہی فقط وسوسہ پر مواخذہ ہوگا انہوں نے عرض کی) اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ (عذاب نہ دے کر) اگر ہم بھولیں یا چوکیں (اگر ہم سے راہِ صواب ترک ہو جائے اور یہ ترک عمداً نہ ہو جیسا کہ تو نے ہم سے پہلوں سے مواخذہ کیا اور اللہ نے اس امت سے مواخذۂ خطا ونسیان اٹھا لیا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، پس مواخذہ اٹھا لینے کا سوال کرنا اعتراف نعمتِ الٰہی ہے) اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ (ایسا بوجھ کہ جسکا اٹھانا ہم پر بھاری ہو) جیسا کہ تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا (یعنی بنی اسرائیل پر توبہ کیلئے اپنی جانوں کو قتل کرنا، زکوۃ میں چوتھائی مال دینا اور موضع نجاست کو کاٹ پھینکنا) اے رب ہمارے! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جسکے

Marfat.com

اٹھانے کی ہمیں سہار (یعنی قوت) نہ ہو (ہم پر وہ تکالیف اور آزمائش نہ ڈال) اور ہمیں معاف فرمادے (ہمارے گناہ مٹادے) اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما (رحمت، مغفرت سے بڑھ کر ہے) تو ہمارا مولا ہے (ہمارا سردار اور ہمارے کاموں کا متولی) تو کافروں پر ہمیں مدد دے (اقامتِ حجت کے ذریعے اور ان سے ہونے والی جنگ میں ہمیں غلبہ دے کر کہ مولی کی شان ہی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے غلاموں کی دشمنوں پر مدد فرماتا ہے اور ''حدیث'' میں ہے کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پڑھا اور ہر کلمہ کے آخر میں آپ سے کہا گیا کہ آپ کی مراد و مطلوب کو قبول کر لیا گیا ہے)۔

ترکیب

﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾

للہ: ظرف مستقر خبر مقدم......مافی السموات: معطوف علیہ...... وما فی الارض: معطوف، جو معطوف علیہ سے ملکر مبتدا موخر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾

و: استینافیہ...... ان: شرطیہ...... تبدوا: فعل وفاعل......ما فی انفسکم: موصول صلہ ملکر مفعول......سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... او: عاطفہ...... تخفوہ: جملہ فعلیہ معطوف ملکر شرط ...... یحاسبکم بہ اللّٰہ: جملہ فعلیہ جواب شرط، جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾

ف: مستانفہ...... ھو مبتدا محذوف...... یغفر لمن یشاء: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ویعذب من یشاء: جملہ فعلیہ معطوف ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کی ترکیب گزر چکی ہے۔

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾

امن: فعل...... الرسول: معطوف علیہ......بما انزل الیہ من ربہ: ظرف لغو...... والمومنون: معطوف ملکر فاعل......فعل اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ﴾

کل: مبتدا...... امن...... الخ: جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ﴾

لا نفرق: فعل وفاعل...... بین: مضاف...... احد: موصوف......من رسلہ: صفت......ملکر مضاف الیہ......ملکر ظرف......فعل اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر مقولہ...... یقولون قول محذوف، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا﴾

Marfat.com

و: استینافیہ...... قالوا: قول...... سمعنا و اطعنا: معطوف معطوف علیہ ملکر مقولہ...... غفرانک: مفعول مطلق...... نستغفرک فعل محذوف کیلئے...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ...... ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ۔

﴿وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ﴾

و: عاطفہ...... الیک: ظرف مستقر خبر مقدم...... المصیر: مبتدا مؤخر...... ملکر جملہ اسمیہ ہوکر محذوف جملہ اسمیہ منک المبدأ جملہ پر معطوف ہے۔

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ﴾

لایکلف: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... نفسا: مفعول...... الا: حرف حصر...... وسعھا: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ...... لھا: خبر مقدم...... ماکسبت: مبتدا مؤخر ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... علیھا مااکتسبت: جملہ اسمیہ۔

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا﴾

ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... لا تواخذ: فعل بافاعل...... نا: ضمیر ذوالحال...... ان: شرطیہ...... نسینا او اخطانا: جملہ فعلیہ شرط...... جزا محذوف فلا تواخذنا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر حال، جوذوالحال سے ملکر مفعول...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء۔

﴿رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا﴾

ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... و: عاطفہ...... لا تحمل: فعل بافاعل...... علینا: ظرف لغو...... اصرا: مفعول...... کما حملتہ...... الخ: جارمجرور متعلق بمحذوف...... حملا موصوف محذوف کیلئے...... ملکر مفعول مطلق...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ لا تواخذنا پر معطوف ہے۔

﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ﴾

ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... و: عاطفہ...... لا تحملنا: فعل بافاعل ومفعول...... ما: موصولہ...... لا: نفی جنس...... طاقۃ لنا: اسم...... بہ: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، ملکر مفعول ثانی...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر لا تواخذنا پر معطوف ہے۔

﴿وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا﴾

و: عاطفہ...... اعف: فعل بافاعل...... عنا: ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے...... و: عاطفہ...... اغفر: فعل بافاعل...... لنا: ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے...... و: عاطفہ...... ارحمنا: فعل بافاعل ومفعول...... ملکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ﴾

انت: مبتدا...... مولنا: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ...... ف: تعلیلیہ...... انصرنا: فعل بافاعل ومفعول...... علی

Marfat.com

القوم الکفرین: ظرف لغو...... یہ سب مل کر جملہ فعلیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ ﴿لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس کا بہت اثر ہوا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گھٹنوں کے بل حاضر ہوئے اور عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں نماز روزے، جہاد اور صدقے کا مکلف بنایا گیا جس کی ہمیں طاقت تھی۔ اب آپ پر یہ آیت ﴿وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ﴾ نازل ہوئی جس پر عمل کی ہمیں طاقت نہیں۔ اور ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ وہ کچھ کہو جو تم سے پہلے کتابیوں نے سمعنا وعصینا کہا؟ بلکہ تم یہ کہو کہ سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر'' جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ حکم تسلیم کرلیا۔ تو انکی زبان پر یہ کلمات جاری ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے بعد یہ آیت نازل فرمائی امن الرسول بما...... الخ

(صحیح مسلم کتاب الایمان، باب بیان انہ سبحنہ وتعالی، ص۸۱)

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلطان دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِہٖ صُدُوْرُھَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَکَلَّمْ﴾ یعنی اللہ رب العالمین نے میری خاطر امت کے دل کے وسوسوں کو معاف فرمادیا ہے بشرطیکہ نہ تو دل کی بات کا اظہار کرے اور نہ ہی اس پر عمل کرے۔ (صحیح بخاری کتاب العتق، باب الخطاء و النسیان ص۴۰۸)

☆...... حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جبکہ وہ کعبہ معظمہ کا طواف کررہے تھے تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے ﴿مَنْ قَرَأَ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ﴾ یعنی جو شخص سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیتیں جس رات میں پڑھے تو وہ اسے کفایت کریں گی۔

(ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب تحزیب القرآن، ص۲۶۴)

☆...... حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ﴿اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْہُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِھِمَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَلَا یُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُھَا شَیْطَانٌ﴾ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک تحریر لکھی جن میں سے دو آیتیں (سورۃ بقرۃ کی آخر والی) اتاریں۔ کوئی گھر ایسا نہیں ہے کہ جس میں یہ دونوں آیتیں تین دن لگاتار پڑھی جائیں اور پھر شیطان خبیث اس گھر کے قریب بھی آئے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القران عن رسول اللہ، باب ماجاء فی آخر سورۃ، ج۲، ص۱۱۶)

☆...... یخبرکم: یعنی اللہ تمہیں اس کی خبر دیتا ہے۔

Marfat.com

سماع قبول: اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی۔

ولا یواخذ احد بذنب احد: یعنی یہ معصیت کی جانب سے ہے کہ کسی سے کسی کے گناہ کا مواخذہ نہ ہوگا۔اور جہاں تک طاعت کا معاملہ ہے تو غیر فاعل بھی نفع پائے گا۔ (صاوی، ج۱، ص۲۰۹ وغیرہ)

والعزم علیه: یعنی برائی پر، یعنی برائی کا پکا ارادہ کرلے۔

مما وسوست به نفسه: یہاں نفس کے وسوسہ سے مراد قصد کے چار مراتب کے سوا بات پائی جاے، وہ مراتب یہ ہیں عزم، اندیشہ و کھٹکنے والی بات، فکر وتصور و میلان، دل میں بات آنا یعنی الہام۔

لاعن عمد: یعنی مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں جہالت کی بناء پر نماز کو اس کے وقت میں نہ پڑھنا اور قتل خطاء۔

کما اخذت به: ماقبل ذکر کردہ دونوں معاملات، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل جب کوئی چیز بھول جاتے یا خطاء کر جاتے جس کا انہیں حکم دیا گیا ہوتو ان پر سزا میں جلدی کی جاتی تھی، پس سزا کے طور پر ان کے جرم کے اعتبار سے ان پر حلال کردہ اشیاء حرام کردی جاتیں پس اللہ تعالی نے مومنین سے بھول پر مواخذہ اٹھالیا۔

وقد رفع الله ذلک: یعنی خطا اور نسیان پر مواخذہ، چنانچہ حدیث مبارک میں ہے کہ رفع عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرھوا علیه یعنی میری امت سے خطاء ونسیان اور جن چیزوں پر انہیں مجبور کیا گیا ہو ان کو اٹھالیا گیا ہے۔

وقرض موضع النجاسة: چاہے وہ حصہ بدن کا ہو یا کپڑے کا یہی شارح نے کہا ہے۔

من التکالیف: یعنی رات کا قیام واجب ہونا۔

والبلاد: جیسا کہ صورتیں مسخ ہونا، دھنس جانا، اور پانی میں ڈوب جانا۔ (الجمل، ج۱، ص۳۶۰ وغیرہ)

ایک اهم بات

درود شریف پڑھنے کے فضائل

حضور شہنشاہ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود پاک بھیجے، اللہ تعالی اس درود پاک سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا بازو مغرب میں ہوتا ہے اللہ تعالی اسے حکم فرماتا ہے صل علی عبدی کما صل علی نبی یعنی درود بھیج میرے اس بندے پر جیسے اس نے میرے نبی ﷺ پر درود بھیجا، وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے گا۔''
(القول البدیع، ص۲۵۱)

نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان ﷺ نے فرمایا ''جس نے مجھ پر روز جمعہ دوسو بار درود پاک پڑھا اس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہونگے۔'' (کنز العمال، ج۱، ص۲۵۶)

Marfat.com

سُورۃُ اٰل عمران مدنیۃ وھی مائتان او الا اٰیۃ

سورہ آل عمران مدنی ہے اس میں دوسو یا ایک سوننا وے آیتیں ہیں۔

اس میں بیس رکوع، تین ہزار چار سواسی کلمے، چودہ ہزار پانچ سوبیس حروف ہیں۔

فضائلِ سورۂ اٰل عمران اور تعارف

اس سورت مبارکہ میں یہ واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے اسکے خالق نے جو ضابطہ عطا فرمایا وہ ایک ہی ہے اور اسکا نام دین اسلام ہے۔ اس دین کے اساسی عقائد اور بنیادی اصول زمان ومکان کے اختلاف وتعدّد کے باوجود ازلی وابدی ہیں۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ دین انسانی عقل وخرد کی اختراع کردہ چیز نہیں بلکہ اللہ کا دین ہے۔ جو حق ہے اور حق ایک ہی ہوا کرتا ہے ہر زمانے اور ہر حال میں۔ اسلام کے نام سے بدلنے والے اہل کتاب کو صاف صاف بتادیا کہ جن انبیاء کرام کے نام پر تم اپنے الگ الگ مذہبوں کی بنیادیں استوار کررہے ہوان سب کا دین بھی اسلام ہی تھا۔ اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا دین بھی اسلام ہی تھا۔ ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے انبیاء پر ایمان لانے کی ہدایت کی اور اسی سنت پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کار فرماں رہے۔ اور تمام انبیاءِ سابقین کی تصدیق کی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہونے والا تھا اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نئے آنے والے نبی پر ایمان کا حکم نہ دیا یہ بھی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی قوی دلیل ہے۔

سورۂ بقرہ میں یہود کی اصلاح کی بھر پور سعی کی گئی تھی جبکہ اس سورۂ میں عیسائیوں کے باطل نظریات وعقائد کی تردید کی گئی ہے۔ اور انکا عقیدۂ تثلیث کا بھی دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ اس سورت مبارکہ کا اکثر حصہ اس وقت نازل ہوا جب نصاری نجران کے عیسائی علماء سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر مناظرے کرتے۔ سورۂ بقرہ میں مسلمانوں کو کافروں سے جہاد کا اذن دیا گیا تھا اور اسکے بعد اسلام وکفر کی جنگوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس سورۂ مبارکہ میں یہود اور منافقین کا پردہ چاک کردیا گیا اور مسلمانوں کو انکی سازشوں سے آگاہ کرکے بچنے کی تلقین کی گئی۔ اسی تربیت الٰہی کا نتیجہ تھا کہ مسلمان قیصر وکسری کے لشکر کو روندتے ہوئے گزر گئے۔ مسلمانوں کے خیر الامم ہونے کا بیان بھی اسی سورہ میں ملتا ہے اور یہ منصب جتنا عظیم اور بلند ہے اتنا ہی کٹھن اور دشوار بھی ہے۔ اس لئے باہمی اتحاد اور محبت کی ضرورت ہے۔ اگر تم نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے نہ تھاما تو ملت اسلامیہ پارہ پارہ ہوجائیگی اور یہ شیرازہ بکھر کر رہ جائے گا کہ پھر اسے سمیٹنا دشوار ہوگا اور آج اسکے نظارے عام نظر آتے ہیں۔ معاشی نظام کی درستگی کی خاطر سود کی نحوست سے بچنے کا حکم دیا اور اس کی پرزور مذمت کی گئی۔ قرآن پاک عقیدۂ توحید کا سب سے بڑا دعویدار ہے عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث کی مذمت تو کی ساتھ ہی اس بات کا اہتمام کیا کہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی شان میں کمی نہ آنے پائے بلکہ انکے معجزات کو بڑے شایان شان طریقے سے بیان کرنے کا اہتمام فرمایا۔ پتہ چلا کہ توحید کے اثبات کے ضمن میں انبیاء کی شان کو ملحوظ رکھنا ہی اللہ تعالی کا طریقۂ مبارکہ ہے۔

☆...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ﴿من قرأ السورۃ التی یذکر فیھا

Marfat.com

آل عمران یوم الجمعة، صلی اللہ علیہ، وملائکتہ حتی تغیب الشمس ﴾یعنی جو شخص جمعہ کے دن اُس سورہ مبارکہ کو پڑھے جس میں آل عمران کا تذکرہ ہے، اللہ اور اسکے فرشتے سورج غروب ہونے تک اس پر رحمتیں بھیجتے رہیں گے۔

☆...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقائے دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿من قرأ البقرة وآل عمران والنساء کتب عند اللہ من الحکماء ﴾یعنی جو شخص سورۂ بقرہ، آل عمران اور نساء پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے حکماء میں لکھ دیتا ہے۔

☆...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿من قرأ سورة آل عمران فهو غنی ﴾ یعنی جو شخص سورہ آل عمران پڑھے وہ غنی ہو جائیگا۔ (الدر المنثور ج۲، ص۳)

✿✿✿✿✿

رکوع نمبر ۹

﴿الٓمّٓ (۱)﴾ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمُرَادِهٖ بِذٰلِکَ ﴿اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ (۲)﴾ ﴿نَزَّلَ عَلَیۡکَ﴾ یَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿الۡکِتٰبَ﴾ اَلۡقُرۡاٰنَ مُتَلَبِّسًا ﴿بِالۡحَقِّ﴾ بِالصِّدۡقِ فِیۡ اَخۡبَارِهٖ ﴿مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ﴾ قَبۡلَهٗ مِنَ الۡکُتُبِ ﴿وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰۃَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ (۳)﴾ ﴿مِنۡ قَبۡلُ﴾ اَیۡ قَبۡلَ تَنۡزِیۡلِهٖ ﴿هُدًی﴾ حَالٌ بِمَعۡنٰی هَادِیَیۡنِ مِنَ الضَّلَالَةِ ﴿لِّلنَّاسِ﴾ مِمَّنۡ تَبِعَهُمَا، وَعَبَّرَ فِیۡهِمَا بِاَنۡزَلَ وَفِی الۡقُرۡاٰنِ بِنَزَّلَ الۡمُقۡتَضِیۡ لِلتَّکۡرِیۡرِ لِاَنَّهُمَا اُنۡزِلَا دُفۡعَةً وَّاحِدَةً بِخِلَافِهٖ ﴿وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ﴾ بِمَعۡنَی الۡکُتُبِ الۡفَارِقَةِ بَیۡنَ الۡحَقِّ وَالۡبَاطِلِ وَذَکَرَهٗ بَعۡدَ ذِکۡرِ الثَّلَاثَةِ لِیَعُمَّ مَا عَدَاهَا ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ﴾ اَلۡقُرۡاٰنِ وَغَیۡرِهٖ ﴿لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ وَاللّٰهُ عَزِیۡزٌ﴾ غَالِبٌ عَلٰی اَمۡرِهٖ فَلَا یَمۡنَعُهٗ شَیۡءٌ مِّنۡ اِنۡجَازِ وَعِیۡدِهٖ وَوَعۡدِهٖ ﴿ذُو انۡتِقَامٍ (۴)﴾ عُقُوۡبَةٍ شَدِیۡدَةٍ مِّمَّنۡ عَصَاهُ لَا یَقۡدِرُ عَلٰی مِثۡلِهَا اَحَدٌ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡهِ شَیۡءٌ﴾ کَائِنٌ ﴿فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ (۵)﴾ لِعِلۡمِهٖ بِمَا یَقَعُ فِی الۡعَالَمِ مِنۡ کُلِّیٍّ وَّجُزۡئِیٍّ وَخَصَّهُمَا بِالذِّکۡرِ لِاَنَّ الۡحِسَّ لَا یَتَجَاوَزُهُمَا ﴿هُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ﴾ مِنۡ ذُکُوۡرَةٍ وَّاُنُوۡثَةٍ وَّبَیَاضٍ وَّسَوَادٍ وَّغَیۡرِ ذٰلِکَ ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِیۡزُ﴾ فِیۡ مُلۡکِهٖ ﴿الۡحَکِیۡمُ (۶)﴾ فِیۡ صُنۡعِهٖ ﴿هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡکَمٰتٌ﴾ وَاضِحَاتُ الدَّلَالَةِ ﴿هُنَّ اُمُّ الۡکِتٰبِ﴾ اَصۡلُهُ الۡمُعۡتَمَدُ عَلَیۡهِ فِی الۡاَحۡکَامِ ﴿وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ﴾ لَا یُفۡهَمُ مَعَانِیۡهَا کَاَوَآئِلِ السُّوَرِ وَجَعَلَهٗ کُلَّهٗ مُحۡکَمًا فِیۡ قَوۡلِهٖ تَعَالٰی (اُحۡکِمَتۡ اٰیٰتُهٗ) بِمَعۡنٰی اَنَّهٗ لَیۡسَ فِیۡهِ عَیۡبٌ، وَمُتَشَابِهًا فِیۡ قَوۡلِهٖ (کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا) بِمَعۡنٰی اَنَّهٗ یُشۡبِهُ بَعۡضُهٗ بَعۡضًا فِی الۡحُسۡنِ وَالصِّدۡقِ ﴿فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ﴾ مَیۡلٌ عَنِ الۡحَقِّ ﴿فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ﴾ طَلَبَ ﴿الۡفِتۡنَةِ﴾ لِجُهَّالِهِمۡ لِوُقُوۡعِهِمۡ فِی الشُّبُهَاتِ وَاللَّبۡسِ

Marfat.com

﴿وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهِ﴾ تَفْسِيْرِهٖ ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ﴾ وَحْدَهٗ ﴿وَالرّٰسِخُوْنَ﴾ اَلثَّابِتُوْنَ الْمُتَمَكِّنُوْنَ ﴿فِي الْعِلْمِ﴾ مُبْتَدَاٌ خَبَرُهٗ ﴿يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ﴾ اَیْ بِالْمُتَشَابِهِ اَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَلَا نَعْلَمُ مَعْنَاهُ ﴿كُلٌّ﴾ مِّنَ الْمُحْكَمِ وَالْمُتَشَابِهِ ﴿مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ﴾ بِاِدْغَامِ التَّاءِ فِي الْاَصْلِ فِي الذَّالِ اَیْ يَتَّعِظُ ﴿اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴿٧﴾﴾ اَصْحَابُ الْعُقُوْلِ وَيَقُوْلُوْنَ اَيْضًا اِذَا رَاَوْا مَنْ يَّتَّبِعُهٗ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا﴾ تُمِلْهَا عَنِ الْحَقِّ بِابْتِغَاءِ تَاْوِيْلِهِ الَّذِیْ لَا يَلِيْقُ بِنَا كَمَا اَزَغْتَ قُلُوْبَ اُولٰٓئِكَ ﴿بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا﴾ اَرْشَدْتَّنَا اِلَيْهِ ﴿وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ﴾ مِنْ عِنْدِكَ ﴿رَحْمَةً﴾ تَثْبِيْتًا ﴿اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴿٨﴾﴾ يَا ﴿رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ﴾ تَجْمَعُهُمْ ﴿لِيَوْمٍ﴾ اَیْ فِیْ يَوْمٍ ﴿لَّا رَيْبَ﴾ لَا شَكَّ ﴿فِيْهِ﴾ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فَتُجَازِيْهِمْ بِاَعْمَالِهِمْ كَمَا وَعَدْتَّ بِذٰلِكَ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴿٩﴾﴾ مَوْعِدَهٗ بِالْبَعْثِ، فِيْهِ اِلْتِفَاتٌ عَنِ الْخِطَابِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ كَلَامِهٖ تَعَالٰى وَالْغَرْضُ مِنَ الدُّعَاءِ بِذٰلِكَ بَيَانٌ اَنَّ هَمَّهُمْ اَمْرَ الْاٰخِرَةِ وَلِذٰلِكَ سَاَلُوا الثَّبَاتَ عَلَى الْهِدَايَةِ لِيَنَالُوْا ثَوَابَهَا، رَوَى الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ﴾ اِلٰى اٰخِرِهَا، وَقَالَ فَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى فَاحْذَرُوْهُمْ۔" وَرَوَى الطَّبْرَانِیُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِیْ اِلَّا ثَلٰثَ خِلَالٍ وَذَكَرَ مِنْهَا اَنْ يُّفْتَحَ لَهُمُ الْكِتَابُ فَيَاْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ يَبْتَغِیْ تَاْوِيْلَهٗ وَلَيْسَ يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ" اَلْحَدِيْثَ۔

ترجمہ

الٓمّٓ (یہ حروف مقطعات میں سے ہے، اللہ تعالیٰ ہی اس کی حقیقی مراد جانتا ہے) اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پُوجا نہیں آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا اس نے تم پر اتاری (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) کتاب (قرآن جو) سچی (ہے اپنی خبروں میں) اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی (یعنی اپنے سے پہلے والی کتابوں کی) اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری (یعنی نزولِ قرآن سے پہلے) راہ دکھاتی (گمراہی سے، ھدی حال ہے بمعنی ھادیین من الضلالۃ) لوگوں کو (جو ان کی پیروی کرے، توریت اور انجیل کے نزول کو انزلا اور قرآن کے نزول کو نـزل سے تعبیر فرمایا جو کہ مقتضی تکرار ہے یہ اس وجہ سے ہے یہ دونوں کتابیں بخلاف قرآن مجید کے یکبارگی نازل کی گئی تھیں) اور فرقان کو اتارا (یعنی وہ کتابیں اتاریں جو حق و باطل کے مابین فیصلہ کرنے والی ہیں اور الفرقان کو تینوں کتابوں کے بعد اسلئے ذکر کیا تاکہ یہ قرآن کے ماسوا کو بھی شامل ہو جائے) بیشک وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے (یعنی قرآن وغیرہ سے) انکے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ عزیز ہے (یعنی غالب ہے اپنے حکم میں اور کوئی چیز اسے اس کے وعدے اور وعید کو پورا کرنے

Marfat.com

سے نہیں روک سکتی) بدلہ لینے والا ہے (اسکا عذاب سخت تکلیف دہ ہے اسکے لیے، جو اسکی نافرمانی کرے کوئی اس جیسی سزا دینے پر قادر نہیں) اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں (کیونکہ عالم میں موجود کلی اور جزئی واقع ہے وہ سب کا علم رکھتا ہے، زمین وآسمان کو اس لئے خاص کیا کہ حس اس سے تجاوز نہیں کرسکتی) وہی ہے جو تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے......۱ (مرد وعورت ہونا، گورا و کالا ہونا وغیرہ) اسکے سوا کسی کی عبادت نہیں غلبہ رکھنے والا ہے (اپنی بادشاہی میں) حکمت والا (ہے اپنی صنعت میں)۔

وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اسکی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں (واضح الدلالة ہیں) وہ کتاب کی اصل ہیں (ام بمعنی اصل ہے، ایسی آیتیں ہیں کہ احکامات کے بارے میں جن پر اعتماد کیا جاتا ہے) اور دوسری وہ ہیں جنکے معنی میں اشتباہ ہے......۲ (اس کے معانی سمجھے نہیں جاسکتے جیسا کہ سورتوں کے اوائل میں مذکور حروف مقطعات، ﴿اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ﴾ میں پورے قرآن کو محکم قرار دینا بایں معنی ہے کہ اس میں کہیں کوئی عیب نہیں اور اللہ تعالی نے اپنے فرمان ﴿كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا﴾ میں کل قرآن کو متشابہ قرار دینا اس اعتبار سے ہے کہ حسن وصدق میں سب آیتیں ایک جیسی ہیں) وہ جنکے دلوں میں کجی ہے......۳ (جو حق سے پھرے ہوئے ہیں) وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں چاہنے (ابتغاء بمعنی طلب ہے) گمراہی (یعنی اپنی جہالت کی وجہ سے شکوک وشبہات میں مبتلا ہوتے ہیں) اور اسکی تعبیر ڈھونڈھنے کو (تاویل بمعنی تفسیر ہے) اور اسکی ٹھیک تاویل (یعنی اسکی ٹھیک تفسیر) اللہ ہی کو معلوم ہے (یعنی فقط اسی کو معلوم ہے)۔

اور علم میں راسخ (یعنی پختہ ......۴) علم والے (ہیں، والراسخون فی العلم مبتدا ہے اور اس کی خبر یقولون ...... الخ ہے) کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے (یعنی متشابہ پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہیں اور ہم انکے معانی نہیں جانتے) سب (محکم اور متشابہ) ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے (یذکر اصل میں یتذکر ہے تاء کا ذال میں ادغام کردیا، یذکر بمعنی یتعظ ہے) مگر عقل والے (اولوا الالباب بمعنی اصحاب العقول ہے، اور وہ یہی کہتے ہیں جب کسی کو اس کی پیروی کرتے دیکھتے ہیں) اے رب ہمارے! دل ٹیڑھے نہ کر (انہیں حق سے نہ پھیر اس طرح کہ وہ اس تاویل کو تلاش کرنے لگیں جو ہمارے لائق نہ ہو جیسا کہ تو نے ان لوگوں کے دل پھیر دیئے) بعد اسکے کہ تو نے ہمیں ھدایت دی (یعنی سیدھی راہ کی راہنمائی کی) اور ہمیں اپنے پاس سے عطا کر (من لدنک بمعنی من عندک ہے) رحمت (یعنی ثابت قدمی) بیشک تو ہی بڑا دینے والا ہے (اے) رب ہمارے! تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے (تو انہیں جمع کرے گا) اس دن کیلئے (یعنی اس دن میں) نہیں کوئی شبہ (ریب بمعنی شک ہے) جس میں (یعنی قیامت کے دن انہیں انکے اعمال کا بدلہ دیگا جیسا کہ تو نے ان سے وعدہ کیا ہے) بیشک اللہ کا وعدہ نہیں بدلے گا ......۵ (مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا، یہاں حاضر کے صیغوں سے غائب کے صیغے کی طرف التفات ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ منجملہ کلام باری تعالی ہو اور اس دعاء سے غرض یہ بیان کرنا ہے کہ مسلمان کی سب سے اہم فکر اخروی معاملہ کی ہوتی ہے، اسی وجہ سے وہ ہدایت پر ثابت قدم رہنے کا بارگاہِ الٰہی میں سوال کرتے ہیں تا کہ آخرت کا ثواب حاصل کرسکیں، شیخین نے حضرت عائشہ

Marfat.com

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ﴿هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ...... الخ﴾ اور ارشاد فرمایا: ''جب تم لوگوں کو متشابہ آیات کے پیچھے لگے دیکھو تو جان لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جنکا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پس ان سے بچو۔'' اور طبرانی نے کبیر میں حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ''مجھے میری امت سے خوف نہیں مگر تین باتوں کا، ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ ان لوگوں کے سامنے قرآن کھولا جائیگا تو مومن اسکی تاویل کے درپے ہوگا حالانکہ اسکی تاویل سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور پختہ علم والے کہیں گے کہ ہم ایمان لائے اس پر کہ یہ تمام ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت نہیں پکڑتے مگر عقل والے۔'' (الحدیث)۔

ترکیب

﴿الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾

الٓمّٓ: خبر محذوف هذه کیلئے مبتدا، ملکر جملہ اسمیہ ...... الله: اسم جلالت مبتدا ...... لا: نفی جنس ...... اله: مبدل منہ ...... الا: اداۃ حصر ...... هو: بدل، ملکر اسم ...... موجود خبر محذوف، ملکر جملہ اسمیہ خبر اول ...... الحی: خبر ثانی ...... القیوم: خبر ثالث ...... مبتدا اپنی خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ﴾

نزل: فعل وفاعل ...... علیک: ظرف ...... الکتب: ذوالحال ...... بالحق: حال اول ...... مصدقالما بین یدیه: حال ثانی ...... ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل اسم جلالت الله کیلئے خبر رابع۔

﴿وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ﴾

و: عاطفہ ...... انزل: فعل بافاعل ...... التوراة والانجیل: معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول ...... من قبل: ظرف لغو ...... هدی للناس: مفعول سے حال ...... انزل فعل اپنے فاعل ومفعول اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ ...... انزل: فعل وفاعل ...... الفرقان: مفعول ...... فعل فاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ﴾

ان: حرف مشبہ ...... الذین کفروا بایت الله: موصول صلہ ملکر اسم ...... لهم عذاب شدید: جملہ اسمیہ خبر ...... ان، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ...... و: استینافیه ...... الله: اسم جلالت مبتدا ...... عزیز: خبر اول ...... ذو انتقام: خبر ثانی ...... مبتدا اپنی خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ﴾

ان: حرف مشبہ ...... الله: اسم جلالت اسم ...... لا یخفی: فعل ...... علیه: ظرف لغو ...... شیء: موصوف ...... فی

Marfat.com

الارض: معطوف علیہ...... و: عاطفہ ...... لا: نافیہ ...... فی السماء: معطوف، ملکر صفت، جو موصوف سے ملکر فاعل...... فعل اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر خبر...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ﴾

هو: مبتدا...... الذی: موصول...... یصور: فعل بافاعل...... کم: ذوالحال...... فی الارحام: ظرف لغو...... کیف بمعنی علی ای حالة: حال مقدم...... یشاء: فعل، ہو ضمیر ذوالحال، جو حال مقدم سے ملکر فاعل...... تصویر کم مفعول محذوف...... جملہ فعلیہ ہو کر حال...... کم ضمیر ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ...... موصول صلہ ملکر خبر...... مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾

لا اله الا هو: اسکی ترکیب گزر چکی...... العزیز الحکیم: خبر ہے مبتدا محذوف هو کیلئے۔

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ﴾

هو: مبتدا...... الذی: موصول...... انزل: فعل وفاعل...... علیک: ظرف لغو...... الکتب: موصوف...... منه: خبر مقدم...... ایت محکمات: معطوف علیہ...... واخر متشابهت: معطوف، ملکر مبتدا موخر...... ملکر جملہ اسمیہ صفت اول...... هن ام الکتب: جملہ اسمیہ صفت ثانی...... موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مفعول، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، ملکر خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ﴾

ف: مستانفہ...... اما: تفصیلیہ...... الذین فی قلوبهم زیغ: موصول صلہ ملکر مبتدا...... ف: جزائیہ...... یتبعون: فعل وفاعل...... ماتشابه منه: مفعول...... ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویله: معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول لہ...... ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ﴾

و: حالیہ...... ما یعلم: فعل مضارع منفی...... تاویله: مفعول...... الا: حرف حصر...... الله: اسم جلالت فاعل...... جملہ فعلیہ ہو کر حال یتبعون کی ضمیر سے۔

﴿وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا﴾

و: عاطفہ...... الراسخون فی العلم: مبتدا...... یقولون: قول...... امنا: فعل بافاعل...... ب: جار...... ہ: ضمیر مبدل منہ...... کل من عند ربنا: بدل، جو مبدل منہ سے ملکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ(7)﴾

و: مستانفه......مایذکر: فعل نفی...... الا: للحصر ......اولو الباب: فاعل...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ متانفہ۔

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً﴾

ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ......لاتزغ: فعل وفاعل...... قلوبنا: مفعول...... بعد: مضاف...... اذ هدیتنا: معطوف علیہ ...... و: عاطفه......هب لنا...... الخ: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر مضاف الیہ، ملکر ظرف......فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقصود بالنداء، ندا اور مقصود بالنداء ملکر مقولہ...... قولوا قول محذوف کیلئے۔

﴿اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾

ان: حرف مشبہ......ک: اسم......انت الوهاب: جملہ اسمیہ خبر...... ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ تعلیل للدعا۔

﴿رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ﴾

ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ......ان حرف مشبہ ......ک: ضمیر اسم...... جامع: اسم فاعل...... هو ضمیر فاعل...... لیوم لاریب فیه: جار مجرور، ملکر ظرف لغو......اسم فاعل اپنے متعلقات سے ملکر مضاف...... الناس: مضاف الیہ......ملکر خبر......ان، اپنے اسم اور خبر سے ملکر مقصود بالنداء......نداء مقصود بالنداء سے ملکر ماقبل ربنا لا تزغ پر معطوف ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾

ان: حرف مشبہ ...... الله: اسم جلالت اسم...... لایخلف المیعاد: جملہ فعلیہ خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......الله هو لااله الا هو ......یہ آیت وفدِ نجران کے بارے میں نازل ہوئی۔ جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا۔ اس میں چودہ سردار تھے۔ اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا۔ ایک عاقب جسکا نام عبدالمسیح تھا، یہ شخص امیر قوم تھا۔ اور بغیر اسکی رائے کے نصاری کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ دوسرا سید نام ایہم تھا یہ شخص اپنی قوم کا معتمد اعظم اور مالیات کا افسر اعلی تھا۔ خورد ونوش اور رسدوں کے تمام انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے تھے۔ تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ تھا یہ شخص نصاری کے تمام علماء و پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا سلاطین روم اسکے علم اور اس کی دینی عظمت کے لحاظ سے اسکا اکرام و ادب کرتے تھے۔ یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑی شان و شوکت سے حضور ﷺ سے مناظرہ کرنے آئے تھے۔ مسجد میں داخل ہوئے حضور ﷺ نماز عصر ادا فرمارہے تھے۔ ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آگیا اور انہوں نے بھی مسجد شریف میں ہی جانب شرق متوجہ ہو کر نماز شروع کر دی۔ فراغت کے بعد حضور ﷺ سے گفتگو شروع کی۔

حضور ﷺ نے فرمایا اسلام لاؤ۔ کہنے لگے ہم آپ سے پہلے اسلام لاچکے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ غلط ہے یہ دعوی جھوٹا ہے، تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعوی روکتا ہے اور تمہارا خنزیر کھانا روکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر عیسی علیہ السلام خدا کے بیٹے نہ ہوں تو

Marfat.com

بتائیے کہ انکا باپ کون ہے؟ اور سب کے سب بولنے لگے حضورﷺ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے ہو کہ ہمارا رب حی لا یموت ہے ۔اس کیلئے موت محال ہے اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت آنے والی ہے۔ انہوں نے اسکا بھی اقرار کیا پھر فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز، مالک حقیقی اور رزق دینے والا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں حضورﷺ نے فرمایا کیا عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں؟ کہنے لگے نہیں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالی پر آسمان اور زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ انہوں نے اقرار کیا حضورﷺ نے فرمایا تو کیا عیسیٰ بغیر علم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ حضورﷺ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے، پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے، بچوں کی طرح غذا دئے گئے، کھاتے پیتے تھے، عوارض بشری رکھتے تھے، انہوں نے اسکا اقرار کیا۔ حضورﷺ نے فرمایا پھر وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں جیسا کہ گمان ہے۔ اس پر وہ سب ساکت ہو گئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن پایا اس پر سورہ ال عمران کی اول سے کچھ اوپر آیات نازل ہوئیں۔

تشریح و توضیح و اغراض

مصورِ اعظم کا شاہکار:

ا......اللہ رب العالمین کی مصوری کا ایک شاہکار انسان ہے کہ جسے اس نے مختلف صورتوں اور رنگوں سے مزین کیا ہے، ان میں کچھ مرد ہیں تو کچھ عورتیں، کچھ کالے ہیں تو کچھ گورے، کچھ خوبصورت تو بعض بدصورت، بعض کامل تو کچھ ناقص۔ یعنی یہی وہ ذات پاک ہے جو اندھیرے رحموں میں مختلف شکلیں، طبیعتیں اور رنگتیں تخلیق فرماتی ہے، چنانچہ رسول کائناتﷺ جو کہ صادق و مصدوق ہیں فرماتے ہیں ﴿إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ﴾ یعنی تمہارا مادہ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع ہوتا ہے۔ پھر اتنے ہی روز میں عَلَقَه یعنی خون بستہ کی شکل میں، پھر اتنے ہی روز مُضْغَة پارہ گوشت کی صورت میں، پھر اللہ تعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اسکا رزق، عمر، عمل اور انجام یعنی اسکی سعادت وشقاوت لکھتا ہے۔ پھر اس میں روح ڈالتا ہے تو اسکی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسمیں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت کم فاصلہ رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اسی پر اسکا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور داخل جہنم ہوتا ہے۔ اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اسکے اور دوزخ کے مابین ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اسکی زندگی کا نقشہ بدل جاتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرتا ہے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ داخل جنت ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ ،ص ۵۳۶)

یہ حدیث مبارکہ بخاری شریف میں مختلف اسانید کے ساتھ چار مقامات پر ذکر کی گئی ہے چنانچہ کتاب احادیث الانبیاء

Marfat.com

باب خلق ادم ،کتاب القدر باب فی القدر اور کتاب التوحید باب قوله تعالی ولقد سبقت، میں بھی ذکر کی گئی ہے۔

☆.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی نے ماں کے رحم میں ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ وہ کہتا ہے یارب! یہ نطفه ہے، یارب! یہ علقة ہے، یارب! یہ مضغة ہے، پھر جب اسکی تخلیق کا وقت ہوتا ہے تو کہتا ہے یارب! مرد ہے یا عورت؟ یارب! بدبخت ہے یا نیک بخت؟ اسکا رزق کتنا ہے؟ اسکی موت کب ہوگی؟ یہ سب باتیں اس وقت لکھ دی جاتی ہیں جبکہ وہ ماں کے رحم میں ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق ادم، ص۵۵۴)

فرشتہ اللہ کے اذن سے یعنی اس کی عطا سے یہ جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ شقی ہے یا سعید ہے؟ کب مرے گا؟ کتنا رزق دیا جائے گا؟ یہ سب باتیں اللہ کے اذن سے ممکن ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں۔ اگرچہ بعض نام نہاد مسلمان کہلانے والے اللہ تعالی کی عطا سے بھی کسی کیلئے علم غیب نہ مانیں۔ چنانچہ مولانا اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویة الایمان میں ہے کہ ''سب کاموں کے مختار کا نام اللہ ہے اور جسکا نام محمد یا علی ہے اس کو کسی بات کا اختیار نہیں اس قسم کے خیالات باندھنے کا اللہ پاک نے حکم نہیں دیا، اور مخلوق کا حکم ناقابل اعتبار ہے، بلکہ اللہ پاک نے اس قسم کے خیالات قائم کرنے سے روک دیا ہے۔ پھر اللہ کے سوا وہ کون ہے جسکے کہنے کا اعتبار کیا جائے؟ خالص اور اصل دین یہی ہے کہ اللہ کے حکم پر چلا جائے اور اسکے آگے ہر حکم ٹھکرا دیا جائے۔ لیکن اکثر لوگ اس راہ سے بھٹک گئے اور اپنے پیروں، اماموں اور بزرگوں کی راہ کو اللہ کی راہ سے مقدم سمجھ بیٹھے۔''

(تقوية الايمان ،باب عبادت میں شرك كی حرمت ، ص۸۵)

یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے دین کو عقل کے ترازو میں تولنے کی کوشش کی ہے، اس لئے کہ مسلمان اگر کسی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ غیب جانتا ہے تو فقط اسطرح کہ وہ بندہ اللہ کی عطا سے غیب جانتا ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالی کا علم ذاتی ہے اور مخلوق کے پاس جو علم اور اختیارات ہیں وہ اللہ تعالی کی عطا سے ہیں۔ اگر اللہ تعالی کی عطا سے بھی کسی کیلئے اختیار نہ مانیں تو پھر امام بخاری نے حدیث مذکورہ کو چار مقامات پر مختلف باب باندھ کر ذکر کرکے کیا ثابت کرنا چاہا؟ افسوس کہ یہ وہ حضرات ہیں جو بخاری کا نام تو لیتے ہیں لیکن بخاری کو سمجھ نہ پائے اور اپنی ناسمجھی کی وجہ سے زبردستی مسلمانوں پر شرک کا فتوی لگا رہے ہیں۔ اللہ تعالی ایسے علماء سے امتِ مسلمہ کے ہر فرد کو پناہ نصیب کرے۔ (آمین) جہاں تک پیروں فقیروں کے پاس جانے کا تعلق ہے تو اسکا ذکر انشاء اللہ ہم آئندہ کسی بحث میں انہیں کی کتابوں کے حوالے سے ذکر کریں گے۔

محکمات اور متشابہات:

۲.....محکم عبارات وہ ہیں کہ جنکی اجمال اور احتمال سے حفاظت کی گئی ہو جبکہ متشابہ عبارات وہ ہیں کہ جن میں احتمالات پائے جائیں، جنکا مقصود اجمال اور ظاہری مخالفت کی وجہ سے واضح نہ ہو۔ (بیضاوی ج۱، ص۲۴۴)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ محکم عبارات وہ ہوتی ہیں جنکا مفہوم منطوق اور مقتضی کسی بھی ایسے سننے والے پر پوشیدہ نہ ہو جو لغت کا جاننے والا ہو، مثلاً اللہ تعالی کا فرمان ﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ﴾ جبکہ متشابہ عبارتیں وہ ہوتی

Marfat.com

ہیں جو اہل لغت پر بھی مشتبہ ہوں اور اسے طلب وتامل سے بھی نہ جانا جا سکتا ہو جیسے فرمان باری تعالی یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیۡھِم۔

(مظہری ج ا،ص ۴۳۵)

محکمات کا حکم ہے یہ کہ ان پر عمل کرنا بغیر کسی احتمال کے واجب ہے۔ اس میں تاویل وتخصیص اور نسخ کا احتمال نہیں ہوتا بلکہ محکم مفید یقین ہونے میں تمام قطعیات سے اتم ہے۔ (نور الانوار ،ص ۸۷)

متشابہ کا حکم یہ ہے کہ اسکی مراد جاننے سے پہلے ہی اسکی حقیقت پر یقین رکھا جائے یعنی یہ یقین رکھا جائے کہ اسکی مراد حق ہے اگرچہ ہم اسے قیامت سے پہلے نہ جان سکیں گے۔ ہاں قیامت کے بعد ہر ایک پر منکشف ہو جائے گا۔ اور یہ معاملہ امتی کے حق میں ہے۔ رہا آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا معاملہ تو انہیں متشابہ کا بھی علم ہے۔ (نور الانوار ،ص ۹۳)

دلوں کی کجی سے کیا مراد ہے؟

۳......زیغ کے معنی ہیں حق سے عدول کرنے والے اور خواہشات کی طرف مائل ہونے والے۔ آیت میں اس سے مراد نصاری نجران یا یہود ہیں۔ اس قول کے قائل ابن عباس ہیں جبکہ ایک قول کے مطابق منکرین بعث اور دوسرے قول کے مطابق منافق مراد ہیں۔ امام احمد وغیرہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد خوارج ہیں۔

(روح المعانی ،الجزء الثالث ،ص ۱۱۰)

اگر اس سے مراد آخری قول یعنی خارجی لئے جائیں تو اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب بھرے ارشادات موجود ہیں چنانچہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چمڑے کے تھیلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ جس سے ابھی تک مٹی بھی صاف نہ کی گئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے مابین تقسیم کر دیا، تو اس پر لوگوں میں سے کسی نے کہا: ''ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے۔'' جب یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم مجھے امانت دار شمار نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں امانت دار ہوں اور اسکی خبریں میرے پاس صبح وشام آتی ہیں۔''

راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اسکا تہبند اونچا تھا، کہنے لگا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا سے ڈریں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو ہلاک ہو، کیا میں تمام اہلِ زمین سے زیادہ ڈرنے والا نہیں؟''

جب وہ آدمی جانے کے لئے مڑا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اسکی گردن نہ اڑا دوں؟'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایسا نہ کرو ہو سکتا ہے کہ یہ نمازی ہو'' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بہت سے نمازی ایسے بھی تو ہوتے ہیں کہ جو انکی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا'' لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور انکے پیٹ چاک کروں۔''

Marfat.com

راوی کہتے ہیں کہ وہ پلٹا تو آپ ﷺ نے پھر اسکی جانب دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''اسکی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہونگے جو کتاب اللہ کی تلاوت سے اپنی زبانیں تر رکھیں گے مگر قرآن انکے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔'' راوی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح قتل کردوں۔'' (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب بعث علی بن ابی طالب ،ص۷۳۷)

﴿راسخ فی العلم﴾ سے مراد کون ہیں؟

۴.....علم والے یوں راسخ ہیں کہ انہیں کوئی شبہ لاحق نہیں ہوتا، اس سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں۔ جنہوں نے کتاب وسنت کے محکمات کو مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے اور قرآن مجید کی تفسیر کے تحت ضیاء امت یعنی سلف صالحین (صحابہ وتابعین) کے اجماع کی پیروی کی، انہوں نے متشابہات کو محکمات کی طرف لوٹایا اور خواہشات وتلبیات کو چھوڑ دیا۔ ایک قول کے مطابق **راسخ فی العلم** سے مراد اہل کتاب میں سے مومنین ہیں جبکہ میرے نظریئے کے مطابق اس تخصیص کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔

صوفیائے عظام فرماتے ہیں کہ **راسخ فی العلم** سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو اپنے دل، نفس اور عناصر کو فنا کر کے خواہشِ نفس سے بالکل الگ ہو چکے ہیں اور تجلیات ذاتیہ سے فیضاب ہو رہے ہیں، انہیں کسی قسم کا شبہ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ان صوفیاء کا قول کہ اگر پردے اٹھا بھی دیئے جائیں تو بھی میرے یقین میں کچھ اضافہ نہ ہو۔ (مظہری، ج۱، ص۴۳۸)

حضور پرنور ﷺ کے مبارک دعائیہ کلمات:

۵.....حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ﴿إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَآءُ﴾ یعنی تمام انسانوں کے دل اللہ رب العالمین کی (قدرت کی) دو انگلیوں کے درمیان ایسے ہیں کہ جیسے وہ کوئی ایک ہی دل ہو اور وہ جس طرح چاہتا ہے اسے پھیرتا ہے۔

اس کے بعد حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ نے یہ دعا فرمائی ﴿اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ﴾ یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر ثابت قدم رکھ۔

(صحیح مسلم، کتاب القدر، باب تصریف اللہ تعالی ص۱۳۰۷)

☆.....☆ **ممن تبعهما**: یہ بیان ان لوگوں کے لئے ہے جو مکلف ہیں اور ان دونوں پر عمل کرتے ہیں، پس مراد اس سے توریت اور انجیل پر عمل کرنے والے بنی اسرائیل ہیں، اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ **ممن تبعهما** کا حکم عام ہو اور اس میں اس امت کے لوگ بھی شامل ہوں اگرچہ یہ امت ماقبل شریعت کے نہ تو مکلفین میں سے ہیں اور نہ ہی مامورین میں سے، ہاں ان دونوں کتابوں میں موجود توحید، صفات باری تعالیٰ اور نبی پاک ﷺ کی بشارت وغیرہ کے حوالے سے حاصل ہونے والے فوائد میں ضرور شامل ہیں۔

Marfat.com

لاتفهم معانيها: مطلب یہ ہے کہ متشابہ کے معانی بہ سہولت نہیں سمجھے جاتے بلکہ بہ تأمل سے سمجھے جاسکتے ہیں جیسا کہ خلف کا مذہب تھا کہ وہ ان میں صحیح تأویلات کرتے تھے۔

فيتبعون ما تشابه منه: یعنی ظاہری متشابہ کے پیچھے پڑے رہتے تھے یا باطل تأویلات کے ذریعے نہ کہ حق کی راہ نکالنے کے لئے بلکہ فتنہ چاہنے کے لئے ایسا کرتے تھے۔

بوقوعهم: میں باء سببیہ ہے۔

وما يعلم تأويله: یعنی ان آیات کی حقیقت نہیں جانتے۔

اى فى يوم: یعنی لام فی ظرفیہ کے معنی میں ہے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ انها بمعنی الى ہے یعنی اللہ لوگوں کو ان کی قبروں میں قیامت تک جمع فرمائے گا۔

فيه التفات: اس جملے میں اللہ کے فرمان ﴿انک جامع الناس﴾ کی جانب بطور نسبت التفات ہے۔

ويحتمل ان يكون من كلامه تعالى: یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کی تقریر اور تصدیق کے طور پر فرمایا ﴿انک جامع الناس﴾ اور اس جملے میں احتمال ہے اور جمہور کے مذہب کے مطابق التفات نہیں پایا جاتا بلکہ یہاں مذہب سکاکی کے اعتبار سے التفات پایا جاتا ہے۔

والغرض من الدعا: ابو سعود کی عبارت ہے کہ اس عرض سے ان لوگوں کا مقصد کمال رحمت کا حصول ہے اور بیشک ان کی دعا کا مقصد ان کے نزدیک زیادہ روشن وتابناک ہے۔

روى الشيخان: اس حدیث سے متشابہ میں پڑنے والوں کی مذمت اور راسخین کی مدح کرنے پر استدلال کیا گیا ہے اور اسی طرح دوسری حدیث میں بھی کہا گیا ہے۔

الى آخرها: اس جملے سے مراد اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿ومايذكر الا اولو الالباب﴾ ہے جس کی علامہ خازن نے صراحت کی ہے۔

فاحذروهم: اس میں بی بی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ کی دونوں صورتوں یعنی جمع اور تذکیر میں تعظیم ہے۔

الا ثلاث خلال: ایک اور نسخے میں خصال صاد کے ساتھ ہے۔ (الجمل، ج۱،ص۳۶۶ وغیرہ)

بالحق: اس میں باء ملابست کے لئے ہے اور بالحق محل نصب میں کتب سے حال اول ہے اور مصدقاً حال ثانی ہوگا۔

حال: یعنی هدى توریت اور انجیل سے حال ہے۔

بخلافه: اس لئے کہ قرآن مجید حسب ضرورت تئیس سال کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔

ليعم ما عداها: یعنی عام کا خاص پر عطف ہے اور فرقان سے مراد حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب مراد ہے جیسا یہ خصوصیت قرآن کی ہے ویسے ہی دیگر کتب سماوی پر بھی اس بات کا اطلاق ہوتا ہے۔

لا يقدر على مثلها احد: یعنی اس لئے کہ موت کے سوا کسی عذاب کا انتہائی شدید ہونا کہ جس میں معذب (عذاب پانے والے) کو

Marfat.com

راحت ملتی ہے، لیکن روح کے اعادہ پر کوئی قادر نہیں یہاں تک کہ دوبارہ تکلیف محسوس کرے، اور اللہ تعالیٰ کا عذاب دائمی ہے اس کے لئے کوئی دوسری بات نہیں۔ (صاوی، ج۱،ص۲۱۳وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۰

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ﴾ تَدْفَعَ ﴿عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ﴾ اَیْ عَذَابِهٖ ﴿شَيْئًا وَّاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ(۱۰)﴾ بِفَتْحِ الْوَاوِ مَا يُوْقَدُ بِهٖ دَأْبُهُمْ ﴿كَدَاْبِ﴾ كَعَادَةِ ﴿اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ مِنَ الْاُمَمِ كَعَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ﴾ اَهْلَكَهُمْ ﴿بِذُنُوْبِهِمْ﴾ وَالْجُمْلَةُ مُفَسِّرَةٌ لِمَا قَبْلَهَا ﴿وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ(۱۱)﴾ وَنَزَلَ لَمَّا اَمَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الْيَهُوْدَ بِالْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجِعِهٖ مِنْ بَدْرٍ فَقَالُوْا لَهٗ لَا يَغُرَّنَّكَ اَنْ قَتَلْتَ نَفَرًا مِّنْ قُرَيْشٍ اِغْمَارًا لَا يَعْرِفُوْنَ الْقِتَالَ ﴿قُلْ﴾ يَا مُحَمَّدُ صلى الله عليه وسلم ﴿لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ مِنَ الْيَهُوْدِ ﴿سَتُغْلَبُوْنَ﴾ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ فِي الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَالْاَسْرِ وَضَرْبِ الْجِزْيَةِ وَقَدْ وَقَعَ ذٰلِكَ ﴿وَتُحْشَرُوْنَ﴾ بِالْوَجْهَيْنِ فِي الْاٰخِرَةِ ﴿اِلٰى جَهَنَّمَ﴾ فَتَدْخُلُوْنَهَا ﴿وَبِئْسَ الْمِهَادُ(۱۲)﴾ الْفِرَاشُ هِيَ ﴿قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ﴾ عِبْرَةٌ، وَّذُكِّرَ الْفِعْلُ لِلْفَصْلِ ﴿فِيْ فِئَتَيْنِ﴾ فِرْقَتَيْنِ ﴿الْتَقَتَا﴾ يَوْمَ بَدْرٍ لِّلْقِتَالِ ﴿فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اَیْ طَاعَتِهٖ وَهُمُ النَّبِيُّ وَاَصْحَابُهٗ وَكَانُوْا ثَلٰثَ مِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، مَعَهُمْ فَرَسَانِ وَسِتُّ اَدْرُعٍ وَّثَمَانِيَةُ سُيُوْفٍ وَّاَكْثَرُهُمْ رِجَالَةٌ ﴿وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ﴾ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ اَیِ الْكُفَّارُ ﴿مِّثْلَيْهِمْ﴾ اَيِ الْمُسْلِمِيْنَ اَیْ اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَكَانُوْا نَحْوَ اَلْفٍ ﴿رَاْيَ الْعَيْنِ﴾ اَیْ رُؤْيَةً ظَاهِرَةً مُّعَايَنَةً وَّقَدْ نَصَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ قِلَّتِهِمْ ﴿وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ﴾ يُقَوِّيْ ﴿بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ﴾ الْمَذْكُوْرِ ﴿لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ(۱۳)﴾ لِذَوِي الْبَصَائِرِ اَفَلَا تَعْتَبِرُوْنَ بِذٰلِكَ فَتُؤْمِنُوْنَ ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ﴾ مَا تَشْتَهِيْهِ النَّفْسُ وَتَدْعُوْ اِلَيْهِ، زَيَّنَهَا اللّٰهُ اِبْتِلَاءً اَوِ الشَّيْطَانُ ﴿مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ﴾ الْاَمْوَالِ الْكَثِيْرَةِ ﴿الْمُقَنْطَرَةِ﴾ الْمُجَمَّعَةِ ﴿مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ﴾ الْحِسَانِ ﴿وَالْاَنْعَامِ﴾ اَیِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ ﴿وَالْحَرْثِ﴾ الزَّرْعِ ﴿ذٰلِكَ﴾ الْمَذْكُوْرُ ﴿مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ يُتَمَتَّعُ بِهٖ فِيْهَا ثُمَّ يَفْنٰى ﴿وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ(۱۴)﴾ الْمَرْجِعِ، وَهُوَ الْجَنَّةُ فَيَنْبَغِي الرَّغْبَةُ فِيْهِ دُوْنَ غَيْرِهٖ ﴿قُلْ﴾ يَا مُحَمَّدُ صلى الله عليه وسلم لِقَوْمِكَ ﴿اَؤُنَبِّئُكُمْ﴾ اُخْبِرُكُمْ ﴿بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ﴾ الْمَذْكُوْرِ مِنَ الشَّهَوَاتِ، اِسْتِفْهَامُ تَقْرِيْرٍ ﴿لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا﴾ الشِّرْكَ ﴿عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ خَبَرٌ مُّبْتَدَؤُهٗ ﴿جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ﴾ اَیْ

Marfat.com

مُقَدِّرِینَ الْخُلُوْدَ ﴿فِیْهَا﴾ اِذَا دَخَلُوْهَا ﴿وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ﴾ مِّنَ الْحَیْضِ وَغَیْرِهٖ مِمَّا یُسْتَقْذَرُ ﴿وَرِضْوَانٌ﴾ بِکَسْرِ اَوَّلِهٖ وَضَمِّهٖ لُغَتَانِ اَیْ رِضًا کَثِیْرًا ﴿مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ﴾ عَالِمٌ ﴿بِالْعِبَادِ (۱۵)﴾ فَیُجَازِیْ کُلًّا مِّنْهُمْ بِعَمَلِهٖ ﴿اَلَّذِیْنَ﴾ نَعْتٌ اَوْ بَدَلٌ مِّنَ الَّذِیْنَ قَبْلَهٗ ﴿یَقُوْلُوْنَ﴾ یَا ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا﴾ صَدَّقْنَا بِکَ وَبِرَسُوْلِکَ ﴿فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۱۶)﴾ ﴿اَلصّٰبِرِیْنَ﴾ عَلَی الطَّاعَةِ وَعَنِ الْمَعْصِیَةِ نَعْتٌ ﴿وَالصّٰدِقِیْنَ﴾ فِی الْاِیْمَانِ ﴿وَالْقٰنِتِیْنَ﴾ اَلْمُطِیْعِیْنَ لِلّٰهِ ﴿وَالْمُنْفِقِیْنَ﴾ اَلْمُتَصَدِّقِیْنَ ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ﴾ اللّٰهَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ﴿بِالْاَسْحَارِ (۱۷)﴾ اَوَاخِرِ اللَّیْلِ، خُصَّتْ بِالذِّکْرِ لِاَنَّهَا وَقْتُ الْغَفْلَةِ وَلَذَّةِ النَّوْمِ ﴿شَهِدَ اللّٰهُ﴾ بَیَّنَ لِخَلْقِهٖ بِالدَّلَائِلِ وَالْاٰیَاتِ ﴿اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ﴾ اَیْ لَا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ فِی الْوُجُوْدِ ﴿اِلَّا هُوَ وَ﴾ شَهِدَ بِذٰلِکَ ﴿الْمَلٰٓئِکَةُ﴾ بِالْاِقْرَارِ ﴿وَاُولُوا الْعِلْمِ﴾ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ بِالْاِعْتِقَادِ وَاللَّفْظِ ﴿قَآئِمًا﴾ بِتَدْبِیْرِ مَصْنُوْعَاتِهٖ، وَنَصَبُهٗ عَلَی الْحَالِ وَالْعَامِلُ فِیْهَا مَعْنَی الْجُمْلَةِ اَیْ تَفَرَّدَ ﴿بِالْقِسْطِ﴾ بِالْعَدْلِ ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ کَرَّرَهٗ تَاکِیْدًا ﴿الْعَزِیْزُ﴾ فِیْ مُلْکِهٖ ﴿الْحَکِیْمُ (۱۸)﴾ فِیْ صُنْعِهٖ ﴿اِنَّ الدِّیْنَ﴾ اَلْمَرْضِیَّ ﴿عِنْدَ اللّٰهِ﴾ هُوَ ﴿الْاِسْلَامُ﴾ اَیِ الشَّرْعُ الْمَبْعُوْثُ بِهِ الرُّسُلُ الْمَبْنِیَّ عَلَی التَّوْحِیْدِ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ (اِنَّ) بَدَلٌ مِّنْ اَنَّهٗ ...... الخ بَدَلُ اِشْتِمَالٍ ﴿وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ﴾ اَلْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فِی الدِّیْنِ بِاَنْ وَحَّدَ بَعْضٌ وَّکَفَرَ بَعْضٌ ﴿اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ﴾ بِالتَّوْحِیْدِ ﴿بَغْیًا﴾ مِّنَ الْکَافِرِیْنَ ﴿بَیْنَهُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (۱۹)﴾ اَیِ الْمُجَازَاةِ لَهٗ ﴿فَاِنْ حَآجُّوْکَ﴾ خَاصَمَکَ الْکُفَّارُ یَا مُحَمَّدُ ﷺ فِی الدِّیْنِ ﴿فَقُلْ﴾ لَهُمْ ﴿اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ﴾ اَنْقَدْتُّ لَهٗ اَنَا ﴿وَمَنِ اتَّبَعَنِ﴾ وَخَصَّ الْوَجْهَ بِالذِّکْرِ لِشَرَفِهٖ فَغَیْرُهٗ اَوْلٰی ﴿وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ﴾ اَلْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی ﴿وَالْاُمِّیّٖنَ﴾ مُشْرِکِی الْعَرَبِ ﴿ءَ اَسْلَمْتُمْ﴾ اَیْ اَسْلِمُوْا ﴿فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ مِنَ الضَّلَالِ ﴿وَاِنْ تَوَلَّوْا﴾ عَنِ الْاِسْلَامِ ﴿فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ﴾ اَلتَّبْلِیْغُ لِلرِّسَالَةِ ﴿وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ (۲۰)﴾ فَیُجَازِیْهِمْ بِاَعْمَالِهِمْ وَهٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ۔

ترجمہ

بیشک وہ جو کافر ہوئے نہ بچا سکیں گے انہیں (نہ دور کرینگے ان سے) ان کے مال اور انکی اولاد اللہ سے (یعنی اس کے عذاب سے) کچھ اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں (وقود واو کے فتح کے ساتھ ہے یعنی وہ جس چیز کے ذریعے آگ سلگائی جائے) انکا طریقہ) فرعون والوں کے طریقے (عادت) کی طرح ہے اور ان سے اگلوں کا سا (سابقہ امتوں کا سا، جیسا کہ عاد و ثمود کا) انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو اللہ نے انہیں پکڑا (انہیں ہلاک کیا) انکے گناہوں کے سبب (یہ جملہ ماقبل کی تفسیر ہے) اور اللہ کا عذاب سخت

Marfat.com

ہے (بدر سے واپسی پر جب نبی پاک ﷺ نے یہود کو اسلام کی دعوت دی تو وہ بولے کہ آپکو یہ بات ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے کہ آپ نے قریش کی ایک جماعت کو قتل کر دیا جو جنگی طور طریقوں سے نابلد تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ) فرما دو (اے محمد ﷺ!) کافروں سے (یعنی یہود سے) کہ تم مغلوب ہوگے (ستغلبون تاء اور یاء دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے دنیا میں قتل، قید اور جزیہ مقرر کئے جانے سے اور ایسا ہی ہوا) اور ہانکے جاؤ گے (تحشرون تاء اور یاء دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے، آخرت میں) دوزخ کی طرف (تو تم اس میں داخل ہوگے) اور وہ بہت ہی برا بچھونا (مھاد بمعنی فراش ہے......۱......)۔

بیشک تمہارے لئے نشانی تھی (یعنی عبرت تھی، کان مذکر لایا گیا تاکہ کان اور اسکے اسم ایۃ کے مابین فصل ہو جائے) دونوں گروہوں (یعنی فریقوں) میں جو آپس میں بھڑ پڑے (بدر کے دن قتال کے لئے ......۲......) ایک جتھا اللہ کی راہ میں لڑتا (اسکی طاعت میں، جو کہ نبی پاک ﷺ اور انکے اصحاب کی جماعت تھی، وہ تعداد میں تین سو تیرہ تھے، انکے ساتھ دو گھوڑے، چھ زرہیں، آٹھ تلواریں تھیں اور اکثر ان میں پیدل تھے) اور دوسرا کافر (یعنی گروہ کفار) کہ انہیں اپنے سے دوگنا سمجھیں (یعنی مسلمانوں کو اپنے سے زیادہ سمجھیں جبکہ کفار تقریباً ایک ہزار تھے) آنکھوں دیکھا (یعنی ظاہری طور پر دیکھنے اور معائنہ کرنے میں۔

اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی باوجود ان کی قلت کے) اور اللہ زور دیتا ہے (قوی کرتا ہے) اپنی مدد سے جسے چاہتا ہے (یعنی اسے جس کی مدد کرنا چاہتا ہے) بیشک اسمیں (مذکورہ معاملے میں) عقل مندوں کیلئے ضرور دیکھ کر سیکھنا ہے (یعنی آنکھ والوں کیلئے ضرور عبرت ہے، کیا تم اس سے عبرت حاصل کر کے ایمان نہیں لاؤ گے؟) لوگوں کیلئے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت (ان چیزوں کی محبت کہ نفس جنکی خواہش کرتا ہے اور جن خواہشات کی طرف بلاتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے بطور آزمائش مزین کیا ہے یا شیطان نے وسوسہ دینے کے لئے لوگوں پر مزین کر کے پیش کیا، وہ اشیاء یہ ہیں) عورتیں اور بیٹے اور خزانے (اموال کثیرہ) جمع کئے ہوئے (المقنطرۃ بمعنی المجمعۃ ہے) سونے، چاندی اور نشان لگے ہوئے گھوڑے (جو خوبصورت ہوں) اور چوپائے (اونٹ، گائے اور بکری) اور کھیتی (الحرث بمعنی الزرع ہے) یہ (مذکورہ چیزیں) جیتی دنیا کی پونجی ہے (یعنی ایسا ساز و سامان ہے کہ جس سے دنیا میں فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور پھر یہ فنا ہو جائیگا......۳......) اور اللہ ہے جسکے پاس اچھا ٹھکانہ (اچھی جگہ ہے لوٹنے کی، یعنی جنت تو چاہئے کہ اسکے سوا دوسرے ٹھکانے کی طرف رغبت نہ کی جائے)۔

تم فرماؤ (اے محمد ﷺ! اپنی قوم سے) کیا میں تمہیں بتا دوں (خبر دے دوں) اس سے بہتر چیز (مذکورہ خواہشات سے بہتر چیز کی، اؤنبئکم میں استفہام تقریری ہے) بچنے والوں کیلئے (شرک سے) انکے رب کے پاس (عند ربھم خبر ہے اس کا مبتدا جنت تجری......الخ ہے) جنتیں ہیں جسکے نیچے نہریں رواں، ہمیشہ رہیں گے......۴...... (یعنی ہمیشگی انکے لئے مقدر ہوگی) ان میں (جب وہ ان جنتوں میں داخل ہو جائیں گے) اور ستھری بیویاں (حیض وغیرہ گندگیوں سے پاک ہوں گی) اور رضوان (رضوان راء کے ضمہ اور کسرہ دونوں لغتوں کیساتھ پڑھا گیا ہے یعنی بڑی خوشنودی) اللہ کی، اور اللہ دیکھتا ہے (جانتا ہے) بندوں کو (وہ ان میں سے ہر ایک کو اسکے عمل کی جزاء دیگا) وہ جو (یہ الذین ماقبل الذین کی صفت یا بدل ہے) کہتے ہیں (اے) رب ہمارے! ہم ایمان لائے

Marfat.com

(ہم نے تیری اور تیرے رسول کی تصدیق کی) تو ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے صبر کرنے والے (فرمانبرداری کے کاموں پر اور معصیت ترک کرنے پر، یہ صفت ہے) اور سچے (ایمان میں) اور فرمانبرداری کرنے والے (یعنی اللہ تعالیٰ کے مطیع) اور خرچ کرنے والے (یعنی صدقہ کرنے والے) اور بخشش مانگنے والے (اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کرکے اللھم اغفر لنا ......۵......) صبح کے وقت (رات کے آخری حصہ میں، اس کو خاص طور پر اس لئے ذکر کیا کہ یہ وقت غفلت اور لذت نیند کا ہوتا ہے) اللہ نے گواہی دی (یعنی اپنی مخلوق سے دلائل اور نشانیاں دیکر بیان فرمادیا) کہ نہیں معبود (یعنی کسی معبود کا وجود نہیں) مگر وہ (یعنی، اور اس پر گواہی دی) فرشتوں نے (اقرار کرکے) اور عالموں نے (یعنی انبیاء اور مومنین نے زبان و دل سے) قائم ہوکر ......٦......(وہ اسکی مصنوعات کی تدبیر کرنے والا ہے، قائماً پر نصب حال ہونے کی وجہ ہے اور اس میں عامل جملہ "لا الہ الا اللہ" ہے یعنی تفرد ہے) انصاف کے ساتھ (قسط بمعنی عدل ہے) اسکے سوا کسی کی عبادت نہیں (اس جملہ کا تکرار تاکید کیلئے ہے) غلبہ والا (اپنے ملک میں) حکمت والا (اپنی بناوٹ میں)۔

بے شک دین (پسندیدہ) اللہ کے نزدیک اسلام (ہی) ہے......ے......(یعنی وہ شریعت جسکو لیکر رسول آئے جو توحید پر مبنی ہے، ایک قرأت میں اِنّ فتح کے ساتھ یعنی اَنّ ہے اس صورت میں انہ لا الہ ......الخ سے بدل اشتمال ہوگا) اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی (یعنی یہود و نصاریٰ دین کے معاملے میں کہ بعض توحید پر رہے اور بعض نے کفر کیا) مگر بعد اس کے جو انکے پاس علم آچکا (توحید کا) اپنے دلوں کی جلن سے (کافروں میں سے) اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے (یعنی جلد اسکا بدلہ دینے والا ہے) پھر اگر وہ آپ سے حجت کریں (یعنی اے محمد ﷺ! کفار دین کے بارے میں آپ ﷺ سے جھگڑیں) تو فرمادو (ان سے) کہ میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے ہوں (میں بھی اسکی اطاعت کررہا ہوں) اور وہ جو میرے پیرو ہوئے (یہاں چہرے کو بالخصوص اسکے شرف کی وجہ سے ذکر کیا، یعنی جب چہرہ اللہ کے حضور جھکا ہو تو دیگر اعضاء بدرجہ اولیٰ اسکے حضور جھکے ہوں گے) اور فرماؤ کتابیوں سے (یعنی یہود و نصاریٰ سے) اور ان پڑھوں سے (یعنی مشرکین عرب سے) کیا تم نے گردن رکھی (یعنی اسلام لے آئے) پس اگر وہ اسلام لے آئیں جب تو راہ پاگئے (گمراہی سے) اور اگر منہ پھیریں (اسلام سے) تو تم پر تو یہی حکم پہنچادینا ہے (یعنی تبلیغ رسالت کرنا ہے) اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے (وہ انہیں انکے اعمال کی جزا دیگا، یہ حکم جہاد کی فرضیت سے پہلے تھا)۔

ترکیب

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِیَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَیۡــًٔا﴾

ان: حرف مشبہ، الذین کفروا: اسم، لن تغنی: فعل نفی، عنھم: ظرف لغو، اموالھم: معطوف علیہ، ولا اولادھم: معطوف، ملکر فاعل، من اللہ: ظرف مستقر حال، شیئا: ذوالحال، ملکر مفعول بہ...... جملہ فعلیہ ہوکر خبر ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَاُولٰٓـئِكَ هُمۡ وَقُوۡدُ النَّارِ﴾

و: مستانفہ......اولئک: مبتدا...... ھم: مبتدا ثانی......وقود النار: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا﴾

ک: جار...... داب: مضاف...... ال فرعون: معطوف علیہ...... والذین من قبلهم كذبوا بایتنا: جملہ اسمیہ معطوف، ملکر مضاف الیہ...... ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف مستقر خبر...... دابهم مبتدا محذوف کیلئے...... ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾

ف: عاطفہ...... اخذ: فعل...... هم: مفعول...... اللّٰه: اسم جلالت فاعل...... بذنوبهم: ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ...... و: مستانفه...... اللّٰه: اسم جلالت مبتدا...... شدید العقاب: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾

قل: فعل امر با فاعل...... للذین كفروا: جار مجرور ظرف لغو...... فعل با فاعل و متعلق ملکر قول...... ستغلبون: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... وتحشرون الى جهنم: معطوف، جو معطوف علیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ...... و: عاطفہ...... بئس المهاد: خبر مقدم...... الجهنم: مبتدا مؤخر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا﴾

قد: تحقیقیہ...... كان: فعل ناقص...... لكم: خبر...... اية: موصوف...... فی: جار...... فئتین: موصوف...... التقتا: جملہ صفت...... ملکر مجرور...... ظرف مستقر ہوکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر اسم...... کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ﴾

فئة: موصوف...... تقاتل فی سبیل اللّٰه: جملہ فعلیہ صفت اول...... یرونهم...... الخ: جملہ فعلیہ صفت ثانی...... فئة، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... اخرى: موصوف...... كافرة: صفت، جو موصوف سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر...... احدهما مبتدا محذوف، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ﴾

و: مستانفه...... اللّٰه اسم جلالت مبتدا...... یؤید بنصره من یشاء: جملہ فعلیہ خبر...... مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ...... انّ: حرف مشبہ...... فی ذلک: خبر...... لعبرة لاولی الابصار: مرکب توصیفی اسم...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ﴾

زین: فعل مجهول...... للناس: ظرف لغو...... حب: مضاف...... شهوات: ذوالحال...... من: جار...... النساء: معطوف علیہ...... والبنین: معطوف اول...... و: عاطفہ...... القناطیر: موصوف...... المقنطرة: ذوالحال...... من الذهب والفضة...... الخ:

Marfat.com

جار مجرور حال...... ملکر صفت...... موصوف صفت ملکر معطوف ثانی...... معطوف علیہا اپنے معطوفین سے ملکر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوکر حال، ذوالحال حال سے ملکر مضاف الیہ، جو مضاف سے ملکر نائب الفاعل...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ﴾

ذلک: مبتدا...... متاع الحیوۃ الدنیا: خبر ملکر جملہ اسمیہ...... و: مستانفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... عندہ حسن الماب: جملہ اسمیہ خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ﴾

قل: فعل امر بافاعل...... ھمزہ: استفہامیہ...... انبئکم: فعل بافاعل ومفعول...... ب: جار...... خیر من ذلکم: شبہ جملہ ہوکر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف لغو...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقولہ...... قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا﴾

لام: جار...... الذین اتقوا: موصول صلہ ملکر ذوالحال...... خالدین فیھا: حال...... جو ذوالحال سے ملکر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف مستقر خبر مقدم...... عند ربھم: حال مقدم...... جنت تجری من تحتھا الانھر: موصوف صفت ملکر ذوالحال، اپنے حال سے ملکر مبتدا موخر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ﴾

و: عاطفہ...... ازواج مطھرۃ: موصوف صفت ملکر جنت پر معطوف...... و: عاطفہ...... رضوان من اللّٰہ: موصوف صفت ملکر جنت پر معطوف ہے۔

﴿وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... بصیر بالعباد: شبہ جملہ ہوکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

الذین: موصول...... یقولون: قول...... ربنا: جملہ ندائیہ...... ان: حرف مشبہ...... نا: اسم...... امنا: فعل بافاعل ملکر خبر...... ان، اپنے اسم وخبر سے ملکر مقصود بالندا، جو ندا سے ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر صلہ...... موصول صلہ ملکر خبر مبتدا محذوف ھم...... ملکر جملہ اسمیہ...... ف: تعلیلیہ...... اغفرلنا ذنوبنا: جملہ فعلیہ...... وقنا عذاب النار: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾

الصبرین: منصوب علی المدح بفعل محذوف امدح...... والصدقین...... الخ: سابق الصٰبرین پر معطوف ہے۔

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ﴾

شھد: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... انہ لاالہ الاھو: جملہ اسمیہ منصوب بنزع الخافض ای بانہ......

Marfat.com

والملئکۃ واولو العلم: معطوف اسم جلالت پر...... قائما بالقسط: حال ہے شھد کے فاعل سے...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾

انّ: حرف مشبہ...... الدین: ذوالحال...... عند اللّٰہ: ظرف مستقر حال ملکر اسم...... الاسلام: خبر...... جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ ھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ﴾

و: استینافیہ...... ما اختلف: فعل نفی...... الذین اوتو الکتب: موصول صلہ ملکر فاعل...... الا: للحصر...... من بعد ماجاء ھم العلم: جار مجرور ملکر ظرف لغو...... بغیا بینھم: مفعول لہ...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ﴾

و: مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... یکفر بایت اللّٰہ: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... ان اللّٰہ سریع الحساب: جملہ اسمیہ جواب شرط...... شرط جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِنْ حَآجُّوْکَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ لِلّٰہِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ﴾

ف: استئنافیہ...... ان: شرطیہ...... حاجوک: فعل بافاعل ومفعول ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... قل: قول...... اسلمت: فعل بافاعل...... وجھی: مفعول...... للّٰہ: ظرف لغو...... ومن اتبعن: معطوف ہے اسلمت کی ت ضمیر پر...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ...... قول مقولہ ملکر جواب شرط...... ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ﴾

و: عاطفہ...... قل: فعل بافاعل...... للذین اوتو الکتب والامیین: ظرف لغو...... ملکر قول...... ھمزہ: حرف استفہام...... اسلمتم: فعل بافاعل ملکر مقولہ...... قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ ماقبل جملہ شرطیہ پر معطوف ہے۔

﴿فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اھْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ و اللہ بصیر بالعباد﴾

ف: استئنافیہ...... ان: شرطیہ...... اسلموا: شرط...... ف: جزائیہ...... قد اھتدوا: جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ...... و: عاطفہ...... ان: شرطیہ...... تولوا: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... انما علیک البلغ: جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

شانِ نزول

☆......قل للذین کفروا ستغلبون...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو جمع فرما کر فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ تم پر ایسی مصیبت آئے جیسی بدر میں قریش پر ہوئی۔ تم جان چکے ہو کہ میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتاب میں اسے لکھا پاتے ہو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ قریش تو فنون حرب سے ناآشنا تھے۔ اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپکو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے کیسے ہوتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل

Marfat.com

ہوئی، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا۔

☆......شھد اللہ انہ لاالہ الا ھو ......احبارِ شام میں سے دو شخص سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ نبی آخر الزماں ﷺ کے شہر کی یہ صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے۔ جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور ﷺ کے شکل و شمائل توریت کے مطابق دیکھ کر حضور ﷺ کو پہچان لیا۔ اور عرض کیا کہ آپ محمد ﷺ ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر عرض کیا کہ آپ احمد ہیں؟ فرمایا ہاں! عرض کیا ہم آپ سے ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دیا تو ہم ایمان لے آئینگے۔ فرمایا سوال کرو انہوں نے عرض کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کونسی ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے سن کر وہ دونوں حبر مسلمان ہوئے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سب سجدے میں گر گئے۔

☆......وما اختلف الذین اوتو الکتب......یہ آیت یہود و نصاری کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اسلام کو چھوڑا اور سید عالم ﷺ کی نبوت میں اختلاف کیا۔

تشریح و توضیح و اغراض

۱......ھی محذوف مبتداء مؤخر، بئس مخصوص بالذم اور بئس کا فاعل المیھاد ہے۔

جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد:

۲......معرکۂ بدر میں سید عالم ﷺ اور انکے اصحاب کی کل تعداد ۳۱۳ تھی جن میں ۷۷ مہاجر اور ۲۳۶ انصار صحابہ تھے۔ مہاجرین کے علمبردار حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور انصار کے حضرت سعید بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اس لشکر میں کل دو گھوڑے، ستر اونٹ، چھ زرہیں، آٹھ تلواریں تھیں اور اس واقعہ میں چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے ان میں سے چھ مہاجر اور آٹھ انصار تھے۔

(الجمل، ج ۱، ص ۳۷۶، ۳۷۷)

مشرکین مکہ کی تعداد ۹۵۰ تھی، ان کے علمبردار عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھے جبکہ ان کے پاس ۱۰۰ گھوڑے تھے۔

(خازن، ج ۱، ص ۲۲۹)

غزوۂ بدر ہجرت کے بعد حق و باطل کا پہلا فیصلہ کن معرکہ تھا۔ مشرکین کا امیر قافلہ ابو سفیان تھا۔ مسلمانوں میں سواریوں کی قلت تھی اس لئے تین تین مجاہدین کو ایک ایک اونٹ ملا تھا۔ کئی اصحاب پیدل تھے۔ لیکن عزم مصمم تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مٹھی بھر مسلمانوں نے اپنے سے کئی گنا بڑے لشکر کو شکست دیدی اور اہل ایمان کو یہ درس دیا کہ اگر تم دین پر مضبوط سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ تو دشمنانِ خدا مادی طاقتوں کے لحاظ سے کتنے ہی مضبوط کیوں نہ ہو جائیں تمہارا بال بھی بھیگا نہیں کر سکتے۔ (غزوہ بدر سے متعلق تفصیل سورۂ انفال آیت ۴۴ کے تحت انشاء اللہ ذکر کی جائیگی)۔

دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے:

Marfat.com

۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ﴾ یعنی دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے جبکہ کافر کیلئے جنت''۔ (صحیح مسلم، کتاب الزھد و الرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن، ص۱۴۵۱)

☆......نبی پاک ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے ﴿اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَة﴾ یعنی دنیا نفع بخش ہے اور دنیا کا بہتر نفع صالح عورت ہے''۔ (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدینا، ص۲۹۵)

امام غزالی فرماتے ہیں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک مسافر کہ اسکی ابتدا گہوارہ ہے اور انتہا قبر۔ اور درمیان میں چند منزلیں ہیں، ایک برس گویا کہ ایک منزل ہے، ہر مہینہ فرسنگ اور ہر دن گویا میل ہے، ہر سانس قدم اور ہمیشہ رواں ہے۔ کسی کی راہ ایک فرسنگ ہے، کسی کی زیادہ، کسی کی کم، کوئی تو ایسا ہے کہ سکون سے بیٹھتا ہے کہ گویا ہمیشہ وہیں رہے گا۔ دنیا کے کاموں کی ایسی تدبیر کرتا ہے کہ دس برس تک ان کاموں کا محتاج نہ رہیگا۔ اور دس دن میں خاک میں دبا دیا جاتا ہے، دنیا کے لوگ جو دنیا سے لذت اٹھاتے ہیں اور اسکے عوض جو مصیبت اور ذلت قیامت کے دن تک اٹھائیں گے انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عمدہ اور خوب چکنا اور میٹھا اتنی مقدار تک کھالے کہ اسکا معدہ ہی خراب ہو جائے تو اسی وقت قے کرتا ہے۔ اور دوستوں اور عزیزوں کے سامنے رسوا ہوتا ہے، شرم اٹھاتا ہے، پشیمان ہوتا ہے، لذت تو ختم ہوگئی ذلت باقی رہ گئی۔ کھانا جتنا بھاری اور عمدہ ہوتا ہے اتنا ہی اسکا ثقل بدبودار و غلیظ ہوتا ہے۔ اسی طرح دینا کی لذت ہوگی عاقبت میں اتنی زیادہ ذلت و رسوائی اٹھانا پڑے گی۔ اور یہ حقیقت جان کنی کے وقت میں ظاہر ہوتی ہے کہ جسکی نعمت اور دولت یعنی باغات، لونڈیاں، غلام، سونا، چاندی جس قدر زیادہ ہونگے موت کے وقت انکے چھن جانے کا غم بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ وہ رنج و عذاب موت سے زائل نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ (کیمیائے سعادت مترجم، ص۷۹)

جنتی نعمتیں:

۴......یہاں ہم احادیث طیبہ کے ضمن میں جنتی انعامات کا تذکرہ کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے کہ

☆......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا﴾ یعنی اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے: ''ہم اپنے رب کے لئے حاضر و مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔'' وہ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو؟ عرض کریں گے: ''اے رب! ہمیں کیا ہوا ہے جو ہم راضی نہ ہوں؟ حالانکہ ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔'' اللہ رب العزت فرمائے گا: ''کیا میں تمہیں اس سے زیادہ نہ دوں؟'' عرض کریں گے: ''اے رب! وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہے؟'' ارشاد ہوگا: ''میں نے اپنی رضامندی تمہارے لئے حلال کردی ہے لہذا اس کے بعد اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔''

علامہ خازن علیہ الرحمۃ نے (صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب مع اھل الجنة) کی مذکورہ حدیث ذکر

Marfat.com

کرنے کے بعد ایک قول یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ﴿إن العبد إذا علم أن الله تعالى قد رضى عنه كان أتم لسروره وأعظم لفرحه﴾ یعنی بندہ جب یہ جان لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے تو یہ بات اس کیلئے کامل سرور اور بڑی فرحت بخش ہوتی ہے (خازن، ج ۱، ص ۲۳۱)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز ایک دیہاتی کی موجودگی میں گفتگو فرما رہے تھے کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا تو اس سے فرمایا جائے گا ﴿أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ﴾ یعنی کیا میں نے تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی؟ تو وہ عرض کرے گا ﴿بَلٰى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ﴾ یعنی کیوں نہیں دی سب کچھ عطا فرمایا ہے لیکن کھیتی باڑی مجھے پسند ہے، پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع کر دے گا اور دیکھتے ہی دیکھتے کھیتی کا اگنا، بڑھنا اور کٹنا شروع ہو جائے گا اور غلے کے پہاڑوں کے انبار لگ جائیں گے، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا ﴿دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ﴾ یعنی اے ابن آدم اسے لے لے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کر سکتی، یہ بات سن کر بارگاہِ اقدس میں حاضر دیہاتی عرض گزار ہوا ﴿يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! لَا تَجِدُ هٰذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ﴾ یعنی یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ایسے شخص کو یا تو قریشی پائیں گے یا پھر انصاری، اس لئے کہ کھیتی باڑی یہی لوگ کرتے ہیں جبکہ ہمارا پیشہ زراعت نہیں ہے، اس کی اس بات پر حضور ﷺ تبسم فرمانے لگے۔

(صحيح بخاری، کتاب التوحيد، باب کلام الرب مع اهل الجنة، ص ۱۲۹۶)

﴿اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ :

۵...... یہ سب مومنین کے اوصاف ہیں جن کی مراد کے بارے میں مفسرینِ کرام کے مختلف اقوال مروی ہیں چنانچہ

☆...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صابرین سے مراد ایسی قوم ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر پابند ہونے والی اور اپنے محارم کی عفت پر صبر کرنے والی ہو، صادقین سے مراد وہ لوگ ہیں جنکی نیتیں سچی ہوں، انکے دل اور زبانیں راہِ ہدایت پر ثابت قدم ہوں اور ہر پوشیدہ اور ظاہر معاملے میں سچ گو ہوں، قانتین سے مراد مطیعین ہیں جبکہ مستغفرین بالاسحار سے مراد مصلین یعنی نماز پڑھنے والے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق منفقین سے مراد ایسے لوگ ہیں جو راہِ حق میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ جبکہ ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ مستغفرین بالاسحار سے مراد وہ لوگ ہیں جو نمازِ فجر میں حاضر ہوتے ہیں۔ (الدر منثور، ج ۲، ص ۲۰)

علامہ نسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مستغفرین بالاسحار سے مراد مصلین اور طالب مغفرت ہیں اور الاسحار کی تخصیص اسلئے ہے کہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ اور اسلئے بھی کہ خلوت کا وقت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت لقمان اپنے بیٹے سے فرماتے تھے کہ تو مرغے سے بھی کم تر نہ ہو جانا کہ وہ وقت سحر میں ندا کرے اور تو سویا ہوا ہو۔ (مدارک، ج ۱، ص ۲۳۱، ۲۳۲)

﴿اُولُوا الْعِلْمِ﴾ سے کون لوگ مراد ہیں؟

۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرات انبیاء کرام اور وہ مومنین ہیں جو اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے

Marfat.com

پر گواہی دیتے ہیں۔جبکہ علامہ نسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد انبیاء کرام اور علماء کرام ہیں۔

(تنویر المقباسن تفسیر ابن عباس، ص ۵۷،تفسیر مدارک ،ج۱،ص ۲۴۲)

☆......حضرت کثیر بن قیس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداؓ کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے ابودرداؓ میں مدینۃ الرسول ﷺ سے آپ کے پاس حضور پرنور ﷺ کی حدیث سننے آیا ہوں ،حضرت ابودرداؓ نے فرمایا کہ کیا تو تجارت یا کسی اور حاجت سے نہیں آیا؟ اس نے عرض کی نہیں میں صرف حدیث رسول ﷺ سننے آیا ہوں۔حضرت ابودرداؓ نے فرمایا کہ میں نے سید عالم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو طلب علم کے راستے پر چلا اللہ تعالی اسکے لئے جنت کا راستہ آسان کردیگا،فرشتے اس کے لئے اپنے پر پھلا دیتے ہیں،عالم دین کے لئے آسمان وزمین میں موجود ہر چیز اس کے لئے دعا کرتی ہے،مچھلیاں پانی کے اندر اس کے لئے استغفار کرتی ہیں،عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی کہ چودھویں رات میں چاند کی تمام ستاروں پر فضیلت ہوتی ہے،اور بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء درھم ودینار نہیں چھوڑتے بلکہ بطور وراثت علم چھوڑ جاتے ہیں جس نے یہ وراثت پالی اس نے ایک وافر حصہ پالیا۔'' (تنبیہ الغافلین،باب فضل طلب العلم،ص ۲۴۱)

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾ کی اھمیت:

ے......یہاں اللہ تبارک وتعالی یہ بیان فرمانا چاہتا ہے کہ اسکے ہاں اسلام کے سوا اور کوئی دین مقبول ہی نہیں۔اسلام سے مراد تمام انبیاء ورسل کی اتباع کرنا ہے جنکو اللہ تعالی نے مبعوث فرمایا ہے۔اور سب سے آخر میں حضرت محمد ﷺ ہیں جو کہ خاتم النبیین ہیں جنہوں نے نبوت کے راستوں کو مسدود کردیا اب آپ کی بعثت کے بعد کوئی بھی آپکی شریعت کو چھوڑ کر کسی اور دین پر عمل کرے تو وہ قابل قبول نہ ہوگا۔ (ابن کثیر،ج۱،ص ۴۳۸)

☆......☆**عذابہ**:اس جملے میں اس بات کا اشارہ ہے کہ کلام میں مضاف حذف ہے۔

بفتح الواو:یعنی باتفاق ساتوں قرأتوں کے،اور حسن نے وقود کو واؤ کے ضمہ کے ساتھ بطور مصدر **الایقاد** پڑھا ہے۔

ما یوقد بہ :مراد ایندھن ہے مثلاً۔**دابھم**﴿ **کدأب** ﴾،اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ کدأب خبر ہے محذوف مبتداء دأبھم کے لئے،اور یہ بیان ان کے آگ کا ایندھن بننے کا سبب ہے،اور اس میں نبی پاک ﷺ کی تسلی خاطر ہے یعنی اے محبوب غم نہ کر اللہ نے جو تیری بعثت سے پہلے کافر امتوں پر نازل(عذاب) کیا تھا تیرے ساتھ کفر کرنے والوں پر بھی نازل فرمائے گا۔

والجملۃ مفسرۃ لما قبلھا:یعنی جملہ **کذبوا** اور اس کا ماقبل **کدأب آل فرعون** ہے۔اور جان لو کہ یہاں فرمایا ﴿**کذبوا بایاتنا**﴾،اور دوسری آیت میں ﴿ **کفروا بآیات اللہ** ﴾ ،اور ایک دوسری آیت میں ﴿ **کذبوا بآیات ربھم** ﴾،اور متذکرہ آیات میں مختلف طرز سے کلام کرنے میں فصحاء عرب کی عادت کو ملحوظ خاطر رکھنا ہے،اور **بذنوبھم** میں باء ملابست کے لئے ہے اور معنی یہ ہے

Marfat.com

کہ اللہ عزوجل نے انہیں پکڑ لیا اس حال میں کہ وہ اپنے گناہوں میں پڑے ہیں یعنی بغیر توبہ کے انہیں پکڑ لیا، اور یہ بھی احتمال ہے کہ باء سببیہ ہو اور صورت میں معنی یہ بنے گا کہ اللہ عزوجل نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا لیکن اول صورت زیادہ بلیغ ہے اس لئے کہ وہم دفع ہو جائے کہ ان کی موت کفر میں ہوئی جن میں مبتلا تھے۔

و نزل لما امر علیہ السلام: حاصل کلام یہ ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر سے مدینہ منورہ کی جانب لوٹے تو بنی قریظہ اور بنی نضیر کے یہود کو جمع کیا اور انہیں دین اسلام کی دعوت دی اور ان سے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اسلام نہ لائے یا جزیہ ادا نہ کیا تو ان سے جنگ ہوگی اور یہود نے کہا کہ جو مفسر نے بیان فرمایا۔

اغمارا: جمع ہے غمر کی غین کی ضمہ کے ساتھ، مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو جنگی امور کو نہ جانتے ہوں، اور اگر غین کی کسرہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے بغض و کینہ، اور فتح اور میم کے سکون کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے شدت، اور دونوں کے فتح کے ساتھ ہو تو معنی چربی چکناہٹ وغیرہ۔

قد کان لکم اٰیۃ: پس یہ خطاب یہود سے ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ خطاب کفار مکہ سے یا مؤمنین سے ہو اور جملہ مستانفہ ہے۔

فرقتین: میں نے فئۃ کو فرقۃ کا نام دیا ہے اس لئے کہ یہ یفاء بمعنی یرجع ہے یعنی وہ کہ جس کی جانب لوٹا جائے۔

کانوا ثلاثمأۃ: مہاجرین کے ستر ۷۷ ان کے سردار حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور انصار کے دو سو چھتیس ۲۳۶ ان کے سردار یعنی صاحب رائے سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ اور ان مجاہدین میں سے چودہ شہید ہوئے جن میں چھ مہاجرین اور آٹھ انصار تھے۔

معھم فرسان: حدیث میں آیا ہے کہ ان کے ساتھ ستر ۷۰ اونٹ تھے۔

بذلک: یعنی مدد کے ذریعے اور اپنی مثل لشکر کو دیکھنے کے حوالے سے۔

زینھا اللہ: یعنی اللہ نے خواہشات میں زینت پیدا فرمادی۔

او الشیطان: وسوسہ کے ذریعے۔

ثم یفنی: یعنی وہ دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کا مالک، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿انما مثل الحیاۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض﴾۔

فینبغی الرغبۃ فیہ: یعنی مناسب ہے کہ اس ٹھکانے کی طرف رغبت کی جائے، پس اچھا ٹھکانہ اس کے لئے ہے جو دنیا میں غفلت نہ برتے اور اسے آخرت کی کھیتی بنائے اور برا ٹھکانہ اس کے لئے جو دنیا میں غافل ہو کر رہے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دے۔

من الشھوات: بمعنی مشتہیات ہے۔

الشرک: یعنی ایمان پر ثابت رہے، ایمان کے ساتھ جمے رہنے پر اختصار کیا گیا اس لئے کہ دخول جنت کی اصل صرف اسی پر توقف کرنا ہے۔

مقدرین الخلود: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ﴿خالدین﴾ حال منتظرہ ہے یعنی جب وہ جنت میں داخل

Marfat.com

ہو جائیں گے تو اس میں ہمیشہ رہنے کے حوالے سے توقف کریں گے، پس منادی دونوں جگہوں پر رہنے والوں میں یہ نداء دے گا کہ اے جنت والو! بغیر موت کے ہمیشہ رہو اور اے دوزخیوں! بغیر موت ہمیشہ رہو، پس اس وقت جنتیوں کے دل میں فرحت داخل ہوگی اور دوزخیوں کے دل میں غم۔

ای رضا کثیر: یعنی بڑی رضا، اس کے بعد کبھی ناراضگی نہ ہوگی، اللہ تعالی نے فرمایا ﴿فیجازی کلاًمنهم بعمله﴾۔

وعن المعصية: یعنی اللہ نے معصیت (یعنی نافرمانی) سے منع فرمایا تو نافرمانی سے رک جاؤ اور باز آجاؤ۔

بالایمان: یعنی انہوں نے دل سے ایمان کی تصدیق کی اور ظاہری چال ڈھال سے فرمانبردار ہوئے۔

المطیعین لله: یعنی طاعت کی اقسام میں سے کسی قسم کے ساتھ، اللہ تعالی کا فرمان ﴿بان یقولوا اللهم اغفرلنا﴾ یا اس کے سوا دیگر طاعت کی اقسام کے ساتھ مطیع ہوئے، پس وہ استغفار میں لگے رہتے ہیں مغفرت کا سوال کرتے ہوئے یا کسی اور قسم کی طاعت میں۔

فی الوجود: دنیوی اور اخروی۔ **بالاعتقاد**: مراد قلبی اعتقاد ہے۔

وآخر اللیل: اور یہ وقت رات کے نصف آخر میں ہوتا ہے، اور ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ یہ وہ وقت ہے جو طلوع فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کا ہے، پس ان دونوں اوقات کو غنیمت جاننا چاہئے کہ ایک نہ ہوا تو دوسرا ہوگا۔

واللفظ: مراد زبانی اعتقاد ہے، اور اقرار کے حوالے سے بات کرنے میں صرف ملائکہ پر انحصار کیا نہ کہ علم والوں کے ساتھ بھی انحصار ہو، اس لئے کہ ملائکہ کی توحید فطری ہے اور وہ توحید ہی پر پیدا کئے گئے ہیں جیسا کہ نفس کی مثال ہے، پس ان کے ساتھ انسانوں کے مقابلے میں عدم اعتقاد کا وہم بھی نہیں ہوسکتا کہ انسانوں میں منافقین بھی ہوتے ہیں کہ ملائکہ میں۔

معنی الجملة: مراد لا اله الا هو ہے۔ **ای تفرد**: معنی جملہ کا بیان ہے۔

فی ملکه: یعنی اپنی مخلوق پر غالب ہے اور یہ جملہ لا اله الا هو کی جانب راجح ہے۔

فی صنعه: یعنی وہ اشیاء کو اس کے محل میں بناتا ہے اور یہ جملہ قائم بالقسط کی جانب راجح ہے۔

المبعوث به الرسل: یعنی تمام، آدم علیہ السلام سے لیکر سید عالم ﷺ تک، اللہ تعالی نے فرمایا ﴿شرع لکم من الدین ما وصی به نوحاً والذی اوحینا الیک وما وصینا به ابراهیم و موسی و عیسی ان اقیموا الدین﴾ پس اصل کے اعتبار سے دین ایک ہی ہے اور فروعیات کا اختلاف ہے۔

لشرفه: یعنی اس میں حواس خمسہ پائے جاتے ہیں۔

مشرکی العرب: اور ان کے سوا بھی جن کے پاس کتاب نہیں۔

ای اسلموا: ااسلمت میں استفہام تقریعیہ ہے اور مقصود حد بندی کرنا ہے۔ (صاوی، ج ۱، ص ۲۱۷ وغیرہ)

کعاد و ثمود: قوم عاد سے مراد قوم ہود اور قوم ثمود سے مراد قوم صالح ہے۔

Marfat.com

ان قتلت :یغرنک کا فاعل ہے۔وضرب الجزیۃ والاسر :یعنی اہل خیبر پر جزیہ مسلط کیا اور باقی کو قید کیا۔
آیۃ:یعنی میں جو تم سے کہتا ہوں سچ ہے کہ تم مغلوب کئے جاؤ گے۔
من النساء :من بیانیہ ہے،اور جار مجرور محل حال میں ہیں اور شہوات کے بیان میں چھ چیزیں بیان کی ہیں اور اس کی ابتداء النساء یعنی عورت سے کی ہے اس لئے کہ اکثر انہیں سے تلذذ حاصل کیا جاتا ہے اور لوگ ان سے غایت درجے مانوس ہوتے ہیں،اور یہ شیطانوں کی رسیاں ہیں اور فتنہ سے قریب تر ہیں،سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''میں نے مرد کے لئے عورت سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ،میں نے انہیں دین اور عقل میں ناقص دیکھا ہے یہ دانا اور حکیم آدمی کی عقل وخرد کو چھین لیتی ہیں''۔ (الجمل ،ج ا،ص ۳۷۵ وغیرہ)

✿✿✿✿✿

رکوع نمبر ۱۱

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ﴾ وَفِیْ قِرَاءَ ۃٍ یُقَاتِلُوْنَ ﴿النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ﴾ بِالْعَدْلِ ﴿مِنَ النَّاسِ﴾ وَھُمُ الْیَھُوْدُ رُوِیَ اَنَّھُمْ قَتَلُوْا ثَلَاثَۃً وَّاَرْبَعِیْنَ نَبِیًّا فَنَھَاھُمْ مِائَۃٌ وَّسَبْعُوْنَ مِنْ عُبَّادِھِمْ فَقَتَلُوْھُمْ فِیْ یَوْمِھِمْ ﴿فَبَشِّرْھُمْ﴾ اَعْلِمْھُمْ ﴿بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (۲۱)﴾ مُؤْلِمٍ وَذِکْرُ الْبِشَارَۃِ تَھَکُّمٌ بِھِمْ وَدَخَلَتِ الْفَاءُ فِیْ خَبَرِ اِنَّ لِشِبْہِ اِسْمِھَا الْمَوْصُوْلَ بِالشَّرْطِ ﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ﴾ بَطَلَتْ ﴿اَعْمَالُھُمْ﴾ مَا عَمِلُوْا مِنْ خَیْرٍ کَصَدَقَۃٍ وَصِلَۃِ رَحِمٍ ﴿فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ﴾ فَلَا اِعْتِدَادَ بِھَا لِعَدَمِ شَرْطِھَا ﴿وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ (۲۲)﴾ مَانِعِیْنَ لَھُمْ مِنَ الْعَذَابِ ﴿اَلَمْ تَرَ﴾ تَنْظُرَ ﴿اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا﴾ حَظًّا ﴿مِّنَ الْکِتٰبِ﴾ التَّوْرٰۃِ ﴿یُدْعَوْنَ﴾ حَالٌ ﴿اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ وَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ (۲۳)﴾ عَنْ قُبُوْلِ حُکْمِہٖ نَزَلَ فِی الْیَھُوْدِ، زَنٰی مِنْھُمْ اِثْنَانِ فَتَحَاکَمُوْا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَحَکَمَ عَلَیْھِمَا بِالرَّجْمِ فَاَبَوْا فَجِیْءَ بِالتَّوْرَاۃِ فَوُجِدَ فِیْھَا فَرُجِمَا فَغَضِبُوْا ﴿ذٰلِکَ﴾ التَّوَلِّیْ وَالْاِعْرَاضُ ﴿بِاَنَّھُمْ قَالُوْا﴾ اَیْ بِسَبَبِ قَوْلِھِمْ ﴿لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا مُدَّۃَ عِبَادَۃِ اٰبَائِھِمُ الْعِجْلَ ثُمَّ تَزُوْلُ عَنْھُمْ ﴿وَغَرَّھُمْ فِیْ دِیْنِھِمْ﴾ مُتَعَلِّقٌ بِقَوْلِہٖ ﴿مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ (۲۴)﴾ مِنْ قَوْلِھِمْ ذٰلِکَ ﴿فَکَیْفَ﴾ حَالُھُمْ ﴿اِذَا جَمَعْنٰھُمْ لِیَوْمٍ﴾ اَیْ فِیْ یَوْمٍ ﴿لَّا رَیْبَ﴾ لَا شَکَّ ﴿فِیْہِ﴾ ھُوَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ ﴿وَوُفِّیَتْ کُلُّ نَفْسٍ﴾ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَغَیْرِھِمْ جَزَاءَ ﴿مَّا کَسَبَتْ﴾ عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ وَّشَرٍّ ﴿وَھُمْ﴾ اَیِ النَّاسُ ﴿لَا یُظْلَمُوْنَ (۲۵)﴾ بِنَقْصِ حَسَنَۃٍ اَوْ زِیَادَۃِ سَیِّئَۃٍ وَنَزَلَتْ لَمَّا وَعَدَ ﷺ اُمَّتَہٗ مُلْکَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ ھَیْھَاتَ ﴿قُلِ اللّٰھُمَّ﴾ یَا اَللّٰہُ ﴿مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی﴾ تُعْطِیْ ﴿الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ﴾ مِنْ خَلْقِکَ ﴿وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ﴾ بِاِیْتَائِہٖ ﴿وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ﴾ بِنَزْعِہٖ مِنْہُ

Marfat.com

﴿بِيَدِكَ﴾ بِقُدْرَتِكَ ﴿الْخَيْرُ﴾ اَىْ وَالشَّرُّ ﴿اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (۲۶)﴾ ﴿تُوْلِجُ﴾ تُدْخِلُ ﴿الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ﴾ تُدْخِلُهٗ ﴿فِى الَّيْلِ﴾ فَيَزِيْدُ كُلٌّ مِّنْهُمَا بِمَا نَقَصَ مِنَ الْاٰخَرِ ﴿وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ﴾ كَالْاِنْسَانِ وَالطَّآئِرِ مِنَ النُّطْفَةِ وَالْبَيْضَةِ ﴿وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ﴾ كَالنُّطْفَةِ وَالْبَيْضَةِ ﴿مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۲۷)﴾ اَىْ رِزْقًا وَّاسِعًا ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ﴾ يُوَالُوْنَهُمْ ﴿مِنْ دُوْنِ﴾ اَىْ غَيْرِ ﴿الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ﴾ اَىْ يُوَالِيْهِمْ ﴿فَلَيْسَ مِنَ﴾ دِيْنِ ﴿اللّٰهِ فِى شَىْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً﴾ مَصْدَرٌ، تَقِيَّتُهٗ اَىْ تَخَافُوْا مَخَافَةً فَلَكُمْ مُوَالَاتُهُمْ بِاللِّسَانِ دُوْنَ الْقَلْبِ وَهٰذَا قَبْلَ عِزَّةِ الْاِسْلَامِ وَيَجْرِى فِيْمَنْ هُوَ فِىْ بَلَدٍ لَيْسَ قَوِيًّا فِيْهَا ﴿وَيُحَذِّرُكُمْ﴾ يُخَوِّفُكُمْ ﴿اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾ اَنْ يَّغْضَبَ عَلَيْكُمْ اِنْ وَالَيْتُمُوْهُمْ ﴿وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (۲۸)﴾ الْمَرْجِعُ فَيُجَازِيْكُمْ ﴿قُلْ﴾ لَّهُمْ ﴿اِنْ تُخْفُوْا مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ﴾ قُلُوْبِكُمْ مِنْ مُوَالَاتِهِمْ ﴿اَوْ تُبْدُوْهُ﴾ تُظْهِرُوْهُ ﴿يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَ﴾ هُوَ ﴿يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (۲۹)﴾ وَمِنْهُ تَعْذِيْبُ مَنْ وَالَاهُمْ، وَاذْكُرْ ﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ﴾ ـه ﴿مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ﴾ ـه ﴿مِنْ سُوْءٍ﴾ مُبْتَدَأٌ، خَبَرُهٗ ﴿تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا﴾ غَايَةً فِىْ نِهَايَةِ الْبُعْدِ فَلَا يَصِلُ اِلَيْهَا ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾ كَرَّرَ لِلتَّاكِيْدِ ﴿وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ (۳۰)﴾

ترجمہ

وہ جواللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور شہید کرتے (ایک قرأت میں یقتلون کے بجائے یقاتلون ہے) پیغمبروں کو ناحق ......اور انصاف (قسط بمعنی عدل ہے) کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں (اس سے مراد یہود ہیں، منقول ہے کہ انہوں نے 43 انبیائے کرام علیہم السلام کو شہید کیا اور انہیں اس کام سے منع کرنے پر انہوں نے مزید 170 عبادت گزاروں کو اسی دن قتل کردیا) انہیں خوشخبری دیدو (انہیں بتادو) دردناک عذاب کی (الیم بمعنی مؤلم ہے، لفظ بشارۃ کا ذکر بطور تھکم ہے، فبشرھم انّ کی خبر ہے جس پر فاء کا دخول انّ کے اسم یعنی الذین اسم موصول کے شرط سے مشابہ ہونے کی وجہ سے ہے) یہ ہیں کہ اکارت گئے (باطل ہوئے) انکے اعمال (یعنی وہ اچھے کام جوانہوں نے کئے جیسے صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا) دنیا اور آخرت میں (ان اعمال کا کچھ شمار نہیں ان اعمال کی قبولیت کی شرط یعنی ایمان واسلام کی شرط معدوم ہونے کی وجہ سے) اور انکا کوئی مددگار نہیں (جوانہیں عذاب الٰہی سے بچائے)۔

کیا تم نے نہ دیکھا (الم تر بمعنی الم تنظر ہے) انکی طرف جنہیں ایک حصہ ملا (نصیبا بمعنی خطا ہے) کتاب کا (یعنی توریت کا) بلائے جاتے ہیں (یدعون حال ہے) اللہ کی کتاب کی طرف کہ وہ انکا فیصلہ کرے پھر انمیں کا ایک گروہ اس سے روگرداں ہوکر پھر جاتا ہے (اسکا حکم قبول کرنے سے، یہ آیتِ مبارکہ یہود کے حق میں نازل ہوئی، ان میں سے دو مرد وعورت نے زنا کیا

Marfat.com

توانہوں نے مقدمہ حضورﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا، جب حضورﷺ نے دونوں کے رجم کا حکم صادر فرمایا تو انہوں نے یہ فیصلہ ماننے سے انکار کردیا، اس پر توریت لائی گئی اسمیں بھی یہی حکم موجود تھا پس انہیں رجم کیا گیا تو وہ غضب ناک ہوگئے)۔

یہ (حق سے پھرنے اور اس سے اعراض کرنے کی جرأت) انہیں اسلیئے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں (یعنی انکی اس بیباکی کا سبب ان کا یہ قول تھا کہ) ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن (یعنی چالیس دن، جتنی مدت انکے آباؤ اجداد نے بچھڑے کی پوجا کی تھی، پھر ان سے عذاب دور کردیا جائے گا) اور فریب میں رکھا انہیں انکے دین کے معاملے میں (فی دینھم ،ما کانوا کے متعلق ہے) ان باتوں نے جو وہ خود گھڑا کرتے تھے (جن میں سے ایک بات ماقبل مذکور ہوئی) تو کیسا (حال ہوگا انکا) جب ہم انہیں اکٹھا کرینگے اس دن کیلئے (یعنی اس دن میں کہ) نہیں شک (ریب بمعنی شک ہے) جس میں (یعنی قیامت کے دن میں) اور ہر جان کو پوری بھردی جائیگی (اہل کتاب اور دیگر لوگوں کو جزاء) اسکی کمائی (یعنی ہر نفس کو اچھے اور برے عمل کا بدلہ دیا جائے گا) اور ان پر (یعنی لوگوں پر) ظلم نہ ہوگا......۲...... (نیکیوں میں کمی اور برائیوں میں زیادتی کرکے۔

یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب نبی پاکﷺ نے اپنی امت سے ملک فارس اور روم کا وعدہ فرمایا تو منافقین نے کہا کہ یہ وعدہ کتنا بعید ہے) یوں عرض کرا ے اللہ (اللّٰھم بمعنی یا اللّٰہ ہے) ملک کے مالک، تو دے (تؤتی بمعنی تعطی ہے) سلطنت جسے چاہے (اپنی مخلوق میں سے) اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے (اسکو سلطنت عطا فرماکر) اور جسے چاہے ذلت دے......۳...... (اس سے سلطنت چھین کر) تیرے ہی ہاتھ ہے (یعنی تیری قدرت میں ہے) ساری بھلائی (اور برائی) بیشک تو سب کچھ کرسکتا ہے تو ڈالے (تولج بمعنی تدخل ہے) رات کا حصہ دن میں اور دن کا حصہ (داخل کرے) رات میں (پس وہ ان میں سے ایک میں کمی فرماتا ہے تو دوسرے میں اضافہ کردیتا ہے) اور مردہ سے زندہ نکالے (جیسے انسان اور پرندے کو نطفے اور انڈے سے) اور مردہ نکالے (جیسے نطفہ اور انڈہ) زندہ سے، اور جسے چاہے بے گنتی دے (وسیع رزق دے)۔

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں......۴...... (کہ ان سے محبت کرنے لگیں) مسلمانوں کے سوا (یعنی ان کے علاوہ) اور جو ایسا کریگا (یعنی انہیں دوست بنائیگا) تو اسے اللہ (یعنی اسکے دین) سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو (تقاۃ یہ مصدر ہے تَقِیَۃٌ سے ای تخافوا مخافۃ یعنی تم خوف کرو تو تمہارے لئے ان سے زبانی موالات درست ہے نہ کہ قلبی، یہ حکم اسلامی شان وشوکت سے پہلے تھا اور اب یہ حکم اس شہر میں جاری ہوگا جہاں مسلمان قوی نہ ہوں) اور تمہیں ڈراتا ہے (خوف دلاتا ہے) اللہ اپنے غضب سے (کہ اگر تم اس سے دوستانہ تعلقات رکھوگے تو وہ تم پر غضب فرمائے گا) اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے (المصیر بمعنی المرجع ہے، پس وہی تمہیں اس کا بدلہ دیگا) تم فرمادو (ان سے) اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ (یعنی اپنے دلوں میں انکی محبت چھپاؤ) یا ظاہر کرو (تبدوا بمعنی تظھروہ ہے) اللہ کو سب معلوم ہے، اور (وہ) جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے (اور کفار سے دوستی کرنے والے کو عذاب دینا بھی اسکی قدرت کے تحت ہے، اور یاد کرو) جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی اور جو برا کام کیا (ماعملت من سوء مبتدا ہے اور خبر مابعد جملہ ہے) امید کریگی کاش مجھ میں

Marfat.com

اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا (یعنی انتہا درجے کی دوری ہوتی کہ اس تک نہ پہنچا جا سکتا) اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے (اس جملہ کی تکرار تاکید کیلئے ہے) اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

ترکیب

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ﴾

انّ: حرف مشبہ ...... الذین: موصول ...... یکفرون بایت اللّٰہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ویقتلون النبین بغیر حق: جملہ فعلیہ معطوف اول ...... ویقتلون الذین یامرون بالقسط من الناس: جملہ فعلیہ معطوف ثانی ...... ملکر صلہ، جو موصول سے ملکر اسم ...... فبشرھم بعذاب الیم: جملہ فعلیہ خبر ...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ﴾

اولئک: مبتدا ...... الذین: موصول ...... حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ: جملہ فعلیہ صلہ، موصول صلہ ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ ...... و: عاطفہ ...... ما: نافیہ ...... لھم: خبر مقدم ...... من: زائدہ ...... ناصرین: مبتدا مؤخر ...... جملہ اسمیہ ہو کر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْکُمَ بَیْنَهُمْ﴾

ھمزہ: حرف استفہام ...... لم تر: فعل با فاعل ...... الٰی: جار ...... الذین اوتوا ...... الخ: موصول صلہ ملکر مجرور ...... جار مجرور ملکر ظرف لغو ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ...... یدعون: فعل ونائب الفاعل ...... الٰی کتاب اللّٰہ: ظرف لغو ...... لیحکم بینھم: ظرف لغو ثانی ...... جملہ فعلیہ حال ہے الذین اوتوا اسم موصول سے۔

﴿ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾

ثم: عاطفہ ...... یتولّٰی: فعل ...... فریق منھم: مرکب توصیفی ذوالحال ...... وھم معرضون: جملہ اسمیہ حال، جو ذوالحال سے ملکر فاعل، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ﴾

ذلک: مبتدا ...... ب: جار ...... انّ: حرف مشبہ بالفعل ...... ھم: ضمیر اسم ...... قالوا: قول ...... لن تمسنا النار ...... الخ: جملہ فعلیہ مقولہ ...... قول اپنے مقولہ سے ملکر خبر ...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مجرور ...... جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہو کر خبر ...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَغَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ﴾

Marfat.com

و: عاطفہ ...... غر: فعل ...... هم: مفعول ...... فی دینهم: ظرف لغو ...... ما کانوا یفترون: جملہ فعلیہ فاعل ...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ﴾

ف: استنافیه ...... کیف: ظرف مستقر خبر اول ...... اذا: مضاف ...... جمعنهم: فعل با فاعل ومفعول ...... لیوم لا ریب فیه: ظرف لغو ...... جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ، جو مضاف سے ملکر ظرف مستقر ہو کر خبر ثانی ...... حالهم: مبتدا محذوف ...... مبتدا اپنی خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾

و: عاطفہ ...... وفیت: فعل مجہول ...... کل نفس: ذوالحال ...... ماکسبت: مفعول ثانی ...... و: حالیہ ...... هم: مبتدا ...... لایظلمون: خبر ...... ملکر جملہ اسمیہ ہو کر حال ...... جو اپنے ذوالحال سے ملکر نائب الفاعل ...... فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور مفعول ثانی سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾

قل: فعل امر با فاعل ...... اللّٰهم: اصل میں یا اللّٰه تھا میم مشدّد یا حرف ندا کے عوض ہے ...... منادی اول ...... ملک الملک: منادی ثانی ...... توتی ...... الخ: جملہ فعلیہ حال ہے منادی سے ...... یا حرف ندا محذوف قائم مقام ادعوا، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ندائیہ ہو کر مقولہ ...... قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ﴾

وتنزع ...... الخ: جملہ فعلیہ ماقبل توتی پر معطوف اول ...... وتعز من تشاء و تذل من تشاء: جملہ فعلیہ معطوف ثانی ...... بیدک: ظرف مستقر خبر مقدم ...... الخیر: مبتدا مؤخر ...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

انّ: حرف مشبہ ...... ک: ضمیر اسم ...... علی کل شیء قدیر: شبہ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر خبر ...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ﴾

تولج: فعل ...... اللیل: مفعول ...... فی النهار: ظرف لغو ...... ملکر جملہ فعلیہ حال ہے ماقبل اللّٰھم منادی سے ......
وتولج النهار ...... الخ: جملہ فعلیہ ماقبل توتی پر معطوف ہے۔

﴿وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

و: عاطفہ ...... تخرج: فعل با فاعل ...... الحی: مفعول ...... من الحی: ظرف لغو ...... ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف

Marfat.com

...... وتخرج الحی...... الخ: معطوف ماقبل پر...... و: عاطفہ...... ترزق: فعل انت ضمیر ذوالحال...... من تشاء: مفعول...... بغیر حساب: حال، جوذوالحال سے ملکر فاعل...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

لا یتخذ: فعل...... المومنون: فاعل...... الکفرین: مفعول اول...... اولیاء: مفعول ثانی...... من دون المومنین: حال من الفاعل...... فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ﴾

و: اعتراضیہ...... من: شرطیہ مبتدا...... یفعل ذلک: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... لیس: فعل ناقص ہو ضمیر اسم...... من اللہ: حال مقدم...... فی: جار...... شی: ذوالحال مؤخر، جواپنے حال مقدم سے ملکر مجرور...... جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر...... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جواب شرط، شرط جواب شرط سے ملکر خبر...... من مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ معترضہ۔

﴿اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾

الا: للحصر...... ان: مصدریہ...... تتقوا: فعل واؤ ضمیر فاعل...... منہم: ظرف لغو...... تقٰۃ: مفعول مطلق...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر ہوکر منصوب بنزع الخافض مفعول لہ یتخذ سے...... و: مستانفہ...... یحذر: فعل...... کم: ضمیر مفعول...... اللہ: اسم جلالت فاعل...... نفسہ: مفعول ثانی...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ﴾

و: مستانفہ...... الی اللہ: ظرف مستقر ثابت شبہ فعل سے متعلق ہوکر خبر مقدم...... المصیر: مبتدا موخر، مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾

قل: قول...... ان: شرطیہ...... تخفوا: فعل بافاعل...... ما فی صدورکم: مفعول...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ...... او تبدوہ: فعل بافاعل ومفعول ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر شرط...... یعلمہ: فعل باضمیر منصوب متصل مفعول...... اللہ: اسم جلالت فاعل...... ملکر جزاء...... شرط جزا ملکر مقولہ، جوقول سے ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

و: مستانفہ...... یعلم: فعل بافاعل...... مافی السموات: معطوف علیہ...... ومافی الارض: معطوف...... ملکر مفعول...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ...... واللہ علی کل شیء قدیر: اس آیت مبارکہ کی ترکیب گزرچکی۔

﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا﴾

Marfat.com

یوم: مضاف...... تجد: فعل...... کل نفس: فاعل...... ماعملت من خیر: مفعول اول...... محضرا: مفعول ثانی......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ، جومضاف سے ملکر ظرف فعل محذوف اذکر کیلئے۔

﴿وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا﴾

و: مستانفہ......ما عملت من سوء: موصول صلہ ملکر مبتدا...... تود: فعل بافاعل...... لو: مصدریہ...... انّ: حرف مشبہ...... بینھا وبینہ: ظرف مستقر خبر...... امدابعیدا: اسم مؤخر...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر بتاویل مصدر مفعول...... تود فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر خبر......مبتداخبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾

و یحذرکم اللہ نفسہ: اسکی ترکیب گزرچکی ہے......و: مستانفہ...... اللہ: اسم جلالت مبتدا......رء وف: صفت...... بالعباد: ظرف لغوللصفت......شبہ جملہ ہوکر خبر......مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......ان الذین کفروا یکفرون بایت اللہ ......بنی اسرائیل نے صبح کوایک ساعت کے اندر تینتالیس 43 انبیاء کرام کو قتل کیا، پھران میں سے 112 نیک بندوں نے انہیں نیکی کا حکم دیا اور بدی سے روکا تو اسی روز شام کوانہیں بھی قتل کردیا۔اس آیت میں سید عالم ﷺ کے زمانے کے یہود کی توبیخ ہے کیونکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے کاموں سے راضی ہیں۔

☆......الم تر الی الذین اوتوا......اس آیت کے شانِ نزول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یہ آئی ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم ﷺ بیت المدراس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کواسلام کی دعوت دی۔نعیم ابن عمرو اور حارث ابن زید نے کہا کہ اے محمد ﷺ! آپ کس دین پر ہیں؟ فرمایا ملت ابراہیمی پر۔وہ کہنے لگے کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام یہودی تھے۔سید عالم ﷺ نے فرمایا توریت لاؤ ابھی ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہوجائے گا۔اس پر نہ جمے اور منکر ہوگئے۔اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت میں کتاب اللہ سے توریت مراد ہے۔انہیں سے یہ بھی روایت ملی کہ یہود خیبر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور توریت میں ایسے گناہ کی سزا پتھر مار مار کر ہلاک کردینا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ یہودیوں میں اونچے خاندان کے تھے اس لئے انہوں نے انکا سنگسار کرنا گوارہ نہ کیا اور اس معاملے کو بایں طور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں لائے کہ شاید آپ سنگسار کرنے کا حکم نہ دیں مگر حضور ﷺ نے ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔اس پر یہود طیش میں آگئے اور کہنے لگے کہ اس گناہ کی سزا یہ نہیں آپ نے ظلم کیا۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ فیصلہ توریت پر رکھو، کہنے لگے یہ انصاف کی بات ہے،توریت منگوائی گئی اور عبداللہ بن صوریا یہود کے بڑے عالم نے اس کو پڑھا،اس میں آیت رجم آئی جس میں سنگسار کرنے کا حکم تھا،عبداللہ نے اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اسکو چھوڑ گیا۔حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ کو ہٹا کر آیت پڑھ دی،یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد وعورت جنہوں نے زنا کیا تھا حضور ﷺ کے حکم سے رجم کیے گئے۔

☆......قل اللھم ملک الملک تو تی......فتح مکہ کے وقت سید عالم ﷺ نے اپنی امت کوملک فارس وروم کی

Marfat.com

سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود و منافقین نے اسے بعید سمجھا اور کہنے لگے: ''کہاں محمد ﷺ اور کہاں فارس و روم کے ملک؟ وہ بہت بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں۔'' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کار حضور ﷺ کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔

☆......**لا یتخذ المومنون الکفرین** ......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے جنگ احزاب کے دن سید عالم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں میری رائے ہے کہ دشمن کے مقابل ان سے مدد حاصل کروں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

حضرات انبیاء کرام کو ناحق قتل کرنا:

ا......حضرت ابوعبیدۃ بن جراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت ترین عذاب کس شخص پر ہوگا؟'' صاحب لولاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص جس نے انبیاء کو قتل کیا اور وہ جسے بھلائی کا حکم دیا گیا اور برائی سے منع کیا گیا مگر وہ باز نہ آیا۔'' پھر نبی پاک ﷺ نے مذکورہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''اے ابوعبیدۃ! بنی اسرائیل کے لوگوں نے 43 انبیاء کو دن کے اول حصہ میں ایک ساعت کے اندر قتل کیا۔ جب بنی اسرائیل کے 100 اور (بمطابق تفسیر طبری 70) لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں ان لوگوں کو حضرات انبیاء کرام کے قتل کرنے سے روکا اور برائیوں سے باز رہنے کی تلقین کی تو بنی اسرائیل نے ان نیکی کا حکم کرنے والوں کو بھی دن کے اختتام پر قتل کر دیا۔ (روح المعانی، الجزء الثالث، ص۱۴۵)

ہر جان اپنی کمائی کا پورا بدلہ دی جائیگی:

۲......یعنی ہر جان کو عمل خیر یا شر کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ نہ تو انکی نیکیوں میں کمی کی جائیگی اور نہ ہی انکے گناہوں میں زیادتی کی جائیگی۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص۵۸)

عزت وذلت اللہ تعالی کے اختیار میں ہے:

۳......اللہ تعالی جسے چاہے عزت دے جیسے حضرت محمد ﷺ کو نبوت و رسالت کے ساتھ عزت عطا فرمائی اور جسے چاہے ذلیل کرے جیسا کہ یہودیوں سے جزیہ وغیرہ لیکر اور ان سے نبوت اٹھا کر انہیں ذلیل کیا۔ ایک قول کے مطابق اللہ تعالی نے مہاجرین وانصار کو عزت عطا فرمائی اور فارس و روم کو ذلیل کیا۔ بعض کے نزدیک **تعز من تشاء** سے مراد آقائے نامدار ﷺ اور انکے اصحاب کو دس ہزار لشکر کیساتھ مکہ میں داخل کرنے سے عزت دینا اور **تذل من تشاء** سے مراد ابوجہل اور اسکے کارندوں کو بدر میں قتل اور کنوئیں میں دھکیل کر ذلیل کرنا ہے۔ بعض اس کی مراد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی جسے چاہے اطاعت گزار بنا کر عزت عطا فرمائے اور جسے چاہے نافرمان بنا کر ذلیل کر دے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی جسے چاہے مال کے ذریعے عزت عطا فرمائے اور جسے چاہے فقر کے ذریعے ذلیل کرے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی جسے چاہے قناعت اور رضا کی دولت عطا کر کے عزت سے نوازے

Marfat.com

اور جسے چاہے حرص وطمع میں بدمست کر کے ذلیل کر دے۔ (خازن ج۱،ص۲۳۶)

کیا کوئی کافر مسلمان کا دوست ہو سکتا ہے؟

۴...... یہاں مراد یہ ہے کہ کافروں سے رشتے داری یا دوستی اور اس جیسے کسی اور سبب کیوجہ سے انکے ساتھ رشتہ قائم کرنے سے منع کیا گیا ہے یا جنگ اور دینی امور میں۔ آیت مبارکہ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ کافروں اور مومنوں کی دوستی جمع نہیں ہو سکتی اسلئے کہ دو دشمنوں کی دوستی کبھی جمع نہیں ہو سکتی۔ کفار کے ساتھ دوستی کرنا قبیح بالذات اور قبیح بالعرض ہے کیونکہ اس صورت میں انسان مومنوں کی ولایت سے محروم ہو جاتا ہے، لہذا ضروری ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے دوستی اختیار کی جائے۔ (مظہری ،ج۱،ص۴۵۷)

آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ﴾ یعنی کسی سے محبت ہو تو اللہ تعالیٰ کی خاطر اور دشمنی ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر ہو۔ (صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب بنی الاسلام علی خمس، ص۴)

☆...... ☆ **وهم اليهود**: یعنی قوم موسیٰ، اور اس سے سید عالم ﷺ کے زمانے کے یہود مراد ہیں اس لئے کہ وہ ان کے فعل بد پر راضی تھے اور اس بات پر بھی راضی تھے کہ وہ معاذ اللہ سید عالم ﷺ کے قتل کا ارادہ رکھتے تھے۔

ثلاثة و اربعين: ایک روایت میں تینتالیس ۴۳ کے بجائے ستر ۷۰ کا قول مذکور ہے۔

من يومهم: یعنی انہوں نے حضرات انبیائے کرام کو دن کے وقت میں قتل کیا اور دیگر عبادت گزار لوگوں کو دوسرے وقت میں۔

اعلمهم: اس کلام میں استعارہ تبعیہ کی جانب اشارہ ہے کہ عذاب کے بارے میں بتانے کو بشارت دینے سے تشبیہ دی، اور مشبہ بہ کو مشبہ کے مقابل بطور استعارہ لائے اور البشارة سے بشرهم بمعنی اعلمهم بالعذاب مشتق ہے، اور دونوں صغوں کا ایک حال سے دوسرے حال میں تبدیل ہونا یعنی بشرهم بمعنی اعلمهم یہ پر مغز و جامع تبدیلی ہے۔

ذكر البشارة تهكم: بیشک بشارت ایسی چیز ہے کہ جس سے جوش پیدا ہوتا ہے اور نذارة ایسی خبر ہوتی ہے جس سے انسان تکلیف محسوس کرتا ہے، پس گویا ایسا ہوا کہ کسی نے کہا کہ وہ خبر پیچھے نہیں ہو سکتی یعنی پھر نہیں سکتی جیسا کہ خیر کا وعدہ ٹل نہیں سکتا۔

لشبه اسمها موصول: دراصل اسم موصول مبتداء ہے اور بعض کے نزدیک جب اسم موصول مبتداء ہو تو اس کی خبر پر فاء داخل نہیں ہو سکتا ہے۔

في اليهود: یعنی خیبر کے یہود۔ زنی منهم اثنان: اس کا بیان شان نزول کے تحت ہو چکا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

فوجد فيها: یعنی رجم۔ من قولهم ذلک: مرادان کا قول لن تمسنا النار الا ایاما معدودات ہے۔

فكيف حالهم: متذکرہ بالا قول کے رد کے لئے اور ان کے بڑا بننے کے دھوکے کو باطل فرمایا کہ عنقریب وہ ہولناک عذاب میں پڑنے والے ہیں، اور یہ بھی جائز ہے کہ کیف خبر مقدم ہو اور مبتداء محذوف حالهم ہو۔

اي الناس: هم ضمیر سے الناس مراد لیا اور جمع کی ضمیر کل نفس کے اعتبار سے استعمال کی گئی ہے۔

Marfat.com

ونزل لما وعد: اس کا بیان شان نزول کے تحت ہو چکا ہے۔

بنزعه منه: یعنی فارس وروم وغیرہ چھین کر۔

بقدر تک: یہ خلف کی تأویل ہے اور سلف اس پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ علم اللہ کے لئے فرض جانتے ہیں۔

فیزید کل منهما بما نقص من الآخر: یعنی ساعت بساعت اور درجہ بدرجہ ایک میں کمی کر کے دوسرے میں اضافہ کرتا ہے۔

کالنسان و الطائر: حی سے انسان اور میت سے کافر مراد لینا صحیح ہے۔

من النطفة و البیضة: یعنی لف ونشر مرتب ہونے کے لحاظ سے۔

یوالونهم: یعنی وہ ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی جانب مائل ہوتے ہیں۔

مصدر تقیته: قاف کے فتح کے ساتھ بروزن رمیتہ بمعنی اتقیتہ ہے۔

دون القلب: پس کافر کے ساتھ موالات (تعلقات دوستیاں وغیرہ) بالاجماع حرام ہے۔

لیس قوم فیها: یعنی اسلام اس شہر میں قوی نہ ہو، کہ اس کے حکام کافر ہوں پس ایسی صورت میں واجب ہے کہ ظاہری صورت میں ان کے مدار ومحور کا خیال رکھا جائے یہاں تک کہ اللہ کوئی فیصلہ اتار دے، جیسا کہ سید عالم ﷺ کے ساتھ ہوا کہ وہ ایک دن اپنے دولت خانہ میں جلوہ فرما تھے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کون؟ اس نے آہستہ آواز میں کہا کہ فلاں، رشتے کا بھائی بُرا ہے (یا رشتے دار بُرائی یعنی تکلیف میں ہے) پھر جب اس کی طرف گئے تو اس کے چہرے کو ایسا نہ پایا اور اس سے رواداری سے ملے، جب سید عالم ﷺ واپس آئے تو بی بی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کو عجیب حالت میں پاتی ہوں، میں نے آپ ﷺ کو جو کہتے پایا اس کے خلاف کرتے ملاحظہ فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! ہم کسی قوم کی کھوج لگانے میں ہوتے ہیں اور ہمارے دل انہیں لعنت کرتے ہیں۔ (صاوی ج۱ص۲۲۴ وغیرہ)

روی انهم قتلوا: دن کے اول وقت میں۔

ودخلت الفاء فی خبر ان: اس کا مفصل بیان صاوی کے تحت گزر چکا ہے یہاں یہ خیال کرلیں کہ اخفش کے نزدیک یہ درست نہیں کہ اسم موصول مبتداء کی خبر پر فاء داخل ہوسکے۔

لیحکم: یعنی کتاب اللہ یا اللہ تعالیٰ۔ (الحمل ج۱ص۳۸۸ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۲

وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوْا مَا نَعْبُدُ الْاَصْنَامَ اِلَّا حُبًّا لِّلّٰهِ لِیُقَرِّبُوْنَا اِلَیْهِ ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ یَا مُحَمَّدُ ﴿اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ بِمَعْنٰی اَنَّهٗ یُثِیْبُكُمْ ﴿وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ﴾ لِمَنِ اتَّبَعَنِیْ مَا سَلَفَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ ﴿رَّحِیْمٌ﴾ (۳۱) بِهٖ ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ﴾ فِیْمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖ مِنَ التَّوْحِیْدِ

Marfat.com

﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا﴾ اَعْرَضُوْا عَنِ الطَّاعَةِ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ (۳۲)﴾ فِيْهِ اِقَامَةُ الظَّاهِرِ مَقَامَ الْمُضْمَرِ اَىْ لَا يُحِبُّهُمْ بِمَعْنٰى اَنَّهٗ يُعَاقِبُهُمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى﴾ اِخْتَارَ ﴿اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ﴾ بِمَعْنٰى اَنْفُسِهِمَا ﴿عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (۳۳)﴾ بِجَعْلِ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَسْلِهِمْ ﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ﴾ وَلَدِ ﴿بَعْضٍ﴾ مِنْهُمْ ﴿وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۳۴)﴾ اُذْكُرْ ﴿اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ﴾ حَنَّةُ لَمَّا اَسَنَّتْ وَاشْتَاقَتْ لِلْوَلَدِ فَدَعَتِ اللّٰهَ وَاَحَسَّتْ بِالْحَمْلِ يَا ﴿رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ﴾ اَنْ اَجْعَلَ ﴿لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا﴾ عَتِيْقًا خَالِصًا مِنْ شَوَاغِلِ الدُّنْيَا لِخِدْمَةِ بَيْتِكَ الْمَقْدِسِ ﴿فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ﴾ لِلدُّعَاءِ ﴿الْعَلِيْمُ (۳۵)﴾ بِالنِّيَّاتِ، وَهَلَكَ عِمْرَانُ وَهِيَ حَامِلٌ ﴿فَلَمَّا وَضَعَتْهَا﴾ وَلَدَتْهَا جَارِيَةً وَّكَانَتْ تَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ غُلَامًا اِذْ لَمْ يَكُنْ يُحَرَّرُ اِلَّا الْغِلْمَانُ ﴿قَالَتْ﴾ مُعْتَذِرَةً يَا ﴿رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ﴾ اَىْ عَالِمٌ ﴿بِمَا وَضَعَتْ﴾ جُمْلَةُ اِعْتِرَاضٍ مِنْ كَلَامِهٖ تَعَالٰى وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِضَمِّ التَّاءِ ﴿وَلَيْسَ الذَّكَرُ﴾ الَّذِيْ طَلَبَتْ ﴿كَالْاُنْثٰى﴾ الَّتِيْ وُهِبَتْ لِاَنَّهٗ يُقْصَدُ لِلْخِدْمَةِ وَهِيَ لَا تَصْلُحُ لَهَا لِضُعْفِهَا وَعَوْرَتِهَا وَمَا يَعْتَرِيْهَا مِنَ الْحَيْضِ وَنَحْوِهٖ ﴿وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا﴾ اَوْلَادَهَا ﴿مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (۳۶)﴾ الْمَطْرُوْدِ وَفِي الْحَدِيْثِ "مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا مَسَّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ـ" رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ﴿فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا﴾ اَىْ قَبِلَ مَرْيَمَ مِنْ اُمِّهَا ﴿بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا﴾ اَنْشَاَهَا بِخُلُقٍ حَسَنٍ فَكَانَتْ تَنْبُتُ فِي الْيَوْمِ كَمَا يَنْبُتُ الْمَوْلُوْدُ فِي الْعَامِ وَاَتَتْ بِهَا اُمُّهَا الْاَحْبَارَ سَدَنَةَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَتْ: "دُوْنَكُمْ هٰذِهِ النَّذِيْرَةُ ـ" فَتَنَافَسُوْا فِيْهَا لِاَنَّهَا بِنْتُ اِمَامِهِمْ فَقَالَ زَكَرِيَّا اَنَا اَحَقُّ بِهَا لِاَنَّ خَالَتَهَا عِنْدِيْ فَقَالُوْا لَا حَتّٰى نَقْتَرِعَ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اِلٰى نَهْرِ الْاُرْدُنِ وَاَلْقَوْا اَقْلَامَهُمْ عَلٰى اَنَّ مَنْ ثَبَتَ قَلَمُهٗ فِي الْمَاءِ وَصَعِدَ فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا فَثَبَتَ قَلَمُ زَكَرِيَّا فَاَخَذَهَا وَبَنٰى لَهَا غُرْفَةً فِي الْمَسْجِدِ بِسُلَّمٍ لَا يَصْعَدُ اِلَيْهَا غَيْرُهٗ وَكَانَ يَاْتِيْهَا بِاَكْلِهَا وَشُرْبِهَا وَدُهْنِهَا فَيَجِدُ عِنْدَهَا فَاكِهَةَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ وَفَاكِهَةَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى ﴿وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا﴾ ضَمَّهَا اِلَيْهِ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالتَّشْدِيْدِ وَنَصْبِ زَكَرِيَّا مَمْدُوْدًا وَّمَقْصُوْرًا وَالْفَاعِلُ اَللّٰهُ ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ﴾ الْغُرْفَةَ هِيَ اَشْرَفُ الْمَجَالِسِ ﴿وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى﴾ مِنْ اَيْنَ ﴿لَكِ هٰذَا قَالَتْ﴾ وَهِيَ صَغِيْرَةٌ ﴿هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ يَاْتِيْنِيْ بِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۳۷)﴾ رِزْقًا وَّاسِعًا بِلَا تَبِعَةٍ ﴿هُنَالِكَ﴾ اَىْ لَمَّا رَاٰى زَكَرِيَّا ذٰلِكَ وَعَلِمَ اَنَّ الْقَادِرَ عَلَى الْاِتْيَانِ بِالشَّيْءِ فِيْ غَيْرِ حِيْنِهٖ قَادِرٌ عَلٰى

Marfat.com

الْإِتْيَانِ بِالْوَلَدِ عَلَى الْكِبَرِ وَكَانَ اَهْلُ بَيْتِهِ اِنْقَرَضُوا ﴿دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ﴾ لَمَّا دَخَلَ الْمِحْرَابَ لِلصَّلٰوةِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ﴿قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ﴾ مِنْ عِنْدِكَ ﴿ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً﴾ وَلَدًا صَالِحًا ﴿اِنَّكَ سَمِيْعُ﴾ مُجِيْبُ ﴿الدُّعَآءِ (۳۸)﴾ ﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ اَیْ جِبْرَءِيْلُ ﴿وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ﴾ اَیِ الْمَسْجِدِ ﴿اَنَّ﴾ اَیْ بِاَنَّ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالْكَسْرِ بِتَقْدِيْرِ الْقَوْلِ ﴿اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ﴾ مُثَقَّلًا وَّمُخَفَّفًا ﴿بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ﴾ كَائِنَةٍ ﴿مِّنَ اللّٰهِ﴾ اَیْ بِعِيْسٰى اَنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَسُمِّیَ كَلِمَةً لِاَنَّهُ خُلِقَ بِكَلِمَةِ كُنْ ﴿وَسَيِّدًا﴾ مَتْبُوْعًا ﴿وَّحَصُوْرًا﴾ مَمْنُوْعًا مِّنَ النِّسَاءِ ﴿وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (۳۹)﴾ رُوِیَ اَنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً وَلَمْ يَهُمَّ بِهَا ﴿قَالَ رَبِّ اَنّٰى﴾ كَيْفَ ﴿يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ﴾ وَلَدٌ ﴿وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ﴾ اَیْ بَلَغْتُ نِهَايَةَ السِّنِّ مِائَةً وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً ﴿وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ﴾ بَلَغَتْ ثَمَانِیَ وَتِسْعِيْنَ ﴿قَالَ﴾ الْاَمْرُ ﴿كَذٰلِكَ﴾ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ غُلَامًا مِنْكُمَا ﴿اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (۴۰)﴾ لَا يُعْجِزُهُ عَنْهُ شَیْءٌ وَلِاِظْهَارِ هٰذِهِ الْقُدْرَةِ الْعَظِيْمَةِ اَلْهَمَهُ السُّؤَالَ لِيُجَابَ بِهَا وَلَمَّا تَاقَتْ نَفْسُهُ اِلٰى سُرْعَةِ الْمُبَشَّرِ بِهِ ﴿قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً﴾ اَیْ عَلَامَةً عَلٰى حَمْلِ امْرَاَتِیْ ﴿قَالَ اٰيَتُكَ﴾ عَلَيْهِ ﴿اَ﴾ نْ ﴿لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ﴾ اَیْ تَمْتَنِعُ مِنْ كَلَامِهِمْ بِخِلَافِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ﴾ اَیْ بِلَيَالِيْهَا ﴿اِلَّا رَمْزًا﴾ اِشَارَةً ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ﴾ صَلِّ ﴿بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ (۴۱)﴾ اَوَاخِرَ النَّهَارِ وَاَوَائِلَهُ۔

ترجمہ

(یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب کفار نے کہا کہ ہم ان بتوں کی عبادت اللہ کی محبت کیلئے کرتے ہیں یہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں گے) اے محبوب! تم فرمادو (ان لوگوں سے، اے محمد ﷺ) اے لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا......۱......(یعنی تمہیں ثواب عطا فرمائے گا) اور اللہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا ہے (ان لوگوں کی پچھلی خطائیں جو میری پیروی کریں) مہربان ہے (ان پر) تم فرمادو (ان سے) کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا......۲......(جو حکم تمہیں توحید کے بارے میں دیا ہے) پھر اگر وہ منہ پھیریں (یعنی اطاعت سے اعراض کریں) تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر (اس جملہ میں بجائے ضمیر کے اسم ظاہر لایا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ان سے محبت نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ انہیں سزا دیگا) بیشک اللہ نے چن لیا (اختیار فرمایا) آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اولاد اور عمران کی آل کو (یہاں ابراہیم کی آل اور عمران کی آل سے انکی اپنی ذاتیں مراد ہیں) سارے جہاں سے (انکی نسل سے انبیاء کرام بنا کر) یہ ایک نسل ہے (ذریت بمعنی اولاد ہے) ایک دوسرے سے (یعنی انہی میں سے) اور اللہ جاننے والا ہے۔

(اور یاد کیجئے) جب عرض کی عمران کی بی بی نے (یعنی حنہ نے جبکہ انہیں سن ایاس کو پہنچ کر اولاد کا شوق ہوا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، لہذا انہوں نے حمل محسوس کیا تو عرض گزار ہوئیں) اے رب میرے! میں منت مانتی ہوں......۳......(کہ پیش

Marfat.com

کروں) تیرے لئے جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے (یعنی دنیا کے مشاغل سے خالص آزاد ہو کر بیت المقدس کی خدمت کرے) تو تو مجھ سے قبول کر لے بیشک تو ہی ہے سنتا (دعاء کو) جانتا ہے (نیتیں، جب وہ حاملہ ہوئیں تو حضرت عمران جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے) پھر جب اسے جنا (یعنی بچی کو تو چونکہ وہ لڑکے کی امید رکھتی تھیں اس لئے کہ بیت القدس کی خدمت کیلئے لڑکے ہی وقف ہوتے تھے لہذا) بولی (معذرت کرتے ہوئے اے) رب میرے! یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے (یہاں اعلم بمعنی عالم ہے) جو کچھ وہ جنی (یہ جملہ معترضہ ہے اور کلام الٰہی سے ہے، ایک قرأت میں وضعت تاء کے ضمہ کے ساتھ ہے) اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا (یعنی طلب کیا تھا) اس لڑکی سا نہیں ...... ہے ...... (ہوسکتا تھا جو اسے دی گئی، اس لئے کہ نذر سے مقصود بیت المقدس کی خدمت تھا اور لڑکی اپنے ضعف اور پردہ دار ہونے نیز حیض ونفاس وغیرہ کی وجہ سے یہ کام درست طرح نہ کرسکتی تھی) اور میں نے اسکا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اسکی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں (ذریتھما بمعنی اولادھا ہے) راندے ہوئے شیطان سے (یعنی دھتکارے ہوئے شیطان سے، حدیثِ پاک میں ہے کہ کوئی بچہ ایسا نہیں کہ جسے بوقت پیدائش شیطان نے نہ چھوا ہو کہ جس کی وجہ سے بچہ رونے لگتا ہے سوائے بی بی مریم اور انکے صاحبزادے کے۔" اسے شیخین نے روایت کیا)

تو اسے اسکے رب نے اچھی طرح قبول کیا (یعنی بی بی مریم کو انکی والدہ کی طرف سے) اور اسے اچھا پروان چڑھایا (یعنی بہترین انداز سے تربیت دیکر پرورش کی، وہ ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا عام بچہ ایک سال میں بڑھتا ہے، ان کی والدہ ماجدہ نے انہیں بیت المقدس کے خادمین احبار یعنی یہودی علماء کے پاس لاکر فرمایا: "اس نذر کو قبول کرلیں۔" تو وہ باہم جھگڑنے لگے کیونکہ بی بی مریم انکے پیشوا کی بیٹی تھیں، حضرت زکریا علیہ السلام بولے میں انکی کفالت کا زیادہ حق دار ہوں کہ میں ان کا خالو ہوں، لیکن بقیہ سب نے قرعہ اندازی کے بغیر ماننے سے انکار کر دیا تو وہ سب اردن کی نہر کی طرف چل دیے جو کہ 29 افراد تھے، سب نے اپنے قلم پانی میں ڈالے اس معاہدے پر کہ جسکا قلم پانی کی سطح پر ٹھہرا رہا وہ کفالت کا حقدار ہوگا۔ پس حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم پانی پر ٹھہرا رہا لہذا انھوں نے بی بی مریم کی تربیت کا ذمہ اٹھا لیا اور انکے لیے مسجد میں ایک کمرہ بنوایا جہاں انکے سوا کوئی نہ جاسکتا تھا، وہ بی بی مریم کے پاس کھانے پینے کی اشیاء اور سر میں لگانے کا تیل وغیرہ لایا کرتے تھے، وہ انکے پاس موسم سرما کے پھل گرما میں اور گرما کے پھل سرما میں پاتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا)۔

اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا (یعنی اللہ تعالیٰ نے بی بی مریم کو حضرت زکریا علیہ السلام کے ساتھ ملا دیا، ایک قرأت میں فاء کی تشدید کیساتھ ہے اور زکریا کو منصوب الف ممدودہ اور مقصورہ کی وجہ سے پڑھا گیا ہے جبکہ اس فعل کا فاعل اسم جلالت ہے) جب زکریا اسکے پاس اسکی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے (یعنی کمرے میں داخل ہوتے، محراب بیٹھنے کی تمام جگہوں میں سب سے اعلیٰ ہوتی ہے) اسکے پاس نیا رزق پاتے، کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا (انّی بمعنی من این ہے) بولیں (حالتِ صغر میں) وہ اللہ کے پاس سے ہے (یہ رزق میرے پاس جنت سے آتا ہے) بیشک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے (یعنی بلا کسی محنت کے وسیع رزق عطا فرمائے) یہاں

Marfat.com

(جب حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ سب کچھ دیکھا تو ان کا یقین اس بات پر مزید پختہ ہوگیا کہ جو ہستی ایک شی کو اسکے غیر وقت میں پیدا کرنے پر قادر ہے یقیناً وہ بڑھاپے میں اولاد دینے پر بھی قادر ہے، چونکہ انکا خاندان ختم ہونے والا تھا لہذا) پکارا زکریا اپنے رب کو ۵......(جب آدھی رات کو نماز کیلئے محراب میں داخل ہوئے) بولا اے رب میرے! مجھے اپنے پاس سے دے (من لدنک بمعنی من عندک ہے) ستھری اولاد (صالح بیٹا) بیشک تو ہی سننے والا (قبول کرنے والا) ہے (دعاء کا) تو فرشتوں (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) نے اسے آواز دی اور وہ محراب میں (یعنی مسجد میں) کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

بیشک (ان بمعنی بان ہے اور ایک قرأت میں اسے قول کے مقدر ہونے کی وجہ سے مکسور پڑھا گیا ہے) اللہ آپکو مژدہ دیتا ہے (یبشرک تشدید اور تخفیف دونوں کے ساتھ ہے) یحیی کا جو اللہ کی طرف سے ایک کلمہ کی تصدیق کریگا (یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی، کہ وہ روح اللہ ہیں، انکو کلمہ اسلئے کہا گیا کہ وہ کلمہ کُن سے پیدا کئے گئے ہیں)۔

اور سردار......٦......(سیدا بمعنی متبوعا ہے) اور بہت رکنے والے (عورتوں سے، حصورا بمعنی ممنوعا ہے) اور نبی ہمارے خاصوں میں سے (مروی ہے کہ ان سے نہ تو کوئی خطاء ہوئی اور نہ کبھی انہوں نے کسی خطاء کا ارادہ کیا) بولا اے رب میرے! کہاں سے ہوگا (انی بمعنی کیف ہے) میرے لڑکا (غلم بمعنی ولد ہے) اور مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا (میں اپنی انتہائی عمر یعنی ایک سو بیس سال کی عمر تک پہنچ چکا ہوں) اور میری عورت بانجھ ہے (یعنی اسکی عمر بھی اٹھانوے سال ہوگئی ہے) فرمایا (معاملہ) یوں ہی ہے (اللہ تم دونوں سے اسی بڑھاپے کی حالت میں بیٹا پیدا کرے گا) اللہ کرتا ہے جو چاہے (اسے کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی، اپنی اس قدرتِ عظیمہ کو ظاہر کرنے کیلئے اللہ تعالی نے حضرت زکریا علیہ السلام کے دل میں ایک سوال پیدا کیا تا کہ اس کا جواب عطا کیا جائے اور جب اس خوشخبری کو جلد پانے کیلئے انکا نفس بے حد مشتاق ہوگیا تو) عرض کی اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی کردے (یعنی میری بیوی کے حمل ٹھہرنے کی کوئی علامت مقرر فرمادے) فرمایا تیری نشانی یہ ہے (اس معاملے میں) کہ تو لوگوں سے بات نہ کرے (یعنی لوگوں سے کلام نہ کرسکیگا سوائے اللہ کے ذکر کے) تین دن (رات سمیت) مگر اشارے سے (رمزا بمعنی اشارۃ ہے) اور پاکی بیان کر (سبح بمعنی صل ہے) صبح وشام (دن کے ابتداء انتہاء میں)۔

ترکیب

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾

قل: قول...... ان: شرطیہ...... کنتم: فعل ناقص واسم...... تحبون اللہ: فعل با فاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ف: جزائیہ...... اتبعونی: فعل وفاعل مفعول...... ملکر جواب شرط...... شرط جواب شرط سے ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

یحببکم: فعل کم ضمیر مفعول...... اللہ: اسم جلالت فاعل...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب امر...... ویغفر لکم

Marfat.com

ذنوبکم: جملہ فعلیہ معطوف ہے ماقبل پر......والله غفور رحیم: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ﴾

قل: قول...... اطیعوا: فعل وفاعل...... اللّٰـہ والرسول: مفعول......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ...... ف: استینافیہ...... ان: شرطیہ...... تولوا: فعل بافاعل ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... ان حرف مشبہ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم...... لایحب الکفرین: جملہ فعلیہ خبر......انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾

ان: حرف مشبہ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم...... اصطفی: فعل بافاعل...... ادم: مفعول...... ونوحا وال ابراهیم وال عمران: یہ تمام ادم پر معطوف ہیں......علی العلمین: ظرف لغو......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْ ۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾

ذرية: موصوف...... بعضها من بعض: مبتدا خبر ملکر صفت، ماقبل آیت میں ادم سے بدل ہے...... والله سمیع علیم: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا﴾

اذ: مضاف...... قالت: فعل...... امرأة عمران: فاعل، ملکر قول...... رب: جملہ فعلیہ ندائیہ...... انی: حرف مشبہ واسم...... نذرت: فعل بافاعل......لک: ظرف لغو...... مافی بطنی: ذوالحال......محرزا: حال ملکر مفعول......فعل، اپنے متعلقات سے ملکر خبر...... جملہ اسمیہ ہوکر مقصود بالنداء، جوانی ندا سے ملکر مقولہ، جوقول سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف اذکر فعل محذوف کیلئے۔

﴿فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

ف: مستانفہ......تقبل: فعل وفاعل......منی: مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ...... انک......الخ: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى﴾

ف: مستانفہ...... لما: حینیہ شرطیہ...... وضعتها: فعل بافاعل ومفعول ملکر شرط...... قالت: فعل بافاعل ملکر قول...... رب: جملہ فعلیہ ندائیہ...... انی: حرف مشبہ...... ی: ضمیر اسم...... وضعتها: فعل بافاعل...... ها: مفعول...... انثی: حال مفعول سے......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقصود بالنداء ملکر مقولہ، جوقول سے ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۗ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى﴾

Marfat.com

و: اعتراضیہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... اعلم: اسم تفضیل ھو ضمیر فاعل...... بما وضعت: ظرف لغو...... یہ سب ملکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... لیس: فعل ناقص...... الذکر: اسم...... کا لانثی: ظرف مستقر خبر...... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾

و: عاطفہ...... انی: حرف مشبہ واسم...... سمیتھا مریم: فعل بافاعل ومفعولین جملہ فعلیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... ان جرف مشبہ...... ی: ضمیر اسم...... اعیذ: فعل بافاعل...... ھا: مفعول...... بک: ظرف لغو...... وذریتھا: مفعول معہ...... من الشیطن الرجیم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّکَفَّلَهَا زَکَرِیَّا﴾

ف: عاطفہ...... تقبلھا: فعل بامفعول...... ربھا: فاعل...... بقبول حسن: ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... انبتھا نباتا حسنا: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف...... وکفلھا زکریا: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾

کلما: ظرف زمان متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم...... دخل: فعل...... علیھا: ظرف لغو...... زکریا: فاعل...... المحراب: مفعول، ملکر شرط...... وجد عندھا رزقا: فعل باظرف لغو ومفعول جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، جو شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾

قال: قول...... یامریم: جملہ ندائیہ...... انی: ظرف متعلق بمحذوف خبر مقدم...... لک: ظرف مستقر حال مقدم...... ھذا: ذوالحال ملکر مبتدا موخر...... ملکر مقصود بالنداء، جو ندا سے ملکر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے ملکر جملہ قولیہ...... قالت: قول...... ھو: مبتدا...... من عند اللّٰہ: ظرف مستقر خبر...... جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ...... قول اپنے مقولہ سے ملکر جملہ قولیہ مستانفہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ هُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّهٗ﴾

ان: حرف مشبہ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم...... یرزق من یشاء...... الخ: جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ...... ھنالک: ظرف مکان مقدم...... دعا: فعل...... زکریا: فاعل...... ربہ: مفعول بہ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ﴾

قال: قول...... رب: جملہ ندائیہ...... ھب: فعل امر بافاعل...... لی: ظرف لغو...... من لدنک: ظرف مستقر حال...... ذریۃ طیبۃ: ذوالحال، جو حال سے ملکر مفعول...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، جو ندا سے ملکر مقولہ...... انّ: حرف مشبہ...... ک: ضمیر اسم...... سمیع الدعاء: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ﴾

Marfat.com

ف: عاطفہ...... نادت: فعل......ہ: ضمیر ذوالحال...... الملئکۃ: فاعل...... و: حالیہ......ھو: مبتدا......قائم: خبر اول...... یصلی فی المحراب: خبر ثانی......جملہ اسمیہ ہوکر حال......ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول......ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًا بِکَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾

ان: حرف مشبہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم ...... یبشرک: فعل بافاعل ومفعول...... ب: جار...... یحیی: ذوالحال ...... مصدقا بکلمۃ من اللّٰہ: حال......وسیدا وحصورا من الصلحین: یہ سب معطوف ہے مصدقا پر، ذوالحال حال ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو......فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر منصوب بنزع الخافض فادتہ کے متعلق ہے۔

﴿قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ﴾

قال: قول ...... رب: جملہ ندائیہ ...... انی: ظرف مکان خبر مقدم...... یکون: فعل ناقص...... لام: جار...... ی: ضمیر ذوالحال...... وقد بلغنی الکبر: معطوف علیہ...... وامراتی عاقر: معطوف ملکر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر حال مقدم......غلم: ذوالحال، اپنے حال مقدم سے ملکر اسم......یکون فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر مقصود بالنداء......ملکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَةً﴾

قال: قول...... کذلک: متعلق بحذوف خبر......الامر: مبتدا محذوف ای الامر کذلک ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... یفعل ما یشاء: جملہ فعلیہ خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ...... قال: قول...... رب: جملہ ندائیہ...... اجعل: فعل امر انت ضمیر فاعل...... لی: ظرف لغو......ایۃ: مفعول......ملکر مقصود بالنداء، جو نداء سے ملکر مقولہ......قول مقول ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا﴾

قال: قول...... ایتک: مبتدا...... ان: مصدریہ...... لا تکلم: فعل بافاعل...... الناس: مفعول...... ثلثۃ ایام: مفعول فیہ...... الا رمزا: مستثنی منقطع ہے تکلُّمًا مصدر محذوف سے، مستثنی مستثنی منہ سے ملکر مفعول مطلق......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر ہوکر خبر......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ﴾

و: مستانفہ ...... اذکر: فعل امر انت ضمیر فاعل...... ربک: مفعول...... کثیرا: صفت...... ذکرا: موصوف محذوف ...... ملکر مفعول مطلق......ملکر جملہ فعلیہ......و: عاطفہ...... سبح: فعل امر انت ضمیر فاعل...... بالعشی والابکار: ظرف لغو......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ فقبل پر معطوف ہے۔

شان نزول

Marfat.com

☆......قل ان کنتم تحبون اللّٰہ......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس ٹھہرے جنہوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کئے تھے اور انھیں سجا سجا کر انکو سجدہ کر رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے گروہ قریش! خدا کی قسم! تم اپنے آباء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین کے خلاف ہو گئے ہو۔'' قریش نے کہا ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کریں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبتِ الٰہی کا دعوی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر قابلِ قبول نہیں، جو اس دعوی کا ثبوت دینا چاہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان اور محبتِ الٰہی کے دعوے میں جھوٹا ہے۔

تشریح و توضیح و اغراض

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾ کا مقصد:

ا......امام غزالی اپنی مایہ ناز کتاب الاحیاء میں فرماتے ہیں کہ محبت کسی لذیذ چیز کی طرف طبعی میلان کا نام ہے۔ پھر جب اس میلان میں پختگی اور تقویت پیدا ہو جائے تو اسے عشق کہتے ہیں جبکہ بغض کسی المناک چیز سے طبعی نفرت کا نام ہے اور جب اسی نفرت میں شدت آجائے تو اسے عناد کہا جاتا ہے۔ اور اس بات کا گمان نہیں کرنا چاہئے کہ محبت کا انحصار محض حواس خمسہ کے ذریعے ہوتا ہے اسلئے کہ اللہ تعالی کی ذات ستودہ صفات کا ادراک حواس سے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی خیال کے ذریعے اس کی تمثیل پیش کی جاسکتی ہے، لہذا اس سے محبت بھی نہ ہوگی اور سرکار والا تبار صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا اور اسے تمام محبوب چیزوں میں محبوب ترین قرار دیا جبکہ یہ بھی معلوم ہے کہ نماز کا تعلق حواس خمسہ سے نہیں ہے بلکہ یہ ایک چھٹی حس ہے جس کا تعلق دل سے ہے۔ اور باطنی بصیرت ظاہری بصیرت سے قوی ہوتی ہے اور دل ادراک کے معاملے میں آنکھ سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔ (الاحیاء مترجم، ج۴، ص۵۴۰)

اللہ تعالی نے اپنی محبت کو اپنے محبوب کی اطاعت کیساتھ ملا دیا کہ بندہ اگر اللہ تعالی سے محبت کا دعوے دار ہے تو اسکا دعوی اسی وقت مقبول ہوگا جب کہ وہ سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں لگ جائے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ ابوالبرکات نسفی فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالی کی محبت کا دعوے دار ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے وہ کذاب (جھوٹا) ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالی کی محبت سے مراد اسکی معرفت، خشیت، اسکی طرف قلبی مشغولیت اور اسکے ذکر وانس کا نام ہے۔ ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ اللہ تعالی کی محبت سے مراد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال واقوال اور افعال کی اتباع کا نام ہے اور محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ بندہ دائمی غور وتفکر اختیار کرے، خلوت نشین ہو، روزوں کی پابندی کرے، نظر کی حفاظت کرے، کانوں کو فحش سننے سے بچائے، مصیبت پہنچنے پر ملال نہ کرے، خوشی پہنچنے پر فرحت محسوس نہ کرے، اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کرے اور نہ ہی اسکے سوا کسی سے امید باندھے۔ (ماخوذ از مدارک، ج۱، ص۲۴۹)

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ﴿لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ﴾ یعنی تم میں سے کوئی شخص اسوقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اسکے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ (صحیح بخاری، کتاب لایمان، باب حب رسول، ص۶)

Marfat.com

مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی محبت ہی اصل ایمان ہے اور حضور کی محبت رکھنے والا انکے طور طریقوں سے بھی محبت رکھتا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ انسان محبت کا دعویٰ بھی کرے اور انکے طور طریقوں سے بھی دور رہے۔ جب بندہ اس محبت میں کمال حاصل کرلے گا تو اس شخص کیلئے قرآن میں بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے گناہوں کو بخش دے گا۔

اطاعتِ رسول اطاعتِ الٰہی ہے:

۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا فرمانِ ذی شان ہے ﴿كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى﴾ یعنی میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ جنت کا کون انکار کرے گا؟'' تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی گویا کہ اس نے انکار کیا۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة ،باب لاقتداء بسنن الرسول ﷺ، ص۱۲۵۲)

☆...... حضرت عبید اللہ بن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ﴾ میں تم میں کسی کو بھی اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے اس حال میں نہ پاؤں کہ اسکے پاس میرا کوئی حکم آئے جس کا میں نے اسے حکم دیا ہو یا منع کیا ہو اور وہ یہ کہے کہ ہم تو وہی جانتے ہیں جو ہم نے کتاب اللہ میں پایا اور ہم اسی کی پیروی کرتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب السنة،باب فی لزوم السنة،ص۸۶۲)

بی بی حنہ کی منت

۳...... مفسرین کرام کا حضرت عمران کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک قول کے مطابق عمران بن یصھر بن قاھث بن لاوی بن یعقوب جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام کے والد ہیں جبکہ دوسرے عمران بن آشیم بن آمون ،اور تیسرے قول کے مطابق عمران ابن ماثان جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ یہاں یہی عمران مراد ہیں جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ بی بی مریم کے والد ہیں دونوں عمران یعنی بی بی مریم کے والد اور حضرت موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام کے والد کے مابین ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے۔ بی بی مریم کی والدہ جنکا نام حنہ بنت فاقوذا ہے نے منت مانی کہ میرے حمل سے جو بچہ ہوگا وہ بیت المقدس کی خدمت کیلئے وقف ہوگا۔ واقعہ اس طرح ذکر کیا جاتا ہے یہاں آیت مبارکہ میں لفظ محررا مذکور ہے جس کے معنی ہیں جو خاص اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بیت المقدس کی خدمت کیلئے مختص ہو۔ دنیا کی کوئی چیز اسے اپنی طرف مشغول نہ کرسکے۔ اس وقت ایسی خدمت کیلئے لڑکے ہی مختص کئے جاتے تھے لڑکیاں عوارض زنانہ کیوجہ سے یہ کام نہ کرسکتی تھیں۔ حضرت بی بی حنہ کی بہن جنکا نام ایشاع تھا حضرت زکریا علیہ السلام کی زوجہ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں حضرت بی بی حنہ کی اولاد نہ تھی اور یہ گھرانہ صالحین کا گھرانہ تھا، ایک روز حنہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچوں کو بھرا رہی تھیں یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور

Marfat.com

بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ یارب! اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اسے بیت المقدس کا خادم بناؤں گی اور اس خدمت کیلئے حاضر کردوں گی جب وہ حاملہ ہوئیں اور بی بی مریم کو جنم دیا تو اللہ رب العالمین سے عرض گزار ہوئیں کہ اے اللہ میں نے لڑکی کو جنم دیا ہے لیکن اللہ رب العالمین نے لڑکی کو بھی قبول فرمایا۔

فضائلِ بی بی مریم:

ہے......اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا﴿وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى﴾ مطلب اسکا یہ ہے کہ یہ لڑکی لڑکے کی مثل نہیں ہے، یہ لڑکی عوارضِ زنانہ سے مبرا ہے۔ایک معنی اس آیت کا یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ لڑکا مسجد کی خدمت کیلئے مطلوب ہوتا ہے جبکہ یہ لڑکی اللہ تعالیٰ کے گھر کیلئے ہبہ کی گئی ہے۔بی بی مریم خوب صورتی اور فضیلت میں اس وقت کی عورتوں سے ممتاز تھیں جبکہ مریم کے معنی عابدہ اور اللہ کے گھر کی خادمہ کے ہیں۔

بی بی مریم کو یہ بھی فضیلت حاصل ہے کہ بوقتِ ولادت شیطان نے انکو نہ چھوا جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:''کوئی آدم کی اولاد ایسی نہیں کہ جسے ولادت کے وقت شیطان نے نہ چھوا ہو سوائے بی بی مریم اور اسکے بیٹے کے۔'' بی بی مریم ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا عام بچہ ایک سال میں بڑھتا ہے۔حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے

میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا، یہ احبار حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور بیت المقدس میں انکا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ مشرفہ میں حجبہ کا۔چونکہ حضرت زکریا علیہ السلام رشتے میں بی بی مریم کے خالو اور بیت المقدس کے امام تھے اور انکے ہاں بھی اس وقت تک اولاد نہ تھی لہذا انہوں نے چاہا کہ انکی پرورش کی خدمت یہ سرانجام دیں، علماء نے بغیر قرعہ کے یہ خدمت انکے سپرد کرنے سے انکار کیا جن کی تعداد 29 تھی اور اس بات پر راضی ہوئے کہ سب اپنے اپنے قلم پانی پر چھوڑ دیں جس کا قلم پانی پر بلند ہو کر ٹھہر جائے وہ انکی کفالت کرے گا چنانچہ جتنی بار ایسا کیا گیا حضرت زکریا علیہ السلام کے قلم میں یہ بات پائی گئی۔ایک قول کے مطابق یہ دریائے اردن تھا۔

جس کمرے میں بی بی مریم کو رکھا تھا ایک قول کے مطابق وہ مسجد کا محراب تھا۔حضرت زکریا علیہ السلام جاتے وقت سات دروازوں میں تالا لگا کر تشریف لے جاتے اور جب آتے تو ان کے پاس بے موسم کے پھل پاتے۔حضرت زکریا علیہ السلام کے پوچھنے پر بی بی بیان کرتیں کہ جنت سے میرے لیے آئے ہیں۔ایک قول یہ ہے جب بی بی مریم کی ولادت ہوئی تو انہوں نے ماں کا دودھ نہ پیا بلکہ انکے پاس جنتی رزق آتا تھا اور جس طرح بی بی مریم نے حضرت زکریا علیہ السلام کے استفسار پر کم سنی میں کلام کیا اسی طرح آپکے فرزند نے بھی جھولے میں آپکی عفت کی گواہی دی۔یہ آیت کرامتِ اولیاء اور ظہور خرق عادت پر بیّن دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ جب بی بی مریم کے پاس صغرسنی میں بے موسم کے پھل لا سکتا ہے تو وہ رب العالمین بڑھاپے کی حالت میں حضرت زکریا علیہ السلام کو اولاد بھی دے سکتا ہے۔

دعائے زکریا:

Marfat.com

۵.....حضرت زکریا علیہ السلام محراب میں داخل ہوئے اور اسکا دروازہ بند کر دیا اور اللہ تعالی سے فرزند کی دعا کی، اللہ تعالی نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے فرزند کی خوش خبری سنائی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اولاد کی دعا اس وقت مانگی جس وقت آپکی عمر مبارک 120 سال اور آپکی زوجہ محترمہ کی عمر 98 سال تھی۔

سید کے معانی:

۶.....مذکورہ رکوع میں حضرت یحی علیہ السلام کو سید بتایا گیا ہے اور یہاں سید سے مراد مومنین کا سردار، دین، علم اور حلم کا رئیس کہا گیا۔ ایک قول کے مطابق سیدا سے کہتے ہیں جو ایسا نرم طبیعت ہو کہ کوئی چیز اسے غصے میں مبتلا نہ کر سکے۔ ایک قول کے مطابق فقیہ عالم کو بھی سید کہتے ہیں، جبکہ ایک قول کے مطابق سیدا سے کہتے ہیں جو تمام اچھی خصلتوں میں سب پر فائق ہو۔

(ماخوذ از خازن، ج۱، ص۲۳۹ تا ۲۴۳)

☆.....☆ **بمعنی انہ یثیبکم**: اس جملے میں اشارہ ملتا ہے کہ اصلی محبت اللہ کے حق میں محال ہے، اللہ کی محبت سے مراد اللہ کا بندے کی محبت کو قبول کرنا اور اس کے اعمال پر ثواب دینا ہے۔ **من التوحید**: اور اس کے علاوہ شرائع دین سے۔ **اعرضوا عن الطاعة**: یعنی اے محبوب! وہ تیرے حکم کے معاملے میں تیری پیروی نہ کریں گے۔

بمعنی انفسھما: ایک قول یہ کیا گیا کہ مراد یہ دونوں یعنی ابراہیم علیہ السلام وال عمران ہیں، پس آل ابراہیم علیہ السلام سے مراد ان کی اولاد ہے، اور آل عمران (یعنی بی بی مریم کے والد) سے مراد بی بی مریم اور ان کے صاحب زادے، اور ابو موسی کی اولاد سے مراد موسی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام ہیں۔

اذکر: تقدیر عبارت یوں ہے کہ **اذکر یا محمد** عمران کی زوجہ کے قول کے وقت، جس وقت عمران کی زوجہ کا قصہ بیان کرنا مقصود تھا وہ وقت مراد ہے نہ کہ وہ وقت کہ جب یہ واقعہ زوجہ عمران کے ساتھ رونما ہوا تھا۔

واشتاقت للولد: ایک دن درخت کے سائے میں بیٹھی ہوئی تھیں تو دیکھا کہ ایک پرندہ اپنی چونچ سے اپنے بچے کو کھلا پلا رہا تھا یہ دیکھ کر آپ کو اولاد کا شوق ہوا۔ بی بی صاحبہ نے اولاد کی دعا فرمائی اور یہ منت مانی کہ پیدا ہونے والے بچے کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گی اور اس دور میں مسجد کی خدمت صرف (مذکر) اولاد ہی کیا کرتے تھے، اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول فرمائی اور وہ حاملہ ہو گئی اور جب حمل محسوس کیا تو مزید اپنی منت کی جانب اس قول ﴿رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا﴾ توجہ فرمائی

اولادھا: صرف حضرت عیسی علیہ السلام ہی پیدا ہوئے۔

کما یبنت المولود فی العام: یعنی عقل اور معرفت کے لحاظ سے اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ کلام مبالغہ کے قبیل سے ہے۔

لان خالتھا عندی: لوگوں نے حضرت زکریا علیہ السلام سے کہا کہ اگر قرابت کی بات ہے تو پھر ان کی ماں زیادہ حقدار ہے۔

الی نھر اردن: یہ نہر آج بھی جاری ہے۔

والقوا اقلامھم: ایک قول **سھامھم** یعنی تیروں کا بھی کیا گیا ہے، کہا جاتا کہ وہ قلم مراد ہے جس سے توریت لکھتے تھے، ایک قول یہ

Marfat.com

بھی کیا گیا ہے کہ مرادلو ہے کے قلم ہیں۔

وصعد: یعنی پانی کی سطح پر، یعنی جس کا قلم غرق ہوگیا یا پانی کے ساتھ نکل گیا اس کو کفالت کا حق نہ ہوگا۔

المحراب: عبادت گزاروں کے محلوں میں کے ایک محل کا نام جسے الغرفۃ بھی کہتے ہیں اس لئے کہ یہ مسجد میں ہوتا ہے اور مسجد عبادت گزاروں کا محل ہوتی ہے۔ وھی صغیرۃ: مرادوہ جملہ ﴿ھو من عند اللہ﴾ ہے جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جھولے میں کہا۔

لما رای ذلک زکریا: ماقبل بی بی حنہ کا قصہ کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ وہ انہیں اولاد کمزوری اور بڑی عمر میں عطا کرے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب مرحمت فرمایا جب کہ وہ نبیہ بھی نہیں تھیں (کہ کوئی عورت نبی نہیں بن سکتی) اور انہیں بی بی مریم عطا فرمادی اور بی بی مریم کو مذکر بچوں سے افضل فرمایا اور ان کے پاس جنت سے رزق آتا تھا اور یہ ان کا عظیم اکرام تھا، پس یہ عجیب و غریب معاملہ ان کے لئے اولاد کی طلب کا باعث بنا۔

علم: یعنی باخبر ہوئے اور خرق عادت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرمایا۔ فنادتہ الملائکۃ: یعنی دعا کو چالیس سال گزر جانے کے بعد

ای جبرئیل: خاص نام یعنی جبرئیل علیہ السلام کو عام نام یعنی ملائکہ کے ساتھ ان (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کی تعظیم کے لئے ذکر فرمایا۔

لانہ خلقہ بکلمۃ کن: کہا جاتا ہے کہ جو کلمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا وہ یہ تھا کذلک اللہ یخلق ما یشاء اور ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ کلمہ سے مراد وہ ہے جو جبرئیل علیہ السلام کو اللہ نے حکم ارشاد فرمایا کہ بی بی صاحبہ کے گریبان میں پھونک مارتے وقت کہیں۔

متبوعاً: یعنی وہ کہ جس کی اقتداء کی جائے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ولادت کے وقت ہی نبوت دے دی گئی تھی۔

ممنوعا من النساء: یعنی اختیاری طور پر اپنے رب کی جانب مشغولیت کی بناء پر، اور یہاں حصوراً سے یہ ہی مراد ہے، اور ایسا نہ ہو تو الممنوع من النساء سے مطلقاً عورتوں سے بے رغبتی مراد ہوگی چاہے اضطراری کیفیت ہو یا اختیاری۔

روی انہ لم یعمل خطیئۃ الخ: یہ خاص حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ہی خصوصیت نہیں بلکہ دیگر حضرات انبیائے کرام علیہم السلام میں بھی پائی جاتی ہے۔ ای بلغت نھایۃ السن: یعنی ان کے زمانے کے لوگوں کی عمروں کے برابر نسبت کی گئی ہے اور یہ منافی کلام نہیں کہ متقدمین میں سے ہر ایک ہزار سال زندگی گزارتا تھا۔

لیجاب: اگر یہ کہا جائے کہ زکریا کے بارے میں اللہ کے فرمان اللہ ﴿یفعل ما یشاء﴾ اور بی بی مریم کے قصے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اللہ ﴿یخلق ما یشاء﴾ میں کیا حکمت ہے؟ میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قصے میں خرق عادت والا معاملہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مقابلے میں زیادہ ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پاک دامن بی بی مریم سے پیدا ہوئے ہیں جب کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والدین موجود تھے اگرچہ ان کی ماں اس وقت حاملہ ہونے کے لائق نہ تھیں۔

(صاوی، ج ۱، ص ۲۲۹ وغیرہ)

Marfat.com

رکوع نمبر ۱۳

﴿وَ﴾ اذْکُرْ ﴿اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ﴾ اَیْ جِبْرَءِیْلُ ﴿یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ﴾ اِخْتَارَکِ ﴿وَطَھَّرَکِ﴾ مِنْ مَّسِیْسِ الرِّجَالِ ﴿وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ(۴۲)﴾ اَیْ اَھْلِ زَمَانِکِ ﴿یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ﴾ اَطِیْعِیْہِ ﴿وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ(۴۳)﴾ اَیْ صَلِّیْ مَعَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿ذٰلِکَ﴾ اَلْمَذْکُوْرُ مِنْ اَمْرِ زَکَرِیَّا وَمَرْیَمَ ﴿مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ﴾ اَخْبَارِ مَا غَابَ عَنْکَ ﴿نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ﴾ یَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ﴾ فِی الْمَاءِ یَقْتَرِعُوْنَ لِیَظْھَرَ لَھُمْ ﴿اَیُّھُمْ یَکْفُلُ﴾ یُرَبِّیْ ﴿مَرْیَمَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ(۴۴)﴾ فِیْ کِفَالَتِھَا فَتَعْرِفُ ذٰلِکَ فَتُخْبِرُ بِہٖ وَاِنَّمَا عَرَفْتَہٗ مِنْ جِھَۃِ الْوَحْیِ اُذْکُرْ ﴿اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ﴾ اَیْ جِبْرَئِیْلُ ﴿یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ﴾ اَیْ وَلَدٍ ﴿اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ﴾ خَاطَبَھَا بِنِسْبَتِہٖ اِلَیْھَا تَنْبِیْھًا عَلٰی اَنَّھَا تَلِدُہٗ بِلَا اَبٍ اِذْ عَادَۃُ الرِّجَالِ نِسْبَتُھُمْ اِلٰی اٰبَائِھِمْ ﴿وَجِیْھًا﴾ ذَا جَاہٍ ﴿فِی الدُّنْیَا﴾ بِالنُّبُوَّۃِ ﴿وَالْاٰخِرَۃِ﴾ بِالشَّفَاعَۃِ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی ﴿وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ(۴۵)﴾ عِنْدَ اللّٰہِ ﴿وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ﴾ اَیْ طِفْلًا قَبْلَ وَقْتِ الْکَلَامِ ﴿وَکَھْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ(۴۶)﴾ ﴿قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی﴾ کَیْفَ ﴿یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ﴾ بِتَزَوُّجٍ وَّلَا غَیْرِہٖ ﴿قَالَ﴾ اَلْاَمْرُ ﴿کَذٰلِکِ﴾ مِنْ خَلْقِ وَلَدٍ مِّنْکِ بِلَا اَبٍ ﴿اللّٰہُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا﴾ اَرَادَ خَلْقَہٗ ﴿فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ(۴۷)﴾ اَیْ فَھُوَ یَکُوْنُ ﴿وَیُعَلِّمُہُ﴾ بِالنُّوْنِ وَالْیَاءِ ﴿الْکِتٰبَ﴾ اَلْخَطَّ ﴿وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ(۴۸)﴾ ﴿وَ﴾ نَجْعَلُہٗ ﴿رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ﴾ فِی الصِّبَا اَوْ بَعْدَ الْبُلُوْغِ فَنَفَخَ جِبْرَئِیْلُ فِیْ جَیْبِ دِرْعِھَا فَحَمَلَتْ، وَکَانَ مِنْ اَمْرِھَا مَا ذُکِرَ فِیْ سُوْرَۃِ مَرْیَمَ فَلَمَّا بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالَ لَھُمْ: اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ ﴿اَنِّیْ﴾ اَیْ بِاَنِّیْ ﴿قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ﴾ عَلَامَۃٍ عَلٰی صِدْقِیْ ﴿مِّنْ رَّبِّکُمْ﴾ ھِیَ ﴿اَنِّیْ﴾ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ بِالْکَسْرِ اِسْتِیْنَافًا ﴿اَخْلُقُ﴾ اُصَوِّرُ ﴿لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ﴾ مِثْلَ صُوْرَتِہٖ فَالْکَافُ اِسْمُ مَفْعُوْلٍ ﴿فَاَنْفُخُ فِیْہِ﴾ اَلضَّمِیْرُ لِلْکَافِ ﴿فَیَکُوْنُ طَیْرًا﴾ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ طَائِرًا ﴿بِاِذْنِ اللّٰہِ﴾ بِاِرَادَتِہٖ.فَخَلَقَ لَھُمُ الْخُفَّاشَ لِاَنَّہٗ اَکْمَلُ الطَّیْرِ خَلْقًا فَکَانَ یَطِیْرُ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَہٗ فَاِذَا غَابَ عَنْ اَعْیُنِھِمْ سَقَطَ مَیِّتًا ﴿وَاُبْرِئُ﴾ اُشْفِیْ ﴿الْاَکْمَہَ﴾ اَلَّذِیْ وُلِدَ اَعْمٰی ﴿وَالْاَبْرَصَ﴾ وَخُصَّا بِالذِّکْرِ لِاَنَّھُمَا دَاءَا اِعْیَاءٍ وَکَانَ بَعْثُہٗ فِیْ زَمَنِ الطِّبِّ فَاَبْرَاَ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ اَلْفًا بِالدُّعَاءِ بِشَرْطِ الْاِیْمَانِ ﴿وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ﴾ بِاِرَادَتِہٖ کَرَّرَہٗ لِنَفْیِ تَوَھُّمِ الْاُلُوْھِیَّۃِ فِیْہِ فَاَحْیَا عَازَرَ صَدِیْقًا لَّہٗ وَابْنَ الْعَجُوْزِ وَابْنَۃَ الْعَاشِرِ فَعَاشُوْا وَوُلِدَ لَھُمْ،

Marfat.com

وَسَام بْنَ نُوحٍ وَمَاتَ فِي الْحَالِ ﴿وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ﴾ تخبأُوْنَ ﴿فِي بُيُوتِكُمْ﴾ مِمَّا لَمْ
أُعَايِنْهُ فَكَانَ يُخْبِرُ الشَّخْصَ بِمَا أَكَلَ وَمَا يَأْكُلُ بَعْدُ ﴿إِنَّ فِي ذٰلِكَ﴾ الْمَذْكُوْرِ ﴿لَآيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ (۴۹)﴾ ﴿وَ﴾ جِئْتُكُمْ ﴿مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ﴾ قَبْلِي ﴿مِنَ التَّوْرٰةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ
عَلَيْكُمْ﴾ فِيْهَا فَأَحَلَّ لَهُمْ مِنَ السَّمَكِ وَالطَّيْرِ مَا لَا صِيْصِيَةَ لَهُ وَقِيْلَ أَحَلَّ الْجَمِيْعَ فَبَعْضُ بِمَعْنٰى كُلِّ
﴿وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ كَرَّرَهُ تَأْكِيْدًا وَلِيَبْنِي عَلَيْهِ ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ (۵۰)﴾ فِيْمَا آمُرُكُمْ بِهِ مِنْ
تَوْحِيْدِ اللّٰهِ وَطَاعَتِهِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا﴾ الَّذِي آمُرُكُمْ بِهِ ﴿صِرَاطٌ﴾ طَرِيْقٌ
﴿مُّسْتَقِيْمٌ (۵۱)﴾ فَكَذَّبُوْهُ وَلَمْ يُؤْمِنُوْا بِهِ ﴿فَلَمَّا أَحَسَّ﴾ عَلِمَ ﴿عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ﴾ وَأَرَادُوْا قَتْلَهُ ﴿قَالَ
مَنْ أَنْصَارِيْ﴾ أَعْوَانِيْ ذَاهِبًا ﴿إِلَى اللّٰهِ﴾ لِأَنْصُرَ دِيْنَهُ ﴿قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ﴾ أَعْوَانُ دِيْنِهِ
وَهُمْ أَصْفِيَاءُ عِيْسٰى أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِهِ وَكَانُوْا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، مِنَ الْحَوَرِ وَهُوَ الْبَيَاضُ الْخَالِصُ وَقِيْلَ
كَانُوْا قَصَّارِيْنَ يَحُوْرُوْنَ الثِّيَابَ أَيْ يُبَيِّضُوْنَهَا ﴿آمَنَّا﴾ صَدَّقْنَا ﴿بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ﴾ يَا عِيْسٰى ﴿بِأَنَّا
مُسْلِمُوْنَ (۵۲)﴾ ﴿رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ﴾ مِنَ الْإِنْجِيْلِ ﴿وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ﴾ عِيْسٰى ﴿فَاكْتُبْنَا مَعَ
الشّٰهِدِيْنَ (۵۳)﴾ لَكَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِرَسُوْلِكَ بِالصِّدْقِ قَالَ تَعَالٰى ﴿وَمَكَرُوْا﴾ أَيْ كُفَّارُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ
بِعِيْسٰى إِذْ وَكَّلُوْا بِهِ مَنْ يَقْتُلُهُ غِيْلَةً ﴿وَمَكَرَ اللّٰهُ﴾ بِهِمْ بِأَنْ أَلْقٰى شَبَهَ عِيْسٰى عَلٰى مَنْ قَصَدَ قَتْلَهُ فَقَتَلُوْهُ
وَرُفِعَ عِيْسٰى إِلَى السَّمَاءِ ﴿وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (۵۴)﴾ أَعْلَمُهُمْ بِهِ.

ترجمہ

اور (یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا (یعنی جبرائیل علیہ السلام نے) اے مریم بیشک اللہ نے تجھے چن لیا (تجھے خاص کیا) اور خوب ستھرا کیا (مردوں کے چھونے سے) اور سارے جہاں (یعنی تیرے زمانے) کی عورتوں سے تجھے پسند کیا، اے مریم! اپنے رب کی اطاعت کر (اقنتی بمعنی اطیعی ہے) اور اس کیلئے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر...... (یعنی نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھ) یہ (یعنی حضرت زکریا علیہ السلام اور بی بی مریم کا مذکورہ معاملہ) غیب کی خبریں ہیں (یعنی وہ خبریں ہیں جو آپکی نگاہوں سے پوشیدہ تھیں) ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں (اے محمد ﷺ!) اور تم انکے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے (پانی میں، یعنی قرعہ اندازی کر رہے تھے تاکہ ظاہر ہو جائے ان پر) کہ کون ان میں سے پرورش کرے (یعنی تربیت کرے) مریم کی اور تم انکے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے (انکی کفالت کے بارے میں کہ آپ کو اس کی خبر ہوتی اور آپ اس کی خبر دیتے بلکہ آپ نے ان باتوں کو بذریعہ وحی جانا ہے۔

یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا (یعنی جبرائیل علیہ السلام نے) اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمے کی

Marfat.com

(یعنی لڑکے کی) جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا (ہوگا، یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بی بی مریم کی طرف منسوب کر کے خطاب فرمانے کا سبب اس بات پر متنبہ کیا ہے کہ بی بی مریم انہیں بغیر باپ کے جنم دیں گی جبکہ عام طور پر آدمی اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے) وجیہ (یعنی صاحبِ وجاہت) ہوگا دنیا میں (نبوت کے ساتھ) اور آخرت میں (شفاعات اور عالی درجات کے ساتھ) اور قرب والا......۴۵...... (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) اور لوگوں سے بات کریگا پالنے میں (یعنی بات کرنے کے وقت سے پہلے ہی حالتِ شیرخواری میں) اور پکی عمر میں اور صالحین میں ہوگا بولی اے رب میرے! میرے بچہ کہاں سے ہوگا؟ (اَنّٰی بمعنی کیف ہے) مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا (نہ نکاح کے ذریعے اور نہ غیر نکاح کے ذریعے سے) فرمایا (معاملہ) یوں ہی ہے (وہ تجھ سے بغیر باپ کے بیٹا پیدا فرمائیگا، اللہ تعالیٰ) پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے (یعنی کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرلے) تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا وہ فوراً ہوجاتا ہے......۴۷...... (فیکون اصل میں فھو یکون ہے) اور اللہ اسے سکھائے گا (یعلمہ یاء اور نون دونوں لغتوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے) کتاب (یعنی لکھنا) اور حکمت اور توریت اور انجیل اور (ہم اسے بنائینگے) رسول بنی اسرائیل کی طرف (بچپن ہی میں یا بلوغت کے بعد، پس جبرائیل علیہ السلام نے بی بی مریم کے گریبان میں پھونکا تو وہ حاملہ ہوگئیں، یہ واقعہ سورہ مریم میں بھی مذکور ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمایا تو انہوں نے ان سے کہا میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں) میں (اَنِّیْ بمعنی بانی ہے) تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں (جو میری سچائی کی علامت ہے) تمہارے رب کی طرف سے (وہ علامت یہ ہے کہ) میں (اَنّی ایک قرأت میں اِنّی کسرہ کے ساتھ بطور جملہ مستانفہ ہے) بناتا ہوں (یعنی میں صورت بناتا ہوں) تمہارے لئے مٹی سے پرندہ کی سی مورت (یعنی پرندہ کی مثل صورت بناتا ہوں، کاف مفعول ہے) پھر اس میں پھونک مارتا ہوں (فیہ کی ضمیر کھیئۃ میں کاف کی طرف راجع ہے) تو وہ فوراً پرندہ ہوجاتی ہے (ایک قرأت میں لفظ طائر ہے) اللہ کے حکم سے......۴۹...... (یعنی ارادے سے، آپ نے انکے لئے ایک چمگادڑ بنائی کیونکہ وہ خلقت کے لحاظ سے مکمل پرندہ ہوتی ہے، پس وہ انکے دیکھتے ہی دیکھتے اڑنے لگی پھر جب وہ انکی نگاہوں سے اوجھل ہوئی تو گر کر مرگئی) اور میں درست کردیتا ہوں (یعنی شفاء دیتا ہوں) مادرزاد اندھے (جو ماں کے پیٹ سے اندھے پیدا ہوں) اور سفید داغ والے کو (ان دونوں بیماروں کو اس لئے خاص ذکر کیا کہ اس وقت اطباء ان بیماریوں سے عاجز تھے اور آپ کی بعثت زمانہ طب میں ہوئی تھی آپ نے ایک دن میں پچاس ہزار مریضوں کو دعاء فرما کر ایمان لانے کی شرط پر درست کردیا) اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے (یعنی اسکے ارادے سے، اس جملے کا تکرار الوہیت کے وہم کی نفی کیلئے ہے۔ لہذا آپ نے اپنے دوست عاذر اور ایک بڑھیا کے لڑکے اور ایک عشر وصول کرنے والے کی لڑکی کو زندہ کیا، وہ ایک عرصے تک زندہ رہے، انکی اولاد بھی ہوئی، نیز آپ نے سام بن نوح کو بھی زندہ فرمایا پھر وہ اسی وقت وصال فرما گئے)۔

اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو جمع رکھتے ہو (یعنی جو تم چھپاتے ہو) اپنے گھروں میں......۵...... (جسے میں نے دیکھا تک نہیں۔ پس آپ کسی بھی شخص کو بتا دیا کرتے تھے جو اس نے کھایا اور جو وہ بعد میں کھائے گا) بیشک ان باتوں میں (یعنی مذکورہ

Marfat.com

باتوں میں) تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور (میں تمہارے پاس) تصدیق کرتا آیا ہوں اسکی جو میرے ہاتھوں میں ہے (اپنے سے پہلی) کتاب توریت کی اور اسلئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں (توریت میں، پس آپ نے ان کیلئے مچھلی اور ایسے پرندے جو پنجوں کو بطور ہتھیار استعمال نہ کرتے ہوں حلال کردیا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ انکے لئے ہر چیز حلال کردی گئی اور یہاں بعض، کل کے معنی میں ہے) اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے نشانی لایا ہوں (اس جملہ کا تکرار تاکید کیلئے ہے اور اس لئے ہے کہ اگلے جملے کی اس پر بناء درست ہو سکے) تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو (جو حکم میں تمہیں دیتا یعنی اللہ کی توحید اور اسکی اطاعت کا) بیشک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پوجو، یہ ہے (یہی ہے وہ بات جسکا میں تمہیں حکم دیتا ہوں) راستہ (صراط بمعنی طریق) سیدھا (توانھوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو جھٹلایا اور ان پر ایمان نہ لائے)۔

پھر جب پایا (جانا) عیسی نے ان سے کفر (اور انہوں نے عیسی علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا تو) بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں (انصار بمعنی مددگار ہے، میں جانے والا ہوں) اللہ کی طرف (کہ اسکے دین کی مدد کروں ......٦......) حواریوں نے کہا ہم مددگار ہیں خدا کے (یعنی اسکے دین کے، یہ حضرت عیسی علیہ السلام کے قریبی ساتھی تھے اور سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والے تھے جو تعداد میں بارہ تھے، حواری حور سے مشتق ہے جسکے معنی خالص سفیدی کے ہیں، بعض نے کہا کہ وہ دھوبی تھے جو کپڑوں کو دھو کر سفید کیا کرتے تھے) ہم ایمان لائے اللہ پر (یعنی ہم نے اس کی تصدیق کی) اور آپ گواہ ہو جائیں (اے عیسی) کہ ہم مسلمان ہیں، اے رب ہمارے! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا (انجیل میں) اور رسول (یعنی عیسی) کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ دے (یعنی اپنی وحدانیت اور اپنے رسول کی سچائی کی گواہی دینے والوں میں لکھ دے، اللہ تعالی نے فرمایا) اور کافروں نے مکر کیا (یعنی بنی اسرائیل کے کافروں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ مکر کیا کہ ایک شخص کو انہیں دھوکے سے قتل کرنے پر مقرر کیا) اور اللہ نے انکے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی (یوں کہ جس نے حضرت عیسی علیہ السلام کا قتل کرنا تھا اللہ تعالی نے اسے حضرت عیسی علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا، بنی اسرائیل نے اسے شبہ میں قتل کر دیا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا) اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے (وہ ان سے زیادہ جانتا ہے انکے مکر کو)۔

ترکیب

﴿وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ﴾

و: عاطفہ...... اذ: مضاف...... قالت الملئکۃ: جملہ قول...... یمریم: جملہ ندائیہ...... انّ: حرف مشبہ...... اللہ: اسم جلالت اسم...... اصطفک: جملہ معطوف علیہ...... وطھرک: جملہ معطوف اول...... واصطفک علی نساء العلمین: معطوف ثانی...... معطوف علیہ تمام معطوفات سے ملکر خبر...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مقصود بالنداء، جو نداء سے ملکر مقولہ...... قول مقولہ ملکر مضاف الیہ...... ملکر اذکر وفعل محذوف کا ظرف۔

﴿يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ﴾

Marfat.com

یمریم: جملہ ندائیہ...... اقنتی لربک: جملہ معطوف علیہ...... واسجدی: معطوف اول...... وارکعی مع الرکعین: معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر مقصود بالنداء، جونداء سے ملکر جملہ فعلیہ ندائیہ...... ذلک: مبتدا...... من انباء الغیب: ظرف مستقر خبر...... ملکر جملہ اسمیہ...... نوحیہ الیک: جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ﴾

و: مستانفہ...... ما: نافیہ...... کنت: فعل ناقص وضمیر مرفوع متصل اسم...... لدیھم: ظرف مستقر اول متعلق استقر فعل محذوف...... اذ: مضاف...... یلقون: فعل واؤضمیر ذوالحال...... اقلامھم: مفعول...... ایھم: مرکب اضافی مبتدا...... یکفل: فعل بافاعل...... مریم: مفعول...... سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... یلقون فعل اپنے متعلقات سے ملکر مضاف الیہ، ملکر ظرف ثانی متعلق استقر...... فعل محذوف اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے ملکر خبر...... کنت فعل ناقص اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ﴾

و: عاطفہ...... ما: نافیہ...... کنت: فعل ناقص بااسم...... لدیھم: ظرف مستقر اول...... اذیختصمون: ظرف مستقر ثانی، استقر فعل محذوف اپنے فاعل اور ظرفوں سے ملکر خبر...... کنت فعل ناقص اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ﴾

اذ: مضاف...... قالت الملئکۃ: قول...... یمریم: جملہ ندائیہ...... انّ: حرف مشبہ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم...... یبشرک: فعل بافاعل ومفعول...... ب: جار...... کلمۃ: موصوف...... منہ: صفت اول...... اسمہ: مبتدا...... المسیح: مبدل منہ...... عیسی ابن مریم: مرکب توصیفی بدل...... ملکر خبر، جومبتداء سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صفت ثانی...... موصوف اپنی صفات سے ملکر مجرور...... جارمجرور ملکر ظرف لغو...... وجیھا فی الدنیا والاخرۃ: معطوف علیہ...... ومن المقربین: معطوف ملکر حال کلمۃ سے فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر...... انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقصود بالنداء، جونداء سے ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّٰلِحِينَ﴾

و: عاطفہ...... یکلم: فعل، ھوضمیر ذوالحال...... الناس: مفعول...... فی المھد: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... وکھلاومن الصالحین: معطوف ہے فی المھد پر...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل وجیھا پر معطوف ہے۔

﴿قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ﴾

قالت: قول...... رب: جملہ ندائیہ...... انی: ظرف مکان خبر مقدم...... یکون: فعل ناقص...... لی: ظرف مستقر حال مقدم...... ولد: ذوالحال، اپنے حال سے ملکر اسم...... ولم یمسسنی بشر: جملہ حال...... جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، جونداء سے

Marfat.com

ملکر مقولہ......قال: قول ...... کذلک: ظرف مستقر خبر......مبتدا محذوف الامر کیلئے ای الامر کذلک ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا ...... یخلق ما یشاء: جملہ فعلیہ خبر ......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿اِذَا قَضٰٓی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ۝ وَیُعَلِّمُہُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَالتَّوۡرٰۃَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ﴾

اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ...... قضی امرا: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... انما: کافۃ ومکفوفہ ...... یقول: فعل بافاعل...... لہ: متعلق......ملکر قول ...... کن: فعل تام بافاعل ملکر مقولہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ...... ف:......یکون: فعل تام بافاعل ملکر خبر......مبتدا محذوف ھو کیلئے......اصل میں ھو یکون تھا مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ ...... و: مستانفہ ...... یعلمہ الکتب والحکمۃ......الخ: جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَرَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ﴾

و: عاطفہ ...... یجعلہ: فعل مقدر ...... رسولا: موصوف ...... الی بنی اسرائیل: ظرف مستقر صفت اول ...... ن: حرف مشبہ ...... ی: اسم ...... قد جئتکم: فعل بافاعل ومفعول ...... بایۃ من ربکم: ظرف لغو......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ بتقدیر ب جار کیلئے مجرور......جو اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر ہوا ناطقا اسم فاعل محذوف کیلئے......اسم فاعل اپنے متعلقات سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت ثانی...... موصوف اپنی صفات سے ملکر مفعول، فعل محذوف اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ﴾

انّ: حرف مشبہ ...... ی: ضمیر اسم ...... اخلق: فعل وفاعل ...... لکم: ظرف لغو ...... من الطین: مفعول ...... کھیئۃ الطیر: متعلق ثانی ......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ماقبل ایۃ سے بدل ہے ...... ف: عاطفہ......انفخ فیہ: جملہ فعلیہ ماقبل اخلق پر معطوف ...... ف: عاطفہ ...... یکون: فعل، ھو ضمیر اسم ...... طیرا: خبر ...... باذن اللّٰہ: متعلق بیکون یا ظرف مستقر حال ہے طیرا سے......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاُبۡرِیٴُ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ وَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ﴾

و: عاطفہ ...... ابری: فعل وانا ضمیر مستتر فاعل......الاکمہ والابرص: معطوف معطوف علیہ ملکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر اخلق پر معطوف ہے...... و: عاطفہ ...... احی الموتی باذن اللّٰہ: جملہ فعلیہ کا ماقبل پر عطف ہے ...... و: عاطفہ ...... انبئکم: فعل وانا ضمیر مستتر فاعل......ب: جار......ما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم: معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور......متعلق فعل......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ﴾

انّ: حرف مشبہ ...... فی ذلک: ظرف مستقر خبر...... لام: تاکیدیہ ...... ایۃ: موصوف...... لکم: ظرف مستقر

Marfat.com

صفت، اپنے موصوف سے ملکر اسم ...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ...... ان: شرطیہ ...... کنتم مومنین: جملہ فعلیہ شرط ...... انتفعتم بھذہ الایۃ جواب شرط محذوف ...... ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ﴾

و: عاطفہ ...... مصدقا: اسم فاعل ...... لما بین یدی من التورۃ: ظرف لغو ...... شبہ جملہ ہوکر حال ہے ...... جئتکم فعل محذوف کے فاعل سے ...... و: عاطفہ ...... لام: جار ...... احل: فعل بافاعل ...... لکم: ظرف لغو ...... بعض الذی حرم علیکم: مفعول ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مجرور ...... ملکر جئتکم کے متعلق ہے۔

﴿وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ﴾

و: عاطفہ ...... جئتکم: فعل بافاعل ومفعول ...... ب: جار ...... ایۃ: موصوف ...... من ربکم: صفت ملکر مجرور ...... ملکر ظرف مستقر ہوکر حال ہے فاعل سے ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل احل پر عطف ...... ف: فصیحیہ ...... اتقوا اللّٰہ: جملہ فعلیہ جزا ...... شرط محذوف اذا علمتم انہ لا یسوغ لکم بعد ھذہ الآلاء التی مننت بھا علیکم ان تأخذکم ھوادۃ فی طاعۃ اللّٰہ کیلئے، ملکر جملہ شرطیہ ...... واطیعون: جملہ ماقبل اتقوا پر معطوف ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾

انّ: حرف مشبہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم ...... ربی وربکم: خبر ...... ملکر جملہ اسمیہ ...... ف: فصیحیہ ...... اعبدوہ: جملہ فعلیہ جزا ہے شرط محذوف اذا شئتم حسن المصیر کیلئے ...... ھذا: مبتدا ...... صراط مستقیم: خبر ...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ﴾

ف: عاطفہ ...... لما: ظرفیہ حینیہ یا رابطہ ...... احس عیسی منھم الکفر: شرط ...... قال من انصاری الی اللّٰہ: جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ ...... قال الحواریون قول ...... نحن: مبتدا ...... انصار اللّٰہ: خبر اول ...... امنا باللّٰہ: جملہ فعلیہ خبر ثانی ...... مبتدا اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ...... ملکر جملہ قولیہ مستانفہ۔

﴿وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾

وَ مستانفہ ...... اشھد: فعل امر، انت ضمیر فاعل ...... بانا مسلمون: ظرف لغو ...... ملکر جملہ فعلیہ ...... ربنا: جملہ ندائیہ ...... امنا بما انزلت: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... واتبعنا الرسول: جملہ معطوف، جو معطوف علیہ سے ملکر مقصود بالنداء ماقبل نحن کیلئے خبر ثالث ...... ف: فصیحیہ ...... اکتبنا مع الشھدین: جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ﴾

و: مستانفہ ...... مکروا: فعل بافاعل راجع بسوئے کفار ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ ...... مکر: فعل ...... اللّٰہ: فاعل

Marfat.com

...... واللہ خیر الماکرین: جملہ اسمیہ حال ہے فاعل سے...... فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

تشریح وتوضیح واغراض

بی بی مریم کی تمام عورتوں پر فضیلت:

۱...... مذکورہ آیت مبارکہ میں ملائکہ سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالی نے بی بی مریم کو حیض ونفاس سے پاک کیا کہ انہیں حیض آتا ہی نہ تھا ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو گناہوں سے پاک کیا اور اس وقت کی تمام عورتوں پر آپ کو فضیلت عطا فرمائی جبکہ ایک قول کے مطابق تمام عالمین کی عورتوں پر آپ کو فضیلت عطا فرمائی۔ (خازن ج ۱ ص ۲۴۴)

تفسیر صاوی میں ہے کہ پانچ خواتین افضل ہیں مریم، خدیجہ، فاطمہ، عائشہ اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون رضی اللہ عنھم اجمعین، بی بی آسیہ اور بی بی مریم جنت میں سید عالم ﷺ کی ازواج میں سے ہونگی۔ (صاوی، ج ۱، ص ۲۴۴)

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ﴿فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ﴾ یعنی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ کی فضیلت تمام خواتین میں ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر، مردوں میں کئی مرد کامل ہوئے ہیں، لیکن عورتوں میں کامل صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالی، ص ۵۷۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ﴾ یعنی تمام جہان کی عورتوں میں مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجہ فرعون کی فضیلت جاننا بہتر ہے۔

(ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل خدیجۃ رضی اللہ عنہا، ص ۲۲۷، ج ۲)

مسیح کے معنی:

۲...... مشہور یہ ہے کہ مسیح حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب ہے اور یہ لقب انکی عزت افزائی کے لیے ہے جیسا کہ کسی کا لقب فاروق ہوتا ہے۔ اور اسکی اصل یہ ہے کہ لفظ مسیح کو عبرانی زبان میں مشیح کہتے ہیں جسکا معنی ہے مبارک (برکت والا) بعض کے نزدیک لفظ عیسی معرب ہے ایشوع سے جسکے معنی سید ہیں۔

کثیر سلف وصالحین کے نزدیک لفظ مسیح المسح سے مشتق ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام پر اس لفظ کے اطلاق کی وجہ کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض کہتے ہیں کہ انکا مسح باعث برکت ہوتا تھا، جبکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب وہ اندھے کی آنکھوں پر مسح کرتے تو وہ دیکھنے لگتا، ایک قول یہ بھی ہے جب وہ بیمار یا آفت زدہ پر ہاتھ پھیرتے تو وہ بیمار ٹھیک ہوجاتا، ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ وہ زیتون کے تیل سے مسح کرتے جس میں برکت رکھی گئی ہے۔ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بھی زیتون کے تیل سے مسح کیا کرتے تھے، ایک

Marfat.com

قول یہ بھی ملتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت کے وقت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے بازو سے ان پر مسح کیا تھا جسکی وجہ سے وہ شیطان مردود کے شر سے پناہ میں آگئے۔ (روح المعانی ،الجزء الثالث، ص ۲۱۳)

بغیر نکاح کے اولاد کی نعمت:

۳.....حضرت بی بی مریم نے اپنے پروردگار عزوجل سے عرض کی: ''اے اللہ! میرے ہاں اولاد کیوں کر ہوگی جبکہ میں نے نکاح نہیں کیا اور نہ ہی نکاح کا ارادہ کیا اور نہ ہی میں بدکردار ہوں؟'' فرشتے نے اللہ تعالی کی طرف سے جواب دیا: ''بات تو یوں ہی ہے جیسا تم کہتی ہو لیکن اللہ تعالی بڑی قدرت والا ہے اسے کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔''

حضرت زکریا علیہ السلام کے سوال کے جواب میں اللہ تعالی نے ﴿یفعل مایشاء﴾ فرمایا تھا تاکہ کسی انکار کرنے والے کیلئے کوئی شبہ باقی نہ رہے پھر مزید تاکید کیلئے فرمایا کہ جب وہ کسی کام کا ارادہ فرمالیتا ہے تو بس اتنا ہی کہتا ہے کہ ہوجا تو وہ فوراً ہوجاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اسکے حکم کے بعد ایک لحہ کی بھی تاخیر نہیں ہوتی جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ﴿وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ (القمر:۵۰)﴾ (ابن کثیر ج۱،ص ۴۵۰)

عیسی علیہ السلام کے معجزات:

۴.....اکثر قراء حضرات نے لفظ طیر کو جمع پڑھا ہے کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام نے بہت سارے پرندے بنائے تھے جبکہ جعفر، نافع اور یعقوب نے طائر کو مفرد پڑھا کیونکہ ان میں سے ایک طائر تھا۔ امام بغوی کا قول یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے سوائے چمگادڑ کے کوئی پرندہ نہ بنایا۔ چمگادڑ کو اسلئے خاص کیا کہ یہ پرندوں میں سب سے کامل ترین ہے کیونکہ اسکے پستان اور دانت ہوتے ہیں، اسے حیض آتا ہے۔ حضرت وہب فرماتے ہیں کہ جب تک لوگ اسے دیکھتے رہتے وہ اڑتا رہتا ہے لیکن جب لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہوتا تو گرکر مرجاتا، ایسا صرف اس لئے ہوتا تھا کہ براہِ راست خدائی تخلیق اور بندہ کی وساطت سے تخلیق میں فرق واضح ہوجائے۔

(مظہری ،ج۲،ص ۴۷)

حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے میں طب کو انتہائی عروج حاصل تھا اس لئے انکو اسی قسم کے معجزے عطا کئے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقے سے جس کا علاج ممکن نہ ہو اسکو تندرست کردینا یقیناً معجزہ ہے اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے۔ اکثر حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہوجاتا تھا۔ ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضر خدمت ہوتا اور جسے چلنے کی قدرت نہ ہوتی اسکے پاس حضرت عیسی علیہ السلام خود تشریف لے جاتے اور دعا فرماکر اسے تندرست کردیتے اور یہ شرط ٹھہرالیتے کہ وہ آپ کے اللہ تعالی کی جانب سے رسول ہونے پر ایمان لے آئے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا۔ ایک عاذر کہ اسکی وفات کے تین دن بعد آپ نے اللہ تعالی سے دعاء فرمائی تو وہ باذن الٰہی زندہ ہوکر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا۔ ایک بڑھیا کے لڑکے کا جنازہ جارہا تھا آپ نے دعاء فرمائی وہ زندہ ہوکر نعش برداروں کے کندھے سے اتر پڑا زندہ رہا اور اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔ ایک عاشر کی لڑکی کا انتقال

Marfat.com

ہوا اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کی دعا سے زندہ کیا۔حضرت سام بن نوح کو انتقال کے ہزاروں سال بعد لوگوں کی خواہش پر حضرت عیسی علیہ السلام نے زندہ کیا اور وہ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے اور اسی وقت اسکا انتقال ہوگیا۔(ماخوذ از خزائن العرفان حاشیہ ۱۰۱،۱۰۲)

حضرتِ عیسی کا غیب کی خبریں دینا:

۵.....کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام ایک آدمی کو ہر اس چیز کی خبر دیتے جو اس نے گذشتہ رات کھایا، جو وہ آج کھائے گا اور جو اس نے رات کے لئے ذخیرہ کیا ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کتاب کی تعلیم کے دوران بچوں سے ان کے گھر میں بنائی جانے والی چیز کے بارے میں باتیں کرتے۔آپ ایک لڑکے سے فرماتے جاؤ تیرے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے اور تیرے لئے یہ چیز رکھی ہے، وہ بچہ گھر جا تا روتا یہاں تک کہ گھر والے اسے چیز دیتے اور پوچھتے: تجھے یہ کس نے بتایا؟ تو بچہ کہتا حضرت عیسی علیہ السلام نے۔پس لوگوں نے بچوں کو حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس جانے سے منع کر دیا اور کہا تم اس جادوگر سے نہ ملا کرو۔لوگوں نے اپنے بچوں کو ایک گھر میں جمع کر دیا، حضرت عیسی علیہ السلام بچوں کی تلاش میں ان کے پاس آئے تو لوگوں نے کہا بچے یہاں نہیں ہیں۔آپ نے پوچھا اس گھر میں کیا ہے؟ لوگوں نے کہا خنازیر ہیں۔حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا چلو ایسے ہی سہی۔جب لوگوں نے دروازہ کھولا تو سب بچے خنزیر بن چکے تھے۔یہ بات بنی سرائیل میں پھیل گئی تو بنی اسرائیل نے آپ کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا، آپ کی والدہ ان کے ارادے بھانپ گئیں، پس آپ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک دراز گوش پر سوار کیا اور آپ کو سرزمین مصر کی طرف لیکر چلی گئیں۔حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مائدہ(دسترخوان) کے بارے میں ہوا جہاں کہیں وہ ہوتے من و سلوی جیسا کھانا ان پر نازل ہوتا، انہیں حکم دیا گیا اس میں خیانت نہ کریں اور نہ ہی اس کو ذخیرہ کریں، انہوں نے اس میں خیانت بھی کی اور ذخیرہ بھی کیا۔حضرت عیسی علیہ السلام نے انہیں اس کے بارے میں بھی آگاہ کیا جو انہوں نے کھانا کھایا تھا اور اس کے بارے میں بھی آگاہ کیا جو انہوں نے ذخیرہ کیا تھا، اللہ تعالی نے انہیں خنزیروں کی صورت میں مسخ کر دیا۔یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت پر واضح دلیل ہے اور آپ کا عظیم معجزہ ہے۔

(خازن، ج ا، ص ۲۴۷،۲۴۸)

حواری کسے کہتے ہیں؟

۶.....حواری خاص دوست کو کہتے ہیں یہ حور سے مشتق ہے جسکے معنی خالص سفیدی کے ہیں۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے، جب آپ نے لوگوں کو غزوۂ خندق کی دعوت دی، ہر مرتبہ زبیر بن عوام نے لبیک کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری ہوتا ہے، میرا حواری زبیر ہے۔" قاموس میں ہے کہ حواری سے مراد مددگار یا انبیاء کا مددگار، دھوبی اور گہرا دوست ہے۔ (مظہری، ج ا، ص ۴۷۷)

اسی سے حواریات ہیں یعنی وہ دیہاتی عورتیں جن کی رنگت صاف ہو۔حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھیوں کو بھی انکے خلوصِ نیت اور گہری دوستی کی وجہ سے حواری کہتے ہیں۔ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ اس سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو سفید کپڑے پہنتے تھے جن سے حضرت عیسی علیہ السلام مدد طلب کرتے تھے، ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ دھوبی تھے جو کپڑوں کو دھو کر سفید کر دیتے تھے(بیضاوی، ج ا، ص ۲۶۴)

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حواری سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام کے ۱۲ اصفیاء ہیں (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس ص ۶۲)

☆...... ای جبرئیل ☆ :اشارہ ہے کہ خاص نام یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو عام یعنی ملائکہ کے ساتھ ذکر کرنے کا سبب خاص نام کی تعظیم مقصود ہے۔

من مسیس الرجال: یعنی حیض، نفاس اور گندگی وغیرہ سے۔

فتعرف ذلک الخ: کہ آپ علیہ السلام کو اس کی خبر ہوتی اور آپ علیہ السلام اس کی خبر دیتے، بلکہ ہوا یہ کہ آپ علیہ السلام نے ان باتوں کو بذریعہ وحی جانا ہے نہ کہ کسی اور جہت سے، اس لئے کہ آپ علیہ السلام کا شہر علم کے اعتبار سے نہ مانا جاتا تھا، اور نہ ہی آپ علیہ السلام کے پاس معلم بیٹھے رہا کرتے تھے، اور نہ ہی کتاب پڑھتے، اور نہ ہی وہ یا اور کوئی اجداد میں سے ان واقعات کے وقت میں حاضر ہوتے، پس آپ علیہ السلام نے یہ سب بطور وحی متعین فرمایا۔

بالنبوۃ: یعنی معجزات باہرہ اور حکمت کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔

والدرجات العلی: اس حیثیت سے کہ وہ اولی العزم والے تھے۔

قبل وقت الکلام: اور ایسا متعدد بار ہوا کہ گنا نہیں جا سکتا، وہ اپنی ماں سے بات چیت کرتے جب کہ وہ ان کے پیٹ میں تھے اور جب ان کی ماں کسی اور انسان سے کلام میں مصروف ہوتیں تو وہ تسبیح میں مصروف ہو جاتے۔

بتزویج ولا غیرہ: یعنی زنا وغیرہ سے، جس کی صراحت سورۃ مریم میں اس ﴿ولم اک بغیا﴾ فرمان کے ذریعے ہے۔

الخط: حضرت عیسی علیہ السلام کی لکھائی بہت اچھی تھی، اور وہ بچوں کو مکتب میں سکھاتے بھی تھے۔

توراۃ: اگر کسی کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ توریت تو حضرت موسی علیہ السلام کی کتاب تھی، میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ انجیل سے اس کے منسوخ ہونے سے پہلے توریت حضرت عیسی علیہ السلام کو حفظ تھی اور وہ اس پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

فی الصباء: جب کہ وہ تین سال کے تھے۔

او بعد بلوغ: مراد تیس سال ہیں، اور دونوں اقوال یعنی تین اور تیس سال کے ضعیف ہیں۔ اور قابل اعتماد قول یہ ہے کہ وہ چالیس سال کی عمر میں نبی بنے اور نبی ورسول کی حیثیت سے دنیا میں اسی سال رہے اور ایک سو بیس سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

ونفخ فی جیب درعها: جب کہ عمر مبارک دس، تیرہ یا سولہ سال کی تھی۔

اصور: اس جملے سے اس وہم کا ازالہ مقصود ہے کہ خلق کہتے ہیں عدم سے وجود میں لانے کو اور یہ اللہ تعالی کے ساتھ مخصوص ہے؟ میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ خلق بمعنی تصویر ہے۔

الضمیر للکاف: صحیح یہ ہے کہ ضمیر الطین کی جانب لوٹے، اور اس مغایرت کی حکمت یہ ہے کہ یہاں متکلم حضرت عیسی علیہ السلام ہیں اور وہاں یعنی مائدہ میں متکلم اللہ تعالی ہے۔

الخفاش: بمعنی الوطواط چمگادڑ ہے۔ لانه اکمل الطیر خلقا: اس کی تفصیل ماقبل گزر چکی ہے۔

Marfat.com

سقط میتاً: تاکہ خالق اور مخلوق کے فعل میں فرق ہوجائے۔

لانھما دائا اعیاء: یعنی ان کے دور کے اطباء ان دونوں یعنی مادرزاد اندھے اور کوڑھی کے علاج سے عاجز تھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر دور کے نبی کا معجزہ اس کے زمانے کے اعتبار سے ہوتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں جادو کا رواج تھا تو آپ علیہ السلام کو عصاء اور ید بیضاء والا معجزہ دیا گیا اور سید عالم ﷺ کے دور میں فصحاء وبلغاء عروج پر تھے تو آپ ﷺ کو قرآن بطور معجزہ دیا گیا۔

ما لا صیصة له: یعنی کانٹا کہ جس سے ایذا دی جائے، اور جس جانور میں پنجہ ہوتا ہے وہ اپنی حلت پر برقرار رہا نہ کہ حرام ہوا۔

وطاعته: توحید پر معطوف ہے، عام کا عطف خاص پر ہونے کے اعتبار سے۔

اعوان دینه: یعنی اس کے اہل دین، پس نصرۃ الدین نصرۃ اہل سے بطور کنایہ مستعمل ہے۔

وکانوا اثنی عشر: اور ان میں دو بڑے تھے جن کے نام شمعون اور یعقوب تھے۔

وھو البیاض الخالص: یعنی ان کے دلوں اور کپڑوں کی سفیدی کی وجہ سے، پس اللہ نے انہیں ظاہر وباطن کی سفیدی سے نواز دیا۔

(صاوی، ج۱، ص۲۳۳ وغیرہ)

ای ولد: اس بچے کو کلمہ کہا جاتا ہے اس لئے کہ کلمہ کن سے معرض وجود میں آئے پس اس اعتبار سے سبب کا مسبب پر اطلاق پایا جاتا ہے

اراد بخلقه: یہاں اس کی مراد قضاء بیان کی گئی ہے اور لغت میں اس کے دو معانی ہیں۔ (الجمل، ج۱، ص۴۱۵ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۴

اُذْکُرْ ﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ قَابِضُکَ ﴿وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾ مِنَ الدُّنْیَا مِنْ غَیْرِ مَوْتٍ ﴿وَمُطَهِّرُکَ﴾ مُبْعِدُکَ ﴿مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ﴾ صَدَّقُوْا نُبُوَّتَکَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالنَّصَارٰی ﴿فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ بِکَ وَهُمُ الْیَهُوْدُ یَعْلُوْنَهُمْ بِالْحُجَّةِ وَالسَّیْفِ ﴿اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (۵۵)﴾ مِنْ اَمْرِ الدِّیْنِ ﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا﴾ بِالْقَتْلِ وَالسَّبْیِ وَالْجِزْیَةِ ﴿وَالْاٰخِرَةِ﴾ بِالنَّارِ ﴿وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ (۵۶)﴾ مَانِعِیْنَ مِنْهُ ﴿وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ﴾ بِالْیَاءِ وَالنُّوْنِ ﴿اُجُوْرَهُمْ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (۵۷)﴾ اَیْ یُعَاقِبُهُمْ، رُوِیَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَرْسَلَ اِلَیْهِ سَحَابَةً فَرَفَعَتْهُ فَتَعَلَّقَتْ بِهٖ اُمُّهٗ وَبَکَتْ فَقَالَ لَهَا اِنَّ الْقِیٰمَةَ تَجْمَعُنَا وَکَانَ ذٰلِکَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ وَلَهٗ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ سَنَةً، وَعَاشَتْ اُمُّهٗ بَعْدَهٗ سِتَّ سِنِیْنَ وَرَوَی الشَّیْخَانِ حَدِیْثَ "اَنَّهٗ یَنْزِلُ قُرْبَ السَّاعَةِ وَیَحْکُمُ بِشَرِیْعَةِ نَبِیِّنَا وَیَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَالْخِنْزِیْرَ وَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ" وَفِیْ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ "اَنَّهٗ یَمْکُثُ سَبْعَ سِنِیْنَ" وَفِیْ حَدِیْثٍ عَنْ

Marfat.com

ابی داؤد الطیالسی "اربعین سنة ویتوفی ویصلی علیه" فیحتمل ان المراد مجموع لبثه فی الارض قبل الرفع وبعده ﴿ذلک﴾ المذکور من امر عیسٰی ﴿نتلوه﴾ نقصه ﴿علیک﴾ یا محمد ﴿من الایت﴾ حال من الهاء فی نتلوه وعامله ما فی ذلک من معنی الاشارة ﴿والذکر الحکیم (۵۸)﴾ المحکم ای القران ﴿ان مثل عیسٰی﴾ شانه الغریب ﴿عند الله کمثل ادم﴾ کشانه فی خلقه من غیر اب وهو من تشبیه الغریب بالاغرب لیکون اقطع للخصم واوقع فی النفس ﴿خلقه﴾ ای ادم ای قالبه ﴿من تراب ثم قال له کن﴾ بشرا ﴿فیکون (۵۹)﴾ ای فکان وکذلک عیسٰی قال له کن من غیر اب فکان ﴿الحق من ربک﴾ خبر مبتدا محذوف ای امر عیسٰی ﴿فلا تکن من الممترین (۶۰)﴾ الشاکین فیه ﴿فمن حاجک﴾ جادلک من النصارٰی ﴿فیه من بعد ما جاءک من العلم﴾ بامره ﴿فقل﴾ لهم ﴿تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم﴾ فنجمعهم ﴿ثم نبتهل﴾ نتضرع فی الدعاء ﴿فنجعل لعنة الله علی الکذبین (۶۱)﴾ بان نقول: اللّٰهم العن الکاذب فی شان عیسٰی وقد دعا ﷺ وفد نجران لذلک لما حاجوه به فقالوا: حتی ننظر فی امرنا ثم ناتیک فقال ذو رایهم: لقد عرفتم نبوته وانه ما باهل قوم نبیا الا هلکوا فوادعوا الرجل وانصرفوا فاتوا الرسول ﷺ وقد خرج ومعه الحسن والحسین وفاطمة وعلی وقال لهم: اذا دعوت فامنوا فابوا ان یلاعنوا وصالحوه علی الجزیة رواه ابو نعیم، وروی ابو داؤد انهم صالحوه علی الفی حلة النصف فی صفر والبقیة فی رجب وثلثین درعا وثلثین فرسا وثلثین بعیرا وثلثین من کل صنف من اصناف السلاح وروی احمد فی مسنده عن ابن عباس قال لو خرج الذین یباهلون لرجعوا لا یجدون مالا ولا اهلا، وروی الطبرانی مرفوعا: لو خرجوا لاحترقوا ﴿ان هذا﴾ المذکور ﴿لهو القصص﴾ الخبر ﴿الحق﴾ الذی لا شک فیه ﴿وما من﴾ زائدة ﴿اله الا الله وان الله لهو العزیز﴾ فی ملکه ﴿الحکیم (۶۲)﴾ فی صنعه ﴿فان تولوا﴾ اعرضوا عن الایمان ﴿فان الله علیم بالمفسدین (۶۳)﴾ فیجازیهم وفیه وضع الظاهر موضع المضمر۔

ترجمہ

(یادکرو) جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں......! ......(متوفیک، قابضک کے معنی میں ہے) اور تجھے اپنی طرف اٹھالونگا (دنیا سے بغیر موت کے) اور تجھے پاک کردونگا (یعنی دور کردونگا) کافروں سے اور تیرے پیروؤں کو (جنہوں نے تیری نبوت کی تصدیق کی ان مسلمانوں اور نصرانیوں کو) تیرے منکروں پر غلبہ دونگا (یعنی یہود پر جو دلیل اور تلوار دونوں اعتبار سے مغلوب رہیں گے) قیامت تک پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں فیصلہ فرمادونگا جس بات میں

Marfat.com

جھگڑتے ہو(یعنی دین کے معاملے میں) تو وہ جو کافر ہوئے میں انہیں دنیا میں سخت عذاب کرونگا (قتل اور قید کے ساتھ اور جزیہ مقرر کر کے) اور آخرت میں (آگ کا عذاب دیکر) اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا (جو ان سے عذاب روکے)۔

اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو اللہ انھیں بھرپور دیگا (فیو فیھم میں دو قرأتیں ہیں یاء اور نون کے ساتھ) انکا نیگ، اور ظالم اللہ کو نہیں بھاتے (یعنی وہ انہیں عذاب دیگا، منقول ہے کہ اللہ تعالی نے انکی طرف ایک بادل بھیجا جس نے حضرت مسیح کو اٹھالیا تو انکی والدہ ماجدہ ان سے لپٹ کر رونے لگیں، آپ نے ان سے کہا کہ قیامت ہم کو جمع کریگی، یہ واقعہ لیلۃ القدر بمقام بیت المقدس میں پیش آیا، اس وقت آپکی عمر 33 سال تھی اور آپکی والدہ آپکے چلے جانے کے بعد چھ سال زندہ رہیں۔ شیخین کی روایت ہے کہ آپ قرب قیامت میں آسمان سے اترینگے اور سید عالم ﷺ کی شریعت کے مطابق حکم فرمائیں گے، دجال اور خنزیر کو قتل کرینگے، صلیب توڑینگے اور جزیہ منسوخ فرمائینگے، اور مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد سات سال قیام پزیر ہونگے اور ابوداود طیالسی کی حدیث میں ہے کہ چالیس سال کی مدت آئی ہے اس کے بعد آپ اس جہانِ فانی سے کوچ کریں گے تو آپ کی نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائیگی، اس بات کا احتمال ہے کہ چالیس سال کی مدت والی حدیث میں آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے پہلے اور بعد نزول زمین میں ٹھہرنے کی مجموعی مدت بیان کی گئی ہو)۔

یہ (یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کا مذکورہ واقعہ) ہم پڑھتے ہیں (یعنی ہم قصہ بیان کرتے ہیں) تم پر (اے محمد ﷺ) کچھ آیتیں (من الآیات حال ہے نتلوہ کی ضمیر سے، اس میں عامل اسمِ اشارہ ذلک میں موجود معنیٰ اشارہ ہے) اور حکمت والی نصیحت (حکیم بمعنی محکم ہے اور یہاں اس سے مراد قرآن پاک ہے) عیسی کی کہاوت (یعنی ان کی عجیب وغریب پیدائش کا حال) اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے......... (یعنی بغیر باپ کے پیدائش میں دونوں یکساں ہیں، یہ غریب کی تشبیہ اغرب کے ساتھ ہوئی ہے، تاکہ مخالف کیلئے وسوسے کی کاٹ اور اطمینان قلبی ہوجائے) بنایا اسے (آدم کو یعنی انکے قالب کو) مٹی سے پھر فرمایا ہوجا (بشر) وہ فوراً ہوجاتا ہے (یعنی وہ ہوگیا، اسی طرح عیسی سے فرمایا کہ ہوجا بغیر باپ کے تو وہ بھی ہوگیا) اے سننے والے! یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے (الحق من ربک خبر ہے مبتداء محذوف ای امر عیسی کی) تو شک والوں میں نہ ہونا (اس معاملے میں شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا)۔

پھر اے محبوب! جو (نصاری) تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں (یعنی جھگڑا کریں) بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا (انکے قصہ کا) تو فرمادو (ان سے) آؤ ہم بلائیں (یعنی ہم سب جمع کریں) اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں......... (یعنی عجز وانکساری سے دعا کریں) تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں (یوں کہہ کر کہ اے اللہ! حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں جھوٹے پر تیری لعنت ہو۔ چنانچہ نبی پاک ﷺ نے وفد نجران کو جو اس بارے میں جھگڑتے تھے بلایا وہ بولے ہم اس معاملے میں غور کرینگے، پھر آپکے پاس آئینگے، انکے اصحاب رائے نے کہا کہ تم انکی نبوت کو پہچان گئے ہو اور جو قوم بھی کسی نبی سے مباہلہ کرتی ہے ضرور ہلاک ہوتی ہے لہذا ان سے مصالحت کر کے اپنے شہروں کی طرف لوٹ

Marfat.com

جاؤ، پس وہ اس رائے کے بعد حضور ﷺ کے پاس آئے اور جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ساتھ حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور آپ ﷺ نے اپنے رفقاء سے ارشاد فرمایا: ''جب میں دعاء کروں تو تم امین کہنا۔'' وفد نجران نے مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ پر مصالحت کرلی۔ اسے ابونعیم نے روایت کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ مباہلہ کر کے اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو نہ مال پاتے اور نہ ہی اہل وعیال۔'' اور یہ بھی مروی ہے کہ ''اگر وہ مباہلہ کیلئے نکلتے تو جل جاتے) بیشک یہی (مذکورہ خبر) بیان ہے (خبر ہے) سچی (جس میں شک نہیں) اور نہیں کوئی (من زائدہ ہے) معبود اللہ کے سوا اور بیشک اللہ ہی غالب ہے (اپنی بادشاہی میں) حکمت والا (ہے اپنی صنعت میں) پھر اگر وہ منہ پھیریں (یعنی ایمان لانے سے اعراض کریں) تو اللہ فسادیوں کو جانتا ہے (وہ انہیں بدلہ دیگا، اس میں ضمیر کے بجائے اسم ظاہر لایا گیا ہے)۔

ترکیب

﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ﴾

اذ: مضاف......قال اللّٰه: قول......یعیسی: جملہ ندائیہ......انّ: حرف مشبہ......ی: ضمیر اسم......متوفیک: معطوف علیہ ......ورافعک الی: معطوف اول......ومطھرک من الذین کفروا: معطوف ثانی......وجاعل الذین ......الخ: معطوف ثالث، تمام معطوفات ملکر خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مقصود بالنداء، جوندا سے ملکر مقولہ، ملکر مضاف الیہ، ملکر ظرف مستقر اذکر فعل محذوف کی۔

﴿ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ﴾

ثم: عاطفہ...... الیّ: خبر مقدم......مرجعکم: مبتدا موخر...... ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ہے...... ف: تعقیبیہ ...... احکم: فعل بافاعل......بینکم: ظرف......فی: جار......ما: موصول......کنتم فیہ تختلفون: جملہ فعلیہ ہوکر صلہ......ملکر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف لغو......احکم، فعل اپنے متعلقات سے ملکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ﴾

ف: استینافیہ......اما: حرف شرط وتفصیل...... الذین کافروا: مبتدا......ف: جزائیہ...... اعذبھم: فعل بافاعل ومفعول...... عذابا شدیدا: مفعول مطلق......فی الدنیا والاخرۃ: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ...... و: مستانفہ...... ما: نافیہ......لھم: خبر مقدم...... من: زائدہ......نصرین: مبتدا موخر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ﴾

و: عاطفہ......اما: حرف شرط وتفصیل......الذین: اسم موصول...... امنوا وعملوا الصلحت: صلہ، اپنے موصول سے ملکر مبتدا...... فیوفیھم اجورھم: فعل بافاعل ومفعولین......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ...... و: مستانفہ...... اللّٰه: اسم جلالت مبتدا......لا یحب الظالمین: خبر......ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿ذٰلِکَ نَتۡلُوۡهُ عَلَیۡکَ مِنَ الۡاٰیٰتِ وَالذِّکۡرِ الۡحَکِیۡمِ﴾

ذلک: مبتدا...... نتلوه: فعل بافاعل...... ہ: ضمیر ذوالحال...... علیک: ظرف مستقر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر اول...... من الایت والذکر الحکیم: ظرف مستقر شبہ فعل کے متعلق ہوکر خبر ثانی......مبتدا اپنی خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ﴾

انّ: حرف مشبہ...... مثل عیسی: ذوالحال...... عند الله: ظرف مستقر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر اسم...... کمثل ادم: ظرف مستقر خبر...... انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ...... خلقه من تراب: جملہ فعلیہ مستانفہ ...... ثم: عاطفہ...... قال له: قول...... کن: مقولہ......قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ہے...... ف: عاطفہ......یکون: جملہ اسمیہ اصل میں هو یکون تھا۔

﴿اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ﴾

الحق: مبتدا......من ربک: ظرف مستقر خبر......ملکر جملہ اسمیہ......ف: فصیحیہ......لا تکن: فعل ناقص انت ضمیر مستتر اسم......من الممترین: خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط محذوف اذا علمت هذا وقد علمته کی جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَمَنۡ حَآجَّکَ فِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَکُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَکُمۡ﴾

ف: مستانفه ...... من: شرطیہ مبتدا......حاجک: فعل بافاعل ومفعول......فیه: ظرف لغو...... من بعد ما جاءک من العلم: ظرف لغو ثانی......ملکر شرط......ف: جزائیہ ...... قل: قول......تعالوا: فعل امر بافاعل مقولہ، اپنے قول سے ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر من مبتدا کیلئے خبر......ندع: فعل بافاعل......ابنائنا وابنائکم ......الخ: معطوف علیہ معطوف سے ملکر مفعول......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب امر تعالوا کیلئے۔

﴿ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ﴾

ثم: عاطفہ......نبتهل: فعل بافاعل معطوف ہے ندع پر...... ف: تعقیبیہ ......نجعل: فعل بافاعل......لعنت الله: مفعول......علی الکذبین: ظرف لغو......جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف۔

﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡقَصَصُ الۡحَقُّ وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ﴾

ان: حرف مشبہ......هذا: اسم......لام: لتاکید......هو القصص الحق: جملہ اسمیہ ہوکر خبر ...... ان، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ......و: مستانفه...... ما: نافیہ......من: زائدہ...... اله: مبدل منہ......الا: للحصر ......الله: اسم جلالت بدل، اپنے مبدل منہ سے ملکر مبتدا......خبر محذوف لنا......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ﴾

و: مستانفه، ان: حرف مشبہ......اللّٰہ: اسم......لهو العزيز الحكيم: جملہ اسمیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ، ف: مستانفہ ،ان: شرطیہ، تولوا: فعل بافاعل ملکر شرط، ف: جزائیہ......ان اللّٰه عليم بالمفسدين: جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

شانِ نزول

☆......ان مثل عيسى عند الله......نصاری نجران کا ایک وفد سید عالم ﷺ کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور ﷺ سے کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسی اللہ کے بندے ہیں۔ فرمایا ہاں اسکے بندے اور اسکے رسول اور اسکے کلمے جو کنواری بتول عذراء کی طرف القاء کئے گئے نصاری یہ سن کر بہت غصہ میں آگئے اور کہنے لگے یا محمد ﷺ کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے ۔اس سے انکا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور یہ بتا گیا کہ حضرت عیسیٰ صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم ں تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے جب انھیں اللہ کا بندہ اور مخلوق مانتے ہو تو حضرت عیسی ں کو مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔

تشریح وتوضیح واغراض

حضرتِ عیسی علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا:

۱......علامہ ابو البرکات نسفی فرماتے ہیں کہ متوفیک کا معنی یہ ہے کہ میں تجھے پناہ دونگا اس بات سے کہ کافر تجھے قتل کریں اور تجھے بغیر ضرب یا قتل کے موت دونگا کہ کافر تجھے اپنے ہاتھوں سے قتل نہ کرسکیں گے یا متوفیک کے معنی یہ ہیں کہ تیرے آسمان سے نزول کرنے کے بعد تیری موت کا وقت آجانے پر تجھے موت دونگا اور ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ تجھے حالت نیند میں اٹھالونگا تا کہ تجھے کوئی خوف نہ ہو اور جب تو بیدار ہو تو آسمان میں حالت امن میں ہو۔ (ماخوذ از مدارک، ج ۱، ص ۲۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا﴾ یعنی اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، عنقریب تم میں حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہونگے جو کہ عدل کرنے والے حاکم ہونگے، صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی اسے لینے والا نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾

(صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسی ابن مریم، ص ۵۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ

Marfat.com

فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ ﴾ میرے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے، بیشک عیسی علیہ السلام اترنے والے ہیں ۔تم اگرانہیں دیکھو تو پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں، انکی رنگت سرخ اور سفید ملی جلی ہے، یوں محسوس ہوگا کہ انکے سر سے پانی ٹپک رہا ہو مگران کے سر پرتری نہ ہوگی۔وہ دینِ اسلام کے مقابلے میں دوسرے لوگوں کو قتل کرینگے، صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کرینگے، جزیہ موقوف کرینگے، انکے زمانے میں اللہ تعالی سوائے مسلمانوں کے تمام ادیان والوں کو ہلاک کردے گا، حضرت مسیح علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے، زمین میں چالیس سال قیام کرینگے پھرانکا انتقال ہو گا مسلمان انکی نمازِ جنازہ ادا کرینگے۔ (ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ص ۸۰۵)

﴿إِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ﴾

۲......جس طرح حضرت عیسی علیہ السلام کی تخلیق بغیر باپ کے ہوئی ہے، اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہو جا بغیر باپ کے تو عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور یہی بات سچی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نہ تو خدا ہیں نہ ہی اس کی اولاد اور نہ ہی اسکے شریک۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ۶۳)

مباہلہ:

۳......آیت مباہلہ میں بیٹوں اور عورتوں کو خاص طور ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ خاندان کے معززین ہوتے ہیں اور انکی محبت دلوں سے جڑی ہوتی ہے اور انکا ذکر اپنی ذات سے پہلے کرنے کا مقصد بھی انکے قرب اور قدر و منزلت ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نصاری نجران کو آیت مباہلہ پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ ہم غور اور مشورہ کرلیں، کل آپ کو جواب دینگے، جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب الرائے شخص عاقب سے پوچھا: ''اے **عبد المسیح**! آپ کی کیا رائے ہے؟'' اس نے کہا: ''اے جماعت نصاری! تم پہچان چکے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی مرسل ہیں، اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے، اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑو اور گھر کو لوٹ چلو۔'' یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دستِ مبارک میں امام حسن کا ہاتھ ہے جبکہ حضرت فاطمہ و حضرت علی رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے فرما رہے ہیں: ''جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔''

نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا: ''اے جماعت نصاری! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالی اسکو بھی اسکی جگہ سے ہٹا دے گا ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔'' یہ سن کر نصاری نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے بالآخر انہوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوئے۔

Marfat.com

سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیئے جاتے، جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرندے تک ہلاک ہو جاتے۔ (تلخیص از مدارک، ج۱، ص۲۶۱)

☆......☆ من غیر موت: یہ جملہ لمتوفیک اور رافعک کے متعلق ہے۔

مبعدک: یعنی تجھے کافروں کے درمیان سے نکال دوں گا۔ اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان تمام کافر قوم کی قسم میں داخل ہونگے۔

من المسلمین: یعنی امت محمدیہ اور نصاریٰ میں سے، یعنی وہ جو محمد ﷺ سے قبل یا بعد ہونگے وہ سب ان کی پیروی کریں گے، یہی معنی شارح نے ذکر کیے ہیں۔ جب کہ نصاریٰ محمد ﷺ کی نبوت کی تصدیق نہ کرتے ہوئے کفر کریں اور اس جملہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ کے لئے یہود پر شرف اور بلندی فرمادی جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

والنصاری: یہ یہود پر فائق ہیں، اس لئے کہ یہود کے لئے زمین میں کوئی ملکیت، شان وشوکت اور سلطنت باقی نہ رہی جب کہ نصاریٰ کی ملکیت باقی ہے، پس اسی بنیاد پر اتباع بمعنی محبت ہے اگرچہ اتباع دین کا خیال کیا جائے اس لئے کہ نصاریٰ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع تو ظاہر ہے لیکن محمد ﷺ کی مخالفت میں وہ شدید ہیں اور یہ اس لئے ہے کہ وہ ان کی (محمد ﷺ کی) اتباع پر راضی نہیں ہیں۔

بالحجة: یعنی ظاہر دلیل۔

روی الخ: خازن میں ہے کہ ان کے اٹھائے جانے کے سات دن بعد اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ مریم کی طرف جاؤ اس لئے کہ ان جتنا نہ تو کوئی رویا اور نہ ہی غمگین ہوا ہے، پھر ہم تیرے لئے حواریوں کو جمع کر دیں گے چنانچہ حواری اللہ تعالیٰ کی دعوت پر زمین میں پھیل گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زمین میں پانی والے مقام پر اتارا تو وہ پانی ان کے اترنے پر نور بن گیا، پس حواری زمین میں پھیل گئے اور وہ رات جس میں نصاریٰ ان کے پاس آئے تھے وہ غبار آلود رات تھی، پھر صبح حواریوں میں سے ہر ایک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان کی دی ہوئی لغت میں کلام کیا۔

سبع سنین: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی تو انہیں نبی پاک ﷺ کے حجرے میں دفن کیا جائے گا پس ان دونوں حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے مابین شیخین اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔

ویصلی علیه: یعنی مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

وعامله ما فی ذلک: سمین کی عبارت میں ہے کہ ذلک کو من الآیات سے مبتداء بنانا جائز ہے اور جملہ نتلو محل نصب میں حال ہے اور عامل اسم اشارہ ہے۔

المحکم: یعنی اس کی جانب خلل پہنچنا ممنوع ہے۔

شانه الغریب: یعنی مراد وہ مثالیں ہیں جو اُن سے منسلک ہیں مثلاً حضرت آدم علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا ہوئے۔اس طرح ان کی شان حضرت آدم علیہ السلام کی شان سے بھی زیادہ عجیب وغریب ہے۔

اقطع للخصم: مراد وفد نجران ہے۔

ای قالبہ: یعنی لام کے فتح کے ساتھ،مراد اس سے جسم اور صورت ہے،مفسر یہ تفسیر اس لئے کی کہ آگے قسم پر اس کا مفاد درست ہوجائے۔

ای امر عیسی: کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں نہ کہ بیٹے جیسا کہ نصاری نے گمان کیا۔

من النصاری: مراد نصاری نجران ہیں۔

والکاذب فی شان عیسی: یعنی جو انہیں اللہ کا بیٹا کہے یا انہیں خدا کہے۔

لذلک: یعنی مباہلہ۔**ذوو رأیھم:** یعنی ان کے بڑوں کی،مراد علماء ہیں جو کہ ان کو عبدالمسیح کہتے تھے۔

نبوتہ: یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔**وانہ ما باھل:** ان کی کسرہ کے ساتھ مراد اللہ تعالی کی ذات ستودہ صفات ہے اور ان مفتوح ہو تو مفعول پر عطف ہوگا یعنی تم جانتے ہو کہ کسی قوم نے نبی سے مباہلہ نہیں کیا مگر یہ کہ وہ ہلاک ہوئی ہے۔

فوادعوا الرجل: یعنی ان سے مصالحت کرلو مراد اس سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے۔

وقد خرج: اپنے گھر سے مسجد کی جانب۔

قال لھم: مراد چار ہیں یعنی فاطمہ،علی،حسنین کریمین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

وصالحوہ علی الجزیہ: اس کی تفصیل ماقبل مباہلہ کے عنوان سے بیان ہوچکی ہے۔ (الجمل،ج ۱،ص ۴۲۶وغیرہ)

وکان ذلک لیلۃ القدر: اگر کوئی یہ کہے کہ لیلۃ القدر اس امت کے خصائص میں سے ہے تو میں (علامہ صاوی) یہ جواب دوں گا کہ یہ اس امت کی فضیلت ہے کہ اسے ہزار مہینوں سے بہتر کہا گیا،اور اس رات میں فرشتے غروب سے لیکر طلوع فجر تک اترتے ہیں،اور اس میں جو دعا مانگی جائے وہی پوری ہوتی ہے پس سابقہ امتوں میں اس رات کے ثابت ہونے کی نفی نہیں کی جاسکتی لیکن ان فضائل کی نفی ہوگی۔

ولہ ثلاث و ثلاثون سنۃ: حق یہ ہے کہ شیوخ اس بات پر اعتماد کرتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام ایک سو بیس سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے اور انہیں نبوت دیگر حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی مانند چالیس سال کی عمر میں ملی (یہاں اعلان نبوت مراد ہے)اور جس وقت وہ اٹھائے گئے اس وقت ایک قول کے مطابق چھیالیس سال تھی اور وہ اٹھائے جانے کے بعد چھ سال زندہ رہے اور دوسرے قول کے مطابق ایک سو چھتیس سال تھی۔ (صاوی،ج ۱،ص ۲۴۰وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۵

﴿قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ﴾ اَلْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی ﴿تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ﴾ مَصْدَرٌ بِمَعْنٰی مُسْتَوٍ اَمْرُھَا

Marfat.com

﴿بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ هِىَ ﴿اَ﴾ نْ ﴿لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ كَمَا اتَّخَذْتُمُ الْاَحْبَارَ وَالرُّهْبَانَ ﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا﴾ اَعْرَضُوْا عَنِ التَّوْحِيْدِ ﴿فَقُوْلُوا﴾ اَنْتُمْ لَهُمْ ﴿اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ(۶۴)﴾ مُوَحِّدُوْنَ وَنَزَلَ لَمَّا قَالَتِ الْيَهُوْدُ: اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيٌّ وَّنَحْنُ عَلٰى دِيْنِهٖ، وَقَالَتِ النَّصَارٰى كَذٰلِكَ: ﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ﴾ تُخَاصِمُوْنَ ﴿فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ﴾ بِزَعْمِكُمْ اَنَّهٗ عَلٰى دِيْنِكُمْ ﴿وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْ بَعْدِهٖ﴾ بِزَمَنٍ طَوِيْلٍ وَّبَعْدَ نُزُوْلِهِمَا حَدَثَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ ﴿اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ(۶۵)﴾ بُطْلَانَ قَوْلِكُمْ ﴿هَا﴾ لِلتَّنْبِيْهِ ﴿اَنْتُمْ﴾ مُبْتَدَاٌ يا ﴿هٰٓؤُلَآءِ﴾ وَالْخَبَرُ ﴿حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ﴾ مِّنْ اَمْرِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَزَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ عَلٰى دِيْنِهِمَا ﴿فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ﴾ مِّنْ شَاْنِ اِبْرَاهِيْمَ ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ﴾ شَاْنَهٗ ﴿وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(۶۶)﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَبْرِئَةً لِّاِبْرَاهِيْمَ ﴿مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا﴾ مَّائِلاً عَنِ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا اِلَى الدِّيْنِ الْقَيِّمِ ﴿مُّسْلِمًا﴾ مُّوَحِّدًا ﴿وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ(۶۷)﴾ ﴿اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ﴾ اَحَقَّهُمْ ﴿بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ﴾ فِيْ زَمَانِهٖ ﴿وَهٰذَا النَّبِيُّ﴾ مُحَمَّدٌ ﷺ لِمُوَافَقَتِهٖ لَهٗ فِيْ اَكْثَرِ شَرْعِهٖ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ مِنْ اُمَّتِهٖ فَهُمُ الَّذِيْنَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّقُوْلُوْا نَحْنُ عَلٰى دِيْنِهٖ لَا اَنْتُمْ ﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ(۶۸)﴾ نَاصِرُهُمْ وَحَافِظُهُمْ وَنَزَلَ لَمَّا دَعَا الْيَهُوْدُ مَعَاذًا وَّحُذَيْفَةَ وَعَمَّارًا اِلٰى دِيْنِهِمْ: ﴿وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ﴾ لِاَنَّ اِثْمَ اِضْلَالِهِمْ عَلَيْهِمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ لَا يُطِيْعُوْنَهُمْ فِيْهِ ﴿وَمَا يَشْعُرُوْنَ(۶۹)﴾ بِذٰلِكَ ﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ﴾ اَلْقُرْاٰنِ الْمُشْتَمِلِ عَلٰى نَعْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴿وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ(۷۰)﴾ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ حَقٌّ ﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ﴾ تَخْلِطُوْنَ ﴿الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ﴾ بِالتَّحْرِيْفِ وَالتَّزْوِيْرِ ﴿وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ﴾ اَىْ نَعْتَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۷۱)﴾ اَنَّهٗ حَقٌّ۔

ترجمہ

تم فرماؤ اے کتابیو! (یعنی اے یہود ونصاری!) ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو یکساں ہے (سواء مصدر ہے یعنی جسکا حکم یکساں ہے) ہم میں اور تم میں (اور وہ کلمہ یہ ہے کہ) عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اسکا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنا لے اللہ کے سوا (جیسا کہ تم نے احبار اور رہبان کو بنا رکھا ہے) پھر اگر وہ نہ مانیں (یعنی توحید سے اعراض کریں) تو کہدو (تم ان سے) گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (موحد ہیں۔

یہ آیت مبارکہ اسوقت نازل ہوئی جب یہودیوں نے کہا کہ ابراہیم یہودی تھے اور ہم اسی دین پر ہیں اور اسی طرح نصاری نے بھی کہا) اے کتاب والو! کیوں جھگڑتے ہو (تحاجون بمعنی تخاصمون ہے) ابراہیم کے باب میں (یہ گمان کر کے کہ وہ

Marfat.com

تمہارے دین پر تھے) توریت وانجیل تو نہ اتری مگر انکے بعد (یعنی انکے وصال کو طویل زمانہ گزر جانے کے بعد جبکہ ان دونوں کتابوں کے نزول کے بعد یہودیت اور نصرانیت کا آغاز ہوا) تو کیا تمہیں عقل نہیں (اپنی بات کے غلط ہونے کی) سنتے ہو (ھا تنبیہ کیلئے ہے) تم (انتم مبتدا ہے اور یا حرف نداء محذوف ہے) وہ لوگ ہو (اور اس کی خبر حاججتم ...... الخ ہے) کہ اس میں جھگڑے جسکا تمہیں علم تھا (حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اور تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم دونوں ان دونوں کے دین پر ہو) تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جسکا تمہیں علم نہیں ...... (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں) اور اللہ جانتا ہے (انکا حال) اور تم نہیں جانتے (اسے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی برأت کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا) ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا (تمام ادیان سے ہٹ کر دینِ قیم کیطرف مائل تھے) مسلمان تھے (موحد تھے) اور مشرکوں سے نہ تھے بیشک سب لوگوں سے زیادہ قریب (یعنی زیادہ حقدار) ابراہیم کے وہ تھے کہ جو انکے پیرو ہوئے (انکے زمانے میں) اور یہ نبی (محمد ﷺ کہ اکثر احکام شریعت میں انکے موافق ہیں) اور ایمان والے (یعنی انکی امت، تو انہیں لائق ہے کہ وہ دین ابراہیم پر ہونے کا دعویٰ کریں نہ کہ تم) اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے (انکا مددگار اور محافظ، یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب یہود نے حضرت معاذ، حضرت حذیفہ، اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اپنے دین کی دعوت دی) کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کردیں اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں (کیونکہ انکی گمراہی کا گناہ بھی ان کے ہی سر ہے اور مومنین اس معاملے میں انکی اطاعت نہیں کرتے) اور انھیں شعور نہیں (اس گمراہی کے وبال کا) اے کتابیو! اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو (یعنی قرآن مجید کا جو محمد ﷺ کی نعت پر مشتمل ہے) حالانکہ تم خود گواہ ہو (یعنی تم جانتے ہو کہ وہ سچے نبی ہیں) اے کتابیو! کیوں ملاتے ہو (تلبسون بمعنی تخلطون ہے) حق میں باطل کو (تحریف اور تزویر کرتے ہوئے) اور حق کیوں چھپاتے ہو (یعنی نبی پاک ﷺ کی نعت) حالانکہ تمہیں خبر ہے (کہ وہ سچے نبی ہیں)۔

ترکیب

﴿قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا﴾

قل: قول...... یا اھل الکتاب: جملہ ندائیہ...... تعالوا: فعل بافاعل...... الی: جار...... کلمة: موصوف...... سواء بیننا وبینکم: شبہ جملہ ہوکر صفت، موصوف سے ملکر مبدل منہ...... الا نعبد الا اللّٰہ: معطوف علیہ ...... ولا نشرک بہ: معطوف، معطوف علیہ سے ملکر بتاویل مصدر بدل، مبدل منہ سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو...... یہ سب ملکر مقصود بالنداء، جو ندا سے ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... لا یتخذ: فعل نفی...... بعضنا: فاعل...... بعضا: مفعول...... اربابا: موصوف...... من دون اللّٰہ: صفت ملکر مفعول ثانی...... جملہ فعلیہ ہوکر نعبد پر معطوف...... ف: مستانفہ ...... ان: شرطیہ...... تولوا: جملہ شرط...... ف: جزائیہ ...... قولوا: قول...... اشھدوا: فعل بافاعل...... بانا مسلمون: ظرف لغو ملکر مقولہ، قول سے ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

Marfat.com

﴿یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾

یا اھل الکتاب: جملہ ندائیہ......لام: جار......ما: استفہامیہ مجرور، ملکر ظرف لغو مقدم......تحاجون: فعل واو ضمیر ذوالحال......فی ابراھیم: ظرف لغو......و: حالیہ......ما انزلت: فعل......التورۃ والانجیل: فاعل......الا من بعدہ: مستثنیٰ مفرغ......یہ سب ملکر حال، ذوالحال سے ملکر فاعل......فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقصود بالنداء......افلا تعقلون: جملہ فعلیہ جملہ مقدر الا تتفکرون پر معطوف۔

﴿هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ﴾

ھا: حرف تنبیہ......انتم ھؤلاء: جملہ اسمیہ......حاججتم: فعل بافاعل......فیما لکم بہ علم: ظرف لغو......جملہ فعلیہ مستانفہ......ف: عاطفہ......لم: ظرف لغو مقدم......تحاجون: فعل بافاعل......فیما لیس لکم بہ علم: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا﴾

و: مستانفہ......اللہ: اسم جلالت مبتدا......یعلم: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ......و: عاطفہ......انتم: مبتدا......لا تعلمون: فعل بافاعل خبر......ملکر جملہ اسمیہ......ما: نافیہ......کان: فعل ناقص......ابراھیم: اسم......یھودیا ولا نصرانیا: خبر......ملکر جملہ فعلیہ......و: عاطفہ......لکن: مخففہ......کان: فعل ناقص، ھو ضمیر اسم......حنیفا: خبر اول......مسلما: خبر ثانی......ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾

و: عاطفہ......ما: نافیہ......کان: فعل ناقص، ھو ضمیر اسم......من المشرکین: ظرف مستقر خبر......فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾

انّ: حرف مشبہ......اولی: اسم تفضیل ھو ضمیر فاعل......بابراھیم: ظرف لغو......ملکر مضاف......الناس: مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر اسم......لام: تاکیدیہ......الذین اتبعوہ: معطوف علیہ......وھذا النبی: معطوف اول......والذین امنوا: معطوف ثانی......معطوف علیہ، تمام معطوفات سے ملکر خبر......انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَدَّتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یُضِلُّوْنَكُمْ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ﴾

و: مستانفہ......اللہ: اسم جلالت مبتدا......ولی المومنین: خبر......مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ......ودت: فعل......طائفۃ من اھل الکتاب: موصوف صفت ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ......لو: مصدریہ......یضلونکم: فعل بافاعل و مفعول......ملکر بتاویل مصدر......ملکر مفعول......و: حالیہ......ما یضلون الا انفسھم: جملہ فعلیہ حال ہے طائفۃ سے......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿وَمَا يَشْعُرُوْنَ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ﴾

و: عاطفہ......ما یشعرون: فعل بافاعل......ملکر جملہ ہوکر ماقبل پر معطوف......یا اهل الكتاب: جملہ ندائیہ......لما: جارمجرور متعلق مقدم......تکفرون: فعل واؤ ضمیر ذوالحال......بایت الله: ظرف لغو......وانتم تشهدون: جملہ اسمیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل......فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقصود بالنداء۔

﴿يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

یااهل الكتاب: جملہ فعلیہ ندائیہ......لِمَ: جارمجرور متعلق مقدم......تلبسون: فعل بافاعل......الحق: مفعول......بالباطل: ظرف لغو......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء...... و: عاطفہ......تکتمون: فعل، واؤ ضمیر ذوالحال......الحق: مفعول......وانتم تعلمون: جملہ اسمیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

شان نزول

☆......یا اهل الکتاب لم تحاجون فی ابراهیم...... نجران کے نصاریٰ اور یہود کے احبار میں مباحثہ ہوا۔ یہودیوں کا دعوی تھا کہ حضرت ابراہیم یہودی تھے۔اور نصرانیوں کا یہ دعوی تھا کہ آپ نصرانی تھے۔ یہ نزاع بہت بڑھا تو فریقین نے سید عالم ﷺ کو حکم مانا اور آپ ﷺ سے فیصلہ چاہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور علماء توریت وانجیل پر انکا کمال جہل ظاہر کردیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا دعوی انکے کمال جہل کی دلیل ہے۔ یہودیت ونصرانیت توریت اور انجیل کے نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ جن پر توریت نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن پر انجیل نازل ہوئی انکا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد دو ہزار برس کے قریب ہوا ہے اور توریت اور انجیل کسی میں آپکو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا ہے باوجود اسکے آپ کی نسبت یہ دعوی جہل وحماقت کی انتہاء ہے۔

☆......ودت طائفة من اهل الكتاب......یہ آیت حضرت معاذ بن جبل وحذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کے حق میں نازل ہوئی جنکو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے اس میں بتایا گیا کہ انکی ہوس خام ہے وہ انکو گمراہ نہ کرسکیں گے۔

تشریح وتوضیح واغراض

بغیر علم کے بحث مباحثہ کرنا:

۱......مذکورہ رکوع میں یہودیوں اور نصرانیوں کے آپس کے اس تنازعہ کا تذکرہ ہے جو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں انکا خودساختہ دعوی تھا کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام یہودی یا نصرانی تھے، حالانکہ ایسا کچھ بھی نہ تھا، وہ دین حنیف پر تھے۔

آیت مبارکہ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ بغیر علم کے بحث ومباحثہ کرنا مسلمانوں کا طریقہ نہ ہونا چاہئے۔ مسلمان قرآن و

Marfat.com

احادیث مبارکہ کو ہر معاملہ میں مقدم رکھیں، اسکے بعد سلف وصالحین اورا کابر علماء ومشائخ عظام کی سیرت کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی زندگیوں کو بہتر بنائیں۔بغیر علم کے بحث کرنا اور اپنی رائے دین میں داخل کرنا یہ ناپسندیدہ عمل ہے۔آج کے پرفتن دور میں لوگ اپنا نجی معاملہ ہو یا کاروباری کسی کی دخل اندازی پسند نہیں کرتے لیکن جہاں دین کا معاملہ ہو، مسجد یا مدرسہ کا معاملہ ہو ہر دوسرا شخص عالم اور مفتی نظر آتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں کئی باتیں ایسی پھیل گئی ہیں کہ جن سے دین کا کوئی تعلق نہیں، نہ انکی نظیر قرآن سے ملتی ہے اور نہ ہی حدیث سے، سلف صالحین سے بھی اسکا عمل ثابت نہیں ہوتا، مثلاً عوام میں یہ مشہور ہے کہ چھوٹے بچے کا پیشاب پاک ہوتا ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں پیشاب ایک دن کے یا ایک گھنٹے کے بچے کا ہو ناپاک ہی ہوتا ہے، اسی طرح یہ بات بھی عوام میں غلط مشہور ہے کہ گالی دینے یا جھوٹ بولنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے اسی طرح اور کئی غلط مسائل آج ہمارے معاشرے میں پھیل چکے ہیں شادی بیاہ اور مرگ کی رسومات میں بے تحاشہ غلط رسومات جنم لے چکی ہیں اور لوگ اس پر بغیر کسی تحقیق کے آنکھیں بند کر کے عمل کئے جاتے ہیں یہ سب قرآن وسنت سے دوری اور دین میں خواہ مخواہ دخل اندازی کا نتیجہ ہے۔

☆......☆ اعرضوا عن التوحید: یعنی اپنے کام کو شبہ والا نہ کرلو کہ اپنے علماء (احبار ورھبان) کے احکام کی پیروی کرنے لگو۔

بزمن طویل: توریت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ہزار سال کا فاصلہ تھا، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انجیل کے مابین ہزار سال یا چھ سو پچھتر ۶۷۵ سال کا فاصلہ تھا۔

وبعد نزولها الخ: اس تقدیر سے اہل کتاب پر حجت تمام ہوگئی، پس اہل کتاب کے دین ابراہیمی پر ہونے سے مانع تغیر وتبدل تھا اور یہ اس لئے ہوا کہ وہ توریت اور انجیل پر بھرپور طور پر متمسک نہ رہے ورنہ وہ اختلاف نہ کرتے اور دین ابراہیمی پر ہوتے۔

حدثت الیهودیة والنصرانیة: یعنی انہوں نے دونوں میں تبدیلی کر ڈالی اور توریت کا نام یہودیہ اور انجیل کا نصرانیہ رکھ دیا۔

الی الدین القیم: یعنی سیدھا دین کہ جس میں کوئی ٹیڑھ پن نہیں۔

فی زمانه: مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور قیامت تک ان کی اولاد، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ووصی بها ابراهیم بنیه ویعقوب﴾۔

من امته: یعنی امت محمدیہ ﷺ۔ناصرهم: مسلمانوں کا ان کے دشمنوں پر مددگار ہے۔

وحافظهم: مسلمانوں کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے والا ہے۔

بذلک: یعنی گمراہیوں کا گناہ ان کی قلبی سختی کے باعث ہوا کرتا ہے پھر اگر وہ ان گناہوں کو نہ پہچانیں گے تو وہ انہیں کو نقصان پہنچائیں گے۔

القرآن مشتمل علی نعت محمد: کہا گیا جاتا ہے کہ توریت اور انجیل دونوں ہی سید عالم ﷺ کی نعت پر مشتمل ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوباً عندهم فی التوراة والانجیل﴾۔

تعلمون انه الحق: یعنی توریت اور انجیل۔

Marfat.com

انه حق: یعنی محمد ﷺ سچے ہیں، اور جو وہ اللہ تعالی کے پاس سے لائے ہیں وہ بھی حق ہے۔ (صاوی، ج۱، ص۲۴۳ وغیرہ)

لان اثم اضلالهم عليهم: یعنی گمراہ کرنے کا وبال ان کی اپنی ذاتوں کی طرف ہی لوٹے گا۔ اور ان کے لئے عذاب کئی گناہ بڑھا دیا جائے گا۔ اور مسلمان اللہ تعالی کی حفاظت کی وجہ سے ان کے شر سے محفوظ رہیں گے پس گمراہ کا گمراہ کرنا انہیں لازم نہ آئے گا۔

لموافقته له في اكثر شرعه: جو حضور ﷺ پر ایمان لائے کیونکہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ شریعت کے اکثر احکام میں موافقت کرنے والے تھے کیونکہ یہ موحد ہیں قربانی دیتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں اور ان تمام امور کو سرانجام دیتے ہیں جن کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مکلف بنایا گیا۔ (مظہری، ج۱، ص۴۸۸ وغیرہ)

من امر موسى و عيسى: یعنی جس کے بارے میں تمہیں علم ہے یعنی جن کے بارے میں تم اپنی کتاب میں معلومات پاتے ہو اور اللہ نے حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں بیان اتارا اور تم یہ بھی دعوی کرتے ہو کہ تم ان کے دین پر ہو اور توریت اور انجیل تم پر نازل ہو چکی ہے۔ (الجمل، ج۱، ص۴۳۵)

رکوع نمبر ۱۶

﴿وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ﴾ اَلْيَهُوْدِ لِبَعْضِهِمْ ﴿اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ اَیِ الْقُرْاٰن ﴿وَجْهَ النَّهَارِ﴾ اَوَّلَهٗ ﴿وَاكْفُرُوْٓا﴾ بِهٖ ﴿اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ﴾ اَیِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿يَرْجِعُوْنَ (۷۲)﴾ عَنْ دِيْنِهِمْ اِذْ يَقُوْلُوْنَ مَا رَجَعَ هٰٓؤُلَآءِ عَنْهُ بَعْدَ دُخُوْلِهِمْ فِيْهِ وَهُمْ اُولُوْ عِلْمٍ اِلَّا لِعِلْمِهِمْ بُطْلَانَهٗ وَقَالُوْا اَيْضًا ﴿وَلَا تُؤْمِنُوْٓا﴾ تُصَدِّقُوْا ﴿اِلَّا لِمَنْ﴾ اَللَّامُ زَائِدَةٌ ﴿تَبِعَ﴾ وَافَقَ ﴿دِيْنَكُمْ﴾ قَالَ تَعَالٰى: ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ يَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ﴾ اَلَّذِیْ هُوَ الْاِسْلَامُ وَمَا عَدَاهُ ضَلَالٌ وَالْجُمْلَةُ اِعْتِرَاضٌ ﴿اَنْ﴾ بِاَنْ ﴿يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ﴾ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ وَالْفَضَائِلِ وَاَنْ مَفْعُوْلُ تُؤْمِنُوْا، وَالْمُسْتَثْنٰى مِنْهُ اَحَدٌ، قُدِّمَ عَلَيْهِ الْمُسْتَثْنٰى، وَالْمَعْنٰى لَا تُقِرُّوْا بِاَنَّ اَحَدًا يُّؤْتٰى ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ﴿اَوْ﴾ بِاَنْ ﴿يُحَآجُّوْكُمْ﴾ اَیِ الْمُؤْمِنُوْنَ يَغْلِبُوْكُمْ ﴿عِنْدَ رَبِّكُمْ﴾ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاَنَّكُمْ اَصَحُّ دِيْنًا وَفِیْ قِرَاءَةٍ (ءَاَنَّ) بِهَمْزَةِ التَّوْبِيْخِ اَیْ اِيْتَاءَ اَحَدٍ مِّثْلَهٗ تُقِرُّوْنَ بِهٖ قَالَ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ فَمِنْ اَيْنَ لَكُمْ اَنَّهٗ لَا يُؤْتٰى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ ﴿وَاللّٰهُ وَاسِعٌ﴾ كَثِيْرُ الْفَضْلِ ﴿عَلِيْمٌ (۷۳)﴾ بِمَنْ هُوَ اَهْلُهٗ ﴿يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (۷۴)﴾ ﴿وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ﴾ اَیْ بِمَالٍ كَثِيْرٍ ﴿يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ﴾ لِاَمَانَتِهٖ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَوْدَعَهٗ رَجُلٌ اَلْفًا وَّمِائَتَیْ اُوْقِيَّةٍ ذَهَبًا فَاَدَّاهَا اِلَيْهِ ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ﴾ لِخِيَانَتِهٖ ﴿اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا﴾ لَا تُفَارِقُهٗ فَمَتٰى فَارَقْتَهٗ

Marfat.com

انکرہٗ ککعب بن الاشرف استودعہ قرشی دینارا فجحدہ ﴿ذلک﴾ ای ترک الاداء ﴿بانھم قالوا﴾ بسبب قولھم ﴿لیس علینا فی الامیین﴾ ای العرب ﴿سبیل﴾ ای اثم لاستحلالھم ظلم من خالف دینھم ونسبوہ الیہ تعالی، قال تعالی ﴿ویقولون علی اللہ الکذب﴾ فی نسبۃ ذلک الیہ ﴿وھم یعلمون (۷۵)﴾ انھم کاذبون ﴿بلی﴾ علیھم فیہ سبیل ﴿من اوفی بعھدہ﴾ الذی عاھد اللہ علیہ او بعھد اللہ الیہ من اداء الامانۃ وغیرہ ﴿واتقی﴾ اللہ بترک المعاصی وعمل الطاعات ﴿فان اللہ یحب المتقین (۷۶)﴾ فیہ وضع الظاھر موضع المضمر ای یحبھم بمعنی یثیبھم ونزل فی الیھود لما بدلوا نعت النبی ﷺ وعھد اللہ الیھم فی التوراۃ وفیمن حلف کاذبا فی دعوی او فی بیع سلعۃ: ﴿ان الذین یشترون﴾ یستبدلون ﴿بعھد اللہ﴾ الیھم فی الایمان بالنبی واداء الامانۃ ﴿وایمانھم﴾ حلفھم بہ تعالی کاذبین ﴿ثمنا قلیلا﴾ من الدنیا ﴿اولٓئک لا خلاق﴾ نصیب ﴿لھم فی الاخرۃ ولا یکلمھم اللہ﴾ غضبا علیھم ﴿ولا ینظر الیھم﴾ یرحمھم ﴿یوم القیمۃ ولا یزکیھم﴾ یطھرھم ﴿ولھم عذاب الیم (۷۷)﴾ مؤلم ﴿وان منھم﴾ ای اھل الکتب ﴿لفریقا﴾ طائفۃ ککعب بن الاشرف ﴿یلون السنتھم بالکتب﴾ ای یعطفونھا بقراء تہ عن المنزل الی ما حرفوہ من نعت النبی ﷺ ونحوہ ﴿لتحسبوہ﴾ ای المحرف ﴿من الکتب﴾ الذی انزل اللہ ﴿وما ھو من الکتب ویقولون ھو من عند اللہ وما ھو من عند اللہ ویقولون علی اللہ الکذب وھم یعلمون (۷۸)﴾ انھم کاذبون ونزل لما قال نصاری نجران ان عیسی امرھم ان یتخذوہ ربا اولما طلب بعض المسلمین السجود لہ ﷺ ﴿ما کان﴾ ینبغی ﴿لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتب والحکم﴾ ای الفھم للشریعۃ ﴿والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن﴾ یقول ﴿کونوا ربنیین﴾ علماء عاملین منسوبین الی الرب بزیادۃ الف ونون تفخیما ﴿بما کنتم تعلمون﴾ بالتخفیف والتشدید ﴿الکتب وبما کنتم تدرسون (۷۹)﴾ ای بسبب ذلک فان فائدتہ ان تعملوا ﴿ولا یامرکم﴾ بالرفع استینافا ای اللہ، والنصب عطفا علی یقول ای البشر ﴿ان تتخذوا الملٓئکۃ والنبیین اربابا﴾ کما اتخذت الصابئۃ الملئکۃ والیھود عزیرا والنصاری عیسی ﴿ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون (۸۰)﴾ لا ینبغی لہ ھذا۔

ترجمہ

اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا (یعنی یہودیوں نے آپس میں کہا) وہ جو ایمان والوں پر اترا (یعنی قرآن) اس پر ایمان لاؤ صبح

Marfat.com

کو (یعنی دن کے اول وقت میں) اور منکر ہو جاؤ (اسکے) شام کو شاید وہ (یعنی مومنین) پھر جائیں (اپنے دین سے، مومنین کہتے ہیں کہ اہل علم یہودی دین اسلام میں داخل ہونے کے بعد اپنے تئیں اسلام کے باطل ہونے کا علم ہو جانے کی وجہ سے پھر گئے اور یہودی یہ بھی کہتے ہیں) اور یقین نہ لاؤ (یعنی تصدیق نہ کرو) مگر اسکا جو (لمن میں لام زائدہ ہے) پیروکار ہو (یعنی موافق ہو) تمہارے دین کا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ) تم فرما دو (ان یہودیوں سے اے محمد ﷺ!) کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے (اور وہ ہدایت دین اسلام ہے اور جو اسکے سوا ملے گمراہی ہے، یہ جملہ معترضہ ہے) یہ کہ (ان بمعنی بـــان ہے) اسکا کہ کسی کو ملے جیسا تمہیں ملا (یعنی کتاب، حکمت اور فضائل، اَن مفعول ہے تو منوا کا اور احد مستثنیٰ منہ ہے جس پر مستثنیٰ مقدم کیا گیا ہے، آیت کا معنی یہ ہے کہ اس بات کا اقرار نہ کرو کہ تمہارے دین کے پیروکار کے علاوہ بھی کسی شخص کو نبوت اور دیگر فضائل مل سکتے ہیں) یا (یہ کہ) کوئی تم پر حجت لا سکے (یعنی مومنین تم پر غالب ہو جائیں) تمہارے رب کے پاس (قیامت کے دن، اس لئے کہ تمہارا دین سب سے صحیح ہے، ایک قرأت میں ان ہمزہ توبیخ ،أان کے ساتھ ہے، کیا اپنی سی فضیلت کسی کو ملنے کا اقرار کرتے ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) تم فرما دو! فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے (تو یہ تم کس طرح کہتے ہو کہ تمہاری مثل کسی کو نہیں دیا) اور اللہ وسعت والا (بڑے فضل والا ہے) جاننے والا ہے (کہ کون اسکے فضل کا اہل ہے) اپنی رحمت ......۱...... سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اسکے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے (یعنی کثیر مال) تو وہ تجھے ادا کر دیگا (اپنی امانتداری کی وجہ سے جیسے عبد اللہ بن سلام کے کہ ان کے پاس کسی نے دو ہزار اوقیہ سونا بطورِ امانت رکھا تو انہوں نے وہ سب ادا کر دیا) اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھیر کر نہ دیگا (اپنی خیانت کی وجہ سے......۲......) مگر جب تک تو اسکے سر پر کھڑا رہے (کہ تو اس سے الگ ہونے کا نام نہ لے کہ تیرے الگ ہوتے ہی وہ انکار کر بیٹھے گا جیسا کہ کعب بن اشرف کہ اسکے پاس ایک قریشی نے ایک دینار امانت رکھا تو اس نے دینے سے انکار کیا) یہ (امانت کو ادا نہ کرنا) اس لئے کہ وہ کہتے ہیں (یعنی انکے اس قول کے سبب ہے) کہ ان پڑھوں (یعنی اہل عرب) کے معاملے میں ہم پر کوئی مواخذہ نہیں (یعنی گناہ نہیں اسلئے کہ وہ اپنے مخالف دین رکھنے والوں پر ظلم کرنے کو جائز سمجھتے ہیں اور اس ظلم کے جائز ہونے کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں (اس ظلم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر کے) اور وہ جانتے ہیں (کہ وہ جھوٹے ہیں) ہاں کیوں نہیں (ان کے اس ظلم پر گناہ ہے) جس نے اپنا عہد پورا کیا (جو وعدہ اللہ نے اس سے لیا ہے یا اللہ سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کرے جو ادائے امانت سے متعلق ہے) اور جو ڈرا (اللہ سے اسکی نافرمانی ترک کر کے اور اس کی اطاعت کر کے) اور بیشک پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں (وہ انہیں ثواب عطا فرماتا ہے یہاں اسم ظاہر کے بجائے اسم مضمر لایا گیا ہے۔

یہ آیتِ مبارکہ یہود کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے نبی پاک ﷺ کی توریت میں بیان کردہ اوصافِ حمیدہ بدل ڈالے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اس بارے میں توریت میں عہد لیا تھا یا پھر یہ ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو دعوے کرتے وقت یا کوئی سامان فروخت کرتے وقت جھوٹی قسم کھاتے) جو لیتے ہیں (یعنی بدل لیتے ہیں) اللہ کے عہد (جو ان سے نبی پاک ﷺ پر

Marfat.com

ایمان لانے کے بارے مین اور ادائے امانت کے بارے میں لئے گئے تھے) اور اپنی قسموں کے بدلے (یعنی جو وہ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں ان کے بدلے) تھوڑے دام (دنیا کے) کچھ حصہ نہیں (خلاق بمعنی نصیب ہے) انکے لئے آخرت میں، اور اللہ ان سے کلام نہ فرمائیگا (ان پر ناراضگی کی وجہ سے) اور نہ انکی طرف نظر فرمائے (یعنی ان پر رحم نہ فرمائے گا) قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے (یزکیھم بمعنی یطھرھم ہے) اور انکے لئے دردناک عذاب ہے (الیم بمعنی مولم ہے) اور اُن میں (یعنی اہل کتاب میں) کچھ وہ ہیں (یہاں فریقا بمعنی طائفۃ ہے، جیسے کعب بن اشرف) جو زبان پھیر کر کتاب میں میل کرتے ہیں (یعنی وہ کتاب میں نبی کی نعت وغیرہ کو تبدیل کر کے پڑھتے ہیں) کہ تم سمجھو اسے (یعنی تحریف شدہ حصہ کو کہ) یہ بھی کتاب میں ہے (جسے اللہ نے اتارا ہے) اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے یہ اللہ کے پاس سے ہے حالانکہ وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ دانستہ جھوٹ باندھتے ہیں اور وہ جانتے ہیں (اپنا جھوٹا ہونا، یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب نجران کے نصاریٰ نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ انہیں رب مانیں یا جب بعض مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کو سجدہ کرنے کی اجازت چاہی) نہیں (مناسب) کسی آدمی کو کہ اللہ اسے کتاب اور حکم (یعنی شریعت کی سمجھ) اور پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ہاں ہاں لیکن وہ (یعنی پیغمبر کہے گا) اللہ والے ہو جاؤ (یعنی علمائے عاملین، مراد اس سے وہ ہیں جو علم وعمل میں کامل ہوں، ربانیین بطور مبالغہ کے الف کی زیادتی اور نون کی اضافے کے ساتھ ہے، یہ لفظ الرب کی طرف منسوب ہے) اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو (تعلمون تخفیف اور تشدید دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے) اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو (یعنی کتاب سکھانے اور درس کرنے کے سبب سے، علم کا فائدہ یہ ہے کہ تم اس پر عمل کرو) اور نہ تمہیں یہ حکم دیگا (یامرکم رفع کے ساتھ جملہ مستانفہ ہے یعنی اللہ حکم نہیں دیتا، اور نصب کے ساتھ یقول پر عطف ہے یعنی وہ ربانی بندہ اسکا حکم نہیں دے سکتا) کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو (جیسا کہ صابی فرقہ نے فرشتوں، یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ٹھہرالیا) کیا تمہیں کفر کا حکم دیگا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہولئے (اسکے لئے یہ مناسب نہیں ہے)۔

ترکیب

﴿وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴾

و: مستانفہ...... قالت: فعل......طائفۃ من اھل الکتب: فاعل، ملکر قول...... امنوا: فعل با فاعل......بالذی انزل علی الذین امنوا: ظرف لغو...... وجہ النھار: ظرف زمان، سب ملکر جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر جملہ قولیہ...... و: عاطفہ...... اکفروا: فعل بافاعل......اخرہ: ظرف زمان...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف...... لعلھم یرجعون: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ﴾

و: عاطفہ......لاتومنوا: فعل بافاعل......الا: حرف استثناء......لام: جار......من تبع دینکم: جملہ اسمیہ ہوکر مجرور، اپنے جار سے ملکر فی محل نصب بان یوتی احد محذوف سے حال ہے اصل میں لاتؤمنوا ای تعترفوا و تظھروا بان یوتی احد

Marfat.com

بمثل ما اوتیتم لاحد من الناس الا لاشیاعکم دون غیرهم ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل امنوا پر عطف ...... قل: قول

...... ان: حرف مشبہ ...... هدى الله: اسم ...... هو الهدى: خبر ...... جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ...... جملہ قولیہ معترضہ۔

﴿اَنْ یُّؤْتٰی اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ﴾

ان: مصدریہ ...... یوتی: فعل ...... احد: نائب الفاعل ...... مثل: مضاف ...... ما: موصولہ ...... اوتیتم: جملہ فعلیہ صلہ ملکر مضاف الیہ ...... ملکر مفعول فیہ ...... ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... او: عاطفہ ...... یحاجوکم: فعل بافاعل ومفعول ...... عند ربکم: ظرف ...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، جومعطوف علیہ سے ملکر بتاویل مصدر مجرور بنزع الخافض متعلق ہے تؤمنوا کے۔

﴿قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾

قل: جملہ فعلیہ قول ...... ان: حرف مشبہ ...... الفضل: اسم ...... بید الله: ظرف مستقر خبر ...... جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ...... یوتی: فعل بافاعل ...... ہ: ضمیر مفعول ...... من یشاء: مفعول ثانی ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ حال ہے ماقبل اللہ اسم جلالت سے ......

والله واسع علیم: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾

یختص برحمته من یشاء: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول جملہ فعلیہ ...... والله: ذو الفضل العظیم: جملہ اسمیہ۔

﴿وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ﴾

و: استنافیہ ...... من اهل الکتب: جار مجرور متعلق بمحذوف خبر مقدم ...... مَنْ: موصولہ ...... ان: شرطیہ ...... تامنه: فعل بافاعل مفعول ...... بقنطار: ظرف لغو ...... یہ سب ملکر شرط ...... یؤده: فعل بافاعل ومفعول ...... الیک: ظرف لغو ...... ملکر جزاء ...... جملہ شرطیہ ہوکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مبتدا موخر ...... خبر مقدم اپنے مبتدا موخر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآئِمًا﴾

و: عاطفہ ...... منهم: ظرف مستقر خبر مقدم ...... من: موصولہ ...... ان: شرطیہ ...... تامنه بدینار: شرط ...... لا یؤده: فعل بافاعل مفعول ...... الیک: ظرف لغو ...... الا: للحصر ...... مادمت: فعل ماضی ناقص ت ضمیر اسم ...... علیه قائما: شبہ جملہ خبر ...... جملہ فعلیہ ہوکر ظرف ...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جزاء، اپنی شرط سے ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مبتدا موخر ...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ﴾

ذلک: مبتدا ...... ب: جار ...... ان: حرف مشبہ ...... هم: اسم ...... قالوا: قول ...... لیس: فعل ناقص ...... علینا: ظرف مستقر خبر ...... فی الامیین: ظرف مستقر حال ...... سبیل: ذوالحال، اپنے حال سے ملکر اسم ...... یہ سب ملکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر ان کی خبر ...... ان اپنے اسم وخبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر خبر ...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَیَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾

Marfat.com

و: مستانفه......يقولون: فعل بافاعل......على الله: ظرف لغو......الكذب: مفعول......وهم يعلمون: جملہ اسمیہ حال......يقولون کے فاعل سے...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾

بلى: حرف ایجاب...... من: مبتدا......اوفى بعهده واتقى: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ......ان اللّٰه يحب المتقين: جملہ اسمیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ﴾

ان: حرف مشبہ...... الذين: موصول......يشترون: فعل بافاعل......بعهد اللّٰه وايمانهم: ظرف لغو......ثمنا قليلا: مرکب توصیفی مفعول...... یہ سب ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر اسم......اولئک: مبتدا......لا: نفی جنس......خلاق: اسم......لهم: ظرف مستقر......في الاخرة: ظرف مستقر حال ہے هم ضمیر سے......لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر خبر......اولئک مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ان کی خبر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ﴾

و: عاطفہ......لا يكلم: فعل......هم: مفعول......اللّٰه: اسم جلالت فاعل...... جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ......لا ينظر: فعل بافاعل......اليهم: ظرف لغو......يوم القيمة: مفعول فیہ......ملکر ماقبل پر معطوف......ولا يزكيهم: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف۔

﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ﴾

و: عاطفہ......لهم: خبر مقدم......عذاب اليم: مبتدا مؤخر......و: مستانفه......ان: حرف مشبہ...... منهم: ظرف مستقر خبر......لام: تاکیدیہ......فريقا: موصوف......يلون: فعل بافاعل......السنتهم: مفعول......بالكتب: ظرف لغو......لتحسبوه من الكتب: ظرف لغو ثانی......وما هو من الكتب: حال ہے لتحسبوه کی ضمیر سے......سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت......موصوف صفت ملکر مبتدا مؤخر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ﴾

و: عاطفہ......يقولون: فعل بافاعل......هو من عند اللّٰه: جملہ اسمیہ مقولہ......وما هو من عند اللّٰه: جملہ اسمیہ حال ہے هو مبتدا ماقبل سے......و: عاطفہ......يقولون: فعل بافاعل......على اللّٰه: ظرف لغو......الكذب: مفعول......وهم يعلمون: جملہ اسمیہ حال ہے يقولون کے فاعل سے......ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف......ما: نافیہ......كان: فعل ناقص......لبشر: ظرف مستقر خبر مقدم......ان يوتيه الخ: مبتدا مؤخر......كان فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾

Marfat.com

ثم: عاطفہ......یقول: فعل بافاعل......للناس: ظرف لغوملکر قول......کونوا: فعل ناقص واؤضمیر اسم......عبادا: موصوف......لام: جار......ی: ذوالحال......من دون اللہ: ظرف مستقر حال......ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف مستقر صفت......موصوف اپنی صفت سے ملکر مرکب توصیفی ہوکر خبر......کونوا اپنے اسم اور خبر سے ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر ماقبل ان یؤتیہ پر معطوف۔

﴿وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ﴾

و: عاطفہ......لکن: مخففہ......کونوا: فعل ناقص واؤضمیر اسم......ربانیین: اسم فاعل......بما کنتم تعلمون الکتب: جار مجرور ملکر معطوف علیہ......وبما کنتم تدرسون: جار مجرور سے ملکر معطوف......ملکر ظرف لغو......اسم فاعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر......فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

و: عاطفہ......لایامر: فعل بافاعل......کم: مفعول......ان: مصدریہ......تتخذوا: فعل بافاعل......الملئکۃ والنبیین: مفعول اول......اربابا: مفعول ثانی......جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر منصوب بنزع الخافض......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ......ھمزہ: حرف استفہام......یامرکم: فعل بافاعل ومفعول......بالکفر: ظرف لغو اول......بعد اذ انتم مسلمون: ظرف ثانی......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

شان نزول

☆......وقالت طائفۃ من اھل الکتب......یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے مکر کیا کرتے تھے۔ خیبر کے علماء یہود کے بارہ شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ مکر سوچا کہ انکی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہوجائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا محمد ﷺ وہ نبی موعود نہیں ہیں جنکی ہماری کتابوں میں خبر ہے تاکہ اس حرکت سے مسلمانوں کو دین میں شبہ پیدا ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر انکا یہ راز فاش کردیا اور انکا یہ مکر نہ چل سکا اور مسلمان پہلے سے خبردار ہوگئے۔

☆......ومن اھل الکتب من ان تأمنہ......یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں ظاہر فرمایا گیا کہ ان میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ امین وخائن بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال انکے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم وکاست وقت پر ادا کردیں جیسے عبداللہ بن سلام جنکے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اوقیہ امانت رکھا تھا آپ نے اسکو ایسے ہی ادا کیا اور بعض اہل کتاب میں اتنے بد دیانت ہیں کہ تھوڑے پر انکی نیت بگڑ جاتی ہے جیسا کہ فخاض بن عازوراء جسکے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی مانگتے وقت اس سے مکر گیا۔

☆......ان الذین یشترون بعھد اللہ......یہ آیت یہود کے رؤساء اور احبار ابورافع وکنانہ بن ابی الحقیق اور کعب بن

Marfat.com

اشرف اور حی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اللہ تعالی کا وہ عہد چھپایا تھا جو سید عالم ﷺ پر ایمان لانے کے متعلق ان سے توریت میں لیا گیا۔ انھوں نے اس کو بدل دیا اور بجائے اس کے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا۔ اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ انہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور زر حاصل کرنے کیلئے کیا۔

☆......وان منهم لفريقا يلون السنتهم ......حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاری دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انھوں نے توریت اور انجیل کی تحریف اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا۔

☆......ماكان لبشر ان يوتية الله الكتب ......نجران کے نصاری نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسی علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ انہیں رب مانیں۔ اس آیت میں اللہ تعالی نے انکے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں۔ اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم ﷺ سے کہا: ''یا محمد ﷺ! آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپکی عبادت کریں اور آپکو رب مانیں؟'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں، نہ مجھے اللہ نے اسکا حکم دیا نہ مجھے اس لئے بھیجا۔''

تشریح و توضیح و اغراض

رحمت سے کیا مراد ہے؟

ا......یہاں رحمت سے مراد نبوت اور رسالت ہے اور ایک قول کے مطابق حکمت سے مراد دین اسلام ہے جبکہ ایک اور قول کے مطابق اس سے مراد قرآن ہے۔ (خازن، ج ا، ص ۲۶۰)

امانت و خیانت:

۲......لفظ قنطار کو کثیر مال سے جبکہ لفظ دینار کو قلیل مال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (خازن، ج ا، ص ۲۶۰)

سرورِ دو عالم ﷺ نے کا فرمانِ عالیشان ہے ﴿أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ﴾ یعنی چار چیزیں جس میں جمع ہو جائیں ایسا شخص خالص منافق ہوتا ہے اور جس شخص میں ان چاروں میں سے کوئی خصلت پائی جائے تو وہ نفاق کی علامت ہے یہاں تک کہ اس خصلت کو چھوڑ دے: (۱)......جب اسکے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے (۲)......جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳)......جب عہد کرے تو توڑ دے (۴)......جب جھگڑا کرے بیہودہ بکے۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب علامت المنافق، ص ۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بنی اسرائیل کے ایک شخص نے کسی سے ایک ہزار دینار قرض کے طور پر طلب کیا۔'' اس نے اس سے کہا: ''پہلے گواہ لاؤ۔'' اس نے کہا: ''اللہ ہی ہمارا گواہ کافی ہے۔'' پھر اس نے کہا: ''کوئی ضامن لاؤ۔'' اس نے کہا: ''ہمارا ضامن اللہ ہی کافی ہے۔'' اس نے کہا: ''تم سچ کہتے ہو۔'' پھر اسے ایک مقررہ مدت تک

Marfat.com

ہزار دینار دے دیئے، وہ یہ رقم لیکر تجارت کی غرض سے سمندری سفر پر روانہ ہوگیا، وہ اپنی تجارت میں مشغول رہا جب قرض ادا کرنے کا وقت آیا جہاز تلاش کرنے لگا تا کہ مقرر وقت پر قرض واپس کر سکے، اسے کوئی جہاز نہ ملا۔ اس نے ایک لکڑی لی اور ایک سراخ کر کے اس میں ہزار دینار رکھے اور اوپر سے سراخ بند کر دیا اور یہ لکڑی لیکر سمندر پر آیا اور عرض کی: ''اے باری تعالیٰ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے قرض لیا تھا، اس نے مجھ سے گواہ طلب کیا تو میں نے کہا اللہ ہی گواہ کافی ہے اور پھر اس نے مجھ سے ضامن طلب کیا تو میں نے اس سے کہا ہمارا ضامن اللہ ہی ہے اور وہ اس پر راضی ہوگیا تھا اور آج میں نے جہاز کو تلاش کیا تا کہ میں مقررہ وقت پر اس کا قرض ادا کروں، لہذا میں اسے تیرے سپرد کرتا ہوں۔'' یہ کہہ کر اس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا جب لکڑی تیرنے لگی تو واپس لوٹ آیا اور جہاز کی تلاش میں رہا تا کہ وطن واپس لوٹ سکے۔ ادھر وہ شخص جس نے قرض دیا تھا ساحلِ سمندر پر انتظار کر رہا تھا شاید اسکا کسی جہاز پر مال آنے والا ہو، اسی اثنا میں اسکی نظر لکڑی پر پڑی جس میں دینار تھے اس نے وہ لکڑی اٹھالی تا کہ گھر میں ایندھن کے کام آئے۔ اس نے لکڑی کو چیرا تو اس کے اندر سے ایک ہزار دینار اور ایک خط نکل آیا، چند دنوں کے بعد وہ شخص بھی واپس آگیا جس نے قرض لیا تھا اس نے ایک ہزار روپیہ دیا اور کہا قسم بخدا! میں کافی دنوں سے جہاز کی تلاش میں تھا تا کہ مقررہ وقت پر قرض ادا کرسکوں لیکن مجھے جہاز نہیں ملا۔'' لیکن اس نے کہا: ''جو تم نے لکڑی میں رقم رکھی تھی وہ اللہ نے تیری طرف سے ہم تک پہنچادی ہے، یہ ہزار دینار لیجاؤ، اللہ تعالیٰ تمہاری رہنمائی فرمائے۔'' (مسند احمد، باب مسند ابی هريرة، ج ۳، ص ۱۲۵)

☆...... **المعنی لاتقروا الخ** : اس صورت میں یہ بیان کرنا مناسب ہے کہ لام غیر زائدہ ہے، اسی لئے تقدیر کلام **الالمن تبع دینکم** فرمایا کہ اس کلام سے بھی اشارہ ملتا ہے کہ لام غیر زائدہ ہے۔

وما عداه ضلال: اس حیثیت سے کہ اس کے نسخ کے بعد اس پر ڈٹ جائے کہ یہی اصل دین ہے۔

والجملة اعتراض: فعل اور مفعول کے مابین۔

والفضائل: جیسا کہ دریا کو پھاڑنا، بادل کا سایہ کرنا اور من وسلوی کا نازل کرنا۔

وان مفعول تؤمنوا: لام کی زائدہ ہونے یا نہ ہونے دونوں صورتوں میں۔

والمستثنی منه احد :لام کے زائد ہونے کی صورت میں، اور غیر زائدہ ہونے کی صورت میں مستثنی منہ محذوف ہوگا تقدیر عبارت یہ ہوگی **ولا تؤمنوا** یعنی نہ اقرار کرو، نہ اعتراف کرو اور نہ واضح کرو لوگوں پر اسلئے کہ جو دیگر لوگوں کو دیا گیا ہے وہ تمہیں بھی دیا جاسکتا ہے مگر جو تمہارے دین اور جماعت سے ہیں ان کے لئے بات واضح کرو۔

ای بمال کثیر :ہوسکتا ہے کہ بالقنطار سے مراد مال کثیر ہو حقیقۃً قنطار مراد نہ ہو اور اس کی وجہ یہ قول ہے ﴿ان تأمنه بقنطار﴾ جب کسی نے حقیقی قنطار جو کہ ایک ہزار اوقیہ اور دو سو رطل مراد ہے۔

ونسبوه اليه تعالى: یعنی یہود نے یہ بات اللہ تعالیٰ کی جانب منسوب کی، یعنی انہوں نے کہا کہ اللہ نے ہمارے لئے ظلم کرنا حلال کیا ہے کہ جو ہمارے دین میں نہ ہو، اور الزام دیتے کہ یہ حکم ان کی کتاب توریت میں ہے۔ (الجمل، ج ۱، ص ۴۳۷ وغیرہ)

Marfat.com

وھم یعلمون : یہ اہل کتاب کے علماء کی نسبت کلام ہے نہ کہ ان لوگوں کی نسبت جو کہ اس (یعنی اللہ پر جھوٹ باندھنے کے معاملے میں) ان علماء کی تقلید کرتے ہیں۔

من اداء الامانۃ الخ: حدیث میں ہے کہ جس میں پانچ باتیں ہونگی وہ خالص منافق ہے جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت دی جائے تو خیانت کرے، جب وعدہ کرے تو خیانت کرے، عہد کرے تو عہد شکنی کرے، جھگڑے تو گالم گلوچ کرے۔

فیہ وضع الظاھر موضع المضمر: یعنی ظاہر کا تقاضا یہی ہے کہ یہ کہا جائے فان اللہ یحبہ، کہ اس میں بھی من کے معنی کی رعایت ہے۔

نعت النبی: وہ جماعت جنہوں نے سید عالم ﷺ کی نعت بدل ڈالی وہ حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف ہیں۔

یطھرھم: گناہوں سے، اور یہ بات ان پر چھپی ہوئی نہیں ہے اور یہ ان کے ہلکے پن کا بیان ہے۔

ککعب بن الاشرف: کاف داخل کی گئی ہے، دیگر یہود میں مالک بن الصیف، حیی بن اخطب، ابی بن یاسر، شعبۃ بن عمرو شاعر۔

انھم کاذبون: یعلمون کے مفعول کی جانب اشارہ ہے۔

للناس: یعنی امت محمدیہ ﷺ دوسرے نمبر پر اور نصاری نجران اول نمبر پر۔

زیادۃ الف ونون: کرقبانی، شعرانی اور لحیانی۔

لاینبغی لہ ھذا: اشارہ ہے کہ ایامرکم میں ہمزہ تعجب کے لئے ہے اس کی نظیر اس فرمان ﴿کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم﴾ میں ملتی ہے۔ (صاوی، ج ۱، ص ۲۲۷ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۷

﴿وَ﴾ اُذْكُرْ ﴿اِذْ﴾ حِيْنَ ﴿اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ﴾ عَهْدَهُمْ ﴿لَمَآ﴾ بِفَتْحِ اللَّامِ لِلْاِبْتِدَاءِ وَتَوْكِيْدِ مَعْنَى الْقَسَمِ الَّذِيْ فِيْ اَخْذِ الْمِيْثَاقِ وَكَسْرِهَا، مُتَعَلِّقَةٌ بِاَخَذَ وَمَا مَوْصُوْلَةٌ عَلَى الْوَجْهَيْنِ اَيْ لِلَّذِيْ ﴿اٰتَيْتُكُمْ﴾ اِيَّاهُ، وَفِيْ قِرَاءَةٍ اٰتَيْنٰكُمْ ﴿مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ﴾ مِنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ وَهُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ ﴿لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ جَوَابُ الْقَسَمِ اِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُ، وَاُمَمُهُمْ تَبَعٌ لَّهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ﴿قَالَ﴾ تَعَالٰى لَهُمْ ﴿ءَ اَقْرَرْتُمْ﴾ بِذٰلِكَ ﴿وَاَخَذْتُمْ﴾ قَبِلْتُمْ ﴿عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ﴾ عَهْدِيْ ﴿قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا﴾ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَاَتْبَاعِكُمْ بِذٰلِكَ ﴿وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (۸۱)﴾ عَلَيْكُمْ وَعَلَيْهِمْ ﴿فَمَنْ تَوَلّٰى﴾ اَعْرَضَ ﴿بَعْدَ ذٰلِكَ﴾ الْمِيْثَاقِ ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (۸۲)﴾ ﴿اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ﴾ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ اَيِ الْمُتَوَلُّوْنَ وَالتَّاءِ ﴿وَلَهٗٓ اَسْلَمَ﴾ اِنْقَادَ ﴿مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا﴾ بِلَا اِبَاءٍ ﴿وَّكَرْهًا﴾ بِالسَّيْفِ وَمُعَايَنَةِ مَا يُلْجِئُ اِلَيْهِ ﴿وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (۸۳)﴾ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ وَالْهَمْزَةُ

Marfat.com

لِلْاِنْکَارِ ﴿قُلْ﴾ لَہُمْ یَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ﴾ اَوْلَادِہٖ ﴿وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ﴾ بِالتَّصْدِیْقِ وَالتَّکْذِیْبِ ﴿وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ(۸۴)﴾ مُخْلِصُوْنَ فِی الْعِبَادَۃِ وَنَزَلَ فِیْمَنْ اِرْتَدَّ وَلَحِقَ بِالْکُفَّارِ: ﴿وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ(۸۵)﴾ لِمَصِیْرِہٖ اِلَی النَّارِ الْمُؤَبَّدَۃِ عَلَیْہِ ﴿کَیْفَ﴾ اَیْ لَا ﴿یَھْدِی اللّٰہُ قَوْمًا کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ وَشَھِدُوْٓا﴾ اَیْ وَشَھَادَتِھِمْ ﴿اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ﴾ قَدْ ﴿جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ﴾ اَلْحُجَجُ الظَّاھِرَاتُ عَلٰی صِدْقِ النَّبِیِّ ﷺ ﴿وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ(۸۶)﴾ اَیِ الْکَافِرِیْنَ ﴿اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ اَنَّ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃَ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ(۸۷)﴾ ﴿خٰلِدِیْنَ فِیْھَا﴾ اَیِ اللَّعْنَۃِ اَوِ النَّارِ الْمَدْلُوْلِ بِھَا عَلَیْھَا ﴿لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ(۸۸)﴾ یُمْھَلُوْنَ ﴿اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا﴾ عَمَلَھُمْ ﴿فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ﴾ لَّھُمْ ﴿رَّحِیْمٌ(۸۹)﴾ بِھِمْ وَنَزَلَ فِی الْیَھُوْدِ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ بِعِیْسٰی ﴿بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ﴾ بِمُوْسٰی ﴿ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا﴾ بِمُحَمَّدٍ ﷺ ﴿لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ﴾ اِذَا غَرْغَرُوْا اَوْ مَاتُوْا کُفَّارًا ﴿وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الضَّآلُّوْنَ(۹۰)﴾ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ﴾ مِقْدَارُ مَا یَمْلَأُھَا ﴿ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِہٖ﴾ اُدْخِلَ الْفَاءُ فِیْ خَبَرِ اِنَّ لِشِبْہِ الَّذِیْنَ بِالشَّرْطِ وَاِیْذَانًا بِتَسَبُّبِ عَدَمِ الْقُبُوْلِ عَنِ الْمَوْتِ عَلَی الْکُفْرِ ﴿اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ مُؤْلِمٌ ﴿وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ(۹۱)﴾ مَانِعِیْنَ مِنْہُ۔

ترجمہ

اور (یاد کرو) جب (جس وقت) اللہ نے پیغمبروں سے میثاق (یعنی عہد) لیا جو (لما میں لام مفتوح ابتداء کیلئے ہے اور اخذ میثاق میں موجود معنی قسم کی تاکید کیلئے بھی ہوسکتا ہے، نیز یہ لام مکسور بھی ہوسکتا ہے جو اخذ کے متعلق ہوگا، ما بمعنی الذی دونوں صورتوں میں موصولہ ہوگا) جو میں تم کو دوں (خاص وہ جو میں تمہیں دوں، ایک قرأت میں اتینا کم ہے) کتاب اور حکمت پھر تمہارے پاس تشریف لائے وہ رسول کہ تمہاری تصدیق فرمائے .... (یعنی تمہاری کتاب وحکمت کی، مراد اس سے سید عالم ﷺ کی ذات مبارکہ ہے) تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اسکی مدد کرنا (ولتؤمنن به ......الخ جواب قسم ہے یعنی اے انبیاء کرام جب تم انہیں پاؤ تو ان پر ایمان لانا اور انبیاء کی امتیں اس حکم میں ان انبیائے کرام کے تابع تھیں) فرمایا (اللہ نے ان سے) کیوں! تم نے اقرار کرلیا (اس بات کا) اور لیا (قبول کیا) اس پر میرا بھاری ذمہ (اصری بمعنی عھدی ہے) سب نے عرض کی کہ ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ (اپنی جانوں پر اور اپنے متبعین کی طرف سے بھی اس پر گواہ ہو جاؤ) اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں (تم پر بھی اور ان پر بھی) تو جو کوئی پھرے (یعنی اعراض کرے) اس (عہد) کے بعد تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

Marfat.com

تو کیا اللہ کے دین کے سوااور دین چاہتے ہیں (یبغون یاء کے ساتھ متولون کے معنی میں ہے اورتاء کے ساتھ بھی ہے)اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں (مطیع ہیں) جو کوئی آسمانوں اورزمین میں ہے خوشی سے (بغیرانکار کے)اور مجبوری سے (تلواراور مجبور کردینے والی چیزوں کودیکھ کر)اوراسی کی طرف پھرینگے (یرجعون یاءاورتاءدونوں لغتوں کے ساتھ پڑھا گیا ہےاور ھمزہ انکار کیلئے ہے)یوں کہو (ان سے ،اے محمد ﷺ) کہ ہم ایمان لائے اللہ پراوراس پر جو ہماری طرف اترااور جواترا ابراہیم اوراسمٰعیل اوراسحٰق اور یعقوب اورانکے اسباط پر (یعنی انکی اولاد پر)اور جوکچھ ملاموسیٰ اورعیسیٰ اورانبیاءکوانکے رب سے ہم ان میں کسی پرایمان میں فرق نہیں کرتے (یعنی بعض کی تصدیق کر کےاور بعض کی تکذیب کرتے ہوئے)اور ہم اسی کے حضور گردن جھکائے ہیں (یعنی اسی کی عبادت میں مخلص ہیں۔

یہ آیتِ مبارکہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جومرتد ہوگئے اور کافروں کے ساتھ مل گئے)اور جواسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائیگااوروہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے (یعنی اسکا ابدی ٹھکانہ جہنم ہے) کیونکر (یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ)اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جوایمان لاکر کافر ہوگئے اور گواہی دے چکے تھے (یعنی انکی گواہی تھی) کہ رسول سچا ہے اورانہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں (نبی کے صدق پرظاہری حجتیں آچکی تھیں)اوراللہ ظالموں کوہدایت نہیں کرتا (یعنی کافروں کو)انکا بدلہ یہ ہے کہ ان پرلعنت ہے اللہ اور فرشتوں اورآدمیوں کی سب کی ،ہمیشہ اس میں رہیں (یعنی لعنت یا آگ میں ،لعنت کا مدلول آگ ہے)نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہواورنہ انہیں مہلت دی جائے (ینظرون بمعنی یمھلون ہے)مگر جنہوں نے اسکے بعد توبہ کی اورآپا سنبھالا (یعنی اپنے عمل کی اصلاح کی)توضروراللہ بخشنے والا ہے (انہیں)مہربان ہے (ان پر)۔

(یہ آیت یہود کے بارے میں نازل ہوئی)بیشک جنہوں نے کفر کیا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ)ایمان لانے کے بعد (موسیٰ علیہ السلام پر)پھراور کفر میں بڑھے (آقائے دوجہاں ﷺ کی نبوت کرانکار کر کے)انکی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی (جبکہ وہ حالت غرغرہ میں ہوں یا حالت کفر پرمرجائیں)اوروہی ہیں بہکے ہوئے وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ان میں سے کسی سے زمین بھر ہرگز قبول نہ کیا جائیگا (یعنی زمین کی مقدار بھر)سونا اگرچہ اپنی خلاصی کودیں (الـذیـن میں شرط کے معنی پائے جانے کی وجہ سے انّ کی خبر پرفاء داخل کیا گیا ہے،اوران کی توبہ قبول نہ ہونے کا سبب کفر پرانکی موت ہونا ہے)انکے لئے دردناک (الیم بمعنی مؤلم ہے)عذاب ہے اور انکا کوئی مددگار نہیں ہے (یعنی ان سے عذاب روکنے والا کوئی نہیں ہے)۔

ترکیب

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ﴾

و: مستانفه.....اذ: مضاف.....اخذ: فعل.....اللّٰه: اسم جلالت فاعل.....میثاق النبیین: مرکب اضافی مفعول ..... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ظرف اذکروا فعل محذوف کیلئے.....لام قسمیہ.....ما: موصولہ.....اتیتکم من کتب وحکمة:

Marfat.com

جملہ فعلیہ معطوف علیہ......ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم: جملہ فعلیہ معطوف......ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مبتدا ......لام: تاکیدیہ ـ......تومنن ولتنصرنہ: معطوف علیہ معطوف ملکر جواب قسم، قسم مقدر کیلئے......ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قَالَ ءَ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ﴾

قال: قول......همزه: استفہامیہ......اقررتم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... واخذتم: فعل بافاعل......علی ذلکم: ظرف لغو......اصری: مفعول......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مقولہ......قول مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ﴾

قالوا: قول......اقررنا: فعل بافاعل ملکر مقولہ......ملکر جملہ قولیہ مستانفہ......قال: فعل بافاعل ملکر قول......ف: فصیحیہ...... اشهدوا: جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ......ملکر جملہ قولیہ......و: مستانفہ...... انا: مبتدا......معکم: حال ہے مبتدا سے......من الشهدین: خبر......یہ سب ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿فَمَنۡ تَوَلّٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ﴾

ف: مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا......تولی: فعل بافاعل......بعد ذلک: مفعول فیہ......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ شرط ......ف: جزائیہ......اولئک: مبتدا......هم الفسقون: جملہ اسمیہ خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزاء......شرط، جزاء ملکر خبر ......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَفَغَيۡرَ دِيۡنِ اللّٰهِ يَبۡغُوۡنَ وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا وَّاِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ﴾

همزه: استفہامیہ......ف: عاطفہ......غیر دین الله: مفعول مقدم......یبغون: فعل، واو ضمیر ذوالحال......له: متعلق مقدم......اسلم: فعل......من فی السموات والارض: فاعل......طوعا وکرها: حال ہے من فاعل سے...... اسلم اپنے متعلقات سے ملکر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل......ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ......الیہ: ظرف مقدم......یرجعون: فعل بافاعل......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قُلۡ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ﴾

قل: قول......امنا: فعل بافاعل...... ب: جار......الله: اسم جلالت معطوف علیہ......وما انزل علینا: معطوف اول......وما انزل علی ابراهیم واسمعیل ......الخ: معطوف ثانی......ملکر مجرور......جار مجرور ملکر ظرف لغو......امنا فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ۔

﴿وَمَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَعِيۡسٰى وَالنَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ﴾

و: عاطفہ......ما: موصولہ......اوتی: فعل......موسی وعیسی والنبیون من ربهم: فاعل......ملکر صلہ......ملکر

Marfat.com

و ماانزل پر معطوف ہے...... لانفرق: فعل بافاعل...... بین احد منھم: ظرف ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ...... و: مستانفہ...... نحن: مبتدا...... لہ مسلمون: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾

و: مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... یبتغ: فعل بافاعل...... غیر الاسلام: ممیز...... دینا: تمییز ...... ملکر مفعول...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... لن یقبل: فعل مجہول بانائب الفاعل...... منہ: ظرف لغو...... ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... ھو: مبتدا...... فی الاخرۃ: ظرف لغو متعلق الخاسرین...... من الخسرین: ظرف مستقر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾

کیف: بمعنی علی ای حالۃ حال مقدم...... یھدی: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت ذوالحال، اپنے حال سے ملکر فاعل...... قوما: موصوف...... کفروا بعد ایمانھم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... وشھدوا ان الرسول حق: جملہ فعلیہ معطوف...... وجاء ھم البینت: معطوف ثانی...... ملکر صفت، اپنے موصوف سے ملکر مفعول...... یھدی فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ﴾

اولئک: مبتدا...... جزاء ھم: مبتدا ثانی...... ان: حرف مشبہ...... علیھم: ظرف مستقر خبر مقدم...... لعنۃ: مضاف...... اللّٰہ والملئکۃ والناس اجمعین: معطوف علیہ معطوفات سے ملکر مضاف الیہ...... ملکر اسم...... جملہ اسمیہ ہوکر خبر...... مبتدا ثانی اپنی خبر سے ملکر اولئک کی خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ﴾

خلدین: اسم فاعل...... ھم: ضمیر فاعل...... فیھا: ظرف لغو...... شبہ جملہ ہوکر ماقبل علیھم کی ضمیر سے حال...... لا یخفف: فعل مجہول...... عنھم: ظرف لغو...... العذاب: نائب الفاعل...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ثانی...... ولا ھم ینظرون: جملہ اسمیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

الا: للاستثناء...... الذین: موصول...... تابوا من بعد ذلک: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... واصلحوا: جملہ فعلیہ معطوف ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مستثنی ہے ماقبل علیھم کی ضمیر سے...... ف: فصیحیہ...... ان اللّٰہ غفور رحیم: جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ﴾

ان: حرف مشبہ...... الذین: موصول...... کفروا بعد ایمانھم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ثم ازدادوا: جملہ فعلیہ

Marfat.com

معطوف ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر اسم.....لن تقبل توبتھم: جملہ فعلیہ خبر.....ان، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ.....و: عاطفہ.....اولئک: مبتدا.....ھم الضالون: جملہ اسمیہ خبر.....مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَھُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِھِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افۡتَدٰی بِہٖ﴾

اِنَّ: حرف مشبہ.....الذین: موصول.....کفروا: فعل بافاعل معطوف علیہ.....و: عاطفہ.....ماتوا: فعل بافاعل.....وھم کفار: حال فاعل سے.....سب ملکر معطوف، معطوف علیہ سے ملکر صلہ، موصول سے ملکر اسم.....فلن یقبل: فعل مجہول.....من احدھم: ظرف لغو.....ملء الارض ذھبا: ممیز تمیز ملکر فاعل.....فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر.....ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اُولٰٓئِکَ لَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وَّمَا لَھُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ﴾

و: عاطفہ.....لو: شرطیہ غیر جازمہ.....افتدی بہ: جملہ فعلیہ.....اولئک: مبتدا.....لھم عذاب الیم: جملہ اسمیہ خبر.....و: عاطفہ.....ما: نافیہ.....لھم: خبر مقدم.....من: زائدہ.....ناصرین: مبتدا مؤخر.....ملکر جملہ اسمیہ ماقبل پر عطف۔

شان نزول

☆.....**کیف یھدی اللہ قوما کفروا**.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت یہود ونصاری کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپکے وسیلے سے دعائیں کرتے تھے اور آپ کی نبوت کے مقر تھے اور آپکی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے۔ جب حضور ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو حسداً آپکا انکار کرنے لگے اور کافر ہو گئے۔ معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی ایسی قوم کو کیسے توفیق ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہوگئی۔

☆.....**الا الذین تابوا من بعد ذلک**.....حارث ابن سوید انصاری رضی اللہ عنہ کو کفار کے ساتھ جا ملنے کے بعد ندامت ہوئی تو انھوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تب وہ مدینہ میں تائب ہوکر حاضر ہوئے۔ اور سید عالم ﷺ نے انکی توبہ قبول فرمائی۔

☆.....**ان الذین کفروا بعد ایمانھم ثم**.....یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسی اور انجیل کے ساتھ کفر کیا۔ پھر کفر میں اور بڑھے اور سید عالم ﷺ اور قرآن کے ساتھ کفر کیا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود ونصاری کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم ﷺ کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپکی نعت وصفت دیکھ کر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپکے ظہور کے بعد کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اور شدید ہو گئے۔

تشریح وتوضیح واغراض

حضور کی شان عظمت نشان:

۱.....حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی: یا

Marfat.com

رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِأَخٍ لِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ أَلا أَعْرِضُهَا عَلَيْكَ ﴾یعنی میں بنی قریظہ میں سے اپنے ایک یہودی دوست کے پاس سے گزر رہا تھا کہ اس نے مجھے توریت کے کچھ جوامع الکلم لکھ کر دیے ہیں کیا آپکی خدمت میں پیش کروں؟'' راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضور ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا، لہذا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: ''کیا آپ حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کو متغیر نہیں محسوس کر رہے؟'' اس پر انہوں نے عرض کی ﴿رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا ﴾یعنی میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دینِ حق ہونے اور محمد ﷺ کے رسول برحق ہونے پر راضی ہوں۔'' راوی کہتے ہیں کہ اس سے نبی پاک ﷺ کا غصہ فرو ہوا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَصْبَحَ فِيكُمْ مُوسَى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ إِنَّكُمْ حَظِّي مِنَ الْأُمَمِ وَأَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ ﴾قسم اس ذات کی! جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر موسیٰ تم میں آجائیں اور تم مجھے چھوڑ کر انکی اتباع کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ تمام امتوں میں سے تم میرے حصے میں آئے ہو اور میں تمام انبیاء میں سے تمہارے حصے میں آیا ہوں۔''

(مسند احمد، حدیث عبداللہ بن ثابت، ج ۴، ص ۵۱۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿لا تسألوا أهل الكتاب عن شيء فإنهم لن يهدوكم وقد ضلوا، وإنكم إما أن تصدقوا بباطل وإما أن تكذبوا بحق، وإنه والله لو كان موسى حيا بين أظهركم ما حل له إلا أن يتبعني ﴾یعنی اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو، وہ خود گمراہ ہیں تمہیں کیسے ہدایت دے سکتے ہیں؟ بلکہ یہ ممکن ہے کہ تم انکی باتوں میں سے کسی باطل بات کی تصدیق کر بیٹھو یا حق کی تکذیب کر دو، قسم بخدا! آج موسیٰ زندہ ہوتے تو انکے لئے سوائے میری اتباع کے کچھ جائز نہیں تھا۔ (مسند احمد، باب مسند جابر بن عبداللہ، ج ۴، ص ۱۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت کے دن تمام اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جائینگے تو نماز عرض کرے گی: ﴿يَا رَبِّ أَنَا الصَّلَاةُ ﴾یعنی یا باری تعالیٰ! میں نماز ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا: ﴿إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ ﴾یعنی تو اچھی چیز ہے۔ پھر صدقہ حاضر ہو کر عرض کریگا: ﴿يَا رَبِّ أَنَا الصَّدَقَةُ ﴾یعنی میں صدقہ ہوں، پھر روزے اور دیگر اعمال حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی عرض کرینگے، اللہ تعالیٰ ہر ایک کے جواب میں یہی ارشاد فرمائیگا۔ پھر آخر میں اسلام آئیگا اور عرض کریگا: ﴿يَا رَبِّ أَنْتَ السَّلَامُ وَأَنَا الْإِسْلَامُ ﴾یعنی اے پروردگار عزوجل! تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: ﴿إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ آخُذُ وَبِكَ أُعْطِي ﴾یعنی آج میں تیرے باعث مواخذہ کرونگا اور تیری ہی وجہ سے انعام دونگا۔ پھر آپ نے ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾تلاوت فرمائی۔

(مسند احمد، باب مسند ابی ہریرہ، ج ۳، ص ۴۸)

☆...... ☆لتؤمنن بہ: جواب قسم ہے، اور مبتداء کی خبر محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے تؤمنون بہ وتنصرونہ۔

فمن تولى بعد ذلك: اگر کوئی یہ کہے کہ حضرات انبیائے کرام تو معصوم ہوتے ہیں وعدہ کے پھرنے سے، میں اس کا جواب یہ دونگا

Marfat.com

کہ شرط وقوع اور خطاب کا تقاضا نہیں کرتی اور اس سے مراد حضرات انبیائے کرام کی امتیں ہیں۔

افغیر دین اللہ یبغون : یہ یہود و نصاریٰ کا رد ہے، کہ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ دین ابراہیمی پر ہیں اور اس بارے میں سید عالم ﷺ سے جھگڑا کیا، نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ دونوں دین ابراہیمی سے بری ہیں اور ہمزہ محذوف پر داخل ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی اعموا فغیر دین اللہ یبغون؟۔

ومعاینۃ ما یلجاء الیہ : یعنی اسلام، جیسا کہ پہاڑ کا کلام کرنا، فرعون اور اس کی قوم کا غرق ہونے کا ادراک کرنا، اللہ نے فرمایا ﴿فلما رأوا بأسنا قالوا امنا باللہ وحدہ﴾۔

اولادہ : یعنی اولاد یعقوب، پس یہی اولاد ابراہیم ہیں، بمعنی بیٹے کی اولاد ہے نہ کہ اصطلاحی معنی کہ اس سے مراد بیٹیوں کی اولاد ہوتی ہے۔

وما اوتی موسی و عیسی: یعنی توریت، انجیل اور دونوں حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات۔

بلتصدیق والتکذیب: یعنی بعض کی تصدیق اور بعض کی تکذیب، جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا۔

مخلصون فی العبادۃ: یہاں حقیقی اسلام مراد ہے، اور وہ یہ ہے کہ انقیاد ظاہری کرے یعنی ظاہری تسلیم و رضا کرے۔

فیمن ارتد : مراد وہ بارہ افراد ہیں جو کہ مدینہ میں اسلام لائے اور جب مکہ میں کافروں سے ملے تو ان میں سے حرث بن سوید انصاری اور یہ بعد میں اسلام نہ لایا۔

والناس اجمعین : یہاں تک کہ ناری نار میں چلے جائیں۔

المدلول : مراد لعنت ہے۔ **علیہا**: یعنی نار میں ہمیشہ رہے گا۔

اذا غرغروا : اشارہ ہے کہ یہ آیت مقیدہ ہے اور یہ قید کافروں کے لئے ہے کہ ان کا ایمان لانا حالت غرغرہ میں قبول نہ ہوگا اور مسلمان عاصی اگر حالت غرغرہ میں توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی۔ (صاوی، ج ا، ص ۲۵۰ وغیرہ)

Marfat.com

رکوع نمبر ١

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ اَىْ ثَوَابَهُ وَهُوَ الْجَنَّةُ ﴿حَتّٰى تُنْفِقُوْا﴾ تَصَدَّقُوْا ﴿مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ مِنْ اَمْوَالِكُمْ
﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ(۹۲)﴾ فَيُجَازِىْ عَلَيْهِ وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ الْيَهُوْدُ اِنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّكَ عَلٰى
مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ لَا يَاْكُلُ لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا ﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا﴾ حَلَالًا ﴿لِّبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا
حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ﴾ يَعْقُوْبُ ﴿عَلٰى نَفْسِهٖ﴾ وَهُوَ الْاِبِلُ لَمَّا حَصَلَ لَهُ عِرْقُ النَّسَا بِالْفَتْحِ وَالْقَصْرِ فَنَذَرَ اِنْ
شُفِىَ لَا يَاْكُلُهَا فَحُرِّمَ عَلَيْهِ ﴿مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ﴾ وَذٰلِكَ بَعْدَ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ تَكُنْ عَلٰى عَهْدِهٖ حَرَامًا
كَمَا زَعَمُوْا ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ﴾ لِيَتَبَيَّنَ صِدْقُ قَوْلِكُمْ ﴿اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ(۹۳)﴾ فِيْهِ،
فَبُهِتُوْا وَلَمْ يَاْتُوْا بِهَا، قَالَ تَعَالٰى ﴿فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ﴾ اَىْ ظُهُوْرِ الْحُجَّةِ بِاَنَّ
التَّحْرِيْمَ اِنَّمَا كَانَ مِنْ جِهَةِ يَعْقُوْبَ لَا عَلٰى عَهْدِ اِبْرَاهِيْمَ ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(۹۴)﴾ اَلْمُتَجَاوِزُوْنَ
الْحَقَّ اِلَى الْبَاطِلِ ﴿قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ﴾ فِىْ هٰذَا كَجَمِيْعِ مَآ اَخْبَرَ بِهٖ ﴿فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ﴾ اَلَّتِىْ اَنَا عَلَيْهَا
﴿حَنِيْفًا﴾ مَّائِلًا عَنْ كُلِّ دِيْنٍ اِلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ ﴿وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ(۹۵)﴾ وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوْا قِبْلَتُنَا قَبْلَ
قِبْلَتِكُمْ ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ﴾ مُتَعَبَّدًا ﴿لِلنَّاسِ﴾ فِى الْاَرْضِ ﴿لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ﴾ بِالْبَاءِ لُغَةٌ فِىْ مَكَّةَ، سُمِّيَتْ
بِذٰلِكَ لِاَنَّهَا تَبُكُّ اَعْنَاقَ الْجَبَابِرَةِ اَىْ تَدُقُّهَا، بَنَاهُ الْمَلٰٓئِكَةُ قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ وَوُضِعَ بَعْدَهُ الْاَقْصٰى وَبَيْنَهُمَا
اَرْبَعُوْنَ سَنَةً كَمَا فِىْ حَدِيْثِ الصَّحِيْحَيْنِ وَفِى الْحَدِيْثِ: "اَنَّهُ اَوَّلُ مَا ظَهَرَ عَلٰى وَجْهِ الْمَآءِ عِنْدَ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ زُبْدَةً بَيْضَآءَ فَدُحِيَتِ الْاَرْضُ مِنْ تَحْتِهٖ" ﴿مُبٰرَكًا﴾ حَالٌ مِّنَ الَّذِىْ اَىْ ذَا بَرَكَةٍ
﴿وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ(۹۶)﴾ لِاَنَّهُ قِبْلَتُهُمْ ﴿فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ﴾ مِّنْهَا ﴿مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ﴾ اَىِ الْحَجَرُ الَّذِىْ قَامَ عَلَيْهِ
عِنْدَ بِنَاءِ الْبَيْتِ فَاَثَّرَ قَدَمَاهُ فِيْهِ وَبَقِىَ اِلَى الْاٰنَ مَعَ تَطَاوُلِ الزَّمَانِ وَتَدَاوُلِ الْاَيْدِىْ عَلَيْهِ وَمِنْهَا تَضْعِيْفُ
الْحَسَنَاتِ فِيْهِ وَاَنَّ الطَّيْرَ لَا يَعْلُوْهُ ﴿وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾ لَا يُتَعَرَّضُ اِلَيْهِ بِقَتْلٍ اَوْ ظُلْمٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ
﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ﴾ وَاجِبٌ بِكَسْرِ الْحَاءِ وَفَتْحِهَا لُغَتَانِ فِىْ مَصْدَرِ، حَجَّ قَصَدَ وَيُبْدَلُ مِنَ
النَّاسِ ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ طَرِيْقًا فَسَّرَهُ ﷺ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَغَيْرُهُ ﴿وَمَنْ كَفَرَ﴾
بِاللّٰهِ اَوْ بِمَا فَرَضَهُ مِنَ الْحَجِّ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ(۹۷)﴾ اَلْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَعَنْ عِبَادَتِهِمْ
﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ﴾ اَلْقُرْاٰنِ ﴿وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ(۹۸)﴾ فَيُجَازِيْكُمْ عَلَيْهِ
﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ﴾ تَصْرِفُوْنَ ﴿عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اَىْ دِيْنِهٖ ﴿مَنْ اٰمَنَ﴾ بِتَكْذِيْبِكُمُ النَّبِىَّ ﷺ

Marfat.com

وَكَتَمِ نَعْتِهِ ﴿تَبْغُونَهَا﴾ اَیْ تَطْلُبُوْنَ السَّبِيْلَ ﴿عِوَجًا﴾ مَصْدَرٌ بِمَعْنٰی مُعْوَجَةٍ اَیْ مَائِلَةً عَنِ الْحَقِّ ﴿وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ﴾ عَالِمُوْنَ بِاَنَّ الدِّيْنَ الْمَرْضِیَّ هُوَ الْقَيِّمُ دِيْنُ الْاِسْلَامِ كَمَا فِیْ كِتَابِكُمْ ﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۹۹)﴾ مِنَ الْكُفْرِ وَالتَّكْذِيْبِ وَاِنَّمَا يُؤَخِّرُكُمْ اِلٰی وَقْتِكُمْ لِيُجَازِيَكُمْ وَنَزَلَ لَمَّا مَرَّ بَعْضُ الْيَهُوْدِ عَلَی الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ فَغَاظَهُ تَاَلُّفُهُمْ فَذَكَّرَهُمْ بِمَا كَانَ بَيْنَهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ مِنَ الْفِتَنِ فَتَشَاجَرُوْا وَكَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ (۱۰۰)﴾ ﴿وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ﴾ اِسْتِفْهَامُ تَعْجِيْبٍ وَتَوْبِيْخٍ ﴿وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ﴾ يَتَمَسَّكُ ﴿بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۱۰۱)﴾

ترجمہ

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے (یعنی اسکے ثواب کو، اس سے مراد جنت ہے) جب تک راہ خدا میں خرچ (یعنی صدقہ) نہ کرو......۱......اپنی پیاری چیز (اپنے مال میں سے) اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے (وہ اس خرچ کرنے پر تمہیں جزاء دیگا۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب یہود نے آپ ﷺ پر اعتراض کیا کہ آپ ﷺ ملتِ ابراہیمی پر ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہ کھایا کرتے تھے) سب کھانے حلال تھے (حِلًّا بمعنی حلالاً ہے) بنی اسرائیل کو مگر وہ جو حرام کر لیا تھا......۲......اسرائیل (یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام) نے اپنے اوپر (یعنی اونٹ، جب وہ عرق النسا کے مرض میں مبتلا ہوئے، لفظ عرق النسا نون کے فتح اور قصر کے ساتھ ہے، تو منت مانی کہ اگر اس مرض سے شفاء حاصل ہوئی تو وہ اونٹ کا گوشت نہ کھائینگے، پس وہ ان پر حرام ہوگیا) توریت اترنے سے پہلے (اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہوا، آپکے عہد میں یہ حرام نہ تھا جیسا کہ یہودیوں نے گمان کیا) تم فرماؤ (ان سے) توریت لاکر پڑھو (تاکہ تمہارے قول کی صداقت واضح ہو جائے) اگر سچے ہو (اپنے دعوٰی میں، یہود مبہوت ہوگئے اور توریت نہ لائے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تو اسکے بعد جو اللہ پر جھوٹ باندھے (یعنی حجت ظاہر ہونے کے بعد، اس بات کی تحریم حضرت یعقوب علیہ السلام کی جانب سے ہوئی تھی نہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد میں) تو وہ ہی ظالم ہیں (یعنی حق سے باطل کی طرف تجاوز کرنے والے ہیں) تم فرماؤ اللہ سچا ہے (تمام باتوں کی طرح اس بات میں بھی) تو ابراہیم کے دین پر چلو (جس پر میں ہوں) جو ہر باطل سے جدا تھے (یعنی تمام ادیان سے بیزار، دین اسلام کی طرف راغب) اور شرک والوں میں نہ تھے۔

(یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب یہود نے کہا کہ ہمارا قبلہ تمہارے قبلہ سے پہلے ہے) بے شک سب میں پہلا گھر جو مقرر ہوا (عبادت کیلئے) لوگوں کی (زمین میں وہ ہے) جو مکہ میں ہے (مکہ باء کی لغت کے ساتھ بھی ہے......۳......اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ شہر جابروں کی غرور سے اکڑی ہوئی گردنوں کو خاک میں ملا دیتا ہے، اسے فرشتوں نے تخلیق آدم سے پہلے بنایا تھا، اسکے بعد مسجد اقصی بنائی گئی اور ان دونوں تعمیروں کے مابین چالیس سال کا فاصلہ ہے جیسا کہ صحیحین کی حدیث میں ہے اور ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی

Marfat.com

ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت سب سے پہلے سطح زمین پر سفید جھاگ نمودار ہوا اسکے بعد اس جھاگ تلے زمین بچھتی چلی گئی) برکت والا (مبارکا بمعنی ذا برکة، الذی سے حال ہے) اور سارے جہان کا رہنما (کہ یہ سب کا قبلہ ہے) اس میں کھلی نشانیاں ہیں (ان میں سے) ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ (یعنی جس پتھر پر کھڑے ہو کر بناء کعبہ فرمائی تھی اس پر آج تک نقش پا موجود ہیں حالانکہ نہ صرف نہ یہ کہ اس پر طویل زمانہ بیت چکا ہے بلکہ کئی ہاتھ اس مقام پر مس ہوتے رہے ہیں، نیز وہاں نیکیوں کا کئی گناہ بڑھ جانا اور پرندوں کا اسکے اوپر سے نہ گزرنا بھی انہی نشانیوں میں سے ہے) اور جو اس میں آئے امان میں ہو (قتل یا ظلم وغیرہ کرنے کے سبب بھی اس سے تعرض نہیں کیا جائیگا) اور اللہ کیلئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے (واجب ہے، حج مصدر ہے اس میں دو لغتیں ہیں، حاء کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ بمعنی قصد، اور الناس مبدل منہ ہے اسکا بدل من استطاع الیہ سبیلا ہے) جو اس تک چل سکے (من استطاع الیہ سبیلا کی تفسیر حضور ﷺ نے زاد راہ اور سواری سے فرمائی ہے جیسا کہ حاکم وغیرہ سے مروی ہے) اور جو منکر ہو (اللہ کا یا حج کی فرضیت کا) تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے (انسانوں، جنوں، فرشتوں اور انکی عبادت سے) تم فرماؤ اے کتابیو! اللہ کی (یعنی قرآن کی) آیتیں کیوں نہیں مانتے اور تمہارے کام اللہ کے سامنے ہیں (وہ تمہیں ان پر جزا دیگا) تم فرماؤ اے کتابیو! کیوں روکتے ہو (یعنی پھیرتے ہو) اللہ کی راہ سے (یعنی اسکے دین سے) اسے جو ایمان لائے (نبی کی تکذیب کر کے اور اسکی نعت چھپا کر) چاہتے ہو (تبلغونها بمعنی تطلبونها ہے) اسے یعنی رستے کو ٹیڑھا کیا (عوجا مصدر بمعنی معوجة یعنی حق کو چھوڑتے ہوئے) اور تم خود اس پر گواہ ہو (جانتے ہو کہ پسندیدہ دین صرف اسلام ہے جیسا کہ تمہاری اپنی کتابوں میں موجود ہے) اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں (یعنی تمہارے کفر و تکذیب کو جانتا ہے، اس نے تمہیں محض ایک وقت تک مہلت دے رکھی ہے وہ ضرور تمہیں اس کا بدلہ دیگا۔

یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب ایک یہودی کا اوس و خزرج کے پاس سے گزر ہوا تو انکی آپس کی محبت نے اسے غصے میں مبتلا کر دیا، تو اس نے زمانہ جاہلیت میں انکے مابین ہونے والی جنگوں کا ذکر چھیڑ دیا جس سے وہ لوگ باہم جھگڑ پڑے اور قریب تھا کہ جنگ چھڑ جاتی) اے ایمان والو! اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے اور تم کیونکر کفر کرو گے (کیف استفهامیه تعجب اور توبیخ کیلئے ہے) تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اسکا رسول تشریف لایا اور جس نے سہارا لیا (یعتصم بمعنی یتمسک ہے) اللہ کا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا گیا۔

ترکیب

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾

لن تنالوا: فعل بافاعل...... البر: مفعول...... حتی: جار...... ان مصدریہ محذوف...... تنفقوا: فعل بافاعل...... مما تحبون: ظرف لغو...... یہ سب ملکر بتاویل مصدر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف لغو...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ﴾

و: استنافیہ...... ما: اسم شرط مفعول بہ مقدم...... تنفقوا: فعل بافاعل...... من شیء: ظرف لغو...... جملہ فعلیہ شرط......

Marfat.com

ف: جزائیہ...... ان: حرف مشبہ...... اللہ: اسم جلالت اسم...... بہ علیم: شبہ جملہ خبر......ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ تعلیل ہے جواب شرط محذوف فیجازیکم بحسبہ و مقدارہ کیلئے اور قائم مقام جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ﴾

كل الطعام: مبتدا...... كان: فعل ناقص ھو ضمیر مستثنی منہ...... الا: للاستثناء......ما: موصولہ......حرم اسرائیل علی نفسہ: جملہ فعلیہ صلہ......ملکر مستثنی، مستثنی منہ سے ملکر اسم......حلا: مصدر...... لبنی اسرائیل: ظرف لغو...... من قبل ان تنزل التورة: ظرف لغو ثانی......شبہ جملہ ہو کر خبر......کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾

قل: فعل امر انت ضمیر فاعل ملکر قول...... ف: فصیحہ...... اتوا: فعل بافاعل...... بالتورة: ظرف لغو...... یہ سب ملکر شرط محذوف اذا کنتم واثقین من اقوالکم و أصررتم علیھا کی جزا......شرط جزا ملکر مقولہ...... فاتلوھا: جملہ فعلیہ ماقبل فاتوا پر معطوف ہے...... ان: شرطیہ...... کنتم صدقین: جملہ فعلیہ شرط......جزا محذوف فاتوا بالتورة ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

ف: مستانفہ......من: شرطیہ مبتدا...... افتری: فعل بافاعل...... علی اللہ: ظرف لغو...... الکذب: مفعول...... من بعد ذلک: ظرف لغو ثانی......یہ سب ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... اولئک ھم الظلمون: جملہ اسمیہ ہو کر جزا، اپنی شرط سے ملکر خبر......مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

﴿قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾

قل: قول...... صدق اللہ: فعل بافاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ...... ف: فصیحہ...... اتبعوا: فعل بافاعل...... ملة: مضاف...... ابراھیم: ذوالحال...... حنیفا: حال...... و: حالیہ...... ما کان من المشرکین: جملہ فعلیہ حال ثانی......ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر مفعول......یہ سب ملکر جزا شرط محذوف اذا أردتم النجاة بعد ان ثبت لکم ذلک علی وجہ الکمال کیلئے۔

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾

ان: حرف مشبہ...... اول: مضاف......بیت: موصوف......وضع للناس: جملہ فعلیہ ہو کر صفت......ملکر مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر اسم...... لام: تاکیدیہ...... الذی: موصول...... ببكة: ظرف مستقر صلہ......ملکر ذوالحال...... مبرکا: معطوف علیہ...... وھدی للعلمین: معطوف ملکر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر خبر......انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

﴿فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾

فیہ: ظرف مستقر خبر مقدم...... ایت بینت: مرکب توصیفی ملکر مبتدا موخر...... مقام ابراھیم: مبتدا...... منھا خبر

Marfat.com

محذوف......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... و : مستانفه ...... من: شرطیہ مبتدا...... دخله: جملہ فعلیہ شرط ...... کان امنا: جملہ فعلیہ جزاملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾

و: مستانفه ...... للّٰہ: ظرف مستقر ثابت اسم فاعل محذوف کیلئے...... علی: جار...... الناس: مبدل منہ...... من استطاع الیه سبیلا: بدل......ملکر مجرور......ملکر ظرف لغو متعلق ماقبل ثابت کیلئے "ثابت" اسم فاعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر مقدم ...... حج البیت: مبتدا مؤخر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾

و: مستانفه ...... من: شرطیہ مبتدا...... کفر: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ...... ان اللّٰہ غنی عن العلمین: جملہ اسمیہ تعلیل ہے جواب شرط مقدر فلن یضر اللّٰہ کیلئے اور قائم مقام جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر خبر۔

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ﴾

قل: قول...... یاھل الکتب: جملہ ندائیہ...... لم: جار مجرور متعلق مقدم ...... تکفرون: فعل واو ضمیر ذوالحال...... بایت اللّٰہ: ظرف لغو...... واللّٰہ شھید علی ما تعملون: جملہ اسمیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء، اپنی نداء سے ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾

قل: قول...... یاھل الکتب: جملہ ندائیہ ...... لم: جار مجرور متعلق مقدم ...... تصدون: فعل واو ضمیر ذوالحال ...... عن سبیل اللّٰہ: ظرف لغو...... من امن: مفعول...... تبغونها عوجا: حال اول...... وانتم شهداء: حال ثانی...... وما اللّٰہ بغافل عما تعملون: حال ثالث......ذوالحال اپنے تمام حال سے ملکر فاعل...... یہ سب ملکر مقصود بالنداء، اپنی نداء سے ملکر مقولہ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ﴾

یایها الذین امنوا: جملہ ندائیہ ...... ان: شرطیہ ...... تطیعوا: فعل بافاعل...... فریقا: موصوف...... من الذین اوتوا الکتاب: صفت......ملکر مفعول...... یہ سب ملکر شرط...... یردوکم: فعل بافاعل ومفعول ...... بعد ایمانکم کفرین: شبہ جملہ مفعول ثانی...... یہ سب ملکر جزاء......شرط، جزا ملکر مقصود بالنداء، ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ﴾

و: مستانفه...... کیف: بمعنی ای حالة حال مقدم ...... تکفرون: فعل واو ضمیر ذوالحال...... و: حالیہ...... انتم تتلی علیکم ایت اللّٰہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... وفیکم رسوله: جملہ اسمیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر حال...... ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾

و: مستانفه ......من: شرطیہ مبتدا ...... یعتصم باللہ: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... قد ھدی الی ......الخ: جملہ فعلیہ جزاء اپنی شرط سے ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل ...... یہود نے سید عالم ﷺ سے کہا کہ حضور اپنے آپ کو ملتِ ابراہیمی پر خیال کرتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے آپ کھاتے ہیں تو آپ ملتِ ابراہیمی پر کیسے ہوئے؟ حضور ﷺ نے فرمایا یہ چیزیں حضرت ابراہیم پر حلال تھیں یہود کہنے لگے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں اور حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھی اور ہم تک حرام ہی چلی آئیں اس پر اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ یہود کا یہ دعوی غلط ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم واسمعیل واسحٰق ویعقوب پر حلال تھیں حضرت یعقوب نے کسی سبب سے اپنے اوپر حرام فرمایا اور یہ حرمت انکی اولاد میں باقی رہی یہود نے اسکا انکار کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ توریت اس مضمون پر ناطق ہے اگر تمہیں انکار ہے تو توریت لاؤ اس پر یہود کو اپنی فضیحت ورسوائی کا خوف ہوا اور وہ توریت نہ لا سکے انکا کذب ظاہر ہوگیا اور انہیں شرمندگی اٹھانی پڑی۔

☆......ان اول بیت وضع للناس ...... یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے کعبہ سے افضل اور اس سے پہلا ہے انبیاء کا مقام ہجرت وقبلۂ عبادت ہے۔ مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جسکو اللہ تعالی نے طاعت وعبادت کیلئے مقرر کیا نماز کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظمہ ہے جو شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے ۴۰ سال قبل بنایا گیا۔

☆......یایھا الذین امنوا ان تطیعوا ......اوس وخزرج کے قبیلے میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدتوں ان کے درمیان جنگ جاری رہی۔ سید عالم ﷺ کے صدقے ان قبیلوں کے لوگ اسلام لاکر باہم شیر وشکر ہوئے۔ ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے انس ومحبت کی باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمن اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور انکے باہمی روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہے ایک جوان کو مقرر کیا جو انکی مجلس میں بیٹھ کر انکی پچھلی لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اور اس زمانے میں ہر قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کی حقارت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا اور اس کی شر انگیزی سے دونوں قبیلے طیش میں آگئے اور ہتھیار اٹھا لئے قریب تھا کہ خونریزی ہو جائے۔ سید عالم ﷺ یہ خبر پاکر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا اے جماعت اہل اسلام! یہ کیا جاہلیت کی حرکات ہیں میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالی نے تمکو اسلام کی عزت دی جاہلیت کی بلا سے نجات دی تمہارے درمیان الفت ومحبت ڈالی تم پھر زمانہ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو حضور ﷺ کے ارشاد نے انکے دلوں پر اثر کیا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا انہوں نے ہاتھوں سے ہتھیار پھینک دیئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سید عالم ﷺ کے ساتھ فرمانبردانہ چلے آئے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

Marfat.com

تشریح و توضیح واغراض

بر کا معنی اور راہِ خدا میں اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرنے کی اہمیت:

ا......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بر سے مراد جنت ہے۔ایک اور قول کے مطابق بر سے مراد تقوی ہے بعض نے کہا کہ اس سے مراد طاعت ہے جبکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بر سے مراد یہ ہے کہ تم نیکی کی حقیقت تک ہرگز نہ پہنچ سکو گے اور نہ ہی ابرار کی صفت کو پہنچ سکو گے یہاں تک کہ اللہ تعالی کی راہ میں وہ خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہو،ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ ثواب ہے جو نیکی پر مرتب ہوتا ہے اور اصل میں بر کا معنی یہ ہے کہ نیکی وخیر کے کاموں کو بڑے پیمانے پر کشادہ کرنا، بندے کا اپنے رب کے ساتھ کشادگی کرنا یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی طاعت میں کشادگی کرے اور اللہ تعالی کا اپنے بندے کے ساتھ کشادگی کرنا یہ ہے کہ وہ بندے کو طاعت پر ثواب میں کشادگی کرے اور لفظ بر کا استعمال صدق اور حسن خلق پر بھی ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں سے بھی خیر کے کاموں میں کشادگی ہوتی ہے (خازن ،ج۱،ص۲۶۸)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:﴿إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا﴾ یعنی صدق نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف، بندہ جب سچ بولتا ہے تو اللہ تعالی کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف، بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (صحيح مسلم ،كتاب البر و الصلة ،باب قبح الكذب و حسن الصدق،ص۱۳۸۶)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:﴿الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ﴾ یعنی بر سے مراد حسن خلق ہے اور گناہ اسے کہتے ہیں جو تیرے جی میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔''

(ترمذی ، كتاب الزهد،باب ماجاء في البر و الاثم، ص۶۴،ج۲)

ہمارے اسلاف کا اس آیتِ مبارکہ پر کس طرح عمل ہوا کرتا تھا اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ طیبہ میں کئی کھجوڑ کے باغ تھے جن میں آپکو بَیْرُحاء بہت پسند تھا جو کہ مسجد نبوی کے سامنے تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف فرما ہوتے تو اسکا پانی پیتے جو کہ خوشگوار ہوتا، جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اٹھے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی:﴿یَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ(لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ)وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ﴾ یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ ارشاد فرماتا ہے اور مجھے میرے مال میں بیئرُحاء پسند ہے، میں راہ خدا میں اسے صدقہ کرتا ہوں یہ امید کرتے ہوئے کہ بھلائی پاؤں اور یہ صدقہ کرنا اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کے ہاں میرے لیے آخرت کا توشہ بن جائے، لہذا اے دو جہاں کے والی ومختار ﷺ! آپ جہاں چاہیں اسے راہ خدا میں خرچ کریں۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّی اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ﴾ یعنی یہ سودا تو بڑے فائدے کا ہے، بڑا نفع بخش ہے۔ جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا مگر میرا خیال یہ ہے کہ تم اسے اپنے قرابتداروں کو دیدو۔ پس حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ﴿اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ﴾ یعنی یا رسول اللہ ﷺ! میں ایسا ہی کروں گا۔ لہذا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس باغ کو اپنے اقارب اور اپنے چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

(صحیح بخاری، کتاب تفسیر القران، باب لن تنالو البر حتی، ص۷۷۵)

حضرت مجاہد نے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں جب اس آیت مبارکہ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ پر پہنچے تو حالت نماز ہی میں اپنی انگلی کے اشارے سے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا۔ (درمنثور، ج۲، ص۹۱)

بنی اسرائیل پر ہر کھانا حلال تھا مگر جو اپنی مرضی سے!

۲......یہاں یہود کے اعتراض پر اللہ تعالیٰ جواب دے رہا ہے کہ بنی اسرائیل پر ہر کھانا حلال تھا مگر وہ جسے حضرت اسرائیل علیہ السلام نے خود اپنی ذات پر حرام کیا۔ اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں اور وہ کھانا جو آپ علیہ السلام نے اپنی ذات پر حرام کیا تھا وہ اونٹ کا گوشت اور دودھ ہے وجہ اسکی یہ تھی کہ آپ کو عرق النساء تھا اور آپ نے یہ منت مانی تھی کہ اگر آپکو اس مرض سے صحت یابی ملی تو آپ اپنا پسندیدہ کھانا نہ کھائیں گے اور یہ کھانا آپکو پسند تھا اسلئے آپ نے اسکو ترک فرمایا۔ ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ اطباء نے آپکو اس کھانے سے منع کیا تھا۔ (بیضاوی، ج۱، ص۲۷۸)

شہر مکہ:

۳......اکثر اہل عرب باء کو میم اور میم کو باء سے بدل کر پڑھ لیتے ہیں جس طرح نمیط کو نبیط، لازم کو لازب اور راتب کو راتم، پڑھتے ہیں۔ ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ باء اور میم متغائر ہیں، اگر بکۃ کہا جائے تو مراد اس سے بیت اللہ شریف کی جگہ ہوگی اور اگر مکۃ کہا جائے تو اس سے مراد شہر مکۃ ہوگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے پہلے گھر کے بارے میں جو لوگوں کیلئے بنایا گیا پوچھا گیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسجد الحرام پھر بیت المقدس۔'' پوچھا گیا ان دونوں کے درمیان کتنے سالوں کا فاصلہ ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا چالیس سال کا۔ (روح المعانی، الجزء الرابع، ص۳۰۲)

حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک گھر بنایا جسکا نام بیت المعمور ہے اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اسکا طواف کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اسی بیت المعمور کی مثل زمین میں ایک گھر بنانے کا حکم صادر فرمایا، فرشتوں نے بنایا اور اسکا نام الضراح رکھا اور یہ بھی حکم دیا کہ جس طرح آسمان کے فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں اس طرح وہ بھی اس زمین پر بنائے گئے گھر کا طواف کریں۔ روایت میں آتا ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت سے دو ہزار سال قبل گھر بنایا اور وہ اس گھر کا حج بھی کرتے تھے جب آدم علیہ السلام نے اس گھر کا حج کیا تو فرشتوں نے ان سے کہا

Marfat.com

کہ آپ کا حج کرنا بھی نیک کام ہے لیکن ہم نے آپ سے دوہزار سال قبل اس گھر کا حج کیا۔ (خازن، ج۱، ص۲۷۱)

☆......☆ای ثوابه: یعنی بھلائی، اس جملے میں اشارہ ہے کہ کلام میں مضاف حذف ہے، یعنی بھلائی کا ثواب۔

من اموالکم: یعنی جان ومال وغیرہ۔

تصدقوا: اصل میں دوتاء تھیں ایک کو تخفیف کی وجہ سے حذف کر دیا یا حذف نہ کیا بلکہ ایک تاء کو صاد سے بدل دیا اور اس کا صاد میں ادغام کر دیا۔

فنذر ان شفی لا یاکلها: یعنی اونٹ کے گوشت اور دودھ کے کھانے پینے کی طرف رغبت تھی، اور اس قسم کی نذر کی مثال ہماری شریعت میں نہیں پائی جاتی اس لئے کہ نذر مستحب کو واجب و لازم کر دیتی ہے اور ذکر کردہ نذر کو چھوڑنا مستحب نہیں ہے۔

وذلک بعد ابراهیم: یعنی ہزار سال بعد۔

صدق قولکم: یعنی تمہاری خبریں کہ ذکر کردہ چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حرام تھیں۔

فبهتوا: باب نصر یا علم یا کرم یا ز ہی سے ہے اور معنی یہ ہے کہ وہ پریشان وحیران ہوئے اور ان کی حجتیں منقطع ہوگئیں۔

ان التحریم: بالخصوص اونٹ کے گوشت اور خون کے بارے میں۔

التی انا علیها: یعنی تمام مومنین۔

لانها تبک اعناق الجبابرة: اسے مکہ کہا گیا اس لئے کہ یہ المک سے مشتق ہے اور اس سے مراد ازالہ ہے، اس لئے کہ یہ شہر گناہوں کو زائل کرتا اور مٹاتا ہے۔

زبدة: حرکت کرتے ہوئے سفید جھاگ۔

ذابركة: اس حیثیت سے اس پاک گھر کا حج کرنے والے کے لئے، اور گناہوں کا کفارہ اس کے لئے جو عاجزی اور انکساری سے اس گھر میں داخل ہو۔

لانه قبلتهم: کہ تم نماز میں اس کی جانب متوجہ ہوتے ہو، اور آیت کا عموم اس بات پر گواہ ہے کہ جمادات تک کا قبلہ ہے اسی لئے تم درختوں کو اسی جانب بطور انحناء جھکتا ہوا دیکھتے ہو۔

تضعیف الحسنات فیه: یعنی نماز کا ثواب اس میں لاکھ گنا ملتا ہے۔

بقتل: اگرچہ قصاص ہی کیوں نہ ہو؟ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص قتل کر کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو گیا تو اس سے اس وقت تک تعرض نہیں کیا گیا جب تک کہ وہ مکہ مکرمہ میں رہا، چنانچہ اسلام کے پھیل جانے کے بعد امام مالک اور امام شافعی علیہما الرحمۃ کے نزدیک اگر قتل کرے گا تو اس سے مکہ میں قصاص لیا جائے گا اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس سے بدلہ نہ لیا جائے جب تک کہ وہ شہر محترم میں ہے اور اسے شہر سے نکلنے پر مجبور کیا جائے گا اور یہ دنیاوی معاملہ ہے اور آخرت میں گناہوں کی تکفیر اور نیکیوں کی تضعیف ہوگی۔

قل یا اهل الکتاب: یعنی یہود ونصاری، ان کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس لئے ہے کہ ان کا کفر محض عناد کی وجہ سے تھا۔

Marfat.com

مصدر: یعنی تبغونها کی ضمیر سے حال ہے۔

القرآن: اور وہ جو اس کے ساتھ معجزات باہرہ جڑے ہوئے ہیں۔

کما فی کتابکم: مراد اس سے جنس صادق توریت اور انجیل ہے۔ (صاوی، ج۱، ص۲۵۳ وغیرہ)

۞۞۞۞۞

رکوع نمبر ۲

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ﴾ بِاَنْ یُّطَاعَ فَلَا یُعْصٰی وَیُشْکَرَ فَلَا یُکْفَرُ وَیُذْکَرُ فَلَا
یُنْسٰی فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ مَنْ یَّقْوِیْ عَلٰی هٰذَا فَنُسِخَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ
﴿وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ(۱۰۲)﴾ مُوَحِّدُوْنَ ﴿وَاعْتَصِمُوْا﴾ تَمَسَّکُوْا ﴿بِحَبْلِ اللّٰهِ﴾ اَیْ دِیْنِهٖ
﴿جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ بَعْدَ الْاِسْلَامِ ﴿وَاذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ﴾ اِنْعَامَهٗ ﴿عَلَیْکُمْ﴾ یَا مَعْشَرَ الْاَوْسِ
وَالْخَزْرَجِ ﴿اِذْ کُنْتُمْ﴾ قَبْلَ الْاِسْلَامِ ﴿اَعْدَآءً فَاَلَّفَ﴾ جَمَعَ ﴿بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ﴾ بِالْاِسْلَامِ ﴿فَاَصْبَحْتُمْ﴾
فَصِرْتُمْ ﴿بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا﴾ فِی الدِّیْنِ وَالْوِلَایَةِ ﴿وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا﴾ طَرْفِ ﴿حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ﴾ لَیْسَ
بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الْوُقُوْعِ فِیْهَا اِلَّا اَنْ تَمُوْتُوْا کُفَّارًا ﴿فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْهَا﴾ بِالْاِیْمَانِ ﴿کَذٰلِکَ﴾ کَمَا بَیَّنَ
لَکُمْ مَا ذُکِرَ ﴿یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ(۱۰۳)﴾ ﴿وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ﴾
اَلْاِسْلَامِ ﴿وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ﴾ اَلدَّاعُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ النَّاهُوْنَ ﴿هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ(۱۰۴)﴾ اَلْفَائِزُوْنَ، وَمِنْ لِلتَّبْعِیْضِ لِاَنَّ مَا ذُکِرَ فَرْضُ کِفَایَةٍ لَا یَلْزَمُ کُلَّ الْاُمَّةِ وَلَا یَلِیْقُ
بِکُلِّ اَحَدٍ کَالْجَاهِلِ وَقِیْلَ زَائِدَةٌ اَیْ لِتَکُوْنُوْا اُمَّةً ﴿وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا﴾ عَنْ دِیْنِهِمْ
﴿وَاخْتَلَفُوْا﴾ فِیْهِ ﴿مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ﴾ وَهُمُ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی ﴿وَاُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ
عَظِیْمٌ(۱۰۵)﴾ ﴿یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ﴾ اَیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ﴿وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ﴾
وَهُمُ الْکَافِرُوْنَ فَیُلْقَوْنَ فِی النَّارِ وَیُقَالُ لَهُمْ تَوْبِیْخًا ﴿اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ﴾ یَوْمَ اَخْذِ الْمِیْثَاقِ
﴿فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ(۱۰۶)﴾ ﴿وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ﴾ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿فَفِیْ
رَحْمَةِ اللّٰهِ﴾ اَیْ جَنَّتِهٖ ﴿هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ(۱۰۷)﴾ ﴿تِلْکَ﴾ اَیْ هٰذِهِ الْاٰیَاتُ ﴿اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
عَلَیْکَ﴾ یَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿بِالْحَقِّ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۸)﴾ بِاَنْ یَّاْخُذَهُمْ بِغَیْرِ جُرْمٍ ﴿وَلِلّٰهِ

Marfat.com

﴿مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ مِلْکًا وَّخَلْقًا وَّعَبِیْدًا ﴿وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ﴾ تَصِیْرُ ﴿الْاُمُوْرُ(۱۰۹)﴾

ترجمہ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے......۱......(اسطرح کہ اسکی اطاعت کی جائے نافرمانی نہ کی جائے، شکر ادا کیا جائے ناشکری نہ کی جائے، اسے یاد کیا جائے فراموش نہ کیا جائے، صحابہ کرام ﷡ نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! اسکی طاقت کون رکھتا ہے؟'' تو اس کے بعد یہ حکم ﴿فاتقوا اللہ مااستطعتم﴾ سے منسوخ ہوگیا) اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان (یعنی مرتے وقت بھی توحید کے علمبردار رہنا) اور مضبوط تھام لو (واعتصموا بمعنی اتمسکوا ہے) اللہ کی (یعنی اسکے دین کی) رسی سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (یعنی اسلام لانے کے بعد فرقوں میں نہ بٹ جانا......۲......) اور اللہ کا احسان (یعنی انعام) اپنے اوپر یاد کرو (اے اوس وخزرج!) جب تم میں (اسلام سے پہلے) بیر تھا تو اس نے ملاپ (یعنی جمع) کر دیا تمہارے دلوں کو (اسلام کے ساتھ) اور تم بن گئے (یعنی ہوگئے) اسکے فضل سے آپس میں بھائی بھائی (دین اور دوستی میں......۳......) اور تم کنارے پر تھے (شفا بمعنی طرف ہے) غار دوزخ کے (تم میں اور جہنم کے گڑھے میں کچھ دوری نہ تھی سوائے کفر پر مرنے کے) تو اس نے تمہیں اس سے بچا دیا (ایمان کی دولت دیکر) یوں ہی (جیسا کہ مذکورہ باتیں تم سے واضح ذکر کر دیں اسی طرح) اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی (یعنی اسلام) کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں......۴......اور یہی لوگ (اوامر ونواہی کے داعی) مراد کو پہنچے (کامیاب ہیں، مــن تبعیضیہ ہے کیونکہ مذکورہ احکام فرض کفایہ ہیں تمام امت پر لازم نہیں ہیں اور نہ ہی ہر آدمی مثلاً جاہل اس کام کے کرنے کے لائق ہے، بعض کے نزدیک مـن زائدہ ہے اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ چاہئے کہ تم سب ایک گروہ ہو جاؤ)۔

اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے (اپنے دین سے جدا ہوگئے) اور اختلاف کیا (دین کے معاملے میں) بعد اسکے کہ روشن نشانیاں انہیں آ چکی تھیں......۵......(ان سے مراد یہود ونصاری ہیں) اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔ جس دن کچھ منہ اونجالے ہونگے اور کچھ منہ کالے (یعنی قیامت کے دن) تو وہ جنکے منہ کالے ہوئے (یعنی کفار، وہ آگ میں ڈالے جائینگے تو انہیں ڈانٹ کر کہا جائیگا) کیا تم کافر ہوئے ایمان لانے کے بعد (یعنی جو روزِ میثاق لائے تھے) تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ۔ اور وہ جنکے منہ اونجالے ہوئے (یعنی مومن) وہ اللہ کی رحمت میں (یعنی جنت میں) ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہینگے یہ (آیات) اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم (اے محبوب ﷺ!) ٹھیک ٹھیک تم پر پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا (کہ وہ انکے جرم کے بغیر ان سے مواخذہ کرے) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب اسی کی ملک، مخلوق اور بندے ہیں) اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع (ترجع بمعنی تصیر) ہے۔

ترکیب

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

Marfat.com

یایھاالذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ۔۔۔۔اتقوا: فعل بافاعل ...... اللّٰہ: اسم جلالت مفعول ...... حق تقتہ: مفعول مطلق......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء ...... و: عاطفہ...... لا تموتن: فعل بافاعل...... الا: للحصر ......وانتم مسلمون: جملہ اسمیہ حال ہے تموتن کے فاعل سے......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾

و: عاطفہ...... اعتصموا: فعل بافاعل...... بحبل اللّٰہ: ظرف لغو...... جمیعا: حال ہے فاعل سے......ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے...... ولاتفرقوا: فعل بافاعل جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ﴾

و: عاطفہ ...... اذکروا: فعل بافاعل ...... نعمۃ: مصدر مضاف...... اللّٰہ: اسم جلالت مضاف الیہ فاعل ...... علیکم: ظرف لغو......مصدر اپنے متعلقات سے ملکر مفعول...... اذ: مضاف...... کنتم اعداء: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... فالف بین قلوبکم: جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف لغو......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ﴾

ف: عاطفہ...... اصبحتم: فعل ناقص......تم: ضمیر اسم...... بنعمتہ: ظرف مستقر حال ہے اسم سے...... اخوانا: خبر......ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ......کنتم: فعل ناقص واسم......علی شفاحفرۃ: ظرف مستقر خبر...... من النار: صفت حفرۃ کیلئے......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾

ف: عاطفہ...... انقذکم: فعل بافاعل مفعول...... منھا: ظرف......جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ...... کذلک: متعلق بمحذوف تبیین مصدر محذوف کیلئے صفت......ملکر مفعول مطلق مقدم...... یبین: فعل ...... اللّٰہ: فاعل...... لکم: ظرف ایتہ: مفعول...... لعلکم تھتدون: جملہ اسمیہ حال......لکم: کی کم ضمیر سے......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾

و: مستانفہ...... لتکن: فعل ناقص مجزوم بلام امر...... منکم: ظرف مستقر خبر مقدم...... امۃ: موصوف...... یدعون الی الخیر: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ...... ویامرون بالمعروف: جملہ فعلیہ معطوف اول...... وینھون عن المنکر: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، معطوف علیہ، معطوفات سے ملکر صفت، موصوف سے ملکر اسم......فعل ناقص، اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾

واولئک ھم المفلحون: جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ......لا تکونوا: فعل نہی ناقص واؤ ضمیر اسم...... ک: جار......

Marfat.com

الذین: موصول......تفرقوا: معطوف علیہ...... واختلفوا...... الخ: معطوف ملکر صلہ......جو موصول سے ملکر مجرور......ملکر ظرف مستقر خبر...... جملہ فعلیہ۔

﴿وَاُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾

و: مستانفہ......اولئک: مبتدا...... لھم عذاب عظیم: جملہ اسمیہ ہوکر خبر......ملکر جملہ اسمیہ...... یوم: مضاف...... تبیض وجوہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......وتسودوجوہ: جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف اذکروا کیلئے......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ﴾

ف: تفریعیہ...... اما: شرطیہ...... الذین: موصول...... اسودت وجوھھم: صلہ ملکر مبتدا...... ھمزہ: حرف استفہام...... کفرتم: فعل با فاعل......بعد ایمانکم: ظرف......جملہ فعلیہ خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ شرط محذوف مھما یکن من شیی کی جزاء......ف: فصیحیہ......ذوقوا العذاب: فعل با فاعل ومفعول......بما کنتم تکفرون: ظرف لغو......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط محذوف اذا عرفتم ذلک کی جزاء، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... اما: شرطیہ...... الذین: موصول...... ابیضت وجوھھم: فعل با فاعل ملکر صلہ......ملکر مبتدا......ف: جزائیہ...... فی رحمۃ اللہ: ظرف مستقر خبر......ملکر شرط محذوف مھما یکن من شیی فی الدنیا کی جزاء......ھم فیھا خلدون: جملہ اسمیہ حال ہے مبتدا سے۔

﴿تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾

تلک: مبتدا...... ایت اللہ: ذوالحال...... نتلوھا علیک بالحق: جملہ فعلیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... و: مستانفہ...... ما: حجازیہ...... اللہ: اسم جلالت اسم...... یرید: فعل با فعل...... ظلما للعلمین: مرکب توصیفی مفعول......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴾

و: مستانفہ...... للہ: ظرف مستقر خبر مقدم...... ما فی السموت: معطوف علیہ...... ومافی الارض: معطوف، جو معطوف علیہ سے ملکر مبتدا موخر......ملکر جملہ اسمیہ......و: عاطفہ...... الی اللہ: ظرف لغو مقدم......ترجع: فعل...... الامور: نائب الفاعل...... ملکر جملہ فعلیہ۔

تشریح و توضیح واغراض

Marfat.com

اللہ تعالی سے ڈرنے کا حق کیا ہے؟

۱.....اس آیتِ مبارکہ سے مراد واجبات کو قائم کرنا اور حرام سے اجتناب کرنا ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی کی اطاعت کرے اور نافرمانی نہ کرے، اسکا شکر بجالائے اور اسکے ساتھ کفر نہ کرے، اسکا ذکر کرے اور اسے بھول نہ جائے، کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں اللہ کی راہ سے اپنی گرفت میں نہ لے اور یہ بھی کہ بندہ انصاف قائم کرے اگرچہ اسکی اپنی ذات یا اپنے بیٹے یا اپنے باپ ہی کا معاملہ کیوں نہ ہو۔ (مدارک، ج ۱، ص ۲۷۹)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس کا ذکر کرے اسے بھول نہ جائے، اس جملہ کا مدار فناءِ قلب پر ہے اور یہ جملہ کہ اسکی اطاعت کرے نافرمانی نہ کرے اسکا شکر بجالائے اسکے ساتھ کفر نہ کرے، کا مدار فناءِ نفس پر ہے۔ (مظہری، ج ۲، ص ۵۱۹)

اللہ کی رسی کیا ہے؟ اور اسے مضبوطی سے تھامنے سے کیا مراد ہے؟

۲.....حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی کے دین کو مضبوطی سے تھام لو کہ یہی اس تک پہنچنے کا بہترین سبب ہے، ایک قول کے مطابق حبل اللہ سے مراد قرآن ہے کیونکہ یہ بھی اس تک پہنچنے کا سبب ہے۔ چنانچہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عز وجل هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ﴾ یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان میں سے ایک کتاب اللہ ہے جو کہ حبل اللہ ہے جس شخص نے اسکی پیروی کی وہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہ ہو گیا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل صحابہ، باب فضائل علی، ص ۱۳۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ﴾ یعنی بیشک اللہ تعالی تمہارے لیے تین کام پسند کرتا ہے اور تین ہی ناپسند کرتا ہے: تم اللہ تعالی کی عبادت کرو، اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اللہ تعالی کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ نہ کرو۔ اور تمہارے جن تین کاموں کو ناپسند کرتا ہے وہ یہ ہیں: (۱) فضول بحث کرنا، کثرت سوال اور مال کا ضائع کرنا۔ (صحیح مسلم، کتاب الاقضية، باب النهي عن كثرة المسائل، ص ۸۶۴)

نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے کا بیان:

۳.....مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ امر بالمعروف و نهي عن المنكر فرض کفایہ ہے، اگر کسی جگہ ایک شخص یہ کام کرے تو باقی لوگوں سے یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ (خازن، ج ۱، ص ۲۸۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عید کے دن مروان نے منبر نکلوایا اور نماز سے قبل خطبہ شروع کر دیا تو ایک شخص نے کہا: ﴿يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا﴾ یعنی تو نے آج کے دن منبر نکلوا کر سنت کی مخالفت کی اور تو نے نماز سے قبل خطبہ شروع کر دیا حالانکہ نماز سے قبل خطبہ

Marfat.com

نہیں ہوتا۔ تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ اس شخص نے وہ بات پوری کر دکھائی جو میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ رَأَى مِنكُم مُنكَرًا فاستطاع أنْ يُغيرهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ﴾ یعنی تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے، اگر ہاتھ سے روکنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ ہاتھ سے روکے ورنہ زبان سے اور اگر اسکی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے، یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

(ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الامر بالمعروف، ص ۶۲۳)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ﴿مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں نرمی برتنے والے اور ان میں مبتلا ہونے والے کی مثال اس قوم جیسی ہے جس نے ایک کشتی بنائی اور اس کشتی میں ٹھہرنے کیلئے قرعہ اندازی کی، بعض کے حصہ میں اس کا نچلا حصہ آیا جبکہ بعض کے حصہ میں اسکا اوپر والا حصہ آیا، پس وہ جن کے حصہ میں نچلا حصہ آیا انہیں پانی لینے کیلئے اوپر والے حصے میں جانا پڑتا تھا، انہوں نے اسے دشوار جانا اور اسکا حل یہ نکالا کہ ایک کلہاڑے سے اپنے حصے میں سراغ کرنے لگے تو اوپری حصے والے لوگ آئے اور پوچھا: "کیا ہوا؟ اس شخص نے کہا کہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی ہے اور پانی کے بغیر گزارا نہیں، پس اگر اوپری حصے والے لوگوں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ خود بھی نجات پائیں گے اور انکو بھی بچائیں گے اور اگر وہ انہیں چھوڑ دیں یعنی کشتی میں سراخ کرنے سے نہ روکیں تو وہ دوسرں کیساتھ خود بھی ہلاک ہوں گے۔

(صحيح بخاري، كتاب الشهادات، باب القرعة في المشكلات، ص ۴۳۸)

فرقہ بندی کی مذمت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً﴾ یعنی یہودی ۷۱ یا ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے اور نصاریٰ بھی ۷۱ یا ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوگئے لیکن میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹے گی۔

(ابي داود، كتاب السنة، باب شرح السنة، ص ۸۶۰)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ﴿أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ﴾ یعنی تم سے پہلے اہل کتاب ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور میری امت عنقریب ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں ۷۲ فرقے جہنمی ہوں گے اور ایک جنتی اور وہی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ابن یحیٰ اور عمرو بن عثمان نے اپنی اپنی

Marfat.com

حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے: ﴿وَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ اُمَّتِي اَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ﴾ یعنی عنقریب میری امت میں ایسی قوم نکلے گی کہ گمراہی ان میں ایسے سرایت کر جائے گی جیسے پاگل کتے کے کاٹے ہوئے شخص کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ جبکہ عمرو بن عثمان کی سند میں یہ اضافہ ہے: ﴿اَلْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهُ﴾ یعنی جیسے کہ کتے کے جسم میں زہر داخل ہو جائے کہ کوئی رگ اور جوڑ باقی نہ رہے۔ (سنن ابی داود، کتاب السنة، باب شرح السنة، ص۸۶۰)

حضور ﷺ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ﴿إن بني إسرائيل افترقوا على إحدى وسبعين ملة، وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين ملة، كلها في النار إلا ملة واحدة﴾ یعنی بنی اسرائیل ۷۱ فرقوں میں تقسیم ہوئی اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی جن میں سوائے ایک کے سارے جہنمی ہوں گے۔ تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: ﴿ما الواحدة؟﴾ یعنی یا رسول اللہ ﷺ وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿ما أنا عليه اليوم وأصحابي﴾ یعنی جس پر آج کے دن میں اور میرے صحابہ ہیں وہ فرقہ جنتی ہے۔ (مستدرك للحاكم، كتاب العلم، باب حديث عبد الله بن عمرو، ص۱۸۹)

غنية الطالبين میں ہے کہ ۷۳ فرقوں کی اصل دس فرقے ہیں: اہل سنت، خوارج، شیعہ، معتزلہ، مرجیہ، مشبہ، جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ۔ چنانچہ اہل سنت و جماعت کا ایک ہی فرقہ ہے جبکہ خوارج کے پندرہ فرقے ہیں، معتزلہ کے چھ، مرجیہ کے بارہ، شیاہ کے بتیس، جہمیہ، نجاریہ، ضراریہ اور کلابیہ میں سے ہر ایک کا ایک ایک فرقہ ہے اور مشبہ کے تین فرقے ہیں اور یہ سب ملا کر ۷۳ فرقے ہو گئے جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے اسکی بشارت دی اور نجات پانے والا فرقہ اہل سنت و جماعت ہے۔ (غنية الطالبين مترجم، ج۱، ص۳۰۹)

چہروں کے سیاہ و سفید ہونے سے مراد؟

۵......قیامت کے دن مومنوں کے چہرے سفید ہوں گے اور کافروں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ ایک قول کے مطابق اہل سنت و جماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ۔ ایک قول یہ بھی ملتا ہے مخلصین کے چہرے روشن ہوں گے اور منافقین کے چہرے کالے۔ جبکہ ایک قول کے مطابق مذکورہ آیت مبارکہ میں سفیدی سے مراد سرور اور فرحت ہے کہ جسے کامیابی و کامرانی ملے اسکا چہرہ خوشی سے کھل اٹھتا ہے اور سیاہی سے مراد غم اور حزن ہے کیونکہ جسے ناکامی حاصل ہو اس کا چہرہ غم و اندوہ کی وجہ سے سیاہ پڑ جاتا ہے۔ (خازن، ج۱، ص۲۸۲)

وہ کونسا وقت ہوگا کہ جب مومنوں کے چہرے سفید اور کافروں کے چہرے سیاہ ہوں گے؟ علامہ سید محمود آلوسی فرماتے ہیں کہ اس بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ قبروں سے اٹھتے وقت، بعض نے کہا کہ اعمال نامہ پڑھتے وقت، ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ میزان پر اعمال تولتے وقت۔ (روح المعاني، الجزء الرابع، ص۳۲۹)

☆......☆ **بان يطاع ولا يعصي:** یہ کہ حسب طاقت اطاعت کی جائے اور اصلاً معصیت نہ کرے۔

والولاية: مراد نصرت ہے یعنی تمہارے بعض بعض کی مدد کرتے ہیں۔

الاسلام: یعنی انحصار صرف اسلام پر ہے اس لئے کہ یہی تمام امور اور اجل کا سربراہ و سردار ہے اور اس کے بعد فرمایا ﴿ويأمرون

بالمعروف﴾۔
ومن للتبعیض :من تبعیضیہ ہے،امر بالمعروف ونھی عن المنکر فرض کفایہ ہےاور بعض سے مراد معین یا غیر معین ہیں اللہ کے علم میں۔
کالجاھل: یعنی جاہل امر بالمعروف و نھی عن المنکر نہ کرے اس لئے کہیں اپنی جہالت کی بناء پر امر بمنکر اور نھی عن معروف کر بیٹھے۔
وقیل زائدۃ: یعنی من زائدہ بھی ہوسکتا ہے وہ اس طرح کہ امر بالمعروف ونھی عن المنکر فرض کفایہ ہو اور بعض کے عمل کرنے سے سب سے ساقط ہو گیا ہو۔ (صاوی، ج۱،ص۲۵۷وغیرہ)

رکوع نمبر ۳

﴿کُنْتُمْ﴾ یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ﴾ اُظْهِرَتْ ﴿لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ﴾ بِاللّٰهِ ﴿لَكَانَ﴾ الْاِیْمَانُ ﴿خَیْرًا لَّهُمْؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ وَاَصْحَابِهٖ ﴿وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ(۱۱۰)﴾ اَلْكَافِرُوْنَ ﴿لَنْ یَّضُرُّوْكُمْ﴾ اَیِ الْیَهُوْدُ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ بِشَیْءٍ ﴿اِلَّاۤ اَذًى﴾ بِاللِّسَانِ مِنْ سَبٍّ وَّوَعِیْدٍ ﴿وَاِنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ یُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ﴾ مُنْهَزِمِیْنَ ﴿ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ(۱۱۱)﴾ عَلَیْكُمْ بَلْ لَكُمُ النَّصْرُ عَلَیْهِمْ ﴿ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْۤا﴾ حَیْثُمَا وُجِدُوْا فَلَا عِزَّ لَهُمْ وَلَا اِعْتِصَامَ ﴿اِلَّا﴾ كَائِنِیْنَ ﴿بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ﴾ الْمُؤْمِنِیْنَ وَهُوَ عَهْدُهُمْ اِلَیْهِمْ بِالْاِیْمَانِ عَلٰی اَدَآءِ الْجِزْیَةِ اَیْ لَا عِصْمَةَ لَهُمْ غَیْرُ ذٰلِكَ ﴿وَبَآءُوْ﴾ رَجَعُوْا ﴿بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ﴾ اَیْ بِسَبَبِ اَنَّهُمْ ﴿كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّؕ ذٰلِكَ﴾ تَاكِیْدٌ ﴿بِمَا عَصَوْا﴾ اَمْرَ اللّٰهِ ﴿وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ(۱۱۲)﴾ یَتَجَاوَزُوْنَ الْحَلَالَ اِلَی الْحَرَامِ ﴿لَیْسُوْا﴾ اَیْ اَهْلُ الْكِتٰبِ ﴿سَوَآءً﴾ مُسْتَوِیْنَ ﴿مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ﴾ مُسْتَقِیْمَةٌ ثَابِتَةٌ عَلَی الْحَقِّ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ وَعَنْ اَصْحَابِهٖ ﴿یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ﴾ اَیْ فِیْ سَاعَاتِهٖ ﴿وَهُمْ یَسْجُدُوْنَ(۱۱۳)﴾ یُصَلُّوْنَ، حَالٌ ﴿یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِؕ وَاُولٰٓىٕكَ﴾ اَلْمَوْصُوْفُوْنَ بِمَا ذُكِرَ ﴿مِنَ الصّٰلِحِیْنَ(۱۱۴)﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ لَیْسُوْا كَذٰلِكَ وَلَیْسُوْا مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿وَمَا یَفْعَلُوْا﴾ بِالتَّاءِ اَیَّتُهَا الْاُمَّةُ وَبِالْیَاءِ اَیِ الْاُمَّةُ الْقَآئِمَةُ ﴿مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ﴾ بِالْوَجْهَیْنِ اَیْ تُعْدَمُوْا ثَوَابَهٗ بَلْ یُجَازُوْنَ عَلَیْهِ ﴿وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ

Marfat.com

بِالْمُتَّقِیْنَ(۱۱۵)﴾ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ﴾ تُدْفَعَ ﴿عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ﴾ اَیْ مِنْ عَذَابِهٖ ﴿شَیْئًا﴾ وَخَصَّهُمَا بِالذِّکْرِ لِاَنَّ الْاِنْسَانَ یَدْفَعُ عَنْ نَّفْسِهٖ تَارَةً بِفِدَاءِ الْمَالِ وَتَارَةً بِالْاِسْتِعَانَةِ بِالْاَوْلَادِ ﴿وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ(۱۱۶)﴾ ﴿مَثَلُ﴾ صِفَةُ ﴿مَا یُنْفِقُوْنَ﴾ اَیِ الْکُفَّارُ ﴿فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا﴾ فِیْ عَدَاوَةِ النَّبِیِّ ﷺ اَوْ صَدَقَةٍ وَّنَحْوِهَا ﴿کَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ﴾ حَرٌّ اَوْ بَرْدٌ شَدِیْدٌ ﴿اَصَابَتْ حَرْثَ﴾ زَرْعَ ﴿قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ﴾ بِالْکُفْرِ وَالْمَعْصِیَةِ ﴿فَاَهْلَکَتْهُ﴾ فَلَمْ یَنْتَفِعُوْا بِهٖ فَکَذٰلِکَ نَفَقَاتُهُمْ ذَاهِبَةٌ لَّا یَنْتَفِعُوْنَ بِهَا ﴿وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ﴾ بِضَیَاعِ نَفَقَاتِهِمْ ﴿وَلٰکِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ(۱۱۷)﴾ بِالْکُفْرِ الْمُوْجِبِ لِضَیَاعِهَا ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً﴾ اَصْفِیَاءَ تُطْلِعُوْنَهُمْ عَلٰی سِرِّکُمْ ﴿مِّنْ دُوْنِکُمْ﴾ اَیْ غَیْرِکُمْ مِّنَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمُنَافِقِیْنَ ﴿لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا﴾ نُصِبَ بِنَزْعِ الْخَافِضِ اَیْ لَا یُقَصِّرُوْنَ لَکُمْ فِی الْفَسَادِ ﴿وَدُّوْا﴾ تَمَنَّوْا ﴿مَاعَنِتُّمْ﴾ اَیْ عَنَتَکُمْ وَهُوَ شِدَّةُ الضَّرَرِ ﴿قَدْ بَدَتِ﴾ ظَهَرَتِ ﴿الْبَغْضَآءُ﴾ الْعَدَاوَةُ لَکُمْ ﴿مِنْ اَفْوَاهِهِمْ﴾ بِالْوَقِیْعَةِ فِیْکُمْ وَاِطْلَاعِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی سِرِّکُمْ ﴿وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ﴾ مِنَ الْعَدَاوَةِ ﴿اَکْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ﴾ عَلٰی عَدَاوَتِهِمْ ﴿اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ(۱۱۸)﴾ ذٰلِکَ فَلَا تُوَالُوْهُمْ ﴿هَا﴾ لِلتَّنْبِیْهِ ﴿اَنْتُمْ﴾ یَا ﴿اُولَآءِ﴾ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿تُحِبُّوْنَهُمْ﴾ لِقَرَابَتِهِمْ مِّنْکُمْ وَصَدَاقَتِهِمْ ﴿وَلَا یُحِبُّوْنَکُمْ﴾ لِمُخَالَفَتِهِمْ لَکُمْ فِی الدِّیْنِ ﴿وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْکِتٰبِ کُلِّهٖ﴾ اَیْ بِالْکُتُبِ کُلِّهَا وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِکِتَابِکُمْ ﴿وَاِذَا لَقُوْکُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ﴾ اَطْرَافَ الْاَصَابِعِ ﴿مِنَ الْغَیْظِ﴾ شِدَّةِ الْغَضَبِ لِمَا یَرَوْنَ مِنْ اِئْتِلَافِکُمْ، وَیُعَبَّرُ عَنْ شِدَّةِ الْغَضَبِ بِعَضِّ الْاَنَامِلِ مَجَازًا وَّاِنْ لَّمْ یَکُنْ ثَمَّ عَضٌّ ﴿قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ﴾ اَیْ اِبْقَوْا عَلَیْهِ اِلَی الْمَوْتِ فَلَنْ تَرَوْا مَا یَسُرُّکُمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ(۱۱۹)﴾ بِمَا فِی الْقُلُوْبِ وَمِنْهُ مَا یُضْمِرُهٗ هٰٓؤُلَاءِ ﴿اِنْ تَمْسَسْکُمْ﴾ تُصِبْکُمْ ﴿حَسَنَةٌ﴾ نِعْمَةٌ کَنَصْرٍ وَّغَنِیْمَةٍ ﴿تَسُؤْهُمْ﴾ تُحْزِنْهُمْ ﴿وَاِنْ تُصِبْکُمْ سَیِّئَةٌ﴾ کَهَزِیْمَةٍ وَّجَدْبٍ ﴿یَّفْرَحُوْا بِهَا﴾ وَجُمْلَةُ الشَّرْطِ مُتَّصِلَةٌ بِالشَّرْطِ قَبْلُ وَمَا بَیْنَهُمَا اِعْتِرَاضٌ وَالْمَعْنٰی اَنَّهُمْ مُتَنَاهُوْنَ فِیْ عَدَاوَتِکُمْ فَلِمَ تُوَالُوْهُمْ فَاجْتَنِبُوْهُمْ ﴿وَاِنْ تَصْبِرُوْا﴾ عَلٰی اَذَاهُمْ ﴿وَتَتَّقُوْا﴾ اللّٰهَ فِیْ مُوَالَاتِهِمْ وَغَیْرِهَا ﴿لَا یَضُرُّکُمْ﴾ بِکَسْرِ الضَّادِ وَسُکُوْنِ الرَّاءِ وَضَمِّهَا وَتَشْدِیْدِهَا ﴿کَیْدُهُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ﴾ بِالْیَاءِ وَالتَّاءِ ﴿مُحِیْطٌ(۱۲۰)﴾ عَالِمٌ فَیُجَازِیْهِمْ بِهٖ۔

ترجمہ

تم بہتر ہو (اے امتِ محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ کے علم میں) سب امتوں میں......۱...... جو ظاہر ہوئیں (اخرجت بمعنی اظہرت ہے) لوگوں میں، بھلائی کا حکم دیتے ہو برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر کتابی ایمان لاتے تو (ایمان لانے میں) انکا بھلا تھا ان میں کچھ مسلمان ہیں (جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھی) اور زیادہ کافر (فاسقون بمعنی کافرون ہے) وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے (یعنی اے مسلمانو! یہودی تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے) مگر یہی ستانا (اس طرح کہ وہ زبان سے برا بھلا کہیں گے یا پھر دھمکیاں دیں گے) اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے (یعنی شکست کھائیں گے) پھر انکی مدد نہ ہوگی (تمہارے خلاف بلکہ انکے خلاف تمہاری مدد ہوگی) ان پر جمادی گئی خواری جہاں ہوں امان نہ پائیں (یعنی جہاں کہیں بھی وہ ہوں عزت اور پناہ نہ پائیں گے......۲......) مگر (وہ ہوں) اللہ کی ڈور اور آدمیوں کی ڈور سے (یہاں الناس سے مراد مومنین ہیں اور اس ڈور سے مراد وہ عہد ہے جو مسلمانوں نے یہودیوں کیا ہو کہ وہ مسلمانوں کو جزیہ ادا کرنے کی صورت میں انہیں امان ہوگی، اس کے بغیر انکے بچاؤ کی کوئی صورت نہ ہوگی) اور وہ لوٹے (باء و بمعنی رجعوا ہے) اللہ کے غضب سے اور ان پر جمادی گئی محتاجی......۳...... یہ اس لئے کہ (یعنی یہ اس سبب سے ہے کہ وہ) اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے، یہ (ذلک ماقبل کی تاکید کیلئے ہے) اس لئے کہ نافرمان (تھے اللہ کے حکم کے) اور سرکش تھے (کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے تھے)۔

نہیں (یعنی اہل کتاب) سب ایک سے (یعنی برابر)، کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں (یعنی حق پر ثابت قدم ہیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھی) اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کے اوقات میں (یعنی اناء بمعنی ساعات ہے) اور سجدہ کرتے ہیں (نماز میں مشغول رہتے ہیں، وھم یسجدون ، یتلون کے فاعل سے حال ہے) اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ (جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کردہ اوصاف سے متصف ہیں) لائق ہیں (اور جو اہل کتاب میں سے ایسے نہیں اور نہ ہی اس قابل و لائق ہیں) اور وہ جو بھلائی کریں (یفعلوا میں دو قرأتیں ہیں اگر تاء کے ساتھ تفعلوا ہو تو معنی ہوگا ایتھا الامۃ اور اگر یاء کے ساتھ یفعلوا ہو تو معنی ہوگا امۃ قائمۃ) انکا حق نہ مارا جائیگا (یکفروا میں بھی دو قرأتیں ہیں یعنی اسکو ثواب سے محروم نہ کیا جائے گا بلکہ انہیں اس پر بدلہ دیا جائے گا) اور اللہ کو معلوم ہیں ڈر والے۔ وہ جو کافر ہوئے نہ بچا سکیں گے (یعنی دور نہ کر سکیں گے) انکے مال اور نہ انکی اولاد انکو اللہ سے (یعنی اسکے عذاب سے) ذرہ بھر (مال اور اولاد کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس لئے ہے کہ انسان اپنا بچاؤ کبھی فدیہ دیکر کرتا ہے اور کبھی اولاد کے بل بوتے پر) اور وہ جہنمی ہیں انکو ہمیشہ اس میں رہنا۔

کہاوت (صفت) اس کی جو خرچ کرتے ہیں (یعنی کفار) اس دنیا کی زندگی میں......۴...... (نبی پاک ﷺ کی عداوت یا صدقہ وغیرہ میں) اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو (یعنی جو سخت گرم یا ٹھنڈی ہو......۵......) وہ کھیتی پر پڑی (حرث بمعنی زرع ہے) ایک ایسی قوم کی جو اپنا ہی برا کرتے تھے (کفر اور معصیت کرکے) تو اسے بالکل مار گئی (وہ لوگ اس سے نفع نہ اٹھا سکیں گے، اسی طرح انکے نفقات بیکار ہیں وہ ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے) اور اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا (انکے نفقات کو ضائع کرکے) ہاں وہ خود اپنی

Marfat.com

جانوں پر ظلم کرتے ہیں (کفر کر کے کہ یہی کفر انکے ضیاع کا سبب ہے) اے ایمان والو! راز دار نہ بناؤ (یعنی ایسا دوست نہ بناؤ جو تمہارے رازوں پر واقف ہوں) غیروں کو (یعنی یہودیوں، نصرانیوں اور منافقوں کو) وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے (خبالا منصوب بنزع الخافض ہے، یعنی وہ تمہارے لئے فساد میں کمی نہیں چھوڑتے) انکی آرزو ہے (یعنی وہ تمنا کرتے ہیں کہ) جتنی ایذا تمہیں پہنچے (عنت کا معنی ہے سخت تکلیف) جھلک اٹھا (یعنی ظاہر ہو چکا) بیر (یعنی انکی تمہارے لئے عداوت) انکی باتوں سے (یعنی تمہاری غیبت کرنے اور تمہارے راز مشرکین تک پہنچانے سے) اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں (یعنی عداوت) اور بڑا ہے، ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں (انکی عداوت پر) اگر تمہیں عقل ہو (اس کو تو تم ان سے دوستی نہ کرنا)۔

سنتے ہو (ھا تنبیہ کیلئے ہے) یہ جو تم ہو (اے مسلمانو!) تم تو انہیں چاہتے ہو (ان سے قرابت داری اور دوستی کیوجہ سے) اور وہ تمہیں نہیں چاہتے (تم سے دینی مخالفت کی وجہ سے) اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو (یعنی تمام آسمانی کتابوں پر لیکن وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں لاتے) اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں (یعنی انگلیوں کے پورے) غصے سے (جب وہ تمہارا آپس میں اکٹھا ہونا دیکھیں تو جوش وغضب میں انگلیاں چبائیں......٦......، اس جوش وغضب کو مجاز اعض الانامل سے تعبیر کیا گیا ہے اگر چہ حقیقتاً وہ ایسا نہیں کرتے تھے) تم فرما دو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن میں (یعنی مرتے دم تک اس حال پر رہو کہ تمہیں کبھی خوشی دیکھنا نصیب ہی نہ ہو) اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات (یعنی جو باتیں دلوں میں ہیں اور ان میں وہ باتیں بھی شامل ہیں جو یہ لوگ اپنی دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں)۔

تمہیں کوئی پہنچے (تمسسکم بمعنی تصبکم ہے) بھلائی (یعنی نعمت، جیسا کہ نصرت، مال اور غنیمت) تو انہیں برا لگے (یعنی انہیں غمگین کرے) اور تم کو برائی پہنچے (جیسا کہ ہزیمت اور قحط سالی) تو اس پر خوش ہوں (جملہ شرطیہ شرط کے ساتھ متصل ہے اور دونوں کے درمیان جملہ معترضہ قل موتوا ......الخ ہے، یعنی وہ تمہاری عداوت میں انتہاء کو پہنچ چکے ہیں لہذا ان سے دوستی نہ کرو بلکہ ان سے بچو) اور اگر تم صبر کرو (انکی اذیت پر) اور ڈرتے رہو (اللہ سے، ان کی دوستی وغیرہ کے معاملے میں) تو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا (یضر کم ضاد کے کسرہ اور راء کے سکون اور ضاد کے ضمہ اور راء کی تشدید کے ساتھ دونوں لغتیں ہیں) ان کا داؤ بیشک ان کے سب کام (یعملون بالیاء والتاء دونوں لغتوں کے ساتھ ہے) خدا کے گھیرے میں ہیں (یعنی وہ انہیں جانتا ہے، انہیں ان کاموں پر جزاء دیگا)۔

ترکیب

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾

کنتم: فعل ناقص با اسم...... خیر: مضاف...... امۃ: ذوالحال...... اخرجت للناس: جملہ فعلیہ حال اول...... تامرون بالمعروف: معطوف علیہ......وتنھون عن المنکر: معطوف اول...... وتؤمنون باللہ: معطوف ثانی......ملکر حال ثانی ......ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے ملکر مضاف الیہ......ملکر خبر...... کان، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

﴿وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم﴾

Marfat.com

و: مستانفہ...... لو: شرطیہ...... امن اھل الکتب: جملہ فعلیہ شرط...... لام: تاکیدیہ...... کان: فعل ناقص با اسم ...... خیرًا لھم: شبہ جملہ ہو کر خبر...... کان، اپنے اسم وخبر سے ملکر جواب شرط...... ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿مِنۡهُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَكۡثَرُهُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ لَنۡ يَّضُرُّوۡكُمۡ اِلَّاۤ اَذًى﴾

منھم: ظرف مستقر خبر مقدم...... المومنون: مبتدا مؤخر...... ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ...... و: عاطفہ...... اکثرھم: خبر مقدم...... الفسقون: مبتدا مؤخر...... ملکر جملہ اسمیہ...... لن یضروا: فعل بافاعل...... کم: مفعول...... الا: للحصر...... اذی: مفعول مطلق...... ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَاِنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ يُوَلُّوۡكُمُ الۡاَدۡبَارَ ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ﴾

و: عاطفہ...... ان: شرطیہ...... یقاتلوکم: فعل بافاعل مفعول ملکر شرط...... یولوکم: فعل بافاعل مفعول...... الادبار: مفعول ثانی...... ملکر جزاء...... ملکر جملہ شرطیہ...... ثم: عاطفہ استینافیہ...... لا ینصرون: فعل بافاعل...... ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ﴾

ضربت: فعل...... علیھم: ظرف لغو...... الذلۃ: نائب الفاعل...... اینما: شرطیہ مضاف...... ثقفوا: فعل بافاعل ملکر شرط...... فقد ضربت علیھم جزاء محذوف...... ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف مکان متعلق بضربت...... ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ...... الا: للاستثناء...... بحبل من اللہ وحبل...... الخ: جار مجرور فی محل نصب مستثنی ہے، محذوف اعم الاحوال سے بمعنی حال...... یعنی ضربت علیھم الذلۃ فی اعم احوالھم الا فی ھذہ الحالۃ وھی اعتصامھم بحبل من اللہ۔

﴿وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ﴾

و: عاطفہ...... باء وا: فعل بافاعل...... ب: جار...... غضب من اللہ: مرکب توصیفی مجرور...... ملکر ظرف...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... ضربت علیھم المسکنۃ: فعل با ظرف لغو ونائب الفاعل جملہ فعلیہ۔

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ﴾

ذلک: مبتدا...... ب: جار...... ان: حرف مشبہ...... ھم: اسم...... کانوا: فعل ناقص واؤ ضمیر اسم...... یکفرون بایت اللہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ویقتلون الانبیاء بغیر حق: معطوف ملکر خبر...... کانوا، اپنے اسم اور خبر سے ملکر خبر...... انّ اپنے اسم وخبر ملکر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف مستقر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ذٰلِكَ بِمَا عَصَوۡا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ۝ لَيۡسُوۡا سَوَآءً﴾

ذلک: مبتدا...... ب: جار...... ما: مصدریہ...... عصوا: معطوف علیہ...... وکانوا یعتدون: معطوف ملکر بتاویل مصدر مجرور...... ملکر ظرف مستقر خبر...... ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ...... لیسوا: فعل، واؤ ضمیر اسم...... سواء: خبر...... ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيۡلِ وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ﴾

Marfat.com

من اھل الکتب: ظرف مستقر خبر مقدم.....امة: موصوف..... قائمة: صفت اول..... یتلون: فعل،واو ضمیر ذوالحال..... ایت اللہ: مفعول بہ..... اناء اللیل: ظرف زمان.....وھم یسجدون: حال ملکر فاعل..... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت ثانی، اپنے موصوف سے ملکر مبتدا موخر.....ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ﴾

یومنون: باللہ والیوم الاخر: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ..... ویامرون بالمعروف: معطوف اول.....وینھون عن المنکر: معطوف ثانی..... ویسارعون فی الخیرات: معطوف ثالث.....ملکر صفت ثالث ماقبل امة موصوف کیلئے۔

﴿وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ﴾

واولئک من الصلحین: جملہ اسمیہ مستانفہ..... و: مستانفہ..... ما: شرطیہ مفعول بہ..... یفعلوا: فعل بافاعل..... من خیر: حال ہے فاعل سے.....ملکر جملہ فعلیہ شرط.....فلن یکفروہ: جملہ فعلیہ ہوکر جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا﴾

واللہ علیم بالمتقین: جملہ اسمیہ مستانفہ..... ان: حرف مشبہ..... الذین کفروا: موصول صلہ ملکر اسم..... لن تغنی: فعل.....عنھم: ظرف.....اموالھم: معطوف علیہ..... ولا اولادھم: معطوف ملکر فاعل..... من اللہ: حال مقدم..... شیئا: ذوالحال.....ملکر مفعول.....فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ان کی خبر..... ان، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾

و: عاطفہ..... اولئک: مبتدا.....اصحب النار: خبر اول.....ھم فیھا خلدون: خبر ثانی.....ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ﴾

مثل: مضاف.....ما: موصولہ..... ینفقون..... الخ: جملہ فعلیہ صلہ، موصول سے ملکر مضاف الیہ.....ملکر مبتدا..... ک: جار..... مثل: مضاف..... ریح: موصوف..... فیھا صر: جملہ اسمیہ صفت اول..... اصابت حرث..... الخ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ.....فاھلکتہ: معطوف ملکر صفت ثانی.....ملکر مضاف الیہ.....ملکر مجرور.....ملکر ظرف مستقر خبر.....ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾

و: مستانفہ..... ماظلمھم: فعل ومفعول..... اللہ: اسم جلالت فاعل.....ملکر جملہ فعلیہ..... و: عاطفہ..... لکن: مخففہ.....انفسھم: مفعول مقدم.....یظلمون: فعل بافاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا﴾

یایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ..... لاتتخذوا: فعل بافاعل..... بطانة: موصوف..... من دونکم: صفت اول..... لا یالونکم خبالا: صفت ثانی.....ملکر مفعول.....جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، ملکر جملہ ندائیہ۔

Marfat.com

﴿وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ وَمَا تُخۡفِیۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ﴾

ودوا: فعل بافاعل...... ماعنتم: فعل بافاعل بتاویل مصدر مفعول......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت ثالث بطانة کی

...... قد: تحقیقیہ ...... بدت: فعل...... البغضاء: فاعل...... من افواههم: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ صفت رابع بطانة کی

...... و: مستانفہ ...... ما: موصولہ...... تخفی صدورهم: جملہ فعلیہ ہوکر صلہ......ملکر مبتدا...... اکبر: خبر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قَدۡ بَیَّنَّا لَكُمُ الۡاٰیٰتِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ﴾

قد: تحقیقیہ...... بیّنا: فعل بافاعل ...... لکم: ظرف لغو...... الایت: مفعول......ملکر جملہ فعلیہ ...... ان: شرطیہ ......

کنتم تعقلون: جملہ فعلیہ شرط...... فلا توادوهم جواب شرط محذوف......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿هٰۤاَنۡتُمۡ اُولَآءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا یُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ﴾

ها: تنبیہ...... انتم: مبتدا...... اولاء: خبر......ملکر جملہ اسمیہ...... تحبونهم: فعل بافاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ

و: عاطفہ...... لایحبونکم: فعل نفی بافاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ہے...... و: عاطفہ ...... تؤمنون بالکتب

کلہ: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَیۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَیۡظِ﴾

و: استنافیہ...... اذا: شرطیہ...... لقوکم: جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... قالوا امنا: قول مقولہ ملکر جزاء......جملہ شرطیہ،

و: عاطفہ...... اذا: شرطیہ ...... خلوا: فعل بافاعل ملکر شرط...... عضوا: فعل بافاعل ...... علیکم: ظرف لغو......الانامل: مفعول

...... من الغیظ: فی محل نصب مفعول لہ......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء......شرط اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَیۡظِكُمۡ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ﴾

قل: فعل بافاعل ملکر قول...... موتوا: فعل بافاعل...... بغیظکم: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ...... ان اللہ

علیم بذات الصدور: ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَیِّئَةٌ یَّفۡرَحُوۡا بِهَا﴾

ان: شرطیہ......تمسسکم حسنة: فعل بافاعل ومفعول ملکر شرط...... تسوهم: جملہ فعلیہ جزاء......ملکر جملہ شرطیہ

مستانفہ......و: عاطفہ......ان: شرطیہ...... تصبکم سیئة: جملہ فعلیہ شرط...... یفرحوابها: جملہ فعلیہ جزاء......ملکر جملہ شرطیہ

ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا یَضُرُّكُمۡ كَیۡدُهُمۡ شَیۡئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ مُحِیۡطٌ﴾

و: عاطفہ...... ان: شرطیہ......تصبروا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... وتتقوا: جملہ فعلیہ معطوف......ملکر شرط...... لا

یضرکم: فعل بامفعول...... کیدهم: فاعل......شیئا: مفعول......ملکر جزاء، ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔ ان: حرف مشبہ...... اللّٰہ:

Marfat.com

اسم......بما یعملون : ظرف لغو مقدم......محیط : اسم فاعل......شبہ جملہ ہو کر خبر......ملکر جملہ اسمیہ۔

شانِ نزول

☆......کنتم خیر امة......یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ اصحاب رسول اللہ ﷺ سے کہا ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جسکی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی میری امت کو گواہی پر جمع نہ فرمائیگا اور اللہ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے تو جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا۔

☆......لن یضروکم الا اذی......زبانی طعن و تشنیع وغیرہ، یہودیوں میں سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے ہمراہی روسائے یہود انکے دشمن ہو گئے اور انہیں ایذا دینے کی فکر میں رہنے لگے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے ایمان والوں کو مطمئن کر دیا کہ زبانی قیل وقال کے سوا وہ مسلمانوں کو کوئی آزار نہ پہنچا سکیں گے غلبہ مسلمانوں ہی کو رہے گا اور یہود کا انجام ذلت ورسوائی ہے۔

☆......لیسوا سواء من اهل الکتب......جب حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب ایمان لائے تو احبار یہود نے جل کر کہا کہ محمد ﷺ پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ برے لوگ ہیں اگر برے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ عطا کا قول ہے کہ من اهل الکتاب امة قائمة سے چالیس مرد اہل نجران کے، بتیس حبشہ کے اور آٹھ روم کے مراد ہیں جو دین عیسوی پر تھے پھر حضور ﷺ پر ایمان لے آئے۔

☆......ان الذین کفروا لن تغنی......یہ آیت بنی قریظہ ونضیر کے حق میں نازل ہوئی۔ یہود کے رؤساء نے تحصیل ریاست ومال کی غرض سے رسول کریم ﷺ سے دشمنی کی تھی اللہ تعالی نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ انکے مال واولاد کچھ کام نہ آئینگے وہ رسول ﷺ کی دشمنی میں ناحق اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ابو جہل کو اپنی دولت ومال پر بڑا فخر تھا اور ابو سفیان نے بدر واُحد میں مشرکین پر بہت مال خرچ کیا تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت تمام کفار کے حق میں عام ہے ان سب کو بتایا گیا کہ مال اولاد میں سے کوئی بھی کام آنے والا اور عذاب الٰہی سے بچانے والا نہیں۔

☆......یایها الذین امنوا لا تتخذوا......بعض مسلمان یہود سے قرابت اور دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بناء پر میل جول رکھتے تھے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح و توضیح و اغراض

سب سے بہترین امت:

ا......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ﴿إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ﴾ یعنی اللہ تعالی میری امت کو گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا پس

Marfat.com

جب تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سوادِ اعظم کے ساتھ شامل ہو جاؤ (ابن ماجه كتاب الفتن، باب السواد اعظم، ص ۶۵۱)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ﴾ یعنی میری امت رحم کی ہوئی ہے اس پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا بلکہ اس کا عذاب دنیا میں فتنہ، زلزلہ اور قتل ہے۔ (ابو داؤد، كتاب الفتن، باب مايرجى في القتل، ص ۶۹۵)

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ﴾ یعنی جنتیوں کی 120 صفیں ہوں گی جس میں سے 80 صفیں فقط میری امت کی اور 40 باقی امتوں کی ہوں گی۔ (ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۷۱۰)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ﴿وَعَدَنِي رَبِّي سُبْحَانَهُ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ﴾ یعنی میرے رب سبحانہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے 70 ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کرے گا اور ہر ہزار کیساتھ 70 ہزار اور ہوں گے۔ اسکے سوا میرے رب عزوجل کی تین بے مثال مٹھیاں ہوں گی جنہیں وہ اپنی خاص بخشش سے جنت میں داخل کرے گا۔ (ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۷۱۰)

﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ﴾ کا مطلب:

۲..... یہ ذلت جو (یہود) پر مسلط ہوگی وہ انکی جان، مال اور اہل میں نقصان کی وجہ سے ہوگی۔ ایک قول یہ ہے کہ باطل کے ساتھ جمے رہنے اور ادائے جزیہ انکی ذلت کا سبب بنا۔ اور حسن نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا ذلیل کرے گا کہ ان کے لیے کوئی عزت و طاقت نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں مسلمانوں کے زیرِ قدم کر دے گا اور یہ پسپائی خیمے ڈالنے اور تلواروں سے لڑنے کی وجہ سے ہوگی۔

(ماخوذ از روح المعانی، الجزء الرابع ص ۳۳۴)

﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ﴾ کا مطلب:

۲..... محتاجی ان پر یوں احاطہ کیے ہوئے ہوگی جس طرح کہ گھر، گھر والوں کا احاطہ کیے ہوئے ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ بخل اور حرص انہیں گھیرے ہوگا کیونکہ بخیل اپنا مال خرچ نہیں کرتا اور ہمیشہ مساکین کی طرح رہتا ہے۔ اور لالچی شخص مال کی طلب میں ہمیشہ تھکاوٹ اور مشقت میں رہتا ہے۔ امام بیضاوی فرماتے ہیں کہ یہودی اکثر فقراء اور مساکین ہوتے ہیں۔ (مظہری، ج ۱، ص ۵۳۴)

کافروں کا دنیا کی زندگی میں خرچ کرنا:

۳..... ایک قول کے مطابق اس سے مراد ابو سفیان اور اسکے ساتھیوں کا بدر اور احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدمقابل مال خرچ کرنا ہے جبکہ دوسرے قول کے مطابق یہود کا اپنے علماء اور روسا پر مال خرچ کرنا مراد ہے ایک اور قول کے مطابق اس سے مراد کفار کے تمام صدقات اور نفقات مراد ہیں جو انہوں نے دنیا میں کیے۔ (خازن، ج ۱، ص ۲۸۸)

Marfat.com

﴿كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ﴾ کا معنی

۴......صر سے مراد شدید ٹھنڈ ہے یہ قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت کا ہے جبکہ زجاج کہتے ہیں کہ صر سے مراد آگ کی لپٹ سے پیدا ہونے والی آواز ہے اور یہ آواز کبھی ہوا سے بھی پیدا ہوتی ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ صر کی اصل ٹھنڈی ہوا کی سرسراہٹ ہے۔ (روح المعانی ،الجزء الرابع،۳۴۳)

کافروں کا غصے سے انگلیاں چبانا:

۵......صحاح میں ہے کہ غیظ سخت غصے کو کہتے ہیں، یہ وہ حرارت ہوتی ہے جو انسان دل کے خون کے جوش کی وجہ سے پاتا ہے، مطلب یہ کہ وہ اپنے پورے افسوس اور حسرت سے کاٹتے ہیں۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب تمہاری حکومت دیکھتے ہیں اور تمہیں نقصان پہنچانے کی کوئی راہ نہیں پاتے کیونکہ انہیں تم پر سخت غصہ ہے اور اسلئے کہ انہیں اپنا قول امنا پسند ہے جبکہ وہ یہ قول کرنے پر بھی مجبور ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ اس سے مراد شدید غصہ ہے اگرچہ پوروں کا کاٹنا نہ پایا جائے۔ (مظہری ج ۱ص ۵۳۸)

☆......☆ فی علم الله : کہا جاتا ہے کہ فی علم اللہ سے مراد فی لوح محفوظ ہے یعنی لوح محفوظ میں تم بہترین امت ہو یا یہ مراد ہے کہ سابقہ امتوں کی کتابوں میں تم بہترین امت ہو۔

ووعید: یعنی مومنوں کو اس قول کے ذریعے کہ ہم ان پر غالب آئیں گے، اور عنقریب ہمارے لئے عزت ہوگی اور مومنوں کے لئے ذلت۔

فلا عز لهم :اور یہود کے لئے ذلت اس طرح ہوئی کہ ان میں اصلاً کوئی حکمران نہ پایا گیا، پس یہود ذلت میں مومنین اور نصاریٰ پر غالب رہیں گے اللہ کے فرمان ﴿وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا﴾ کے مطابق۔

ولا اعتصام :فلا عز لهم پر معطوف ہے اور یہ کلام ترتیب کی وجہ سے لائے۔

ای لا عصمة لهم غير ذلك :لیکن اگر انہوں نے اللہ کی رسی کو تھام لیا تو ان سے ذلت اٹھ جائے گی اور وہ اپنی جان و مال کو محفوظ کرلیں گے اور اگر لوگ اپنی جان و مال کو محفوظ کرلیں اور ذلت میں زندگی گزاریں۔

ذلک: یعنی ان پر ذلت محتاجی اور اللہ کی جانب سے غضب آیات کا انکار کرنے اور حضرات انبیائے کرام کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے ہوگا۔

تاکید: پس نافرمانی اور حد سے تجاوز کرنا، سے مراد عین کفر ہے (یعنی اللہ کی آیات کا انکار کرنا) اور حضرات انبیائے کرام کو ناحق قتل کرنا اور یہ بھی احتمال ہے کہ نافرمانی، حد سے آگے بڑھنا اور حضرات انبیائے کرام کا قتل کرنا تاکید نہیں بلکہ تعلیل ہے ایک علت کی وجہ سے اور وہ علت ﴿ضرب الذلة والمسكنة و الغضب من الله كفرهم وقتلهم الانبياء﴾ ہے، اور کفر اور قتل اللہ کے حکم کی نافرمانی اور حد سے بڑھنے کی وجہ سے ہوگا۔

كعبد الله بن سلام واصحابه :یعنی یہود میں سے، نجاشی اور چالیس نصاری نجران سے، اور بتیس ۳۲ حبشہ سے، اور تین روم

Marfat.com

سے، انصار کی جماعت میں سے اسعد بن زرارہ، براء بن معرور، محمد بن مسلمہ، اور صرمہ بن انس، یہ لوگ سابقہ شرائع کے پیروکار تھے پھر سید عالم ﷺ کی بعثت کی تصدیق کی اور آپ ﷺ کے دین کی مدد کی۔

ای فی ساعاتہ: لغوی اعتبار ہے مراد یہ ہے کہ رات کی گھڑیوں میں دقت سے آنکھوں کو جگائے رکھنا، اللہ تعالی نے فرمایا ﴿تتجافی جنوبھم عن المضاجع﴾۔

یصلون: نماز کو سجدہ کا نام دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ نماز کے اجزاء میں سے قابل شرف وتکریم جزء ہے۔

یدفع عن نفسہ: یعنی دنیا میں۔

فی عداوۃ النبی: سید عالم ﷺ کے غزوات میں کافروں کے خرچ کرنے کی مثال مراد ہے۔

او صدقۃ: یعنی کافروں کا اپنے کفار یا مسلمان فقراء پر خرچ کرنا۔

ونحوھا: جیسا کہ صلہ رحمی اور فقراء کی خیر خواہی۔

ای لا یقصرون لکم فی الفساد: یعنی ان کے نزدیک یہ کوئی تقصیر نہیں ہے بلکہ یہ ان کی شان ہے۔

فلا تو الوھم: اس جملے میں اشارہ ہے کہ جواب شرط محذوف ہے۔ (صاوی، ج۱، ص۲۶۰ وغیرہ)

الکافرون: کافروں نے کفر کو فسق سے تعبیر کیا، اس میں اشارہ ہے کہ وہ اپنے دین میں اسی طرح فسق یعنی نافرمانی کرتے ہیں، پس اہل کتاب فسق سے عدول نہیں کرتے تو وہ اسلام سے بھی نکل جاتے ہیں اور اپنے دین سے بھی۔

ومنھم من لیسوا کذلک: یعنی وہ سابقہ ذکر کردہ مومنین کی صفات سے متصف نہیں ہیں بلکہ اس کی ضد سے تعلق رکھتے ہیں، شارح نے اس جملے سے اس جانب اشارہ کیا ہے کہ مذکورہ آیت میں اختصار اور حذف ہے کہ ایک فریق کے اوصاف ذکر کر کے دوسرے سے مستغنی کر دیا جائے، اور یہ اہل عرب کا طریقہ ہے کہ وہ ایک فریق کا ذکر کرتے ہیں تاکہ دوسرے کے ذکر سے مستغنی کر دیں۔

(الجمل، ج۱، ص۴۶۴ وغیرہ)

رکوع نمبر ۴

﴿وَ﴾ اذْکُرْ یَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِکَ﴾ مِنَ الْمَدِیْنَةِ ﴿تُبَوِّئُ﴾ تُنَزِّلُ ﴿الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ﴾ مَرَاکِزَ یَقِفُوْنَ فِیْھَا ﴿لِلْقِتَالِ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ﴾ لِاَقْوَالِکُمْ ﴿عَلِیْمٌ (۱۲۱)﴾ بِاَحْوَالِکُمْ، وَھُوَ یَوْمُ اُحُدٍ خَرَجَ ﷺ بِاَلْفٍ اَوْ اِلَّا خَمْسِیْنَ رَجُلًا وَّالْمُشْرِکُوْنَ ثَلَاثَةُ اٰلَافٍ وَنَزَلَ بِالشِّعْبِ یَوْمَ السَّبْتِ سَابِعَ شَوَّالٍ سَنَةَ ثَلٰثٍ مِنَ الْھِجْرَةِ وَجَعَلَ ظَھْرَہٗ وَعَسْکَرَہٗ اِلٰی اُحُدٍ وَّسَوّٰی صُفُوْفَھُمْ وَاَجْلَسَ جَیْشًا مِنَ الرُّمَاةِ وَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ جُبَیْرٍ بِسَفْحِ الْجَبَلِ وَقَالَ: اِنْضَحُوْا عَنَّا بِالنَّبْلِ لَا یَاْتُوْنَا مِنْ وَّرَآئِنَا وَلَا تَبْرَحُوْا غُلِبْنَا اَوْ

Marfat.com

نُصِرُنَا ﴿اِذْ﴾ بَدلٌ مِّنْ اِذْ قَبلَهٗ ﴿هَمَّتْ﴾ بَنُوْ سَلْمَةَ وَبَنُوْ حَارِثَةَ جَنَاحَا الْعَسْكَرِ ﴿طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا﴾ تَجبُنَا عَنِ الْقِتَالِ وَتَرْجِعَا لَمَّا رَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ الْمُنَافِقُ وَاَصْحَابُهٗ وَقَالَ: عَلَامَ نَقْتُلُ اَنْفُسَنَا وَاَوْلَادَنَا وَقَالَ لِاَبِي حَاتِمِ السُّلَمِيِّ الْقَائِلِ لَهٗ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ فِي نَبِيِّكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ: لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ فَثَبَّتَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَمْ يَنْصَرِفَا ﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾ نَاصِرُهُمَا ﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ(۱۲۲)﴾ لِيَثِقُوْا بِهٖ دُوْنَ غَيْرِهٖ وَنَزَلَ لَمَّا هُزِمُوْا تَذْكِيْرًا لَّهُمْ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ: ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ﴾ مَّوْضَعٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ ﴿وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ﴾ بِقِلَّةِ الْعَدَدِ وَالسِّلَاحِ ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۱۲۳)﴾ نِعَمَهٗ ﴿اِذْ﴾ ظَرْفٌ لِنَصَرَكُمْ ﴿تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ تُوْعِدُهُمْ تَطْمِيْنًا لِّقُلُوْبِهِمْ ﴿اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ﴾ يُعِيْنَكُمْ ﴿رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ(۱۲۴)﴾ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ ﴿بَلٰى﴾ يَكْفِيْكُمْ ذٰلِكَ، وَفِي الْاَنْفَالِ بِاَلْفٍ لِاَنَّهٗ اَمَدَّهُمْ اَوَّلًا بِهَا ثُمَّ صَارَتْ ثَلٰثَةً ثُمَّ صَارَتْ خَمْسَةً كَمَا قَالَ تَعَالٰى ﴿اِنْ تَصْبِرُوْا﴾ عَلٰى لِقَآءِ الْعَدُوِّ ﴿وَتَتَّقُوْا﴾ اللّٰهَ فِي الْمُخَالَفَةِ ﴿وَيَاْتُوْكُمْ﴾ اَيِ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿مِّنْ فَوْرِهِمْ﴾ وَقْتِهِمْ ﴿هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ(۱۲۵)﴾ بِكَسْرِ الْوَاوِ وَفَتْحِهَا اَيْ مُعَلِّمِيْنَ وَقَدْ صَبَرُوْا وَاَنْجَزَ اللّٰهُ وَعْدَهُمْ بِاَنْ قَاتَلَتْ مَعَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى خَيْلٍ بُلْقٍ؛ عَلَيْهِمْ عَمَآئِمُ صُفْرٍ اَوْ بِيْضٍ اَرْسَلُوْهَا بَيْنَ اَكْتَافِهِمْ ﴿وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ﴾ اَيِ الْاِمْدَادَ ﴿اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ﴾ بِالنَّصْرِ ﴿وَلِتَطْمَئِنَّ﴾ تَسْكُنَ ﴿قُلُوْبُكُمْ بِهٖ﴾ فَلَا تَجْزَعْ مِنْ كَثْرَةِ الْعَدُوِّ وَقِلَّتِكُمْ ﴿وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ(۱۲۶)﴾ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ لَيْسَ بِكَثْرَةِ الْجُنْدِ ﴿لِيَقْطَعَ﴾ مُتَعَلِّقٌ بِنَصَرَكُمْ اَيْ لِيُهْلِكَ ﴿طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ بِالْقَتْلِ وَالْاَسْرِ ﴿اَوْ يَكْبِتَهُمْ﴾ يُذِلَّهُمْ بِالْهَزِيْمَةِ ﴿فَيَنْقَلِبُوْا﴾ يَرْجِعُوْا ﴿خَآئِبِيْنَ(۱۲۷)﴾ لَمْ يَنَالُوْا مَا رَامُوْهُ وَلَمَّا كُسِرَتْ رَبَاعِيَّتُهٗ صلى الله عليه وسلم وَشُجَّ وَجْهُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَالَ: "كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ." نَزَلَتْ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ بَلِ الْاَمْرُ لِلّٰهِ فَاصْبِرْ ﴿اَوْ﴾ بِمَعْنٰى اِلٰى اَنْ ﴿يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ﴾ بِالْاِسْلَامِ ﴿اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ(۱۲۸)﴾ بِالْكُفْرِ ﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾ مِلْكًا وَّخَلْقًا وَّعَبِيْدًا ﴿يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ الْمَغْفِرَةَ لَهٗ ﴿وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ﴾ تَعْذِيْبَهٗ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ﴾ لِاَوْلِيَائِهٖ ﴿رَّحِيْمٌ(۱۲۹)﴾ بِاَهْلِ طَاعَتِهٖ۔

ترجمہ

اور (یاد کروائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جب صبح کو تم اپنے دولت خانے سے برآمد ہوئے (یعنی مدینہ سے) قائم کرتے (مرتب کرتے) مسلمانوں کو مورچوں پر (یعنی ان مراکز پر جن میں انہیں کھڑا ہونا تھا) لڑائی کیلئے ......اور اللہ سنتا ہے (تمہاری باتوں کو) اور جانتا ہے تمہارے احوال کو اور وہ اُحُد کا دن تھا جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار یا ساڑھے نو سو مجاہدین کا لشکر لیکر نکلے جبکہ مشرکین تعداد میں تین

Marfat.com

ہزار تھے آپ ﷺ نے مقام شعب میں ہفتے کے دن ۷ شوال ۳ ہجری کو پڑاؤ ڈالا، آپ ﷺ نے اپنی اور اپنے لشکر کی پشت احد کی طرف کر لی اور صفیں درست فرمادیں اور تیر اندازوں کا ایک دستہ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں پہاڑ کی گھاٹی پر بٹھادیا اور ارشاد فرمایا کہ تیروں کے ساتھ ہمارا دفاع کرنا تاکہ دشمن ہم پر پشت سے حملہ آور نہ ہو اور اپنی جگہ نہ چھوڑنا چاہے ہم غالب ہوں یا مغلوب) جب (یہ اذ ماقبل اذ سے بدل ہے) تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا (بنوسلمہ اور بنوحارثہ کا جو لشکر کے بازو تھے) کہ نامردی کر جائیں (یعنی میدان جنگ چھوڑ کر واپس چلے جائیں جب منافق عبداللہ بن اُبی اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس جانے لگا یہ کہتے ہوئے کہ ہم کس بناء پر اپنی جانوں اور اولاد کو قتل کریں اور ابو جابر اسلمی نے اسے روکتے ہوئے کہا کہ میں تمکو تمہارے اور تمہارے نبی ﷺ کے بارے میں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں لیکن وہ کہنے لگا اگر ہم لڑنا جانتے تو تمہاری پیروی کرتے اللہ تعالی نے ان دونوں قبائل کو ثابت قدم رکھا اور وہ نہ پھرے) اور اللہ انکا سنبھالنے والا ہے (یعنی مدد کرنے والا ہے) اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے (اسکے سوا کسی دوسرے پر وثوق نہیں کرنا چاہئے۔

یہ آیت مسلمانوں کو اللہ کی نعمت یاد دلانے کیلئے اس وقت نازل ہوئی جب مسلمان اُحد میں شکست سے دوچار ہوچکے تھے) اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی (بدر مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) جب تم بالکل بے سروسامان تھے (افرادی قوت اور ہتھیاروں کے حوالے سے قلت میں تھے) تو اللہ سے ڈرو کہیں تم شکر گزار ہو (اسکی نعمتوں کے) جب (اذا ظرف ہے نصرکم کا) اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے (انکے اطمینان قلب کیلئے ان سے وعدہ فرماتے تھے کہ) کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہاری مدد کرے (یمدکم، یعینکم کے معنی میں ہے) تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر (لفظ مُنزلین تخفیف اور تشدید دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے) ہاں کیوں نہیں (یہ تمہیں کفایت کریگا، سورہ انفال میں ہے کہ اولا ہزار فرشتوں سے مدد اتاری پھر تین ہزار اور پھر پانچ ہزار جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا) اگر تم صبر کرو (دشمن سے مقابلے کی صورت میں) اور ڈرو (اللہ کی مخالفت سے) اور تم پر کافر آ پڑیں (یعنی مشرکین) اسی دم (اس وقت) تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا (مسومین کو واؤ کے کسرہ اور فتحہ دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے بمعنی نشان والے، پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ثابت قدم رہے اللہ تعالی نے بھی اپنا وعدہ پورا فرمایا کہ فرشتے جو کہ ابلق گھوڑوں پر سوار تھے زرد اور سفید عمامے جنکے شملے انکے کاندھوں پر تھے انکے ساتھ شریک جنگ ہوئے) اور یہ (فتح) اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کیلئے (کہ اللہ کی مدد ملنے سے تم خوش ہوجاؤ) اور اس لئے کہ چین (سکون ملے) اس سے تمہارے دلوں کو (کہ دشمنوں کی کثرت اور تمہاری افرادی قوت کی قلت سے تمہارے دل نہ گھبرا جائیں) اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے (وہ جسے چاہے مدد دے لشکر کی کثرت پر اس کا مدار نہیں) اسلئے کہ کاٹ دے (یہ لقد نصرکم کے متعلق ہے یعنی وہ ہلاک کردے) کافروں کا ایک حصہ (قتل اور قید کے ذریعے) یا انہیں ذلیل کرے (میدان جنگ میں شکست دیکر) کہ پھر جائیں (ینقلبوا بمعنی یرجعوا ہے) نامراد ہوکر (یعنی وہ اپنا مقصود حاصل نہ کرسکیں)۔

(جب اُحد کے دن دندان مبارک شہید ہوئے اور چہرۂ نازنین پر زخم آئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے نبی کا چہرہ خون سے بھر دیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی) یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں (بلکہ معاملہ اللہ کے سپرد ہے پس

Marfat.com

آپ صبر کیجئے) یا (او بمعنی الی ان ہے) انہیں توبہ کی توفیق دے (کہ وہ اسلام لے آئیں) یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (کفر کرنے کی وجہ سے) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب اسکے مملوک، مخلوق اور بندے ہیں) جسے چاہے بخشے (یعنی جس کی مغفرت کرنا چاہے اسے بخش دے) اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ بخشنے والا (ہے، اپنے فرمانبرداروں کو) مہربان (ہے، اطاعت گزاروں پر)۔

ترکیب

﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِکَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ﴾

و: مستانفہ...... اذ: مضاف...... غدوت: فعل ت ضمیر ذو الحال......من اهلک: ظرف لغو...... تبوئ: فعل بافاعل......المومنین: مفعول بہ......مقاعد للقتال: مفعول بہ ثانی...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال، ذوالحال سے ملکر فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ......ملکر اذ کر کیلئے ظرف۔

﴿وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا﴾

والله سمیع علیم: جملہ اسمیہ متانفہ......اذ: مضاف......همت: فعل......طائفتن: موصوف...... منکم: صفت، ملکر فاعل...... ان تفشلا: بتاویل مصدر منصوب بنزع الخافض......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ......ملکر اذ کر فعل محذوف کا ظرف ......و: متانفہ......الله ولیهما: جملہ اسمیہ متانفہ۔

﴿وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ﴾

و: عاطفہ......علی الله: ظرف لغو مقدم......ف: فصیحہ...... لیتوکل: فعل...... المومنون: فاعل...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ جزا......شرط مقدر اذا حزب الامر و صعب کیلئے...... و: متانفہ...... لقد تحقیقیہ......نصر کم: فعل، کم ضمیر ذو الحال، الله: اسم جلالت فاعل...... ببدر: ظرف لغو......و انتم اذلة: جملہ اسمیہ ہوکر حال......ملکر مفعول......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ﴾

ف: فصیحہ...... اتقوا: فعل واؤ ضمیر ذو الحال...... الله: مفعول...... لعلکم تشکرون: جملہ اسمیہ حال......ملکر فاعل ،یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُنْزَلِیْنَ﴾

اذ: مضاف......تقول للمومنین: جملہ فعلیہ ہوکر قول...... همزه: استفهامیہ......لن یکفیکم: فعل با مفعول ......ان: مصدریہ...... یمدکم ربکم: فعل بافاعل و مفعول...... ب: جار...... ثلثة الاف: موصوف......من الملئکة: ظرف مستقر صفت اول...... منزلین: صفت ثانی......موصوف صفت ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو......یمد، اپنے متعلقات سے ملکر

Marfat.com

بتاویل مصدر فاعل...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ماقبل اذ سے بدل ہے۔

﴿بَلٰی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ﴾

بلى: حرف ایجاب...... ان: شرطیہ...... تصبروا: معطوف علیہ...... وتتقوا: معطوف اول...... ویاتوکم من فورهم هذا: جملہ فعلیہ معطوف ثانی...... ملکر شرط...... یمددکم ربکم: فعل فاعل ومفعول...... ب: جار...... خمسة الاف: موصوف...... من الملئكة: صفت اول...... مسومین: صفت ثانی...... موصوف، صفت ملکر مجرور، جار سے ملکر ظرف لغو...... یہ سب ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ﴾

و: مستانفه...... ما جعل: فعل نفی...... ہ: ضمیر مفعول...... اللّٰہ: فاعل...... الا: للحصر...... بشرى لكم: مفعول ثانی...... و: عاطفه...... لتطمئن: فعل...... قلوبکم: فاعل...... بہ: ظرف...... ملکر جملہ فعلیہ بتقدیر ان بتاویل مصدر معطوف، بشری پر...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾

و: مستانفه...... ما: نافیہ...... النصر: مبتدا...... الا: للحصر...... من: جار...... عند: مضاف...... اللّٰہ: موصوف...... العزيز: صفت اول...... الحكيم: صفت ثانی...... ملکر مضاف الیہ...... ملکر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف مستقر خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ﴾

لام: تعلیلیہ جار...... یقطع: فعل با فاعل...... طرفا: موصوف...... من الذين كفروا: صفت...... ملکر مفعول...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مجرور...... جار مجرور ملکر نصرکم اللّٰہ کے متعلق...... او: عاطفه...... یکبتھم: فعل با فاعل ومفعول ملکر یقطع پر معطوف...... فینقلبوا: فعل با فاعل...... خائبین: حال فاعل سے...... ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾

لیس: فعل ناقص...... لک: خبر مقدم...... من الامر: حال...... شیء: ذوالحال...... ملکر اسم...... او: عاطفه...... ان مقدرہ...... یتوب علیھم: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر معطوف ہے شیء پر...... او: عاطفه...... یعذبھم: جملہ فعلیہ معطوف یتوب پر...... ف: تعلیلیہ...... انھم ظلمون: جملہ اسمیہ تعلیلیہ۔

﴿وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

ولله مافي السموت ومافي الارض: جملہ اسمیہ مستانفہ...... یغفر: فعل با فاعل...... لمن یشاء: ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر اسم جلالت اللّٰہ سے حال ہے...... ویعذب من یشاء: جملہ فعلیہ ماقبل یغفر پر معطوف...... واللّٰہ...... الخ: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

تشریح و توضیح و اغراض

ا......علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ واقعہ غزوہ احد کا ہے مشرکین بدھ کے دن مقام احد میں اترے سید عالم ﷺ کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے مشورہ فرمایا اور عبداللہ بن ابی کو بھی مشورے کیلئے بلوایا۔ عبداللہ بن ابی کو اس سے قبل کبھی مشورے کیلئے نہیں بلوایا گیا تھا چنانچہ عبداللہ بن ابی اور اکثر انصار نے کہا: ''یارسول اللہ ﷺ مدینے میں ہی قیام کیجئے اور اس سے نہ نکلئے، خدا کی قسم! ہم جب بھی دشمن سے مقابلے کیلئے نکلے ہیں ہمیں شکست ہی ہوئی ہے اور جب ہم پر کوئی لشکر باہر سے آ کر حملہ آور ہوا تو اسے شکست ہوئی اور ہمیں جنگ کی کیا پڑی ہے جبکہ آپ ﷺ ہمارے ساتھ ہیں، آپ ﷺ انہیں وہیں پر رہنے دیں اگر وہ وہیں رہے تو بری جگہ ٹھہریں گے اور اگر ہمارے پاس آ کر حملہ آور ہوئے تو ہمارے جوان انکا مقابلہ کریں گے اور ہمارے بچے اور عورتیں اوپر سے ان پر پتھر برسائیں گے اور جب وہ لوٹیں گے تو نامراد ہوں گے۔'' نبی پاک ﷺ کو بھی یہ رائے پسند آئی لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ تھی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہئے اور اسی پر انہوں نے اصرار کیا۔ حضور ﷺ دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور اسلحہ زیب تن فرما کر تشریف لے آئے، اب حضور ﷺ کو دیکھ کر انہیں ندامت ہوئی اور انہوں نے عرض کی: ''حضور ﷺ کو رائے دینا اور اس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی، اسکو معاف فرمائیں اور جو مرضی مبارک ہو وہی فرمائیں۔'' حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی نبی کیلئے سزاوار نہیں ہے کہ ہتھیار پہن کر جنگ سے قبل اتار دے۔''

رسول کریم ﷺ بروز جمعۃ المبارک ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد روانہ ہوئے اور پندرہ شوال ۳ھ بروز ہفتہ احد میں پہنچے۔ یہاں پہاڑ کے اوپر ایک درہ جو لشکرِ اسلام کے پیچھے تھا اس طرف سے اندیشہ تھا کہ کسی وقت دشمن پشت پر سے حملہ آور ہوں تو تیر باری کر کے انکو دفع کیا جائے اور حکم دیا کہ کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنا خواہ فتح ہو یا شکست۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اس دستے کی قیادت کر رہے تھے، عبداللہ بن ابی بن سلول منافق جس نے جنگ سے رہ جانے کی رائے دی تھی اپنی رائے کے خلاف کئے جانے پر برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور ﷺ نے نوعمر لڑکوں کی بات مانی میری بات کی پرواہ نہ کی، اس کے ساتھ تین سو منافق تھے اس نے ان سے کہا کہ جب دشمن لشکرِ اسلام کے مقابل آ جائے اس وقت بھاگ پڑو تا کہ لشکرِ اسلام میں ابتری ہو جائے اور تمہیں دیکھ کر اور لوگ بھی بھاگ پڑیں۔ مسلمانوں کے لشکر کی کل تعداد مع ان منافقوں کے ایک ہزار تھی اور مشرکین تین ہزار تھے۔ عبداللہ بن ابی اپنے تین سو منافق لیکر بھاگ نکلا۔ حضور ﷺ کے ساتھ سات سو اصحاب باقی رہ گئے، اللہ تعالیٰ نے انکو ثابت قدم رکھا یہاں تک مشرکین کو ہزیمت ہوئی۔ اب صحابہ بھاگتے ہوئے مشرکین کے پیچھے پڑ گئے اور حضور ﷺ نے جہاں ان کو قائم رہنے کو کہا تھا قائم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ دکھا دیا کہ بدر میں اللہ عزوجل اور اسکے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی تھی یہاں حضور ﷺ کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے دلوں سے رعب وہیبت دور فرمایا اور وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی۔ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک جماعت باقی رہی جس میں ابوبکر و علی و عباس و طلحہ و سعد رضی اللہ عنہم تھے۔ اسی دن جنگ میں دندان مبارک شہید ہوئے اور چہرہ اقدس پر زخم آئے اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن، ن، ص۲۹۰)

☆......☆لو نعلم قتالا لاتبعناکم: مسلمانوں کے پاس منافقین کے تین سو نکال کر چھ سو پچاس مجاہدین رہ گئے، ابتداء میں صحابہ نے کافروں کو ہزیمت دی اور مال غنیمت لوٹنے میں مشغول ہوگئے، اللہ تعالی نے کافروں کے دلوں سے مسلمانوں کا رعب نکال دیا اور انہوں نے دوبارہ حملہ کر دیا، مسلمان بھاگ نکلے سوائے سید عالم ﷺ اور بعض صحابہ کے، اس کے بعد مسلمان پھر سے قتال کے لئے جمع ہوئے، پس ستر اصحاب شہید ہوئے اور عزت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔

وھو یوم احد: جمہور مفسرین کا یہی قول ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

او الا خمسین: یعنی اس بارے میں دو اقوال ہیں۔

سابع شوال: ایک قول نصف شوال کا بھی ہے، کافر پہلے ہی شوال کی بارہ تاریخ کو پہنچ گئے تھے۔

وقال انضحوا: معنی یہ ہے کہ دشمنوں کو تیروں کے ذریعے ہم سے دور کرنا۔

ولا تبرحوا: حقیقت میں یہ خطاب ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے حکم ہے۔

بنو سلمة: مراد قبیلہ خزرج ہے۔ بنو حارثة: مراد قبیلہ اوس ہے۔

واصحابہ: عبداللہ بن ابی کے ساتھیوں کی تعداد تین سو ہے۔

علام نقتل انفسنا واولادنا: یعنی ہم کس چیز سے قتال کریں۔

فی نبیکم و انفسکم: یعنی ان دونوں کی حفاظت میں۔

وناصرھما: یعنی اللہ اس بزدلی پر ان سے مواخذہ نہ فرمائے گا۔

موضع بین مكة والمدينة: اس واقعہ کی وجہ تسمیہ اس جگہ کے نام کی وجہ سے ہے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ بدر ایک کنویں کا نام ہے جسے ایک آدمی نے کھودا تھا اور لوگ اسے بدر کہتے تھے لہذا اس جگہ کا نام بھی اس آدمی کے نام پر پڑ گیا۔

بقلة العدد والسلاح: مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے، تین تلواریں تھیں اور مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی جب کہ کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔

یعینکم: یعنی تمہاری تعداد بڑھائے۔

من فورھم: فور کا اطلاق جوش مارنے پر ہوتا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ ہنڈی جوش مارتی ہے اور اس کا اطلاق موجودہ حاضر وقت پر بھی ہوتا ہے۔

و انجز الله وعده: یعنی تمام مومنوں کو دگنا (اجر) حاصل ہوگا، اللہ نے ملائکہ کی مدد سے زیادتی فرمادی۔

علی خیل بلق: یعنی ان کے چہرے اور ہاتھ اور ان کے پاؤں سفید تھے۔

عمائم صفر او بیض: اس بارے میں دو روایتیں ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے کہ جبرئیل امین کے عمامے کا رنگ زرد اور دیگر کا سفید رنگ کا تھا۔

Marfat.com

وليس بكثرة الجند: یعنی تم اُس بات پر وہم نہ کرو کہ مدد کثیر تعداد کے ساتھ ہوتی ہے۔

بالقتل و الاسر: ستر مارے گئے اور اتنے ہی قید ہوئے۔ (صاوی، ج۱، ص۳۶۴ وغیرہ)

نعمة: جملہ نعمتوں میں بدر میں تمہاری مدد بھی شامل ہے۔ (الجمل، ج۱، ص۴۷۶)

رکوع نمبر ۵

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً﴾ بِاَلِفٍ وَ دُوْنِهَا بِاَنْ تَزِيْدُوْا فِي الْمَالِ عِنْدَ حُلُوْلِ الْاَجَلِ وَتُؤَخِّرُوا الطَّلَبَ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ بِتَرْكِهِ ﴿لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۱۳۰)﴾ تَفُوْزُوْنَ ﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (۱۳۱)﴾ اَنْ تُعَذَّبُوْا بِهَا ﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۱۳۲)﴾ ﴿وَسَارِعُوْٓا﴾ بِوَاوٍ وَّدُوْنِهَا ﴿اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ﴾ اَيْ كَعَرْضِهِمَا، لَوْ وُصِلَتْ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى، وَالْعَرْضُ السَّعَةُ ﴿اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ (۱۳۳)﴾ اَللّٰهَ بِعَمَلِ الطَّاعَاتِ وَتَرْكِ الْمَعَاصِيْ ﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ﴾ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ ﴿فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ﴾ اَيِ الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ ﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ﴾ اَلْكَافِّيْنَ عَنْ اِمْضَائِهٖ مَعَ الْقُدْرَةِ ﴿وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ مِمَّنْ ظَلَمَهُمْ اَيِ التَّارِكِيْنَ عُقُوْبَتَهٗ ﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (۱۳۴)﴾ بِهٰذِهِ الْاَفْعَالِ، اَيْ يُثِيْبُهُمْ ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً﴾ ذَنْبًا قَبِيْحًا كَالزِّنَا ﴿اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ﴾ بِمَا دُوْنَهٗ كَالْقُبْلَةِ ﴿ذَكَرُوا اللّٰهَ﴾ اَيْ وَعِيْدَهٗ ﴿فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ﴾ اَيْ لَا ﴿يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا﴾ يُدِيْمُوْا ﴿عَلٰى مَا فَعَلُوْا﴾ بَلِ اقْلَعُوْا عَنْهُ ﴿وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۱۳۵)﴾ اَنَّ الَّذِيْ اَتَوْهُ مَعْصِيَةٌ ﴿اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ﴾ حَالٌ مُّقَدَّرَةٌ، اَيْ مُقَدِّرِيْنَ الْخُلُوْدَ ﴿فِيْهَا﴾ اِذَا دَخَلُوْهَا ﴿وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ (۱۳۶)﴾ بِالطَّاعَةِ هٰذَا الْاَجْرُ وَنَزَلَ فِيْ هَزِيْمَةِ اُحُدٍ ﴿قَدْ خَلَتْ﴾ مَضَتْ ﴿مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ﴾ طَرَائِقُ فِي الْكُفَّارِ بِاِمْهَالِهِمْ ثُمَّ اَخْذِهِمْ ﴿فَسِيْرُوْا﴾ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ (۱۳۷)﴾ الرُّسُلَ اَيْ اٰخِرُ اَمْرِهِمْ مِنَ الْهَلَاكِ فَلَا تَحْزَنُوْا لِغَلَبَتِهِمْ فَاَنَا اُمْهِلُهُمْ لِوَقْتِهِمْ ﴿هٰذَا﴾ الْقُرْاٰنُ ﴿بَيَانٌ لِّلنَّاسِ﴾ كُلِّهِمْ ﴿وَهُدًى﴾ مِنَ الضَّلَالَةِ ﴿وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۳۸)﴾ مِنْهُمْ ﴿وَلَا تَهِنُوْا﴾ تَضْعُفُوْا عَنْ قِتَالِ الْكُفَّارِ ﴿وَلَا تَحْزَنُوْا﴾ عَلٰى مَا اَصَابَكُمْ بِاُحُدٍ ﴿وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ﴾ بِالْغَلَبَةِ عَلَيْهِمْ ﴿اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۱۳۹)﴾ حَقًّا وَجَوَابُهٗ دَلَّ عَلَيْهِ مَجْمُوْعُ مَا قَبْلَهٗ ﴿اِنْ يَّمْسَسْكُمْ﴾ يُصِبْكُمْ بِاُحُدٍ ﴿قَرْحٌ﴾ بِفَتْحِ الْقَافِ وَضَمِّهَا: جَهْدٌ مِنْ جُرْحٍ وَّنَحْوِهٖ ﴿فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ﴾ الْكُفَّارَ ﴿قَرْحٌ مِّثْلُهٗ﴾ بِبَدْرٍ ﴿وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا﴾ نُصَرِّفُهَا ﴿بَيْنَ النَّاسِ﴾ يَوْمًا

Marfat.com

لِفِرْقَةٍ وَّيَومًا لِاُخرىٰ لِيَتَّعِظُوْا ﴿وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ﴾ عِلْمَ ظُهُوْرٍ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ اَخلَصُوْا فِي اِيْمَانِهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ ﴿وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ﴾ يُكْرِمُهُمْ بِالشَّهَادَةِ ﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (۱۴۰)﴾ الْكَافِرِيْنَ اَيْ يُعَاقِبُهُمْ وَمَا يُنْعِمُ بِهٖ عَلَيْهِمْ اِسْتِدْرَاجٌ ﴿وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ يُطَهِّرَهُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ بِمَا يُصِيْبُهُمْ ﴿وَيَمْحَقَ﴾ يُهْلِكَ ﴿الْكٰفِرِيْنَ (۱۴۱)﴾ ﴿اَمْ﴾ بَلْ اَ ﴿حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا﴾ لَمْ ﴿يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ﴾ عِلْمَ ظُهُوْرٍ ﴿وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ (۱۴۲)﴾ فِي الشَّدَائِدِ ﴿وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ﴾ فِيْهِ حَذْفُ اِحْدَى التَّاءَيْنِ فِي الْاَصْلِ ﴿الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ﴾ حَيْثُ قُلْتُمْ لَيْتَ لَنَا يَوْمًا كَيَوْمِ بَدْرٍ لِنَنَالَ مَا نَالَ شُهَدَاؤُهُ ﴿فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ﴾ اَيْ سَبَبَهُ الْحَرْبَ ﴿وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (۱۴۳)﴾ اَيْ بُصَرَآءَ تَتَاَمَّلُوْنَ الْحَالَ كَيْفَ هِيَ فَلِمَ انْهَزَمْتُمْ؟ وَنَزَلَ فِي هَزِيْمَتِهِمْ لَمَّا اُشِيْعَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قُتِلَ وَقَالَ لَهُمُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنْ كَانَ قُتِلَ فَارْجِعُوْا اِلٰى دِيْنِكُمْ۔

ترجمہ

اے ایمان والو! سود دونا دون نہ کھاؤ......۱......(لفظ مضعفة الف کے ساتھ اور بغیر الف دونوں طرح پڑھا گیا ہے بایں طور پر کہ مدت ختم ہونے پر مطالبہ کو مؤخر کر دو اور سودی رقم میں اضافہ کر دو) اور اللہ سے ڈرو (سود کو ترک کر کے) اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے (یعنی تم کامیاب ہو جاؤ) اور اس آگ سے بچو جو کافروں کیلئے تیار رکھی ہے (کہ تمہیں اس سے عذاب دیا جائے) اور اللہ اور اسکے رسول کے فرمانبردار رہو اس امید پر کہ تم رحم کئے جاؤ۔ اور دوڑو (وسارعوا واؤ اور بغیر واؤ کے دونوں طرح پڑھا گیا ہے) اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جسکی چوڑان میں سب آسمان و زمین آ جائیں (یعنی اگر تمام آسمانوں اور زمینوں کو ملایا جائے تو انکے عرض کی طرح ہے العرض سے مراد وسعت ہے......۲......) ڈر والوں کیلئے تیار رکھی ہے (جو اللہ کی اطاعت بجالانے اور معصیت ترک کرنے والے ہیں) وہ جو اللہ کی راہ میں (یعنی اللہ کی اطاعت میں) خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں (یعنی خوشحالی و تنگدستی کی حالت میں) اور غصہ پینے والے (یعنی باوجود قدرت غصہ نہ کرنے والے......۳......) اور لوگوں سے درگزر کرنے والے (یعنی ظالم لوگوں سے کہ ان ظلم کرنے والوں پر سزا نہ دینے والے) اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں (وہ ان نیک افعال پر انہیں ثواب دیتا ہے)۔

اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی (یعنی قبیح گناہ جیسا کہ زنا کرلیں) یا اپنی جانوں پر ظلم کریں (مثلاً زنا کے علاوہ بوس و کنار وغیرہ تو) اللہ کو یاد کر کے (اسکی وعیدوں کو یاد کر کے) اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور کون ہے (یعنی کوئی نہیں جو) گناہ بخشے سوا اللہ کے، اور نہ اڑ جائیں (یعنی مداومت نہ کریں) اپنے کئے پر (بلکہ ان سے باز آ جائیں) اور وہ جانتے ہیں (کہ انہوں نے معصیت پر مبنی کام کئے ہیں) ایسوں کو بدلہ انکے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں (خلدین حال مقدر ہے یصیروا کی

Marfat.com

ضمیر سے تقدیر عبارت یہ ہے کہ مقدرین الخلود فیھا اذا دخلوھا) اور کامیوں کا اچھا نیگ ہے (یعنی طاعت کے بدلہ میں اچھا اجر، یہ آیت اُحُد کی ہزیمت کے بارے میں نازل ہوئی) بیشک گزر چکے (خلت بمعنی مضت ہے) تم سے پہلے کچھ طریقے (کافروں کے بارے میں اللہ نے انہیں مہلت دی پھر انہیں پکڑ لیا) تو چل کر دیکھو (اے مؤمنو!) زمین میں کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا (رسولوں کو یعنی انکے کام کا انجام ہلاکت ہے تو تم انکے غالب آنے کی وجہ سے غمگین نہ ہو میں انہیں ایک وقت تک مہلت دے رہا ہوں) یہ (قرآن) لوگوں کو بتانا (یعنی تمام لوگوں کو بتانا) اور راہ دکھانا ہے (گمراہی سے) اور پرہیز گاروں کو نصیحت ہے (ان میں سے) اور نہ سستی کرو (کفار سے جنگ میں کمزوری نہ دکھاؤ) اور نہ غم کھاؤ (اس پر جو مصیبت تمہیں احد میں پہنچی) اور تم ہی بلند رہو گے (یعنی غالب رہو گے) اگر ایمان رکھتے ہو (سچا ہے......اس شرط کے جواب پر ماقبل کلام کا مجموعہ دلالت کر رہا ہے) اگر تمہیں پہنچی ہے (احد میں) کوئی تکلیف (قرح قاف کے فتحہ اور ضمہ کے ساتھ ہے یعنی زخم وغیرہ) تو وہ لوگ (یعنی کفار) بھی پا چکے ہیں ویسی ہی تکلیف (بدر میں) اور یہ دن ہیں کہ ہم پھیرتے ہیں (نُداوِلُھا بمعنی نصرفھا ہے) لوگوں کے درمیان (ایک دن ایک گروہ کے موافق ہوتا ہے تو دوسرا دن دوسرے گروہ کے تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں) اور اسلئے کہ اللہ پہچان کرا دے (لوگوں پر ظاہر فرما دے) ایمان والوں کی (جو اپنے ایمان میں خالص ہیں دوسروں کے مقابلے میں) اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے (یعنی شہادت سے سرفراز فرمائے) اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو (یعنی کافروں کو بلکہ انہیں سزا دیگا اور جن انعامات سے انہیں نوازا ہے تو وہ بھی ان کیلئے استدراج ہیں) اور اسلئے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے (مصیبتیں برداشت کرنے کے سبب انہیں گناہوں سے پاک کر دے) اور مٹا دے (ہلاک کر دے) کافروں کو، کیا (ام بمعنی بل أ ہے) اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی (نہ) اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان لیا (واضح طور پر) اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی (تکلیفوں میں مبتلا کر کے) اور تم تمنا کرتے تھے (لفظ تمنّون اصل میں دو تاء تھیں ایک حذف ہے) موت کی اس کے ملنے سے پہلے (اس طرح کہا کرتے تھے کہ کاش ہمیں کوئی ایسا دن نصیب ہوتا جیسا کہ شہدائے بدر کو نصیب ہوا) تو اب وہ تمہیں نظر آئی (یعنی اب تمہیں موت کا سبب یعنی جنگ نظر آئی) آنکھوں کے سامنے (اب تم حالات میں غور کرو کہ یہ ہزیمت کیسے ہوئی اور تم نے شکست کا منہ کیوں دیکھا؟)۔

ترکیب

﴿یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً﴾

یایھا الذین امنوا: جملہ ندائیہ...... لا تاکلوا: فعل بافاعل...... الربوا: ذوالحال...... اضعافا مضعفة: مرکب توصیفی حال......ملکر مفعول......فعل اپنے فاعل مفعول سے ملکر مقصود بالنداء، ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ﴾

و: عاطفہ......اتقوا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال...... اللّٰہ: اسم جلالت مفعول...... لعلکم تفلحون: جملہ اسمیہ حال ملکر فاعل......ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... اتقوا: فعل بافاعل...... النار: موصوف......التی اعدت للکفرین: صفت

Marfat.com

ملکر مفعول......ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... اطیعوا: فعل واؤضمیر ذوالحال......اللّٰہ والرسول: مفعول...... لعلکم ترحمون: جملہ اسمیہ حال، ملکر فاعل......ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾

و: عاطفہ...... سارعوا: فعل بافاعل...... الی: جار...... مغفرة من ربكم: معطوف علیہ......و: عاطفہ...... جنة عرضها السموات والارض: معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ...... اعدت: فعل بافاعل...... للمتقین: ظرف......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جنة کی صفت ثانی۔

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

الذین: موصول ...... ینفقون: فعل بافاعل...... فی السراء والضراء: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر ماقبل متقین کی صفت ...... والكاظمين الغيظ: معطوف ہے ماقبل المتقین پر ...... والعافين عن الناس: معطوف ہے ماقبل پر ...... واللّٰه يحب المحسنين: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ﴾

و: عاطفہ...... الذین: اسم موصول...... اذا: شرطیہ...... فعلوا: فعل بافاعل...... فاحشة: مفعول......یہ سب ملکر معطوف علیہ...... او: عاطفہ ...... ظلموا: فعل بافاعل...... انفسهم: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر شرط...... ذکروا: فعل بافاعل...... اللّٰہ: اسم جلالت مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء......شرط جزا ملکر صلہ......موصول صلہ ملکر ماقبل المتقین پر معطوف ہے۔

﴿فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾

ف: عاطفہ...... استغفروا: فعل بافاعل...... لذنوبهم: ظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ ...... و: مستانفه...... من: مبتدا ...... یغفر: فعل بافاعل...... الذنوب: مفعول...... الا: للحصر ......اللّٰہ: اسم جلالت بدل ہے یغفر کے فاعل سے......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ...... و: عاطفہ...... لم يصروا: فعل بافاعل...... على ما فعلوا: ظرف لغو ...... وهم يعلمون: حال فاعل سے......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل استغفروا پر معطوف ہے۔

﴿اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا﴾

اولئک: مبتدا...... جزاؤهم: مبتدا ثانی...... مغفرة من ربهم: معطوف علیہ ...... وجنت تجری من تحتها الانهر: معطوف......ملکر خبر، مبتدا ثانی سے ملکر، خبر ہوئی مبتدا اول کیلئے......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... خلدين فيها: حال ہے

Marfat.com

جزاؤھم کی ضمیرسے

﴿وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ سُنَنٌ﴾

و: مستانفه...... نعم: فعل مدح...... اجر العملین: فاعل ملکر خبر...... ذلک مبتدا محذوف ،ملکر جملہ اسمیہ......

قد: تحقیقیہ......خلت: فعل...... من قبلکم: ظرف لغو......سنن: فاعل...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ﴾

ف: فصیحیہ...... سیروا: فعل بافاعل......فی الارض: ظرف لغو...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ جزا شرط مقدر اذا شککتم

کیلئے...... ف: عاطفہ...... انظروا: فعل بافاعل...... کیف: اسم استفہام خبر مقدم...... کان: فعل ناقص...... عاقبة المکذبین:

اسم...... جملہ فعلیہ ہوکر مفعول...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ﴾

هذا: مبتدا...... بیان للناس: مرکب توصیفی معطوف علیہ...... وهدی: معطوف اول......وموعظة للمتقین:

معطوف ثانی...... معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾

و: عاطفہ...... لاتهنوا: فعل بافاعل ملکر معطوف علیہ...... ولا تحزنوا: فعل بافاعل معطوف...... وانتم الاعلون:

جملہ اسمیہ حال ہے دونوں فعلوں لا تهنوا و لا تحزنوا کے فاعل سے...... ان کنتم مومنین: جملہ شرط......فلا تهنوا ولا

تحزنوا جواب شرط محذوف......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ﴾

ان: شرطیہ...... یمسسکم: فعل، کم ضمیر مفعول...... قرح: فاعل ملکر شرط...... فتأسوا وتسلوا جزا مقدر......شرط

جزاء ملکر جملہ شرطیہ...... ف: عاطفہ...... قد: تحقیقیہ...... مس: فعل......القوم: مفعول...... قرح: موصوف...... مثله: صفت

ملکر فاعل......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل مقدر جواب فتأسوا وتسلوا پر معطوف۔

﴿وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَتَّخِذَ مِنْکُمْ شُهَدَآءَ﴾

و: مستانفه...... تلک: مبدل منہ...... الایام: بدل......ملکر مبتدا...... نداولها بین الناس: جملہ فعلیہ خبر......ملکر

جملہ اسمیہ......و: عاطفہ...... لیعلم: فعل...... الله: اسم جلالت فاعل...... الذین امنوا: مفعول...... جملہ فعلیہ ہوکر معطوف

فعلنا ذلک لیتعظموا جملہ مقدر نداولها کیلئے علت...... ویتخذ منکم شهداء: جملہ فعلیہ ماقبل لیعلم پر معطوف ہے۔

﴿وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ وَلِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَمْحَقَ الْکٰفِرِیْنَ﴾

و: اعتراضیہ...... الله: اسم جلالت مبتدا......لا یحب الظلمین: جملہ فعلیہ خبر......ملکر جملہ اسمیہ ...... و: عاطفہ

Marfat.com

...... لیمحص: فعل......اللّٰه: اسم جلالت فاعل......الذین امنوا: مفعول......ملکر جملہ فعلیہ لیعلم پر معطوف ہے...... و: عاطفہ...... یمحق: فعل بافاعل، الکفرین: مفعول...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ﴾

ام: منقطعہ بمعنی بل...... حسبتم: فعل فاعل......ان: مصدریہ...... تدخلوا: فعل واؤضمیر فاعل...... الجنة: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مفعول...... حسب فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ...... و: حالیہ...... لما: جازمہ......یعلم اللّٰه الذین جاھدوا منکم: معطوف علیہ...... و: للمعیت...... ان مصدریہ مقدرہ...... یعلم الصابرین: جملہ بتاویل مصدر مفعول معہ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ حال ہے تدخلوا کی واؤضمیر سے۔

﴿وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ﴾

و: مستانفہ...... لقد: تحقیقیہ...... کنتم: فعل ناقص بااسم...... تمنون: فعل بافاعل...... الموت: مفعول......من قبل ان تلقوہ: ظرف لغو...... جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ قسم محذوف "واللّٰه" کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ...... ف: عاطفہ......قد: تحقیقیہ...... رایتموہ: فعل واوضمیر ذوالحال...... ہ: ضمیر مفعول...... وانتم تنظرون: جملہ اسمیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

شان نزول

☆......اولئک جزاء ھم مغفرۃ من ربھم...... تیہان خرما فروش کے پاس ایک حسین عورت خرمے خریدنے آئی اس نے کہا یہ خرمے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرمے مکان کے اندر ہیں اس حیلے سے اسکو مکان کے اندر لے گئے اور پکڑ کر لپٹا لیا اور منہ چوم لیا۔ عورت نے کہا خدا سے ڈر یہ سنتے ہی اسکو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض حال کیا اس پر یہ آیت والذین اذا فعلوا نازل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ایک انصاری اور ثقفی دونوں میں محبت تھی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا، ثقفی جہاد میں گیا تھا اور اپنے مکان کی نگرانی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا۔ ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثقفی کی عورت نے گوشت لینے کیلئے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اسکا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اسکو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ جنگل میں نکل گیا اپنے سر پر خاک ڈالی اور اپنے منہ پر طمانچے مارے جب ثقفی جہاد سے واپس آیا تو اس نے اپنی بی بی سے انصاری کا حال دریافت کیا اس نے کہا کہ خدا ایسے بھائی نہ بڑھائے اور واقعہ بیان کیا۔ انصاری پہاڑوں میں روتا استغفار توبہ کرتا پھرتا تھا، ثقفی اسکو تلاش کر کے سید عالم ﷺ کی خدمت میں لایا اس کے حق آیتیں ہوئیں۔

☆......ولقد کنتم تمنون الموت من قبل...... جب شہدائے بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعام واحسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انہیں حسرت ہوئی اور انہوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انہیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں انہیں لوگوں نے حضور سید عالم ﷺ سے اُحد پر جانے کیلئے اصرار کیا تھا انکے حق میں یہ آیت

Marfat.com

نازل ہوئی۔

تشریح و توضیح واغراض

سود در سود بھی حرام ھے:

۱......زمانۂ جاہلیت میں جب کسی شخص پر قرضہ ہوتا اور اسکی ادائیگی کی مدت آجاتی اور اس شخص کے پاس قرض ادا کرنے کیلئے کچھ نہ ہوتا تو قرض خواہ مال میں زیادتی کر کے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کیا جاتا جس سے سودئی گناہ بڑھ جاتا۔ اللہ تعالی نے اس سے منع فرمایا جس طرح سود حرام ہے اسی طرح سود در سود کو بھی اللہ تعالی نے ناپسند فرمایا۔ (ماخوذ از خازن، ج۱، ص۲۹۶)

تیسرے پارے کے چھٹے رکوع کے تحت ہم سود کی تعریف، اسکا حکم اور اسکے تحت احادیث طیبہ اور سود کے نقصانات پر تفصیلی بحث کر چکے ہیں۔ یہاں ہم ان آیات مبارکہ کا ذکر کرتے ہیں جو سود سے متعلق نازل ہوئی ہیں۔

☆......﴿اَلَّذِينَ يَاْكُلُونَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (البقرہ: ۲۷۵)﴾ یعنی وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہونگے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو یہ اسلئے کہ انہوں نے کہا کہ بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود۔

☆......﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ (البقرہ: ۲۷۶)﴾ یعنی اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گناہ گار۔

☆......﴿وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (النساء: ۱۶۱)﴾ یعنی اور اسلئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

☆......﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (البقرہ، ۲۷۸)﴾ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا سود اگر مسلمان ہو۔

جنت کی وسعت کا بیان:

۲......روایت ہے کہ ہرقل بادشاہ نے نبی پاک ﷺ کی طرف ایک خط ارسال کیا کہ آپ ﷺ مجھے ایسی جنت کی طرف بلاتے ہیں جسکی چوڑائی میں زمین و آسمان سما جائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے؟'' اس کلام کے معنی نہایت مبہم ہے ظاہر بات یہ ہے کہ دورہ فلکی سے ایک جانب میں دن ہوتا ہے تو دوسری جانب میں رات اسی طرح جنت بلندی میں ہے تو جہنم پستی میں۔ (خازن، ج۱، ص۲۹۷)

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ یہود میں سے کچھ لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے جبکہ ان کے ساتھی بھی ان

Marfat.com

کے ساتھ تھے اس بارے میں پوچھا کہ جنت اتنی وسیع ہے کہ زمین وآسمان اس میں سما جائیں تو پھر جہنم کہاں ہے؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم دیکھتے ہو کہ رات آئی ہے تو دن کہاں ہوتا ہے اور جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے؟'' یہودی بولے اسی کے مثل کلام توریت میں بھی ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی جو چاہے کرسکتا ہے۔ (درمنثور، ج۲، ص۱۲۹)

﴿الْغَيْظَ﴾ کے معنی اور اسے پی جانے کے فضائل

۳۔۔۔۔۔ کظم الغیظ سے مراد یہ ہے کہ صبر کے ذریعے جو کچھ انسان کے جی میں ہے اسے روکے اور اسکا اثر ظاہر نہ کرے۔ ''والغیظ'' وہ حرارت ہے جو دل میں غضب کی وجہ سے اٹھتی ہے۔ (مدارک، ج۱، ص۲۹۳، ملخصا)

☆۔۔۔۔۔ حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عزوجل عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ﴾ یعنی جو شخص باوجودِ قدرت غصہ پی جائے اللہ تعالی قیامت کے دن اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ حوروں میں سے جسکو چاہے منتخب کرلے۔ (ابی داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ص۸۹۷)

☆۔۔۔۔۔ رسول اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ایک دفعہ ارشاد فرمایا: ﴿مَلَأَهُ اللّٰهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا﴾ یعنی جو غصہ کو باوجود قدرت پی جائے اللہ تعالی اسے امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ (ابو داؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ص۸۹۸)

☆۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ﴾ یعنی پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، ص۱۰۶۶)

﴿وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ سے کیا مراد ہے؟

۴۔۔۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب گھاٹیوں میں منتشر ہوگئے تو خالد بن ولید نے مشرکین گھڑسوار دستے سے حملہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ''اللھم لایعلون علینا اللھم لاقوۃ لنا الابک'' مسلمانوں کی ایک جماعت نے تیراندازی کرتے ہوئے رات گزاری، وہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور مشرکین کے گھڑسوار دستے پر تیراندازی کی یہاں تک کہ انہیں پیچھے دھکیل دیا۔ (مظہری، ج۱، ص۴۵۵)

اگر ایمان صحیح اور پختہ ہو تو تعداد کی کمی بیشی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی جبکہ کافروں کے لشکر کی تعداد تقریبا ایک ہزار تھی، مسلمانوں کے پاس ہتھیار بھی نہ تھے لیکن جذبہ کامل تھا یہی وجہ ہے کہ مسلمان کامیاب ہوئے اللہ تعالی نے اس آیت مبارکہ میں یہی فرمایا ہے کہ مسلمان اپنا ایمان مضبوط رکھے اللہ تعالی پر توکل کرے چاہے تعداد کم ہو، وسائل نہ ہوں، مدمقابل کتنی ہی تعداد میں دشمنان اسلام ہوں مسلمان ہی غالب رہے گا۔ دنیا کا نظام درہم برہم ہوسکتا ہے اللہ تعالی کے فرمان میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔

Marfat.com

علامہ غلام رسول سعیدی فرماتے ہیں کہ اجتماعی طور پر مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے رہے تو کفار کے خلاف معرکہ آرائیوں میں فتح یاب اور کامران ہونگے جیسا کہ جنگ احد کے بعد کی جنگوں میں کامیاب ہوتے رہے مسلمان عہد رسالت میں مسلسل کامیابیاں حاصل کرتے رہے پھر عہد صحابہ میں بھی مسلمان کفار کے خلاف جنگوں میں کامیاب ہوتے رہے حتیٰ کہ تین براعظموں میں مسلمانوں کی حکومت پہنچ چکی تھی لیکن بعد میں جب مسلمان تعیش، باہمی لڑائیوں اور طوائف الملوکی کا شکار ہوئے اور ایمان کامل پر قائم رہنے کا معیار برقرار نہ رکھ سکے تو پھر سے ایسی شکست و ریخت کا سامنا کرنا پڑا۔ (تبیان القرآن، ج ۲، ص ۳۸۴)

آج مسلمان حکمران امریکہ کے ہاتھوں اس وجہ سے بک گئے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل نہ رہا اور نہ ہی قرآن پر عمل رہا اور قرآن پر عمل کیوں کر ہو آج کتنے فیصد مسلمان روزانہ قرآن پڑھتے ہیں؟ اگر اسکا تجزیہ کیا جائے تو آٹے میں نمک کے برابر بھی تعداد ایسی نہیں جو قرآن روزانہ پڑھتی ہو جب مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑا، اسکی کتاب قرآن مجید کو چھوڑا، اسکے رسول ﷺ کی سیرت کو چھوڑا، اب نتیجہ ہمارے سامنے ہے جگہ جگہ مسلمان ذلیل و خوار ہو رہے ہیں دشمنان اسلام مسلمانوں پر قابض ہیں اللہ عقل سلیم عطا فرمائے (آمین)۔

☆......☆ **لو وصلت احداھما بالاخری**: یعنی زمین وآسمان کو الگ الگ طبق کردیا جائے، پھر وہ آپس میں مل جائے یہاں تک کہ ایک ہی طبق ہو جائے۔

الکافین عن امضائه: یعنی صبر کے ذریعے کہ چہرے پر اس کے اثر ظاہر نہ ہوں، اور مفسر نے کہا کہ مع القدرۃ، اس بارے میں مسند احمد اور ابوداؤد کی روایت ہے کہ جو باوجود قدرت غصہ کو پی جائے اللہ اس کے دل کو امن وایمان سے بھردے گا۔

ممن ظلمھم: للناس کا بیان ہے، اور مفسر کا قول **التارکین عقوبھم**: بدلہ لینے کا استحقاق ہوتے ہوئے بھی بدلہ نہ لے۔ سید عالم ﷺ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کا اجر اللہ کے پاس ہے، پس وہ اللہ کے حضور معافی کی حالت میں کھڑا رہے گا۔

کالزنا: یہاں بالعموم فحاشی مراد ہے نہ کہ فقط زنا۔

بما دونه: یا کوئی بھی گناہ ہو، مراد بوس وکنار اور نظر کرنا وغیرہ ہے۔

ونزل: یعنی مومنین کی تسلی کے لئے ہے جو انہیں غم واندوہ پہنچا ہے، اور یہ احد کے قصہ سے متعلق ہدایت اور اصلاح کی تمہید اور عہد و پیمان کے بعد بقیہ فضیلت کی جانب رجوع کرنا ہے۔

من الھلاک: ان کے آخری حکم کا بیان ہے۔

فلا تحزنوا لغلبتھم: یعنی تم پر کافروں کے غلبہ کا غم نہ ہو۔

لوقتھم: یعنی ان کی ہلاکت کا وقت جو کہ میرے علم سابق میں ان کی ہلاکت کے حوالے سے ہے۔

مجموع ما قبله: مراد اس سے اللہ کا فرمان فسیروا، ولا تھنوا اور ولا تحزنوا ہے۔

Marfat.com

بفتح القاف وضمها: کہاجاتا ہے کہ دولغتیں ایک معنی میں ہیں، ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ قرح قاف کی فتح کے ساتھ بمعنی جراح یعنی زخم ہے اور ضمہ کے ساتھ بمعنی اس زخم کا درد و تکلیف ہے۔

علم ظهور: یعنی علم وجود، یعنی وہ علم جو خارج میں پائے جانے سے متعلق ہو، اور ظہور سے مراد یہ ہے کہ ہمارے لئے غیر مومن کو ظاہر کردے، اور اس کا علم ازل سے ہر چیز کے بارے میں پایا جاتا ہے۔ کرخی کی عبارت میں ہے کہ اس سے مراد وہ علم ہے جو ثواب اور عذاب سے متعلق ہوتا ہے جیسا کہ علم غیب، اور قرآن میں اس کے کئی نظائر پائے جاتے ہیں اور کلام کو اس کی دلالت کے لئے حقیقت پر محمول نہیں کیا جاسکتا کہ علم کسی فعل کے کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالی کا علم ازلی حدوث کو متصف نہیں ہے۔

من غيرهم: علم کے متعلق ہے اور مفعول ثانی ہے اور یہ جملہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تعلم بمعنی یمیز ہے۔

يكرمهم بالشهادة: یعنی اللہ کی راہ میں، اور مسلمانوں کی قوم بدر میں آئی اور وہ دشمن سے ملاقات کی تمنا کرتے تھے اور بدر میں شہادت کے بھی متمنی تھے۔

اى يعاقبهم: اس جملے میں اشارہ ہے کہ محبت کی نفی بغض سے کنایہ ہے اور ظالموں پر اس کا وقوع ہونا اللہ کی محبت کے مقابلے میں ان کی محبت سے تعرض پائے جانے کے حوالے سے ہے۔

استدراج: یعنی کافروں کے لئے عذاب کے مراتب میں استدراج ہے۔ (الجمل، ج۱، ص۴۸۰ وغیرہ)

رکوع نمبر ۶

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ﴾ كَغَيْرِهِ ﴿انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ﴾ رَجَعْتُمْ اِلَى الْكُفْرِ، وَالْجُمْلَةُ الْاَخِيْرَةُ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ الْاِنكَارِيِّ اَىْ مَا كَانَ مَعْبُوْدًا فَتَرْجِعُوْا ﴿وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا﴾ وَاِنَّمَا يَضُرُّ نَفْسَهُ ﴿وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ (۱۴۴)﴾ نِعَمَهُ بِالثُّبَاتِ ﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ بِقَضَائِهِ ﴿كِتٰبًا﴾ مَّصْدَرٌ اَى: كَتَبَ اللّٰهُ ذٰلِكَ ﴿مُؤَجَّلًا﴾ مُّؤَقَّتًا لَّايَتَقَدَّمُ وَلَا يَتَاَخَّرُ فَلِمَ انْهَزَمْتُمْ! وَالْهَزِيْمَةُ لَا تَدْفَعُ الْمَوْتَ وَالثُّبَاتُ لَا يَقْطَعُ الْحَيٰوةَ ﴿وَمَنْ يُّرِدْ﴾ بِعَمَلِهِ ﴿ثَوَابَ الدُّنْيَا﴾ اَىْ جَزَاءَهُ مِنْهَا ﴿نُؤْتِهٖ مِنْهَا﴾ مَا قُسِمَ لَهُ وَلَاحَظَّ لَهُ فِى الْاٰخِرَةِ ﴿وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا﴾ اَىْ مِنْ ثَوَابِهَا ﴿وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ (۱۴۵)﴾ ﴿وَكَاَيِّنْ﴾ كَمْ ﴿مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ﴾ وَفِىْ قِرَاءَةٍ قَاتَلَ وَالْفَاعِلُ ضَمِيْرُهُ ﴿مَعَهُ﴾ خَبَرٌ، مُبْتَدَؤُهُ ﴿رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ﴾ جُمُوْعٌ كَثِيْرَةٌ ﴿فَمَا وَهَنُوْا﴾ جَبُنُوْا ﴿لِمَآ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ مِنَ الْجِرَاحِ وَقَتْلِ اَنْبِيَائِهِمْ وَاَصْحَابِهِمْ ﴿وَمَا ضَعُفُوْا﴾ عَنِ الْجِهَادِ ﴿وَمَا اسْتَكَانُوْا﴾ خَضَعُوْا لِعَدُوِّهِمْ كَمَا فَعَلْتُمْ حِيْنَ قِيْلَ قُتِلَ النَّبِىُّ ﷺ ﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ

Marfat.com

﴿الصّٰبِرِیۡنَ (۱۴۶)﴾ عَلَى الْبَلَاءِ اَیْ یُثِیْبُهُمْ ﴿وَمَا کَانَ قَوۡلَهُمْ﴾ عِنْدَ قَتْلِ نَبِیِّهِمْ مَعَ ثُبَاتِهِمْ وَصَبْرِهِمْ ﴿اِلَّآ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا﴾ تَجَاوُزَنَا الْحَدَّ ﴿فِیۡۤ اَمۡرِنَا﴾ اِیْذَانًا بِاَنَّ مَآ اَصَابَهُمْ لِسُوْءِ فِعْلِهِمْ وَهَضْمًا لِّاَنْفُسِهِمْ ﴿وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا﴾ بِالْقُوَّةِ عَلَى الْجِهَادِ ﴿وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ (۱۴۷)﴾ ﴿فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا﴾ اَلنَّصْرَ وَالْغَنِیْمَةَ ﴿وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ﴾ اَیِ الْجَنَّةِ، وَحُسْنُهُ التَّفَضُّلُ فَوْقَ الْاِسْتِحْقَاقِ ﴿وَاللّٰهُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (۱۴۸)﴾

ترجمہ

(غزوہ احد میں جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو یہ بات مشہور ہوگئی کہ سید عالم ﷺ شہید ہوگئے ہیں منافقوں نے مسلمانوں سے کہا: "اگر نبی پاک ﷺ شہید کردیے گئے ہیں تو چلو اپنے پچھلے دین کی طرف لوٹ آؤ" اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ) اور محمد تو ایک رسول ہیں......۱......ان سے پہلے اور رسول ہو چکے......۲......تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں (جیسا کہ دوسرے رسول ہوئے) تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے (کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے......۳......، یہ آخری جملہ استفہام انکاری ہے یعنی وہ معبود تو نہیں ہیں کہ جنکے نہ ہونے کے سبب تم لوٹ رہے ہو) اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کریگا (اور وہ صرف اپنا نقصان کریگا) اور عنقریب اللہ (نعمتوں کا) شکر کرنے والوں کو صلہ دیگا (یعنی ثابت قدمی کی نعمت عطا فرمائے گا) اور کوئی جان بے حکم خدا مر نہیں سکتی (یعنی اسکے فیصلہ کے بغیر نہیں مر سکتی) لکھ رکھا ہے (کتابا مصدر ہے یعنی اللہ نے لکھ رکھا ہے) سب کا وقت (یعنی سب کی موت کا وقت مقرر ہے جو نہ مقدم ہو سکتا ہے اور نہ موخر......۴......، پھر تم میدان جنگ سے کیوں بھاگے کہ نہ تو ہزیمت موت کو ٹال سکتی تھی اور نہ ہی ثابت قدمی رشتۂ حیات کو منقطع کر سکتی تھی) اور جو چاہے (اپنے عمل سے) دنیا کا انعام (یعنی دنیا کی جزا) ہم اس میں سے اُسے دیں (جو اسکی قسمت میں ہو اور آخرت میں اس کیلئے کچھ حصہ نہیں) اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں (یعنی ثوابِ آخرت) اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں۔ اور کتنے ہی (کاین بمعنی کم ہے) انبیاء نے جہاد کیا (ایک قرأت میں قُتِلَ کے بجائے قاتل ہے اس میں موجود ضمیر اسکا فاعل ہے) انکے ساتھ (معہ خبر ہے ربیون کثیرا مبتدا ہے) بہت خدا والے تھے (یعنی انکے ساتھ کئی جماعتیں تھیں) تو نہ سست پڑے (یعنی انہوں نے بزدلی نہ دکھائی) ان مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں (یعنی انکا اپنا زخمی ہونا اور انکے انبیاء اور قریبی ساتھیوں کا شہید کیا جانا) اور کمزوری نہ دکھائی (جہاد سے) اور نہ دبے (یعنی دشمن کے سامنے اس طرح عاجزی کا اظہار نہ کیا جیسا کہ تم نے کیا، جب یہ کہا گیا کہ نبی پاک ﷺ کو شہید کردیا گیا ہے) اور اللہ کو محبوب ہیں صبر کرنے والے (آزمائشوں پر اور وہ انہیں ثواب عطا فرمائے گا) اور وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے (انبیائے کرام کی شہادت کے وقت ثبات وصبر کا اظہار کرتے ہوئے) سوا اس دعا کے کہ اے ہمارے رب! بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے کیں (یعنی جو ہم حد سے متجاوز ہوئے) اپنے کام میں (دعا کا یہ جز اس بات کے اعلان کیلئے ہے کہ انہیں جو مصیبت پہنچی ہے وہ انکے اپنے اعمال کا نتیجہ تھا اور یہ کہنا اپنی کسر نفسی کی وجہ سے تھا) اور ہمارے قدم جما دے (جہاد کرنے پر قوت دیکر) اور ہمیں ان کافروں پر مدد دے......۵......تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام دیا (یعنی نصرت اور غنیمت) اور

Marfat.com

آخرت کے ثواب کی خوبی (یعنی جنت، حسن ثواب سے مراد استحقاق سے بڑھ کر فضل وکرم کرنا ہے) اور نیکی والے اللہ کو پیارے ہیں۔

ترکیب

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾

و: مستانفه ...... ما: نافیہ ...... محمد: مبتدا ...... الا: للحصر ...... رسول: موصوف، قد: تحقیقیہ ...... خلت: فعل ......من قبله: ظرف لغو ...... الرسل: فاعل ...... ملکر جملہ فعلیہ ماقبل رسول کی صفت ملکر خبر اور یہ سب ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ﴾

همزه: استفہامیہ ...... ف: عاطفه ......ان: شرطیہ ......مات: فعل بافاعل ......ملکر معطوف علیہ ...... او: عاطفه ...... قتل: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر شرط ...... انقلبتم على اعقابكم: جملہ فعلیہ جواب شرط ......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾

و: مستانفه ...... من: شرطیہ مبتدا ...... ينقلب: فعل بافاعل ......على عقبيه: حال ہے فاعل سے ...... جملہ فعلیہ ہو کر شرط ...... ف: جزائیہ ...... لن يضر: فعل بافاعل ...... الله: اسم جلالت مفعول ...... شيئا: مفعول ثانی ......ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ ...... و: مستانفہ ...... يجزى الله الشكرين: جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا﴾

و: مستانفه ......ما: نافیہ......كان: فعل ناقص ...... لنفس: ظرف مستقر خبر مقدم ...... ان تموت: فعل، هی ضمیر ذوالحال ......الا: للحصر ...... باذن الله: ظرف مستقر حال ملکر فاعل ...... یہ سب ملکر بتاویل مصدر اسم ...... کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ...... كتابا: موصوف ...... مؤجلا: صفت ملکر مفعول مطلق ماقبل کی تاکید كتب الله فعل محذوف کا، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ﴾

و: مستانفه، من: شرطیہ مبتدا......يرد ثواب الدنيا: فعل باواؤ ضمیر فاعل ومرکب اضافی مفعول جملہ فعلیہ شرط، نؤته منها: جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جزاء سے ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ، و: عاطفه، من: شرطیہ مبتدا، يرد ثواب الاخرة: جملہ فعلیہ شرط، نوته منها: جملہ فعلیہ جزا، شرط سے ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ، و: مستانفہ، سنجزي: فعل بافاعل، الشكرين: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ﴾

و: مستانفه ...... كاين: ممیز ......من نبی: تمیز، ملکر مبتدا ...... قتل: فعل، هو ضمیر ذوالحال ......معه ربيون كثير: جملہ اسمیہ حال ملکر فاعل ......ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ﴾

Marfat.com

ف: عاطفہ...... ماوهنوا: فعل نفی، واو ضمیر فاعل...... لـما اصابهم فی سبیل الله: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... ماضعفوا وما استکانوا: ماوهنوا پر معطوف......والله یحب الصبرین: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّا اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾

و: عاطفہ...... ما: نافیہ...... کان: فعل ناقص...... قولهم: خبر مقدم...... الا: للحصر...... ان: مصدریہ...... قالوا: فعل بافاعل، قول...... ربنا: جملہ ندائیہ...... اغفرلنا واسرافنا فی امرناوثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین: جملہ فعلیہ مقصود بالندا، اپنی ندا سے ملکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر بتاویل مصدر اسم......فعل ناقص اپنے اسم خبر سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

ف: مستانفہ، اتھم: فعل ومفعول، الله: فاعل، ثواب الدنیا: معطوف علیہ، وحسن......الخ: معطوف، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ، والله......الخ جملہ مستانفہ۔

شان نزول

☆......وما محمد الا رسول قد خلت...... جنگ احد میں جب کافروں نے پکارا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ شہید ہو گئے اور شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کردی تو صحابہ کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب ندا کی گئی کہ رسول کریم ﷺ تشریف رکھتے ہیں تو صحابہ کی ایک جماعت واپس آئی حضور ﷺ نے انہیں ہزیمت پر ملامت کی انہوں نے عرض کیا ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپکی شہادت کی خبر سن کر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور ہم سے ٹھہرا نہ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی امتوں پر انکے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی تو حضور ﷺ کے دین کا اتباع اور اسکی حمایت لازم رہتی۔

تشریح وتوضیح واغراض

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ﴾ کا منشاء

۱......اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کی بعثت کا مقصد بیان فرمایا ہے ﴿لان المقصود من بعثة الرسل تبليغ الرسالة، والزام الحجة، لاوجوده بين اظهر قومه﴾ یعنی نبی کی بعثت کا مقصد رسالت کی تبلیغ اور حجت کا لازم کردینا ہے نہ کہ اسکا اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا۔ (مدارک، ج۱، ص۲۹۷)

علامہ تفتازانی شرح عقائد نسفی میں نبی اور رسول کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں ﴿هو انسان بعثه الله الى الخلق لتبليغ الاحكام﴾ نبی اور رسول وہ انسان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ احکامات کی تبلیغ کیلئے مخلوق کیطرف بھیجتا ہے۔ (شرح عقائد نسفی ص۱۷)

﴿قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ کا منشاء:

۲......روایت میں ہے کہ عبداللہ بن قمئہ حارثی نے نبی پاک ﷺ کی طرف پتھر پھینک کر آپکے دندان مبارک اور چہرہ مبارک

Marfat.com

کو زخمی کر دیا، یہ دیکھ کر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا جو کہ علمبردار تھے، انہوں نے قمئہ کو پیچھے دھکیلا تو اس نے انہیں شہید کر دیا اور یہ سمجھا کہ اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) شہید کر دیا ہے اور زور زور سے چیخ کر کہنے لگا کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا، خبردار! محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے، لوگ اسکی طرف متوجہ ہوئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنا شروع کیا: ﴿اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ﴾ چنانچہ آپکی جانب تیس اصحاب آئے اور آپکو گھیر لیا یہاں تک کہ مشرکین آپ سے دور ہو گئے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ہائے کاش ابن ابی ہمارے لیے ابوسفیان سے امان لے دیتا، منافقوں میں سے بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اگر نبی قتل کر دیئے گئے ہیں تو تم اپنے سابقہ دین کیطرف لوٹ جاؤ، انس بن نضر نے کہا جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں اے قوم! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیئے گئے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب زندہ ہے اور اسے موت نہیں آتی تو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندگی سے کیا لوگے؟ لہذا جس مقصد کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال کیا تھا تم اس جنگ کو جاری رکھو یہاں تک کہ وہ بھی لڑتے لڑتے شہید کر دیئے گئے۔ (بیضاوی، ج ۱، ص ۳۰۱)

ایڑیوں کے بل پلٹنے سے کیا مراد ہے؟

۳۔۔۔۔۔ایڑیوں کے بل پلٹنے سے مراد الٹے پاؤں پلٹ جانا ہے اور اس سے ارتداد بھی مراد لیا گیا ہے کہ بندہ جس حالتِ کفر پر پہلے تھا اسکی طرف دوبارہ پلٹ جائے۔ بعض نے یہاں پر انقلاب سے نقصِ ایمان مراد لیا ہے نہ کہ کفر جیسا کہ ابن المنذر نے زہری سے روایت کیا کہ جب یہ آیت ﴿لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ﴾ (الفتح ۴) نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان میں زیادتی تو ہوتی ہے لیکن کیا کمی بھی ہوتی ہے؟'' سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات پاک کی قسم! جس نے مجھے حق کیساتھ مبعوث کیا بیشک ایمان میں کمی بھی ہوتی ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: ''کیا کتاب اللہ میں اسکی دلیل پائی جاتی ہے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' پھر مذکورہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔'' (روح المعانی، الجزء الرابع، ص ۳۸۲)

موت کا وقت متعین ہے:

۴۔۔۔۔۔انسان نہ تو دنیا میں اپنی مرضی سے آیا ہے اور نہ اپنی مرضی سے جا سکتا ہے ہر جان جس نے زندگی کے پھول چنے ہیں اسے موت کی کانٹے دار جھاڑیوں سے ضرور گزرنا پڑے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان آخرت کی تیاری میں لگ جائے کئی ہنستے کھیلتے نوجوان یکا یک حادثے کا شکار ہو کر یا مہلک امراض میں گرفتار ہو کر موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں اسی طرح ہم نے بھی ایک دن مرنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ عقلمندی اور دانشمندی والا فیصلہ کر لیا جائے اور موت آنے سے پہلے ہی اسکی تیاری کر لی جائے۔ ہمارے اسلاف کا یہی طریقہ تھا کہ وہ ہر وقت آخرت کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ انکی سوچ اتنی اعلیٰ تھی کہ اگر انکا چراغ بجھ جاتا تو وہ اسے اپنی زندگی کے چراغ پر قیاس کر کے رونے لگتے اور یہی فکر آخرت کی سوچ ہی انکے مقام و مرتبہ کو بلند کرتی ہے۔ اور کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم سب کچھ جاننے کے باوجود بھی موت کی تیاری نہیں کرتے اور لمبی امیدوں کے سہارے اپنی زندگی کے حسین لمحات کو گزار دیتے ہیں۔ کئی بڑے بڑے افسروں کو اچانک موت نے عمدہ عالیشان کوٹھیوں سے اٹھا کر تنگ و تاریک قبر میں ڈال دیا، نہ جانے کتنے دولہے مچلتے ارمانوں کو اپنے ساتھ لئے بجائے حجرۂ عروسی کے تنگ و تاریک قبر کی کوٹھری میں جا پڑے۔ آہ موت کا وقت جو کہ متعین

Marfat.com

ہے اور ہم سے اسے پوشیدہ رکھا گیا ہے اس میں یہی بہت بڑی حکمت ہے اللہ تعالی اس بات کی جانچ کرنا چاہتا ہے کہ کون نامعلوم وقت اور جگہ میں اچانک آجانے والی موت کی تیاری کرتا ہے اور کون دنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر فکر آخرت اور موت کے کٹھن وقت سے گزرنے کو فراموش کر دیتا ہے۔

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار ۔۔۔ تو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آئی پہلوان بھی چل دیے ۔۔۔ خوبصورت نوجوان بھی چل دیے
چل دیے دنیا سے سب شاہ و گدا ۔۔۔ کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا
تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟ ۔۔۔ تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟

دعائیہ کلمات:

۵......اس رکوع میں مومنین کے دعائیہ کلمات کا ذکر ملتا ہے ان مبارک کلمات سے پتہ چلتا ہے کہ انسان مصیبت کے وقت اپنے پروردگار کو یاد کرے۔ انسان اگر ان ہی مبارک کلمات کو یاد کر لے اور وقتاً فوقتاً انہیں پڑھتا رہے تو کئی مصیبتوں سے بچ جائے۔

☆......☆ **کغیرہ:** یعنی رسولوں میں سے۔

والجملة الاخیرة: آخری جملے سے مراد جملہ **انقلبتم علی اعقابکم** ہے جو کہ محل استفہام انکاری ہے یعنی ان کے مرتد ہونے کے انکار کرنے اور دین سے پھر جانے کے بارے میں ہے۔ زمخشری نے کہا کہ **افامن مات** میں فاء معلقہ ماقبل جملے کے لئے سبب ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی **افان مات** مسبب ہے ماقبل جملہ **وما محمد الا رسول** کے لئے، یعنی حضور ﷺ کی وفات کو وہ اپنے ارتداد کا سبب بنائیں۔

محل استفهام انکاری: یعنی ہمزہ استفہام کے معنی میں ہے، تقدیر عبارت یوں ہے کہ **أانقلبتم علی اعقابکم ان مات او قتل**، یعنی تمہارے لئے اس وقت دین سے پھر جانا یا مرتد ہو جانا مناسب نہیں، اس لئے کہ محمد ﷺ مبلغ ہیں نہ کہ معبود اور تمہیں یہ بات پہنچ چکی ہے، اور معبود باقی رہتا ہے۔ پس تمہارا دین سے لوٹ آنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔

ای ما کان معبوداً الخ: یہ تفسیر جملہ کلام کی ہے، اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ **القصر** یعنی کوتاہی سے مراد دل کی کوتائی ہے تا کہ ان لوگوں پر ان کے عقیدے کی تردید کی جائے کہ محمد ﷺ معبود ہیں معاذ اللہ، اگر چہ وہ حقیقی معنوں میں یہ عقیدہ نہ رکھتے ہوں لیکن ان لوگوں کے چکر میں پڑ گئے جو محمد ﷺ کی الوہیت کا عقیدہ رکھتے ہیں نہ کہ رسالت کا، اور یہ اس طرح ہوا کہ ان کی شہادت کی خبر پا کر دین سے پھر گئے تو گویا ایسا ہوا کہ وہ بھی ان کے معبود ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور اگر محمد ﷺ انتقال فرما جائیں تو اپنی عبادتوں سے پھر جائیں گے۔

بالثبات: یعنی احد کے دن دین محمدی پر ثابت رہیں۔

مصدر: مفعول مطلق ماقبل جملے کی تاکید کے لئے ہے اس کا عامل مضمر ہے، تقدیر عبارت یوں ہے **کتب الله ذلک کتاباً** جیسے صنع

Marfat.com

اللہ، وعداللہ اور کتاب اللہ علیکم ہے، اور کتاب مؤجل سے مراد وہ کتاب ہے جو کہ آجال پر مشتمل ہے۔

ای کتاب اللہ ذلک: یعنی موت مؤجل ہے یعنی کتابا مؤجلا کہ موت کا وقت لکھا ہوا ہے۔

انهزمتم: اس سیاق کلام سے مقصود احد کے دن میدان سے بھاگنے والوں کی توبیخ کرنا مقصود ہے۔

کما فعلتم: فما وهنوا کی طرف راجع ہے۔

ایذانا بان ما اصابهم الخ: قالوا قول کا معمول ہے تقدیر کلام یوں ہے کہ قالوا ذلک ایذاناً

النصر والغنیمة: اس میں اشارہ ہے کہ ہمارے نبی کے سوا کسی کے لئے غنیمت حلال نہیں ہوئی، اور یہ بھی ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ کافروں کے مال پر مسلمانوں کو قابو دینا کافروں کے لیے اہانت کا باعث ہو، اور اس کے علاوہ کوئی اور بات ہو تو آسمان سے آگ آئے گی جو کہ غنیمت کو کھا جائے گی اس میں مجاہدین سے قبول ورضا کی جانب اشارہ ہے۔

ای الجنة: ثواب آخرت کی تفسیر ہے، اور بالجنة سے مراد اس کی بعض وہ نعمتیں ہیں کہ جو کہ اعمال صالحہ کے مقابل ہوں گی اور بندہ ان کا مستحق ہوگا۔ (الجمل، ج۱، ص۴۸۸ وغیرہ)

رکوع نمبر ۷

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا﴾ فِیْمَا یَاْمُرُوْنَكُمْ بِهٖ ﴿یَرُدُّوْكُمْ﴾ اِلَی الْكُفْرِ ﴿عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ (۱۴۹)﴾ ﴿بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ﴾ نَاصِرُكُمْ ﴿وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ (۱۵۰)﴾ فَاَطِیْعُوْهُ دُوْنَهُمْ ﴿سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ﴾ بِسُكُوْنِ الْعَیْنِ وَضَمِّهَا الْخَوْفَ، وَقَدْ عَزَمُوْا بَعْدَ ارْتِحَالِهِمْ مِنْ اُحُدٍ عَلَی الْعَوْدِ وَاسْتِیْصَالِ الْمُسْلِمِیْنَ فَرُعِبُوْا وَلَمْ یَرْجِعُوْا ﴿بِمَآ اَشْرَكُوْا﴾ بِسَبَبِ اِشْرَاكِهِمْ ﴿بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا﴾ حُجَّةً عَلٰی عِبَادَتِهٖ وَهُوَ الْاَصْنَامُ ﴿وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوٰی﴾ مَاْوَی ﴿الظّٰلِمِیْنَ (۱۵۱)﴾ الْكَافِرِیْنَ هِیَ ﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ﴾ اِیَّاكُمْ بِالنَّصْرِ ﴿اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ﴾ تَقْتُلُوْنَهُمْ ﴿بِاِذْنِهٖ﴾ بِاِرَادَتِهٖ ﴿حَتّٰٓی اِذَا فَشِلْتُمْ﴾ جَبُنْتُمْ عَنِ الْقِتَالِ ﴿وَتَنَازَعْتُمْ﴾ اِخْتَلَفْتُمْ ﴿فِی الْاَمْرِ﴾ اَیْ اَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ بِالْمُقَامِ فِیْ سَفْحِ الْجَبَلِ لِلرَّمْیِ فَقَالَ بَعْضُكُمْ نَذْهَبُ فَقَدْ نُصِرَ اَصْحَابُنَا، وَبَعْضُكُمْ لَا نُخَالِفُ اَمْرَ النَّبِیِّ ﷺ ﴿وَعَصَیْتُمْ﴾ اَمْرَهٗ فَتَرَكْتُمُ الْمَرْكَزَ لِطَلَبِ الْغَنِیْمَةِ ﴿مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ﴾ اللّٰهُ ﴿مَّا تُحِبُّوْنَ﴾ مِنَ النَّصْرِ وَجَوَابُ اِذَا دَلَّ عَلَیْهِ مَا قَبْلَهٗ اَیْ مَنَعَكُمْ نَصْرَهٗ ﴿مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا﴾ فَتَرَكَ الْمَرْكَزَ لِلْغَنِیْمَةِ ﴿وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ﴾ فَثَبَتَ بِهٖ حَتّٰی قُتِلَ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَیْرٍ وَّاَصْحَابِهٖ ﴿ثُمَّ صَرَفَكُمْ﴾ عَطْفٌ عَلٰی جَوَابِ اِذَا الْمُقَدَّرِ، رَدَّكُمْ بِالْهَزِیْمَةِ ﴿عَنْهُمْ﴾ اَیِ الْكُفَّارِ ﴿لِیَبْتَلِیَكُمْ﴾

Marfat.com

لِیَمْتَحِنَکُمْ فَیُظْهِرَ الْمُخْلِصَ مِنْ غَیْرِهٖ ﴿وَلَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ﴾ مَا ارْتَکَبْتُمُوْهُ ﴿وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ (۱۵۲)﴾ بِالْعَفْوِ، اُذْکُرُوْا ﴿اِذْ تُصْعِدُوْنَ﴾ تُبْعِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ هَارِبِیْنَ ﴿وَلَا تَلْوٗنَ﴾ تُعَرِّجُوْنَ ﴿عَلٰی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰکُمْ﴾ اَیْ مِنْ وَّرَآئِکُمْ یَقُوْلُ اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ ﴿فَاَثَابَکُمْ﴾ فَجَازَاکُمْ ﴿غَمًّا﴾ بِالْهَزِیْمَةِ ﴿بِغَمٍّ﴾ بِسَبَبِ غَمِّکُمْ لِلرَّسُوْلِ بِالْمُخَالَفَةِ وَقِیْلَ الْبَاءُ بِمَعْنٰی عَلٰی، اَیْ مُضَاعَفًا عَلٰی غَمِّ فَوْتِ الْغَنِیْمَةِ ﴿لِّکَیْلَا﴾ مُتَعَلِّقٌ بِعَفَا اَوْ بِاَثَابَکُمْ فَلَا زَائِدَةٌ ﴿تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ﴾ مِنَ الْغَنِیْمَةِ ﴿وَلَا مَآ اَصَابَکُمْ﴾ مِنَ الْقَتْلِ وَالْهَزِیْمَةِ ﴿وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۱۵۳)﴾ ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً﴾ اَمْنًا ﴿نُّعَاسًا﴾ بَدَلٌ ﴿یَّغْشٰی﴾ بِالْیَاءِ وَالتَّاءِ ﴿طَآئِفَةً مِّنْکُمْ﴾ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ فَکَانُوْا یَمِیْدُوْنَ تَحْتَ الْحَجَفِ وَتَسْقُطُ السُّیُوْفُ مِنْهُمْ ﴿وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ﴾ اَیْ حَمَلَتْهُمْ عَلَی الْهَمِّ فَلَا رَغْبَةَ لَهُمْ اِلَّا نَجَاتُهَا دُوْنَ النَّبِیِّ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ فَلَمْ یَنَامُوْا وَهُمُ الْمُنَافِقُوْنَ ﴿یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ﴾ ظَنًّا ﴿غَیْرَ﴾ الظَّنِّ ﴿الْحَقِّ ظَنَّ﴾ اَیْ کَظَنِّ ﴿الْجَاهِلِیَّةِ﴾ حَیْثُ اِعْتَقَدُوْا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قُتِلَ اَوْ لَا یُنْصَرُ ﴿یَقُوْلُوْنَ هَلْ﴾ مَا ﴿لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ﴾ اَیِ النَّصْرِ الَّذِیْ وُعِدْنَاهُ ﴿مِنْ﴾ زَائِدَةٌ ﴿شَیْءٍ قُلْ﴾ لَّهُمْ ﴿اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ﴾ بِالنَّصْبِ تَوْکِیْدًا وَالرَّفْعِ مُبْتَدَأٌ وَخَبَرُهٗ ﴿لِلّٰهِ﴾ اَیِ الْقَضَآءُ لَهٗ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ﴿یُخْفُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ﴾ یُظْهِرُوْنَ ﴿لَکَ یَقُوْلُوْنَ﴾ بَیَانٌ لِّمَا قَبْلَهٗ ﴿لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا﴾ اَیْ لَوْ کَانَ الْاِخْتِیَارُ اِلَیْنَا لَمْ نَخْرُجْ فَلَمْ نُقْتَلْ لٰکِنْ اُخْرِجْنَا کَرْهًا ﴿قُلْ﴾ لَّهُمْ ﴿لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ﴾ وَفِیْکُمْ مَّنْ کَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْقَتْلَ ﴿لَبَرَزَ﴾ خَرَجَ ﴿الَّذِیْنَ کُتِبَ﴾ قُضِیَ ﴿عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ﴾ مِنْکُمْ ﴿اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ﴾ مَصَارِعِهِمْ فَیُقْتَلُوْا وَلَمْ یُنْجِهِمْ قُعُوْدُهُمْ لِاَنَّ قَضَآءَهٗ تَعَالٰی کَآئِنٌ لَا مَحَالَةَ ﴿وَ﴾ فَعَلَ مَا فَعَلَ بِاُحُدٍ ﴿لِیَبْتَلِیَ﴾ یَخْتَبِرَ ﴿اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ﴾ قُلُوْبِکُمْ مِّنَ الْاِخْلَاصِ وَالنِّفَاقِ ﴿وَلِیُمَحِّصَ﴾ یُمَیِّزَ ﴿مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۵۴)﴾ بِمَا فِی الْقُلُوْبِ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ وَّاِنَّمَا یَبْتَلِیْ لِیُظْهِرَ لِلنَّاسِ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ﴾ عَنِ الْقِتَالِ ﴿یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ﴾ جَمْعُ الْمُسْلِمِیْنَ وَجَمْعُ الْکَافِرِیْنَ بِاُحُدٍ وَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَّا اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا ﴿اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ﴾ اَزَلَّهُمْ ﴿الشَّیْطٰنُ﴾ بِوَسْوَسَتِهٖ ﴿بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا﴾ مِنَ الذُّنُوْبِ وَهُوَ مُخَالَفَةُ اَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ ﴿وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ﴾ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿حَلِیْمٌ (۱۵۵)﴾ لَا یُعَجِّلُ عَلَی الْعُصَاةِ۔

ترجمہ

Marfat.com

اے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہے پر چلے (یعنی جن کاموں کا وہ تمہیں حکم دیتے ہیں اگر تم نے وہ کئے) تو وہ تمہیں اُلٹے پاؤں لوٹا دیں گے (کفر کی طرف) پھر ٹوٹا کھا کے پلٹ جاؤ گے۔ بلکہ اللہ تمہارا مولا (یعنی مددگار) ہے اور وہ سب سے بہتر مدد گار (تو دوسروں کے بجائے اسی کی اطاعت کرو) کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے......(لفظ رعب عین کے سکون اور ضمہ کے ساتھ بمعنی خوف ہے، غزوہ احد سے واپسی پر کافروں نے دوبارہ میدان میں آنے اور مسلمانوں کے مکمل خاتمے کا ارادہ کرلیا تھا لیکن ان پر مسلمانوں کا رعب ڈال دیا گیا اور وہ پلٹ کر نہیں آئے) کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا (یعنی انکے شریک ٹھہرانے کے سبب) جس پر اس نے کوئی سمجھ نہ اتاری (یعنی جسکی عبادت کرنے پر کوئی دلیل نہیں مراد اس سے بت ہیں) اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا برا ٹھکانا (مثوی بمعنی مأوی ہے) ناانصافوں کا (یعنی کافروں کا)۔

اور بیشک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ (جو اس نے تم سے لیا تھا تمہاری مدد کرنے کا) جبکہ تم کافروں کو قتل کرتے تھے (تحسونھم بمعنی تقتلونھم ہے) اس کے حکم سے (یعنی اسکی مشیت سے) یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی (جنگ کرنے میں) اور جھگڑا ڈالا (اختلاف کیا) حکم میں (یعنی نبی ﷺ کے اس حکم میں کہ مقام شعب میں پہاڑی کے دامن میں تیراندازی کیلئے جمے رہنا خواہ ہم غالب ہو جائیں یا مغلوب پھر تم میں بعض نے کہا ہم چلے جائینگے کہ ہمارے ساتھی غالب آ گئے ہیں اور بعض نے کہا کہ ہم آقا ﷺ کے حکم کی مخالفت نہیں کرینگے) اور نافرمانی کی (انکے حکم کی اور غنیمت کے حصول کیلئے مرکز چھوڑ دیا) بعد اسکے کہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات (یعنی کامیابی، اذا کا جواب شرط محذوف ہے جس پر ماقبل آیت ولقد نصرکم اللہ دلالت کر رہی ہے عبارت مقدر یہ ہے منعکم نصرہ) تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا (کہ حصولِ غنیمت کیلئے مرکز چھوڑ دیا) اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا (تو وہ اس درے پر ثابت رہے یہاں تک کہ انہیں شہید کر دیا گیا جیسے عبداللہ بن جبیر اور انکے ساتھی) پھر تمہارا منہ پھیر دینا (اسکا عطف اذا مقدر کے جواب پر ہے، یعنی تمہیں ہزیمت کے ساتھ واپس کر دیا) ان (کفار) سے کہ تمہیں آزمائے (تاکہ تمہاری جانچ ہو اور مخلص وغیر مخلص ظاہر ہو جائیں) اور بیشک اس نے معاف کر دیا تمہیں (تمہاری اس غلطی کو جو تم سے سرزد ہوئی) اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے (انہیں معاف کر کے)۔

(اور یاد کرو) جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے (بھاگتے ہوئے میدان جنگ سے دور ہو رہے تھے) اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے تھے (یعنی نہ ٹھہرتے تھے) اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے (یعنی تمہیں پیچھے سے بلا رہے تھے وہ فرماتے تھے اللہ کے بندو! میری طرف آؤ، میری طرف آؤ) تو تمہیں دیا (تمہیں بدلے کے طور پر دیا) غم (ہزیمت کا) بدلہ غم کا (یعنی رسول ﷺ کی مخالفت کر کے انہیں رنج پہنچانے کا بدلہ، بعض نے کہا ہے کہ ب بمعنی علی ہے یعنی غنیمت کے فوت ہو جانے پر مزید غم پہنچایا) اور معافی اسلئے سنائی (لکیلا، عفا کے متعلق ہے یا اثابکم کے اور اس صورت میں لام زائدہ ہوگا) کہ جو ہاتھ سے گیا اس کا رنج نہ کرو (یعنی مال غنیمت) اور جو اُفتاد پڑی (قتل اور ہزیمت کی صورت میں) اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے پھر تم پر غم کے بعد چین کی (امن کی) نیند (نعاسا بدل ہے) اتاری کہ گھیرے تھی (یغشی یاء اور تاء دونوں قرأتوں کے ساتھ ہے) تمہاری ایک جماعت

Marfat.com

کو....۲.....(یہاں مومنین مراد ہیں اور وہ نیند کیوجہ سے ڈھالوں تلے گر جاتے اور ان سے تلواریں چھوٹ رہی تھی) اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی (یعنی انہیں اپنی جانوں کی ہلاکت کا غم لاحق تھا اور اسکے سوا کوئی فکر نہ تھی نہ نبی پاک ﷺ کی اور نہ ہی صحابہ کرام ﷺ کی، پس منافقین تھے جن پر نیند طاری نہ ہوئی تھی) اللہ پر گمان کرتے تھے (یہاں ظنا مفعول مطلق موصوف محذوف ہے) بے جا جاہلیت کے گمان (کیونکہ انکا اعتقاد یہ تھا کہ حضور ﷺ قتل کر دیے جائیں گے یا مدد نہ کئے جائیں گے) کہتے کیا (ھل بمعنی ما نافیہ ہے) اس کام میں ہمارا بھی کچھ اختیار نہیں ہے (یعنی جس مدد کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے، اس میں من زائدہ ہے) تم فرما دو (ان سے) کہ اختیار تو سارا (کلہ نصب کی صورت میں تاکید اور مرفوع ہونیکی صورت میں مبتدا ہے اور اسکی خبر للہ ہے) اللہ کا ہے (فیصلہ کرنے کا اختیار اسی کو ہے، وہ جو چاہے کرے) اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے (یُبدون بمعنی یُظھرون ہے) کہتے ہیں (یقولون یہ ماقبل یُخفُون کا بیان ہے) ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے (یعنی اگر ہمیں اختیار ہوتا تو ہم نہ نکلتے نہ قتل کیے جاتے لیکن ہمیں زبردستی نکالا گیا) تم فرما دو (ان سے) کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے (اور تم میں کوئی ایسا ہوتا جسکے بارے میں اللہ تعالی نے قتل ہونا لکھ دیا ہوتا) جب بھی نکل کر آتے (برز بمعنی خرج ہے) لکھا جا چکا تھا (کتب بمعنی قضی ہے) جنکا مارا جانا (تم میں سے) اپنی قتل گاہوں تک (مضاجعھم بمعنی مصارعھم ہے تو وہ قتل کیے جاتے اور انکا بیٹھا رہنا جنگ سے انہیں نجات نہ دیتا اور قضائے الہی لا محالہ ہو کر رہتی ہے) اور (احد میں جو کچھ ہوا اس لئے تھا کہ) کہ آزمائے (لیبتلی بمعنی یختبر ہے) اللہ تمہارے سینوں کی بات (یعنی تمہارے دلوں میں موجود اخلاص اور نفاق کو) اور کھول دے (یعنی جدا کر دے) جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے (یعنی جو کچھ دلوں میں ہے اس پر کچھ مخفی نہیں اور وہ آزماتا ہے تا کہ وہ لوگوں کیلئے ظاہر کر دے) بیشک وہ جو تم میں سے پھر گئے (قتال سے) جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں (دو گروہ ملے تھے مسلمان اور کافر جنگ احد میں، یہاں مسلمانوں کے بارہ افراد کے سوا تمام مسلمان مراد ہیں) انہیں لغزش دی (استزلھم بمعنی ازلھم ہے) شیطان ہی نے (وسوسہ ڈال کر) انکے بعض اعمال کے باعث (گناہوں کے باعث اور وہ گناہ نبی پاک ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنا تھا) اور بیشک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بیشک اللہ تعالی بخشنے والا (ہے، مؤمنوں کو) حلم والا ہے (کہ مجرموں کو جلد نہیں پکڑتا)۔

ترکیب

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ﴾

یا ایھا الذین امنوا: جملہ ندائیہ...... ان: شرطیہ...... تطیعوا الذین کفروا: جملہ فعلیہ شرط...... یردوکم علی اعقابکم: معطوف علیہ...... فتنقلبوا خسرین: معطوف ملکر جواب شرط......ملکر مقصود بالنداء......ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ﴾

بل: عاطفہ...... اللہ: اسم جلالت مبتدا...... مولکم: خبر ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... ھو: مبتدا...... خیر الناصرین: خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿سَنُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَآ اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَالَمۡ یُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا﴾

س: حرف استقبال...... نلقی: فعل بافاعل......فی: جار......قلوب الذین کفروا: مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو......الرعب: مفعول...... ب: جار......ما: مصدریہ...... اشرکوا: فعل بافاعل...... باللّٰہ: ظرف لغو...... بمالم ینزل به سلطنا: موصول صلہ ملکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر بتاویل مصدر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو......سنلقی فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَاْوٰهُمُ النَّارُ وَبِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِیۡنَ﴾

و: مستانفه...... ماوهم: مبتدا...... النار: خبر......ملکر جملہ اسمیہ...... بئس: فعل...... مثوی الظلمین: فاعل ملکر خبر مقدم......النار محذوف مبتدا موخر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَهُمۡ بِاِذۡنِهٖ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَازَعۡتُمۡ فِی الۡاَمۡرِ﴾

و: مستانفه...... لقد: تحقیقیہ...... صدق: فعل...... کم: ضمیر مفعول...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... وعده: منصوب بنزع الخافض ای بوعده ...... اذ: مضاف...... تحسونهم: جملہ فعلیہ مضاف الیہ......ملکر ظرف ...... حتی: جار...... اذا: شرطیہ...... فشلتم: جملہ ہوکر شرط...... جزا محذوف منعکم نصره ...... و: عاطفہ......تنازعتم فی الامر: جملہ فشلتم پر معطوف ہے، ملکر مجرور......ملکر ظرف لغو...... صدق فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَعَصَیۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰىكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ مِنۡكُمۡ مَّنۡ یُّرِیۡدُ الدُّنۡیَا وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ یُّرِیۡدُ الۡاٰخِرَةَ﴾

و: عاطفہ...... عصیتم: فعل بافاعل......من بعد مارکم ماتحبون: ظرف لغو...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل وتنازعتم پر معطوف...... منکم: خبر مقدم......من یرید الدنیا: مبتدا موخر......ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... منکم: خبر مقدم......من یرید الاخرة: مبتدا موخر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ثُمَّ صَرَفَكُمۡ عَنۡهُمۡ لِیَبۡتَلِیَكُمۡ وَلَقَدۡ عَفَا عَنۡكُمۡ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾

ثم: عاطفہ...... صرفکم: فعل بافاعل ومفعول...... عنهم: ظرف لغو...... لیبتلیکم: متعلق بصرف......ملکر جملہ فعلیہ جزا محذوف منعکم نصره پر معطوف ہے...... و: عاطفہ...... لقد: تحقیقیہ...... عفا: فعل بافاعل...... عنکم: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ جواب قسم محذوف...... واللّٰہ ذوفضل علی المومنین: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اِذۡ تُصۡعِدُوۡنَ وَلَا تَلۡوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوۡلُ یَدۡعُوۡكُمۡ فِیۡۤ اُخۡرٰىكُمۡ﴾

اذ: مضاف ...... تصعدون: فعل بافاعل ملکر معطوف علیہ...... ولا تلون: فعل واؤ ضمیر ذوالحال...... علی احد: ظرف لغو...... و: حالیہ...... الرسول: مبتدا...... یدعوکم ...... الخ: جملہ ہوکر خبر...... ملکر حال، ذوالحال سے ملکر فاعل...... یہ سب ملکر معطوف، معطوف علیہ سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر اذ کر فعل محذوف کا ظرف...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ﴾

ف: عاطفہ...... اثابکم: فعل بافاعل ومفعول ......غما بغم: مرکب توصیفی مفعول ثانی...... لام: جار ...... کی: حرف ناصب...... ان: مقدر...... لا: زائدہ...... تحزنوا: فعل بافاعل ...... علی مافاتکم ولا مااصابکم: ظرف لغو...ملکر بتاویل مصدر ہوکر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف لغو......فعل اپنے متعلقات سے ملکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ﴾

واللہ خبیر بما تعملون: جملہ اسمیہ مستانفہ ...... ثم: عاطفہ...... انزل: فعل بافاعل...... علیکم: ظرف لغو...... من بعد الغم: ظرف لغو ثانی...... امنۃ: مبدل منہ...... نعاسا: موصوف ...... یغشی طائفۃ منکم: جملہ ہوکر صفت، ملکر بدل اپنے مبدل منہ سے ملکر مفعول...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ اثابکم پر معطوف ہے۔

﴿وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ﴾

و: استنافیہ ...... طائفۃ: موصوف...... قد اھمتھم: فعل ومفعول...... انفسھم: فاعل...... ملکر جملہ فعلیہ صفت، ملکر مبتدا...... یظنون: فعل بافاعل...... باللہ: ظرف لغو...... غیر الحق: مبدل منہ ...... ظن الجاھلیۃ: بدل، ملکر صفت مفعول محذوف الظن کیلئے...... یہ سب ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ﴾

یقولون: قول...... ھل: استفہامیہ ...... لنا: خبر مقدم ...... من الامر: ظرف مستقر حال...... من: زائدہ...... شیئ: ذوالحال، اپنے حال سے ملکر مبتدا موخر...... ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ......قول مقولہ ملکر ماقبل یظنون سے بدل ہے، قل: قول...... ان: حرف مشبہ...... الامر کلہ: موکد تاکید، ملکر اسم ...... للہ: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ مقولہ۔

﴿يُخْفُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا﴾

یخفون: فعل بافاعل ...... فی انفسھم: ظرف لغو...... مالا یبدون لک: مفعول...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ہے ماقبل یقولون کی ضمیر سے......یقولون: قول...... لو: شرطیہ...... کان: فعل ناقص...... لنا: خبر مقدم......من الامر شیء: اسم ......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط......ماقتلنا ھھنا: جواب شرط......شرط جزا ملکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ مستانفہ۔

﴿قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ﴾

قل: فعل بافاعل قول......لو: شرطیہ ...... کنتم فی بیوتکم: جملہ فعلیہ شرط ...... لام: للتاکید ...... برز: فعل الذین کتب علیھم القتال: موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعل......الی مضاجعھم: ظرف لغو...... ملکر جزا، شرط سے ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ مستانفہ۔

﴿وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾

Marfat.com

و: عاطفہ...... لام تعلیلیہ جار...... یبتلی: فعل...... اللہ: اسم جلالت فاعل......مافی صدورکم: موصول صلہ ملکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو فعل محذوف فعل ذلک لمصالح تجهلونها کیلئے...... و: عاطفہ...... لیمحص مافی قلوبکم: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف...... واللہ علیم بذات الصدور: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا﴾

ان: حرف مشبہ بالفعل...... الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعن: موصول صلہ ملکر اسم...... انما: حرف مشبہ بالفعل...... ما: کافہ...... استزلهم: فعل بامفعول......الشیطن: فاعل......ببعض ما کسبوا: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ﴾

و: مستانفہ...... ل قسمیہ...... قد تحقیقیہ......عفا: فعل...... اللہ: فاعل......عنهم: ظرف لغو......جملہ فعلیہ جواب قسم محذوف......ان اللہ غفور رحیم: جملہ اسمیہ تعلیلیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

کیا اب بھی کافر مسلمانوں سے ڈرتے ہیں؟

۱......حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے میرے رب نے تمام انبیاء کرام پر فضیلت دی۔'' یا یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے تمام امتوں پر چار فضیلتیں عطا فرمائیں: ﴿أُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتْ الْأَرْضُ كُلُّهَا لِي وَلِأُمَّتِي مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةُ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طَهُورُهُ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ يَقْذِفُهُ فِي قُلُوبِ أَعْدَائِي وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ﴾ یعنی (۱)......میں تمام لوگوں کیطرف رسول بنا کر بھیجا گیا (۲)...... پوری روئے زمین میرے اور میری امت کیلئے سجدہ گاہ اور پاک بنادی گئی چنانچہ جہاں کہیں میرا امتی نماز کا وقت پائے تو نماز ادا کرلے (۳)......میری ایک مہینہ کی مسافت سے دشمنوں کے دلوں میں رعب پیدا کر کے مدد کی گئی اور (۴)...... ہمارے لیے غنیمتیں حلال کردی گئیں۔ (مسند احمد، کتاب باقی مسند الانصار، باب حدیث ابی امامة الباهلی، ج۶، ص۳۳۰)

کافروں پر ہمیشہ سے مسلمانوں کا رعب رہا ہے یہی وجہ ہے کہ کافر طاقتیں مسلمانوں کو طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے دین سے دور کر کے انہیں عیش پرستی کا گرویدہ بنانے میں مصروف ہیں، نیز انہیں اس بات کا ڈر ہے کہ اگر مسلمان خواب خرگوش سے جاگ گئے تو ان کا کیا بنے گا؟

حالت جنگ میں نیند کا آنا نعمت خداوندی ہے!

Marfat.com

۲......حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دن مسلمانوں کو نیند نے ڈھانپ لیا اسلئے کہ نیند امن ہی میں آتی ہے اور جسے خوف ہو وہ سوتا نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں احد کے دن نیند نے ڈھانپ لیا ہم تلوار اٹھاتے تھے تو وہ گر جاتی، ہم پھر اٹھاتے وہ پھر گر جاتی۔ انہی سے روایت ہے کہ ہمیں نیند نے ڈھانپ لیا اور ہم احد کے دن صفوں میں مقابلے کے لئے کھڑے تھے۔ اللہ تعالی نے مومنوں کو منافقین سے جدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو مومنوں پر نیند طاری کردی یہاں تک کہ انہیں امن حاصل ہو گیا جبکہ منافقوں پر نیند طاری نہ کی گئی اور ان پر خوف باقی رہا، مومنوں پر نیند کا طاری کرنا اور منافقوں پر نہ کرنا عظیم الشان معجزہ ہے اسلئے کہ نیند مومنوں کیلئے امن کی وجہ سے ہے اور منافقوں پر نیند کا طاری نہ ہونا انکے خوف کی وجہ سے ہے۔ (ماخوذ از خازن، ج ۱، ص ۳۰۹)

☆......☆ **فیما یامرونکم به:** جب لوگوں نے احد کے دن کہا کہ اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف لوٹ جاؤ۔

بعد ارتحالهم من احد: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آثار کے ساتھ جن کی تعداد چھ سو تیس ۶۳۰ تھی جو کہ احد میں حاضر ہوئے تھے مقام حمراء الاسد پر اترے، یہ وہ جگہ ہے جو مدینہ منورہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ہے وہاں کسی (کافر مشرک) کو نہ پایا، یہ تمام کلام کتب سیر میں واضح طور پر بیان کیا ہوا ہے۔

حجة: سلطاناً اس لئے کہا گیا کہ دلیل واضح، روشن، قوی مضبوط اور واجب العمل ہے۔

تقتلونهم: یعنی کثیر تعداد میں قتل کیا، پھر جب باطل کو اختیار کیا یعنی قتل کرنے سے باز آئے، اذتحسونهم ظرف ہے صدقکم کے لئے۔

لطلب الغنيمة: یعنی غنیمت کی طلب کے وقت یا اس کے حصول کے وقت۔

من النصر: یعنی حکم کے ابتدائی حصے میں، پھر جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کی تو ان پر حال متغیر ہو گیا۔

ماقبله: سے مراد ماقبل فرمان ولقد صدقکم الله وعده ہے۔

فترک المرکز للغنیمة: یعنی غنیمت کے حصول کے لئے مرکز چھوڑ دیا۔

ردکم بالهزیمة: یعنی تمہاری ہزیمت۔

هاربین: یعنی دشمن سے بھاگے۔

تعرجون: مراد کسی جگہ قائم ہونا ہے، اور یہ معنی بھی ہے کہ تم اپنے پیچھے کسی کی جانب التفات ہی نہ کرتے تھے اور کوئی کسی کی جانب کھڑا نہ تھا (یعنی سب اپنی میں پڑے تھے)۔

ای من ورائکم: یہ جملہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ فی بمعنی من اور الاخری بمعنی آخر ہے۔

یقول الی عباد الله الی عباد الله: میں اللہ کا رسول ہوں جو لوٹ آیا اس کے لئے جنت ہے۔

ای مضاعفا: یعنی زائداً ہے۔

Marfat.com

متعلق بعفا: اس بناء پر لا نافیہ ہوگا نہ کہ زائدہ، یعنی اللہ تمہیں معاف فرمائے کہ تم سے غموں کو دور فرمائے۔

فلا زائدۃ: دوسرا لام زائدہ ہوگا، معنی یہ ہیں کہ اللہ تمہیں غم برداشت کرنے پر جزا دے تاکہ تم اس پر غمگین نہ ہو۔

امــنـة: یعنی اللہ نے تم پر امن اتارا یہاں تک کہ تم سو گئے، اور ابوطلحہ سے روایت ہے کہ ہم پر صفوں میں ایسی غشی طاری ہوئی کہ ہمارے ہاتھوں سے تلواریں گرنے لگیں، ہم اٹھاتے پھر گر جاتیں، پھر اٹھاتے اور پھر گر جاتیں۔

فکانوا یمیدون: یعنی وہ مائل ہوتے تھے جیسا کہ بعض نسخوں میں ہے یعنی وہ نیند کی جانب مائل ہوتے تھے کہ نیند انہیں گھیر لیتی تھی۔

الحجف: حاء اور جیم کی فتح کے ساتھ، اس کی جمع حجفه ہے جیسے چمڑے کی ڈھال ہو۔

مصارعهم: یعنی وہ جگہیں جہاں اُحد میں مرنا ہے۔

فیقتلوا: ایک نسخہ میں فیقتلون ہے اور نون کے حذف کے بغیر یہ جملہ زیادہ ظاہر ہے۔

الا اثنی عشر رجلاً: جو کہ سید عالم ﷺ کے ساتھ کھڑے رہے اور نہ بھاگے۔

فعل مافعل: یعنی مومنوں کے ساتھ اُحد کے دن جو کرنا تھا کیا یہ جملہ علت ہے لیبتلی کے لئے، اور در حقیقت مقدر جملہ پر معطوف ہے جو کہ یہ ہے فعل مافعل لمصالح جمة و یبتلی۔ (الجمل، ج ۱، ص ۴۹۳ وغیرہ)

✿✿✿✿✿

رکوع نمبر ۸

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا﴾ اَیِ الْمُنَافِقِیْنَ ﴿وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ﴾ اَیْ فِیْ شَاْنِهِمْ ﴿اِذَا ضَرَبُوْا﴾ سَافَرُوْا ﴿فِی الْاَرْضِ﴾ فَمَاتُوْا ﴿اَوْ كَانُوْا غُزًّی﴾ جَمْعُ غَازٍ، فَقُتِلُوْا ﴿لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا﴾ اَیْ لَا تَقُوْلُوْا كَقَوْلِهِمْ ﴿لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ﴾ الْقَوْلَ فِیْ عَاقِبَةِ اَمْرِهِمْ ﴿حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ﴾ فَلَا یَمْنَعُ عَنِ الْمَوْتِ قُعُوْدٌ ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ بِالتَّاءِ وَالْیَاءِ ﴿بَصِیْرٌ (۱۵۶)﴾ فَیُجَازِیْكُمْ بِهٖ ﴿وَلَئِنْ﴾ لَامُ قَسَمٍ ﴿قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ اَیِ الْجِهَادِ ﴿اَوْ مُتُّمْ﴾ بِضَمِّ الْمِیْمِ وَكَسْرِهَا مِنْ مَّاتَ یَمُوْتُ وَیَمَاتُ اَتَاكُمُ الْمَوْتُ فِیْهِ ﴿لَمَغْفِرَةٌ﴾ كَائِنَةٌ ﴿مِّنَ اللّٰهِ﴾ لِذُنُوْبِكُمْ ﴿وَرَحْمَةٌ﴾ مِّنْهُ لَكُمْ عَلٰی ذٰلِكَ وَاللَّامُ وَمَدْخُوْلُهَا جَوَابُ الْقَسَمِ وَهِیَ مَوْضِعُ الْفِعْلِ مُبْتَدَاً خَبَرُهٗ ﴿خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ (۱۵۷)﴾ مِنَ الدُّنْیَا بِالتَّاءِ وَالْیَاءِ ﴿وَلَئِنْ﴾ لَامُ قَسَمٍ ﴿مُّتُّمْ﴾ بِالْوَجْهَیْنِ ﴿اَوْ قُتِلْتُمْ﴾ فِی الْجِهَادِ وَغَیْرِهٖ ﴿لَاِلَی اللّٰهِ﴾ لَا اِلٰی غَیْرِهٖ ﴿تُحْشَرُوْنَ (۱۵۸)﴾ فِی الْاٰخِرَةِ فَیُجَازِیْكُمْ ﴿فَبِمَا﴾ مَازَائِدَةٌ ﴿رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ﴾ یَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿لَهُمْ﴾ اَیْ سَهَّلْتَ اَخْلَاقَكَ اِذْ خَالَفُوْكَ ﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا﴾ سَیِّءَ الْخُلُقِ ﴿غَلِیْظَ الْقَلْبِ﴾ جَافِیًا فَاَغْلَظْتَ لَهُمْ ﴿لَانْفَضُّوْا﴾ تَفَرَّقُوْا ﴿مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ﴾

Marfat.com

تجاوز ﴿عَنْهُمْ﴾ ما اتوہ ﴿وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ ذنوبهم حتّٰى اغفر لهم ﴿وَشَاوِرْهُمْ﴾ استخرج آراء هم ﴿فِي الْأَمْرِ﴾ اى شانك من الحرب وغيره تطييبًا لقلوبهم وليستن بك وكان ﷺ كثير المشاورة لهم ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ﴾ على امضاء ما تريد بعد المشاورة ﴿فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ ثق به لا بالمشاورة ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ (۱۵۹)﴾ عليه ﴿إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ﴾ يعنكم على عدوكم كيوم بدر ﴿فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ﴾ يترك نصركم كيوم احد ﴿فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ﴾ اى بعد خذلانه اى لا ناصر لكم ﴿وَعَلَى اللّٰهِ﴾ لا غيره ﴿فَلْيَتَوَكَّلِ﴾ ليثق ﴿الْمُؤْمِنُونَ (۱۶۰)﴾ ونزل لما فقدت قطيفة حمراء يوم بدر فقال بعض الناس: لعل النبى ﷺ اخذها ﴿وَمَا كَانَ﴾ ما ينبغى ﴿لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾ يخون فى الغنيمة فلا تظنوا به ذلك، وفى قراءة بالبناء للمفعول اى ينسب الى الغلول ﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ

ایک اہم بات

رسالہ نیک بننے کانسخہ میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے مذکور ہے کہ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے نیک بننے کا سبب بھی یہی آیت بنی۔ آپ اپنے دور کے مشہور ڈاکو تھے کسی عورت کے عشق میں گرفتار ہوگئے وہ بھی بدکاری کیلئے آمادہ ہوگئی، جب مقررہ وقت پر تشریف لے گئے تو کہیں سے یہ آیت مبارکہ ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (الحدید:۱۶)﴾ کی تلاوت کی آواز آرہی تھی، دل کی دنیا زیروزبر ہوئی، روتے ہوئے پلٹے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔ نیکیوں میں دل لگایا۔ مکہ مکرمہ مین عرصہ دراز تک عبادت میں مصروف رہے اور اللہ تعالیٰ کے مقبول اولیاء میں شامل ہوئے۔

Marfat.com

الْقِيٰمَةِ﴾ حَامِلًا لَّهُ عَلٰى عُنُقِهٖ ﴿ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ﴾ اَلْغَالُّ وَغَيْرُهٗ جَزَاءَ ﴿مَّا كَسَبَتْ﴾ عَمِلَتْ ﴿وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ (١٦١)﴾ شَيْئًا ﴿اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ﴾ فَاَطَاعَ وَلَمْ يَغُلَّ ﴿كَمَنْ بَآءَ﴾ رَجَعَ ﴿بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾
لِمَعْصِيَتِهٖ وَغُلُوْلِهٖ ﴿وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (١٦٢)﴾ اَلْمَرْجِعُ هِيَ ؟لَا ﴿هُمْ دَرَجٰتٌ﴾ اَيْ
اَصْحَابُ دَرَجٰتٍ ﴿عِنْدَ اللّٰهِ﴾ اَيْ مُخْتَلِفُو الْمَنَازِلِ فَلِمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ الثَّوَابُ وَلِمَنْ بَآءَ بِسَخَطِهِ الْعِقَابُ
﴿وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ (١٦٣)﴾ فَيُجَازِيْهِمْ بِهٖ ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ﴾ اَيْ عَرَبِيًّا مِّثْلَهُمْ لِيَفْهَمُوْا عَنْهُ وَيُشَرَّفُوْا بِهٖ لَا مَلَكًا وَّلَا عَجَمِيًّا ﴿يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ﴾ اَلْقُرْاٰنَ
﴿وَيُزَكِّيْهِمْ﴾ يُطَهِّرُهُمْ مِّنَ الذُّنُوْبِ ﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ﴾ اَلْقُرْاٰنَ ﴿وَالْحِكْمَةَ﴾ اَلسُّنَّةَ ﴿وَاِنْ﴾ مُخَفَّفَةٌ
اَيْ اَنَّهُمْ ﴿كَانُوْا مِنْ قَبْلُ﴾ اَيْ قَبْلَ بَعْثِهٖ ﴿لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (١٦٤)﴾ بَيِّنٍ ﴿اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ﴾ بِاُحُدٍ
بِقَتْلِ سَبْعِيْنَ مِنْكُمْ ﴿قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا﴾ بِبَدْرٍ بِقَتْلِ سَبْعِيْنَ وَاَسْرِ سَبْعِيْنَ مِنْهُمْ ﴿قُلْتُمْ﴾ مُتَعَجِّبِيْنَ ﴿اَنّٰى﴾
مِنْ اَيْنَ لَنَا ﴿هٰذَا﴾ اَلْخِذْلَانُ وَنَحْنُ مُسْلِمُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا، وَالْجُمْلَةُ الْاَخِيْرَةُ مَحَلُّ الْاِسْتِفْهَامِ
الْاِنْكَارِيِّ ﴿قُلْ﴾ لَّهُمْ ﴿هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ﴾ لِاَنَّكُمْ تَرَكْتُمُ الْمَرْكَزَ فَخُذِلْتُمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ (١٦٥)﴾ وَمِنْهُ النَّصْرُ وَمَنْعُهٗ وَقَدْ جَازَاكُمْ بِخِلَافِكُمْ ﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ﴾ بِاُحُدٍ
﴿فَبِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ بِاِرَادَتِهٖ ﴿وَلِيَعْلَمَ﴾ اللّٰهُ عِلْمَ ظُهُوْرٍ ﴿الْمُؤْمِنِيْنَ (١٦٦)﴾ حَقًّا ﴿وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا وَ﴾
اَلَّذِيْنَ ﴿قِيْلَ لَهُمْ﴾ لَمَّا انْصَرَفُوْا عَنِ الْقِتَالِ وَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَّاَصْحَابُهٗ ﴿تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ﴾ اَعْدَآءَهٗ ﴿اَوِ ادْفَعُوْا﴾ عَنَّا الْقَوْمَ بِتَكْثِيْرِ سَوَادِكُمْ اِنْ لَّمْ تُقَاتِلُوْا ﴿قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ﴾ نُحْسِنُ ﴿قِتَالًا
لَّاتَّبَعْنٰكُمْ﴾ قَالَ تَعَالٰى تَكْذِيْبًا لَّهُمْ: ﴿هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ﴾ بِمَا اَظْهَرُوْا مِنْ خِذْلَانِهِمْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَكَانُوْا قَبْلُ اَقْرَبَ اِلَى الْاِيْمَانِ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ ﴿يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ﴾ وَلَوْ
عَلِمُوْا قِتَالًا لَّمْ يَتَّبِعُوْكُمْ ﴿وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ (١٦٧)﴾ مِنَ النِّفَاقِ ﴿اَلَّذِيْنَ﴾ بَدَلٌ مِّنَ الَّذِيْنَ قَبْلَهٗ اَوْ
نَعْتٌ ﴿قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ﴾ فِي الدِّيْنِ ﴿وَ﴾ قَدْ ﴿قَعَدُوْا﴾ عَنِ الْجِهَادِ ﴿لَوْ اَطَاعُوْنَا﴾ اَيْ شُهَدَآءُ اُحُدٍ اَوْ
اِخْوَانُنَا فِي الْقُعُوْدِ ﴿مَا قُتِلُوْا قُلْ﴾ لَّهُمْ ﴿فَادْرَءُوْا﴾ اِدْفَعُوْا ﴿عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ (١٦٨)﴾ فِيْ اَنَّ الْقُعُوْدَ يُنْجِيْ مِنْهُ وَنَزَلَ فِي الشُّهَدَاءِ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا﴾ بِالتَّخْفِيْفِ
وَالتَّشْدِيْدِ ﴿فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اَيْ لِاَجْلِ دِيْنِهٖ ﴿اَمْوَاتًا بَلْ﴾ هُمْ ﴿اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ حَوَاصِلِ
طُيُوْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ كَمَا وَرَدَ فِيْ حَدِيْثٍ ﴿يُرْزَقُوْنَ (١٦٩)﴾ يَاْكُلُوْنَ مِنْ ثِمَارِ

Marfat.com

الْجَنَّةِ ﴿فَرِحِيْنَ﴾ حَالٌ مِّنْ ضَمِيْرِ يُرْزَقُوْنَ ﴿بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ﴾ هُمْ ﴿يَسْتَبْشِرُوْنَ﴾ يَفْرَحُوْنَ ﴿بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ﴾ مِنْ اِخْوَانِهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُبْدَلُ مِنَ الَّذِيْنَ ﴿اَنْ﴾ اَیْ بِاَنْ ﴿لَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ﴾ اَیِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ ﴿وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۱۷۰)﴾ فِی الْاٰخِرَةِ الْمَعْنٰی يَفْرَحُوْنَ بِاَمْنِهِمْ وَفَرَحِهِمْ ﴿يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ﴾ ثَوَابٍ ﴿مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ﴾ زِيَادَةٍ عَلَيْهِ ﴿وَاَنَّ﴾ بِالْفَتْحِ عَطْفًا عَلٰی نِعْمَةٍ وَالْكَسْرِ اِسْتِيْنَافًا ﴿اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ (۱۷۱)﴾ بَلْ يَأْجُرُهُمْ۔

ترجمہ

اے ایمان والو! ان کافروں (یعنی منافقوں) کی طرح نہ ہونا جنھوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت (یعنی ان کے بارے میں) کہا جب وہ سفر کو گئے (ضربوا بمعنی سافروا ہے) زمین میں (پھر وہ انتقال کر گئے) یا غازی ہوئے (غزی غاز کی جمع ہے یعنی دوسروں کو واصلِ جہنم کیا) کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (یعنی اے مسلمانو! تم ان جیسی باتیں نہ کرنا) اسلئے کہ اللہ رکھے اس کا (یعنی اس بات کا، ان کے انجامِ کار کا افسوس) ان کے دلوں میں اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے (تو گھر میں بیٹھے رہنا موت کو نہیں روک سکتا) اور اللہ تمہارے کام (تعملون میں دو لغتیں ہیں یاء اور تاء کے ساتھ) دیکھ رہا ہے (وہ تمہیں اس کی جزا دیگا) اور بیشک اگر (ولئن میں لام قسمیہ ہے) تم اللہ کی راہ (یعنی جہاد) میں مارے جاؤ یا مر جاؤ (لفظ متم، میم کے ضمہ اور کسرہ کیساتھ ہے، مات یموت اور مات یمات سے ہے یعنی تمہیں اس میں موت آجائے) تو بخشش (ہوگی) اللہ کی طرف سے (تمہارے گناہوں کی) اور رحمت ہوگی (اس کی طرف سے تمہارے لئے اس قتل اور مر جانے پر، لام اور اس کا مدخول جواب قسم ہے یہ فعل کی جگہ واقع ہے مبتدا بن رہا ہے اور اس کی خبر خیر مما یجمعون ہے) ان کے سارے دھن دولت سے بہتر ہے (دنیا کے، یجمعون میں دو لغتیں ہیں تاء اور یاء کے ساتھ) اور اگر (ولئن میں لام قسمیہ ہے) تم مرو (متم، میم کے ضمہ اور کسرہ دونوں لغتوں کے ساتھ ہے) یا مارے جاؤ (جہاد وغیرہ میں) تو اللہ کی طرف (نہ کہ غیر کی طرف) اٹھنا ہے.....۱ ..... (آخرت میں، تو وہ تمہیں بدلہ دیگا)۔

تو کیسی کچھ (فبما میں ما زائدہ ہے) اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! (محمد ﷺ) تم نرم دل ہوئے ان کیلئے .....۲..... (یعنی آپ ﷺ نے اخلاق کریمانہ کا ثبوت دیا جب کبھی انہوں نے آپ کی مخالفت کی) اور اگر تند مزاج (بد اخلاق) سخت دل ہوتے (یعنی خشک مزاج ہوتے کہ آپ ان سے سختی سے پیش آتے) تو وہ ضرور پریشان ہو جاتے (یعنی جدا ہو جاتے) تمہارے گرد سے، تو تم معاف فرماؤ (درگزر کرو) ان سے (جو کچھ وہ اُحد میں کر چکے) اور ان کی شفاعت کرو (ان کے گناہ معاف کروانے کی تاکہ میں انکو معاف فرما دوں) اور مشورہ لو.....۳..... (شاورھم کا معنی مشورہ لینا ہے) ان سے کاموں میں (جنگ وغیرہ کے معاملات میں جس سے انکے دل بھی خوش ہو جائیں اور آپ کی سنت بھی جاری ہو جائے، پس نبی پاک ﷺ کثیر معاملات میں مشاورت فرماتے تھے) اور جو کسی بات کا پکا ارادہ کر لو (یعنی مشورہ کرنے کے بعد اسے نافذ کرنے کا) تو اللہ پر بھروسہ کرو (یعنی اس پر اعتماد کرو بھروسہ محض مشورہ پر نہ ہو) بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں (یعنی جو اس پر بھروسہ کرتے ہیں) اگر اللہ تمہاری مدد کرے (یعنی تمہارے دشمنوں

Marfat.com

پر تمہاری معاونت کرے جیسا کہ بدر میں کی) تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اگر وہ تمہیں چھوڑ دے (تمہاری مدد ترک کردے جیسا کہ احد میں ہوا) تو ایسا کون ہے جو پھر تمہاری مدد کرے (یعنی اسکے چھوڑ دینے کے بعد تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا) اور اللہ ہی پر (نہ کہ اسکے غیر پر) بھروسہ چاہئے (یعنی اعتماد کرنا چاہئے) مسلمانوں کو۔

(یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب بدر کے موقع پر ایک سرخ چادر گم نظر آئی تو بعض لوگوں نے کہا کہ شاید حضور ﷺ نے وہ چادر رکھ لی ہو) اور نہیں (مناسب) کسی نبی پر کہ وہ کچھ چھپا رکھے......۱۶۱ (غنیمت میں خیانت کرے، پس تم نبی پر ایسا گمان نہ کرو اور ایک قرأت میں لفظ یغل بر بناء مفعول یعنی منسوب الی الغلول بمعنی خیانت استعمال ہوا ہے) اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے آئیگا (اپنی گردن پر لاد کر) پھر ہر جان کو بھرپور دی جائے گی (یعنی ہر خیانت کرنے والے کو بھرپور بدلہ دیا جائے گا) ان کی کمائی (یعنی انکے عمل کا) اور ان پر ظلم نہ ہوگا (کچھ) تو کیا جو اللہ کی مرضی پر چلا (اس کی اطاعت کی اور خیانت نہ کی) وہ اس جیسا ہوگا (باء بمعنی رجع ہے) جس نے اللہ کا غضب اوڑھا (یعنی اس کی نافرمانی اور خیانت کر کے) اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی (مصیر بمعنی مرجع ہے، ھو ضمیر مبتداء محذوف ہے) وہ درجہ درجہ ہیں (یعنی الگ الگ مقام و مرتبہ والے ہیں) اللہ کے یہاں (ان کی منازل مختلف ہیں تو جو اسکی اطاعت کرے اس کیلئے ثواب ہے اور جو اس کو ناراض کردے اس کے لئے عذاب ہے) اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے (لہذا وہ انہیں ان کاموں پر جزاء دیگا)۔

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا......۵ (جو ان کی مثل عربی ہے تاکہ وہ ان سے فہم حاصل کرلیں اور ان کی صحبت و ملاقات سے مشرف ہوسکیں، نہ تو وہ فرشتہ ہے اور نہ ہی کوئی عجمی) جو ان پر اسکی (قرآن کی) آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے (گناہوں سے) اور انہیں کتاب (یعنی قرآن) وحکمت (یعنی سنت) سکھاتا ہے اور ضرور (ان مخففہ ہے ای اِنَّھُمْ) وہ اس سے پہلے (یعنی انکی بعثت سے پہلے) کھلی (مبین بمعنی بین ہے) گمراہی میں تھے۔

کیا جب تمہیں کوئی مصیبت پہنچے (کہ احد میں تمہارے ستر افراد شہید کردیئے گئے) کہ اس سے دونی (بدر میں، انکے ستر افراد کو قتل اور ستر کو قیدی بنا کر) تم پہنچا چکے ہو، تو کہنے لگو (متعجب ہوکر) کہاں سے آئی (ہمارے پاس) یہ (مصیبت، جبکہ ہم مسلمان ہیں اور رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ ہیں، جملہ اخیرہ استفہام انکاری ہے) تم فرمادو (ان سے) یہ تمہاری ہی طرف سے آئی (اس لئے کہ تم نے مرکز چھوڑا تو اس مصیبت کا شکار ہوئے) بیشک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے (اور اسی میں مدد کرنا اور نہ کرنا بھی شامل ہے اور تمہیں یہ مصیبت تمہاری رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کی وجہ سے ملی) اور وہ مصیبت جو تم پر آئی جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں (احد میں) وہ اللہ کے حکم (یعنی اسکے ارادے سے) تھی اور اسلئے کہ پہچان کرادے اللہ (علم ظاہر فرمادے) ایمان والوں کی (جو سچے مسلمان ہیں) اور اسلئے کہ پہچان کرادے انکی جو منافق ہوئے اور ان سے کہا گیا (عبداللہ بن ابی اور انکے ساتھیوں سے جب کہ وہ جنگ سے منہ پھیر کر جارہے تھے) کہ آؤ اللہ کی راہ میں (اسکے دشمنوں سے) لڑو یا دشمن کو ہٹاؤ (یعنی اگر لڑ نہیں سکتے تو اپنی قوم کی کثرت دکھا کر کافروں کو ہم سے دور کرو) بولے اگر ہم جانتے (اچھے طریقے سے کرنا) کہ جنگ ہوگی تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے (اللہ تعالیٰ نے انکی بات کو جھٹلاتے

Marfat.com

ہوئے ارشاد فرمایا) اور اس دن ظاہری ایمان کی بہ نسبت کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں (کہ جوانھوں نے مؤمنین کی مدد نہ کر کے ظاہر کر دیا حالانکہ اس سے پہلے وہ ظاہری حیثیت سے ایمان کے زیادہ قریب تھے) اپنے منہ سے کہتے جو انکے دل میں نہیں (اگر وہ قتال جانتے تب بھی تمہاری پیروی نہ کرتے) اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں (یعنی نفاق) وہ (یہ الذین پہلے الذین سے بدل یا صفت ہے) جنھوں نے اپنے (دینی) بھائیوں کے بارے میں کہا اور (حالانکہ خود) بیٹھ رہے (جہاد سے) کہ وہ ہمارا کہا مانتے (یعنی شہدائے اُحد یا ہمارے بھائی ہماری بات مان کر گھروں میں بیٹھے رہتے) تو نہ مارے جاتے تم فرمادو (ان سے) تو ٹال دو (فادرؤا بمعنی ادفعوا ہے) اپنی ہی موت اگر سچے ہو (اس دعوی میں کہ گھر میں بیٹھے رہنا موت سے نجات دیگا۔

یہ آیتِ مبارکہ شہداء کے بارے میں نازل ہوئی) اور جو مارے گئے (تحسبن تخفیف اور تشدید دونوں طرح پڑھا گیا ہے) اللہ کی راہ میں (اسکے دین کی خاطر) ہرگز مردہ خیال نہ کرنا بلکہ (وہ) اپنے رب کے پاس زندہ ہیں (انکی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں وہ جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے) روزی پاتے ہیں (یعنی جنت کے پھل کھاتے ہیں) شاد ہیں (فرحین، یرزقون کی ضمیر سے حال ہے) اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور (وہ) خوشیاں منا رہے ہیں (یستبشرون بمعنی یفرحون ہے) اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے (یعنی اپنے مومن بھائیوں کی، الذین سے بدل ہے) کہ (ان اصل میں بان ہے) نہ کچھ اندیشہ ہے ان پر (یعنی جو ان کے ساتھ نہیں ملے) اور نہ کچھ غم (آخرت میں، مطلب یہ کہ امن و فرحت سے خوش ہیں) خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت (یعنی اسکے ثواب) اور فضل (جو اس ثواب پر زیادتی ہو) کی اور یہ کہ (ان فتح کے ساتھ ہو تو نعمۃ پر عطف ہوگا اور کسرہ کیساتھ ہو تو جملہ مستانفہ ہوگا) اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا (بلکہ وہ انہیں اسکی جزا دیتا ہے)

ترکیب

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا﴾

یایها الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... لاتکونوا: فعل، واؤ ضمیر اسم ...... ک: جار ...... الذین: موصول ...... کفروا: معطوف علیہ ...... وقالوا: فعل بافاعل ...... لاخوانهم: ظرف لغو اول ...... اذا ضربوا فی الارض او کانوا غزی: ظرف لغو ثانی ...... ملکر قول ...... لو کانوا عندنا ماماتوا وما قتلوا: جملہ شرطیہ مقولہ ...... قول مقولہ ملکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مجرور ...... جار مجرور ملکر ظرف مستقر خبر ...... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مقصود بالنداء ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ﴾

لیجعل: فعل ...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل ...... ذلک: مفعول ...... حسرة فی قلوبهم: مفعول ثانی ...... ملکر جملہ فعلیہ ہو کر لاتکونوا کے متعلق ...... واللّٰہ یحی ویمیت: جملہ اسمیہ مستانفہ ...... واللّٰہ بما تعلمون بصیر: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾

و: مستانفه ...... لام: قسمیہ ...... ان: شرطیہ ...... قتلتم فی سبیل اللّٰہ او متم: جملہ فعلیہ شرط ...... لام: ابتدائیہ ...... مغفرة من اللّٰہ ورحمة: مبتدا ...... خیر مما یجمعون: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب قسم ...... اقسم: فعل بافاعل قسم محذوف ...... قائم مقام جزا۔

﴿وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ﴾

و: عاطفہ ...... لام: قسمیہ ...... ان: شرطیہ ...... متم او قتلتم: جملہ فعلیہ شرط ...... لام: ابتدائیہ ...... الی اللّٰہ تحشرون: جملہ فعلیہ جواب قسم ...... اقسم فعل محذوف کیلئے ...... قائم مقام جواب شرط۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾

ف: مستانفه ...... بما رحمة من اللّٰہ: ظرف لغو مقدم ...... لنت: فعل بافاعل ...... لهم: ظرف لغو ...... ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ ...... لو: شرطیہ ...... کنت: فعل بااسم ...... فظا: خبر اول ...... غلیظ القلب: خبر ثانی ...... فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... لانفضوا: فعل بافاعل ...... من حولک: ظرف لغو ...... ملکر جملہ فعلیہ جزا ...... ملکر جملہ شرطیہ معطوف محذوف لنت ولو لم تکن لینا پر۔

﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾

ف: فصیحیہ ...... اعف عنهم: جملہ فعلیہ جزا ہے شرط محذوف اذا شئت سلوک الطریق المثلی کیلئے ...... واستغفر لهم: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ...... وشاورهم فی الامر: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ...... ف: مستانفه ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ...... عزمت: فعل بافاعل ملکر شرط ...... فتوکل علی اللّٰہ: جملہ فعلیہ جواب شرط۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ﴾

ان اللّٰہ یحب المتوکلین: جملہ اسمیہ تعلیلیہ ...... ان: شرطیہ ...... ینصرکم: فعل بامفعول ...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... لا: نفی جنس ...... غالب: اسم ...... لکم: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا ...... شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

﴿وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾

و: عاطفہ ...... ان: شرطیہ ...... یخذلکم: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... من: مبتدا ...... ذا الذی ...... الخ: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا ...... و: مستانفه ...... علی اللّٰہ: ظرف لغو مقدم ...... فلیتوکل المومنون: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾

و: مستانفه ...... ما: نافیہ ...... کان: فعل ناقص ...... لنبی: خبر مقدم ...... ان یغل: اسم ...... ملکر جملہ فعلیہ ...... و:

Marfat.com

مستانفه...... من: مبتدا...... یغلل: جملہ شرط...... یات بما غل ......الخ: جملہ فعلیہ جزاء شرط سے ملکر خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾

ثم: عاطفہ...... توفی: فعل مجہول...... کل نفس: نائب الفاعل...... ما کسبت: مفعول ثانی...... ملکر جملہ فعلیہ ......

وهم لا یظلمون: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ﴾

همزہ: استفہامیہ...... ف: عاطفہ...... من: موصولہ...... اتبع رضوان الله: صلہ ملکر مبتدا...... ک: جار...... من: موصولہ...... باء بسخط من الله: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... وماواہ جهنم: معطوف ملکر صلہ...... ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر خبر...... ملکر جملہ اسمیہ ہوکر محذوف جملہ أجعل لک ما تمييز به بين الضال والمهتدى پر معطوف ہے۔

﴿وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ﴾

و: عاطفہ...... بئس: فعل...... المصیر: فاعل ملکر خبر مقدم...... جہنم محذوف مبتدا مؤخر...... ملکر جملہ اسمیہ...... هم: مبتدا...... درجت: موصوف...... عند الله: صفت ملکر خبر...... ملکر جملہ اسمیہ...... والله بصير بما يعملون: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾

لقد: تحقیقیہ......من: فعل......الله: اسم جلالت فاعل......علی المومنین: ظرف لغو......اذ: مضاف......بعث فيهم: فعل بافاعل وظرف لغو...... رسولا: موصوف...... من انفسهم: صفت اول...... يتلوا عليهم ايته ويزكيهم ويعلمهم: صفت ثانی، ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر مضاف الیہ، مضاف سے ملکر ظرف، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾

و: حالیہ...... ان: مخففہ...... کانوا: فعل ناقص بااسم...... من قبل: حال ہے اسم سے...... لفي ضلل مبين: ظرف مستقر خبر...... جملہ فعلیہ ہوکر حال ہے ماقبل یعلمهم کی ضمیر سے۔

﴿اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا﴾

همزہ: استفہامیہ...... و: عاطفہ...... لما: ظرفیہ شرطیہ...... اصابتکم: فعل بامفعول...... مصيبة: موصوف...... قد اصبتم مثليها: جملہ فعلیہ صفت، ملکر فاعل...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... قلتم: فعل بافاعل......انی: خبر مقدم...... هذا: مبتدا مؤخر...... جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جواب شرط...... ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

قل: قول ...... هو من عند انفسكم: خبر، جملہ اسمیہ مقولہ...... ان الله على كل شئ قدير: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

و: مستانفه ...... ما: موصولہ ...... اصابكم يوم التقى الجمعان: جملہ فعلیہ صلہ......ملکر مبتدا ...... ف: جزائیہ ......بـاذن اللّٰه: ظرف مستقر معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... ليعلم المومنين: ظرف مستقر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر هو مبتدا محذوف کیلئے خبر......جملہ اسمیہ ہوکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا﴾

و: عاطفہ ...... ليعلم الذين نافقوا: جملہ فعلیہ ماقبل ليعلم المؤمنين پر معطوف ہے ...... و: مستانفه...... قيل: فعل بافاعل ...... لهم: ظرف لغو ملکر قول...... تعالوا: فعل بافاعل ملکر مقولہ...... قـاتـلـوا فـي سبيل اللّٰه: جملہ فعلیہ تعالوا پر معطوف ہے......او ادفعوا: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ﴾

قالوا: فعل بافاعل ملکر قول...... لو: شرطیہ......نعلم قتالا: جملہ فعلیہ شرط...... لاتبعنكم: جملہ فعلیہ جواب شرط...... ملکر مقولہ ...... هم: مبتدا...... للكفر: متعلق مقدم......يو مئذ: ظرف مستقر حال اقرب کے فاعل سے ...... اقوب: اسم تفضیل، هو ضمیر فاعل...... منهم: ظرف لغو ثانی...... للايمان: ظرف لغو ثالث......ملکر خبر......مبتدا، خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ﴾

يقولون: فعل بافاعل...... بـافـواهـهم: ظرف لغو...... مـا لـيـس فـي قلوبهم: مفعول......ملکر جملہ فعلیہ...... والله اعلم بما يكتمون: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَاقُتِلُوْا﴾

الذين: موصول ...... قـالـوا: فعل، واو ضمیر ذوالحال...... لاخوانهم: متعلق...... وقعدوا: جملہ حال ملکر فاعل ...... لو: شرطیہ ...... اطاعونا: شرط...... ماقتلوا: جزا ملکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر صلہ، ملکر بدل الذين نافقوا سے۔

﴿قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾

قل: قول...... ف: فصیحیہ ...... ادرء وا: فعل بافاعل ...... عـن انفسكم: ظرف لغو ...... الموت: مفعول......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط محذوف اذا صحت دعواكم کیلئے......شرط جزا ملکر مقولہ...... ان: شرطیہ ...... كنتم: فعل ناقص بااسم ...... صدقين: خبر......ملکر جملہ فعلیہ شرط......جزا محذوف فادرء وا الموت......شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾

و: مستانفه ...... لاتحسبن: فعل بافاعل...... الـذين قتلوا في سبيل اللّٰه: مفعول اول...... امواتا: مفعول ثانی ......ملکر جملہ فعلیہ ...... بل: عاطفہ...... هم محذوف مبتدا...... احياء: خبر...... عند ربهم يرزقون: خبر ثانی......ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿فَرِحِیۡنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ وَیَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِیۡنَ لَمۡ یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ مِّنۡ خَلۡفِهِمۡ﴾

فرحین: صیغہ صفت، ھم ضمیر فاعل...... بما اتھم اللّٰہ ...... الخ: ظرف لغو...ملکر یرزقون کی ضمیر سے حال...... و: عاطفہ...... یستبشرون: فعل بافاعل...... ب: جار...... الذین: موصول...... لم یلحقوا بھم ...... الخ: صلہ...ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل فرحین پر معطوف ہے۔

﴿اَلَّا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ﴾

ان: مصدریہ ...... لا: نفی جنس ...... خوف: مبتدا...... علیھم: ظرف مستقر خبر ملکر جملہ اسمیہ......ولاھم یحزنون: جملہ اسمیہ ماقبل پر معطوف...... معطوف علیہ، معطوف ملکر بتاویل مصدر منصوب بنزع الخافض الذین لم یلحقوا کیلئے بدل اشتمال۔

﴿یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾

یستبشرون: فعل بافاعل...... ب: جار...... نعمة من اللّٰه: موصوف صفت ملکر معطوف علیہ ...... وفضل: معطوف اول...... و: عاطفہ......ان: حرف مشبہ ...... اللّٰہ: اسمِ جلالت اسم ...... لایضیع اجر المومنین: جملہ فعلیہ خبر...... انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر معطوف ثانی، معطوف علیہ با معطوفات مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف لغو...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل کی تاکید۔

شانِ نزول

☆......ولا تحسبن الذین کفروا قتلو افی سبیل اللّٰه ......اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت شہداءِ اُحد کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تمہارے بھائی اُحد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب عطائے فرمائے، وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں، جنتی میوے کھاتے ہیں، طلائی قنادیل جوزیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں۔ جب انہوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا پس یہ آیت نازل فرمائی۔

تشریح وتوضیح واغراض

عبادت گزاروں کی اقسام:

۱......عبادت گزاروں کی تین اقسام ہیں بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے خوف سے عبادت کرتے ہیں کہ انہیں عذاب نار سے نجات دی جائے چنانچہ اسکی طرف ﴿لَمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ﴾ میں اشارہ ہے۔ بعض وہ لوگ ہیں جو جنت کے حصول کے شوق میں عبادت کرتے ہیں اسکی طرف ﴿وَرَحۡمَةٌ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ﴾ میں اشارہ ہے۔ تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو اللہ کے مخلص بندے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اسکی عبادت کرتے ہیں اسکی طرف ﴿وَلَئِنۡ مُّتُّمۡ اَوۡ قُتِلۡتُمۡ لَاِلَى اللّٰهِ تُحۡشَرُوۡنَ﴾ میں اشارہ ہے۔ (خازن، ج۱،ص۳۱۱)

Marfat.com

اسلام نرمی سے پھیلا ہے

۲.....آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے اپنے حبیب کے اخلاق کریمانہ کا ذکر فرمایا ہے۔اس امت پر حضور ﷺ کا کرم خاص ہے کہ آپ ﷺ اپنی امت پر بیحد رحیم وکریم ہیں یہ حضور ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ ہی ہیں کہ طائف کے میدان میں آپ ﷺ کولہولہان کردیا گیا نعلین مبارک تک خون بھر گیا لیکن آپ ﷺ نے کوئی جوابی کاروائی نہ فرمائی، کفارِ مکہ کے جابجا ایذا پہنچانے پر بھی صبر کا دامن نہ چھوڑنا اس بات پر دلیل ہے کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالی نے نرمی والے اوصاف عطا فرمائے ہیں اگر آپ ﷺ سخت دل اور تنگ مزاج ہوتے تو دین اسلام کی ترویج واشاعت اس طرح نہ ہو پاتی اور یہ اللہ تعالی کی طرف سے سید عالم ﷺ کی طرف خاص رحمت تھی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:''خدا کی قسم! اللہ تعالی نے محمد ﷺ کو تنگ مزاج اور سخت دل نہ بنایا بلکہ انہیں مومنین کے احوال پر زیادہ قریب، رحیم اور رءوف بنایا، توریت میں ہمارے لیے نبی پاک ﷺ کے ایسے اوصاف مذکور نہیں جو تنگ مزاجی، سخت دلی اور بازار میں شور وغل وغیرہ پر مبنی ہوں اور نہ ہی اس جیسے بُرے افعال کیساتھ انکو موسوم کیا جاسکتا ہے بلکہ وہ عفو و درگزر کرنے والے ہیں۔

(درمنثور، ج۲،ص۱۵۹)

مشورے کی اہمیت:

۳.....یہاں مشورہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ جنگی معاملات اور اس جیسے دیگر معاملات میں جن کے بارے میں آپ پر کوئی وحی نازل نہ ہوئی ہو، مومنوں کے نفسوں کی پاکیزگی، انکے قلوب کی راحت اور انکی قدر ومنزلت کو بلند کرنے کیلئے ان سے مشورہ کیجئے اور سید عالم ﷺ کو مشورے کی تعلیم اسلئے بھی دی گئی کہ آپ ﷺ کی امت اس معاملے میں آپ ﷺ کی پیروی کرے جو قوم اپنے کاموں میں مشورہ کرتی ہے وہ ہدایت ہی پاتی ہے۔ (مدارک، ج۱،ص۳۰۶)

☆.....ابن عدی اور بیہقی نے سندِ حسن سے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت ﴿وشاورھم فی الامر﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سنو اللہ اور اس کا رسول ﷺ مشورہ لینے سے غنی ہیں لیکن اللہ تعالی نے اسے (یعنی مشورہ لینے کو) میری امت کے لئے رحمت بنایا تو جو میری امت میں سے (اپنے کاموں کے انجام دینے کے لئے) مشورہ لیتا ہے اس سے ہدایت کبھی معدوم نہیں ہوتی اور جو اسے (یعنی مشورہ لینے کو) ترک کرتا ہے اس سے گمراہی کبھی معدوم نہیں ہوتی۔

☆.....طبرانی اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ مکہ و مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا''جو استخارہ کرلے وہ خائب وخاسر نہیں رہتا اور جو مشورہ کرلے وہ نادم نہیں ہوتا۔'' (درمنثور، ج۲،ص۱۵۹)

وصف نبوت خیانت کی نفی کرتی ہے:

۴.....نبی کیلئے یہ بات مناسب نہیں کہ مال غنیمت میں خیانت کرے کیوں کہ وصف نبوت خیانت کی نفی کرتا ہے، یغل، غلولا سے مشتق ہے اور اغل، اغلالا سے، اسکے معنی یہ ہیں کہ کوئی چیز خفیہ طور پر لے لی جائے، آیت مبارکہ کے معنی یہ ہیں نبی پاک ﷺ کی ذات مبارکہ سے اس تہمت کو دور کیا جائے کہ جب بدر کے دن ایک سرخ دھاری دار کمبل نہ پایا گیا تو بعض منافقین نے کہا کہ

Marfat.com

شاید حضور ﷺ نے اسے پسند فرمالیا ہے۔ (بیضاوی، ج۱،ص۳۰۸)

اللہ تعالی کا مومنین پر احسان عظیم:

۵......اللہ تعالی نے مومنوں پر کرم فرمایا اوران میں ایک معروف النسب قریشی عربی ذاتِ ستودہ صفات کو بھیجا جوان پر امر بالمعروف ونھی عن المنکر سے متعلق قرآنی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں اور مومنوں کو شرک سے پاک کرتے، ان سے زکوۃ لیتے، انہیں قرآن کی باتیں سکھاتے، حلال اور حرام کا فرق بتاتے ہیں جبکہ اس نبی یعنی محمد ﷺ اور قرآن کے نزول سے پہلے انہیں اس چیز کی کچھ خبر نہ تھی۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص۷۸)

مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے نبی پاک ﷺ کی ولادت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ نبی کی ذات تمام بنی نوع انسانیت میں عظیم تر ذات ہے، اگرچہ مومنوں پر انعامات تو بہت سے ہوئے لیکن کسی انعام کا احسان نہیں جتایا گیا سوائے اس انعام کے۔ بعض اوقات انسانی ذہن میں وسوسہ آتا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اسکا جواب مذکورہ آیت مبارکہ سے مل جاتا ہے اسکے علاوہ حضور ﷺ کی حدیث سے بھی ولادت باسعادت کا ذکر خیر کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿فیہ ولدت وفیہ انزل علی﴾ یعنی اس دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

(مسنداحمد، باب مسند الانصار، حدیث حضرت ابو قتادہ، ج۶،ص۴۰۵، مشکوۃ المصابیح، ص۱۷۹)

☆......☆**فی عاقبۃ امرھم**: لیجعل میں لام علت کا نہیں ہے جیسا کہ ظاہر ہے بلکہ لام عاقبت ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ﴿لیکون لھم عدوا وحزنا﴾۔

فلا یمنع عن الموت قعود: اس لئے کہ اللہ تعالی مسافر کو زندگی دیتا ہے اور غازی کو بھی کہ مشکل وقت میں اس پر موت واقع ہوسکتی ہے اور مقیم اور گھر بیٹھے رہنے والے کو سلامتی کے اسباب کی موجودگی میں موت دے دیتا ہے۔

ای اتاکم الموت فیہ: یعنی فی سبیل اللہ۔

علی ذلک: یعنی جو کچھ موت اور قتل سے متعلق نازل ہوا، اور علی بمعنی لام تعلیل ہے۔

فی موضع الفعل: تقدیر عبارت یوں ہے کہ ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لیغفرن اللہ لکم ویرحمکم۔

فی الجھاد وغیرہ: یہ جملہ دونوں فعل یعنی متم اور قتلتم کی طرف راجع ہے۔

لا الی غیرہ: اس عنوان کے تحت اس رکوع کے حاشیہ نمبر ایک کا مطالعہ فرمائیں۔

ای سھلت اخلاقک: یعنی آپ کے اخلاق آسان بنائے اور کثیر احتمال والے، چنانچہ آپ جنگ اُحد میں ان میں موجود ست لوگوں کی وجہ سے ان پر جلدی نہ فرماتے۔

فاغلظت لھم: اور ایک نسخے میں لھم کے بجائے علیھم ہے۔

Marfat.com

من الحرب وغیرہ: یعنی دینی اور دنیاوی اہمیت دونوں شامل ہے، اس بارے میں ماقبل کلام کیا ہے وہاں مطالعہ فرمائیں۔

بعد المشاورۃ: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ توکل خواہشات اور تدبیر بالکلیہ کا نام نہیں ہے، اگر ایسا ہوتا تو مشاورت توکل کے منافی ہوتا، بلکہ اسباب ظاہری کی رعایت کرتے ہوئے کسی کام کو اللہ ﷻ کے سپرد کر دینا اور اس پر دل میں اعتماد کو جما دینا توکل کے منافی نہیں ہے۔

لما فقدت قطیفۃ: مراد غنیمت کی چادر کا گم ہو جانا ہے۔

فقال بعض الناس: یعنی منافقین مراد ہیں۔

فلا تظنوا بہ ذلک: مراد یہاں سید عالم ﷺ کی ذات مبارکہ سے خیانت کی نفی کرنا ہے اس لئے کہ نبوت اور خیانت دونوں باہم جمع نہیں ہو سکتے پس سید عالم ﷺ کی ذات مبارکہ کے لئے کبھی اس قسم کا وہم نہیں کیا جا سکتا۔

ای ینسب الی الغلول: منافقین کا قول اکذبتہ یعنی انہوں نے سید عالم ﷺ کی جانب جھوٹ منسوب کیا۔

حاملا علی عنقہ: المختصر یہ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیانت کو بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا "میں تم سے قیامت میں اس حال میں نہ ملوں کہ تم اپنی گردن پر بلبلاتا ہوا اونٹ اٹھائے ہوئے ہو، پھر عرض کرو یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمادیجئے، میں جواباً یہ کہوں گا کہ میں تمہیں اللہ سے چھٹکارا دلانے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا، تحقیق میں نے تجھے پیغام پہنچا دیا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہو اس کی گردن پر بکری ہو یا سونا چاندی لدا ہوا ہو، پھر آپ ﷺ نے اسی کی مثل ذکر کیا"۔

لمعصیتہ: ایک نسخے میں بمعصیتہ ہے۔

ای اصحاب درجات: مراد اس سے یہ ہے کہ طاعت گزاروں کے لئے درجات ہیں اور نافرمانوں کے لئے درکات۔

واسر سبعین: اسیر کو قتیل کی مثل قرار دیا ہے، اس لئے کہ آسر اگر چاہے تو اسیر کو قتل کرتا ہے، اور لما ظرف کا جواب قلتم ہے۔

محل استفہام الانکاری: یعنی تمہارے لئے یہ تعجب مناسب نہیں ہے اس لئے کہ تم رسوائی کا سبب جانتے ہو، اور تعجب خفی سبب ہے اور جب سبب ظاہر ہو جائے تو تعجب باطل ہو جاتا ہے۔

وھم عبد اللہ بن ابی الخ: ماقبل گزر گیا کہ اس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو تھی۔

بتکثیر سوادکم: مصباح میں ہے کہ ہر شخص انسان ہو یا اس کے علاوہ اسے سواداً کہتے ہیں، اور سواد کثیر تعداد کو بھی کہتے ہیں اور سواد المسلمین سے مراد مسلمانوں کی جماعت ہے۔

بما اظھروا: یعنی ان کے اظہار کے سبب، یعنی ان منافقوں کے اظہار کا سبب کہ احد کے دن منافق ایمان کے مقابلے میں کفر کے زیادہ نزدیک تھے۔

بدل من الذین قبلہ: یعنی الذین ماقبل الذین نافقوا سے بدل ہے، یا الذین نافقوا کی صفت ہے۔

فی ان القعود ینجی: یعنی تمہارا بیٹھ رہنا مفید نہیں ہے، اس لئے کہ موت کے کئی اسباب ہوتے ہیں، کبھی قتال سبب ہلاکت ہوتا ہے

Marfat.com

اور گھر میں بیٹھ رہنا نجات کا باعث بن جاتا ہے اور کبھی معاملہ اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔

ونزل فی الشهداء: ایک قول کے مطابق یہ آیت شہدائے بدر کے متعلق نازل ہوئی، اور ایک قول کے مطابق شہدائے احد کے متعلق نازل ہوئی، اور یہی شہدائے احد والا قول راجح ہے جبکہ شہدائے بدر کے بارے میں سورۃ البقرۃ کی آیت ﴿ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ﴾ نازل ہوئی۔

ارواحهم فی حواصل طیور الخ: بعض نے کہا کہ حیات فقط روح کا نام ہے اور بعض نے کہا کہ حیات روح اور جسم دونوں کا نام ہے اور اس فرمان ﴿عند ربهم یرزقون﴾ سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شہداء رزق دیئے جاتے ہیں اور کھاتے ہیں اور آسودہ حالی میں ہوتے ہیں۔

کما ورد فی الحدیث: اس کا بیان ماقبل گزر چکا ہے۔

فرحین: اس میں پانچ صورتیں ہیں، یا تو یہ احیاء کی ضمیر سے حال ہوگا، یا ظرف میں موجود ضمیر سے حال ہوگا، یا یرزقون میں موجود ضمیر سے حال ہوگا، منصوب علی المدح ہوگا، یا الاحیاء کی صفت ہوگا اور یہ تخصیص ابن ابی عبلہ نے کی ہے۔

المعنی یفرحون: یعنی جو پہلے ہی امن میں ہیں یعنی جہاد سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے امن میں ہیں۔ (الجمل، ج ۱، ص ۵۰۱ وغیرہ)

رکوع نمبر ۹

﴿اَلَّذِیْنَ﴾ مُبْتَدَاٌ ﴿اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ دُعَاءَهٗ بِالْخُرُوْجِ لِلْقِتَالِ لَمَّا اَرَادَ اَبُوْ سُفْیَانَ وَاَصْحَابُهُ الْعَوْدَ وَتَوَاعَدُوْا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ سُوْقَ بَدْرٍ الْعَامَ الْمُقْبِلَ مِنْ یَوْمِ اُحُدٍ ﴿مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ بِاُحُدٍ وَخَبَرُ الْمُبْتَدَاِ ﴿لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ﴾ بِطَاعَتِهٖ ﴿وَاتَّقَوْا﴾ مُخَالَفَتَهٗ ﴿اَجْرٌ عَظِیْمٌ (۱۷۲)﴾ هُوَ الْجَنَّةُ ﴿اَلَّذِیْنَ﴾ بَدَلٌ مِّنَ الَّذِیْنَ قَبْلَهٗ اَوْ نَعْتٌ ﴿قَالَ لَهُمُ النَّاسُ﴾ اَیْ نُعَیْمُ ابْنُ مَسْعُوْدِ الْاَشْجَعِیُّ ﴿اِنَّ النَّاسَ﴾ اَبَا سُفْیَانَ وَاَصْحَابَهٗ ﴿قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ﴾ الْجُمُوْعَ لِیَسْتَاْصِلُوْكُمْ ﴿فَاخْشَوْهُمْ﴾ وَلَا تَاْتُوْهُمْ ﴿فَزَادَهُمْ﴾ ذٰلِكَ الْقَوْلُ ﴿اِیْمَانًا﴾ تَصْدِیْقًا بِاللّٰهِ وَیَقِیْنًا ﴿وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ﴾ كَافِیْنَا اَمْرَهُمْ ﴿وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ (۱۷۳)﴾ اَلْمُفَوَّضُ اِلَیْهِ الْاَمْرُ هُوَ، وَخَرَجُوْا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَوَافَوْا سُوْقَ بَدْرٍ وَّاَلْقَى اللّٰهُ الرُّعْبَ فِیْ قَلْبِ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَصْحَابِهٖ فَلَمْ یَاْتُوْا وَكَانَ مَعَهُمْ تِجَارَاتٌ فَبَاعُوْا وَرَبِحُوْا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿فَانْقَلَبُوْا﴾ رَجَعُوْا مِنْ بَدْرٍ ﴿بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ﴾ بِسَلَامَةٍ وَرِبْحٍ ﴿لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ﴾ مِّنْ قَتْلٍ اَوْ جُرْحٍ ﴿وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ﴾ بِطَاعَتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ فِی الْخُرُوْجِ ﴿وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ (۱۷۴)﴾ عَلٰی اَهْلِ طَاعَتِهٖ ﴿اِنَّمَا ذٰلِكُمْ﴾ اَیِ الْقَائِلُ لَكُمْ اِنَّ النَّاسَ......الخ ﴿الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ﴾ كُمْ ﴿اَوْلِیَآءَهٗ﴾ الْكُفَّارَ ﴿فَلَا

Marfat.com

تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ﴾ فِیْ تَرْکِ اَمْرِیْ ﴿اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (۱۷۵)﴾ حَقًّا ﴿وَلَا یَحْزُنْکَ﴾ بِضَمِّ الْیَاءِ
وَكَسْرِ الزَّایِ وَ بِفَتْحِهَا وَ ضَمِّ الزَّایِ مِنْ حَزَنَهُ لُغَةٌ فِیْ اَحْزَنَهُ ﴿الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ﴾ یَقَعُوْنَ فِیْهِ
سَرِیْعًا بِنُصْرَتِهٖ وَهُمْ اَهْلُ مَكَّةَ اَوِ الْمُنَافِقُوْنَ اَیْ لَا تَهْتَمَّ لِكُفْرِهِمْ ﴿اِنَّهُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْئًا﴾ بِفِعْلِهِمْ
وَاِنَّمَا یَضُرُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ﴿یُرِیْدُ اللّٰهُ اَلَّا یَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا﴾ نَصِیْبًا ﴿فِی الْاٰخِرَةِ﴾ اَیِ الْجَنَّةِ فَلِذٰلِکَ
خَذَلَهُمُ اللّٰهُ ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (۱۷۶)﴾ فِی النَّارِ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ﴾ اَیْ اَخَذُوْهُ بَدَلَهٗ
﴿لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ﴾ بِكُفْرِهِمْ ﴿شَیْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (۱۷۷)﴾ مُؤْلِمٌ ﴿وَلَا یَحْسَبَنَّ﴾ بِالْیَاءِ وَالتَّاءِ ﴿الَّذِیْنَ
كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ﴾ اَیْ اِمْلَاءُ نَا ﴿لَهُمْ﴾ بِتَطْوِیْلِ الْاَعْمَارِ وَتَاْخِیْرِهِمْ ﴿خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ﴾ وَاَنَّ وَمَعْمُوْلُهَا
سُدَّتْ مَسَدَّ الْمَفْعُوْلَیْنِ فِیْ قِرَاءَةِ التَّحْتَانِیَّةِ وَمَسَدَّ الثَّانِیْ فِی الْاُخْرٰی ﴿اِنَّمَا نُمْلِیْ﴾ نُمْهِلُ ﴿لَهُمْ
لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا﴾ بِكَثْرَةِ الْمَعَاصِیْ ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ (۱۷۸)﴾ ذُوْ اِهَانَةٍ فِی الْاٰخِرَةِ ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ﴾
لِیَتْرُکَ ﴿الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ﴾ اَیُّهَا النَّاسُ ﴿عَلَیْهِ﴾ مِنْ اِخْتِلَاطِ الْمُخْلِصِ بِغَیْرِهٖ ﴿حَتّٰی یَمِیْزَ﴾
بِالتَّخْفِیْفِ وَالتَّشْدِیْدِ یُفَصِّلُ ﴿الْخَبِیْثَ﴾ الْمُنَافِقَ ﴿مِنَ الطَّیِّبِ﴾ الْمُؤْمِنِ بِالتَّكَالِیْفِ الشَّاقَّةِ الْمُبَیِّنَةِ
لِذٰلِکَ فَفَعَلَ ذٰلِکَ یَوْمَ اُحُدٍ ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَی الْغَیْبِ﴾ فَتَعْرِفُوا الْمُنَافِقَ مِنْ غَیْرِهٖ قَبْلَ
التَّمْیِیْزِ ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ﴾ یَخْتَارُ ﴿مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ﴾ فَیُطْلِعَهٗ عَلٰی غَیْبِهٖ كَمَا اَطْلَعَ النَّبِیَّ ﷺ عَلٰی
حَالِ الْمُنَافِقِیْنَ ﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا﴾ النِّفَاقَ ﴿فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (۱۷۹)﴾ ﴿وَلَا
یَحْسَبَنَّ﴾ بِالْیَاءِ وَالتَّاءِ ﴿الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ اَیْ بِزَكَاتِهٖ ﴿هُوَ﴾ اَیْ بُخْلُهُمْ ﴿خَیْرًا
لَّهُمْ﴾ مَفْعُوْلٌ ثَانٍ وَالضَّمِیْرُ لِلْفَصْلِ وَالْاَوَّلُ بُخْلُهُمْ مُقَدَّرًا قَبْلَ الْمَوْصُوْلِ عَلَی الْفَوْقَانِیَةِ وَقَبْلَ الضَّمِیْرِ
عَلَی التَّحْتَانِیَةِ ﴿بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ﴾ اَیْ بِزَكَاتِهٖ مِنَ الْمَالِ ﴿یَوْمَ الْقِیٰمَةِ﴾ بِاَنْ یُّجْعَلَ
حَیَّةٌ فِیْ عُنُقِهٖ تَنْهَشُهٗ كَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ ﴿وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ یَرِثُهُمَا بَعْدَ فَنَاءِ اَهْلِهِمَا
﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ بِالتَّاءِ وَالْیَاءِ ﴿خَبِیْرٌ (۱۸۰)﴾ فَیُجَازِیْكُمْ بِهٖ۔

ترجمہ

(الذین مبتدا ہے) وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے (یعنی حضور ﷺ کے بلانے پر جنگ کیلئے حاضر ہوئے جب ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں نے دوبارہ میدان جنگ میں آنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے نبی پاک ﷺ غزوہ احد سے اگلے سال مقام بدر میں آنے کا وعدہ کیا تھا) بعد اسکے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا (احد میں، یہ للذین احسنوا ...... الخ مبتدا کی خبر ہے) ان کے نکوکاروں (یعنی اسکی اطاعت کرنے والوں کیلئے) اور ڈرنے والوں کیلئے (اس کی مخالفت سے بچنے والوں کے لئے) بڑا ثواب (یعنی

Marfat.com

جنت) ہے۔ وہ جن سے (یہ الذین ماقبل الذین سے بدل یا صفت ہے) لوگوں نے (یعنی نعیم بن مسود اشجعی نے) کہا کہ لوگوں (یعنی ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں) نے تمہارے لئے جتھا جوڑا (یعنی کئی جماعتوں کو اکٹھا کیا تا کہ تمہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکیں) تو ان سے ڈرو (اور انکے پاس نہ جاؤ) تو اور زائد ہوا (انکی اس بات سے) انکا ایمان (یعنی اللہ کی تصدیق اور اس پر یقین زیادہ ہوا) اور بولے اللہ ہم کو بس ہے (اسکا حکم ہمیں کافی ہے) اور کیا اچھا کارساز (تمام کام اُسی کے سپرد ہیں، اصحاب رسول حضور ﷺ کے ساتھ نکلے اور مقام بدر میں پہنچے اور اللہ نے ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں پر رعب ڈال دیا اور وہ جنگ میں نہ آئے، صحابہ کرام ﷺ کے پاس تجارتی مال تھا انھوں نے بیچ کر نفع حاصل کیا پس اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا) تو پلٹے (یعنی مقام بدر سے لوٹے) اللہ کے احسان اور فضل سے (سلامتی اور نفع کیساتھ) کہ انھیں کوئی برائی نہ پہنچی (یعنی قتل یا زخم وغیرہ کی) اور اللہ کی خوشی پر چلے (کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت میں راہ خدا میں نکلے) اور اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے (اپنے فرمانبرداروں پر)۔

وہ تو (یعنی تم سے کہنے والا کہ ان الناس ...... الخ) شیطان ہی ہے کہ ڈراتا ہے (تمہیں) اپنے دوستوں سے (کفار سے) تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو (میری بات نہ ماننے میں) اگر ایمان رکھتے ہو (سچا) اور اے محبوب! تم انکا کچھ غم نہ کرو (یحزنک یاء کے ضمہ اور زاء کے کسرہ یا یاء کے فتحہ اور زاء کے ضمہ کے ساتھ حزنة سے مشتق ہے یحزنه ، احزنه کی ایک لغت ہے) جو کفر پر دوڑتے ہیں (یعنی کفر کی مدد کرنے کیلئے تیزی سے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں یعنی اہل مکہ یا منافق پس آپ ﷺ انکے کافر ہونے کی وجہ سے انہیں کچھ اہمیت نہ دیں) وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے (اپنے فعل سے بلکہ خود کو ہی نقصان پہنچائینگے) اور اللہ چاہتا ہے کہ انکا کوئی حصہ نہ رکھے (حظا بمعنی نصیبا ہے) آخرت میں (یعنی جنت میں، اسی لئے انہیں رسوا کیا) اور انکے لئے بڑا عذاب ہے (آگ کا) وہ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا (یعنی ایمان کے بدلے کفر اختیار کیا) اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے (اپنے کفر سے) اور ان کیلئے دردناک (الیم بمعنی مؤلم ہے) عذاب ہے اور ہرگز اس گمان میں نہ رہیں (یحسبن میں دو لغتیں ہیں یاء اور تاء کے ساتھ) کافر کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں (ہمارا ڈھیل دینا) ان کو (لمبی عمریں دے کر اور ان سے عذاب مؤخر کر کے) بھلا ہے (ان اور اسکا معمول دومفعولوں کے قائم مقام ہے یاء والی قرأت میں اور تاء والی قرأت میں یہ مفعول ثانی ہے) ہم تو اسی لئے ڈھیل (یعنی مہلت) دیتے ہیں انہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں (باکثرت گناہ کر کے) اور انکے لئے ذلت کا عذاب ہے (یعنی آخرت میں ذلیل کرنے والا عذاب ہے)۔

اللہ اس حال پر چھوڑنے کا نہیں (لیذر بمعنی لیترک ہے) مسلمانوں کو جس پر تم ہو (اے لوگوں کہ تم مخلص اور غیر مخلص ملے ہوئے ہیں) جب تک جدا نہ کر دے (یمیز تخفیف اور تشدید دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے یعنی جدا کرے) گندے (منافق) کو ستھرے سے ......۱ (یعنی مومن ان سے سخت تکالیف کے ذریعے جو مخلص اور غیر مخلص کو واضح کرنے والی ہونگی، چنانچہ غزوہ اُحد میں ایسا ہی کیا گیا) اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے (کہ ہماری تمیز کرنے سے پہلے تم مخلص اور غیر مخلص کو الگ الگ پہچان لو) ہاں اللہ چن لیتا ہے (اختیار فرما لیتا ہے) اپنے رسولوں سے جسے چاہے......۲ (اسے غیب پر مطلع فرماتا ہے جیسا کہ نبی پاک

Marfat.com

علیہ السلام کو منافقوں کے حال پر مطلع فرمایا) تو ایمان لاؤ اللہ اور اسکے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور بچو (نفاق سے) تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔

اور گمان نہ کریں (یحسبن میں دولغتیں ہیں تاء اور یاء کے ساتھ) وہ لوگ جو بخل......۱۸۰......کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دی (اسکی زکوۃ ادا کرنے میں) وہ (اپنا یہ بخل) ہرگز اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں (خیر لھم مفعول ثانی ہے اور ضمیر ھو فصل کیلئے ہے اور مفعول اول بخلھم مقدر ہے الذین اسم موصول سے پہلے یہ ترکیب میں تاء والی قرأت کی صورت میں ہے اور یاء والی قرأت کی صورت میں مفعول اول بخلھم، ھو ضمیر سے پہلے مقدر ہوگا) بلکہ وہ انکے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا انکے گلے کا طوق ہوگا (یعنی جس مال کی زکوۃ دینے سے بخل کیا تھا وہ مال انکے گلے کا طوق ہوگا) قیامت کے دن (بایں طور کہ وہ مال انکے گلے میں سانپ بنا کر ڈال دیا جائے گا جو اسکو کاٹتا رہے گا جیسا کہ حدیثِ پاک میں وارد ہے) اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا (ان کے وارثوں کے فناء ہونے کے بعد بھی) اور اللہ تمہارے کاموں سے (تعملون میں دولغتیں ہیں تاء اور یاء کے ساتھ) خبردار ہے (وہ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیگا)۔

ترکیب

﴿اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾

الذین: موصول...... استجابوا: فعل بافاعل...... للہ والرسول: ظرف لغو...... من بعد......الخ: ظرف مستقر حال ہے فاعل سے......سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مبتدا...... لام: جار...... الذین احسنوا منھم واتقوا: موصول صلہ ملکر مجرور......جار مجرور ملکر ظرف مستقر خبر مقدم......اجر عظیم: مبتدا مؤخر......جو اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر ......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا﴾

الذین: موصول...... قال: فعل...... لھم: متعلق...... الناس: فاعل، ملکر قول...... انّ: حرف مشبہ...... الناس: اسم ......قد جمعوا لکم: جملہ فعلیہ خبر......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، قول سے ملکر صلہ، موصول سے ملکر الذین استجابوا سے بدل ہے ...... ف: فصیحہ...... اخشوھم: جملہ فعلیہ...... ف: عاطفہ...... زادھم ایمانا: جملہ فعلیہ قال لھم پر معطوف ہے۔

﴿وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ﴾

و: عاطفہ...... قالوا: قول...... حسبنا: خبر مقدم...... اللہ: اسم جلالت مبتدا مؤخر...... جملہ اسمیہ مقولہ، ملکر فزادھم ایمانا پر معطوف...... و: مستانفہ...... نعم الوکیل: جملہ خبر مقدم......اسم جلالت محذوف مبتدا مؤخر......ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ﴾

ف: عاطفہ...... انقلبوا: فعل بافاعل...... ب: جار...... نعمۃ من اللہ: معطوف علیہ...... وفضل: معطوف ملکر مجرور،

Marfat.com

اپنے جار سے ملکر ظرف لغو...... لم یمسسهم سوء: حال ہے فاعل سے...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ...... اتبعوا رضوان اللّٰہ: جملہ فعلیہ انقلبوا پر معطوف ہے۔

﴿وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ﴾

و: مستانفہ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... ذو فضل عظیم: خبر ملکر جملہ اسمیہ...... انما: کافہ ومکفوفہ...... ذلکم: مبتدا...... شیطان: مبتدا ثانی...... یخوف اولیاء ہ: خبر...... مبتدا ثانی اپنی خبر سے ملکر خبر...... مبتدا اول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

ف: فصیحہ...... لاتخافوهم: جملہ فعلیہ جزا...... شرط محذوف اذا وثقتم بهذا...... ملکر جملہ شرطیہ...... وخافون: جملہ فعلیہ لاتخافوهم پر معطوف ہے...... ان: شرطیہ کنتم مومنین: جملہ فعلیہ شرط...... جزا محذوف جس پر ماقبل ای فلا تخافوهم دلالت کر رہا ہے...... ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا﴾

و: مستانفہ...... لایحزنک: فعل با مفعول...... الذین: موصول...... یسارعون فی الکفر: جملہ صلہ ملکر فاعل ملکر جملہ فعلیہ...... ان: حرف مشبہ...... هم: ضمیر اسم...... لن یضروا...... الخ: جملہ فعلیہ خبر...... ملکر جملہ اسمیہ ماقبل کی علت ہے۔

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾

یرید: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... ان: مصدریہ...... لا یجعل لهم ...... الخ: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ...... ولهم عذاب عظیم: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

ان: حرف مشبہ...... الذین اشتروا الکفر بالایمان: موصول صلہ ملکر اسم...... لن یضرو اللّٰہ شیئا: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ......ولهم عذاب الیم: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ﴾

و: مستانفہ...... لایحسبن: فعل...... الذین کفروا: فاعل...... ان: حرف مشبہ...... ما: مصدریہ...... نملی لهم: جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر اسم...... خیر: اسم تفضیل هو ضمیر فاعل...... لانفسهم: ظرف لغو...... شبہ جملہ ہو کر خبر...... ان، اپنے اسم اور خبر سے ملکر قائم مقام دو مفعولوں کے فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾

انما: کافہ مکفوفہ...... نملی: فعل با فاعل...... لهم: ظرف لغو...... لیزدادوا اثما: جملہ فعلیہ متعلق بنملی...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ...... ولهم عذاب مهین: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾

ما: نافیہ...... كان: فعل ناقص...... الله: اسمِ جلالت اسم...... لام: جحد جار...... يذر: فعل بافاعل...... المومنين: مفعول...... على: جار...... ما انتم عليه: مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر خبر اول...... حتى: جار...... ان مصدریہ مقدر...... يميز الخبيث من الطيب: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف لغو...... خبر ثانی محذوف مریدا ترکھم کیلئے...... کان اپنے اسم اور خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾

و: عاطفہ...... ما: نافیہ...... كان: فعل ناقص...... الله: اسمِ جلالت اسم...... لام: جحد جارہ...... يطلعكم: فعل بافاعل ومفعول...... على الغيب: ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مجرور، جار سے ملکر ظرف مستقر خبر...... کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... لكن: حرف مشبہ...... الله: اسمِ جلالت اسم...... يجتبى...... الخ: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾

ف: فصیحہ، امنوا: فعل بافاعل، بالله ورسله: ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ...... و: مستانفہ، ان: شرطیہ...... تؤمنوا: معطوف علیہ...... وتتقوا: معطوف ملکر شرط، ف: جزائیہ، لكم اجر عظيم: جملہ اسمیہ جزاء، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ﴾

و: مستانفہ...... لايحسبن: فعل...... الذين: موصول...... يبخلون بما اتهم الله من فضله: جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر فاعل...... بخل مفعول اول محذوف...... هو: ضمیر فصل...... خيرا لهم: مفعول ثانی...... فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ...... بل: حرف عطف...... هو: مبتدا...... شر لهم: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ خيرا لهم پر معطوف ہے۔

﴿سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾

سيطوقون: فعل بانائب الفاعل...... ما بخلوا به: منصوب بنزع الخافض...... يوم القيمة: ظرف...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل هو شر لهم کا بیان...... و: مستانفہ...... لله: ظرف مستقر خبر مقدم...... ميراث السموت والارض: مبتدا مؤخر...... ملکر جملہ اسمیہ...... والله بما تعملون خبير: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

شانِ نزول

☆...... الذين استجابوا لله والرسول ...... جنگ اُحد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام روحاء میں پہنچے تو انہیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آ گئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کر دیا یہ خیال کر کے انہوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ سید عالم ﷺ نے ابوسفیان کے تعاقب کیلئے اپنی روانگی کا اعلان فرما دیا صحابہ کی ایک جماعت جنکی تعداد ستر تھی جو جنگ اُحد میں زخموں سے چور ہو رہے تھے حضور ﷺ کے اعلان پر حاضر ہوئے اور حضور ﷺ اس جماعت کو لیکر ابوسفیان کے

Marfat.com

تعاقب میں روانہ ہو گئے جب حضورﷺ مقام حمراء الاسد میں پہنچے جو مدینہ طیبہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرعوب وخوف زدہ ہو کر بھاگ گئے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

☆...... الذین قال لهم الناس ان الناس ...... جنگ اُحد سے واپس ہوتے ہوئے ابوسفیان نے سید عالمﷺ سے پکار کر کہدیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپکی مقام بدر میں جنگ میں ہوگی۔ حضورﷺ نے ان کے جواب میں فرمایا انشاء اللہ جب وہ وقت آیا اور ابوسفیان اہل مکہ کو لیکر جنگ کیلئے روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انکے دل میں خوف ڈالا اور انہوں نے واپس ہو جانے کا ارادہ کیا۔ اس موقع پر ابوسفیان کی نعیم بن مسعود اشجعی سے ملاقات ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابوسفیان نے اس سے کہا: ''اے نعیم! اس زمانے میں میری لڑائی مقامِ بدر میں محمد مصطفےٰﷺ کے ساتھ طے ہو چکی ہے اور اس وقت مجھے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں جنگ میں نہ جاؤں واپس جاؤں، تُو مدینہ جا اور تدبیر سے مسلمانوں کو میدان جنگ میں جانے سے روک دے، اس کے عوض میں تجھے دس اونٹ دونگا۔'' نعیم نے مدینہ پہنچ کر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہیں ان سے کہنے لگا کہ ''تم جنگ کیلئے جانا چاہتے ہو، اہل مکہ نے تمہارے لئے بڑے لشکر جمع کئے ہیں، خدا کی قسم! تم میں سے ایک بھی پھر کر نہ آئیگا۔'' سید عالمﷺ نے فرمایا کہ ''خدا کی قسم! میں ضرور جاؤنگا، چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو۔'' پس حضورﷺ ستر سواروں کو ہمراہ لیکر حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے۔ بدر میں پہنچے وہاں آٹھ شب قیام کیا مالِ تجارت ساتھ تھا اسکو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم غانم مدینہ طیبہ واپس ہوئے، جنگ نہیں ہوئی چونکہ ابوسفیان اور اہل مکہ خوف زدہ ہو کر مکہ شریف کو واپس ہو گئے تھے اس واقعے کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

☆...... ماکان اللہ لیذر المومنین علی ...... رسول کریمﷺ نے فرمایا خلقت وآفرینش سے قبل جب کہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اس وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کون مجھ پر ایمان لائیگا کون کفر کریگا یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے براہِ استہزاء کہا کہ محمدﷺ کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا کون کفر کریگا باوجودیکہ ہم انکے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالمﷺ نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جسکا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اسکی خبر نہ دے دوں۔ عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرا باپ کون ہے یا رسول اللہﷺ؟ فرمایا حذافہ پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا یا رسول اللہﷺ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے، آپکے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضورﷺ نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے پھر منبر سے اتر آئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالمﷺ کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضورﷺ کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔

تشریح وتوضیح واغراض

Marfat.com

خبیث اور طیب کے معانی اور انکے مابین فرق

ا..... خبیث اسے کہتے ہیں کہ جس سے اُس کے گھٹیا اور خسیس ہونے کی وجہ سے کراہت کی جائے چاہے وہ گھٹیا چیز حسی ہو یا معقولی۔ (المفردات، ص ۱۴۷)

طیب کی اصل یہ ہے کہ جس سے حواس اور نفس لذت حاصل کریں۔ (المفردات، ص ۳۱۴)

قرآن مجید فرقان حمید میں جہاں خبیث اور طیب کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی اعمال خبیثہ کو اعمال صالحہ اور نفوس خبیثہ کو نفوس طیبہ سے جدا کر دے گا۔ (المفردات، ص ۱۴۷)

انبیاء کرام اللہ کی عطا سے غیب جانتے ہیں:

ا..... اللہ تعالی اپنے برگزیدہ رسولوں کو علم غیب عطا فرماتا ہے اور ہمارے سرکار ﷺ تمام رسولوں سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس لئے آپ ﷺ کو زیادہ علم دیا گیا، اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو کتنا علم دیا؟ یہ دینے اور لینے والا جانے، بندے کی یہ مجال نہیں ہونی چاہیے کہ نبی کے علم کا احاطہ کرنے کی کوشش کرے کہ فلاں بات جانتے تھے اور فلاں نہ جانتے تھے، جیسا کہ **مولوی اشرف علی تھانوی** نے **حفظ الایمان** میں لکھا چنانچہ اگلی عبارت **تھانوی** کی کتاب **حفظ الایمان** کے صفحہ نمبر ے سے پیش کی جاتی ہے ﴿پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو، بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے پھر اگر زید اسکا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو من جملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہوسکتا ہے اور التزام نہ کیا جائے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اسطرح کہ اسکا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بے شمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے نفی کرنا علم غیب کی آیت ﴿وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ﴾ اور نفی کرنا آپ سے علم تعیین قیامت کی اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور ہے۔﴾ (حفظ الایمان، ص ۷)

معارف القرآن میں اسی آیت مبارکہ ﴿ما كان الله ليطلعكم على الغيب﴾ کے تحت ہے کہ "اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالی امورِ غیب پر بذریعہ وحی اطلاع ہر شخص کو نہیں دیتے، البتہ اپنے انبیاء کا انتخاب کر کے ان کو دیتے ہیں کیونکہ وہ علم غیب جو حق تعالی کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے کسی مخلوق کو اس میں شریک قرار دینا شرک ہے، وہ دو چیزوں کے ساتھ مشروط ہے ایک یہ کہ وہ علم ذاتی ہو کسی کا دیا ہوا نہ ہو، دوسرے تمام کائنات ماضی و مستقبل کا علم محیط ہو، جس سے کسی ذرے کا علم بھی مخفی نہ ہو، حق تعالی خود بذریعہ وحی اپنے انبیاء کو جو امور غیبیہ بتلاتے ہیں وہ حقیقۃً علم غیب نہیں ہے بلکہ غیب کی خبریں ہیں جو انبیاء کو دی گئی ہیں جن کو خود قرآن نے کئی جگہ انباء الغیب کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے ﴿ذلك من انباء الغيب نوحيها اليك﴾" (معارف القرآن، ج ۲، ص ۲۴۸)

Marfat.com

یہ وہ عبارتیں ہیں کہ جس میں حضرات انبیاء کرام اور خصوصا سید عالم نور مجسم ﷺ کی ذات بالا صفات سے علم غیب کی نفی کی گئی اور آپ ﷺ کی ذات پر علم غیب کے اطلاق کو جانوروں تک سے تشبیہ دی گئی ساتھ ہی اپنی بات کو ثابت کرنے کیلئے ایک آیت قرآنی بھی پیش کردی گئی۔ لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ جس آیت کو انہوں نے دلیل کے طور پر پیش کیا ہے وہ آیت منافقوں کے قول کے رد میں نازل ہوئی جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے کہ منافقوں نے غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت جب تیز ہوا چلی اور چوپائے ادھر ادھر ہو گئے، حضور ﷺ نے مدینے میں حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر دی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میری اونٹنی کہاں ہے؟ حضور ﷺ کی اس بات پر منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے طعن کے طور پر کہا تھا کہ مدینے میں رفاعہ کے مرنے کی خبر تو دیتے ہیں اپنی اونٹنی کی خبر نہیں رکھتے اور جہاں تک قیامت کی تعیین کا تعلق ہے تو اسکا وقت بتانا رسالت کے لوازمات میں سے نہیں ہے کیوں کہ یہود حضور ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں اسکا وقت معلوم ہے تو اللہ تعالی نے جواباً فرمایا کہ قیامت کا علم تو اللہ کے پاس ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج کل کے کچھ نام نہاد مسلمان کہلانے والے وہ اعتراض کرنے لگے ہیں جو کبھی یہودیوں نے تو کبھی منافقوں نے کیا تھا جبکہ جلالین کی عبارت **فیطلعہ علی غیبہ کما اطلع النبی ﷺ علی حال المنافقین** سے بھی حضور ﷺ کو غیب کا علم دیا جانا ثابت ہے اور یہ تو وہ کتاب ہے کہ خود دیوبند کے مدارس میں بھی نصاب کے طور پر پڑھائی جاتی ہے اور علماء دیوبند نے جلالین کی تین شروحات **کمالین ، فلاحین** اور **جمالین** کے نام سے کی ہیں اگر علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ جلال الدین محلی کی شخصیت انکے نزدیک مسلم نہیں ہیں تو پھر اس تفسیر کو نصاب میں شامل کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اور پھر اسکا اردو ترجمہ کرنا کیا حیثیت رکھتا ہے؟ جبکہ حضور ﷺ نے جابجا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غیوبات پر مطلع فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ﴾ یعنی قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اسکی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدان میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کیلئے بھاگتا پھرے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب من الدین الفرار من، ص۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہو کر سینکڑوں میل دور لڑتے ہوئے اپنے جاں نثاروں کی شہادت کی خبریں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ﴾ یعنی جھنڈا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے لے لیا وہ شہید کردیئے گئے پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے لے لیا ، وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لے لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اتنا بتاتے ہوئے آقائے دوجہاں ﷺ کی چشمانِ مبارک سے آنسو رواں تھے اس کے بعد مزید جنگ کے حالات بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ﴾ پھر بغیر امیر بنائے اسے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لے لیا ہے اور اسے فتح ہوگئی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الرجل یعنی الی اهل المدینه، ص۲۰۰)

Marfat.com

ان احادیث طیبہ اور تفسیری نکات کے مطالعے کے بعد بھی کوئی حضور ﷺ کیلئے علم غیب عطائی نہ مانے تو اللہ تعالیٰ ہی اسے ہدایت دے ہم نے وباللہ التوفیق اپنا موقف بیان کردیا ہے۔ اور اس موضوع پر مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے علمائے اہل سنت کی جابجا کتابیں دستیاب ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کی حسام الحرمین اور رسالہ ازاحة العیب بسیف الغیب کا مطالعہ کیجئے۔

بخل کے معنی اور اس کی مذمت:

۳......شیخ جرجانی اس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بخل یہ ہے کہ اپنی ذات سے مال (خرچ کرنے سے) روک لینا اور یہ قول بھی ملتا ہے کہ حاجت کے وقت ایثار کو ترک کردینا بخل کہلاتا ہے، حکیم نے کہا کہ بخل یہ ہے کہ کسی شخص میں انسانی صفات مٹ جائیں اور حیوانی صفات ثابت ہو جائیں۔ (التعریفات، ص ۴۷)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہر روز فرشتے نازل ہو کر دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! خرچ کرنے والوں کو اس کا بدلہ عطا فرما اور خرچ نہ کرنے والوں کے مال کو ضائع فرما"۔

(صحیح بخاری، کتاب الزکوة، باب قول اللہ تعالیٰ، ص ۲۳۳)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ منورہ نے ارشاد فرمایا کہ "جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوۃ ادا نہ کی قیامت کے دن وہ مال ایک موٹا اور گنجا سانپ بن کر آئے گا جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے، پھر اس شخص کو وہ سانپ اپنے دو جبڑوں سے پکڑ لے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں اور تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ﴿ولا یحسبن الذین یبخلون (ال عمران: ۱۸۰)﴾" (صحیح بخاری، کتاب الزکوة، باب اثم مانع الزکوة، ص ۲۲۶)

☆......بالخروج للقتال لما اراد ابو سفیان الخ: ابو سفیان نے پختہ ارادہ نہ کیا تھا، یہ آیت مبارکہ ان لوگوں کی مدح میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور دوسری مرتبہ غزوہ احد کیلئے اتوار کے دن کو ہفتے کے دن ہونے والی غزوہ کے بعد نکلے، اور چنانچہ اتوار کے دن ہونے والی غزوہ کو حمراء الاسد کہتے ہیں، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس غزوہ کی مدح فرمائی اور دونوں غزوات کے مابین (شبہات وتردد وغیرہ جیسے معاملات کو) درست کردیا۔

باحد: مناسب ہے کہ اس کے بعد ہفتے کا دن کہا جائے، جنہوں نے سید عالم ﷺ کو اتوار کے دن کی دعوت پر لبیک کہا۔

ای نعیم بن مسعود: یہاں کل کا اطلاق کرکے بعض کا ارادہ کیا گیا ہے، اور یہ شخص غزوہ خندق کے بعد ایمان لے آیا۔

ھو: مراد اللہ کی ذات مبارک ہے اور مراد خاص مدح کے ذریعے اشارہ کرنا ہے، اور یہ تمام دعوتوں میں افضل دعوت ہے، اور عارفین ضروری امور میں اس دعا کا سہارا لیتے ہیں اور اس کی گنتی چار سو پچاس پوری کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرلے اس کے امور کے لئے کافی ہے۔

فلم یاتوا: یعنی ابو سفیان اور اس کے ساتھی، اور فتح مکہ کے بعد قید ہونے کے بعد اسلام لے آیا۔

Marfat.com

وربحوا: یعنی ایک درہم یا دو درہم سے مسلمانوں نے نفع اٹھایا۔
بسلامة وربح: نعمت یا فضل کی طرف راجع ہے۔
بنصرته: نبی پاک ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے مقابلے میں کفر کی مدد کرے۔
ذلک یوم احد: اس طرح کہ اللہ نے مومنوں کو دشمنوں پر آگے کرنے اور مال کے خرچ کرنے کے ذریعے امتحان میں ڈالا، اور ایسا غزوۂ خندق میں ہوا اور اسی طرح ابو سفیان کی مقرر کردہ میعاد میں ہوا (لیکن ابو سفیان نہ گیا اور مسلمانوں نے تجارتی مال میں کافی نفع اٹھایا)، پس اللہ تعالیٰ نے کافروں کو رسوا کیا اور مسلمانوں کو کئی مواقع پر کافروں سے الگ فرمایا۔
ای بز کاته: اشارہ ہے کہ کلام میں مضاف حذف ہے، یعنی جو اللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اس میں سے زکوۃ ادا کریں۔
کما ورد فی الحدیث: سید عالم ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے کہ اس مال کی مثال جس کی زکوۃ نہ دی گئی ہو قیامت کے دن وہ گنجا سانپ بن کر آئے گا جس کی آنکھوں پر دو نشان ہونگے وہ سانپ اس بندے کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ (صاوی، ج ۱، ص ۲۸۳)

رکوع نمبر ۱۰

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ﴾ وَهُمُ الْیَهُوْدُ قَالُوْهُ لَمَّا نَزَلَ (مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا) وَقَالُوْا لَوْ كَانَ غَنِیًّا مَا اسْتَقْرَضَنَا ﴿سَنَكْتُبُ﴾ نَاْمُرُ بِكَتْبِ ﴿مَا قَالُوْا﴾ فِیْ صَحَآئِفِ اَعْمَالِهِمْ لِیُجَازُوْا عَلَیْهِ، وَفِیْ قِرَاءَةٍ سَیُكْتَبُ بِالْیَاءِ مَبْنِیًّا لِلْمَفْعُوْلِ ﴿وَ﴾ نَكْتُبُ ﴿قَتْلَهُمُ﴾ بِالنَّصْبِ وَالرَّفْعِ ﴿الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ﴾ بِالنُّوْنِ وَالْیَاءِ اَیِ اللّٰهُ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَلٰی لِسَانِ الْمَلٰٓئِكَةِ ﴿ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ (۱۸۱)﴾ اَلنَّارِ، وَیُقَالُ لَهُمْ اِذَا اُلْقُوْا فِیْهَا ﴿ذٰلِكَ﴾ الْعَذَابُ ﴿بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ﴾ عَبَّرَ بِهِمَا عَنِ الْاِنْسَانِ لِاَنَّ اَكْثَرَ الْاَفْعَالِ تُزَاوَلُ بِهِمَا ﴿وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ﴾ اَیْ بِذِیْ ظُلْمٍ ﴿لِّلْعَبِیْدِ (۱۸۲)﴾ فَیُعَذِّبُهُمْ بِغَیْرِ ذَنْبٍ ﴿اَلَّذِیْنَ﴾ نَعْتٌ لِّلَّذِیْنَ قَبْلَهُ ﴿قَالُوْۤا﴾ لِمُحَمَّدٍ ﷺ ﴿اِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَهِدَ اِلَیْنَا﴾ فِی التَّوْرَاةِ ﴿اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ﴾ نُصَدِّقُهُ ﴿حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ﴾ فَلَا نُؤْمِنُ لَكَ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِهِ وَهُوَ مَا یُتَقَرَّبُ بِهِ اِلَی اللّٰهِ مِنْ نَعَمٍ وَّغَیْرِهَا فَاِنْ قُبِلَ جَاءَتْ نَارٌ بَیْضَاءُ مِنَ السَّمَآءِ فَاَحْرَقَتْهُ وَاِلَّا بَقِیَ مَكَانَهُ، وَعُهِدَ اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ ذٰلِكَ اِلَّا فِی الْمَسِیْحِ وَمُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ تَعَالٰی ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ تَوْبِیْخًا ﴿قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ﴾ بِالْمُعْجِزَاتِ ﴿وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ﴾ كَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰی فَقَتَلْتُمُوْهُمْ وَالْخِطَابُ لِمَنْ فِیْ زَمَنِ نَبِیِّنَا وَاِنْ كَانَ الْفِعْلُ لِاَجْدَادِهِمْ لِرِضَاهُمْ بِهِ ﴿فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ

صٰدِقِيْنَ (۱۸۳)﴾ فِىْ اَنَّكُم تُؤْمِنُوْنَ عِنْدَ الْاِتْيَانِ بِهٖ ﴿فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُ وْ
بِالْبَيِّنٰتِ﴾ اَلْمُعْجِزَاتِ ﴿وَالزُّبُرِ﴾ كَصُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ ﴿وَالْكِتٰبِ﴾ وَفِىْ قِرَاءَةٍ بِاِثْبَاتِ الْبَاءِ فِيْهِمَا
﴿الْمُنِيْرِ (۱۸۴)﴾ اَلْوَاضِحِ هُوَ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرُوْا ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا
تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ﴾ جَزَآءَ اَعْمَالِكُم ﴿يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ﴾ بُعِّدَ ﴿عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾
نَالَ غَايَةَ مَطْلُوْبِهٖ ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا﴾ اَىِ الْعَيْشُ فِيْهَا ﴿اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (۱۸۵)﴾ اَلْبَاطِلُ يُتَمَتَّعُ بِهٖ قَلِيْلًا
ثُمَّ يَفْنٰى ﴿لَتُبْلَوُنَّ﴾ حُذِفَ مِنْهُ نُوْنُ الرَّفْعِ لِتَوَالِى النُّوْنَاتِ وَالْوَاوُ ضَمِيْرُ الْجَمْعِ لِاِلْتِقَآءِ السَّاكِنَيْنِ،
لَتُخْتَبَرُنَّ ﴿فِىْ اَمْوَالِكُمْ﴾ بِالْفَرَآئِضِ فِيْهَا وَالْجَوَآئِحِ ﴿وَاَنْفُسِكُمْ﴾ بِالْعِبَادَاتِ وَالْبَلَآءِ ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ اَلْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى ﴿وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا﴾ مِنَ الْعَرَبِ ﴿اَذًى كَثِيْرًا﴾
مِنَ السَّبِّ وَالطَّعْنِ وَالتَّشْبِيْبِ بِنِسَآئِكُمْ ﴿وَاِنْ تَصْبِرُوْا﴾ عَلٰى ذٰلِكَ ﴿وَتَتَّقُوْا﴾ اللّٰهَ ﴿فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ
عَزْمِ الْاُمُوْرِ (۱۸۶)﴾ اَىْ مِنْ مَعْزُوْمَاتِهَا الَّتِىْ يُعْزَمُ عَلَيْهَا لِوُجُوْبِهَا ﴿وَ﴾ اذْكُرْ ﴿اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ﴾ اَىِ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِى التَّوْرَاةِ ﴿لَتُبَيِّنُنَّهٗ﴾ اَىِ الْكِتَابَ ﴿لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ﴾ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ
بِالْفِعْلَيْنِ ﴿فَنَبَذُوْهُ﴾ طَرَحُوا الْمِيْثَاقَ ﴿وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ﴾ فَلَمْ يَعْمَلُوْا بِهٖ ﴿وَاشْتَرَوْا بِهٖ﴾ اَخَذُوْا بَدَلَهٗ
﴿ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ مِنَ الدُّنْيَا مِنْ سِفْلَتِهِمْ بِرِيَاسَتِهِمْ فِى الْعِلْمِ فَكَتَمُوْهُ خَوْفَ فَوْتِهٖ عَلَيْهِمْ ﴿فَبِئْسَ مَا
يَشْتَرُوْنَ (۱۸۷)﴾ شِرَآؤُهُمْ هٰذَا ﴿لَا تَحْسَبَنَّ﴾ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ ﴿الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا﴾ فَعَلُوْا فِىْ اِضْلَالِ
النَّاسِ ﴿وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾ مِنَ التَّمَسُّكِ بِالْحَقِّ وَهُمْ عَلٰى ضَلَالٍ ﴿فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ﴾
بِالْوَجْهَيْنِ تَاكِيْدٌ ﴿بِمَفَازَةٍ﴾ بِمَكَانٍ يَّنْجُوْنَ فِيْهِ ﴿مِّنَ الْعَذَابِ﴾ مِنَ الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِىْ مَكَانٍ يُعَذَّبُوْنَ فِيْهِ
وَهُوَ جَهَنَّمُ ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۱۸۸)﴾ مُؤْلِمٌ فِيْهَا، وَمَفْعُوْلَا يَحْسَبُ الْاُوْلٰى دَلَّ عَلَيْهِمَا مَفْعُوْلَا الثَّانِيَةِ
عَلٰى قِرَاءَةِ التَّحْتَانِيَةِ وَعَلَى الْفَوْقَانِيَةِ حُذِفَ الثَّانِىْ فَقَطْ ﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ خَزَائِنُ
الْمَطَرِ وَالرِّزْقِ وَالنَّبَاتِ وَغَيْرِهَا ﴿وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (۱۸۹)﴾ وَمِنْهُ تَعْذِيْبُ الْكَافِرِيْنَ وَاِنْجَاءُ
الْمُؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ

بیشک اللہ تعالیٰ نے سنا جنہوں نے کہا کہ ''اللہ محتاج ہے اور ہم غنی'' (یہ یہودی تھے جنہوں نے یہ بات اس وقت کہی جب یہ آیت من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا نازل ہوئی انہوں نے کہا اگر اللہ غنی ہوتا تو ہم سے قرض نہ مانگتا) اب ہم لکھ رکھیں گے (یعنی اسکے لکھنے کا حکم دینگے) ان کا کہنا (انکے اعمال ناموں میں تاکہ انہیں اس پر جزا دی جائے، ایک قرأت میں سیکتب یاء کے

Marfat.com

ساتھ مجہول ہے)اور(ہم لکھ لینگے)انکا شہید کرنا(قتلھم مرفوع اور منصوب دونوں طرح پڑھا گیا ہے)انبیاء کو ناحق،اور فرمائینگے (نقول میں دولغتیں ہیں نون اور یاء کے ساتھ،یعنی اللہ آخرت میں فرشتوں کی زبانی ان سے فرمائیگا)کہ چکھو جلنے(یعنی آگ میں جلنے)کا عذاب(اوران سے کہا جائے گا)جب وہ جہنم میں ڈالے جائینگے کہ یہ(عذاب)بدلہ ہے اسکا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا (یہاں عمل کو ہاتھوں سے تعبیر اسلیئے فرمایا کہ اکثر کام ہاتھوں ہی سے کیئے جاتے ہیں)اور اللہ ظلم نہیں کرتا(ظلام بمعنی ظالم ہے) بندوں پر(کہ وہ انہیں بغیر گناہ کے عذاب دے)وہ جو(یہ الذین ماقبل الذین کی صفت ہے)کہتے ہیں(محمد ﷺ سے)اللہ نے (تحقیق)ہم سے اقرار کرلیا ہے(توریت میں)کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں گے(یعنی کسی رسول کی تصدیق نہ کریں گے)جب تک کہ ایسی قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے(تو ہم آپ ﷺ پر بھی ایمان نہ لائینگے جب تک کہ آپ ایسی قربانی نہ لائیں،قربانی سے وہ مراد وہ چوپائے وغیرہ ہیں جو اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کیلئے پیش کیئے جاتے،اگر وہ قربانی مقبول ہوتی تو آسمان سے ایک سفید آگ اترتی اور اسے جلا ڈالتی ورنہ زمین پر پڑی رہتی اور بنی اسرائیل سے اسی طرح کا عہد لیا گیا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے علاوہ دیگر انبیائے کرام کے بارے میں،پس اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا)تم فرمادو(ان سے سرزنش کرتے ہوئے) مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں(معجزات)اور یہ حکم لیکر آئے جو تم کہتے ہو(جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحیی علیہ السلام)لیکن تم نے انہیں بھی شہید کردیا،یہ خطاب حضور ﷺ کے دور کے یہود سے ہے اگرچہ یہ کام تو انکے اجداد نے کیا تھا لیکن یہ انکے کام سے راضی تھے)پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر سچے ہو(اس بات میں کہ قربانی لانے کی صورت میں تم ایمان لے آوگے) تو اے محبوب!اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو تم سے اگلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو صاف نشانیاں(معجزات)اور صحیفے (جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے)اور کتاب(ایک قرأت میں زُبُر اور کتاب دونوں کے شروع میں باء حرف جر ہے)چمکتی لیکر آئے تھے(یعنی واضح کتاب لیکر آئے مراد اس سے توریت اور انجیل ہے،لہذا آپ ﷺ بھی صبر کیجئے جیسا کہ انھوں نے صبر کیا تھا)

ہر جان کو موت چکھنی ہے......۱......اور تمہارے بدلے تو پورے ملیں گے(یعنی تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ ملے گا)قیامت ہی کو،جو دور کیا گیا(زحزح بمعنی بُعِدَ ہے)آگ سے جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا(اس نے اپنے انتہائی مطلوب کو پالیا)اور دنیا کی زندگی(یعنی اسکے تعیشات)تو یہی دھوکے کا مال ہے(یعنی باطل ہے اس سے تھوڑی دیر نفع اٹھایا جائے گا پھر وہ فنا ہوجائیگا)بیشک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی(لتبلون میں تین نون جمع ہونے کی وجہ سے نون علامت رفع کو حذف کردیا گیا اور التقائے ساکنین کی وجہ سے واؤ جمع ضمیر حذف کردی گئی ہے یہ بمعنی لَتُختَبَرُنَّ ہے)تمہارے مال(سے احکام فرض کرکے اور مہلک آفات کے ذریعے)اور تمہاری جانوں میں(تم پر عبادات مقرر کرکے اور آزمائش ڈال کر)اور بیشک تم ضرور اگلے کتاب والوں(یعنی یہود و نصاری) اور مشرکوں سے(یعنی مشرکین عرب سے)بہت کچھ برا سنو گے(گالم گلوچ،طعن و تشنیع اور اپنی عورتوں کے حسن و جمال کے تذکرے) اور اگر تم صبر کرو......۲......(اس معاملے میں)اور ڈرتے رہو(اللہ سے)تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے(یعنی ان امور میں سے ہے جن کے واجب ہونے کی بناء پر انکا عزم کیا جاتا ہے)اور(یاد کرو)جب اللہ نے ان سے عہد لیا جنہیں کتاب عطا ہوئی(یعنی توریت میں

Marfat.com

ان سے عہد لیا) کہ تم ضرور اس (یعنی کتاب) کو بیان کر دینا لوگوں سے اور نہ چھپانا......۳......(تکتمونہ اور لتبیننہ دونوں میں دولغتیں ہیں انہیں تاء اور یاء کے ساتھ پڑھا گیا ہے) تو اسے انھوں نے پھینک دیا (یعنی اس عہد کو) اپنی پیٹھ کے پیچھے (اور اس پر عمل نہ کیا) اور اسکے بدلے حاصل کئے (واشتروا بمعنی اخذوا بدلہ ہے) ذلیل دام (دنیا کے، انھوں نے حق چھپایا کہ کہیں یہ دنیاوی منافع فوت نہ ہو جائیں) تو کتنی بری خریداری ہے (جو انہوں نے کی، اپنی قوم کے نچلے درجے کے لوگوں سے علم میں ان پر فائق ہونے کی وجہ سے)۔

پس ہرگز نہ سمجھنا (تحسبن میں دولغتیں ہیں تاء اور یاء کے ساتھ) انھیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر (یعنی لوگوں کو گمراہ کرنے کے کام پر) اور چاہتے ہیں کہ بے کیے انکی تعریف ہو (کہ یہ لوگ حق پر ثابت قدم ہیں حالانکہ یہ لوگ گمراہی پر ہیں) ایسوں کو ہر گز نہ جاننا (اس میں بھی اعراب کی وہی دوصورتیں ہیں یا پھر یہ تاکید کیلئے ہے) دور (یعنی ایسی جگہ جسمیں رہ کروہ نجات پا جائیں) عذاب سے (آخرت کے، بلکہ یہ لوگ عذاب کی جگہ یعنی جہنم میں ہونگے) اور انکے لئے دردناک عذاب ہے (جہنم میں، الیم بمعنی مؤلم ہے، پہلے یحسب کے دونوں مفعول محذوف ہیں جن پر دوسرے یحسب کے دونوں مفعول دال ہیں یہ ترکیب یاء والی قرأت کی صورت میں ہے، تاء والی قرأت کی صورت میں صرف مفعول ثانی محذوف ہوگا) اور اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی (بارش، رزق، نباتات وغیرہ کے خزانے) اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (اور اسکی قدرت میں کہ کافروں کو عذاب اور مؤمنوں کو نجات دینا بھی ہے)۔

ترکیب

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ﴾

لام: جواب قسم محذوف...... قد: تحقیقیہ ...... سمع: فعل...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... قول: مضاف...... الذین: موصول...... قالوا: قول...... ان اللہ فقیر: معطوف علیہ ...... ونحن اغنیاء: معطوف، ملکر جملہ اسمیہ مقولہ، قول سے ملکر صلہ، موصول سے ملکر مضاف الیہ، مضاف سے ملکر مفعول...... سمع فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ جواب، قسم محذوف کیلئے۔

﴿سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ﴾

سنکتب: فعل بافاعل...... ما: موصولہ...... قالوا: صلہ، موصول سے ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ...... قتلھم: مصدر مضاف...... ھم: ضمیر ذوالحال...... الانبیاء: مفعول...... بغیر حق: ظرف مستقر حال، ذوالحال سے ملکر فاعل مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر مفعول...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ﴾

و: عاطفہ...... نقول: قول...... ذوقوا عذاب الحریق: جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ﴾

Marfat.com

ذلک: مبتدا ...... ب: جار ...... ما: موصولہ ...... قدمت ایدیکم: جملہ فعلیہ صلہ......ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ...... ان: حرف مشبہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم......لیس بظلام للعبید: جملہ فعلیہ خبر......ملکر جملہ اسمیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مجرور......جار مجرور ملکر ظرف مستقر خبر......مبتدا، خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَلَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَیْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ﴾

الذین: موصول...... قالوا: فعل بافاعل ملکر قول...... ان: حرف مشبہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم...... عھد: فعل بافاعل ...... الینا: ظرف لغو......الا نومن لرسول: جملہ بتاویل مصدر منصوب بنزع الخافض...... حتی یاتینا ...... الخ: ظرف لغو ثانی......ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر......ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، قول سے ملکر صلہ، موصول سے ملکر خبر ...... ھم مبتدا محذوف کیلئے۔

﴿قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ بِالَّذِیْ قُلْتُمْ﴾

قل: قول ...... قد: تحقیقیہ ...... جاء: فعل ...... کم: مفعول ...... رسل من قبلی: مرکب توصیفی فاعل...... بالبینت: معطوف علیہ...... وبالذی قلتم: معطوف ملکر ظرف لغو......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ، قول سے ملکر جملہ مستانفہ۔

﴿فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾

ف: عاطفہ ...... لم: جار مجرور متعلق مقدم...... قتلتموھم: فعل بافاعل ومفعول ومتعلق مقدم ملکر جملہ فعلیہ ...... ان: شرطیہ ...... کنتم صدقین: جملہ فعلیہ شرط......جزا محذوف فلم تقتلوھم ......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ﴾

ف: مستانفہ......ان: شرطیہ...... کذبوک: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... قد: تحقیقیہ ...... کذب: فعل ...... رسل: موصوف...... من قبلک: ظرف مستقر صفت اول ...... جاء وا بالبینت و الزبر و الکتاب المنیر: جملہ فعلیہ صفت ثانی......موصوف اپنی صفتوں سے ملکر فاعل......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جواب شرط۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ﴾

کل نفس: مبتدا...... ذائقة الموت: خبر......ملکر جملہ اسمیہ ہوا......و: مستانفہ...... انما: کافہ مکفوفہ ...... توفون: فعل بانائب الفاعل...... اجورکم: مفعول ثانی...... یوم القیمة: ظرف ......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾

ف: مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... زحزح عن النار جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... وادخل الجنة: جملہ فعلیہ معطوف ملکر شرط...... ف: جزائیہ ...... قد فاز: جملہ فعلیہ جزا......شرط جزا سے ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ﴾

و: استنافیہ ...... ما: نافیہ ...... الحیوة الدنیا: مبتدا ...... الا: للحصر ...... متاع الغرور: خبر......ملکر جملہ اسمیہ

Marfat.com

...... لام: قسمیہ ...... تبلون: فعل بافاعل ...... فی اموالکم وانفسکم: ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ جواب، قسم محذوف کیلئے۔

﴿وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا﴾

و: عاطفہ ...... لام: قسمیہ ...... تسمعن: فعل بافاعل ...... من الذین اوتو الکتب من قبلکم: معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... من الذین اشرکوا: معطوف ملکر ظرف لغو ...... اذی کثیرا: مفعول ...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ﴾

و: عاطفہ ...... ان: شرطیہ ...... تصبروا وتتقوا: جملہ فعلیہ شرط ...... فهو خير لكم جزا محذوف ...... ف: تعلیلیہ ...... ان: حرف مشبہ ...... ذلک: اسم ...... من عزم الامور: ظرف مستقر خبر ...... ملکر جملہ اسمیہ جزا محذوف کیلئے تعلیل ہے۔

﴿وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهٗ﴾

و: مستانفہ ...... اذ: مضاف ...... اخذ: فعل ...... اللہ: اسم جلالت فاعل ...... میثاق: مضاف ...... الذین اوتوا الکتاب: مضاف الیہ، مضاف سے ملکر مفعول ...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر اذکر فعل محذوف کا ظرف ...... لام: قسمیہ ...... تبیننہ للناس: جملہ فعلیہ جواب قسم ...... قسم محذوف باللہ کیلئے ...... ولاتکتمونہ: تبیننہ پر معطوف ہے۔

﴿فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَاشۡتَرَوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا يَشۡتَرُوۡنَ﴾

و: عاطفہ ...... نبذوه: فعل بافاعل ومفعول ...... وراء ظهورهم: مفعول ثانی ...... ملکر جملہ فعلیہ ...... واشتروا: فعل بافاعل ...... بہ: ظرف لغو ...... ثمنا قلیلا: مفعول ...... ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے ...... ف: مستانفہ ...... بئس: فعل ذم ...... ما یشترون: فاعل ملکر خبر مقدم ...... شراء هم مقدر مبتدا موخر ...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوۡا وَّيُحِبُّوۡنَ اَنۡ يُّحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ يَفۡعَلُوۡا﴾

لاتحسبن: فعل بافاعل ...... الذین: موصول ...... یفرحون بما اتوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا: جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مفعول ...... ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ﴾

ف: زائدہ ...... لا تحسبنهم: فعل بافاعل ومفعول ...... بمفازة من العذاب: جار مجرور فی موضع المفعول الثانی ...... ملکر جملہ فعلیہ ماقبل کی تاکید ...... و: مستانفہ ...... لهم عذاب الیم: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَلِلّٰهِ مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ﴾

و: عاطفہ ...... للہ: ظرف مستقر خبر مقدم ...... ملک السموت والارض: مبتدا موخر ...... ملکر جملہ اسمیہ ...... واللہ علی کل شیء قدیر: جملہ اسمیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

Marfat.com

شانِ نزول

☆...... الذين قالوا ان الله عهد الينا ...... یہود کی ایک جماعت نے سید عالم ﷺ سے کہا تھا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو مدعی رسالت ایسی قربانی نہ لائے جسکو آسمان سے سفید آگ اتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انکے اس کذب محض اور افتراءِ خالص کا ابطال کیا گیا کیونکہ اس شرط کا توریت میں نام ونشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی ﷺ کی تصدیق کیلئے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی ﷺ نے کوئی معجزہ دکھایا اسکے صدق پر دلیل قائم ہوگئی اور اسکی تصدیق کرنا اور اسکی نبوت کو ماننا لازم ہوگیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے۔

☆...... لا تحسبن الذين يفرحون بما اتوا ...... یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو دھوکہ دینے اور گمراہ کرنے پر خوش ہوتے اور باوجود نادان ہونے کے یہ پسند کرتے کہ انہیں عالم کہا جائے۔

تشریح وتوضیح واغراض

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے:

۱...... موت حیات کی ضد ہے۔ (التعریفات، ص ۱۸۷)

منقول ہے کہ اللہ تعالی نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا تو زمین نے اپنے رب سے جو مٹی اس سے لی گئی اس کے بارے میں شکایت کی تو اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا کہ جو زمین سے لیا گیا ہے وہ اس میں دوبارہ لوٹا دیا جائے گا، چنانچہ جو بھی مرتا ہے وہ اسی زمین میں دبا دیا جاتا ہے جہاں سے اسکی تخلیق کے وقت مٹی لی گئی تھی۔ اگر کسی شخص کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ حور وولدان اور جنتی مخلوق موت کا مزہ نہیں چکھیں گے تو پھر كل نفس ذائقة الموت کا کیا معنی ہوا؟ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ آیت عام خص عن البعض کے قبیلے سے ہے مطلب یہ کہ اس سے مراد مکلفین ہیں۔ (ماخوذ از خازن، ج ۱، ص ۳۲۸)

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ﴿أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ﴾ یعنی لذتوں کو ختم کردینے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔"

(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر الموت ولاستعدادله، ص ۷۰۵)

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ﴾ یعنی جو شخص اللہ تعالی سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اسے شرفِ ملاقات عطا کرنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالی سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اسے شرف ملاقات عطا کرنا ناپسند فرماتا ہے۔ پوچھا گیا: ﴿يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ فِي كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ﴾ یعنی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون اللہ تعالی کی ملاقات کو ناپسند کرے گا لیکن اسکی ملاقات موت پر موقوف ہے اور ہم یں کہ موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿لَا إِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ

Marfat.com

اللّٰہ لِقاءَ ہٗ ﷺ یعنی میری یہ مراد نہیں تھی بلکہ موت کے وقت جب بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اسکی مغفرت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اسے شرفِ ملاقات عطا فرمانا پسند فرماتا ہے اور جب اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید سنائی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے شرفِ ملاقات عطا کرنا پسند نہیں فرماتا۔

(ابن ماجہ ،کتاب الزهد،باب ذکر الموت ولاستعدادله،ص۷۰۶)

مشرکین کی دل آزاریوں پر صبر کرنا:

۲۔۔۔۔۔حضور پرنور ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے راہ خدا میں حد درجہ تکالیف اٹھائی ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بجا ہوگا کہ آپ ﷺ نے راہ خدا میں سب سے زیادہ تکالیف برداشت کی ہیں۔ جب مکہ مکرمہ کی گلیوں میں حضور پرنور ﷺ تبلیغ دین فرمایا کرتے تو کفارِ نابکار نے آپکی راہ میں ایسی ایسی مشکلات پیدا کیں کہ الامان والحفیظ، یہ آپ ﷺ ہی کا خاصہ تھا کہ ان ایذا رسانیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے گئے، وادی طائف میں اوباش لڑکوں نے سنگ باری کی جس سے نعلین مقدس خون سے بھر گئے، کائنات نے وہ منظر بھی دیکھا کہ معراج کا دولہا جب مومنین کی معراج یعنی نماز کی ادائیگی میں مصروف تھا تو دشمنانِ اسلام نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اونٹ کی اوجھڑی پشتِ انور پر ڈال دی، سارے جہاں کو پاک وصاف کرنے والے آقا ﷺ پر کوڑا کرکٹ ڈالنے والی بڑھیا نے بھی انکے اوصاف حمیدہ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا، مال غنیمت کی تقسیم کے دوران جب ایک بدبخت نے ناانصافی کی تہمت لگائی جس پر ناگواری ضرور ہوئی، رنجیدہ خاطر بھی ہوئے مگر فرمایا کہ حق تعالیٰ میرے بھائی موسیٰ پر رحم فرمائے لوگوں نے ان کو اس سے زیادہ ستایا اور انھوں نے صبر کیا، ایک اعرابی نے موقع پا کر جبکہ حضور رفع حاجت کے لئے تنہا گئے ہوئے تھے آپ ﷺ پر تلوار سونت لی اور کہنے لگا کہ اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے اس پر بھی آپ ﷺ بجائے غضبناک ہونے کے فرمایا کہ مجھے بچانے والا میرا اللہ ہے، منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کی طرف سے بارہا تکالیف کا سامنا رہا اس دشمن اسلام اور اسکے چیلوں چپاٹوں نے مسلمانوں کو کافی نقصان پہنچانا چاہا اور عرصۂ دراز تک تکلیف میں مبتلا رکھا مگر شہنشاہ کائنات نے کبھی جوابی کاروائی پر اپنے اصحاب کو نہ ابھارا بلکہ صحابہ کرام کے پیہم اصرار پر بھی انہیں جوابی کاروائی کی اجازت نہ دی اور اس خبیث کے مرنے پر اسکی نماز جنازہ پڑھائی اور ان اخلاق سے متاثر ہو کر ہزار کافر حلقہ بگوش اسلام ہوئے، آپ ﷺ نے اس خبیث کی جنازہ کیوں پڑھائی؟ کیا آپ ﷺ کا جنازہ پڑھانا اس خبیث کی مغفرت کا ذریعہ بن سکتا ہے یا نہیں؟ اس پر ہم انشاء اللہ دوسری جلد میں کلام کریں گے۔ یہاں صرف اتنا سمجھ لیں کہ مبلغ کو راہِ دین میں آنے والی پریشانیوں سے گھبرا کر دین کا کام نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ اس راہ میں تکلیفیں برداشت کرنا آقائے دوعالم ﷺ کی میٹھی اور پیاری سنت ہے لہذا ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔

علم چھپانے کا انجام:

۳۔۔۔۔۔ترمذی کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے ہیں یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں ان لوگوں کیلئے دعا کرتی ہیں۔

Marfat.com

یہ علم دین کو پھیلانے کی فضیلت ہے لیکن جو علم کو چھپائے اسکے بارے میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے غضب بھرے ارشادات ہیں چنانچہ اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''جنہیں کتاب دی گئی تھی اور انہوں نے اسکے احکامات کو پس پشت پھینک دیا اور اسکے بدلے دنیا کا حقیر مال لیا تو ایسے لوگوں نے بری خریداری کی۔'' بیضاوی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے جاہلوں سے علم سکھانے کا وعدہ اس وقت تک نہیں لیا جب تک کہ علماء سے علم سکھانے کا وعدہ نہ لے لیا۔ (بیضاوی، ج۱، ص۳۲۰)

نیز حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم شاہ بنی آدم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ﴿مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ﴾ یعنی جس سے علم کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ چھپائے تو قیامت کے دن اسکے گلے میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ (سنن ابن ماجه، کتاب المقدمة، باب من سئل عن علم فکتمه، ص۶۴)

علامہ ابو البرکات نسفی فرماتے ہیں کہ علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم کے مطابق لوگوں کو حق پہنچائیں اور کسی مصیبت سے آسانی اور اپنے نفس کی چاہت جیسی غرض فاسد کی وجہ سے حق کو نہ چھپائیں اور نہ ہی کسی منفعت، دفع اذیت اور اپنے علم پر بخل کرتے ہوئے علم کی بات چھپائیں۔ (مدارك، ج۱، ص۳۱۹)

☆......☆ **ای اللہ**: یہ تفسیر نقول کی یاء کے ساتھ یعنی یقول کی قرائت کے لئے ہے، اور اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ نون والی قرائت کے مقابلے میں زیادہ راجح ہے اور معنی بھی اس میں درست ہیں، مگر عبارت کا تقاضا یہ ہے کہ یقول کے بجائے نقول پڑھا جائے۔

فی التوراة: یعنی موسی علیہ السلام کی زبان حق ترجمان سے، کہا جاتا ہے کہ توریت میں اس قسم کا مقالہ ''کہ جو لوگ محمد ﷺ سے کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے عہد لیا'' کی اصلاً کوئی حیثیت ہی نہیں یہ کذب محض ہے، ایک قول یہ کیا جاتا ہے کہ یہ مقالہ توریت میں موجود ہے لیکن حضرت مسیح علیہ السلام اور محمد ﷺ سے کے حوالے سے، لیکن ان دونوں حضرات انبیائے کرام علیہما السلام کے معجزات اس کے علاوہ تھے اور ان لوگوں نے توریت پر ہر حال میں جھوٹ بولا۔

من نعم: یعنی اونٹ، گائے، بکری وغیرہ یعنی جیسے گھوڑا، خچر، گدھا وغیرہ سے نفع اٹھاتے۔

بیضاء: یعنی ایسی آگ کہ جس میں دھواں ہو اور اس میں آواز ہو۔

الا فی المسیح ومحمد: یہ ایک طریقہ ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عہد باطل ہے اور اپنی اصل کے اعتبار سے جھوٹ پر مبنی ہے۔

کزکریا ویحیی: کہ وہ قربانی لائے اور ان کی قربانی کو آگ نے کھا لیا۔

لرضاهم به: کہ کفر پر رضا بھی کفر ہے۔

المعجزات: یعنی ظاہرہ باہرہ۔

الزبر: جمع زبور ہے مراد یعنی ہر وہ کتاب جو کہ نصیحتوں پر مشتمل ہو، مراد اس سے نصیحتیں اور زجر و توبیخ ہے۔

جزاء اعمالکم: یعنی خیر و شر کے اعمال کی۔

الباطل: ختم ہو جائے کہ کچھ باقی نہ بچے، اور صحیح یہ ہے کہ غرور مصدر بمعنی اسم مفعول مراد لیا جائے، یعنی کسی ظاہری اچھی اور باطنی بری چیز

Marfat.com

سے دھوکہ دیا جائے مطلب یہ ہے کہ دنیا دار آخرت کے انجام کی خبر نہیں رکھتا۔

بالفرائض فیھا: جیسے زکوۃ، کفارات اور نذور۔

الجوائح: یعنی آسمانی امور جس سے کھیتی ہلاک ہوتی ہے جیسے ٹڈیاں، چوہے اور اندھیرے۔

والبلاء: جو انسان کے جی میں پڑ جائے، جیسے اندھاپن اور زخمی ہونا وغیرہ۔

والتشنیب بنسائکم: یعنی عورتوں کے محاسن اور ان کے اوصاف کو قصیدے اور شاعری کے ذریعے ذکر کیا جائے، جیسے کعب الاشرف نے کیا۔

علی ذلک: یعنی اگر تم مذکورہ مال اور جان کی آزمائش میں صبر کرو، اور اہل کتاب کی اذیت ناک باتوں میں بھی۔

لو جوبھا: یعنی مذکورہ امور میں صبر کرنا اور اللہ تعالیٰ کے امور واجبہ میں تقوی اختیار کرنا، ایمان کی علامت صبر اور تقوی ہے، اور ایسے انسان کی مذمت کی جائے گی جو اللہ کی محبت کا دعوے دار ہو اور اس کے احکام پر صبر نہ کر سکے۔

ھذا: اس سے مخصوص بالذم مراد ہے، یہ آیت کافروں کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ زور لگا کر مسلمانوں کو نافرمانی کی جانب کھینچتے ہیں وہ کافر جو کہ حق چھپاتے اور باطل کی مدد کرتے ہیں۔ (صاوی، ج۱، ص ۲۸۷ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۱

﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ وَمَا فِیْهِمَا مِنَ الْعَجَآئِبِ ﴿وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ﴾ بِالْمَجِیْ وَالذِّهَابِ وَالزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ ﴿لَاٰیٰتٍ﴾ دَلَالَاتٍ عَلٰی قُدْرَتِهٖ تَعَالٰی ﴿لِّاُولِی الْاَلْبَابِ (۱۹۰)﴾ لِذَوِی الْعُقُوْلِ ﴿الَّذِیْنَ﴾ نَعْتٌ لِمَا قَبْلَهٗ اَوْ بَدلٌ ﴿یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ﴾ مُضْطَجِعِیْنَ اَیْ فِیْ کُلِّ حَالٍ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ یُصَلُّوْنَ کَذٰلِکَ حَسَبَ الطَّاقَةِ ﴿وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ لِیَسْتَدِلُّوْا بِهٖ عَلٰی قُدْرَةِ صَانِعِهِمَا یَقُوْلُوْنَ ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا﴾ اَلْخَلْقَ الَّذِیْ نَرَاهُ ﴿بَاطِلًا﴾ حَالٌ، عَبَثًا بَلْ دَلِیْلًا عَلٰی کَمَالِ قُدْرَتِکَ ﴿سُبْحٰنَکَ﴾ تَنْزِیْهًا لَّکَ عَنِ الْعَبَثِ ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۱۹۱)﴾ ﴿رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ﴾ لِلْخُلُوْدِ فِیْهَا ﴿فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ﴾ اَهَنْتَهٗ ﴿وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ﴾ اَلْکَافِرِیْنَ، فِیْهِ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الْمُضْمَرِ اِشْعَارًا بِتَخْصِیْصِ الْخِزْیِ بِهِمْ ﴿مِنْ﴾ زَآئِدَةٌ ﴿اَنْصَارٍ (۱۹۲)﴾ یَمْنَعُوْنَهُمْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ﴾ یَدْعُو النَّاسَ ﴿لِلْاِیْمَانِ﴾ اَیْ اِلَیْهِ وَهُوَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم اَوِ الْقُرْاٰنُ ﴿اَنْ﴾ اَیْ بِاَنْ ﴿اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا﴾ بِهٖ ﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ﴾ غَطِّ ﴿عَنَّا سَیِّاٰتِنَا﴾ فَلَا تُظْهِرْهَا بِالْعِقَابِ عَلَیْهَا ﴿وَتَوَفَّنَا﴾ اَقْبِضْ اَرْوَاحَنَا ﴿مَعَ﴾ فِیْ

Marfat.com

جُمْلَة ﴿الْاَبْرَار(۱۹۳)﴾ الْاَنْبِيَآءِ الصَّالِحِيْنَ ﴿رَبَّنَا وَاٰتِنَا﴾ اَعْطِنَا ﴿مَا وَعَدْتَّنَا﴾ بِهٖ ﴿عَلٰى﴾ اَلْسِنَة ﴿رُسُلِكَ﴾ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْفَضْلِ، وَسُؤَالُهُمْ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ وَعْدُهٗ تَعَالٰى لَا يُخْلَفُ، سُؤَالٌ اَنْ يَّجْعَلَهُمْ مِنْ مُّسْتَحِقِّيْهِ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَتَيَقَّنُوْا اِسْتِحْقَاقَهُمْ لَهٗ وَتَكْرِيْرُ رَبَّنَا مُبَالَغَةٌ فِي التَّضَرُّعِ ﴿وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ(۱۹۴)﴾ الْوَعْدَ بِالْبَعْثِ وَالْجَزَآءِ ﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ﴾ دُعَآءَهُمْ ﴿اَنِّيْ﴾ اَيْ بِاَنِّيْ ﴿لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ﴾ كَائِنٌ ﴿مِّنْ بَعْضٍ﴾ اَيِ الذُّكُوْرُ مِنَ الْاِنَاثِ وَبِالْعَكْسِ، وَالْجُمْلَةُ مُؤَكِّدَةٌ لِمَا قَبْلَهَا اَيْ هُمْ سَوَآءٌ فِي الْمُجَازَاةِ بِالْاَعْمَالِ وَتَرْكِ تَضْيِيْعِهَا، نَزَلَتْ لَمَّا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ لَا اَسْمَعُ ذِكْرَ النِّسَآءِ بِالْهِجْرَةِ بِشَيْءٍ" ﴿فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا﴾ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ﴿وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ﴾ دِيْنِيْ ﴿وَقٰتَلُوْا﴾ الْكُفَّارَ ﴿وَقُتِلُوْا﴾ بِالتَّخْفِيْفِ وَالتَّشْدِيْدِ، وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِتَقْدِيْمِهٖ ﴿لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ﴾ اَسْتُرُهَا بِالْمَغْفِرَةِ ﴿وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا﴾ مَصْدَرٌ مِّنْ مَّعْنٰى لَاُكَفِّرَنَّ مُؤَكِّدٌ لَهٗ ﴿مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ فِيْهِ اِلْتِفَاتٌ عَنِ التَّكَلُّمِ ﴿وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ(۱۹۵)﴾ الْجَزَاءِ وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ "اَعْدَآءُ اللّٰهِ فِيْمَا نَرٰى مِنَ الْخَيْرِ وَنَحْنُ فِي الْجَهْدِ" ﴿لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ تَصَرُّفُهُمْ ﴿فِي الْبِلَادِ(۱۹۶)﴾ بِالتِّجَارَةِ وَالْكَسْبِ هُوَ ﴿مَتَاعٌ قَلِيْلٌ﴾ يَتَمَتَّعُوْنَ بِهٖ يَسِيْرًا فِي الدُّنْيَا وَيَفْنٰى ﴿ثُمَّ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ(۱۹۷)﴾ الْفِرَاشُ هِيَ ﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ﴾ اَيْ مُقَدَّرِيْنَ الْخُلُوْدَ ﴿فِيْهَا نُزُلًا﴾ هُوَ مَا يُعَدُّ لِلضَّيْفِ، وَنَصْبُهٗ عَلَى الْحَالِ مِنْ جَنّٰتٍ وَالْعَامِلُ فِيْهَا مَعْنَى الظَّرْفِ ﴿مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ مِنَ الثَّوَابِ ﴿خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ(۱۹۸)﴾ مِنْ مَّتَاعِ الدُّنْيَا ﴿وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ﴾ كَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ وَّاَصْحَابِهٖ وَالنَّجَاشِيِّ ﴿وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ﴾ اَيِ الْقُرْاٰنُ ﴿وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ﴾ اَيِ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ ﴿خٰشِعِيْنَ﴾ حَالٌ مِّنْ ضَمِيْرِ يُؤْمِنُ مُرَاعًى فِيْهِ مَعْنٰى مَنْ اَيْ مُتَوَاضِعِيْنَ ﴿لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ﴾ الَّتِيْ عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ مِنْ نَّعْتِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ مِّنَ الدُّنْيَا بِاَنْ يَّكْتُمُوْهَا خَوْفًا عَلَى الرِّيَاسَةِ كَفِعْلِ غَيْرِهِمْ مِّنَ الْيَهُوْدِ ﴿اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ﴾ ثَوَابُ اَعْمَالِهِمْ ﴿عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ يُؤْتَوْنَهٗ مَرَّتَيْنِ كَمَا فِي الْقَصَصِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ(۱۹۹)﴾ يُحَاسِبُ الْخَلْقَ فِيْ قَدْرِ نِصْفِ نَهَارٍ مِّنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا﴾ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالْمَصَائِبِ وَعَنِ الْمَعَاصِيْ ﴿وَصَابِرُوْا﴾ الْكُفَّارَ فَلَا يَكُوْنُوْا اَشَدَّ صَبْرًا مِّنْكُمْ ﴿وَرَابِطُوْا﴾ اَقِيْمُوْا عَلَى الْجِهَادِ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ ﴿لَعَلَّكُمْ

Marfat.com

تُفْلِحُوْنَ (۲۰۰) ﴾ تفوزون بِالْجَنۃِ وَتنجون مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ

بے شک آسمانوں اورزمین (اوران میں موجود عجائبات) کی پیدائش اوررات اوردن کی باہم بدلیوں میں (آنے جانے اور گھٹنے اور بڑھنے میں) نشانیاں (ہیں اللہ تعالی کی قدرت پر) عقل مندوں کیلئے (اولوا الباب بمعنی ذوی العقول ہے) جو (الذین ماقبل الذین کی صفت ہے یا بدل ہے) اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ کے بل......١......(یعنی لیٹے ہوئے، ہر حال میں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسی طرح وہ حسبِ طاقت نماز پڑھتے ہیں) اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں......٢......(تا کہ وہ اسکے ذریعے انکے صانع کی قدرت پر استدلال کر سکیں وہ کہتے ہیں) اے رب ہمارے! تو نے نہ بنایا یہ (یعنی وہ مخلوق جسے ہم دیکھتے ہیں) بیکار (باطلا یہ حال ہے، یعنی یہ عبث نہیں بلکہ تیرے کمالِ قدرت پر دلیل ہے) پاکی ہے تجھے (تو عبث سے منزہ ہے) تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے رب ہمارے! بیشک جسے تو دوزخ میں لیجائے (یعنی ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ڈال دے) اسے ضرور تو نے رسوائی دی (اسکی اہانت کی) اور ظالموں (یعنی کافروں کا، اس میں اسم ظاہر کی جگہ ضمیر لائی گئی ہے، اس بات کو ظاہر کرنے کیلئے کہ یہ رسوائی انکے ساتھ خاص ہے، مــن زائدہ ہے) کا نہیں کوئی مددگار (جو ان سے اللہ کے عذاب کو روکے)۔

اے رب ہمارے! ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ندا فرماتا ہے (لوگوں کو بلاتا ہے) ایمان کیلئے (یعنی ایمان کی طرف بلاتا ہے اور اس سے مراد سرورِ دوعالم ﷺ ہیں یا پھر قرآنِ کریم) کہ (ان بمعنی بان ہے) اپنے رب پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لائے (اپنے رب پر) اے رب ہمارے! تو ہمارے گناہ بخش دے اور مٹادے (کَفِّر بمعنی غطّ ہے) ہماری برائیاں (یعنی ان برائیوں پر سزادیکر انکو ظاہر نہ فرما) اور ہماری موت (کہ ہماری روحیں قبض کرنا) اچھوں کے ساتھ (یعنی انبیاء کرام اور صالحین کیساتھ) اے رب ہمارے! اور ہمیں دے وہ (اتنا بمعنی اعطنا ہے) جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی (زبان کی) معرفت (یعنی رحمت وفضل عطا فرمانا۔ انکا سوال کرنا باوجود اس بات کے کہ اللہ تعالی اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا اس لئے کہ اللہ تعالی انہیں رحمت وفضل کے مستحقین میں سے بنادے کیونکہ انہیں یقین نہ تھا کہ وہ اسکے فضل کے مستحق ہیں بھی یا نہیں اور لفظ ربنا کی تکرار عاجزی میں مبالغہ کیلئے ہے) اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا (اس سے مراد دوبارہ زندہ کرنے اور حساب وکتاب کرنے کا وعدہ ہے) تو (انکی دعا) سن لی انکے رب نے (انی بمعنی بانی) کہ میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت، تم آپس میں ایک ہو (یعنی عمل میں مرد عورت سے یا اسکے برعکس سارے ایک ہیں، یہ جملہ ماقبل کی تاکید کیلئے ہے یعنی مرد عورت سب عمل کی جزا دیئے جانے میں اور عمل کے اکارت نہ کئے جانے میں برابر ہیں۔

یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! میں ہجرت میں عورتوں کا ذکر کہیں نہیں پاتی) تو وہ جنہوں نے ہجرت کی (مکہ سے مدینہ کی طرف) اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری

Marfat.com

راہ (یعنی میرے دین) میں ستائے گئے اور لڑے (کفار سے) اور مارے گئے (قتلوا تخفیف اور تشدید دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے، ایک قرأت میں قُتِلوا قاتلوا پر مقدم ہے) میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دونگا (یعنی مغفرت سے چھپالونگا) اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤنگا جنکے نیچے نہریں رواں (ثوابا معنیٰ لاکفرن کا مفعول مطلق مؤکد ہے) اللہ کے پاس کا ثواب (یہاں متکلم کے صیغے سے غائب کے صیغے کی طرف التفات ہے) اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے (یعنی اچھی جزا ہے۔

یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب مسلمانوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو اچھی حالت میں دیکھتے ہیں جبکہ ہم تکلیف میں رہتے ہیں) اے سننے والے! کافروں کا اُلٹے کھیلے پھرنا (تقلب بمعنی تصرف ہے) شہروں میں، ہرگز تجھے دھوکا نہ دے (انکا تجارت اور کمائی کیلئے شہروں میں پھرنا اس لئے کہ وہ تو) تھوڑا برتنا (ہے، یعنی دنیا میں وہ اس سے کچھ عرصہ نفع اٹھائینگے اور بالآخر وہ مال فنا ہو جائیگا) پھر انکا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا (ہے، مھاد بمعنی فراش ہے) لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں انکے لئے جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں (یعنی ان میں ہمیشہ رہنا انکا مقدر ہے) مہمانی (نزل اس کھانے کو کہتے ہیں جو خاص مہمان کیلئے ہوتا ہے، نزلا جنات سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور اسکا عامل معنیٰ ظرف ہے) اللہ کی طرف اور جو اللہ کے پاس ہے (یعنی ثواب) نیکوں کیلئے سب سے بھلا (یعنی تمام متاعِ دنیا سے بھلا ہے)۔

اور بیشک کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں (جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھی اور نجاشی) اور اس پر جو تمہاری طرف اترا (یعنی قرآن پر) اور جو انکی طرف اترا (یعنی توریت وانجیل پر) انکے دل جھکے ہوئے (ہیں، خشعین، یؤمن کی ضمیر سے حال ہے، اس میں مَن کے معنی کی رعایت ہے یہ بمعنی متواضعین ہے) اللہ کے حضور اللہ کی آیتوں کے بدلے نہیں لیتے (یعنی ان آیتوں کے بدلے جو توریت اور انجیل میں نبی پاک ﷺ کی نعت پر مشتمل ہیں) ذلیل دام (یہ کام وہ دنیا میں اپنی ریاست کے چلے جانے کے خوف سے نہیں کرتے تھے جیسا کہ انکے علاوہ دوسرے یہودیوں کا طریقہ تھا) یہ وہ ہیں جنکا ثواب (یعنی انکے اعمال کا ثواب) انکے رب کے پاس ہے (وہ انہیں دوگنا اجر دیگا جیسا کہ سورہ قصص میں ہے) اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے (دنیا کے آدھے دن کی مقدار میں وہ تمام مخلوق کا حساب لیگا) اے ایمان والو! صبر کرو (طاعت اور مصائب پر اور معصیت سے باز رہنے پر) اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو (یعنی کافروں سے کہ وہ صبر کرنے میں تم سے آگے نہ بڑھ جائیں) اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو (رابطوا بمعنی اقیموا علی الجھاد ہے) اور اللہ سے ڈرو (اپنے تمام احوال میں) اس امید پر کہ فلاح پاؤ (یعنی جنت پا کر کامیاب ہو جاؤ اور دوزخ سے نجات پا جاؤ)۔

ترکیب

﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾

ان: حرف مشبہ ...... فی: جار ...... خلق السموات والارض: معطوف علیہ ...... واختلاف الیل والنھار: معطوف ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر خبر مقدم ...... لام: لتاکید ...... ایت لاولی الالباب: مرکب توصیفی اسم موخر ...... جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾

الذین: موصول...... یذکرون: فعل، واؤضمیر ذوالحال...... اللہ: اسم جلالت مفعول...... قیما وقعودا وعلی جنوبھم: معطوف علیہ معطوف ملکر حال، ذوالحال سے ملکر فاعل......فعل فاعل ملکر معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... یتفکرون فی خلق السموت والارض: جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر لاولی الباب کیلئے صفت۔

﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ﴾

ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... ماخلقت: فعل نفی بافاعل...... ھذا: ذوالحال...... باطلا: حال ملکر مفعول......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، اپنی نداسے ملکر یقولون فعل محذوف کا مقولہ......ملکر یتفکرون کے فاعل سے حال...... سبحنک: اصل میں نسبحک سبحانا تھا جملہ فعلیہ معترضہ۔

﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ﴾

ف: فصیحہ...... قنا: فعل بافاعل...... عذاب النار: مفعول......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء......شرط محذوف اذا شئت جزاء نا کیلئے......ملکر جملہ شرطیہ...... ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... ان: حرف مشبہ...... ک: اسم...... من: اسم شرط مفعول بہ مقدم...... تدخل النار: جملہ فعلیہ شرط...... فقد اخزیتہ: جملہ فعلیہ جزاء......جملہ شرطیہ خبر...... انّ اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾

و: مستانفہ...... ما: نافیہ...... للظلمین: خبر مقدم...... من: زائدہ...... انصار: مبتدا موخر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا﴾

ربنا: جملہ ندائیہ...... اننا: حرف مشبہ بااسم...... سمعنا: فعل بافاعل...... منادیا: موصوف...... ینادی: فعل بافاعل...... للایمان: ظرف لغو...... ان امنوا بربکم: منصوب بنزع الخافض......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت، موصوف سے ملکر مفعول...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر معطوف علیہ...... فامنا: جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ سے ملکر خبر......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقصود بالنداء۔

﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَاوَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ﴾

ربنا: جملہ ندائیہ...... ف: عاطفہ...... اغفرلنا ذنوبنا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... وکفر عنا سیاتنا: جملہ فعلیہ معطوف...... وتوفنا مع الابرار: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، ملکر مقصود بالنداء...... ربنا: جملہ ندائیہ...... واتنا ما وعدتنا علی رسلک: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ولا تخزنا یوم القیمۃ: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف، ملکر ماقبل اغفرلنا ذنوبنا پر عطف۔

﴿اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ﴾

انّ: حرف مشبہ...... ک: ضمیر اسم...... لا تخلف المیعاد: جملہ فعلیہ خبر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْاُنْثٰی﴾

Marfat.com

ف: مستانفه...... استجاب: فعل...... لهم: ظرف لغو...... ربهم: فاعل...... انی: اصل میں بانی تھا...... انی: حرف مشبہ واسم......لا اضیع: فعل بافاعل...... عمل: مضاف...... عامل: موصوف......منکم: صفت اول......من ذکر او انثی: صفت ثانی، ملکر مضاف الیہ، ملکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ منصوب بنزع الخافض......ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ﴾

بعضکم: مبتدا...... من بعض: خبر، ملکر جملہ اسمیہ معترضہ...... ف: مستانفه...... الذین: موصول...... ھاجروا: فعل بافاعل ملکر معطوف علیہ...... واخرجوا من دیارھم: جملہ فعلیہ معطوف...... و اوذوا فی سبیلی وقتلوا وقتلوا: تمام جملے معطوف ہیں......معطوف علیہ، معطوف ملکر صلہ، ملکر مبتدا......لاکفرن عنهم سیاتهم: جملہ فعلیہ قسمیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ﴾

و: عاطفہ...... لادخلنهم: فعل بافاعل ومفعول...... جنت: موصوف...... تجری...... الخ: جملہ فعلیہ صفت...... موصوف سے ملکر مفعول بہ ثانی...... ثوابا من عند الله: موصوف صفت ملکر جنت سے حال...... یہ سب ملکر جواب قسم، قسم محذوف کیلئے......ماقبل پر معطوف۔

﴿وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ﴾

و: مستانفه...... الله: اسم جلالت مبتدا...... عنده حسن الثواب: جملہ اسمیہ ہوکر خبر......ملکر جملہ اسمیہ...... لایغرنک: فعل بامفعول...... تقلب الذین کفروا: فاعل...... فی البلاد: ظرف لغو تقلب کیلئے......ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾

متاع قلیل: موصوف صفت ملکر خبر...... ھو مبتدا محذوف کیلئے...... ثم: عاطفہ......ماوھم: مبتدا...... جهنم: خبر...... و: حالیہ...... بئس: فعل...... المهاد: فاعل ملکر خبر مقدم...... جهنم مبتدا محذوف......ملکر حال ہے خبر سے......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ﴾

لکن: مہملہ للاستدراک...... الذین: موصول......اتقوا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال...... خلدین فیھا: شبہ جملہ حال...... ربهم: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ صلہ، ملکر مبتدا...... لهم: خبر مقدم...... جنت: موصوف...... تجری من تحتها الانھر: صفت ملکر ذوالحال...... نزلا من عند الله: حال، ملکر مبتدا موخر......مبتدا موخر خبر مقدم ملکر جملہ اسمیہ خبر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ﴾

و: مستانفه...... ما: موصولہ......عند الله: صلہ......ملکر مبتدا...... خیر اللابرار: خبر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾

Marfat.com

و: مستانفه...... ان: حرف مشبہ ...... من اهل الکتب: خبر مقدم......لام: تاکید...... من: موصولہ...... یؤمن: ،ہو ضمیر ذوالحال...... خشعین للّٰہ: حال اول...... لا یشترون ...... الخ: حال ثانی ملکر فاعل...... ب: جار...... اللّٰہ: اسم جلالت معطوف علیہ ...... وما انزل الیکم: معطوف اول...... وماانزل الیهم: معطوف ثانی...ملکر مجرور......جار مجرور ملکر ظرف لغو......جملہ فعلیہ ہوکر صلہ......موصول صلہ ملکر اسم مؤخر...... ان، اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ﴾

اولئک: مبتدا...... لهم: خبر مقدم...... اجرهم عند ربهم: مبتدا مؤخر......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... ان اللہ سریع الحساب: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ﴾

یایھاالذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... اصبروا: جملہ فعلیہ مقصود بالنداء ...... وصابروا: معطوف ہے ماقبل پر...... ورابطوا: معطوف ہے ماقبل پر ...... و: عاطفہ...... اتقوا: فعل واو ضمیر ذوالحال...... اللّٰہ: اسم جلالت مفعول...... لعلکم تفلحون: جملہ اسمیہ ہوکر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل......ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

شانِ نزول

☆......فاستجاب لهم ربهم انی لااضیع...... ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے تو فضائل معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انکی تسکین فرمادی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا۔

☆......لا یغرنک الذین تقلب الذین...... مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ کفار اور مشرکین اللہ کے دشمن تو عیش وآرام میں ہیں اور ہم تنگی ومشقت میں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتا گیا کہ کفار کا یہ عیش متاع قلیل ہے اور انجام خراب۔

☆......وان من اهل الکتاب ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت نجاشی بادشاہ حبشہ کے باب میں نازل ہوئی انکی وفات کے دن سید عالم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا چلو اور اپنے بھائی کی نماز پڑھو جس نے دوسرے ملک وفات پائی۔ حضور ﷺ بقیع شریف میں تشریف لے گئے اور زمینِ حبشہ آپکے سامنے کی گئی اور نجاشی بادشاہ کا جنازہ پیشِ نظر ہوا اور اس پر آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کیلئے استغفار فرمایا۔ سبحان اللہ کیا نظر ہے، کیا شان ہے، سرزمین حبشہ حجاز کے سامنے کردی گئی، منافقین نے اس پر طعن کیا اور کہا کہ دیکھو کہ حبشہ کے نصرانی پر نماز پڑھتے ہیں جسکو آپ نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

Marfat.com

ہر حال میں اللہ تعالی کی یاد کی جائے

ا.....یعنی ہر حال میں کھڑے ہوکر، بیٹھ کراور لیٹ کر اللہ تعالی کی یاد کی جائے۔حضور ﷺ کا فرمان ہے:''جو شخص یہ پسند کرے کہ ریاض الجنۃ میں چرے تو اسے چاہیے اللہ تعالی کی یاد بہت زیادہ کرے۔''ایک قول کے مطابق یذکرون کے معنی یصلون ہے یعنی قیام،قعود اور جنوب تینوں حالتوں میں حسب طاقت نماز ادا کرے۔حضور ﷺ کا فرمان ہے:''نماز کھڑے ہوکر ادا کرو اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں تو لیٹ کر ادا کرو۔'' (بیضاوی،ج ا،ص ۳۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''قیامت کے دن منادی نداء دے گا کہ اولوا الالباب کہاں ہے؟''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مؤدبانہ عرض کی:''اولوا الالباب سے کیا مراد ہے؟''حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ﴾ ان لوگوں کیلئے جھنڈا بلند کیا جائے گا،قوم اس جھنڈے کی طرف بڑھے گی اور ان سے کہا جائے گا ادخلوھا خالدین یعنی اس میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جا۔ (درمنثور،ج ۲،ص ۱۹۴)

کائنات میں غور و تفکر کرنا:

۲.....امام بیضاوی فرماتے ہیں کہ تفکر یعنی غور وفکر کرنا افضل عبادت ہے۔جیسا کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تفکر جیسی کوئی عبادت نہیں کیونکہ یہ دل کیساتھ خاص ہے اور مخلوق سے ایسے ہی تفکر کا قصد کیا گیا ہے۔حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:''کوئی آدمی اپنے بستر پر لیٹا ہو جب وہ اپنا سر اٹھائے تو اسکی نظر آسمان اور تاروں کو دیکھے پھر وہ کہے اشھد ان لک ربا وّ خالقاً ، (پھر کہے) اے اللہ! تو میری مغفرت فرما! اللہ تعالی اسکی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اسے بخش دیتا ہے۔ (بیضاوی،ج،ص ۳۲۳)

☆.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:''اللہ تعالی کی نعمتوں میں غور وفکر کرو اور اسکی ذات میں غور وفکر نہ کرو۔'' (درمنثور،ج ا،ص ۱۹۵)

ابن عساکر عطا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ سے عرض کی:''مجھے نبی پاک ﷺ کی عجیب ترین بات بتائیں؟''بی بی عائشہ فرماتی ہیں:''انکی کون سی بات عجیب نہیں،ایک رات میرے پاس آئے اور فرمایا:''مجھے چھوڑ و تاکہ میں اپنے رب کی عبادت کروں،آپ ﷺ کھڑے ہوئے وضو کیا نماز ادا کی اور روتے رہے حتی کہ آنسو آپ کے سینہ مبارک تک آپہنچے،پھر رکوع فرمایا اور رونے لگے،پھر سجدہ کیا اور رونے لگے،پھر سجدے سے سر مبارک اٹھا کر رونے لگے اور آپ کا رونا دور نہ ہوا جب تک کہ بلال نے اذان نہ دیدی۔آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی:''یارسول اللہ ﷺ آپکو کس چیز نے رلایا؟ جبکہ اللہ تعالی نے آپکے سبب سے گناہ بخشے آپ کے اگلے اور پچھلے لوگوں کے۔''تو آپ ﷺ نے فرمایا:''کیا میں اللہ تعالی کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

(درمنثور،ج ا،ص ۱۹۵)

دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک گھڑی غور وفکر کرنا 80 سال کی عبادت سے بہتر ہے جبکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (درمنثور،ج ا،ص ۱۹۵)

Marfat.com

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہلاکت ہے اسکے لئے جو قرآن پڑھے اور اسکی آیتوں میں غور وفکر نہ کرے۔ (در منثور، ج ۱ ص ۱۹۵)

☆...... بالمجیٔ و الذهاب: یعنی رات کے پیچھے دن اور دن کے پیچھے رات، پس کوئی اس بات پر قادر نہیں جو کہ رات میں دن کو لا سکے نہ دن میں رات کو۔

دلالات: قطعی دلائل جو کہ کمالات کے ساتھ متصف ہیں اور نقائص سے پاک ہیں۔

یصلون کذلک: یعنی قیام کرنا، اگر قدرت رکھتے ہوں پس اگر قدرت نہ رکھتے ہوں تو لیٹے لیٹے ہی نماز ادا کرے۔

وھو محمد: یعنی سید عالم ﷺ کی طرف حقیقی اسناد کی گئی ہے۔

او القرآن: قرآن کی طرف مجازی اسناد کی گئی ہے۔

ولا تخزنا: یعنی اس دن میں رسوا نہ کرنا۔

من ذکر او انثی: من بیانیہ ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ زائدہ ہے اور ذکر او انثی عامل سے بدل ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ جار مجرور ماقبل جار مجرور سے پورا جملہ بدل کل ہے۔

منمکه الی مدینه: یعنی حبشہ کی جانب کہ ابتدائے اسلام میں پہلی ہجرت حبشہ کی طرف ہوئی تھی، چنانچہ جو اسلام لے آئے اور اپنی جان کو مکہ مکرمہ میں کافروں کے ہاتھوں محفوظ نہ جانا تو سید عالم ﷺ نے انہیں حبشہ جانے کی اجازت عطا فرمائی، پھر ضرورت پڑنے پر حبشہ سے مدینہ جانے کی بھی اجازت عطا فرمائی۔

ثوابا: دراصل نیکیوں پر ملنے والے بدلے کی مقدار بیان کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لئے آخرت میں اعمال حسنہ کی صورت میں رکھے ہیں۔ لیکن یہاں الاثابة سے مراد مصدر مؤکد ہے جیسا کہ مفسر علیہ الرحمۃ نے کہا ہے، اور صحیح یہ ہے کہ یہ جنات سے حال ہو، یعنی میں انہیں جنت میں داخل کروں گا اس حال میں کہ وہ جگہ ان کے لئے ثواب کا ذریعہ ہوگی یعنی ان کے اعمال حسنہ کی برکت سے۔

فیه التفات عن التکلم: یعنی ظاہر آیت کا تقاضا یہ ہے کہ یہ کہا جاتا کہ ثوابا من عندی، لیکن ضمیر کی بجائے ظاہر کا لانا تشریف و تکریم کی وجہ سے ہے۔

ای مقدرین الخلود: اس جملے میں اشارہ ہے کہ خالدین حال مقدرہ ہے، اس لئے کہ وقت دخول جنت جنتی اس جنت میں ہمیشہ رہنے والے نہ ہونگے۔

نزلا: اس لئے کہ اللہ تعالی جنت میں کسب معاش کی تکالیف اٹھا دیگا، جنتیوں کو جنت میں بغیر کسی محنت کے آسانی کے ساتھ اشیاء مہیا کی جائیں گی اس وجہ سے وہ داخل ہوتے وقت کہیں گے الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن۔

کعبد الله بن سلام: یعنی چالیس نصاری نجران، بتیس ۳۲ حبشہ کے، آٹھ روم کے، اور من کے صلہ کے ساتھ بعد کے صیغہ خاشعین میں رعایت کی گئی ہے۔

یؤتونه مرتین: یعنی ان کی کتاب اور قرآن پر ایمان لانے کی وجہ سے۔

Marfat.com

علی الطاعات:اس جملہ میں اشارہ ہے کہ صبر کے تین مراتب ہیں جن میں سب سے بڑا درجہ معصیت پر صبر کرنا ہے۔

فلا یکونوا اشد صبرا منکم:یعنی دشمنوں سے پیچھا چھڑا کر نہ بھاگو بلکہ جہاد پر صبر کرو،اوراس قسم کے صبر کو مفسر نے خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایااوراگر یہ عمومی طور پر بھی صبر کرنے کے زمرے میں داخل ہوتا تو بھی صبر کی اقسام میں سے اعلی قسم ہوتا،اور طاعت پر صبر کرنے سے مراد جہاد ہے،اور معصیت پر صبر کرنے سے مراد دشمن سے راہ فرار(نہ کرنے پر)ہے،اور مصیبت پر صبر سے مراد قتل اور زخم وغیرہ ہیں۔

فی جمیع احوالکم:یعنی تمہارے تمام احوال میں نرمی اور سختی،مشکل اور آسانی اور صحت اور مرض میں۔(صاوی،ج۱،ص۲۹۰وغیرہ)

ایک اہم بات

انسان کے لئے سب سے قیمتی چیز اس کا ایمان ہے جس پر سارے اعمال کا دارومدار ہے اگر ایمان ہی میں نقص ہو تو اعمال کوئی فائدہ نہ دیں گے لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ایمان کی حفاظت کے لئے کوشش کی جائے۔اعلی حضرت عظیم البرکت،عظیم المرتبت،پروانۂ شمع رسالت مولانا شاہ **امام احمد رضاخان فاضل بریلوی** علیہ الرحمۃ القوی اپنے مایہ ناز نعتیہ کلام کے مجموعے **حدائق بخشش** میں فرماتے ہیں

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونے والوں جاگتے رہیوں چوروں کی رکھوالی ہے

اعلی حضرت **فاضل بریلوی** علیہ الرحمۃ القوی نے ہمارے ایمان کی حفاظت کے لئے **تمہید الایمان** جیسی مایہ ناز تحریر عطا فرمائی جس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کیسا ہونا چاہئے؟اوراس کے کیا تقاضے ہونے چاہئے؟اسکے علاوہ **فاضل بریلوی** علیہ الرحمۃ کی دیگر کتب کا مطالعہ بھی کرنا چاہئے بالخصوص **فتاوی رضویہ** کا ہر سنی کو مطالعہ کرنا اوراسے اپنے گھر میں رکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔اللہ تعالی عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

Marfat.com

سورۃ النساء مدنیۃ مائۃ وخمس او ست او سبع وسبعون ایۃ

سورہ نساء مدنی ہے اس میں ایک سو پچھتر، چھہتر یا ستتر آیتیں ہیں

اس سورت میں چوبیس رکوع، تین ہزار پینتالیس کلمے، اور سولہ ہزار تیس حروف ہیں

تعارف سورہ نساء و فضائل

یہ سورہ مبارکہ باتفاق علماء مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔اور یہ سورت بڑی اہم اور دور رس اصلاحات پر مشتمل ہے جنہیں اگر دین اسلام کا طُرّہ ءِ امتیاز کہا جائے تو قطعاً مبالغہ نہ ہوگا۔

☆......اس سورہ مبارکہ میں گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے پر زیادہ توجہ دی گئی ہے کیونکہ گھر ہی قوم کا خشتِ اول ہے گھر ہی وہ وہ گہوارہ ہے جہاں قوم کے مستقبل کے معمار پرورش پاتے ہیں، اور گھر ہی وہ مدرسہ ہے جہاں اخلاق وکردار کی جو قدریں اچھی یا بری، بلند یا پست، لوحِ قلم پر لکھ دی جاتی ہیں ان کے نقوش کبھی بھی مدہم نہیں پڑتے۔قرآن ان حقائق کو گہری نظر سے دیکھتا ہے اس لئے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانے کیلئے صرف مبہم نصیحتوں پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس کیلئے واضح اور غیر مبہم قاعدے اور ضابطے متعین فرمادیئے۔

☆......جس گھر میں یتیم بچوں پر زیادتیاں کی جائیں اور انکے سرپرست انکی دولت کو خُرد بُرد کرنے کیلئے سازش کے جال بنتے رہیں اس گھر کی فضاء کبھی بھی صحت مند نہیں ہوسکتی اور اس خاندان کے افراد کبھی بھی سچی مسرتوں سے آشنا نہیں ہوسکتے اور جو بھی ان بیکسوں کے ورثہ میں ناجائز تصرفات کریگا وہ خوب جان لے کہ وہ آتشِ جہنم سے اپنے پیٹ کو بھر رہا ہے۔

☆......عرصہ دراز سے صنفِ نازک ظلم وستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی قدرت نے اگرچہ انہیں مرد کی طرح ذی روح اور ذی شعور بنایا لیکن اسکے ساتھ برتاؤ مٹی کی بے جان مورتیوں کا سا کیا جاتا تھا جوئے میں داؤ پر لگائی جاتی، خاوند کی نعش کے ساتھ اسے جل کر راکھ ہونا پڑتا، بلکہ اس سے بھی بدتر حالات تھے جن میں قبلِ اسلام صنفِ نازک گرفتار تھی۔قرآن پاک نے پہلی مرتبہ اعلان کیا کہ جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں اسی طرح عورت کے حقوق مرد پر ہیں اسکی رائے کا احترام کرنا، اسکو اپنے والدین، اپنے خاوند، اپنی اولاد کا وارث تسلیم کیا گیا اس کو ملکیت کے حقوق تفویض کیے گئے کیونکہ زن وشوہر کا اوّلین رشتہ رشتۂ ازدواج ہے اس لئے اس میں جو بے راہ رویاں پائی جاتی تھیں انکی اصلاح، اور تعدادِ ازواج، حسن سلوک اور اگر اسکی کوئی چیز پسندِ خاطر نہ ہو تو اس پر صبر کرنے کی ہدایت کی لیکن عورت کو یہ تمام حقوق دینے کے بعد گھر کی سرداری اور نظم ونسق کی ذمہ داری مرد کو سونپی کیونکہ اسکی فطرتی صلاحیتیں اس بارگراں کو اٹھا سکتی ہیں۔

☆......تیسری چیز جو گھر کے ماحول کو خوشگوار رکھنے کیلئے بڑی اہمیت کی حامل ہے وہ مالی حقوق کی منصفانہ تقسیم ہے اس میں معمولی سی کوتاہی ایک کو دوسرے سے جدا کر ڈالتی ہے اس لئے تقسیم میراث کا قانون نازل فرمایا۔نظامِ میراث کی جو خصوصیات ہیں انکا جائزہ اپنے اپنے مقام پر لیا جائے گا۔

☆...... حق وباطل کی جنگ کا آغاز بدر سے ہوا تھا اور ابھی بھی جاری ہے جنگ اُحد میں کثیر مسلمانوں کے شہید ہونے کے باعث منافق، یہودی، اور مشرک قبائل کے حوصلے بڑھ گئے تھے اس سورۃ میں مسلمانوں کو حقِ حفاظت کیلئے اپنی جان تک کی بازی

Marfat.com

لگانے، اور انکے حوصلوں کو بلند کیا گیا۔

☆......انفرادی کردار کی تعمیر کی طرف بھی خاص توجہ دی گئی ہے اور بے عمل قوموں کی اقتداء سے بھی روکا گیا جو عمل کرنے کوشش نہیں کرتیں، اور حق کیلئے کسی جانی و مالی قربانی دینے کیلئے آمادہ نہیں ہوتیں اسکے باوجود وہ اپنے آپ کو انعاماتِ خداوندی کا حقدار سمجھتی ہیں نیز یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں کے باہمی برتاؤ کا دارومدار احسان اور مہربانی پر ہونا چاہئے جتنی قرابت زیادہ ہوگی اتنی ہی اسکے ساتھ مہربانی اور احسان زیادہ ہونا چاہئے۔

☆......اس سورۃ کے اندر اللہ تبارک وتعالی نے اپنے پیارے حبیب لبیب ﷺ کی غیر مشروط اطاعت کا بھی حکم دیا اور فلاوربک (اے محبوب تیرے رب کی قسم) کے پر جلال الفاظ سے قسم اٹھا کر بتایا کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک وہ میرے رسول ﷺ کے ہر فیصلہ کو خواہ وہ اسکے خلاف ہی کیوں نہ ہو دل وجان سے قبول نہ کرلے۔

☆......زمانہ نزول: علمائے محققین کی رائے میں اس سورۃ کے نزول کا آغاز جنگِ اُحد (شوال ۳ھ) کے بعد ہوا جبکہ 70 مسلمانوں کی شہادت کے بعد یتیموں کی کفالت اور ورثہ کی تقسیم کے مسئلہ نے بڑی اہمیت اختیار کرلی تھی۔ نماز خوف غزوہ ذات الرقاع میں پڑھی گئی اور یہ غزوہ ۴ھ میں ہوا اور تیمم کی اجازت غزوہ بنی مصطلق میں دی گئی اور یہ غزوہ ۵ھ میں پیش آیا۔ ان واقعات وسنین کے پیشِ نظر معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس سورۃ کا آغاز اُحد کے بعد ہوا تو اسکا سلسلہ نزول ۵ھ کے اوئل تک جاری رہا۔

☆......امام احمد، حاکم نے تصحیح کے ساتھ اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ سے روایت کیا کہ جس نے سات سورتوں کو یاد کرلیا وہ بہت بڑا عالم ہے ان میں سورہ نساء بھی شامل ہے۔ (درمنثور، ج۲، ص۲۰۵)

رکوع نمبر ۱۲

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ﴾ اَیْ اَهْلُ مَکَّةَ ﴿اتَّقُوْا رَبَّكُمُ﴾ اَیْ عِقَابَهٗ بِاَنْ تُطِیْعُوْهُ ﴿الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ اٰدَمَ ﴿وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ حَوَّآءَ بِالْمَدِّ مِنْ ضِلْعٍ مِّنْ اَضْلَاعِهِ الْیُسْرٰی ﴿وَبَثَّ﴾ فَرَّقَ وَنَشَرَ ﴿مِنْهُمَا﴾ مِنْ اٰدَمَ وَحَوَّآءَ ﴿رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً﴾ كَثِیْرَةً ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ﴾ فِیْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی السِّیْنِ، وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالتَّخْفِیْفِ بِحَذْفِهَا اَیْ تَتَسَاءَلُوْنَ ﴿بِهٖ﴾ فِیْمَا بَیْنَكُمْ حَیْثُ یَقُوْلُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ اَسْاَلُكَ بِاللّٰهِ وَاَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ ﴿وَ﴾ اتَّقُوْا ﴿الْاَرْحَامَ﴾ اَنْ تَقْطَعُوْهَا، وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالْجَرِّ عَطْفًا عَلَی الضَّمِیْرِ فِیْ بِهٖ وَكَانُوْا یَتَنَاشَدُوْنَ بِالرَّحِمِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا (۱)﴾ حَافِظًا لِّاَعْمَالِكُمْ فَیُجَازِیْكُمْ بِهَا، اَیْ لَمْ یَزَلْ مُتَّصِفًا بِذٰلِكَ وَنَزَلَ فِیْ یَتِیْمٍ طَلَبَ مِنْ وَّلِیِّهٖ مَالَهٗ فَمَنَعَهٗ ﴿وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤی﴾ الصِّغَارَ الْاُلٰی لَا اَبَ لَهُمْ ﴿اَمْوَالَهُمْ﴾ اِذَا بَلَغُوْا ﴿وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ﴾ الْحَرَامَ ﴿بِالطَّیِّبِ﴾ الْحَلَالِ اَیْ

Marfat.com

تَاخُذُوْهُ بَدَلَهُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ مِنْ اَخْذِ الْجَيِّدِ مِنْ مَّالِ الْيَتِيْمِ وَجَعْلِ الرَّدِيْ مِنْ مَّالِكُمْ مَكَانَهُ ﴿وَلَا تَاكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ﴾ مَضْمُوْمَةً ﴿اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ﴾ اَیْ اَكْلَهَا ﴿كَانَ حُوْبًا﴾ ذَنْبًا ﴿كَبِيْرًا(٢)﴾ عَظِيْمًا وَّلَمَّا نَزَلَتْ تَحَرَّجُوْا مِنْ وِلَايَةِ الْيَتٰمٰى وَكَانَ فِيْهِمْ مَّنْ تَحْتَهُ الْعَشْرُ اَوِ الثَّمَانُ مِنَ الْاَزْوَاجِ فَلَا يَعْدِلُ بَيْنَهُنَّ فَنَزَلَتْ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَ﴾ نْ ﴿لَّا تُقْسِطُوْا﴾ تَعْدِلُوْا ﴿فِی الْيَتٰمٰى﴾ فَتَحَرَّجْتُمْ مِّنْ اَمْرِهِمْ فَخَافُوْا اَيْضًا اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ اِذَا نَكَحْتُمُوْهُنَّ ﴿فَانْكِحُوْا﴾ تَزَوَّجُوْا ﴿مَا﴾ بِمَعْنٰى مَنْ ﴿طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾ اَیْ اِثْنَتَيْنِ اِثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا وَّاَرْبَعًا اَرْبَعًا وَلَا تَزِيْدُوْا عَلٰى ذٰلِكَ ﴿فَاِنْ خِفْتُمْ اَ﴾ نْ ﴿لَّا تَعْدِلُوْا﴾ فِيْهِنَّ بِالنَّفَقَةِ وَالْقَسْمِ ﴿فَوَاحِدَةً﴾ اَنْكِحُوْهَا ﴿اَوْ﴾ اِقْتَصِرُوْا عَلٰى ﴿مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ مِنَ الْاِمَآءِ اِذْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنَ الْحُقُوْقِ مَا لِلزَّوْجَاتِ ﴿ذٰلِكَ﴾ اَیْ نِكَاحُ الْاَرْبَعَةِ فَقَطْ اَوِ الْوَاحِدَةِ اَوِ التَّسَرِّیْ ﴿اَدْنٰٓى﴾ اَقْرَبُ اِلٰى ﴿اَلَّا تَعُوْلُوْا(٣)﴾ تَجُوْرُوْا ﴿وَاٰتُوا﴾ اَعْطُوا ﴿النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ﴾ جَمْعُ صَدُقَةٍ، مُهُوْرَهُنَّ ﴿نِحْلَةً﴾ مَصْدَرٌ، عَطِيَّةٌ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ ﴿فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا﴾ تَمْيِيْزٌ مُّحَوَّلٌ عَنِ الْفَاعِلِ، اَیْ طَابَتْ اَنْفُسُهُنَّ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّدَاقِ فَوَهَبْتَهُ لَكُمْ ﴿فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا﴾ طَيِّبًا ﴿مَّرِيْٓـًٔا(٤)﴾ مَّحْمُوْدُ الْعَاقِبَةِ لَا ضَرَرَ فِيْهِ عَلَيْكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ، نَزَلَتْ رَدًّا عَلٰى مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ ﴿وَلَا تُؤْتُوا﴾ اَيُّهَا الْاَوْلِيَاءُ ﴿السُّفَهَآءَ﴾ اَلْمُبَذِّرِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ ﴿اَمْوَالَكُمُ﴾ اَیْ اَمْوَالَهُمُ الَّتِیْ فِیْ اَيْدِيْكُمْ ﴿الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا﴾ مَصْدَرُ قَامَ، اَیْ تَقُوْمُ بِمَعَاشِكُم وَصَلَاحِ اَوْلَادِكُم فَيُضِيْعُوْهَا فِیْ غَيْرِ وَجْهِهَا، وَفِیْ قِرَاءَةٍ (قِيَمًا) جَمْعُ قِيْمَةٍ، مَا تَقُوْمُ بِهِ الْاَمْتِعَةُ ﴿وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا﴾ اَطْعِمُوْهُمْ مِنْهَا ﴿وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا(٥)﴾ عِدُوْهُمْ عِدَةً جَمِيْلَةً بِاِعْطَآئِهِم اَمْوَالَهُمْ اِذَا رَشَدُوْا ﴿وَابْتَلُوا﴾ اِخْتَبِرُوا ﴿الْيَتٰمٰى﴾ قَبْلَ الْبُلُوْغِ فِیْ دِيْنِهِمْ وَتَصَرُّفِهِم فِیْ اَحْوَالِهِمْ ﴿حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ﴾ اَیْ صَارُوْا اَهْلًا لَّهُ بِالْاِحْتِلَامِ اَوِ السِّنِّ وَهُوَ اِسْتِكْمَالُ خَمْسَةَ عَشَرَ سَنَةً عِنْدَ الشَّافِعِیِّ ﴿فَاِنْ اٰنَسْتُمْ﴾ اَبْصَرْتُمْ ﴿مِّنْهُمْ رُشْدًا﴾ صِلَاحًا فِیْ دِيْنِهِمْ وَمَالِهِمْ ﴿فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ﴾ اَيُّهَا الْاَوْلِيَآءُ ﴿اِسْرَافًا﴾ بِغَيْرِ حَقٍّ حَالٌ ﴿وَّبِدَارًا﴾ اَیْ مُبَادِرِيْنَ اِلٰى اِنْفَاقِهَا مَخَافَةَ ﴿اَنْ يَّكْبَرُوْا﴾ رُشْدًا فَيَلْزَمُكُمْ تَسْلِيْمُهَا اِلَيْهِمْ ﴿وَمَنْ كَانَ﴾ مِنَ الْاَوْلِيَآءِ ﴿غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ﴾ اَیْ يَعِفُّ عَنْ مَّالِ الْيَتِيْمِ وَيَمْتَنِعُ مِنْ اَكْلِهِ ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ﴾ مِنْهُ ﴿بِالْمَعْرُوْفِ﴾ بِقَدْرِ اُجْرَةِ عَمَلِهِ ﴿فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ﴾ اَیْ اِلَى الْيَتٰمٰى ﴿اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ﴾ اَنَّهُمْ تَسَلَّمُوْهَا وَبَرِئْتُمْ لِئَلَّا يَقَعَ اِخْتِلَافٌ فَتَرْجِعُوْا اِلَى الْبَيِّنَةِ، وَهٰذَا اَمْرُ اِرْشَادٍ ﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ﴾ اَلْبَاءُ زَائِدَةٌ

Marfat.com

﴿حَسِيبًا (٦)﴾ حافظًا لِاَعمالِ خلقِه ومُحاسبهم ونَزَلَ رَدًّا لِمَا كَانَ عَلَيهِ الجَاهلِيَّة مِنْ عدم توريثِ النِّساءِ والصِّغارِ ﴿لِلرِّجَالِ﴾ الاَولادِ والاَقرِبَاءِ ﴿نَصِيبٌ﴾ حظٌ ﴿مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالاَقْرَبُونَ﴾ الْمُتَوَفُّونَ ﴿وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالاَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ﴾ اى المالِ ﴿اَوْ كَثُرَ﴾ جعلهُ اللّٰهُ ﴿نَصِيبًا مَفْرُوضًا (٧)﴾ مقطوعًا بتسليمِهِ اِلَيهِم ﴿وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ﴾ لِلْمِيرَاثِ ﴿اُولُوا الْقُرْبٰى﴾ ذو القرابة مِمَّنْ لا يرثُ ﴿وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ شيئًا قبلَ القِسمَةِ ﴿وَقُولُوا﴾ اَيُّها الاَولياءُ ﴿لَهُمْ﴾ اِذا كانَ الوَرَثَةُ صِغارًا ﴿قَوْلًا مَعْرُوفًا (٨)﴾ جميلًا بِاَنْ تَعتذِرُوا اِلَيهِمْ اَنَّكُم لا تَمْلِكُونَهُ وَاِنَّهُ لِصِغارٍ وهٰذا قِيلَ اِنَّهُ مَنسُوخٌ وَقِيلَ لا وَلٰكِن تَهاوَنَ النَّاسُ فِي تَركِهِ وعَلَيهِ فهُوَ نُدبٌ، وعَن ابنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ واجبٌ ﴿وَلْيَخْشَ﴾ اى لِيَخَفْ عَلَى الْيَتٰمٰى ﴿الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا﴾ اى قاربُوا اَن يَّترُكُوا ﴿مِنْ خَلْفِهِمْ﴾ اى بعدَ مَوتِهِم ﴿ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا﴾ اَولادًا صِغارًا ﴿خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾ الضِّياعَ ﴿فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ﴾ فِي اَمرِ اليَتٰمٰى وَلْيَاتُوا اِلَيهِم مَا يُحِبُّونَ اَنْ يُّفعَلَ بِذُرِّيَّتِهِم مِنْ بعدِهِمْ ﴿وَلْيَقُولُوا﴾ لِلْمَيِّتِ ﴿قَوْلًا سَدِيدًا (٩)﴾ صَوابًا بِاَنْ يَّامُرُوهُ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِدُونِ ثُلُثِهِ وَيَدَعُ البَاقِي لِوَرَثَتِهِ وَلا يَترُكُهُم عَالَةً ﴿اِنَّ الَّذِينَ يَاكُلُونَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا﴾ بِغَيرِ حَقٍّ ﴿اِنَّمَا يَاكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ﴾ اى مِلْاَهَا ﴿نَارًا﴾ لِاَنَّهُ يَؤُولُ اِلَيهَا ﴿وَسَيَصْلَوْنَ﴾ بِالبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالمَفعُولِ يَدخُلُونَ ﴿سَعِيرًا (١٠)﴾ نَارًا شَدِيدَةً يُحتَرَقُونَ فِيهَا۔

ترجمہ

اے لوگو! (یعنی اہل مکہ) اپنے رب سے ڈرو (یعنی اسکی سزا سے اسطرح کہ اسکی اطاعت کرو) جس نے تمہیں ایک جان (یعنی حضرت آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا اور اسی میں سے اسکا جوڑا بنایا (یعنی بی بی حواء کو ان کی بائیں پسلی سے......لفظ حواء مد کے ساتھ ہے) اور پھیلا دیئے (یعنی متفرق اور منتشر کردیئے) ان دونوں سے (یعنی حضرت آدم وحواء سے) بہت سے مرد وعورت (یہاں نساء کی صفت کثیرۃ محذوف ہے) اور اللہ سے ڈرو مانگتے ہو (تساء لون میں تاء کا ادغام دراصل سین میں ہورہا ہے اور ایک قرأت میں یہ مخفف ہے تاء کے حذف کے ساتھ ہے اصل میں تتساء لون ہے) جسکے نام پر (آپس میں، اس طرح کہ ایک دوسرے سے کہتا ہے اسالک باللہ وانشدک باللہ) اور (ڈرو) رشتوں کا لحاظ رکھو (کہ رشتے نہ کاٹو، ایک قرأت میں ارحام جر کے ساتھ ہے جسکا عطف ضمیر بہ پر ہے، وہ صلہ رحمی کرنے کیلئے ایک دوسرے کو اللہ کا واسطہ دیا کرتے تھے) بیشک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے (تمہارے اعمال پر محافظ ہے وہ تمہیں اس پر جزاء دیگا یعنی وہ ہمیشہ سے اس وصف پر متصف ہے۔

یہ آیت مبارکہ ایک یتیم کے بارے میں نازل ہوئی جس نے اپنا مال ولی سے طلب کیا تو اس نے منع کردیا) اور یتیموں کو دو (یتیم ان چھوٹے بچوں کو کہتے ہیں جنکے باپ نہ ہوں) انکے مال (جب وہ بالغ ہوجائیں) اور نہ لو گندا (یعنی ناپاک وحرام) ستھرے

Marfat.com

کے بدلے (یعنی حلال کے بدلے ......۲......، اس سے مراد یہ ہے کہ حلال کے بدلے حرام نہ لو جیسا کہ اب تک تمہارا طریقہ چلا آرہا ہے کہ یتیموں کے عمدہ مال سے اپنے گھٹیا مال کا تبادلہ کرتے رہے ہو) اور انکے مال نہ کھاؤ (ملاکر) اپنے مالوں میں (یعنی انکا مال کھانا) گناہ ہے (حوبا بمعنی ذنبا ہے) بڑا (کبیر بمعنی عظیم ہے۔

جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو لوگ یتیموں کی کفالت سے ڈرنے لگے، ان میں ایسے لوگ بھی تھے جنکے ماتحت آٹھ یا دس بیویاں تھیں اور وہ ان میں عدل نہ کرتے تھے) اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ انصاف (عدل) نہ کرسکو گے یتیم لڑکیوں میں (پس نتیجۃً تم نے یتیموں کی کفالت کے معاملے میں حرج سے نکلنے کی کوشش کی پس اسی طرح جب تم ان سے نکاح کرو تو عورتوں کے مابین عدل نہ کرسکنے کے کا بھی خوف رکھو) تو نکاح میں لاؤ (فانکحوا بمعنی تزوجوا ہے) جو (ما بمعنی من ہے) تمہیں خوش آئیں دو دو، تین تین، اور چار چار......۳...... (یعنی تعداد ازواج کی تین صورتیں ہیں دو دو عورتوں سے یا تین تین عورتوں سے یا چار چار عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے اس سے زائد نکاح نہ کرو) پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابری (کی بنیاد پر یعنی نفقہ دینے اور باری مقرر کرنے میں مساوات) نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی (سے نکاح) کرو یا (اکتفاء کرو) ان کنیزوں پر جن کے تم مالک ہو (یعنی باندیوں پر کہ انکے حقوق بیویوں والے نہیں ہیں) یہ (چار عورتوں سے نکاح کرنا یا فقط ایک سے یا باندیوں پر اکتفاء کرنا) اس سے زیادہ نزدیک ہے (یعنی زیادہ قریب ہے اس سے) کہ تم سے ظلم نہ ہو (تعولوا بمعنی تجوروا ہے)

اور دو (اتوا بمعنی اعطوا ہے) عورتوں کو انکے مہر (صدقات جمع ہے صدقہ کی یعنی انکے مہر) خوشی سے (نحلۃ مصدر ہے بمعنی خوشی سے تحفہ دینا) پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں......۴...... (نفسا یہ تمیز ہے جو فاعل سے پھیر دی گئی ہے، اگر وہ مہر سے کچھ تمہیں دینے پر خوش ہوں اور تمہیں اس میں سے کچھ دیں) تو اسے کھاؤ رچتا پچتا (خوشی خوشی) هنيئاً کا معنی مریئا ہے (یعنی وہ انجام کے لحاظ سے بہتر ہے اور آخرت میں اسکے کھانے سے تم پر کوئی ضرر نہیں ہوگا۔

یہ آیت ان لوگوں کے رد میں نازل ہوئی جو اس معاملے کو مکروہ جانتے تھے) اور نہ دو (اے اولیاء) بے عقلوں کو (سفہاء کے معنی فضول خرچی کرنے کے ہیں کو خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں یا بچے) انکے مال (جو تمہارے قبضہ میں ہیں) جو تمہارے پاس ہیں جنکو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے (قیما قام کا مصدر ہے یعنی جس سے تمہارا سلسلۂ معاش اور اصلاحِ اولاد قائم ہے کہ وہ اس مال کو غیر محل میں خرچ کر کے ضائع کردینگے، ایک قرأت میں قیمـــا آیا ہے جو قیمـــة کی جمع ہے یعنی وہ ضروری سامان جس کی وجہ سے گزر اوقات ہوتی ہے) اور انہیں اس میں سے کھلاؤ (یعنی انکے طعام کا بندوبست انہی کے مال میں سے کرو) اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو (یعنی ان سے اچھا وعدہ کرو کہ جب وہ سمجھدار ہو جائیں گے تو انکو انکا مال دے دیا جائے گا)

اور آزماتے رہو (ابتلوا بمعنی اختبروا ہے) یتیموں کو (بالغ ہونے سے پہلے؛ انکی دینی حالت اور انکے ذاتی تصرفات میں) یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں (یعنی وہ نکاح کے اہل ہو جائیں جو کہ احتلام یا عمر سے معلوم ہو جائے، امام شافعی کے نزدیک بلوغ کی انتہائی حد پندرہ سال ہے......۵......) تو اگر تم محسوس کرو (یعنی دیکھو) انکی سمجھ ٹھیک (یعنی دینی اور مالی معاملات میں

Marfat.com

انکی درستگی دیکھو) تو انکے مال انہیں سپرد کر دو اور انہیں نہ کھاؤ (اے اولیاء) حد سے بڑھ کر یعنی ناحق (اسرافا حال ہے) اور جلدی میں (یعنی انکا مال تیزی کے ساتھ خرچ کرتے ہوئے اس خوف سے کہ) کہیں بڑے نہ ہو جائیں (کہ سمجھدار ہونے کی صورت میں تمہیں انکا مال لازماً واپس دینا پڑے گا) اور جسے (اولیاء میں سے) حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے (یتیم کے مال اور اس کے کھانے سے رکا رہے) اور جو حاجت مند ہو وہ کھائے (اس مال سے) بقدر مناسب (بقدر اپنے عمل کی اجرت کے) پھر جب تم انہیں سپرد کر دو (یعنی یتیموں کو دیدو) انکے مال تو ان پر گواہ کر لو (کہ تم نے انہیں انکا مال دے دیا ہے تاکہ تم اختلاف سے بری الذمہ ہو جاؤ کہ گواہوں کی طرف رجوع کرنا پڑے اور یہ حکم استحباب کے درجے میں ہے) اور اللہ کافی ہے (باللّٰہ میں باء زائدہ ہے) حساب لینے کو (یعنی وہ اپنی مخلوق کے اعمال کا محافظ و محاسب ہے۔

یہ آیتِ مبارکہ زمانہ جاہلیت کی اس عادت کے رد کیلئے نازل ہوئی کہ عرب عام طور پر عورتوں اور بچوں کو ترکہ میں وارث نہیں بنایا کرتے تھے) مردوں کیلئے (اولاد اور قریبی رشتے داروں کیلئے) حصہ ہے (نصیب بمعنی حظ ہے) اس سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے (یعنی فوت شدہ) اور عورتوں کیلئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے ترکہ (یعنی مال) تھوڑا ہو یا بہت (اللہ نے اسکو ٹھہرایا ہے) ایسا حصہ ہے جو اندازہ باندھا ہوا (واجب ہے اس کا مال ان لوگوں کے سپرد کرنا)

اور پھر بانٹتے وقت (میراث کو) اگر رشتے دار (یعنی وہ قرابت والے جو وارث نہیں) اور یتیم اور مسکین آجائیں تو انہیں اس میں سے کچھ دو (تقسیم سے پہلے) اور کہو (اے اولیاء) ان سے (جبکہ نابالغ ہوں) اچھی بات (معروفا بمعنی جمیلا ہے، یعنی ان سے عذر پیش کرو کہ ہم اس مال کے مالک نہیں ہیں اور اس مال کے وارث نابالغ ہیں، منقول ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ منسوخ ہے اور ایک قول کے مطابق یہ منسوخ نہیں لیکن لوگوں نے سستی کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا ہے اور اس قول کے مطابق یہ حکم استحبابی ہے اور حضرت ابن عباس کے مطابق یہ حکم واجب ہے)

اور ڈریں (یتیموں کے معاملے میں خوف کریں) وہ لوگ اگر چھوڑتے (یعنی وہ قریبی رشتے دار جو عنقریب چھوڑ جائیں) اپنے بعد (یعنی اپنے مرنے کے بعد چھوڑ جائیں) ناتواں اولاد (نابالغ بچے) تو انکا کیسا انہیں خطرہ ہوتا (اس مال کے ضائع ہونے کا) تو چاہئے کہ اللہ سے ڈریں (یتیموں کے بارے میں اور انکے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں جو وہ اپنی اولاد کے ساتھ کیا جانا پسند کرتے ہیں) اور کہیں (مرنے والے سے) سیدھی بات (اس طرح کہ میت کو ثلث مال سے کم صدقہ کرنے اور باقی ورثاء کیلئے رہنے دیں، انکو تنگدست نہ چھوڑ جانے کا مشورہ دیں) وہ جو یتیم کا مال ظلم سے (یعنی ناحق طریقے سے) کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بھرتے ہیں (یعنی ڈالتے ہیں) نری آگ......۶...... (کہ وہ اسی کی طرف پھیرا جائیگا) اور کوئی دم جاتا ہے کہ داخل ہونگے (سیصلون معروف اور مجہول دونوں طرح پڑھا گیا ہے یعنی داخل کئے جائینگے) بھڑکتے دھڑکتے (آتش کدہ) میں جائیں گے (سخت آگ میں وہ جلائیں جائینگے)۔

Marfat.com

ترکیب

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

ب: جار...... اسم: مضاف......اللّٰہ: اسم جلالت موصوف...... الرحمن: صفت اول......الرحیم: صفت ثانی...... ملکر مضاف الیہ......ملکر مجرور......ملکر ظرف مستقر اشرع کیلئے...... اشرع فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً﴾

یایھاالناس: جملہ ندائیہ...... اتقوا: فعل با فاعل...... ربکم: موصوف...... الذی: موصول...... خلقکم من نفس واحدۃ: معطوف علیہ...... وخلق منھا زوجھا: معطوف اول...... وبث منھما...... الخ: معطوف ثانی ملکر صلہ......ملکر مفعول......ملکر مقصود بالنداء، ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾

و: عاطفہ...... اتقوا: فعل با فاعل...... اللّٰہ: اسم جلالت موصوف......الذی تساء لون...... الخ: موصول صلہ ملکر صفت......ملکر مفعول...... والارحام: اسم جلالت پر معطوف......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ...... ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا: جملہ اسمیہ تعلیلیہ۔

﴿وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ﴾

و: مستانفہ...... اتوا: فعل امر واؤ ضمیر فاعل...... الیتمی: مفعول اول...... اموالھم: مفعول ثانی...... یہ سب جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... لا تتبدلوا: فعل با فاعل...... الخبیث: مفعول......بالطیب: ظرف لغو......فعل اپنے متعلقات ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا﴾

و: عاطفہ...... لاتاکلوا اموالھم الی اموالکم: فعل با فاعل ومفعول ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل پر معطوف...... ان: حرف مشبہ...... ہ: ضمیر اسم...... کان: فعل ناقص با اسم...... حوبا کبیرا: جملہ فعلیہ ہوکر ان کی خبر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾

و: مستانفہ...... ان: شرطیہ...... خفتم: فعل با فاعل...... ان لا تقسطوا فی الیتمی: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول......شرط...... ف: جزائیہ...... انکحوا: فعل با فاعل...... ما: موصولہ...... طاب: فعل با فاعل...... لکم: ظرف لغو...... من النساء: حال ہے فاعل سے......سب ملکر صلہ......موصول صلہ ملکر ذوالحال...... مثنی مثلث وربع: حال......ملکر مفعول......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

Marfat.com

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾

ف: مستانفه ...... ان: شرطیہ ...... خفتم: فعل بافاعل ...... الاتعدلوا: جملہ بتاویل مصدر مؤول ہوکر مفعول ...... یہ سب ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... الزموا فعل محذوف، واو ضمیر فاعل ...... واحدة: معطوف علیہ ...... او: عاطفہ ...... ما ملکت ایمانکم: معطوف ......ملکر مفعول ......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً﴾

ذلک: مبتدا ...... ادنی: اسم تفضیل، ہو ضمیر فاعل ...... ان لا تعولوا: جملہ بتاویل مصدر منصوب بنزع الخافض متعلق بادنی ......شبہ جملہ ہوکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ...... و: عاطفہ ...... اتوا: فعل بافاعل ...... النساء: مفعول ...... صدقتهن: مفعول ثانی ...... نحلة: حال ہے فاعل سے ......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا﴾

ف: استنافیه ...... ان: شرطیہ ...... طبن: فعل نون نسوہ ضمیر ممیّز ...... نفسا: تمیز، ملکر فاعل ...... لکم: حال ہے فاعل سے ...... عن: جار ...... شی: موصوف ...... منه: صفت ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو ثانی ......ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... کلوا: فعل بافاعل ...... ہ: ضمیر ذوالحال ...... هنیا: حال اول ...... مریئا: حال ثانی ملکر مفعول ......جملہ فعلیہ جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا﴾

و: مستانفه ...... لاتوتوا: فعل بافاعل ...... السفهاء: مفعول اول ...... اموالکم: موصوف ...... التی جعل الله لکم قیاما: موصول صلہ ملکر صفت......ملکر مفعول ثانی ......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ ...... ارزقوهم: فعل بافاعل ومفعول ...... فیها: ظرف لغو......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر عطف۔

﴿وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾

و: عاطفہ ...... اکسوهم: جملہ فعلیہ ماقبل پر عطف ...... و: عاطفہ ...... قولوا: فعل بافاعل ...... لهم: ظرف ...... قولا معروفا: مفعول مطلق......ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر عطف ہے۔

﴿وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ﴾

و: عاطفہ ...... ابتلوا: فعل بافاعل ......الیتمی: مفعول ...... حتی: جار ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ...... بلغوا النکاح: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ ...... ان: شرطیہ ...... انستم منهم رشدا: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... دفعوا الیهم اموالهم: جملہ فعلیہ جزا......ملکر جملہ شرطیہ ہوکر جواب شرط، اپنی شرط اذا بلغوا سے ملکر مجرور، جار ملکر ظرف لغو...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا﴾

و: مستانفہ ...... لاتاکلوا: فعل بافاعل ...... ھا: ضمیر ذوالحال ...... اسرافا: معطوف علیہ ...... و: عاطفہ بدارا: مصدر ھو ضمیر فاعل ...... ان یکبروا: مفعول لہ ...... ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف ...... ملکر حال، ذوالحال سے ملکر مفعول سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

و: مستانفہ ...... من: اسم شرط مبتدا ...... کان غنیا: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... یستعفف: جملہ فعلیہ ...... ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر ...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ...... و: عاطفہ ...... من: اسم شرط مبتدا ...... کان فقیرا: جملہ فعلیہ ...... ف: جزائیہ ...... لیاکل بالمعروف: جملہ فعلیہ ہوکر جزا ...... ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر ...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا﴾

ف: عاطفہ ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ...... دفعتم: فعل بافاعل ...... الیھم: ظرف لغو ...... اموالھم: مفعول سب ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... اشھدوا: فعل بافاعل ...... علیھم: ظرف لغو ...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء جملہ شرطیہ ...... و: مستانفہ ...... کفی: فعل ...... ب: زائدہ ...... اللّٰہ: ممیز ...... حسیبا: تمیز ملکر فاعل ...... ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ﴾

للرجال: ظرف مستقر خبر مقدم ...... نصیب: موصوف ...... مما ترک ...... الخ: ظرف مستقر صفت، ملکر مبتدا ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا﴾

و: عاطفہ ...... للنساء: ظرف مستقر خبر مقدم ...... نصیب: موصوف ...... مما ترک الولدان والاقربون مجرور ملکر مبدل منہ ...... مما قل منہ او کثر ...... الخ: جار مجرور ملکر بدل، ملکر ظرف مستقر صفت، ملکر مبتدا مؤخر ...... ملکر جملہ اسمیہ

﴿وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾

و: مستانفہ ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ...... حضر: فعل ...... القسمۃ: مفعول ...... اولوا القربی والیتمی والمسکین: معطوف علیہ، معطوف ملکر فاعل ...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... ارزقوھم منہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... وقولوا لھم قولا معروفا: جملہ فعلیہ معطوف ...... ملکر جواب شرط ...... ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ﴾

و: مستانفہ ...... لیخش: فعل امر غائب ...... الذین: موصول ...... لو: شرطیہ ...... ترکوا من خلفھم ذریۃ ضعفا: جملہ فعلیہ شرط ...... خافوا علیھم: جملہ فعلیہ جواب شرط ...... ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر فاعل ...... ملکر جملہ فعلیہ

Marfat.com

تقوا اللہ ولیقولوا قولا سدیدا﴿

ف: تعلیلیہ ...... لیتقوا: فعل بافاعل ...... اللہ: اسم جلالت مفعول ...... ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ ...... لیقولوا: فاعل ...... قولا سدیدا: مفعول ...... ملکر جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا و سیصلون سعیرا﴿

ان: حرف مشبہ ...... الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما: موصول صلہ ملکر اسم ...... انما یاکلون ...... الخ: ملکر جملہ ...... ملکر جملہ اسمیہ ...... و: عاطفہ ...... سیصلون: فعل بافاعل ...... سعیرا: مفعول ...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر یاکلون پر معطوف ہے۔

شان نزول

☆...... واتو الیتمی اموالھم ...... ایک شخص کی نگرانی میں اسکے یتیم بھتیجے کا کثیر مال تھا۔ جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچا نے دینے سے انکار کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اسکو سن کر اس شخص نے یتیم کا مال اسکے حوالہ کیا اور کہا کہ ہم اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔

تشریح وتوضیح واغراض

نسل انسانی کا ارتقاء:

۱...... اللہ تعالی نے تمام مخلوق ایک ہی نفس یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کی پھر انہی سے انکا جوڑ بی بی حوا کو انکی بائیں پسلی سے پیدا فرمایا۔ آپ نیند سے بیدار ہوئے تو بی بی حوا کو اپنے سامنے پا کر خوش ہوئے اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر باہم مانوس ہو گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت مرد سے پیدا ہوئی ہے اس لئے اسکی حاجت و شہوت بھی مرد کے ساتھ وابستہ ہے اور مرد زمین سے پیدا ہوا ہے اس لئے اسکی حاجت زمین کے ساتھ وابستہ ہے تم اپنی عورتوں کی حفاظت کرو، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا اور سب سے اوپر والی پسلی زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو یہ ٹوٹ جائے گی اور اگر اسی طرح (ٹیڑھا) رہنے دو گے تو تم لطف اندوز ہوتے رہو گے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج۱،ص۵۵۲)

مال حرام کی مذمت:

۲...... یتیم کا مال تم پر حرام ہے اور خبیث ہے۔ اسے اپنے اموال میں سے جو حلال ہے کیساتھ نہ بدلو حضرت سعید بن جبیر، زہری اور سدی نے کہا کہ یتیموں کے اولیاء یتیموں کے مال میں سے عمدہ لے لیتے اور اس کی جگہ ردی رکھ دیتے، عمدہ درہم لیکر ردی درہم دے دیتے اور کہہ دیتے درہم کے بدلے درہم ہو گیا ان لوگوں کو اس کام سے منع کیا گیا۔ مجاھد نے کہا آیت کا معنی یہ ہے کہ حرام رزق کی طرف جلدی نہ کرو قبل اسکے کہ تمہیں وہ رزق حلال پہنچے جسکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ایک قول یہ بھی کیا جاتا ہے کہ تم خبیث امر کو طلب نہ

Marfat.com

کرو مطلب یہ کہ انکے اموال کو بغیر حفاظت کے نہ چھوڑو طیب امر کے بدلے میں یعنی انکی حفاظت کرنا اور اصل مالک کو دینا مراد ہے۔
(مظہری، ج۲،ص۵)

نکاح:

۳۔.....نکاح کے لغوی معنی ہیں ضم کرنا اور جمع کرنا اور شرعی معنی ہیں کہ ایسا عقد جسے قصداً ملک بضع کی تملیک کی جانب پھیرا جائے یعنی جس عقد کے ذریعے عورت کی بضع (شرم گاہ) سے نفع حاصل کرنے کا مالک بن جائے۔ (التعریفات،ص۲۴۲)

فقہ حنفی کی انتہائی معتبر کتاب ہدایہ میں نکاح کے بارے میں ہے: ﴿النکاح ینعقد بالایجاب والقبول بلفظین یعبر بهما عن الماضی،وینعقد بلفظین یعبر باحدهما عن الماضی ،وبالاخر عن المستقبل ،مثل ان یقول زوجنی فیقول زوجتک﴾ یعنی نکاح ایجاب وقبول سے منعقد ہو جاتا ہے خواہ ایجاب وقبول میں استعمال ہونے والے الفاظ ماضی کی صیغے ہوں یا ان میں سے ایک ماضی اور دوسرا مستقبل پر دلالت کرتا ہو مثلا ایک کہے زوجنی اور دوسرا کہے زوجتک۔ (ھدایة ،ج۳ص۳)

اس آیت مبارکہ سے اہل ظاہر نکاح کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا ﴿فانکحوا﴾ یہ صیغہ امر ہے اور امر وجوب کیلئے آتا ہے۔ میں اسکا جواب یہ دوں گا کہ اللہ تعالی کا فرمان فانکحوا محض نکاح کی تعداد کو بیان کرنے کیلئے ہے کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ چار سے زائد عورتیں رکھے۔ اور چار سے زائد عورتیں رکھنا نبی پاک ﷺ کی خصوصیت ہے کوئی امتی اس خصوصیت میں آپ ﷺ کا شریک نہیں ہو سکتا۔ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چار سے زائد بیویاں رکھنا جائز نہیں ہے حرام ہے جیسا کہ احادیث طیبہ کے مطالعے سے بھی پتہ چلتا ہے۔ (تفسیر خازن،ج۱،ص۳۳۹)

حضرت وھب الاسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بوقتِ اسلام میرے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ میں نے نبی پاک ﷺ سے اس بارے میں ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعَ﴾ یعنی ان میں سے چار کو اختیار کرلو۔
(ابو داود، کتاب الطلاق،باب فی من اسلم وعنده نساء، ص۳۱۷)

یہ بات یاد رہے کہ کنیز سے وطی جائز ہے یا نہیں تو اس بارے میں ہم فتاوی رضویہ سے جزیہ پیش کرتے ہیں کہ وہ عورت کہ بملک کسی کی ملک ہو اس کی کنیز ہے لہذا اگر اپنی کنیز شرعی ہے تو اس سے نکاح باطل ہے اور بلا نکاح حلال ہے اگر کوئی ممانعت شرعیہ نہ ہو، مولا کے جو اولاد اس سے ہو صحیح النسب ہے اور ترکہ پدری پانے کی مستحق ہے جبکہ مولا نے اقرار کیا ہو کہ یہ میری اولاد ہے۔
(فتاوی رضویه مخرجه،ج۱۱،ص۲۴۲،ملتقطاوملخصا)

کیا عورت مہر معاف کر سکتی ہے؟

۴۔.....عورت کل یا جز مہر معاف کر سکتی ہے بشرطیکہ شوہر نے اس بات کا انکار نہ کیا ہو۔ (در مختار،ج۴،ص۲۳۸)

جو عورت اپنا حق مہر معاف کر دے تو اس نے ایک نیک کام کیا اور اللہ تعالی کے ہاں اسکا ثواب پائے گی جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿من نفس غریمه اومحا عنه کان فی ظل العرش یوم القیامة﴾ یعنی جو اپنے مدیون کو مہلت دے

Marfat.com

معاف کردے قیامت کے دن وہ عرش کے سائے میں ہوگا۔

(مسند احمد، کتاب الباقی مسند الانصار، باب، حدیث ابو [illegible]ادہ انصاری، ج۶ص۴۰۷)

ضمناً یہ جان لیجئے کہ مہر کی اقل مقدار دس درہم ہے جو کہ ۳۰٫۶۱۸ گرام چاندی اور دوسو درہم ۶۱۲٫۳۶ گرام چاندی کے برابر ہے۔

(تبیان القرآن، ج۲ص۵۶۹)

۵......قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اس بارے میں آئمہ کرام کے اقوال اور احادیث طیبہ کو جمع کیا ہے ہم اسی کو ذکر کردیتے ہیں تاکہ مسئلہ ذہن نشین ہوجائے۔

اور یتیم جب نکاح یا عمل تو الد کی عمر کو پہنچ جائے لڑکے میں اس کی علامات یہ ہیں کہ احتلام، وطی کے ساتھ حمل ٹھرنا، وطی کے ساتھ مادہ منویہ کا نکلنا۔ بچی میں یہ علامات ہوتی ہیں حیض، بدخوابی، اور حمل کا ٹھرنا۔ اگر ان علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے تو دونوں کی عمر جب پندرہ سال کی ہوجائے۔ یہ مسئلہ امام مالک، امام احمد، امام شافعی، امام ابو یوسف، اور امام محمد علیہم الرحمۃ کے نزدیک ہے جبکہ ایک روایت امام اعظم علیہ الرحمۃ سے بھی اسی طرح ہے۔ امام صاحب کا مشہور قول یہ ہے کہ جب یہ علامات ظاہر نہ ہوں تو لڑکی سترہ سال اور لڑکا اٹھارہ سال کا ہوجائے تو وہ بالغ ہوجاتا ہے۔ جمہور علماء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو محل استدلال بنایا ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب بچے کی عمر پندرہ سال ہوجائے تو وہ مکلف ہوجاتا ہے اس کی نیکیاں اور بدیاں لکھی جاتی ہیں اور اس پر حد قائم کی جائے گی''۔ اسے امام بیہقی نے خلافیات میں روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیحین میں روایت ہے کہ انہیں غزوۂ احد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت ان کی عمر چودہ برس تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہ دی پھر آپ رضی اللہ عنہ کو غزوۂ خندق کے دن پیش کیا گیا اسوقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر پندرہ سال سے بڑھ چکی تھی لہذا آپ کو اس غزوہ میں شامل کرلیا گیا

(مظہری، ج۲ص۱۳)

یتیم کا مال ناحق کھانے پر وعیدیں:

۶......ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن ایسا شخص جو یتیموں کا مال ظلماً کھاتا تھا اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اسکے منہ، جسم کے سوراخ، کان، ناک اور آنکھوں سے آگ کے انگارے نکلتے ہوں گے۔''

(درمنثور، ج۲ص۲۲۱)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿أربع حق علی اللہ أن لا یدخلھم الجنۃ، و لا یذیقھم نعیما، مدمن خمر، و آکل ربا، و آکل مال الیتیم بغیر حق، و العاق لو الدیہ﴾ اللہ تعالی کی ذات بالا صفات پر حق ہے کہ وہ چار قسم کے لوگوں کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ ہی وہ اس کی نعمتوں کا مزہ چکھ سکیں گے جن میں سے ایک شراب کا عادی، سود خور، ناحق یتیم کا مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان ہے۔

(شعب الایمان، کتاب الثامن و الثلاثون، باب اربع حق علی اللہ، ص)

Marfat.com

امام اعظم فرماتے ہیں کہ جب لڑکے میں (اپنے مال کو صحیح مصرف میں خرچ کرنے کی پہچان) نہ ہو تو اسے اس کا مال نہ سونپا جائے حتی کہ پچیس سال کی عمر کو پہنچ جائے اور اگر اس سے پہلے اس نے اس مال میں تصرف کیا تو اس کا تصرف کرنا مانا جائے گا۔ پھر جب وہ پچیس سال کا ہو تو اسے اس کا مال دیا جائے اگرچہ وہ مال کو صحیح مصرف میں خرچ کرنے کی لیاقت کو نہ پہچانتا ہو۔

(قدوری مع توضیح الضروری، کتاب الحجر، ص۱۰۰)

☆......☆ کثیرۃ: اس آیت میں اشارہ ہے کہ رجال کی صفت کثیرا کو ایک ہی مرتبہ ذکر کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے تاکہ مردوں کے تحت عورتوں کی کثرت کا بیان بھی ہو جائے۔ مزید اس بارے میں ماقبل کا مطالعہ کریں کہ ماقبل ہم نے بی بی حوا اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا ذکر کر دیا ہے۔

فیہ ادغام التاء: اصل میں تتسائلون تھا، تاء کو سین میں تبدیل کیا پھر سین کا سین میں ادغام کر دیا، تاء کو سین میں مخرج کے قرب کی وجہ سے تبدیل کیا۔

حیث یقول بعضکم الخ: دور جاہلیت میں لوگ ایک دوسرے سے مانگتے تھے اس میں پیار بھی داخل ہے کہ اس سے تعرض نہ ہوگا معنی یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو وہ تمہارا رب ہے اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اس کی شان عظیم ہے وہ تقسیم فرماتا ہے اور اس کے نام سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

عطفاعلی الضمیر فی بہ: بغیر خافض کے عود کرنے سے، اور یہ لغت فصیح میں ہے اور اس بارے میں بہت اختلاف ہے۔ وکانوا یتناشدون بالرحم: یہ مرتبہ دوسری قرائت کا ہے، یعنی اللہ سے ڈرو کہ اس کے نام کا واسطہ دیتے ہو، اور رشتے کے معاملے میں احتیاط کرو کہ تم ان کے بھی واسطے دیتے ہو، اور اس کی مثال حضرت ہارون علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا ﴿لا تأخذ بلحیتی ولا برأسی﴾۔

حافظا لاعمالکم: یعنی تمام اعمال خیر و شر، ظاہر و پوشیدہ کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿سواء منکم من اسر القول ومن جھر بہ ومن ھو مستخلف باللیل وسارب بالنھار﴾ ﴿یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور﴾ ونزل فی یتیم: یعنی جو یتیموں کے ساتھ سلوک ہوتا تھا، اور اگر خوش اسلوبی سے معاملہ ہو تو بھلائی ہے۔

طلب من ولیہ: مراد یتیم بچے کا چچا ہے۔

اذا بلغوا: یعنی جب وہ سمجھداری کو پہنچ جائیں، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿فان انستم رشدا﴾۔

ولما نزلت: یعنی یتیم کے مال کو کھا جانے کی نفی کے بارے میں آیات نازل ہوئیں۔

تحرجوا: یعنی تم پر گراں گزرے اور تم حرج یعنی گناہ سے نکلنا چاہو۔

ای اثنین اثنین: یعنی تمہارے لئے مباح ہے کہ دو یا تین یا چار بیویاں رکھو، اور آیت مبارکہ میں واو عطف کا نہیں ہے ورنہ تو نو بیویوں کے جمع کرنے کا بیان لازم آئے گا اور او بھی نہیں ہو سکتا ورنہ تو ایسا ہو گا کہ جسے دو کا اختیار ہے وہ تین یا چار کی جانب منتقل نہیں

Marfat.com

ہوسکتا۔ اذ لیس لهن من الحقوق مالزوجات: یعنی باندیوں کے مابین عدل، باری مقرر کرنا، نفقہ اور کسوہ واجب نہیں ہے۔

تـجوروا: یعنی تم عورتوں پر ظلم کرو، حدیث شریف میں ہے کہ ”جو عورتوں کے مابین عدل نہ کرے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک حصہ جھکا ہوا ہوگا۔

جمع صدقة: دال کے ضمہ یا فتحہ یا سکون کے ساتھ، اور اسی طرح صاد کی فتح اور کسرہ کے ساتھ صداق بھی کہا جاتا ہے اور سب کا معنی مہر ہے جو کہ عورت کی بضعہ کا عوض بنتا ہے اور امام مالک کے نزدیک اس کی کم سے کم مقدار چار دینار شرعی ہے یا تین دراہم شرعیہ یا ان دونوں میں سے کوئی ایک قائم کردے، اور امام شافعی کے نزدیک کوئی بھی چیز اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو بطور مہر کافی ہوگی، اور امام اعظم کے نزدیک دس درہم مہر شرعیہ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں جس پر فریقین راضی ہوجائیں اور یہاں ازواج کو حکم ہے کہ عورتوں سے نکاح نہ کریں مگر مہر کے ذکر کرنے سے، اور بغیر مہر کے ذکر کئے نکاح کرنا صحیح ہے لیکن بعد دخول کے مہر مثلی واجب ہوگا۔

فوهبنه لكم: اس کا بیان کہ عورت مہر معاف کرسکتی ہے یا نہیں ماقبل میں دیکھ لیں۔

في الآخرة: عورت کے اپنی مرضی سے مہر معاف کردینے سے کوئی دنیا اور آخرت میں کوئی نقصان نہیں ہے اور نہ ہی عورت کے وارث اسے طلب کرسکتے ہیں۔

علي من كره ذلك: کہ واپس لینے عار سمجھے، اور اس واپس لینے کو ہبہ میں رجوع کی طرح سمجھے۔

اي اموالهم: مال کی نسبت اولیاء کی طرف کی اس لئے کہ یہی مال میں تصرف کرتے ہیں، پس اضافت اس لحاظ سے نہیں ہے کہ بلکہ کم درجے کی ملابست ہے۔

اذ دكم: الاود دونوں کے فتح کے ساتھ یا ایک کے فتح اور ایک کے سکون کے ساتھ، کجی کے معنی میں ہے۔

بالاحتلام: یعنی منی کا خارج ہونا۔

عند الشافعي: اور امام مالک و امام اعظم کے نزدیک اٹھارہ سال ہیں۔ اور بلوغت کی علامات یہ ہیں حیض، پستان کا بڑا ہونا، بغل کا بدبو دار ہونا، نرخرے کا سخت ہونا وغیرہ، پس جب یہ علامات ظاہر ہوں تو امام مالک کے نزدیک بلوغت کا حکم ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک حیض، احتلام اور پندرہ سال کا ہونا ہی بالغ ہونا قرار پائے گا اور اس کے علاوہ علامات سے بلوغت کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

ابصرتم: مناسب یہ ہے کہ تم یتیم میں بھلائی دیکھ لو کیونکہ بھلائی آنکھوں سے دیکھی نہیں جاتی۔

صلاحاً في دينهم ومالهم: یہ امام شافعی کا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک بھلائی کے لئے فقط اصلاح مال کافی ہے۔

بقدر اجرة عمله: یعنی یتیم کے مال سے کفایت کرنے کی حد تک اجرت لے سکتا ہے زیادتی نہ ہونی چاہئے اور یہ امام شافعی کا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک مطلق اجرت لے سکتا ہے چاہے کفایت کرنے سے زیادہ لے یا کم۔

اذا كانت الورثة صغارا: یعنی یا ترکہ قلیل ہو۔

اي ليخفف على اليتامى: یعنی اللہ نے یتیموں سے پر تخفیف فرمائی۔

Marfat.com

للمیت :اوراحتمال ہے کہ یہ کلام یتیم کے لئے ہو، چنانچہ یتیم کے دیگر سرپرست یہ کہیں کہ خوف نہ کرواور نہ ہی غم کھاؤ، ہم تمہارے آباء کی طرح ہیں۔ (صاوی، ج۲،ص۵وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۳

﴿یُوْصِیْکُمْ﴾ یَأْمُرُکُمْ ﴿اللّٰہُ فِیْ﴾ شَاْنِ ﴿اَوْلَادِکُمْ﴾ بِمَا یُذْکَرُ ﴿لِلذَّکَرِ﴾ مِنْھُمْ ﴿مِثْلُ حَظِّ﴾ نَصِیْبِ ﴿الْاُنْثَیَیْنِ﴾ اِذَا اجْتَمَعَتَا مَعَہٗ فَلَہٗ نِصْفُ الْمَالِ وَلَھُمَا النِّصْفُ فَاِنْ کَانَ مَعَہٗ وَاحِدَۃٌ فَلَھَا الثُّلُثُ وَلَہُ الثُّلُثَانِ وَاِنْ اِنْفَرَدَ حَازَ الْمَالَ ﴿فَاِنْ کُنَّ﴾ اَیِ الْاَوْلَادُ ﴿نِسَآءً﴾ فَقَطْ ﴿فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ﴾ الْمَیِّتُ وَکَذَا الْاِثْنَتَانِ لِاَنَّہٗ لِلْاُخْتَیْنِ بِقَوْلِہٖ فَلَھُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَکَ فَھُمَا اَوْلٰی وَلِاَنَّ الْبِنْتَ تَسْتَحِقُّ الثُّلُثَ مَعَ الذَّکَرِ فَمَعَ الْاُنْثٰی اَوْلٰی وَفَوْقَ قِیْلَ صِلَۃٌ وَّقِیْلَ لِدَفْعِ تَوَھُّمِ زِیَادَۃِ النَّصِیْبِ بِزِیَادَۃِ الْعَدَدِ لَمَّا فُھِمَ اِسْتِحْقَاقُ الْاِثْنَتَیْنِ الثُّلُثَیْنِ مِنْ جَعْلِ الثُّلُثِ لِلْوَاحِدَۃِ مَعَ الذَّکَرِ ﴿وَاِنْ کَانَتْ﴾ الْمَوْلُوْدَۃُ ﴿وَاحِدَۃً﴾ وَفِیْ قِرَاءَۃٍ بِالرَّفْعِ فَکَانَ تَامَّۃٌ ﴿فَلَھَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَیْہِ﴾ اَیِ الْمَیِّتِ وَیُبْدَلُ مِنْھُمَا ﴿لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ کَانَ لَہٗ وَلَدٌ﴾ ذَکَرٌ اَوْ اُنْثٰی وَنُکْتَۃُ الْبَدَلِ اِفَادَۃُ اَنَّھُمَا لَا یَشْتَرِکَانِ فِیْہِ وَاُلْحِقَ بِالْوَلَدِ وَلَدُ الْاِبْنِ وَبِالْاَبِ الْجَدُّ ﴿فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَہٗ اَبَوٰہُ﴾ فَقَطْ اَوْ مَعَ زَوْجٍ ﴿فَلِاُمِّہِ﴾ بِضَمِّ الْھَمْزَۃِ وَکَسْرِھَا فِرَارًا مِّنَ الْاِنْتِقَالِ مِنْ ضَمَّۃٍ اِلٰی کَسْرَۃٍ لِّثِقْلِہٖ فِی الْمَوْضِعَیْنِ ﴿الثُّلُثُ﴾ اَیْ ثُلُثُ الْمَالِ اَوْ مَا یَبْقٰی بَعْدَ الزَّوْجِ وَالْبَاقِیْ لِلْاَبِ ﴿فَاِنْ کَانَ لَہٗ اِخْوَۃٌ﴾ اَیْ اِثْنَانِ فَصَاعِدًا ذُکُوْرًا اَوْ اِنَاثًا ﴿فَلِاُمِّہِ السُّدُسُ﴾ وَالْبَاقِیْ لِلْاَبِ وَلَا شَیْءَ لِلْاِخْوَۃِ وَاِرْثُ مَنْ ذُکِرَ مَا ذُکِرَ ﴿مِنْ بَعْدِ﴾ تَنْفِیْذِ ﴿وَصِیَّۃٍ یُّوْصِیْ﴾ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ ﴿بِھَآ اَوْ﴾ قَضَاءِ ﴿دَیْنٍ﴾ عَلَیْہِ وَتَقْدِیْمُ الْوَصِیَّۃِ عَلَی الدَّیْنِ وَاِنْ کَانَتْ مُؤَخَّرَۃً عَنْہُ فِی الْوَفَاءِ لِلْاِھْتِمَامِ بِھَا ﴿اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ﴾ مُبْتَدَاٌ خَبَرُہٗ ﴿لَا تَدْرُوْنَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا﴾ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَظَانٌّ اَنَّ اِبْنَہٗ اَنْفَعُ لَہٗ فَیُعْطِیْہِ الْمِیْرَاثَ فَیَکُوْنَ الْاَبُ اَنْفَعَ وَبِالْعَکْسِ وَاِنَّمَا الْعَالِمُ بِذٰلِکَ ھُوَ اللّٰہُ فَفَرَضَ لَکُمُ الْمِیْرَاثَ ﴿فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا﴾ بِخَلْقِہٖ ﴿حَکِیْمًا (۱۱)﴾ فِیْمَا دَبَّرَہٗ لَھُمْ اَیْ لَمْ یَزَلْ مُتَّصِفًا بِذٰلِکَ ﴿وَلَکُمْ نِصْفُ مَا تَرَکَ اَزْوَاجُکُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھُنَّ وَلَدٌ﴾ مِّنْکُمْ اَوْ مِنْ غَیْرِکُمْ ﴿فَاِنْ کَانَ لَھُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ یُّوْصِیْنَ بِھَآ اَوْ دَیْنٍ﴾ وَاُلْحِقَ بِالْوَلَدِ فِیْ ذٰلِکَ وَلَدُ الْاِبْنِ بِالْاِجْمَاعِ ﴿وَلَھُنَّ﴾ اَیِ الزَّوْجَاتُ تَعَدَّدْنَ اَوْ لَا ﴿الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْتُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّکُمْ وَلَدٌ﴾ مِّنْھُنَّ اَوْ

Marfat.com

مِنْ غَيْرِهِنَّ ﴿فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ﴾ وَوَلَدُ الْاِبْنِ فِىْ ذٰلِكَ كَالْوَلَدِ اِجْمَاعًا ﴿وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ﴾ صِفَةٌ وَالْخَبَرُ ﴿كَلٰلَةً﴾ اَىْ لَا وَالِدَ لَهٗ وَلَا وَلَدَ ﴿اَوِ امْرَاَةٌ﴾ تُوْرَثُ كَلَالَةً ﴿وَّلَهٗ﴾ اَىْ لِلْمَوْرُوْثِ كَلَالَةً ﴿اَخٌ اَوْ اُخْتٌ﴾ اَىْ مِنْ اُمٍّ وَقَرَاَ بِهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّغَيْرُهٗ ﴿فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ﴾ مِمَّا تَرَكَ ﴿فَاِنْ كَانُوْٓا﴾ اَىِ الْاِخْوَةُ وَالْاَخَوَاتُ مِنَ الْاُمِّ ﴿اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ﴾ اَىْ مِنْ وَاحِدٍ ﴿فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ﴾ يَسْتَوِىْ فِيْهِ ذُكُوْرُهُمْ وَاُنَاثُهُمْ ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ﴾ حَالٌ مِّنْ ضَمِيْرِ يُوْصٰى اَىْ غَيْرَ مُدْخِلِ الضَّرَرِ عَلَى الْوَرَثَةِ بِاَنْ يُّوْصٰى بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ ﴿وَصِيَّةً﴾ مَصْدَرٌ مُّؤَكِّدٌ لِّيُوْصِيْكُمْ ﴿مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ﴾ بِمَا دَبَّرَهٗ لِخَلْقِهٖ مِنَ الْفَرَآئِضِ ﴿حَلِيْمٌ(۱۲)﴾ بِتَاْخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ عَمَّنْ خَالَفَهٗ، وَخُصَّتِ السُّنَّةُ تَوْرِيْثَ مَنْ ذُكِرَ بِمَنْ لَّيْسَ فِيْهِ مَانِعٌ مِّنْ قَتْلٍ اَوْ اِخْتِلَافِ دِيْنٍ اَوْ رِقٍّ ﴿تِلْكَ﴾ اَلْاَحْكَامُ الْمَذْكُوْرَةُ مِنْ اَمْرِ الْيَتٰمٰى وَمَا بَعْدَهٗ ﴿حُدُوْدُ اللّٰهِ﴾ شَرَآئِعُهُ الَّتِىْ حَدَّهَا لِعِبَادِهٖ لِيَعْمَلُوْا بِهَا وَلَا يَعْتَدُوْهَا ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ فِيْمَا حَكَمَ بِهٖ ﴿يُدْخِلْهُ﴾ بِالْيَاءِ وَالنُّوْنِ اِلْتِفَاتًا ﴿جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ(۱۳)﴾ ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ﴾ بِالْوَجْهَيْنِ ﴿نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ﴾ فِيْهَا ﴿عَذَابٌ مُّهِيْنٌ(۱۴)﴾ ذُوْ اِهَانَةٍ وَرُوْعِىَ فِى الضَّمَآئِرِ فِى الْاٰيَتَيْنِ لَفْظُ مَنْ وَفِىْ خٰلِدِيْنَ مَعْنَاهَا۔

ترجمہ

تمہیں حکم دیتا ہے (یوصیکم بمعنی یامرکم ہے) اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں ......(اس حکم کا جس کا تذکرہ یہ ہے کہ) بیٹے کا (اولاد میں سے) حصہ ہے (حظ بمعنی نصیب ہے) دو بیٹیوں کے برابر (جب دو لڑکیاں ایک لڑکے کے ہمراہ وارث ہوں تو لڑکے کیلئے نصف مال ہے اور دونوں لڑکیوں کیلئے باقی نصف اور اگر صرف اسکے ساتھ ایک لڑکی ہو تو اس کیلئے ایک ثلث اور لڑکے کیلئے دو ثلث ہے اور اگر لڑکا تنہا ہو تو کل مال کا وارث بنے گا) پھر اگر ہو (اولاد) نری (یعنی فقط) لڑکیاں اگرچہ دو سے اوپر تو انکو ترکہ کی دو تہائی (یعنی میت کے ترکہ کی، اسی طرح دو لڑکیاں بھی دو ثلث ہی کی وارث ہونگی اس لئے کہ دو بہنوں کا حصہ فرمانِ باری تعالی ﴿فلھما الثلثان مما ترک﴾ کی وجہ سے جب دو ثلث ہے تو دو لڑکیاں بدرجہ اَولیٰ اسکی مستحق ہونگی، اسلئے کہ لڑکی جب لڑکے کے ساتھ ہو تو ایک ثلث کی مستحق ہوتی ہے تو جب اسکے ساتھ کوئی دوسری بھی لڑکی ہی ہو تو بدرجہ اولی ثلث کی مستحق ہوگی، لفظ فوق بعض کے نزدیک صلہ ہے اور بعض کے نزدیک زائد ہے اور بعض نے کہا کہ شبہ کے دفعیہ کیلئے ہے کہ لڑکیوں کا عدد زائد ہونے سے سہام بھی بڑھیں گے کیونکہ لڑکے کے ساتھ ایک لڑکی کیلئے ثلث قرار دینے سے دو لڑکیوں کا دو ثلث کا مستحق ہونا مفہوم ہوتا ہے)

اور اگر ہو (مولودہ) ایک لڑکی (ایک قرأت میں واحدۃ مرفوع ہے اس صورت میں کان تامہ ہوگا) تو اس کا آدھا اور ماں

Marfat.com

باپ (میت کے، لفظ ابویہ بدل ہے لکل ...... الخ سے) ہر ایک کو اسکے ترکہ سے چھٹا اگر میت کی اولاد ہو (خواہ لڑکا ہو یا لڑکی، بدل لانے میں نکتہ یہ ہے کہ ماں باپ سدس میں شریک نہیں ہیں، بیٹے میں پوتا اور والد میں دادا بھی داخل ہے) پھر اگر اسکی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے (فقط یا ساتھ زوج بھی چھوڑ جائے) تو ماں کا (فلامہ ہمزہ کے ضمہ و کسرہ کے ساتھ ہے، دونوں جگہ جہاں لفظ امہ آرہا ہے امہ کی ہمزہ کو مکسور بھی پڑھا گیا ہے کیونکہ ضمیر سے کسرہ کی جانب منتقل ہونا دشوار ہوتا ہے اس امر سے بچنے کے لئے اسے کسرہ دیا گیا ہے) تہائی (مال ہے میت کی زوجہ کو دینے کے بعد جو باقی بچے اسکا ثلث اور بقیہ مال باپ کا ہوگا) پھر اگر اسکے کئی بہن بھائی ہوں (یعنی دو یا اس سے زائد بھائی ہوں یا بہنیں) تو ماں کا چھٹا (اور باقی باپ کا، بھائی بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا، جس رشتہ دار کا جتنا حصہ مذکور ہوا وہ اتنے ہی حصہ کا وارث ہوگا) بعد اس (تنفیذ) وصیت کے جو کر گیا (لفظ یوصی معروف اور مجہول دونوں طرح پڑھا گیا ہے) اور (ادائیگی) دَین کے (جو اس پر تھا، وصیت کا بیان قرض سے پہلے کرنا وصیت کی اہمیت کے پیش نظر ہے اگرچہ وصیت کا نفاذ ادائیگی قرض کے اہم ہونے کے سبب اسکے بعد ہوتا ہے) تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے (اباء کم وابناء کم مبتدا ہے اور اسکی خبر لا تدرون الخ...... ہے) تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئیگا (دنیا اور آخرت میں، چنانچہ کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ بیٹا اسکے لئے نفع بخش ہوگا تو اسے میراث دے دیتا ہے لیکن باپ زیادہ نفع بخش ہوتا ہے اور اسی طرح اسکے برعکس، اسکا علم اللہ تعالی ہی کو ہے پس اس نے میراث کے حصے ٹھہرا دیئے ہیں) یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے اور بیشک اللہ علم رکھنے والا (ہے اپنی مخلوق پر) حکمت والا ہے (اپنی ان تدبیروں میں جو انکے حق میں کرتا ہے اور ہمیشہ سے ان اوصاف کے ساتھ متصف ہے)

اور تمہاری بی بیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر انکی اولاد نہ ہو (نہ تم سے نہ کسی دوسرے شوہر سے) پھر اگر انکی اولاد ہو تو انکے ترکہ میں سے تمہارے لئے چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین نکال کر (اس صورت میں بیٹے کے حکم میں بالاجماع پوتا بھی شامل ہے) اور عورتوں کا (یعنی بیویوں کا حصہ خواہ ایک ہو یا کئی) تمہارے ترکہ میں چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو (خواہ انہی سے یا کسی دوسری سے) تو انکا تمہارے ترکے میں سے آٹھواں حصہ ہے جو وصیت تم کر جاؤ اور دَین نکال کر (اس صورت میں بالاجماع پوتا بیٹے کے حکم میں داخل ہے) اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو (یورث رجل کی صفت اور کللة کان کی خبر ہے) جو کلالہ ہو (نہ اسکے ماں باپ ہوں اور نہ اولاد) یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو (کہ ترکہ چھوڑ جائے اور کلالہ ہو) اور اسکے (یعنی میت، کلالہ کے وارثوں میں) بھائی یا بہن ہو (ماں شریک، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ لفظ بھی ہے) تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا (یعنی ترکہ میں سے) پھر اگر وہ (ماں شریک بھائی بہن) اس سے زیادہ ہوں (یعنی ایک سے زیادہ ہوں) تو سب تہائی میں شریک ہیں (یعنی بھائی اور بہنیں سب برابر ہیں) میت کی وصیت اور دَین نکال کر جسمیں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو (غیر مضار ترکیب میں یوصی کی ضمیر سے حال ہے یعنی ورثہ کو وہ ضرر پہنچانے کی نیت نہ ہو تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کر کے)

یہ اللہ کا حکم ہے (لفظ وصیة مفعول مطلق ہے یوصیکم کا) اور اللہ جاننے والا (ہے ان مقرر کردہ حصوں کو جنکی اسنے اپنی مخلوق کیلئے تدبیر فرمائی ہے) حلم والا ہے (اپنے مخالفین کو سزا دینے میں تاخیر فرماتا ہے، سنت نے مذکورہ لوگوں مین سے میراث ملنے کے

Marfat.com

لئے ان کو خاص کر دیا ہے کہ جس میں کوئی مانع جیسے مورث کا قتل کرنا، اختلاف دین، یا غلامی موجود نہ ہو) یہ (احکام مذکورہ یعنی یتیم کا معاملہ اور اسکے مابعد وارث بننے کے احکام) اللہ کی حدیں ہیں (جن کو اللہ نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمایا ہے تاکہ وہ ان پر عمل پیرا ہو سکیں اور ان سے تجاوز نہ کریں) اور جو حکم مانے اللہ اور اسکے رسول کا (جس کا اس نے حکم فرمایا ہے) اللہ اسے لے جائے گا (یدخلہ میں دو لغتیں ہیں یاء اور نون کے ساتھ دوسری قرأت کے مطابق اس کلام میں التفات ہوگا) باغوں میں جنکے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرے اور اسکی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے داخل کریگا (یدخلہ میں دو لغتیں ہیں یاء اور نون کے ساتھ) آگ میں جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کیلئے (جہنم میں) خواری کا عذاب ہے (یعنی اہانت آمیز، ان دونوں آیتوں میں موجود ضمائر میں لفظ مَن کی رعایت کی گئی ہے اور خلدین میں من کے معنی کی رعایت کی گئی ہے)

ترکیب

﴿یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ﴾

یوصی: فعل...... کم: مفعول...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل...... فی اولادکم: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ...... للذکر: ظرف مستقر خبر مقدم...... مثل حظ الانثیین: مبتدا موخر......ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ﴾

ف: تعلیلیہ مستانفہ...... ان: شرطیہ...... کن: فعل ناقص ھن ضمیر اسم...... نساءً: موصوف...... فوق اثنتین: صفت ملکر خبر......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ف: جزائیہ...... لھن: ظرف مستقر خبر مقدم......ثلثا: مضاف...... ما ترک: مضاف الیہ......ملکر مبتدا موخر......ملکر جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ۔

﴿وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَیْهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ﴾

و: عاطفہ...... ان: شرطیہ...... کانت واحدۃ: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ...... لھا: خبر مقدم...... النصف: مبتدا موخر......ملکر جملہ اسمیہ جواب شرط...... و: عاطفہ...... لابویہ: جار مجرور مبدل منہ ...... لکل واحد منھما: جار مجرور بدل، ملکر ظرف مستقر خبر مقدم...... السدس: ذوالحال...... مماترک: حال......ملکر مبتدائے موخر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنْ کَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ﴾

ان: شرطیہ...... کان له ولد: جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... فلکل واحد منھما "ای من ابویه السدس مماترک" جواب شرط محذوف......ملکر جملہ شرطیہ ...... ف: مستانفہ ...... ان: شرطیہ ...... لم یکن له ولد: معطوف علیہ...... و ورثه ابوه: معطوف ملکر شرط ...... ف: جزائیہ...... لامه الثلث: جملہ اسمیہ جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِنْ کَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ﴾

فان کان له اخوة فلامه السدس: جملہ شرطیہ ماقبل پر معطوف ...... من: جار...... بعد: مضاف...... وصیة:

Marfat.com

موصوف ...... یوصی بھا: جملہ صفت ملکر معطوف علیہ...... او دین: معطوف ......ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر متعلق بحذوف خبر......مبتدا محذوف قسمة ھذہ الانصباء کا، اصل میں تھا قسمة ھذہ الانصباء کائنة من ......الخ

﴿اٰبَآءُ کُمْ وَاَبْنَآءُ کُمْ لَاتَدْرُوْنَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا﴾

اباء کم و ابناء کم: معطوف علیہ معطوف سے ملکر مبتدا...... لاتدرون: فعل بافاعل...... ایھم: مبتدا...... اقرب: اسم تفضیل، ھو ضمیر فاعل ...... لکم: ظرف لغو......شبہ جملہ ہوکر ممیز ...... نفعا: تمیز، ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر مفعول......فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر خبر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ معترضہ...... فریضة من اللہ: شبہ جملہ ہوکر مفعول مطلق یوصیکم سے......ان اللہ ......الخ: جملہ اسمیہ مستانفہ تعلیلیہ۔

﴿وَلَکُمْ نِصْفُ مَاتَرَکَ اَزْوَاجُکُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھُنَّ وَلَدٌ﴾

و: عاطفہ...... لکم: ظرف مستقر خبر...... نصف: مضاف...... ما ترک ازواجکم: جملہ مضاف الیہ......ملکر مبتدا مؤخر، ملکر جملہ اسمیہ ...... ان: شرطیہ...... لم یکن لھن ولد: جملہ فعلیہ شرط......جزا محذوف جس پر ماقبل کلام دلالت کررہا ہے۔

﴿فَاِنْ کَانَ لَھُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْنَ بِھَآ اَوْدَیْنٍ﴾

ف: عاطفہ...... ان: شرطیہ...... کان لھن ولد: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... لکم: ظرف مستقر خبر...... الربع: ذوالحال...... مما ترکن: ظرف مستقر حال اول...... من بعد وصیة یوصین بھا او دین: ظرف مستقر حال ثانی ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے ملکر مبتدا مؤخر......مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَھُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْتُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّکُمْ وَلَدٌ﴾

و: عاطفہ ...... لھن: خبر مقدم...... الربع: ذوالحال...... مما ترکتم: حال ملکر مبتدا مؤخر...... جملہ اسمیہ ...... ان: شرطیہ ...... لم یکن لکم ولد: جملہ فعلیہ شرط ...... جزا محذوف جس پر ماقبل کلام دلالت کررہا ہے۔

﴿فَاِنْ کَانَ لَکُمْ وَلَدٌ فَلَھُنَّ الثُّمُنُ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِھَآ اَوْدَیْنٍ﴾

ف: عاطفہ ...... ان: شرطیہ...... کان لکم ولد: جملہ فعلیہ شرط ...... لھن: خبر مقدم...... الثمن: ذوالحال...... مما ترکتم: حال اول ...... من بعد وصیة ...... الخ: حال ثانی......ملکر مبتدا مؤخر، اپنی خبر سے ملکر جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسُ﴾

و: مستانفہ...... ان: شرطیہ ...... کان: فعل ناقص ...... رجل: معطوف علیہ ......او: عاطفہ...... امراة: ذوالحال ...... ولہ اخ او اخت: جملہ حال، ذوالحال سے ملکر معطوف، معطوف علیہ سے ملکر اسم ...... یورث: فعل ھو، ضمیر ذوالحال کللة: حال، ملکر فاعل...... جملہ فعلیہ خبر...... کان اپنے اسم وخبر سے ملکر شرط ...... ف: جزائیہ...... لکل واحد ...... الخ: جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

Marfat.com

﴿فَاِنۡ کَانُوۡۤا اَکۡثَرَ مِنۡ ذٰلِکَ فَهُمۡ شُرَکَآءُ فِی الثُّلُثِ﴾

ف: مستانفہ...... ان: شرطیہ...... کانوا: فعل ناقص، واو ضمیر اسم...... اکثر من ذلک: خبر...... ملکر جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... ھم: مبتدا...... شرکاء فی الثلث: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط...... شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّةٍ یُّوۡصٰی بِهَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ غَیۡرَ مُضَآرٍّ وَصِیَّةً مِّنَ اللّٰهِ﴾

من: جار...... بعد: مضاف...... وصیة: معطوف علیہ...... او دین: معطوف...... ملکر موصوف...... یوصی: فعل ھو ضمیر ذوالحال...... غیر مضار: حال ملکر نائب الفاعل...... بھا: ظرف لغو...... وصیة من اللہ: مفعول مطلق...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت، اپنی موصوف سے ملکر مضاف الیہ...... ملکر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوکر الثلث سے حال۔

﴿وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَلِیۡمٌ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ﴾

واللہ علیم حکیم جملہ اسمیہ مستانفہ...... تلک: مبتدا...... حدود اللہ: خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ یُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا﴾

و: مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... یطع اللہ و رسولہ: جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... یدخلہ: فعل با فاعل...... ہ: ضمیر ذوالحال...... خلدین فیھا: حال ملکر مفعول...... جنت: موصوف...... تجری من تحتھا الانھر: جملہ فعلیہ ہوکر صفت...... ملکر مفعول فیہ...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جواب شرط...... ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر...... مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ یُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِیۡهَا﴾

و: مستانفہ...... ذلک الفوز العظیم: جملہ اسمیہ...... و: مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... یعص اللہ و رسولہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ویتعد حدودہ: جملہ فعلیہ معطوف ملکر شرط...... یدخل: فعل با فاعل...... ہ: ضمیر ذوالحال...... خالدا فیھا: شبہ جملہ حال...... ملکر مفعول...... نارا: مفعول ثانی...... سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا...... ملکر خبر...... ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ﴾

و: مستانفہ...... لہ: خبر مقدم...... عذاب مھین: مبتدا موخر...... ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

تشریح و توضیح واغراض

وصیت:

۱...... ﴿قال: الوصیة غیر واجبة، وھی مستحبة﴾ امام قدوری فرماتے ہیں کہ وصیت واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اجنبی کیلئے ایک تہائی وصیت کرنا جائز ہے اور اس سے کم کی وصیت کرنا مستحب جبکہ ورثاء غنی ہوں اور اپنے حصے سے بے پرواہ ہوں۔ اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو وصیت نہ کرنا اولی ہے۔ (فتح القدیر ج۹، ص۳۴۳)

Marfat.com

حدیث پاک میں ہے کہ "الحیف فی الوصیة من اکبر الکبائر" وفسروہ بالزیادة علی الثلث یعنی ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرنا بڑا گناہ ہے (ھدایہ ج۸،ص۲۵۸)

ذوی الفروض:

ان سے مراد وہ افراد ہیں جنکے حصے شریعت نے مقرر کررکھے ہیں: قرآن مجید میں کل بارہ اصحاب فرائض کے حصے مذکور ہیں جن میں چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں: (۱)......باپ (۲)......دادا پردادا اوپر تک (۳)......ماں شریک بھائی (۴)......شوہر (۵)......بیوی (۶)......بیٹی (۷)......پوتی نیچے تک (۸)......حقیقی بہن (۹)......ماں شریک بہن (۱۰)......باپ شریک بہن (۱۱)......ماں (۱۲)......دادی۔

باپ......: اسکی تین حالتیں ہیں۔ اگر اسکے ساتھ میت کا بیٹا، پوتا نیچے تک ہو تو اس صورت میں اسے چھٹا حصہ ملے گا اور اگر اسکے ساتھ میت کی بیٹی، پوتی نیچے تک ہو تو اسے چھٹا حصہ بطور فرض اور بچ جانے کی صورت میں بطور عصبہ بھی ملے گا۔ (عالمگیری، ج۶،ص۴۹۸)

اگر باپ کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بیٹی نیچے تک نہ ہوں تو اس صورت میں اسکو صرف بطور عصبہ ہی ملے گا۔ (سراجیہ،ص۱۷)

دادا......: باپ کی موجودگی میں دادا محروم ہو جاتا ہے کیونکہ باپ میت سے قرابت کے لحاظ سے دادا کے مقابلے میں اصل ہے اور جد صحیح وہ ہے کہ اسکی میت کی طرف نسبت کرنے میں درمیان میں ماں کا واسطہ نہ آئے۔ (سراجیہ،ص۱۷)

ماں شریک بھائی......: اگر ماں شریک بھائی یا بہن صرف ایک ہی ہو تو اسے چھٹا حصہ ملے گا۔ (عالمگیری، ج۶،ص۴۹۸)

اگر بھائی یا بہن دو یا دو سے زائد ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہونگے اور بھائیوں اور بہنوں سب میں برابر حصہ تقسیم ہو گا البتہ ماں شریک بھائی یا بہن میت کے بیٹا بیٹی پوتا پوتی کی موجودگی میں محروم رہیں گے۔ (سراجیہ،ص۱۷)

شوہر......: شوہر کو کل مال کا آدھا حصہ اس وقت ملے گا جب کہ اس کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بیٹی پوتا پوتی نیچے تک نہ ہو اور اگر اسکے ساتھ میت کے بیٹا بیٹی پوتا پوتی ہوں تو اس صورت میں چوتھا حصہ ملے گا۔ (جوھرہ نیرہ،ص۴۰۹)

بیوی......: میت کی بیوی کے ساتھ اس مرنے والے کا کوئی بیٹا بیٹی پوتا پوتی نہ ہونے کی صورت میں چوتھا اور ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ ملے گا۔ (درمختار، ج۱۰،ص۵۱۲)

بیٹی......: اگر مرنے والے کی فقط ایک بیٹی ہو تو اسے آدھا حصہ ملے گا اور اگر دو یا دو سے زائد ہوں تو ساری دو تہائی میں برابر شریک ہونگی اور اگر بیٹی کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو اس وقت بیٹی عصبہ بن جائے گی اور بیٹے کے مقابلے میں نصف پائے گی۔ (سراجیہ،ص۲۱)

پوتی......: اگر میت کے بیٹا بیٹی نہیں اور صرف ایک پوتی ہے تو اسے آدھا حصہ ملے گا اور اگر دو یا دو سے زائد پوتیاں ہوں تو دو تہائی میں شریک ہوں گی اور اگر میت کی ایک بیٹی ہو اور پوتی ایک یا ایک سے زائد بھی ساتھ ہو تو وہ سب کی سب چھٹے حصے میں شریک ہوں گی تا کہ لڑکیوں کا حصہ دو تہائی مکمل ہو جائے کیونکہ قرآن مجید میں لڑکیوں کیلئے اس سے زیادہ حصہ نہیں رکھا آدھا حصہ بیٹی لے گئی اور باقی

Marfat.com

چھٹا حصہ ایک یا اس سے زائد پوتیوں میں تقسیم ہو جائیگا۔ پوتیاں میت کی دو حقیقی بیٹیوں کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائیں گی بشرطیکہ میت کا کوئی پوتا یا پر پوتا نیچے تک نہ ہو۔ اگر پوتیوں کیساتھ میت کی دو حقیقی بیٹیاں بھی ہوں اور پوتا پر پوتا نیچے تک ہو تو پوتیاں، پوتے یا پر پوتے کیساتھ عصبہ ہو جائیں گی۔ پوتیوں کیساتھ اگر میت کا بیٹا ہو تو پوتیاں محروم ہو جاتی ہیں۔ (سراجیہ ،ص ۲۱)

حقیقی بہن......: اگر مرنے والے کی ایک بہن ہو تو اسے آدھا حصہ ملے گا۔ اگر دو یا اس سے زیادہ ہوں دو تہائی میں تمام شریک ہوں گی۔ اگر میت کی بہنوں کے ساتھ میت کا کوئی بھائی بھی ہے تو وہ بھائی کیساتھ ملکر عصبہ ہو جائیں گی اور تقسیم مال للذکر مثل حظ الانثیین کی بنیاد پر ہوگا۔ (عالمگیری ،ج ۶،ص ۵۰۰)

اگر بہنوں کے ساتھ میت کی کوئی بیٹی، پوتی یا پر پوتی نیچے تک ہو تو اب بہن عصبہ بن جائیگی کیونکہ حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بہنوں کو بیٹیوں کیساتھ عصبہ بناؤ۔'' (سراجیہ ،ص ۲۳)

باپ شریک بہنیں......: اگر باپ شریک بہن ایک ہو اور حقیقی بہن کوئی نہ ہو تو اسے آدھا حصہ ملے گا۔ اگر دو یا دو سے زائد باپ شریک بہنیں ہوں تو دو تہائی میں سب شریک ہوں گی۔ اگر مرنے والے کی باپ شریک بہن یا بہنوں کیساتھ ایک حقیقی بہن ہو تو باپ شریک بہن کو فقط چھٹا حصہ دو تہائی کے ہدف کو پورا کرنے کیلئے ملے گا۔ اگر باپ شریک بہن کیساتھ میت کی دو حقیقی بہنیں ہوں تو انکو کچھ نہ ملے گا اسلئے کہ دو تہائی کا ہدف حقیقی بہنوں سے پورا ہو گیا۔ اگر باپ شریک بہن کیساتھ میت کی دو حقیقی بہنیں ہوں اور باپ شریک بھائی بھی ہو تو حقیقی بہنوں کے حصے کے بعد جو کچھ بچے گا وہ انکے درمیان للذکر مثل حظ الانثیین کی بنیاد پر تقسیم ہوگا۔ اگر باپ شریک بہنوں کیساتھ میت کی بیٹیاں یا پوتیاں نیچے تک ہوں تو یہ بہنیں انکے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی حقیقی بہن ہو یا باپ شریک سب کے سب بیٹے یا پوتے نیچے تک اور باپ کے ہوتے ہوئے بالاتفاق محروم ہوں گے اور امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور فتوی اسی پر ہے۔ باپ شریک بھائی یا بہن حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے محروم ہوں گے۔ (سراجیہ ،ص ۲۳)

ماں......: اگر میت کی ماں کیساتھ میت کا کوئی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی ہو تو ماں کا حصہ چھٹا ہوگا۔ اور اگر میت کی ماں کیساتھ میت کے دو بھائی بہن خواہ حقیقی یا باپ شریک یا ماں شریک بھی ہوں تو اس صورت میں بھی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر میت کیساتھ مذکورہ رشتے دار نہ ہوں تو ماں کو کل مال کا ایک تہائی حصہ ملے گا جبکہ ماں کیساتھ شوہر اور بیوی میں سے ایک ہو تو پہلے شوہر اور بیوی کو انکا حصہ دیا جائے گا اور پھر ماں کو باقی ماندہ میں سے ایک تہائی دیا جائے گا۔ (درمختار ،ج ۱۰،ص ۵۱۲)

اگر مذکورہ صورتوں میں بجائے باپ کے دادا ہو تو ماں کو کل مال کا تہائی ملے گا۔ (عالمگیری ،ج ۶،ص ۴۹۹)

دادی......: جدہ صحیحہ کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر دادیاں اور نانیاں ایک سے زائد ہوں اور سب درجے میں برابر ہوں تو بھی چھٹے حصے میں شریک ہوں گی۔ اگر دادی اور نانی کیساتھ میت کی ماں بھی ہو تو دادی اور نانی دونوں محروم ہو جائیں گی۔ وہ دادیاں جو باپ کی طرف سے ہیں وہ باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائیں گی۔ وہ دادیاں جو باپ کی طرف سے ہوں اور دادا سے اوپر ہوں وہ دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائیں گی لیکن باپ کی ماں محروم نہ ہوگی کیونکہ اسکی رشتے داری دادا کے واسطے سے ہوئی۔ (سراجیہ ،ص ۲۳)

Marfat.com

نوٹ: اصحاب فرائض کو ہم نے حتی المقدور تفصیل سے بیان کردیا ہے باقی عصبات اور ذوی الارحام کے حصص کے بارے میں کسی دوسرے مقام پر اگر موضوع بنا تو کلام کریں گے ورنہ قارئین مذکورہ کتب کا مطالعہ کریں۔

☆......☆ یأمرکم: یعنی واجب ہونے کے طریقے پر۔

فله نصف المال الخ: یعنی اگر ان میں صاحب فرض نہ ہو اور اگر ہو تو اپنا فرض حصہ لے سکتا ہے پھر باقی ماندہ مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم ہوگا۔

اثنتین: نساء کی صفت ہے۔

او ختلاف دین: یعنی اسلام اور کفر کا اور اس کے برعکس کا بھی یہی معاملہ ہے۔(صاوی، ج۲ص۱۳ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۴

﴿وَالّٰتِىْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ﴾ اَلزِّنَا ﴿مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ﴾ اَیْ مِنْ رِّجَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿فَاِنْ شَهِدُوْا﴾ عَلَيْهِنَّ بِهَا ﴿فَاَمْسِكُوْهُنَّ﴾ اِحْبِسُوْهُنَّ ﴿فِى الْبُيُوْتِ﴾ وَامْنَعُوْهُنَّ مِنْ مُخَالَطَةِ النَّاسِ ﴿حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ﴾ اَیْ مَلٰٓئِكَتُهٗ ﴿اَوْ﴾ اِلٰٓى اَنْ ﴿يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا (۱۵)﴾ طَرِيْقًا اِلَى الْخُرُوْجِ مِنْهَا، اُمِرُوْا بِذٰلِكَ اَوَّلَ الْاِسْلَامِ ثُمَّ جَعَلَ لَهُنَّ سَبِيْلًا بِجَلْدِ الْبِكْرِ مِائَةً وَّتَغْرِيْبِهَا عَامًا وَّرَجْمِ الْمُحْصَنَةِ، وَفِى الْحَدِيْثِ لَمَّا بَيَّنَ الْحَدَّ قَالَ "خُذُوْا عَنِّىْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴿وَالَّذٰنِ﴾ بِتَخْفِيْفِ النُّوْنِ وَتَشْدِيْدِهَا ﴿يَاْتِيٰنِهَا﴾ اَیِ الْفَاحِشَةَ الزِّنَا اَوِ اللِّوَاطَةَ ﴿مِنْكُمْ﴾ اَیِ الرِّجَالِ ﴿فَاٰذُوْهُمَا﴾ بِالسَّبِّ وَالضَّرْبِ بِالنِّعَالِ ﴿فَاِنْ تَابَا﴾ مِنْهَا ﴿وَاَصْلَحَا﴾ الْعَمَلَ ﴿فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا﴾ وَلَا تُؤْذُوْهُمَا ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا﴾ عَلٰى مَنْ تَابَ ﴿رَّحِيْمًا (۱۶)﴾ بِهٖ، وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِالْحَدِّ اِنْ اُرِيْدَ بِهِ الزِّنَا وَكَذَا اِنْ اُرِيْدَ بِهَا اللِّوَاطَةُ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ لٰكِنَّ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ لَا يُرْجَمُ عِنْدَهٗ وَاِنْ كَانَ مُحْصَنًا بَلْ يُجْلَدُ وَيُغَرَّبُ وَاِرَادَةُ اللِّوَاطَةِ اَظْهَرُ بِدَلِيْلِ تَثْنِيَةِ الضَّمِيْرِ وَالْاَوَّلُ قَالَ اَرَادَ الزَّانِیَ وَالزَّانِيَةَ وَيَرُدُّهٗ تَبْيِيْنُهُمَا بِمِنَ الْمُتَّصِلَةِ بِضَمِيْرِ الرِّجَالِ وَاِشْتِرَاكُهُمَا فِى الْاَذٰى وَالتَّوْبَةِ وَالْاِعْرَاضِ وَهُوَ مَخْصُوْصٌ بِالرِّجَالِ لِمَا تَقَدَّمَ فِى النِّسَآءِ مِنَ الْحَبْسِ ﴿اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ﴾ اَیِ الَّتِىْ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ قَبُوْلَهَا بِفَضْلِهٖ ﴿لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ﴾ الْمَعْصِيَةَ ﴿بِجَهَالَةٍ﴾ حَالٌ اَیْ جَاهِلِيْنَ اِذْ عَصَوْا رَبَّهُمْ ﴿ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ﴾ زَمَنٍ ﴿قَرِيْبٍ﴾ قَبْلَ اَنْ يُّغَرْغِرُوْا ﴿فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ﴾ يَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا﴾ بِخَلْقِهٖ ﴿حَكِيْمًا (۱۷)﴾ فِىْ صُنْعِهٖ بِهِمْ ﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ الذُّنُوْبَ ﴿حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ﴾

Marfat.com

وَاخَذَ فِی النَّزْعِ ﴿قَالَ﴾ عِنْدَ مُشَاهَدَةِ مَا هُوَ فِیْهِ ﴿اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ﴾ فَلَا یَنْفَعُهٗ ذٰلِکَ وَلَا یُقْبَلُ مِنْهُ ﴿وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ کُفَّارٌ﴾ اِذَا تَابُوْا فِی الْاٰخِرَةِ عِنْدَ مُعَایَنَةِ الْعَذَابِ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ ﴿اُولٰٓئِکَ اَعْتَدْنَا﴾ اَعْدَدْنَا ﴿لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا (۱۸)﴾ مُؤْلِمًا ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ﴾ اَیْ ذَاتَهُنَّ ﴿کَرْهًا﴾ بِالْفَتْحِ وَالضَّمِّ لُغَتَانِ، اَیْ مُکْرِهِیْهِنَّ عَلٰی ذٰلِکَ کَانُوْا فِی الْجَاهِلِیَّةِ یَرِثُوْنَ نِسَآءَ اَقْرِبَآئِهِمْ فَاِنْ شَآءُوْا تَزَوَّجُوْهَا بِلَا صَدَاقٍ اَوْ زَوَّجُوْهَا وَاَخَذُوْا صَدَاقَهَا اَوْ عَضَلُوْهَا حَتّٰی تَفْتَدِیَ بِمَا وَرِثَتْهُ اَوْ تَمُوْتَ فَیَرِثُوْهَا فَنَهُوْا عَنْ ذٰلِکَ ﴿وَلَا﴾ اَنْ ﴿تَعْضُلُوْهُنَّ﴾ اَیْ تَمْنَعُوْا اَزْوَاجَکُمْ عَنْ نِکَاحِ غَیْرِکُمْ بِاِمْسَاکِهِنَّ وَلَا رَغْبَةَ لَکُمْ فِیْهِنَّ ضِرَارًا ﴿لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ﴾ مِنَ الْمَهْرِ ﴿اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ﴾ بِفَتْحِ الْیَاءِ وَکَسْرِهَا، اَیْ بُیِّنَتْ اَوْ هِیَ بَیِّنَةٌ اَیْ زِنًا اَوْ نُشُوْزٌ فَلَکُمْ اَنْ تُضَارُّوْهُنَّ حَتّٰی یَفْتَدِیْنَ مِنْکُمْ وَیَخْتَلِعْنَ ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ اَیْ بِالْاِجْمَالِ فِی الْقَوْلِ وَالنَّفَقَةِ وَالْمَبِیْتِ ﴿فَاِنْ کَرِهْتُمُوْهُنَّ﴾ فَاصْبِرُوْا ﴿فَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا کَثِیْرًا (۱۹)﴾ وَلَعَلَّهٗ یَجْعَلُ فِیْهِنَّ ذٰلِکَ بِاَنْ یَّرْزُقَکُمْ مِّنْهُنَّ وَلَدًا صَالِحًا ﴿وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّکَانَ زَوْجٍ﴾ اَیْ اَخْذَ بَدَلِهَا بِاَنْ طَلَّقْتُمُوْهَا ﴿وَ﴾ قَدْ ﴿اٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ﴾ اَیِ الزَّوْجَاتِ ﴿قِنْطَارًا﴾ مَالًا کَثِیْرًا صَدَاقًا ﴿فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْئًا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا﴾ ظُلْمًا ﴿وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا (۲۰)﴾ بَیِّنًا، وَنَصْبُهُمَا عَلَی الْحَالِ وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلتَّوْبِیْخِ وَلِلْاِنْکَارِ فِیْ قَوْلِهٖ ﴿وَکَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ﴾ اَیْ بِاَیِّ وَجْهٍ ﴿وَقَدْ اَفْضٰی﴾ وَصَلَ ﴿بَعْضُکُمْ اِلٰی بَعْضٍ﴾ بِالْجِمَاعِ الْمُقَرِّرِ لِلْمَهْرِ ﴿وَاَخَذْنَ مِنْکُمْ مِّیْثَاقًا﴾ عَهْدًا ﴿غَلِیْظًا (۲۱)﴾ شَدِیْدًا وَّهُوَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ اِمْسَاکِهِنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحِهِنَّ بِاِحْسَانٍ ﴿وَلَا تَنْکِحُوْا مَا﴾ بِمَعْنٰی مَنْ ﴿نَکَحَ اٰبَآؤُکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا﴾ لٰکِنْ ﴿مَا قَدْ سَلَفَ﴾ مِنْ فِعْلِکُمْ ذٰلِکَ فَاِنَّهٗ مَعْفُوٌّ عَنْهُ ﴿اِنَّهٗ﴾ اَیْ نِکَاحَهُنَّ ﴿کَانَ فَاحِشَةً﴾ قَبِیْحًا ﴿وَّمَقْتًا﴾ سَبَبًا لِّلْمَقْتِ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ اَشَدُّ الْبُغْضِ ﴿وَسَآءَ﴾ بِئْسَ ﴿سَبِیْلًا (۲۲)﴾ طَرِیْقًا ذٰلِکَ۔

ترجمہ

اور جو بدکاری (یعنی زنا) کریں تمہاری عورتوں میں سے ان پر خاص اپنے میں کے چار مردوں کی گواہی لو (یعنی مسلمان مردوں کی ......) پھر اگر وہ گواہی دے دیں (ان عورتوں کے خلاف زنا کرنے کی) تو ان عورتوں کو بند رکھو (یعنی انہیں قید کرلو گھروں میں (اور انہیں لوگوں کے میل جول سے روک دو) یہاں تک کہ انہیں موت (یعنی موت کے فرشتے) اٹھالے یا (او بمعنی الی ان ہے) اللہ انکی کچھ راہ نکالے (اس سے نکلنے کی، یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا بعد میں باکرہ کو سو کوڑے مارنے اور ایک سال کیلئے جلا وطن کردینے اور محصنہ کو رجم کرنے کی راہ نکالی گئی اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھ سے سیکھو، مجھ سے

Marfat.com

سیکھو، اللہ تعالی نے عورتوں کے زنا کے بارے میں راہ نکال دی ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے) اور تم میں جو (لفظ الـذان نون کی تخفیف وتشدید دونوں کے ساتھ ہے) مرد وعورت ایسا کام (یعنی بے حیائی کا خواہ زنا یا لواطت......۲......) کریں (یعنی تمہارے مردوں سے) تو ان دونوں کو ایذا دو (انہیں برا بھلا کہو اور جوتیاں مارو) پھر اگر وہ توبہ کرلیں (اس برائی سے) اور اصلاح کر لیں (اپنے عمل کی) تو انکا پیچھا چھوڑ دو (انکو اذیت نہ دو) بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا (ہے، اسکی جو توبہ کرے) مہربان ہے (اگر فحاشی سے مراد زنا ہو تو یہ اذیت وحبس وغیرہ حد زنا سے منسوخ ہے اور اگر اس سے مراد لواطت ہے تب بھی امام شافعی کے نزدیک حد زنا سے منسوخ ہے اور انکے نزدیک فقط فاعل کو رجم کیا جائے مفعول بہ اگرچہ محصن ہو اسکو رجم نہیں کیا جائیگا بلکہ کوڑے مارے جائیں گے اور جلاوطن کیا جائیگا اور یہاں فـاحشة کا معنی زنا کے بجائے لواطت مراد لینا زیادہ ظاہر ہے کیونکہ لفظ الـذان میں ساری ضمیریں تثنیہ استعمال کی گئی ہیں مگر اول نظریہ کے قائل کہتے ہیں کہ ضمیر تثنیہ سے مراد زانی اور زانیہ ہیں مگر دوسرے اسکی تردید میں من کو بطور بیانیہ بیان کرتے ہیں جو ضمیر رجـال پر داخل ہے اور اذیت دینے، توبہ کرنے اور ان سے اعراض کرنے میں شریک ہونا بھی اسکی دلیل ہے کہ یہ تینوں چیزیں مردوں کے ساتھ خاص ہیں کیونکہ بدکار عورتوں کو قید کرنے کا بیان تو گزر چکا)

وہ توبہ جسکا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے (یعنی اس نے اپنی ذات پر اپنے فضل سے اسکا قبول کرنا لکھ دیا ہے) وہ انہیں کی ہے جو کر بیٹھیں برائی (یعنی معصیت) نادانی سے (بجهالة حال ہے بمعنی نادانی کرتے ہوئے، جب وہ اپنے رب کی نافرمانی کر جائیں) پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں (حالت غرغرہ سے پہلے) ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے (انکی توبہ قبول فرماتا ہے) اور اللہ علم رکھنے والا ہے (اپنی مخلوق کا) اور حکمت والا ہے (اپنی مخلوق کے معاملات فرمانے میں) اور وہ توبہ انکی نہیں جو برائیوں (گناہوں) میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے (یعنی حالت نزع طاری ہو تو......۳......) کہے (موجودہ حالت کے مشاہدہ کے وقت) اب میں نے توبہ کی (تو اس وقت کی توبہ نفع نہ دے گی اور نہ اس سے قبول کی جائے گی) اور نہ انکی جو کافر مریں (اور آخرت میں عذاب دیکھنے کے وقت توبہ کریں انکی توبہ بھی اس وقت قبول نہ کی جائیگی) انکے لئے ہم نے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے (الیم بمعنی مؤلم ہے)

اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ (یعنی انکی ذات کے) زبردستی (لفظ کـر هـا فتح اور ضمہ دونوں لغتوں کے ساتھ ہے تقدیر عبارت یہ ہے کہ مکرهیهن علی ذلک یعنی عورتوں کو اس پر مجبور کرتے ہوئے، زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنے عزیز واقرباء کی عورتوں کے زبردستی وارث بن جاتے تھے اگر چاہتے تو بلا مہر انکی شادی کسی سے بھی کردیتے اور اگر چاہتے تو خود ان سے شادی کر کے مہر کھا جاتے یا انہیں بے نکاح ہی رکھ چھوڑتے کہ وہ اپنی جان چھڑانے کیلئے فدیہ میں وہ رقم دے دیتیں جس کی وہ وارث ہوتیں یا انکی موت تک انکو چھوڑے رکھتے تاکہ خود انکے اموال کے وارث بن سکیں ان لوگوں کو ان تمام کاموں سے منع کیا گیا) اور عورتوں کو روکو نہیں (یعنی نقصان پہنچانے کیلئے اپنی عورتوں کو زبردستی کسی دوسرے سے نکاح کرنے سے مت روکو جبکہ تمہیں ان میں کوئی رغبت نہ ہو) اس نیت سے کہ جو (مہر) ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں (لفظ

Marfat.com

مبیـــنة یاء کے فتح اور کسرہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے یعنی یا تو وہ بے حیائی ایسی ہوگی کہ اس پر گواہی قائم ہو جائے وہ بے حیائی مکمل طور پر واضح ہوگی مثلاً زنا کرنا یا نافرمانی کرنا تو اب تم انہیں کچھ تکلیف دو یہاں تک کہ وہ کچھ فدیہ دیں اور خلع کر لیں) اور ان سے اچھا برتاؤ کرو (یعنی بات چیت، نفقہ اور رات گزارنے میں انکے ساتھ اچھی طرح پیش آؤ) پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں (تو صبر کرو) تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے (شاید وہ تمہیں ان ناپسندیدہ عورتوں سے اولاد صالح عطا فرمائے)

اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو (یعنی ایک کو طلاق دیکر دوسری سے نکاح کرنا چاہو) اور (تحقیق) دے چکے اسے (یعنی پہلی بیوی کو) ڈھیروں مال (بطور مہر) تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو، کیا اسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر (یعنی ظلم کرتے ہوئے) اور کھلے گناہ سے (مبینا بمعنی بیناً اور لفظ بھتانا اور اثما مبینا کا منصوب ہونا بر بنائے حال ہے، استفہام توبیخ کیلئے ہے اور اگلے جملے میں استفہام انکاری ہے) اور کیونکر اسے واپس لو گے (یعنی کس وجہ سے اسے واپس لو گے) حالانکہ بے پردہ ہو لئے (یعنی مل چکے) تم میں ایک دوسرے کے سامنے (جماع کر کے جو مہر لازم کر دیتا ہے......) اور وہ تم سے لے چکیں وعدہ (یعنی عہد) گاڑھا (یعنی سخت، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بیویوں کو اچھے طریقے سے اپنے پاس رکھو یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دو) اور نکاح نہ کرو (مـا بمعنی مـن ہے) اپنے باپ دادا کی منکوحہ سے مگر جو ہو گزرا (تمہارا وہ فعل معاف ہے) وہ بیشک (یعنی ان عورتوں سے نکاح کرنا) بے حیائی (یعنی قبیح) اور غضب کا کام ہے (یعنی اللہ کے غضب کو ابھارنے والا کام ہے اور اللہ کو سخت ناپسند ہے) اور یہ بہت بری (ساء بمعنی بئس ہے) راہ (یعنی طریقہ ہے)۔

ترکیب

﴿وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآءِ كُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ﴾

و: مستانفه...... التی: موصول...... یاتین الفاحشة من نساء کم: جملہ فعلیہ ہو کر صلہ......ملکر مبتدا...... ف: رابطہ...... استشهدوا علیهن اربعة منکم: جملہ فعلیہ ہو کر خبر......ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا﴾

ف: مستانفه...... ان: شرطیہ...... شهدوا: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... امسکوهن: فعل با فاعل ومفعول...... فی البیوت: ظرف لغو...... حتی: جار...... ان: مقدرہ...... یتوفهن الموت: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... او: عاطفہ...... یجعل الله لهن سبیلا: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر بتاویل مصدر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف لغو، سب ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَامِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا﴾

و: عاطفہ...... الذان: موصول...... یاتینها منکم: جملہ فعلیہ صلہ......ملکر مبتدا...... ف: جزائیہ...... اذوهما: جملہ فعلیہ ہو کر خبر......ملکر جملہ اسمیہ...... ف: مستانفه...... ان: شرطیہ...... تابا و اصلحا: معطوف علیہ ومعطوف ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... اعرضوا عنهما: جملہ فعلیہ ہو کر جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ۔

Marfat.com

﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ﴾

ان: حرف مشبہ...... اللّٰہ: اسمِ جلالت اسم...... کان توابا رحیما: جملہ فعلیہ خبر......ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ...... انما: کافہ مکفوفہ...... التوبة: ذوالحال...... علی اللّٰہ: حال ملکر مبتدا...... لام: جار...... الذین: موصول...... یعملون السوء بجهالة: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ثم: عاطفہ...... یتوبون......الخ: معطوف ملکر صلہ، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾

ف: مستانفہ...... اولئک: مبتدا...... یتوب اللّٰہ: فعل بافاعل......علیکم: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... وکان اللّٰہ علیما حکیما: جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ﴾

و: عاطفہ...... لیست: فعل ناقص...... التوبة: اسم...... لام: جار...... الذین: موصول...... یعملون السیات: جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف مستقر خبر......فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْئٰنَ﴾

حتی: جار...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط...... حضر احدهم الموت: جملہ فعلیہ شرط...... قال: قول...... انّ: حرف مشبہ...... ی: اسم...... تبت: فعل بافاعل...... الئن: ظرف......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر......ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جواب شرط......ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مجرور...... جار مجرور ملکر ظرف لغو یعملون کیلئے۔

﴿وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾

و: عاطفہ...... لا: نافیہ...... الذین موصول...... یموتون: فعل، واو ضمیر ذوالحال...... وهم كفار: حال، ملکر فاعل یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر ماقبل الذین یعملون پر معطوف ہے...... اولئک: مبتدا...... اعتدنا: فعل بافاعل...... لهم: ظرف لغو...... عذابا الیما: مفعول......ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا﴾

یایها الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... لایحل: فعل نفی......لکم: ظرف لغو...... ان: مصدریہ...... ترثوا: فعل بافاعل...... النساء: ذوالحال...... کرها: حال، ملکر مفعول......ملکر بتاویل مصدر فاعل یحل کا......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

و: عاطفہ...... لا تعضلوا: فعل بافاعل...... هن: مستثنیٰ منہ...... الا: للاستثناء...... ان یاتین بفاحشة مبینة: جملہ بتاویل مصدر مستثنیٰ، ملکر مفعول......لام: جار...... تذهبوا ببعض ما اتیتموهن: جملہ فعلیہ ہوکر مجرور......جار مجرور ملکر ظرف

Marfat.com

لغو،فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ معطوف ترثوا پر......و عاشروهن بالمعروف: جملہ فعلیہ ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾

ف: عاطفہ...... ان: شرطیہ...... كرهتموهن: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... عسى: فعل مقاربہ تامہ......
ان: مصدریہ......تكرهوا شيئا: فعل بافاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... يجعل الله فيه خيرا كثيرا: جملہ فعلیہ معطوف......ملکر بتاویل مصدر فاعل...... عسى، اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا﴾

و: استنافیہ...... ان: شرطیہ...... اردتم: فعل، واؤ ضمیر ذوالحال...... استبدال: مضاف...... زوج: مضاف الیہ، مرکب اضافی ہوکر مفعول...... مكان زوج: مرکب اضافی ظرف باستبدال......و: حالیہ...... اتيتم احداهن قنطارا: جملہ فعلیہ حال......اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل......فعل اپنے متعلقات سے ملکر شرط...... فلا تاخذونه: جملہ فعلیہ جواب شرط، جواپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾

همزه: حرف استفہام...... تاخذون: فعل واو ضمیر فاعل...... ه: ضمیر مفعول......بهتانا واثما مبينا: معطوف علیہ ومعطوف ملکر مفعول لہ......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا﴾

و: عاطفہ...... كيف: بمعنى اى حالة حال مقدم...... تاخذونه: فعل، واؤ ضمیر ذوالحال...... ه: ضمیر مفعول...... و: حالیہ...... افضى: فعل...... بعضكم: فاعل...... الى بعض: ظرف لغو......ملکر جملہ فعلیہ حال......ملکر فاعل......ملکر جملہ فعلیہ......و اخذن......الخ: جملہ فعلیہ ماقبل وقد افضى پر معطوف ہے۔

﴿وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ﴾

و: مستانفہ...... لا تنكحوا: فعل بافاعل......ما: موصولہ...... نكح: فعل......اباء كم: فاعل...... من النساء: ظرف مستقر حال ہے فاعل سے......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مستثنی منہ...... الا: حرف استثناء...... ما: موصولہ...... قد سلف: جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مستثنی، اپنے مستثنی منہ سے ملکر مفعول......یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾

ان: حرف مشبہ...... ه: ضمیر اسم...... كان فاحشة و مقتا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... ساء سبيلا: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر خبر......ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

شانِ نزول

☆......یایھا الذین امنوا لا یحل لکم ...... زمانہ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنے اقارب کی بیبیوں کے بھی وارث بن جاتے تھے۔ پھر اگر چاہتے تو بے مہر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور خود مہر لے لیتے یا انہیں قید کر کے رکھتے کہ جو ورثہ انہوں نے پایا ہے وہ دے کر رہائی حاصل کریں یا مرجائیں تو یہ انکے وارث ہو جائیں غرض وہ عورتیں بالکل انکے ہاتھ میں مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کرسکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کیلئے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

فحاشی اور اسکی حد:

ا......اس آیت مبارکہ میں فاحشۃ سے مفسرین کرام نے زنا مراد لیا ہے۔لہذا ہم یہاں حدزنا سے متعلق بحث کریں گے۔چنانچہ پہلے ہم حد کی لغوی اور شرعی تعریف کرتے ہیں پھر اسکے تحت بقدر مناسب کلام کریں گے۔﴿قال الحد لغۃ:ھو المنع وفی الشرعیۃ:ھو العقوبۃ المقدرۃ حقا للّٰہ تعالیٰ﴾ لغت میں حد روکنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں وہ سزا جو اللہ تعالیٰ کے حق کی خاطر مقرر کی گئی ہو۔ (ھدایۃ، کتاب الحدود، ج۴،ص۶۸)

صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ زنا گواہی اور اقرار سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ گواہی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مرد اور عورت پر زنا کو ثابت کرنے کیلئے چار گواہ (مرد مومن، آزاد، عادل) پیش کرے تو امام ان چاروں گواہوں سے زنا کے بارے میں سوالات کرے گا کہ زنا کہاں ہوا؟ کیسے ہوا؟ کب ہوا؟ کس نے کس کے ساتھ کیا؟ جب وہ چاروں گواہ اس بارے میں بیان دیدیں گے کہ ہم نے فلاں کو اپنی آنکھوں سے فلاں کیساتھ وطی کرتے اس طرح دیکھا جیسے سوئی کے ناکے میں دھاگہ ڈالا جاتا ہے۔اور اقرار یہ ہے کہ عاقل، بالغ شخص اپنی ذات پر چار مرتبہ چار مجلسوں میں اقرار کرے پھر جب وہ چار مرتبہ اقرار کرلے گا تو قاضی اس سے زنا کے بارے میں سوال کرے گا کہ وہ کب، کہاں، کیسے، کس سے ہوا؟ جب وہ شخص یہ سارے بیانات دے چکے گا تو اس پر حدزنا نافذ کی جائے گی چنانچہ شادی شدہ مرد وعورت اگر زنا کے مرتکب ہوں تو انہیں رجم کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہوجائیں اور غیر شادی شدی مرد وعورت اگر یہ کام کریں تو انہیں سو سو کوڑے لگائے جائیں گے۔اور غلام نے زنا کیا تو اسے پچاس کوڑے لگائے جائیں گے۔

(قدوری، کتاب الحدود،ص۲۰۴،۲۰۵ملخصاً)

مرد کو کوڑے لگاتے وقت اسکے کپڑے اتار دیئے جائیں گے سوائے تہبند کے اور اسکے جسم پر کوڑے مارے جائیں گے نہ کہ چہرے، سر اور فرج پر اور مرد کو کوڑے مارتے وقت کھڑا رکھا جائے جبکہ عورت کو کوڑے مارتے وقت اسکے کپڑے نہیں اتارے جائیں گے بلکہ اسے بٹھا کر کوڑے مارے جائیں گے۔ (کنز الدقائق، کتاب الحدود،ص۱۶۴)

ایسے مرد وعورت جن کو رجم کیا گیا ہو کیا انکی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

اس بارے میں حدیثِ پاک ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:﴿اصنعوا بہ کما تصنعون بموتاکم﴾ یعنی تم انکے

Marfat.com

ساتھ وہی معاملہ کرو جیسا تم اپنے مردوں کیساتھ کرتے ہو۔ (هداية، كتاب الحدود، فصل في كيفية الحد، ج۲، ص۷۵)

۲......اگر کوئی شخص غیر محل میں وطی کرے یا قوم لوط والا عمل کرے تو ایسے شخص پر امام اعظم کے نزدیک حد متعین نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر ہوگی۔ اور جامع الصغیر میں ہے کہ اسے قید کیا جائے گا اور صاحبین نے کہا کہ یہ بھی زنا کی طرح ہے لہذا حد نافذ کی جائے گی اور یہی امام شافعی کا ایک قول ہے اور امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ دونوں کو ہر حال میں قتل کر دیا جائے کیونکہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا **اقتلوا الفاعل و المفعول** یعنی فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دیا جائے۔

(هداية، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد، ج۲، ص۹۲)

بہتان اٹھانا، ناجائز طور پر آبرو لینا، جعل دغا فریب یہ سب باتیں گناہ ہیں خواہ اپنی عورت کے ساتھ ہوں خواہ کسی اور کے ساتھ، اور ان گناہوں کے لئے شرع نے کوئی حد مقرر نہ فرمائی تو ان میں سزائے تعزیر ہے جس کا اختیار حاکم شرع کو ہے، جو سزا مناسب جانے دے، مگر مارے تو انتالیس ۳۹ کوڑوں سے زیادہ نہ مارے، اور امام ابو یوسف کے نزدیک پچھتر ۷۵، اور اسی پر فتوی ہے اشباہ میں ہے ضابطہ **التعزير كل معصية ليس فيها حد مقدر ففيه التعزير** یعنی ضابطہ تعزیر یہ ہے کہ جس گناہ کے لئے کوئی حد مقرر نہ ہو اس پر تعزیر ہے۔

(فتاوی رضويه، كتاب الحدود و التعزير، ج۱۳، ص۶۱۵)

موت کے وقت کی جانے والی توبہ کا حکم:

۳......حالت غرغرہ کے وقت جبکہ کسی مریض کے منہ میں کوئی پینے کی چیز ڈالی جائے تو وہ حلق سے ہی واپس آجائے اور پیٹ تک نہ پہنچے اور وہ اس پینے والی چیز کو نگلنے پر قادر نہ ہو۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب روح حلق تک پہنچ جاتی ہے۔ جو لوگ برے اعمال کرتے ہیں (اس میں کفار اور گناہ گار مومن سب شامل ہیں) اس وقت کی توبہ قبول نہیں ہوتی کہ جب موت کا وقت قریب آجائے خطیب کی عبارت میں یہ ہے کہ ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برے اعمال یعنی گناہ کرتے ہیں جبکہ انکی موت کا وقت آجائے۔

(الجمل، ج۲، ص۲۷، ۲۸)

ضحاک سے مروی ہے کہ ہر توبہ جو موت کے وقت کی جائے وہ قریب ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ملک الموت کو دیکھنے سے پہلے کی توبہ قریب کہلاتی ہے۔ انہیں سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ﴾ یعنی اللہ تعالی بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ وہ حالت نزع کو نہ پہنچ جائے۔

(ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ص۷۰۴)

مہر کب مؤکد ہوتا ہے؟

۴......احناف کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ خلوت صحیحہ سے مہر لازم آتا ہے اس کی مزید صراحت بہار شریعت کے متذکرہ مسئلہ سے بھی ہوتی ہے "نکاح میں مہر ذکر ہی نہ ہوا یا مہر کی نفی کر دی کہ بلا مہر نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا اور اگر خلوت صحیحہ ہوگئی یا دونوں میں سے کوئی مر گیا تو مہر مثل واجب ہے بشرطیکہ بعد عقد آپس میں کوئی مہر طے نہ پا گیا ہو اور اگر طے ہو چکا تو وہی طے شدہ ہے یوہیں اگر

Marfat.com

قاضی نے مقرر کردیا تو جو مقرر کردیا وہ ہے اوران دونوں صورتوں میں مہرجس چیز سے موکد ہوتا ہے موکد ہو جائے گا اور موکد نہ ہوا بلکہ خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق ہوگئی تو ان دونوں صورتوں میں بھی ایک جوڑا کپڑا واجب ہے یعنی کرتا پاجامہ ڈوپٹا جس کی قیمت نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اور زیادہ ہو تو مہر مثل کا نصف دیا جائے اگر شوہر مالدار ہو اور ایسا جوڑا بھی نہ ہو جو پانچ درہم سے کم قیمت کا ہو۔ اگر شوہر محتاج ہو، اگر مرد وعورت دونوں مالدار ہوں تو جوڑا اعلی درجے کا ہو اور دونوں محتاج ہوں تو معمولی اور ایک مالدار ہو ایک محتاج تو درمیانی''۔ (بہار شریعت، کتاب النکاح، حصہ ہفتم، ص ۳۳)

☆......☆ ای من رجالکم المسلمین : یعنی آزاد، عورتوں، غلاموں اور بچوں کی گواہی قابل قبول نہیں ہوتی اور شہادت کے لئے وقت، رویت اور مکان کے متحد ہونے کی شرط ہے اگر چہ شہادت کی حد لگانے میں اختلاف شی پایا جائے۔

عند الشافعی :امام مالک کے نزدیک مطلق لواطت کرنے والے کو رجم کردیا جائے گا چاہے فاعل ہو یا مفعول، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ جبکہ دونوں بالغ و مختار ہوں، اور امام اعظم کے نزدیک اسے شاہق یعنی سانڈ سے مارا جائے یا اس پر دیوار پھینک دی جائے ،(امام اعظم کے نزدیک لواطت کرنے والے پر حد نہیں بلکہ تعزیر ہے)۔

واللذان: کہا جاتا ہے کہ اس میں مردوں کا عورتوں پر غلبہ ہے۔

اونشوز: یعنی عورت شوہر کی فرمانبرداری سے نکل جائے۔

الاجمال فی القول: یعنی اچھی بات کرے۔ ذلک: مخصوص بالذم کی جانب اشارہ ہے معنی یہ ہے کہ جس نے حرمت نازل ہونے کے بعد باپ کی ماں سے نکاح کیا اس نے بہت بُرا فعل کیا اور اللہ کے ہاں شدید غضب کا مستحق ہوا اور بُرے طریقے پر چلا۔

(صاوی، ج ۲، ص ۷ او غیرہ)

رکوع نمبر ۱۵

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ﴾ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَشَمَلَتِ الْجَدَّاتُ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ اَوِ الْاُمِّ ﴿وَبَنٰتُكُمْ﴾ وَشَمَلَتْ بَنَاتُ الْاَوْلَادِ وَاِنْ سَفُلْنَ ﴿وَاَخَوٰتُكُمْ﴾ مِنْ جِهَةِ الْاَبِ اَوِ الْاُمِّ ﴿وَعَمّٰتُكُمْ﴾ اَیْ اَخَوَاتُ اٰبَائِكُمْ وَاَجْدَادِكُمْ ﴿وَخٰلٰتُكُمْ﴾ اَیْ اَخَوَاتُ اُمَّهَاتِكُمْ وَجَدَّاتِكُمْ ﴿وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ﴾ وَتَدْخُلُ فِيْهِنَّ بَنَاتُ اَوْلَادِهِنَّ ﴿وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْ اَرْضَعْنَكُمْ﴾ قَبْلَ اِسْتِكْمَالِ الْحَوْلَيْنِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ كَمَا بَيَّنَهُ الْحَدِيْثُ ﴿وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ﴾ وَيُلْحَقُ بِذٰلِكَ بِالسُّنَّةِ الْبَنَاتُ مِنْهَا وَهُنَّ مَنْ اَرْضَعَتْهُنَّ مَوْطُوْءَتُهٗ وَالْعَمَّاتُ وَالْخَالَاتُ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ مِنْهَا لِحَدِيْثِ "يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ ﴿وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ﴾ جَمْعُ رَبِيْبَةٍ وَهِیَ بِنْتُ الزَّوْجَةِ مِنْ غَيْرِهٖ ﴿الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ﴾

Marfat.com

تَرَبَّوْنَهَا صِفَةٌ مُّوَافِقَةٌ لِّلْغَالِبِ فَلَا مَفْهُوْمَ لَهَا ﴿مِنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ﴾ اَىْ جَامَعْتُمُوْهُنَّ ﴿فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ فِىْ نِكَاحِ بَنَاتِهِنَّ اِذَا فَارَقْتُمُوْهُنَّ ﴿وَحَلَآئِلُ﴾ اَزْوَاجُ ﴿اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ﴾ بِخِلَافِ مَنْ تَبَنَّيْتُمُوْهُمْ فَلَكُمْ نِكَاحُ حَلَآئِلِهِمْ ﴿وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ﴾ مِنْ نَّسَبٍ اَوْ رِضَاعٍ بِالنِّكَاحِ وَيُلْحَقُ بِهِنَّ بِالسُّنَّةِ الْجَمْعُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا وَيَجُوْزُ نِكَاحُ كُلِّ وَاحِدَةٍ عَلَى الْاِنْفِرَادِ وَمِلْكُهُمَا مَعًا وَّيَطَاُ وَاحِدَةً ﴿اِلَّا﴾ لٰكِنْ ﴿مَا قَدْ سَلَفَ﴾ فِى الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ نِّكَاحِكُمْ بَعْضَ مَا ذُكِرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْهِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا﴾ لِّمَا سَلَفَ مِنْكُمْ قَبْلَ النَّهْيِ ﴿رَّحِيْمًا (۲۳)﴾ بِكُمْ فِىْ ذٰلِكَ۔

ترجمہ

حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں (یعنی تمہارا ان سے نکاح کرنا اور اس حکم میں جدات یعنی دادیاں اور نانیاں بھی شامل ہیں) اور بیٹیاں (اس حکم میں بیٹیوں کی اولاد بھی شامل ہے خواہ وہ کتنی ہی نیچے درجے میں ہوں) اور بہنیں (باپ شریک یا ماں شریک) اور پھوپیاں (یعنی خواہ وہ باپ کی بہنیں ہوں یا دادا کی) اور خالائیں (چاہے تمہاری ماں کی بہنیں ہوں یا نانی کی) اور بھتیجیاں اور بھانجیاں (اس حکم میں انکی اولاد بھی شامل ہے) اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا ہے (دوسال کی مدت پوری ہونے سے قبل پانچ گھونٹ ......ا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے) اور دودھ کی بہنیں (حدیثِ پاک میں ہے کہ ’’رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔‘‘ اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا، حکم میں دودھ شریک بیٹیاں پھوپھیاں، خالائیں بھتیجیاں اور بھانجیاں بھی بذریعہ سنت داخل ہیں) اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور انکی بیٹیاں (لفظ ربائب ربیبہ کی جمع ہے بمعنی عورت کی وہ لڑکی جو پہلے شوہر سے ہو) جو تمہاری گود میں ہیں (یعنی تمہارے زیرِ پرورش ہونا غالب صفت کا بیان ہے، یہ قید اتفاقی ہے احترازی نہیں) ان بی بیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو (دخلتم بھن بمعنی جامعوھن ہے) تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو انکی بیٹیوں میں حرج نہیں (انکی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں جبکہ تم ان سے جدا ہو چکے ہو) اور بیبیاں (حلائل بمعنی ازواج ہے) تمہاری نسلی بیٹوں کی (بخلاف متبنّٰی کے کہ اسکی بیوی سے تمہیں نکاح کرنا حلال ہے) اور دو بہنیں اکھٹی کرنا نکاح میں (خواہ وہ نسبی ہوں یا رضاعی، از روئے حدیث اسی حکم میں بیوی کی پھوپھی اور خالہ کو شامل کر دیا گیا ہے البتہ انفرادی طور پر ان سے نکاح جائز ہے اور ان عورتوں کو ملک میں جمع کرنا بھی جائز ہے تاہم صحبت کی اجازت ایک سے ہوگی) مگر (الا بمعنی لکن ہے) جو ہو گزرا (جاہلیت کے دور میں کہ بعض مذکورہ عورتوں سے تم نے نکاح کر لیا تھا تو اس پر تمہیں کوئی گناہ نہیں) بیشک اللہ بخشنے والا (ہے، جو تم سے ممانعت سے پہلے ہو چکا) مہربان ہے (تم پر اس بارے میں)

ترکیب

Marfat.com

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ﴾

حرمت: فعل مجہول...... علیکم: ظرف لغو...... وبنتکم: معطوف اول...... واخواتکم: معطوف ثانی...... وعمتکم: معطوف ثالث...... وخلتکم: معطوف رابع...... وبنت الاخ: معطوف خامس...... وبنت الاخت: معطوف سادس...... معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر نائب الفاعل...... فعل اپنے نائب الفاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ﴾

و: عاطفہ...... امھتکم التی ارضعنکم: موصوف صفت ملکر ماقبل نائب الفاعل پر معطوف...... واخواتکم من الرضاعۃ: موصوف صفت ملکر ماقبل پر معطوف...... وامھت نساء کم: مضاف مضاف الیہ ملکر ماقبل پر معطوف۔

﴿وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ﴾

و: عاطفہ...... ربائبکم التی فی حجورکم: موصوف صفت ملکر ذوالحال...... من نسائکم...... الخ: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر ماقبل پر معطوف ہے۔

﴿فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾

ف: مستانفہ...... ان: شرطیہ...... لم تکونوا: فعل ناقص بااسم...... دخلتم بھن: جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... لا: نفی جنس...... جناح: اسم...... علیکم: ظرف مستقر خبر...... ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط...... شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ﴾

و: عاطفہ...... حلائل: مضاف...... ابنائکم الذین من اصلابکم: مضاف الیہ...... ملکر وربائبکم ماقبل پر معطوف۔

﴿وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

و: عاطفہ...... ان: مصدریہ...... تجمعوا: فعل بافاعل...... بین الاختین: ظرف...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر ماقبل پر معطوف...... الا ما قد سلف: مستثنیٰ ہے حرمت کے نائب الفاعل سے...... ان اللہ کان...... الخ: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

تشریح و توضیح واغراض

محرم عورتیں:

ا...... ہدایہ میں ہے کہ مدت رضاعت میں دودھ کم پیا یا زیادہ، حرمت رضاعت ثابت ہوجائے گی۔ امام شافعی کے نزدیک پانچ مرتبہ پینے سے ثابت ہوتی ہے ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا ''ایک یا دو چسکی دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی'' اور ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ ﴿وامھاتکم التی ارضعنکم (النساء:۲۳)﴾ یعنی تمہاری وہ مائیں جنہوں نے

Marfat.com

تمہیں دودھ پلایا اور سید عالم ﷺ کا یہ فرمان کہ ''جو چیز نسب سے حرام ہوتی ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتی ہے''۔

(ہدایہ، کتاب الرضاع، ص ۱۱۹)

جس قدر عورتیں حرام ہیں ان میں سات تو نسب سے حرام ہیں یعنی ہر وہ عورت جسکی طرف باپ یا ماں کے ذریعے سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں، نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں۔ پوتیاں اور نواسیاں کسی درجے کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں۔ بہنیں چاہے سگی ہوں یا سوتیلی۔

اسکے علاوہ دودھ کے رشتے، شیر خوارگی کی مدت میں قلیل دودھ پیا جائے یا کثیر اسکے ساتھ حرمت متعلق ہو جاتی ہے۔

شیر خواری کی مدت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک تیس ماہ ہے اور صاحبین کے نزدیک دو سال، شیر خواری کی مدت کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی اللہ تعالی نے رضاعت یعنی شیر خواری کو نسب کے قائم مقام کیا ہے اور دودھ پلانے والی کو شیر خوار کی ماں اور اسکی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا، اسی طرح دودھ پلائی کا شوہر شیر خوار کا باپ اور اسکا باپ شیر خوار کا دادا اور اسکی بہن شیر خوار کی پھوپھی اور اسکا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ شیر خوار سے پہلے پیدا ہوا یا اسکے بعد وہ سب اسکے سوتیلے بھائی بہن ہیں۔ اور دودھ پلائی کی ماں شیر خوار کی نانی اور اسکی بہن اسکی خالہ اور اس شوہر سے اسکے جو بچے پیدا ہوں وہ شیر خوار کے رضاعی بھائی بہن اور اس شوہر کے علاوہ دوسرے شوہر سے جو ہوں وہ اسکے سوتیلے بھائی بہن ہیں۔ اس میں اصل یہ حدیث ہے کہ ﴿يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَايَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ﴾ رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اسلئے شیر خوار پر اسکے رضاعی ماں باپ اور انکے نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں۔

محرمات صہریہ کا بیان بھی اس رکوع میں ملتا ہے: (۱)...... بی بیوں کی مائیں (۲)...... بی بیوں کی بیٹیاں (۳)...... بیٹوں کی بیبیاں۔ بیبیوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ وہ بیبیاں مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ ہوں۔

دو بہنوں سے نکاح کے ذریعے جماع کیا جائے یا ملک یمین کے ذریعے سے وطی میں اور حدیث شریف میں ہے پھوپھی، بھتیجی اور خالہ، بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا بھی حرام فرمایا گیا ہے۔

اور ضابطہ یہ ہے کہ نکاح میں ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کرنے سے دوسری اسکے لئے حلال نہ ہو جیسے کہ پھوپھی بھتیجی کہ اگر پھوپھی کو مرد تصور کریں تو چچا ہوا بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد تصور کیا جائے تو بھتیجا ہوا پھوپھی اس پر حرام ہے، حرمت دونوں طرف ہے اور اگر صرف ایک طرف سے ہو تو جمع حرام نہ ہوگی جیسے کہ عورت اور اسکے شوہر کی لڑکی ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد تصور کیا جائے تو اسکے لئے باپ کی بیوی تو حرام ہے مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بیوی کو اگر مرد تصور کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگا اور کوئی رشتہ ہی نہ رہے گا۔ (ماخوذ از، خزائن العرفان، حاشیہ ۶۴ تا ۷۲)

☆......**شملت بنات الاولاد**: بیٹے بیٹیاں دونوں مراد ہیں۔

خمس رضعات: متفرق اوقات میں، یہ امام شافعی اور امام احمد کا مسلک ہے اور امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک حرمت کے لئے

Marfat.com

ایک ہی مَس کافی ہے۔ وجداتکم: او پر تک۔

ای جامعتموھن: یہ امام شافعی کا مذہب ہے جب کہ امام مالک کے نزدیک حرمت کے لئے مطلق تلذذ یعنی لذت حاصل کرنا کافی ہے

(صاوی، ج۲،ص۴۱)

✿✿✿✿✿

ایک اھم بات

رسالہ بادشاہوں کی ہڈیاں میں مکاشفة القلوب کے حوالے سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے کعب رضی اللہ عنہ ہمیں موت کے بارے میں بتاؤ، حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا، موت اس ٹہنی کی مانند ہے جس میں کثیر کانٹے ہوں اور اسے کسی شخص کے پیٹ میں داخل کیا جائے اور جب ہر کانٹا ایک ایک رگ میں پیوست ہو جائے پھر کوئی کھینچنے والا اس شاخ کو کھینچے تو وہ کانٹے دار ٹہنی کچھ گوشت کے ریشے ساتھ لے آئے اور کچھ باقی چھوڑ دے

(مکاشفة القلوب، ص۶۸)

Marfat.com

رکوع نمبر ا

«وَ» حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ «الْمُحْصَنٰتُ» اَیْ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ «مِنَ النِّسَآءِ» اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَبْلَ مُفَارِقَةِ اَزْوَاجِهِنَّ حَرَائِرَ مُسْلِمَاتٍ كُنَّ اَوْ لَا «اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ» مِنَ الْاِمَآءِ بِالسَّبْيِ فَلَكُمْ وَطْؤُهُنَّ وَاِنْ كَانَ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ «كِتٰبَ اللّٰهِ» نَصَبَ عَلَى الْمَصْدَرِ اَیْ كَتَبَ ذٰلِكَ «عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ» بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ «لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ» اَیْ سِوٰی مَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ لِ «اَنْ تَبْتَغُوْا» تَطْلُبُوا النِّسَآءَ «بِاَمْوَالِكُمْ» بِصَدَاقٍ اَوْ ثَمَنٍ «مُّحْصِنِيْنَ» مُتَزَوِّجِيْنَ «غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ» زَانِيْنَ «فَمَا» فَمَنْ «اسْتَمْتَعْتُمْ» تَمَتَّعْتُمْ «بِهٖ مِنْهُنَّ» مِمَّنْ تَزَوَّجْتُمْ بِالْوَطْيِ «فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ» مُهُوْرَهُنَّ الَّتِیْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ «فَرِيْضَةً وَّلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ» اَنْتُمْ وَهُنَّ «بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ» مِنْ حَطِّهَا اَوْ بَعْضِهَا اَوْ زِيَادَةٍ عَلَيْهَا «اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا» بِخَلْقِهٖ «حَكِيْمًا(۲۴)» فِيْمَا دَبَّرَهٗ لَهُمْ «وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا» اَیْ غِنًا لِ «اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ» الْحَرَائِرَ «الْمُؤْمِنٰتِ» هُوَ جَرْیٌ عَلَى الْغَالِبِ فَلَا مَفْهُوْمَ لَهٗ «فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ» يَنْكِحُ «مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ» فَاكْتَفُوْا بِظَاهِرِهٖ، وَكِلُوا السَّرَائِرَ اِلَيْهِ، فَاِنَّهُ الْعَالِمُ بِتَفْصِيْلِهَا وَرُبَّ اَمَةٍ تَفْضُلُ الْحُرَّةَ فِيْهِ وَهٰذَا تَاْنِيْسٌ بِنِكَاحِ الْاِمَاءِ «بَعْضُكُمْ مِّنْ» اَیْ اَنْتُمْ وَهُنَّ سَوَآءٌ فِی الدِّيْنِ فَلَا تَسْتَنْكِفُوْا مِنْ نِّكَاحِهِنَّ «بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ» مَوَالِيْهِنَّ «وَاٰتُوْهُنَّ» اَعْطُوْهُنَّ «اُجُوْرَهُنَّ» مُهُوْرَهُنَّ «بِالْمَعْرُوْفِ» مِنْ غَيْرِ مَطْلٍ وَّنَقْصٍ «مُحْصَنٰتٍ» عَفَائِفَ، حَالٌ «غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ» زَانِيَاتٍ جَهْرًا «وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ» اَخِلَّاءَ يَزْنُوْنَ بِهِنَّ سِرًّا «فَاِذَآ اُحْصِنَّ» زُوِّجْنَ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ تَزَوَّجْنَ «فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ» زِنًا «فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ» الْحَرَائِرِ الْاَبْكَارِ اِذَا زَنَيْنَ «مِنَ الْعَذَابِ» الْحَدِّ، فَيُجْلَدْنَ خَمْسِيْنَ وَيُغَرَّبْنَ نِصْفَ سَنَةٍ وَّيُقَاسُ عَلَيْهِنَّ الْعَبِيْدُ وَلَمْ يُجْعَلِ الْاِحْصَانُ شَرْطًا لِوُجُوْبِ الْحَدِّ لِاِفَادَةِ اَنَّهٗ لَا رَجْمَ عَلَيْهِنَّ اَصْلًا «ذٰلِكَ» اَیْ نِكَاحُ الْمَمْلُوْكَاتِ عِنْدَ عَدَمِ الطَّوْلِ «لِمَنْ خَشِیَ» خَافَ «الْعَنَتَ» الزِّنَا، وَاَصْلُهُ الْمَشَقَّةُ، سُمِّیَ بِهِ الزِّنَا لِاَنَّهٗ سَبَبُهَا بِالْحَدِّ فِی الدُّنْيَا وَالْعُقُوْبَةِ فِی الْاٰخِرَةِ «مِنْكُمْ» بِخِلَافِ مَنْ لَا يَخَافُ مِنَ الْاَحْرَارِ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُهَا وَكَذَا مَنِ اسْتَطَاعَ طَوْلَ حُرَّةٍ، وَعَلَيْهِ الشَّافِعِیُّ وَخَرَجَ بِقَوْلِهٖ (مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ) الْكَافِرَاتُ، فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُهَا وَلَوْ عَدِمَ وَخَافَ «وَاَنْ تَصْبِرُوْا» عَنْ نِكَاحِ الْمَمْلُوْكَاتِ «خَيْرٌ لَّكُمْ» لِئَلَّا يَصِيْرَ الْوَلَدُ رَقِيْقًا «وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ(۲۵)» بِالتَّوْسِعَةِ فِیْ ذٰلِكَ۔

Marfat.com

ترجمہ

اور (حرام کی گئیں تم پر) محصنت (یعنی شوہروں والی) عورتیں......۱......(یعنی شادی شدہ عورتیں کہ اپنے شوہروں سے جدا ہونے سے پہلے تمہارا ان سے نکاح کرنا حرام ہے، خواہ وہ عورتیں آزاد مسلمان ہوں یا نہ ہوں) مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں (یعنی گرفتار شدہ باندیاں، تو استبراء کے بعد تمہارا ان سے وطی کرنا جائز ہے، اگرچہ دار الحرب میں انکے شوہر ہوں) لکھا ہوا ہے اللہ کا (لفظ کتب مفعول مطلق ہے کتب ذلک کیلئے) تم پر اور حلال کیا گیا (احل معروف اور مجہول دونوں طرح پڑھا گیا ہے) تمہارے لیے جو اسکے سوا ہیں (سوائے تم پر حرام کردہ عورتوں کے) کہ تلاش کرو (یعنی عورتوں کو طلب کرو) اپنے مالوں کے عوض (یعنی مہر یا ثمن کے عوض) پاک دامن بنتے (یعنی نکاح کرتے ہوئے) نہ کہ مستی نکالتے (یعنی زنا کرتے)۔

پس (ما بمعنی من ہے) جو نفع اٹھایا تم نے (یعنی تمتع حاصل کیا) ان عورتوں سے (نکاح کے بعد وطی کرکے) تو انہیں انکی اجرت دو (یعنی جو مہر تم نے انکے لئے مقرر کیا ہے وہ انہیں دے دو) تو اس میں گناہ نہیں اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جاوے (تم مردوں اور ان عورتوں میں) قرارداد کے بعد (کہ مہر کو مکمل معاف کرنا ہے یا اسکے بعض حصے کو یا اس میں مزید اضافہ کرنا ہے) بے شک اللہ علم رکھنے والا ہے (اپنی مخلوق کا) اور حکمت والا ہے (ان تدبیروں میں جو وہ اپنی مخلوق کے لئے فرماتا ہے) اور جو تم میں زیادتی (یعنی غناء کی) طاقت نہ رکھے کہ (آزاد) مسلمان عورتوں سے نکاح کرے (یہ قید غالب الوقوع ہونے کے لحاظ سے لگائی گئی ہے، اسکا اعتبار نہیں) تو جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں (ان سے نکاح کرو) تمہاری مومنہ لونڈیاں اور اللہ جانتا ہے تمہارے ایمان کو (تو تم ظاہری ایمان کا اعتبار کرو اور مخفی اسرار اللہ کے سپرد کردو کیونکہ وہ تفصیلات کا جاننے والا ہے اور کتنی ہی باندیاں ایمان کے اعتبار سے آزاد عوتوں سے بہتر ہوتی ہیں، اس حکم میں باندیوں سے نکاح کرنے سے اُنس دلایا گیا ہے) تم میں ایک دوسرے سے ہے (یعنی تم اور وہ عورتیں دین میں برابر ہو تو ان سے نکاح میں عار محسوس نہ کرو) تو ان عورتوں سے انکے مالک (یعنی آقاؤں) کی اجازت سے نکاح کرو۔

اور انہیں دو (یعنی عطا کرو) انکی اجرت (یعنی انکے مہر) بھلائی کے ساتھ (ٹال مٹول اور کمی کے بغیر) پاکدامن (محصنت غیر مسفحت، یہ اتوھن کی ضمیر سے حال ہے، عفیفہ بمعنی پاک دامن عورت کے ہے) نہ بدکاری کرنے والی (یعنی اعلانیہ زنا کرنے والی) اور نہ پوشیدہ یار بناتی (یعنی نہ ایسے دوست بنانے والی جو چھپ کر اس سے زنا کرے) پس جب وہ نکاح میں آجائیں (یعنی زوجیت میں، ایک قرأت میں احصن فعل معروف بمعنی تزوجن ہے) پھر اگر وہ برا کام کریں (یعنی زنا کریں) تو ان پر آدھا ہے جو آزاد عورتوں پر ہے (محصنت بمعنی آزاد کنواری عورتوں کے ہے، جب ایسی عورتیں زنا کر بیٹھیں تو) عذاب (یعنی بطور حد انہیں پچاس کوڑے مارے جائیں اور چھ ماہ کیلئے جلاوطن کیا جائے اور باندیوں کے حکم پر غلام کو قیاس کیا جائے گا، حد واجب ہونے کیلئے احصان شرط نہیں بلکہ یہ بتلانا ہے کہ انہیں رجم نہ کیا جائے......۲......)۔

یہ حکم کہ (آزاد عورتوں کی گنجائش نہ ہونے کی صورت میں باندیوں سے نکاح کرنا) اسکے لئے ہے جو ڈرے (یعنی خوف کرے) زنا سے (اصل میں العنت کے معنی مشقت کے ہیں اور زنا کو العنت کہنے کی وجہ اسکا سبب مشقت ہونا ہے کہ دنیا میں حد لگائی

Marfat.com

جاتی ہے اور آخرت میں عذاب ہوگا تو) تم میں سے (بخلاف ان آزاد مردوں کے جنہیں زنا میں پڑنے کا خوف نہ ہو تو انکے لیے باندی سے نکاح حلال نہیں ہے۔ اور یونہی جسے آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت ہو وہ بھی لونڈی سے نکاح نہیں کرسکتا، یہ مسلک امام شافعی کا ہے اور من فتیتکم المومنت کی قید سے کافر عورتیں نکل گئیں کہ ان سے نکاح جائز نہیں اگرچہ آزاد سے نکاح پر قدرت نہ ہو اور زنا کا خطرہ ہو) اور صبر کرنا (مملوکہ سے نکاح کرنے سے) تمہارے لئے بہتر ہے (تاکہ تمہاری اولاد غلام نہ بنے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (کہ اس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے)۔

ترکیب

﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ﴾

و: عاطفہ...... المحصنت: موصوف...... من النساء: ظرف مستقر صفت، اپنے موصوف سے ملکر مستثنیٰ منہ...... الا: للاستثناء...... ما ملکت ایمانکم: موصول، صلہ ملکر مستثنیٰ، اپنے مستثنیٰ منہ ملکر ماقبل و امھتکم پر معطوف ہے اور حرمت کا نائب الفاعل ہے...... کتب: مصدر مضاف...... اللہ: اسم جلالت فاعل مضاف الیہ...... علیکم: متعلق بمصدر، یہ سب ملکر مفعول مطلق کتب فعل محذوف کیلئے...... ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ﴾

و: عاطفہ...... احل لکم: فعل مجہول و ظرف لغو...... ما وراء ذلکم: موصول صلہ ملکر نائب الفاعل...... ان: مصدریہ...... تبتغوا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال...... محصنین: حال اول...... غیر مسفحین: حال ثانی، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... باموالکم: ظرف لغو، جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر مفعول لہ...... احل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً﴾

ف: مستانفہ...... ما: اسم شرط مبتدا...... استمتعتم به منهن: فعل بافاعل و ظرف لغو اول و ظرف لغو ثانی ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ف: جزائیہ...... اتوھن: فعل بافاعل و مفعول...... اجورھن: مرکب اضافی ذوالحال...... فریضة: حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول ثانی، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزاء سے ملکر خبر...... مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾

و: مستانفہ...... لا: نفی جنس...... جناح: اسم...... علی: جار...... کم: ضمیر ذوالحال...... فی: جار...... ما: موصولہ...... تراضیتم: فعل تم ضمیر ذوالحال...... من بعد الفریضة: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... به: ظرف لغو، جملہ فعلیہ ہوکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف مستقر حال، اپنے کم ضمیر ذوالحال سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر...... لانفی جنس اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ...... ان اللہ کان...... الخ: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ﴾

و: مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... لم یستطع: فعل ھو ضمیر ذوالحال...... منکم: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... طولا: مصدر ھو ضمیر فاعل...... ان ینکح...... الخ: جملہ بتاویل مصدر مفعول، مصدر اپنے متعلقات سے ملکر مفعول......لم یستطع فعل اپنے متعلقات سے ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... من: جار...... ما ملکت ایمانکم: موصول صلہ ملکر ذوالحال...... من فتیاتکم المؤمنات: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر صفت، فعل محذوف فلینکح کے مفعول محذوف اَمَة کیلئے...... ای فلینکح اَمَة من ما ...... الخ فعل اپنے متعلقات سے ملکر جزا، اپنی شرط سے ملکر خبر، مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ﴾

و: اعتراضیہ...... اللّٰه: اسم جلالت مبتدا...... اعلم بایمانکم: شبہ جملہ ہوکر خبر، جو مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ معترضہ...... بعضکم: مبتدا...... من بعض: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ...... ف: فصیحیہ...... انکحوھن باذن اھلھن: جملہ فعلیہ جزا......شرط محذوف اذا علمتم الوجهة المستقيمة الجديرة بالاتباع کیلئے، جملہ شرطیہ۔

﴿وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ﴾

و: عاطفہ...... اتوھن: فعل با فاعل ھن ضمیر ذوالحال...... محصنت: حال اول...... غیر مسفحت: معطوف علیہ ...... ولا متخذات اخدان: معطوف، جو معطوف علیہ سے ملکر حال ثانی، ذوالحال اپنے حالوں سے ملکر مفعول اول...... اجورھن: مفعول ثانی...... بالمعروف: ظرف لغو......فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ماقبل انکحوھن پر معطوف ہے۔

﴿فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾

ف: مستانفہ...... اذا ظرفیہ متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم...... احصن: فعل مجہول با نائب الفاعل، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط اول...... ف: جزائیہ...... ان شرطیہ...... اتین بفاحشة: فعل با فاعل وظرف لغو، جملہ فعلیہ ہوکر شرط ثانی...... ف: جزائیہ......علیھن: ظرف مستقر خبر مقدم...... نصف: مضاف...... ما علی المحصنت: موصول صلہ ملکر ذوالحال...... من العذاب: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر مبتدا موخر، اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، اپنی شرط ثانی سے ملکر پھر جزا، جو کہ شرط اول سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾

ذلک: مبتدا...... لام: جار...... من: موصولہ...... خشی: فعل ھو ضمیر ذوالحال...... منکم: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... العنت: مفعول...... ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر ہوکر

Marfat.com

خبر،مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ......و : مستأنفہ...... ان تصبروا: مبتدا...... خیر لکم: شبہ جملہ ہوکر خبر،مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

و: مستأنفہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... غفور: خبراول ...... رحیم: خبر ثانی......ملکر جملہ اسمیہ مستأنفہ۔

شان نزول

☆......والمحصنت من النساء ...... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک روز بہت سی قیدی عورتیں پائیں۔ جنکے شوہر دارالحرب میں موجود تھے تو ہم نے ان سے قربت میں تأمل کیا اور سید عالم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ سے متعہ ثابت کرنا:

ا......نکاح کرنا سید عالم ﷺ کی مبارک اور میٹھی سنت ہے اور اس کا ایک مقصد اولاد کا حصول بھی ہے۔ابتدائے اسلام میں چونکہ باندی غلام رکھنے کا رواج تھا اور لوگوں کے پاس باندی غلام ہوا کرتے تھے اسلئے جو شخص آزاد عورت سے نکاح کی قدرت نہ رکھتا شریعت مطہرہ نے اسکے لئے بغیر نکاح کے باندی کو حلال رکھا۔آیت مقدسہ میں ان کافر عورتوں کا ذکر ہے جو قید ہوکر مسلمانوں کے پاس آئیں اگرچہ دارالحرب میں ان کے شوہر موجود ہوں ایسی عورتیں بعد استبراء مسلمانوں کیلئے حلال ہیں۔مذکورہ آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے ذریعے پاکبازی بھی حاصل ہوتی ہے۔

بعض حضرات اس آیت مبارکہ سے متعہ کا جواز ثابت کرتے ہیں۔اب ہم تبیان القرآن جلد۲صفحہ۶۳۱ سے ان حضرات کی عبارات مع حوالاجات پیش کرتے ہیں جو متعہ کے جواز کے قائل ہیں چنانچہ شیخ ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی متوفی ۴۶۰ھ روایت کرتے ہیں "منصور صیقل بیان کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ نے کہا کہ مجوسی عورت سے متعہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔" (الاستبصارج۳،ص۱۵۳)

زرارہ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ سے پوچھا گیا کہ کیا متعہ صرف چار عورتوں سے کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے کہا متعہ اجرت سے ہوتا ہے چاہے ہزار عورتوں سے کرلو" (الاستبصارج۳،ص۱۵۳)

شیخ ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ روایت کرتے ہیں "ابو عمیر کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن سالم سے متعہ کا طریقہ پوچھا انہوں نے کہا تم یوں کہو! اے اللہ کی بندی میں اتنے پیسے کے عوض اتنے دنوں کے لئے تم سے متعہ کرتا ہوں،جب وہ ایام گزرجائیں گے تو اس کو طلاق ہوجائے گی اور اسکی کوئی عدت نہیں ہے۔ (الفروع من الکافی ج۵،ص۴۵۶)

ہمارے نزدیک متعہ باطل ہے چنانچہ ھدایہ میں ہے ونکاح المتعة باطل وھو ان یقول لامراة اتمتع بک کذا مدة بکذا من المال ۔یعنی نکاح متعہ باطل ہے اور وہ یہ ہے کہ مرد عورت سے کہے کہ میں تجھ سے اتنے مال کے عوض اتنی مدت کیلئے متعہ کرتا ہوں۔ (ھدایہ مع بدایة المبتدی ،کتاب النکاح،ج۳،ص۲۳)

Marfat.com

☆...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے خیبر کے زمانے میں متعہ اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب نهی النبی ﷺ، ص۹۱۵)

☆......انَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاء حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ کو منع فرمایا۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب نکاح المتعة، ص۶۵۵)

تحقیق یہ ہے کہ بعض جنگوں میں لوگوں نے آپ ﷺ سے خصی ہونے کی اجازت چاہی اور آپ نے انکو روکا اور متعہ کی اجازت دی۔ پھر آگے چل کر متعہ سے ہمیشہ کیلئے ممانعت فرمادی اور اب امت مسلمہ کا اسی پر اتفاق ہے محض شیعہ حضرات کو اس میں اختلاف ہے اور وہ اسکو اب بھی جائز جانتے ہیں۔ صحابہ کرام میں کچھ عرصے تک اس بارے میں اختلاف رہا مگر اکثریت حرمت ہی کی قائل رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سب کا اسی پر اجماع ہو گیا۔ اسکے بعد کسی اہل سنت وجماعت کو اس میں گفتگو کی مجال نہیں رہی۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اسکی حرمت وحلت کے بارے میں روایات وارد ہیں بعض کے نزدیک یہ دو سے زائد مرتبہ حلال وحرام ہوا۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ دو ہی مرتبہ حلال ہوا اور دو ہی مرتبہ حرام ہوا۔ اور جب آخری مرتبہ یہ حرام ہوا تو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرمت باقی رہی یعنی یوم خیبر سے پہلے یہ حلال تھا اور یوم خیبر حرام ہوا، فتح مکہ کے دن یہ حلال ہوا اور تین کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کیلئے یہ حرام ہو گیا۔
(مسند امام اعظم، مترجم، ص۲۲۰)

باندی پر حد

۲......اگر زنا غلام یا باندی نے کیا ہو تو ان پر آزاد مرد وعورت کے مقابلے میں نصف حد ہے یعنی انہیں پچاس کوڑے لگائے جائیں گے اس کی دلیل باری تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ﴿فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ (النساء:۲۵)﴾ اس کی وجہ فقہائے کرام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ رقیت نعمت کو مُنَقَّص کر دیتی ہے لہذا سزا بھی مُنَقَّص ہی ہونی چاہئے۔ اور رقیت کے مُنَقَّص ہونے کے بارے بنایہ میں ہے کہ **الاترى ان العبد لا يتزوج الا اثنتين**۔ (هداية مع بداية المبتدى، کتاب الحدود، ص۷۸)
باندی یا غلام محصن (شادی شدہ) نہیں ہیں جمہور کی دلیل متذکرہ بالا آیت مبارکہ ہے لہذا اگر باندیاں زنا کریں تو ان کو آزاد عورتوں کی نصف سزا دی جائے گی اس آیت میں محصنہ کا اطلاق باندیوں کے مقابلے میں آزاد عورتوں پر کیا گیا ہے۔
ہمارے نزدیک کوڑے مارنا اور جلاوطن کرنا دونوں باتوں کو بیک وقت جمع نہیں کیا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاجلدوا پس کوڑے مارو۔ ہاں امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک کوڑے بھی لگائیں جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن بھی کیا جائے گا ہاں باندی، غلام کی سزا آزاد مرد وعورت کے مقابلے میں نصف ہوتی ہے لہذا ان کی سزا امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک پچاس کوڑے اور چھ ماہ کی جلاوطنی ہے۔ ہمارے نزدیک اگر امام وقت جلاوطن کرنے میں فائدہ دیکھے تو کر سکتا ہے۔
(هداية مع بداية المبتدى، کتاب الحدود، ص۸۲، ملخصاً)

☆......☆ حرمت علیکم: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿امهتكم﴾ مراد یہ ہے کہ تمہاری مائیں محرمات کے سلسلے کو چلانے والی ہیں اس

Marfat.com

لئے مفسر جلال نے حرمت علیکم فرمایا۔
ان تنکحوھن: یعنی تم عقد نکاح کرو عورتوں سے ان کی عصمت کی وجہ سے اور عصمت کو عدت کے ساتھ منسلک کیا، اور اس کی جانب مفسر کا قول قبل مفارقة ازواجھن کے ذریعے اشارہ ملتا ہے۔
او لا: چاہے وہ باندیاں ہوں یا کتابیہ۔
نصب علی المصدر: یعنی مصدر مؤکد ہے عامل معنوی کی وجہ سے جو کہ مفسر کے قول حرمت سے مستفاد ہو رہا ہے، پس تحریم، فرض اور کتب سب کا ایک ہی معنی ہے۔
ای سوی ما حرم علیکم من النساء: یعنی کتاب اور سنت سے متذکرہ بالا عورتوں کی حرمت ثابت ہے۔
احل لکم: یعنی حرمت والی عورتوں کے سوا تمہارے لئے حلال ہے کہ تلاش کرو۔
بصداق: یعنی نکاح کے ذریعے۔ او ثمن: یعنی جو ملک کے ذریعے تمہارے قبضے میں آئیں۔
متزوجین: یعنی جن کے تم مالک ہوئے اور ثمن قول کے ذریعے۔
مھورھن: مہر کو اجر اکہا گیا اس لئے کہ یہ استمتاع یعنی نفع اٹھانے کے مقابلے میں آتا ہے کہ ذات کے مقابلے میں۔
انتم وھن: یعنی یہ عورتیں ہدایت یافتہ ہوں یا ان عورتوں کے اولیاء ہدایت یافتہ ہوں اگر وہ عورتیں کم عقل ہوں۔
من حطھاالخ: یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں (کل یا بعض) مہر معاف کرنے میں اور نہ ہی عورت پر کوئی گناہ کہ وہ زیادہ لینے پر راضی ہو۔
فلا مفھوم له: یعنی جب آزاد کتابیہ میں غنا کی کوئی صورت پائی جائے تو باندی سے نکاح کرنا جائز نہ رہے گا۔
تفضل فیه: کبھی باندی کو آزاد عورت پر فضیلت دی جاتی ہے جس کی جانب بڑے بڑے اولیاء اور ارباب اسرار نے توجہ دلائی ہے جیسے مفسر جلال کا قول بعضکم من بعض یعنی دین اور نسب کی جنس دیگر اجناس پر فوقیت رکھتی ہے جیسے حضرت علی ﷛ کا فرمان ہے کہ لوگوں کی مثال دینے کے حوالے سے یہ بات کافی ہے کہ ان کے باپ آدم علیہ السلام ہیں اور ماں بی بی حوا۔
الابکار: اس قید سے یہ ثابت ہوا کہ آزاد غیر باکرہ کو رجم کیا جائے اور اس میں تنصیف نہیں ہے۔
ویغرب نصف سنة: یہ امام شافعی کا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک غلام پر تغریب یعنی (چھ ماہ کی) جلاوطنی نہیں ہے چاہے مرد ہو یا عورت۔
وعلیه الشافعی: اسی مذہب یعنی (بخلاف ان آزاد مردوں کے جنہیں زنا میں پڑنے کا خوف نہ ہو تو انکے لیے باندی سے نکاح حلال نہیں ہے۔ اور یونہی جسے آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت ہو وہ بھی لونڈی سے نکاح نہیں کرسکتا)، یہ مسلک امام شافعی کا ہے اور اسی پر امام مالک اور احمد ہیں، اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ باندی سے نکاح اس شخص کے لئے جائز ہے جس کے پاس کوئی آزاد عورت بالفعل نہ ہو، چاہے مہر دے سکتا ہو یا نہ دے سکتا ہو اور لونڈی کے اسلام پر ہونے کی بھی شرط نہیں (خلاصہ یہ کہ امام اعظم کے نزدیک لونڈی سے نکاح کرنا مطلقاً جائز ہے یہ صرف مجبوری کی وجہ سے جائز نہیں لونڈی مسلمان ہو یا کتابیہ آزاد عورت کو خرچہ دے سکتا ہو یا نہ

Marfat.com

دے سکتا ہو، ہاں بغیر ضرورت مکروہ ہے، مظہری)۔ (صاوی، ج۲، ص۲۲ وغیرہ)

رکوع نمبر ۲

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ﴾ شَرَائِعَ دِيْنِكُمْ وَمَصَالِحَ اَمْرِكُمْ ﴿سُنَنَ﴾ طَرَائِقَ ﴿الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فِي التَّحْلِيْلِ وَالتَّحْرِيْمِ فَتَتَّبِعُوْهُمْ ﴿وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ﴾ يَرْجِعُ بِكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ الَّتِيْ كُنْتُمْ عَلَيْهَا اِلٰى طَاعَتِهِ ﴿وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ﴾ بِكُمْ ﴿حَكِيْمٌ (٢٦)﴾ فِيْمَا دَبَّرَهُ لَكُمْ ﴿وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ﴾ كَرَّرَهُ لِيُبْنٰى عَلَيْهِ ﴿وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ﴾ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى اَوِ الْمَجُوْسُ اَوِ الزُّنَاةُ ﴿اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا (٢٧)﴾ تَعْدِلُوْا عَنِ الْحَقِّ بِارْتِكَابِ مَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ فَتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ﴾ فَيُسَهِّلَ عَلَيْكُمْ اَحْكَامَ الشَّرْعِ ﴿وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (٢٨)﴾ لَا يَصْبِرُ عَنِ النِّسَاءِ وَالشَّهَوَاتِ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ بِالْحَرَامِ فِي الشَّرْعِ كَالرِّبٰوا وَالْغَصْبِ ﴿اِلَّاۤ﴾ لٰكِنْ ﴿اَنْ تَكُوْنَ﴾ تَقَعَ ﴿تِجَارَةً﴾ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِالنَّصْبِ، اَنْ تَكُوْنَ الْاَمْوَالُ اَمْوَالَ تِجَارَةٍ صَادِرَةٍ ﴿عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ وَطِيْبِ نَفْسٍ فَلَكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْهَا ﴿وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ﴾ بِارْتِكَابِ مَا يُؤَدِّيْ اِلٰى هَلَاكِهَا اَيًّا كَانَ فِي الدُّنْيَا اَوِ الْاٰخِرَةِ بِقَرِيْنَةِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (٢٩)﴾ فِيْ مَنْعِهِ لَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ﴾ اَيْ مَا نُهِيَ عَنْهُ ﴿عُدْوَانًا﴾ تَجَاوُزًا لِلْحَلَالِ حَالٌ ﴿وَّظُلْمًا﴾ تَاْكِيْدٌ ﴿فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ﴾ نُدْخِلُهُ ﴿نَارًا﴾ يَحْتَرِقُ فِيْهَا ﴿وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (٣٠)﴾ هَيِّنًا ﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ﴾ وَهِيَ مَا وَرَدَ عَلَيْهَا وَعِيْدٌ كَالْقَتْلِ وَالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: "هِيَ اِلَى السَّبْعِمِائَةِ اَقْرَبُ" ﴿نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ﴾ اَلصَّغَائِرَ بِالطَّاعَاتِ ﴿وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا﴾ بِضَمِّ الْمِيْمِ وَفَتْحِهَا اَيْ اِدْخَالًا اَوْ مَوْضِعًا ﴿كَرِيْمًا (٣١)﴾ هُوَ الْجَنَّةُ ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ مِنْ جِهَةِ الدُّنْيَا اَوِ الدِّيْنِ لِئَلَّا يُؤَدِّيَ اِلَى التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ ﴿لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ﴾ ثَوَابٌ ﴿مِّمَّا اكْتَسَبُوْا﴾ بِسَبَبِ مَا عَمِلُوْا مِنَ الْجِهَادِ وَغَيْرِهِ ﴿وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ﴾ مِنْ طَاعَةِ اَزْوَاجِهِنَّ وَحِفْظِ فُرُوْجِهِنَّ، نَزَلَتْ لَمَّا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: "لَيْتَنَا كُنَّا رِجَالًا فَجَاهَدْنَا وَكَانَ لَنَا مِثْلُ اَجْرِ الرِّجَالِ ﴿وَاسْئَلُوا﴾ بِهَمْزَةٍ وَدُوْنِهَا ﴿اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ مَا احْتَجْتُمْ اِلَيْهِ يُعْطِيْكُمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (٣٢)﴾ وَمِنْهُ مَحَلُّ الْفَضْلِ وَسُؤَالُكُمْ ﴿وَلِكُلٍّ﴾ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ﴿جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ اَيْ عَصَبَةً يُعْطَوْنَ ﴿مِمَّا تَرَكَ

Marfat.com

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ﴾ لَهُمْ مِنَ الْمَالِ ﴿وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ﴾ بِاَلِفٍ وَّدُوْنِهَا ﴿اَيْمَانُكُمْ﴾ جَمْعُ يَمِيْنٍ بِمَعْنَى الْقَسَمِ اَوِ الْيَدِ اَيِ الْحُلَفَاءُ الَّذِيْنَ عَاهَدْتُمُوْهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى النُّصْرَةِ وَالْاِرْثِ ﴿فَاٰتُوْهُمْ﴾ اَلْاٰنَ ﴿نَصِيْبَهُمْ﴾ حَظَّهُمْ مِنَ الْمِيْرَاثِ وَهُوَ السُّدُسُ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا (۳۳)﴾ مُطَّلِعًا وَمِنْهُ حَالُكُمْ، وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِقَوْلِهِ (وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ)

ترجمہ

اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام (تمہارے دینی اور مصلحتوں کے کام) تمہارے لیے بیان کردے اور تمہیں ہدایت کرے سنتیں (سنن بمعنی طرائق ہے) تم سے پہلوں کی (یعنی گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے تحلیل وتحریم کے متعلق جو طریقے تھے تم سے بیان کردے، پس تم انکی پیروی کرو) اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے (یعنی جس معصیت ونافرمانی کا تم شکار ہو اس سے تمہیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی جانب کرنا چاہتا ہے) اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے (تم لوگوں کو) اور حکمت والا ہے (ان تدبیروں میں جو وہ تمہارے لئے فرماتا ہے) اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے (اس کے تکرار کی وجہ اگلے جملے کی اس پر بناء ہے) جو اپنے مزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں (یعنی یہود ونصاری مجوس یا زانی لوگ) کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہو جاؤ (یعنی حرام کردہ امور کا ارتکاب کر کے حق سے عدول کر جاؤ، تاکہ تم بھی انہیں کی مثل ہو جاؤ) اللہ چاہتا ہے تم پر تخفیف کرے (یعنی تم پر احکامِ شرعیہ آسان کردے) اور آدمی کمزور بنایا گیا ہے......۱......(کہ وہ عورتوں اور خواہشات پر صبر نہیں کرسکتا)۔

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ باطل طریقے سے (یعنی ان طریقوں سے جو شریعت میں حرام ہیں جیسا کہ سود اور غصب) لیکن (الا بمعنی لکن ہے) یہ کہ ہو (یعنی واقع ہو) تجارت (ایک قرأت میں تجارۃ نصب کے ساتھ ہے، یعنی وہ مال مالِ تجارت ہو جو) تمہاری باہمی رضامندی کا ہو (خوش دلی سے ہو تو اسکا کھانا تمہارے لیے جائز ہے) اور اپنی جانیں قتل نہ کرو......۲......(ایسے اعمال کا ارتکاب کر کے جو جانیں ہلاکت تک لے جانے والے ہوں، خواہ وہ ہلاکت دنیاوی ہو یا اخروی، یہ تعمیم قرینہ کیوجہ سے ہے) بے شک اللہ تم پر مہربان ہے (کہ اس نے تمہیں ایسے اعمال سے منع کردیا) اور جو ایسا کرے (یعنی ممنوعہ افعال کا ارتکاب کرے) زیادتی کرتے ہوئے (حلال سے تجاوز کر کے، عدوانا ترکیب میں یفعل کے فاعل سے حال ہے) اور ظلم سے (لفظ ظلما تاکید ہے) پس عنقریب ہم اسے پہنچائیں گے (یعنی داخل کرینگے) آگ میں (وہ اس میں جل جائے گا) اور یہ اللہ پر آسان ہے (یسیر، ھینا کے معنی میں ہے)۔

اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جنکی تمہیں ممانعت ہے (کبیرہ گناہ......۳......وہ ہیں جس پر وعید وارد ہوئی جیسے قتل، زنا، چوری کرنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کبائر کی تعداد سات سو تک پہنچتی ہے) تو تمہارے گناہ (صغیرہ نیکیوں کی برکت سے) ہم بخش دینگے اور داخل کرینگے ہم تمہیں داخل ہونے کی جگہ (مدخلا میم کے ضمہ اور فتح کے ساتھ بمعنی ادخال مصدر ہے یا موضع ادخال یعنی ظرف ہے) عزت والی (یعنی جنت) میں۔

Marfat.com

اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی (خواہ دنیاوی جہت سے ہو یا دینی جہت سے ہو..... تا کہ باہمی کے حسد اور بغض تک نہ لے جائے) مردوں کے لیے حصہ (یعنی ثواب) ہے انکی کمائی سے (انکے اعمال یعنی جہاد وغیرہ کے سبب) اور عورتوں کے لیے انکی کمائی سے حصہ (ہے جیسے انکا اپنے خاوند کی طاعت اور پارسائی کی حفاظت کرنا، یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے اس خواہش کا اظہار کیا: "کاش ہم بھی مرد ہوتیں تو مردوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوکر انکے مثل اجر پاتیں) اور مانگو (واسئلوا ہمزہ کے ساتھ اور بغیر ہمزہ دونوں طرح پڑھا گیا ہے) اللہ سے اسکا فضل (یعنی جس چیز کی بھی تمہیں حاجت ہو وہ تمہیں عطا کرے گا) بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے (مواقع فضل اور تمہاری خواہشات و آرزوئیں بھی اس کے علم میں ہیں)۔

اور ہر ایک پر (مردوں اور عورتوں میں سے) ہم نے وارث بنائے (یعنی عصبہ بنائے، جنہیں دیا جائے گا اس میں سے) جو ماں باپ اور قریبی رشتے دار چھوڑ گئے (انکے لیے یعنی مال) اور جن سے بندھ چکیں (لفظ **عقدت** الف اور بغیر الف کے پڑھا گیا ہے) تمہاری قسمیں (**ایمانکم**، **یمین** کی جمع ہے بمعنی قسم یا ہاتھ، یعنی تمہارے وہ حلیف جن سے تم نے زمانۂ جاہلیت میں ایک دوسرے کی مدد اور ایک دوسرے کے وارث بننے کا وعدہ کیا تھا) تو تم انہیں دو (اب) انکا حصہ (میراث میں سے چھٹا حصہ) بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (وہ ہر چیز پر مطلع ہے اور ان میں سے تمہارا حال بھی ہے، یہ حکم آیت ﴿**واولوا الارحام بعضهم اولیٰ ببعض**﴾ سے منسوخ ہے)۔

ترکیب

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾

يريد: فعل ...... **الله**: اسم جلالت فاعل ...... **لام**: زائد ...... **يبين لكم**: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... **و**: عاطفہ ...... **يهديكم**: فعل با فاعل و مفعول ...... **سنن**: موصوف ...... **الذين من قبلكم**: موصول صلہ ملکر صفت، اپنے موصوف سے ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ معطوف اول ...... **ويتوب عليكم**: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفین سے ملکر مفعول ...... **يريد** فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ...... **والله عليم حكيم**: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلاً عَظِيْماً﴾

و: مستانفہ ...... **الله**: اسم جلالت مبتدا ...... **يريد**: فعل با فاعل ...... **ان يتوب عليكم**: جملہ بتاویل مصدر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... **و**: عاطفہ ...... **يريد**: فعل ...... **الذين يتبعون الشهوات**: موصول صلہ ملکر فاعل ...... **ان تميلو** ...... الخ: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول ...... فعل اپنے فاعل و مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا﴾

Marfat.com

یرید اللہ : فعل بافاعل...... ان یخفف عنکم: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول ،ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ...... و: مستانفہ ...... خلق: فعل مجہول ......الانسان: ذوالحال ......ضعیفا: حال، اپنے ذوالحال سے ملکر نائب الفاعل، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾

یا ایھاالذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... لاتاکلوا: فعل بافاعل...... اموالکم: ذوالحال...... بالباطل: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول اول...... بینکم: ظرف لغو......ملکر مستثنی منہ، الا: للاستثناء...... ان: مصدریہ تکون: فعل ناقص ھی ضمیر اسم...... تجارۃ: موصوف...... عن تراض: ظرف مستقر صفت اول...... منکم: ظرف مستقر صفت ثانی...... موصوف، دونوں صفات سے ملکر خبر......تکون اپنے اسم وخبر سے ملکر بتاویل مصدر، تجارۃ محذوف سے مستثنی، مستثنی منہ اپنے مستثنی سے ملکر مفعول ثانی...... لا تاکلوا فعل اپنے فاعل ودونوں مفعول وظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء۔

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا﴾

و: عاطفہ ...... لاتقتلوا: فعل بافاعل...... انفسکم: مفعول...... ملکر جملہ فعلیہ ماقبل لاتاکلوا پر معطوف ہے...... ان: حرف مشبہ ...... اللہ: اسم جلالت اسم ...... کان: فعل ناقص ھو ضمیر اسم ...... بکم: ظرف لغو مقدم ...... رحیما: صفت مشبہ ھو ضمیر فاعل وظرف لغو مقدم سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر...... کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر...... ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا﴾

و: استینافیہ ...... من: شرطیہ مبتدا...... یفعل: فعل ھو ضمیر ذوالحال ...... ذلک: مفعول......عدوانا و ظلما: معطوف علیہ، معطوف ملکر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... سوف: حرف استقبال ......نصلیہ نارا: جملہ فعلیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا﴾

و: استنافیہ ...... کان: فعل ناقص ...... ذلک: اسم ...... علی اللہ یسیرا: شبہ جملہ خبر......ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا﴾

ان: شرطیہ ...... تجتنبوا: فعل بافاعل...... کبائر: مضاف...... ما: موصولہ ...... تنھون عنہ: فعل بانائب الفاعل و ظرف لغو، جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر مفعول...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... نکفر عنکم سیاتکم: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ...... ندخلکم: فعل بافاعل ومفعول مدخلا کریما: مرکب توصیفی مفعول ثانی...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾

Marfat.com

و: مستانفه ...... لاتتمنوا: فعل بافاعل......ما: موصوله ...... فضل الله به بعضكم على بعض: فعل بافاعل و ظرف لغواول ومفعول وظرف لغوثانی،سب ملکر صلہ،اپنے موصول سے ملکر مفعول......فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ﴾

للرجال: ظرف مستقر خبر مقدم ...... نصيب: موصوف ...... من: جار...... ما اكتسبوا: موصول صلہ ملکر صفت،ملکر مجرور،جو جار سے ملکر ظرف مستقر ہوکر مبتدا مؤخر،جو خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ...... و: عاطفه ...... للنسآء: ظرف مستقر خبر مقدم نصيب: موصوف...... مما اكتسبن: جار مجرور ظرف مستقر،صفت اپنے موصوف سے ملکر مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا﴾

و: عاطفه ...... اسئلوا الله: فعل بافاعل واسم جلالت مفعول...... من فضله: ظرف مستقر،شیئا محذوف کی صفت، مرکب توصیفی مفعول ثانی،سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل لا تتمنوا پر معطوف ہے...... انّ: حرف مشبہ ...... الله: اسم جلالت اسم ...... كان: فعل ناقص ھو ضمیر اسم ...... بكل شیء عليما: شبہ جملہ ہوکر خبر،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ﴾

و: مستانفه ...... لام: جار...... كل: مضاف......قوم، محذوف موصوف ...... جعلنا: فعل بافاعل ...... هم، ضمیر محذوف مفعول اول ...... موالی: مفعول ثانی،سب ملکر جملہ فعلیہ صفت،اپنے موصوف سے ملکر مضاف الیہ،اپنے مضاف سے ملکر مجرور،اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر،خبر مقدم ...... من: جار...... ما: موصولہ ...... ترک: فعل......الوالدان و الاقربون: معطوف علیہ،معطوف سے ملکر فاعل،ملکر جملہ فعلیہ صلہ،موصول سے ملکر مجرور،اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر،نصیب محذوف کی صفت،مرکب توصیفی مبتدا مؤخر......مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ﴾

و: مستانفه ...... الذين: موصول...... عقدت ايمانكم: فعل بافاعل،جملہ فعلیہ،صلہ اپنے موصول سے ملکر مبتدا......

ف: جزائیہ ...... اٰتوهم نصيبهم: جملہ فعلیہ ہوکر خبر،مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا﴾

ان: حرف مشبہ ...... الله: اسم جلالت اسم...... كان: فعل ناقص بااسم ...... على كل شیء: ظرف لغو مقدم ...... شهيدا: صفت مشبہ ھو ضمیر فاعل وظرف لغو مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر. انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......ولا تتمنو ما فضل الله به ......جب آیت میراث ﴿للذكر مثل حظ الانثيين﴾ ہوئی اور میت کے ترکہ

Marfat.com

میں مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا گیا تو مردوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آخرت میں نیکیوں کا ثواب بھی ہمیں عورتوں سے دونا ملے گا اور عورتوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہوگا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ نے جسکو جو فضل دیا وہ عین حکمت ہے بندے کو چاہیے کہ وہ اس کی رضا پر راضی رہے۔

☆......للرجال نصیب مما اکتسبوا......ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا کہ ہم بھی اگر مرد ہوتے تو جہاد کو جاتے اور مردوں کی طرح جان فدا کرنے کا ثواب عظیم پاتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں تسکین خاطر دی گئی کہ مرد جہاد سے ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور عورتیں شوہروں کی اطاعت اور پاکدامنی سے ثواب حاصل کرسکتی ہیں۔

تشریح و توضیح و اغراض

﴿وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا﴾ سے مراد:

ا......انسان کس اعتبار سے کمزور پیدا کیا گیا ہے اس بارے میں مفسرین کرام کے مختلف اقوال پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ

☆......علامہ نسفی فرماتے ہیں کہ انسان اس لحاظ سے کمزور پیدا کیا گیا ہے کہ وہ خواہشات پر صبر نہیں کرسکتا اور فرمانبرداری کا شوق رکھتا ہے۔ (مدارک، ج۱ص ۳۵۱)

☆......علامہ جلال الدین سیوطی اسی آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ طاؤس سے روایت ہے کہ انسان عورت کے معاملے سے زیادہ کسی معاملے میں کمزور نہیں ہے۔ (در منثور، ج۲ص ۲۵۷)

☆......علامہ خازن باقی اقوال میں تو علامہ نسفی اور علامہ سیوطی کے ہم خیال ہیں تاہم ایک قول یہ بھی نقل کرتے ہیں کہ انسان اپنی خلقت کے اعتبار سے کمزور ہے اسلئے کہ وہ حقیر پانی سے پیدا ہوا ہے۔ (خازن، ج۱ص ۳۶۶)

☆......تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ انسان اپنی خلقت کے اعتبار سے کمزور ہے اسلئے اللہ تعالی اس پر آسانی فرماتا ہے سختی نہیں ہے کیونکہ انسان اپنے نفس اور عزم و حوصلے کے اعتبار سے کمزور ہے۔ طاؤس فرماتے ہیں مرد عورت کے معاملے میں کمزور ہے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ عورتوں کے پاس مرد کی عقل جاتی رہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ معراج سے واپسی پر جب سدرۃ المنتھی کے قریب پہنچے تو حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے دریافت کیا: "آپ ﷺ پر اللہ تعالی نے کیا فرض فرمایا؟" آپ ﷺ نے بتایا: "اللہ تعالی نے مجھے دن رات میں پچاس نمازوں کا حکم دیا ہے۔" اس پر حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے عرض کی: "واپس جائیے اور اپنے رب سے اس میں تخفیف کروائیے، آپ ﷺ کی امت میں اسکی طاقت نہیں، میں آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں، وہ اس سے کم تعداد سے بھی عاجز آگئے، آپ ﷺ کی امت تو سمع، بصر اور دل کے اعتبار سے ان سے بھی زیادہ کمزور ہے۔" پس آپ ﷺ واپس گئے تو دس نمازیں معاف ہو گئیں۔ واپس آئے تو پھر حضرت موسی علیہ السلام سے یہی گفتگو ہوئی یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں۔ (ابن کثیر، ج۱ص ۵۹۰)

خود کشی کی حرمت:

Marfat.com

۲.....انسان اپنی جان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی کسی دوسرے کی جان کو ناحق نقصان پہنچا سکتا ہے۔ چنانچہ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مواقع پر اس بارے احکامات ذکر فرمائے اور نسلِ انسانی کو اس قبیح جرم سے بچانے کے لئے غضب بھرے ارشادات بھی ہم تک پہنچائے کہ انسان اپنی جان کا خود مالک نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اس بارے ہم احادیث طیبہ اور اقوالِ مفسرین پیش کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆...... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کراؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ﴾ یعنی میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ (صحیح بخاری کتاب العلم، باب الانصات للعلماء، ص۲۶)

☆...... علامہ خازن فرماتے ہیں ﴿ان هذا نهى للانسان عن قتل نفسه﴾ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان انسان کو اپنی ذات کو قتل کرنے سے روکنے کے لئے ہے۔ (خازن، ج۱، ص۳۶۶)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا﴾ یعنی جو پہاڑ سے نیچے گر کر خودکشی کرے وہ دوزخ میں جائے گا اور ہمیشہ اس میں گرتا جائے گا اور پھر اسی میں ہمیشہ رہے گا اور جو شخص زہر کھا کر خودکشی کرلے تو ایسے شخص کے ہاتھ میں ہمیشہ زہر رہے گا جسے وہ دوزخ میں ہمیشہ کھاتا رہے گا اور جو شخص لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کرے تو وہ ہتھیار دوزخ میں ہمیشہ اسکے پاس رہے گا جسے وہ دوزخ کی آگ کے اندر ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس کے اندر رہے گا۔ (صحیح بخاری کتاب الطب، باب شرب السم والدوائبہ، ص۱۰۲۰)

☆...... حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک زخمی شخص نے خود کو قتل کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ یعنی میرے بندے نے خود ہی جان دے دی تو میں نے بھی اس پر جنت حرام کر دی۔ (صحیح بخاری کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، ص۲۱۸)

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کو زخم آیا، اس نے بیقرار ہو کر چھری لی اور اپنا زخمی ہاتھ کاٹ لیا خون اتنا جاری ہوا کہ وہ مرگیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ یعنی میرے بندے نے خود فیصلہ کر کے میرے حکم پر سبقت کی ہے لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ص۵۸۳)

علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خودکشی کرنے والے کو غسل دیا جائے گا خواہ وہ جان بوجھ کر ہی ایسا کرے اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی اسی پر فتوی ہے اگرچہ دوسرے مسلمان کو قتل کرنے کی بہ نسبت یہ زیادہ بڑا گناہ ہے۔

Marfat.com

(در مختار، کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنائز، ج۳،ص۱۰۸)

جوشخص عمداً اپنے آپ کو قتل کرے امام اعظم علیہ الرحمہ اور امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک انکی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔یہی صحیح ترین قول ہے اور اسی طرح تبیین میں بھی ہے۔ (فتاوی ھندیہ ،کتاب الصلاۃ،باب فی الجنائز ،ج۱،۱۶۹)

علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ نے خودکشی کرنے والے ایک شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھی تو آپ ﷺ نے ایسا محض اس فعل سے روکنے کے لئے بطور زجر کیا۔جس طرح کہ آپ ﷺ نے ایک مقروض شخص کی بھی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ (ردالمحتار کتاب الصلوۃ،باب صلاۃ الجنائز ،ج۳،ص۱۰۸تا۱۰۹)

کبیرہ گناہ:

۳.....گناہ کبیرہ کی تعریف میں اختلاف ہے کہ اس سے کون سی معصیت و نافرمانی مراد لی جائے چنانچہ تفسیرِ مظہری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک قول ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ گناہ کبیرہ وہ ہوتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی نے جہنم، غضب، لعنت اور عذاب کا فیصلہ فرمایا ہو۔اور امام ضحاک کا بھی یہی قول ہے کہ ہر وہ عمل جس پر اللہ تعالی نے دنیا میں حد کی اور آخرت میں عذاب کی وعید سنائی ہو کبیرہ گناہ کہلاتا ہے۔ (مظہری ج۲،ص۸۳)

علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ ﴿**والاقرب ان الکبیرۃ کل ذنب رتب الشارع علیہ الحد او صرح بالوعید فیہ**﴾ یعنی ہر وہ فعل جسکے لئے شارع نے کوئی حد مقرر کی ہو یا اس پر عذاب کی دھمکی دی ہو وہ گناہِ کبیرہ ہے۔ (بیضاوی ،ج۱،ص۳۵۰)

جس طرح گناہ کبیرہ کی ایسی کوئی تعریف نہیں کی جاسکی کہ جو اتنی جامع مانع ہو کہ سب کا اس پر اتفاق ہو جائے اسی طرح کبیرہ گناہوں کی تعداد کا تعین بھی انتہائی مشکل ہے، اگرچہ چند ایک گناہوں کے بارے میں قرآن و احادیثِ مبارکہ میں تصریح موجود ہے لیکن اس کے باوجود سلف صالحین کے نزدیک ہمیشہ کبائر کی تعداد مختلف رہی ہے، اس بارے میں امام ابن حجر مکی کی کتاب ﴿**الزواجر عن اقتراف الکبائر**﴾ کا مطالعہ کرنا فائدہ سے خالی نہیں جس کا اردو ترجمہ بھی دستیاب بھی ہے، چنانچہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ اللہ تعالی کا ساتھ شرک کرنا، اسکی خفیہ تدبیروں سے بےخوف ہونا، اس کی رحمت سے مایوس ہونا، اور اس کے کرم سے ناامید ہونا ہے۔ (مظہری، ج۱،ص۸۳)

بہر حال یہاں اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے دو ایک ایسی احادیثِ طیبہ جن میں کبائر کا تذکرہ ہے پیش کی جاتی ہیں:

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ**﴾ یعنی سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔عرض کی گئی: یعنی یارسول اللہ ﷺ وہ گناہ کون سے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: ﴿**اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبَا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیمِ وَالتَّوَلِّی یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ**﴾ یعنی اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے فرار ہونا، سیدھی سادی پاک عورتوں پر تہمت لگانا۔ (ابو داود، کتاب الوصایا، باب ماجاء فی التشدید فی اکل، ص۵۴۶)

Marfat.com

☆...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب الیمین الغموس، ص۱۱۵۲)

محض خواہش نہیں جستجو بھی درکار ہے:

☆...... اللہ تعالیٰ نے بعض انسانوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ صحت کے اعتبار سے، علم کے لحاظ سے، ذہانت، قوت، توانائی، حسب ونسب وغیرہ میں، الغرض تمام انسان مقام ومرتبہ اور جاہ ومنزلت کے حوالے سے ایک دوسرے سے جدا ہیں لہذا انہیں چاہئے کہ اس فرق کی وجہ سے اپنی زندگیوں کو تلخ نہ بنالیں کیونکہ دوسروں کے کمالات دیکھ کر ان جیسا بننے کے فقط خواب دیکھنا ایک مومن کے شایان شان نہیں بلکہ اس سے حسد پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ بیضاوی ارشاد فرماتے ہیں کہ **ای لکل من الرجال والنساء فضل ونصیب بسبب ما اکتسب ومن اجلہ فاطلبوا الفضل بالعمل لا بالحسد والتمنی** یعنی ہر مرد وعورت کو بلا امتیاز اس کی جدوجہد کا ثمرہ ملے گا اس لئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے طلب گار ہو تو اس کا فضل اپنے ذاتی عمل سے طلب کرو، کسی سے حسد کرنے یا فقط اس جیسا بننے کی خواہش ہی کرتے رہنے سے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ (بیضاوی، ج۱، ص۳۵۱)

☆...... **او المجوس**: مجوسی باپ شریک بہنوں اور بھتیجیوں سے نکاح کرتے، پھر جب اللہ نے ان پر یہ سب حرام فرمایا تو مسلمانوں سے کہتے کہ خالہ زاد اور پھوپھی زاد بہنیں، خالہ اور پھوپھی کے حرام ہوتے ہوئے حلال ہیں تو تم بھتیجی اور بھانجی سے نکاح کرو۔

فتکونوا مثلھم: یہود، نصاریٰ اور مجوس کا بظاہر اعتقاد یہ تھا کہ وہ حق پر ہیں۔

احکام الشرع: یعنی تمام احکام شرع، پس ہم پر تکالیف بھاری نہ پڑیں جیسا کہ بنی اسرائیل پر پڑیں تھیں، پس یہ اس فرمان ﴿یرید اللہ بکم الیسر﴾ کی حد بیان کی ہے۔

بالحرام: یعنی حرام کے طریقے سے۔

الا لکن: استثناء منقطع کی جانب اشارہ ہے، اس لئے کہ تجارت باطل طریقے سے کھائے جانے والے مال کی جنس سے نہیں ہے، اس لئے کہ استثناء کون پر واقع ہوا ہے اور کون **معنی من المعانی** (معنوں میں سے معنی) کی جنس سے ہے نہ کہ **مالا من الاموال** (مالوں میں سے مال) کی جنس سے، اور ہبہ، صدقہ اور وصیت کے بجائے تجارت کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس لئے کیا کہ مالوں میں غالب تصرف تجارت ہی سے ہوتا ہے اور اس لئے بھی رزق کے اسباب غالب طور پر اسی کے متعلق ہیں اور اس لئے بھی کہ یہ ہبہ اور طلب صدقہ وغیرہ کے مقابلے میں زیادہ قابل نفع ہوتی ہے۔

ای ما نھی عنہ: یعنی جن کاموں سے منع کیا گیا ہے ان کے بارے میں متعدد اقوال ہیں، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ جس نے کسی قابل احترام جان کو قتل کیا، یہ قول اس لئے کیا کہ ضمیر قریب مذکور کی جانب لوٹتی ہے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ جس نے کسی جان کو قتل کیا اور باطل طریقے سے مال کھایا، نہی سے یہ دونوں باتیں مراد ہیں اس لئے کہ یہ دونوں باتیں ایک ہی آیت میں مذکور ہیں، ایک قول یہ بھی کیا

Marfat.com

گیا ہے کہ ہر وہ نہی مراد ہے جو کہ ابتدائے سورت سے لے کر یہاں تک بیان ہوئی ہیں۔

تجاوزُ الخلال: ایک نسخہ میں للخل ہے اور دوسرے نسخہ میں للحد۔

(الجمل، ج۲، ص۴۱ وغیرہ)

بسبب ما عملوا: اشارہ ہے کہ من سببیہ تعلیلیہ ہے۔

او الشھوات: مطلق شہوت مراد ہے چہ جائے کہ عورت سے خواہش پوری کرے، حدیث شریف میں ہے کہ ''بیشک تیری جان کا تجھ پر حق ہے''۔

وھذا منسوخ: یعنی ﴿ والذین عقدت ایمانکم﴾ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض ﴾ سے۔

(صاوی، ج۲، ص۲۶ وغیرہ)

رکوع نمبر ۳

﴿الرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ﴾ مُسَلَّطُوْنَ ﴿عَلَی النِّسَآءِ﴾ یُؤَدِّبُوْنَھُنَّ وَیَاْخُذُوْنَ عَلٰی اَیْدِیْھِنَّ ﴿بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ﴾ اَیْ بِتَفْضِیْلِهٖ لَھُمْ عَلَیْھِنَّ بِالْعِلْمِ وَالْعَقْلِ وَالْوِلَایَةِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ ﴿وَبِمَا اَنْفَقُوْا﴾ عَلَیْھِنَّ ﴿مِنْ اَمْوَالِھِمْ فَالصّٰلِحٰتُ﴾ مِنْھُنَّ ﴿قٰنِتٰتٌ﴾ مُطِیْعَاتٌ لِاَزْوَاجِھِنَّ ﴿حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ﴾ اَیْ لِفُرُوْجِھِنَّ وَغَیْرِھَا فِیْ غَیْبَةِ اَزْوَاجِھِنَّ ﴿بِمَا حَفِظَ﴾ لَھُنَّ ﴿اللّٰهُ﴾ حَیْثُ اَوْصٰی عَلَیْھِنَّ الْاَزْوَاجَ ﴿وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ﴾ عِصْیَانَھُنَّ لَکُمْ بِاَنْ ظَھَرَتْ اَمَارَتُهٗ ﴿فَعِظُوْھُنَّ﴾ فَخَوِّفُوْھُنَّ مِنَ اللّٰهِ ﴿وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ﴾ اِعْتَزِلُوْا اِلٰی فِرَاشٍ اٰخَرَ اِنْ اَظْھَرْنَ النُّشُوْزَ ﴿وَاضْرِبُوْھُنَّ﴾ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ اِنْ لَّمْ یَرْجِعْنَ بِالْھِجْرَانِ ﴿فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ﴾ فِیْمَا یُرَادُ مِنْھُنَّ ﴿فَلَا تَبْغُوْا﴾ تَطْلُبُوْا ﴿عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا﴾ طَرِیْقًا اِلٰی ضَرْبِھِنَّ ظُلْمًا ﴿اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا (۳۴)﴾ فَاحْذَرُوْهُ اَنْ یُّعَاقِبَکُمْ اِنْ ظَلَمْتُمُوْھُنَّ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ﴾ عَلِمْتُمْ ﴿شِقَاقَ﴾ خِلَافَ ﴿بَیْنِھِمَا﴾ بَیْنَ الزَّوْجَیْنِ، وَالْاِضَافَةُ لِلْاِتِّسَاعِ اَیْ شِقَاقًا بَیْنَھُمَا ﴿فَابْعَثُوْا﴾ اِلَیْھِمَا بِرِضَاھِمَا ﴿حَکَمًا﴾ رَجُلًا عَدْلًا ﴿مِّنْ اَھْلِهٖ﴾ اَقَارِبِهٖ ﴿وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا﴾ وَیُوَکِّلُ الزَّوْجُ حَکَمَهٗ فِیْ طَلَاقٍ وَّقُبُوْلِ عِوَضٍ عَلَیْهِ وَتُوَکِّلُ ھِیَ حَکَمَھَا فِی الْاِخْتِلَاعِ فَیَجْتَھِدَانِ وَیَاْمُرَانِ الظَّالِمَ بِالرُّجُوْعِ اَوْ یُفَرِّقَانِ اِنْ رَاٰیَاهُ، قَالَ تَعَالٰی : ﴿اِنْ یُّرِیْدَآ﴾ اَیِ الْحَکَمَانِ ﴿اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَھُمَا﴾ بَیْنَ الزَّوْجَیْنِ اَیْ یُقَدِّرُھُمَا عَلٰی مَا ھُوَ الطَّاعَةُ مِنْ اِصْلَاحٍ اَوْ فِرَاقٍ ﴿اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا﴾ بِکُلِّ شَیْءٍ ﴿خَبِیْرًا (۳۵)﴾ بِالْبَوَاطِنِ کَالظَّوَاھِرِ ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ﴾ وَحِّدُوْهُ ﴿وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّ﴾ اَحْسِنُوْا ﴿بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا﴾ بِرًّا وَّلِیْنَ جَانِبٍ ﴿وَّبِذِی الْقُرْبٰی﴾ الْقَرَابَةِ ﴿وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی﴾ الْقَرِیْبِ مِنْکَ

Marfat.com

فِی الْجِوَارِ اَوِ النَّسَبِ ﴿وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾ اَلبَعِیْدِ عَنْکَ فِی الْجِوَارِ اَوِ النَّسَبِ ﴿وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ﴾ اَلرَّفِیْقِ فِیْ سَفَرٍ اَوْ صِنَاعَةٍ وَقِیْلَ الزَّوْجَةُ ﴿وَابْنِ السَّبِیْلِ﴾ اَلْمُنْقَطِعِ فِیْ سَفَرِهٖ ﴿وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ﴾ مِنَ الْاَرِقَّاءِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا﴾ مُتَکَبِّرًا ﴿فَخُوْرًا (۳۶)﴾ عَلَى النَّاسِ بِمَآ اُوْتِیَ ﴿الَّذِیْنَ﴾ مُبْتَدَاٌ ﴿یَبْخَلُوْنَ﴾ بِمَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ ﴿وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ﴾ بِهٖ ﴿وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ مِنَ الْعِلْمِ وَالْمَالِ وَهُمُ الْیَهُوْدُ، وَخَبَرُ الْمُبْتَدَاِ لَهُمْ وَعِیْدٌ شَدِیْدٌ ﴿وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ﴾ بِذٰلِکَ وَبِغَیْرِهٖ ﴿عَذَابًا مُّهِیْنًا (37)﴾ ذَا اِهَانَةٍ ﴿وَالَّذِیْنَ﴾ عَطْفٌ عَلَى الَّذِیْنَ قَبْلَهٗ ﴿یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ﴾ مُرَائِیْنَ لَهُمْ ﴿وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ کَالْمُنَافِقِیْنَ وَاَهْلِ مَکَّةَ ﴿وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا﴾ صَاحِبًا یَعْمَلُ بِاَمْرِهٖ کَهٰٓؤُلَاءِ ﴿فَسَآءَ﴾ بِئْسَ ﴿قَرِیْنًا (۳۸)﴾ هُوَ ﴿وَمَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ﴾ اَیْ اَیُّ ضَرَرٍ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِکَ وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلْاِنْکَارِ وَلَوْ مَصْدَرِیَّةٌ اَیْ لَا ضَرَرَ فِیْهِ وَاِنَّمَا الضَّرَرُ فِیْمَا هُمْ عَلَیْهِ ﴿وَکَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا (۳۹)﴾ فَیُجَازِیْهِمْ بِمَا عَمِلُوْا ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ﴾ اَحَدًا ﴿مِثْقَالَ﴾ وَزْنَ ﴿ذَرَّةٍ﴾ اَصْغَرَ نَمْلَةٍ بِاَنْ یَّنْقُصَهَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ اَوْ یَزِیْدَهَا فِیْ سَیِّئَاتِهٖ ﴿وَاِنْ تَکُ﴾ الذَّرَّةُ ﴿حَسَنَةً﴾ مِنْ مُّؤْمِنٍ، وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالرَّفْعِ فَکَانَ تَامَّةٌ ﴿یُضٰعِفْهَا﴾ مِنْ عَشْرٍ اِلٰی اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِمِائَةٍ وَفِیْ قِرَاءَةٍ یُضَعِّفْهَا بِالتَّشْدِیْدِ ﴿وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ﴾ مِنْ عِنْدِهٖ مَعَ الْمُضَاعَفَةِ ﴿اَجْرًا عَظِیْمًا (۴۰)﴾ لَا یَقْدِرُهٗ اَحَدٌ ﴿فَکَیْفَ﴾ حَالُ الْکُفَّارِ ﴿اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ﴾ یَّشْهَدُ عَلَیْهَا بِعَمَلِهَا وَهُوَ نَبِیُّهَا ﴿وَجِئْنَا بِکَ﴾ یَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا (۴۱)﴾ ﴿یَوْمَئِذٍ﴾ یَوْمَ الْمَجِیْءِ ﴿یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ﴾ اَیْ اَنْ ﴿تُسَوّٰی﴾ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ وَالْفَاعِلِ مَعَ حَذْفِ اِحْدَی التَّاءَیْنِ فِی الْاَصْلِ، وَمَعَ اِدْغَامِهَا فِی السِّیْنِ اَیْ تَتَسَوّٰی ﴿بِهِمُ الْاَرْضُ﴾ بِاَنْ یَّکُوْنُوْا تُرَابًا مِّثْلَهَا لِعِظَمِ هَوْلِهٖ کَمَا فِیْ اٰیَةٍ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا ﴿وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا (۴۲)﴾ عَمَّا عَمِلُوْهُ وَفِیْ وَقْتٍ اٰخَرَ یَکْتُمُوْنَ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ۔

ترجمہ

مرد افسر (یعنی حاکم) ہیں عورتوں پر......(انہیں ادب سکھاتے ہیں اور انہیں ناپسندیدہ باتوں سے روکتے ہیں) اسلئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی (کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عورتوں پر علم، عقل اور ولایت کے ذریعے وغیرہ فضیلت عطا فرمائی ہے) اور اس لئے کہ مردوں نے خرچ کئے (ان پر) اپنے مال، تو نیک بخت عورتیں (ان میں سے) ادب والیاں (یعنی اپنے خاوندوں کی مطیع) ہیں، خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں (یعنی اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اپنی پارسائی وغیرہ کی حفاظت کرتی

Marfat.com

ہیں......۲......) جس طرح حفاظت کا (انہیں) اللہ نے حکم دیا (جس طرح ان کے شوہروں کو ان کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا ہے) اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو (بایں طور کہ ان کی نافرمانی کی علامتیں تم پر ظاہر ہوگئی ہوں) تو انہیں سمجھاؤ (اور اللہ تعالیٰ کا خوف دلاؤ) اور چھوڑ دو انہیں خواب گاہوں میں (اگر ان سے نافرمانی ظاہر ہوجائے، تو اپنے بستر الگ کرلو) اور انہیں مارو (اگر کنارہ کش ہونے کے باوجود نہ سدھریں تو ہلکی مار بھی لگا سکتے ہو) پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں (جو تم ان سے چاہتے ہو) تو تلاش نہ کرو (ابتغوا بمعنی تطلبوا ہے) ان پر زیادتی کی کوئی راہ (ظلم کرتے ہوئے انکو مارنے کی) بے شک اللہ بلند بڑا ہے (تو اللہ سے ڈرو کہ اگر تم نے عورتوں کو ظلماً مارا تو وہ تم کو سزا دے گا)۔

اور اگر تم خوف کرو (یعنی جانو) اختلاف (شقاق بمعنی خلاف ہے) میاں بی بی کے درمیان (شقاق کی اضافت بین کی طرف محض توسعاً ہے یعنی شقاقا بینهما) تو بھیجو تم (انکے پاس انکی رضامندی کے مطابق) ایک پنچ (صاحب عدل شخص) مرد والوں کی طرف سے (یعنی اسکے رشتے دار کی طرف سے) اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے......۳......(اور شوہر اپنے پنچ یعنی انصاف کرنے والے کو طلاق دینے اور طلاق کا عوض قبول کرنے کا وکیل بنادے اور بیوی اپنے پنچ کو خلع لینے کا وکیل بنادے، پس دونوں پنچ مل کر معاملات سمجھنے اور سلجھانے کی کوشش کریں اور ظالم کو ظلم سے باز رہنے کا حکم دیں اور مناسب خیال کریں تو تفریق کرادیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) اگر وہ دونوں ارادہ کریں (یعنی دونوں پنچ) صلح کرانے کا تو موافقت کردے گا اللہ ان دونوں کے درمیان (یعنی زوجین کے مابین ملاپ اور جدائی میں سے جو کچھ بہتر ہو اللہ دونوں کیلئے مقدر فرمادے گا) بے شک اللہ جاننے والا (ہے ہر چیز) خبر رکھنے والا ہے (باطن کی جس طرح ظاہر کی خبر رکھتا ہے)۔

اور اللہ کی عبادت کرو (یعنی اللہ کو ایک مانو) اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور (اچھا سلوک کرو) ماں باپ سے بھلائی کرو (انکی خدمت بھی کرو اور انکے ساتھ نرمی سے پیش آؤ) اور رشتے داروں (قربیٰ بمعنی قرابة ہے) اور یتیموں اور مسکینوں اور پاس کے ہمسائے (یعنی جو پڑوس یا نسب کے لحاظ سے تم سے قریب ہوں) اور دور کے ہمسائے (یعنی جو رشتے اور نسب کے لحاظ دور ہوں) اور کروٹ کے ساتھی (سفر کے ساتھی یا ہم پیشہ ساتھی اور بعض نے اس سے بیوی مراد لی ہے) اور راہ گیر (جو سفر طے کررہا ہو) اور جن (غلام باندی) کے تم مالک ہوئے......۴......اور بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا (مختالا بمعنی متکبرا ہے) بڑائی مارنے والا (یعنی جو عطا کی گئی نعمتوں کے سبب دیگر لوگوں پر بڑائی جتائے، الذین مبتدا ہے) وہ لوگ جو بخل کریں......۵......(واجبات کی ادائیگی میں) اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں (ان امور میں) اور جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اسے چھپائیں (علم اور مال، اس سے مراد یہودی ہیں اور الذین موصول صلہ ملکر مبتدا ہے اس کی خبر لهم وعید شدید محذوف ہے) اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے (اس اور اسکے علاوہ دوسرے اسباب کی وجہ سے) ذلت کا عذاب (یعنی اہانت آمیز)۔

اور جو لوگ (اس، والذین کا عطف ماقبل الذین پر ہے) اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں (یعنی لوگوں کے سامنے ریاکاری کے لئے مال خرچ کرتے ہیں) اور ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور نہ قیامت پر (جیسا کہ منافقین اور اہل مکہ کا حال

Marfat.com

ہے)اور جسکا مصاحب شیطان ہو(اور وہ اسی کے کہے پر عمل کرے جیسا کہ مذکورہ لوگ) تو کتنا برا(ساء بمعنی بئس ہے) مصاحب ہے(ھو ضمیر مخصوص بالذم متبداء محذوف ہے)اور انکا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر اور اللہ کے دیئے میں سے اسکی راہ میں خرچ کرتے (ان امور کو انجام دینے میں انکا کونسا نقصان تھا، وما ذا علیھم......الخ استفہام انکاری ہے اور لو مصدریہ ہے یعنی ان کاموں میں انکا کوئی نقصان نہ تھا بلکہ نقصان تو اس موجودہ حالت میں ہے)اور اللہ انکو جانتا ہے(وہ انہیں انکے اعمال کی سزا دیگا)اللہ ظلم نہیں فرماتا (کسی پر)ایک ذرہ بھر (مثقال وزن کا ایک پیمانہ ہے، یعنی چھوٹی سی چیونٹی کے وزن کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اسطرح کہ لوگوں کی نیکیاں گھٹادے یا گناہ زیادہ کردے)اور اگر ہو(ذرہ بھر) کوئی نیکی (مسلمان کی، ایک قرأت میں حسنۃ رفع کیساتھ ہے اس صورت میں کان تامہ ہوگا) تو اسے دونی کردے (دس سے لیکر سات سو سے زائد، ایک قرأت میں یضعفھا تشدید کے ساتھ ہے)اور دیتا ہے اپنے پاس سے (اپنی جناب سے اضافہ کرکے) بڑا ثواب (جسے مخلوق شمار نہیں کرسکتی) تو کیا حال ہوگا (کافروں کا) جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں (گے جو اس امت کے عمل کی گواہی دے گا، مراد اس سے ہر امت کے نبی ہیں)اور ہم آپکو لائینگے (اے محمد ﷺ!) ان سب پر گواہ اس دن (یعنی اس آنے والے دن......۶......) تمنا کرینگے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش (لو بمعنی ان ہے) برابر کردی جائے (تسوی معروف ومجہول دونوں طرح پڑھا گیا ہے، دراصل اس میں دو تاء تھیں ایک کو حذف کردیا گیا ہے اور سین کے ادغام کیساتھ بھی ہے یعنی تسوی) ان پر زمین (باین طور پر کہ وہ مٹی کی مثل ہوجائیں، انکا یہ قول قیامت کی ہولناکی کی وجہ سے ہوگا جیسا کہ دوسری آیت میں ﴿ویقول الکٰفر یلیتنی کنت ترٰبًا﴾ ہے)اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپاسکیں گے (اپنے اعمال کے متعلق، اور دوسرے وقت میں اپنے عمل کو چھپاتے ہوئے کہیں گے ﴿واللہ ربنا ما کنا مشرکین﴾)۔

ترکیب

﴿الرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَافَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾

الرجال: مبتدا...... قوامون علی النساء: اسم فاعل ھم ضمیر فاعل وظرف لغو......بما فضل اللہ بعضھم علی بعض: معطوف علیہ...... و بما انفقوا من اموالھم: معطوف، ملکر ظرف لغو ثانی، ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَاحَفِظَ اللّٰهُ﴾

ف: مستانفہ...... الصالحات: مبتدا...... قانتات: خبر اول...... حافظات للغیب: اسم فاعل ھن ضمیر فاعل ظرف لغو اول...... بما حفظ اللہ: ظرف لغو ثانی، شبہ جملہ ہوکر خبر ثانی...... مبتدا اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ﴾

و: عاطفہ...... التی: اسم موصول...... تخافون نشوزھن: جملہ فعلیہ صلہ، موصول سے ملکر مبتدا...... ف: جزائیہ...... عظوھن: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... واھجروھن فی المضاجع: فعل با فاعل ومفعول وظرف لغو، جملہ فعلیہ معطوف اول......

Marfat.com

اضربوھن: جملہ فعلیہ معطوف ثانی ،ملکر خبر ،مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا﴾

ف: مستانفه ...... ان: شرطیہ ...... اطعنكم: فعل بافاعل ومفعول، جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... لا تبغوا علیھن سبیلا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ...... ان جرف مشبہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم ...... کان علیا کبیرا: جملہ فعلیہ، خبر ...... انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا﴾

و: مستانفہ ...... ان: شرطیہ ...... خفتم: فعل بافاعل ...... شقاق بینھما: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... ابعثوا: فعل بافاعل ...... حكما من اھلہ: مرکب توصیفی معطوف علیہ ...... و حكما من اھلھا: مرکب توصیفی معطوف ملکر مفعول ...... فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنْ يُّرِيْدَا اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا﴾

ان: شرطیہ ...... یریدا اصلاحا: فعل بافاعل ومفعول، جملہ فعلیہ شرط ...... یوفق اللّٰہ بینھما: فعل وفاعل وظرف، جملہ فعلیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ...... انّ: حرف مشبہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم ...... کان علیما خبیرا: جملہ فعلیہ ہوکر خبر ...... انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا﴾

و: مستانفه ...... اعبدوا اللّٰہ: فعل بافاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ...... و: عاطفہ ...... لا تشرکوا به شیئا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول جملہ فعلیہ ماقبل ادعوا پر معطوف ہے۔

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾

و: عاطفہ ...... بالوالدین: جارمجرور معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... ب: جار ...... ذی القربی: معطوف علیہ ...... والیتمی والمسکین والجار ذی القربی ...... الخ: معطوفات، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر ظرف لغو، احسنوا فعل مقدر کیلئے ...... احسانا: مفعول مطلق ...... فعل مقدر بافاعل وظرف لغو ومفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ، معطوف ہے ماقبل ادعوا پر۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾

انّ: حرف مشبہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت اسم ...... لایحب: فعل بافاعل ...... من: موصولہ ...... کان مختالا فخورا: فعل ناقص بااسم ومرکب توصیفی خبر، جملہ فعلیہ صلہ، موصول سے ملکر مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿اَلَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَیَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَیَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ﴾

الذین: موصول...... یبخلون: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... یامرون الناس بالبخل: جملہ فعلیہ معطوف اول...... و: عاطفہ...... یکتمون: فعل بافاعل...... ماآتھم اللّٰہ: موصول صلہ ملکر مفعول...... من فضلہ: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف ثانی، معطوف علیہ سے ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر ھم مبتدا محذوف کیلئے خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّھِیۡنًا؛ وَالَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمۡ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ﴾

و: مستانفہ...... اعتدنا للکفرین عذابا مھینا: جملہ فعلیہ مستانفہ...... و: عاطفہ...... الذین: موصول...... ینفقون اموالھم رئاء الناس: فعل بافاعل ومفعول ومفعول لہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... لایؤمنون: فعل بافاعل...... باللّٰہ: جار مجرور معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... لا: زائدہ...... بالیوم الآخر: جار مجرور معطوف، جو معطوف علیہ سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر ماقبل الذین یبخلون معطوف ہے۔

﴿وَ مَنۡ یَّکُنِ الشَّیۡطٰنُ لَہٗ قَرِیۡنًا فَسَآءَ قَرِیۡنًا﴾

و: مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... یکن الشیطان: فعل ناقص بااسم...... لہ: ظرف مستقر حال مقدم...... قرینا: ذوالحال، ملکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... ساء: فعل ذم ھو ضمیر ممیز...... قرینا: تمییز، ملکر فاعل، ملکر خبر مقدم...... الشیطان: محذوف مخصوص بالذم مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَ مَاذَا عَلَیۡھِمۡ لَوۡ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ﴾

و: مستانفہ...... ماذا: اسم استفہام مبتدا...... علیھم: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ...... لو: شرطیہ...... امنوا: فعل بافاعل...... ب: جار...... اللّٰہ والیوم الاخر: معطوف علیہ ومعطوف ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... انفقوا: فعل بافاعل...... من: جار...... مارزقھم اللّٰہ: موصول صلہ ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر جزا محذوف فماذا یضرھم ذلک کیلئے شرط، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَکَانَ اللّٰہُ بِھِمۡ عَلِیۡمًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظۡلِمُ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ﴾

و: مستانفہ...... کان اللّٰہ: فعل ناقص بااسم...... بھم علیما: شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ...... ان اللّٰہ: حرف مشبہ و اسم...... لایظلم: فعل بافاعل...... مثقال ذرۃ: مرکب اضافی، ظلما مصدر محذوف کی صفت، مرکب توصیفی مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاِنۡ تَکُ حَسَنَۃً یُّضٰعِفۡھَا وَیُؤۡتِ مِنۡ لَّدُنۡہُ اَجۡرًا عَظِیۡمًا﴾

و: مستانفہ...... ان: شرطیہ...... تک: اصل میں تکن تھا فعل ناقص ھی ضمیر اسم...... حسنۃ: خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... یضعفھا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... یؤت من لدنہ: فعل بافاعل وظرف لغو...... اجرا عظیما: مرکب

Marfat.com

توصیفی مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾

ف: فصیحیہ...... کیف: یصنعون فعل محذوف کے فاعل سے حال...... اذا: مضاف...... جئنا: فعل بافاعل...... ب: جار...... شهید: ذوالحال...... من کل امة: ظرف مستقر حال، جوذوالحال سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... جئنا فعل بافاعل...... ب: جار...... ک: جارہ ذوالحال...... علی ھؤلاء: ظرف لغو مقدم...... شھیدا: صفت مشبہ ھو ضمیر فاعل وظرف لغومقدم سے ملکر شبہ جملہ ہوکر حال، جوذوالحال سے ملکر مجرور، جار سے ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف...... یصنعون، فعل اپنے فاعل وظرف سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا﴾

یومئذ یود: فعل...... الذین: موصول...... کفروا و عصوا الرسول: جملہ معطوف علیہ، معطوف ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر فاعل...... لو: مصدریہ...... تسوی بھم الارض: فعل باظرف لغو ونائب الفاعل، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول...... یود، فعل اپنے فاعل وظرف مقدم ومفعول سے ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... لا یکتمون اللہ حدیثا: فعل بافاعل و مفعول اول وثانی، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل یود پر معطوف ہے۔

شان نزول

☆......الرجال قوامون علی النساء ......حضرت سعد بن ربیع نے اپنی بی بی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا انکے والد انہیں سید عالم ﷺ کے پاس لے گئے اور انکے شوہر کی شکایت کی۔ اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ......یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم ﷺ کی صفت بیان کرنے میں بخل کرتے اور چھپاتے تھے۔

تشریح وتوضیح واغراض

مرد عورتوں پر حاکم ھیں:

ا......اللہ تعالی نے مردوں کو عورتوں پر ان امور میں فضیلت دی: عقل، دین، خلافت، دانائی، شہادت، جہاد، جمعہ، جماعت، امامت، نبوت۔ انہی خصوصیات میں سے بعض یہ ہیں کہ مرد بیک وقت چار عورتیں اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے جبکہ عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ ایک شوہر سے نکاح قائم ہوتے ہوئے دوسرے سے نکاح کرے۔ اور اسی طرح مرد کو اذان، خطبہ، تکبیر، تشریق، حدود وقصاص کی شہادت، ورثہ میں دوگنے حصہ اور تعصیب اور نکاح وطلاق کے مالک ہونے اور نسبوں کے انکی طرف منسوب کیے جانے، اور نماز روزہ کے کامل طور پر قبول کیے جانے کے ساتھ کہ انکے لیے کوئی ایسا وقت نہیں کہ نماز وروزہ کے قابل نہ ہوں اور داڑھی وعمامہ سے فضیلت دی۔

Marfat.com

(ماخوذ از خازن، ج۱، ص۳۷۰، خزائن، حاشیہ نمبر۱۰۰)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً﴾ یعنی وہ قوم کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتی جنہوں نے کسی عورت کو اپنے کام کا والی بنالیا ہو۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب النبی ﷺ، ص۷۵۳)

مفسرین کرام فرماتے ہیں اگر عورت نافرمانی کرے تو پہلے اسے نصیحت کی جائے شاید کارگر ثابت ہو، ورنہ اس کا بستر الگ کردے کہ کوئی بھلائی کی صورت نکل آئے اور اگر پھر بھی کوئی صورت نہ بنے تو ضرب خفیف کا حکم دیا گیا ہے اور تمام ہی مفسرین اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ عورت کو ایسا نہ مارا جائے کہ اسکی ہڈیاں توڑ دی جائیں یا گوشت پھاڑ دیا جائے یا کوئی اور سخت قسم کی تکلیف دی جائے کہ باعث ضرر شدید بنے۔

نیک اور بد عورتوں میں فرق:

۲...... نیک عورتوں کا ذکر احادیث طیبہ میں اس طرح وارد ہوا ہے کہ

☆...... حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی عورت پانچوں نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائے گا: ﴿ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ﴾ یعنی جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہوجا۔ (مسند احمد، باب حدیث عبد الرحمن بن عوف، ج۱، ص۳۱۳)

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا﴾ یعنی اگر غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المرأة، ص۳۲۲)

بد عورتوں کے بارے میں حدیث مبارک میں یہ وعید آئی ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ﴾ یعنی جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کردے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب اذا باتت المرأة مهاجرة، ص۹۲۹)

میاں بیوی میں صلح کس طرح کرائی جائے؟

۳...... قرآن مجید فرقان حمید نے یہ حکم دیا ہے کہ تنازع زوجین کے تصفیہ کیلئے دونوں طرف سے ایک ایک حکم باہمی بات چیت سے اس مسئلہ کو حل کریں۔ لیکن حکم سے مراد کون ہیں؟ اس بارے میں متعدد اقوال پائے جاتے ہیں چنانچہ علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہے کہ حکم سے مراد امام وقت یا اسکا نائب ہے کیونکہ تنفیذ احکام شرعیہ انہی کی جانب سے ہوتی ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اسکا مخاطب امت کا ہر صالح شخص ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (فابعثوا) جمع کے صیغے سے خطاب فرمایا۔

Marfat.com

پس یہاں بعض کو بعض پر محمول نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو تمام امت پر محمول کیا جائے گا چاہے امام ہو یا نہ ہو۔ اور ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ زوجین میں سے ہر جانب سے ایک ایک فرد بطور حکم اس تنازع کو حل کرنے کی سعی کرے۔ (ماخوذ از خازن، ج ۱ص ۳۷۲)

حسن سلوک کرنے کے فضائل:

یہ.....آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے یہ حکم دیا ہے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے اور جن احباء کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ان میں سب سے پہلے والدین، پھر رشتے دار، پھر یتیم محتاج، پاس اور دور کے ہمسائے، کروٹ کے ساتھی، راہ گیر، اور باندی غلام شامل ہیں چنانچہ چند احادیث مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں۔

☆.....حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمتِ سراپا اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: ﴿مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي﴾ یعنی یارسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سے کون سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا حقدار ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿أُمُّكَ﴾ یعنی تیری ماں۔ اس نے دوبارہ پوچھا: ﴿ثُمَّ مَنْ﴾ یعنی اس کے بعد کون؟ تو آپ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: ﴿أُمُّكَ﴾ یعنی تیری ماں۔ اس نے تیسری مرتبہ دریافت کیا کہ اس کے بعد کون؟ تو آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی ارشاد فرمایا: ﴿أُمُّكَ﴾ تیری ماں۔ جب چوتھی مرتبہ اس نے دریافت فرمایا کہ اس کے بعد کون؟ تو اس مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿ثُمَّ أَبُوكَ﴾ یعنی تیرا باپ۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة ص۱۰۴۵)

☆.....حضرت انس بن مالک ﷛ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ﴿مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ﴾ یعنی جسے یہ بات خوش کرے کہ اسکے رزق میں وسعت ہو اور اس سے تنگی دور کردی جائے تو اسکو چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من احب البسط فی الرزق، ص۳۳۲)

☆.....حضرت سہل بن سعد ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ﴾ یعنی میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ہونگے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الیتیم، ص ۱۳، ج۲)

☆.....حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ﴾ یعنی بیوہ اور مسکین کی خبر گیری رکھنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے یا رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب النفقه باب فضل النفقه علی اهل، ص۱۰۹۶)

☆.....حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ ﴿يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي﴾ یعنی یارسول اللہ ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا﴾ جسکا دروازہ تمہارے قریب ترین ہو۔

(مسند احمد، کتاب مسند الانصار، باب مسند عائشه، ج۷، ص۲۵۱)

☆.....حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا

Marfat.com

يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ﴾ یعنی جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔

(صحيح البخاری، كتاب الادب، باب من كان يؤمن بالله، ص۱۰۵۲)

☆......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ﴿خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر دوست وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے بہتر ہو اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کیلئے بہتر ہو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حق الجوار، ص ۱۶، ج ۲)

بخل، شح، سخا اور جود میں فرق:

علامہ ابوالبرکات نسفی فرماتے ہیں کہ **بخل** یہ ہے کہ انسان خود کھائے اور دوسرے کو نہ کھلائے۔ **شح** یہ ہے کہ انسان خود بھی نہ کھائے اور دوسروں کو بھی نہ کھلائے۔ **سخاء** یہ ہے کہ انسان خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ **جود** یہ ہے کہ انسان خود نہ کھائے لیکن دوسروں کو کھلائے۔ (مدارک، ج ۱، ص ۳۵۷)

حضور ﷺ کا اولین و آخرین کی گواہی دینا:

۶......آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مشرکین اور منافقین کا کیا حال ہوگا جب حضرات انبیاءِ کرام ان پر گواہی پیش کریں گے کہ ہم نے ان تک رسالت کا پیغام پہنچا دیا تھا اور نبی پاک ﷺ ان تمام انبیاءِ کرام پر بطور گواہ پیش کیے جائیں گے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ﴿اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ﴾ یعنی میرے سامنے قرآن مجید پڑھو۔ حضرت ابن مسعود نے عرض کی: ﴿يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ﴾ یعنی یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ پر (کیسے) قرآن پڑھوں حالانکہ قرآن مجید آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي ﴾ یعنی میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے قرآن مجید سنوں۔ راوی فرماتے ہیں لہذا میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی حتی کہ جب میں اس آیتِ مبارکہ پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴾ یعنی اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان تمام پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ تو میں نے سر اٹھا کر خود دیکھا یا کسی نے مجھے ٹھوکا دیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک سے اشک رواں ہیں۔

(صحيح مسلم كتاب صلاة المسافر وقصرها،باب فضل استماع القران وطلب، ص۳۶۵)

پتہ چلا کہ حضور پرنور امت کے احوال سے واقف ہیں، حاضر و ناظر ہیں انور شاہ کاشمیری اپنی کتاب **فیض الباری شرح بخاری** میں لکھتا ہے ”جب درخت سے انی انا اللہ“ کی آواز آسکتی ہے تو **متصرف بالنوافل** کا کیا حال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی سمع و بصر نہ ہو سکے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے مقرب بندوں کی سمع و بصر ہو جانا ایسی صورت میں کیوں کر محال ہو سکتا ہے جب کہ وہ ابن آدم جو

Marfat.com

صورت رحمٰن پر پیدا کیا گیا شرف وکمال میں شجرۂ موسیٰ سے کسی طرح کم نہیں۔ (مقالات کاظمی، ج۳، ص۱۲۷)

یہ حال تو اللہ کے ولی اللہ کا بیان ہوا ہے حضور کو کیا کچھ دیا گیا ہم انسان اس کا احاطہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اندازہ بس اتنا کہتے ہیں کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاضر و ناظر ہیں امت کے احوال ان سے پوشیدہ نہیں رکھے گئے۔اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کاظمی صاحب کا رسالہ تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر و الناظر ملاحظہ فرمائیں۔

☆......ویأخذون علی ایدیھن:☆ یعنی مرد عورتوں پر قابض رہتے ہیں اور انہیں ان کے ناپسندیدہ ارادوں سے روکتے ہیں جیسا کہ گھر سے (بغیر ضرورت شرعی کے) نکلنا، اور یہ جملہ مطلق ناپسندیدہ باتوں سے روکنے کے حوالے سے بطور کنایہ استعمال ہوا ہے اگرچہ زبانی بات چیت کے ذریعے ہی منع کیا جائے۔

وغیرھا: یعنی شوہر کے مال، اس کی راز کی باتوں اور گھر کے اسباب کی حفاظت کرتی ہے۔

حیث اوصی علیھن الازواج: پس عورتوں کو عدل کے ساتھ حکم کرے اور بھلائی کے ساتھ اپنے نکاح میں رکھے یا احسان کرتے ہوئے چھوڑ دے، شیخین نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا "عورتوں سے اچھا سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو بھی وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی پس عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا۔

فخوفوھن اللہ: یعنی اس طرح کہ میرا تجھ پر حق ہے تو تو اللہ سے ڈر اور اس کے انجام سے محتاط رہ۔

غیر مبرح: مراد یہ ہے کہ عورت کی ہڈی نہ توڑے اور نہ ہی اسے عیب دار کر دے۔

طریقاًالی ضربھن: کہ انہیں گزرے ہوئے معاملات پر ملامت کرو کہ نوبت مار دھار کی طرف آجائے اور جھگڑا دوبارہ پڑ جائے، بلکہ ایسا کرو جیسا کہ کچھ ہوا ہی نہیں اس لئے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

خلاف: یعنی مخالفت، اور خلاف کو شقاق بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ مخالف وہ کرتا ہے جو اس کے مدمقابل کو دشوار گزرتا ہے یا یہ دونوں یعنی خلاف اور شقاق جانب (یعنی کسی جانب راستہ نکالنے جیسے کہ جانب الطریق کے معنی میں) ہیں۔

رجلاً عـارفـاً: یعنی ایسا آدمی مراد ہے جو کہ مشکل امور کی پہچان رکھتا ہو، اسی لئے اسے حُـکـمـاً یعنی دانش مند کہتے ہیں، اور اسے حکماً یعنی پنچ بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اسے فیصلے کے لئے دونوں فریقین کے مابین بھیجا جاتا ہے۔

ان رأیاہ: یعنی پنچ یہ محسوس کرے کہ شوہر اور بیوی میں جدائی بہتر ہے تو ایسا ہی فیصلہ کرے۔

وقبول عوض علیہ: یعنی طلاق۔

اصلاحاً: جھگڑا ختم کرنے کے لئے، اور یہ صلح اور فراق دونوں کو شامل ہے، اسی لئے شارح نے اصلاح اور فراق کا لفظ استعمال کیا۔

وحدوہ: ﴿ولا تشرکوا﴾ پر تاکید ہے، ظاہر یہ ہے کہ عبادت طاعت گزاری کے معنی میں ہے اور توحید ﴿ولا تشرکوا بہ شیئا﴾ سے مستفاد ہونے والی چیز ہے، پس اس صورت میں ﴿واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا﴾ پر عطف تاسیس کے لئے ہوگا۔

Marfat.com

بر اُولین : یعنی والدین کی خدمت کرتا ہے اور ان کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کرے، اور ان کی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی طاقت بھران پر خرچ کرے۔

الرفیق فی سفر الخ :ابی سعود کی عبارت میں ہے کہ اچھے کام کا ساتھی جیسے سیکھنے سکھانے ،تصرف واختیارات ،فن وپیشہ میں اور سفر میں ہو وہ تیرا صاحب ہے اور ان میں سے جو تیرے ساتھ مسجد میں برابر کی جگہ میں بیٹھے یا کسی مجلس میں تیرے برابر کی نشست پر بیٹھے یا اس کے علاوہ تیرے یا اس کے مابین کوئی ادنی سی صحبت قائم ہو اس کا بھی حق ہے۔

وقیل الزوجة :یہ حضرت علی ،ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا قول ہے اور در میں زید بن اسلم سے ہے کہ مراد یہ ہے کہ جو حضر یعنی مدتِ اقامت میں تیرا ساتھی ہو اور سفر میں تیرا رفیق ہو اور تیرے ساتھ سونے والی تیری بیوی۔

المنقطع فی سفرہ :یعنی حج یا غزوہ کے لئے یا مطلقاً ،اور ظاہر یہ ہے کہ مسافر میں انقطاع کی کوئی قید نہیں ہے یا اس سے مراد کمزور ہیں۔

من الارقاء :یعنی باندی اور غلام ،ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ یہ قول عام ہے اور اس میں حیوانات وغیرہ سب شامل ہیں ،بعض نے کہا کہ حیوانات غلام باندی ہونے میں شامل نہیں ہیں اس لئے کہ اکثر یہ انسان کے دست قدرت میں ہوتے ہیں پس جانب کثرت کی وجہ سے ایسا کہہ دیا گیا ہے ،چنانچہ اللہ تعالی نے ہر غلام باندی پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے چاہے وہ انسان ہو یا غیر انسان۔

متکبراً :یعنی اپنے عزیز واقارب ،پڑوسیوں ،ساتھیوں ،غلام باندیوں کے ساتھ غرور کرے اور ان کی جانب التفات نہ کرے۔

المال : کتمان مال اور علم سے متعلق ماقبل بحث ملاحظہ فرمائیں۔

وھم الیھود :یعنی یہود انصار سے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مال خرچ نہ کرو ،ہم تم پر تنگی آجانے سے ڈرتے ہیں ،ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت چھپاتے تھے۔

لھم وعید شدید :یعنی ماقبل ذکر کردہ لوگ ہر قسم کی ملامت اور عذاب کے حق دار ہیں۔

کھولاء :یعنی منافقین اور اہل مکہ جو کہ پانچ صفات کے ساتھ موصوف کئے گئے ہیں۔

حال الکفار :یعنی یہود ونصاری وغیرہ۔

یشھد علیھا بعملھا :یعنی ہر قوم کا نبی ان کے عقائد فاسدہ اور اعمال قبیحہ پر گواہی دے گا۔

علی ھولاء :یعنی حضرات انبیائے کرام علیہم السلام یا تمام امتیں ،یا منافقین یا مشرکین۔

یوم المجیء :یومئذٍ میں سابقہ جملہ سے تنوین عوض ہے۔ (الجمل ،ج۲،ص۴۷وغیرہ)

رکوع نمبر ۴

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾ ای لا تصلّوا ﴿وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی﴾ مِنَ الشَّرَابِ لِاَنَّ سَبَبَ

Marfat.com

نُزُوْلِهَا صَلَاةَ جَمَاعَةٍ فِي حَالِ السُّكْرِ ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾ بِاَنْ تَصْحُوْا ﴿وَلَا جُنُبًا﴾ بِاِيْلَاجٍ اَوْ اِنْزَالٍ، وَنَصْبُهٗ عَلَى الْحَالِ وَهُوَ يُطْلَقُ عَلَى الْمُفْرَدِ وَغَيْرِهٖ ﴿اِلَّا عَابِرِيْ﴾ مُجْتَازِيْ ﴿سَبِيْلٍ﴾ طَرِيْقٍ اَيْ مُسَافِرِيْنَ ﴿حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا﴾ فَلَكُمْ اَنْ تُصَلُّوْا وَاسْتُثْنِيَ الْمُسَافِرُ لِاَنَّ لَهٗ حُكْمًا اٰخَرَ سَيَاْتِيْ، وَقِيْلَ الْمُرَادُ النَّهْيُ عَنْ قُرْبَانِ مَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ اَيِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا عُبُوْرَهَا مِنْ غَيْرِ مُكْثٍ ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى﴾ مَرَضًا يَّضُرُّهُ الْمَاءُ ﴿اَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ اَيْ مُسَافِرِيْنَ وَاَنْتُمْ جُنُبٌ اَوْ مُحْدِثُوْنَ ﴿اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ﴾ هُوَ الْمَكَانُ الْمُعَدُّ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ اَيْ اَحْدَثَ ﴿اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ﴾ وَفِيْ قِرَاءَةٍ بِلَا اَلِفٍ وَكِلَاهُمَا بِمَعْنَى اللَّمْسِ هُوَ الْجَسُّ بِالْيَدِ، قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ وَاَلْحَقَ بِهِ الْجَسَّ بِبَاقِي الْبَشْرَةِ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هُوَ الْجِمَاعُ ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً﴾ تَطَهَّرُوْنَ بِهٖ لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ الطَّلَبِ وَالتَّفْتِيْشِ وَهُوَ رَاجِعٌ اِلٰى مَا عَدَا الْمَرْضٰى ﴿فَتَيَمَّمُوْا﴾ اُقْصُدُوْا بَعْدَ دُخُوْلِ الْوَقْتِ ﴿صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ تُرَابًا طَاهِرًا فَاضْرِبُوْا بِهٖ ضَرْبَتَيْنِ ﴿فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ﴾ مَعَ الْمِرْفَقَيْنِ مِنْهُ، وَمَسَحَ يَتَعَدّٰى بِنَفْسِهٖ وَبِالْحَرْفِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (۴۳)﴾ ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا﴾ حَظًّا ﴿مِّنَ الْكِتٰبِ﴾ وَهُمُ الْيَهُوْدُ ﴿يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ﴾ بِالْهُدٰى ﴿وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ (۴۴)﴾ تُخْطِئُوا الطَّرِيْقَ لِتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ ﴿وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ﴾ مِنْكُمْ فَيُخْبِرُكُمْ بِهِمْ لِتَجْتَنِبُوْهُمْ ﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا﴾ حَافِظًا لَّكُمْ مِنْهُمْ ﴿وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (۴۵)﴾ مَانِعًا لَّكُمْ مِنْ كَيْدِهِمْ ﴿مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا﴾ قَوْمٌ ﴿يُحَرِّفُوْنَ﴾ يُغَيِّرُوْنَ ﴿الْكَلِمَ﴾ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴿عَنْ مَّوَاضِعِهٖ﴾ الَّتِيْ وُضِعَ عَلَيْهَا ﴿وَيَقُوْلُوْنَ﴾ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِذَا اَمَرَهُمْ بِشَيْءٍ ﴿سَمِعْنَا﴾ قَوْلَكَ ﴿وَعَصَيْنَا﴾ اَمْرَكَ ﴿وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ﴾ حَالٌ بِمَعْنَى الدُّعَاءِ اَيْ لَا سُمِعْتَ ﴿وَّ﴾ يَقُوْلُوْنَ لَهٗ ﴿رَاعِنَا﴾ وَقَدْ نُهِيَ عَنْ خِطَابِهٖ بِهَا وَهِيَ كَلِمَةُ سَبٍّ بِلُغَتِهِمْ ﴿لَيًّا﴾ تَحْرِيْفًا ﴿بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا﴾ قَدْحًا ﴿فِي الدِّيْنِ﴾ الْاِسْلَامِ ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا﴾ بَدَلَ وَعَصَيْنَا ﴿وَاسْمَعْ﴾ فَقَطْ ﴿وَانْظُرْنَا﴾ اُنْظُرْ اِلَيْنَا بَدَلَ رَاعِنَا ﴿لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ﴾ مِمَّا قَالُوْهُ ﴿وَاَقْوَمَ﴾ اَعْدَلَ مِنْهُ ﴿وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ﴾ اَبْعَدَهُمْ عَنْ رَّحْمَتِهٖ ﴿بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (۴۶)﴾ مِّنْهُمْ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّاَصْحَابِهٖ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا﴾ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴿مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ﴾ مِّنَ التَّوْرَاةِ ﴿مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا﴾ نَمْحُوْ مَا فِيْهَا مِنَ الْعَيْنِ وَالْاَنْفِ وَالْحَاجِبِ ﴿فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَآ﴾ فَنَجْعَلَهَا كَالْاَقْفَاءِ لَوْحًا وَّاحِدًا ﴿اَوْ نَلْعَنَهُمْ﴾ نَمْسَخَهُمْ قِرَدَةً ﴿كَمَا لَعَنَّآ﴾ مَسَخْنَا ﴿اَصْحٰبَ السَّبْتِ﴾

Marfat.com

مِنْهُمْ ﴿وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ﴾ قَضَاؤُهُ ﴿مَفْعُوْلًا (۴۷)﴾ وَلَمَّا نَزَلَتْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقِيْلَ كَانَ وَعِيْدًا بِشَرْطٍ فَلَمَّا اَسْلَمَ بَعْضُهُمْ رُفِعَ وَقِيْلَ يَكُوْنُ طَمْسٌ وَمَسْخٌ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ﴾ اَيِ الْاِشْرَاكَ ﴿بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ﴾ سِوٰى ﴿ذٰلِكَ﴾ مِنَ الذُّنُوْبِ ﴿لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ اَلْمَغْفِرَةَ لَهٗ بِاَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِلَا عَذَابٍ وَّمَنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِذُنُوْبِهٖ ثُمَّ يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ ﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا﴾ ذَنْبًا ﴿عَظِيْمًا (۴۸)﴾ كَبِيْرًا ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ﴾ وَهُمُ الْيَهُوْدُ حَيْثُ قَالُوْا نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اَيْ لَيْسَ الْاَمْرُ بِتَزْكِيَتِهِمْ اَنْفُسَهُمْ ﴿بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ﴾ يُطَهِّرُ ﴿مَنْ يَّشَآءُ﴾ بِالْاِيْمَانِ ﴿وَلَا يُظْلَمُوْنَ﴾ يُنْقَصُوْنَ مِنْ اَعْمَالِهِمْ ﴿فَتِيْلًا (۴۹)﴾ قَدْرَ قِشْرَةِ النَّوَاةِ ﴿اُنْظُرْ﴾ مُتَعَجِّبًا ﴿كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ﴾ بِذٰلِكَ ﴿وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا (۵۰)﴾ بَيِّنًا۔

ترجمہ

اے ایمان والو! نماز کے پاس نہ جاؤ (یعنی نماز نہ پڑھو) نشہ کی حالت میں......۱ (یعنی شراب پی کر، آیت مبارکہ کا شان نزول مسلمانوں کا حالتِ نشہ میں نماز باجماعت پڑھنا ہے) جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو (یوں کہ نشہ اتر چکا ہو) اور نہ ناپاکی کی حالت میں (خواہ ناپاکی کا سبب دخول ہو یا انزال، جنبا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور اسکا اطلاق مفرد و جمع دونوں پر ہوتا ہے) مگر گزرنے والے (عابری بمعنی مجتازی ہے) راستے سے (یعنی مسافر) یہاں تک کہ تم نہالو (کہ اب تمہارے لئے نماز پڑھنا درست و جائز ہے، مسافر کا استثناء اسلئے کیا گیا ہے کہ اسکا حکم دوسرا ہے جو آگے آئے گا، منقول ہے کہ یہاں نہی مواضع نماز یعنی مساجد کے قریب جانے کے بارے میں ہے مگر بغیر ٹھہرے مسجد سے گزر جانا جائز ہے) اور اگر تم بیمار ہو (کہ اس مرض میں پانی کا استعمال نقصان دے گا) یا حالتِ سفر میں ہو (یعنی مسافر ہو اور حالتِ سفر میں تم جنبی یا بے وضو ہو گئے ہو) یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو (یعنی اس جگہ سے جو قضائے حاجت کے لئے مقرر ہو یعنی وہ بے وضو ہو گیا ہو) یا تم نے عورتوں کو چھوا (ایک قرأت میں لمستم بغیر الف کے ہے لیکن دونوں قرأتوں میں لمس کے معنی جس بالید یعنی ہاتھ لگا کر ٹٹولنا ہیں، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا قول یہی ہے اور باقی بدن کو چھونا بھی اسی حکم میں داخل ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے جماع مراد لیا ہے) پس اگر تم پانی نہ پاؤ (کہ اس سے نماز کیلئے طہارت کر سکو بعد طلب اور تفتیش کے، یہ پانی نہ ملنے کی قید ان کے لئے ہے جو بیمار نہ ہوں) تو تم تیمم کر لو......۲ (یعنی نماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد تم قصد کرو) پاک مٹی کا (صعیدا کا معنی ہے پاک مٹی کہ تم اس پر دو مرتبہ ہاتھ مارو) تو مسح کر لو اپنے منہ اور ہاتھوں کا (کہنیوں سمیت، فعل مسح متعدی بنفسہ ہونے کے علاوہ متعدی بالحرف بھی ہوتا ہے) بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

کیا آپ نے انہیں نہ دیکھا جنہیں حصہ ملا (نصیب بمعنی حظ ہے) کتاب سے (یعنی یہودیوں کو) گمراہی مول لیتے ہیں (ہدایت کے بدلے) اور چاہتے ہیں کہ تم راہ سے بہک جاؤ (یعنی راہ حق سے بھٹک کر انہیں کی مثل ہو جاؤ) اور اللہ خوب جانتا ہے

Marfat.com

تمہارے دشمنوں کو (وہ تمہیں انکے بارے میں خبر دیتا رہتا ہے تا کہ تم ان سے بچتے رہو) اور کافی ہے اللہ حمایتی (یعنی ان سے تمہاری حفاظت کرنیوالا ہے) اور اللہ کافی ہے مددگار (یعنی تمہیں انکے مکروفریب سے بچانے والا ہے) یہودیوں میں سے (ایک قوم) ایسی ہے جو بدلتے ہیں (یحرفون بمعنی یغیرون ہے) کلاموں کو (جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضورﷺ کی شان میں توریت میں اتارے ہیں) انکی جگہ سے (یعنی جن میں وہ رکھے گئے تھے) اور کہتے ہیں (نبی کریمﷺ سے جب وہ انہیں کوئی حکم دیں) ہم نے سنی (آپکی بات) اور نافرمانی کی (آپکے حکم کی) اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں (غیر مسمع ترکیب میں حال واقع ہے بمعنی پکارنا یعنی لا سمعت) اور (کہتے ہیں آپ سے) راعنا (حالانکہ انہیں اس لفظ سے آپکو خطاب کرنے سے منع کردیا گیا تھا اسلئے کہ یہ کلمہ انکی لغت میں برے معنی میں استعمال ہوتا تھا) موڑتے ہوئے اپنی زبانوں کو (یعنی اپنی زبانوں سے تحریف کرتے ہوئے) اور طعنہ کرتے ہوئے (طعنا بمعنی قدحا ہے) دین (یعنی اسلام کے بارے) میں......۳۔۔۔۔اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا (بجائے عصینا کے) اور سنئے (فقط) اور نظر فرمایئے ہم پر (یعنی راعنا کے بجائے انظر الینا کہتے) تو انکے لیے بہتر ہوتا (انکے سابقہ قول کے مقابلے میں) اور زیادہ درست ہوتا (یعنی انصاف کے زیادہ قریب ہوتا) لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی (یعنی انہیں اپنی رحمت سے دور کردیا) انکے کفر کے سبب، پس وہ ایمان نہیں لائینگے مگر تھوڑے (ان میں سے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ اور انکے اصحاب ایمان لے آئے)۔

اے کتاب والو! ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا (قرآن میں) تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق فرماتا (یعنی توریت کی) قبل اسکے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو (یعنی چہرے پر موجود آنکھ، کان اور ابرو مٹادیں) تو انہیں پھیر دیں گے انکی پیٹھ کی طرف (یعنی گدی کی طرح سامنے کے حصہ کو بھی سپاٹ کردیں گے) یا ہم لعنت کریں (بندر کی صورت میں انہیں مسخ کرکے) جیسا کہ لعنت کی ہم نے (یعنی مسخ کردیا ہم نے) ہفتہ والوں کو اور اللہ کا حکم (یعنی اسکا فیصلہ) ہوکر رہے گا (جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت عبداللہ بن سلامؓ ایمان لے آئے، ایک قول کے مطابق یہ وعید انکے ایمان نہ لانے کے ساتھ مشروط تھی، جب بعض ایمان لے آئے تو وعید اٹھالی گئی اور بعض کے نزدیک قیامت قائم ہونے سے پہلے چہروں کا بگاڑنا اور مسخ کرنا ہوگا) اور بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اسکے ساتھ کفر کیا جائے (مذکورہ فعل باب افعال اشراک سے ہے) اور بخشے گا اسکے سوا (گناہوں کو، دون بمعنی سوی ہے) جسکے لئے چاہے ۳ ......(یعنی جسکی مغفرت کرنا چاہے بایں طور کہ اسے بغیر عذاب دیئے جنت میں داخل کردے اور مومنین میں سے جسے چاہے گا گناہوں کے سبب عذاب دیکر پھر جنت میں داخل کرے) اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے گناہ کا طوفان باندھا (اثما بمعنی ذنبا ہے) بڑا (عظیما بمعنی کبیرا ہے) کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرے (مراد اس سے یہودی تھے جب انھوں نے کہا کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اسکے پیارے ہیں، یعنی ان کا اپنا تزکیہ بیان کرنے کا معاملہ کچھ اہمیت نہیں رکھتا) بلکہ اللہ پاک (صاف) کرتا ہے جسے چاہے (ایمان کے ساتھ) اور ظلم نہ کیے جائینگے وہ (یعنی انکے اعمال میں کمی نہ ہوگی) دھاگہ برابر (کھجور کی گٹھلی پر جھلی کے برابر بھی) دیکھو (متعجب ہوکر) کیسے وہ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں (اس بات کے ساتھ) اور یہ کافی ہے صریح گناہ (مبینا بمعنی بینا ہے)۔

ترکیب

Marfat.com

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا﴾

یاایھاالذین اٰمنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ......لاتقربوا: فعل واوضمیرذوالحال...... و انتم سکاری: جملہ اسمیہ معطوف علیہ ......و: عاطفہ......لا: حرف نفی لتاکید...... جنبا: معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکرحال اول...... الا: للحصر......عابری سبیل: مرکب اضافی حال ثانی، ذوالحال اپنے حالوں سے ملکر فاعل......الصلوۃ: مفعول......حتی: جار......تعلموا ما تقولون: جملہ بتقدیر ان بتاویل مصدر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغواول......حتی: جار......تغتسلوا: جملہ بتقدیر ان بتاویل مصدر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغوثانی، لاتقربوا: فعل اپنے فاعل ومفعول وظرف لغواول وثانی سے ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء۔

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً﴾

و: عاطفہ......ان: شرطیہ...... کنتم: فعل ناقص تم ضمیراسم...... مرضی: معطوف علیہ......اوعلی سفر: ظرف مستقر شبہ جملہ معطوف، ملکرخبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......او جاء احد منکم الغائط: جملہ فعلیہ معطوف اول ......اولمستم النساء: جملہ فعلیہ معطوف ثانی......ف: عاطفہ......لم تجدوا ماء: جملہ فعلیہ معطوف ثالث، اپنے معطوف علیہ سے ملکر شرط۔

﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا﴾

ف: جزائیہ...... تیمموا صعیدا طیبا: فعل بافاعل ومرکب توصیفی مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ......ف: عاطفہ ......امسحوا: فعل بافاعل......ب: جار...... وجوھکم و ایدیکم: معطوف، ملکرمجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، شرط جزاملکر جملہ شرطیہ......ان اللہ: حرف مشبہ واسم......کان عفوا غفورا: جملہ فعلیہ ہوکر خبر......انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ﴾

ھمزہ: استفہامیہ......لم تر: فعل انت ضمیرذوالحال......و: حالیہ......اللہ: اسم جلالت مبتدا......اعلم باعدائکم: شبہ جملہ ہوکرخبر، جومبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال سے ملکر فاعل...... الی: جار......الذین: موصول......اوتوا نصیبا من الکتب: جملہ فعلیہ صلہ، جوموصول سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو...... یشترون الضللۃ: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و یریدون: فعل بافاعل......ان تضلوا السبیل: جملہ بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مفعول...... فعل اپنے فاعل وظرف لغو ومفعول سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا﴾

و: مستانفہ......کفی: فعل......ب: زائدہ......اللہ: اسم جلالت ذوالحال...... ولیا: حال، جوذوالحال سے ملکر فاعل، ملکر

Marfat.com

جملہ فعلیہ......و: عاطفہ...... کفی: فعل......ب: زائدہ......اللہ: اسم جلالت ذوالحال......نصیرا: حال، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ﴾

من: جار......الذین ھادوا: موصول صلہ ملکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف مستقر خبر مقدم......یحرفون الکلم عن مواضعہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......و: عاطفہ......یقولون: قول...... سمعنا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ......و عصینا: معطوف اول ......و: عاطفہ...... اسمع غیر مسمع: جملہ فعلیہ معطوف ثانی ......و: عاطفہ...... راعنا: فعل با فاعل......لیا بالسنتھم: شبہ جملہ معطوف علیہ......وطعنا فی الدین: شبہ جملہ، معطوف، ملکر مفعول لہ، ملکر جملہ فعلیہ معطوف ثالث، معطوف علیہ تمام معطوفات سے ملکر مقولہ، قول سے ملکر معطوف، جو معطوف علیہ سے ملکر صفت......قوم: موصوف محذوف، مرکب توصیفی مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ﴾

و: مستانفہ......لو: شرطیہ......انھم: حرف مشبہ واسم......قالوا: قول...... سمعنا و اطعنا و انظرنا: معطوف علیہ معطوفین سے ملکر مقولہ، جو قول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ثبت فعل محذوف کا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ شرط ......لام: ابتدائیہ...... کان: فعل ناقص با اسم...... خیرا لھم: شبہ جملہ معطوف علیہ...... واقوم: معطوف، ملکر خبر، جملہ فعلیہ ہوکر جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾

و: حالیہ...... لکن: للاستدراک...... لعنھم اللہ بکفرھم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ف: عاطفہ...... لایؤمنون: فعل واو ضمیر مستثنی منہ...... الا: اداۃ حصر...... قلیلا: مستثنی، اپنے مستثنی منہ سے ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر ماقبل آیت میں انھم میں ھم ضمیر سے حال ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَا﴾

یایھا الذین اوتوا الکتب: جملہ فعلیہ ندائیہ...... امنوا: فعل با فاعل...... ب: جار...... ما نزلنا: موصول صلہ ملکر ذوالحال...... مصدقا لما معکم: شبہ جملہ حال، جو ذوالحال سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو اول...... من: جار...... قبل: مضاف......ان نطمس وجوھا: جملہ فعلیہ، معطوف علیہ...... فنردھا: فعل با فاعل...... ھا: ضمیر ذوالحال...... علی ادبارھا: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو ثانی...... امنوا فعل اپنے فاعل و دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء۔

﴿اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾

او: عاطفہ...... نلعنھم: فعل با فاعل ومفعول...... ک: جار...... ما: مصدریہ...... لعنا اصحب السبت: جملہ فعلیہ

Marfat.com

ہوکر بتاویل مصدر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر، لعنة مصدر محذوف کی صفت، مرکب توصیفی مفعول مطلق...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ، ان نطمس پر معطوف...... و: مستانفہ...... کان امر اللّٰہ مفعولا: جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾

ان اللّٰہ: حرف مشبہ واسم...... لایغفر: فعل بافاعل...... ان یشرک بہ: مصدر مؤول مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... یغفر: فعل بافاعل...... ما: موصولہ...... دون ذلک ظرف مستقر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مفعول...... لمن یشاء: ظرف لغو...... یہ سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر خبر...... انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰۤی اِثْمًا عَظِیْمًا﴾

و: مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... یشرک باللّٰہ: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... قد تحقیقیہ...... افتری اثما عظیما: فعل بافاعل ومرکب توصیفی مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، اپنی شرط سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَہُمْ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ﴾

ہمزہ: استفہامیہ...... لم تر: فعل بافاعل...... الی: جار...... الذین: موصول...... یزکون انفسھم: جملہ فعلیہ صلہ، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ...... بل: حرف عطف...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... یزکی من یشاء: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا، اُنْظُرْ کَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَ کَفٰی بِہٖۤ اِثْمًا مُّبِیْنًا﴾

و: عاطفہ علی محذوف فھم یثابون...... لایظلمون: فعل بانائب الفاعل...... فتیلا: ظلما مصدر محذوف کی صفت، مرکب توصیفی نائب مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ...... انظر فعل بافاعل...... کیف: حال مقدم...... یفترون: فعل واو ضمیر ذوالحال، حال سے ملکر فاعل...... علی اللّٰہ: ظرف لغو...... الکذب: مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر مفعول، انظر فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ...... و: مستانفہ...... کفی: فعل...... ب: زائدہ...... ہ: ضمیر ممیز...... اثما مبینا: تمییز ممیز سے ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ۔

شان نزول

☆......یایھا الذین امنوا لاتقربوا الصلوۃ......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک جماعت صحابہ کی دعوت کی۔ اس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی، بعضوں نے پی کہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی، پھر مغرب کی نماز پڑھی، امام نشہ میں قل یایھا الکفرون اعبد ماتعبدون وانتم عابدون مااعبد پڑھ گئے اور دونوں جگہ لا ترک کردیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنی فاسد ہوگئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں نشے کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کردیا گیا تو مسلمانوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کردی اسکے بعد شراب بالکل حرام کردی گئی۔

☆......وان کنتم مرضی او علی سفر......غزوہ بنی مصطلق میں جب لشکر اسلام سب کو ایک بیابان میں اترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا، وہاں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہار گم ہوگیا، اسکی تلاش کے

Marfat.com

لیے سید عالم ﷺ نے وہاں اقامت فرمائی، صبح ہوئی تو پانی نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ اسید بن حضیر ﷺ نے کہا کہ اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے یعنی تمہاری برکت سے مسلمانوں کو بہت سے آسانیاں ہوئیں اور بہت فوائد پہنچے پھر اونٹ اٹھایا گیا تو اسکے نیچے ہار ملا۔ ہار گم ہونے اور سید عالم ﷺ کے نہ بتانے میں بہت حکمتیں ہیں۔ حضرت صدیقہ کے ہار کی وجہ سے قیام انکی فضیلت ومنزلت کا مشعر ہے، صحابہ کا جستجو کرنا اس میں ہدایت ہے کہ حضور ﷺ کی ازواج کی خدمت مومنین کی سعادت ہے اور پھر حکم تیمم ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت کا ایسا صلہ ہے جس سے قیامت تک مسلمان منتفع ہوتے رہیں گے۔

☆......الم تر الی الذین اوتو نصیبا...... یہ آیت رجاعہ بن زید اور مالک بن دخشم یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ دونوں جب رسول کریم ﷺ سے بات کرتے تو زبان ٹیڑھی کر کے بولتے۔

☆......الم تر الی الذین یزکون انفسھم...... یہ آیت یہود ونصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور پیارا بتاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہود ونصاریٰ کے سوا کوئی جنت میں نہ جائے گا۔ اس آیت میں بتا دیا گیا کہ انسان کا دین داری اور اصلاح وتقویٰ اور قرب ومقبولیت کا مدعی ہونا اور اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا کام نہیں آتا۔

تشریح وتوضیح واغراض

حالت نشہ میں نماز کے قریب نہ جانے سے کیا مراد ہے؟

۱......اس بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد عین نفس نماز ہے یعنی رکوع سجود والی نماز کہ انسان حالتِ نشہ میں نماز ادا نہ کرے جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے جو اس کی زبان تلفظ کرتی ہے اور یہ اکثر مفسرین کا قول ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حالتِ نشہ میں نماز کے قریب نہ جانے سے مراد یہ ہے کہ حالتِ نشہ میں نماز کی جگہ یعنی مسجد کے قریب نہ جائے۔ (ماخوذ از خازن، ج۱، ص۳۷۸)

تیمم:

۲......تیمّم کے لغوی معنی مطلق قصد کرنے ہیں جبکہ اصطلاح میں پاک مٹی کا ازالۂ حدث کے لئے مخصوص طریقے کے ساتھ استعمال کرنے کے قصد کرنے کو تیمّم کہتے ہیں۔ (التعریفات، ص۷۵)

جو شخص پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو یعنی مسافر یا وہ شخص جو شہر سے دور ہو اور اسکے اور شہر کے مابین ایک میل یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو یا ایسا شخص جو پانی کے استعمال پر تو قادر ہو مگر مریض ہو اور اسے یہ خوف ہو کہ پانی کے استعمال سے اسکے مرض میں اضافہ ہو گا یا جنبی یہ خوف کرے کہ سردی کی وجہ سے غسل کرنے سے اسکی جان کو خطرہ لاحق ہو گا یا وہ بیمار ہو جائے گا تو ایسا شخص تیمّم کرے۔ تیمّم میں دو ضربیں ہیں؛ ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرے پر پھیر لیں، دوسری مرتبہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ایک دوسرے پر مسح کریں۔ تیمّم میں نیت فرض ہے۔ (قدوری، باب التیمم، ص۱۰،۱۱)

قرآن مجید میں ﴿صعیدا طیبا﴾ ہے جبکہ صعید کا معنی ہے ﴿وجہ الارض کان علیہ تراب او لم یکن﴾ یعنی

Marfat.com

زمین کی بالائی سطح خواہ اس پر مٹی ہو یا نہ ہو۔

اس مسئلہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے اعلیٰ حضرت امام شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا رسالہ حسن التیمم جلد۳ تا جلد۴/صفحہ ۳۲۰ فتاوی رضویہ جدید کا مطالعہ فرمائیں۔ جس میں آپ نے پانی سے عجز کی 175 صورتیں ذکر فرمائی ہیں۔

یہود کے اوصاف:

۳......قرآن مجید فرقان حمید میں جگہ جگہ یہودیوں کا تذکرہ ملتا ہے یہاں اوصاف سے اوصاف حمیدہ نہیں بلکہ اوصاف مذمومہ مراد ہیں۔ یہ لوگ توریت میں تحریف کرتے، باوجود ممانعت کے راعنا کہہ کر مخاطب ہوتے، دین میں طعن کرتے، رفقاء سے کہتے کہ ہم حضور ﷺ کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو اس بات کو جان لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کی خباثت کو ظاہر فرمادیا۔

اللہ تعالیٰ شرک کے سوا جس گناہ کو چاہے بخش دے:

۴......اللہ تعالیٰ شرک کے سوا جو گناہ ہوں گے چھوٹے ہوں یا بڑے اس سے خطاءً صادر ہوئے ہوں یا عمداً، اگرچہ وہ گناہ گار بغیر توبہ کیے مرجائے۔ لمن یشاء شرک سے نیچے جتنے بھی گناہ ہیں سب کو عام ہیں اسے مشیت کیساتھ مقید کرنا مرجئہ کے مذہب کو باطل کر دیتا ہے کیونکہ انہوں نے ہر گناہ کیلئے مغفرت کے وجوب کا قول کیا ہے انہوں نے یہ کہا کہ ایمان کیساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا جس طرح شرک کیساتھ کوئی نفع نہیں دیتا۔

معتزلہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ گناہوں کی مغفرت کو توبہ کیساتھ مقید کرتے ہیں یہ آیت توبہ کی قید کی نفی کرتی ہے کیونکہ یہ کلام مشرک اور مذنب کے درمیان فرق کرنے کیلئے چلایا گیا ہے اور مشیت کی قید تائب کیلئے مغفرت اور دوسروں کیلئے عذاب کے واجب ہونے کے قول کی نفی کرتی ہے۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ مشیت کی قید وجوب کے منافی نہیں بلکہ مغفرت کے ثبوت کے بعد مشیت کا وجوب لازم ہوجاتا ہے ہم یہ کہیں گے اس وقت تو اس قید کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ خارجیوں کا مذہب یہ ہے کہ ہر گناہ شرک ہے اور گناہ گار ہمیشہ کیلئے جہنم میں داخل ہوگا۔ ابویعلی، ابن منذر اور ابن علی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم گناہ کبیرہ کے ارتکاب کرنے والے کیلئے مغفرت کے طلب کرنے سے رک جایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم نے نبی پاک ﷺ سے اس آیت کو سنا۔ فرمایا "میں نے دعاءِ شفاعت اپنی امت کے گناہ کبیرہ کرنے والوں کیلئے ذخیرہ کر رکھی ہے۔ یہ سن کر ہمارے دلوں میں جو خیالات تھے اس سے رک گئے پھر ہم دعا کرنے لگے اور اسکے قبول ہونے کی امید بھی رکھتے ہیں۔ (مظہری، ج۲، ص۱۲۹)

☆......☆ لان سبب نزولها: اس کا بیان شان نزول کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

ونصبه علی الحال: جنباً پر حال ہونے کی وجہ سے نصب ہے اور اس کا عطف ﴿وانتم سکاری﴾ پر ہے۔

وهو یطلق: یعنی لفظ جنب۔

وقیل المراد النهی الخ: یہ آیت کی آخری تفسیر ہے اور اسے امام شافعی نے لیا ہے، امام مالک مجبوری نہ ہونے کی صورت میں جنبی کے گزرنے کو حرام جانتے ہیں۔

Marfat.com

یضرہ الماء: یعنی تیمم کر کے نماز ادا کرلے، امام مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک اعادہ کی حاجت نہیں جب کہ امام شافعی اعادہ کے قائل ہیں۔ای مسافرین: یعنی اگرچہ قصر نہ ہو۔

او محدثون: یعنی خروج ریح وغیرہ سے وضوٹوٹ گیا ہو۔

وھو الجس بالید: غیر محرم کو چھونے سے اگرچہ قصد اور وجدان نہ پایا جائے، یہ امام شافعی کے نزدیک ہے، اور قصد و وجدان پائے جانے کی صورت میں امام مالک کے نزدیک، امام ابوحنیفہ نے ابن عباس کا قول اختیار کیا کہ ان کے نزدیک مطلقاً عورت کو چھونے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔

وھو راجع الی ما عدا المرضی: اس لئے کہ مریض پانی کے موجود ہونے کی صورت میں وضو کرے گا اس لئے کہ وہ پانی کے استعمال کرنے پر قادر نہیں ہے، اس لئے کہ پانی کے نا پائے جانے کا جب ارادہ کیا جاتا ہے تو اس میں مریض کو حقیقتاً اور حکماً شامل کیا جاتا ہے اور یہ اس لئے کرتے ہیں کہ جو چیز شرعاً معدوم ہو وہ حساً بھی معدوم ہوتی ہے۔

بعدہ دخول الوقت: یعنی وقت داخل ہونے کے بعد تیمّم کرلو، یہ قید اس لئے لگائی کہ تیمّم وقت کے داخل ہونے سے پہلے صحیح نہیں ہوسکتا۔

ترابا طاھراً: یعنی ان الفاظ کے ساتھ امام شافعی نے تفسیر فرمائی، اور امام مالک نے فرمایا کہ الصعید یعنی سطح زمین سے، یعنی ہر وہ مٹی جو زمین کی سطح یا اس کے اجزاء سے ہو اور اسے آگ سے نہ پکایا گیا ہو اور نہ ہی وہ جواہر نفیسہ جیسے مٹی، ریت اور پتھر وغیرہ سے نہ کرے۔

مع المرفقین: یعنی ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا واجب ہے اور یہ مذہب امام شافعی (اور امام اعظم) کا ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ مرفقین کی تکمیل سنت ہے اور کلائی تک مسح کرنا فرض ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔

وھم الیھود: یعنی یہود کے بعض علماء۔

بالھدی: یعنی وہ ہدایت کے بدلے گمراہی لیتے ہیں، گمراہی سے مراد کفر اور سید عالم ﷺ کی تکذیب ہے اور الھدی سے مراد ایمان اور اس کی تصدیق ہے۔

امرک: یہ باطنی گندگی کی وجہ سے ہے، اور ظاہری گندگی یہ ہے کہ ہم نے نافرمانی کی یعنی تیرے غیر کا حکم مانا، اور اسی کی مناسبت سے فرمان ﴿واسمع غیر مسمع﴾ ہے یعنی ہم سے خیر سنو اور جو بات تمہیں اذیت دینے والی ہو وہ تمہیں نہ سنائی دے۔

فقیل کان وعیداً بشرط: اس لئے کہ اللہ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے، حاصل کلام یہ کہ اہل کتاب یعنی توریت والوں نے اس وعید (چہرے کے بگڑنے) کے بارے میں اختلاف کیا، کیا یہ حکم معلق تھا پھر اٹھا لیا گیا؟ ایک قول یہ ہے کہ یہ آخری زمانے میں ہوگا ایک قول یہ کیا گیا کہ معاملہ آخرت میں ہوگا کہ وہ اپنی قبروں سے مسخ صورتوں میں اٹھیں گے، المختصر۔

قبل قیام الساعۃ: یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں۔

بالایمان: یعنی تمام اعمال صالحہ، چونکہ نجات کا مدار ایمان پر ہے اسلئے اسی پر اقتصار کیا۔ (صاوی، ج۲، ص۳۳ وغیرہ)

Marfat.com

رکوع نمبر ۵

وَنَزَلَ فِيْ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ وَنَحْوِهٖ مِنْ عُلَمَاءِ الْيَهُوْدِ لَمَّا قَدِمُوْا مَكَّةَ وَشَاهَدُوْا قَتْلٰى بَدْرٍ وَّحَرَّضُوا الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى الْاَخْذِ بِثَارِهِمْ وَمُحَارَبَةِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ﴾ صَنَمَانِ لِقُرَيْشٍ ﴿وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَصْحَابِهٖ حِيْنَ قَالُوْا لَهُمْ اَ نَحْنُ اَهْدٰى سَبِيْلًا وَّنَحْنُ وُلَاةُ الْبَيْتِ نُسْقِي الْحَاجَّ وَنُقْرِي الضَّيْفَ وَنَفُكُّ الْعَانِيْ وَنَفْعَلُ اَمْ مُحَمَّدٌ ﷺ؟ وَقَدْ خَالَفَ دِيْنَ اٰبَائِهٖ وَقَطَعَ الرَّحِمَ وَفَارَقَ الْحَرَمَ ﴿هٰۤؤُلَآءِ﴾ اَيْ اَنْتُمْ ﴿اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا (۵۱)﴾ اَقْوَمُ طَرِيْقًا ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا (۵۲)﴾ مَانِعًا مِّنْ عَذَابِهٖ ﴿اَمْ﴾ بَلْ ﴿لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ﴾ اَيْ لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مِّنْهُ وَلَوْ كَانَ ﴿فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا (۵۳)﴾ اَيْ شَيْئًا تَافِهًا قَدْرَ النُّقْرَةِ فِيْ ظَهْرِ النَّوَاةِ لِفَرْطِ بُخْلِهِمْ ﴿اَمْ﴾ بَلْ اَ ﴿يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ﴾ اَيِ النَّبِيَّ ﷺ ﴿عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ مِنَ النُّبُوَّةِ وَكَثْرَةِ النِّسَآءِ اَيْ يَتَمَنَّوْنَ زَوَالَهٗ عَنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ نَبِيًّا لَاشْتَغَلَ عَنِ النِّسَآءِ ﴿فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ﴾ جَدَّهٗ كَمُوْسٰى وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ ﴿الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ النُّبُوَّةَ ﴿وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا (۵۴)﴾ فَكَانَ لِدَاوٗدَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ امْرَاَةً وَّلِسُلَيْمٰنَ اَلْفٌ مَّا بَيْنَ حُرَّةٍ وَّسُرِّيَّةٍ ﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ﴾ بِمُحَمَّدٍ ﷺ ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ﴾ اَعْرَضَ ﴿عَنْهُ﴾ فَلَمْ يُؤْمِنْ ﴿وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا (۵۵)﴾ عَذَابًا لِّمَنْ لَّا يُؤْمِنُ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ﴾ نُدْخِلُهُمْ ﴿نَارًا﴾ يَحْتَرِقُوْنَ فِيْهَا ﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ﴾ فِيْهَا اِحْتَرَقَتْ ﴿جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا﴾ بِاَنْ تُعَادَ اِلٰى حَالِهَا الْاَوَّلِ غَيْرَ مُحْتَرِقَةٍ ﴿لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ﴾ لِيُقَاسُوْا شِدَّتَهٗ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا﴾ لَا يُعْجِزُهٗ شَيْءٌ ﴿حَكِيْمًا (۵۶)﴾ فِيْ خَلْقِهٖ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ﴾ مِّنَ الْحَيْضِ وَكُلِّ قَذَرٍ ﴿وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا (۵۷)﴾ دَائِمًا لَا تَنْسَخُهٗ شَمْسٌ وَّهُوَ ظِلُّ الْجَنَّةِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ﴾ اَيْ مَآ اُؤْتُمِنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحُقُوْقِ ﴿اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ نَزَلَتْ لَمَّا اَخَذَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ مِفْتَاحَ الْكَعْبَةِ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْحَجَبِيِّ سَادِنِهَا قَهْرًا، لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَمَنَعَهٗ وَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ اَمْنَعْهُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَدِّهٖ اِلَيْهِ وَقَالَ: هَاكَ خَالِدَةً تَالِدَةً فَعَجِبَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَرَاَ لَهٗ عَلِيٌّ الْاٰيَةَ فَاَسْلَمَ وَاَعْطَاهُ عِنْدَ مَوْتِهٖ لِاَخِيْهِ شَيْبَةَ فَبَقِيَ

Marfat.com

فِیْ وُلْدِہٖ، وَالْاٰیَةُ وَاِنْ وَرَدَتْ عَلٰی سَبَبٍ خَاصٍّ فَعُمُوْمُهَا مُعْتَبَرٌ بِقَرِیْنَةِ الْجَمْعِ ﴿وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ﴾ یَاْمُرُكُمْ ﴿اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا﴾ فِیْهِ اِدْغَامُ مِیْمٍ، نِعْمَ فِیْ مَا النَّكِرَةِ الْمَوْصُوْفَةِ اَیْ نِعْمَ شَیْئًا ﴿یَعِظُكُمْ بِهٖ﴾ تَاْدِیَةِ الْاَمَانَةِ وَالْحُكْمِ بِالْعَدْلِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًا﴾ لِمَا یُقَالُ ﴿بَصِیْرًا (۵۸)﴾ بِمَا یُفْعَلُ ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی﴾ اَصْحَابَ ﴿الْاَمْرِ﴾ اَوِ الْوُلَاةِ ﴿مِنْكُمْ﴾ اِذَا اَمَرُوْكُمْ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ﴾ اِخْتَلَفْتُمْ ﴿فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ﴾ اَیْ اِلٰی كِتَابِهٖ ﴿وَالرَّسُوْلِ﴾ مُدَّةَ حَیَاتِهٖ وَبَعْدَهٗ اِلٰی سُنَّتِهٖ اَیِ اكْشِفُوْا عَلَیْهِ مِنْهُمَا ﴿اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ﴾ اَیِ الرَّدُّ اِلَیْهِمَا ﴿خَیْرٌ﴾ لَكُمْ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْقَوْلِ بِالرَّاْیِ ﴿وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (۵۹)﴾ مَاٰلًا۔

ترجمہ

(آیتِ مبارکہ کعب بن اشرف وغیرہ علماء یہود کے بارے میں نازل ہوئی جب وہ مکہ میں آئے اور مقتولین بدر کا معائنہ کیا اور مشرکین کو اپنے مقتولین کا بدلہ لینے اور نبی پاک ﷺ سے جنگ پر ابھارا) کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا ایمان لاتے ہیں جبت اور طاغوت پر......۱...... (یہ دونوں قریش کے بت تھے) اور کافروں کو کہتے ہیں (یعنی ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں کو جبکہ انہوں نے علماء یہود سے پوچھا: ''کیا ہم زیادہ ہدایت یافتہ ہیں جبکہ ہم بیت اللہ کے متولی ہیں، حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں، مہمان نواز ہیں، قیدیوں کو رہائی دلاتے ہیں اور بھی اسطرح کے کام کرتے ہیں یا محمد ﷺ زیادہ صحیح راستہ پر ہیں جبکہ انہوں نے اپنے آبائی دین کے خلاف کیا ہے اور قطع رحمی کی ہے اور حرم پاک کو چھوڑ گئے ہیں؟) یہ (یہاں ھؤلاء بمعنی انتم ہے) مسلمانوں سے زیادہ راہ پر ہیں (یعنی زیادہ صحیح راستے پر ہیں) یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز اسکا کوئی یار نہ پائے گا (جو اللہ کے عذاب کو روک سکے) کیا (ام بمعنی بل ہے) ملک میں انکا کچھ حصہ ہے (یعنی انکا ملک میں کچھ حصہ نہیں اور اگر حصہ ہوتا) تو لوگوں کو تل بھر نہ دیں (اپنے شدید بخل کی وجہ سے چھوہارے پر باریک جھلی جیسی چیز بھی کسی کو دینے پر آمادہ نہ ہوں) کیا (ام بمعنی بل ہے) وہ لوگوں سے (یعنی نبی پاک ﷺ سے) حسد کرتے ہیں......۳...... جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا (مثلاً نبوت اور عورتوں کی کثرت، یعنی وہ ان نعمتوں کے زوال کے متمنی ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر یہ نبی ہوتے تو عورتوں سے رغبت نہ رکھتے) بے شک ہم نے ابراہیم کی اولاد کو (یعنی نبی پاک ﷺ کے آباؤ اجداد جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داود اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو) کتاب اور حکمت (یعنی نبوت) دی اور انہیں بڑا ملک دیا (چنانچہ حضرت داود علیہ السلام کی ننانوے ازواج اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے ماتحت ہزار آزاد عورتیں اور باندیاں تھیں)

تو ان میں سے کوئی اس پر ایمان لایا (یعنی محمد ﷺ پر) اور کسی نے منہ پھیرا (یعنی اعراض کیا) اس سے (تو ایمان نہ لایا) اور دوزخ کافی ہے بھڑکتی آگ (بطورِ عذاب اسکے لیے جو ایمان نہ لائے) جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم انکو پہنچائینگے (یعنی داخل کرینگے) آگ میں (جس میں وہ جلتے رہیں گے) جب کبھی پک جائینگی (یعنی جل جائیں گی) انکی کھالیں ہم انکے سوا اور

Marfat.com

کھالیں انہیں بدل دینگے......۲......(یعنی انہیں انکی پہلی بے جلی ہوئی حالت پر پھیر دیا جائے گا) کہ عذاب کا مزہ لیں (یعنی اسکی شدت کا اندازہ کرلیں) بیشک اللہ غالب ہے (کوئی چیز اسے عاجز نہیں کرسکتی) حکمت والا ہے (اپنی مخلوق کے معاملات میں) اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جنکے نیچے نہریں رواں، ان میں ہمیشہ رہیں گے، انکے لیے وہاں ستھری بیبیاں ہیں (یعنی حیض اور ہر گندگی سے پاک) اور ہم انہیں وہاں داخل کرینگے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا (یہ سایہ دائمی ہوگا کہ دھوپ بھی اسے نہیں مٹا سکے گی اور مراد اس سے جنت کا سایہ ہے......۴......)۔

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں سپرد کردو (یعنی جو حقوق بطور امانت رکھوائے گئے ہیں انہیں لوٹا دو) انکے اہل کی طرف (یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کعبہ معظمہ کی چابی خادم کعبہ عثمان بن طلحہ حجبی سے چھین لی اس لئے کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے وقت حاضر ہوئے تو حضرت عثمان نے چابی دینے سے انکار کردیا اور کہا کہ اگر آپکو اللہ کا رسول مانتا تو کنجی دینے سے انکار نہ کرتا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چابی واپس کرنے کا حکم صادر فرمایا اور ارشاد فرمایا: ''یہ لو عثمان! ہمیشہ کے لیے یہ خدمت تمہارے سپرد ہے۔'' اس پر عثمان کو تعجب ہوا پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عثمان ایمان لے آئے اور اپنی موت کے وقت وہ چابی اپنے بھائی شیبہ کے سپرد کردی۔ لہذا وہ اب تک انکی اولاد ہی کے پاس ہے۔ یہ آیتِ مبارکہ اگرچہ خاص سبب کی وجہ سے نازل ہوئی لیکن جمع کے صیغہ کی وجہ سے عموم کا اعتبار ہوگا) اور جب لوگوں میں فیصلہ کرو (تو وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ) انصاف کیساتھ فیصلہ کرو، بیشک اللہ کیا ہی خوب (لفظِ نعم میں میم کا ادغام ما نکرہ موصوفہ میں ہوا ہے یہ بمعنی نعم شیئا ہے) نصیحت فرماتا ہے تمہیں (امانت کی ادائیگی اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کا) بیشک اللہ تعالی سننے والا ہے (جو کہا جائے) دیکھنے والا ہے (جو بھی کیا جائے)۔

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور انکا جو امر والے ہیں (یعنی حکمران ہیں......۵......) تم میں (جب کہ وہ تمہیں اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کے مطابق حکم دیں) پھر اگر تم میں جھگڑا اٹھے (یعنی اختلاف ہو تم میں) کسی بات کا تو اسے اللہ کی طرف لوٹاؤ (یعنی اسکی کتاب کی طرف) یا رسول کی طرف (انکی مدتِ حیاتِ ظاہری میں یا بعدِ وصالِ ظاہری انکی سنت کی طرف یعنی کتاب اللہ و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس مسئلے کا حل نکالو) اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ (ان دونوں کی طرح رجوع کرنا) بہتر (ہے تمہارے لیے تنازع کرنے اور تمہاری ذاتی رائے سے) اور اچھا انجام (ہے، تاویلا بمعنی مالا ہے)۔

ترکیب

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ﴾

همزه: حرف استفهام...... لم تر: فعل بافاعل...... الی: جار...... الذین: موصول...... اوتوا نصیبا من الکتب: جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر ذوالحال...... یؤمنون بالجبت و الطاغوت: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا﴾

Marfat.com

و: عاطفہ...... یقولون للذین کفروا: قول...... ھؤلاء: مبتدا...... اھدی: اسم تفضیل ھو ضمیر ممیز...... سبیلا: تمیز، ملکر فاعل...... من الذین امنوا: ظرف لغو، اسم تفضیل با متعلقات شبہ جملہ ہوکر خبر، ملکر مقولہ، ملکر یؤمنون بالجبت پر معطوف۔

﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْرًا﴾

اولئک: مبتدا...... الذین: موصول...... لعنھم اللّٰہ: جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ...... و: مستانفہ...... من: شرطیہ مفعول مقدم...... یلعن اللّٰہ: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... لن تجد لہ نصیرا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ، جزاء اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اَمْ لَھُمْ نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْکِ فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا﴾

ام: عاطفہ...... لھم: ظرف مستقر خبر مقدم...... نصیب: موصوف...... من الملک: ظرف مستقر صفت، اپنے موصوف سے مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ...... ف: فصیحیہ...... اذا: حرف جزا...... لایوتون الناس نقیرا: فعل بافاعل ومفعول اول وثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط محذوف اذا جعل لھم نصیب من الملک کی جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ﴾

ام: عاطفہ...... یحسدون الناس: فعل بافاعل ومفعول...... علی: جار...... ما: موصولہ...... اتھم اللّٰہ من فضلہ: فعل بامفعول وفاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، یحسدون، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاٰتَیْنٰھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا﴾

ف: تعلیلیہ...... قد: لتحقیق...... اتینا ال ابراھیم: فعل بافاعل ومفعول اول...... الکتب و الحکمۃ: مفعول ثانی، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... اتینھم: فعل بافاعل ومفعول اول...... ملکا عظیما: مرکب توصیفی مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل قد اتینا پر معطوف ہے۔

﴿فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِہٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْہُ وَکَفٰی بِجَھَنَّمَ سَعِیْرًا﴾

ف: مستانفہ...... منھم: ظرف مستقر خبر مقدم...... من: موصولہ...... امن بہ: جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... منھم: ظرف مستقر خبر مقدم...... من: موصولہ...... صد عنہ: جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ماقبل منھم من امن بہ پر معطوف ہے...... و: مستانفہ...... کفی: فعل...... ب: زائدہ...... جھنم: ذوالحال...... سعیرا: حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْھِمْ نَارًا﴾

انّ: حرف مشبہ...... الذین: موصول...... کفروا: فعل واؤ ضمیر فاعل...... بایتنا: ظرف لغو...... ملکر جملہ فعلیہ صلہ،

Marfat.com

موصول صلہ ملکر اسم...... سوف: حرف استقبال...... نصلیھم نارا: فعل اپنے فاعل ومفعول اول ومفعول ثانی سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر انّ کی خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾

کلما: شرطیہ...... نضجت جلودھم: جملہ فعلیہ شرط...... بدلنھم: فعل بافاعل ومفعول اول...... جلودا: موصوف ...... غیرھا: صفت، ملکر مفعول ثانی...... لام: جار...... یذوقوا العذاب: جملہ فعلیہ بتقدیر ان بتاویل مصدر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو...... بدلنھم فعل اپنے متعلقات سے ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر ماقبل نصلیھم کی ھم ضمیر سے حال ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾

و: عاطفہ...... الذین: موصول...... امنوا وعملوا الصلحت: معطوف علیہ ومعطوف صلہ، اپنے موصول سے ملکر مبتدا ...... سندخلھم: فعل ھم ضمیر ذوالحال...... خلدین: اسم فاعل ھم ضمیر فاعل...... فیھا ابدا: ظرف لغو اول وثانی، ملکر شبہ جملہ ہوکر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... جنت: موصوف...... تجری من تحتھا الانھر: جملہ فعلیہ صفت، اپنے موصوف سے ملکر مفعول...... سندخل فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا﴾

لھم: ظرف مستقر خبر مقدم...... فیھا: ظرف مستقر حال مقدم...... ازواج مطھرة: مرکب توصیفی ذوالحال، اپنے حال سے ملکر مبتدا موخر، اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ...... و: عاطفہ...... ندخلھم: فعل بافاعل ومفعول...... ظلا ظلیلا: مرکب توصیفی مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل سندخلھم پر معطوف ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ﴾

ان اللہ: حرف مشبہ واسم...... یامرکم: فعل بافاعل ومفعول...... ان: مصدریہ...... تؤدوا الامنت الی اھلھا: فعل بافاعل و مفعول وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... ان تحکموا با لعدل: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مفعول ثانی...... اذا: مضاف...... حکمتم بین الناس: فعل بافاعل ومفعول، جملہ فعلیہ مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف، یامر فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾

ان اللہ: حرف مشبہ واسم...... نعم: فعل مدح ھو ضمیر ممیز...... ما: تمیز، ممیز سے ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر خبر مقدم...... یعظکم بہ: جملہ فعلیہ، الشی محذوف کیلئے صفت، مرکب توصیفی مبتدا موخر، خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ان کی خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾

یایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... اطیعوا اللہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ...... اطیعوا: فعل بافاعل

Marfat.com

......الرسول: معطوف علیہ ...... و :عاطفہ......اولی الامر : ذوالحال ...... منکم :ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال ملکر معطوف، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مقصود بالنداء۔

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾

ف: مستانفہ...... ان: شرط...... تنازعتم فی شیء: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... ردوہ: فعل بافاعل وضمیر مفعول...... الی اللہ و الرسول :ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ جزاء، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا﴾

ان: شرطیہ ...... کنتم :فعل بااسم ...... تؤمنون :فعل بافاعل...... ب: جار......اللّٰہ و الیوم الاٰخر: معطوف علیہ و معطوف ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جزا محذوف فردوہ کیلئے شرط، ملکر جملہ شرطیہ ...... ذلک :مبتدا ...... خیر : معطوف علیہ ...... و احسن تاویلا :شبہ جملہ معطوف، ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......اولئک الذین لعنھم اللّٰہ ......یہ آیت کعب بن اشرف وغیرہ علماء یہود کے بارے میں نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جماعت لیکر قریش سے سید عالم ﷺ کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے۔ قریش نے ان سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اسلئے تم سید عالم ﷺ سے زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کیساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہو تو ہمارے بتوں کو سجدہ کرو، تو انہوں نے شیطان کی اطاعت کر کے بتوں کو سجدہ کیا۔ پھر ابو سفیان نے کہا کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا محمد ﷺ! کعب بن اشرف نے کہا کہ تمہیں ٹھیک راہ پر ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ نے ان پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے حضور کی عداوت میں مشرکین کے بتوں تک کو پوجا۔

☆......واذاحکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل......بعض مفسرین نے اس کے شان نزول میں یہ واقعہ ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت سید عالم ﷺ نے عثمان بن طلحہ خادم کعبہ سے کعبہ معظمہ کی کلید لے لی پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے وہ کلید انہیں واپس کردی اور فرمایا کہ اب یہ کلید ہمیشہ تمہاری نسل میں رہے گی۔ اس پر عثمان بن طلحہ حجبی اسلام لائے اگر چہ یہ واقعہ تھوڑے تھوڑے تغیرات سے بہت سے محدثین نے ذکر کیا ہے لیکن احادیث پر نظر کرنے سے یہ قابل وثوق معلوم نہیں ہوتا کیونکہ ابن عبد اللہ اور ابن مندہ اور ابن اثیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن طلحہ ۸ ہجری میں مدینہ طیبہ حاضر ہوکر مشرف با اسلام ہو چکے تھے۔ اور انہوں نے فتح مکہ کے روز کنجی خود اپنی خوشی سے پیش کی تھی۔ بخاری مسلم کی حدیثوں سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔

تشریح وتشریح واغراض

﴿الجبت والطاغوت﴾

۱......علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ جبت اور طاغوت سے کیا مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ جبت اور طاغوت سے مراد ہر وہ معبود ہے جسکی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جائے، دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں قریش کے بت تھے اور یہی وہ بت ہیں جنہیں یہود نے قریش کی رضامندی کیلئے سجدہ کیا، ایک قول یہ بھی ہے کہ جبت بت کا نام ہے اور طاغوت ان بتوں کے شیاطین کے نام ہیں۔ (الجمل، ج۲، ص۶۶)

حسد کی تعریف:

۲......پیر کرم شاہ صاحب ضیاء القرآن میں اسکی تعریف یوں کرتے ہیں: ﴿الحسد تمنی زوال النعمة من صاحبها المستحق﴾ یعنی ایسے شخص سے زوال نعمت کی آرزو جو اس نعمت کا صحیح مستحق ہو۔ علامہ شیخ جرجانی نے بھی ایسے ہی اس کی تعریف کی ہے کہ حاسد سے مراد وہ شخص ہے کہ جو جس پر نعمت کی گئی ہے اس کے لئے زوال نعمت کی تمنا کرے۔ (التعریفات، ص۹۲)

آیات مبارکہ کے انکار کرنے کا عذاب:

۳......اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم انکو آگ میں ڈالیں گے جب کبھی انکی کھالیں پک جائیں گی ہم دوسری کھالوں سے بدل دیں گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ساعت میں سو مرتبہ کھال بدلی جائے گی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے اور حسن کا قول ہے کہ ہر دن میں ستر ہزار مرتبہ انکی کھال جلائی جائے گی جب بھی وہ بالکل پک جائے گی تو انہیں پہلی حالت پر لوٹ جانے کا حکم دیا جائے گا تو وہ اپنی سابقہ حالت پر واپس آجائیں گی۔ (الجمل، ج۲، ص۶۹)

جنت کا گھنا سایہ:

۴......جنت کا سایہ ایسا ہوگا کہ سورج اس سائے کو ختم نہ کرے گا اور یہ سایہ اذیت دینے والا بھی نہ ہوگا اس میں نہ گرمی ہوگی نہ سردی۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جنت میں سورج کی حرارت اذیت نہ دیگی تو پھر اسکے وصفِ سایہ کا کیا فائدہ؟ میں اسکا یہ جواب دونگا کہ اس آیت کے مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جو عقل وعرفان کی دولت سے مالا مال ہیں۔ بلاد عرب کے لوگ انتہا درجے کی گرمی میں زندگی بسر کرتے تھے اور سایہ انکے نزدیک اسباب راحت اور لذت میں سے سب سے بڑا سبب تھا۔ (خازن، ج۱، ص۳۹۱)

﴿اولی الامر﴾ سے مراد کون لوگ ہیں؟

۵......ابو شیبہ اور دوسرے محدثین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اولی الامر سے امراء مراد ہیں۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ ﴿هم امراء السرايا﴾ یعنی لشکروں کے امیر مراد ہیں۔ یہ لفظ عام ہے جو بادشاہوں، شہر کے امراء، قاضیوں اور چھوٹے بڑے لشکروں کے امیروں کو شامل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتداء کرنا" اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی

Marfat.com

اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ یہ متفق علیہ حدیث ہے۔(مظہری ج۲ص۱۴۲)

☆......☆ونزل فی کعب: اس کا بیان شان نزول کے تحت ملاحظہ فرمالیں۔

ونحوه من علماء الیهود: یہ تعداد میں ستر سوار تھے۔

وحرضوا لمشرکین: یعنی ابوسفیان اور اس کے ہمراہیوں کو۔

ونفک العانی: یعنی قیدی۔

ای لیس لهم: اس جملے میں اشارہ ہے کہ ام استفہام انکاری نفی کے معنی میں ہے۔

ومنهم من امن به: یعنی عبداللہ بن سلام اور اس کے ساتھی۔

بان تعاد الی حالها: حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جہنمیوں کی کھالیں ایک گھڑی میں سو مرتبہ بدلی جائیں گی، بلکہ یہ بھی وارد ہوا کہ ایک دن میں ستر ہزار مرتبہ، اور یہ بھی وارد ہوا کہ کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک تیز رفتار سوار کے لئے تین دن کی مسافت ہوگی، یہ بھی روایت ہے کہ کافر کی ایک داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہے اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت جتنی ہوگی۔

ومنهم من صد عنه: یہ خالق کائنات کی عادت پر مبنی معاملہ ہے کہ جب وعید ذکر فرماتا ہے تو اس وعید کے بعد (جنت کا) وعدہ بھی ذکر فرماتا ہے۔

لاتنسخه شمس: یعنی سورج وہاں ہوگا ہی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿لایرون فیها شمساً ولا زمهریراً﴾۔

من الحقوق: امانت کی تین اقسام ہیں، پہلی قسم اللہ کی عبادت کی جائے اس لحاظ سے کہ احکامات کی پیروی کرے اور ممنوعات سے اجتناب کرے، دوسری قسم یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں یعنی کان، آنکھ وغیرہ کو اللہ کے غضب کے کاموں میں استعمال نہ کرے، تیسری قسم یہ ہے کہ حقوق العباد کا خیال کرنا جیسے کہ امانت کی ادائیگی، چنانچہ انسان پر امانت کی ادائیگی چاہے یہ حکم قولیہ ہو یا فعلیہ یا اعتقادیہ، پس قولیہ کی مثال ایسی ہے جیسا کہ حفظ قرآن، فعلیہ کی مثال جیسے امانت کی ادائیگی، اور اعتقادیہ جیسے توحید اور مخلوق کے ساتھ حسن ظن رکھنا، اور آیت مبارکہ سے مترشح ہونے والا یہ جملہ جوامع الکلم کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ اس آیت کے تحت داخل ہے ﴿انا عرضنا الامانة علی السموات﴾۔

ونزلت لما اخذالخ: اس کا بیان شان نزول کے تحت ملاحظہ فرمالیں۔

سادنها: بمعنی خادمها ہے۔

عام الفتح: مراد سن آٹھ ہجری ہے۔

ای اذا امروکم بطاعة الله رسوله: یعنی اللہ اور اس کے رسول کی معصیت میں دوسروں کی اطاعت نہ کرے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے معصیت کے کاموں میں مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے گی۔

مآل: یعنی عاقبت۔ (صاوی، ج۲ص۳۶وغیرہ)

رکوع نمبر ٦

وَنَزَلَ لَمَّا اخْتَصَمَ يَهُودِيٌّ وَّمُنَافِقٌ فَدَعَا الْمُنَافِقُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمَا وَدَعَا الْيَهُودِيُّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَيَاهُ فَقَضٰى لِلْيَهُودِيِّ فَلَمْ يَرْضَ الْمُنَافِقُ، وَاَتَيَا عُمَرَ ؓ فَذَكَرَ لَهُ الْيَهُودِيُّ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلْمُنَافِقِ اَكَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَتَلَهُ ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ﴾ اَلْكَثِيْرِ الطُّغْيَانِ وَهُوَ كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ ﴿وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ﴾ وَلَا يُوَالُوْهُ ﴿وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا (٦٠)﴾ عَنِ الْحَقِّ ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ فِي الْقُرْاٰنِ مِنَ الْحُكْمِ ﴿وَاِلَى الرَّسُوْلِ﴾ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ﴿رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ﴾ يُعْرِضُوْنَ ﴿عَنْكَ﴾ اِلٰى غَيْرِكَ ﴿صُدُوْدًا (٦١)﴾ ﴿فَكَيْفَ﴾ يَصْنَعُوْنَ ﴿اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ﴾ عُقُوْبَةٌ ﴿بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ﴾ مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِيْ اَيْ اَيَقْدِرُوْنَ عَلَى الْاِعْرَاضِ وَالْفِرَارِ مِنْهَا لَا ﴿ثُمَّ جَآءُوْكَ﴾ مَعْطُوْفٌ عَلٰى يَصُدُّوْنَ ﴿يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ﴾ مَّا ﴿اَرَدْنَآ﴾ بِالْمُحَاكَمَةِ اِلٰى غَيْرِكَ ﴿اِلَّآ اِحْسَانًا﴾ صُلْحًا ﴿وَّتَوْفِيْقًا (٦٢)﴾ تَالِيْفًا بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ بِالتَّقْرِيْبِ فِي الْحُكْمِ دُوْنَ الْحَمْلِ عَلٰى مُرِّ الْحَقِّ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ﴾ مِّنَ النِّفَاقِ وَكِذْبِهِمْ فِيْ عُذْرِهِمْ ﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ بِالصَّفْحِ ﴿وَعِظْهُمْ﴾ خَوِّفْهُمُ اللّٰهَ ﴿وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ﴾ شَاْنِ ﴿اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا ۢ بَلِيْغًا (٦٣)﴾ مُّؤَثِّرًا فِيْهِمْ، اَيْ اِزْجُرْهُمْ لِيَرْجِعُوْا عَنْ كُفْرِهِمْ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ﴾ فِيْمَا يَاْمُرُ بِهٖ وَيَحْكُمُ ﴿بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ بِاَمْرِهٖ لَا يُعْصٰى وَيُخَالَفُ ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ﴾ بِتَحَاكُمِهِمْ اِلَى الطَّاغُوْتِ ﴿جَآءُوْكَ﴾ تَائِبِيْنَ ﴿فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ﴾ فِيْهِ اِلْتِفَاتٌ عَنِ الْخِطَابِ تَفْخِيْمًا لِّشَاْنِهٖ ﴿لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا﴾ عَلَيْهِمْ ﴿رَّحِيْمًا (٦٤)﴾ بِهِمْ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ﴾ لَا زَائِدَةٌ ﴿لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ﴾ اِخْتَلَطَ ﴿بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا﴾ ضِيْقًا اَوْ شَكًّا ﴿مِّمَّا قَضَيْتَ﴾ بِهٖ ﴿وَيُسَلِّمُوْا﴾ يَنْقَادُوْا لِحُكْمِكَ ﴿تَسْلِيْمًا (٦٥)﴾ مِنْ غَيْرِ مُعَارَضَةٍ ﴿وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ﴾ مُفَسِّرَةٌ ﴿اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ﴾ كَمَا كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ ﴿مَّا فَعَلُوْهُ﴾ اَيِ الْمَكْتُوْبَ عَلَيْهِمْ ﴿اِلَّا قَلِيْلٌ﴾ بِالرَّفْعِ عَلَى الْبَدَلِ وَالنَّصْبِ عَلَى الْاِسْتِثْنَاءِ ﴿مِّنْهُمْ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ﴾ مِنْ طَاعَةِ الرَّسُوْلِ ﴿لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا (٦٦)﴾ تَحْقِيْقًا لِّاِيْمَانِهِمْ ﴿وَّاِذًا﴾ اَيْ لَوْ تَثَبَّتُوْا ﴿لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ﴾ مِنْ عِنْدِنَا ﴿اَجْرًا عَظِيْمًا (٦٧)﴾ هُوَ الْجَنَّةُ ﴿وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا (٦٨)﴾ قَالَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

Marfat.com

كَيْفَ نَرَاكَ فِى الْجَنَّةِ وَاَنْتَ فِى الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَنَحْنُ اَسْفَلَ مِنْكَ فَنَزَلَ ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ﴾ فِيْمَآ اَمَرَ بِهٖ ﴿فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ﴾ اَفَاضِلَ اَصْحَابِ الْاَنْبِيَاءِ لِمُبَالَغَتِهِمْ فِى الصِّدْقِ وَالتَّصْدِيْقِ ﴿وَالشُّهَدَآءِ﴾ اَلْقَتْلٰى فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴿وَالصّٰلِحِيْنَ﴾ غَيْرَ مَنْ ذُكِرَ ﴿وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (۶۹)﴾ رُفَقَآءَ فِى الْجَنَّةِ بِاَنْ يُّسْتَمْتَعَ فِيْهَا بِرُؤْيَتِهِمْ وَزِيَارَتِهِمْ وَالْحُضُوْرِ مَعَهُمْ وَاِنْ كَانَ مَقَرُّهُمْ فِى الدَّرَجَاتِ الْعَالِيَةِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى غَيْرِهِمْ ﴿ذٰلِكَ﴾ اَىْ كَوْنُهُمْ مَعَ مَنْ ذُكِرَ مُبْتَدَاٌ خَبَرُهٗ ﴿الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ﴾ تَفَضَّلَ بِهٖ عَلَيْهِمْ لَا اَنَّهُمْ نَالُوْهُ بِطَاعَاتِهِمْ ﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا (۷۰)﴾ بِثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اَىْ فَثِقُوْا بِمَآ اَخْبَرَكُمْ بِهٖ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ۔

ترجمہ

(یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب ایک یہودی اور منافق کے مابین ایک تنازعہ پیدا ہوا تو منافق نے چاہا کہ فیصلہ کعب بن اشرف سے کرائے اور یہودی نبی پاک ﷺ کے پاس آنا چاہتا تھا، وہ دونوں نبی پاک ﷺ کے حضور حاضر ہوئے، آنحضرت ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا جسے منافق نے نہ مانا اور دونوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو یہودی نے بتایا کہ حضور ﷺ نے اُسکے حق میں فیصلہ دیدیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منافق سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ بات اسی طرح ہے؟ اس نے تصدیق کی تو آپ نے اسے قتل کردیا) کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنکا دعوی ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں (طاغوت کے معنی زبردست سرکش ہے، اس سے مراد کعب بن اشرف ہے) اور انکو تو یہ حکم تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں (اور نہ ہی اسے دوست بنائیں) اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے (حق سے) اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ اس طرف جو اللہ نے اتارا (یعنی قرآن کریم میں جو حکم اتارا) اور رسول کی طرف (تاکہ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کردیں) تو تم منافقوں کو دیکھو گے منہ موڑتے ہیں (یعنی اعراض کرتے ہیں) تم سے (دوسروں کی طرف) منہ پھیرنا تو کیا حال ہو گا (یعنی انکا کیا بنے گا) جب ان پر کوئی افتاد (سزا) پڑے، بدلہ اسکا جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجا (کفر اور معصیت کو، یعنی کیا وہ اس سزا سے اعراض اور فرار کی قدرت رکھتے ہیں؟ یا نہیں) پھر وہ آپکے پاس آئیں (جاؤک، یصدون پر معطوف ہے) قسم اٹھائینگے اللہ کی نہیں (ان بمعنی ما نافیہ ہے) ارادہ تھا ہمارا (آپ کے غیر کو حکم بنانے سے) مگر بھلائی (یعنی صلح کا) اور موافقت کا (دونوں مخاصمین کے مابین، فیصلہ کرنے میں تساہل سے کام لیکر الفت پیدا کرنا تھا، حق کی تلخی کو ان پر ظاہر کرنا مقصود نہ تھا) انکے دلوں کی بات تو اللہ جانتا ہے (یعنی انکے نفاق اور جھوٹے بہانے) تو تم ان سے چشم پوشی کرو (یعنی درگزر فرماؤ) اور انہیں سمجھاؤ (اللہ کا خوف دلاؤ) اور ان کے معاملہ میں ان سے رسا بات کرو (جو انکے لئے مؤثر ثابت ہو یعنی ان پر زجر سے کام لو تا کہ وہ کفر سے لوٹ آئیں) اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اسلئے کہ اسکی اطاعت کی جائے (جن باتوں کا وہ حکم دے اور فیصلہ فرمائے) اللہ کے اذن سے (یعنی اسکے حکم

Marfat.com

سے ، اللہ تعالیٰ نے رسول کو اسلئے نہیں بھیجا کہ انکی نافرمانی ومخالفت کی جائے) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (شیطان کو اپنا حکم بنا کر) آپکے پاس آئیں (تائب ہوکر) پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول انکی شفاعت فرمائے (آپکی شان تعظیم کے اظہار کیلئے اس حکم میں جاؤک کے خطاب سے صیغہ غائب کی طرف التفات کیا گیا ہے) تو وہ ضرور پائیں گے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ......۱...... (انکے ساتھ) تو اے محبوب ! تمہارے رب کی قسم ! (لفظ فلا میں لا زائدہ ہے) وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک کہ حاکم نہ بنائیں آپکو اس میں جو اختلاف ہو (شجر بمعنی اختلط ہے) آپس میں ، پھر وہ اپنے دلوں میں رکاوٹ نہ پائیں (یعنی تنگی یا شک نہ پائیں) جو آپ فیصلہ کریں اور مان لیں (یعنی فرمانبردار ہو جائیں آپکے فیصلہ کے آگے) اور خوب اچھی طرح مان لینا (بغیر کسی معارضے کے) اور اگر ہم لکھ دیتے ان پر کہ (ان مفسرہ ہے) اپنے آپکو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ جاؤ (جیسا کہ ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا) تو وہ نہ کرتے (یعنی جو ان پر لکھا گیا تھا) مگر تھوڑے (لفظ قلیل مرفوع ہوگا بر بناء بدل اور منصوب ہوگا بر بناء استثناء کے) ان میں سے اور اگر وہ ایسا کرتے جس بات (یعنی اطاعتِ رسول) کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو اس میں انکا بھلا تھا اور (انکے ایمان کا) خوب جمنا اور اس وقت (یعنی اگر وہ ثابت قدم رہتے) تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس (من لدنا بمعنی من عندنا ہے) سے بڑا ثواب (یعنی جنت) دیتے اور ضرور انکو سیدھی راہ کی ہدایت کرتے ۔

(بعض اصحاب نے نبی پاک ﷺ سے عرض کی ہمیں جنت میں آپکی زیارت کیسے ہوگی ؟ آپ ﷺ اعلی درجات میں ہونگے اور ہم اس سے کم درجات میں تو یہ آیت نازل ہوئی) اور جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کریں (جو حکم وہ فرمائیں اسے مانیں) تو یہ لوگ انکے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیق (انبیاء علیہم السلام کے افضل ترین ساتھی صحابہ ہیں ، انتہائی صدق وتصدیق کی وجہ سے انکو صدیق کہا گیا ہے) اور شہید (یعنی راہِ خدا میں قتل ہونے والے) اور نیک لوگ ......۲...... (ان مذکورہ افراد کے سوا) اور کیا ہی اچھے ساتھی ہیں (جنت میں کہ انکے دیدار ، زیارت اور شرف حضوری سے فیضیاب ہونگے اگرچہ یہ حضرات اوروں کی بہ نسبت درجات عالیہ میں ہونگے) یہ (یعنی مذکورہ حضرات کی معیت نصیب ہونا ، ذالک ترکیب میں مبتدا ہے اسکی خبر الفضل من اللہ ہے) اللہ کا فضل ہے (ان پر ، نہ کہ انہوں نے اپنی اطاعت سے یہ درجات حاصل کیے) اور اللہ کافی ہے جاننے والا (آخرت کے ثواب کو ، تو تم اسکی دی گئی خبر پر بھروسہ رکھو اور وہ تمہیں اپنی مثل مخبو نہ بنائے گا) ۔

ترکیب

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ﴾

ھمزہ : حرف استفہام ...... لم تر : فعل بافاعل ...... الی : جار ...... الذین : موصول ...... یزعمون : فعل بافاعل ...... انھم : حرف مشبہ واسم ...... امنوا : فعل بافاعل ...... ب : جار ...... ما انزل الیک : موصول صلہ معطوف علیہ ...... و : عاطفہ ...... ما انزل من قبلک : موصول صلہ معطوف ، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مجرور ، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو ، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ...... انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ مفعول ...... یزعمون فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر صلہ ، اپنے موصول سے ملکر مجرور ، اپنے

Marfat.com

جار سے ملکر ظرف لغو، لم تو فعل اپنے فاعل وظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَحَاکَمُوۡۤا اِلَی الطَّاغُوۡتِ وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ یَّکۡفُرُوۡا بِهٖ﴾

یریدون: فعل واو ضمیر ذوالحال...... و: حالیہ...... قد امروا: فعل بانائب الفاعل...... ان یکفروا به: جملہ بتاویل مصدر مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... ان یتحاکموا الی الطاغوت: جملہ بتاویل مصدر مفعول...... یریدون فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ہے ماقبل یزعمون کے فاعل سے۔

﴿وَیُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًا بَعِیۡدًا﴾

و: عاطفہ...... یرید الشیطن: فعل بافاعل...... ان: مصدریہ...... یضلهم ضللا بعیدا: فعل بافاعل ومفعول ومفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، یرید فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ماقبل یریدون پر معطوف ہے۔

﴿وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰی مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَی الرَّسُوۡلِ رَاَیۡتَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡکَ صُدُوۡدًا﴾

و: ابتدائیہ...... اذا شرطیہ...... قیل لهم: قول...... تعالوا: فعل بافاعل...... الی ماانزل الله: جارمجرور معطوف علیہ...... والی الرسول: جارمجرور معطوف، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ قولیہ شرط...... رأیت: فعل بافاعل...... المنفقین: موصوف...... یصدون عنک صدودا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت، اپنے موصوف سے ملکر مفعول، رایت فعل اپنے متعلقات سے ملکر جواب شرط اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَکَیۡفَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡهِمۡ﴾

ف: مستانفہ...... کیف: حال مقدم...... یصنعون: فعل محذوف واؤ ضمیر ذوالحال، اپنے حال سے ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ...... اذا شرطیہ متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم...... اصابتهم مصیبة: فعل بافاعل...... ب: جار...... ما قدمت ایدیهم: موصول صلہ ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ شرط، جزا محذوف فکیف یصنعون سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿ثُمَّ جَآءُوۡکَ یَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡسَانًا وَّتَوۡفِیۡقًا﴾

ثم: عاطفہ...... جاء وا: فعل واو ضمیر ذوالحال...... یحلفون بالله: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ قسم...... ان: نافیہ...... اردنا: فعل بافاعل...... الا: للحصر...... احسانا و توفیقا: معطوف علیہ معطوف سے ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ جواب قسم، اپنی قسم سے ملکر جملہ قسمیہ ہوکر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... ک: ضمیر مفعول...... جاء و افعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ماقبل اصابتهم پر معطوف ہے۔

﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُ اللّٰهُ مَا فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ﴾

اولئک: مبتدا...... الذین: موصول...... یعلم الله: فعل بافاعل...... مافی قلوبهم: موصول صلہ ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَعِظۡهُمۡ وَقُلۡ لَّهُمۡ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَوۡلًۢا بَلِیۡغًا﴾

ف: فصیحیہ ...... اعرض عنهم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... عظهم: جملہ فعلیہ معطوف اول...... و: عاطفہ ...... قل لهم: فعل بافاعل وظرف لغو...... فی انفسهم: ظرف مستقر حال مقدم ...... قولا بليغا: مرکب توصیفی ذوالحال، اپنے حال سے ملکر مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ معطوف ثانی، اپنے معطوف علیہ سے ملکر شرط محذوف اذا کانت حالهم کذلک کی جزاء، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ﴾

و: استینافیه ...... ما: نافیہ ...... ارسلنا: فعل بافاعل ......من: زائدہ ...... رسول: مفعول ......الا: اداۃ حصر ...... لام: جار ...... يطاع باذن الله: فعل بانائب الفاعل وظرف لغو، جملہ فعلیہ بتقدیر ان بتاویل مصدر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر مفعول لہ، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡکَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ﴾

و: استینافیه ...... لو: شرطیہ ...... انهم: حرف مشبہ واسم ......اذ: مضاف ...... ظلموا انفسهم: جملہ فعلیہ مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف مقدم ......جاء وک: فعل بافاعل ومفعول وظرف مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ، خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر ثبت فعل محذوف کا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ......ف: عاطفہ......استغفروا الله: جملہ فعلیہ معطوف اول ...... واستغفر لهم الرسول: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، اپنے معطوف علیہ سے ملکر شرط۔

﴿لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا﴾

لام: تاکیدیہ ......وجدوا الله: فعل بافاعل واسم جلالت مفعول اول...... توابا: مبدل منہ ......رحيما: بدل، ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ جزاء، لو شرطیہ اپنی شرط وجزا سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوۡکَ فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَهُمۡ﴾

ف: استنافیه ......لا: زائدہ ...... و: قسمیہ حرف جار......ربک: مجرور؛ اپنے جار سے ملکر اقسم فعل مقدر کا ظرف مستقر، اقسم فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ قسمیہ انشائیہ ......لايؤمنون: فعل بافاعل ...... حتّٰی: حرف جار...... يحكموك: فعل بافاعل ومفعول...... فيما شجر بينهم: ظرف لغو، جملہ فعلیہ ہوکر بتقدیر ان بتاویل مصدر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، لايؤمنون فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ جواب قسم۔

﴿ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَیُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا﴾

ثم: عاطفہ ...... لايجدون في انفسهم: فعل بافاعل وظرف لغو ......حرجا: موصوف......مماقضيت: ظرف مستقر صفت، اپنے موصوف سے ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف اول يحكموك پر ...... و: عاطفہ......يسلموا تسليما: فعل

Marfat.com

باقاعل ومفعول مطلق ملکر جملہ فعلیہ معطوف ثانی۔

﴿وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ﴾

و: مستانفه ...... لو: شرطیہ ...... انا :حرف مشبہ بالاسم ...... كتبنا عليهم: فعل بافاعل وظرف لغو ...... ان: مصدریہ ...... اقتلوا انفسكم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... او اخرجوا من ديار كم: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر ثبت فعل محذوف کا فاعل ای ثبت كتابتنا، فعل فاعل ملکر شرط ...... مافعلوا: فعل نفی و اؤ ضمیر مبدل منہ ...... ہ ضمیر مفعول ...... الا: اداۃ حصر ...... قليل: موصوف ...... منهم: ظرف مستقر صفت، اپنے موصوف سے ملکر بدل، اپنے مبدل منہ سے ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا﴾

و: عاطفہ ......لو :شرطیہ ......انهم :حرف مشبہ واسم ...... فعلوا :فعل بافاعل ...... مايوعظون به: موصول صلہ مفعول، ملکر جملہ فعلیہ خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر ثبت فعل محذوف کا فاعل، فعل فاعل ملکر شرط ...... لام: تاکیدیہ ...... كان: فعل ناقص بااسم ...... خيرا: اسم تفضیل بافاعل ...... لهم: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... اشد: اسم تفضیل ھو ضمیر ممیّز ...... تثبيتا: تمیز، ملکر فاعل، ملکر شبہ جملہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر خبر، كان اپنے اسم وخبر سے ملکر جزا، شرط اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾

و: عاطفہ ...... اذا: حرف جزا ...... لاتينهم: فعل بافاعل ومفعول ...... من لدنا: ظرف لغو ...... اجرا عظيما: مرکب توصیفی مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ، لو مقدر کا جواب ای اذن لو ثبتوا لاتينهم ...... و: عاطفہ ...... لهدينهم: فعل بافاعل ومفعول ...... صراطا مستقيما: مرکب توصیفی مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل لاتينهم پر معطوف ہے۔

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾

و: مستانفه ...... من: شرطیہ مبتدا ...... يطع الله و الرسول: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... اولئك: مبتدا ...... مع: مضاف ...... الذى: موصول ...... انعم الله: فعل بافاعل ...... على: جار ...... هم: ضمیر ذوالحال ...... من: جار ...... النبيين ...... الخ: معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف مستقر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ...... و: مستانفه ...... حسن: فعل ...... اولئك: ممیّز ...... رفيقا: تمیز، ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا﴾

ذٰلک: مبدل منہ ......الفضل: بدل، ملکر مبتدا......من اللّٰہ: ظرف مستقر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ......و: مستانفہ......کفی: فعل......ب: زائدہ...... اللّٰہ: اسم جلالت ممیّز ...... علیما: تمیز، ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

شان نزول

☆......الم تر الی الذین یزعمون ......بشر نامی ایک منافق کا یہودی سے جھگڑا تھا۔ یہودی نے کہا کہ چلو نبی پاک ﷺ سے طے کرالیں منافق نے خیال کیا کہ حضور ﷺ تو بے رعایت محض حق فیصلہ دینگے اسکا مطلب حاصل نہ ہوگا اسلئے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف کو پنچ بناؤ۔ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب، رشوت خور ہے۔ اس لیے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو پنچ تسلیم نہ کیا۔ ناچار منافق کو فیصلہ کیلئے سید عالم ﷺ کے حضور آنا پڑا۔ حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر کے پاس لایا۔ یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اسکا معاملہ سید عالم ﷺ طے فرما چکے ہیں لیکن یہ حضور کے فیصلے سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اسکا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اسکو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اسکے رسول کے فیصلے سے راضی نہ ہو اسکا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔

☆......فلا وربک لا یومنون ......پہاڑ سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں آب رسانی کرتے ہیں اس میں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا۔ معاملہ سید عالم ﷺ کے حضور پیش کیا گیا حضور نے فرمایا اے زبیر تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو یہ انصاری کو گراں گزرا اور اسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپکے پھوپھی زاد بھائی ہیں باوجود یہ کہ فیصلہ میں حضرت زبیر کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اسکی قدر نہ کی تو حضور ﷺ نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کر کے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے۔

☆......ولو انا کتبنا علیھم ......ثابت بن قیس بن شماس سے ایک یہودی نے کہا کہ اللہ نے ہم پر اپنا قتل اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا تھا ہم اسکو بجالائے، ثابت نے فرمایا کہ اگر اللہ ہم پر فرض کرتا تو ہم بھی ضرور بجالاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......ومن یطع اللہ والرسول ......حضرت ثوبان نبی پاک ﷺ سے کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ خاطر ہوئے کہ چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ حضور نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے۔ عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اسکے کہ جب حضور ﷺ سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں کس طرح دیدار پا سکتا ہوں۔ مجھے اللہ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو مقام عالی تک رسائی کہاں! اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ باوجود فرق منازل کے فرماں برداروں کو بازیابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائیگا۔

Marfat.com

توضیح وتشریح واغراض

سید عالم ﷺ کی بارگاہ ہی ہم گناہگاروں کا اصل آسرا ہے:

ا...... بارگاہ الٰہی میں رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپکی شفاعت کار برآری کا ذریعہ ہے۔سید عالم ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ شریف کی خاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ! جو آپ نے کہا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے ولو انھم اذظلموا...... میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔اور میں آپکے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش مانگنے آیا ہوں تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے۔اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔اس سے چند مسائل معلوم ہوئے۔مسئلہ: اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض حاجت کیلئے اسکے مقبول بندوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔مسئلہ :قبر پر حاجت کیلئے جانا بھی جاؤک میں داخل ہے۔مسئلہ: بعد وفات مقبولان خدا کو (یا) کے ذریعہ خطاب کرنا جائز ہے۔مسئلہ: مقبولان خدا مدد فرماتے ہیں انکی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

(خزائن العران، حاشیہ نمبر ۱۷۷)

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ اس اعرابی نے روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر سب سے پہلے سلام عرض کیا السلام علیک یارسول اللہ! پھر یہ اشعار پڑھے۔

یاخیر من دفنت بالقاع اعظمه	خطا من طیبهن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنه	فیه العفاف وفیه الجود الکرم

(اے ان سب سے افضل ترین ہستی جن کے جسد خاکی کو اس زمین میں دفن کیا گیا ہے۔جنکی خوشبو سے میدان اور ٹیلے مہک اٹھے۔ میری جان اس قبر پر قربان ہو جس میں آپ محو استراحت ہیں۔اسی میں پارسائی ہے اور اسی میں جود وسخا ہے۔(ابن کثیر، ج۱، ص۶۴۰)

قبر والوں کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور ان سے وسیلہ طلب کرنا جہاں قرآن کا حکم ہے وہاں احادیث طیبہ بھی اس مضمون سے مالا مال ہیں چنانچہ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا اذا اعیتکم الامور فعلیکم باهل القبور او فاستغیثوا باهل القبور یعنی جب تم کسی معاملے میں عاجز ہو جاؤ تو قبر والوں سے اس بارے میں رہنمائی لو یا یہ فرمایا کہ قبر والوں سے مدد طلب کرو۔

(روح المعانی الجزء السادس، ص۲۰۴)

انعام یافتہ لوگ کون؟

قرآن مجید کا بعض حصہ دیگر بعض حصہ کی تفسیر کرتا ہے چنانچہ سورہ فاتحہ میں اللہ تعالی نے ایک دعا سکھائی کہ ﴿اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم﴾ لیکن اس بات کی وضاحت نہیں فرمائی کہ انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟ البتہ سورہ رکوع میں اللہ تعالی نے ان انعام یافتہ لوگوں کا تذکرہ فرما دیا ہے کہ چار قسم کے لوگوں پر اللہ تعالی نے انعام فرمایا: ☆......حضرات انبیاء کرام ☆......صدیقین ☆......شهداء ☆......صالحین۔

Marfat.com

جو اللہ تعالی کی اطاعت کرے یعنی فرائض کو ادا کرے اور نواہی سے بچتا رہے اور رسول کی سنتوں پر کاربند ہو جائے تو ایسا شخص ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالی نے انعام فرمایا یعنی دنیا میں ہدایت اور توفیق عطا فرمائی اور آخرت میں دخول جنت کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ مطلب یہ کہ مطیعین جنت میں حضرات انبیاء کے ساتھ ہونگے، انہیں جنت میں انبیاء کی زیارت اور مجالست سے محروم نہ کیا جائے گا، اسلئے کہ یہ حضرات جنت میں انبیاء کرام کے درجے میں ہونگے۔ صدیقین کثیر الصدق کو کہتے ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جو رسول کے بعد انکے راستوں کی پیروی کرتے ہیں یہاں تک کہ انکے دامن کرم سے وابستہ ہو جاتے ہیں اور صدیق دین میں اس سچے انسان کو کہتے ہیں جو دین کے معاملے میں شک کی آمیزش نہیں ہونے دیتا اور اس آیت میں صدیق سے مراد رسول اللہ ﷺ کے افضل الصحابہ صدیق اکبر مراد ہیں کہ اس امت میں انہی کو صدیق کا لقب دیا گیا اور یہ اتباع رسول ﷺ میں سب سے افضل تھے۔ شہداء سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالی کی راہ میں شہادت پائی جبکہ ایک قول کے مطابق شہدائے احد مراد ہیں۔ صالحین سے مراد وہ ہیں جو ظاہری اور باطنی بھلائیوں میں برابر ہوں، ایک قول کے مطابق صالح وہ ہوتا ہے جسکا عقیدہ درست اور عمل سنت وطاعت کے مطابق ہو اور ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ اس آیت میں نبیین سے مراد محمد ﷺ اور صدیقین سے مراد ابو بکر اور شہداء سے مراد حضرت عمر، عثمان اور علی ہیں جبکہ صالحین سے مراد تمام صحابہ ہیں۔ (ماخوذ از خازن، ج ۱، ص ۳۹۷)

☆...... ونزل لما اختصم الخ: اس آیت کا بیان شان نزول کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

کثیر الطغیان: کہا جاتا ہے کہ طغیان سے مراد بت ہے جس کی اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ اس چیز کا نام ہے جس کی اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے چاہے وہ بت ہو یا اس کے سوا کوئی چیز۔

یعرضون: اشارہ ہے کہ الصد بمعنی الاعراض ہے جو کہ فعل لازم ہے، المنع کے معنی میں نہیں کہ متعدی ہوتا۔

صدودا: یصدون کا مفعول مطلق ہے۔

لا: استفہام کا جواب ہے۔

بالتقریب: یعنی فیصلہ میں سستی برتنا، جیسا کہ احسان وصلح کرتے ہوں، اور اسی صلح کے ذریعے مدعی جھگڑوں میں قسمیں کھاتا ہے۔

فاعرض عنهم: یعنی انہیں قتل نہ کرو، اور یہ حکم منافقوں کے نکالے جانے اور ان کے قتل کئے جانے سے پہلے کا ہے، اور فاعرض میں فاء جواب شرط کے لحاظ سے ہے تقدیر عبارت یوں ہے کہ **اذا کان حالهم کذلک فاعرض عن قبول عذرهم**۔

لیرجعوا: ہوسکتا ہے کہ یہ جملہ ان کے کفر ہم سے لوٹ جانے کے بارے میں ہو۔

فاستغفروا اللہ: یعنی توبہ واخلاص کے ذریعے۔

فیه التفات: یعنی سید عالم ﷺ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ گناہ گاروں کے لئے استغفار کریں۔

اختلط: مشکل، مشکوک و پیچیدہ ہونے کے معنی میں ہے۔

ولو انا کتبنا علیهم: یہ منافقین کے برے حال کا بیان ہے، اگر ان پر شدت کی جائے جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں پر کی گئی تو بھی ان

Marfat.com

میں کم لوگ ایمان لائیں گے۔

مفسرہ: بمعنی ای ہے اور اس کا ضابطہ یہ ہے کہ جب اسے جملہ پر مقدم کیا جائے تو یہ قول کے معنی میں ہوگا نہ کہ حرف کے معنی میں، اس کی نظیر فرمان باری تعالی ہے ﴿واخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين﴾، ﴿وانطلق الملأمنهم ان امشوا﴾، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان مصدریہ ہو اس صورت میں کتبنا بمعنی الزمنا ہوگا اور تقدیر عبارت یوں ہوگی ولو اناالزمنا هم قتل انفسهم

افاضل اصحاب الانبياء: پس صدیقین نبوت کے درجے سے نیچے ہونگے۔

والحضور معهم: یعنی محبوبان خدا کے ساتھ مجالست۔

لا انهم نالوه بطاعتهم: یعنی ان محبوبان خدا کی طاعت کی وجہ سے لوگ ان کی معیت میں پہنچیں گے، اور در حقیقت جنت کا دخول، منازل کا ارتقاء اور ان محبوبان خدا کی معیت اللہ کے فضل کی وجہ سے ہے ورنہ تو انسان کی کونسی طاعت اسے اس درجہ کو پہنچا سکتی ہے۔

(صاوی، ج ۲، ص ۴۰ وغیرہ)

✡✡✡✡✡

رکوع نمبر ۷

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ﴾ مِنْ عَدُوِّكُم، اَى اِحْتَرِزُوْا مِنْهُ وَتَيَقَّظُوْا لَهُ ﴿فَانْفِرُوْا﴾ اِنْهَضُوْا اِلٰى قِتَالِهٖ ﴿ثُبَاتٍ﴾ مُتَفَرِّقِيْنَ سَرِيَّةً بَعْدَ اُخْرٰى ﴿اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا (۷۱)﴾ مُجْتَمِعِيْنَ ﴿وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ﴾ لَيَتَاَخَّرَنَّ عَنِ الْقِتَالِ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ الْمُنَافِقِ وَاَصْحَابِهٖ وَجَعَلَهُ مِنْهُمْ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ وَاللَّامُ فِى الْفِعْلِ لِلْقَسَمِ ﴿فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ﴾ كَقَتْلٍ وَّهَزِيْمَةٍ ﴿قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا (۷۲)﴾ حَاضِرًا فَاُصَابَ ﴿وَلَئِنْ﴾ لَامُ قَسَمٍ ﴿اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ﴾ كَفَتْحٍ وَّغَنِيْمَةٍ ﴿لَيَقُوْلَنَّ﴾ نَادِمًا ﴿كَاَنْ﴾ مُخَفَّفَةٌ وَّاسْمُهَا مَحْذُوْفٌ اَىْ كَاَنَّهٗ ﴿لَمْ تَكُنْ﴾ بِالْيَاءِ وَالتَّاءِ ﴿بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ﴾ مَعْرِفَةٌ وَّصَدَاقَةٌ وَهٰذَا رَاجِعٌ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِعْتَرَضَ بِهٖ بَيْنَ الْقَوْلِ وَمَقُوْلِهٖ وَهُوَ ﴿يَا﴾ لِلتَّنْبِيْهِ ﴿لَيْتَنِىْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا (۷۳)﴾ اٰخُذُ حَظًّا وَّافِرًا مِّنَ الْغَنِيْمَةِ قَالَ تَعَالٰى ﴿فَلْيُقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ لِاِعْلَاءِ دِيْنِهٖ ﴿الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ﴾ يَبِيْعُوْنَ ﴿الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ﴾ يُسْتَشْهَدْ ﴿اَوْ يَغْلِبْ﴾ يَظْفَرْ بِعَدُوِّهٖ ﴿فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (۷۴)﴾ ثَوَابًا جَزِيْلًا ﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ﴾ اِسْتِفْهَامُ تَوْبِيْخٍ، اَىْ لَا مَانِعَ لَكُمْ مِّنَ الْقِتَالِ ﴿فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ﴾ فِىْ تَخْلِيْصِ ﴿الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ﴾ الَّذِيْنَ حَبَسَهُمُ الْكُفَّارُ عَنِ الْهِجْرَةِ وَاٰذَوْهُمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّىْ مِنْهُمْ ﴿الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ﴾ دَاعِيْنَ يَا ﴿رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ﴾ مَكَّةَ ﴿الظَّالِمِ اَهْلُهَا﴾ بِالْكُفْرِ

Marfat.com

﴿وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ﴾ مِنْ عِنْدِکَ ﴿وَلِیًّا﴾ یَتَوَلّٰی اُمُوْرَنَا ﴿وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِیْرًا (۷۵)﴾ یَمْنَعُنَا مِنْهُمْ، وَقَدْ اِسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَ هُمْ فَیَسَّرَ لِبَعْضِهِمِ الْخُرُوْجَ وَبَقِیَ بَعْضُهُمْ اِلٰی اَنْ فُتِحَتْ مَکَّةُ وَوَلّٰی ﷺ عَتَّابَ بْنَ اُسَیْدٍ فَاَنْصَفَ مَظْلُوْمَهُمْ مِنْ ظَالِمِهِمْ ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ﴾ اَلشَّیْطَانِ ﴿فَقَاتِلُوْا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ﴾ اَنْصَارَ دِیْنِهٖ تَغْلِبُوْهُمْ لِقُوَّتِکُمْ بِاللّٰهِ ﴿اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ﴾ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿کَانَ ضَعِیْفًا (۷۶)﴾ وَّاهِیًا لَا یُقَاوِمُ کَیْدَ اللّٰهِ بِالْکَافِرِیْنَ۔

ترجمہ

اے ایمان والو! ہوشیاری سے کام لو......۱......(اپنے دشمنوں کے مقابلے یعنی ان سے احتراز کرواور بیدار مغزی سے کام لو) پھر دشمن کی طرف نکلو (یعنی جنگ کے لیے نکلو) تھوڑے تھوڑے ہوکر (یکے بعد دیگرے گروہوں کی صورت میں متفرق ہوکر) یا اکھٹے چلو (جمیعا بمعنی مجتمعین ہے) اور تم میں کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائے گا (جنگ میں جانے سے، جیسے عبداللہ بن اُبی اور اسکے ساتھی، انکے ظاہری حال کالحاظ کرتے ہوئے اسے مسلمان میں سے کیا گیا ہے اگر چہ منافق تھا، فعل لیبطئن میں لام قسمیہ ہے) پھر اگر تم پر کوئی افتاد پڑے (جیسا کہ قتل ہونا یا شکست کامنہ دیکھنا) تو کہے کہ خدا کا مجھ پر احسان تھا کہ میں انکے ساتھ موجود نہ تھا (میدان جنگ میں ورنہ مجھے بھی ایسی مصیبت پہنچتی، شہید بمعنی حاضر ہے) اور اگر (لفظ ولئن میں لام قسمیہ ہے) تمہیں اللہ کا فضل ملے (جیسا کہ فتح اور غنیمت) تو ضرور کہے (نادم ہوکر) گویا کہ (لفظ ان مخففہ من المثقلہ ہے اور اسکا اسم محذوف ہے یعنی اصل میں کانہ ہے) نہ تھی (تکن تاء اور یاء دونوں طرح پڑھا گیا ہے) تم میں اس میں محبت (یعنی جان پہچان اور دوستی، اس جملے کا تعلق قد انعم اللہ علیک کے ساتھ ہے، قول اور مقولہ کے درمیان یہ جملہ معترضہ ہے اور وہ مقولہ یالیتنی ہے، جبکہ یالیتنی میں یا تنبیہ کے لیے ہے) کاش میں انکے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا (یعنی غنیمت سے وافر حصہ لے سکتا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہئے (اللہ کے دین کی سربلندی کیلئے) جو بیچ کر (یشرون بمعنی یبیعون ہے) دنیا کی زندگی کو آخرت لیتے ہیں، اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے (یعنی شہید ہوجائے) یا غالب آئے (دشمن پر کامیابی پائے) تو عنقریب اسے اجر عظیم (بڑا ثواب) دینگے......۲......اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو (حرف ما استفہامیہ توبیخ کیلئے ہے، یعنی تمہیں قتال کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہونی چاہئے) اللہ کی راہ میں (کہ چھڑاؤ) کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کو (جنہیں کفار نے ہجرت سے روک رکھا ہے اور انہیں اذیت دیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میری والدہ ماجدہ بھی انہی میں سے تھے) جو یہ کہہ رہے ہیں (دعاء کرتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی (مکہ) سے نکال جسکے لوگ ظالم ہیں (کفر کے سبب) اور ہمیں اپنے پاس سے (من لدنک بمعنی من عندک ہے) حمایتی دے (جو ہمارے امور کی دیکھ بھال کریں) اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے (جو ہمیں ان سے بچالے تو اللہ نے انکی دعا سن لی اور کچھ لوگوں کے لئے نکلنا آسان کردیا اور باقی لوگ فتح مکہ تک وہیں رہے اور نبی پاک ﷺ نے عتاب بن اسید کو مکہ کا گورنر بنایا تو انہوں نے ان کے مظلوموں کو ظالموں سے انصاف دلایا) ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور

Marfat.com

کافر طاغوت (یعنی شیطان) کی راہ میں تو شیطان کے دوستوں سے لڑو (یعنی شیطانی دین کے مددگاروں سے اللہ کی عطا کردہ قوت سے، تم ان پر غالب آجاؤ) بیشک شیطان کا داؤ (مومنوں کے خلاف) کمزور ہے (کافروں کے خلاف اللہ کی اختیار کردہ خفیہ تدبیر کا مقابلہ نہیں کرسکتا)۔

ترکیب

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا﴾

یایها الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ...... خذوا حذرکم: جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ...... ف: عاطفہ...... انفروا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال...... ثبات: حال، ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوف...... او: عاطفہ...... انفروا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال...... جمیعا: حال، ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوف ثانی، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مقصود بالندا۔

﴿وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّیُبَطِّئَنَّ﴾

و: استینافیہ...... انّ: حرف مشبہ...... منکم: خبر مقدم...... لام: تاکیدیہ...... من: موصولہ...... لام: تاکیدیہ...... یبطئن: فعل بافاعل جملہ فعلیہ جواب قسم، قسم محذوف، ملکر جملہ قسمیہ صلہ، جو موصول سے ملکر مبتدا موخر، خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِیْدًا﴾

ف: استینافیہ...... ان: شرطیہ...... اصابتکم مصیبة: جملہ فعلیہ شرط...... قال: قول...... قد: تحقیقیہ...... انعم اللّٰہ علی: فعل بافاعل وظرف لغو...... اذ: مضاف...... لم اکن: فعل ناقص بااسم...... معهم: ظرف مستقر حال مقدم...... شهیدا: ذوالحال اپنے حال سے ملکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف مستقر انعم، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مقولہ، اپنے قول سے ملکر جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَیَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ مَوَدَّةٌ یّٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾

و: عاطفہ...... لام: لتاکید...... ان: شرطیہ...... اصابکم: فعل بامفعول...... فضل من اللّٰہ: مرکب توصیفی فاعل، ملکر جملہ فعلیہ شرط...... لام: تاکیدیہ...... یقولن: فعل بافاعل...... کان: مخففہ بااسم...... لم تکن: فعل ناقص...... بینکم و بینه: معطوف، معطوف علیہ خبر مقدم...... مودة: اسم موخر، ملکر جملہ فعلیہ معترضہ...... یا: حرف ندا، منادی محذوف...... لیتنی: حرف مشبہ بااسم...... کنت معهم: جملہ فعلیہ خبر اول...... ف: سببیہ...... افوز فوزا عظیما: جملہ فعلیہ بتقدیر ان بتاویل مصدر خبر ثانی، ملکر جملہ اسمیہ مقصود بالندا، اپنی ندا سے ملکر ان کی خبر، ملکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جواب قسم "قسم محذوف" کیلئے، ملکر جملہ قسمیہ انشائیہ قائم مقام جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جواب "قسم محذوف" کیلئے، ملکر جملہ قسمیہ۔

Marfat.com

﴿فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ﴾

ف: فصیحیہ...... لیقاتل فی سبیل اللّٰہ: فعل امروظرف لغو...... الذین: موصول...... یشرون الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ: جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر فاعل...... لیقاتل فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ شرط محذوف اذاعلمتم ھذا کلہ کی جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا﴾

و: مستانفہ......من: شرطیہ مبتدا...... یقاتل فی سبیل اللّٰہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ف: عاطفہ......یقتل: فعل بانائب الفاعل، معطوف اول......او: عاطفہ...... یغلب: معطوف ثانی، معطوف علیہ سے ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... سوف نؤتیہ اجرا عظیما: جملہ فعلیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ﴾

و: مستانفہ ...... ما: استفہامیہ مبتدا......لام: جار...... کم: ضمیر ذوالحال...... لاتقاتلون: فعل بافاعل...... فی: جار...... سبیل: مضاف...... اللّٰہ: اسم جلالت معطوف علیہ......و: عاطفہ...... المستضعفین: ذوالحال...... من: جار...... الرجال والنساء والولدان: معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر حال، جوذوالحال سے ملکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، لاتقاتلون فعل اپنے متعلقات سے ملکر حال، ذوالحال سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر خبر، مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا﴾

الذین: موصول......یقولون: قول...... ربنا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... اخرجنا: فعل بافاعل...... من: جار...... ھذہ: مبدل منہ ...... القریۃ: موصوف...... الظالم: اسم فاعل......اھلھا: فاعل، شبہ جملہ ہوکر صفت، اپنے موصوف سے ملکر بدل، اپنے مبدل منہ سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، اخرجنا فعل اپنے متعلقات سے ملکر مقصود بالنداء، اپنی نداء سے ملکر مقولہ اپنے قول سے ملکر صلہ اپنے موصول سے ملکر ماقبل المستضعفین کی صفت۔

﴿وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيرًا﴾

و: عاطفہ......اجعل لنا: فعل امر بافاعل وظرف لغو...... من لدنک: ظرف مستقر حال مقدم......ولیا: ذوالحال، اپنے حال سے ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف اول ماقبل اخرجنا پر...... و: عاطفہ...... اجعل لنا: فعل امر بافاعل وظرف لغو......من لدنک نصیرا: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف ثانی۔

﴿اَلَّذِينَ اٰمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ﴾

الذین: موصول......امنوا: فعل واؤضمیر فاعل سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مبتدا...... یقاتلون فی سبیل اللّٰہ: جملہ

Marfat.com

فعلیہ خبر،مبتداخبر ملکر جملہ اسمیہ......و: عاطفہ...... الذین کفروا: موصول صلہ ملکر مبتدا......یقاتلون فی سبیل الطاغوت: جملہ فعلیہ ہوکر خبر،مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَقَاتِلُوْا اَوْلِيَاءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا﴾

ف: فصیحیہ...... قاتلوا: فعل بافاعل...... اولیاء الشیطن: مفعول،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط محذوف اذا کان الامر کذلک کی جزا،اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ...... ان: حرف مشبہ...... کید الشیطن: اسم...... کان ضعیفا: جملہ فعلیہ خبر،ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

کیا اپنی حفاظت کیلئے ہتھیار رکھنا توکل کے منافی ہے؟

۱......اپنے ملک کے دفاع اور کفار کے خلاف جہاد کے لیے اسلحہ حاصل کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے کیونکہ توکل کا معنی ترک اسباب نہیں ہے بلکہ کسی مقصود کے حصول کے اسباب کو فراہم کر کے اور اسکے حصول کیلئے جدوجہد کر کے نتیجے کو اللہ تعالی پر چھوڑ دینا توکل ہے۔اسی طرح آلات حرب کو حاصل کرنا بھی تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ جہاد کی تیاری کرنا بھی تقدیر سے ہے۔اس رکوع کی آیات میں بتایا گیا ہے کہ جہاد کے لئے پے در پے مجاہدوں کے دستے بھیجنا بھی جائز ہے اور یک بارگی مل کر حملہ کرنا بھی جائز ہے اور یہ کہ ہر دور میں کچھ لوگ اپنی بدنیتی یا بزدلی کی وجہ سے یا غداری اور منافقت کی وجہ سے جہاد سے منع کرنے والے بھی ہوتے ہیں،لیکن مسلمان ان سے متاثر نہ ہوں بلکہ اخروی اجر وثواب کی وجہ سے جہاد کریں،وہ جہاد میں غالب ہوں یا مغلوب ہر صورت میں ان کے لئے اجر ہے،نیز یہ بتایا ہے کہ جہاد کا ایک داعیہ اور سبب یہ ہے کہ جس خطہ زمین میں کافروں نے مسلمانوں کو غلام بنایا ہوا ہے یا ان کے ملک پر قبضہ کر کے ان کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا ہوا ہے،ان کو کافروں اور ظالموں سے آزاد کرانے کے لئے بھی جہاد کرنا چاہئے اور آخر میں یہ بتایا کہ کافروں کا جنگ میں کیا مطمع نظر ہوتا ہے اور مسلمانوں کا ہدف کیا ہونا چاہئے۔ (تبیان القرآن،ج۲،ص۷۴۴)

یہاں آیتِ مذکورہ میں اللہ تعالی اپنے مومن بندوں کو دشمنوں سے محتاط اور ہوشیار رہنے کا حکم فرما رہا ہے۔یعنی وہ ہتھیار بند ہوکر دشمن کے مقابلے کیلئے ہروقت تیار رہیں۔اور جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہوکر مجاہدین کی تعداد بڑھائیں تاکہ جب جہاد کا وقت آئے تو حالات کے مطابق گروہ در گروہ یا ایک لشکر جرار کی صورت میں نکل کھڑے ہوں۔ (ابن کثیر،ج۱،ص۶۴۵)

مجاہد دونوں صورتوں میں اجر عظیم کا مستحق ہے:

۲......اللہ تعالی نے مجاہد کے ساتھ اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے کیونکہ وہ اعلاء کلمۃ الحق کے لئے کوشش کرتا ہے،خواہ وہ شہید ہوجائے اور اسے دشمن پر غلبہ نصیب نہ ہو۔اس انعام کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنی طاقت کے مطابق کوششیں صرف کیں یا وہ غالب آ گیا اور اسے ملک وغنیمت حاصل ہوگئی کیونکہ اس کا غنیمت حاصل کرنا اس کے اجر میں کمی نہیں کرتا جب مال اس کے لیے اہمیت

Marfat.com

نہ رکھتا ہو بلکہ اس کا مقصود صرف دین کا غلبہ ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا اس آدمی کے ساتھ وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہے۔ اسے کوئی چیز جہاد پر نہیں لے جاتی مگر ایمان اور رسول اللہ کی تصدیق کہ یا تو میں اسے اجر وغنیمت کے ساتھ لوٹاؤں گا۔ یا اسے جنت میں داخل کروں گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ (مظہری، ج۲،ص۱۵۳)

☆......☆متفرقین و مجتمعین: اس عبارت میں اشارہ ہے کہ ثبات اور جمیعا دونوں لفظوں میں انفروا کی ضمیر سے حال ہیں یعنی جنگ کے لئے نکلنے میں جتنا ممکن ہو جلدی کرو۔

لیتأخرن عن القتال: اس جملہ میں اشارہ ہے کہ یہاں بطأ لازم ابطأ کے معنی میں ہے، کہا جاتا ہے کہ ابطأ و بطأ تأخر اور تثاقل کے معنی میں ہے اور ثلاثی باب قرب سے آتا ہے، اور کبھی ابطأ بطأ تشدید متعدیین (یعنی فعل جو کسی حرف کی وساطت کے بغیر خود مفعول بہ کو نصب دے)، اور اس صورت میں مفعول بہ محذوف ہوگا یعنی اصل عبارت یہ ہوگی لیبطئن غیرہ ای یثبطه ویجبنه عن القتال یعنی وہ قتال سے دوسروں کو روکتا ہے۔

بالیاء و التاء: ابن کثیر اور حفص نے تاء کے ساتھ المودة کے طرز پر پڑھا ہے اور باقی نحویوں نے یاء کے ساتھ کہ المودة کو والود کے معنی میں پڑھا ہے، کہ یہ محبت دونوں کے مابین جدائی ڈال دیتی ہے یعنی دونوں کو الگ الگ کر دیتی ہے۔

للتنبیه: یہ تنبیہ نداء کے حرف پر داخل ہونے کے حوالے سے نہیں (یعنی یہاں یاء کا لفظ مجازاً تنبیہ کے لئے ہے)۔

یستشهد: یعنی شہادت کی موت مرے۔

الذین حسبهم الکفار: یعنی مکہ مکرمہ میں موجود کمزور مسلمان، یہ مستضعفین کی صفت ہے۔

بالکفر: اس میں اشارہ ہے کہ کفر ایسا ہی ہے جیسا کہ ظلم، یعنی کفر کو ظلم کا نام دیا جاتا ہے۔

فیسر لبعضهم الخروج الخ: یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اپنی جناب سے بہتر دوست اور مددگار بنا دیا اور اس سے مراد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بالا صفات ہے جنہوں نے انہیں فتح مکہ کے روز مشرکوں کے نرغے سے چھڑایا، اور یہ کام عتاب بن اَسید کے ذریعے ہوا جو کہ اٹھارہ سالہ نوجوان تھا مظلوموں کو ظالموں سے چھڑاتا اور ان کی مدد کرتا۔

عتاب بن اسید: ہمزہ کی فتح اور سین کی کسرہ کے ساتھ ہے۔ (الجمل، ج۲،ص۸۰وغیرہ)

رکوع ۸

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ﴾ عَنْ قِتَالِ الْكُفَّارِ لَمَّا طَلَبُوْهُ بِمَكَّةَ لِاَذَى الْكُفَّارِ لَهُمْ وَهُمْ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ﴾ فُرِضَ ﴿عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ﴾ يَخَافُوْنَ ﴿النَّاسَ﴾ اَلْكُفَّارَ اَىْ عَذَابَهُمْ بِالْقَتْلِ ﴿كَخَشْيَةِ﴾ هُمْ عَذَابَ ﴿اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً﴾ مِنْ خَشْيَتِهِمْ لَهُ، وَنَصْبُ اَشَدَّ عَلَى الْحَالِ وَجَوَابُ لَمَّا دَلَّ عَلَيْهِ اِذَا وَمَا بَعْدَهَا اَىْ فَاجَاَتْهُمْ

Marfat.com

الْخَشْيَةُ ﴿وَقَالُوا﴾ جَزَعًا مِّنَ الْمَوْتِ ﴿رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ﴾ هَلَّا ﴿اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿مَتَاعُ الدُّنْيَا﴾ مَا يُتَمَتَّعُ بِهِ فِيْهَا اَوِ الْاِسْتِمْتَاعُ بِهَا ﴿قَلِيْلٌ﴾ اٰئِلٌ اِلَى الْفَنَاءِ ﴿وَالْاٰخِرَةُ﴾ اَيِ الْجَنَّةُ ﴿خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى﴾ عِقَابَ اللّٰهِ بِتَرْكِ مَعْصِيَتِهِ ﴿وَلَا تُظْلَمُوْنَ﴾ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ، تُنْقَصُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ ﴿فَتِيْلًا (۷۷)﴾ قَدْرَ قِشْرَةِ النَّوَاةِ فَجَاهِدُوْا ﴿اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ﴾ حُصُوْنٍ ﴿مُّشَيَّدَةٍ﴾ مُرْتَفِعَةٍ فَلَا تَخْشَوُا الْقِتَالَ خَوْفَ الْمَوْتِ ﴿وَاِنْ تُصِبْهُمْ﴾ اَيِ الْيَهُوْدَ ﴿حَسَنَةٌ﴾ خِصْبٌ وَسَعَةٌ ﴿يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ﴾ جَدْبٌ وَبَلَاءٌ كَمَا حَصَلَ لَهُمْ عِنْدَ قُدُوْمِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ ﴿يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ﴾ يَا مُحَمَّدُ اَيْ بِشُؤْمِكَ ﴿قُلْ﴾ لَهُمْ ﴿كُلٌّ﴾ مِنَ الْحَسَنَةِ وَالسَّيِّئَةِ ﴿مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ مِنْ قِبَلِهٖ ﴿فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ﴾ اَيْ لَا يُقَارِبُوْنَ اَنْ يَّفْهَمُوْا ﴿حَدِيْثًا (۷۸)﴾ يُلْقٰى اِلَيْهِمْ، وَمَا اِسْتِفْهَامُ تَعْجِيْبٍ مِنْ فَرْطِ جَهْلِهِمْ وَنَفْيُ مُقَارَبَةِ الْفِعْلِ اَشَدُّ مِنْ نَفْيِهٖ ﴿مَآ اَصَابَكَ﴾ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ ﴿مِنْ حَسَنَةٍ﴾ خَيْرٍ ﴿فَمِنَ اللّٰهِ﴾ اَتَتْكَ فَضْلًا مِّنْهُ ﴿وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ﴾ بَلِيَّةٍ ﴿فَمِنْ نَّفْسِكَ﴾ اَتَتْكَ حَيْثُ اِرْتَكَبْتَ مَا يَسْتَوْجِبُهَا مِنَ الذُّنُوْبِ ﴿وَاَرْسَلْنٰكَ﴾ يَا مُحَمَّدُ ﴿لِلنَّاسِ رَسُوْلًا﴾ حَالٌ مُّؤَكِّدَةٌ ﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (۷۹)﴾ عَلٰى رِسَالَتِكَ ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى﴾ اَعْرَضَ عَنْ طَاعَتِكَ فَلَا يُهِمَّنَّكَ ﴿فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (۸۰)﴾ حَافِظًا لِاَعْمَالِهِمْ بَلْ نَذِيْرًا وَاِلَيْنَا اَمْرُهُمْ فَنُجَازِيْهِمْ وَهٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ ﴿وَيَقُوْلُوْنَ﴾ اَيِ الْمُنَافِقُوْنَ اِذَا جَاؤُكَ اَمْرُنَا ﴿طَاعَةٌ﴾ لَكَ ﴿طَاعَةٌ فَاِذَا بَرَزُوْا﴾ خَرَجُوْا ﴿مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ﴾ بِاِدْغَامِ التَّاءِ فِي الطَّاءِ وَتَرْكِهٖ اَيْ اَضْمَرَتْ ﴿غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ﴾ لَكَ فِيْ حُضُوْرِكَ مِنَ الطَّاعَةِ اَيْ عِصْيَانَكَ ﴿وَاللّٰهُ يَكْتُبُ﴾ يَاْمُرُ بِكَتْبِ ﴿مَا يُبَيِّتُوْنَ﴾ فِيْ صَحَائِفِهِمْ لِيُجَازَوْا عَلَيْهِ ﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ بِالصَّفْحِ ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ ثِقْ بِهٖ فَاِنَّهٗ كَافِيْكَ ﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (۸۱)﴾ مُفَوَّضًا اِلَيْهِ ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ﴾ يَتَاَمَّلُوْنَ ﴿الْقُرْاٰنَ﴾ وَمَا فِيْهِ مِنَ الْمَعَانِي الْبَدِيْعَةِ ﴿وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (۸۲)﴾ تَنَاقُضًا فِيْ مَعَانِيْهِ وَتَبَايُنًا فِيْ نَظْمِهٖ ﴿وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ﴾ عَنْ سَرَايَا النَّبِيِّ ﷺ بِمَا حَصَلَ لَهُمْ ﴿مِّنَ الْاَمْنِ﴾ بِالنَّصْرِ ﴿اَوِ الْخَوْفِ﴾ بِالْهَزِيْمَةِ ﴿اَذَاعُوْا بِهٖ﴾ اَفْشَوْهُ نَزَلَ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ اَوْ فِيْ ضُعَفَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ فَتَضْعَفُ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَتَاَذَّى النَّبِيُّ ﷺ ﴿وَلَوْ رَدُّوْهُ﴾ اَيِ الْخَبَرَ ﴿اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ﴾ اَيْ ذَوِي الرَّاْيِ مِنْ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ، اَيْ لَوْ سَكَتُوْا عَنْهُ

Marfat.com

حَتّٰی یُخۡبِرُوۡا بِهٖ ﴿لَعَلِمَهُ﴾ هَلۡ هُوَ مِمَّا یَنۡبَغِیۡ اَنۡ یُّذَاعَ اَوۡ لَا ﴿الَّذِیۡنَ یَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَهٗ﴾ یَتَّبِعُوۡنَهٗ وَیَطۡلُبُوۡنَ عِلۡمَهٗ وَهُمُ الۡمُذِیۡعُوۡنَ ﴿مِنۡهُمۡ﴾ مِنَ الرَّسُوۡلِ وَاُولِی الۡاَمۡرِ ﴿وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ﴾ بِالۡاِسۡلَامِ ﴿وَرَحۡمَتُهٗ﴾ لَكُمۡ بِالۡقُرۡاٰنِ ﴿لَاتَّبَعۡتُمُ الشَّیۡطٰنَ﴾ فِیۡمَا یَاۡمُرُكُمۡ بِهٖ مِنَ الۡفَوَاحِشِ ﴿اِلَّا قَلِیۡلًا(۸۳)﴾ ﴿فَقَاتِلۡ﴾ یَا مُحَمَّدُ ﴿فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفۡسَكَ﴾ فَلَا تَهۡتَمَّ بِتَخَلُّفِهِمۡ عَنۡكَ، الۡمَعۡنٰی: قَاتِلۡ وَلَوۡ وَحۡدَكَ فَاِنَّكَ مَوۡعُوۡدٌ بِالنَّصۡرِ ﴿وَحَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾ حُثَّهُمۡ عَلَی الۡقِتَالِ وَرَغِّبۡهُمۡ فِیۡهِ ﴿عَسَی اللّٰهُ اَنۡ یَّكُفَّ بَاۡسَ﴾ حَرۡبَ ﴿الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاۡسًا﴾ مِنۡهُمۡ ﴿وَّاَشَدُّ تَنۡكِیۡلًا(۸۴)﴾ تَعۡذِیۡبًا مِنۡهُمۡ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: "وَالَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِیَدِهٖ لَاَخۡرُجَنَّ وَلَوۡ وَحۡدِیۡ" فَخَرَجَ بِسَبۡعِیۡنَ رَاكِبًا اِلٰی بَدۡرِ الصُّغۡرٰی فَكَفَّ اللّٰهُ بَاۡسَ الۡكُفَّارِ بِاِلۡقَاءِ الرُّعۡبِ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ وَمَنۡعِ اَبِیۡ سُفۡیَانَ عَنِ الۡخُرُوۡجِ كَمَا تَقَدَّمَ فِیۡ اٰلِ عِمۡرَانَ ﴿مَنۡ یَّشۡفَعۡ﴾ بَیۡنَ النَّاسِ ﴿شَفَاعَةً حَسَنَةً﴾ مُوَافِقَةً لِلشَّرۡعِ ﴿یَّكُنۡ لَّهٗ نَصِیۡبٌ﴾ مِنَ الۡاَجۡرِ ﴿مِّنۡهَا﴾ بِسَبَبِهَا ﴿وَمَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً سَیِّئَةً﴾ مُخَالِفَةً لَهٗ ﴿یَّكُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ﴾ نَصِیۡبٌ مِنَ الۡوِزۡرِ ﴿مِّنۡهَا﴾ بِسَبَبِهَا ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ مُّقِیۡتًا(۸۵)﴾ مُقۡتَدِرًا فَیُجَازِیۡ كُلَّ اَحَدٍ بِمَا عَمِلَ ﴿وَاِذَا حُیِّیۡتُمۡ بِتَحِیَّةٍ﴾ كَاَنۡ قِیۡلَ لَكُمۡ سَلَامٌ عَلَیۡكُمۡ ﴿فَحَیُّوۡا﴾ الۡمُحَیِّیۡ ﴿بِاَحۡسَنَ مِنۡهَا﴾ بِاَنۡ تَقُوۡلُوۡا لَهٗ: عَلَیۡكَ السَّلَامُ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ﴿اَوۡ رُدُّوۡهَا﴾ بِاَنۡ تَقُوۡلُوۡا لَهٗ كَمَا قَالَ اَیِ الۡوَاجِبُ اَحَدُهُمَا وَالۡاَوَّلُ اَفۡضَلُ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ حَسِیۡبًا(۸۶)﴾ مُحَاسِبًا فَیُجَازِیۡ عَلَیۡهِ وَمِنۡهُ رَدُّ السَّلَامِ، وَخَصَّتِ السُّنَّةُ الۡكَافِرَ وَالۡمُبۡتَدِعَ وَالۡفَاسِقَ وَالۡمُسۡلِمَ عَلٰی قَاضِی الۡحَاجَةِ وَمَنۡ فِی الۡحَمَّامِ وَالۡاٰكِلِ فَلَا یَجِبُ الرَّدُّ عَلَیۡهِمۡ بَلۡ یُكۡرَهُ فِیۡ غَیۡرِ الۡاَخِیۡرِ وَیُقَالُ لِلۡكَافِرِ: وَعَلَیۡكَ ﴿اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ وَاللّٰهِ ﴿لَیَجۡمَعَنَّكُمۡ﴾ مِنۡ قُبُوۡرِكُمۡ ﴿اِلٰی﴾ فِیۡ ﴿یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَا رَیۡبَ﴾ لَا شَكَّ ﴿فِیۡهِ وَمَنۡ﴾ اَیۡ لَا اَحَدَ ﴿اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیۡثًا(۸۷)﴾ قَوۡلًا.

ترجمہ

کیاتم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو (کافروں کو قتل کرنے سے، جبکہ مکہ میں رہتے ہوئے ان لوگوں نے آپ سے جنگ کرنے کی اجازت چاہی کہ کفار انہیں تکلیف دیا کرتے تھے، اس سے مراد صحابہ کرام ﷺ کی ایک جماعت ہے) اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ ادا کرو پھر جب لکھ دیا گیا (یعنی فرض کیا گیا) ان پر جہاد تو ان میں سے ڈرنے لگے (یعنی خوف کرنے لگے) کچھ لوگوں سے (کفار سے یعنی قتل کئے جانے کے عذاب سے) جیسا کہ ڈرنا (انکا ہو عذاب سے) اللہ کے یا اس سے بھی زائد (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی زائد ڈرنے لگے، لفظ اشد، من خشیة سے حال ہونے کیوجہ سے منصوب ہے اور لما کا جواب اس پر اذا اور اسکا مابعد دلالت کر رہا ہے، تقدیر عبارت اسطرح ہے کہ فلما كتب عليهم القتال فاجاء تهم الخشية)۔

Marfat.com

اور بولے (موت کے ڈر سے) اے رب ہمارے! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کردیا کیوں نہ (لولا بمعنی ھلا ہے) مہلت دی تو نے ہمیں تھوڑی مدت تک۔ فرمادو (ان سے) دنیا کا مال (جس سے دنیا میں نفع اٹھاتا ہے دنیا میں برتنا) تھوڑا ہے (فنا کی طرف لوٹنے والا ہے) اور آخرت (یعنی جنت) ڈر والوں کے لیے اچھی (ہے یعنی جو ترکِ معصیت کرکے اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں) اور تم ظلم نہ کیے جاؤ (فعل تظلمون یاء اور تاء دونوں لغتوں کے ساتھ ہے) تمہارے اعمال میں کمی نہ ہو دھاگہ برابر (کھجور کی گھٹلی کے چھلکے کے برابر بھی تو تم جہاد کرو)۔

تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ قلعوں (بروج بمعنی حصون ہے) میں ہو بلند......۱......(مشیدۃ بمعنی مرتفعۃ، تو موت کے خوف سے جہاد سے مت بھاگو) اور اگر ان کو (یعنی یہود کو) جب کوئی بھلائی (فراخی کشادگی) پہنچے تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے (یعنی قحط سالی یا آزمائش جیسا کہ نبی پاک ﷺ کے مدینے میں تشریف لانے کے وقت ہوا) تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی (اے محمد ﷺ! یہ مصیبت آپکی وجہ سے ہے، بشئو مک معاذ اللّٰہ!) تم فرمادو (ان سے) سب کا سب (بھلائی اور برائی) اللہ کی (جانب) سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ سمجھتے معلوم نہیں ہوتے (یعنی سمجھنے کے قریب بھی نہیں جاتے) کوئی بات (جو ان سے کی جاتی ہے، ما استفہامیہ تعجب کے لئے ہے انکے فرطِ جہالت پر اور فعل مقاربہ کی نفی دوسرے فعل کی نفی سے زیادہ سخت ہوتی ہے) جو تجھے پہنچے (اے انسان!) بھلائی (خیر) اللہ کی طرف سے ہے (یہ تیرے پاس اسکے فضل سے آئی ہے) اور جو پہنچی تجھے برائی (یعنی مصیبت) تو وہ تیری طرف سے ہے......۲......(یعنی تیرے گناہوں کی شامت کے طور پر تجھے پہنچی ہے) اور ہم نے بھیجا تمہیں (اے محمد ﷺ!) لوگوں کے لیے رسول (رسولا حال موکدہ ہے) اور اللہ کافی ہے گواہ (آپکی رسالت کا)۔

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا......۳......اور جس نے منہ پھیرا (یعنی انکی اطاعت سے اعراض کیا تو انکا یہ فعل آپ کو غمگین نہ کرے) تو ہم نے تمہیں انکے بچانے کو نہ بھیجا (یعنی انکے اعمال پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا بلکہ نذیر بنا کر بھیجا ہے اور انکا معاملہ ہمارے ذمہ ہے، ہم انہیں بدلہ دینگے، یہ حکم فرضیتِ جہاد سے پہلے کا ہے) اور کہتے ہیں (منافق جب آپکی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں کہ ہمارا شیوہ ہے) فرمانبرداری کرنا (آپ کی) پھر جب نکل جاتے ہیں (برزوا بمعنی خرجوا ہے) تمہارے پاس سے تو ان میں سے ایک گروہ رات کو مشورہ گانٹھتا ہے (ایک قرأت میں لفظ بیت کی تاء کا ادغام طائفۃ کی طاء میں ہے اور ترک ادغام کے ساتھ بھی ہے یعنی دلوں میں راز چھپائے ہوتے ہیں) اسکے برعکس جو آپ سے کہتے ہیں (یعنی آپکی بارگاہ میں اطاعت گزاری کا دم بھرتے ہیں جبکہ آپس میں رات کو اس کے برعکس آپکی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں) اور اللہ لکھ رکھتا ہے (یعنی لکھنے کا حکم صادر فرماتا ہے) جو وہ رات میں مشورہ کرتے ہیں (انکے اعمال ناموں میں تاکہ انہیں اس پر سزا دے) تو اے محبوب! تم ان سے اعراض کرو (یعنی درگزر کرکے) اور اللہ پر بھروسہ رکھو (اس پر یقین محکم رکھو کہ وہی تم کو کافی ہے) اور اللہ کافی ہے کام بنانے کو (وکیل اسے کہتے ہیں جس کی طرف کاموں کو سونپ دیا جائے)۔

Marfat.com

تو کیا غور نہیں کرتے (یتدبرون، یتاملون کے معنی میں ہے) قرآن میں.....۴...... (یعنی اسکے معنی ومطالب بدیعة میں) اور اگر وہ غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے (اسکے معانی میں تناقض اور نظم میں تباین پاتے) اور جب انکے پاس کوئی بات (نبی پاک ﷺ کے مجاہدین کے دستوں کے بارے میں) امن (یعنی نصرت) حاصل ہونے کی یا خوف (یعنی ہزیمت) کی آتی ہے تو اسکا چرچا (یعنی اسکو افشاء) کر کے بیٹھتے ہیں (یہ آیت منافقین یا ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی جو ایسا کرتے اور دیگر مومنوں کے دلوں کو بھی کمزور کرتے اور نبی پاک ﷺ کے قلب اطہر کو اس سے تکلیف پہنچتی تھی) اور اگر اسے پھیرتے (یعنی اس خبر کو) رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف (یعنی صاحب الرائے صحابہ کرام ؓ کی طرف پھیریئے اور خود سکوت اختیار کرتے یہاں تک کہ اکابر صحابہ کرام ؓ اس کا اظہار کریں) تو ضرور جان لیتے (کہ یہ خبر پھیلانے کے لائق ہے یا نہیں) وہ لوگ جو اس کو مستنبط کرتے ہیں......۵...... (یعنی وہ جو اس کے علم کی جستجو اور طلب میں لگے رہتے ہیں، اور یہی لوگ اس بات کو پھیلانے والے ہیں) ان سے (رسول اللہ اور صاحبِ اختیار لوگوں سے) اور اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا (اسلام کی صورت میں) اور اسکی رحمت (پھر تم قرآن کی صورت میں) نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے (جس برائی کا وہ تمہیں حکم دیتا ہے تم اس میں لگ جاتے) مگر تھوڑے۔

تو لڑیئے (اے محمد ﷺ !) اللہ کی راہ میں اور تم تکلیف نہ دیئے جاؤ گے مگر اپنے دم کی (تو آپ ﷺ انکے غیر حاضر ہونے کو اہمیت نہ دیں، مطلب یہ کہ آپ لڑیئے اگر چہ تنہا ہی سہی اور آپ سے مدد کا وعدہ کیا گیا ہے) اور مسلمانوں کو آمادہ کرو (جہاد پر اور انہیں اسکی رغبت دلاؤ) قریب ہے کہ اللہ سختی (یعنی جنگ) روک دے کافروں کی اور اللہ کی آنچ سخت ہے (ان سے) اور وہ بہت سخت ہے (یعنی اس کا عذاب کفار کے عذاب سے بہت زیادہ سخت ہے، چنانچہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات پاک کی قسم! جسکے قبضے میں میری جان ہے میں ضرور جہاد پر جاؤنگا اگر چہ مجھے اکیلے ہی جانا پڑے۔'' چنانچہ ستر سواروں کے ساتھ آپ بدرِ صغریٰ کی طرف تشریف لے گئے تو اللہ تعالی نے کافروں کی سختی روک دی انکے دلوں میں رعب ڈال کر اور ابوسفیان نے میدان جنگ میں آنے سے انکار کر دیا جیسا کہ اس کا واقعہ آل عمران میں گزر چکا ہے) اور جو سفارش کرے (لوگوں کے مابین) اچھی سفارش (یعنی موافق شرع) اسکے لیے حصہ (یعنی اجر) ہے اس میں سے (اس سفارش کیوجہ سے) اور جو بری سفارش کرے (خلاف شرع) اسکے لئے حصہ ہے (یعنی گناہ کا بوجھ ہے) اس سے (یعنی اس بری سفارش کیوجہ سے) اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (مقیتاً بمعنی مقتدرا ہے، وہ ہر ایک کو اسکے عمل کا بدلہ دیگا)۔

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے......۶...... (جیسے تمہیں سلام علیکم کہا جائے) اس سے بہتر (جو سلام تمہیں کیا گیا اس سے بہتر جیسے کہ وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ کہو) یا وہی کہدو (یعنی ایسا ہی کہدو جو تم سے کہا گیا ہے، ان دونوں میں سے ایک طریقہ واجب ہے اور اول صورت افضل ہے) بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے (حسیب بمعنی محاسب ہے وہ تمہیں اسکا بدلہ دیگا، منجملہ سلام کا جواب دینا بھی ان امور میں داخل ہے لیکن کافر، بدعتی، فاسق، قضائے حاجت میں

Marfat.com

مشغول شخص، یا جو حمام میں ہو یا کھانا کھا رہا ہو یہ سب حدیثِ پاک کے سبب اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، لہذا ان پر جواب واجب نہیں بلکہ کھانا کھانیوالے کو چھوڑ کر باقی اگر جواب دیں تو ان کا جواب دینا مکروہ ہوگا اور کافر کے لیے جوابِ سلام میں صرف وعلیک کہنا ہے) اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ (اور اللہ تعالیٰ) ضرور تمہیں جمع کرے گا (تمہاری قبروں سے) قیامت کے دن جس میں کوئی شک (ریب بمعنی شک ہے) نہیں اور کون (یعنی ایسا کوئی نہیں جو) زیادہ سچا ہے اللہ سے بات میں (حدیثا بمعنی قولا ہے)۔

ترکیب

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾

همزه: حرف استفهام...... لم تر: فعل بافاعل...... الی: جار...... الذین: موصول......قيل لهم: قول...... كفوا ايديكم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... واقيموا الصلوة: جملہ فعلیہ معطوف اول...... واتوا الزكوة: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، اپنے معطوف علیہ سے ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً﴾

ف: عاطفہ...... لما: شرطیہ...... كتب عليهم القتال: فعل با ظرف لغو و نائب الفاعل، جملہ فعلیہ شرط...... اذا: فجائیہ...... فريق منهم: مرکب توصیفی مبتدا...... يخشون: فعل بافاعل...... الناس: مفعول...... ک: جار...... خشية الله: معطوف علیہ...... او اشد خشية: معطوف، ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر، خشية مصدر محذوف کیلئے صفت، مرکب توصیفی مفعول مطلق، يخشون فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جزا، شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ﴾

و: عاطفہ...... قالوا: قول...... ربنا: جملہ ندائیہ...... لام: جار...... م: مجرور، ملکر ظرف لغو مقدم...... كتبت القتال علينا: جملہ فعلیہ مقصود بالنداء، اپنی ندا سے ملکر مقولہ اول...... لولا: حرف تحضیض...... اخرتنا الى اجل قريب: جملہ فعلیہ مقولہ ثانی، اپنے قول سے ملکر جملہ قولیہ يخشون پر معطوف ہے۔

﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا﴾

قل: قول...... متاع الدنيا: مبتدا...... قليل: خبر، اپنے مبتدا سے ملکر مقولہ، قول سے ملکر جملہ فعلیہ قولیہ...... و: مستانفہ......الأخرة: مبتدا...... خير: اسم تفضیل بافاعل...... لمن اتقى: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ...... و: عاطفہ...... لاتظلمون: فعل بانائب الفاعل......فتيلا: ظلما مصدر محذوف کی صفت، مرکب توصیفی مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ﴾

اينما: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ظرف مستقر خبر مقدم...... تكونوا: فعل ناقص بااسم و خبر مقدم جملہ فعلیہ شرط...... يدرك: فعل...... كم: ذوالحال...... و: حالیہ...... لو: شرطیہ...... كنتم: فعل ناقص بااسم...... في بروج مشيدة: ظرف

Marfat.com

مستقر خبر، ملکر جملہ فعلیہ شرط، جزا محذوف یدرککم الموت، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول......

الموت: فاعل، ملکر جملہ فعلیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾

و: مستانفہ...... ان: شرطیہ...... تصبهم حسنة: جملہ فعلیہ شرط ......يقولوا: قول...... هذه: مبتدا...... من عند الله: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ فعلیہ قولیہ، جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾

و: عاطفہ...... ان: شرطیہ...... تصبهم سيئة: جملہ فعلیہ شرط...... يقولوا هذه من عندك: جملہ فعلیہ قولیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ...... قل: قول...... كل: مبتدا...... من عند الله: ظرف مستقر خبر، مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا﴾

ف: مستانفہ...... ما: استفہامیہ مبتدا...... لام: جار...... هؤلاء: مبدل منہ...... القوم: ذوالحال...... لايكادون: فعل مقارب بااسم...... يفقهون حديثا: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر بدل، اپنے مبدل منہ سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر خبر، اپنے ما مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ﴾

ما: اسم شرط مبتدا...... اصابک: فعل ہو ضمیر ذوالحال......من حسنة: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... من الله: ظرف مستقر خبر......ھی: مبتدا محذوف، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ﴾

و: عاطفہ...... ما: اسم شرط مبتدا...... اصابک: فعل ہو ضمیر ذوالحال...... من سيئة: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... من نفسک: ظرف مستقر خبر، مبتدا محذوف ھی کیلئے، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾

و: استنافیہ...... ارسلنک: فعل بافاعل...... ک: ضمیر ذوالحال...... رسولا: حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول...... للناس: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ......وكفى بالله شهيدا: ترکیب گزر چکی ہے۔

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا﴾

Marfat.com

من: شرطیہ مبتدا..... یطع الرسول : فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... قد تحقیقیہ ......
اطاع اللّٰہ: جملہ فعلیہ جزا،شرط سے ملکر خبر، جومبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ......و: عاطفہ...... من: شرطیہ مبتدا......تولی: شرط
......ف: جزائیہ ...... ما ارسلنا: فعل نفی بافاعل......ک: ذوالحال ...... علیھم حفیظا: شبہ جملہ حال، جوذوالحال سے ملکر مفعول،
جملہ فعلیہ جزا،ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَیَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِکَ بَیَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ﴾

و: استینافیہ...... یقولون: قول......طاعة : خبر......امرنا: مبتدا محذوف،ملکر جملہ اسمیہ مقولہ،قول سے ملکر جملہ فعلیہ
مستانفہ ...... ف: عاطفہ ...... اذا :ظرفیہ متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم ...... برزوا من عندک: فعل بافاعل وظرف لغو،ملکر شرط
...... بیت: فعل......طائفة منهم : فاعل...... غیر الذی تقول: مفعول،ملکر جملہ فعلیہ، جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاللّٰهُ یَکْتُبُ مَایُبَیِّتُوْنَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا﴾

و: استینافیہ ...... اللّٰہ : اسم جلالت مبتدا ......یکتب: فعل بافاعل......مایبیتون: موصول صلہ ملکر مفعول،ملکر جملہ
فعلیہ خبر،مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ......ف:فصیحیہ ...... اعرض عنھم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ......وتوکل علی اللّٰہ: جملہ فعلیہ
معطوف،ملکر شرط محذوف اذا کان الامر کذلک کی جزا،اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ...... وکفی باللّٰہ وکیلا ترکیب گزرچکی۔

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا﴾

ہمزہ: حرف استفہام ......ف: عاطفہ معطوف علی محذوف ایعرضون عن القران ...... یتدبرون:فعل بافاعل ......
القران: ذوالحال...... و: حالیہ...... لو:شرطیہ ...... کان:فعل ناقص بااسم...... من عند غیر اللّٰہ: ظرف مستقر خبر،جملہ فعلیہ شرط
......لام: تاکیدیہ ...... وجدوا فیہ اختلافا کثیرا: فعل بافاعل وظرف لغو ومرکب توصیفی مفعول،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط،
اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ حال،اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ﴾

و: مستانفہ ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم ...... جاء ھم:فعل بامفعول ...... امر: موصوف...... من:
جار...... الامن او الخوف: مجرور،اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر صفت،اپنے موصوف سے ملکر فاعل،ملکر جملہ فعلیہ شرط ......
اذاعوا بہ: فعل بافاعل وظرف لغو،جملہ فعلیہ جواب شرط،اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾

و: حالیہ...... لو: شرطیہ ...... ردوہ:فعل بافاعل ومفعول ......الی الرسول: جارمجرور معطوف علیہ ...... و الی اولی
الامر منھم: جارمجرور معطوف،ملکر ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... لام: تاکیدیہ ...... علمہ:فعل ہ ضمیر مفعول ...... الذین:
موصول ...... یستنبطونہ: فعل واو ضمیر ذوالحال ہ ضمیر مفعول ...... منھم: ظرف مستقر حال، ذوالحال سے ملکر فاعل،ملکر جملہ ہوکر صلہ،

Marfat.com

موصول سے ملکر فاعل، علم اپنے متعلقات سے ملکر جواب شرط، شرط سے ملکر جملہ شرطیہ اذاعوا بہ میں بہ ہ ضمیر سے حال ہے۔

﴿وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾

و: مستانفه ...... لولا: حرف شرط...... فضل: مصدر مضاف ...... الله: اسم جلالت مضاف الیہ فاعل...... علیکم: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ معطوف علیہ ...... ورحمته: مرکب اضافی معطوف، ملکر مبتدا ...... موجودة محذوف خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ شرطیہ ...... لام: تاکید...... اتبعتم: فعل تم ضمیر مستثنی منہ ...... الاقلیلا: مستثنی، ملکر فاعل...... الشیطن: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب لولا۔

﴿فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَاتُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

ف: مستانفه ...... قاتل: فعل انت ضمیر ذوالحال ...... لاتکلف : فعل انت ضمیر نائب الفاعل...... الا: للحصر ...... انفسک: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل ...... فی سبیل الله: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مستانفه ...... و: عاطفه...... حرض المومنین: فعل امر با فاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ماقبل فقاتل پر معطوف ہے۔

﴿عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾

عسی اللّٰہ: فعل مقاربہ بااسم...... ان: مصدریہ...... یکف: فعل بافاعل ...... باس: مضاف......الذین: اسم موصول...... کفروا: فعل با ضمیر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر مضاف الیہ ملکر مرکب اضافی ہوکر مفعول، یکف اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر خبر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا﴾

و: استنافیه ...... الله: اسم جلالت مبتدا ...... اشد باسا: شبہ جملہ معطوف علیہ ...... واشد تنکیلا: شبہ جملہ معطوف، ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا﴾

من: شرطیہ مبتدا ...... یشفع شفاعة حسنة : فعل بافاعل مفعول، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... یکن: فعل ناقص ...... له: ظرف مستقر خبر مقدم ...... نصیب منها: مرکب توصیفی اسم موخر، ملکر جملہ فعلیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفه ...... ومن یشفع شفاعة سیئة ......الخ: ماقبل من یشفع شفاعة حسنة پر معطوف ہے۔

﴿وَكَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا﴾

و: استنافیه ...... کان الله: فعل ناقص بااسم......علی کل شیء مقیتا: شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا﴾

و: استنافیه ...... اذا : ظرفیہ متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم ...... حییتم بتحیة: فعل با نائب الفاعل وظرف لغو، ملکر

Marfat.com

جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ ...... حیوا: فعل امر بافاعل...... بـاحسـن منهـا: ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... او ردوھا: جملہ فعلیہ معطوف،ملکر جواب شرط اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَسِيْبًا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾

ان اللّٰہ : حرف مشبہ واسم ...... کـان علـى کـل شـیء حسیبا: جملہ فعلیہ ناقصہ خبر،ملکر جملہ اسمیہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... لا: نفی جنس ...... الـہ: مبدل منہ ...... الا: للحصر ...... ھو: بدل،ملکر اسم ...... مـوجـود محذوف خبر،ملکر جملہ اسمیہ خبر،مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَارَيْبَ فِيْهِ﴾

لام: ابتـدائیـہ ...... یجمعنکم: فعل بافاعل ومفعول......الی : جار......یوم القیمۃ : ذوالحال......لاریب فیہ: جملہ اسمیہ حال اپنے ذوالحال سے ملکر مجرور،اپنے جار سے ملکر ظرف لغو،فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ جواب قسم،قسم محذوف کیلئے ملکر خبر ثانی ماقبل اسم جلالت مبتدا کیلئے۔

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا﴾

و : استینافیہ ......من: استفہامیہ مبتدا......اصدق :اسم تفضیل ھو ضمیر ممیز...... حدیثا: تمییز،ملکر فاعل......من اللّٰہ : ظرف لغو،ملکر شبہ جملہ خبر،مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆...... الـم تـر الـی الـذین قیل لھم کفوا ایدیکم...... مشرکین مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے ہجرت سے قبل اصحاب رسول ﷺ کی ایک جماعت نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں کافروں سے لڑنے کی اجازت دیجئے انہوں نے ہمیں بہت ستایا ہے اور بہت ایذائیں دیتے ہیں،حضور ﷺ نے فرمایا کہ انکے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ روکو۔نماز اور زکوۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو۔

☆...... من یطـع الرسول فقد اطاع اللّٰہ......رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللّٰہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللّٰہ سے محبت کی اس پر آج کل کے گستاخ بد دینوں کی طرح اس زمانے کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد ﷺ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسا نصاری نے عیسیٰ بن مریم کو رب مانا اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے انکے ردّ میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بیشک رسول کی اطاعت اللّٰہ کی اطاعت ہے۔

☆...... ویـقـولـون طاعۃ فاذا برزوا...... یہ آیت منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جو نبی پاک ﷺ کے حضور میں ایمان واطاعت شعاری کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم حضور پر ایمان لائے ہیں ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اسکی اطاعت ہم سب پر لازم ہے۔

Marfat.com

☆......فقاتل فی سبیل اللہ لاتکلف الا نفسک...... بدر صغریٰ کی جنگ ابوسفیان سے ٹھہر چکی تھی جب اس کا وقت آ پہنچا تو رسول کریم ﷺ نے وہاں جانے کیلئے لوگوں کو دعوت دی بعضوں پر یہ گراں گزرا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اپنے حبیب ﷺ کو حکم دیا کہ وہ جہاد نہ چھوڑیں اگرچہ تنہا ہوں اللہ آپ کا ناصر ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے یہ حکم کریم ﷺ بدر صغریٰ کی جنگ کیلئے روانہ ہوئے ستر سوار ہمراہ تھے۔

تشریح و توضیح اغراض

موت کا قانون اٹل ہے:

۱......حیات کی ضد موت کہلاتی ہے۔ اہل علم نے موت کی تعریف اس طرح بھی کی ہے کہ ﴿انفصال الروح عن الجسد﴾ یعنی جسم سے روح کا نکل جانا موت کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کا انجام موت ہے اور اس سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿کل من علیھا فان﴾ یعنی جو کچھ زمین میں ہے فنا ہونے والا ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا ﴿کل نفس ذائقۃالموت﴾ یعنی ہر نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ایک اور مقام پر فرمایا ﴿وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد﴾ یعنی اور نہیں مقدر کیا ہم نے کسی انسان کیلئے جو آپ سے پہلے گزرا اس دنیا میں ہمیشہ رہنا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ہر شخص کا انجام موت ہے۔ موت سے اسے کوئی چیز نہیں بچا سکتی خواہ جہاد کرے یا نہ کرے۔ کیونکہ موت کا ایک وقت مقرر ہے جو اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ حضرت خالد بن ولید نے بستر مرگ پر فرمایا کہ میں بہت معرکوں میں شریک ہوا میرے ہر عضو پر تلوار، نیزے اور تیروں کے زخم کے نشان ہیں۔ لیکن اسکے باوجود بھی موت بستر مرگ پر آ رہی ہے اور شہادت کا رتبہ نصیب نہ ہوا۔ موت سے ڈرنے والے بزدلوں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

ابن جریر اور ابن حاتم نے یہاں ایک طویل قصہ نقل کیا ہے۔ وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے زمانے میں ایک حاملہ عورت تھی۔ جب اسکے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی تو اس نے اپنے ملازم کو آگ لانے کے لئے بھیجا۔ جب وہ باہر نکلا تو اسے ایک شخص ملا۔ اس نے ملازم سے پوچھا کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے یا لڑکا۔ اس نے بتایا کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ لڑکی سو مردوں سے زنا کرے گی اور اسکی موت مکڑی سے ہوگی۔ یہ سن کر ملازم واپس لوٹا اور چھری سے اس بچی کا پیٹ چاک کر دیا اور اس خیال سے وہاں سے بھاگا کہ اب وہ مر چکی ہوگی، اس کی ماں نے اسکا پیٹ سی دیا اور کچھ ہی مدت میں اسکا زخم بھی ٹھیک ہو گیا اور وہ پروان چڑھنے لگی حتیٰ کہ جب وہ جوان ہوئی تو اسکا شمار شہر کی خوبصورت ترین عورتوں میں ہونے لگا۔ وہ ملازم وہاں سے سمندر پار کسی اور ملک میں چلا گیا اور کافی عرصے کے بعد بہت سے مال و دولت کیساتھ واپس لوٹا۔ یہاں آ کر ایک بڑھیا سے کہنے لگا کہ میں شہر کی سب سے زیادہ خوبصورت لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ بڑھیا نے اسی لڑکی کے بارے میں کہا کہ اس سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں۔ اس نے کہا کہ اسے میری طرف سے نکاح کا پیغام دیدو۔ اسطرح دونوں کی شادی ہوگئی اور آپس میں محبت سے رہنے لگے۔ ایک دن لڑکی نے باتوں باتوں میں پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہو اور کہاں سے آئے ہو اس نے سارا واقعہ سنا دیا۔ اس نے کہا کہ میں ہی وہ لڑکی ہوں جس کا تو نے پیٹ چاک کیا

Marfat.com

تھا۔ جب اسے یقین ہوگیا تو اس نے کہا کہ مجھے دو چیزیں بتادو۔ ایک تو یہ کہ تو نے سو آدمیوں سے زنا کیا ہے اس نے کہا کہ یہ ہو چکا ہے لیکن میں اسکی تعداد نہیں جانتی۔ اس نے کہا کہ اسکی تعداد پوری سو ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ تیری موت مکڑی کے سبب ہوگی۔ اس کے بعد اس شخص نے اس کے لیے ایک بلند و بالا اور محفوظ محل تعمیر کروایا تا کہ مکڑی سے بچ سکے۔ ایک دن وہ دونوں میاں بیوی آرام کر رہے تھے کہ اچانک اس شخص نے چھت میں ایک مکڑی دیکھی اور اپنی بیوی کو بھی دکھائی اس نے کہا کہ تم اس سے ڈراتے ہو، قسم بخدا! میں اسے اپنے ہاتھ سے ماردوں گی، اسنے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ مکڑی کو اتار کر میرے پاس لاؤ جب انہوں نے مکڑی اسکے پاس رکھی تو اس لڑکی نے اسے اپنے پاؤں کے انگوٹھے کے ساتھ مسل کر مار ڈالا لیکن اسی دوران مکڑی کے زہر کا ایک قطرہ اسکے انگوٹھے کے ناخن اور انگلی کے درمیان پڑا جس کی وجہ سے اسکی ساری ٹانگ سیاہ پڑگئی اور آخر اسی کے باعث اسکی موت واقع ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۱، ص ۶۴۸)

﴿وَمَا اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ﴾ سے مراد:

۲.....اور تجھے جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے۔ اس آیت کے مخاطب کون ہیں؟ اس بارے میں دو اقوال ہیں پہلا قول یہ ہے کہ یہ حکم عام ہے اور تقدیر عبارت یوں ہوگی ﴿ما اصابک ایھا الانسان﴾ اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس آیت کے مخاطب حضور سید عالم ﷺ ہیں اور مراد اس سے انکے علاوہ انکی امت ہے اور نبی ﷺ اس سے بری ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے انکے سبب سے انکے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ اور اللہ تعالیٰ نے نبی کو بعثت کے وقت سے ہی معصوم رکھا اور وہ گناہوں سے پاک ہیں۔ (تفسیر خازن ج ۱، ص ۴۰۰)

انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ تکلیف اسکے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَا یُصِیبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا ھَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ﴾ یعنی مسلمان کو جو کوئی دکھ، تکلیف، ملال، غم اور اذیت پہنچے خواہ اسکے پیر میں کانٹا ہی چبھے تو اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسکے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ص۹۹۹)

رسول کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے:

۳.....جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اسلیئے کہ نبی نہ تو حکم دیتا ہے اور نہ ہی منع کرتا ہے مگر اس کام کا جسکے کرنے کا اللہ نے حکم دیا اور جس سے باز رہنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پس نبی کے حکم دینے اور منع کرنے میں انکی اطاعت کرنا اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ (مدارک ج ۱، ص ۳۷۷)

تدبر قرآن:

۴.....اللہ تعالیٰ نے قرآن تدبر اور غور و فکر سے پڑھنے کا حکم دیا ہے کہ اسکے فصاحت و بلاغت سے بھرپور الفاظ اور حکمت و دانش سے لبریز محکم معانی میں فکر و تدبر کرو اور ان سے اعراض کر کے انہیں پس پشت نہ ڈالو اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا﴾ یعنی کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا انکے دلوں پر قفل لگا دیئے گئے ہیں۔

قرآن مجید ذریعہ بخشش اور نجات ہے جب تک مسلمان قرآن پڑھنے، پڑھانے، سمجھنے اور سمجھانے والے تھے اس وقت تک راہِ دین پر قائم تھے لیکن مسلمانوں نے جب سے قرآن مجید فرقان حمید کو عمدہ غلاف میں لپیٹ کر الماری کی زینت بنا دیا اس وقت سے مسلمانوں کی تنزلی کا دور شروع ہو گیا اور آج مسلمان قرآن مجید سے دوری کے باعث جہالت کی پستی میں اتنا گر چکے ہیں کہ انکی نگاہوں میں قرآنی تعلیمات فقط قصہ کہانی اور پرانی داستان کی طرح رہ گئی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن کی تعلیمات کو عام کیا جائے ہر محلے کی مسجد میں ہفتہ وار درسِ قرآن پاک کا سلسلہ جاری کیا جائے تا کہ لوگ قرآن کے قریب آئیں امام بخاری نے کتاب فضائل القران میں باب باندھا ہے کہ باب نزول السکینۃ و الملائکۃ یعنی جب قران پڑھا جائے تو سکینہ اور ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔

قرآن سے قیاس کا جواز:

۵...... استنباط کا معنی استخراج ہے۔ عربی مقولہ ہے جب کوئی کسی کنوئیں وغیرہ سے پانی نکالے تو کہا جاتا ہے ﴿استنبط الماء﴾ یہاں قرآنِ کریم میں استنباط سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی نظر و فکر سے اس امر کے مناسب بات اخذ کر لیتے ہیں۔ الذین یستنبطونہ سے مراد نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے اولی الامر مراد ہیں۔ (مظہری، ج۲، ص۱۵۹)

امام خازن فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ ﴿لَوْ رَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ﴾ قیاس کے جواز پر دلیل ہے۔

مسلمان سلام کو عام کریں:

٦...... نبی پاک ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو سلام کی ترغیب دلائی چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا: ﴿اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ﴾ یعنی اسلام کی کون سی حالت بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ﴾ یعنی کھانا کھلاؤ اور سلام کرو چاہے تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔ (صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب افشاء الاسلام من السلام، ص۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ساٹھ گز لمبا پیدا کیا۔ جب پیدا کر چکا فرمایا جاؤ جماعت کو سلام کہو۔ یہ فرشتوں کی ایک جماعت تھی جو بیٹھی ہوئی تھی اور سنو وہ تمہیں کس طرح سلام کرتے ہیں، وہ تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا۔ آپ گئے فرمایا السلام علیکم، اس جماعت نے جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ فرمایا فرشتوں نے رحمۃ اللہ کے لفظ کا اضافہ کر دیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب یدخل الجنۃ اقوام، ص۱۳۹۵)

☆...... وھم جماعۃ من الصحابۃ: ان میں عبدالرحمٰن بن عوف، مقداد بن الاسود، سعد بن ابی وقاص اور قدامۃ بن مظعون رضی اللہ عنہم شامل تھے، یہ جماعت صحابہ مکہ مکرمہ میں مشرکین مکہ کی ایذا رسانیوں سے سخت نالاں تھی، انہوں نے سید عالم ﷺ سے ملاقات کی اور اجازت طلب کی کہ آپ ﷺ ہمیں ان سے قتال کی اجازت مرحمت فرمائیں تو سید عالم ﷺ نے فرمایا کفوا ایدیکم یعنی اپنے ہاتھ

Marfat.com

روک لو، پھر جب ہجرت کے بعد آیت قتال نازل ہوئی اور مشرکین مکہ سے قتال کا حکم ہوا تو قتال کو نا پسند جانا اور جن مومنین نے ناپسند جانا تھا انہوں نے توبہ کی اور منافقین نے توبہ نہ کی۔

فرض: (یعنی جہاد) جو کہ ہجرت کے آٹھویں سال فرض ہوا۔

قل لھم: زہد اختیار کرتے ہوئے ان سے کہو کہ جنگ پر نا جا کر تمہیں دنیا کی فانی نعمت ملے گی اور کافروں سے قتال کر کے تمہیں باقی و ابدی جنت کی نعمت ملے گی۔

آیل الی الفناء: اللہ تعالی کے فرمان قلیل کی تعلیل کے لئے لایا گیا ہے یعنی اس لئے کہ فناء کی طرف لوٹنے والا ہے، اور یہ قلیل ان معنوں میں ہے جو کہ باقی کی نسبت سے ہے یعنی باقی رہنے والے کی نسبت یہ متاع دنیا قلیل ہے اور تفسیر میں قلت سے مراد یہ نہیں کہ فناء کی طرف لوٹنے والا مال قلیل ہے۔

بالتاء والیاء: حمزہ، کسائی اور ابن کثیر نے یظلمون پڑھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے جہاد کی اجازت لینے والے غائبین کی جانب اور ماقبل ﴿الم تر الی الذین قیل لھم﴾ کی طرف نسبت کرتے ہوئے یاء کے ساتھ پڑھا اور باقی قراء نے تائے خطاب کے ساتھ اجازت لینے والوں کی جانب نسبت کی ہے۔

فجاھدوا: یہ سابقہ کلام کا نتیجہ ہے اس کے بعد کوئی (توبہ کر کے جہاد کرنے کے لئے) داخل نہ ہوا۔

ای الیھود: یعنی منافقین مراد ہیں۔

عند قدوم النبی المدینۃ: نبی پاک ﷺ نے انہیں ایمان کی جانب بلایا لیکن انہوں نے کفر اختیار کیا تو انہیں خشک سالی نے آلیا، منافقون نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ سید عالم ﷺ کے اصحاب کی بدشگونی ہے اور شؤم یہ الیمن کی ضد ہے مراد اس سے برکت ہے اور مصباح میں ہے کہ الشؤم سے مراد شر ہے اور رجل مشؤم سے مراد ایسا شخص ہے جو برکت والا نہ ہو یعنی منحوس شخص، اور تشائم القوم سے مراد ہے کہ قوم اس سے اچھا شگون لیتی ہے۔

ایھا الانسان: ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب عام ہے ہر گناہ کرنے والے کے لئے، ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ یہ خطاب سید عالم ﷺ کی ذات بے مثال سے ہے اور اس سے مراد آپ ﷺ کی ہر ایک امت ہے، اگر کوئی معترض یہ کہے کہ اللہ کے فرمان میں دو باتیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں ایک طرف اللہ تعالی نے فرمایا ﴿قل کل من عند اللہ﴾ اور دوسری جانب متصل آیت میں فرمایا ﴿وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک﴾ یہاں برے فعل کی نسبت بندے کی جانب ہے، میں (صاحب جمل) اس کا جواب یہ دوں گا کہ تمام اشیاء کی اضافت حقیقی معنوں میں اللہ تعالی کی جانب ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا ﴿قل کل من عند اللہ﴾ اسلئے کہ اللہ تعالی خالق ہے اور برائی کی نسبت بندے کی جانب کرنا جیسا کہ ﴿وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک﴾ میں کیا، مجاز کے قبیل سے ہے تقدیر عبارت یہاں یہ نکلے گی وما اصابک من سیئۃ فمن اللہ بسبب نفسک عقوبۃ لک۔

حیث ارتکبت ما یستوجبھا من الذنوب: یہاں بھی اسی قسم کا تجزیہ حقیقت اور مجاز کے حوالے سے علامہ شیخ سلیمان الجمل نے

Marfat.com

بیان کیا ہے۔

عصیانک :نصب کے ساتھ غیر کی تفسیر ہے۔

وتبایناًفی نظمه:اس لئے کہ ان میں (یعنی اہل عرب میں) بعض فصیح و بلیغ تھے اور بعض کمزور لہجہ قسم کے، پس جب قرآن پورے کا پورا ایک فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے ایک ہی طرز پر تھا تو ثابت ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اس لئے کہ پورے کلام کو ایک ہی طرز پر لے لانا یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طاقت وقدرت نہیں ہو سکتی۔

فتضعف قلوبهم المؤمنين: یہ قول ہزیمت کی خبر کی اشاعت کے حوالے سے ظاہر ہے اس لئے کہ جس خبر کی اشاعت مدد اور کامیابی کے حوالے سے ہو اس میں ظاہری طور پر ضعف نہیں پایا جاتا اور یہ قول دونوں اقوال میں سے مومنوں کی فرحت اور قوت کے مستحکم ہونے کے حوالے سے متبادر (یعنی سبقت لے جانے والا) ہے۔

حتى يخبروا به: یعنی بر بنائے مفعول ہونے کی صورت میں عبارت یہ ہوگی کہ **حتى يخبرهم النبي او كبار الصحابة** اور بر بنائے فاعل ہونے کی صورت میں عبارت یہ ہوگی کہ **حتى يخبر النبي و كبار الصحابة به**۔

وهم المذيعون : کمزور (عقیدے والے) مسلمان منافقین کے مونہوں سے سراپا (جس جنگ میں سید عالم ﷺ بنفس نفیس شریک نہ ہوں) کے بارے میں گمان کی ہوئی کوئی خبر سنتے تو اسے پھیلا دیتے اور وبال مومنین پر آتا، المختصر۔

فخرج سبعين راكباً: یعنی ہجرت کے چوتھے سال ستر سوار نکلے، ہجرت کے تیسرے سال اُحد سے لوٹتے ہوئے ابوسفیان نے اعلان کیا تھا کہ اے محمد ﷺ! آئندہ سال بدر میں لڑائی کریں گے۔ اس موضوع پر سابقہ رکوع میں کلام ہو چکا ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

من الاجر: اس بارے میں اولیٰ قول یہ ہے کہ شفیع کو شفاعت کرنے پر اجر دیا جائے گا چاہے اس کی شفاعت قبول نہ کی جائے۔

مقتدراً: یعنی **المقيت** سے مراد مقتدر ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس نے ہر مسلمان کو قوت دی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وكان الله على كل شيء مقيتا﴾ ایک قول یہ بھی کیا گیا کہ **المقيت** بمعنی **الحافظ** اور **الشاهد** ہے یعنی وہ حفاظت اور مشاہدہ فرمانے والا ہے۔

فلا يجب على الرد عليهم: یعنی کافر، فاسق، بدعتی اور قضائے حاجت میں مصروف شخص پر سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے۔

والآكل: جب کہ کھانے والے کے منہ میں لقمہ ہو اور اگر منہ خالی ہے تو اس پر سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

ويقال الكافر: وعليك یا وعليك ما قلت من الموت یعنی جس موت کا تو نے ذکر وہ تجھے پہنچے۔ (الجمل، ج۲، ص۸۳وغیرہ)

بالاسلام: محمد ﷺ کو بھیجنے کے سبب تم پر فضل کیا۔ (صاوی، ج۲، ص۴۸)

رکوع نمبر ۹

وَلَمَّا رَجَعَ نَاسٌ مِنْ اُحُدٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِيهِمْ فَقَالَ فَرِيقٌ اُقْتُلْهُمْ وَقَالَ فَرِيقٌ لَا فَنَزَلَ ﴿فَمَا لَكُمْ﴾

Marfat.com

شَأْنُكُمْ صِرْتُمْ ﴿فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾ فِرْقَتَيْنِ ﴿وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ﴾ رَدَّهُمْ ﴿بِمَا كَسَبُوْا﴾ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْمَعَاصِىْ ﴿اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ﴾ ـهُ ﴿اللّٰهُ﴾ اَىْ تَعُدُّوْهُمْ مِنْ جُمْلَةِ الْمُهْتَدِيْنَ، وَالْاِسْتِفْهَامُ فِى
الْمَوْضَعَيْنِ لِلْاِنْكَارِ ﴿وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ﴾ ـهُ ﴿فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا (۸۸)﴾ طَرِيْقًا اِلَى الْهُدٰى ﴿وَدُّوْا﴾ تَمَنَّوْا
﴿لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ﴾ اَنْتُمْ وَهُمْ ﴿سَوَآءً﴾ فِى الْكُفْرِ ﴿فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ﴾
تُوَالُوْنَهُمْ وَاِنْ اَظْهَرُوا الْاِيْمَانَ ﴿حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ هِجْرَةً صَحِيْحَةً تُحَقِّقُ اِيْمَانَهُمْ ﴿فَاِنْ
تَوَلَّوْا﴾ وَاَقَامُوْا عَلٰى مَا هُمْ عَلَيْهِ ﴿فَخُذُوْهُمْ﴾ بِالْاَسْرِ ﴿وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
وَلِيًّا﴾ تُوَالُوْنَهٗ ﴿وَّلَا نَصِيْرًا (۸۹)﴾ تَنْتَصِرُوْنَ بِهٖ عَلٰى عَدُوِّكُمْ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ﴾ يَلْجَاُوْنَ ﴿اِلٰى قَوْمٍ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ﴾ عَهْدٌ بِالْاَمَانِ لَهُمْ وَلِمَنْ وَصَلَ اِلَيْهِمْ كَمَا عَاهَدَ النَّبِىُّ ﷺ هِلَالَ بْنَ عُوَيْمِرٍ
الْاَسْلَمِىَّ ﴿اَوْ﴾ الَّذِيْنَ ﴿جَآءُوْكُمْ﴾ وَقَدْ ﴿حَصِرَتْ﴾ ضَاقَتْ ﴿صُدُوْرُهُمْ﴾ عَنْ ﴿اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ﴾ مَعَ
قَوْمِهِمْ ﴿اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ﴾ مَّعَكُمْ اَىْ مُمْسِكِيْنَ عَنْ قِتَالِكُمْ وَقِتَالِهِمْ فَلَا تَتَعَرَّضُوْا اِلَيْهِمْ بِاَخْذٍ وَّلَا قَتْلٍ،
وَهٰذَا وَمَا بَعْدَهٗ مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ السَّيْفِ ﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ﴾ تَسْلِيْطَهُمْ عَلَيْكُمْ ﴿لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ﴾ بِاَنْ يُّقَوِّىَ
قُلُوْبَهُمْ ﴿فَلَقٰتَلُوْكُمْ﴾ وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَشَاْهُ فَاَلْقٰى فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ﴿فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا
اِلَيْكُمُ السَّلَمَ﴾ الصُّلْحَ اَىْ اِنْقَادُوْا ﴿فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا (۹۰)﴾ طَرِيْقًا بِالْاَخْذِ وَالْقَتْلِ
﴿سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ﴾ بِاِظْهَارِ الْاِيْمَانِ عِنْدَكُمْ ﴿وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ﴾ بِالْكُفْرِ اِذَا رَجَعُوْآ
اِلَيْهِمْ وَهُمْ اَسَدٌ وَّغَطْفَانٌ ﴿كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى﴾ دُعُوْا اِلَى الشِّرْكِ ﴿الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا﴾ وَقَعُوْا اَشَدَّ وُقُوْعٍ
﴿فِيْهَا فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ﴾ بِتَرْكِ قِتَالِكُمْ ﴿وَ﴾ لَمْ ﴿يُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَ﴾ لَمْ ﴿يَكُفُّوْٓا﴾ عَنْكُمْ
﴿اَيْدِيَهُمْ﴾ بِالْاَسْرِ ﴿فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ﴾ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ﴿ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (۹۱)﴾ بُرْهَانًا بَيِّنًا ظَاهِرًا عَلٰى قَتْلِهِمْ وَسَبْيِهِمْ لِغَدْرِهِمْ۔

ترجمہ

(جب غزوہ احد سے مسلمان واپس لوٹے تو صحابہ کرام ﷡ کی منافقوں کے بارے مختلف آراء ہوگئیں، ایک گروہ انہیں قتل کرنے کے حق میں تھا جبکہ دوسرا اس کے خلاف تھا، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی) تو تمہیں کیا ہوا (یعنی تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم ہو گئے ہو) منافقوں کے بارے میں دوگروہ (یعنی دوفریق) اور اللہ نے اوندھا کردیا انہیں (ارکسھم بمعنی ردھم ہے) انکے کوتکوں کے سبب (یعنی کفر اور معاصی کی وجہ سے) کیا یہ چاہتے ہو کہ اسے راہ دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کیا (یعنی تم انہیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کررہے ہو؟ دونوں جگہ استفہام انکاری ہے) اور جسے اللہ گمراہ کرے تو ہرگز اسکے لئے راہ (یعنی ہدایت کا راستہ) نہ پائے گا، تو تم

Marfat.com

چاہتے ہیں (یعنی تمنا کرتے ہیں) کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب (یعنی تم اور وہ) ایک سے ہو جاؤ (کفر میں) تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ (یعنی تم ان سے محبت نہ کرو اگر چہ وہ ایمان کا اظہار بھی کریں) جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں ......۱ (کہ ہجرتِ صحیحہ انکے ایمان کی تحقیق کر دے گی) پھر اگر وہ منہ پھیریں (یعنی اسی کفر پر ڈٹے رہیں جس پر وہ ہیں) تو انہیں پکڑو (یعنی قید کرو) اور جہاں پاؤ قتل کر دو، ان میں سے کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ......۲ (کہ ان سے پیار کرنے لگو) نہ مددگار (کہ تم ان سے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں مدد لو)۔

مگر جو لوگ ملتے ہیں (یعنی پناہ لیتے ہیں) ایسی قوم سے کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے (یعنی تم نے انکے ساتھ اور ان کے ساتھ ملنے والوں کے لئے معاہدۂ امن کر لیا ہو اور وہ ملیں جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے ہلال بن عویمر اسلمی سے معاہدہ کیا تھا) یا (وہ لوگ جو) تمہارے پاس آئیں (حالانکہ) سکت نہ رہی ہو (یعنی تنگ ہو گئے ہوں) انکے دل (اس سے) کہ وہ تم سے لڑیں (اپنی قوم کے ساتھ ملکر) یا وہ اپنی قوم سے لڑیں (تمہارے ساتھ ملکر یعنی کسی کی طرف سے بھی لڑائی میں شریک ہونے سے رکے رہتے ہوں تو تم انہیں گرفتار کرو اور قتل نہ کرو، یہ اور اسکے مابعد حکم آیۃ السیف سے منسوخ ہے) اور اللہ تعالیٰ چاہتا (انہیں تم پر مسلط کرنا) تو ضرور انہیں تم پر قابو دیتا (یوں کہ انکے دل مضبوط کر دیگا) تو وہ بے شک تم سے لڑتے (لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہ چاہا اور انکے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دیا) پھر اگر وہ تم سے کنارہ کریں اور نہ لڑیں اور صلح کا پیام ڈالیں (یعنی تابعدار ہو جائیں) تو اللہ نے تمہیں ان پر کوئی راہ نہ رکھی (یعنی انہیں پکڑنے یا قتل کرنے کا کوئی راستہ نہیں) اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امان میں رہیں (یعنی تمہارے سامنے اظہارِ ایمان کر کے) اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں (یعنی جب وہ اپنی قوم کے پاس جائیں تو کافر بن جائیں، اس سے مراد قبیلہ اسد و غطفان ہیں) جب کبھی انکی قوم انہیں فساد (یعنی شرک) کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گر جاتے ہیں (یعنی حد درجہ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں) پھر اگر وہ تم سے کنارہ نہ کریں (یعنی تم سے لڑنا ترک کر کے) اور (نہ) صلح کی گردن ڈالیں اور (نہ) اپنے ہاتھ روکیں (تم سے) تو پکڑو انہیں (یعنی قید کرو) اور جہاں پاؤ (ثقفتموھم بمعنی وجدتموھم ہے) قتل کرو اور یہ ہیں کہ جن پر ہم نے تمہیں صریح اختیار دیا (یعنی انہیں قتل کرنے اور قید کرنے پر تمہارے لیے واضح دلیل کو قائم کر دیا ہے، انکی غداری کی وجہ سے)۔

ترکیب

﴿فَمَا لَكُم فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾

ف: مستانفہ ......ما: مبتدا ...... لام: جار ...... کم: ذوالحال ...... فی المنفقین: ظرف مستقر ہو کر حال مقدم، فئتین: ذوالحال...... جو حال مقدم سے ملکر پھر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ

﴿وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ﴾

و: مستانفہ ...... اللہ: اسم جلالت مبتدا ...... ارکسھم: فعل بافاعل ...... بما کسبوا: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ ...... ھمزہ: حرف استفہام ...... تریدون: فعل بافاعل ...... ان: مصدریہ ...... تھتدوا: فعل

Marfat.com

بافاعل ...... من اضل اللہ: موصول صلہ ملکر مفعول، فعل بافاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، تریدون فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَن يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا﴾

و: استنافیہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... یضلل اللہ: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ شرط ......ف: جزائیہ ...... لن تجد له سبیلا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً﴾

ودوا: فعل بافاعل ...... لو: مصدریہ ...... تکفرون: فعل بافاعل ...... کما کفروا: جار مجرور ظرف مستقر، کفرا مصدر محذوف کی صفت، مرکب توصیفی مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... فتکونون سواء: فعل ناقص بااسم وخبر، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر بتاویل مصدر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

ف: فصیحیہ ...... لاتتخذوا: فعل بافاعل ...... منھم: ظرف لغو...... اولیاء: مفعول ...... حتی: جار ...... یھاجروا فی سبیل اللہ: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ بتقدیر ان، بتاویل مصدر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو ثانی، لاتتخذوا فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ، شرط محذوف اذا کان حالھم کذلک کی جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ﴾

ف: عاطفہ ...... ان: شرطیہ ...... تولوا: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... خذوھم: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... اقتلوھم: فعل بافاعل ومفعول ...... حیث: مضاف ...... وجدتموھم: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر ظرف مکان، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا﴾

و: عاطفہ ...... لاتتخذوا منھم: فعل بافاعل وظرف لغو...... ولیا: معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... لا: زائدہ...... نصیرا: معطوف، ملکر مفعول، لاتتخذوا، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ﴾

الا: حرف استثناء ...... الذین: موصول ...... یصلون: فعل بافاعل ...... الی: جار ...... قوم: موصوف ...... بینکم و بینھم: معطوف علیہ معطوف سے ملکر ظرف مستقر خبر مقدم ...... میثاق: مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ صفت، جو موصوف سے ملکر مجرور، جو جار سے ملکر ظرف لغو، یصلون فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، جو موصول سے ملکر و اقتلوھم کی ھم ضمیر سے مستثنیٰ۔

Marfat.com

﴿اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ﴾

او: عاطفہ ...... جاء وا: فعل واو ضمیر ذوالحال ...... کم: مفعول ...... حصرت صدورهم: فعل بافاعل ...... ان: مصدریہ ...... یقاتلوکم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... اویقاتلوا قومهم: جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر بتاویل مصدر مفعول لہ، حصرت فعل اپنے متعلقات سے ملکر بتقدیر قد حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل، جاء وا فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل یصلون پر معطوف ہے۔

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ﴾

و: مستانفہ ...... لو: شرطیہ ...... شاء اللّٰہ: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... لام: تاکیدیہ ...... سلطهم علیکم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ف: عاطفہ ...... لقتلوکم: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر جزاء، شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا﴾

ف: استنافیہ ...... ان: شرطیہ ...... اعتزلوکم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... فلم یقاتلوکم: جملہ فعلیہ معطوف اول ...... والقوا الیکم السلم: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... ماجعل اللّٰہ لکم: فعل بافاعل وظرف لغو ...... علیهم: ظرف مستقر حال مقدم ...... سبیلا: ذوالحال، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ جزاء، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ﴾

ستجدون: فعل بافاعل ...... آخرین: موصوف ...... یریدون: فعل بافاعل ...... ان: مصدریہ ...... یامنوکم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ویامنوا قومهم: جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ صفت، اپنے موصوف سے ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل ومفعول سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿كُلَّمَا رُدُّوْا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا﴾

کلما: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم ...... ردوا الی الفتنة: فعل بانائب الفاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ارکسوا فیها: فعل بانائب الفاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ جزاء، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ﴾

ف: مستانفہ ...... ان: شرطیہ ...... لم یعتزلوکم: فعل نفی بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ویلقوا الیکم السلم: جملہ فعلیہ معطوف اول ...... ویکفوا ایدیهم: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... خذوهم: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... اقتلوهم: فعل بافاعل ومفعول ...... حیث ثقفتموهم: مرکب اضافی، ظرف مکان، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

Marfat.com

﴿وَ اُولٰٓئِکُمْ جَعَلْنَا لَکُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا﴾

و: مستانفه ...... اولئکم: مبتدا...... جعلنالکم: فعل بافاعل وظرف لغو...... علیهم: ظرف مستقر حال مقدم ......

سلطنا مبینا: مرکب توصیفی، ذوالحال، اپنے حال سے ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......فمالکم فی المنفقین فئتین ......منافقین کی ایک جماعت سید عالم ﷺ کے ساتھ جہاد میں جانے سے رہ گئی تھی۔ انکے باب میں صحابہ کرام ﷺ کے دو فرقے ہوگئے ایک فرقہ قتل پر مصر تھا اور ایک فرقہ انکے قتل سے انکار کرتا تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......ستجدون اخرین ......مدینہ طیبہ میں قبیلہ اسد وغطفان کے لوگ ریاءً کلمہ اسلام پڑھتے اور اپنے آپکو مسلمان ظاہر کرتے اور جب ان میں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ لوگ ان سے کہتے کہ تم کس چیز پر ایمان لائے ہو تو کہتے کہ بندروں بچھوؤں وغیرہ پر، اس انداز سے انکا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے رسم و راہ رکھیں اور کسی جانب سے انہیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافقین کے تھے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح و توضیح و اغراض

ھجرت کسے کھتے ھیں؟

ا......دار الحرب کو ترک کر کے دار الاسلام میں منتقل ہونے کو ہجرت کہتے ہیں۔ (التعریفات، ص ۱۹۷)

حضرت عکرمہ نے ہجرت کی تین صورتیں ذکر فرمائی ہیں: ☆......ابتدائے اسلام میں مومنین کی ہجرت۔

☆......مجاہدین کی ہجرت کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد کو نکلے جبکہ مصائب پر صبر اور ثواب کے طالب ہوں۔

☆......اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے منع کیا ان کو چھوڑ دینا۔ (مظھری، ج۲، ص ۱۶۷)

علامہ شیخ سلیمان الجمل نے ہجرت کی ایک قسم یہ ذکر فرمائی ہے کہ منافقین سید عالم ﷺ کی معیت میں صبر اور احتساب کی حالت میں نکلیں نہ کہ دنیاوی اغراض و مقاصد کیلئے اور آیت مبارکہ میں یہی ہجرت مراد ہے۔ (الجمل، ج۲، ص ۹۶)

ھجرت قیامت تك جاری رھے گی:

حضرت معاویہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ﴿لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا﴾ یعنی ہجرت اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک توبہ منقطع نہ ہوگی اور توبہ اس وقت تک منقطع نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی الهجرت هل انقطعت، ص ۳۶۳)

Marfat.com

کفار اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ دوستی کی ممانعت:

اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالی نے مسلمانوں سے فرمایا تھا کہ تم ان منافقوں کو ہدایت یافتہ بنانا چاہتے ہو، اس آیت میں فرمایا کہ ان کا حال تو یہ ہے کہ یہ تم کو کافر بنانا چاہتے ہیں اس لئے تم انکو دوست نہ بناؤ، کفار کو دوست بنانے سے قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں منع کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان مبارک ہے کہ ﴿ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴾ اور آقائے دوجہاں ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ﴾ اخیر زمانے میں جھوٹے دجال لوگوں کا ظہور ہوگا، جو تمہارے سامنے ایسی حدیثیں بیان کرینگے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے، جس قدر ممکن ہو تم ان سے دور رہنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم مقدمة باب النهي عن الرواية ص١٤)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ﴾ یعنی مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن پڑھیں گے مگر وہ انکے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اسطرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا کہ انکی نشانی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "انکی نشانی سر منڈانا ہے۔" یا فرمایا: "سر منڈائے رکھنا ہے۔"

(صحیح بخاری، کتاب التوحید باب قرائۃ الفاجر المنافق ص١٣٠٥)

☆......☆ **ردھم**: یعنی قتال سے یا اور اللہ نے انہیں (ان کی سستی کے باعث) جنگ سے روک دیا، اور انسان کو اپنے کسب کے سبب خیر سے اپنے ہاتھ نہ کھینچنے چاہئے، حدیث شریف میں ہے کہ "اللہ تعالی بندے کے گناہوں کے سبب اس پر خیر کو حرام فرما دیتا ہے"

من الکفر: ما کسبوا کا بیان ہے۔

والمعاصی: خاص پر عام کا عطف ہے۔

لـلانکار: یہ انکار زجر و توبیخ کے لئے ہے، معنی یہ ہے کہ کفار سے قتال کے بارے میں تفرقہ میں نہ پڑو یا یہ معنی ہیں کہ تم انہیں ہدایت یافتہ نہ جانو، اور انہیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار نہ کرو، اور اس جملے میں ان کی ہدایت کی امید کی جانب اشارہ ہے، پس اس کے بعد وہ کبھی ہدایت نہ پائیں گے۔

اوقاموا علی ما هم علیه: فرمان مبارک ﴿تو لوا﴾ سے پیدا ہونے والے وہم کو مفسر جلال نے متذکرہ جملہ سے دور کیا ہے، اس مداومت کی وجہ سے انہیں مقبولیت حاصل ہوئی تھی پھر وہ اس جہاد سے منہ پھیر گئے، پس چاہئے کہ جہاد پر جس حال میں ہیں اس پر قائم و دائم رہیں۔

منسوخ بآیة السیف: جو کہ سورۃ برائت میں نازل ہوئی ﴿فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموهم﴾ پس آیت کے نزول

Marfat.com

کے بعدان سے کوئی عہد کبھی قبول نہ کیا جائے گا جب کہ اسلام پھیل چکا، پس آیت سیف کو جزیہ اور عہد سے خاص کر دیا گیا ہے (یعنی کسی قوم سے کوئی عہد ہو یا اس سے جزیہ کے عوض صلح ہو چکی ہو)۔

لسلطهم: یہ لو کے جواب کی تمہید ہے اور لو کا جواب اللہ کا فرمان ﴿لقاتلوکم﴾ میں ہے۔

وانقادوا: یعنی وہ صلح یا امان (جزیہ کے ذریعے) پر راضی ہو جائیں۔

وقعوا اشد وقوع: یعنی شرک کی طرف دوبارہ پلٹ جانا بہت بڑا رجوع ہے۔ (صاوی، ج۲، ص۱۵وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۰

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا﴾ اَیْ مَا يَنْبَغِیْ اَنْ يَّصْدُرَ مِنْهُ قَتْلٌ لَّهٗ ﴿اِلَّا خَطَئًا﴾ مُّخْطِئًا فِیْ قَتْلِهٖ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ ﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا﴾ بِاَنْ قَصَدَ رَمْیَ غَيْرِهٖ كَصَيْدٍ اَوْ شَجَرَةٍ فَاَصَابَهٗ اَوْ ضَرَبَهٗ بِمَا لَا يُقْتَلُ غَالِبًا ﴿فَتَحْرِيْرُ﴾ عِتْقُ ﴿رَقَبَةٍ﴾ نَسَمَةٍ ﴿مُّؤْمِنَةٍ﴾ عَلَيْهِ ﴿وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ﴾ مُّؤَدَّاةٌ ﴿اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ﴾ اَیْ وَرَثَةِ الْمَقْتُوْلِ ﴿اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا﴾ يَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ بِهَا بِاَنْ يَّعْفُوْا عَنْهَا، وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّهَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ عِشْرُوْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَكَذَا بَنَاتُ لَبُوْنٍ وَبَنُوْ لَبُوْنٍ وَحِقَاقٌ وَجِذَاعٌ وَّاَنَّهَا عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلِ وَهُمْ عَصَبَتُهٗ اِلَّا الْاَصْلُ وَالْفَرْعُ مُوَزَّعَةٌ عَلَيْهِمْ عَلٰى ثَلَاثِ سِنِيْنَ عَلَى الْغَنِيِّ مِنْهُمْ نِصْفُ دِيْنَارٍ وَّالْمُتَوَسِّطِ رُبُعُ كُلِّ سَنَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَفُوْا فَمِنْ بَيْتِ الْمَالِ فَاِنْ تَعَذَّرَ فَعَلَى الْجَانِیْ ﴿فَاِنْ كَانَ﴾ الْمَقْتُوْلُ ﴿مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ﴾ حَرْبٍ ﴿لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ﴾ عَلٰى قَاتِلِهٖ كَفَّارَةٌ وَلَا دِيَةَ تُسَلَّمُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ لِحِرَابَتِهِمْ ﴿وَاِنْ كَانَ﴾ الْمَقْتُوْلُ ﴿مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ﴾ عَهْدٌ كَاَهْلِ الذِّمَّةِ ﴿فَدِيَةٌ﴾ لَّهٗ ﴿مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ﴾ وَهِیَ ثُلُثُ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ اِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَثُلُثَا عُشْرِهَا اِنْ كَانَ مَجُوْسِيًّا ﴿وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ﴾ عَلٰى قَاتِلِهٖ ﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ﴾ الرَّقَبَةَ بِاَنْ فَقَدَهَا وَمَا يُحَصِّلُهَا بِهٖ ﴿فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ﴾ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ تَعَالٰى الْاِنْتِقَالَ اِلَى الطَّعَامِ كَالظِّهَارِ وَبِهٖ اَخَذَ الشَّافِعِیُّ فِیْ اَصَحِّ قَوْلَيْهِ ﴿تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ﴾ مَصْدَرٌ مَّنْصُوْبٌ بِفِعْلِهِ الْمُقَدَّرِ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا﴾ بِخَلْقِهٖ ﴿حَكِيْمًا (۹۲)﴾ فِيْمَا دَبَّرَهٗ لَهُمْ ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ بِاَنْ يَّقْصُدَ قَتْلَهٗ بِمَا يُقْتَلُ غَالِبًا بِاِيْمَانِهٖ ﴿فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ﴾ اَبْعَدَهٗ مِنْ رَّحْمَتِهٖ ﴿وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (۹۳)﴾ فِی النَّارِ وَهٰذَا مُؤَوَّلٌ بِمَنْ يَّسْتَحِلُّهٗ اَوْ بِاَنَّ هٰذَا جَزَاؤُهٗ اِنْ جُوْزِیَ، وَلَا بِدْعَ فِیْ خُلْفِ الْوَعِيْدِ لِقَوْلِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهَا عَلٰى ظَاهِرِهَا وَاَنَّهَا نَاسِخَةٌ لِّغَيْرِهَا مِنْ اٰيَاتِ الْمَغْفِرَةِ وَبُيِّنَتْ اٰيَةُ الْبَقَرَةِ اَنَّ قَاتِلَ الْعَمْدِ يُقْتَلُ بِهٖ وَاَنَّ عَلَيْهِ الدِّيَةَ اِنْ عُفِیَ عَنْهُ

Marfat.com

وَسَبَقَ قَدْرُهَا، وَبَيَّنَتِ السُّنَةُ اَنَّ بَيْنَ الْعَمَدِ وَالْخَطَأ قَتَلا يُسَمّٰى شِبْهَ الْعَمَدِ وَهُوَ اَنْ يَّقْتُلَهُ بِمَا لَا يُقْتَلُ غَالِبًا فَلا قِصَاصَ فِيهِ بَلْ دِيَةٌ كَالْعَمَدِ فِى الصِّفَةِ وَالْخَطَأِ فِى التَّاجِيْلِ وَالْحَمْلُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَهُوَ وَالْعَمَدُ اَوْلٰى بِالْكَفَّارَةِ مِنَ الْخَطَأِ وَنَزَلَ لَمَّا مَرَّ نَفَرٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِى سُلَيْمٍ وَّهُوَ يَسُوْقُ غَنَمًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْنَا اِلَّا تَقِيَّةً، فَقَتَلُوْهُ وَاسْتَاقُوْا غَنَمَهُ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ﴾ سَافَرْتُمْ لِلْجِهَادِ ﴿فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا﴾ وَفِىْ قِرَاءَةٍ فَتَثَبَّتُوْا بِالْمُثَلَّثَةِ فِى الْمَوْضِعَيْنِ ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ﴾ بِاَلْفٍ وَّدُوْنِهَا اَىِ التَّحِيَّةَ اَوِ الْاِنْقِيَادَ بَكَلِمَةِ الشَّهَادَةِ الَّتِىْ هِىَ اَمَارَةٌ عَلَى الْاِسْلَامِ ﴿لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ وَاِنَّمَا قُلْتَ هٰذَا تَقِيَّةً لِّنَفْسِكَ وَمَالِكَ فَتَقْتُلُوْهُ ﴿تَبْتَغُوْنَ﴾ تَطْلُبُوْنَ لِذٰلِكَ ﴿عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ مَتَاعَهَا مِنَ الْغَنِيْمَةِ ﴿فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ﴾ تُغْنِيْكُم عَنْ قَتْلِ مِثْلِهِ لِمَالِهِ ﴿كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ﴾ تَعْصِمُ دِمَاؤُكُمْ وَاَمْوَالُكُمْ بِمُجَرَّدِ قَوْلِكُمُ الشَّهَادَةَ ﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ﴾ بِالْاِشْتِهَارِ بِالْاِيْمَانِ وَالْاِسْتِقَامَةِ ﴿فَتَبَيَّنُوْا﴾ اَنْ تَقْتُلُوْا مُؤْمِنًا وَّافْعَلُوْا بِالدَّاخِلِ فِى الْاِسْلَامِ كَمَا فُعِلَ بِكُمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا(۹۴)﴾ فَيُجَازِيْكُمْ بِهِ ﴿لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ عَنِ الْجِهَادِ ﴿غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ﴾ بِالرَّفْعِ صِفَةٌ وَّالنَّصْبِ اِسْتِثْنَاءٌ مِّنْ زَمَانَةٍ اَوْ عَمًى اَوْنَحْوِهِ ﴿وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ﴾ لِضَرَرٍ ﴿دَرَجَةً﴾ فَضِيْلَةً لِّاِسْتِوَآئِهِمَا فِى النِّيَّةِ وَزِيَادَةِ الْمُجَاهِدِيْنَ بِالْمُبَاشَرَةِ ﴿وَكُلًّا﴾ مِّنَ الْفَرِيْقَيْنِ ﴿وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ اَلْجَنَّةَ ﴿وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ﴾ لِغَيْرِ ضَرَرٍ ﴿اَجْرًا عَظِيْمًا(۹۵)﴾ وَيُبْدَلُ مِنْهُ ﴿دَرَجٰتٍ مِّنْهُ﴾ مَنَازِلُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مِّنَ الْكَرَامَةِ ﴿وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً﴾ مَنْصُوْبَانِ بِفِعْلِهِمَا الْمُقَدَّرِ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا﴾ لِّاَوْلِيَآئِهِ ﴿رَّحِيْمًا(۹۶)﴾ بِاَهْلِ طَاعَتِهِ۔

ترجمہ

اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے ......۱...... (یعنی یہ کسی مسلمان کی شان نہیں کہ اس سے کسی مسلمان کا قتل ہو) مگر غلطی سے (یعنی بغیر قصد کے غلطی سے قتل کرسکتا ہے) اور جو کسی مومن کو نادانستہ قتل کرے (یوں کہ کسی دوسری چیز کا قصد تھا جیسا کہ شکار یا درخت کو پتھر مارتا تھا اور وہ پتھر مسلمان کو لگ گیا یا اسے ایسی چیز ماری جس سے عموماً انسان نہیں مرتا) تو آزاد کرنا ہے (تحریر بمعنی عتــــق ہے) گردن (یعنی غلام) جو مومن ہو (یہ قاتل پر لازم ہے) اور خون بہا کہ سپرد کیا جائے ......۲...... (یعنی ادا کیا جائے) مقتول کے لوگوں کو (یعنی اسکے وارثوں کو) مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں (یعنی خون بہا معاف کرتے ہوئے اس پر صدقہ کر دیں، خون بہا کی تفصیل حدیثِ پاک میں یہ آئی ہے کہ 100 اونٹ ہوں اس میں سے 20 بنت مخاض اور اتنے ہی بنات لبون اور بنون لبون اور حقے اور جذعے، یہ دیت قاتل کے عاقلہ پر ہوگی یعنی عصبات پر نہ کہ اصل وفروع پر۔ تین سالوں میں اسطرح تقسیم کی جائے کہ ان میں

Marfat.com

مالداروں پر سالانہ نصف دینار اور اوسط درجے کے لوگوں پر چوتھائی دینار ہر سال ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر یہ لوگ کسی وجہ سے ادا نہ کر سکیں تو بیت المال سے اور اگر بیت المال سے بھی ادائیگی مشکل ہو تو قاتل پر اس کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

پھر اگر وہ (مقتول) اس قوم سے ہو جو تمہاری (جنگی) دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا (بطورِ کفارہ قاتل کے ذمہ ہے اور دیت مقتول کے اہل کو نہ دلائی جائے گی ان سے جنگ ہونے کی وجہ سے) اور اگر وہ (مقتول) اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے (یعنی عہد ہے جیسا کہ ذمی کافر) تو خون بہا (ذمی مقتول کا) اس کے لوگوں کے سپرد کیا جائے (مقتول ذمی اگر یہودی یا نصرانی ہو تو مسلمان کے خون بہا کا ثلث دینا ہوگا اور اگر وہ مجوسی ہو تو دسویں حصہ کا دوتہائی دیا جائے گا) اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا (قاتل پر لازم ہے)۔

تو جو شخص نہ پا سکے (غلام کہ ملتا ہی نہیں یا اسکے پاس دام نہیں ہیں تو) وہ لگاتار دو ماہ کے روزے رکھے (یہ اس پر کفارہ ہے، اللہ تعالیٰ نے مسئلہ ظہار کی طرح کفارہ قتل میں کھانا کھلانے کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ امام شافعی نے اپنے دو اقوال میں سے بطور اصح قول یہی اختیار فرمایا ہے) یہ اللہ کے یہاں اسکی توبہ ہے (توبہ مصدر ہے جو فعل مقدر کی وجہ سے منصوب ہے) اور اللہ جاننے والا ہے (اپنی مخلوق کو) حکمت والا ہے (ان تدابیر میں جو وہ اپنی مخلوق کے لئے فرماتا ہے) اور جو مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے (یہ کہ اسکے قتل کا ارادہ کرے اور اسے اس چیز سے مارے جس سے عموماً آدمی مرجاتا ہے اور اسکے مسلمان ہونے کو بھی جانتا ہو) تو اسکا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی (یعنی اسے اپنی رحمت سے دور کر دیا) اور اسکے لیے تیار کر رکھا ہے بڑا عذاب (جہنم میں، اس آیت وعید کی تاویل کی گئی ہے یعنی اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی مسلمان کے خون کو حلال سمجھے یا یہ کہ یہ جرم اتنا سنگین ہے کہ اسکی سزا یہی ہونی چاہئے۔

آیت قرآنی ﴿ویغفر مادون ذلک لمن یشاء﴾ کے سلسلے میں خلاف وعید ہونا باعثِ تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر ہے اور بقیہ تمام آیاتِ مغفرت کیلئے ناسخ ہے اور سورہ بقرۃ کی آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والے کو قصاصاً قتل کیا جائے گا اور اگر قصاص معاف کر دیا جائے تو دیت لازم ہوگی جسکی مقدار بیان ہو چکی ہے۔ البتہ حدیثِ پاک میں بیان فرمایا ہے کہ قتل عمد اور خطا کے مابین ایک اور قسم بھی ہوتی ہے جسے شبہ عمد کہا جاتا ہے یعنی کسی کو ایسے آلے سے قتل کیا جس سے عموماً انسان نہیں مرتا تو اس پر قصاص تو نہیں ہوتا البتہ دیت لازم ہوگی، یہ قسم گویا کہ صفت کے لحاظ سے قتل عمد کی طرح ہے اور مدت مقرر ہونے اور اسکا خون بہا عاقلہ پر لازم ہونے کے لحاظ سے قتل خطا کی طرح ہے، شبہ عمد اور قتل عمد دونوں قتل خطا کے مقابلے میں زیادہ لائق کفارہ ہیں۔

یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک وفد ایک مرتبہ قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص کے پاس سے گزرا جو بکریاں چرا رہا تھا، اس شخص نے انہیں سلام کیا لیکن صحابہ نے آپس میں کہا کہ محض جان بچانے کو سلام کر رہا ہے، پھر انھوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اور اس کی بکریوں کو ہانک لائے پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) اے ایمان والو! جب تم چلو (یعنی سفر کرو جہاد کے

Marfat.com

لیے) اللہ کی راہ میں تو تحقیق کرلو (ایک قرأت میں لفظ فتبینو ادونوں جگہ ثاء کے ساتھ یعنی فتثبتوا ہے)۔

اور جو تمہیں سلام کہے اس سے یہ نہ کہو (لفظ سلام الف اور بغیر الف دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے، اسکا معنی سلام کرنا یا کلمہ شہادت پڑھنا جو مسلمان ہونے کی علامت ہے، اس کے ذریعے اپنا مطیع ہونا ظاہر کرنا ہے) تو مسلمان نہیں (اس سے یوں نہ کہو کہ تو اپنی جان بچانے کو ایسا کہتا ہے اور نتیجے کے طور پر تم اسے قتل کر ڈالو) تم چاہتے ہو (یعنی طلب کرتے ہوا سکے ذریعے) دنیا کا اسباب (یعنی دنیا کا مالِ غنیمت) تو اللہ کے پاس بہتیری غنیمتیں ہیں (وہ تمہیں مال کی خاطر اس قسم کے قتل کرنے سے بے نیاز کردیگا) پہلے تم بھی ایسے ہی تھے (تمہارے کلمہ شہادت نے تمہاری جان و مال کو محفوظ کردیا) پھر اللہ نے تم پر احسان کیا (تمھارے ایمان کو شہرت دے کر اور تمہیں استقامت دے کر) تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے (کہیں مومن کو قتل نہ کردو اور اسلام میں داخل ہونے والے کیساتھ ایسا سلوک کرو جیسا کہ تم سے کیا گیا تھا) بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (وہ تمہیں اس پر جزاء دیگا)۔

نہیں برابر وہ مسلمان کہ بیٹھ رہیں (جہاد سے) بے عذر (لفظ غیر مرفوع ہونے کی صورت میں قاعدون کی صفت ہے یا مستثنیٰ ہونے کی بناپر منصوب ہے یعنی لنجے اپاہج، اندھے وغیرہ نا ہونے کے باوجود) اور وہ کہ راہِ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں، اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو (عذر سے) بیٹھ جانے والوں پر درجہ دیا (یعنی فضیلت دی ہے کیونکہ نیت میں تو دونوں برابر ہیں لیکن مجاہد عمل کی وجہ سے مزید درجے لے گیے) اور سب سے (دونوں فریقین سے) اللہ نے بھلائی (یعنی جنت) کا وعدہ فرمایا اور مجاہدین کو (بلا عذر) بیٹھ رہنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی (اجرا عظیما مبدل منہ ہے درجت منہ سے) اسکی طرف سے درجے ہیں (یعنی عزت و کرامت کے اعتبار سے بعض دیگر لوگوں پر فوقیت رکھتے ہیں) اور بخشش اور رحمت (یہ دونوں مصدر اپنے فعل مقدر کی وجہ سے منصوب ہیں) اور اللہ بخشنے والا ہے (اپنے دوستوں کو) مہربان ہے (طاعت گزاروں پر)۔

ترکیب

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَن يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَئًا﴾

و: مستانفه ...... ما: نافیہ ...... کان: فعل ناقص ...... لمؤمن: ظرف مستقر خبر مقدم ...... ان: مصدریہ ...... یقتل مومنا: فعل بافاعل ومفعول...... الا: للحصر ...... خطئا: مفعول لہ، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر اسم مؤخر، فعل ناقص اپنے اسم مؤخر و خبر مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا﴾

و: عاطفه ...... من: شرطیہ مبتدا ...... قتل مومنا خطئا: فعل بافاعل ومرکب توصیفی مفعول، ملکر جملہ فعلیہ شرط ......
ف: جزائیہ ...... تحریر: مضاف ...... رقبة مومنة: مرکب توصیفی مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفه ...... دیة: موصوف ...... مسلمة: اسم مفعول بانائب الفاعل ...... الی اهله: ظرف لغو ...... الا: استثناء مفرغہ ...... ان

Marfat.com

یصدقوا: جملہ بتاویل مصدر مجرور بتقدیر ب، جار مجرور ملکر ظرف لغو ثانی، مسلمۃ اسم مفعول اپنے متعلقات سے ملکر صفت، اپنے موصوف سے ملکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مبتدا محذوف الواجب کی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ﴾

ف: مستانفہ ...... ان: شرطیہ ...... کان: فعل ناقص ھو ضمیر ذوالحال ...... وھو مومن: جملہ فعلیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر اسم ...... من؛ جار ...... قوم: موصوف ...... عدو لکم: مرکب توصیفی صفت، اپنے موصوف سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر، خبر، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... تحریر رقبۃ مؤمنۃ: مرکب اضافی، خبر محذوف علیہ کیلئے مبتدا، اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ﴾

و: عاطفہ ...... ان: شرطیہ ...... کان: فعل ناقص ھو ضمیر اسم ...... من: جار ...... قوم: موصوف ...... بینکم و بینھم میثاق: جملہ اسمیہ صفت، موصوف سے ملکر مجرور، جار سے ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... دیۃ: موصوف ...... مسلمۃ الی اھلہ: شبہ جملہ صفت، موصوف سے ملکر مرکب توصیفی، معطوف علیہ ...... وتحریر رقبۃ مومنۃ: مرکب اضافی، معطوف، معطوف علیہ سے ملکر خبر محذوف علیہ کیلئے مبتدا، اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ جزا، شرط اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ﴾

ف: عاطفہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... لم یجد: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... صیام: مضاف ...... شھرین متتابعین: مرکب توصیفی مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر خبر محذوف علیہ کیلئے مبتدا، اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ جزا، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ...... توبۃ من اللہ مرکب توصیفی مفعول مطلق، تاب فعل محذوف کیلئے فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا﴾

و: مستانفہ ...... کان اللہ: فعل ناقص با اسم ...... علیما: خبر اول ...... حکیما: خبر ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ...... و: مستانفہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... یقتل مومنا متعمدا: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... جزآؤ: مضاف ...... ہ: ضمیر ذوالحال ...... خالدا فیھا: شبہ جملہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر مبتدا ...... جھنم: خبر، ملکر جملہ اسمیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾

و: عاطفہ معطوف علی محذوف حکم اللہ بان جزاؤہ ذلک ...... غضب اللہ علیہ: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ولعنہ: جملہ فعلیہ معطوف اول ...... و اعد لہ عذابا عظیما: جملہ فعلیہ معطوف ثانی۔

Marfat.com

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا﴾

یایھاالذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... اذا: ظرف فیہ متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم ...... ضربتم فی سبیل اللّٰہ: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ف: جزائیہ ...... تبینوا: جملہ فعلیہ جزاء، شرط سے ملکر جملہ شرطیہ مقصود بالنداء۔

﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤی اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا﴾

و: عاطفہ ...... لاتقولوا: فعل واو ضمیر ذوالحال ...... تبتغون: فعل بافاعل ...... عرض الحیوۃ الدنیا: مرکب اضافی مفعول، ملکر جملہ فعلیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... لام: جار ...... من: موصولہ...... القی الیکم السلم: فعل بافاعل و ظرف لغو ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ قول ...... لست: فعل ناقص بااسم ...... مومنا: خبر، ملکر جملہ فعلیہ مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ﴾

ف: تعلیلیہ للنھی ...... عند اللّٰہ: ظرف مستقر خبر مقدم ...... مغانم کثیرۃ: مرکب اضافی مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ...... کذلک: ظرف مستقر، خبر مقدم ...... کنتم: فعل ناقص تم ضمیر ذوالحال ...... من قبل: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر اسم، ملکر جملہ فعلیہ ...... ف: عاطفہ ...... منَّ اللّٰہ علیکم: فعل وفاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل کذلک کنتم پر معطوف ہے۔

﴿فَتَبَیَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا﴾

ف: فصیحیہ ...... تبینوا: فعل بافاعل، جملہ فعلیہ شرط محذوف اذا عرفتم ھذا کیلئے جزاء، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ...... ان اللّٰہ: حرف مشبہ واسم ...... کان بما تعملون خبیرا: جملہ فعلیہ خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ﴾

لایستوی: فعل...... القعدون: موصوف......من المومنین: ظرف مستقر صفت اول ...... غیر اولی الضرر: مرکب اضافی صفت ثانی، ملکر معطوف علیہ...... و: عاطفہ ...... المجاھدون: اسم فاعل ھم ضمیر فاعل ...... فی سبیل اللّٰہ: ظرف لغو ...... باموالھم و انفسھم: ظرف لغو ثانی، ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر فاعل، سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً﴾

فضل اللّٰہ: فعل وفاعل......المجھدین باموالھم وانفسھم: شبہ جملہ مفعول ...... علی القعدین: ظرف لغو...... درجۃ: مفعول مطلق آلہ تفضیل ہونے کی بناپر، فضل فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً﴾

و: اعتراضیہ ...... کلا: مفعول مقدم ...... وعد اللّٰہ الحسنی: فعل بافاعل ومفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ

Marfat.com

معترضہ...... و: فضل الله المجهدين على القعدين: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو...... اجرا عظيما: مبدل منہ......
درجت منه: مرکب توصیفی معطوف علیہ...... ومغفرة: معطوف اول...... ورحمة: معطوف ثانی، اپنے معطوف علیہ سے ملکر
بدل، اپنے مبدل منہ سے ملکر مفعول مطلق، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

و: مستانفه...... كان الله: فعل ناقص باسم...... غفورا: خبر اول...... رحيما: خبر ثانی، ملکر جملہ فعلیہ۔

شانِ نزول

☆......وما كان لمومن ان يقتل...... یہ آیت عیاش بن ربیعہ مخزومی کے بارے میں نازل ہوئی وہ قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں اسلام لائے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ منورہ پناہ گزیں ہو گئے، انکی ماں کو اس سے بہت بیقراری ہوئی اور اس نے حارث اور ابو جہل اپنے دونوں بیٹوں کو جو کہ عیاش کے سوتیلے بھائی تھے، یہ کہا کہ خدا کی قسم! میں نہ سایہ میں بیٹھوں، نہ کھانا چکھوں، نہ پانی پیوں، جب تک تم عیاش کو میرے پاس نہ لے آؤ، وہ دونوں حارث بن زید بن انیسہ کو ساتھ لیکر تلاش کے لیے نکلے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر عیاش کو پالیا اور انکی ماں کے جزع فزع بیقراری اور کھانا پینا چھوڑنے کی خبر سنائی اور اللہ کو درمیان میں دے کر یہ عہد کیا کہ ہم دین کے باب میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے اس طرح وہ عیاش کو مدینہ سے باہر نکال لائے اور مدینہ سے باہر آ کر اسکو باندھا اور ہر ایک نے سو سو کوڑے مارے، پھر ماں کے پاس لائے تو ماں نے کہا کہ میں تیری مشکیں نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا دین ترک نہ کرے، پھر عیاش کو دھوپ میں بندھا ہوا ڈال دیا اور ان مصیبتوں میں مبتلا ہو کر عیاش نے انکا کہا مان لیا اور اپنا دین ترک کر دیا، تو حارث بن زید نے عیاش کو ملامت کی اور کہا کہ تو اسی دین پر تھا اگر یہ حق تھا تو تو نے حق کو چھوڑ دیا اور اگر باطل تھا تو تو باطل دین پر رہا۔ یہ بات عیاش کو بڑی ناگوار گزری اور عیاش نے کہا کہ میں تجھکو اکیلا پاؤں گا تو خدا کی قسم! ضرور قتل کرونگا، اسکے بعد عیاش اسلام لائے اور انھوں نے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور انکے بعد حارث بھی اسلام لائے اور ہجرت کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے لیکن اس روز عیاش موجود نہ تھے، نہ انہیں حارث کے اسلام لانے کی اطلاع ہوئی، قبا کے قریب عیاش نے حارث کو دیکھ پایا اور قتل کر دیا تو لوگوں نے کہا کہ اے عیاش! تو نے بہت برا کیا، حارث اسلام لا چکے تھے، اس پر عیاش کو بہت افسوس ہوا اور انھوں نے سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ ذکر کیا اور کہا کہ مجھے تا وقت قتل انکے اسلام لانے کی خبر نہ ہوئی۔

☆......ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه...... یہ آیت مقیس بن خبابہ کے بارے میں نازل ہوئی، اسکے بھائی قبیلہ بنو نجار میں مقتول پائے گئے اور قاتل معلوم نہ تھا۔ بنی نجار نے بحکم رسول ﷺ دیت ادا کر دی، اسکے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لیکر مکے کو چلتا ہوا اور مرتد ہو گیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مرتد ہوا۔

☆......يايها الذين امنوا اذا ضربتم فی سبيل الله...... یہ آیت مرداس بن نہیک کے بارے میں نازل ہوئی جو اہل فدک میں سے تھے اور انکے سوا انکی قوم کا کوئی شخص اسلام نہ لایا تھا۔ اس قوم کو خبر ملی کہ لشکرِ اسلام ادھر آ رہا ہے تو سب لوگ بھاگ گئے مگر مرداس ٹھہرے رہے جب انہوں نے دور سے لشکر کو دیکھا تو بایں خیال کہ مبادا کوئی غیر مسلم جماعت ہو یہ پہاڑ کی چوٹی پر اپنی

Marfat.com

بکریاں لے کر چڑھ گئے، جب لشکر آیا اور انہوں نے اللہ اکبر کے نعروں کی آوازسنیں تو خود بھی تکبیریں پڑھتے اتر آئے اور کہنے لگے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ السلام علیکم مسلمانوں نے خیال کیا کہ اہل فدک تو سب کافر ہیں کہ یہ شخص مغالطہ دینے کیلئے اظہار ایمان کرتا ہے، بایں خیال اسامہ بن زید نے انہیں قتل کر دیا اور بکریاں لے آئے۔ جب سید عالم ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تو تمام ماجرا عرض کیا، حضور ﷺ کو نہایت رنج ہوا اور فرمایا کہ تم نے اس کے سامان کے سبب اسکو قتل کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور رسول ﷺ نے اسامہ کو حکم دیا کہ مقتول کی بکریاں اسکے اہل کو واپس کر دیں۔

تشریح و توضیح و اغراض

قتل کی اقسام

۱.....علامہ قدوری نے قتل کی پانچ قسمیں بیان کی ہیں۔ عمد، شبہ عمد، خطاء، جو خطاء کے قائم مقام ہو، قتل سبب۔

قتل عمد یہ ہے کہ کسی انسان کو مارنے کا ارادہ ہو اور اسکے لیے ایسا ہتھیار استعمال کیا جائے جو قتل کرنے والا ہو تو یہ قتل عمد ہے جیسے تلوار، تیز دھار دار لکڑی، دھار دار پتھر اور آگ۔ اسکا حکم یہ ہے کہ اس میں قصاص واجب ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کتب علیکم القصاص فی القتلٰی (ہدایہ، کتاب الجنایات ج۸، ص۳)

امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک شبہ عمد یہ ہے کہ کسی ایسی چیز سے مارے جو نہ تو ہتھیار ہو نہ ہی ہتھیار کے قائم مقام کہلاتی ہو اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں گناہ اور کفارہ لازم آتا ہے اس قتل پر قصاص لازم نہیں آتا ہاں دیت مغلظہ لازم ہے، قتل خطا دو قسموں پر مشتمل ہے خطا فی القصد یعنی ارادے کی خطا اور وہ اس طرح ہے کہ شکار خیال کر کے تیر مارا تھا اور در حقیقت وہ آدمی تھا، اور خطا فی الفعل یہ ہے کہ تیر تو نشانے پر مارا تھا مگر وہ آدمی کو لگ گیا اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں کفارہ اور عاقلہ (کنبہ والوں پر) دیت لازم ہوگی اور اس میں گناہ نہ ہوگا، قائم مقام خطا یہ ہے کہ کوئی سونے والا شخص کسی پر گر جائے جس کی وجہ سے دوسرا شخص ہلاک ہو جائے اور اس کا حکم قتل فی خطا کی طرح ہے، قتل سبب یہ ہے کہ کسی غیر کی ملکیت میں گڑھا کھودا اور پتھر وغیرہ رکھ دیئے جس سے کوئی شخص گر کر مر گیا اس صورت میں کفارہ نہیں ہاں عاقلہ پر دیت واجب ہے۔ (قدوری مع توضیح الضروری، کتاب الجنایات، ص۱۹۴)

نوٹ: دیت مغلظہ میں امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک چار قسم کے سو اونٹ ہیں بنت مخاض، بنت لبون، حقے اور جزعے سارے پچیس پچیس، دیت مغلظہ فقط اونٹوں ہی میں ثابت ہوتی ہے اس کے سوا کسی اور صورت میں اس کا وجوب ساقط نہیں ہوتا۔

(قدوری مع توضیح الضروری، کتاب الدیات، ص۱۹۷)

دیت کی مقدار:

۲.....دیت اس مال کو کہتے ہیں جو کسی نفس (جان) کا بدل ہو سکے۔ (التعریفات، ص۱۰۹)

امام اعظم کے نزدیک دیت کی مقدار یہ ہے ﴿وکل دیة وجبت بنفس القتل یقضی من ثلاثة اشیاء فی قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی: من الابل والذهب والفضة کذا فی شرح الطحاوی، قال ابو حنیفة رحمه الله تعالی من الابل

Marfat.com

مائة ومن العين الف دينار ومن الورق عشرة آلاف﴾ یعنی ہر وہ قتل جس پر دیت واجب ہوتی ہے امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک تین چیزوں کا تقاضا کرتی ہے: اونٹ، سونا اور چاندی، جیسا کہ طحاوی میں ہے، امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا سو اونٹ (پچیس ایک سال کی اونٹیاں، اتنی ہی دوسرے، تیسرے اور چوتھے سال کی) 1000 دینار یا 10,000 درہم بھی دیئے جاسکتے ہیں۔

(عالمگیری، کتاب الجنایات باب الدیات ج۶ ص۲۹)

تبیان القرآن جلد۲ ص۷۵۷ پر ہے کہ دیت کی ادائیگی کے حوالے سے امام اعظم کا مذہب یہ ہے کہ عمد، شبہ عمد اور خطا تینوں میں دیت کی ادائیگی کی مدت تین سال ہے اور جمہور فقہاء کے نزدیک دیت العمد معجّل ہے اور باقی دیت تین سال میں ادا کی جائے گی۔

(هداية المجتهد، ج۲ ص۳۰۷)

عورت کی دیت مرد کا نصف ہے، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت ہے اور رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً مروی ہے، کیونکہ عورتوں کا حال اور اس کی منفعت مرد سے کم ہے، عورت کے اعضاء اور اطراف کی دیت بھی مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(ہدایہ، کتاب الدیات ج۸ ص۷۶)

نوٹ: قصاص اور دیت سے متعلق مزید معلومات کے حصول کے لئے کتبِ فقہ کا مطالعہ فرمائیں۔

☆......ضربه بما لا يقتل غالباً☆: مراد قتلِ شبہ عمد ہے۔

الا ان يصدقوا: الا کے حوالے سے دو اقوال ہیں، ایک قول استثناء منقطع کا ہے، اور دوسرا قول استثناء متصل کا ہے، زمخشری کا قول ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ الا کا يصدقوا سے کیا تعلق ہے اور اس کا کیا محل ہے؟ میں اس کا جواب یہ دوں گا کہ اس کا تعلق علیه یا مسلمة سے ہے جیسا کہ کہا جائے کہ اس پر دیت واجب ہے کہ وہ دیت سپرد کرے مگر یہ کہ وہ معاف کردے، اور اس (یعنی الا) کا محل نصب میں ہونا ظرفیت کی وجہ سے ہے، اور یہ بھی جائز ہے اهله سے حال ہے، سوائے اس کے کہ اہل خانہ معاف کرنے والے ہوں۔

بان يعفوا: یعنی اس کے اہل خانہ معاف کردیں، عفو کو صدقہ کا نام دیا گیا تاکہ معافی پر سبقت حاصل ہو اور اہل خانہ کے فضل کرنے پر تنبیہ ہوجائے، حدیث شریف میں ہے کہ "ہر بھلائی صدقہ ہے"۔

وكذا بنات لبون: اسی طرح بیس ۲۰ بنات المخاض (دو سالہ اونٹنی)، اور اسی طرح جو اس کے بعد کا حکم ہے۔

تحرير رقبة: یعنی اس پر (دو ماہ کے لگاتار) روزے واجب ہیں (غلامی کا دور نہ ہونے کی وجہ سے)۔

منصوب بفعله المقدر: یعنی اسے چاہئے کہ توبہ کرے یا یہ کہ اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے اور اس میں یہ بات بھی داخل ہے کہ خطاء میں گناہ نہیں تو پھر توبہ کا کیا معنی ہوسکتا ہے اس بات کے سوا کہ یہاں قاتل سے اس کے قصور پر سختی ہوجائے اور گہرے غور و فکر کرنے سے بے احتیاطی کا تتمہ ہوجائے اگرچہ گناہ گار ہی نہ ہو۔

وبه: یہاں امام شافعی نے گردن آزاد کرنے اور روزہ رکھنے پر اقتصار کیا، کفارہ کے حوالے سے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا، اور یہاں مطلق کو مقید پر محمول نہ کیا اس لئے کہ مطلق کو مقید پر اس وقت محمول کرتے ہیں کہ جہاں کسی چیز کے اوصاف ذکر کیے جائیں کہ نہ اصول

Marfat.com

جیسا کہ تیمم میں مطلق ید کو مرافق کے ساتھ مقید کیا لیکن سر اور دونوں پاؤں کو وضو میں ذکر کرنے کے حوالے سے محمول نہ کیا۔

وعن ابن عباس انها على ظاهرها الخ: شیخین نے روایت کی ہے کہ جان بوجھ کر مومن کا قتل کرنے والے کی توبہ قبول نہ ہوگی، اور اس کلام سے امام بیضاوی کے مطابق سختی کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ جب کہ بیہقی نے انہی سے اس کے خلاف کلام بھی ذکر کیا ہے۔

الاشتهار بالایمان الخ: یعنی اللہ تعالیٰ نے تم پر اسلام اور ہدایت کے ذریعے احسان فرمایا، ایک قول یہ کیا گیا کہ اسلام کے مخفی ہونے کے بعد اس کے اعلان کے ذریعے تم پر احسان فرمایا، ایک قول یہ بھی کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر توبہ کے ذریعے احسان فرمایا۔

الجنة: یعنی ان کے اچھے عقائد اور خلوص نیت کی وجہ سے، اور درجوں میں تفاوت مزید حصول ثواب کے لئے اعمال میں زیادتی ہے۔

(الجمل، ج ۲، ص ۱۰۰ وغیرہ)

من زمانة: یعنی (بیٹھ رہ جانے والوں کے) ضرر کا بیان ہے، مراد مرض ہے۔ ونحوہ: یعنی لنگڑا پن۔

فضیلة: یعنی آخرت میں، معنی یہ ہے کہ جو قتال سے مرض وغیرہ کی وجہ سے بیٹھ رہا وہ براہ راست جہاد میں جانے والوں سے درجے میں کم ہے اس لئے کہ جہاد میں جانے کی نیت کے معاملے میں تو دونوں برابر ہیں، بس مجاہدین براہ راست جہاد پر جانے کے حوالے سے درجے میں اوپر ہیں اور دونوں سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (صاوی، ج ۲، ص ۵۷)

رکوع نمبر ۱۱

وَنَزَلَ فِیْ جَمَاعَةٍ اَسْلَمُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا فَقُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ مَّعَ الْکُفَّارِ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ﴾ بِالْمُقَامِ مَعَ الْکُفَّارِ وَتَرْکِ الْهِجْرَةِ ﴿قَالُوْا﴾ لَهُمْ مُوَبِّخِیْنَ ﴿فِیْمَ کُنْتُمْ﴾ اَیْ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ کُنْتُمْ فِیْ اَمْرِ دِیْنِکُمْ ﴿قَالُوْا﴾ مُعْتَذِرِیْنَ ﴿کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ﴾ عَاجِزِیْنَ عَنْ اِقَامَةِ الدِّیْنِ ﴿فِی الْاَرْضِ﴾ اَرْضِ مَکَّةَ ﴿قَالُوْٓا﴾ لَهُمْ تَوْبِیْخًا ﴿اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا﴾ مِنْ اَرْضِ الْکُفْرِ اِلٰی بَلَدٍ اٰخَرَ کَمَا فَعَلَ غَیْرُکُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا (97)﴾ هِیَ ﴿اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ﴾ الَّذِیْنَ ﴿لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً﴾ لَا قُوَّةَ لَهُمْ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَا نَفَقَةَ ﴿وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا (۹۸)﴾ طَرِیْقًا اِلٰی اَرْضِ الْهِجْرَةِ ﴿فَاُولٰٓئِکَ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَکَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا (۹۹)﴾ ﴿وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا﴾ مُهَاجَرًا ﴿کَثِیْرًا وَّسَعَةً﴾ فِی الرِّزْقِ ﴿وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ﴾ فِی الطَّرِیْقِ کَمَا وَقَعَ لِجُنْدُعِ بْنِ ضَمْرَةَ اللَّیْثِیِّ ﴿فَقَدْ وَقَعَ﴾ ثَبَتَ ﴿اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَکَانَ

Marfat.com

﴿اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا(۱۰۰)﴾

ترجمہ

وہ مسلمان جنہوں نے ہجرت نہ کی اور بدر میں کافروں کے ساتھ شہید ہوگئے انکے حق میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ) وہ لوگ جنکی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے (کفار کے ساتھ رہ کر اور ہجرت نہ کر کے) ان سے فرشتے کہتے ہیں (ڈانٹتے وسرزنش کرتے ہوئے) تم کاہے میں تھے (تمہارا اپنے دینی معاملے میں کیا حال تھا) کہتے ہیں (عذر پیش کرتے ہوئے) ہم کمزور تھے (دین قائم کرنے سے عاجز تھے) زمین میں (یعنی مکہ میں) کہتے ہیں فرشتے (ان پر سختی کرتے ہوئے) کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (سرزمین کفر چھوڑ کر دوسرے کسی شہر کی طرف جیسا کہ دوسروں نے کیا، پس اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا) تو ایسوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری جگہ پلٹنے کی (ہے وہ)۔

مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے (نہ ہجرت کرنے کی انہیں طاقت ہو، نہ ہی خرچہ) اور نہ راستہ جانیں......ا......(دار الھجرت کا) تو قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر (یعنی ہجرت کرتے ہوئے) نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور وسعت (رزق میں) پائے گا اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا (راستہ میں جیسا کہ حضرت جندع بن ضمرۃ لیثی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تو ہوگیا (یعنی ثابت ہوگیا) اسکا ثواب اللہ کے ذمہ پر......۲......اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترکیب

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَفّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ قَالُوۡا فِیۡمَ کُنۡتُمۡ﴾

ان: حرف مشبہ ...... **الذین:** موصول...... **توفی:** فعل ...... **ھم:** ضمیر ذوالحال ...... **الملئکۃ:** فاعل ...... **ظالمی انفسھم:** حال، ذوالحال سے ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر اسم ...... **قالوا:** قول...... **فیما:** جار مجرور ظرف مستقر، خبر مقدم ...... **کنتم:** فعل با اسم اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ مقولہ، اپنے قول سے ملکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قَالُوۡا کُنَّا مُسۡتَضۡعَفِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ﴾

قالوا: قول ...... **کنا:** فعل ناقص با اسم ...... **مستضعفین:** اسم فاعل ھم ضمیر فاعل ...... **فی الارض:** ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، ملکر جملہ فعلیہ مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿قَالُوۡۤا اَلَمۡ تَکُنۡ اَرۡضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُہَاجِرُوۡا فِیۡہَا﴾

قالوا: قول...... **ھمزہ:** حرف استفہام ...... **لم تکن ارض اللہ واسعۃ:** فعل ناقص با اسم وخبر اول......**ف:** سببیہ

Marfat.com

...... تهاجروا فيها: جملہ فعلیہ بتقدیر ان، بتاویل مصدر خبر ثانی، ملکر جملہ فعلیہ مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ فعلیہ قولیہ مستانفہ۔

﴿فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

ف: مستانفه ...... اولئک: مبتدا...... مأوهم جنهم: جملہ اسمیہ خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ ...... و: مستانفه ...... ساء ت: فعل ذم هی ضمیر ممیز ...... مصیرا: تمیز، ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر خبر مقدم مخصوص بالذم جهنم مبتدا موخر، اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا﴾

الا: حرف استثناء ...... المستضعفين: ذوالحال ...... من: جار ...... الرجال والنساء والولدان: معطوف علیہ و تمام معطوف ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر موصوف...... لايستطيعون حيلة: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ولايهتدون سبيلا: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صفت، اپنے موصوف سے ملکر مستثنی ماقبل عبارت كنا مستضعفين في الارض میں مستضعفين سے۔

﴿فَاُولٰٓئِکَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا﴾

ف: فصیحیہ ...... اولئک: مبتدا ...... عسى الله: فعل مقارب واسم ......ان يعفو عنهم: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ شرط محذوف اذا اردت ان تعرف مصيرهم کی جزاء، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ...... و كان الله عفوا غفورا: جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِى الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً﴾

و: استینافیه ...... من: شرطیہ مبتدا ...... يهاجر في سبيل الله: فعل بافاعل وظرف لغو جملہ فعلیہ شرط ...... يجد في الارض: فعل بافاعل وظرف لغو ...... مرغما كثيرا: مرکب توصیفی معطوف علیہ ...... و سعة: معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ جواب شرط اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ﴾

و: عاطفه ...... من: شرطیہ مبتدا ...... يخرج: فعل هو ضمیر ذوالحال ...... مهاجرا: اسم فاعل هو ضمیر فاعل ...... الى الله ورسوله: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... من بيته: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ثم: عاطفه ......يدركه الموت: جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ سے ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... قد وقع اجره على الله: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......ان الذين توفهم الملئكة...... یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو کلمہ اسلام تو زبان سے ادا کرتے ہیں

Marfat.com

مگر جس زمانے میں ہجرت فرض تھی اس وقت ہجرت نہ کی اور جب مشرکین جنگ بدر میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے گئے تو یہ لوگ انکے ساتھ ہوئے اور کفار کے ساتھ ہونا اور فرض ہجرت ترک کرنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔

☆......ومن یخرج من بیته ثم یدرکه الموت......اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جُندَع بن ضَمُرَة لَیثی نے اس کو سنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں، کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے میں مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچ سکتا ہوں، خدا کی قسم! مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو، چنانچہ ان کو چارپائی پر لے کے چلے مقام تنعیم میں آ کر انکا انتقال ہو گیا، آخرِ وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا: ''یارب! یہ تیرا اور یہ تیرے رسول کا میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی۔ یہ خبر پا کر صحابہ کرام ﷺ نے فرمایا کاش وہ مدینہ پہنچتے تو انکا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لیے نکلے تھے وہ نہ ملا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح و توضیح و اغراض

دین پر قائم رہنا ضروری ہے:

۱......یہاں یہ بتایا گیا کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ وہ اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا تو اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے دین کی حفاظت کیلئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا اگرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہوا اسکے لیے جنت واجب ہوئی اور اسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رفاقت نصیب ہوگی۔ (خزائن العرفان حاشیہ نمبر ۲۶۸)

راہ خدا میں سفر کرنے کی برکت:

۲......حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ﴿مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَوْ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ﴾ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا اور مر گیا یا مارا گیا تو شہید ہے یا اسے اسکے گھوڑے یا اونٹ نے کچل دیا یا زہریلے جانور نے کاٹ لیا یا اپنے بستر پر ہی مر گیا یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے جس طرح بھی مرے وہ شہید ہی ہے اور اسے جنت ملے گی۔ (ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فیمن مات غازیا، ص ۴۶۸)

☆......ونزل من جماعة ☆: اس کا بیان شان نزول کے تحت گزر چکا ہے۔

فقتلوا: یعنی جنہیں فرشتوں نے موت کے گھاٹ اتارا تھا، خازن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سید عالم ﷺ کے ہجرت کر لینے کے بعد ان میں سے کسی کے اسلام کو قبول نہ فرمایا یہاں تک کہ وہ ہجرت ہی کر لیں، پھر فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کر لینے کے حوالے سے ہجرت کا حکم منسوخ ہو گیا۔

الملائکة: مراد ملک الموت اور اس کے معاونین ہیں اور ان کی تعداد چھ ہے، ان میں سے تین مومنین کی روح اور تین کافروں کی روح

Marfat.com

قبض کرنے پر متعین ہیں، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صرف ملک الموت ہیں اور جمع کا صیغہ تعظیم کی وجہ سے ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ لفظ واحد کو جمع کے صیغہ سے مخاطب کیا جاتا ہے۔

لھم موبخین: ظاہر یہ ہے کہ یہ قول ملائکہ کا بوقتِ قبض ارواح ہے، اور ملائکہ روح قبض کرنے کے وقت میں زجر و توبیخ کے طور پر یہ بات کہتے ہیں، نہ کہ قبض روح کے بعد کسی سے بھی۔

ای فی ای شیء کنتم: ابوحیان نے کہا کہ یعنی تم کس حالت میں تھے قوت میں یا ضعف میں۔

متعذرین: جھوٹ کے طور پر، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو اپنے فرمان ﴿قالوا الم تکن﴾ سے جھوٹ کر دیا۔

فی الرزق: یعنی دین کے اظہار کے معاملے میں۔

فی الطریق: یعنی مقصد تک پہنچنے سے پہلے، اگر چہ یہ معاملہ (موت کا آجانا) گھر کے دروازے سے نکلنے سے پہلے ہو جیسا کہ جندع بن ضمرۃ لیثی کے ساتھ ہوا جس کا واقعہ ہم نے شان نزول کے تحت ذکر کر دیا ہے۔ (الجمل، ج۲، ص۱۰۸ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۲

﴿وَاِذَا ضَرَبْتُمْ﴾ سَافَرْتُمْ ﴿فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ﴾ فِیْ ﴿اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ﴾ بِاَنْ تَرُدُّوْھَا مِنْ اَرْبَعٍ اِلٰی اِثْنَتَیْنِ ﴿اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمْ﴾ اَیْ یَنَالَکُمْ بِمَکْرُوْہٍ ﴿الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ بَیَانٌ لِّلْوَاقِعِ، اِذْ ذَاکَ فَلَا مَفْھُوْمَ لَہٗ وَبَیَّنَتِ السُّنَّۃُ اَنَّ الْمُرَادَ بِالسَّفَرِ الطَّوِیْلِ وَھُوَ اَرْبَعَۃُ بُرُدٍ وَّھِیَ مَرْحَلَتَانِ وَیُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِہٖ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنَّہٗ رُخْصَۃٌ لَا وَاجِبٌ وَعَلَیْہِ الشَّافِعِیُّ ﴿اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا (۱۰۱)﴾ بَیِّنَ الْعَدَاوَۃِ ﴿وَاِذَا کُنْتَ﴾ یَا مُحَمَّدُ ﷺ حَاضِرًا ﴿فِیْھِمْ﴾ وَاَنْتُمْ تَخَافُوْنَ الْعَدُوَّ ﴿فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ﴾ وَھٰذَا جَرٰی عَلٰی عَادَۃِ الْقُرْاٰنِ فِی الْخِطَابِ فَلَا مَفْھُوْمَ لَہٗ ﴿فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ﴾ وَتَتَاَخَّرْ طَائِفَۃٌ ﴿وَلْیَاْخُذُوْٓا﴾ اَیِ الطَّائِفَۃُ الَّتِیْ قَامَتْ مَعَکَ ﴿اَسْلِحَتَھُمْ﴾ مَعَھُمْ ﴿فَاِذَا سَجَدُوْا﴾ اَیْ صَلُّوْا ﴿فَلْیَکُوْنُوْا﴾ اَیِ الطَّائِفَۃُ الْاُخْرٰی ﴿مِنْ وَّرَآئِکُمْ﴾ یَحْرُسُوْنَ اِلٰٓی اَنْ تَقْضُوا الصَّلٰوۃَ وَتَذْھَبُ ھٰذِہِ الطَّائِفَۃُ تَحْرُسُ ﴿وَلْتَاْتِ طَآئِفَۃٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَکَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَھُمْ وَاَسْلِحَتَھُمْ﴾ مَعَھُمْ اِلٰٓی اَنْ یَّقْضُوا الصَّلٰوۃَ، وَقَدْ فَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ کَذٰلِکَ بِبَطْنِ نَخْلٍ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ﴿وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ﴾ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ ﴿عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ وَاَمْتِعَتِکُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَّیْلَۃً وَّاحِدَۃً﴾ بِاَنْ یَّحْمِلُوْا عَلَیْکُمْ فَیَاْخُذُوْکُمْ وَھٰذَا عِلَّۃُ الْاَمْرِ بِاَخْذِ السِّلَاحِ ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ کَانَ بِکُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَکُمْ﴾ فَلَا تَحْمِلُوْھَا وَھٰذَا یُفِیْدُ اِیْجَابَ حَمْلِھَا عِنْدَ عَدَمِ الْعُذْرِ وَھُوَ اَحَدُ قَوْلَیِ

Marfat.com

الشَّافِعِیِّ وَالثَّانِیْ اَنَّهُ سُنَّةٌ وَّرَجَّحَ ﴿وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ﴾ مِّنَ الْعَدُوِّ اَیْ اِحْتَرِزُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا(۱۰۲)﴾ ذَا اِهَانَةٍ ﴿فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ﴾ فَرَغْتُمْ مِّنْهَا ﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ﴾ بِالتَّهْلِیْلِ وَالتَّسْبِیْحِ ﴿قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِكُمْ﴾ مُضْطَجِعِیْنَ اَیْ فِیْ كُلِّ حَالٍ ﴿فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ﴾ اَمِنْتُمْ ﴿فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ اَدُّوْهَا بِحُقُوْقِهَا ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا﴾ مَكْتُوْبًا اَیْ مَفْرُوْضًا ﴿مَّوْقُوْتًا(۱۰۳)﴾ اَیْ مُقَدَّرًا وَقْتُهَا فَلَا تُؤَخِّرُ عَنْهُ وَنَزَلَ لَمَّا بَعَثَ ﷺ طَائِفَةً فِیْ طَلَبِ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَصْحَابِهِ لَمَّا رَجَعُوْا مِنْ اُحُدٍ فَشَكَوُا الْجِرَاحَاتِ ﴿وَلَا تَهِنُوْا﴾ تَضْعُفُوْا ﴿فِی ابْتِغَآءِ﴾ طَلَبِ ﴿الْقَوْمِ﴾ الْكُفَّارِ لِتُقَاتِلُوْهُمْ ﴿اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ﴾ تَجِدُوْنَ اَلَمَ الْجِرَاحِ ﴿فَاِنَّهُمْ یَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ﴾ اَیْ مِثْلَكُمْ وَلَا یَجْبُنُوْنَ عَلٰی قِتَالِكُمْ ﴿وَتَرْجُوْنَ﴾ اَنْتُمْ ﴿مِنَ اللّٰهِ﴾ مِنَ النَّصْرِ وَالثَّوَابِ عَلَیْهِ ﴿مَا لَا یَرْجُوْنَ﴾ هُمْ فَاَنْتُمْ تَزِیْدُوْنَ عَلَیْهِمْ بِذٰلِكَ فَیَنْبَغِیْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَرْغَبَ مِنْهُمْ فِیْهِ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا﴾ بِكُلِّ شَیْءٍ ﴿حَكِیْمًا(۱۰۴)﴾ فِیْ صُنْعِهٖ۔

ترجمہ

اور جب تم سفر کرو (ضربتم بمعنی سافرتم ہے) زمین میں تو تم پر گناہ نہیں (اس میں) کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو ......۱(اسطرح کہ چار رکعت کی بجائے دو رکعت پڑھو) اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تمہیں ایذاء دیں گے (یعنی کسی ناپسندیدہ معاملے میں بتلا کردیں گے) کافر (ان خفتم یہ واقع کا بیان ہے، اسلئے کہ اس وقت ایسا ہی ہوتا تھا تو پھر اسکا مفہوم قابلِ اعتبار نہ ہوگا حالانکہ سنت سے یہ ثابت ہے کہ سفر سے مراد طویل سفر ہے جو چار فرسخ یعنی دو مرحلے کا ہو اور لیس علیکم جناح سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حکم رخصت ہے وجوبی نہیں، یہی امام شافعی کا مسلک ہے) بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں (جنگی دشمنی واضح ہے)۔

اور جب تم (اے میرے محبوب ﷺ! تشریف فرما ہو) ان میں (اور دشمن کا خوف ہو) پھر نماز میں انکی امامت کرو (یہ کلام اسلوبِ قرآن کے مطابق ہے اسکے مفہوم کا اعتبار نہ ہوگا......۲) تو چاہئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو (اور دوسری دشمن سے نبرد آزما ہو) اور چاہئے کہ پکڑیں رہیں وہ (یعنی وہ لوگ جو آپکے ساتھ جماعت میں ہیں) اپنے اسلحے (اپنے ساتھ) پھر جب وہ سجدہ کرلیں (یعنی نماز پڑلیں) تو چاہئے کہ ہوجائیں (یعنی پہلی جماعت کے لوگ) تم سے پیچھے (وہ وہ آپ لوگوں کی نماز مکمل ہو جانے تک مورچوں کی حفاظت ونگرانی کرتے رہیں اور یہ جماعت واپس جاکر مورچوں کی حفاظت ونگرانی کرے) اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور ہتھیار لیے رہیں......۳ (اپنے ساتھ یہاں تک کہ نماز مکمل ہوجائے۔ نبی پاک ﷺ نے وادی نخل میں ایسا ہی کیا۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے) اور کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم غافل ہوجاؤ (نماز میں مشغول ہوکر) اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے کہ ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں

Marfat.com

(یعنی یک بارگی حملہ آور ہوکر تمہیں پکڑلیں، ہتھیار ساتھ رکھنے کے حکم کی علت یہی ہے) اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو (کہ ہتھیار نہ اٹھاؤ، یہاں سے معلوم ہوا کہ عدم عذر کی صورت میں ہتھیار اٹھانا واجب ہے اور یہ امام شافعی کا ایک قول ہے اور دوسرا قول سنت ہونے کا ہے جو کہ راجح ہے) اور اپنی پناہ لیے رہو (دشمنوں کے مقابلے میں یعنی ان سے اپنی استطاعت کے مطابق احتراز کرو) بیشک اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے (مھین بمعنی اہانت والا ہے) اور جب تم نماز پڑھ چکو (قضیتم بمعنی فرغتم ہے) تو اللہ کی یاد کرو (تہلیل و تسبیح کے ذریعے) کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے (ہر حال میں) اور جب تم مطمئن ہو جاؤ (حالتِ امن میں ہو) تو نماز قائم کرو (اسکے کامل حقوق کے ساتھ) بیشک نماز مسلمانوں پر لکھی ہوئی (یعنی فرض کی گئی ہے، مکتوب بمعنی مفروضا ہے) وقت مقررہ پر (اس کا وقت مقرر ہے جو مؤخر نہیں ہوسکتا)۔

یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب نبی پاک ﷺ نے مسلمانوں کے ایک گروہ کو ابوسفیان اور اسکی جماعت کی تلاش کیلئے بھیجنا چاہا جب وہ احد سے لوٹ رہے تھے تو صحابہ کرام ﷺ نے اپنے زخموں کی شکایت پیش کی) تو سستی (کمزوری) نہ دکھاؤ تلاش (طلب) میں قوم (کفار سے جنگ کرنے کیلئے) اگر تمہیں دکھ پہنچا ہے (یعنی اگر تمہیں زخموں کی تکلیف ہو رہی ہے) تو انہیں بھی دکھ پہنچا ہے (تمہاری مثل اور وہ تم سے لڑنے میں بزدلی نہیں دکھا رہے) اور امید رکھتے ہو (تم) اللہ سے (مدد کی اور اس پر ثواب کمانے کی) جو وہ نہیں رکھتے (تو اسطرح تم ان سے بڑھ گئے ہو، لہذا جنگی مہم بھی تمہیں ان سے زیادہ مرغوب ہونی چاہئے) اور اللہ جانتا ہے (ہر چیز) حکمت والا (ہے اپنی صنعت میں)۔

ترکیب

﴿وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ﴾

و: استینافیہ ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ...... ضربتم فی الارض: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... لیس: فعل ناقص ...... علیکم: ظرف مستقر خبر ...... جناح: موصوف ...... ان تقصروا من الصلوۃ: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر صفت، اپنے موصوف سے ملکر اسم، ملکر جملہ فعلیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا﴾

ان: شرطیہ ...... خفتم: فعل بافاعل ...... ان: مصدریہ ...... یفتنکم: فعل بامفعول ...... الذین کفروا: موصول صلہ فاعل، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ، جزا محذوف فلیس علیکم جناح ان تقصروا کیلئے شرط، اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ...... ان الکفرین: حرف مشبہ واسم ...... کانوا: فعل ناقص بااسم ...... لکم: ظرف مستقر حال مقدم ...... عدوا مبینا: ذوالحال، اپنے حال سے ملکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَھُمْ﴾

و: استینافیہ ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ...... کنت فیھم: فعل ناقص بااسم وخبر، جملہ فعلیہ معطوف علیہ ......

Marfat.com

فاقمت لھم الصلوۃ: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... لتقم: فعل امر ...... طائفۃ منھم: مرکب توصیفی فاعل ...... معک: ظرف، جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ولیاخذوا اسلحتھم: فعل بافاعل ومفعول، جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ﴾

ف: عاطفہ ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ...... سجدوا: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... لیکونوا: فعل ناقص بااسم ...... من ورائکم: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ فعلیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ﴾

و: عاطفہ ...... لتات: فعل امر ...... طائفۃ: موصوف ...... اخری: صفت اول ...... لم یصلوا: صفت ثانی، اپنے موصوف سے ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ، معطوف اول فلیکونوا پر ...... ف: عاطفہ ...... لیصلوا معک: فعل امر بافاعل و ظرف، ملکر معطوف علیہ ثانی ...... ولیاخذوا: فعل امر بافاعل ...... حذرھم واسلحتھم: معطوف، معطوف علیہ مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف ثالث۔

﴿وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً﴾

ود: فعل ...... الذین کفروا: موصول صلہ، ملکر فاعل ...... لو: مصدریہ ...... تغفلون: فعل بافاعل ...... عن اسلحتکم ومتعتکم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... فیمیلون علیکم: فعل بافاعل وظرف لغو ...... میلۃ واحدۃ: مرکب توصیفی مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر بتاویل مصدر مفعول، ودفعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ﴾

و: استنافیہ ...... لا: نفی جنس ...... جناح: موصوف ...... ان: مصدریہ ...... تضعوا اسلحتکم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و خذوا حذرکم: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر بتاویل مصدر مجرور بتقدیر فی، جار مجرور ملکر ظرف مستقر صفت، اپنے موصوف سے ملکر اسم ...... علیکم: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ...... ان: شرطیہ ...... کان بکم: فعل ناقص وظرف مستقر خبر مقدم ...... اذی: موصوف ...... من مطر: ظرف مستقر صفت، ملکر اسم موخر، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... او کنتم مرضی: فعل ناقص بااسم وخبر، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر، جزا محذوف فلاجناح علیکم کی شرط، اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾

ان اللہ: حرف مشبہ واسم ...... اعد للکفرین عذابا مھینا: جملہ فعلیہ خبر، ان اپنے اسم وخبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ﴾

ف: استینافیہ ...... اذا: متضمن بمعنی شرط ...... قضیتم الصلوۃ: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ......

Marfat.com

اذکروا: فعل واو ضمیر ذوالحال...... قیما: حال اول ...... وقعودا: حال ثانی ...... وعلی جنوبکم: ظرف مستقر حال ثالث، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل...... اللہ: اسم جلالت مفعول، ملکر جملہ فعلیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِذَا اطۡمَاۡنَنۡتُمۡ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ﴾

ف: عاطفہ ...... اذا ظرفیہ متضمن بمعنی شرط ......اطماننتم: فعل بافاعل، جملہ فعلیہ شرط ...... فاقیموا الصلوۃ: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ماقبل اذاقضیتم پر معطوف ہے۔

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتۡ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ كِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا وَلَا تَهِنُوۡا فِى ابۡتِغَآءِ الۡقَوۡمِ﴾

ان الصلوۃ: حرف مشبہ واسم ...... کانت: فعل ناقص واسم ......کتبا: موصوف ...... علی المومنین: ظرف لغو مقدم...... موقوتا: اسم مفعول ونائب الفاعل وظرف لغو مقدم، شبہ جملہ صفت، اپنے موصوف سے ملکر خبر، ان اپنے اسم وخبر، سے ملکر جملہ اسمیہ...... و: استنافیہ ...... لاتھنوا فی ابتغاء القوم: فعل نہی بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿اِنۡ تَكُوۡنُوۡا تَاۡلَمُوۡنَ فَاِنَّهُمۡ يَاۡلَمُوۡنَ كَمَا تَاۡلَمُوۡنَ‌ۚ وَتَرۡجُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرۡجُوۡنَ﴾

ان: شرطیہ ...... تکونوا: فعل ناقص بااسم ...... تالمون: فعل بافاعل، جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... انھم: حرف مشبہ واسم ...... یالمون: فعل بافاعل ...... کما تالمون: جارمجرور ظرف مستقر، الما مصدر محذوف کی صفت، مرکب توصیفی مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... ترجون من اللہ: فعل بافاعل وظرف لغو...... مالایرجون: موصول صلہ، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

شانِ نزول

☆......واذا کنت فیھم فاقمت ...... جہاد میں جب رسول ﷺ کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع تمام اصحاب کے ظہر کی نماز باجماعت ادا فرمائی تو انہیں افسوس ہوا کہ انہوں نے اس وقت میں حملہ کیوں نہ کر دیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا موقع تھا بعضوں نے کہا کہ اسکے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ پیاری ہے یعنی نماز عصر، مسلمان جب اس نماز کیلئے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کر کے انہیں قتل کر دو اس وقت حضرت جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے سید عالم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ نماز خوف ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے واذا کنت فیھم ......الخ

☆......ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم......غزوہ فقھر اعلاء سے جب نبی پاک ﷺ فارغ ہوئے اور دشمن کے بہت آدمیوں کو گرفتار کیا اور اموال غنیمت ہاتھ آئے اور کوئی دشمن مقابل باقی نہ رہا تو حضور ﷺ قضائے حاجت کے لیے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے حویرث بن حارث محاربی یہ خبر پا کر تلوار لیے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اترا اور اچانک حضرت کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا: ''یا محمد ﷺ! اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا۔'' حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور دعا

Marfat.com

فرمائی جب ہی اس نے حضور پر تلوار چلانے کا ارادہ کیا اوندھے منہ گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی حضور نے وہ تلوار اٹھا کر فرمایا کہ تجھے کون بچائے گا کہنے لگا میرا بچانے والا کوئی نہیں ہے، فرمایا اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ پڑھ تو تیری تلوار تجھے دے دوں گا اس نے اس سے انکار کر دیا اور کہا اسکی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑونگا اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کرونگا آپ نے اسکی تلوار دے دی کہنے لگا اے محمد ﷺ آپ مجھ سے بہت بہتر ہیں فرمایا ہاں ہمارے لیے یہی سزاوار ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

☆......ولا تھنوا فی ابتغاء القوم......احد کی جنگ سے جب ابوسفیان اور اسکے ساتھی واپس ہوئے تو رسول کریم ﷺ نے جو صحابہ احد میں حاضر ہوئے تھے انہیں مشرکین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا اصحاب زخمی تھے انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

مسافر کی تعریف:

۱......شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادے سے بستی سے نکلا۔ میل کے حساب سے اسکی مقدار ۵۷ میل ہے جو کہ کلومیٹر کے حساب سے ۹۲ کلومیٹر تقریباً ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید، ج۸ ص ۲۴۳، ۲۷۰)

مسافر پر قصر کرنا یعنی چار رکعت والی نماز کو دو پڑھنا واجب ہے۔ (فتاوی ھندیہ کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ المسافر، ج۱ ص ۱۵۳)

مسافر محض نیت کرنے سے مسافر نہ ہوگا یہاں تک کہ سفر کا آغاز کر دے جبکہ مقیم محض نیت کرنے سے ہی مقیم ہو جائے گا۔

(فتاوی ھندیہ کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ المسافر، ج۱ ص ۱۵۳)

علامہ صاوی فرماتے ہیں کہ دو مرحلوں سے مراد دو دن کی راہ کا معتدل رفتار میں سفر طے کرنا ہے اور یہ سفر بوجھ لادے ہوئے اونٹ کے یومیہ بارہ گھنٹے چلنے کی رفتار کے اعتبار سے ہے۔ (صاوی، ج۲، ۵۹)

﴿فلا مفھوم لہ......﴾

۲......صاحب جمل فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب آپ ﷺ ان میں ہوں تو حکم یہ ہے جو بیان کیا اور جب ان میں نہ ہوں تو انکا امام یہ نماز قائم کرے نیز یہ فرمایا کہ یہ دستور قرآن کے مطابق خطاب ہے۔ دستور تین اقسام پر منقسم ہے ☆......وہ قسم جو نبی ہی کیلئے درست ہے ☆......وہ قسم جو نبی کے علاوہ میں درست ہے ☆......وہ قسم جو دونوں کے لیے درست ہو۔ اور فلا مفھوم لہ سے مراد یہ بھی ہے کہ قصر صلوۃ کے لئے خوف شرط نہیں، بلکہ امن کی حالت میں بھی قصر کرے۔ نبی پاک ﷺ اور اصحاب غالب اوقات سفر میں قصر فرماتے، لہذا قصر دشمن کے خوف، کثرت مشرکین یا اہل حرب کیوجہ سے واجب نہیں ہوتی جیسا کہ صحیحین میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مکہ اور مدینہ منورہ کے مابین سفر فرمایا، انہیں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی خوف نہ تھا لیکن دو دو رکعت پڑھتے تھے۔

(الجمل، ج۲، ۱۱۳)

Marfat.com

نماز خوف کا طریقہ:

ہے......امام لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کردے۔ ایک گروہ دشمن اسلام سے نبرد آزما ہے اور دوسرا امام کے پیچھے اس طرح کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کر کے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آکر امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آکر دوسری رکعت بغیر قرأت کے پڑھے اور سلام پھیرے اور دشمن کے مقابل چلی جائے، پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آکر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اسکو قرأت کے ساتھ پورا کر کے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلی لاحق۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نماز خوف ادا فرمانا مروی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی صحابہ کرام نماز خوف پڑھتے رہے ہیں حالت خوف میں دشمن کے مقابل اس طرح اہتمام سے نماز پڑھنا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے۔ (هداية كتاب الصلوٰة، باب صلوٰة الخوف، ج۱، ص۴۰۴)

اگر چار رکعت والی نماز ہو تو دو دو رکعتوں کے بعد دونوں گروہ اپنی حالتیں تبدیل کریں یعنی پہلے پہلا گروہ امام کے ساتھ دو رکعتیں ادا کرے پھر دوسرا گروہ۔

☆......☆سافرتم: یعنی تم طویل سفر کرو، امام شافعی کے نزدیک اس کی کم از کم مقدار چار برد یعنی چار فراسخ ہے، ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے، ایک میل چھ ہزار ذراع کا، اور ایک ذراع چھتیس ۳۶ اصابع یعنی انگشتان ہے، ایک اصبع چھ شعیرات، اور ایک شعیرۃ بر زون کے شعیرات میں کا ایک شعیرۃ ہے، اور اسی طرح امام مالک کا نظریہ ہے، المختصر۔

بان تردوها من اربع الى اثنتين: ایک تین اقوال میں کا ایک قول ہے، اس بارے میں اختلاف ہے کہ کیا نماز کامل فرض ہوئی تھی پھر سفر میں ناقص ہوگئی اور حضر میں اپنے حال پر باقی رہی یا سفر میں ناقص فرض ہوئی اور حضر میں زیادتی ہوئی، ایک قول یہ کیا گیا ہے سفر و حضر ہر ایک میں مستقل فرض ہوئی۔

بیان للواقع: یعنی ان خفتم الخ کے واقع کا بیان ہے یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام علیہم الرضوان کے غالب سفر اس وقت مشرکین کی کثیر تعداد ہونے کی وجہ سے خوف سے خالی نہ ہوا کرتے تھے۔

انہ رخصۃ: یعنی جائز ہے جب کہ سفر تین مرحلوں کو نہ پہنچے، مگر یہ کہ سفر پر جانے والے کے لئے قصر افضل ہے برخلاف امام اعظم کے کہ ان کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔

عدواً مبیناً: یہ لفظ مذکر، مؤنث، جمع اور تثنیہ سب پر بولا جاتا ہے۔

اذا کنت فیهم: نماز خوف کے طریقے کا بیان کرنا مقصود ہے جسے ہم ماقبل ذکر کر چکے لہذا دوبارہ ذکر کرنے کی حاجت نہیں رہتی، وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ببطن نخل: اس کا سبب یہ بنا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ظہر کی نماز اکٹھی ادا فرمائی، مشرکین اس بات پر متنبہ ہوئے اور بولے کہ ہم ان پر نماز کے اوقات میں کامیابی پا سکتے ہیں اور مشرکین اس معاملے میں سخت وسنگین ہوگئے، حضرت

Marfat.com

جبرئیل امین سید عالم ﷺ کے پاس آیت لے کرنازل ہوئے اورانہیں نمازعصر باری باری سے پڑھنے کے بارے میں ارشادفرمایا،مفسر اس آیت کے بارے میں اس جانب گئے ہیں کہ یہ نماز وادی نخل میں ہوئی، جو کہ نجد سے غطفان کی جانب ہے،اس کے اور مدینہ کے مابین دودن کی مسافت کا فاصلہ ہے،بعض نے کہا کہ نماز عسفان کی وادی میں ہوئی تھی جب کہ بعض نے کہا کہ یہ نماز ذات رقاع کے مقام پر ہوئی تھی۔

بالتهليل و التسبيح: مراد تحمید وتکبیر ہے۔

في كل حال: اس سے مراد ﴿قياماً وقعوداً وعلى جنوبكم﴾ وغیرہ حالتیں مراد ہیں۔

لمابعث: مناسب ہے کہ یہ کہا جائے کہ جب سید عالم ﷺ نکلے اوراس نکلنے سے ابوسفیان اوراس کے ساتھیوں کا ارادہ کیا۔

طائفة: مراد چھ سوتیس مخلص مومنین ہیں۔

لما رجعوا: ابوسفیان اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس پلٹ گیا اور جنگ نہ کی،اس کا بیان ماقبل رکوعات میں ہو چکا ہے۔

ولا يجنبوا: مناسب خیال ہوتا ہے کہ یجبنون کہا جائے،مگرنون کو خفت کے لئے حذف کرنا بھی مناسب ہے۔

والثواب عليه: یعنی جہاد پر، کہ تم اللہ کی راہ میں لڑتے ہو،اور وہ شیطان کی راہ میں،پس تم ان پر شجاعت اور بہادری کے اعتبار سے زیادہ حق دار ہو۔ (صاوی، ج۲،ص۵۸وغیرہ)

في الخطاب: یعنی سید عالم ﷺ کے لئے،اس خطاب میں ان لوگوں کا رد کرنے کی جانب اشارہ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ نماز خوف سید عالم ﷺ کے وفات ظاہری کے بعد نہیں ہوسکتی اس لئے کہ اس کے پائے جانے کے لئے سید عالم ﷺ کا ہونا شرط تھا کہ سید عالم ﷺ نے اس نماز کو قائم فرمایا تھا۔ (الجمل، ج۲،ص۱۱۳)

رکوع نمبر ۱۴

وَسَرَقَ طُعْمَةُ بْنُ اُبَيْرِقٍ دِرْعًا وَّخَبَاهَا عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَوُجِدَتْ عِنْدَهٗ فَرَمَاهُ طُعْمَةُ بِهَا وَحَلَفَ اَنَّهٗ مَا سَرَقَهَا فَسَاَلَ قَوْمُهُ النَّبِيَّ ﷺ اَنْ يُّجَادِلَ عَنْهُ وَيُبَرِّئَهٗ فَنَزَلَ ﴿اِنَّا اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ﴾ اَلْقُرْاٰنَ ﴿بِالْحَقِّ﴾ مُتَعَلِّقٌ بِاَنْزَلَ ﴿لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ﴾ اَعْلَمَكَ ﴿اللّٰهُ﴾ فِيْهِ ﴿وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ﴾ كَطُعْمَةَ ﴿خَصِيْمًا(۱۰۵)﴾ مُخَاصِمًا عَنْهُمْ ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ﴾ مِمَّا هَمَمْتَ بِهٖ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا(۱۰۶)﴾ ﴿وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ﴾ يَخُوْنُوْنَهَا بِالْمَعَاصِيْ لِاَنَّ وَبَالَ خِيَانَتِهِمْ عَلَيْهِمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا﴾ كَثِيْرَ الْخِيَانَةِ ﴿اَثِيْمًا(۱۰۷)﴾ اَيْ يُعَاقِبُهٗ ﴿يَسْتَخْفُوْنَ﴾ اَيْ طُعْمَةُ وَّقَوْمُهٗ حَيَآءً ﴿مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ﴾ بِعِلْمِهٖ ﴿اِذْ يُبَيِّتُوْنَ﴾ يُضْمِرُوْنَ ﴿مَالَا

Marfat.com

يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ﴾ مِنْ عَزْمِهِمْ عَلَى الْحَلْفِ عَلٰى نَفْيِ السَّرقَةِ وَرَمْيِ الْيَهُوْدِيِّ بِهَا ﴿وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا (۱۰۸)﴾ عِلْمًا ﴿هٰاَنْتُمْ﴾ يَا ﴿هٰؤُلَآءِ﴾ خِطَابٌ لِقَوْمِ طُعْمَةَ ﴿جَادَلْتُمْ﴾ خَاصَمْتُمْ ﴿عَنْهُمْ﴾ اَیْ عَنْ طُعْمَةَ وَذَوِيهِ وَقُرِئَ عَنْهُ ﴿فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ اِذَا عَذَّبَهُمْ ﴿اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا (۱۰۹)﴾ يَتَوَلّٰى اَمْرَهُمْ وَيَذُبُّ عَنْهُمْ اَیْ لَا اَحَدٌ يُّفْعَلُ ذٰلِكَ ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا﴾ ذَنْبًا يَّسُوْءُ بِهٖ غَيْرُهٗ كَرَمْيِ طُعْمَةَ الْيَهُوْدِیَّ ﴿اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ﴾ بِعَمَلِ ذَنْبًاقَاصِراً عَلَيْهِ ﴿ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ﴾ مِنْهُ اَیْ يَتُبْ ﴿يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا﴾ لَهٗ ﴿رَّحِيْمًا (۱۱۰)﴾ بِهٖ ﴿وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا﴾ ذَنْبًا ﴿فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ﴾ لِاَنَّ وَبَالَهٗ عَلَيْهَا وَلَا يَضُرُّ غَيْرَهٗ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (۱۱۱)﴾ فِیْ صُنْعِهٖ ﴿وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً﴾ ذَنْبًا صَغِيْرًا ﴿اَوْ اِثْمًا﴾ ذَنْبًا كَبِيْرًا ﴿ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا﴾ مِنْهُ ﴿فَقَدِ احْتَمَلَ﴾ تَحَمَّلَ ﴿بُهْتَانًا﴾ بِرَمْيِهٖ ﴿وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (۱۱۲)﴾ بَيِّنًا بِكَسْبِهٖ۔

ترجمہ

(طعمہ بن ابیرق نے زرہ چرا کر ایک یہودی کے پاس چھپادی، اور وہ زرہ یہودی کے پاس پائی گئی تو طعمہ نے اس یہودی پر چوری کا الزام لگایا اور طعمہ نے اس بات پر قسم اٹھالی کہ اس نے چوری نہیں کی، طعمہ کی قوم نے نبی پاک ﷺ سے اس یہودی سے جھگڑنے اور طعمہ کو آزاد کرنے کا مطالبہ کیا تو اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی) اے محبوب! بیشک ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری (یعنی قرآن) سچی (لفظ بالحق، انزلناہ کے متعلق ہے) کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو......! جس طرح تمہیں دکھائے (یعنی آگاہ فرمائے، یہاں اری بمعنی اعلم ہے) اللہ (اس مسئلہ کے بارے میں) اور دغا والوں (جیسا کہ طعمہ ہے) کی طرف سے نہ جھگڑو (یعنی ایسے افراد کی جانب سے جھگڑا نہ کرو) اور اللہ سے معافی چاہو (جو آپ نے اس بارے میں ارادہ کیا تھا) بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور انکی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں (گناہ کر کے خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں کیونکہ انکی خیانت کا وبال انکے ہی سر ہوگا) بیشک اللہ نہیں چاہتا کسی بڑے دغاباز (زیادہ خیانت کرنے والے) گناہگار کو (یعنی وہ اسے سزا دیگا) چھپتے ہیں (یعنی حیا کرتے ہوئے طعمہ اور اسکی قوم) لوگوں سے اور اللہ سے نہیں چھپتے اور اللہ انکے پاس ہے (اپنے علم کے اعتبار سے) جب دل میں تجویز کرتے ہیں (یعنی چھپاتے ہیں) وہ بات جو اللہ کو ناپسند ہے (یعنی انکا چوری نہ کرنے پر قسم اٹھالینا اور یہودی پر الزام لگانے کا عزم کرنا اللہ کو ناپسند ہے) اور اللہ انکے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے (باعتبارِ علم کے) خبردار تم (اے) وہ لوگو (یہاں طعمہ کی قوم سے خطاب ہے) جھگڑا کیا تم نے (جادلتم بمعنی خاصمتم ہے) انکی طرف سے (یعنی طعمہ اور اسکے حامیوں کی طرف سے، ایک قرأت میں عنهم کے بجائے لفظ عنہ ہے) دنیا کی زندگی میں تو انکی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ سے قیامت کے دن (جب وہ انہیں عذاب کرے گا) یا کون انکا وکیل ہوگا (انکے کام کی ذمہ داری لیگا اور ان کیطرف سے مدافعت کرے گا یعنی ایسا کرنے والا کوئی بھی نہ ہوگا) اور جو برائی کرے (یعنی ایسا

Marfat.com

گناہ کرے جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچتی ہو جیسے طعمہ کا یہودی پر الزام لگانا) یا اپنی جان پر ظلم کرے (گناہ کرنے کے بعد اس پر اصرار کرے) پھر اللہ سے بخشش چاہے (یعنی توبہ کرے اس گناہ سے) اللہ کو بخشنے والا پائے گا (اپنے لیے) مہربان پائے گا......۲......(اپنے ساتھ) اور جو گناہ کمائے (اثما بمعنی ذنبا ہے) تو اسکی کمائی اسکی جان پر پڑے (اسلئے کہ اسکا وبال اسی پر ہے کسی دوسرے پر نقصان نہ ہوگا) اور اللہ علم و حکمت والا ہے (اپنی صنعت میں) اور جو کوئی خطا (یعنی گناہ صغیرہ) یا (کبیرہ گناہ) کمائے پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے تو اس نے ضرر اٹھالیا (احتمل بمعنی تحمل ہے) بہتان (تہمت لگاکر) اور کھلا گناہ (یعنی اپنے اس فعل سے اس نے کھلا گناہ کیا ہے)۔

ترکیب

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰکَ اللّٰهُ﴾

انا: حرف مشبہ واسم ...... **انزلنا الیک:** فعل بافاعل وظرف لغو...... **الکتب:** ذوالحال ...... **بالحق:** حال، ملکر مفعول...... **لام:** جار ...... **تحکم بین الناس:** فعل بافاعل وظرف ...... **بما ارک اللّٰہ:** ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ خبر، ان، اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَ لَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾

و: مستانفہ ...... **لا تکن:** فعل ناقص بااسم ...... **للخائنین:** ظرف لغو مقدم ...... **خصیما:** اسم فاعل اپنے ھو ضمیر فاعل وظرف لغو مقدم سے ملکر شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... **و استغفروا اللّٰہ:** فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ...... **ان اللّٰہ کان** الخ: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا﴾

و: عاطفہ ...... **لاتجادل:** فعل بافاعل ...... **عن:** جار ...... **الذین:** موصول ...... **یختانون انفسھم:** جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ...... **ان اللّٰہ:** حرف مشبہ واسم ...... **لایحب:** فعل بافاعل ...... **من:** موصولہ ...... **کان خوانا اثیما:** فعل ناقص بااسم ومرکب توصیفی خبر، ملکر جملہ فعلیہ صلہ، اپنے موصول سے ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَالَا یَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ﴾

یستخفون من الناس: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... **و:** عاطفہ ...... **لایستخفون:** فعل بافاعل ...... **من:** جار...... **اللّٰہ:** اسم جلالت ذوالحال ...... **وھو معھم:** جملہ اسمیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو ...... **اذ:** ظرفیہ مضاف ...... **یبیتون:** فعل بافاعل ...... **ما لایرضی:** موصول صلہ ملکر ذوالحال ...... **عن القول:** ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مضاف الیہ، اپنے مضاف سے ملکر مرکب اضافی ہوکر ظرف، لایستخفون فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطًا هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ جَادَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا﴾

و: مستانفه ...... كان الله: فعل ناقص بااسم ...... بما يعملون: جار مجرور ظرف لغو مقدم ...... محيطا: اسم فاعل اپنے هو ضمیر فاعل وظرف لغو مقدم سے ملکر شبہ جملہ خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ...... ها: حرف تنبیہ ...... انتم: مبتدا ...... هولاء: خبر اول ...... جادلتم: فعل تم ضمیر ذوالحال ...... فى الحيوة الدنيا: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل ...... عنهم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ خبر ثانی، مبتدا اپنی خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا﴾

ف: عاطفہ ...... من: استفہامیہ مبتدا ...... يجادل: فعل هو ضمیر ذوالحال ...... يوم القيمة: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل ...... الله: اسم جلالت مفعول ...... عنهم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ معطوف اول ماقبل هانتم هؤلاء پر ...... ام: عاطفہ ...... من: استفہامیہ مبتدا ...... يكون: فعل ناقص بااسم ...... عليهم وكيلا: شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ معطوف ثانی ماقبل هانتم هؤلاء پر۔

﴿وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا﴾

و: مستانفه ...... من: شرطیہ مبتدا ...... يعمل سوءا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... او يظلم نفسه: جملہ فعلیہ معطوف اول ...... ثم يستغفر الله: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، ملکر شرط ...... يجد الله: فعل بافاعل ومفعول ...... غفورا: مفعول ثانی ...... رحيما: مفعول ثالث، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ عَلٰى نَفۡسِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا﴾

و: عاطفہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... يكسب اثما: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... انما: حرف مشبہ اور ما کافہ ...... يكسبه على نفسه: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو، جملہ فعلیہ جزاء، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ ...... وكان الله عليما حكيما: اسکی ترکیب ماقبل گزر چکی۔

﴿وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ خَطِيۡٓـئَةً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ يَرۡمِ بِهٖ بَرِيۡٓــًٔا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا﴾

و: عاطفہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... يكسب: فعل بافاعل ...... خطيئة او اثما: معطوف علیہ، معطوف ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ثم: عاطفہ ...... يرم به بريئا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... قد تحقیقیہ ...... احتمل: فعل بافاعل ...... بهتانا و اثما مبينا: معطوف علیہ، معطوف ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

شانِ نزول

☆...... انا انزلنا اليك الكتب بالحق ...... انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے ایک شخص طعمہ بن ابیرق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن

Marfat.com

نعمان کی زرہ چرا کر آٹے کی بوری میں زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپائی۔ جب زرہ کی تلاش ہوئی اور طعمہ پر شبہ کیا گیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھا گیا، بوری پھٹی ہوئی تھی اور آٹا اس میں سے گرتا جاتا تھا، اسکے نشان سے لوگ یہودی کے مکان تک پہنچے اور بوری وہاں پائی گئی۔ یہودی نے کہا طعمہ اسکے پاس رکھ گیا ہے اور یہودی کی ایک جماعت نے اسکی گواہی دی اور طعمہ کی قوم بنی ظفر نے یہ عزم کر لیا کہ یہودی کو چور بتائیں گے اور اس پر قسم کھالیں گے تاکہ قوم رسوا نہ ہو اور انکی خواہش تھی کہ رسول کریم ﷺ طعمہ کو بری کر دیں اور یہودی کو سزا دیں، اسی لیے انہوں نے حضور کے سامنے طعمہ کے موافق اور یہودی کے خلاف جھوٹی گواہی دی اور اس گواہی پر کوئی جرح وقدح نہ ہوئی۔

تشریح و توضیح واغراض

اجتہاد کی دلیل:

ا۔۔۔۔۔اس آیت مبارکہ میں یہ دلیل موجود ہے کہ نبی پاک ﷺ ظن پر عمل نہیں کرتے تھے لیکن نبی پاک ﷺ سے اجتہاد کی نفی نہیں کی جاتی کیونکہ نبی پاک ﷺ کو جب اجتہاد کیساتھ ظن حاصل ہوا۔ پھر اللہ تعالی نے اسے اسی حال پر رہنے دیا اور آپ کو خطا پر مطلع نہ کیا تو آپ ﷺ کو یقیناً یہ معلوم ہو گیا کہ یہی حق ہے۔ مجتہد کا معاملہ مختلف ہے۔ اسی مضمون کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے کو عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ تعالی نے آپ کو سکھایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہر جا یہ تو صرف نبی پاک ﷺ کا خاصہ ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ حکم عام ہو، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مجتہد کے پاس دلیل ظنی یعنی خبر واحد یا قیاس سے حکم ظاہر ہو جائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ یہ دلائل قطعیہ قرآن، سنت اور اجماع سے ثابت ہیں۔ مجتہد کے نزدیک اپنے اجتہاد کے خلاف دلیل راجح ظاہر نہ ہو تو پوری کوشش کرنے کے بعد مجتہد کے نزدیک حکم ظنی واجب العمل ہوگا۔ اگرچہ مجتہد کو یہ معلوم نہ ہو کہ امر حقیقت بھی اسی طرح ہے۔ شیخ ابو منصور علیہ الرحمہ نے کہا آیت کا معنی یہ ہے کہ نازل شدہ اصول میں اللہ تعالی نے جو نظر وفکر کا تجھے الہام کیا ہے اس کے مطابق فیصلہ کرو فرمایا اس میں آپ کے لیے اجتہاد کے جواز کی دلیل موجود ہے۔

(مظہری، ج۲ص۲۱۴)

تبیان القرآن ج۲ص۷۹۱ پر ہے کہ حضور ﷺ نے غزوہ تبوک میں منافقین کے جھوٹے اعذار کو قبول کیا اور ان کے لئے استغفار کیا، اس میں امت کے لئے نمونہ ہے کہ تم ظاہر حال کو دیکھ کر فیصلہ کرو اور باطن کو اللہ کے سپرد کر دو۔ بخاری میں ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا، میں نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا کہ "جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو حتی کو وہ سب منتشر ہو جائیں" (المنافقون:۷) اور یہ کہتے ہوئے سنا کہ "اگر اب ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا" (المنافقون:۸) میں نے اس بات ذکر اپنے چچا سے کیا انہوں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں یہ تذکرہ کر دیا، حضور ﷺ نے منافقین کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے قسمیں اٹھا لیں کہ انہوں نے اس قسم کی کوئی بات نہ کہی ہے سید عالم ﷺ نے ان کی تصدیق کر دی اور میری تکذیب فرما دی مجھے بہت دکھ ہوا کہ ایسا کبھی دکھ نہ ہوا تھا۔ بعد میں قرآن مجید کی متذکرہ بالا دونوں آیات نازل ہوئیں اور منافقین کا حال منکشف ہوا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور ﷺ اکثر وبیشتر ظاہر دلیل کے مطابق اپنے اجتہاد

Marfat.com

سے فیصلہ فرمایا کرتے تھے تاکہ آپ کی زندگی میں یہ نمونہ قائم ہو جائے کہ مقدمات کے فیصلہ میں ظاہر حال اور ظاہر حجت کا اعتبار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بے نیازی:

۲.....انسان اپنے گناہوں سے اللہ رب العالمین کی ذاتِ ستودہ صفات کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اس نظریے کا بیان اللہ تعالی نے اپنے پاک کلام میں کئی مقامات پر فرمایا ہے چنانچہ اس رکوع میں اللہ تعالی نے اس طرح بیان فرمایا کہ جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے اور پھر اللہ تعالی سے بخشش مانگے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔لہذا ضروری امر یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کو درست کرے اور اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا رہے یہی ایک مسلمان کا مقصد حیات ہونا چاہئے۔

☆......☆ **وخبأها**: یعنی زرہ چھپادی،اس لئے کہ لوہے کی زرہ مؤنث ہوتی ہے اور عورت کی کرتی یعنی اس کی قمیص کو بھی زرہ کہتے ہیں،اور خبأ باب قطع سے ہے جیسا کہ مصباح میں ہے۔

عند یهودی: یعنی زرہ یہودی کے پاس بطور امانت رکھوادی جیسا کہ کازرونی میں ہے۔

فوجدت عنده: یعنی اس زرع کی تفتیش ہونے پر طعمہ نے حلفیہ کہا کہ اس نے نہیں چرائی۔

ان یجادل عنه: یعنی طعمہ سے جھگڑا ہوا۔

ماهممت به: یعنی یہودی کے بارے میں ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ لوگوں کی شہادتوں کے باعث کیا گیا،یہ گناہ صورۃً ہے یا سردار کے گناہ کے بارے میں غلام سے باز پرس ہونے کے قبیل سے ہے۔

ای یعاقبه: یعنی اس کی تفسیر محبت کا نہ پایا جانا ہے،اور یہ اس لئے کہ رسول کی رسالت کے باطل ہونے کی طلب اور اس کے بارے میں جھوٹ کا اظہار کرنا ہے،کفر ہے۔

حیاء: یعنی طعمہ اور اس کی قوم گناہ کے نقصان کا خوف کرتی ہیں۔

بعلمه: اس جملے میں اشارہ ہے کہ طعمہ کی قوم کے لئے اللہ سے کوئی بات چھپانے کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ قبیح چیزوں کو ترک کردے،اس لئے کہ اللہ تعالی سے کوئی بات چھپانا محال ہے اس کے پاس ہر ظاہر اور چھپی بات عیاں ہے،پس یہ حیاء سے بطور مجاز ہے۔

یضمرون: یہ معنی یعنی یضمرون سے یہاں وضاحت مراد ہے اور اگر اصل تبیین بھی مراد ہو تو اس کا معنی راتوں رات کسی معاملے کی تدبیر کرنا ہے۔

وقری: ابن ابی کعب کے نزدیک شاذ ہے۔

ای لا احد: اشارہ ہے کہ دونوں جگہوں پر استفہام انکاری بمعنی نفی مراد ہے۔

قاصر علیه: یعنی اپنی جان ظلم کرنا جیسا کہ جھوٹی قسم۔ (الجمل،ج۲،ص۱۱۷وغیرہ)

ای یتب: یعنی سچی توبہ بمع اس کی شرائط کے کرے،گناہ پر اصرار کرتے ہوئے محض زبانی استغفار کافی نہیں ہے اس لئے کہ یہ کاذبین یعنی

Marfat.com

جھوٹے لوگوں کی توبہ ہے۔

ذنباً: اثمناً کے متعلق ہے یا اس کے علاوہ کے۔

ولا یضر غیرہ: اگر کوئی یہ کہے کہ طعمہ کی معصیت کا نقصان اس کی قوم کو بھی پہنچے گا تو میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ قوم کو نقصان ان کے کسب کی وجہ سے پہنچے گا، ان کا طعمہ کی مدد کرنے کی وجہ سے پہنچے گا، اور اس کے ساتھ مل کر جھوٹی گواہی دینے کی وجہ سے پہنچے گا، اور جھوٹا حلف اٹھانے کے عزم کی وجہ سے پہنچے گا۔ (صاوی، ج ۲، ص ۶۲ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۴

﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ﴾ يَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿وَرَحْمَتُهُ﴾ بِالْعِصْمَةِ ﴿لَهَمَّتْ﴾ اَضْمَرَتْ ﴿
طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ﴾ مِنْ قَوْمِ طُعْمَةَ ﴿اَنْ يُّضِلُّوْكَ﴾ عَنِ الْقَضَاءِ بِالْحَقِّ بِتَلْبِيْسِهِمْ عَلَيْكَ ﴿وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ
اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ﴾ زَائِدَةٌ ﴿شَيْءٍ﴾ لِاَنَّ وَبَالَ اِضْلَالِهِمْ عَلَيْهِمْ ﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ﴾
الْقُرْاٰنَ ﴿وَالْحِكْمَةَ﴾ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحْكَامِ ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ مِنَ الْاَحْكَامِ وَالْغَيْبِ ﴿وَكَانَ
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ﴾ بِذٰلِكَ وَغَيْرِهٖ ﴿عَظِيْمًا (۱۱۳)﴾ ﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ﴾ اَيِ النَّاسِ اَيْ مَا
يَتَنَاجَوْنَ فِيْهِ وَيَتَحَدَّثُوْنَ ﴿اِلَّا﴾ نَجْوٰى ﴿مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ﴾ عَمَلِ بِرٍّ ﴿اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ﴾ الْمَذْكُوْرَ ﴿ابْتِغَآءَ﴾ طَلَبَ ﴿مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ لَا غَيْرَهٗ مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا ﴿فَسَوْفَ
نُؤْتِيْهِ﴾ بِالنُّوْنِ وَالْيَاءِ اَيِ اللّٰهُ ﴿اَجْرًا عَظِيْمًا (۱۱۴)﴾ ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقْ﴾ يُخَالِفِ ﴿الرَّسُوْلَ﴾ فِيْمَا جَاءَ بِهٖ مِنَ
الْحَقِّ ﴿مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى﴾ ظَهَرَ لَهُ الْحَقُّ بِالْمُعْجِزَاتِ ﴿وَيَتَّبِعْ﴾ طَرِيْقًا ﴿غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾
اَيْ طَرِيْقَهُمُ الَّذِيْ هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الدِّيْنِ، بِاَنْ يَّكْفُرَ ﴿نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى﴾ نَجْعَلْهُ وَالِيًا لِّمَا تَوَلَّاهُ مِنَ الضَّلَالِ بِاَنْ
نُّخَلِّيَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِي الدُّنْيَا ﴿وَنُصْلِهٖ﴾ نُدْخِلْهُ فِي الْاٰخِرَةِ ﴿جَهَنَّمَ﴾ لِيَحْتَرِقَ فِيْهَا ﴿وَسَآءَتْ
مَصِيْرًا (۱۱۵)﴾ مَرْجِعًا هِيَ۔

ترجمہ

اور (یاد کرو محمد ﷺ) اگر اللہ کا فضل و رحمت (آپ ﷺ کو عصمت عطا فرمانے کی صورت میں) نہ ہوتا تو ارادہ کر لیا تھا ان میں سے ایک گروہ نے (یعنی قوم طعمہ نے) کہ وہ تمہیں دھوکہ دیں (حق فیصلہ کرنے سے، آپ پر حق کو مشتبہ کر کے) اور وہ دھوکہ نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور تمہارا بگاڑ نہ سکیں گے (من زائدہ ہے) کچھ بھی (کیونکہ ان کے گمراہ کرنے کا وبال انہی پر ہے) اور اللہ نے تم پر کتاب (قرآن) اور حکمت (یعنی جو کچھ اس میں احکام موجود ہیں) اتارے اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ...... (احکام

اورغیب) اور اللہ کا تم پر فضل ہے (اس معاملے اور دیگر امور میں) بڑا، انکے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں (یعنی ان لوگوں کی پوشیدہ سرگوشیوں اور باہمی بات چیت میں) مگر (اسکی سرگوشی میں بھلائی میں ہے) جو حکم دے خیرات اور اچھی بات (یعنی اچھے عمل کا) اور لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو ایسا (یعنی مذکورہ فعل) کرے؛ تلاش (یعنی طلب) کرنے کیلئے اللہ کی رضا (نہ کہ اسکے علاوہ کسی دوسرے امور دنیا کی خاطر تو) عنقریب ہم اسے دینگے (نوتیہ میں دولغتیں ہیں نون اور یاء دونوں کے ساتھ، دونوں صورتوں میں فاعل باری تعالیٰ ہے) بڑا اجر، اور جو خلاف (یشاقق بمعنی یخالف ہے) کرے رسول کی (اس حق کے بارے میں جو وہ لائے) بعد اسکے کہ حق راستہ ان پر کھل گیا (معجزات کے سبب حق ان پر ظاہر ہوگیا) اور پیروی کرے (اس راستے کی) جو مسلمانوں کی راہ سے جدا ہو......۲ (یعنی کافروں کے طریقوں کی پیروی کرے اسطرح کہ کفر کا ارتکاب کرے) تو چھوڑ دیں گے ہم اسے اس کی راہ پر (جس گمراہی کو اس نے اختیار کیا ہم اسے اس کا والی بنا دینگے، اسطرح کہ ہم دنیا میں اس کے اور اس کی اختیار کردہ گمراہی میں کوئی آڑ باقی نہ رکھیں گے) اور پہنچائینگے ہم اسے (یعنی داخل کریں گے اسے آخرت میں) جہنم میں (کہ وہ اس میں جلے) اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی (مصیرا ج مرجعا ہے اور مخصوص بالذم ھی ضمیر محذوف ہے)۔

ترکیب

﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ﴾

و: مستانفہ ...... لولا: حرف شرط ...... فضل: مصدر مضاف ...... اللہ: اسم جلالت فاعل مضاف الیہ ...... علیک: ظرف لغو، یہ سب ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ ...... و رحمتہ: معطوف، ملکر خبر محذوف موجود کیلئے مبتدا، اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ شرطیہ ...... لام: تاکیدیہ ...... ھمت: فعل ...... طائفۃ منھم: مرکب توصیفی ذوالحال ...... و: حالیہ ...... مایضلون: فعل واو ضمیر فاعل ...... الا: اداۃ حصر ...... انفسھم: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل ...... ان یضلوکم: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ جواب لولا۔

﴿وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ﴾

و: عاطفہ ...... مایضرونک: فعل با فاعل ومفعول ...... من: زائدہ ...... شیء: مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل ما یضلون پر معطوف ہے۔

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾

و: مستانفہ ...... انزل اللہ علیک: فعل با فاعل وظرف لغو ...... الکتب و الحکمۃ: معطوف علیہ، معطوف ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... علمک: فعل با فاعل ومفعول ...... مالم تکن تعلم: موصول صلہ ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ۔

﴿وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا؛ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ﴾

Marfat.com

و: عاطفہ ...... کان: فعل ناقص ...... فضل: مصدر مضاف...... اللّٰہ: اسم جلالت مضاف الیہ فاعل ...... علیک: ظرف لغو، شبہ جملہ ہو کر اسم ...... عظیما: خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ...... لا: نفی جنس ...... خیر: اسم ...... فی: جار ...... کثیر: موصوف...... من نجوھم: ظرف مستقر صفت، اپنے موصوف سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر ہو کر خبر، لانفی جنس اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ﴾

الا: اداۃ حصر ...... من: موصولہ...... امر: فعل بافاعل ...... ب: جار ...... صدقۃ: معطوف علیہ ...... او معروف: معطوف اول ......او اصلاح بین الناس: معطوف ثانی، ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر بدل ہے کثیر سے۔

﴿وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾

و: مستانفہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... یفعل ذالک: فعل بافاعل ومفعول ...... ابتغاء مرضات اللّٰہ: مرکب اضافی، مفعول لہ، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط...... ف: جزائیہ ...... سوف نؤتیہ: فعل بافاعل ومفعول ...... اجرا عظیما: مرکب توصیفی، مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾

و: مستانفہ......من: شرطیہ مبتدا ...... یشاقق الرسول: فعل بافاعل ومفعول...... من: جار ...... بعد: مضاف...... ما تبین لہ الھدی: موصول صلہ ملکر مضاف الیہ، مضاف سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و یتبع: فعل بافاعل ...... غیر سبیل المومنین: مرکب اضافی مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر شرط۔

﴿نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا﴾

نولہ: فعل بافاعل ومفعول...... ماتولی: موصول صلہ ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و نصلیہ: فعل بافاعل ومفعول...... جھنم: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ ...... و: مستانفہ ...... ساء ت مصیرا: جھنم محذوف مبتدا موخر کیلئے خبر مقدم، ملکر جملہ اسمیہ۔

تشریح وتوضیح واغراض

﴿وَ عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ﴾ کے معنی

ا...... اسکے معنی احکام شرع اور امور دین ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو آپ ﷺ نہ جانتے تھے وہ علم آپ کو دے دیا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کو خفیہ امور اور دلوں میں پوشیدہ رازوں پر بھی مطلع کر دیا گیا جبکہ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کو منافقوں کے احوال اور انکے مکر پر، جو آپ نہ جانتے تھے آپ کو آگاہ کر دیا گیا۔ (خازن، ج۱، ص۴۳۶)

Marfat.com

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آج رات میرے پروردگار ﷻ نے میرے خواب میں نہایت حسین صورت میں آیا اور مجھ سے دریافت فرمایا: ﴿یَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی﴾ یعنی اے میرے محبوب ﷺ! کیا جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: ''نہیں۔'' اس کے بعد آپ ﷺ مزید فرماتے ہیں: ﴿فَوَضَعَ یَدَهُ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ أَوْ قَالَ فِیْ نَحْرِیْ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا بے مثل ہاتھ میرے ثدیین کے مابین رکھ دیا حتی کہ اسکی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی، پس میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا: ﴿یَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی﴾ یعنی اے میرے محبوب ﷺ! کیا تم جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں بحث کر رہے ہیں؟ تو میں نے عرض کی: ﴿نَعَمْ﴾ یعنی اے میرے پروردگار ﷻ! ہاں جانتا ہوں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ بھی بتادیا کہ وہ کفاروں میں بحث کر رہے ہیں۔ (ترمذی، کتاب تفسیر قرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورۃ ص، ص۱۵۹، ج۲)

اجماع امت:

۲......اجماع امت کی حجیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے جیسا کہ آیت **ومن یشاقق الرسول من بعد** ......الخ اسی طرح **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا،** سے بھی، اجماع امت حجت ہے شریعت کی اصطلاح میں ایک مخصوص اتفاق کا نام اجماع ہے یعنی **اتفاق المجتهدین الصالحین من امة محمد** ﷺ **فی عصر علی واقعةاو امر** کسی زمانے میں رسول کریم ﷺ کی امت کے صالح مجتہدین کا کسی واقعہ یا امر پر اتفاق کر لینا اجماع کہلاتا ہے۔ (حسامی، باب الاجماع، ص۱۹۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا یَجْمَعُ أُمَّتِیْ أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَیَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَی النَّارِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ جمع نہیں فرمائے گا یا یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت جماعت پر ہے جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں جا گرا۔

(ترمذی، کتاب الفتن عن رسول اللہ، باب ماجاء فی لزوم الجماعة، ص۳۹، ج۲)

☆......☆ **ما یتناجون فیه** : فیه بمعنی به ہے۔

ویتحدثون : یعنی بہت زیادہ کلام کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

لا غیر من امور الدنیا : اس لئے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور یہ کہ بندہ کوئی کام دکھاوے کے لئے کرے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب کا استحقاق نہ ہوگا، امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ فضیلت جہاد لوگوں کی کثیر جماعت پر وارد ہوتی ہے لیکن اس کے ثواب کا مستحق وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مستحق ہو، اسی طرح خیرات کے بارے میں علماء اور مفتیان کرام کی تمام تعریفات اخلاص پر ہی محمول کی جاتی ہیں۔

ای طریقهم : یعنی (ان کا) اعتقاد اور عمل۔

Marfat.com

نجعله والیاً: یعنی متولی، جس گمراہی میں وہ ہیں۔

لما تولاہ: تولاہ بمعنی اختارہ ہے۔ (الجمل، ج۲، ص۱۲۱ وغیرہ)

بالعصمة: یعنی معاصیت، مخالفت اور چھوٹے بڑے گناہ سے حفاظت۔

والغیب: یعنی علم غیب، مراد وہ علم ہے جو ہم سے پوشیدہ ہے۔

بذلک: یعنی کتاب اور حکمت کا نازل کرنا، اور جو اسے نہ جانتا ہو اسے اس کی تعلیم دینا۔

وغیرہ: یعنی وہ فضائل جو کہ اللہ کے فضل کے ساتھ خاص ہیں جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (صاوی، ج۲، ص۶۳)

رکوع نمبر ۱۵

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا (۱۱۶)﴾ عَنِ الْحَقِّ ﴿اِنْ﴾ مَا ﴿یَّدْعُوْنَ﴾ یَعْبُدُ الْمُشْرِکُوْنَ ﴿مِنْ دُوْنِهٖ﴾ ای اللّٰهِ، ای غَیْرَهُ ﴿اِلَّآ اِنٰثًا﴾ اَصْنَامًا مُّؤَنَّثَةً کَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَمَنَاةَ ﴿وَاِنْ﴾ مَا ﴿یَّدْعُوْنَ﴾ یَعْبُدُوْنَ بِعِبَادَتِهَا ﴿اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا (۱۱۷)﴾ خَارِجًا عَنِ الطَّاعَةِ لِطَاعَتِهِمْ لَهُ فِیْهَا وَهُوَ اِبْلِیْسُ ﴿لَّعَنَهُ اللّٰهُ﴾ اَبْعَدَهُ عَنْ رَّحْمَتِهٖ ﴿وَقَالَ﴾ ای الشَّیْطٰنُ ﴿لَاَتَّخِذَنَّ﴾ لَاَجْعَلَنَّ لِیْ ﴿مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا﴾ حَظًّا ﴿مَّفْرُوْضًا (۱۱۸)﴾ مَقْطُوْعًا اَدْعُوْهُمْ اِلٰی طَاعَتِیْ ﴿وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ﴾ عَنِ الْحَقِّ بِالْوَسْوَسَةِ ﴿وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ﴾ اُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِهِمْ طُوْلَ الْحَیَاةِ اَنْ لَّا بَعْثَ وَلَا حِسَابَ ﴿وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ﴾ یُقَطِّعُنَّ ﴿اٰذَانَ الْاَنْعَامِ﴾ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِکَ بِالْبَحَائِرِ ﴿وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ دِیْنَهُ بِالْکُفْرِ وَاِحْلَالِ مَا حُرِّمَ وَتَحْرِیْمِ مَآ اُحِلَّ ﴿وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا﴾ یَتَوَلَّاهُ وَیُطِیْعُهُ ﴿مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ ای غَیْرِهٖ ﴿فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا (۱۱۹)﴾ بَیِّنًا لِمَصِیْرِهٖ اِلَی النَّارِ الْمُؤَبَّدَةِ عَلَیْهِ ﴿یَعِدُهُمْ﴾ طُوْلَ الْعُمُرِ ﴿وَیُمَنِّیْهِمْ﴾ نَیْلَ الْاٰمَالِ فِی الدُّنْیَا وَاَنْ لَّا بَعْثَ وَلَا جَزَآءَ ﴿وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ﴾ بِذٰلِکَ ﴿اِلَّا غُرُوْرًا (۱۲۰)﴾ بَاطِلًا ﴿اُولٰٓئِکَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِیْصًا (۱۲۱)﴾ مَعْدِلًا ﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا﴾ ای وَعَدَهُمُ اللّٰهُ ذٰلِکَ وَحَقَّهُ حَقًّا ﴿وَمَنْ﴾ ای لَا اَحَدَ ﴿اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا (۱۲۲)﴾ ای قَوْلًا وَنَزَلَ لَمَّا افْتَخَرَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَهْلُ الْکِتَابِ ﴿لَیْسَ﴾ الْاَمْرُ مَنُوْطًا ﴿بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَهْلِ الْکِتٰبِ﴾ بَلْ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ ﴿مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ﴾ اِمَّا فِی الْاٰخِرَةِ اَوِ الدُّنْیَا بِالْبَلَاءِ وَالْمِحَنِ کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ ﴿وَلَا یَجِدْ لَهُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ ای غَیْرِهٖ ﴿وَلِیًّا﴾ یَحْفَظُهُ ﴿وَّلَا نَصِیْرًا (۱۲۳)﴾ یَمْنَعُهُ مِنْهُ ﴿وَمَنْ

Marfat.com

﴿يَعْمَلْ﴾ شَيْئًا ﴿مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ﴾ بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُوْلِ وَالْفَاعِلِ ﴿الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا(۱۲۴)﴾ قَدْرَ نُقْرَةِ النَّوَاةِ ﴿وَمَنْ﴾ اَىْ لَا اَحَدٌ ﴿اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ﴾ اَىْ اِنْقَادَ وَاَخْلَصَ عَمَلَهٗ ﴿لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ﴾ مُوَحِّدٌ ﴿وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ﴾ اَلْمُوَافِقَةَ لِمِلَّةِ الْاِسْلَامِ ﴿حَنِيْفًا﴾ حَالٌ اَىْ مَائِلًا عَنِ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا اِلَى الدِّيْنِ الْقَيِّمِ ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا(۱۲۵)﴾ صَفِيًّا خَالِصَ الْمَحَبَّةِ لَهٗ ﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾ مِلْكًا وَّخَلْقًا وَّعَبِيْدًا ﴿وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا(۱۲۶)﴾ عِلْمًا وَّقُدْرَةً اَىْ لَمْ يَزَلْ مُتَّصِفًا بِذٰلِكَ۔

کچھ اہم باتیں

﴿۱﴾ رسالہ ۱۰۱ مدنی پھول میں شعب الایمان کے حوالے سے ہے کہ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور نبی پاک صاحب لولاک سلطان ارض و افلاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

﴿۲﴾ کیا تلاوت قرآن مجید، ایصال ثواب و ذکر میلاد شریف پڑھنے پر اجرت وصول کی جاسکتی ہے؟

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: تلاوت قرآن مجید بغرض ایصال ثواب و ذکر شریف میلاد پاک صلی اللہ علیہ وسلم ضرور منجملہ عبادات وطاعت ہیں تو ان پر اجارہ بھی ضرور حرام اور محذور (یعنی ناجائز) ہوگا۔ اور اجارہ جس طرح صریح عقد زبان یعنی واضح قول وقرار سے ہوتا ہے اسی طرح عرفاً شرط معروف و معہود یعنی رائج شدہ انداز سے بھی ہو جاتا ہے، مثلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ دینا ہوگا اور وہ پڑھنے والے بھی سمجھ رہے ہیں کہ "کچھ" ملے گا۔ انہوں نے اس طور پر پڑھا، اس نیت سے پڑھوایا، اجارہ ہوگیا اور اب دو وجہ سے حرام ہوا (۱) تو طاعت یعنی عبادت پر اجارہ حرام (۲) اجرت اگر عرفاً معین نہیں تو اس کی جہالت سے اجارہ فاسد، یہ دوسرا حرام۔ لینے اور دینے والے دونوں ہی گنہگار ہوں گے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۹، ص۴۸۶، ۴۸۷، ۴۹۵، ملخصاً)۔

قاری و نعت خواں کو کھانا پیش کرنے کے سلسلے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: پڑھنے کے عوض کھانا کھلاتا ہے تو یہ کھانا نہ کھلانا چاہیے، نہ کھانا چاہیے اور اگر کھائے گا تو یہی کھانا اس کا ثواب ہوگیا اور یعنی مزید ثواب کیا چاہتا ہے؟ بلکہ جاہلوں میں جو یہ دستور ہے کہ پڑھنے والوں کو عام حصوں سے دُونا یعنی ڈبل دیتے ہیں اور بعض احمق پڑھنے والے اگر ان کو اوروں سے دونا نہ دیا جائے رواس پر جھگڑتے ہیں یہ زیادہ لینا دینا بھی منع ہے اور یہی اس کا ثواب ہوگیا۔ قال اللہ تعالیٰ فی کلامہ المجید ﴿ولا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا (البقرۃ: ۴۱)﴾ (فتاوی رضویہ، ج۲۱، ص۶۶۳)۔

Marfat.com

ترجمہ

اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اسکا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ (حق سے) دور کی گمراہی میں پڑا۔ یہ (شرک والے) نہیں (ان بمعنی ما نافیہ ہے) پوجتے (یدعون بمعنی یعبدون ہے، مشرکین) اسکے (یعنی اللہ کے) سوا مگر کچھ عورتوں کو (یعنی مونث بتوں کو مثلاً لات، عزی اور منات وغیرہ) اور نہیں پوجتے (ان بمعنی ما ہے، یعنی ان بتوں کی عبادت بجالا کر وہ نہیں پوجتے ہیں) مگر سرکش شیطان کو (جو اللہ کی فرمانبرداری سے خارج ہو چکا ہے اور یہ عبادت کرنے میں اسکی اطاعت کرتے ہیں یعنی ابلیس کی کہ) جس پر اللہ نے لعنت کی (یعنی اسے اپنی رحمت سے دور فرما دیا) اور بولا (شیطان) میں ضرور پکڑ ونگا (اپنے لیے بناؤنگا) تیرے بندوں میں سے حصہ (نصیبا بمعنی حظا ہے) کچھ ٹھہرایا ہوا (یعنی علیحدہ کردہ کہ انہیں اپنی طاعت کی طرف بلاؤنگا) قسم ہے میں ضرور انہیں بہکا دونگا (حق سے وسوسہ کے ذریعے) اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤنگا (یعنی لمبی زندگی کی امیدیں انکے دلوں میں ڈالونگا اس طرح کہ نہ تو موت کے بعد کی کوئی زندگی ہے اور نہ ہی کوئی حساب و کتاب ہونا ہے) اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چیریں گے (کاٹیں گے) چوپایوں کے کان (یہ فعل بحائر جانوروں کیساتھ کیا گیا) اور ضرور انہیں کہونگا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے......! (اسکے دین کا انکار کر کے، حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر کے) اور جو شیطان کو دوست بنائے (یعنی اسے ساتھی بنائے اور اسکی اطاعت کرے) اللہ کو چھوڑ کر (یعنی اسکے سوا) وہ صریح ٹوٹے میں پڑا (کہ اسکا انجام ہمیشہ جہنم میں جلنا ہے، مبینا بمعنی بینا ہے) شیطان انہیں وعدے دیتا ہے (طویل عمر کے) اور آرزوئیں دلاتا ہے (دنیا کی امیدیں حاصل کرنے کی اور یہ کہ بعث اور جزاء کے کچھ نہ ہونے کی) اور انہیں وعدے نہیں دیتا شیطان (طویل امیدوں اور بعث و جزاء کے انکار کرنے کے) مگر فریب سے (یعنی باطل طریقے سے) انکا ٹھکانہ دوزخ ہے اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے (محیصا بمعنی معدلا ہے) اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائینگے جنکے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کا وعدہ سچا (یعنی اللہ نے ان سے اس کا وعدہ فرمایا ہے اور اس کا وعدہ بالکل سچا اور حق ہے) اور کون ہے (یعنی کوئی بھی نہیں ہے) اللہ سے زیادہ سچا بات میں۔

(یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب مسلمانوں اور اہل کتاب نے فخریہ گفتگو کی) نہ کچھ (معاملہ مرتب ہوگا) تمہارے خیالوں پر اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر (بلکہ اس کا انحصار عمل صالح پر ہے) جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا (یا تو آخرت میں یا پھر دنیا ہی میں بتلائے بلاء و مصیبت ہو کر جیسا کہ حدیثِ پاک میں بھی ہے) اور اللہ کے سوا کوئی نہ پائیگا (دون بمعنی غیر ہے) حمایتی (جو اسکی حفاظت کرے) اور نہ مددگار (جو اس سے عذاب روکے) اور جو کرے (کچھ) بھلے کام مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ داخل کیے جائینگے (یدخلون مجہول و معروف دونوں طرح پڑھا گیا ہے) جنت میں اور تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا (یعنی چھوہارے کی گٹھلی کی جھلی برابر) اور کون ہے (یعنی کوئی نہیں ہے) بہتر دین میں اس سے جس نے اپنا منہ جھکا دیا (یعنی فرمانبرداری کی اور عمل خالص کیے) اللہ کے لیے اور وہ نیکی والا ہے (موحد ہے) اور اس نے پیروی کی ابراہیم کے دین کی (جو دین اسلام کے موافق ہے) وہ

Marfat.com

جدا تھے (حنیفا حال ہے معنی یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام ہی باطل دینوں سے بیزار اور دین قیم کی طرف مائل تھے) اور اللہ نے ابراہیم کو گہرا دوست بنایا......۲......(برگزیدہ اور خالص محبت والا) اور اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (یعنی مملوک، مخلوق، اور بندے) اور ہر چیز کو اللہ نے گھیر رکھا ہے (اپنے علم وقدرت سے، یعنی وہ اس علم وقدرت کی صفت سے ہمیشہ سے متصف ہے)۔

ترکیب

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾

ان: حرف مشبہ...... اللہ: اسم جلالت اسم...... لایغفر: فعل بافاعل...... ان یشرک بہ: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... یغفر: فعل بافاعل...... ما دون ذلک: موصول صلہ ملکر مفعول...... لمن یشاء: ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾

و: عاطفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... یشرک باللہ: جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... قد ضل ضللا بعیدا: فعل بافاعل ومفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا﴾

ان: نافیہ...... یدعون: فعل بافاعل...... من دونہ: ظرف لغو...... الا: اداۃ حصر...... اناثا: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... ان: نافیہ...... یدعون: فعل بافاعل...... الا: اداۃ حصر...... شیطنا مریدا: مرکب توصیفی مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر جملہ معطوفہ۔

﴿لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا﴾

لعنہ اللہ: فعل بامفعول وفاعل، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ یا ماقبل شیطٰنا کی صفت ثانی...... و: مستانفہ...... قال: قول...... لام: تاکیدیہ...... اتخذن من عبادک: فعل بافاعل وظرف لغو...... نصیبا مفروضا: مرکب توصیفی مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ۔

﴿وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾

و: عاطفہ...... لاضلنھم: جملہ فعلیہ معطوف اول...... ولامنینھم: جملہ فعلیہ معطوف ثانی...... و لامرنھم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ف: عاطفہ...... لیبتکن اذان الانعام: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر معطوف ثالث...... و لامرنھم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ف: عاطفہ...... لیغیرن خلق اللہ: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر معطوف رابع، اپنے معطوف علیہ سے ملکر، قسم محذوف کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ ہوکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

Marfat.com

﴿وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا﴾

و: مستانفہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... یتخذ الشیطن: فعل بافاعل ومفعول ...... ولیا: موصوف ...... من دون اللّٰہ: ظرف مستقر صفت، ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... قد خسر خسرانا مبینا: جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یَعِدُھُمْ وَیُمَنِّیْھِمْ وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ﴾

یعدھم: فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ مستانفہ ...... و: عاطفہ ...... یمنی: فعل بافاعل ...... ھم: ذوالحال ...... و: حالیہ ...... مایعدھم: فعل نفی بامفعول ...... الشیطن: فاعل ...... الا: اداۃ حصر ...... غرورا: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ حال، ذوالحال سے ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ...... اولئک: مبتداء ...... ماوھم جھنم: جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَ لَا یَجِدُوْنَ عَنْھَا مَحِیْصًا﴾

و: عاطفہ ...... لایجدون: فعل نفی بافاعل ...... عنھا: حال مقدم ...... محیصا: ذوالحال، ملکر مفعول، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا﴾

و: استنافیہ ...... الذین: موصول ...... امنوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... وعملوا الصلحت: جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مبتدا ...... سندخل: فعل بافاعل ...... ھم: ذوالحال ...... خلدین فیھا ابدا: شبہ جملہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول ...... جنت: موصوف ...... تجری من تحتھا الانھر: جملہ فعلیہ صفت، اپنے موصوف سے ملکر مفعول ثانی، سندخل فعل اپنے متعلقات سے ملکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا﴾

وعداللّٰہ: ذوالحال ...... حقا: حال، ملکر مفعول مطلق، فعل محذوف وعد، کیلئے اصل میں وعد اللّٰہ وعدا تھا، ملکر جملہ فعلیہ ...... و: مستانفہ ...... من: استفہامیہ مبتدا ...... اصدق: اسم تفضیل ھو ضمیر ممیز ...... من اللّٰہ: ظرف لغو ...... قیلا: تمیز، اپنے ممیز سے ملکر فاعل، اسم تفضیل اپنے متعلقات سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَ لَآ اَمَانِیِّ اَھْلِ الْکِتٰبِ﴾

لیس: فعل ناقص بااسم ...... ب: زائد ...... امانیکم: معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... لا: نافیہ ...... امانی اھل الکتب: معطوف، ملکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ وَ لَا یَجِدْ لَہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا﴾

من: شرطیہ مبتدا ...... یعمل سوءا: جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... یجز بہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ......

Marfat.com

لایجد له: فعل بافاعل وظرف لغو...... من دون الله: حال مقدم ...... ولیا و لا نصیرا: معطوف علیہ معطوف ملکر ذوالحال، حال سے ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر جزا، شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا﴾

و: عاطفہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... یعمل: فعل ہو ضمیر ذوالحال ......من: جار ...... الصلحت: ذوالحال ...... من: جار ...... ذکر او انثی: معطوف علیہ با معطوف مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو...... وھو مومن: جملہ اسمیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل، فعل اپنے معلقات سے ملکر شرط...... ف: جزائیہ...... اولئک: مبتدا ...... یدخلون الجنة: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ولایظلمون نقیرا: جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف سے ملکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے من مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا﴾

و: مستانفہ ...... من: استفہامیہ مبتدا ...... احسن: اسم تفضیل ھو ضمیر ممیز ...... دینا: تمیز ملکر فاعل ...... من: جار ...... من: موصولہ...... اسلم: فعل ھو ضمیر ذوالحال ...... و ھو محسن: جملہ اسمیہ حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل ...... وجھه: مفعول...... لله: ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... اتبع: فعل ھو ضمیر ذوالحال...... حنیفا: حال، اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل ...... ملة ابراھیم: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ اپنے موصول سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو...... احسن اسم تفضیل اپنے متعلقات سے ملکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا﴾

و: اعتراضیہ ...... اتخذ الله ابراھیم خلیلا: فعل بافاعل ومفعول اول وثانی، ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ...... و: مستانفہ ...... لله: ظرف مستقر خبر مقدم...... مافی السموت ومافی الارض: موصول صلہ ملکر مبتدا موخر، اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ...... و: مستانفہ ...... کان الله بکل شی محیطا: اسکی ترکیب ماقبل گزر چکی۔

شان نزول

☆......ان اللہ لایغفر ان یشرک به ......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ یہ آیت ایک کہن سال اعرابی کے حق میں نازل ہوئی۔ جس نے سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یا نبی اللہ میں بوڑھا ہوں گناہوں میں غرق ہوں بجز اس کے کہ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا اس وقت سے کبھی میں نے اس کے ساتھ شرک نہ کیا اور اس کے سوا کسی اور کو ولی نہ بنایا اور جرأت کے ساتھ گناہوں میں مبتلا نہ ہوا اور ایک پل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللہ سے بھاگ سکتا ہوں شرمندہ ہوں تائب ہوں مغفرت چاہتا ہوں اللہ کے یہاں میرا کیا حال ہوگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی یہ آیت اس بات پر نص ہے کہ شرک بخشا نہ جائے گا مشرک اپنے شرک پر مرے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا کہ مشرک جو اپنے شرک سے توبہ کرے اور ایمان لائے تو اسکی توبہ و ایمان مقبول ہے۔

Marfat.com

تشریح وتوضیح واغراض

تغیر خلق:

۱......تغیر خلق سے مراد کسی جانور کے کان کاٹ دینا، کسی مرد کو خصی کر دینا، عورتوں کا بال کاٹ کر اپنی انوثیت کو بگاڑ کر مردوں کی مشابہت اختیار کرنا، مردوں کا داڑھی منڈانا وغیرہ۔ بعض علمائے کرام نے اسکا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ جس مقصد کیلئے کسی چیز کی تخلیق خالق نے فرمائی ہے اس کے خلاف اس کو استعمال کرنا مثلاً سورج، دریا اور پتھر وغیرہ جو انسان کی خدمت گذاری کے لیے پیدا کیے گئے ہیں ان کو معبود بنالینا بھی تغییر خلق میں داخل ہے۔ صاحبِ کشاف نے اسکی تشریح کی فطـرة الله التی هی دین الاسلام یعنی تغیر خلق سے مراد دینِ اسلام جو دین فطرت ہے اس میں ردو بدل اور کانٹ چھانٹ کرنا اور اس کا حلیہ کچھ سے کچھ کر دینا ہے اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم کا یہ لفظ ان تمام معانی پر مشتمل ہے ہر ایک نے اپنی فکر کے مطابق اس سے استفادہ کیا (ضیاء القرآن، ج ا، ص ۳۹۴)

خلیل وحبیب

۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بیٹھے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ان کے قریب پہنچے تو انہیں انبیاء کرام کا ذکر کرتے ہوئے پایا، ان میں سے ایک نے کہا کس قدر حیرت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلیم بنایا، ایک اور صحابی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اسکا کلمہ اور اسکی روح ہیں، اور دوسرے نے کہا آدم علیہ السلام کو اللہ نے صفی بنایا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے، ان کو سلام کیا اور ارشاد فرمایا: ﴿قَدْ سَمِعْتُ كَلامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَى رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ أَلا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَلا فَخْرَ﴾ یعنی میں نے تمہارا کلام سنا اور تمہارے تعجب کرنے پر مطلع ہوا، بیشک ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں اور وہ اسی طرح ہیں، اور موسیٰ علیہ السلام کلیم ہیں اور وہ اسی طرح ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی روح ہیں اور اسکا کلمہ ہیں اور وہ اسی طرح ہیں، اور آدم علیہ السلام اللہ کے صفی ہیں اور وہ اسی طرح ہیں، سنو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور فخر نہیں اور میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور فخر نہیں ہے، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی اور فخر نہیں، اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤنگا، اللہ میرے لیے جنت کو کھولے گا اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین داخل ہونگے اور فخر نہیں، اور میں اولین وآخرین میں عزت والا ہوں اور فخر نہیں۔ (ترمذی، کتاب مناقب، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۰۲، ج ۲)

☆......☆ یعبد المشرکون: دعا کا اطلاق عبادت پر ہوتا ہے اس لئے کہ دعا عبادت ہی کے زمرے میں آتی ہے اور کئی (علماء) دعا کا اطلاق عبادت پر کرتے ہیں۔

Marfat.com

اصنیاماًمؤنثة : یعنی ان بتوں کے نام مؤنث والے تھے، کہا جاتا ہے کہ کوئی مشرک ایسا نہیں ہوتا جس کا کوئی بت نہ ہو اور اہل عرب بتوں کے نام مؤنث ناموں پر رکھتے تھے، اور اسے زیورات پہناتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔

کالات والعزی ومناة : لات ماخوذ ہے الہ سے، العزی ماخوذ ہے العزیز سے اور منات ماخوذ ہے المنان سے، مشرکین ان بتوں کو اپنے لیے لے لیتے تھے اور ان کے نام بتوں کے ناموں پر رکھتے۔

بعبادتها: اس میں باء سببیہ ہے، پس مشرکین سے شیطان کی عبادت کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا ہے کیونکہ ان بتوں کی عبادت شیطان کی عبادت کرنے کو لازم ہے کہ شیطان ان کے پاس حاضر ہوتا ہے، پس صورتاً وہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں لیکن حقیقتاً شیطانوں کی عبادت کرتے ہیں۔

لعنه الله: صفت ثانیہ ہے شیطاناً کی۔

عن الحق: یعنی ان کے دلوں کو ہدایت کے راستے سے ٹیڑھا کردوں گا۔

وقد فعل بالبحائر : بحائر جمع ہے بحیرہ کی، مراد یہ ہے کہ جو اونٹنی چار بار بچہ جن لے اور پانچویں بار مذکر ہو تو وہ جاہل لوگ اس پر سواری نہ کرتے اور اس کے ماحاصل سے فائدہ نہ اٹھاتے اور اس کا دودھ بتوں کے نام پر کردیتے اور ان کے کان بطور علامت چیر ڈالتے۔

ای لا احد: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ من استفہام انکاری بمعنی نفی ہے۔

ای وعدھم الله ذلک وعداً : اشارہ ہے کہ وعداً اور حقاً دونوں لفظوں میں محذوف فعل کی وجہ سے منصوب ہیں، اور یہ بھی صحیح ہے کہ حقاً صفت ہو وعداً کے لئے۔

اما فی الآخرة: یہ (بُرا بدلہ) اس کے بارے میں ہے جو کہ کافر موت مرا اور جو شخص نافرمانی کی حالت میں مرا اور توبہ نہ کی اس کا مسئلہ اللہ کی مشیئت پر موقوف ہے، حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر کیا میں تمہیں وہ آیت نہ پڑھ کر سناؤں جو مجھ پر نازل ہوئی؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں؟ تو آپ ﷺ نے یہ آیت ﴿من یعمل سوء ا یجزبه﴾ پڑھ کر سنائی تو میری کمر ٹوٹنے لگی۔ میں نے انہیں سیدھا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون ہے جس نے کوئی برا عمل نہ کیا ہو جب کہ ہمیں ہر برے عمل پر سزادی جائیگی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اور تیرے مومن ساتھیوں کو دنیا ہی میں بدلہ دیا جائے گا، یہاں تک کہ تم اللہ تعالی سے ملو گے تو تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور دوسرے لوگوں کے گناہوں کو جمع کیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ انہیں آخرت میں بدلہ ملے گا۔

خالص المحبة له: یعنی ابراہیم علیہ السلام کے دل میں ان کے رب کے سوا کسی کی محبت نہ رکھی، تاکہ نفس اپنے رب کی محبت میں آخری سانس تک خلط ملط رہے اور اپنے رب کی محبت میں انتہا درجہ کو پہنچ جائے۔

علماً او قدرةً: یعنی تفسیر کے ان دونوں اقوال سے فرمان باری تعالی ﴿محیطاً﴾ کی جانب اشارہ ہے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ محیطاً سے مراد علماً ہے یا قدرتاً ہے یا دونوں ہی صحیح ہیں۔

Marfat.com

ای لم یزل: اس جملے میں اشارہ ہے کہ کان استمرار کے لئے ہے نہ کہ انقطاع کے لئے۔ (صاوی، ج۲، ص۶۵ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۶

﴿وَیَسۡتَفۡتُوۡنَکَ﴾ یَطۡلُبُوۡنَ مِنۡکَ الۡفَتۡوٰی ﴿فِی﴾ شَانِ ﴿النِّسَآءِ﴾ وَمِیۡرَاثِهِنَّ ﴿قُلِ﴾ لَهُمۡ ﴿اللّٰهُ یُفۡتِیۡکُمۡ فِیۡهِنَّ وَمَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فِی الۡکِتٰبِ﴾ اَلۡقُرۡاٰنِ مِنۡ اٰیَةِ الۡمِیۡرَاثِ یُفۡتِیۡکُمۡ اَیۡضًا ﴿فِیۡ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا کُتِبَ﴾ فُرِضَ ﴿لَهُنَّ﴾ مِنَ الۡمِیۡرَاثِ ﴿وَتَرۡغَبُوۡنَ﴾ اَیُّهَا الۡاَوۡلِیَآءُ عَنۡ ﴿اَنۡ تَنۡکِحُوۡهُنَّ﴾ لِدَمَامَتِهِنَّ وَتَعۡضُلُوۡهُنَّ اَنۡ یَّتَزَوَّجۡنَ طَمۡعًا فِیۡ مِیۡرَاثِهِنَّ اَیۡ یُفۡتِیۡکُمۡ اَنۡ لَّا تَفۡعَلُوۡا ذٰلِکَ ﴿وَ﴾ فِی ﴿الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ﴾ اَلصِّغَارِ ﴿مِنَ الۡوِلۡدَانِ﴾ اَنۡ تُعۡطُوۡهُمۡ حُقُوۡقَهُمۡ ﴿وَ﴾ یَاۡمُرُکُمۡ ﴿اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلۡیَتٰمٰی بِالۡقِسۡطِ﴾ بِالۡعَدۡلِ فِی الۡمِیۡرَاثِ وَالۡمَهۡرِ ﴿وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِهٖ عَلِیۡمًا(۱۲۷)﴾ فَیُجَازِیۡکُمۡ بِهٖ ﴿وَاِنِ امۡرَاَةٌ﴾ مَّرۡفُوۡعٌ بِفِعۡلٍ یُّفَسِّرُهٗ ﴿خَافَتۡ﴾ تَوَقَّعَتۡ ﴿مِنۡۢ بَعۡلِهَا﴾ زَوۡجِهَا ﴿نُشُوۡزًا﴾ تَرَفُّعًا عَلَیۡهَا بِتَرۡکِ مُضَاجَعَتِهَا وَالتَّقۡصِیۡرِ فِیۡ نَفَقَتِهَا لِبُغۡضِهَا وَطُمُوۡحِ عَیۡنِهٖ اِلٰۤی اَجۡمَلَ مِنۡهَا ﴿اَوۡ اِعۡرَاضًا﴾ عَنۡهَا بِوَجۡهِهٖ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡهِمَاۤ اَنۡ یُّصۡلِحَا﴾ فِیۡهِ اِدۡغَامُ التَّاءِ فِی الۡاَصۡلِ فِی الصَّادِ وَفِیۡ قِرَاءَةٍ یُصۡلِحَا مِنۡ اَصۡلَحَ ﴿بَیۡنَهُمَا صُلۡحًا﴾ فِی الۡقَسۡمِ وَالنَّفَقَةِ بِاَنۡ تَتۡرُکَ لَهٗ شَیۡئًا طَلَبًا لِبَقَاءِ الصُّحۡبَةِ فَاِنۡ رَضِیَتۡ بِذٰلِکَ وَاِلَّا فَعَلَی الزَّوۡجِ اَنۡ یُّوَفِّیَهَا حَقَّهَا اَوۡ یُفَارِقَهَا ﴿وَالصُّلۡحُ خَیۡرٌ﴾ مِّنَ الۡفُرۡقَةِ وَالنُّشُوۡزِ وَالۡاِعۡرَاضِ قَالَ تَعَالٰی فِیۡ بَیَانِ مَا جُبِلَ عَلَیۡهِ الۡاِنۡسَانُ ﴿وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ﴾ شِدَّةَ الۡبُخۡلِ اَیۡ جُبِلَتۡ عَلَیۡهِ فَکَاَنَّهَا حَاضِرَتُهٗ لَا تَغِیۡبُ عَنۡهُ، اَلۡمَعۡنٰی اَنَّ الۡمَرۡاَةَ لَا تَکَادُ تَسۡمَحُ بِنَصِیۡبِهَا مِنۡ زَوۡجِهَا وَالرَّجُلُ لَا یَکَادُ یَسۡمَحُ عَلَیۡهَا بِنَفۡسِهٖ اِذَا اَحَبَّ غَیۡرَهَا ﴿وَاِنۡ تُحۡسِنُوۡا﴾ عِشۡرَةَ النِّسَآءِ ﴿وَتَتَّقُوۡا﴾ اَلۡجَوۡرَ عَلَیۡهِنَّ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا(۱۲۸)﴾ فَیُجَازِیۡکُمۡ بِهٖ ﴿وَلَنۡ تَسۡتَطِیۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا﴾ تُسَوُّوۡا ﴿بَیۡنَ النِّسَآءِ﴾ فِی الۡمَحَبَّةِ ﴿وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ﴾ عَلٰی ذٰلِکَ ﴿فَلَا تَمِیۡلُوۡا کُلَّ الۡمَیۡلِ﴾ اِلَی الَّتِیۡ تُحِبُّوۡنَهَا فِی الۡقَسۡمِ وَالنَّفَقَةِ ﴿فَتَذَرُوۡهَا﴾ اَیۡ تَتۡرُکُوا الۡمَمَالَ عَنۡهَا ﴿کَالۡمُعَلَّقَةِ﴾ الَّتِیۡ لَا هِیَ اَیِّمٌ وَّلَا ذَاتُ بَعۡلٍ ﴿وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا﴾ بِالۡعَدۡلِ فِی الۡقَسۡمِ ﴿وَتَتَّقُوۡا﴾ اَلۡجَوۡرَ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوۡرًا﴾ لِّمَا فِیۡ قَلۡبِکُمۡ مِّنَ الۡمَیۡلِ ﴿رَّحِیۡمًا(۱۲۹)﴾ بِکُمۡ فِیۡ ذٰلِکَ ﴿وَاِنۡ یَّتَفَرَّقَا﴾ اَیِ الزَّوۡجَانِ بِالطَّلَاقِ ﴿یُغۡنِ اللّٰهُ کُلًّا﴾ عَنۡ صَاحِبِهٖ ﴿مِّنۡ سَعَتِهٖ﴾ اَیۡ فَضۡلِهٖ بِاَنۡ یَّرۡزُقَهَا زَوۡجًا غَیۡرَهٗ وَیَرۡزُقَهٗ غَیۡرَهَا ﴿وَکَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا﴾ لِّخَلۡقِهٖ فِی الۡفَضۡلِ ﴿حَکِیۡمًا(۱۳۰)﴾

Marfat.com

فِیمَا دَبَّرَہ لَھُمْ ﴿وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ﴾ بِمَعْنَی الْکُتُبِ ﴿مِنْ قَبْلِکُمْ﴾ اَیِ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی ﴿وَاِیَّاکُمْ﴾ یَآ اَھْلَ الْقُرْاٰنِ ﴿اَنِ﴾ اَیْ بِاَنِ ﴿اتَّقُوا اللّٰہَ﴾ خَافُوْا عِقَابَہٗ بِاَنْ تُطِیْعُوْہُ ﴿وَ﴾ قُلْنَا لَھُمْ وَلَکُمْ ﴿اِنْ تَکْفُرُوْا﴾ بِمَا وُصِّیْتُمْ بِہٖ ﴿فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ خَلْقًا وَّمِلْکًا وَّعَبِیْدًا فَلَا یَضُرُّہٗ کُفْرُکُمْ ﴿وَکَانَ اللّٰہُ غَنِیًّا﴾ عَنْ خَلْقِہٖ وَعِبَادَتِھِمْ ﴿حَمِیْدًا(۱۳۱)﴾ مَحْمُوْدًا فِیْ صُنْعِہٖ بِھِمْ ﴿وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ کَرَّرَہٗ تَاْکِیْدًا لِتَقْرِیْرِ مُوْجِبِ التَّقْوٰی ﴿وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا(۱۳۲)﴾ شَھِیْدًا بِاَنَّ مَا فِیْھِمَا لَہٗ ﴿اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ﴾ یَا ﴿اَیُّھَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ﴾ بَدْلَکُمْ ﴿وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا(۱۳۳)﴾ ﴿مَنْ کَانَ یُرِیْدُ﴾ بِعَمَلِہٖ ﴿ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ﴾ لِمَنْ اَرَادَہٗ لَا عِنْدَ غَیْرِہٖ فَلِمَ یُطْلَبُ اَحَدُھُمَا الْاَخَسُّ وَھَلَّا طَلَبَ الْاَعْلٰی بِاِخْلَاصٍ لَہٗ حَیْثُ کَانَ مَطْلَبُہٗ لَا یُوْجَدُ اِلَّا عِنْدَہٗ ﴿وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا(۱۳۴)﴾۔

ترجمہ

اور فتوی پوچھتے ہیں تم سے......ا......(یستفتون بمعنی یطلبون منک الفتوی ہے) عورتوں کی (میراث کے بارے میں) تم فرمادو (ان سے) کہ اللہ تمہیں انکا فتوی دیتا ہے اور وہ جو تم پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے (قرآن میں آیت میراث سے متعلق وہ تمہیں فتوی دیتا ہے) ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو لکھا گیا ہے (کتب بمعنی فرض ہے) انکے لیے ہے......۲......(وراثت میں سے) اور (اے اولیاء) تم منہ پھیرتے ہو انہیں نکاح میں لانے سے (انکے تنگدست ہونے کی وجہ سے اور انکی میراث کی لالچ میں انہیں دوسروں سے نکاح کرنے سے بھی روکتے ہو تمہیں اللہ تعالی یہ فتوی دیتا ہے کہ آئندہ ایسا کام نہ کرنا) اور کمزور (یعنی چھوٹے) بچوں کے بارے میں (کہ تم انہیں انکے حقوق دو اور تمہیں حکم دیتا ہے) کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو (میراث اور مہر کے معاملے میں عدل سے کام لو) اور تم جو بھلائی کرو اللہ کو اسکی خبر ہے (وہ تمہیں اس پر بدلہ دے گا)۔

اور اگر کوئی عورت (امرأۃ فعل مقدر خافت کی وجہ سے مرفوع ہے) خوف کرے (کسی ناپسندیدہ امر کا خطرہ محسوس کرے) اپنے شوہر سے (بعل بمعنی زوج ہے) زیادتی کا (ظلم کرنے کا کہ مبغوض ہونے کی وجہ سے ساتھ میں سونا ترک کردے گا اور نفقہ میں کمی کرے گا یا کسی ایسی عورت کی طرف آنکھ اٹھائے گا جو اس سے زیادہ خوبصورت ہو) یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (اس سے بعض دوسری وجوہات کی بنا پر بے رخی کرے) تو ان پر گناہ نہیں کہ صلح کرلیں (یصالحا اصل میں یتصالحا تھا تاء کا ادغام صاد میں ہوا ہے اور ایک قرات میں یصلحا آیا ہے اصلح باب افعال کا مصدر ہے) آپس میں (باری اور نفقہ کے معاملے میں، اس طرح کہ عورت شوہر کے ساتھ گزارہ کرنے کیلئے کچھ مطالبات چھوڑنے کیلئے تیار ہوجائے، اگر عورت اس معاملے پر راضی ہوجائے تو ٹھیک ورنہ مرد پر لازم ہے کہ اسکے پورے حقوق ادا کرے ورنہ مفارقت کرلے) اور صلح بہتر ہے (تفریق، زیادتی اور اعراض کرنے کے مقابلے

Marfat.com

میں۔

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی جبلت اور عادت بیان فرما رہا ہے) اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں (شدید بخل انسان کی سرشت میں شامل ہے گویا کہ وہ اسکے ساتھ موجود رہتا ہے جدا نہیں ہوتا مطلب یہ ہے کہ عورت شوہر کی جانب نکلنے والا سے اپنے حصہ کو معاف نہیں کرتی اور مرد بذاتِ خود جبکہ وہ کسی دوسری عورت سے محبت کرتا ہو اس سے درگزر نہیں چاہتا ہے) اگر تم نیکی کرو (عورت کے ساتھ حسن معاشرت کرکے) اور ڈرو (ان پر زیادتی کرنے اور منہ پھیرنے سے) تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (وہ تمہیں اس پر بدلہ دے گا) اور تم سے ہرگز نہ ہوسکے گا کہ انصاف کرو (یعنی برابری کا سلوک کرو) عورتوں کے مابین ......۳ (محبت کے لحاظ سے) اور چاہے کتنی ہی حرص کرو (اس پر) تو یہ نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ (یعنی اپنی محبوب عورت کی طرف باری مقرر کرنے اور نفقہ دینے میں) کہ چھوڑ دو اسے (جسکی طرف میلان نہیں) لٹکتی ہوئی (اس طرح کہ وہ نہ شوہر والی رہے اور نہ بغیر شوہر والی) اور اگر تم نیکی کرو (باری میں عدل قائم کرکے) اور ڈرو (انکے ساتھ زیادتی کرنے اور منہ پھیرنے سے) تو بیشک اللہ بخشنے والا ہے (تمہارے قلبی میلان کو) مہربان ہے (تم پر اس بارے میں)۔

اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں (یعنی میاں بیوی طلاق کے ذریعے) اللہ بے نیاز کردے گا ہر ایک کو (دوسرے سے) اپنی کشائش سے (یعنی اپنے فضل سے بایں طور کہ اس مطلقہ کو دوسرا شوہر اور اس مرد کو دوسری بیوی عطا فرمائے گا) اور اللہ کشائش والا (یعنی اپنی مخلوق پر فضل کرنے میں وسعت والا ہے) حکمت والا ہے (ان تدابیر میں جو وہ اپنی مخلوق کیلئے فرماتا ہے) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک تاکید فرمادی ہے انہیں جو کتاب دیئے گئے (کتاب بمعنی کتب ہے) جو تم سے پہلے (یعنی یہود و نصاریٰ) اور خاص تم (اے اہل قرآن) یہ کہ (ان بمعنی بان) اللہ سے ڈرتے رہو (اسکی فرمانبرداری کرکے اسکے عذاب سے خوفزدہ رہو) اور (ہم نے کہا انہیں اور تمہیں) اگر انکار کروگے (ان کاموں سے جنکی تمہیں وصیت کی گئی تھی) تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب اسکی مخلوق، مملوک اور بندے ہیں اسے تمہارا کفر نقصان نہ دیگا) اور اللہ بے نیاز ہے (اپنی مخلوق اور اسکی عبادت سے) سب خوبیوں سراہا (تعریف کے لائق ہے اپنی مخلوق کی صنعت میں)۔

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں (تقوی کے موجب کی تقویت و تاکید کے لیے اس آیت کو مکرر ذکر فرمایا) اور اللہ کافی ہے شہید (یعنی کافی ہے گواہ اس بات کا کہ زمین و آسمان میں جو کچھ موجود ہے سب اسی کا ہے) اے (لوگو!) وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور تمہاری جگہ اوروں کو لے آئے (تمہارے بدلے) اور اللہ کو اسکی قدرت ہے جو ارادہ کرے (اپنے عمل سے) دنیا کے انعام کا تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا انعام ہے (اس کے لئے جو اسکا ارادہ کرے نہ کہ کسی اور کے لیے تو ان دونوں میں سے تم ادنی کیوں مانگتے ہو اور اعلی کو اپنے اخلاص کے ساتھ کیوں طلب نہیں کرتے حالانکہ یہ مطلوب بجز اسکے کسی اور کے پاس نہیں) اور اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے۔

ترکیب

Marfat.com

﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ﴾

و: استنافیہ ...... یستفتونک فی النساء: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ...... قل: قول ...... اللّٰہ: اسم جلالت معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... ما: موصولہ ...... یتلی علیکم: فعل بانائب الفاعل وظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ صلہ،اپنے موصول سے ذوالحال ...... فی الکتب: ظرف مستقر حال،اپنے ذوالحال سے ملکر معطوف،اپنے معطوف علیہ سے ملکر مبتدا...... یفتیکم فیهن: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر،اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ مقولہ،اپنے قول سے ملکر جملہ فعلیہ قولیہ مستانفہ۔

﴿فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾

فی: جار ......یتمی: مضاف ...... النساء: موصوف ...... التی: موصول...... لاتؤتونهن: فعل بافاعل ومفعول اول ......ما کتب لهن: موصول صلہ ملکر مفعول ثانی،ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... ترغبون: فعل بافاعل ...... ان تنکحوهن: بتاویل مصدر جملہ مفعول،ملکر جملہ فعلیہ معطوف،اپنے معطوف علیہ سے ملکر صلہ،اپنے موصول سے ملکر صفت،اپنے موصوف سے ملکر مضاف الیہ،اپنے مضاف سے ملکر مجرور،اپنے جار سے ملکر ماقبل فیهن سے بدل ہے۔

﴿وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ﴾

و: عاطفہ ...... المستضعفین: ذوالحال ...... من الولدان: ظرف مستقر حال،ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... ان: مصدریہ ...... تقوموا للیتمی: فعل بافاعل وظرف لغو اول ......بالقسط: ظرف لغو ثانی،ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر معطوف ہے ماقبل یتمی النساء پر۔

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا﴾

و: مستانفہ ...... ما: اسم شرط مبتدا ...... تفعلوا من خیر: فعل بافعل ومفعول،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... ان اللّٰہ کان بہ علیما: جملہ اسمیہ جزاء،اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر،اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا﴾

و: مستانفہ ...... ان: شرطیہ ...... امراة موصوف ...... خافت: فعل بافاعل......من بعلها: حال مقدم ...... نشوزا او اعراضا: معطوف علیہ،معطوف ملکر ذوالحال،اپنے حال سے ملکر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت،اپنے موصوف سے ملکر خافت، فعل محذوف کا فاعل،فعل محذوف اپنے متعلقات سے ملکر شرط...... ف: جزائیہ ...... لا نفی جنس ...... جناح: موصوف...... ان یصلحا بینهما صلحا: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر بتقدیر فی مجرور،اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر صفت،اپنے موصوف سے ملکر اسم ...... علیهما: ظرف مستقر خبر،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزاء،اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾

Marfat.com

و: اعتراضیہ ...... الصلح: مبتدا ...... خیر: خبر،ملکر جملہ اسمیہ معترضہ ...... و: اعتراضیہ ...... احضرت الانفس الشح: فعل بانائب الفاعل ومفعول ثانی،ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ...... و: عاطفہ ...... ان:شرطیہ ...... تحسنوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و تتقوا: جملہ فعلیہ معطوف،ملکر جزامحذوف فالاحسان و الاتقان خیر کیلئے شرط،اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ...... ف: تعلیلیہ ...... ان اللہ کان ......الخ: جملہ اسمیہ ماقبل جزامحذوف کیلئے تعلیل۔

﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾

و: مستانفہ ...... لن تستطیعوا: فعل واوضمیرذوالحال ...... و: حالیہ ...... لو:وصلیہ ...... حرصتم: فعل بافاعل ملکر جملہ فعلیہ صلہ،ملکر حال،ذوالحال سے ملکر فاعل ...... ان تعدلوا بین النساء: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ ...... ف: فصیحیہ ...... لاتمیلوا کلَّ المَیل: فعل بافاعل ومرکب اضافی مفعول،ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ف:عاطفہ ...... تذروا: فعل بافاعل ...... ھا: ضمیرذوالحال ...... کالمعلقة: ظرف مستقر حال،اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر شرط محذوف اذا عرفتم ذلک کیلئے شرط،اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

و: استنافیہ ...... ان: شرطیہ ...... تصلحوا وتتقوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ومعطوف ملکر جزاء محذوف فالاصلاح و الاتقان کیلئے شرط،اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ...... فان اللہ کان ......الخ: جملہ اسمیہ جزامحذوف کیلئے تعلیل۔

﴿وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا﴾

و:عاطفہ ...... ان:شرطیہ ...... یتفرقا: جملہ فعلیہ شرط ...... یغن اللہ کلا من سعتہ: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو، جملہ فعلیہ جواب شرط،اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ......و: مستانفہ ...... کان اللہ واسعا حکیما: جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾

و: استنافیہ ...... للہ: ظرف مستقرخبر مقدم ...... ما فی السموات وما فی الارض : معطوف علیہ ومعطوف ملکر مبتداء مؤخر،اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ﴾

و: مستانفہ ...... لام:تاکیدیہ للقسم ...... قد: تحقیقیہ ...... وصینا: فعل بافاعل ......الذین: موصول ...... اوتوا: فعل واؤضمیرذوالحال ...... من قبلکم: ظرف مستقر حال،اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل ...... الکتب مفعول،یہ سب ملکر جملہ فعلیہ صلہ،اپنے موصول سے ملکر معطوف علیہ ...... وایاکم: معطوف ملکر مفعول اول ......ان اتقوا للہ: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول ثانی،وصینا،فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ قسم محذوف واللہ کیلئے جواب قسم۔

﴿وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾

Marfat.com

و: عاطفہ،ان: شرطیہ...... تکفروا: فعل بافاعل ملکر جزامحذوف فلاتضروہ شیئا کیلئے شرط، اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ،

ف: عاطفہ...... ان: حرف مشبہ......للہ ما فی السموات وما فی الارض: ماقبل ترکیب دیکھ لیں۔

﴿وَکَانَ اللّٰهُ غَنِیًّا حَمِیْدًا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا﴾

و: عاطفہ...... کان اللہ غنیا حمیدا: جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... للہ ظرف مستقر خبر مقدم...... ما فی السموات وما فی الارض: مبتدا موخر، اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ...... و: مستانفہ...... کفی: فعل...... ب: زائدہ...... اللہ: اسم جلالت ممیز...... وکیلا: تمیز، ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ﴾

ان: حرف شرط...... یشا: فعل بافاعل ملکر شرط...... یذھبکم: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... یات: فعل بافاعل...... بآخرین: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ سے ملکر جزا، شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا مَنْ کَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَاللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ﴾

و: مستانفہ...... کان اللہ: فعل ناقص بااسم...... علی ذلک قدیرا: شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... کان: فعل ناقص بااسم...... یرید ثواب الدنیا: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ شرط...... ف: جزائیہ...... عند اللہ: ظرف مستقر خبر مقدم......ثواب الدنیا والاخرۃ: مرکب اضافی مبتدا موخر، اپنی خبر مقدم سے ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَکَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا﴾

و: مستانفہ...... کان اللہ: فعل ناقص بااسم...... سمیعا: خبر اول...... بصیرا: خبر ثانی، ملکر جملہ فعلیہ۔

شان نزول

☆......ویستفتونک فی النساء قل اللہ......زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے مال کا وارث نہیں قرار دیتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا عورت اور چھوٹے بچے وارث ہونگے؟ آپ نے اسکو اس آیت سے جواب دیا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ نے فرمایا کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحب مال و جمال ہوتی تو اس سے تھوڑے مہر پر نکاح کر لیتے اور اگر حسن و مال نہ رکھتی تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر حسن وصورت نہ رکھتی اور ہوتی مالدار تو اس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشے سے دوسرے کے نکاح میں بھی نہ دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا انہیں ان عادتوں سے منع کیا گیا۔

تشریح وتوضیح واغراض

Marfat.com

فتوی کا معنی اور اسکے تقاضے:

۱......آیت مبارکہ ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ...... الخ﴾ میں استفتاء اور افتاء کا لفظ استعمال ہوا ہے، استفتاء کا معنی ہے فتوی معلوم کرنا اور افتاء فتوی دینے کو کہتے ہیں، فتوی کا لفظ فتی سے ماخوذ ہے، اسکا معنی ہے جوان آدمی اور چونکہ جوان آدمی قوی ہوتا ہے اسلئے فتوی کا معنی ہے قوی حکم۔ اس آیت میں مذکور ہے کہ مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتوی طلب کیا اور اللہ تعالی نے جواب عطا فرمایا، سوال آقائے دو جہاں ﷺ سے ہوا اور جواب اللہ تعالی نے دیا، اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنا اللہ تعالی سے سوال کرنا ہے، رسول اللہ ﷺ سے معاملہ اللہ کے ساتھ معاملہ ہے۔ اس آیت میں جواب اللہ تعالی نے عطا فرمایا لیکن اللہ تعالی کو مفتی کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی کیلئے ان افعال کے اطلاق سے مشتقات کا اطلاق لازم نہیں آتا مثلا علم کا اطلاق معلم کے اطلاق کو مستلزم نہیں ہے۔ اللہ تعالی کے اسماء صفات سماع شرع پر موقوف ہیں جن اسماء صفات کا قرآن مجید اور احادیث میں اطلاق آگیا ہے انہی کا اللہ تعالی پر اطلاق کرنا جائز ہے۔ از خود اللہ تعالی پر کسی اسم صفت کا اطلاق کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اسم ذات کا اطلاق کرنا جائز ہے مثلا اللہ تعالی کو خدا کہہ سکتے ہیں فتوی میں جب کسی سوال کا جواب ذکر کیا جائے تو اگر اس کے جواب میں قرآن کی کوئی آیت مل جائے تو پہلے اس کو ذکر کیا جائے۔ پھر حدیث پاک کو، اسکے بعد آثار صحابہ اور اپنے امام کے قول کو ذکر کیا جائے۔

(تبیان القرآن، ج ۲ ص ۸۱۵، ۸۱۶)

یتیم کی کفالت کرنے کی فضیلت:

۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ﴾ یعنی مسلمانوں کے گھر میں بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھر میں برا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس سے برا سلوک کیا جاتا ہو۔

(الادب المفرد، باب خير بيت بيت فيه يتيم، ص ۱۵۲)

ایک سے زائد عورتوں کے مابین عدل کرنا:

۳......قرآن وحدیث میں ازواج کے مابین برابری کرنے کا درس ملتا ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ﴾ یعنی جب کسی کے نکاح میں دو بیویاں ہوں اور وہ انکے مابین عدل نہ کرے تو قیامت کے دن ایسا شخص مفلوج پہلو کے ساتھ آئے گا۔"

(سنن ترمذی، كتاب النكاح عن رسول الله، باب ماجاء في التسوية، ص ۲۱۷، ج ۱)

حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے مابین برابر برابر باری مقرر فرماتے اور بارگاہ الہی میں دعا فرماتے: ﴿اللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ﴾ یعنی اے میرے پروردگار ﷻ! یہ تقسیم تو میرے اختیار میں تھی پس تو مجھے اس معاملے میں دوشی (ذمہ دار) نہ ٹھہرا جس کا میں نہیں بلکہ تو مالک ہے۔

Marfat.com

ابوداؤد نے فرمایا اس سے مراد دل ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، ص۳۹۵)

☆...... و میراثھن ☆: یعنی عورتوں کے بارے میں دیگر احکام جیسا کہ انہیں اذیت نہ دینا وغیرہ، اس لئے کہ نساء لفظ عام ہے لیکن اس کا سبب خاص ہے۔ اور ابو سعود کی عبارت میں ہے کہ مطلق عورتوں کے حق کے بارے میں، جیسا کہ آنے والے احکام کی بنیاد خاص عورتوں کی میراث کے حوالے سے رکھی۔

من آیة المیراث: مراد اس سے فرمان باری تعالی ﴿یو صیکم الله فی او لادکم﴾۔

یفتیکم ایضاً: جیسا کہ اللہ تمہیں فتوی دیتا ہے، اشارہ ہے کہ وما یتلی علیکم کا عطف اسم جلالت پر ہے یا یفتی کی ضمیر پر، اصل عبارت یوں ہے کہ یفتیکم الله فیهن یا یفتیکم فیهن کتابه، المختصر۔

لدمامتهن: دَمامتهن دال کے فتح کے ساتھ ہے جس کا معنی بُرا نظر آنے والا اور چھوٹے جسم والا، اور ہوسکتا ہے کہ یہ دال کی کسرہ سے الدِمة ہو اس صورت میں معنی ہونگے جُوں اور چھوٹی چونٹیاں اور اس کی جمع دمام ہے جیسے کریم اور کرام، اور امرأة دمیمة (یعنی بدصورت عورت) اور اس کی جمع دمائم ہے، اور یہاں ذال معجمہ ہے تصحیف (یعنی لفظ کو غلط لکھنا یا پڑھنا) کی وجہ سے، اور الدِمام کسرہ کے ساتھ ہو تو معنی عورتوں کی سرخی ہے جو وہ خوبصورتی کے لئے چہرے پر لگاتی ہیں۔

ان لا تفعلوا ذلک: یعنی (وراثت میں) حصہ بھی نہ دے اور نکاح بھی نہ کرے اور کسی اور سے نکاح کرنے سے بھی روک دے (ان عورتوں کی وراثت کی وجہ سے)۔

فیجازیکم به: ایک نسخہ میں فیجازیکم علیه ہے۔

بترک مضاجعتها: یعنی ان سے بات چیت اور مجالست یعنی اٹھنا بیٹھنا ترک کردے۔

وطموح عینه: مختار میں ہے کہ کسی چیز کی جانب نظر بلند کرنا اور یہ باب خضع سے ہے اور طاء کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ مصدر طُمُوحاً اور طِماحاً ہوگا اور ہر بلند چیز کو طامح کہتے ہیں۔

فیه ادغام التاء فی اصل الصاد: اصل یتصالحا ہے، تاء کو صاد کیا اور صاد کا صاد میں ادغام کردیا، اور اسی سے مفعول مطلق یعنی مصدر صلحاً بنے گا۔

بان تترک له شیئا: یعنی گھر یا نفقہ یا دونوں ہی، اگرچہ عورت اپنے مال یا مہر میں سے کچھ چھوڑ دے۔

لاتکاد تسمح: یعنی عورت اپنے حصے میں سے اچھا حصہ چھوڑ دے۔

اذا احب غیرها: جب کہ مرد عورت کو ناپسند کرتا ہو۔

الجور علیهن: یعنی نافرمانی اور اعراض کرے اگرچہ نظریات متحد ہوں، حقوق صحبت اور دیگر حقوق کی رعایت کرتے ہوئے نافرمانی اور اعراض وغیرہ معاملات پر صبر کرو اور انہیں ان کے حقوق میں سے کسی قسم کی کوئی چیز خرچ کرنے پر مجبور نہ کرو۔

فی المحبة: یعنی بات چیت، مجالست اور ان کی طرف نظر کرنے کے معاملات میں، اور جماع اور دیگر اقسام کے نفع وغیرہ۔

Marfat.com

التی تحبونھا: تمیلوا کے متعلق ہے۔

ھی ایم: وہ عورت جس کا خاوند نہ ہو مراد مطلقہ ہے اور اس وقت عورت آسمان وزمین میں معلق ہونے کی طرح ہے، نہ تو زمین میں ٹھکانہ ہے اور نہ ہی آسمان میں، بلکہ کچھ نہ رہا۔

فی الفضل: واسعاً کے متعلق ہے اور لخلقه میں لام تقویت کے لئے ہے یعنی اس کا فضل وسیع ہے اور وہ اپنی مخلوق سے بے پرواہ ہے۔

محمودافی صنعه بهم: کلام میں اس جانب اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں قابل تعریف ہے یعنی وہ ہر حال میں تعریف کیا گیا ہے۔

موجب التقوی: یعنی تقوی کے سبب۔

شھیداً بان ما فیھا له: ابوسعود کی عبارت ہے کہ ﴿وکفی بالله وکیلا﴾ یعنی تمام امور کی تدبیر کرنے میں، پس ضروری ہے کہ اسی پر توکل کیا جائے نہ کہ اس کے سوا کسی اور پر۔ (الجمل، ج ۲ ص ۱۲۸ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۷

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ﴾ قائِمِیْنَ ﴿بِالْقِسْطِ﴾ بِالْعَدْلِ ﴿شُهَدَآءَ﴾ بِالْحَقِّ ﴿لِلّٰهِ وَلَوْ﴾ كَانَتِ الشَّهَادَةُ ﴿عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ﴾ فَاشْهَدُوْا عَلَیْهَا بِاَنْ تُقِرُّوْا بِالْحَقِّ وَلَا تَكْتُمُوْهُ ﴿اَوِ﴾ عَلَى ﴿الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ اِنْ یَّكُنْ﴾ الْمَشْهُوْدُ عَلَیْهِ ﴿غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا﴾ مِنْكُمْ وَاَعْلَمُ بِمَصَالِحِهِمَا ﴿فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى﴾ فِیْ شَهَادَتِكُمْ بِاَنْ تُحَابُوا الْغَنِیَّ لِرِضَاهُ اَوِ الْفَقِیْرَ رَحْمَةً لَّهٗ ﴿اَنْ﴾ لَا ﴿تَعْدِلُوْا﴾ تَمِیْلُوْا عَنِ الْحَقِّ ﴿وَاِنْ تَلْوٗۤا﴾ تُحَرِّفُوا الشَّهَادَةَ، وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِحَذْفِ الْوَاوِ الْاُوْلٰى تَخْفِیْفًا ﴿اَوْ تُعْرِضُوْا﴾ عَنْ اَدَائِهَا ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا (۱۳۵)﴾ فَیُجَازِیْكُمْ بِهٖ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا﴾ دَاوِمُوْا عَلَى الْاِیْمَانِ ﴿بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ﴾ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهُوَ الْقُرْاٰنُ ﴿وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ﴾ عَلَى الرُّسُلِ بِمَعْنَى الْكُتُبِ، وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ فِی الْفِعْلَیْنِ ﴿وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا (۱۳۶)﴾ عَنِ الْحَقِّ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ بِمُوْسٰى وَهُمُ الْیَهُوْدُ ﴿ثُمَّ كَفَرُوْا﴾ بِعِبَادَتِهِمُ الْعِجْلَ ﴿ثُمَّ اٰمَنُوْا﴾ بَعْدَهُ ﴿ثُمَّ كَفَرُوْا﴾ بِعِیْسٰى ﴿ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا﴾ بِمُحَمَّدٍ ﷺ ﴿لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ﴾ مَا اَقَامُوْا عَلَیْهِ ﴿وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا (۱۳۷)﴾ طَرِیْقًا اِلَى الْحَقِّ ﴿بَشِّرِ﴾ اَخْبِرْ یَا مُحَمَّدُ ﷺ ﴿الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا (۱۳۸)﴾

Marfat.com

مُؤلِماًهُوَ عَذَابُ النَّارِ ﴿اَلَّذِيْنَ﴾ بَدَلٌ اَوْ نَعْتٌ لِلْمُنَافِقِيْنَ ﴿يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ لِمَا يَتَوَهَّمُوْنَ فِيْهِمْ مِنَ الْقُوَّةِ ﴿اَيَبْتَغُوْنَ﴾ يَطْلُبُوْنَ ﴿عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ﴾ اِسْتِفْهَامُ اِنْكَارِى، اَىْ لَا يَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ ﴿فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (۱۳۹)﴾ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا يَنَالُهَا اِلَّا اَوْلِيَاؤُهٗ ﴿وَقَدْ نَزَّلَ﴾ بِالْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ ﴿عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ﴾ اَلْقُرْاٰنِ فِىْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ ﴿اَنْ﴾ مُخَفَّفَةٌ وَّاِسْمُهَا مَحْذُوْفٌ اَىْ اَنَّهٗ ﴿اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ﴾ اَلْقُرْاٰنَ ﴿يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ﴾ اَىِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُسْتَهْزِئِيْنَ ﴿حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا﴾ اِنْ قَعَدْتُّمْ مَعَهُمْ ﴿مِّثْلُهُمْ﴾ فِى الْاِثْمِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا (۱۴۰)﴾ كَمَا اجْتَمَعُوْا فِى الدُّنْيَا عَلَى الْكُفْرِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ ﴿اَلَّذِيْنَ﴾ بَدَلٌ مِنَ الَّذِيْنَ قَبْلَهٗ ﴿يَتَرَبَّصُوْنَ﴾ يَنْتَظِرُوْنَ ﴿بِكُمْ﴾ اَلدَّوَائِرَ ﴿فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ﴾ ظَفَرٌ وَّغَنِيْمَةٌ ﴿مِّنَ اللّٰهِ﴾ لَكُمْ ﴿قَالُوْا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ﴾ فِى الدِّيْنِ وَالْجِهَادِ فَاَعْطُوْنَا مِنَ الْغَنِيْمَةِ ﴿وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ﴾ مِّنَ الظَّفَرِ عَلَيْكُم ﴿قَالُوْا﴾ لَهُمْ ﴿اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ﴾ نَسْتَوْلِ ﴿عَلَيْكُمْ﴾ وَنَقْدِرْ عَلٰٓى اَخْذِكُم وَقَتْلِكُم فَاَبْقَيْنَا عَلَيْكُمْ ﴿وَ﴾ اَلَمْ ﴿نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ اَنْ يَّظْفَرُوْا بِكُمْ بِتَخْذِيْلِهِمْ وَمُرَاسَلَتِكُمْ بِاَخْبَارِهِمْ فَلَنَا عَلَيْكُمُ الْمِنَّةُ، قَالَ تَعَالٰى ﴿فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ﴾ وَبَيْنَهُمْ ﴿يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ بِاَنْ يُّدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلَهُمُ النَّارَ ﴿وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا (۱۴۱)﴾ طَرِيْقًا بِالْاِسْتِيْصَالِ.

ترجمہ

اے ایمان والو! ہوجاؤ قائم رہنے والے (قوامین بمعنی قائمین ہے) انصاف (قسط بمعنی عدل ہے) پر گواہ (حق کیساتھ) اللہ کے لیے، اگرچہ (گواہی دینی ہو) اپنی جانوں پر (تو جانوں پر بھی گواہی دو یوں کہ حق کا اقرار کرو اور اسے مت چھپاؤ) یا ماں باپ یا رشتے داروں ......ل...... پر، اگرچہ وہ (جس کے خلاف گواہی دی جارہی ہے) غنی ہو یا فقیر، تو اللہ زیادہ مہربان ہے ان پر (تم سے، اور انکے مصالح سے بہتر واقف ہے) تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ (اپنی گواہی دینے میں کہ مالدار کی خوشامد کرو یا غریب پر ترس کھاؤ تا) کہ ہٹ جاؤ تم (یعنی حق سے دور ہوجاؤ) اور اگر ہیر پھیر کرو (یعنی گواہی میں تحریف کرو، ایک قرات میں تخفیفا پہلی واو کے حذف کیساتھ ہے) یا منہ پھیرو (ادائیگی گواہی سے) تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے، (وہ تمہیں اس پر بدلہ دے گا) اے ایمان والو! ایمان رکھو (یعنی ایمان پر دوام اختیار کرو) اللہ اور رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری (یعنی محمد ﷺ پر اور وہ قرآن ہے) اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری (رسولوں پر، کتاب بمعنی کتب ہے، ایک قرات میں نزل اور انزل دونوں فعل معروف مستعمل ہیں) اور جو نہ مانے اللہ اور اسکے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور (یعنی حق سے) دور کی گمراہی میں پڑا

Marfat.com

تحقیق جولوگ ایمان لائے (حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، یعنی یہودی) پھر کفر کیا (بچھڑے کو پوج کر) پھر ایمان لائے (اسکے بعد) پھر کفر کیا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے) پھر اور کفر میں بڑھے (حبیب خدا ﷺ کا انکار کر کے) اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے (گا جب تک وہ اس حالت پر قائم رہیں گے) نہ انہیں راہ دکھائے (یعنی حق راستے کی) خوشخبری دو (خبر دیجئے! اے محمد ﷺ) منافقین کو کہ انکے لئے دردناک (الیما بمعنی مولما ہے) عذاب تیار کیا گیا ہے۔

جو (الذین، منافقین سے بدل ہے یا اسکی صفت ہے) مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں (اس لئے کہ انہیں کفار کے طاقتور ہونے کا وہم ہے) کیا چاہتے ہیں (یبتغون بمعنی یطلبون ہے) انکے پاس عزت (ایبتغون میں ہمزہ استفہام انکاری ہے یعنی وہ ان کے پاس عزت نہیں پاسکتے بلکہ) عزت تو ساری اللہ کے پاس ہے......۲......(دنیا اور آخرت میں اور وہ صرف اسکے دوستوں ہی کو ملتی ہے) اور تم پر اتارا (نزل معروف اور مجہول دونوں طرح پڑھا گیا ہے) کتاب میں (قرآن کی سورہ انعام میں) یہ حکم کہ (ان مخففہ ہے اور اسکا اسم محذوف ہے یعنی انہ تقدیر عبارت ہے) تم اللہ کی آیتوں کو سنو (یعنی قرآن کی آیتوں کو) کہ انکا انکار کیا جاتا ہے یا انکی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو (یعنی اسکا انکار کرنے والوں اور ہنسی بنانے والوں کے ساتھ نہ بیٹھو) جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم (اگر ان کے ساتھ بیٹھے، تو) انہیں جیسے ہو (گناہ میں) بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا (جیسا کہ وہ دنیا میں کفر اور ہنسی کرنے پر اکٹھے تھے) جو لوگ (یہ الذین ماقبل الذین سے بدل ہے) انتظار کرتے ہیں (یتربصون بمعنی ینتظرون ہے) تمہارے لئے (تکلیف دہ امور آنے کی) تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے (یعنی کامیابی اور غنیمتیں) تو بولیں (تم سے) کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے (دین اور جہاد میں تو ہمیں بھی مال غنیمت میں سے دو) اور اگر کافروں کا حصہ ہو (یعنی تمہارے مقابلے میں انہیں کامیابی ہو) تو کہیں (کافروں سے) کیا ہمیں قابو نہ تھا (نستحوذ بمعنی نستول ہے) تم پر (ہم تمہیں پکڑنے اور قتل کرنے پر قادر تھے لیکن ہم نے تمہیں باقی رکھا) اور (کیا نہ) ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا (کہ وہ تم پر کامیابی حاصل کرسکیں، اس طرح کہ جنگ میں ہم نے انکی مدد نہ کی اور انکی خبریں بھی تمہیں پہنچاتے رہے تو ہمارا تم پر احسان ہے پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تو اللہ فیصلہ کردے گا تمہارے (اور ان انکے) درمیان، قیامت کے دن (تمہیں جنت میں اور انہیں جہنم میں داخل فرما کر) اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دیگا (یعنی مسلمانوں کا استیصال کرنے کی انہیں کوئی راہ نہیں دیگا)۔

ترکیب

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ﴾

یاایھاالذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... کونوا: فعل ناقص بااسم...... قوامین بالقسط: شبہ جملہ خبر اول...... شھداء للّٰہ: شبہ جملہ خبر ثانی ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء۔

﴿وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ﴾

و: حالیہ ...... لو: شرطیہ ...... علی: جار ...... انفسکم او الوالدین والاقربین: معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور،

Marfat.com

اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر خبر، کانت فعل محذوف کیلئے،فعل ناقص اپنے اسم ھی وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ جزا محذوف فلا تجمعوا عن اداۃ الشھادۃ کیلئے شرط، اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر ماقبل کونوا کےاسم سے حال ہے۔

﴿اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا﴾

ان: شرطیہ ...... یکن: فعل ناقص بااسم ...... غنیا او فقیرا: معطوف علیہ ومعطوف ملکر خبر،ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا...... اولی بھما: شبہ جملہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا﴾

ف: فصیحیہ ...... لاتتبعوا الھوی: فعل بافاعل ومفعول ...... ان تعدلوا: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول لہ، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ شرط محذوف اذا کان الامر کذلک کی جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ...... و: عاطفہ ...... ان: شرطیہ ...... تلوا او تعرضوا: جملہ معطوف علیہ ومعطوف ملکر جزا محذوف یعاقبکم کیلئے شرط، اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ...... ف: تعلیلیہ ...... ان اللّٰہ کان ......الخ: جملہ اسمیہ ماقبل جزا محذوف کیلئے علت۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ﴾

یایھاالذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ......امنوا: فعل بافاعل ...... ب: جار...... اللّٰہ: اسم جلالت معطوف علیہ ...... و رسولہ: معطوف اول...... و: عاطفہ ...... الکتب: موصوف...... الذی نزل علی رسولہ: موصول صلہ ملکر صفت، اپنے موصوف سے ملکر معطوف ثانی ...... و: عاطفہ ...... الکتب: موصوف ...... الذی انزل من قبل: موصول صلہ ملکر صفت، اپنے موصوف سے ملکر معطوف ثالث، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، امنوا، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء۔

﴿وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا﴾

و: مستانفہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... یکفر: فعل بافاعل ...... ب: جار ...... اللّٰہ وملئکۃ و کتبہ و رسلہ و الیوم الاخر: معطوف علیہ ومعطوف ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ف: جزائیہ ...... قد ضل ضللا بعیدا: جملہ فعلیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا﴾

ان: حرف مشبہ ...... الذین: موصول...... امنوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... ثم کفروا...... الخ: جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر اسم ، لم یکن اللّٰہ: فعل ناقص بااسم ...... لام: جار ...... یغفر لھم: جملہ فعلیہ مجرور، اپنے جار سے ملکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ، لا: نافیہ ...... لام: جار، یھدیھم سبیلا: جملہ فعلیہ مجرور، اپنے جار سے ملکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ فعلیہ خبر ، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

Marfat.com

﴿بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

بشر: فعل امر بافاعل...... المنفقين: موصوف...... الذين: موصول...... يتخذون: فعل بافاعل...... الكفرين: مفعول ...... اولياء: موصوف...... من دون المومنين: صفت، ملکر مفعول ثانی ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر صفت، اپنے موصوف سے ملکر مفعول ...... ب: جار...... ان: حرف مشبہ ...... لهم: خبر مقدم ...... عذابا اليما: اسم مؤخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مجرور، اپنے جار سے ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴾

همزه: حرف استفہام ...... يبتغون عندهم العزة: فعل بافاعل وظرف ومفعول جملہ فعلیہ مستانفہ ...... ف: تعلیلیہ ...... ان: حرف مشبہ ...... العزة: ذوالحال ...... جيمعا: حال، ملکر اسم ...... لله: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ﴾

و: مستانفه ...... قد: تحقیقیہ ...... نزل عليكم: فعل بافاعل وظرف لغو ...... في الكتب: ظرف لغو ثانی ...... ان: مخففہ ...... كم ضمیر محذوف اسم ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط مفعول فیہ مقدم ...... سمعتم: فعل بافاعل ...... ايت الله: ذوالحال...... يكفر بها و يستهزأ بها: جملہ معطوف علیہ ومعطوف ملکر حال، ذوالحال سے ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... لا تقعدوا معهم: فعل بافاعل وظرف ...... حتى: جار ...... يخوضوا ...... الخ: جملہ فعلیہ مجرور، جار سے ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ جزا، اپنی شرط سے ملکر خبر ، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر مفعول، نزل، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا﴾

ان: حرف مشبہ ...... كم: ضمیر اسم ...... اذا: حرف جواب ...... مثلهم: خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ...... ان الله: حرف مشبہ واسم ...... جامع: اسم فاعل ھو ضمیر فاعل...... المنفقين: معطوف علیہ ...... و الكافرين: معطوف، ملکر ذوالحال...... جميعا: حال، ملکر مفعول...... في جهنم: ظرف لغو، سب ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ﴾

الذين: موصول...... يتربصون: فعل بافاعل ...... بكم: ظرف لغو ملکر صلہ اپنے موصول سے ملکر ماقبل المنفقين کی صفت ...... ف: مستانفه ...... ان: شرطیہ ...... كان لكم: فعل ناقص باخبر مقدم ...... فتح من الله: مرکب توصیفی اسم، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... قالوا: قول ...... همزه: حرف استفہام ...... لم نكن: فعل بااسم ...... معكم: ظرف مستقر خبر، ملکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ فعلیہ مقولہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

Marfat.com

و: عاطفہ ...... ان: شرطیہ ...... کان للکفرین نصیب: فعل ناقص باخبر مقدم واسم مؤخر، ملکر جملہ فعلیہ شرط ...... قالوا: قول ...... ھمزہ: حرف استفہام ...... لم: حرف جازم ...... نستحوذ علیکم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و نمنعکم من المومنین: جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مقولہ، اپنے قول سے ملکر جملہ فعلیہ قولیہ ہوکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا﴾

ف: مستانفہ ...... اللہ: اسم جلالت مبتدا ...... یحکم: فعل بافاعل ...... بینکم: ظرف اول ...... یوم القیمۃ: ظرف ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ خبر، اپنے مبتداء سے ملکر جملہ اسمیہ ...... و: عاطفہ ...... لن یجعل اللہ: فعل بافاعل ...... للکفرین: ظرف لغو ...... علی المومنین: حال مقدم ...... سبیلا: ذوالحال، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

شان نزول

☆......یایھا الذین امنوا امنوا ......یہ معنی اس صورت میں ہیں کہ یہ خطاب مسلمانوں سے ہو اور اگر یہ خطاب یہود ونصاری سے ہوتو معنی یہ ہیں کہ بعض کتابوں، بعض رسولوں پر ایمان لانے والو تمہیں یہ حکم ہے۔ اور اگر خطاب منافقین سے ہوتو معنی یہ ہے کہ اے ایمان کا ظاہری دعوی کرنے والو! اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ۔ یہاں رسول سے مراد سید عالم ﷺ کی ذات اور کتاب سے قران مجید مراد ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام اور اسد واسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام وسلمہ ویامین کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ مومنین اہل کتاب میں سے تھے۔ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم آپ پر اور آپکی کتاب پر اور موسی پر اور توریت پر اور عزیر پر ایمان لاتے ہیں اور اسکے سوا باقی کتابوں پر ایمان نہ لائیں گے۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم اللہ پر اور اسکے رسول پر اور قرآن پر اور اس سے پہلی ہر کتاب پر ایمان لاؤ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......ان الذین امنوا ثم کفروا ......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان لائے پھر بچھڑا پوج کر کافر ہوئے۔ پھر اسکے بعد ایمان لائے اور حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل کا انکار کر کے کافر ہوئے پھر سید عالم ﷺ اور قرآن کا انکار کر کے کفر میں بڑھے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے یعنی انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تا کہ ان پر مومنین کے احکام جاری ہوں پھر کفر میں بڑھے یعنی کفر پر انکی موت ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

﴿كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ﴾ کا مقصد:

۱......اللہ رب العالمین نے قرآن مجید فرقان حمید میں انصاف کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خوب انصاف کرنے والے ہو جاؤ

Marfat.com

چاہے معاملہ تمہاری اپنی ذات کا ہو یا والدین کا یا عزیز و اقارب کا انصاف کا دامن نہ چھوٹنے پائے۔ اس آیت کے مطالعہ سے پتہ چلا کہ معاشی و معاشرتی و گھریلو معاملات میں عدل و انصاف کرنا بہت ضروری ہے کہ اس سے نظم و ضبط اور باہمی یگانگت پیدا ہوتی ہے اور انسان جرائم سے بچتا ہے کیونکہ جب انصاف ہوگا اور مجرم کو سزا ملے گی تو آئندہ کے لیے اسے تنبیہ ہو جائے گی اور وہ اس جرم سے باز آئے گا۔ حضور ﷺ کی سیرت پاک سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے، حضور ﷺ کی بارگاہ میں چوری کرنے والی فاطمہ نامی عورت پیش کی گئی آپ ﷺ نے اس کے متعلق شرعی حکم نافذ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی یہ جرم کرتی تو اسے بھی یہی سزا دی جاتی۔ یہاں سے پتہ چلا کہ انسان چاہے اپنی ذات کا معاملہ ہو یا اپنے عزیز و اقارب کا انصاف سے کام لے۔

عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے:

۲......قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اس موقع پر ان لوگوں کی مذمت کی گئی جو کافروں سے دوستی رکھتے ہیں اور مومنین سے دوستی نہیں کرتے اور اسی میں اللہ کے حضور عزت کے بھی خواہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آیتِ مبارکہ میں ان لوگوں کی مذمت فرمائی جو کافروں سے دوستی کر کے عزت کی خواہش رکھتے ہیں اور فرمادیا کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ کے لیے ہے مطلب یہ معلوم ہوا کہ جو اسلام دشمن ہیں وہ مسلمانوں کے کبھی دوست نہیں ہو سکتے اور ان سے دوستی کرنے میں کوئی عزت بھی نہیں یہاں اللہ تعالیٰ نے نسبتِ مجازی کے تحت فرمادیا کہ عزت ساری اللہ کے لیے ہے یعنی کافروں کی کوئی عزت نہیں اور مومنین کو ان سے رسم و راہ رکھنے سے منع فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں وہ تمہارے دوست نہیں ہو سکتے اور اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور عزت پانا چاہتے ہو تو تمہیں مسلمانوں سے دوستی ختم کرنا پڑے گی۔

☆......☆ **قائمین**: یعنی قیام پر مداومت کرنے والے، جو ایک یا دو مرتبہ عدل کرے وہ حقیقت میں قائم کرنے والا نہ کہلائے گا۔

داوموا علی الایمان: اس جملے میں اس بات کا جواب ہے کہ فرمان باری تعالیٰ ﴿اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا﴾ میں تحصیل حاصل ہے اور یہ محال ہے، میں اس کا جواب یہ دوں گا کہ معنی یہ ہے کہ ایمان پر حد درجہ ثابت رہو، پس جانو کہ **لا الٰہ الا اللہ** یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یا یہ مراد ہے کہ **یایھا النبی اتق اللہ** یعنی اے نبی اللہ سے ڈرو۔ (الجمل، ج۲، ص۱۳۴ وغیرہ)

بالحق: یعنی باطل کی گواہی دینا جائز نہیں، اور اللہ کا فرمان محض اس کی رضا کے لئے ہے نہ کہ کسی اور غرض سے۔

بان تقروا بالحق: شہادت سے مراد اقرار کرنا ہے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حقیقی شہادت مراد ہو اور حقیقی شہادت سے مراد کسی غیر کی حکم کے ذریعے خبر دینا ہے، جیسا کہ انسان اپنے بیٹے پر شاہد ہوتا ہے پس واجب ہے کہ حق گواہی دی جائے اگرچہ اس میں ضرر پہنچے۔

المشھود علیہ: یعنی والدین، اقرباء اور پڑوسی وغیرہ سے ہوں۔

تحرفوا الشھادۃ: یہ کہ دعویٰ کے خلاف گواہی دے۔

فی الفعلین: یعنی نزل اور انزل دونوں میں، اور انزال کا فاعل اسم جلالت ہے۔

بعدہ: یعنی موسیٰ علیہ السلام کی جانب مناجات کرتے ہوئے رجوع کیا۔

Marfat.com

ما اقاموا علیه : یعنی یہود کا بچھڑے کی عبادت پر قائم رہنے کی مدت، اس سے یہ وہم دور ہوتا ہے کہ ظاہر آیت ان کی مغفرت نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے اگر چہ توبہ کریں، اس عبارت سے فائدہ یہ ہوا کہ مغفرت کا نہ ہونا ان کے کفر پر ڈٹے رہنے کے ساتھ مقید ہے، پھر اگر وہ توبہ کریں اور کفر سے لوٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا﴿قل للذین کفروا ان ینتھو یغفر لھم ماقد سلف﴾۔

الاولیاؤہ : یعنی مومنین، اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿ولله العزت ولرسول وللمؤمنین ولکن المنافقین لایعلمون﴾۔

فی الاثم : یعنی کفر یا اس کے سوا کوئی اور گناہ، پس کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے اور حرام پر راضی ہونا نافرمانی ہے پس اسی طرح طاعت گزاروں کے ساتھ بیٹھنا طاعت گزاری ہے اور نافرمانوں کے ساتھ بیٹھنا نافرمانی ہے۔

من الظفر علیکم: جیسا کہ اُحُد میں ہوا۔

فلنا علیکم المنة: یعنی ہم نے انہیں دنیا کا حصہ دیا، پس ان (کافروں) کے لئے مال کے سوا کوئی حصہ نہیں۔

(صاوی، ج۲ ص۱۷وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۸

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ﴾ بِاِظْهَارِهِمْ خِلَافَ مَا اَبْطَنُوْهُ مِنَ الْكُفْرِ فَیَدْفَعُوْا عَنْهُمْ اَحْكَامَهُ الدُّنْیَوِیَّةَ ﴿وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ مُجَازِیْهِمْ عَلٰی خِدَاعِهِمْ فَیَفْتَضِحُوْنَ فِی الدُّنْیَا بِاِطِّلَاعِ اللّٰهِ نَبِیَّهٗ عَلٰی مَآ اَبْطَنُوْهُ وَیُعَاقَبُوْنَ فِی الْاٰخِرَةِ ﴿وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوةِ﴾ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿قَامُوْا كُسَالٰی﴾ مُتَثَاقِلِیْنَ ﴿یُرَآءُوْنَ النَّاسَ﴾ بِصَلَاتِهِمْ ﴿وَلَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ﴾ یُصَلُّوْنَ ﴿اِلَّا قَلِیْلًا (۱۴۲)﴾ رِیَاءً ﴿مُذَبْذَبِیْنَ﴾ مُتَرَدِّدِیْنَ ﴿بَیْنَ ذٰلِكَ﴾ الْكُفْرِ وَالْاِیْمَانِ ﴿لَآ﴾ مَنْسُوْبِیْنَ ﴿اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ﴾ اَیِ الْكُفَّارِ ﴿وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ﴾ اَیِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿وَمَنْ یُّضْلِلِ﴾ هُ ﴿اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا (۱۴۳)﴾ طَرِیْقًا اِلَی الْهُدٰی ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ﴾ بِمُوَالَاتِهِمْ ﴿سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا (۱۴۴)﴾ بُرْهَانًا بَیِّنًا عَلٰی نِفَاقِكُمْ ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ﴾ اَلْمَكَانِ ﴿الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ وَهُوَ قَعْرُهَا ﴿وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا (۱۴۵)﴾ مَانِعًا مِنَ الْعَذَابِ ﴿اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا﴾ مِنَ النِّفَاقِ ﴿وَاَصْلَحُوْا﴾ عَمَلَهُمْ ﴿وَاعْتَصَمُوْا﴾ وَثِقُوْا ﴿بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ﴾ مِنَ الرِّیَاءِ ﴿فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ فِیْمَا یُؤْتَوْنَهٗ ﴿وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا (۱۴۶)﴾ فِی الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْجَنَّةُ ﴿مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ﴾ نِعْمَهٗ ﴿وَاٰمَنْتُمْ﴾ بِهٖ وَالْاِسْتِفْهَامُ بِمَعْنَی النَّفْیِ اَیْ لَا یُعَذِّبُكُمْ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا﴾ لِاَعْمَالِ

Marfat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْاِثَابَةِ ﴿عَلِيْمًا(۱۴۷)﴾ بِخَلْقِهٖ۔

ترجمہ

بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کوفریب دیا چاہتے ہیں (باطن میں کفر چھپا کر اسکے خلاف ظاہر کر کے تا کہ کفر کے دنیاوی احکام سے بچے رہیں) اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا (یعنی انہیں انکے دھوکہ کی سزا دیگا، پس وہ دنیا میں ذلیل وخوار ہوں گے کہ اللہ انکے باطن میں چھپے کفر کی اطلاع اپنے نبی کو فرمادے گا اور آخرت میں بھی سزا پائیں گے) اور جب نماز کو کھڑے ہوں (مومنوں کیساتھ) تو ہارے جی سے (یعنی اسے بھاری جانتے ہوئے) لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں (اپنی نماز کیساتھ) اور اللہ کو یاد نہیں کرتے (یعنی نماز نہیں پڑھتے) مگر تھوڑا......۱......(دکھاوے کو) ڈگمگا رہے ہیں (یعنی متردد ہیں) بیچ میں (کفر اور ایمان کے) نہ ادھر ہی (یعنی کفار کی طرف منسوب ہیں) اور نہ ادھر کے (یعنی مومنین کیطرف کے) اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا (ہدایت کی)۔

اے ایمان والو! کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا کیا یہ چاہتے ہو کہ بناؤ اپنے اوپر اللہ کے لیے (ان سے دوستی کر کے) صریح حجت (اپنے نفاق پر کھلی دلیل) بیشک منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے......۲......(یعنی نچلے مکان) میں ہونگے (یعنی جہنم کی گہرائی میں) اور تو ہرگز انکا کوئی مددگار نہ پائیگا (یعنی انہیں عذاب سے بچانے والا) مگر وہ جنہوں نے توبہ کی (نفاق سے) سنوار لیے (اپنے عمل) اور بھروسہ کیا (اعتصموا بمعنی وثقوا ہے) اللہ پر اور اپنا دین اللہ کے لیے خالص کرلیا (ریاکاری سے) تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں (ان انعامات میں مسلمانوں کے شریک ہیں جو مسلمانوں کو دیئے جائینگے) اور عنقریب اللہ مومنوں کو بڑا اجر دیگا (آخرت میں، یعنی جنت) اور اللہ تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا اگر تم حق مانو (اسکی نعمت کا) اور ایمان لاؤ (اس پر ما استفہامیہ بمعنی نفی ہے، یعنی وہ تمہیں عذاب نہ دیگا) اور اللہ ہے صلہ دینے والا (یعنی مومنوں کے اعمال پر ثواب دینے والا) اور جاننے والا (اپنی مخلوق کو)۔

ترکیب

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾

ان: حرف مشبہ...... المنفقين: اسم...... يخدعون: فعل بافاعل...... اللّٰه: اسم جلالت ذوالحال...... وهو خادعهم: مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾

و: عاطفہ...... اذا: ظرفیہ متضمن بمعنی شرط...... قاموا الى الصلوة: فعل بافاعل وظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ شرط...... قاموا: فعل واو ضمیر ذوالحال...... كسالى: حال اول...... يراء ون الناس: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......و: عاطفہ...... لايذكرون اللّٰه: فعل بافاعل ومفعول......الا: للحصر...... قليلا: مفعول مطلق ملکر جملہ فعلیہ معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر حال ثانی ملکر فاعل ملکر جملہ

Marfat.com

جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿مُذَبۡذَبِیۡنَ بَیۡنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ﴾

مذبذبین: اسم فاعل ھم ضمیر ذوالحال ...... لا: نافیہ ...... الی ھؤلاء: معطوف علیہ ...... و لا الی ھؤلاء: معطوف، ملکر منسوبین محذوف کیلئے ظرف مستقر، شبہ جملہ ہوکر حال، ملکر فاعل ...... بین ذلک: ظرف، ملکر شبہ جملہ ہوکر ماقبل یراء ون کی ضمیر فاعل سے حال ہے۔

﴿وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ سَبِیۡلًا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾

و: مستانفہ ...... من: شرطیہ مبتدا ...... یضلل اللّٰہ: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... لن تجد لہ سبیلا: جملہ فعلیہ جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ...... یایھا الذین امنوا: جملہ فعلیہ ندائیہ ...... لاتتخذوا: فعل بافاعل ...... الکفرین: مفعول ...... اولیاء: موصوف ...... من دون المومنین: ظرف مستقر صفت، اپنے موصوف سے ملکر مفعول ثانی، لاتتخذوا اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء۔

﴿اَتُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ عَلَیۡکُمۡ سُلۡطٰنًا مُّبِیۡنًا﴾

ھمزہ: حرف استفہام ...... تریدون: فعل بافاعل ...... ان: مصدریہ ...... تجعلوا: فعل بافاعل ...... للّٰہ: ظرف لغو ...... علیکم: ظرف مستقر حال مقدم ...... سلطنا مبینا: ذوالحال، ملکر مفعول، تجعلوا فعل اپنے متعلقات سے ملکر بتاویل مصدر مفعول، تریدون، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ فِی الدَّرۡکِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ نَصِیۡرًا﴾

ان: حرف مشبہ ...... المنفقین: اسم ...... فی: جار ...... الدرک الاسفل: ذوالحال ...... من النار: ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ...... و: عاطفہ ...... لن تجد لھم نصیرا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَاعۡتَصَمُوۡا بِاللّٰهِ وَاَخۡلَصُوۡا دِیۡنَهُمۡ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾

الا: حرف استثناء ...... الذین: موصول ...... تابوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... واصلحوا: جملہ فعلیہ معطوف اول ...... واعتصموا باللّٰہ: جملہ فعلیہ معطوف ثانی ...... واخلصوا دینھم للّٰہ: جملہ فعلیہ معطوف ثالث، اپنے معطوف علیہ سے ملکر صلہ، موصول سے ملکر مستثنی ہے ماقبل لن تجد لھم میں ھم ضمیر سے ...... ف: مستانفہ ...... اولئک: مبتدا ...... مع المؤمنین: مرکب اضافی خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَسَوۡفَ یُؤۡتِ اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَجۡرًا عَظِیۡمًا﴾

و: مستانفہ ...... سوف یؤت اللّٰہ المؤمنین اجرا عظیما: فعل بافاعل ومفعول اول وثانی، ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿مَايَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا﴾

ما: استفہامیہ مفعول بہ مقدم ...... یفعل اللہ بعذابکم: فعل فاعل وظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ...... ان: شرطیہ ...... شکرتم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... وامنتم: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جزامحذوف فقد تفادیتم العذاب کی شرط، اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ۔...... وکان اللہ شاکرا علیما: اسکی ترکیب ماقبل میں گزر چکی ہے۔

تشریح وتوضیح واغراض

اللہ کاذکر کم کرنے کے کیامعنی ہیں؟

۱......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ منافق صرف دکھانے کیلئے نماز پڑھتے ہیں اور صرف سنانے کے لیے نیک کام کرتے ہیں ان کے پاس جب دوسرے لوگ ہوتے ہیں تو وہ نماز پڑھتے ہیں اور جب کوئی نہیں ہوتا تو نماز نہیں پڑھتے۔ اور یہ جو فرمایا کہ اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ نماز میں جو تکبیرات بلند آواز سے پڑھی جاتی ہیں ان کو پڑھتے ہیں اور جو ذکر نماز میں پست آواز سے ہوتا ہے اس میں وہ خاموش رہتے ہیں مثلاً قرأت اور تسبیحات وغیرہ نہیں پڑھتے یا معنی یہ ہے کہ نماز کے علاوہ وہ اور کسی وقت میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے، آج کل ہم اکثر لوگوں کا یہی حال دیکھتے ہیں وہ اکثر اوقات گپ شپ، دوسروں کی غیبت، کہانیوں اور لطیفوں اور کاروباری باتوں میں گزار دیتے ہیں اور اللہ تعالی کی تکبیر وتقدیس، تسبیح وتحلیل، توبہ استغفار اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا ذکر ان کی زبانوں پر نہیں آتا یا بہت کم آتا ہے۔ (تبیان القرآن، ج۲، ص۸۳۵، ۸۳۶)

منافقین درک اسفل میں ہوں گے:

۲......منافق سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے، دوزخ کے سات طبقات ہیں: (۱)......جہنم (۲)......لظی (۳)......الحطم، (۴)......سعیر (۵)......سقر (۶)......جحیم (۷)......ھاویہ۔

کبھی ان ساتوں طبقات پر جہنم کا اطلاق کیا جاتا ہے ان طبقات کو درکات اسلئے کہتے ہیں کہ یہ تہہ درتہہ ہیں اور منافقوں کا آخری طبقے میں ہونا انکے عذاب کی شدت پر دلالت کرتا ہے۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ منافق کو لوہے کے تابوت میں رکھ کر درک اسفل میں ڈالا جائے گا اور ان کا عذاب کافروں سے زیادہ شدید ہوگا اسلئے کہ یہ کفر کو چھپاتے ہیں مسلمانوں کو دھوکا اور اسلام کا مذاق اڑاتے ہوئے۔ (روح المعانی، الجزء الخامس، ص۲۳۱)

☆......☆مجازیھم: یعنی عقاب وجزاء کو ذنب کا نام دیا گیا ہے، اور ایک نسخہ میں فیجازیھم ہے۔

یصلون: نماز کو ذکر اس لئے کہا کہ یہ ہر قسم کے ذکر پر مشتمل عبادت ہے۔

رِیاء: یعنی ریاکاری کرتے ہوئے نماز پڑھی یا ریاکاری کے لئے نماز پڑھی۔

الکفر والایمان: یعنی کفر اور ایمان کے مقررہ مقام کے درمیان متردد ہیں۔

Marfat.com

بیناً: یعنی کافروں کی دوستی نفاق کی دلالت پر زیادہ واضح ہے۔ (الجمل، ج۲،ص۱۴۲وغیرہ)

مذبذبین: یراؤن کے فاعل سے حال ہے، اور المذبذب کی تعریف یہ ہے کہ جانبین میں سے ایک جگہ سے دوسری جگہ کے بعد دیگرے منتقل ہونا، اس کا فائدہ مفسر کے قول متر ددین سے ملتا ہے۔

وهو قعرها: یہاں مفسر علیہ الرحمۃ نے جہنم کے سات طبقات ذکر کئے ہیں جنہیں ہم ماقبل ذکر کر چکے ہیں۔ (صاوی، ج۲،ص۷۵)

ایک اہم بات

رسالہ گانے باجے کی ہولناکیاں میں تفسیرات احمدیہ کے حوالے سے ہے، گانے باجے شیطان کی ایجاد ہیں چنانچہ تفسیرات احمدیہ میں ہے کہ آقائے دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''شیطان نے سب سے پہلے نوحہ کیا اور گانا گایا''۔

(تفسیرات احمدیہ، ص۶۰۱)

ہمیں چاہئے کہ ہم گانے باجوں سے حتی الامکان بچیں۔

Marfat.com

رکوع نمبر ۱

﴿لا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ﴾مِنَ اَحَدٍ اَیْ یُعَاقِبُ عَلَیْهِ ﴿اِلَّا مَنْ ظُلِمَ﴾ فَلاَ یُؤَاخِذُهٗ بِالْجَهْرِ بِهٖ بِاَنْ یُخْبِرَ عَنْ ظُلْمِ ظَالِمِهٖ وَیَدْعُوْ عَلَیْهِ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا﴾ لِمَا یُقَالُ ﴿عَلِیْمًا (۱۴۸)﴾ بِمَا یُفْعَلُ ﴿اِنْ تُبْدُوْا﴾ تُظْهِرُوْا ﴿خَیْرًا﴾ مِنْ اَعْمَالِ الْبِرِّ ﴿اَوْ تُخْفُوْهُ﴾ تَعْمَلُوْهُ سِرًّا ﴿اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ﴾ ظُلْمٍ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا (۱۴۹)﴾﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ بِاَنْ یُؤْمِنُوْا بِهٖ دُوْنَهُمْ ﴿وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ﴾ مِنَ الرُّسُلِ ﴿وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ﴾ مِنْهُمْ ﴿وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِكَ﴾ الْكُفْرِ وَالْاِیْمَانِ ﴿سَبِیْلًا (۱۵۰)﴾ طَرِیْقًا یَذْهَبُوْنَ اِلَیْهِ ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا﴾ مَصْدَرٌ مُؤَكِّدٌ لِمَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ قَبْلَهٗ ﴿وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا (۱۵۱)﴾ ذَا اِهَانَةٍ هُوَ عَذَابُ النَّارِ.﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ كُلِّهِمْ ﴿وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ﴾ بِالنُّوْنِ وَالْیَاءِ ﴿اُجُوْرَهُمْ﴾ ثَوَابَ اَعْمَالِهِمْ﴿وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا﴾ لِاَوْلِیَائِهٖ ﴿رَّحِیْمًا (۱۵۲)﴾ بِاَهْلِ طَاعَتِهٖ

ترجمہ

اللہ پسند نہیں کرتا اعلان کرنا بری بات کا (کسی سے بھی، یعنی وہ اس پر عذاب دے گا) مگر مظلوم سے......۱......(یعنی مظلوم کا مواخذہ نہ کرے گا اس بات کا اعلان کرنے کی وجہ سے کہ وہ ظالم کے ظلم سے آگاہ کرے اور اس کے خلاف بددعا کرے) اور اللہ سنتا (ہے جو کہا جائے) جانتا ہے (جو کیا جائے) اگر تم ظاہر کرو (تبدوا بمعنی تظھروا ہے) بھلائی (یعنی نیک اعمال) یا چھپاؤ (یعنی نیکی کے کام چھپ کر کرو) یا کسی کی برائی (یعنی ظلم) سے درگزر کرو تو بے شک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے وہ جو اللہ اور اس کے رسول کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں (اس طرح کہ وہ اللہ پر تو ایمان لائیں لیکن رسولوں پر ایمان نہ لائیں) اور کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے کسی پر (رسولوں میں سے) اور کسی کے (ان میں سے) منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ پکڑیں اس (ایمان و کفر) کے بیچ میں کوئی راہ ......۲......(یعنی ایسا راستہ کہ جس پر چلتے سکیں)۔

یہی ہیں ٹھیک کافر (لفظ حقًّا ماقبل جملہ کے مضمون کا مصدر مؤکد ہے) اور ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب (مهینا بمعنی ذا اهانة ہے) اور وہ جو اللہ اور اس کے (تمام) رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا یہ لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ انہیں دے گا (یؤتهم میں دو لغتیں ہیں یعنی نون کے ساتھ نؤتهم اور یاء کے ساتھ یؤتهم) انکا ثواب (یعنی ان کے اعمال کا ثواب) اور اللہ بخشنے والا (ہے اپنے دوستوں کو) اور مہربان ہے (اہل طاعت پر)۔

Marfat.com

ترکیب

﴿لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ﴾

لایحب اللہ: فعل نفی وفاعل...... الجھر: مصدر...... ب: جار...... السوء: ذوالحال...... من القول: ظرف مستقر حال، ملکر مجرور، ملکر ظرف شبہ جملہ ہوکر مستثنیٰ منہ...... الا: حرف استثناء، من ظلم: موصول صلہ، ملکر مستثنیٰ، ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا﴾

و: مستانفہ...... کان اللہ: فعل ناقص واسم...... سمیعا: خبر اول...... علیما: خبر ثانی، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْہُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا﴾

ان: شرطیہ...... تبدوا خیرا: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ...... او: عاطفہ...... تخفوہ: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اول...... او: عاطفہ...... تعفوا عن سوء: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ثانی، ملکر شرط، ف: جزائیہ...... ان اللہ: حرف مشبہ واسم...... کان عفوا قدیرا: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۝ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا﴾

ان: حرف مشبہ...... الذین: موصول...... یکفرون باللہ ورسلہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... و: عاطفہ...... یریدون: فعل بافاعل...... ان: مصدریہ...... یفرقوا بین اللہ ورسلہ: فعل بافاعل وظرف، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول بہ، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اول...... و: عاطفہ...... یقولون قول...... نومن ببعض: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ونکفر ببعض: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ ہوکر معطوف ثانی...... و: عاطفہ...... یریدون: فعل بافاعل...... ان یتخذوا بین ذلک سبیلا: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ثالث، ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر اسم...... اولئک: مبتدا...... ھم الکفرون: جملہ اسمیہ خبر...... حقا: فعل محذوف حق کیلئے مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ان کی خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا﴾

و: مستانفہ...... اعتدنا للکفرین: فعل بافاعل وظرف لغو...... عذابا مھینا: مرکب توصیفی مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ﴾

و: مستانفہ...... الذین: موصول...... امنوا باللہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ولم یفرقوا بین احد منھم: جملہ فعلیہ معطوف...... ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر مبتداء، اولئک: مبتدا...... سوف یوتیھم اجورھم: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝﴾ اس کی ترکیب ماقبل گزر چکی۔

Marfat.com

شان نزول:

☆...... لایحب الجهر بالسوء من القول الامن ظلم......ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا تھا انہوں نے اچھی طرح اس کی میزبانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو ان کی شکایت کرتا نکلا اس واقعہ سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں نازل ہوئی ایک شخص سید عالم ﷺ کے سامنے آپ کی شان میں زبان درازی کرتا رہا آپ نے کئی بار سکوت کیا مگر وہ باز نہ آیا تو ایک مرتبہ آپ نے اس کو جواب دیا اس پر حضور اقدس ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ شخص مجھ کو برا کہتا رہا تو حضور ﷺ نے کچھ نہ فرمایا میں نے ایک مرتبہ جواب دیا تو حضور اٹھ گئے فرمایا ایک فرشتہ تھا تمہارے جانب سے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆...... ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ...... یہ آیت یہود و نصاری کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت عیسی علیہ السلام اور سید عالم کے ساتھ انہوں نے کفر کیا اور نصاری حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے اور انہوں نے سید عالم ﷺ کے ساتھ کفر کیا۔

تشریح و توضیح واغراض

جھر کے معنی

- کسی چیز کے ساتھ اعلان و اظہار کرنا جھر بالشی کہلاتا ہے جیسا کہ قاموس اور صحاح میں ہے کہ جھر بالقول یہ ہے کہ انسان اپنی آواز کو بات کے ذریعے بلند کرے اور ہوسکتا ہے کہ یہاں جھر سے مراد اظہار کرنا ہے اگرچہ آواز بلند نہ ہو مطلب یہ کہ اللہ تعالی یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اپنے قول سے بری بات کا اعلان کرے۔ (روح المعانی، الجزء السادس، ص ۲۴۱)

بعض لوگوں کا مشغلہ ہی دوسروں کی عیب جوئی کرنا ہوتا ہے ان لوگوں کو دوسروں کے عیب بیان کرنے میں ایک خاص لطف آتا ہے اور بعض زبان دراز منہ پر ہی لوگوں کے عیب بیان کر دیتے ہیں یہ لوگ آپس میں دل آزاری، غیبت و باہمی محبت کو نفرت میں بدل دینے کا باعث بنتے ہیں۔ اسلام مسلمانوں کو باہمی محبت و یگانگت کا درس دیتا ہے لہذا کسی کی پس پشت برائی، عیب جوئی، توہین و ہتک کی اجازت نہیں دیتا ہاں وہ شخص جس پر واقعی ظلم ہوا ہو یا اس کی حق تلفی ہوئی ہو اسے رخصت ہے کہ وہ ظالم کے ظلم کا برملا اظہار کرے اور اپنی مظلومیت کی داستان دوسروں کو سنائے تاکہ دوسرے بھی اس کے ظلم سے بچے رہیں۔

اسلام و کفر کے مابین راہ نکالنا

۲؎ اسلام و کفر کی معجون مرکب بنانے کا خیال بہت پرانا ہے بعض لوگ اپنی طرف سے درمیان کی راہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور دین اسلام کے معاملے میں خواہ مخواہ اپنی من مانی بات پر زور دیتے ہیں۔ دور جاہلیت میں بھی اس طرح کے کام پائے جاتے

Marfat.com

تھے کہ بعض رسولوں پر ایمان لے آئے اور بعض کا انکار کردیا اگر چہ یہ ان کا اپنا خودساختہ طریقہ تھا، اگر چہ اسلام اس کی ممانعت کرے لیکن اپنی بات داخل کرنے کی خواہش نے انہیں کہیں کا نہیں چھوڑا اور وہ خود بھی تباہ و برباد ہوئے اوروں کو بھی برباد کیا۔ ہمارے لئے یہاں درس عبرت ہے کہ ہم اپنی طرف سے دین اسلام کے معاملے میں دخل اندازی کرکے قبر و آخرت کا نقصان نہ کریں۔

☆......☆ای یعاقبہ: اللہ تعالی کی محبت نہ پائے جانے کو بطور کنایہ عقاب سے تعبیر کیا ہے، اس سے غایت درجے کی عدم محبت مراد ہے اس لئے کہ غایت درجے کی محبت ہونے کی صورت میں دل اس کی جانب مائل ہوتا ہے۔ (الجمل، ج۲، ص۱۴۵)

بان یخبر عن ظلم ظالمه: یعنی کسی کے بارے میں یہ بات کرے کہ وہ مجھے گالی دیتا ہے یا اس نے میرا مال غصب کیا ہے یا اس نے میرا مال لے لیا ہے یا اس نے مجھے مارا ہے وغیرہ۔

ویدعوا علیه: یعنی جائز بات کے ذریعے، اور وہ اس طرح ہے کہ اے اللہ! میرا حق اس سے خالص جدا کردے یا اسے بات منوادے یا اس سے میرے بدلے انتقام لے جو اس نے مجھ پر ظلم کیا یا مجھے اس سے لینے پر جوش دلا دے، معتمد قول کے مطابق ظالم کے لئے بُرے خاتمہ کی دعا نہیں کرائی جاسکتی اگر چہ وہ ظلم کرنے میں آگے بڑھ جائے اور ظالم کے گھر کو خراب نہ کیا جائے اور نہ ہی اسے ہلاک کیا جائے، چاہئے کہ صبر کرے اور اچھی دعا نہ کرے کہ یہی مقام عظیم ہے جیسا کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "درگزر کرو اور درگزر کرنا بہتر ہے"۔

لما یقال: یعنی ظالم اور مظلوم کے بارے میں۔

بما یفعل: یعنی ظالم اور مظلوم جو کرے۔

من اعمال البر: جیسے نماز، صدقہ، اچھی بات اور حسن ظن۔

طریقا یذھبون الیه: یعنی ایمان اور کفر کے مابین واسطہ، مراد بعض انبیاء پر ایمان لانا اور بعض کا انکار کرنا ہے۔

مصدر مؤکد: حقاً کا عامل محذوف ہے اور جملہ مؤکدہ سے مؤخر ہونے کی وجہ سے مؤخر ہے تقدیر عبارت یوں ہے احقه حقا، اس کی نظیر زید ابوک عطوفا یعنی تیرے باپ زید نے منہ پھیرلیا، میں ملتی ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ فرمان مبارک ﴿هم الکافرون﴾ سے حال ہو یعنی ان کے کفر کا حال سچا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ (صاوی، ج۲ص۶۷ وغیرہ)

رکوع نمبر ۲

﴿ یَسْـَٔلُکَ ﴾ یا محمد ﴿اَهْلُ الْكِتٰبِ﴾ اليهود ﴿اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ﴾ جملة كما انزل على موسى تعنتا فان استكبرت ذلك ﴿فَقَدْ سَاَلُوْا﴾ اى اباؤهم ﴿مُوْسٰۤى اَكْبَرَ﴾ اعظم ﴿مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً﴾ عيانا ﴿فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ﴾ الموت عقابا لهم ﴿بِظُلْمِهِمْ﴾ حيث تعنتوا في السؤال ﴿ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ﴾ الها ﴿مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾ المعجزات على وحدانية الله

Marfat.com

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِکَ ﴾ وَلَمْ نَسْتَاصِلْهُمْ ﴿وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا (۱۵۳)﴾ تَسَلُّطًا بَیِّنًا ظَاهِرًا عَلَیْهِمْ حَیْثُ
اَمَرَهُمْ بِقَتْلِ اَنْفُسِهِمْ تَوْبَةً فَاطَاعُوْهُ ﴿ وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ ﴾ اَلْجَبَلَ ﴿ بِمِیْثَاقِهِمْ ﴾ بِسَبَبِ اَخْذِ الْمِیْثَاقِ
عَلَیْهِمْ لِیَخَافُوْا فَیَقْبَلُوْهُ ﴿وَقُلْنَا لَهُمْ ﴾ وَهُوَ مُظِلٌّ عَلَیْهِمْ ﴿ادْخُلُوا الْبَابَ ﴾ بَابَ الْقَرْیَةِ ﴿سُجَّدًا ﴾ سُجُوْدَ
اِنْحِنَاءٍ ﴿وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا ﴾ وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ الْعَیْنِ وَتَشْدِیْدِ الدَّالِ وَفِیْهِ اِدْغَامُ التَّاءِ فِی الْاَصْلِ فِی
الدَّالِ اَیْ لَا تَعْتَدُوْا ﴿ فِی السَّبْتِ ﴾ بِاصْطِیَادِ الْحِیْتَانِ فِیْهِ ﴿وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا (۱۵۴)﴾ عَلٰی
ذٰلِکَ فَنَقَضُوْهُ ﴿ فَبِمَا نَقْضِهِمْ ﴾ مَا زَائِدَةٌ وَالْبَاءُ لِلسَّبَبِیَّةِ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَحْذُوْفٍ اَیْ لَعَنَّاهُمْ بِسَبَبِ نَقْضِهِمْ
﴿مِّیْثَاقَهُمْ وَکُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ ﴾ لِلنَّبِیِّ ﷺ ﴿قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ﴾ لَا تَعِیْ
کَلَامَکَ ﴿ بَلْ طَبَعَ ﴾ خَتَمَ ﴿اللّٰهُ عَلَیْهَا بِکُفْرِهِمْ ﴾ فَلَا تَعِیْ وَعْظًا ﴿ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا (۱۵۵)﴾ مِنْهُمْ
کَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَاَصْحَابِهٖ ﴿وَّبِکُفْرِهِمْ ﴾ ثَانِیًا بِعِیْسٰی وَکُرِّرَ الْبَاءُ لِلْفَصْلِ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ مَا عُطِفَ عَلَیْهِ
﴿وَقَوْلِهِمْ عَلٰی مَرْیَمَ بُهْتَانًا عَظِیْمًا (۱۵۶)﴾ حَیْثُ رَمَوْهَا بِالزِّنَا ﴿وَّقَوْلِهِمْ ﴾ مُفْتَخِرِیْنَ ﴿اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ
عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﴾ فِیْ زَعْمِهِمْ ، اَیْ بِمَجْمُوْعِ ذٰلِکَ عَذَّبْنَاهُمْ قَالَ تَعَالٰی تَکْذِیْبًا لَّهُمْ فِیْ قَتْلِهٖ
﴿ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ﴾ اَلْمَقْتُوْلُ وَالْمَصْلُوْبُ وَهُوَ صَاحِبُهُمْ بِعِیْسٰی ، اَیْ اَلْقَی اللّٰهُ
عَلَیْهِ شَبَهَهٗ فَظَنُّوْهُ اِیَّاهُ ﴿وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ﴾ اَیْ فِیْ عِیْسٰی ﴿ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ ﴾ مِنْ قَتْلِهٖ حَیْثُ قَالَ
بَعْضُهُمْ لَمَّا رَاَوُا الْمَقْتُوْلَ اَلْوَجْهُ وَجْهُ عِیْسٰی وَالْجَسَدُ لَیْسَ بِجَسَدِهٖ فَلَیْسَ بِهٖ وَقَالَ آخَرُوْنَ بَلْ
هُوَ هُوَ ﴿مَا لَهُمْ بِهٖ ﴾ بِقَتْلِهٖ ﴿ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ﴾ اِسْتِثْنَاءٌ مُنْقَطِعٌ ، اَیْ لٰکِنْ یَتَّبِعُوْنَ فِیْهِ الظَّنَّ الَّذِیْ
تَخَیَّلُوْهُ ﴿ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا (۱۵۷)﴾ حَالٌ مُؤَکِّدَةٌ لِنَفْیِ الْقَتْلِ ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا ﴾ فِیْ
مُلْکِهٖ ﴿حَکِیْمًا (۱۵۸)﴾ فِیْ صُنْعِهٖ ﴿وَاِنْ ﴾ مَا ﴿مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ ﴾ اَحَدٌ ﴿اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ ﴾ بِعِیْسٰی ﴿قَبْلَ
مَوْتِهٖ ﴾ اَیِ الْکِتَابِیِّ حِیْنَ یُعَایِنُ مَلٰئِکَةَ الْمَوْتِ فَلَا یَنْفَعُهٗ اِیْمَانُهٗ اَوْ قَبْلَ مَوْتِ عِیْسٰی لَمَّا یَنْزِلُ قُرْبَ
السَّاعَةِ کَمَا وَرَدَ فِیْ حَدِیْثٍ ﴿وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ ﴾ عِیْسٰی ﴿عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا (۱۵۹)﴾ بِمَا فَعَلُوْهُ لَمَّا بُعِثَ
اِلَیْهِمْ ﴿فَبِظُلْمٍ ﴾ اَیْ بِسَبَبِ ظُلْمٍ ﴿مِّنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ﴾ هُمُ الْیَهُوْدُ ﴿حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ ﴾ هِیَ
الَّتِیْ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی :(حَرَّمْنَا کُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ) اَلْآیَةَ ﴿وَبِصَدِّهِمْ ﴾ النَّاسَ ﴿عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﴾ دِیْنِهٖ صَدًّا
﴿کَثِیْرًا (۱۶۰)﴾ فِی التَّوْرَاةِ ﴿وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ ﴾ فِی التَّوْرَاةِ ﴿وَاَکْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ ﴾ بِالرُّشٰی فِی الْحُکْمِ ﴿ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا (۱۶۱)﴾ مُؤْلِمًا ﴿لٰکِنِ

Marfat.com

الرّٰسِخُوْنَ﴾الثَّابِتُوْنَ﴿فِی الْعِلْمِ مِنْھُمْ﴾کَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾الْمُھَاجِرُوْنَ وَ الْاَنْصَارُ ﴿یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ﴾مِنَ الْکُتُبِ ﴿وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ﴾نَصَبٌ عَلَی الْمَدْحِ وَقُرِئَ بِالرَّفْعِ﴿وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِیْھِمْ﴾بِالنُّوْنِ وَالْیَاءِ ﴿اَجْرًا عَظِیْمًا(١٦٢)﴾ھُوَ الْجَنَّۃُ

ترجمہ

تم سے سوال کرتے ہیں (اے محمد ﷺ!) اہل کتاب (یعنی یہودی) کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو (یک بارگی......١......، جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام پر اتاری گئی، اوران کا یہ قول سرکشی پر مبنی ہے پس اگر آپ اس بات کو گراں خیال کریں تو جان لیں کہ) وہ (یعنی انکے آباؤاجداد) تو سوال کر چکے ہیں اس سے بھی بڑا (اکبر بمعنی اعظم ہے) موسی علیہ السلام سے، بولے کہ ہمیں دکھا دو اللہ کو اعلانیہ (یعنی ظاہر آنکھوں سے) تو انہیں آلیا کڑک نے (یعنی بطور سزا موت نے) انکے گناہوں پر (کہ جس وقت انہوں نے اپنے اس سوال میں اصرار کیا) پھر انہوں نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا بعد اس کے کہ روشن آیتیں ان کے پاس آچکیں (یعنی اللہ تعالی کی وحدانیت پر......٢......معجزات آجانے کے بعد بھی انہوں نے ایسا کیا) اور ہم نے یہ معاف فرمادیا (اور ہم نے ان کی بیخ کنی نہ کی یعنی انہیں جڑ سے ختم نہ کیا) اور ہم نے موسی علیہ السلام کو روشن غلبہ دیا (یعنی حضرت موسی علیہ السلام کو ان پر کھلا تسلط عطا فرمایا اس طرح کہ انہوں نے انہیں توبہ کی خاطر ایک دوسرے کو قتل کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی)۔

پھر ہم نے ان پر طور (پہاڑ) کو اونچا کیا ان سے عہد لینے کو (یعنی ان سے عہد و پیمان لینے کی خاطر تاکہ ڈر کر حق قبول کرلیں) اوران سے فرمایا (اس حال میں کہ طور ان پر سایہ فگن تھا) دروازے میں (بستی کے) داخل ہو جاؤ سجدہ کرتے ہوئے (یعنی سروں کو جھکا کر) اوران سے فرمایا کہ حد سے نہ بڑھو (ایک قرأت میں فتح عین اور تشدید دال کے ساتھ ہے اوراس صورت میں اصل تاء کا ادغام دال میں ہوگا یعنی اصل میں لاتَعْتَدُوا تھا) ہفتہ میں (یعنی اس دن مچھلیوں کا شکار کرکے) اورہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا (اس معاملے میں لیکن انہوں نے عہد توڑ دیا) تو ان کے عہد توڑنے کے سبب (لفظ فبما میں ما زائدہ اور با سببیہ ہے جو کہ محذوف کے متعلق ہے یعنی اصل عبارت لَعَنَّاھُم بِسَبَبِ نَقْضِھِم ہے) اوراس لئے کہ وہ آیاتِ الٰہی کے منکر ہوئے اورانبیاء کو ناحق شہید کرتے اورانکا کہنا (نبی کریم ﷺ سے) کہ ہمارے دلوں پر پردے ہیں......٣......(یعنی ہمارے دل آپکا کلام سمجھ نہیں سکتے) بلکہ مہر لگا دی (ہے، طبع بمعنی ختم ہے) اللہ نے ان پر ان کے کفر کے سبب (لہذا اب وہ نصیحت کو نہیں سمجھ سکتے) تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے (ان میں سے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی) ان کے کفر کے سبب (اسے دوسری بار ذکر کیا گیا ہے یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کا انکار کرنے کے سبب، یہاں بکفرھم میں باء کو معطوف علیہ اور معطوف میں فصل کے لیے لایا گیا ہے) اورمریم پر بڑا بہتان اٹھایا......٤......(کہ ان پر زنا کی تہمت لگائی) اورانکا کہنا (ازروئے فخر) کہ ہم نے مسیح......٥......عیسی بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کردیا (اپنے گمان میں، یعنی ان تمام مذکورہ وجوہ کی وجہ سے ہم نے انہیں عذاب میں مبتلا کیا، اللہ تعالی نے ان کے حضرت عیسی علیہ السلام کو

Marfat.com

شہید کرنے کے دعوی کو جھٹلاتے ہوئے ارشاد فرمایا) اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لیے انکی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا......۶......(جسے حضرت عیسی علیہ السلام کے بدلے قتل کیا گیا اور پھانسی چڑھایا گیا اور وہ انہی کا ہی ایک ساتھی تھا، یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عیسی علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا اور وہ اسے حضرت عیسی علیہ السلام ہی گمان کرنے لگے) اور وہ جو اس بارے میں (یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں) اختلاف کر رہے ہیں ضرور شبہ میں پڑے ہیں اس کی طرف سے (یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کی طرف سے، چنانچہ ان میں سے بعض نے جب مقتول کے چہرے کو دیکھا تو کہنے لگے کہ چہرہ تو حضرت عیسی علیہ السلام کا ہی ہے مگر جسم وہ نہیں تو دوسروں نے کہا کہ یہ وہی ہیں) انہیں اس کی (یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کی) کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی (یہ استثناء منقطع ہے تقدیر عبارت یوں ہے کہ لکن یتبعون فیه الظن الذی تخیلوه) اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا (یقینا حال مؤکد قتل کی نفی کیلئے ہے) بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا......۷......اور اللہ غالب (ہے اپنے ملک میں) اور حکمت والا (ہے اپنی صنعت وکاریگری میں)۔

اور ایسا نہیں (ان بمعنی ما نافیہ ہے) کوئی کتابیۃ (ایک بھی) جو اس پر (یعنی حضرت عیسی علیہ السلام پر) ایمان نہ لائے اس کی موت سے پہلے......۸......(یعنی موته میں ضمیر کا مرجع یا تو کتابی ہے یعنی جب وہ اپنی موت کے فرشتوں کو دیکھے گا تو حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا اور اس وقت اس کا ایمان لانا مفید نہیں ہوگا یا پھر یہ اصل میں قبل موت عیسی تھا یعنی جب حضرت عیسی علیہ السلام قرب قیامت سے پہلے جلوہ گر ہوں گے جیسا کہ حدیثِ پاک میں وارد ہے تو ان کے وصال الی الحق سے پہلے کتابیوں کا ایمان لانا مراد ہے) اور قیامت کے دن وہ (یعنی حضرت عیسی علیہ السلام) ان پر گواہ ہوگا (اس بات کا جو کچھ یہود نے ان کے مبعوث ہونے ہونے کے بعد کیا تھا) تو ظلم کے سبب (فبظلم میں باء سببیه ہے) ہم نے بعض وہ ستھری چیزیں کہ ان کے لیے حلال تھیں ان پر حرام فرما دیں (یعنی جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام کی اس آیتِ مبارکہ میں کیا ہے کہ ﴿حرمنا کل ذی ظفر﴾ الایة) اور ان کے روکنے کے سبب (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے (یعنی اس کے دین سے) اور اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے (توریت میں) منع کیے گئے تھے اور لوگوں کے مال ناحق کھا جاتے (فیصلوں میں رشوت لے کر) اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لیے درد ناک (الیم بمعنی مؤلم ہے) عذاب تیار کر رکھا ہے ہاں جو پکے علم کے (یعنی علم میں ثابت) ہیں ان میں (سے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) اور ایمان والے ہیں (یعنی مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم) وہ ایمان لاتے ہیں جو اے محبوب! تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے (کتابوں میں) اترا اور نماز قائم رکھنے والے (ہیں، یہ منصوب علی المدح ہے اور ایک قرأت میں مرفوع پڑھا گیا ہے) اور زکوۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے، ایسوں کو ہم عنقریب دینگے (سنؤتیهم میں دو لغتیں ہیں نون اور یاء کے ساتھ) بڑا ثواب (یعنی جنت)۔

ترکیب

﴿یَسْئَلُکَ اَهْلُ الْکِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ﴾

Marfat.com

یسئلک: فعل ومفعول......اہل الکتب: فاعل......ان: مصدریہ تنزل علیہم: فعل بافاعل وظرف لغو...... کتبا: موصوف......من السماء: ظرف مستقر صفت، ملکر مفعول بہ، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ﴾

ف: فصیحیہ......قد: تحقیقیہ، سالوا موسی: فعل بافاعل ومفعول...... اکبر من ذلک: شبہ جملہ مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط مقدر اذا استکبرت ماقالوا وشبھت مما سالوہ تعنتا واشتطاط کی جزا، ملکر جملہ شرطیہ......ف: عاطفہ ،قالوا: قول، ارنا اللہ: فعل بافاعل ومفعول اول وثانی، جھرۃ: مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ ہوکر معطوف اول قد سالوا پر، ف: عاطفہ ،اخذتھم الصعقۃ بظلمھم: فعل بامفعول وفاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف ثانی قد سالوا پر۔

﴿ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ﴾

ثم: عاطفہ......اتخذوا العجل: فعل بافاعل ومفعول......من بعد ماجاء تھم البینت: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ......ف: عاطفہ ......عفونا عن ذلک: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، ملکر ماقبل قالوا ارنا پر معطوف۔

﴿وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ٥ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾

و: عاطفہ......اتینا موسی: فعل بافاعل ومفعول، سلطنا مبینا: مرکب توصیفی مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ،و: عاطفہ......رفعنا فوقھم: فعل بافاعل وظرف، الطور: مفعول ...... بیمثاقھم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ......و: عاطفہ ،قلنا لھم: قول ......ادخلوا: فعل امر واؤ ضمیر ذوالحال، سجدا: حال، ملکر فاعل......الباب: مفعول ،ملکر جملہ فعلیہ مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا﴾

و: عاطفہ......قلنالھم قول، لاتعدو افی السبت: جملہ فعلیہ مقولہ ملکر جملہ فعلیہ قولیہ ......و: عاطفہ......اخذنامنھم : فعل بافاعل وظرف لغو......میثاقا غلیظا: مرکب توصیفی مفعول ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ﴾

ف: مستانفہ......ب: جار ......ما: زائدہ......نقض: مصدر مضاف ......ھم: ضمیر مضاف الیہ فاعل......میثاقھم: مفعول، ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ ......و: عاطفہ...... کفر: مصدر مضاف ......ھم: ضمیر مضاف الیہ فاعل......بایت اللہ: ظرف لغو ملکر شبہ جملہ معطوف اول ......و: عاطفہ......قتل: مصدر مضاف......ھم: ضمیر مضاف الیہ فاعل......الانبیاء: ذوالحال ......بغیر حق: ظرف مستقر حال، ملکر مفعول، ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف ثانی......و: عاطفہ ......قولھم: قول......قلوبنا غلف: جملہ اسمیہ مقولہ ،ملکر معطوف ثالث، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر فعلنا فعل محذوف کیلئے اصل میں یوں تھا فعلنا بھم مافعلنا بسبب نقضھم ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾

Marfat.com

بل: حرف اضراب......طبع الله عليها بكفرهم: فعل با فاعل وظرف لغواول وثانی، ملکر جملہ فعلیہ
......ف: عاطفہ......لایومنون: فعل واؤضمیر مستثنی منہ......الا: حرف استثناء......قلیلا: مستثنی، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا﴾

و: عاطفہ......ب: جار......كفرهم: مصدر مضاف......هم: ضمیر مضاف الیہ فاعل ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......قولهم: مصدر مضاف هم ضمیر مضاف الیہ فاعل......على مريم: ظرف لغو......بهتانا عظيما: صفتان، قولا مصدر محذوف کیلئے، مرکب توصیفی ہوکر مفعول مطلق یہ سب ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف، ملکر مجرور، اپنے جار سے ماقبل بل طبع الله عليها بكفرهم میں بكفرهم پر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾

و: عاطفہ......قول: مصدر مضاف......هم: مضاف الیہ فاعل، ملکر قول، انا: حرف مشبہ واسم......قتلنا: فعل با فاعل......المسيح: مبدل منہ......عيسى: موصوف......ابن مريم: مرکب اضافی صفت اول، رسول الله: صفت ثانی ملکر بدل، اپنے مبدل منہ سے ملکر مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر ذوالحال......و: حالیہ......ما قتلوه: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......وما صلبوه: جملہ فعلیہ معطوف اول......ولكن شبه لهم: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، ملکر حال، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ ہوکر ماقبل قولهم على مريم پر معطوف۔

﴿وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ﴾

و: مستانفہ......ان: حرف مشبہ بالفعل......الذين اختلفوا فيه: موصول صلہ ملکر اسم......لام: تاکیدیہ......في: جار......شك: موصوف......منه: ظرف مستقر صفت، ملکر مجرور، جار سے ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر ملکر جملہ اسمیہ......ما: نافیہ......لهم: ظرف مستقر خبر مقدم......به: ظرف مستقر حال مقدم......من: زائد......علم: مستثنی منہ......الا: حرف استثناء......اتباع الظن: مستثنی، ملکر ذوالحال، اپنے حال مقدم سے ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾

و: عاطفہ......ماقتلوه: فعل نفی واؤ ضمیر ذوالحال......يقينا: حال، ملکر فاعل......ه: ضمیر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ......بل: حرف عطف واضراب......رفعه الله اليه: فعل با مفعول وفاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ......و: مستانفہ......كان الله: فعل ناقص واسم......عزيزا حكيما: خبر اول وثانی، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾

و: مستانفہ......ان: نافیہ......من اهل الكتاب: ظرف مستقر صفت، احد محذوف کیلئے، ملکر مرکب توصیفی ہوکر مبتداء......الا: اداۃ حصر......لام: قسمیہ......يومنن به: فعل با فاعل وظرف لغو......قبل موة: ظرف زمان، ملکر جملہ فعلیہ قسم محذوف

Marfat.com

اقسم کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ملکر فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾

و: عاطفہ......يوم القيمة: ظرف مقدم......عليهم: ظرف لغو مقدم......شهيدا: صفت مشبہ بافاعل یہ سب شبہ جملہ ہوکر خبر......يكون: فعل ناقص بااسم، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا﴾

ف: مستانفہ......ب: جار......ظلم: موصوف......من الذين هادوا: ظرف مستقر صفت ملکر مرکب توصیفی ہوکر مجرور، اپنے جار سے ملکر معطوف علیہ...... و: عاطفہ......ب: جار......صد: مصدر مضاف......هم: مضاف الیہ فاعل......عن سبيل الله: ظرف لغو...... كثيرا: مفعول، ملکر شبہ جملہ ہوکر مجرور، اپنے جار سے ملکر معطوف، ملکر ظرف لغو...... حرمنا عليهم: فعل بافاعل وظرف لغو ثانی......طيبت: موصوف......احلت لهم: جملہ فعلیہ صفت، ملکر مفعول، حرمنا، اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ﴾

و: عاطفہ......اخذ: مصدر مضاف......هم: ضمیر مضاف الیہ فاعل......الربوا: ذوالحال......وقد نهوا عنه: جملہ فعلیہ حال، ملکر مفعول، ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......اكل: مصدر مضاف......هم: ضمیر مضاف الیہ فاعل......اموال الناس: مفعول......بالباطل: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف، ملکر ماقبل صدهم عن سبيل الله پر معطوف، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾

و: عاطفہ، اعتدنا للكفرين: فعل بافاعل وظرف لغو......عذابا اليما: مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل حرمنا پر معطوف۔

﴿لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ﴾

لكن: حرف استدراک......الراسخون: اسم فاعل هم ضمیر ذوالحال......منهم: ظرف مستقر حال، ملکر فاعل......فى العلم: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ......والمومنون: معطوف ملکر مبتداء...... يومنون: فعل بافعل......ب: جار......ما انزل اليك: موصول صلہ ملکر معطوف علیہ......وما انزل من قبلك: موصول صلہ ملکر معطوف، ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾

و: معترضہ......المقيمين: اسم فاعل بافاعل......الصلوة: مفعول، ملکر شبہ جملہ ہوکر اعنى او اخص المقيمين الصلوة فعل محذوف کیلئے، مفعول، ملکر جملہ فعلیہ......و: عاطفہ......الموتون الزكوة: شبہ جملہ معطوف ثانی......ماقبل الراسخون پر......والمومنون بالله واليوم الاخر: شبہ جملہ معطوف ثالث ماقبل الراسخون پر۔

﴿اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾

Marfat.com

اولئک: مبتدا.....س: ظرف استقبال ،نوتیھم: فعل،فاعل ومفعول،اجرا عظیما: مفعول،ملکر جملہ فعلیہ خبر،ملکر جملہ اسمیہ

شانِ نزول:۔

☆.....یسئلک اهل الکتب ان تنزل علیهم..... یہود میں کعب بن اشرف اور فنحاس بن عازوراء نے سید عالم ﷺ سے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے یک بارگی کتاب لایئے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے یہ سوال انکا طلب واتباع کے لیے نہ تھا بلکہ سرکشی وبغاوت سے تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

قرآن مجید کا یکبارگی نازل ہونا بھی ممکن تھا

ا.....یہود نے سید عالم ﷺ سے قرآنِ مجید فرقان حمید کے یک بارگی نازل ہونے کی خواہش ظاہر کی جیسا کہ توریت یک بارگی نازل ہوئی تھی اور یہ خواہش انہوں نے ازراہِ تعنت یعنی محض پریشان کرنے کے لئے کی تھی حسن کہتے ہیں کہ اگر وہ یہ خواہش ہدایت طلب کرنے کے لئے کرتے تو انکو ضرور عطا کر دیا جاتا، کیونکہ یک بارگی قرآن مجید اتارنا ممکن تھا۔ (مدارک، ج۱، ص۴۱۱)

قرآن مجید کے یکبارگی نازل نہ کرنے کی حکمتیں

قرآن مجید کے قسط وار نازل ہونے کو یہود نے اپنی کم عقلی سے نقص گردانا حالانکہ اس میں ہمارے نبی ﷺ کی بڑی فضیلت ہے کیونکہ کتاب نازل کرنے کا جو رابطہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زندگی میں صرف ایک بار قائم ہوا وہ رابطہ ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ تا حیات قائم رہا، حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کے لئے طور پر گئے تھے، نبی پاک ﷺ کو قرآن لینے کیلئے کہیں جانا نہیں پڑتا تھا، بلکہ آپ ﷺ جہاں تشریف فرما ہوتے تھے قرآن وہیں نازل ہو جاتا تھا، خواہ آپ ﷺ بدر کے میدان میں ہوں یا احد کی گھاٹیوں میں، غار ثور میں ہوں، یا کسی سواری پر ہوں، حضرت بی بی عائشہ صدیقہ کے بستر پر ہوں، جہاں آپ ہوتے تھے قرآن مجید وہیں نازل ہو جاتا تھا ،لوگ آپ ﷺ سے سوالات کرتے تھے اس کے نتیجے میں آیتیں نازل ہوتی تھیں، یہود ونصاریٰ کے اعتراض کے جواب میں اور مختلف پیشن گوئیوں کے نتیجے میں آیات نازل ہوتی تھیں، یہ سہولت یک بارگی قرآن میں کہاں ہے پھر اگر یک بارگی کتاب نازل ہوتی تو تمام احکام ایک بارگی فرض ہو جاتے اور لوگوں کے لئے ایک دم ان پر عمل کرنا اور پرانی عادتوں اور رسموں کو چھوڑنا انکے لئے مشکل ہوتا ،بتدریج قرآن کے نزول سے لوگوں پر اسلام کا قبول کرنا آسان ہو گیا، قرآن مجید کو یک بارگی نازل نہ کرنے میں یہ فضیلت، باریکیاں اور فوائد ہیں جو یہود کی سمجھ میں نہیں آئے اور ان کو سمجھایا گیا تو انہوں نے اپنی ہٹ دھرمی سے مانا نہیں۔ (تبیان القرآن، ج۲، ص۸۷۷)

﴿علی وحدانیۃ اللہ﴾

۲.....شیخ سلیمان الجمل وحدانیت الٰہی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ''یعنی اس کی قدرت، علم اور قدیم ہونے اور اس کے اجسام واعراض کے مخالف (پاک) ہونے' اور موسیٰ کی صداقت پر دلیل ہے''۔

Marfat.com

(الجمل، ج۲،ص۱۴۸)

﴿غلف﴾

۳......اغلف کی جمع ہے جیسے حمر ، احمر کی، اور صحیح یہ ہے کہ غلاف کی جمع ہو جیسے کتاب کی جمع کتب ہے اور فاء پر سکون تخفیف کے لئے ہے۔ (الجمل، ج۲،ص۱۴۹)

بی بی مریم پر بہتان عظیم

۴......یہاں یہود کے ایک قبیح جرم کا ذکر کیا گیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یہود نے بی بی مریم پر بدکاری کا الزام لگایا کہ انہوں نے یہ فعل اس وقت کیا جب کہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ (ابن کثیر، ج۱،ص۷۰۵)

لفظ مسیح کی توجیہ

۵......حضرت عیسی علیہ السلام کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انہیں مسح بالبرکت فرمایا تھا، اس لحاظ سے وہ ممسوح (یعنی مسح کیے گئے) ہوئے یا حضرت عیسی علیہ السلام کو مسیح کہنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ مریض، اندھے اور کوڑھی کو مسح کرتے تو وہ ٹھیک ہو جاتا اس وجہ سے ان کو مسیح بمعنی ماسح (یعنی مسح کرنے والا) کہا جاتا ہے (مدارک، ج۱،ص۴۱۳)

حضرت عیسی نہ تو قتل ہوئے نہ ہی سولی دئے گئے

٦......ایک روایت میں ہے کہ یہود کی ایک جماعت نے حضرت عیسی علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دیں، آپ علیہ السلام نے ان کے لئے بددعا کی تو اللہ تعالی نے انہیں بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ کر دیا، اس بناء پر یہودیوں نے آپ علیہ السلام کو قتل کرنے پر اتفاق کر لیا۔ اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اس کی خبر دی کہ وہ انہیں آسمان کی طرف اٹھا لے گا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ میری شبیہ اس پر ڈال دی جائے ، اسے قتل کر دیا جائے اور سولی پر لٹکا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے، آپ علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک آدمی اٹھا اللہ تعالی نے اس پر حضرت عیسی علیہ السلام کی شبیہ ڈال دی اسے قتل کر دیا گیا اور سولی پر لٹکا دیا گیا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے آپ علیہ السلام کی شبیہ اس خادم پر ڈال دی تھی جس نے یہودیوں کو آپ علیہ السلام کے متعلق بتایا تھا۔ یہودیوں کے رئیس یہودا نے آپ علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ایک کو حکم دیا جس کا نام طیطانوس تھا کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے گھر میں داخل ہو کر قتل کر دے تو اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کی شبیہ اس طیطانوس پر ڈال دی جب وہ باہر نکلا تو یہودیوں نے یہ گمان کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام ہیں اسے پکڑ کر سولی دے دی گئی، ایک قول یہ بھی کیا گیا کہ یہودیوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک کمرے میں بند کر دیا اور نگہبان مقرر کر دیا اللہ تعالی نے اس نگہبان پر حضرت عیسی علیہ السلام کی شبیہ ڈال دی جسے یہودیوں نے قتل کر دیا۔ (مظہری، ج۲،ص۲۴۹)

اللہ نے عیسی علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا

Marfat.com

ے......معنی یہ ہے کہ یہود نے نہ تو حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کیا اور نہ ہی سولی دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھالیا اور انہیں کافروں کے برُے ارادے سے پاک کیا۔ (خازن، ج ا، ص ۴۴۵)

اللہ رب العالمین جگہ و مکان سے پاک ہے اگر اس پاک ذات مقدسہ کے لئے جگہ و مکان کو مانیں تو پھر جسم بھی ماننا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ جسم سے بھی پاک ہے چنانچہ ہم اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لئے شرح عقائد کی عبارت پیش کرتے ہیں **علامہ تفتازانی** علیہ الرحمہ فرماتے ہیں **ولا یتمکن فی مکان لان التمکن عبارۃ عن نفوذ** یعنی ذات باری تعالیٰ کو کسی مکان میں متمکن نہیں مانا جاسکتا اس لئے کہ کسی جگہ میں متمکن ہونے کو نفوذ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (شرح عقائد، ص ۴۰)

اب ہم ان لوگوں کی بھی بات کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے جسم، جگہ و مکان سب مانتے ہیں چنانچہ **علامہ غلام رسول سعیدی** صاحب اپنی تفسیر **تبیان القرآن** کی جلد ۲، ص ۸۵۸ پر فرماتے ہیں کہ شیخ احمد بن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ اللہ تعالیٰ کے لئے جہت کی آیات کو ظاہر پر محمول کرتے ہیں سورۃ النساء کی زیر تفسیر آیت سے بھی انہوں نے اپنے موقف پر استدلال کیا ہے۔

(شرح العقیدہ الواسطیہ، ص ۶۵)

نیز لکھا کہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ کے عرش پر مستوی (مرتفع، مستقر، یا صاعد) ہونے کا ذکر ہے اور یہ آیات ان کے نزدیک اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور ان میں سلطنت کے غلبہ کا معنی کرنا باطل ہے۔ (شرح العقیدہ الواسطیہ، ص ۶۳)

مشہور سیاح ابن بطوطہ لکھتے ہیں کہ ابن تیمیہ دمشق کا بہت بڑا عالم تھا، لیکن اس کی عقل میں کمی تھی، دمشق کے علماء کے اس پر اعتراض تھے اس کو قاضی القضاۃ کے سامنے پیش کیا گیا اور اس سے کہا ان اعتراضات کے جواب دو، اس نے کہا **لا الہ الا اللہ** اور کوئی جواب نہیں دیا، دوبارہ کہا اس نے دوبارہ یہی جواب دیا اس کو قاضی القضاۃ نے قید کر دیا، میں نے دمشق کے قیام کے دوران ایک دن اس کے پیچھے جمعہ پڑھا، یہ مسجد کے منبر پر وعظ کر رہا تھا، دوران وعظ اس نے کہا اللہ آسمان سے اس طرح اترتا ہے یہ کہہ کر اس نے منبر سے اتر کر دکھایا، پھر اس سے ابن الزہراء مالکی نے معارضہ کیا اور لوگوں نے ہاتھوں اور جوتوں سے اس کو اس قدر مارا کہ اس کی پگڑی گر گئی اور اس کا لباس پھٹ گیا اس کو ایک حنبلی قاضی کے پاس لے گئے انہوں نے اس کو قید کرنے اور تعزیر لگانے کا حکم دیا اس کے مردود اقوال میں سے یہ ہیں: اس نے کلمہ واحدہ سے تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دیا، قبر انور کی زیارت کرنے والوں کے لئے نماز قصر کرنے کو ناجائز کہا، ملک ناصر نے اسے قلعے میں قید کرنے کا حکم دیا اور یہ وہیں مر گیا۔ (رحلہ ابن بطوطہ، ج ا، ص ۱۱۲، ۱۱۱)

قرب قیامت میں اہل کتاب کا ایمان

۸......اس بارے میں ابن جریر فرماتے ہیں کہ اس کے متعلق مفسرین کی مختلف آراء ہیں، بعض فرماتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے یعنی جب آپ علیہ السلام دجال کو قتل کرنے کے لئے آسمان سے اتریں گے اس وقت تمام مذاہب یکجا ہو جائیں گے یعنی تمام لوگ دین اسلام کے پیرو ہونگے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی مروی ہے حضرت ابو مالک فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہونگے تو تمام اہل کتاب آپ علیہ السلام پر

Marfat.com

ایمان لے آئیں گے۔ حضرت ابن عباس سے دوسری یہ روایت مروی ہے کہ یہاں اہل کتاب سے مراد یہودی ہیں، حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نجاشی اور اس کے ساتھی ہیں آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ قسم بخدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت بھی آسمان میں زندہ ہیں جب وہ نازل ہونگے تو سب لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے، آپ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا ہے اور وہ قیامت سے پہلے آپ علیہ السلام کو پھر دنیا میں بھیجے گا تو نیک وبد تمام آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہر یہودی مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا یہی مجاہد کا قول ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر کسی اہل کتاب کی گردن تلوار سے اڑادی جائے تو روح نکلنے سے پہلے پہلے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔ ابن جریر فرماتے ہیں کہ ان تمام اقوال میں سب سے پہلا قول ہی واضح ہے یعنی جب قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے تو تمام اہل کتاب آپ علیہ السلام کے وصال سے پہلے آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے اور ان کا یہ قول بلاشک وشبہ صحیح ہے کیونکہ ان آیات مقدسہ کے سیاق کا مقصد یہودیوں کے اس دعویٰ کو باطل کرنا ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر کے سولی پر چڑھادیا اور اسی طرح نصاریٰ کے اس جاہل گروہ کے عقیدے کو غلط ثابت کرنا ہے جنہوں نے یہودیوں کی اس بات کو حق تسلیم کرلیا تھا یہاں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ درحقیقت ایسی بات نہیں جیسا کہ یہ لوگ سمجھ رہے ہیں انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ ان کے مشابہ کو قتل کیا اور انہیں اس بات کا علم بھی نہ ہوسکا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا وہ اب بھی وہاں زندہ ہیں اور قیامت قائم ہونے سے پہلے زمین پر اتریں گے۔

(ابن کثیر، ج۱، ص۸۰۷)

☆......وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَیُوشِکَنَّ أَنْ یَنْزِلَ فِیکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ أَحَدٌ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مقدس نشان ہے اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضے قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں عیسیٰ علیہ السلام عادل حاکم بن کر نازل ہونگے وہ صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے، مال اتنا بڑھے گا کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔ (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر ص۳۵۴)

☆......عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَأَیْتُ لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِی مُوسٰی رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَأَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَیْتُ عِیسٰی رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِی آیَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِیَّاهُ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندمی رنگت، دراز قد، اور گنگھریالے بالوں والے ہیں گویا وہ قبیلہ شنوہ کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ میانہ قد، میانہ جسم، رنگت کے سرخ و

Marfat.com

سفید اور سیدھے بالوں والے ہیں پھر میں نے مالک داروغہ جہنم اور دجال کو دیکھا یہ ان نشانیوں میں سے ہیں جو اللہ نے آپ ﷺ کو دکھائیں۔ (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکہ ،ص۵۴۰)

☆......إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ

حضرت نواس بن سمعان روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام دمشق کے سفید مشرقی منارے کے پاس نازل ہونگے ،زرد رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے اور اپنے دست مبارک دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے ہونگے جب آپ سر مبارک جھکائیں گے تو ایسے معلوم ہوگا جیسے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں اور جب سر مبارک اٹھائیں گے تو ایسا معلوم ہوگا جیسے سفید موتی جھڑتے ہیں جس کافر تک آپ کی سانس کی ہوا پہنچے گی وہ مرجائے گا اور آپ کے سانس کی ہوا وہاں تک پہنچے گی جہاں تک آپ کی نگاہ پڑے گی۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال و صفتہ ،ص۱۴۳۶)

☆......☆یہود :یعنی یہود کے اَحبار مراد ہیں۔

ای آبائھم :سوال پوچھنے کو موجودہ یہود کی جانب منسوب کیا اس لئے کہ موجودہ یہود اس سے راضی تھے گویا یہ ایسا ہی ہوگیا جیسا کہ انہوں نے سوال کیا ہو۔

عیاناً :یعنی اللہ کو ظاہری دیکھنا مراد ہے، حضرت موسی علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل میں سے ستر آدمی لئے اور استغفار کے لئے پہاڑ کی جانب چلے گئے کہ قوم نے بچھڑے کو معبود بنالیا تھا تو قوم کے افراد بولے کہ ﴿فقالوا ارنا اللہ جھرۃ﴾۔

فعفونا عن ذلک :یعنی ہم تمہاری توبہ قبول کریں گے تو تم بھی اسی طرح توبہ کرو حتی کہ تمہاری توبہ بھی قبول کرلی جائے۔

فیقبلوہ :یعنی عہد، کہ اسے نہ توڑو۔

وھو مظل علیھم :یعنی طور پہاڑ ان پر بلند ہے، اور میثاق کو پہاڑ کے ساتھ مقید کرنے کا مقصد قلم کی سبقت کی وجہ سے ہے اس لئے کہ ان سے یہ بات مقام تیہ کی مدت کے بعد بستی میں داخل ہونے سے پہلے کہی گئی تھی، یہ بستی بیت المقدس کی تھی یا یا مقام اریحاء اور یوشع بن نون کی بزبانی یہ بستی قوم جبارین کی تھی جہاں یہ قوم آباد تھی ،اور پہاڑ مقام تیہ میں داخل ہونے سے پہلے بلند کیا گیا جب کہ وہ توریت کو دیکھ کر بھی اس پر ایمان نہ لائے۔

لاتعدوا :عین کی سکون اور دال کے ضمہ کے ساتھ عدا یعدوا سے ہے اور اس کی اصل "تعدووا" واو اولی کے ضمہ کے ساتھ ہے واو پر ضمہ کے ثقیل ہونے اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک واو کو حذف کردیا اور اس کا وزن تعفوا ہوگیا۔

بآیات اللہ :یعنی قرآن اور دیگر کتب سماوی۔

ثانیا بعیسی :اور اولاً موسی علیہ السلام۔

Marfat.com

حیث رمونا بالزنا: یعنی منکرین نے الزام لگایا، بغیر باپ کے بیٹے کی تخلیق اللہ ﷻ کی قدرت سے تعلق رکھتی ہے اور کافر اس بات کے معتقد تھے اور ان کے پہلے کے علماء میں یہ بات پائی جاتی تھی کہ بغیر باپ کے بیٹا ہو ہی نہیں سکتا اور ایسا ہی ہونا چاہئے۔

فی زعمھم: متعلق ہے ﴿قتلنا﴾ قول کے، اور اس کا حذف کرنا مناسب ہے، اس لئے کہ عیسائیوں کے حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کئے جانے والے قول کی تکذیب کرنا مابعد قول ﴿وما قتلوہ﴾ سے معلوم ہے، اور ایک نسخہ میں **فی زعمہ** مفرد ہے، اور ﴿رسول اللہ﴾ کے متعلق ہے اور یہی اولی صورت ہے۔

حین تعاین ملائکۃ الموت: روایت میں ہے کہ جب یہودی کی موت کا وقت ہوگا تو فرشتے اس کے چہرے اور پیچھے ماریں گے اور اس سے کہیں گے کہ ''اے اللہ کے دشمن تیرے پاس اللہ کے نبی حضرت موسی علیہ السلام آئے تو تم نے انہیں جھٹلا دیا'' وہ کہے گا میں ان پر ایمان لایا کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور نصرانی سے کہا جائے کہ ''تیرے پاس اللہ کے رسول حضرت عیسی علیہ السلام آئے تو تو نے گمان کیا کہ وہ خدا ہیں یا خدا کے بیٹے''، نصرانی کہے گا کہ میں ایمان لایا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، پس اہل کتاب ایمان لائیں گے لیکن عذاب کو دیکھتے وقت ان کا ایمان لانا ان کے لئے قابل قبول نہ ہوگا۔

او قبل موت عیسی: یہ آخر تفسیر ہے جو کہ صحیح ہے، معنی یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام جس وقت زمین پر نزول فرمائیں گے اس وقت زمین پر کوئی یہودی یا عیسائی نہ ہوگا، یا اللہ کے سوا کسی معبود کی عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا، سب حضرت عیسی علیہ السلام ہی پر ایمان لائیں گے یہاں تک کہ کل کی کل ملت اسلامیہ ہی ہو جائے گی۔

ھم الیھود: انہیں یہود اس لئے کہا گیا کہ انہوں نے ہدایت پائی یعنی توبہ کی اور بچھڑے کی عبادت سے تائب ہوئے۔

بالرشاد فی الحکم: **رشاد** جمع ہے **رشوۃ** کی، یہ وہ (رقم وغیرہ) ہے جو حاکم کو کوئی شخص اپنے فیصلے کے حوالے سے دیتا ہے، اور ان امور کے ذکر کرنے کا مقصد نصیحت کا حصول ہے، اور یہ بیان کرنا بھی مقصود ہے کہ یہ شریعت میں یہ حرام ہے اور حدیث میں ہے کہ ''ہر وہ گوشت جو حرام سے بنا ہے آگ اس کی زیادہ مستحق ہے''، بولے **سحت** یعنی رشوت کیا ہے؟ فرمایا ''جو فیصلوں میں دی جاتی ہے''، پس حاکم کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی فیصلے پر کچھ لے، اور اسی کی مثل ضامن بھی ہے، اور منصب والا، اور مقروض، اور حدیث شریف میں ہے کہ ''تین چیزوں (کا اجر) صرف اللہ کے پاس ہے قرض، ضمان اور منصب''۔

نصب علی المدح: پس جملہ معترضہ معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان ہے، اور نصب کا ہونا شان تعظیم کی وجہ سے ہے، اور مفسر نے کہا کہ یہ آیت سے پیدا ہونے والی عجیب اچھی بات ہے، اور مناسب ہے کہ **الیک** کے **کاف** پر معطوف ہو اور اس سے مراد نماز قائم کرنے والے انبیاء علیہم السلام ہوں اور یہ بھی صحیح ہے کہ **ما انزل** پر معطوف ہو اور اس سے مراد نماز قائم کرنے والے حضرات انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ ہوں اور یہ بھی درست ہے کہ **منھم** کے **ھاء** پر معطوف ہو اور نماز قائم کرنے والے **راسخ فی العلم** مراد ہوں۔

ھو الجنۃ: یعنی اس میں ہمیشہ رہنا مراد ہے اور اس کے مقابل ﴿واعتدنا لھم عذابا الیما﴾ ہے۔ (صاوی، ج۲، ص۷۷ وغیرہ)

فاطاعوہ: یعنی ان میں سے ستر ہزار ۷۰۰۰۰ ایک دن میں قتل ہوئے۔

Marfat.com

لیخافوا: یعنی یہود نے لوگوں کو توریت کی شریعت کو قبول کرنے سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر طور پہاڑ کو بلند فرما دیا تو انہوں نے قبول کرلیا۔

سجود انحناء: یعنی سروں کو عاجزی میں جھکاتے ہوئے، مراد اس سے تواضع اور خضوع کا حاصل کرنا تھا لیکن انہوں نے مخالفت کی اور وہ کولہوں کے بل گھسٹتے ہوئے گزرے۔

مفتخرین: یعنی انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا بلکہ وہ ذکر کردہ (اپنے گمان فاسد میں کہ انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے) فخر میں ہیں۔

وھو صاحبھم: انہی میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ منافقت کرتا ہے، پس لوگ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ منافق شخص کہتا ہے کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟ جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو آپ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا جاتا ہے اور اسی منافق شخص پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈال دی جاتی ہے اور لوگ اپنے ہی آدمی کو مار دیتے ہیں، اور اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام گمان کرتے ہیں۔ (الجمل، ج۲، ص۱۴۸ وغیرہ)

رکوع نمبر۳

﴿اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ کَمَا اَوْحَیْنَا اِلٰی نُوْحٍ وَالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ﴾ کما ﴿وَاَوْحَیْنَا اِلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ﴾ اِبْنَیْہِ ﴿وَیَعْقُوْبَ﴾ ابْنَ اِسْحٰقَ ﴿وَالْاَسْبَاطِ﴾ اَوْلَادِہٖ ﴿وَعِیْسٰی وَ اَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَھٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ وَاٰتَیْنَا﴾ اَبَاہُ ﴿دَاوٗدَ زَبُوْرًا (۱۶۳)﴾ بِالْفَتْحِ اِسْمٌ لِلْکِتَابِ الْمُؤْتٰی، وَالضَّمِّ مَصْدَرٌ بِمَعْنٰی مَزْبُوْرًا اَیْ مَکْتُوْبًا ﴿وَ﴾ اَرْسَلْنَا ﴿رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰھُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْھُمْ عَلَیْکَ﴾ رُوِیَ اَنَّہٗ تَعَالٰی بَعَثَ ثَمَانِیَۃَ اٰلَافِ نَبِیٍّ اَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ مِنْ اِسْرَائِیْلَ وَاَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ قَالَہُ الشَّیْخُ فِیْ سُوْرَۃِ غَافِرٍ ﴿وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی﴾ بِلَا وَاسِطَۃٍ ﴿تَکْلِیْمًا (۱۶۴)﴾ ﴿رُسُلًا﴾ بَدَلٌ مِنْ رُسُلًا قَبْلَہٗ ﴿مُبَشِّرِیْنَ﴾ بِالثَّوَابِ مَنْ اٰمَنَ ﴿وَمُنْذِرِیْنَ﴾ بِالْعِقَابِ مَنْ کَفَرَ اَرْسَلْنَاھُمْ ﴿لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ﴾ مَقَالٌ ﴿بَعْدَ﴾ اِرْسَالِ ﴿الرُّسُلِ﴾ اِلَیْھِمْ فَیَقُوْلُوْا (رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِکَ وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ) فَبَعَثْنَاھُمْ لِقَطْعِ عُذْرِھِمْ ﴿وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا﴾ فِیْ مُلْکِہٖ ﴿حَکِیْمًا (۱۶۵)﴾ فِیْ صُنْعِہٖ وَنَزَلَ لَمَّا سُئِلَ الْیَھُوْدُ عَنْ نُبُوَّتِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَنْکَرُوْہُ ﴿لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْھَدُ﴾ یُبَیِّنُ نُبُوَّتَکَ ﴿بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ﴾ مِنَ الْقُرْاٰنِ الْمُعْجِزِ ﴿اَنْزَلَہٗ﴾ مُتَلَبِّسًا ﴿بِعِلْمِہٖ﴾ اَیْ عَالِمًا بِہٖ اَوْ وَفِیْہِ عِلْمُہٗ ﴿وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ﴾ لَکَ اَیْضًا ﴿وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا (۱۶۶)﴾ عَلٰی ذٰلِکَ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ بِاللّٰہِ ﴿وَصَدُّوْا﴾ النَّاسَ ﴿عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾

Marfat.com

دِيْنَ الْاِسْلَامِ بِكَتْمِهِمْ نَعْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهُمُ الْيَهُوْدُ ﴿قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا (۱۶۷)﴾ عَنِ الْحَقِّ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ بِاللّٰهِ ﴿وَظَلَمُوْا﴾ نَبِيَّهٗ بِكِتْمَانِ نَعْتِهٖ ﴿لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا (۱۶۸)﴾ مِنَ الطُّرُقِ ﴿اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ﴾ اَىِ الطَّرِيْقَ الْمُؤَدِّىْ اِلَيْهَا ﴿خٰلِدِيْنَ﴾ مُقَدَّرِيْنَ الْخُلُوْدَ ﴿فِيْهَا﴾ اِذَا دَخَلُوْهَا ﴿اَبَدًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (۱۶۹)﴾ هَيِّنًا ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ﴾ اَىْ اَهْلَ مَكَّةَ ﴿قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ﴾ مُحَمَّدٌ ﷺ ﴿بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا﴾ بِهٖ وَاقْصِدُوْا ﴿خَيْرًا لَّكُمْ﴾ مِمَّا اَنْتُمْ فِيْهِ ﴿وَاِنْ تَكْفُرُوْا﴾ بِهٖ ﴿فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ مِلْكًا وَخَلْقًا وَعَبِيْدًا فَلَا يَضُرُّهٗ كُفْرُكُمْ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا﴾ بِخَلْقِهٖ ﴿حَكِيْمًا (۱۷۰)﴾ فِىْ صُنْعِهٖ بِهِمْ ﴿يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ﴾ الْاِنْجِيْلِ ﴿لَا تَغْلُوْا﴾ تَتَجَاوَزُوا الْحَدَّ ﴿فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا﴾ الْقَوْلَ ﴿الْحَقَّ﴾ مِنْ تَنْزِيْهِهٖ عَنِ الشَّرِيْكِ وَالْوَلَدِ ﴿اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا﴾ اَوْصَلَهَا اللّٰهُ ﴿اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ﴾ اَىْ ذُوْ رُوْحٍ ﴿مِّنْهُ﴾ اُضِيْفَ اِلَيْهِ تَعَالٰى تَشْرِيْفًا لَهٗ وَلَيْسَ كَمَا زَعَمْتُمْ اِبْنَ اللّٰهِ اَوْ اِلٰهًا مَعَهٗ اَوْ ثَالِثَ ثَلٰثَةٍ لِاَنَّ ذَا الرُّوْحِ مُرَكَّبٌ وَالْاِلٰهُ مُنَزَّهٌ عَنِ التَّرْكِيْبِ وَعَنْ نِسْبَةِ الْمُرَكَّبِ اِلَيْهِ ﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا﴾ الْاٰلِهَةُ ﴿ثَلٰثَةٌ﴾ اَللّٰهُ وَعِيْسٰى وَاُمُّهٗ ﴿اِنْتَهُوْا﴾ عَنْ ذٰلِكَ وَاْتُوْا ﴿خَيْرًا لَّكُمْ﴾ مِنْهُ وَهُوَ التَّوْحِيْدُ ﴿اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ﴾ تَنْزِيْهًا لَهٗ عَنْ ﴿اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ﴾ خَلْقًا وَمِلْكًا وَالْمِلْكِيَّةُ تُنَافِى النُّبُوَّةَ ﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (۱۷۱)﴾ شَهِيْدًا عَلٰى ذٰلِكَ

ترجمہ :۔

بے شک اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح ......۱......اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی اور (جیسے) ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دونوں صاحبزادوں کو بھیجی) اور یعقوب (یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کے صاحبزادے) اور ان کے بیٹوں (اسباط بمعنی اولاد ہے) اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی بھیجی، اور ہم نے دی (حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد ماجد) داؤد کو زبور (زبور فتح کے ساتھ ہو تو یہ نام ہوگا عطا کردہ کتاب کا اور بالضم ہو تو مصدر ہے بمعنی مزبور یعنی مکتوبا)۔

اور (ہم نے بھیجا) رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے فرما چکے تھے اور ان رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا ......۲......(مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار انبیاء کرام مبعوث فرمائے جس میں سے چار ہزار بنی اسرائیل سے اور چار ہزار دیگر تمام انسانوں میں سے ہیں جیسا کہ شیخ جلال الدین محلی نے سورہ غافر میں ذکر کیا ہے) اور اللہ نے موسیٰ سے (بلا واسطہ) حقیقتاً کلام فرمایا......۳......رسول (یہ رُسُلًا ماقبل رسلا سے بدل بن رہا ہے) خوشخبری دیتے (ثواب کی ایمان والوں کو) اور ڈر سناتے (سزا کا

Marfat.com

کافروں کواور ہم نے ان رسولوں کو بھیجا) کہ اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے بعد (بھیجنے کے) رسولوں کے (ان کی طرف) کہ وہ یہ کہیں کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور مومن بن جاتے (پس ہم نے ان کے عذر کا خاتمہ کرنے کے لئے ان میں رسول بھیج دیئے) اور اللہ غالب (ہے اپنے ملک میں) حکمت والا ہے (اپنی صنعت میں،

جب یہود سے سید عالم، نورِ مجسم ﷺ کی نبوت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا، لہذا اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ) اے محبوب! اللہ اسکا گواہ ہے (یعنی آپ ﷺ کی نبوت بیان کرتا ہے اس کے ساتھ) جو اس نے تمہاری طرف اتارا (یعنی عقلِ انسانی کو عاجز کر دینے والا قرآن)، اس نے اتارا اسے (باء ملابسۃ کے لئے ہے) اپنے علم سے (یعنی وہ اس کا عالم ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ اس قرآن کریم میں علم اسی ذاتِ حق کا ہے) اور فرشتے (بھی آپ پر اسی طرح) گواہ ہیں، اور اللہ کی گواہی کافی ہے (اس پر) وہ جنہوں نے کفر کیا (اللہ کے ساتھ) اور روکا (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے (یعنی دینِ اسلام سے، نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے اوصافِ حمیدہ چھپا کر ان سے مراد یہود ہیں) بے شک وہ (حق سے بھٹک کر) دور کی گمراہی میں پڑے بے شک جنہوں نے کفر کیا (اللہ کے ساتھ) اور ظلم کیا (اپنے نبی ﷺ پر، ان کی شان چھپا کر) اللہ ہرگز نہ بخشے گا انہیں اور نہ کوئی راہ (بہت سی راہوں میں سے) دکھائے مگر جہنم کا راستہ (یعنی ایسا راستہ جو انہیں جہنم تک پہنچا دے گا) ہمیشہ رہیں گے (دوام انکے حق میں طے ہے) اس میں (یعنی جب وہ اس میں داخل ہوں گے) ہمیشہ، اور یہ اللہ کو آسان ہے (ھینا بمعنی سھلا ہے)۔

اے لوگو! (یعنی اہلِ مکہ) تمہارے پاس آئے رسول (یعنی حضرت محمد ﷺ) حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے، پس ایمان لے آؤ (ان پر اور اختیار کر لو) اپنے لئے خیر کو (جو تمہاری اس موجودہ حالتِ کفر کے مقابلے میں کہیں بہتر ہے) اور اگر تم کفر کرو (اس کے ساتھ) تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (یعنی سب اسی کے مملوک، مخلوق اور بندے ہیں تو تمہارا کفر اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا) اور اللہ علم رکھنے والا (ہے اپنی مخلوق کا) حکمت والا ہے (اس صفت میں جو وہ لوگوں کے ساتھ فرماتا ہے)

اے اہلِ کتاب (انجیل کے ماننے والو!) زیادہ نہ کرو......؎......(یعنی حد سے تجاوز نہ کرو) اپنے دین میں اور اللہ پر نہ کہو مگر (وہی بات جو) سچ (ہو یعنی یہ کہ وہ شریک اور اولاد سے پاک ہے) مسیح عیسیٰ، مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ، کہ بھیجا اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے پہنچایا) مریم کی طرف، اور ایک روح......۵......(یعنی روح والا) اس کے یہاں سے (یہاں روح کی اضافت حق تعالیٰ کی طرف تشریفاً کی گئی ہے یعنی ایسا نہیں جیسا کہ تم گمان کرتے ہو کہ وہ اللہ کے فرزند، یا الوہیت میں اللہ کے شریک ہیں یا تین میں کے تیسرے ہیں، اس لئے کہ ہر ذی روح شے مرکب ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ترکیب اور مرکب کی اس کی جانب نسبت ہونے سے بھی پاک ہے) تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو (کہ معبود) تین (ہیں یعنی اللہ تعالیٰ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ) باز رہو (اس سے اور وہ کرو جو) تمہارے لئے بہتر ہو (عقیدۂ تثلیث سے اور وہ توحید ہے) اللہ تو ایک ہی خدا ہے، پاکی ہے اسے اس سے (یعنی وہ اس بات سے پاک ہے) کہ اس کے کوئی بچہ ہو، اسی کا مال ہے جو

Marfat.com

کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے (مخلوق، مملوک اور بندے ہونے کے اعتبار سے اور ملکیت نبوت کے منافی ہوتی ہے) اور اللہ کافی ہے کارساز (یعنی اس پر محافظ)۔

ترکیب

﴿اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ کَمَا اَوْحَیْنَا اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ﴾

انا: حرف مشبہ واسم......اوحینا الیک: فعل بافاعل وظرف لغو: کاف: جار......ما: موصولہ...... اوحینا: فعل بافاعل ......الی: جار......نوح: معطوف علیہ...... والنبیین من بعدہ: معطوف، ملکر مجرور ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر ایحاء مصدر محذوف کی صفت مرکب توصیفی ملکر مفعول مطلق ملکر جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاَوْحَیْنَا اِلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ﴾

عاطفہ، اوحینا: فعل بافاعل، الی: جار، ابراھیم: معطوف علیہ، و اسمیل و اسحق......الخ: معطوفات، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْکَ﴾

و: عاطفہ......اتینا: فعل بافاعل ......داؤد: مفعول اول......زبورا: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ......و: عاطفہ......رسلا: موصوف......قد: تحقیقہ ...... قصصنھم: فعل نا ضمیر ذوالحال ......من قبل: ظرف مستقر حال، ملکر فاعل......ھم: ضمیر مفعول ......علیک: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت ملکر معطوف علیہ ......و: عاطفہ......رسلا: موصوف......لم نقصصھم علیک: جملہ فعلیہ صفت، ملکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر فعل محذوف اوحینا کیلئے مفعول ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾

و: عاطفہ کلم اللہ موسی تکلیما: فعل بافاعل ومفعول بہ ومفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ، رسلا: موصوف......مبشرین: اسم فاعل بافاعل ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ ......و: عاطفہ ......منذرین: اسم فاعل بافاعل لام: جار......ان: مصدریہ......لایکون: فعل ناقص منفی......للناس: ظرف مستقر خبر مقدم......علی اللہ: مستقر حال مقدم......حجۃ: موصوف......بعد الرسل: ظرف زمان متعلق محذوف صفت، ملکر ذوالحال، ملکر اسم مؤخر ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، منذرین اسم فاعل اپنے متعلقات سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت، رسلا، موصوف اپنی صفت سے ملکر ماقبل رسلا قد قصصنھم میں رسلا سے بدل۔

﴿وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝ لٰکِنِ اللّٰهُ یَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْکَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَشْهَدُوْنَ﴾

و: عاطفہ......کان اللہ عزیزا حکیما: فعل ناقص واسم وخبر اول وثانی ملکر جملہ فعلیہ......لکن: حرف استدراک ......اللہ: اسم جلالت مبتداء......یشھد: فعل بافاعل ......بما انزل الیک: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر معطوف علیہ ......انزل: فعل ھو ضمیر ذوالحال...... بعلمہ: ظرف مستقر حال، ملکر فاعل......ہ ضمیر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مفسرہ معترضہ ......و: عاطفہ......الملئکۃ مبتدا......یشھدون: جملہ فعلیہ خبر ہوکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾

و: عاطفہ...... كفى فعل...... ب: زائدہ...... اللّٰه: ممیز...... شهيدا: تمیز ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ متانفہ ...... ان: حرف مشبہ ...... الذين: موصول، كفروا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... وصدوا عن سبيل اللّٰه: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ اپنے موصول سے ملکر اسم ...... قد: تحقیقیہ ...... ضلوا: فعل بافاعل ...... ضللا بعيدا: مرکب توصیفی مفعول مطلق ملکر جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا﴾

ان: حرف مشبہ...... الذين: موصول...... كفروا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... وظلموا: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر اسم، لم: حرف جازم ونفی ...... يكن: فعل ناقص...... اللّٰه: اسم...... لام: جار ...... يغفر لهم: جملہ فعلیہ بتقدیر ان مجرور، اپنے جار سے ملکر معطوف ...... و: عاطفہ...... لا: نافیہ...... لام: جار...... يهديهم: فعل بافاعل، وهم: ضمیر ذوالحال...... خلدين: اسم فاعل بافاعل...... فيها: ظرف لغو...... ابدا: ظرف، ملکر شبہ جملہ ہوکر حال، ملکر مفعول، طريقا: مستثنیٰ منہ ...... الا جرف استثناء...... طريق جهنم: مستثنیٰ ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ بتقدیر ان مجرور، اپنے جار سے ملکر معطوف، ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ﴾

و: متانفہ ...... كان ذالك: فعل ناقص واسم...... على اللّٰه يسيرا: شبہ جملہ ہوکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ ...... يا: حرف ندا قائم مقام ادعو فعل انا ضمیر فاعل...... ايها: مرکب اضافی مبدل منہ ...... الناس: بدل، ملکر منادی قائم مقام مفعول...... فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ندائیہ ...... قد تحقیقیہ ...... جاء كم: فعل ومفعول الرسول: ذوالحال، ظرف مستقر حال، ملکر فاعل ،بالحق: ظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، اپنی نداء سے ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ﴾

ف: فصیحہ ...... امنوا: فعل امر بافاعل...... خير الكم: شبہ جملہ ایمانا مصدر محذوف کی صفت، مرکب توصیفی ہوکر مفعول بہ ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط محذوف اذا كان الامر كما عرفتم کی جزا ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾

و: عاطفہ...... ان: شرطیہ ...... تكفروا: جزا محذوف فلا يضره كفر كم کیلئے شرط، ملکر جملہ شرطیہ ،ف تعلیلیہ ...... ان: حرف مشبہ بالفعل...... اللّٰه: ظرف مستقر خبر مقدم...... ما: موصولہ...... في السموت والارض: ظرف مستقر صلہ، ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ تعلیلیہ ...... و: متانفہ ...... كان اللّٰه عليما حكيما: فعل ناقص واسم وخبر اول وثانی ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ﴾

يااهل الكتاب: جملہ ندائیہ ...... لاتغلوا في دينكم: فعل بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ،و: عاطفہ ...... لاتقولوا: فعل بافاعل ...... على اللّٰه: ظرف لغو...... الا: اداۃ حصر...... الحق: مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، ملکر

Marfat.com

مقصود بالنداء، اپنی نداء سے ملکر جملہ ندائیہ مستانفہ۔

﴿اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَاۤ اِلٰی مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ﴾

انما: حرف مشبہ و ماکافہ......المسیح: مبدل منہ ......عیسی: موصوف......ابن مریم: مرکب اضافی صفت، ملکر مبتدا......رسول اللّٰہ: معطوف علیہ ......و: عاطفہ ......کلمۃ: ذوالحال......القاھا الی مریم: جملہ فعلیہ بتقدیر قد حال ملکر معطوف اول......و: عاطفہ......روح: موصوف......منہ: ظرف مستقر صفت، ملکر معطوف ثانی، ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ﴾

ف: فصیحہ......امنوا: فعل امر با فاعل ......ب: جار......اللّٰہ و رسولہ: معطوف علیہ و معطوف ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، و: عاطفہ، لاتقولوا: فعل بافاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قول ......ثلثۃ: مبتدا محذوف الھتنا کیلئے خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ملکر جملہ قولیہ ہوکر معطوف، ملکر شرط محذوف اذا کان الامر کذلک کی جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾

انتھوا: فعل امر با فاعل، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ......خیر الکم: شبہ جملہ ہوکر فعل محذوف، اقصدوا کیلئے مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ......انما: حرف مشبہ و ماکافہ......اللّٰہ: مبتدا......الہ واحد: مرکب توصیفی خبر ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ﴾

سبحنہ: مصدر مضاف......ہ: ضمیر مضاف الیہ فاعل......ان: مصدریہ......یکون: فعل ناقص ......لہ: ظرف مستقر خبر مقدم......ولد: اسم موخر، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر بتقدیر، من مجرور ملکر ظرف لغو، سبحنہ: مصدر اپنے متعلقات سے ملکر فعل محذوف سبح کیلئے مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا﴾

لہ: ظرف مستقر خبر مقدم......مافی السموت: موصول صلہ ملکر معطوف علیہ ......ومافی الارض: معطوف، ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ......وکفی باللّٰہ وکیلا ترکیب پیچھے گزر چکی۔

شانِ نزول

☆......انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح......یہود و نصاری نے سید عالم ﷺ سے جو یہ سوال کیا تھا کہ انکے لیے آسمان سے یک بارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لائینگے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسی علیہ السلام کے سوا بکثرت انبیاء ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمارہے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر بھی یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے ان کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کوئی پس و پیش نہ ہوا تو سید عالم ﷺ کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے؟ اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے

Marfat.com

خلق کی ہدایت اوران کواللہ تعالی کی توحید ومعرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طریق عبادت کی تعلیم ہے کتاب کے متفرق نازل ہونے سے یہ مقصد بروجہ اتم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا باسانی دلنشین ہوجاتا ہے اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا حماقت ہے۔

☆...... یاهل الکتب لاتغلوا فی دینکم...... یہ آیت نصاری کے حق میں نازل ہوئی جن کے کئی فرقے ہوگئے تھے ہر ایک حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے جداگانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا نسطوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے، مرقوسی کہتے کہ وہ تین میں کے تیسرے ہیں اوراس کلمے کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا بعض تین اقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ بیٹا اور روح القدس، باپ سے ذات بیٹے سے عیسی علیہ السلام اور روح القدس سے اس میں حلول کرنے والی حیات مراد ہے تو ان کے نزدیک الہٰ تین تھے اور اوراس تین کو ایک بتاتے تھے، توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے چکر میں گرفتار تھے بعض کہتے تھے کہ عیسی ناسوتیت اور الوهیت کے جامع ہیں ماں کی طرف ان میں ناسوتیت آئی اور باپ کی طرف سے ان میں الوهیت تعالی الله عما یقولون علوا کبیرا یہ فرقہ بندی نصاری میں ایک یہودی نے پیدا کیا جسکا نام بولص تھا اوراس نے انہیں گمراہ کرنے کے لیے اس قسم کے عقیدہ کی تعلیم دی اس آیت میں اہل کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے باب میں افراط وتفریط سے باز آئیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہیں اور نہ انکی تنقیص کریں۔

تشریح وتوضیح واغراض

ابتداءً نوح کا ذکر کرنے کی توجیہ

۱...... ابتدأ نوح علیہ السلام کا ذکر اسلئے فرمایا کیونکہ آپ علیہ السلام بھی حضرت آدم علیہ السلام کی مثل ابوالبشر ہیں اللہ تعالی نے فرمایا ﴿وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ﴾ (الصافات:۷۷) دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ آپ علیہ السلام انبیاء کی شریعت میں سب سے پہلے ہیں اور شرک سے ڈرانے والے بھی پہلے ہیں۔ آپ علیہ السلام ہی کی ذات وہ پہلی ذات ہے کہ جنکی دعوت کو رد کرنے پر آپ علیہ السلام کی امت کو عذاب کا سامنا کرنا پڑا اور آپ علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے زمین والوں کو ہلاک کیا گیا آپ علیہ السلام ہی حضرات انبیاء میں سب سے طویل عمر پانے والے تھے اور آپ علیہ السلام کا معجزہ آپ کی ذات میں رکھا گیا آپ علیہ السلام ساڑھے نوسوسال تک اپنی قوم میں رہے نہ تو آپ علیہ السلام کا کوئی دانت گرا، نہ کوئی بال سفید ہوا، نہ قوت کم ہوئی آپ ن علیہ السلام ے ساری عمر اپنی قوم کی اذیتوں پر صبر کیا۔

آپ علیہ السلام کے بعد والے انبیاء سے مراد حضرت یونس علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، اور دوسرے انبیاء ہیں۔ اسباط سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہیں یا تو آپ علیہ السلام کے بارہ بیٹے مراد ہیں، یا انکی اولاد میں سے انبیاء بنی اسرائیل مراد ہیں۔ حضرت عیسی علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر انکی فضیلت کی وجہ سے کیا ہے اگرچہ یہ بھی انبیاء بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ (مظہری، ج۲، ص۲۵۳)

﴿وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ﴾ کا معنی

۲...... حدیث شریف میں مذکور ہے کہ سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی اور

Marfat.com

رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ ذکر فرمائی ہے۔اور مذکورہ آیت مبارکہ سے اس حدیث کی نفی نہیں ہوتی کہ سید عالم ﷺ کو ماقبل انبیاء کرام کے بارے میں خبر ہی نہ تھی۔اسلئے کہ لان نفی قصھم من قبل لایستلزم نفی قصھم مطلقا یعنی پہلے حضرات انبیاء کرام کے واقعات کو بیان نہ کرنا مطلقا بیان نہ کرنے کو مستلزم نہیں۔ (روح المعانی ،الجزء السادس،ص۲۶۱)

یہاں ہم ضمناً نبی ورسول میں فرق کو واضح کرنا چاہتے ہیں لہذا ہم انکی تعریفیں ذکر کرتے ہیں۔بعض علماء نے کہا کہ النبی ھو من النبوة ای الرفعة ،وسمی نبیا لرفعة محله عن سائر الناس المدلول علیه بقوله ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَاناً عَلِيّاً﴾ (سورۃ المریم:۵۷) یعنی نبی نبوت سے ماخوذ ہے جسکے معنی بلندی کے ہیں اور نبی کو نبی تمام لوگوں پر اس کی بلندی رفعت کی وجہ سے کہتے ہیں۔اسی لئے اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ ''ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا''۔

رسول کی جمع رسل ہے و رسل الله تارة یراد بها الملائكةو تارة یراد بها الانبیاء فمن الملائكة قوله تعالی ﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴾ (التکویر:۴۰) و من الانبیاء قوله ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ (آل عمران:۱۴۴) یعنی اللہ کے رسول ،کبھی رسول اللہ سے مراد ملائکہ ہوتے ہیں اور کبھی حضرات انبیاء کرام چنانچہ جب ملائکہ مراد ہوں تو آیت مبارکہ کا ترجمہ یہ بنے گا ''بیشک یہ قرآن عزت والے رسول جبرئیل کا پڑھنا ہے'' اور جب حضرات انبیاء کرام مراد ہوں تو معنی یہ ہونگے کہ ''اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے''۔ (المفردات،ص۲۸۴،۲۰۱)

حضرت موسی علیہ السلام کو کلام سے مشوف فرمایا

۳.....شیخ سلیمان الجمل علیہ الرحمہ تفسیر خازن کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو کلام کے ساتھ خاص فرمایا اور حضرت موسی علیہ السلام کی یہ خصوصیت کسی دوسرے نبی کی نبوت میں قابل اعتراض چیز نہیں ہوسکتی اور اسی طرح ان پر یک بارگی توریت کا نازل ہوجانا بھی دوسرے انبیاء پر کتابوں کے نزول کے معاملے میں قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ (الجمل،ج۲،ص۱۵۹)

عماد الدین ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ان روایات کو جمع کیا ہے جو اس موضوع سے متعلق ہیں ہم ان میں سے فقط ایک روایت کو یہاں ذکر کرتے ہیں کان علی موسی علیہ السلام یوم کلمه ربه جبة صوف ،وکساء صوف ،وسراویل صوف ،ونعلان من جلد حمار غیر ذكی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس دن اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام فرمایا اس دن آپ نے صوف کا جبہ،شلوار اور صوف ہی کی چادر پہنی ہوئی تھی اور آپ گدھے کی جلد کے جوتے پہنے ہوئے تھے جسے ذبح کے ذریعے پاک نہیں کیا گیا تھا۔ (ابن کثیر،ج۱،ص۷۴۴)

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ ما من معجزة النبی من الانبیاء علیهم الصلاة والسلام الا لنبینا ﷺ مثلها مع زیادة شرف له شرفه الله تعالی ،بل ما من ذرة نور شعت فی العالمین الا تصدقت بها شمس ذاته ﷺ ولله سبحانه در البوصیری حیث یقول

وکل آیة اتی الرسل الکرام بها | فانما اتصلت من نوره بهم

Marfat.com

کسی نبی کو جو معجزہ عطا ہوا وہ معجزہ اللہ تعالی نے پیارے نبی ﷺ کو بمعہ زیادتی کے مرحمت فرما دیا۔ سارے جہان میں نور کی کوئی کرن جو کہیں چمک رہی ہے وہ آفتاب محمدی کا صدقہ ہے۔ امام بوصیری کیا خوب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے معزز انبیاء کرام کو جو بھی معجزہ عطا ہوا ہے وہ پیارے نبی پاک ﷺ کے نور کا فیضان ہے۔ (روح المعانی ،الجزء السادس،ص۲۶۳)

غلو فی الدین

۴......علامہ خازن فرماتے ہیں کہ **واصل الغلو مجاوزة الحد وهو في الدين حرام والمعنى لا تفرطوا في امر عيسى** علیہ السلام **ولا تحطوه عن منزلته ولا ترفعوه فوق قدره ومنزلته** یعنی غلو کے معنی حد سے تجاوز کرنا ہے اور غلو فی الدین حرام ہے اور یہاں آیتِ مبارکہ میں **غلو في الدين** یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں افراط و تفریط نہ کرو نہ تو ان کو ان کی قدر و منزلت سے گھٹاؤ اور نہ ہی انہیں انکی قدر و منزلت سے بڑھاؤ۔ (خازن، ج۱،ص۴۵۲)

علامہ ناصر الدین بیضاوی فرماتے ہیں **غلت اليهود حط عيسى** علیہ السلام **حتى رموه بانه ولد من غير رشدة والنصارى في رفعه حتى اتخذوه الها** یعنی یہود کا حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں غلو یہ تھا کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کو بغیر صحیح نکاح کا بیٹا جانتے تھے اور نصاری کا غلو یہ تھا کہ وہ انکی شان میں اتنا اضافہ کر گئے کہ انکو خدا بنا دیا۔ (بیضاوی، ج۱،ص۴۱۱)

کلمۃ اور روح سے مراد

۵......**وكلمة يعني اثر قوله كن فكان بشرا من غير اب** یعنی آپ علیہ السلام کو کلمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کلمہ کن کا اثر ہیں آپ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ (مظہری، ج۲،ص۲۵۷)

روح سے مراد تمام ارواح ہیں جنہیں اللہ تعالی نے تخلیق فرمایا ہے اور روح کی اضافت حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف کرنا انکے شرف و تعظیم کی وجہ سے ہے جیسا کہ **بيت الله** اور **ناقة الله** کہا جاتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالی کی طرف سے نعمت ہے یعنی اللہ تعالی نے انہیں اس نعمت کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ روح سے مراد وہ پھونک ہے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بی بی مریم کے گریبان میں پھونکی اور وہ اللہ کے اذن سے حاملہ ہوئیں، اور اس روح کی اضافت لفظ **منه** سے حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف اس لئے کی گئی کہ وہ امر الٰہی کی وجہ سے پائے گئے، بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ جب اللہ تعالی نے بشری روحوں کو تخلیق کیا تو اسے آدم کی صلب میں رکھ دیا اور حضرت عیسی علیہ السلام کی روح کو آدم کی صلب میں روک دیا پھر جب اللہ تعال نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو انکی روح کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ بھیجا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بی بی مریم کے گریبان میں پھونکا جس سے وہ حاملہ ہوئیں۔ (خازن، ج۱،ص۴۵۲)

☆......☆**اولاده:** یعنی یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے، ان میں حضرت یوسف علیہ السلام بھی شامل ہیں کہ وہ بالاتفاق نبی بھی ہیں اور رسول بھی، باقی کے بارے میں اختلاف ہے۔

فائکروہ: یعنی جو نبی پاک ﷺ کی نبوت کے بارے میں بیان مذکور ہوا۔

Marfat.com

مقدرين الخلود: اشارہ ہے کہ خالدین حال مقدرہ ہے یھدیھم کے مفعول سے اور ہدایت سے مراد ان کی دنیا میں جہنم کے راستے کی جانب ہدایت ہے جو اسے جہنم کی جانب دھکیلنے میں مدد دے گی، پس اس حالت میں وہ غیر خالدین (کی صفت کے ساتھ متصف) ہونگے۔ (الجمل، ج ۲،ص ۱۵۸ وغیرہ)

روی انه تعالى: یہ ضعیف روایت ہے، اسی لئے مفسرین کرام علیہم الرضوان نے اس سے تبرأ کیا ہے، اور مشہور روایت یہ ہے کہ ایک لاکھ انبیائے کرام علیہم السلام ہیں، اور دوسری روایت میں ہے کہ دو لاکھ چوبیس ہزار، ان میں سے تین سو تیرہ یا چودہ یا پندرہ رسول ہوئے ہیں، اور حق یہ ہے کہ ان کی صحیح تعداد نہیں پہنچی ہے، اور اس بارے میں احادیث مختلف ہیں جن میں طعن پایا جاتا ہے جیسا کہ شیخ کے کلام سے پتہ چلا ہے۔

قاله الشيخ: یعنی جلال الدین محلی علیہ الرحمۃ۔

في سورة غافر: یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک منهم من قصصنا علیک ومنهم هم نقصص علیک﴾۔

تکلیما: مصدر مؤکد ہے اللہ کے فرمان کلم سے، اور مجاز کا احتمال اٹھانے کے لئے مصدر کی تاکید لائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی قدیم ازلی صفت کے تحت کلام فرمایا جس میں نہ حرف تھے، نہ آواز، نہ کیف نہ ہی انحصار، اللہ عزوجل ہی اس کلام کو جانتا ہے کہ وہ کیسا کلام تھا؟

ونزل لما سئل اليهود: جس وقت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے کہا کہ "کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میری نبوت کے بارے میں تمہاری کتابوں میں ذکر ملتا ہے" تو یہود بولے: ہم اس بات کی گواہی نہیں دیتے، اور ہم کسی بشر کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں جانتے کہ ان کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد وحی کی گئی ہو، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ سائل مشرکین عرب تھے جب انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ہم یہود سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور ان کی کتاب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو ان کا گمان ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانتے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی، معنی یہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں اور جو قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس سے انکار کرتے اور انہوں نے ان الفاظ میں تکذیب کی "اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کی گواہی دے گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس کی بھی"۔

من القرآن المعجز: یعنی ہر مخلوق کے لئے، اور ہمارے نبی کے سوا کسی نبی پر اترنے والی کوئی کتاب اس (قرآن) سے بڑھ کر معجزہ نہیں ہو سکتی۔

على ذلك: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحتِ نبوت پر، معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی گواہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی ہے۔

اى اهل مكه: قاعدہ ہے کہ یایها الناس سے خاص اہل مکہ کو مخاطب کیا جاتا ہے لیکن یہاں اس سے عام لوگ بھی مراد ہیں۔

مما انتم فيه: مراد کفر ہے، تمہارے گمان کے مطابق اس میں خیر ہے جب کہ کفر میں کوئی خیر نہیں ہے۔

Marfat.com

فلا یضرہ کفرکم :اس جملے میں اشارہ ہے کہ جواب شرط محذوف ہے اور ﴿فان للہ ما فی السموات والارض ﴾ جواب شرط ہونے پر دلیل ہے۔

الانجیل :یہ خطاب فقط نصاری سے ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ خطاب یہود ونصاری دونوں ہی سے ہو اس لئے کہ یہود کا غلو یہ تھا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام (معاذ اللہ) زانیہ کے بیٹے ہیں اور نصاری کا غلو یہ کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تعظیم میں اتنا مبالغہ کرتے کہ انہیں اللہ کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔

انه ابن الله الخ :اس جملے میں اشارہ ہے کہ نصاری میں تین فرقے ہوئے، اس کا بیان ہم نے ماقبل مفصل کر دیا ہے۔

لان ذا الروح مرکب :اس جملے سے قیاس کی ایک صورت کی جانب اشارہ ہے کہ اگر تو یہ کہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام روح والے ہیں اور ہر روح مرکب ہوا کرتی ہے اور کل مرکب الٰہ نہیں ہو سکتی، پس نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عیسی علیہ السلام الٰہ نہیں ہیں۔

منه :اپنے دعووں سے۔ (صاوی، ج۲، ص۸۲ وغیرہ)

✡✡✡✡✡

رکوع نمبر۴

﴿لَنْ یَّسْتَنْكِفَ﴾یتکبّر ویانف ﴿الْمَسِیْحُ﴾الَّذِیْ زَعَمْتُمْ اَنَّهٗ اِلٰهٌ عَنْ ﴿اَنْ یَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ﴾عِنْدَ اللّٰهِ لَا یَسْتَنْكِفُوْنَ اَنْ یَّكُوْنُوْا عَبِیْدًا وَهٰذَا مِنْ اَحْسَنِ الْاِسْتِطْرَادِ ذِكْرٌ لِلرَّدِّ عَلٰی مَنْ زَعَمَ اَنَّهَا اٰلِهَةٌ اَوْ بَنَاتُ اللّٰهِ كَمَا رَدَّ بِمَا قَبْلَهٗ عَلَی النَّصَارٰی الزَّاعِمِیْنَ ذٰلِكَ الْمَقْصُوْدُ خِطَابُهُمْ ﴿وَمَنْ یَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیَسْتَكْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا (۱۷۲)﴾فِی الْاٰخِرَةِ ﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ﴾ثَوَابَ اَعْمَالِهِمْ ﴿وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ﴾مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ﴿وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا﴾ عَنْ عِبَادَتِهٖ ﴿فَیُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا﴾ مُؤْلِمًا هُوَ عَذَابُ النَّارِ ﴿وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾اَیْ غَیْرِهٖ ﴿وَلِیًّا﴾یَدْفَعُهٗ عَنْهُمْ ﴿وَّلَا نَصِیْرًا (۱۷۳)﴾یَمْنَعُهُمْ مِنْهُ ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ﴾ حُجَّةٌ ﴿مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾عَلَیْكُمْ وَهُوَ النَّبِیُّ ﷺ ﴿وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا (۱۷۴)﴾بَیِّنًا وَهُوَ الْقُرْاٰنُ ﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾بِالْقُرْاٰنِ ﴿بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا﴾طَرِیْقًا ﴿مُّسْتَقِیْمًا (۱۷۵)﴾هُوَ دِیْنُ الْاِسْلَامِ ﴿یَسْتَفْتُوْنَكَ﴾فِی الْكَلٰلَةِ ﴿قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا﴾مَرْفُوْعٌ بِفِعْلٍ یُفَسِّرُهٗ ﴿ هَلَكَ﴾ مَاتَ ﴿لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ﴾ اَیْ وَلَا وَالِدٌ وَهُوَ الْكَلٰلَةُ ﴿وَّلَهٗۤ اُخْتٌ﴾مِنْ اَبَوَیْنِ اَوْ اَبٍ ﴿فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ﴾اَیِ الْاَخُ كَذٰلِكَ ﴿یَرِثُهَاۤ﴾جَمِیْعَ مَا تَرَكَتْ ﴿اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ﴾فَاِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ ذَكَرٌ فَلَا شَیْءَ لَهٗ اَوْ اُنْثٰی فَلَهٗ مَا فَضَلَ

Marfat.com

عَنْ نَصِيبِهَا وَلَوْ كَانَتِ الْاُخْتُ اَوِ الْاَخُ مِنْ اُمٍّ فَفَرْضُهُ السُّدُسُ كَمَا تَقَدَّمَ اَوَّلَ السُّوْرَةِ ﴿فَاِنْ كَانَتَا﴾ الْاُخْتَانِ ﴿اثْنَتَيْنِ﴾ اَیْ فَصَاعِدًا لِاَنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ جَابِرٍ وَقَدْ مَاتَ عَنْ اَخَوَاتٍ ﴿فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ﴾ الْاَخُ ﴿وَاِنْ كَانُوْا﴾ اَیِ الْوَرَثَةُ ﴿اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ﴾ مِنْهُمْ ﴿مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ شَرَائِعَ دِيْنِكُمْ لِـ ﴿اَنْ﴾ لَا ﴿تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۱۷۶)﴾ وَمِنْهُ الْمِيْرَاثُ ، رَوَى الشَّيْخَانِ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّهَا اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْفَرَائِضِ .

ترجمہ

ہرگز نفرت نہیں کرتا (یعنی عار محسوس نہیں کرتا) مسیح (جسے تم خدا گمان کرتے ہو) اللہ کا بندہ بننے سے اور نہ مقرب فرشتے ......۱ (جو اللہ کے حضور مقرب ہیں وہ بھی عار محسوس نہیں کرتے کہ وہ اللہ کے بندے جانے جائیں یہ سلسلۂ کلام انتہائی عمدہ واقع ہے جو ان مشرکین کے رد میں ذکر کیا جنہوں نے فرشتوں کو خدایا خدا کی بیٹیاں گمان کیا جیسا کہ اس سے ماقبل جملہ نصاری پر رد تھا جو ایسا گمان کرتے تھے، اور یہاں بھی مقصود ان ہی کو خطاب کرنا ہے) اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا (آخرت میں) تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کی مزدوری انہیں بھرپور دے گا (یعنی ان کے اعمال کا ثواب عطا فرمائے گا) اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دیگا (ایسی نعمتیں جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھی ہوں گی اور نہ کسی کان نے سنی ہوں گی اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا ہوگا) اور وہ جنہوں نے نفرت اور تکبر کیا تھا (اس کی بندگی بجالانے سے) انہیں دردناک سزا دے گا (الیم بمعنی مؤلم ہے اور اس سے مراد عذابِ نار ہے) اور اللہ کے سوا نہ پائیں گے (دون بمعنی غیر ہے) کوئی حمایتی (کہ جو ان سے عذاب دور کر سکے) اور نہ مددگار (جو ان سے عذاب کو روک سکے)۔

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس واضح دلیل (یعنی حجت) آئی تمہارے رب کی طرف سے (تمہارے پاس، اور اس حجت سے مراد نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ ہیں) اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا (مبینا بمعنی بینا ہے، یعنی قرآن کریم) تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور اسکی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف راہ (صراط بمعنی طریقہ ہے) دکھائے گا سیدھی (یعنی دینِ اسلام کی)۔

اے محبوب! تجھ سے فتوی پوچھتے ہیں (کلالہ کے بارے میں) تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتوی دیتا ہے......۲ اگر کسی مرد کا (امرؤ مرفوع ہے اس فعل کے سبب جس کی تفسیر مابعد فعل کر رہا ہے) انتقال ہو (یعنی وہ مر جائے) جو بے اولاد ہو (اور نہ ہی اس کا باپ ہو تو وہ کلالہ ہے) اور اسکی ایک بہن ہو (حقیقی یا باپ شریک) تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد (یعنی وہ بھائی بھی اسی طرح) اپنی بہن کا وارث ہوگا (یعنی اس سب ترکے کا جو بہن چھوڑ جائے) اگر بہن کی اولاد نہ ہو (لیکن اگر بہن کا کوئی لڑکا ہو تو پھر بھائی کا کچھ حصہ نہیں اور اگر لڑکی ہو تو بھائی کو وہ ملے گا جو لڑکی کے حصہ سے بچ جائے گا اور اگر بھائی یا بہن ماں جائے ہوں تو ان کے لئے چھٹا حصہ ہے جیسا کہ سورت کی ابتداء میں گزر چکا ہے)۔

Marfat.com

پس اگر ہوں (بہنیں) دو (یا دو سے زیادہ اس لئے کہ یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بہنیں
ڑ کر انتقال فرما گئے) تو ترکہ میں (جو بھائی چھوڑ جائے) انکا دو تہائی، اور اگر ہوں (یعنی ورثاء میں) بھائی بہن، مرد بھی عورتیں بھی تو
کا حصہ (ان میں سے) دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لیے صاف بیان کرتا ہے (تمہارے لئے شرعی احکام) کہ کہیں بہک (نہ
و) اور اللہ ہر چیز جانتا ہے (اور اس میں سے علم میراث بھی ہے) شیخین حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرائض یعنی وراثت
سلسلے میں یہ آخری آیتِ مبارکہ نازل ہوئی)۔

ترکیب

﴿لَنْ یَّسْتَنْكِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ﴾

لن: حرف نفی ونصب...... یستنکف: فعل...... المسیح: معطوف علیہ ...... و: عاطفہ...... لا: نافیہ...... الملئکۃ المقربون: مرکب توصیفی معطوف، ملکر فاعل ...... ان: مصدریہ ...... یکون: فعل ناقص واسم ...... عبدا: موصوف...... اللہ: ظرف صفت ملکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر بتقدیر عن مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ یَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیَسْتَكْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا﴾

و: مستانفہ...... من: شرطیہ مبتدا...... یستنکف عن عبادۃ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ویستکبر: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر شرط ...... ف: جزائیہ...... سیحشر: فعل بافاعل ...... ہم: ذوالحال...... جمیعا: حال ملکر مفعول...... الیہ: ظرف لغو، جملہ فعلیہ ہوکر جزا، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ﴾

ف: تفریعیہ...... اما: حرف تفصیل...... الذین: موصول، امنوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... وعملوا الصلحت: جملہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر مبتدا...... ف: جزائیہ...... یوفی: فعل بافاعل...... ہم: ضمیر مفعول اول...... اجورھم: مفعول ثانی، ملکر جملہ معطوف علیہ...... ویزیدھم من فضلہ: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَیُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا﴾

و: عاطفہ...... اما: حرف تفصیل...... الذین: موصول...... استنکفوا: صلہ، ملکر مبتدا...... ف: جزائیہ...... یعذبھم: فعل ومفعول...... عذابا الیما: مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ...... ماقبل الذین امنوا وعملوا حت پر معطوف۔

﴿وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا﴾

و: عاطفہ...... لایجدون: فعل بافاعل...... لھم: ظرف لغو...... من دون اللہ: ظرف مستقر حال ...... ولیا: معطوف علیہ ولا نصیرا: معطوف ملکر ذوالحال، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ...... ماقبل اما الذین امنوا وعملوا الصلحت پر معطوف۔

Marfat.com

﴿یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا﴾

یـایها الناس: جملہ ندائیہ......قد تحقیقیہ......جاء کم: فعل بامفعول......برهان: موصوف......من ربکم: ظرف مستقر صفت، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......انزلنا الیکم: فعل بافاعل وظرف لغو......نورا مبینا: مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، ملکر مقصود بالنداء اپنی نداء سے ملکر جملہ ندائیہ مستانفہ۔

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا﴾

ف: تفریعیہ......اما: حرف شرط وتفصیل......الذین: موصول......امنوا باللہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......واعتصموا به: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ، ملکر مبتدا......ف: جزائیہ......سیدخلهم: فعل بافاعل ومفعول......فی: جار رحمة: موصوف......منه: ظرف مستقر صفت، ملکر معطوف علیہ......وفضل: معطوف، ملکر مجرور اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......یهدیهم: فعل بافاعل ومفعول......الیه: ظرف مستقر حال مقدم......صراطا مستقیما: مرکب توصیفی ذوالحال، ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ معطوف، ملکر خبر، اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ﴾

یستفتونک: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ......قل: فعل امر بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قول، اللہ: اسم جلالت مبتدا......یفتیکم فی الکللة: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، ملکر فعلیہ قولیہ۔

﴿اِنِ امْرُؤٌا ھَلَکَ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَھَا نِصْفُ مَا تَرَکَ﴾

ان: شرطیہ......امرء: موصوف......لیس له ولد: جملہ فعلیہ صفت، ملکر ذوالحال......و: حالیہ......له اخت: جملہ اسمیہ حال، ملکر فعل محذوف هلک کا فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مفسَّر......هلک: فعل بافاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مفسِّر، ملکر شرط......ف: جزائیہ......لها: مستقر خبر مقدم......نصف ماترک: مرکب اضافی مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَھُوَ یَرِثُھَآ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھَا وَلَدٌ﴾

و: مستانفہ......هو: مبتدا......یرثها: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ......ان: شرطیہ......لم یکن: فعل ناقص نفی بلم......لهما: ظرف مستقر خبر مقدم......ولد: اسم موخر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا محذوف فهو یرثها کیلئے شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَھُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَکَ﴾

و: مستانفہ......ان: شرطیہ، کانتا: فعل ناقص واسم......اثنتین: خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ف: جزائیہ......لهما: ظرف مستقر خبر مقدم......الثلثن: ذوالحال......مما ترک: مستقر حال، ملکر مبتداء موخر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ کَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ﴾

Marfat.com

و: عاطفہ......ان: شرطیہ...... کانوا: فعل ناقص واسم......اخوۃ: مبدل منہ...... رجالا: معطوف علیہ......و نساء: معطوف ملکر بدل، ملکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط......ف: جزائیہ...... للذکر: ظرف مستقر خبر مقدم......مثل حظ الانثیین: مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾

یبین اللہ لکم: فعل با فاعل وظرف لغو......ان تضلوا: جملہ بتاویل مصدر کراھیۃ محذوف مضاف کیلئے مضاف الیہ ملکر مرکب اضافی ہوکرای کراھیۃ مفعول لہ، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ......و مستانفہ ......اللہ : اسم جلالت مبتدا......بکل شیء : ظرف لغو مقدم......علیم: صفت مشبہ، اپنے ظرف لغو مقدم سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......لن یستنکف المسیح ......نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر اور اس نے حضور ﷺ سے کہا کہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیب لگائے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے یہ عار کی بات نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......یستفتونک قل اللہ یفستیکم......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم ﷺ مع ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عیادت کے لیے تشریف لائے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بے ہوش تھے حضرت نبی پاک ﷺ نے وضو فرمایا کہ آب وضوان پر ڈالا انہیں افاقہ ہوا آنکیں کھول کر دیکھا تو حضور ﷺ تشریف فرما ہیں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (بخاری مسلم) اور داؤد شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری نہیں ہے۔

تشریح و توضیح و اغراض

بندگی بندے کا شرف و کمال ہے!

۱......حضرت مسیح علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے، مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو ٹھیک کرتے، مردے زندہ کرتے، لوگ جو کھاتے اور گھروں میں ذخیرہ کرتے اسے بیان کرتے، وہ بندگی سے کیسے بری الذمہ ہوسکتے ہیں اور یہ اوصاف فرشتوں میں حضرت مسیح علیہ السلام سے زیادہ کامل طور پر پائے جاتے ہیں اور ان اوصاف کے ہوتے ہوئے بھی فرشتے بندگی سے عار محسوس نہیں کرتے تو حضرت مسیح علیہ السلام کیسے ایسا کرسکتے ہیں؟ حاصل کلام یہ کہ بندوں میں خاص، حضرات انبیاء کرام ہیں اور ملائکہ میں خاص، رسول اور رسولوں میں خاص حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام وغیرہ ہیں، اور ملائکہ کے خاص، عام مومنین بشر سے افضل ہیں، اور عام مومنین بشر عام ملائکہ سے افضل ہیں، اور ہماری اس پر دلیل بشر کا ملائکہ پر افضل ہونا ہے۔ (مدارک، ج۱، ص۴۲۰)

Marfat.com

معتزلہ اس آیت مبارکہ کی روشنی میں فرشتوں کی حضرات انبیاء کرام پر فضیلت کے قائل ہیں ہمارا جواب اس سلسلے میں یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام کو فرشتوں سے زیادہ اجر وثواب ملے گا، اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقرب فرشتوں کا علم وقدرت حضرت عیسی علیہ السلام سے زیادہ ہے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کا اجر وثواب بھی فرشتوں سے زیادہ ہے۔ (تفسیر کبیر، ج۴، ص۲۴۶)

علامہ سید محمود آلوسی نے اس بارے میں طویل بحث فرمائی ہے آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اکثر عیسائی حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا یا اسکا بیٹا اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اللہ تعالی نے یہاں انکار دبلیغ فرمایا کہ بغیر باپ کے پیدا ہونے سے زیادہ عجیب وغریب وہ فرشتے ہیں جو ماں وباپ دونوں کے بغیر پیدا ہوئے ہیں اور ملائکہ مقربین جو بغیر ماں وباپ کے پیدا ہوئے ہیں وہ عبادت سے عار محسوس نہیں کرتے تو مسیح علیہ السلام جو صرف باپ کے بغیر پیدا ہوئے ہیں وہ کیسے عبادت کرنے کو عار جانیں گے؟

(روح المعانی، الجزء السادس، ص۲۹۲)

﴿کلالۃ﴾

۲......لَفْظُ الْكَلَالَةِ فِي الْأَصْلِ بِمَعْنَى الْإِعْيَاءِ، وَذَهَابِ الْقُوَّةِ ثُمَّ اُسْتُعِيرَ لِقَرَابَةٍ مَنْ عَدَا الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ كَأَنَّهَا كَالَّةٌ ضَعِيفَةٌ بِالْقِيَاسِ إِلَى قَرَابَةِ الْوِلَادِ، وَيُطْلَقُ أَيْضًا عَلَى مَنْ لَمْ يُخَلِّفْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا وَعَلَى مَنْ لَيْسَ بِوَلَدٍ وَلَا وَالِدٍ مِنَ الْمُخَلِّفِينَ

لفظ کلالہ لغوی اعتبار سے اعیاء (یعنی کسی کام سے عاجز ہونے) اور **ذھاب القوۃ** (یعنی قوت کے چلے جانے) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے پھر اسے بطور مستعار ان قرابت داروں کے لئے استعمال کیا جانے لگا جنکے والدین اور اولاد نہ ہوں گویا کہ وہ عاجز وکمزور ہے ولادت کے رشتے دار نہ ہونے کی وجہ سے، اور اسکا اطلاق اس شخص پر بھی ہوتا ہے کہ جسکے والدین اور اولاد میں سے کوئی بھی جانشین نہ ہو۔ (رد المحتار، ج۱۰، ص۵۳۲)

﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ﴾ الْآيَةَ الْمُرَادُ بِهِ أَوْلَادُ الْأُمِّ إِجْمَاعًا

اور اگر کسی ایسے مرد وعورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ، اولاد کچھ نہ چھوڑے......اس آیت میں بالاجماع ماں شریک بھائی یا بہن داخل ہے (رد المحتار، ج۱۰، ص۵۳۲)

☆......☆**علیکم ان خالفتم**: یعنی تمہارے لئے تمہارے رب کے پاس دلائل ہیں اگر تم محمد ﷺ کی مخالفت کرو یا تابعداری کرو۔

وھو القرآن: یعنی عطف مغایر ہے، اور صحیح یہ ہے کہ برہان سے نبی پاک ﷺ اور ان کے وہ معجزات مراد لئے جائیں، اور نور مبین سے قرآن مراد لیا جائے اور یہ کہ خاص کا عام پر عطف ہے، اور قابل توجہ نکتہ قرآن کی شان بیان کرنا ہے اور جس جانب مفسر علیہ الرحمۃ گئے ہیں وہ مشقت وتکلف نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ آسان ہے۔

فی الکلالۃ: اس کا بیان ماقبل گزر چکا۔

او انثی: (یعنی مرنے والی بہن کی اولاد ہو) ایک ہو یا متعدد، اللہ کا فرمان ہے ﴿فلہ ما فضل عن نصیبھا﴾ یعنی ایک ہونے کی

Marfat.com

صورت میں بھائی کو نصف مال اور دو ہونے کی صورت میں ثلث مال کا مستحق ہوگا۔

وقد مات عن اخوات: ماقبل سے جملہ مستانفہ مقیدہ ہے نہ کہ جملہ حالیہ ہے، اس لئے کہ حضرت جابر سید عالم ﷺ کی وفات ظاہری کے بعد زندہ رہے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ مدینہ میں انتقال فرمانے والے آخری صحابی ہیں۔

شرائع دینکم: اشارہ ہے کہ یبین کا مفعول محذوف ہے۔ (صاوی، ج۲،ص۸۶ وغیرہ)

مالا عین رأت الخ :یزید کا مفعول ہے، یعنی یہ جنت کی بخششیں وکمالات ہیں جو کہ ان تین صفات کے ساتھ متصف ہیں اور مراد یہ ہے کہ مفصل طور پر احاطۂ علم کے ساتھ کسی انسان کے دل پر اس کا کوئی خطرہ نہیں گزرا، مگر یہ ضرور ہے کہ جنت کی تمام نعمتوں کے بارے میں ہمارے دلوں میں خطرات گزرتے رہتے ہیں اور ہم اس کے بارے میں سالوں سے سنتے رہتے ہیں لیکن یہ اجمالاً سننا ہوتا ہے۔

﴿ولیا﴾ یدفعہ عنھم الخ: یہ تفسیر دو کلموں کے مابین تکرار پیدا کرتی ہے، پہلی وہ ہے جو ابو سعود نے بیان کی اور اس پر نص وارد ہے :یعنی وہ اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ پائیں گے جو ان کے کاموں اور مصلحتوں کی تدبیر کرے۔ (الجمل، ج۲،ص۱۶۶ وغیرہ)

سورة المائدة مدنية و اياتها عشرون و مائة مائة و عشرون او و ثنتان او و ثلاث اية

سورۃ المائدہ مدنی ہے اس میں ایک سو بیس یا ایک سو بائیس یا ایک سو تیئیس آیتیں ہیں

تعارف

اس سورۃ مبارکہ کا نام **المائدۃ** ہے اور یہ مدنی ہے کیونکہ ہجرت کے بعد جو سورتیں نازل ہوئیں خواہ وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی ہوں یا مدینہ طیبہ سے باہر حالتِ سفر میں یا حج وعمرہ کے ایام میں خاص مکہ مکرمہ میں سب کو مدنی کہا جاتا ہے اس کی ایک سو بیس آیات اور سولہ رکوع ہیں اسکے حروف کی تعداد ۱۲۴۶۴ ہے۔

اس سورۃ مبارکہ کی ایک آیت **الیوم اکملت لکم** ...... الخ کے متعلق تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو نازل ہوئی۔ باقی آیات کی تاریخ نزول کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن مختلف روایات میں غور وفکر کرنے سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ اسکا نزول صلح حدیبیہ کے وقت سے شروع ہوا اور حجۃ الوداع کے موقعہ پر اسکا اختتام ہوا۔

☆......اس سورۃ کا آغاز ترتیب اخلاق سے ہو رہا ہے اس لئے پہلے اسی عنوان پر غور کرلیں سورۃ میں مختلف اقسام کے اخلاقی سبق دیئے گئے ہیں جن کا تعلق ایک قوم کی انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ہے اسی طرح بین الاقوامی امور سے بھی ہے گویا اس سورۃ مبارکہ میں ایک عالمگیر سطح پر نسل انسانی کو اسکی زندگی کے مختلف شعبہ جات کے بارے میں تعلیم فراہم کی جارہی ہے۔ مسلمانوں سے اس سورۃ مبارکہ میں یہ عہد بھی لیا جارہا ہے کہ وعدے کی خلاف ورزی کرنا اللہ اور اسکے پیارے نبی ﷺ کو سخت

Marfat.com

ناپسند ہے لہذا انسان وعدے کی پاسداری کا خاص خیال رکھے۔

☆......اس سورۃ مبارکہ میں یہ بھی درس دیا گیا ہے کہ توریت، انجیل اور قرآن مجید سب کے نظریات ایک ہی ہیں ان میں باہم کوئی تفاوت نہیں چنانچہ توریت کے متعلق فرمایا فیھاھدی و نور، انجیل کے متعلق فرمایا فیه هدی و نور اور قرآن مجید فرقان حمید کے متعلق بھی یہی فرمایا الغرض اس سورۃ مبارکہ میں اس امر کی بھی وضاحت ہوگئی کہ یہ لاریب کتاب بعینہ وہی ضابطہ بیان کررہی ہے جو سابقہ سورتوں کے ضوابط تھے۔ اور اہل ایمان کو تنبیہ بھی فرمادی کہ ہدایت و نور یہود کے پاس بھی آیا اور نصاریٰ کے پاس بھی لیکن انہوں نے اس کی قدر نہ کی اور اب یہ ہدایت و نور تمہارے پاس بشکل قرآن موجود ہے لہذا تمہیں چاہئے کہ تم اسکی پیروی کرو ورنہ تمہارا حال بھی وہ نہ ہو جائے جو یہود و نصاریٰ کا ہوا۔

☆......انسان کو اپنی ذہنی غلامی اور یہود و نصاریٰ کی بیجا تقلید سے بھی سورۃ مبارکہ میں روکا گیا کہ انسان بحیثیت مسلمان فرنگی تہذیب و تمدن کی بیڑیوں کو کاٹ دے اور خود کو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر لانے کے لئے مجبور کرے۔ آج بھی مسلمان ایک خدا کے ماننے والے، ایک ہی دین پر مر مٹنے والے کامیابیوں کی بلند چوٹیوں پر پہنچ سکتے ہیں آج بھی یہ حکم موجود ہے کہ انتم الاعلون ان کنتم مومنین یعنی تم ہی کامیاب ہوگے اگر تم صاحب ایمان ہو، آج بھی یہ صدائیں آرہی ہیں کہ لا تخف انک انت الاعلی کہ گھبرا نہیں تو ہی سرفراز و کامیاب ہے لیکن ہم ہیں کہ فرنگی سحر کی شعبدہ بازیوں میں حیران و ششدر بیٹھے ہیں۔

☆......دین کی تکمیل کا مژدہ بھی اسی سورۃ میں سنایا گیا ہاں کیا سماں ہوگا عرفہ کا مبارک دن ہو، دین کی تکمیل کی نوید سنائی جارہی ہو الیوم اکملت لکم دینکم کی صدائیں ہوں اور حضور ﷺ اپنے اصحاب کے جھرمٹ میں بیٹھے مبارکبادی وصول فرمارہے ہوں، نور علی نور کا وہ منظر اصحاب کرام کی آنکھوں سے اشک رواں کا سبب ضرور بنا ہوگا، کسی کی پیشانی نے سجدۂ شکر کے نزرانے ضرور پیش کیے ہونگے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان مقدس لمحات کے صدقے و طفیل جو حضور پر نور ﷺ نے اپنے اصحاب کیساتھ گزارے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قرآن مجید کی بہاریں عطا فرمائے۔

✪✪✪✪✪

رکوع نمبر ۵

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ اَلْعُهُوْدِ الْمُؤَكَّدَةِ الَّتِیْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ اللّٰهِ اَوِ النَّاسِ ﴿اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ﴾ اَلْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ اَكْلًا بَعْدَ الذَّبْحِ ﴿اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ﴾ تَحْرِیْمُهٗ فِیْ (حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ) الْاٰیَةُ ، فَالْاِسْتِثْنَاءُ مُنْقَطِعٌ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ مُتَّصِلًا وَالتَّحْرِیْمُ لِمَا عَرَضَ مِنَ الْمَوْتِ وَنَحْوِهٖ ﴿غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ اَیْ مُحْرِمُوْنَ وَنَصْبُ غَیْرَ عَلَى الْحَالِ مِنْ ضَمِیْرِ لَكُمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ (۱)﴾ مِنَ التَّحْلِیْلِ وَغَیْرِهٖ لَا اِعْتِرَاضَ عَلَیْهِ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ﴾ جَمْعُ شَعِیْرَةٍ ، اَیْ

Marfat.com

مَعَالِمَ دِيْنِهٖ بِالصَّيْدِ فِى الْاِحْرَامِ ﴿وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ﴾ بِالْقِتَالِ فِيْهِ ﴿وَلَا الْهَدْىَ﴾ مَا اُهْدِىَ اِلَى الْحَرَمِ
مِنَ النَّعَمِ بِالتَّعَرُّضِ لَهٗ ﴿وَلَا الْقَلَآئِدَ﴾ جَمْعُ قِلَادَةٍ وَهِىَ مَا كَانَ يُتَقَلَّدُ بِهٖ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ لِيَاْمَنَ اَىْ فَلَا
تَتَعَرَّضُوْا لَهَا اَوْلَا صَحَابِهَا ﴿وَلَآ﴾ تَحِلُّوْا ﴿آمِّيْنَ﴾ قَاصِدِيْنَ ﴿الْبَيْتَ الْحَرَامَ﴾ بِاَنْ تُقَاتِلُوْهُمْ ﴿يَبْتَغُوْنَ
فَضْلًا﴾ رِزْقًا ﴿مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ بِالتِّجَارَةِ ﴿وَرِضْوَانًا﴾ مِنْهُ بِقَصْدِهٖ بِزَعْمِهِمُ الْفَاسِدِ، وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ بَرَاءَ
ةٍ ﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ﴾ مِنَ الْاِحْرَامِ ﴿فَاصْطَادُوْا﴾ اَمْرُ اِبَاحَةٍ ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ﴾ يَكْسِبَنَّكُمْ ﴿شَنَاٰنُ﴾ بِفَتْحِ النُّوْنِ
وَسُكُوْنِهَا، بُغْضُ ﴿قَوْمٍ﴾ لِاَجْلِ ﴿اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا﴾ عَلَيْهِمْ بِالْقَتْلِ وَغَيْرِهٖ
﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ﴾ فِعْلِ مَا اُمِرْتُمْ بِهٖ ﴿وَالتَّقْوٰى﴾ بِتَرْكِ مَانُهِيْتُمْ عَنْهُ ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا﴾ فِيْهِ حَذْفُ اِحْدَى
التَّائَيْنِ فِى الْاَصْلِ ﴿عَلَى الْاِثْمِ﴾ الْمَعَاصِىْ ﴿وَالْعُدْوَانِ﴾ التَّعَدِّىْ فِىْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ خَافُوْا
عِقَابَهٗ بِاَنْ تُطِيْعُوْهُ ﴿اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ(٢)﴾ لِمَنْ خَالَفَهٗ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ﴾ اَىْ اَكْلُهَا ﴿وَالدَّمُ﴾
اَىِ الْمَسْفُوْحُ كَمَا فِى الْاَنْعَامِ ﴿وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ بِاَنْ ذُبِحَ عَلٰى اِسْمِ غَيْرِهٖ
﴿وَالْمُنْخَنِقَةُ﴾ الْمَيْتَةُ خَنْقًا ﴿وَالْمَوْقُوْذَةُ﴾ الْمَقْتُوْلَةُ ضَرْبًا ﴿وَالْمُتَرَدِّيَةُ﴾ السَّاقِطَةُ مِنْ عُلُوٍّ اِلٰى سُفْلٍ
فَمَاتَتْ ﴿وَالنَّطِيْحَةُ﴾ الْمَقْتُوْلَةُ بِنَطْحِ اُخْرٰى لَهَا ﴿وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ﴾ مِنْهُ ﴿اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ﴾ اَىْ اَدْرَكْتُمْ
فِيْهِ الرُّوْحَ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ فَذَبَحْتُمُوْهُ ﴿وَمَا ذُبِحَ عَلٰى﴾ اِسْمِ ﴿النُّصُبِ﴾ جَمْعُ نِصَابٍ وَهِىَ الْاَصْنَامُ
﴿وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا﴾ تَطْلُبُوا الْقَسْمَ وَالْحُكْمَ ﴿بِالْاَزْلَامِ﴾ جَمْعُ زَلَمٍ بِفَتْحِ الزَّاىِ وَضَمِّهَا مَعَ فَتْحِ اللَّامِ،
قِدْحٌ بِكَسْرِ الْقَافِ سَهْمٌ صَغِيْرٌ لَارِيْشَ لَهٗ وَلَا نَصْلَ وَكَانَتْ سَبْعَةٌ عِنْدَ سَادِنِ الْكَعْبَةِ عَلَيْهَا اَعْلَامٌ وَكَانُوْا
يُجِيْبُوْنَهَا فَاِنْ اَمَرَتْهُمْ اِئْتَمَرُوْا وَاِنْ نَهَتْهُمْ اِنْتَهَوْا ﴿ذٰلِكُمْ فِسْقٌ﴾ خُرُوْجٌ عَنِ الطَّاعَةِ، وَنَزَلَ بِعَرَفَةَ عَامَ
حَجَّةِ الْوَدَاعِ ﴿اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ﴾ اِنْ تَرْتَدُّوْا عَنْهُ بَعْدَ طَمْعِهِمْ فِىْ ذٰلِكَ لَمَّا رَاَوْا مِنْ
قُوَّتِهٖ ﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ اَحْكَامَهٗ وَفَرَائِضَهٗ فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَهَا حَلَالٌ وَلَا
حَرَامٌ ﴿وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ﴾ بِاِكْمَالِهٖ وَقِيْلَ بِدُخُوْلِ مَكَّةَ اٰمِنِيْنَ ﴿وَرَضِيْتُ﴾ اِخْتَرْتُ ﴿لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِىْ مَخْمَصَةٍ﴾ مَجَاعَةٍ اِلٰى اَكْلِ شَىْءٍ مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْهِ فَاَكَلَ ﴿غَيْرَ مُتَجَانِفٍ﴾
مَائِلٍ ﴿لِّاِثْمٍ﴾ مَعْصِيَةٍ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ﴾ لَهٗ مَا اَكَلَ ﴿رَّحِيْمٌ(٣)﴾ بِهٖ فِىْ اِبَاحَتِهٖ لَهٗ بِخِلَافِ الْمَائِلِ لِاِثْمٍ اَىِ
الْمُتَلَبِّسِ بِهٖ كَقَاطِعِ الطَّرِيْقِ وَالْبَاغِىْ مَثَلًا فَلَا يَحِلُّ لَهُ الْاَكْلُ ﴿يَسْئَلُوْنَكَ﴾ يَا مُحَمَّدُ ﴿مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ﴾
مِنَ الطَّعَامِ ﴿قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ﴾ الْمُسْتَلَذَّاتُ ﴿وَ﴾ صَيْدُ ﴿مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ﴾ الْكَوَاسِبِ مِنَ

Marfat.com

الْكِلَابِ وَالسِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ﴿مُكَلِّبِيْنَ﴾ حَالٌ مِنْ كَلَّبْتُ الْكَلْبَ بِالتَّشْدِيْدِ اَرْسَلْتُهٗ عَلَى الصَّيْدِ ﴿تُعَلِّمُوْنَهُنَّ﴾ حَالٌ مِنْ ضَمِيْرِ مُكَلِّبِيْنَ اَیْ تُؤَدِّبُوْنَهُنَّ ﴿مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ﴾ مِنْ اٰدَابِ الصَّيْدِ ﴿فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ﴾ وَاِنْ قَتَلْتَهٗ بِاَنْ لَّمْ يَاْكُلْنَ مِنْهُ بِخِلَافِ غَيْرِ الْمُعَلَّمَةِ فَلَا يَحِلُّ صَيْدُهَا وَعَلَامَتُهَا اَنْ تُسْتَرْسَلَ اِذَا اُرْسِلَتْ وَتَنْزَجِرَ اِذَا زُجِرَتْ وَتُمْسِكَ الصَّيْدَ وَلَا تَاْكُلُ مِنْهُ وَاَقَلُّ مَا يُعْرَفُ بِهٖ ثَلٰثُ مَرَّاتٍ فَاِنْ اَكَلَتْ مِنْهُ فَلَيْسَ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلٰى صَاحِبِهَا فَلَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ كَمَا فِیْ حَدِيْثِ الصَّحِيْحَيْنِ وَفِيْهِ اِنَّ صَيْدَ السَّهْمِ اِذَا اُرْسِلَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَصَيْدِ الْمُعَلَّمِ مِنَ الْجَوَارِحِ ﴿وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ عِنْدَ اِرْسَالِهٖ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (۴)﴾ ﴿اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ﴾ الْمُسْتَلَذَّاتُ ﴿وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ﴾ اَیْ ذَبَائِحُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰی ﴿حِلٌّ﴾ حَلَالٌ ﴿لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ﴾ اِيَّاهُمْ ﴿حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ﴾ اَلْحَرَائِرُ ﴿مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ حِلٌّ لَكُمْ اَنْ تُنْكِحُوْهُنَّ ﴿اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ﴾ مُهُوْرَهُنَّ ﴿مُحْصِنِيْنَ﴾ مُتَزَوِّجِيْنَ ﴿غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ﴾ مُعْلِنِيْنَ بِالزِّنَا بِهِنَّ ﴿وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ﴾ مِنْهُنَّ تُسِرُّوْنَ بِالزِّنَا بِهِنَّ ﴿وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ﴾ اَیْ يَرْتَدَّ ﴿فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ﴾ الصَّالِحُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَا يُعْتَدُّ بِهٖ وَلَا يُثَابُ عَلَيْهِ ﴿وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (۵)﴾ اِذَا مَاتَ عَلَيْهِ

ترجمہ

اے یمان والو! اپنے قول پورے کرو......۱...... (یعنی وہ پکے عہد جو تم نے اپنے اور اللہ کے مابین یا اپنے اور لوگوں کے مابین کر رکھے ہیں) تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی......۲...... (یعنی اونٹ، گائے، بکری وغیرہ کا بعد از ذبح شرعی کھانا حلال ہے) مگر وہ آگے سنایا جائے گا تم کو (حرمت کا حکم، جو کہ آیتِ مبارکہ ﴿حرمت علیکم المیتۃ ...... الخ﴾ میں بیان ہوگا، یہ استثناء منقطع ہے اور اس کا استثناء متصل ہونا بھی جائز ہے جبکہ مردار کی تحریم کی وجہ ان جانوروں کی موت وغیرہ عوارض ہیں) لیکن شکار حلال نہ سمجھو......۳...... جب تم احرام میں ہو......۴...... (یعنی حالتِ احرام میں ہو غیر کے منصوب ہونے کی وجہ، اس کا لکم کی ضمیر سے حال ہونا ہے) بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے (حلال کرنے وغیرہ کے حوالے سے، اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا)۔

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہراؤ اللہ کے نشان......۵...... (شعائر جمع ہے شعیرۃ کی یعنی اس کے دینی نشانات، حالت احرام میں شکار کھیل کر بے حرمتی نہ کرو) اور نہ ادب والے مہینے......۶...... (حلال ٹھہراؤ ان میں قتال کر کے) اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں......۷...... (یعنی ان چوپایوں کو جو حرم کی طرف قربانی کے لیے ہانکے جاتے ہیں انہیں حلال نہ ٹھہرالو کہ ان سے تعرض کرو) اور نہ جنکے گلے میں علامتیں آویزاں......۸...... (ہوں، قلائد جمع ہے قلادۃ کی، اور ان سے مراد وہ ہار ہیں جو حرم کے درختوں کی لکڑی سے بنا کر ان جانوروں کی گردن میں پہنا دیئے جاتے تا کہ وہ محفوظ رہیں یعنی تم نہ تو ان جانوروں سے تعرض کرو اور نہ ہی ان جانوروں کو

Marfat.com

لے کر جانے والوں سے کوئی تعرض کرو) اور نہ ان کا مال و آبرو (حلال جانو) جو قصد کر کے آئیں (آمنین بمعنی قاصدین ہے) عزت والے گھر کا (اس طرح کہ تم ان سے قتال کرو) وہ فضل (یعنی رزق) اپنے رب کا (تجارت کر کے) اور خوشی چاہتے ہیں (اس کی، یعنی ان کافروں کا اپنے فاسد خیال کے مطابق اس حج و عمرہ سے مقصد یہی ہے یہ حکم سورہ توبہ کی آیت مبارکہ سے منسوخ ہے)۔

اور جب حلالی ہو جاؤ (احرام کی قیود سے) تو شکار کر سکتے ہو (یہ حکم اباحت ہے) اور تمہیں نہ ابھارے (یعنی اکسائے) دشمنی (شَنَانُ نون کے فتح اور سکون دونوں لغتوں کے ساتھ بمعنی بغض و عداوت ہے) کسی قوم کی (اس لئے کہ) انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا اب کہ تم زیادتی کرو (ان پر قتل وغیرہ کے ذریعے) اور نیکی کے کام میں ایک دوسرے کی مدد کرو......۹......(یعنی اس کام پر جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے) اور پرہیزگاری کے کام میں (بھی ایک دوسرے کی مدد کیا کرو یعنی جس کام کے ترک کا تمہیں حکم دیا گیا ہے) اور مدد نہ کرو (تعاونوا اصل میں تتعاونوا تھا، ایک تاء محذوف ہے) گناہ (یعنی معصیت) پر اور زیادتی پر (یعنی اللہ تعالیٰ کی حدود میں حد سے بڑھ کر) اور اللہ سے ڈرو (اس کے عذاب سے ڈرو یوں کہ اس کی اطاعت کرو) بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (اس کے لئے جو اس کی مخالفت کرے) تم پر حرام ہے......۱۰......مردار (یعنی اسکا کھانا) اور خون (جو بہنے والا ہو جیسا کہ سورہ انعام میں ہے) اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لے کر ذبح کئے گئے) اور جو گلا گھونٹنے سے مرے (یعنی وہ مردار جانور جو دم گھٹنے کی بناء پر مر جائے) اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا (یعنی جو کوئی چوٹ لگنے سے مر جائے) اور جو گر کر مرا (یعنی جو بلندی سے پستی میں گر کر مر جائے) اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا (یعنی کسی دوسرے جانور کے سینگ لگنے سے مرا) اور جسے کوئی درندہ کھا گیا (یعنی اس جانور میں سے) مگر جنہیں تم ذبح کر لو (یعنی تم ان میں سے جس میں روح پاؤ انہیں ذبح کر لو وہ حلال ہیں) اور جو ذبح کیا گیا (نام پر) بتوں کے (نُصب جمع ہے نصاب کی یعنی بت) اور بانٹا کرنا (یعنی کسی جانور کی تقسیم یا فیصلہ کرنا چاہو) پانسے ڈال کر (ازلام جمع ہے زلم کی، زاء کی فتح اور ضمہ اور لام کی فتح کے ساتھ، اس سے مراد وہ چھوٹے تیر ہیں جن کے پر اور پیکان نہ ہوں کعبہ کے خادم کے پاس سات تیر رکھے ہوتے تھے جن پر کچھ نشانات یا علامات تھیں اور وہ ان سے فیصلہ کرواتے کرتے، اگر وہ تیر انہیں کوئی حکم دیتے تو تعمیل حکم کرتے اور منع کرتے تو باز آ جاتے) یہ گناہ کا کام ہے (اطاعت سے باہر ہے یہ آیت مبارکہ حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن نازل ہوئی) آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی......۱۱......(کہ تمہیں مرتد کر دیں اسلامی شان و شوکت دیکھ کر اگرچہ پہلے اس بارے میں امید کرتے تھے) تو ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو، آج میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا......۱۲......(یعنی دین کو مکمل کر دیا، دین سے مراد اس کے احکام و فرائض ہیں، پس اس آیت مبارکہ کے بعد کسی چیز کے حلال و حرام کا حکم نازل نہ ہوا) اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی (اسلام کی تکمیل کے ساتھ، اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد امن کیساتھ مکہ مکرمہ میں دخول ہے) اور میں نے پسند کیا (رضیت بمعنی اخترت ہے) تمہارے لیے دین اسلام کو تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ (یعنی حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہو جائے تو بقدر ضرورت کھا سکتا ہے) نہ جھکنے والا ہو (مائل ہونے) گناہ (یعنی معصیت) کی طرف، تو بیشک اللہ بخشنے والا (ہے اسے جو اس نے کھایا) مہربان ہے (اس پر کہ اس کھانے کو مباح کر دیا بخلاف

Marfat.com

گناہ کی طرف مائل ہونے والے کے یعنی مرتکب جرم کے جیسا کہ ڈاکو اور باغی، کہ انکے لیے حالت اضطرار میں بھی کھانا حلال نہیں)۔

اور تم سے پوچھتے ہیں (اے محمد ﷺ!) کہ ان کے لیے کیا حلال ہوا (کھانے میں سے) تم فرمادو کہ حلال ہوئیں تمہارے لیے پاکیزہ (یعنی لذیذ) چیزیں اور (شکاران کا) جو تم نے سدھالئے ......۱۳......(جوارح بمعنی کواسب ہے یعنی سدھائے ہوئے کتے، درندے یا پرندے) انہیں شکار پر دوڑاتے ہو (مکلبین، کَلَّبَ الکلب سے حال ہے، یعنی میں نے اسے شکار پر چھوڑ دیا) جو تم سکھاتے ہو انہیں (مکلبین کی ضمیر سے حال ہے، یعنی تم انہیں سکھاؤ) جو علم تمہیں خدا نے دیا (شکار کے آداب کا) تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لیے رہنے دیں (اگرچہ وہ شکار کو مار ڈالیں یوں کہ خود اس میں سے کچھ نہ کھائیں برخلاف غیر سدھائے ہوئے شکاری جانور کے تو ان کا مارا ہوا شکار حلال نہیں اور سدھائے ہوئے جانور کی علامات یہ ہیں کہ جب تم اسے شکار پر دوڑاؤ تو دوڑ جائے اور جب روکنا چاہو تو رک جائے اور شکار کو پکڑے رہے لیکن خود اس میں سے نہ کھائے، اور کسی جانور کے سدھائے ہوئے ہونے کا معلوم کرنا اس کا کم از کم تین مرتبہ اسی طرح امتحان لینا ہے، لہذا اگر وہ شکار پکڑ کر خود کھالے تو سمجھا جائے کہ مالک کیلئے شکار نہ کیا اور اس کے لئے اُس شکار سے کھانا جائز نہیں جیسا کہ صحیحین کی حدیثِ پاک میں ہے، اور اس حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے کہ اگر شکار پر بسم اللہ پڑھ کر تیر چھوڑا جائے تو اس کا حکم بھی سدھائے ہوئے جانور کے شکار کی طرح ہے) اور اس پر اللہ کا نام لو (یعنی شکار پر چھوڑنے کے وقت) اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ آج تمہارے لیے پاک (یعنی لذیذ) چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا (یعنی یہود و نصاریٰ کے ذبیحہ) حلال ہے......۱۴......(حِلٌّ بمعنی حلال ہے) تمہارے لیے، اور تمہارا کھانا (خاص کر ان کے لیے) حلال ہے، اور پارسا عورتیں مسلمان، اور پارسا عورتیں (یعنی آزاد عورتیں) ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی (تمہارے لیے ان سے نکاح کرنا حلال ہے) جب تم انہیں ان کے مہر دو (اجورھن بمعنی مھورھن ہے) قید میں لاتے ہوئے (یعنی نکاح کرتے ہوئے) نہ مستی نکالتے (یعنی ان سے اعلانیہ بدکاری کرتے ہوئے) اور نہ آشنا بناتے (انہیں کہ چھپ کر ان سے بدکاری کرتے رہو) اور جو مسلمان کافر ہو (یعنی مرتد ہو جائے) اس کا سب اکارت گیا کیا دھرا (یعنی پہلے کے نیک اعمال، لہذا نہ انکا شمار ہوگا اور نہ ہی ان پر ثواب ملے گا) اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے (جبکہ وہ اسی حالتِ ارتداد پر مرجائے)۔

ترکیب

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾

یاایھا الذین امنوا: جملہ ندائیہ ......اوفوا بالعقود: فعل با فاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء ملکر جملہ ندائیہ مستانفہ ......احلت: فعل ......لام: جار ...... کم: ضمیر ذوالحال ......غیر: مضاف ......محلی الصید: مرکب اضافی ذوالحال ،وانتم حرم: جملہ اسمیہ حال، ملکر مضاف الیہ، ملکر حال، ملکر مجرور اپنے جار سے ملکر ظرف لغو ......بھیمۃ الانعام: مستثنی منہ ......الا: حرف استثناء ......مایتلی علیکم: موصول صلہ، ملکر مستثنی، ملکر نائب الفاعل، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ﴾

Marfat.com

ان اللّٰہ: حرف مشبہ واسم.....یحکم: فعل بافاعل.....مایرید: موصول ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا﴾

یایھا الذین امنوا: جملہ ندائیہ.....لاتحلوا: فعل بافاعل.....شعائر اللّٰہ: معطوف علیہ.....ولا الشھر الحرام: معطوف اول.....ولا الھدی: معطوف ثانی.....ولا القلائد: معطوف ثالث.....و: عاطفہ.....لا: نافیہ.....امین: اسم فاعل ھم ضمیر مستتر ذوالحال.....یبتغون: فعل بافاعل.....فضلا: معطوف علیہ.....ورضوانا: معطوف، ملکر مفعول.....من ربھم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ملکر فاعل.....البیت الحرام: مفعول.....امین: اپنے متعلقات سے ملکر شبہ جملہ ہوکر قوما محذوف کی صفت ملکر مرکب توصیفی ہوکر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مفعول.....لاتحلوا: فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالندء، ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا﴾

و: عاطفہ.....اذا: ظرفیہ متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم.....حللتم: فعل بافاعل، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط.....ف: جزائیہ.....اصطادوا: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، ملکر جملہ شرطیہ.....و: عاطفہ.....لایجرمنکم: فعل نہی بامفعول.....شنان قوم: فاعل.....ان صدوکم عن المسجد الحرام: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول ثانی.....ان تصدوا: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول ثالث، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

و: عاطفہ.....تعاونوا: فعل امر بافاعل.....علی: جار.....البر والتقوی: معطوف علیہ، معطوف، ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ.....و: عاطفہ.....لاتعاونوا: فعل امر بافاعل.....علی: جار.....الاثم والعدوان: معطوف علیہ، معطوف، ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾

و: عاطفہ.....اتقوا اللّٰہ: فعل امر بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ.....ان اللّٰہ: حرف مشبہ واسم.....شدید العقاب: مرکب اضافی خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ﴾

حرمت علیکم: فعل مجہول وظرف لغو.....المیتة: معطوف علیہ.....والدم: معطوف اول.....ولحم الخنزیر: معطوف ثانی.....و: عاطفہ.....ما موصولہ.....اھل: فعل مجہول بانائب الفاعل.....لغیر اللّٰہ: ظرف لغو اول.....بہ: ظرف لغو ثانی،

Marfat.com

ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر معطوف ثالث...... والمنخنقة: معطوف رابع...... والموقوذة: معطوف خامس...... والمتردية: معطوف سادس...... والنطيحة: معطوف سابع...... و: عاطفہ...... ما اكل السبع: موصول صلہ ملکر مستثنیٰ منہ...... الا حرف استثناء...... ماذكيتم: موصول صلہ ملکر مستثنیٰ، ملکر معطوف ثامن...... وما ذبح على النصب: موصول صلہ ملکر معطوف تاسع...... وان تستقسموا بالازلام: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر معطوف عاشر معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر نائب الفاعل حرمت، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ﴾

ذلكم: مبتدا...... فسق: خبر، ملکر جملہ اسمیہ...... اليوم ظرف مقدم، يئس: فعل...... الذين كفروا: موصول صلہ ملکر فاعل...... من دينكم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ، ف: فصیحیہ...... لاتخشوهم: فعل نہی بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ...... واخشون: فعل امر بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، ملکر شرط محذوف اذاكان الامر كذلک کی جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾

اليوم: ظرف مقدم...... اكملت لكم دينكم: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ و: عاطفہ...... اتممت عليكم نعمتي: فعل بافاعل وظرف ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ...... و: عاطفہ...... رضيت لكم: فعل بافاعل وظرف لغو...... الاسلام: ذوالحال...... دينا: حال ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

ف: مستانفہ...... من شرطیہ مبتدا...... اضطر: فعل مجہول باضمیر ذوالحال...... غير: مضاف...... متجانف الاثم: شبہ جملہ ہوکر مضاف الیہ، ملکر حال، ملکر نائب الفاعل...... في مخمصة: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ف: جزائیہ...... ان الله: حرف مشبہ واسم...... غفور: خبر اول...... رحيم: خبر ثانی، ملکر جملہ اسمیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر...... من، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ﴾

يسئلونک: فعل بافاعل ومفعول، ماذا: اسم استفہامیہ مبتدا...... احل لهم: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مفعول ثانی ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ، قل: قول، احل: فعل مجہول، لكم: ظرف لغو، الطيبت: نائب الفاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ ملکر جملہ قولیہ۔

﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾

و: مستانفہ...... ما شرطیہ مبتدا، علمتم: فعل، تم ضمیر ذوالحال...... مكلبين: حال اول...... تعلمونهن مما علمكم الله: جملہ فعلیہ حال ثانی ملکر فاعل...... من الجوارح: ظرف مستقر حال، "ہ" ضمیر محذوف کیلئے، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر

Marfat.com

شرط......ف: جزائیہ...... کلوا :فعل بافاعل، بما امسکن علیکم :ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ

،و: عاطفہ، اذکروا اسم اللہ علیہ:فعل بافاعل ومفعول وظرف لغوملکر معطوف ،ملکر جواب شرط ،ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ﴾

و: عاطفہ......اتقو اللہ :فعل بافاعل ومفعول ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل فکلوا مما امسکن پر معطوف ہے......ان اللہ :

حرف مشبہ واسم......سریع الحساب :خبر ،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ﴾

الیوم: ظرف مقدم،احل لکم الطیبت :فعل مجہول وظرف لغو ونائب الفاعل ،ملکر جملہ

فعلیہ ،و: مستانفہ......طعام :مضاف......الذین اوتوا الکتب :موصول صلہ ملکر مضاف الیہ ،ملکر مبتدا......حل لکم: شبہ جملہ ہوکر

خبر ،ملکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......طعامکم :مبتدا......حل لھم: شبہ جملہ ہوکر ملکر معطوف ،ملکر اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾

و: مستانفہ......المحصنت: ذوالحال......من المومنت :ظرف مستقر حال ملکر معطوف علیہ......و :عاطفہ ،ملکر جملہ

فعلیہ ہوکر صلہ ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر حال ملکر معطوف ملکر خبر محذوف حل لکم کیلئے مبتدا ،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ﴾

اذا: مضاف......اتیتمو :فعل بافاعل......ھن: ذوالحال......محصنین: حال اول ،غیر :مضاف......مسافحین:

معطوف علیہ......و :عاطفہ......لا :نافیہ......متخذی اخدان :معطوف ،ملکر مضاف الیہ ،ملکر حال ثانی ،ملکر مفعول اول

......اجورھن: مفعول ثانی ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ ملکر ظرف مستقر حل فعل محذوف کیلئے ،ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾

و: استنافیہ......من :شرطیہ مبتدا......یکفر بالایمان: جملہ فعلیہ شرط......ف: جزائیہ......قد :تحقیقیہ......حبط عملہ:

جملہ فعلیہ جواب شرط ،ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ......و :عاطفہ......ھو :ذوالحال......فی الاخرۃ :ظرف مستقر حال ،ملکر

مبتدا......من الخاسرین: ظرف مستقر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆......یایھا الذین امنوا لاتحلو اشعائر اللہ......شریح بن ہند ایک مشہور شقی تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگا کہ آپ خلق خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں؟ فرمایا اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کی، کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے میں اپنے سرداروں سے رائے لےلوں تو میں بھی اسلام لاؤنگا اور انہیں بھی لیے آؤں گا یہ کہہ کر چلا گیا حضور ﷺ نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دی تھی کہ قبیلہ ربیعہ کا

Marfat.com

ایک شخص آنے والا ہے جو شیطانی زبان بولے گا اس کے چلے جانے کے بعد حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لے کر آیا تھا اور غادر و بد عہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا یہ اسلام لانے والا نہیں، چنانچہ اس نے غدر کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا اگلے سال یمامہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلادہ پوش قربانیاں لے کر بارادہ حج نکلا سید عالم علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے راہ میں صحابہ نے شریح کو دیکھا اور چاہا کہ مویشی اس سے واپس لیں رسول اللہ علیہ السلام نے منع فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆...... **الیوم اکملت لکم دینکم** ...... بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس یہودی آیا اور اس نے کہا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روز نزول کو عید مناتے، فرمایا کونسی آیت اس نے یہی آیت مذکورہ پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے مقام نزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا تھا آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لیے وہ دن عید ہے، ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا جس روز یہ نازل ہوئی اس روز دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔

☆...... **یسئلونک ماذا احل لھم** ...... یہ آیت عدی ابن حاتم اور زید بن مہلہل کے بارے نازل ہوئی جنکا نام حضور علیہ السلام نے زید الخیر لکھا تھا ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ کتے اور باز کے ذریعے شکار کرتے ہیں ہمارے لیے یہ حلال ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح و توضیح واغراض

عقد

ا...... کسی چیز کے اطراف جمع کرنے کو عقد کہتے ہیں پھر اسکا استعمال اجسام صلبیہ (ہاتھ باندھ کر سولی لگانے) میں ہونے لگا جیسے عقد حبل (گرہ لگانے) اور عقد بناء (عمارت کو مسالے سے پختہ کرنے)، پھر یہ معنی بطور مستعار عقد بیع اور عقد عہد وغیرہ میں استعمال کیا جانے لگا۔ (المفردات للراغب اصفہانی، ص ۳۴۴)

قرآن مجید فرقان حمید میں مذکور لفظ عقود سے کیا مراد ہے اس بارے میں علماءِ مفسرین کا اختلاف ہے اور ہم روح المعانی میں مذکور چاروں اقوال ترتیب سے ذکر کرتے ہیں۔

☆...... پہلا قول یہ ہے کہ عقود سے مراد عہود یعنی وہ عہد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے ایمان لانے اور حلال و حرام چیزوں میں اسکی طاعت بجالانے کے بارے میں عہد لیا۔ اور یہ قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

☆...... دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں عقود سے مراد وہ عہد و پیماں ہیں جو لوگ باہم اپنی قسموں، عقد نکاح اور عقد بیع وغیرہ کے معاملے میں کیا کرتے ہیں۔ یہ قول ابن زید اور زید بن اسلم کا ہے۔

Marfat.com

☆.....تیسرا قول یہ ہے کہ یہاں عقود سے مراد وہ عہد ہیں جو زمانہ جاہلیت میں لوگ دشمن کے مقابلے میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے یہ قول مجاہد، ربیع، اور قتادہ وغیرہ کا ہے۔

☆.....چوتھا قول یہ ہے کہ عقود سے مراد وہ عہد ہیں جو اللہ تعالی نے اہل کتاب سے توریت وانجیل میں نبی پاک ﷺ کی آمد پر انکی تصدیق کے بارے میں لیا۔ اور یہ قول ابن جریج اور ابو صالح کا ہے۔ (روح المعانی، الجزء السادس، ص۳۰۲)

بھیمۃ الانعام

۲.....وفي القاموس: البهيمة كل ذات اربع قوائم ولو في الماء، او كل حي لا يميز. یعنی قاموس میں ہے کہ ہر چار ٹانگوں والا چوپایہ اگرچہ وہ پانی میں رہتا ہو یا اس سے مراد ہر جاندار ہے جو پانی اور خشکی کی تمیز نہ رکھتا ہو۔

(الجمل، ج۲، ص۱۷۱)

انعام نعم کی جمع ہے مراد اس سے اونٹ، گائے اور بکریاں ہیں اور اس تعریف میں ذوات الحافر (یعنی کھر والے جانور) تمام اہل لغت کے نزدیک داخل نہیں۔ اس آیت مبارکہ کے معنی پر بھی اختلاف ہے چنانچہ حسن اور قتادہ کے نزدیک بهيمة الانعام سے مراد اونٹ، گائے، بکری اور بھیڑ ہیں اور اس قول میں بهيمة کی اضافت انعام کی طرف فقط تاکید کے لئے کی گئی ہے اور کلبی نے کہا کہ بهيمة الانعام سے مراد وحشی جانور ہرن، نیل گائے اور جنگلی گدھا بھی ہیں اس لئے یہاں بهيمة کی اضافت انعام کی طرف کردی گئی تاکہ انعام (چوپائے) کی جنس بھی معلوم ہوجائے جو اس میں سے حلال ہو۔ اسلئے کہ اگر مطلق چوپائے کا ذکر کردیا جاتا تو اس میں حلال وحرام سب شامل ہوجاتے اسی لئے اللہ تعالی نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ﴿أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ (الانعام، 1)﴾

(خازن، ج۲، ص۴)

﴿غير محلي الصيد﴾

۳.....قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ الصید مصدر ہے اسم مفعول کا احتمال رکھتا ہے اور غیر، لکم کی ضمیر سے حال ہے، یعنی تمہارے لئے چوپائے حلال کیے گئے ہیں اس حال میں کہ تمہارا یہ عقیدہ نہ ہو کہ حالتِ احرام میں شکار حلال ہے چوپایوں کو حلال سمجھنے کی قید اس حال میں ظاہر نہیں کہ وہ شکار کے حلال ہونے کا اعتقاد نہ رکھتا ہو۔ صاحب کشاف کے نزدیک غیر محلي الصيد کے معنی شکار سے رکنا ہے۔ یعنی تمہارے لئے بعض جانور حلال فرمائے اس حال میں کہ تم شکار سے بچ جاتے ہوتا کہ تم پر معاملہ سخت نہ ہوجائے۔ اس پر یہ اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ چوپایوں کی حلت حالت احرام میں اس حالت کے ساتھ مقید نہیں کہ وہ حالتِ احرام میں شکار سے رک جاتے ہیں بلکہ وہ چوپائے تمام احوال میں حلال ہیں یہ قید اس وقت درست نہیں ہوسکتی۔

اگر بهيمة الانعام سے مراد وہ جانور ہوں جو وحشی اور گھروں میں رکھنے والوں کو شامل ہوں تو یہ تفسیر پہلے معنی کی بناء پر ہوگی یا پھر وحشی جانوروں کے ساتھ خاص ہوگی یہ تفسیر تیسرے معنی کی بناء پر ہے کہ شکار کے حلال ہونے کو احرام نہ ہونے کی حالت کے ساتھ مقید کردیا پھر تقدیر عبارت یوں ہوگی احلت لكم بهيمة الانعام كلها وحشيا كان او اهليا الامايتلى عليكم من الميتة.

Marfat.com

واخواتها حال کونکم غیر معتقدین حل الصید فی الاحرام یعنی تمہارے لئے سب چوپائے وحشی ہوں یا اہلی حلال ہیں جبکہ تم احرام کی حالت میں شکار کے حلال ہونے کا عقیدہ نہ رکھتے ہو۔آخر میں ایک قول یہ بھی کیا گیا کہ محلی الصید سے مراد اللہ تعالی کی ذات ہو اور جمع کا صیغہ تعظیم کے لئے ہو گویا اس طرح فرمایا کہ احللنا لکم بهیمة الانعام حال کوننا غیر محلی الصید لکم یعنی تمہارے لئے ہم نے تمام جانور حلال کر دیے جبکہ تم حالت احرام میں نہ ہو۔ (مظهری، ج۲،ص۲۶۵)

﴿وانتم حرم﴾

۴.....حرم، حرام کی جمع ہے، صفت مشبہ کا صیغہ بمعنی اسم فاعل ہے جیسا کہ شارح نے اپنے قول محرمین سے اسکی طرف اشارہ کیا۔اور مختار میں ہے کہ ورجل حرام یعنی مُحرِم (احرام باندھنے والا) اور حرام کی جمع حرم، مثل قذال اور قذل کی طرح ہے۔ (الجمل، ج۲،ص۱۷۲)

شعائر اللہ

۵.....علامہ ناصر الدین بیضاوی فرماتے ہیں کہ شعائر اللہ سے مراد مناسک حج ہیں۔شعائر، شعیرة کی جمع ہے اور یہ ما أشعر کا اسم ہے ای جُعِل شعاراً، اور اسکے ساتھ اعمال حج اور اسکے موافق امور کا نام شعائر اللہ رکھا گیا کیونکہ شعائر اللہ سے مراد علامات حج اور قربانی ہیں۔ایک قول کے مطابق اس سے مراد دین الٰہی ہے جیسے قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا ﴿وَمَن یُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ (الحج:۳۲)﴾ یعنی جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے اسی کے دل میں تقوی ہے اور شعائر اللہ سے مراد اسکا دین ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ فرائض ہیں جو اللہ نے اپنے بندوں پر متعین کئے ہیں (بیضاوی، ج۱،ص۴۱۷)

لاتحلوا شعائر اللہ سے مراد یہ ہے کہ تم حالت احرام میں شکار نہ کرو۔ (خازن، ج۲،ص۵)

حرمت والے مہینے

۶.....علامہ خازن فرماتے ہیں کہ ''اور حرمت والے مہینوں میں قتال کر کے انہیں حلال نہ ٹھہرالو'' حرمت والے مہینوں سے مراد یہ ہے کہ جس کی اہل عرب زمانہ جاہلیت میں بھی تعظیم کیا کرتے تھے اور اسمیں قتال کرنے کو حرام جانتے تھے، پھر جب اسلام آیا تو یہ حکم اسی طرح برقرار رہا بلکہ اور بھی مؤکد ہو گیا اور یہاں حرمت والے مہینے سے مراد ذوالقعدہ اور ایک قول کے مطابق رجب ہے اور یہ دونوں اقوال ابن جریر نے ذکر کئے ہیں۔ (المرجع السابق)

صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ الھادی خزائن العرفان میں فرماتے ہیں کہ حرمت والے مہینے چار ہیں تین متصل یعنی ذو القعدہ، ذالحجہ اور محرم اور ایک جدا یعنی رجب المرجب۔

قربانی کا جانور

Marfat.com

۷.....المراد به مايهدى الى الكعبة من ابل ،او بقر ،او شاة وهو جمع هدية كجدى و جدية یعنی مراد اس سے یہ ہے کہ جو جانور اونٹ، گائے یا بکری جنہیں کعبۂ معظمہ (یعنی حدودِ حرم) میں قربانی کے لئے بھیجا جائے هدی ، هدية کی جمع ہے جیسے جدی ، جدیۃ کی جمع ہے۔ (روح المعانی ،الجزء السادس ،ص۳۰۹)

قلائد

۸..... قلائد ،قلادۃ کی جمع ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اونٹ وغیرہ کی گردن میں کوئی نشانی باندھ دی جائے (الجمل، ج۲،ص۱۷۳)

یہ آیتِ مبارکہ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا الْقَلَآىِٕدَ (المائدة ۲) ﴾ منسوخ ہے کس طرح اور کس نقطۂ نگاہ سے، اس بارے میں ہم علامہ خازن کی تحقیق پیش کرتے ہیں اس آیت کے منسوخ ہونے کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے چنانچہ یہاں یہ آیت ﴿لاتحلوا شعائر الله ولا الشهر الحرام ﴾ حرمت والے مہینے میں حدودِ حرم میں قتل کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے اور یہ آیت اللہ تعالی کے اس فرمانِ مقدس سے منسوخ ہے ﴿اقتلوا المشركين حيث وجدتموهم ﴾ اور اللہ تعالی کا یہ فرمان ﴿ولا آمين البيت الحرام ﴾ مشرکوں کو بیتِ حرام میں داخل ہونے کی حرمت کا تقاضا کرتا ہے اور یہ آیت اللہ تعالی کے اس فرمان ﴿فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هـذا ﴾ سے منسوخ ہے چنانچہ کسی مشرک کے لئے نہ تو بیت اللہ کا حج جائز ہے اور نہ ہی قربانی کا جانور اور قلائد کا بھیجنا اور یہ قول ابن عباس ، مجاہد ، قتادہ ، حسن اور اکثر مفسرین کا ہے۔ (خازن، ج۲،ص۲)

﴿تعاونو اعلى البر و التقوى﴾

۹.....نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم متذکرہ آیتِ مبارکہ میں ہے اور اسی طرح نافرمانی اور برائی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کی ممانعت بھی ملتی ہے یہ ایک ایسا اصول ہے کہ جس سے آپس کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور اقوامِ عالم میں بھلائی پھلتی ہے اور برائی کی جڑیں ختم ہوتی ہیں۔ ہمارے اسلاف کا اس آیتِ مبارکہ پر خوب عمل تھا وہ ہر نیکی کے کام میں ایک دوسرے کے معاون ہوجاتے اور کوئی بھی بری بات دیکھتے تو اس کا ساتھ دینا تو درکنار یکسر خود کو بھی اس سے بچالیتے اور اس برائی میں مبتلا ہونے والے کو بھی جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے امتیوں کو سود کی لعنت سے بچنے کیلئے کیسے جامع الفاظ کے ساتھ تبلیغ فرمائی کہ انسان اس برائی کے کام کو نہ تو خود کرے اور نہ ہی اس میں کسی طرح سے معاونت کر کے خود کو اس لعنت میں شامل کرے چنانچہ فرمایا۔

☆......عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ دو جہاں کی مدنی مصطفی ﷺ نے سود کے کھانے والے، اسکی وکالت کرنے والے، اسکے لکھنے والے اور اسکے گواہ پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سارے گناہ میں برابر شریک ہیں (صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب اکل الربا،ص۸۶۳)

Marfat.com

اسی طرح جب ایک دیہاتی اعرابی مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا اور صحابہ کرام نے اسے روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اسے نہ روکو اور چھوڑ دو'' جب وہ فارغ ہو چکا تو سید عالم ﷺ نے اسے پاس بلا کر نرمی سے مسجد کے آداب سے متعلق بتایا اور اپنے اصحاب کو پانی لانے کا حکم دیا اور اس ناپاک جگہ پر پانی کو بہا دیا (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب وجوب غسل البول، ص۱۵۵)

سید عالم ﷺ کے ساتھ نیکی و بھلائی کرنا یہ تو سب سے افضل نیکی ہے چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ

☆......عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ أَنَّ امْرَأَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَلَا أَجْعَلُ لَکَ شَیْئًا تَقْعُدُ عَلَیْہِ فَإِنَّ لِی غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتْ الْمِنْبَرَ حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا بیٹا بڑھئی ہے کیا میں آپ کے لئے منبر بنوا دوں؟ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو ایسا چاہتی ہے تو کر! تو اس عورت نے منبر بنوا دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب الاستعانۃ بالنجار، ص۷۸)

حضور پرنور ﷺ کے لئے منبر بنوا دینا تا کہ سید عالم ﷺ اس پر جلوہ فرما ہو کر وعظ فرمائیں یہ بھی نیکی کے کاموں میں مدد کرنا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد جب قرآن کے جمع کرنے کا معاملہ پیش ہوا، کئی صحابہ کرام نے اپنی اپنی خدمات پیش کیں، مسجد نبوی کی تعمیر کے موقع پر فخر کائنات شاہ موجودات ﷺ نے مسجد کی تعمیر جو کہ سراسر نیکی کا کام ہے صرف اپنے اصحاب کے ذمہ یہ کام نہ رکھا بلکہ خود اپنے مقدس ہاتھوں سے پتھر اٹھا اٹھا کر **تعاونوا علی البر والتقوی** کا عملی نمونہ پیش کیا ہمیں بھی حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ سے درس حاصل کرنا چاہیے۔

حرام چیزوں کا بیان

ا......مردار حرام ہے!

ہر وہ جانور جو بغیر شرعی طریقے سے ذبح کیے اپنی طبعی موت مر جائے وہ مردار ہے اور اسکے حرام ہونے کا سبب یہ ہے کہ خون ایک لطیف چیز ہے جب جانور بغیر کسی ضرب یا قتل کیے مرتا ہے تو خون اسکی رگوں میں جم جاتا ہے اور شدید ضرر کا باعث بنتا ہے۔

(خازن، ج۲، ص۷)

ہر مردار حرام ہے مگر سید عالم ﷺ جس مردار کو حلال فرما دیں پھر وہ مردار ہو کر بھی حرام نہیں رہتا چنانچہ فرمایا

☆......عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ أُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ

حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے دو مردار حلال فرمائے مچھلی اور ٹڈی۔

(ابن ماجہ، کتاب الصید، باب صید الحیتان والجراد، ص۵۴۴)

۲......دم مسفوح

یہاں دم مسفوح سے جاری خون مراد ہے زمانہ جاہلیت میں لوگ خون کو مصارین (یعنی آنتوں میں) گرم کر کے پیتے تھے اللہ تعالیٰ نے اسے حرام فرمایا

(خازن، ج۲، ص۷)

Marfat.com

لیکن ہم یہاں بھی یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو اگر کوئی ذات حلال کر سکتی ہے تو وہ فقط سید عالم نور مجسم ﷺ کی ذات مبارکہ ہے چنانچہ ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ

☆......عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَأَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے دو مردار حلال فرمائے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون حلال فرمائے کلیجی اور تلی۔ (ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الکبد والطحال، ص ۵۵۷)

۳......خنزیر حرام ہے!

آیت مبارکہ میں خنزیر کے گوشت کو خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے حالانکہ وہ پورے کا پورا حرام ہے اسکی نجاست نص اور اجماع سے ثابت ہے گوشت کا ذکر خصوصیت کیساتھ اسلئے کیا کہ حیوان سے مقصود گوشت ہی ہوتا ہے۔ (مظہری، ج ۳، ص)

☆......عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے ... مکہ میں فرمایا ''اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے خمر (شراب)، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام فرمایا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب المیتۃ والانصام، ص ۳۵۶)

۴......﴿وما اهل لغير الله به﴾

وہ جانور بھی حرام ہے جسے بوقت ذبح غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ اسکی مفصل تحقیق ہم نے سورہ بقرہ میں ذکر کر دی۔

۵......﴿والمنخنقة﴾

وهى التى تموت بالخنق اما قصدا او اتفاقا، بان تتخبل فى وثاقها فتموت به، فهى حرام یعنی اس سے مراد وہ جانور ہے جو گلا گھونٹنے سے مر جائے خواہ کسی نے جان بوجھ کر گلا گھونٹا ہو یا اتفاقاً ایسا ہوا ہو جیسے رسی وغیرہ سے پھندا لگ کر مر گیا تو ایسا جانور بھی حرام ہے (ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۳)

۶......﴿والموقوذة﴾

وهى التى تضرب بالخشب حتى تموت یعنی اس سے مراد وہ جانور ہے جو لکڑی وغیرہ سے مارا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ۱۱۵)

۷......﴿والمتردية﴾

جو بلند جگہ سے گر کر یا کسی کنویں میں گر کر مر جائے (مظہری، ج ۲، ص ۲۶۹)

۸......﴿والنطيحة﴾

Marfat.com

التی نطحتھا اخری فماتت بالنطح یعنی ایسا جانور جسے کسی دوسرے جانور نے سینگ سے مارا اور وہ مر گیا۔

(بیضاوی، ج۱، ص۳۱۸)

۹......﴿وما اکل السبع منه﴾

یعنی وہ جانور جسے کسی درندے شیر، چیتا، بھیڑیا، یا کتا وغیرہ درندہ حملہ کر کے شکار کرلے اور اسکا کچھ حصہ کھالے جس کیوجہ سے وہ مر گیا تو بھی حرام ہے، اگر چہ اس میں سے خون بہا ہو یہاں تک کہ ذبح والی جگہ سے بھی خون بہہ جائے تب بھی وہ جانور بالاجماع حرام ہے زمانہ جاہلیت میں یہ ہوتا تھا کہ وہ درندے کے بچے ہوئے شکار کو کھالیا کرتے تھے، اللہ تعالی نے مومنین پر یہ حرام فرمادیا ﴿الاما ذکیتم﴾ مذکورہ جانوروں میں سے کسی جانور میں موت کا سبب پیدا ہوجائے مگر زندگی کی کچھ رمق باقی ہو اور ذبح شرعی کے ذریعے تدارک ممکن ہو تو وہ جانور ذبح سے حلال ہو جائے گا۔ (ابن کثیر، ج۲، ص۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ما ادرکتم من ھذا کلہ و فیہ روح، فاذبحوا فھو حلال یعنی جب تم ان زخمی جانوروں میں زندگی پاؤ تو ذبح کرلو کہ یہ ذبح کر کے کھالینا تمہارے لئے حلال ہے (الجمل، ج۲، ص۱۷۷)

۱۰......﴿وما ذبح علی النصب﴾

نصب، نصاب کی جمع ہے جیسا کہ حمر، حمار کی اور ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ اسکی واحد انصاب ہے جیسا کہ طنب کی واحد اطناب آتی ہے ایک قول کے مطابق کعبہ معظمہ کے گرد تین سو ساٹھ بت پتھر کے رکھے گئے تھے اور جاہلیت میں لوگ اسکے سامنے جانور ذبح کرتے تھے۔ (روح المعانی، الجزء السادس، ص۳۱۶)

۱۱......﴿وان تستقسموا بالازلام﴾

استقسام کا معنی ہے کہ اپنا حصہ تیروں کے ذریعے پہچاننا جو انکے لئے بنا ہو یہ ایسا تیر ہوتا ہے کہ نہ تو اسکا پر ہوتا ہے نہ پیکان، الازلام کی واحد زلم، زاء کی فتح اور ضمہ کے ساتھ آتی ہے یہ سات برابر تیر ہوتے جو شوحط لکڑی کے بنے ہوتے ہیں اور کعبہ معظمہ کے متولی کے پاس رہتے ہیں۔ ایک پر ہاں، دوسرے پر نہیں، تیسرے پر منکم (تم میں سے)، چوتھے پر من غیرکم (یعنی تم میں سے نہیں)، پانچویں پر ملصق (چسپاں)، چھٹے پر عقل، ساتواں خالی تھا۔ جب یہ لوگ کسی کام، سفر، نکاح، ختنہ یا اسکے علاوہ کوئی ارادہ کرتے یا کسی کے نسب میں اختلاف ہوجاتا یا دیت ذمہ لینے میں اختلاف ہوجاتا تو وہ ھبل کے پاس آتے یہ مکہ معظمہ میں قریش کا سب سے بڑا بت تھا وہ ھبل کو سو درہم دیتے تو وہ تیروں کو ادھر اُدھر ترکش میں گھماتا وہ ساتھ میں یہ بھی کہتے کہ اے اللہ ہم نے فلاں کام کا ارادہ کیا ہے اگر ہاں والا تیر نکلتا تو وہ لوگ یہ کام کرتے اور اگر ناں والا تیر نکلتا تو وہ ایک سال تک وہ کام نہ کرتے اور ایک سال کے بعد فال کی طرف رجوع کرتے، اگر انکا نسب کے متعلق جھگڑا ہوتا اور اس سلسلے میں منکم والا تیر نکلتا تو اسے شریف النسب جانتے اور اگر من غیرکم والا تیر نکلتا تو اس شخص کو معاہد جانتے، اگر ملصق والا تیر نکلتا تو نہ تو اسے صاحب نصب جانتے اور نہ ہی معاہد، اور جب انکا دیت کے معاملے میں اختلاف ہوتا تو دیت والے تیر نکلنے پر اسے اپنے ذمہ لے لیتے اور خالی نکلنے کی صورت میں دوبارہ فال نکالتے یہاں تک کہ وہ

Marfat.com

تیر نکل آئے کہ جس پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوا ہو اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں سے منع کیا اور ان سب باتوں کو نافرمانی فرمایا۔ (مظہری، ج۲ص۲۷۱)

﴿یأس﴾ کے معنی

۱۱...... شیخ سلیمان الجمل علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ والیاس انقطاع الرجاء وھو ضد الطمع یعنی یأس کے معنی ہیں امید کا منقطع ہو جانا، اور یہ طمع کی ضد ہے۔ اور آیت مبارکہ میں من دینکم، یئس کے متعلق ہے اور اسکے معنی ابتدائے غایت کے ہیں۔ (الجمل، ج۲ص۱۷۹)

﴿الیوم اکملت لکم دینکم﴾ کے معنی

۱۲...... یہ اللہ تعالیٰ کی اس امت پر بڑی نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ان کے دین کو مکمل کردیا چنانچہ اب وہ کسی اور دین کے محتاج نہیں ہیں اور نہ ہی اس نبی (یعنی نبی پاک ﷺ) کے سوا کسی اور نبی کے، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں خاتم النبیین بنایا اور انہیں جن وانس کی طرف مبعوث فرمایا پس اب حلال وہی ہے جسے یہ نبی حلال کریں اور حرام بھی وہی ہوگا جسے یہ نبی حرام کریں، اب دین وہی جو آپ ﷺ نے نافذ فرمادیا آپ ﷺ کی خبر حق وصداقت پر مبنی ہے اس میں جھوٹ اور خلاف ورزی کا شائبہ بھی نہیں ہے۔

کثیر صحابہ سے مروی ہیں کہ یہ آیت عرفہ کے دن، جمعہ کے روز نازل ہوئی۔ (ابن کثیر، ج۲ص۱۸،۱۹)

شکاری جانور کا چھوڑا ہوا شکار

۱۳...... کتے اور دیگر شکاری جانوروں سے شکار کرنا جائز ہے جس کی صراحت درج ذیل حدیث مبارکہ سے ملتی ہے۔

☆...... قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی صَیدِ الْکَلْبِ إِذَا أَرْسَلْتَ کَلْبَکَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَإِنْ أَکَلَ مِنْہُ نبی پاک ﷺ نے شکاری کتے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنے شکاری کتے کو شکار پر چھوڑے اور اس کام کے آغاز میں اللہ کا نام لے لیا ہو تو اس شکار کو تو کھا سکتا ہے اگرچہ اس سے شکار کرنے والے جانور نے کھایا ہو

(سنن ابو داؤد، کتاب الصید، باب فی الصید ص۵۴۰)

شکاری جانور کا شکار چند شرائط کے ساتھ حلال ہے۔

۱...... شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھایا ہوا ہو۔ ۲...... اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو۔ ۳...... شکاری جانور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھوڑا گیا ہو۔ ۴...... اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔ اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو جانور حلال نہ ہوگا۔ (خزائن العرفان، حاشیہ نمبر ۲۲)

اہلِ کتاب کا ذبیحہ

۱۴...... یہاں طعام سے مراد ذبیحہ ہے یعنی وہ جانور جسے کسی یہودی اور نصرانی نے ذبح کیا ہو اس کا کھانا حلال ہے۔

Marfat.com

قَوْلُهُ :(وَذَبِيحَةُ الْمُسْلِمِ ، وَالْكِتَابِيِّ حَلَالٌ) قَالَ فِي الْمُسْتَصْفَى :هٰذَا إذَا كَانَ الْكِتَابِيُّ لَا يَعْتَقِدُ الْمَسِيحَ إلَهًا أَمَّا إذَا اعْتَقَدَهُ إلَهًا فَهُوَ كَالْمَجُوسِيِّ لَا تَحِلُّ لَنَا ذَبِيحَتُهُ وَمِنْ شَرْطِهِ أَنْ يَكُونَ الذَّابِحُ صَاحِبَ مِلَّةِ التَّوْحِيدِ قدوری نے فرمایا کہ مسلمان اور کتابی کا ذبیحہ حلال ہے المستصفی میں ہے کہ کتابی کا ذبیحہ اس وقت حلال ہے جبکہ وہ مسیح علیہ السلام کے الٰہ ہونے کا عقیدہ نہ رکھتا ہو بحر حال اگر وہ مسیح علیہ السلام کے الٰہ ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو تو وہ مجوسی ہے ہمارے لئے اس کا ذبیحہ حلال نہیں اور ذبیحہ کے حلال ہونے کی شرط یہ ہے کہ ذابح یعنی ذبح کرنے والا ایک خدا کو ماننے والا ہو (جوھرہ نیرہ ،الجزء الثانی، ص ۲۷۵)

ضمناً یہ بھی جان لیجئے کہ

وان ترک الذابح التسمية عمداًفالذبيحة ميتة لا تو كل و ان ترک ناسيا اكل اور اگر ذابح نے جان بوجھ کر بوقتِ ذبح بسم اللہ ترک کیا تو ذبیحہ مردار ہے اس سے نہ کھایا جائے اور اگر بسم اللہ بھول گیا تو کھا سکتا ہے۔

(مختصر القدوری مع توضیح الضروری ، ص ۲۱۴)

ويحل اذا كان (الذابح)يعقل التسمية و الذبيحة اور ذبیحہ حلال ہوگا جبکہ ذابح تسمیہ اور ذبیحہ کے بارے میں جانتا ہو۔ (هداية مع بداية المبتدى، ج۷،ص ۱۲۷)

☆......☆ المؤكدة :اسے لفظ عقود سے لیا ہے اس لئے کہ عقد کو دراصل تاکید اور قوت کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔

بينكم و بين الله :اور یہ تکالیف اور نذور میں ہوتے ہیں۔

والناس :یہ معاملات میں ہوتے ہیں۔

الابل الخ: چوپایوں کی تفسیر ہے۔

تحريمه:اس جملے میں اشارہ ہے کہ اصل آیت میں حرمت ہے، صاحب کشاف وغیرہ نے کہا کہ الا محرم ما يتلى عليكم اى البهائم المحرمة ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ﴿حرمت عليكم الميتته﴾ اور یہ مقدر نکالنا ضروری ہے تاکہ مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ میں اتصال کے حوالے سے مطابقت ہو جائے، پس آیات کا استثناء بهيمة کے ذکر سے درست نہیں ہوتا لہٰذا مذکورہ مقدر ماننا پڑے گا۔

من الموت :یعنی بلا کسی سبب کے، جیسے مذکورہ صورت و المنخنقة میں ہوتی ہے۔

اى معالم دينه: معالم جمع ہے معلم کی، مراد اس سے علامات ہیں۔

بقصده: یعنی بیت اللہ کا، يبتغون کے متعلق ہے یعنی وہ بیت الحرام کے قصد کے سبب اللہ کی رضا اور اس کا ثواب طلب کرتے ہیں ، پس قصد مصدر فاعل کے حذف کرنے کے بعد اپنے مفعول کے لئے مضاف ہے۔

بزعمهم :رضواناً کی صفت ہے، تقدیر عبارت یوں ہے کہ اى رضوانا كائنا بحسب زعمهم الفاسد، اس لئے کہ کافروں کے لئے اللہ کی رضا میں سے کوئی حصہ نہیں ہے۔

Marfat.com

امر اباحة: اس لئے کہ اللہ تعالی نے محرم پر حالت احرام میں شکار حرام فرمایا ہے اور اس کی دلیل یہ فرمان ﴿غیر محلی الصید وانتم حرم﴾ ہے اور اس کی اباحت احرام سے باہر ہونے کے بعد ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے ﴿واذا حللتم﴾، اور ہم نے صرف اباحت کا قول ذکر کیا ہے یہ نہیں کہا کہ محرم پر واجب ہے کہ جب وہ احرام سے باہر ہو تو شکار ضرور کرے، اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ﴿فاذا قضیت الصلاۃ فانتشروا فی الارض﴾ معنی یہ ہے کہ نماز کے بعد تمہارے لئے زمین میں (اپنے کسب وغیرہ) کے لئے منتشر ہونا مباح ہے نہ کہ واجب۔

ای المسفوح: یعنی بہنے والا۔ کما فی الانعام: یعنی سورۃ الانعام میں، اور (حدیث کی وجہ سے) تلی اور کلیجی سے احتراز کیا گیا ہے۔

المیتة خنقاً: خنقاً نون کے سکون کے ساتھ ہے، اور اس کا فعل خنق نون کے فتح کے ساتھ اور یخنق ضمہ کے ساتھ ہے، اور یہ مصدر سماعی ہے۔

ای ادرکتم فیه الروح: ابن عباس کا قول یہ ہے کہ جب تم ان (یعنی ضرب لگنے، کسی جانور کے سینگ لگنے یا درندے وغیرہ کے کھانے کی وجہ سے) میں روح دیکھو تو انہیں ذبح کرلو، یہ تمہارے لئے حلال ہیں۔

من هذه الاشیاء: یعنی پانچ، جن میں سے اول المنخنقة ہے۔

جمع نصاب: جیسا کہ کتب اور کتاب ہے، اس کا نام نصاباً اس لئے رکھا ہے کہ صنم کو کھڑا کیا جاتا ہے اور بلند کیا جاتا ہے تاکہ اس کی تعظیم اور عبادت کی جاسکے۔

تطلبوا القسم: قاف کی کسرہ اور مضاف کے حذف کے ساتھ، تقدیر عبارت یوں ہوگی تطلبوا معرفة القسم، اور قاف کی فتح کے ساتھ تطلبوا کے معنی پر تمیز ہے یعنی جس چیز سے تم شروع کرنے کا ارادہ کرتے ہو۔

والحکم: جیسا کہ ان کے لئے حصہ بنانا اور ان کے مابین فیصلہ کرنا۔

مع فتح اللام: یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک کی جانب راجع ہے۔

وکانت سبعة عند سادن کعبه: اس کا بیان ماقبل ہو چکا ہے وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

وکانوا یحکمونها: ایک نسخہ میں یجیلونها ہے یعنی وہ ارادہ ان (تیروں) کا کرتے اور ان کی عبادت کرتے اور ایک نسخہ میں یجیبونها ہے یعنی وہ ان کے حکم کو مانتے۔

ونزل بعرفة الخ: اس کا بیان شان نزول کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

ان ترتدوا عنه: ان ترتدوا بمعنی ان ترجعوا ہے۔

فلم ینزل بعدها حلال ولا حرام: یعنی اس کے بعد حلال وحرام سے متعلق کوئی آیت نازل نہ ہوئی، اور یہ اس بات کے منافی نہیں ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد نصیحت سے متعلق بھی کوئی آیت نازل نہ ہو جیسے ﴿واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله﴾ نازل

Marfat.com

ہوئی۔

کقاطع الطریق والباغی :جب کہ دونوں مسافر ہوں، اور اگر دونوں مقیم ہوں تو ان کے لئے حالت اضطرار میں مردار کھانا جائز ہے جیسا کہ سورۃ البقرۃ میں گزرا، تو غور کرو۔

والسباع :جیسے چیتا نما جانور، والطیر: جیسا کہ قصر (لغت میں قصیرۃ کے معنی ہیں پرندے کے دم کی جڑ)۔

وعلامتھا: اس بارے میں ہم نے ماقبل ذکر کردیا ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

الحرائر :دونوں جگہوں (یعنی مومنہ پاک دامن عورتیں اور اہل کتاب پاک دامن عورتیں) میں محصنات کی تفسیر حرائر سے کی ہے اور یہ اول سے آخر کی جانب رجوع کرنے کے حوالے سے اولی تفسیر ہے۔ (الجمل، ج۲ص۱۷۱وغیرہ)

فالاستثناء منقطع: یعنی الا استثناء سے ماقبل حلال ہے اور مابعد حرام مراد ہے۔

احکامہ و فرائضہ: مختصر یہ کہ اگر کسی کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ اس آیت کے نزول سے قبل دین ناقص تھا تو میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ قرآن یکبارگی بیت العزت سے آسمان دنیا پر نازل ہوگیا تھا اور پھر ضرورتاً متفرق طور پر تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا، پس اس وجہ سے اللہ تعالی نے فرمایا اب کسی قسم کے احکامات کا انتظار نہ کرو کہ میں نے ہر قسم کے احکامات جو میرے پاس تمہارے لئے تھے نافذ کردیے ہیں۔ (صاوی، ج۲ص۸۹وغیرہ)

۞۞۞۞۞

رکوع نمبر ٦

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ﴾ ای اَرَدْتُّمُ الْقِیَامَ ﴿اِلَی الصَّلٰوۃِ﴾ وَاَنْتُمْ مُحْدِثُوْنَ ﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ﴾ اَیْ مَعَھَا کَمَا بَیَّنَتْہُ السُّنَّۃُ ﴿وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ﴾ اَلْبَاءُ لِلْاِلْصَاقِ اَیْ اَلْصِقُوا الْمَسْحَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اِسَالَۃِ مَاءٍ وَھُوَ اِسْمُ جِنْسٍ فَیَکْفِیْ اَقَلُّ مَا یَصْدُقُ عَلَیْہِ وَھُوَ مَسْحُ بَعْضِ شَعْرٍ وَعَلَیْہِ الشَّافِعِیُّ ﴿وَاَرْجُلَکُمْ﴾ بِالنَّصْبِ عَطْفًا عَلٰی اَیْدِیَکُمْ وَالْجَرِّ عَلَی الْجِوَارِ ﴿اِلَی الْکَعْبَیْنِ﴾ اَیْ مَعَھُمَا کَمَا بَیَّنَتْہُ السُّنَّۃُ وَھُمَا الْعَظْمَانِ النَّاتِیَانِ فِیْ کُلِّ رِجْلٍ عِنْدَ مَفْصَلِ السَّاقِ وَالْقَدَمِ وَالْفَصْلُ بَیْنَ الْاَیْدِیْ وَالْاَرْجُلِ الْمَغْسُوْلَۃِ بِالرَّاْسِ الْمَمْسُوْحِ یُفِیْدُ وُجُوْبَ التَّرْتِیْبِ فِیْ طَھَارَۃِ ھٰذِہِ الْاِعْضَاءِ وَعَلَیْہِ الشَّافِعِیُّ وَیُؤْخَذُ مِنَ السُّنَّۃِ وُجُوْبُ النِّیَّۃِ فِیْہِ کَغَیْرِہٖ مِنَ الْعِبَادَاتِ ﴿وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا﴾ فَاغْتَسِلُوْا ﴿وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی﴾ مَرَضًا یَضُرُّہُ الْمَاءُ ﴿اَوْ عَلٰی سَفَرٍ﴾ اَیْ مُسَافِرِیْنَ ﴿اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ﴾ اَیْ اَحْدَثَ ﴿اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ﴾ سَبَقَ مِثْلُہٗ فِیْ سُوْرَۃِ النِّسَاءِ ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً﴾ بَعْدَ طَلَبِہٖ ﴿فَتَیَمَّمُوْا﴾ اُقْصُدُوْا ﴿صَعِیْدًا طَیِّبًا﴾ تُرَابًا طَاھِرًا ﴿فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ﴾ مَعَ الْمِرْفَقَیْنِ ﴿مِّنْہُ﴾

Marfat.com

بِضَرْبَتَیْنِ وَالْبَاءُ لِلْالْصَاقِ ، وَبَیَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْمُرَادَ اِسْتِیْعَابُ الْعُضْوَیْنِ بِالْمَسْحِ ﴿مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ
عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ﴾ضِیْقٍ بِمَا فَرَضَ عَلَیْکُمْ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَالتَّیَمُّمِ ﴿وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَکُمْ﴾مِنَ
الْاِحْدَاثِ وَالذُّنُوْبِ ﴿وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکُمْ﴾ بِالاسلام بِبَیَانِ شَرَائِعِ الدِّیْنِ ﴿لَعَلَّکُمْ
تَشْکُرُوْنَ(6)﴾نِعْمَهٗ﴿وَاذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ﴾بِالْاِسْلَامِ ﴿وَمِیْثَاقَهٗ﴾عَهْدَهٗ ﴿الَّذِیْ وَاثَقَکُمْ
بِهٖ﴾عَاهَدَکُمْ عَلَیْهِ ﴿اِذْ قُلْتُمْ﴾لِلنَّبِیِّ ﷺ حِیْنَ بَایَعْتُمُوْهُ ﴿سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا﴾فِیْ کُلِّ مَا تَاْمُرُ بِهٖ وَتَنْهٰی مِمَّا
نُحِبُّ وَنَکْرَهُ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ فِیْ مِیْثَاقِهٖ اَنْ تَنْقُضُوْهُ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ(7)﴾بِمَا فِی الْقُلُوْبِ
فَبِغَیْرِهٖ اَوْلٰی -﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ﴾قَائِمِیْنَ ﴿لِلّٰهِ﴾بِحُقُوْقِهٖ ﴿شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ﴾ بِالْعَدْلِ
﴿وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ﴾ یَحْمِلَنَّکُمْ ﴿شَنَاٰنُ﴾ بُغْضُ ﴿قَوْمٍ﴾ اَیِ الْکُفَّارِ ﴿عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا﴾فَتَنَالُوْا مِنْهُمْ
لِعَدَاوَتِهِمْ ﴿اِعْدِلُوْا﴾فِی الْعَدُوِّ وَالْوَلِیِّ ﴿هُوَ﴾ اَیِ الْعَدْلُ ﴿اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ(٨)﴾ فَیُجَازِیْکُمْ بِهٖ ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾وَعْداً حَسَناً ﴿لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
عَظِیْمٌ(٩)﴾هُوَ الْجَنَّةُ ﴿وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ(١٠)﴾﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ﴾هُمْ قُرَیْشٌ ﴿اَنْ یَّبْسُطُوْا﴾یَمُدُّوْا ﴿اِلَیْکُمْ اَیْدِیَهُمْ﴾لِیَفْتِکُوْا بِکُمْ
﴿فَکَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ﴾ وَعَصَمَکُمْ مِمَّا اَرَادُوْا بِکُمْ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ(١١)﴾

ترجمہ

اے ایمان والو! جب تم اٹھو (یعنی کھڑے ہونے کا ارادہ کرو) نماز کیلئے (اور تم بے وضو ہو) تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ (یعنی کہنیوں سمیت جیسا کہ سنت سے ثابت ہے) اور سروں کا مسح کرو (بـ ء وسکم میں باء الصاق کے لیے ہے یعنی پانی بہائے بغیر سر کا مسح کرو، مسح اسم جنس ہے لہذا اس کی تھوڑی سی مقدار کہ جسے مسح کہا جا سکتا ہو کافی ہے یعنی بعض بالوں کا مسح بھی کافی ہے اور یہی امام شافعی کا مسلک ہے) اور اپنے پاؤں دھوؤ (ارجلکم منصوب ہو تو ایدیکم پر معطوف ہے اور مجرور ہو تو بـ ء وسکم پر معطوف ہو گا اس کے قریب ہونے کی وجہ سے) گٹوں تک ......(یعنی گٹوں سمیت جیسا کہ سنت سے ثابت ہے اور ان سے مراد ٹانگ میں ابھری ہوئی وہ دو ہڈیاں ہیں جو پنڈلی اور پاؤں کے جوڑ کے پاس ہوتی ہیں، اور ہاتھ پاؤں جو اعضائے مغسولہ ہیں کے درمیان سر کو ذکر کرنا کہ جس پر مسح کیا جاتا ہے، یہ ان اعضاء کے درمیان باہمی ترتیب کا واجب ہونے کا فائدہ دیتے ہیں اور یہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور وضو اور دیگر عبادات میں نیت کا وجوب بھی سنت سے ثابت ہے)۔

اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو (یعنی غسل کر لو) اور اگر تم بیمار ہو (یعنی ایسے مرض میں مبتلا ہو کہ پانی نقصان دے) یا سفر میں ہو (یعنی مسافر ہو) یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا (یعنی بے وضو ہو گیا ہو) یا تم نے عورتوں سے

Marfat.com

صحبت کی (سورہ نساء میں اس کی مثل آیتِ مبارکہ گزر چکی ہے) اوران صورتوں میں پانی نہ پایا (اس کی تلاش کے بعد بھی) تو تیمّم کرو (تیمّموا بمعنی اقصدوا ہے یعنی قصد کرو) پاک مٹی سے (صعیدا طیبا بمعنی ترابا طاھرا ہے) تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو (کہنی سمیت) اس بے (دو ضربوں کے ساتھ، بـاء الصاق کے لیے ہے۔ اور سنت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دونوں اعضاء پر بالاستیعاب مسح کرے) اور اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے (حرج بمعنی ضیق ہے، یعنی تم پر وضو، غسل اور تیمم جیسے فرائض میں تنگی کرے) ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے (نجاستوں اور گناہوں سے) اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے (شرعی احکام بیان کر کے) کہ کہیں تم احسان مانو (اس کی نعمتوں کا) اور یاد کرو اللہ کا احسان (اسلام کا) اپنے اوپر اور وہ عہد (میثاق بمعنی عهد ہے) جو اس نے تم سے لیا (یعنی اس احسان کو یاد کرو جس پر اس نے تم سے عہد لیا) جب کہ تم نے کہا (نبی محتشم، نورِ مجسم ﷺ سے ان کی بیعت کرتے وقت) ہم نے سنا اور مانا (ہر اس بات میں جس آپ ہمیں حکم دیں اور جس سے منع فرمائیں خواہ وہ بات ہماری پسند کی ہو یا ناپسند کی) اور اللہ سے ڈرو (اس کے عہد کے معاملے میں کہ کہیں اسے توڑ نہ دو) بے شک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے (یعنی جب دلوں کی بات خوب جانتا ہے تو اس کے علاوہ دوسری باتوں کو تو بدرجۂ اَولیٰ جانتا ہوگا)۔

اے ایمان والو! خوب قائم ہو جاؤ (قوامین بمعنی قائمین ہے) اللہ کے حکم پر (اس کے حقوق ادا کرتے ہوئے) انصاف کے ساتھ گواہی دیتے (قسط بمعنی عدل ہے) اور تمہیں نہ ابھارے (یجرمنکم بمعنی یحملنکم ہے) عداوت (یعنی بغض اور نفرت) کسی قوم کی (یعنی کفار کی) کہ انصاف نہ کرو (یعنی ان کی عداوت کی وجہ سے ان سے سلوک کرنے لگو) انصاف کرو (دشمن اور دوست میں) وہ (یعنی عدل) پرہیزگار کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (وہ تمہیں اس پر بدلہ دے گا) ایمان والے نیکوکاروں سے اللہ کا وعدہ ہے (اچھا) کہ ان کے لیے بخشش اور اچھا ثواب ہے (یعنی جنت) اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب ایک قوم (یعنی قریش) نے چاہا کہ بڑھائیں (یعنی پھیلائیں) تمہاری طرف اپنے ہاتھ (تاکہ تمہیں غفلت میں پکڑ کر قتل کردیں) تو اس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے (اور تمہیں ان کے ارادوں سے محفوظ رکھا) اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔

ترکیب

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾

يايها الذين امنوا: جملہ ندائیہ ...... اذا ظرفیہ متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم ...... قمتم الى الصلوة: فعل با فاعل وظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ ...... اغسلوا: فعل امر با فاعل ...... وجوهكم: معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... ايديكم: ذوالحال ...... الى المرافق: ظرف مستقر حال، ملکر معطوف اول ...... و: عاطفہ ...... ارجلكم: ذوالحال، الى الكعبين: ظرف مستقر حال، ملکر معطوف ثانی، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... امسحوا

Marfat.com

برء وسکم: فعل بافاعل وظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف،ملکر جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مقصود بالنداء اپنی نداء سے ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾

و: عاطفہ......ان :شرطیہ...... کنتم جنبا: فعل ناقص بااسم وخبر،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط......ف: جزائیہ......اطھروا: فعل بافاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰۤی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً﴾

و: عاطفہ......ان :شرطیہ...... کنتم: فعل ناقص بااسم...... مرضی: خبراول......و: عاطفہ......علی سفر: ظرف مستقر خبر ثانی،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......او: عاطفہ......لم تجدوا ماء: جملہ فعلیہ معطوف ثالث،ملکر شرط۔

﴿فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ﴾

ف: جزائیہ......تیمموا: فعل بافاعل......صعید اطیبا: مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......امسحوا: فعل بافاعل......بوجوھکم وایدیکم: ظرف لغو اول......منہ : ظرف لغو ثانی،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف،ملکر جواب شرط اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ﴾

ما: نافیہ......یرید اللہ: فعل وفاعل......لام: جار......یجعل: فعل بافاعل......علیکم: ظرف لغو......من: زائد......حرج: مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر مجرور اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

و: عاطفہ......لکن :حرف استدارک......یرید: فعل بافاعل......لام: جار......یطھر کم: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مجرور، ملکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......لام :جار......یتم نعمۃ: فعل بافاعل ومفعول......علی: جار......کم : ذوالحال......لعلکم تشکرون: جملہ اسمیہ حال،ملکر مجرور، جار سے ملکر ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر مجرور ملکر معطوف،ملکر ظرف لغو،یرید، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمِیْثَاقَهُ الَّذِیْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا﴾

و: عاطفہ......اذکروا: فعل بافاعل......نعمۃ اللہ: ذوالحال......علیکم: ظرف مستقر حال،ملکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......مثیاقہ : موصوف......الذی: موصول......واثقکم بہ : فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو......اذا: مضاف......قلتم: قول ،سمعنا واطعنا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ومعطوف،ملکر مقولہ ملکر مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر ظرف، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ملکر صفت، اپنے موصوف سے ملکر معطوف،ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾

Marfat.com

و: مستانفہ ......اتقوا اللّٰہ: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ ...... ان اللّٰہ: حرف مشبہ واسم ...... علیم بذات الصدور: شبہ جملہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ﴾

یایها الذین امنوا: جملہ ندائیہ ...... کونوا: فعل ناقص باسم ...... قوامین للّٰہ: حرف شبہ جملہ ہوکر خبر اول ...... شهداء بالقسط: شبہ جملہ خبر ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء اپنی نداء سے ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾

و: عاطفہ ...... لایجرمنکم: فعل نہی ومفعول ...... شنان قوم: فاعل ...... علی: جار ...... ان لاتعدلوا: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مجرور، ملکر ظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ ...... اعدلوا: فعل بافاعل ملکر جملہ مفسرہ ...... هو: مبتدا ...... اقرب للتقوی: شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾

و: عاطفہ ...... اتقوا اللّٰہ: جملہ فعلیہ ...... ان اللّٰہ: حرف مشبہ واسم ...... خبیر بما تعملون: شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾

وعداللّٰہ: فعل بافاعل ...... الذین امنوا وعملوا الصلحت: موصول صلہ ملکر مفعول اول ...... لهم: ظرف مستقر خبر مقدم ...... مغفرة: معطوف علیہ ...... واجر عظیم: معطوف، ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ﴾

و: مستانفہ ...... الذین کفروا وکذبوا بایتنا: موصول صلہ، ملکر مبتدا ...... اولئک: مبتدا ثانی ...... اصحب الجحیم: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر پھر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ﴾

یایها الذین امنوا: جملہ ندائیہ ...... اذکروا: فعل بافاعل ...... نعمت: مصدر مضاف ...... اللّٰہ: اسم جلالت فاعل مضاف الیہ ...... علیکم: ظرف لغو ...... اذا: ظرف مضاف ...... هم قوم: فعل وفاعل ...... ان یبسطوا الیکم ایدیهم: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ...... ف: عاطفہ ...... کف ایدیهم عنکم: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر مضاف الیہ ملکر ظرف اذکروا: فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، اپنی نداء سے ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ(11)﴾

و: مستانفہ ...... اتقوا اللّٰہ: جملہ فعلیہ مستانفہ، و: زائدہ ...... علی اللّٰہ: ظرف لغو مقدم ...... ف: مستانفہ ...... لیتوکل المومنون: فعل امر وفاعل، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

شان نزول

☆......یاالذین امنوا اذکرو نعمت اللہ......ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک منزل میں قیام فرمایا اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے سید عالم ﷺ نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی ایک اعرابی موقع پا کر آیا اور چھپ کر اس نے تلوار لی اور تلوار کھینچ کر حضور سے کہنے لگا اے محمد تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ حضور نے فرمایا اللہ، یہ فرمانا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام نے اس کے ہاتھ سے تلوار گرا دی اور نبی پاک ﷺ نے تلوار لے کر فرمایا کہ اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ کہنے لگا کہ کوئی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔

تشریح و توضیح و اغراض

آیتِ وضو کے نزول سے پہلے فرضیتِ وضو کا بیان

ا...... یہاں ہم نے دو باتیں ذکر کرنی ہیں پہلی تو یہ کہ ارکان وضو کا بیان کر دیا جائے دوسری یہ کے آیت وضو کے نزول سے پہلے فرضیت وضو کا بیان بھی کر دیا جائے یاد رہے کہ آیت وضو بالاجماع مدنی ہے اور وضو اور غسل مکہ مکرمہ میں نماز کے ساتھ فرض ہوا ۔چنانچہ نور الایضاح کی عبارت ہے کہ ارکان وضو چار ہیں اور یہی اسکے فرائض ہیں ۔(۱)...... چہرے کا دھونا اور اسکی حد لمبائی میں پیشانی پر بال جمنے کی سطح سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے لیکر دوسرے کان کی لو تک کا حصہ دھونے کے حکم میں داخل ہے۔(۲)......دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا۔(۳)......دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔(۴)...... چوتھائی سر کا مسح۔ (نور الایضاح مع بذریعۃ النجاح ،ص ۲۱)

تیمم سے متعلق ضروری بحث ہم سورۃ النساء میں کر چکے ہیں یہاں ہم یہ بیان کریں گے کہ آیا وضو سابقہ امتوں میں بھی رائج تھا یا نہیں کیونکہ آیت وضو پانچ یا چھ ہجری میں نازل ہوئی اور نماز ابتدائے وحی کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فرض ہوئی تھی ،لہذا دیکھنا یہ ہے کہ ابتداء میں نماز وضو کے ساتھ پڑھی جاتی تھی یا بغیر وضو کے؟

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آیت وضو اجماعا مدنی ہے اور تمام اہل سیرت کا اس بات پر اجماع ہے کہ وضو اور غسل مکہ مکرمہ میں نماز کے ساتھ فرض ہو گئے تھے اور نبی پاک ﷺ نے بغیر وضو کے کبھی نماز نہیں پڑھی بلکہ ہم سے پہلی شریعتوں میں بھی وضو فرض تھا اس کی دلیل سید عالم نور مجسم ﷺ کا یہ فرمان مقدس نشان ہے کہ ھذا وضوئی و وضوء الانبیاء من قبلی یعنی ''یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے'' اور اصول فقہ میں یہ بات مقرر ہے کہ جب اللہ اور اسکا رسول بغیر کسی انکار کے کوئی بات بیان کریں اور اس کا نسخ بھی ظاہر نہ ہو تو یہ بھی ہماری شریعت ہے چنانچہ اس آیت کے نزول کا فائدہ یہ ہوا کہ جو حکم نازل ہو چکا تھا اس کو مکرر اور ثابت کیا جائے۔ (در مختار کتاب الطہارۃ، ج ا،ص ۱۹۸، ۱۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین بار (ظاہری اعتبار سے) جھوٹ بولے، جب انہیں باطل خداؤں کی دعوت دی گئی تو انہوں نے کہا انی سقیم اور فرمایا فعلہ کبیرھم ھذا یعنی بتوں

Marfat.com

کے توڑنے کے بارے میں کہا کہ انکے بڑے نے یہ کیا ہے اور تیسرا یہ کہ انہوں نے بی بی سارہ کے بارے میں یہ کہا کہ انھا اختی یعنی یہ میری بہن ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بستی میں گئے جس میں ایک جابر بادشاہ رہتا تھا اس کو بتایا گیا کہ آج رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے حسین عورت کے ساتھ اس بستی میں داخل ہوئے ہیں اس بادشاہ نے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا ہرکارہ بھیجا اور دریافت کیا کہ انکے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میری بہن، اس نے کہا کہ اسے میرے پاس بھیج دو، چنانچہ بی بی سارہ کو انکے ساتھ بھیج دیا گیا جاتے جاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بی بی صاحبہ سے کہا کہ میری باتِ کی نفی نہ کرنا میں نے اس بادشاہ سے کہا ہے کہ تو میری بہن ہے اس سرزمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے جب بی بی سارہ اسکے پاس گئیں تو وہ آپ کی طرف اٹھا چنانچہ حدیث کے الفاظ ہیں تَوَضَّأُ وَتُصَلِّی یعنی بی بی سارہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند ابی هريرہ، ج۳، ص ۱۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص کو جریج کہتے تھے وہ نماز پڑھ رہا تھا اسکی ماں نے آکر اسکو بلایا، وہ نہیں گیا اور کہا کہ میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں؟ ماں دوبارہ آئی اور کہا اے اللہ جریج کو اسوقت تک موت نہ دینا جب تک کہ یہ کسی فاحشہ کا منہ نہ دیکھ لے، جریج اپنے عبادت خانے میں عبادت کرتا تھا کہ ایک عورت نے کہا کہ میں جریج کو فتنہ میں ڈالوں گی، چنانچہ اس عورت نے جریج کو گناہ کی دعوت دی مگر جریج نے انکار کر دیا پھر اسنے کسی چرواہے سے زنا کروایا اور جب بچہ پیدا ہوا تو بولی کہ یہ جریج کا بچہ ہے، لوگ آئے اور عبادت خانہ توڑ دیا اور حضرت جریج کو نیچے اتار دیا اور گالیاں دینے لگے فتوضاء و صلی یعنی وضو کیا اور نماز ادا کی پھر اس بچے کے پاس آکر بولے کہ بتا کہ تیرا باپ کون ہے؟ اس بچے نے کہا کہ فلاں چرواہا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپکے لئے سونے کا عبادت خانہ بنادیں گے حضرت جریج نے کہا کہ نہیں صرف مٹی کا ہی بنادو۔

(صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب اذا هدم حائطا ص ۴۰۱ ملخصاً)

اس حدیث مبارکہ سے بھی یہ ثابت ہوا کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں بھی وضو تھا اس لئے کہ حضرت جریج نے وضو کر کے نماز ادا کی تھی۔

☆......☆ ای اردتم القیام: یہ جملہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ طہارت کا وجوب نماز کی مشروعیت کے بعد نازل ہوا ہے، اس بارے میں ہم نے ماقبل احادیث طیبہ اور فقہائے کرام کے جزئیات سے اس مسئلے پر کلام کیا ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔

وانتم محدثون: یعنی حدث اصغر میں مبتلا ہو، اور مفسر نے ﴿وان کنتم جنباً﴾ سے یہ قول اخذ کیا ہے اور اس میں امام بیضاوی کے پیش کردہ اشکال کا جواب ہے انہوں نے کہا کہ آیت کا ظاہر یہ ہے کہ جب بھی کوئی نماز قائم کرے تو اس پر وضو فرض ہے اگرچہ پہلے اسے حدث لاحق نہ ہو (لیکن علماء کا اجماع اس کے برعکس ہے، مظہری)۔

ای معها: معها سے اس جانب اشارہ ملتا ہے کہ الی بمعنی مع ہے، اور مع میں الی کے مقابلے میں زیادہ سہولت پائی جاتی ہے، اور یہ قول بھی کیا گیا ہے کہ الــــــی انتہاء کے باب سے تعلق رکھتا ہے، اور اس میں غایت داخل ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ غایت خارج ہے، المختصر۔

کما بینته السنة: یعنی سنت سے یہ ثابت ہے کہ کہنیاں ہاتھوں کے ساتھ دھوئی جاتی ہیں، اور امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک انگلیوں کا

Marfat.com

خلال ملنے اور رگڑنے کی وجہ سے واجب ہے۔
ای الصقوا المسح بھا: ہوسکتا ہے کہ مفسر کے کلام میں تسامح (یعنی بھول چوک) ہو اس لئے کہ مسح کے معنی میں الصاق نہیں پایا جاتا کیونکہ الصاق صرف دوجسموں کے مابین ہوتا ہے، ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مسح سے مراد اس کا آلہ یعنی ید ہے۔
ھو: مراد مسح ہے۔
وھو مسح بعض شعرہ: امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ چوتھائی سر کا مسح واجب ہے، اور امام مالک اور احمد علیہما الرحمۃ نے پورے سر کا مسح واجب فرمایا ہے جیسا کہ تیمم میں پورے چہرے کا مسح کرنا ہوتا ہے۔
بالنصب: لفظاً، اور یہ نافع، ابن عامر، کسائی، حفص نے عاصم سے ذکر کیا ہے اور **وبالجر**: باقی سات قرأتوں میں ہے۔
عندمفصل: میم کی فتح اور صاد کی کسرہ کے ساتھ، اور میم کی کسرہ اور صاد کی فتح کے ساتھ بمعنی لسان ہے۔ اور پاؤں دھونے کے معاملے میں انسان پر واجب ہے کہ ایڑی کو بھی دھولے کہ حدیث میں ہے **ویل للاعقاب من النار** یعنی جو ایڑی دھوئی نہ گئی اس کے لئے آگ کا عذاب ہے، المختصر۔
وجوب النیۃ فیہ: کہ وضو عبادت ہے، اور ہر عبادت نیت کی محتاج ہوتی ہے، پس امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک وضو کے چھ فرائض ہیں چار تو وہی جو کہ قرآن سے ثابت ہیں اس کے علاوہ نیت اور ترتیب بھی ان کے نزدیک فرض ہیں، امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک وضو کے سات فرائض ہیں، چار وہ جو قرآن پاک سے ثابت ہیں اور اس کے علاوہ یہ ہیں، نیت، موالات اور تدلیک یعنی اعضاء باطن کو ملنا، اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک چار فرائض ہیں جو کہ قرآن میں مذکور ہیں اس کے سوا کوئی فرض نہیں۔
ای احدث: یعنی بیت الخلاء سے باہر آئے کو بطور کنایہ حدث سے تعبیر کیا، اس لئے کہ عادتاً قضائے حاجب بیت الخلاء میں ہوتی ہے۔
مع المرفقین: یعنی امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک مرفقین کو دھونا آیت وضو کے پیش نظر فرض ہے، اور امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک مرفقین کا مسح کرنا سنت ہے صرف کلائی دھونا فرض ہے۔
بضربتین: یعنی دو ضربیں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فرض ہیں اور امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک ایک قول کے مطابق فرض اور دوسرے کے مطابق سنت ہے۔
وبینت السنۃ: امام شافعی اور امام اعظم علیہما الرحمۃ کی جانب سے آیت وضو اور آیت تیمم کے مابین ہونے والے تعارض کا جواب ہے۔
من الوضوء والغسل والتیمم: یعنی قدرت ہوتے ہوئے مذکورہ کام واجب ہیں جب کہ پانی یا پاک مٹی پائی جائے، اور دونوں کے ناپائے جانے کی صورت میں اس شخص سے نماز ساقط ہوجائے گی، اور امام مالک علیہ الرحمۃ کے معتمد قول کے مطابق اس پر قضاء لازم ہے، اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک وہ نماز پڑھے اور اس پر قضاء لازم ہے۔
من الاحداث و الذنوب: جب انسان پاک ہوگیا تو وہ حدث اور گناہ سے خلاصی پاگیا اس لئے کہ روایت میں آیا ہے کہ غسل کرنے سے گناہ گرجاتے ہیں۔

Marfat.com

رکوع نمبر۷

﴿وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِىٓ اِسْرَآئِيْلَ﴾ بِمَا يُذْكَرُ بَعْدُ ﴿وَبَعَثْنَا﴾ فِيْهِ الْتِفَاتٌ عَنِ الْغَيْبَةِ اَقَمْنَا ﴿مِنْهُمُ
اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا﴾ مِنْ كُلِّ سِبْطٍ نَقِيْبٌ يَكُوْنُ كَفِيْلًا عَلٰى قَوْمِهٖ بِالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ تَوْثِقَةً عَلَيْهِمْ ﴿وَقَالَ﴾ لَهُمْ
﴿اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ﴾ بِالْعَوْنِ وَالنُّصْرَةِ ﴿لَئِنْ﴾ لَامُ قَسَمٍ ﴿اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِىْ
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ﴾ نَصَرْتُمُوْهُمْ ﴿وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ بِالْاِنْفَاقِ فِىْ سَبِيْلِهٖ ﴿لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ﴾ الْمِيْثَاقِ ﴿مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
السَّبِيْلِ (۱۲)﴾ اَخْطَاَ طَرِيْقَ الْحَقِّ وَالسَّوَآءُ فِى الْاَصْلِ الْوَسَطُ فَنَقَضُوا الْمِيْثَاقَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿فَبِمَا
نَقْضِهِمْ﴾ مَا زَائِدَةٌ ﴿مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ﴾ اَبْعَدْنَاهُمْ مِنْ رَّحْمَتِنَا ﴿وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً﴾ لَا تَلِيْنُ لِقَبُوْلِ
الْاِيْمَانِ ﴿يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ﴾ الَّذِىْ فِى التَّوْرٰاةِ مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَغَيْرِهٖ ﴿عَنْ مَّوَاضِعِهٖ﴾ الَّتِىْ وَضَعَهُ
اللّٰهُ عَلَيْهَا اَىْ يُبَدِّلُوْنَهُ ﴿وَنَسُوْا﴾ تَرَكُوْا ﴿حَظًّا﴾ نَصِيْبًا ﴿مِّمَّا ذُكِّرُوْا﴾ اُمِرُوْا ﴿بِهٖ﴾ فِى التَّوْرٰةِ مِنْ
اِتِّبَاعِ مُحَمَّدٍ ﴿وَلَا تَزَالُ﴾ خِطَابٌ لِلنَّبِىِّ ﷺ ﴿تَطَّلِعُ﴾ تَظْهَرُ ﴿عَلٰى خَآئِنَةٍ﴾ اَىْ خِيَانَةٍ ﴿مِّنْهُمْ﴾
بِنَقْضِ الْعَهْدِ وَغَيْرِهٖ ﴿اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ﴾ مِمَّنْ اَسْلَمَ ﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ (۱۳)﴾ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰيَةِ السَّيْفِ ﴿وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى﴾ مُتَعَلِّقٌ بِقَوْلِهٖ
﴿اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ﴾ كَمَا اَخَذْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ الْيَهُوْدِ ﴿فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ﴾ فِى الْاِنْجِيْلِ مِنَ
الْاِيْمَانِ وَغَيْرِهٖ وَنَقَضُوا الْمِيْثَاقَ ﴿فَاَغْرَيْنَا﴾ اَوْقَعْنَا ﴿بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ بِتَفَرُّقِهِمْ
وَاخْتِلَافِ اَهْوَائِهِمْ فَكُلُّ فِرْقَةٍ تُكَفِّرُ الْاُخْرٰى ﴿وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ﴾ فِى الْاٰخِرَةِ ﴿بِمَا كَانُوْا
يَصْنَعُوْنَ (۱۴)﴾ فَيُجَازِيْهِمْ عَلَيْهِ ﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ﴾ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى ﴿قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا﴾ مُحَمَّدٌ
﴿يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ﴾ تَكْتُمُوْنَ ﴿مِنَ الْكِتٰبِ﴾ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ كَاٰيَةِ الرَّجْمِ وَصِفَتِهٖ
﴿وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يُبَيِّنُهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَصْلَحَةٌ اِلَّا افْتِضَاحُكُمْ ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
نُوْرٌ﴾ هُوَ نُوْرُ النَّبِىِّ ﷺ ﴿وَّكِتٰبٌ﴾ قُرْاٰنٌ ﴿مُّبِيْنٌ (۱۵)﴾ بَيِّنٌ ظَاهِرٌ ﴿يَّهْدِىْ بِهِ﴾ اَىْ بِالْكِتَابِ ﴿اللّٰهُ مَنِ
اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ﴾ بِاَنْ اٰمَنَ ﴿سُبُلَ السَّلٰمِ﴾ طُرُقَ السَّلَامَةِ ﴿وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ﴾ الْكُفْرِ ﴿اِلَى
النُّوْرِ﴾ الْاِيْمَانِ ﴿بِاِذْنِهٖ﴾ بِاِرَادَتِهٖ ﴿وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۱۶)﴾ دِيْنِ الْاِسْلَامِ ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ﴾ حَيْثُ جَعَلُوْهُ اِلٰهًا وَهُمُ الْيَعْقُوْبِيَّةُ فِرْقَةٌ مِّنَ النَّصَارٰى ﴿قُلْ فَمَنْ

Marfat.com

يَّمْلِكُ ﴾ اى يدفع ﴿مِنَ ﴾ عذاب ﴿اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ﴾ اى لا احد يملك ذلك ولو كان المسيح الها لقدر عليه ﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ﴾شاءه ﴿قَدِيْرٌ (17)﴾ ﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى ﴾ اى كل منهما ﴿نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ ﴾ اى كابنائه فى القرب والمنزلة وهو كابينا فى الشفقة والرحمة ﴿ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ ﴾ لهم يا محمد ﴿ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ﴾ ان صدقتم فى ذلك ولا يعذب الاب ولده ولا الحبيب حبيبه وقد عذبكم فانتم كاذبون ﴿بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ ﴾ من جملة من ﴿ خَلَقَ ﴾ من البشر لكم ما لهم وعليكم ما عليهم ﴿يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾ المغفرة له ﴿وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ﴾ تعذيبه لا اعتراض عليه ﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (۱۸)﴾ المرجع ﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا ﴾ محمد ﴿ يُبَيِّنُ لَكُمْ ﴾ شرائع الدين ﴿عَلٰى فَتْرَةٍ ﴾ انقطاع ﴿ مِّنَ الرُّسُلِ ﴾ اذ لم يكن بينه وبين عيسى رسول ومدة ذلك خمسمائة وتسع وستون سنة لِ ﴿ اَنْ ﴾ لا ﴿ تَقُوْلُوْا ﴾ اذا عذبتم ﴿مَا جَآءَنَا مِنْ ﴾ زائدة ﴿بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ﴾ فلا عذر لكم اذا ﴿وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۱۹)﴾ ومنه تعذيبكم ان لم تتبعوه

ترجمہ

اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا......۱......(جسکا ذکر آگے آرہا ہے) اور ہم نے مقرر کیے (اس صیغہ میں غائب کے صیغہ سے حاضر کے صیغہ کی طرف التفات ہے اور بعثنا بمعنی اقمنا ہے یعنی ہم نے قائم کردیئے) ان میں بارہ سردار (یعنی ہر قبیلے کا ایک ایسا سردار ہوتا جو اپنی قوم کے وعدہ پورا کرنے پر کفیل ہوتا ان کو تاکید کرنے کے لئے) اور فرمایا (ان سے) اللہ نے بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں (مدد ونصرت کے ساتھ) ضرور اگر (لئن میں لام قسمیہ ہے) تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم (یعنی مدد) کرو اور اللہ کو قرض حسن دو (اس کی راہ میں خرچ کرکے) بے شک میں تمہارے گناہ اتاردوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لیے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں......۲......، پھر جو تم میں سے کفر کرے اس کے بعد (یعنی اس عہد کے بعد) وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا (یعنی راہ حق سے بھٹک گیا، سواء کے لغوی معنی وسط کے ہیں جب انہوں نے عہد توڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تو ان کے توڑنے کی وجہ سے (فبما میں ما زائدہ ہے) عہد کے، ہم نے ان پر لعنت کی (یعنی ہم نے انہیں اپنی رحمت سے دور کردیا) اور ان کے دل سخت کردیئے......۳......(جو قبولِ ایمان کے لیے نرم نہیں ہوں گے) بدلتے ہیں اللہ کی باتوں کو......۴......(جو توریت میں نبی پاک ﷺ کے اوصاف وغیرہ کے متعلق ہیں) ان کے ٹھکانوں سے (یعنی جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے انہیں رکھا وہاں سے انہیں بدل دیتے ہیں) اور بھلا بیٹھے (یعنی انہوں نے چھوڑ دیا ہے) بڑا حصہ (حظا بمعنی نصیبا ہے) ان نصیحتوں

Marfat.com

کا جو انہیں دی گئیں (یعنی تورات میں انہیں جن باتوں کے بجالانے کا حکم دیا گیا نبی پاک ﷺ کی اتباع کے بارے میں انہوں نے وہ چھوڑ دیں) اور آپ ہمیشہ رہیں گے (یہاں خطاب نبی پاک ﷺ سے ہے) آگاہ (یعنی واقف) خیانت پر (خائنة بمعنی خیانة ہے) ان کی (عہد وغیرہ توڑنے کی) سوا تھوڑوں کے (جو اسلام لے آئے) تو انہیں معاف کردو اور درگزر کرو بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں (یہ حکم آیتِ جہاد سے منسوخ ہے) اور وہ جنہوں نے دعوی کیا کہ ہم نصاری ہیں (جار مجرور مابعد فعل کے متعلق ہے) ہم نے ان سے عہد لیا (جیسا کہ بنی اسرائیل میں سے یہود سے لیا تھا) تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں (انجیل میں ایمان وغیرہ کے متعلق، اور انہوں نے عہد توڑ دیئے) تو ہم نے ڈال دیا (واقع کر دیا) ان کے مابین بیر اور بغض قیامت تک (ان کے مختلف گروہوں میں بٹنے اور خواہشات کے اختلاف کی وجہ سے، کہ ان میں سے ہر گروہ دوسرے کی تکفیر کرتا ہے) اور عنقریب اللہ انہیں بتا دیگا (آخرت میں) جو کچھ کرتے تھے (پس وہ انہیں اس پر بدلہ دے گا)۔

اے اہل کتاب (یعنی اے یہود و نصاری!) بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول (یعنی حضرت محمد ﷺ) تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے چھپا ڈالی تھیں (تخفون بمعنی تکتمون ہے) کتاب میں (یعنی توریت اور انجیل میں مثلاً آیتِ رجم اور نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے اوصاف حمیدہ) اور بہت سی معاف فرماتے ہیں (ان میں سے جس کے ظاہر کرنے میں سوائے تمہاری فضیحت کے کچھ نفع نظر نہیں آتا) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا......۵......(اس نور سے مراد نبی پاک ﷺ ہیں) اور کتاب (یعنی قرآنِ کریم) روشن (جو بالکل ظاہر ہے) اللہ ہدایت دیتا ہے اس (کتاب) سے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا (اس طرح کہ وہ ایمان لے آیا) سلامتی کے ساتھ (سبل السلم بمعنی طریق السلامة ہے) اور انہیں اندھیروں (یعنی کفر) سے روشنی (یعنی ایمان) کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے (یعنی اپنے ارادے سے) اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے (یعنی دین اسلام کی)۔

بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے (اور وہ نصاری کا فرقہ یعقوبیہ ہے جنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو الہ بنالیا تھا) تم فرمادو کہ کون قدرت رکھتا ہے (دور کرنے کی) اللہ کے (عذاب) سے کچھ......۶......اگر وہ چاہے کہ مسیح بن مریم اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ہلاک کر دے (یعنی کوئی ایک بھی اسکا اختیار نہیں رکھتا، ہاں اگر حضرت مسیح علیہ السلام معبود ہوتے تو یقیناً اس پر قادر ہوتے) اور اللہ ہی کیلئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی، جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور یہودی اور نصرانی (یعنی دونوں) بولے ہم اللہ کے بیٹے ہیں (یعنی ہم قرب اور منزلت میں اس کے حضور بیٹے کی طرح ہیں اور اللہ ہم پر شفقت اور رحمت فرمانے میں باپ کی طرح ہے) اور اس کے پیارے ہیں، تم فرمادو (ان سے اے محمد ﷺ!) پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے (اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو حالانکہ باپ اپنی اولاد کو عذاب نہیں دیتا اور نہ ہی کوئی محب اپنے محبوب کو، اور تمہاری حالت یہ ہے کہ اس نے تمہیں عذاب میں مبتلا کیا ہے، پس تم اپنے دعوے میں جھوٹے ہو) بلکہ تم آدمی ہو (منجملہ) اس کی مخلوق سے (تمہارے لیے وہی نفع ہے جو ان کے لیے ہے اور وہی نقصان ہے جو ان کے لیے ہے) جسے (بخشنا) چاہے

Marfat.com

بخشتا ہے اور سزا دیتا ہے جسے چاہے (سزا دینا، اس پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا) اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی اور اسی کی طرف پھرنا (المصیر بمعنی المرجع ہے) اے کتاب والو! بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول (حضرت محمد ﷺ) تشریف لائے کہ تم پر (احکام شرعی) ظاہر فرماتے ہیں کہ بعد اس کے رسولوں کا آنا مدتوں بند (یعنی منقطع) رہا تھا.....(اس لئے کہ حضور ﷺ اور حضرت عیسی علیہ السلام کے درمیان کوئی رسول نہیں ہے اور اس زمانے کی مدت پانچ سو انہتر سال ہے) کہ کبھی (یہاں ان کے بعد لا نافیہ محذوف ہے، نہ) کہو (جب وہ تمہیں عذاب دے) نہیں آیا ہمارے پاس (من زائدہ ہے) کوئی خوشخبری اور ڈر سنانے والا، یہ خوشخبری اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں (تو اب تمہارے پاس کوئی عذر نہ رہا) اور اللہ کو سب قدرت ہے (یعنی اگر تم اس پیغمبر ﷺ کا کہنا مانو تو وہ تمہیں عذاب دینے پر قادر ہے)۔

ذخیرہ حکیم محمد

ترکیب

﴿وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا﴾

و: مستانفہ.....لام: تاکید.....قد: تحقیقیہ.....اخذ اللہ: فعل با فاعل.....میثاق بنی اسرائیل: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قسم محذوف اقسم کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ.....و: عاطفہ.....بعثنا: فعل با فاعل.....منھم: ظرف مستقر حال مقدم.....اثنی عشر: ممیز.....نقیبا: تمیز، ملکر ذوالحال، ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ﴾

و: عاطفہ.....قال اللہ: قول.....انی معکم: جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾

لام: تاکیدیہ بجواب قسم.....ان: شرطیہ.....اقمتم الصلوۃ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ.....واتیتم الزکوۃ: جملہ فعلیہ معطوف اول.....وامنتم برسلی: جملہ فعلیہ معطوف ثانی.....وعزرتموھم: جملہ فعلیہ معطوف ثالث.....واقرضتم قرضا حسنا: جملہ فعلیہ معطوف رابع، ملکر شرط۔

﴿لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾

لام: تاکیدیہ.....اکفرن عنکم سیاتکم: فعل با فاعل و ظرف لغو و مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر اقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم، قائم مقام جواب شرط اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر اقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ، و: عاطفہ.....لام: تاکیدیہ.....ادخلنکم: فعل با فاعل و مفعول.....جنت: موصوف.....تجری من تحتھا الانھر: جملہ فعلیہ صفت، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر اقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ ہوکر ماقبل لاکفرن پر معطوف۔

﴿فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ﴾

ف: مستانفہ.....من: شرطیہ مبتدا.....کفر: فعل ھو ضمیر مستتر ذوالحال.....منکم: ظرف مستقر حال، ملکر فاعل.....بعد

Marfat.com

ذلک: ظرف، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ..... ف: جزائیہ ..... قد: تحقیقیہ ..... ضل سواء السبیل: فعل بافاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَٰسِيَةً﴾

ف: مستانفہ ..... ب: جار ..... ما: زائدہ ..... نقض: مصدر مضاف ..... ھم: ضمیر مضاف الیہ فاعل ..... میثاقھم: مفعول، ملکر شبہ جملہ ہوکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو مقدم ..... لعنھم: فعل بافاعل ومفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ..... و: عاطفہ ..... جعلنا: فعل بافاعل ..... قلوبھم: مفعول اول ..... قسیة: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل لعنھم پر معطوف۔

﴿يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ﴾

یحرفون الکلم عن مواضعہ: فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ..... و: عاطفہ ..... نسوا: فعل بافاعل ..... حظا: موصوف ..... مما ذکروا بہ: ظرف مستقر صفت، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل یحرفون پر معطوف۔

﴿وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ﴾

و: عاطفہ ..... لاتزال: فعل ناقص انت ضمیر مستتر اسم ..... تطلع: فعل بافاعل ..... علی: جار ..... خائنة: موصوف، من: جار، ھم: ضمیر مستثنی منہ ..... الا: حرف استثناء ..... قلیلا: موصوف ..... منھم: ظرف مستقر صفت، ملکر مستثنی اپنے مستثنی منہ سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر صفت، اپنے موصوف سے ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ

﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

ف: فصیحیہ ..... اعف عنھم: فعل امر بافاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ..... و اصفح: فعل بافاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، ملکر شرط محذوف اذا عرفت ھذا کیلئے جزا، ملکر جملہ شرطیہ ..... ان اللہ: حرف مشبہ واسم ..... یحب المحسنین: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ﴾

و: مستانفہ ..... من: جار ..... الذین: موصول ..... قالوا انا نصری: جملہ اسمیہ مقولہ، ملکر صلہ، ملکر مجرور اپنے جار سے ملکر ظرف لغو مقدم ..... اخذنا میثاقھم: فعل بافاعل ومفعول یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ..... ف: عاطفہ ..... نسوا: فعل بافاعل ..... حظا: موصوف ..... مما ذکروا بہ: ظرف مستقر صفت، ملکر مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل اخذنا پر معطوف۔

﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾

ف: عاطفہ ..... اغرینا بینھم: فعل بافاعل وظرف ..... العداوة والبغضاء: معطوف علیہ معطوف، ملکر ذوالحال ..... الی یوم القیمة: ظرف مستقر حال، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل اخذنا پر معطوف ..... و: عاطفہ ..... سوف: حرف استقبال ..... ینبئھم اللہ: فعل ومفعول وفاعل ..... بما کانوا یصنعون: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ۔

Marfat.com

﴿یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ﴾

یاھل الکتب: جملہ ندائیہ......قد تحقیقیہ......جاء کم: فعل ومفعول......رسولنا: ذوالحال......یبین لکم: فعل بافاعل وظرف لغو......کثیرا: موصوف......من: جار......ما: موصولہ......کنتم: فعل ناقص بااسم......تخفون: فعل بافاعل......من الکتاب: ظرف مستقر، ہ ضمیر کیلئے حال، ذوالحال حال ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر ہوکر صفت، ملکر مفعول یبین فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ......ویعفوا عن کثیر: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر حال ملکر فاعل جاء فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ مقصود بالنداء اپنی نداء سے ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ﴾

قد: تحقیقیہ......جاء کم: فعل ومفعول......من اللہ: ظرف مستقر حال ......نور: معطوف علیہ......و: عاطفہ......کتب: موصوف......مبین: صفت اول......یھدی بہ اللہ: فعل وظرف لغووفاعل......من اتبع رضوانہ: موصول صلہ ملکر مفعول اول......سبل السلم: مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت ثانی، ملکر معطوف، اپنے معطوف علیہ سے ملکر ذوالحال، حال سے ملکر فاعل یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ یَهْدِیْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾

و: عاطفہ......یخرج: فعل ھو ضمیر مستقر ذوالحال......باذنہ: ظرف مستقر حال، ملکر فاعل......ھم: ضمیر مفعول......من الظلمت: ظرف لغو اول......الی النور: ظرف لغو ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل یھدی پر معطوف، و: عاطفہ......یھدیھم: فعل بافاعل ومفعول......الی صراط مستقیم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل یھدی پر معطوف۔

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ﴾

لام: تاکیدیہ......قد: تحقیقیہ......کفر: فعل......الذین: موصول......قالو: قول......ان اللہ: حرف مشبہ واسم......ھو: مبتدا......المسیح: موصوف......ابن مریم: صفت، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، ملکر صلہ، ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا﴾

قل: فعل بافاعل ملکر قول......ف: عاطفہ معطوف علی محذوف قل تبکیتا واظھار لبطلان قولھم......من: استفہامیہ مبتدا......یملک: فعل بافاعل......من اللہ: ظرف مستقر حال مقدم......شیئا: ذوالحال، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، ملکر مقولہ ملکر جملہ قولیہ مستانفہ۔

﴿اِنْ اَرَادَ اَنْ یُّهْلِكَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا﴾

Marfat.com

ان : شرطیہ...... اراد فعل ھو ضمیر مستقر ذوالحال...... و : حالیہ...... للّٰہ : ظرف مستقر خبر مقدم ...... ملک : مضاف ...... المسوت : معطوف علیہ ...... والارض معطوف اول...... وما بینھما : معطوف ملکر مضاف الیہ ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال، ملکر فاعل...... ان : مصدریہ...... یھلک فعل بافاعل...... المسیح ابن مریم : معطوف علیہ ...... وامہ معطوف اول ...... ومن فی الارض جمیعا : معطوف ثانی ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا محذوف فمن یملک من اللہ شیئا کیلئے شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ﴾

یخلق : فعل بافاعل...... مایشاء : موصول صلہ ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ...... و : مستانفہ ...... اللّٰہ مبتدا...... علی کل شیء قدیر : شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَقَالَتِ الۡیَهُوۡدُ وَالنَّصٰرٰی نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ﴾

و : مستانفہ ...... قالت فعل ...... الیھود والنصری : فاعل، ملکر قول...... نحن : مبتدا...... ابناء اللّٰہ : معطوف علیہ ...... واحباوہ : معطوف ملکر خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ مستانفہ۔

﴿قُلۡ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمۡ بِذُنُوۡبِكُمۡ﴾

قل : قول...... ف : فصیحیہ ...... لام : جار...... ما : استفہامیہ مجرور، ملکر ظرف لغو مقدم ...... یعذبکم بذنوبکم : فعل بافاعل ومفعول وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر محذوف اذا کنتم کما تزعمون کیلئے جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ مستانفہ۔

﴿بَلۡ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ مِّمَّنۡ خَلَقَ یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ﴾

بل : حرف اضراب وعطف...... انتم : مبتدا...... بشر : موصوف...... ممن خلق : ظرف مستقر صفت، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ...... یغفر فعل بافاعل...... لام : جار...... من یشاء : موصول صلہ ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ...... و : عاطفہ...... یعذب فعل بافاعل...... من یشاء : موصول صلہ ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل یغفر پر معطوف۔

﴿وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا وَاِلَیۡهِ الۡمَصِیۡرُ﴾

و : مستانفہ ...... للّٰہ ظرف مستقر خبر مقدم ...... ملک : مضاف...... السموت : معطوف علیہ ...... والارض : معطوف اول ،وما بینھما : معطوف ثانی، ملکر مضاف الیہ، ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ ...... و : عاطفہ...... الیہ ظرف مستقر خبر مقدم المصیر : مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمۡ عَلٰی فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِیۡرٍ وَّلَا نَذِیۡرٍ﴾

یاھل الکتاب : جملہ ندائیہ ...... قد تحقیقیہ ...... جاء کم : فعل ومفعول ...... رسولنا : ذوالحال...... یبین فعل ھو ضمیر مستقر ذوالحال ،علی : جار...... فترۃ موصوف...... من الرسل : ظرف مستقر صفت، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر حال، اپنے ذوالحال

Marfat.com

ماجاء نا: فعل نفی سے ملکر فاعل......لکم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال، ملکر فاعل......ان: مصدریہ...... تقولوا: قول...... ماجاء نا: فعل نفی کراھۃ مصدر ومفعول......من: زائد......بشیر ولانذیر: معطوف علیہ، معطوف ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، ملکر بتاویل مصدر کیلئے مضاف الیہ ملکر مرکب اضافی ہوکر مفعول لہ......جاء: فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ﴾

ف: فصیحیہ......قد: تحقیقیہ، جاء کم: فعل ومفعول......بشیر ونذیر: معطوف علیہ، معطوف ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط محذوف اذااعتذرتم بذلک کی جزا، ملکر جملہ شرطیہ......و: مستانفہ، اللہ علی کل شیء قدیر: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

شانِ نزول

☆......فاعف عنهم واصفح......یعنی جو کچھ ان سے پہلے سرزد ہو گیا اس پر گرفت نہ کرو، بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اس قوم کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے عہد کیا پھر توڑا پھر اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ ان کی اس عہد شکنی سے درگزر کیجئے جب تک کہ وہ جنگ سے باز رہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں۔

☆......وقالت الیهود والنصری نحن......الخ......سید عالم ﷺ کے پاس اہل کتاب آئے اور انہوں نے دین کے معاملے میں آپ ﷺ سے گفتگو شروع کی آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے اس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے تو اے محمد ﷺ آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح و توضیح اغراض

بنی اسرائیل سے عہد

۱......علامہ جریر طبری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق حضرت موسی علیہ السلام نے بارہ نقیبوں کا انتخاب کر کے جبابرہ کی سرزمین شام میں بھیجا، تاکہ وہ اس قوم کے احوال کی تفتیش کر کے حضرت موسی علیہ السلام کو مطلع کر دیں اور اللہ تعالی حضرت موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو اسکا وارث بنادے اور اس طرح یہ سرزمین آباد ہو جائے یہ اسوقت کا واقعہ ہے جب اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام اور انکی قوم کو فرعون سے نجات دی تھی، اور فرعونیوں کو سرزمین مصر سے نکالا تھا اس وقت اللہ تعالی کے حکم سے حضرت موسی علیہ السلام نے بارہ نقیبوں کو بھیجا تاکہ یہ نقباء جبابرہ قوم کی جاسوسی کر کے آئیں اور حضرت موسی علیہ السلام کو تمام احوال سے مطلع کریں۔ راستے میں انکو ایک شخص جسکا نام عاج (عوج بن عنق) تھا۔ یہ شخص اسقدر لمبا اور جسیم تھا کہ اس نے ان تمام نقیبوں کو پکڑ کر اپنے نیفے میں اڑس لیا، انکے سر پر لکڑیوں کا گٹھا تھا وہ اس سب کو لے کر اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کہ یہ اپنے خیال میں ہم سے لڑنے آئے تھے اور انہیں نیفے سے نکال کر پھینک دیا۔ اور اپنی بیوی سے مشورہ کیا کہ کیا ان سب کو اپنے قدموں تلے روند ڈالوں؟ بیوی نے مشورہ دیا کہ انہیں چھوڑ دو تاکہ یہ واپس جا کر اپنی قوم کو ہماری قوت اور طاقت کا حال بیان کریں۔ واپسی پر ان لوگوں نے یہ عہد کیا کہ سوائے حضرت موسی

Marfat.com

علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کے کسی سے اس بارے میں نہیں کہیں گے لیکن سوائے دو اشخاص یوشع بن نون اور قالب بن یوقنا کے سب نے عہد شکنی کی ۔ بنی اسرائیل کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے ان سے جنگ کرنے سے انکار کر دیا اور کہا ﴿ فاذب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون ﴾ یعنی آپ (اے موسیٰ علیہ السلام) اور آپکا رب جا کر لڑیں ہم یہاں بیٹھنے والے ہیں۔

(ماخوذ از جامع البیان، ج۶ ص۲۰۲،۲۰۳)

اطاعت گزاری پر دخول جنت کا وعدہ

۲..... قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ﴿ ولادخلنکم جنات تجری من تحتھا الانھار ﴾ امام خازن فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں ایصال ثواب کی طرف اشارہ ہے اور آیت مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ اگر تم فرض نماز اور زکوۃ ادا کرو اور میرے رسول پر ایمان لاؤ یعنی تمام رسول پر، اور ایمان بالرسالت کا ذکر آخر میں اس لئے کیا کہ یہود نماز اور زکوۃ کا تو اہتمام کر لیتے مگر ایمان بالرسالت کے معاملے میں بعض رسولوں پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کر دیتے اللہ تعالی نے ان سے فرمایا کہ تمہارا دعوی اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتا اور نہ ہی تم اپنے مقصود تک پہنچ سکتے ہو جبتک تمام رسولوں پر ایمان نہ لے آؤ۔ اور اللہ تعالی کا فرمان ﴿ وعزرتموھم ﴾ بمعنی ونصرتموھم ہے۔ اور لغت میں التعزیر کے معنی ہیں الردع یعنی محافظ چنانچہ وعزرتموھم کا معنی ونصرتموھم ہوا مطلب یہ کہ تم اپنے دشمنوں کو ان (انبیاء) سے دور کرو۔ (خازن، ج۲ ص۲۳)

دلوں کی سختی

۳..... اللہ تعالی نے انکے دلوں کو سخت اور خشک کر دیا یعنی ایسے دل کہ جس میں نرمی نہ ہو کیونکہ قسوۃ، لین اور رقۃ کے مخالف ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ انکے دل ایمان کے لئے خالص نہیں ہیں بلکہ انکا ایمان کفر اور نفاق کا مرکب ہے (المرجع السابق)

کلام کو بدلنا

۴..... یہود کی عقلیں اس قدر پستی کا شکار ہو چکی تھیں کہ اللہ تعالی کی آیات میں ہیر پھیر کرنے لگے اور کتاب میں ایسی تاویلیں کرنے لگے جو آیات کے نزول کا مقصد ہی نہ تھیں اور آیات کو اسکے غیر محل میں بیان کرنے لگے اور وہ بات کرنے لگے جو نہ کہی گئی تھی۔ (ابن کثیر، ج۲، ص۴۴)

حضور ﷺ اللہ کے نور ہیں

۵..... قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ﴿ قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین ﴾ اس آیت مبارکہ سے حضور علیہ السلام کا نور ہونا ثابت ہوتا ہے لہذا سب سے پہلے ہم اپنے موقف کی تائید میں مفسرین کی آرا پیش کرتے ہیں پھر احادیث مبارکہ سے اس مسئلے کو مزید آگے بڑھائیں گے ساتھ ہی ساتھ ان نام نہاد مسلمان کہلانے والوں کا بھی رد کرتے جائیں گے جو حضور علیہ السلام کو نور نہیں مانتے اور انشاء اللہ یہ ساری گفتگو حوالاجات کے ساتھ ہوگی۔

Marfat.com

علامہ ابوالبرکات نسفی اس آیت میں نور سے آقائے دوجہاں ﷺ کی ذات مبارکہ مراد لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جس طرح حضور ﷺ کو سراج کہا گیا ہے اس طرح وہ نور بھی ہیں کیونکہ انکے ذریعے ہدایت دی جاتی ہے اصل عبارت یہ ہے او النور

محمد ﷺ لانه یهتدی به ، کماسمی سراجا . (مدارک، ج ا، ص ۴۳۶)

علامہ خازن فرماتے ہیں آیت مبارکہ میں نور سے مراد محمد ﷺ کی ذات مبارکہ ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں نور فرمایا اسلئے کہ انکے ذریعے ہدایت دی جاتی ہے جس طرح اندھیرے میں روشنی کے ذریعے راہ دکھائی جاتی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے **یعنی محمد ﷺ**

انما سماه الله نورا لانه یهتدی به کمایهتدی بالنور فی الظلام . (خازن، ج ۲، ص ۲۴)

نور سے مراد رسول یعنی محمد ﷺ ہیں۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس ص ۱۱۹)

نور هو محمد ﷺ (مفردات القرآن، الجزء ۶ الی الجزء ۱۰، ص ۱۱۰)

علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ نور اور کتاب دونوں سے قرآن مراد ہے یہ ضعیف قول ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ عطف تغایر کو چاہتا ہے اور سیدنا محمد ﷺ اور اسلام اور قرآن پر نور کا اطلاق بالکل ظاہر ہے۔ (تفسیر کبیر، ج ۳، ص ۳۸۴)

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی **نشر الطیب فی ذکر سید الحبیب** میں فرماتے ہیں

پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں

پہلی روایت عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا **یا جابر ان اللہ تعالی خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ** یعنی اے جابر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے (نہ بایں معنیٰ کہ نور الٰہی اسکا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی، نہ قلم تھا، اور نہ بہشت تھی، اور نہ دوزخ تھا، اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا، نہ زمین تھی، اور نہ سورج تھا، اور نہ چاند تھا، اور نہ جن تھا، اور نہ انسان تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصے سے قلم اور دوسرے حصے سے لوح اور تیسرے حصے سے عرش، آگے طویل حدیث ہے۔ فائدہ اس حدیث سے نور محمدی کا **اول الخلق** ہونا باولیت **حقیقیہ** ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔

(نشر الطیب، ص ۶، ۷)

کیا اس تمام بحث کے پڑھنے کے بعد بھی کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ اہل سنت و جماعت کا دعویٰ (حضور ﷺ کے نور ہونے کے بارے میں) غلط ہے؟ کیا کوئی ان تمام مفسرین کے اقوال کو جھٹلا کر اپنی من مانی بات اسلام میں داخل کر سکتا ہے؟ کیا کوئی مسلمان کہلانے والا ایسا بھی ہو سکتا ہے جو اپنے نبی کی حدیث کو بھی پس پشت ڈال دے؟ نہیں نہیں ہم مسلمان ہیں ہم قرآن پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور حضور ﷺ کی احادیث پر بھی، ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ اللہ کے نور ہیں اور باقی اس کائنات میں جو کچھ بھی ہے وہ ہمارے نبی کا صدقہ ہے۔

Marfat.com

﴿قل من فیملک من اللہ﴾ کے معنی

۶......یعنی ملامت اور انکے فاسد قول کے بطلان کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دو۔ اور من استفہامیہ انکاری توبیخ کے لئے ہے جس کی طرف مفسر علیہ الرحمہ نے اشارہ فرمایا ہے۔ (الجمل، ج۲،ص۱۹۹)

من اللہ میں دو احتمالات ہیں اس میں سے اظہر یہ ہے کہ یہ ماقبل فعل کی طرف متعلق ہے اور دوسرا احتمال جسے ابو البقاء نے ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ شیأً سے حال ہے۔ (الجمل، ج۲،ص۲۰۰)

پیر کرم شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہاں عیسائیوں کے باطل عقیدے یعنی عقیدہ تثلیث کی بیخ کنی بھی کی جارہی ہے کہ عیسائیوں کا خود ساختہ عقیدہ کہ باپ بھی خدا ہے، بیٹا بھی خدا ہے اور روح القدس بھی خدا ہے بایں ہمہ وہ تین خدا نہیں بلکہ ایک خدا ہے ۔یہ معمہ نہ سمجھنے کا نہ سمجھانے کا اور پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے خدا ہونے کے عقیدہ کا بطلان بھی مقصود ہے کہ خدا تو وہ ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام اور انکی والدہ بلکہ سب مخلوق کو آن واحد میں چاہے تو موت کی نیند سلا دے۔ (ماخوذ از ضیاء القرآن، ج۱،ص۴۵۵)

﴿فترة من الرسل﴾ کے معنی

ے......سختی کے بعد نرم ہوجانا، تیزی کے بعد ہلکا اور ڈھیلا پڑ جانا، چستی کے بعد سست پڑ جانا، قرآن مجید میں ہے ﴿یسبحون اللیل والنھار لا یفترون ﴾ یعنی فرشتے صبح شام تسبیح کرتے ہیں اور تھکتے نہیں۔ اسی سے فتر الی شئی ہے یعنی کسی چیز سے مطمئن ہوجانا، سکون محسوس کرنا حدیث شریف میں ہے من فتر الی سنتی فقد نجاہ یعنی جس نے میری سنت سے سکون واطمنان پایا اس نے نجات پائی۔ (القاموس الوحید، ج۲،ص۱۲۰۱)

فترة من الرسل کے معنی دو رسولوں کے مابین مدت ہے اور اس مدت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے چنانچہ حضرت سلمان سے روایت ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین چھ سو سال کا فاصلہ ہے۔ اور حضرت قتادہ نے فرمایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور سید عالم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین ایک قول کے مطابق چھ سو سال اور ایک قول کے مطابق پانچ سو ساٹھ سال۔ اور ابن سائب نے پانچ سو چالیس سال ذکر کیے ہیں۔ اور ضحاک کے مطابق چار سو تیس اور اسکے اوپر چند سالوں کا فاصلہ ہے۔

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ ایک طویل مدت کے گزر جانے کے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا فائدہ یہ ہوا کہ طویل مدت گزر جانے کی وجہ سے سابقہ شریعتوں میں کافی تغیر وتبدل ہو چکا تھا اور اس سبب سے حق و باطل، جھوٹ و سچ باہم خلط ملط ہو چکا تھا اور لوگوں کا یہ کہنا کہ جب ہم اپنے رب کو پہچانتے نہیں تو عبادت کیسے کریں؟ ایسے وقت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر اللہ تبارک وتعالی نے تمام قسم کے عذر کو ختم کر دیا کہ تمہارا یہ کہنا کہ کوئی ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا نہ آیا تو اب ڈرانے اور خوشخبری دینے والا آ گیا اور وہ ذات سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ (ماخوذ از خازن، ج۲،ص۲۶)

☆......☆ بما یذکر بعد: سے مراد ﴿انی معکم لئن اقمتم الصلوة ﴾ ہے۔

من کل سبط نقیب :بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ فرزندوں کی تعداد کے مطابق تھے، بنی اسرائیل کے

Marfat.com

اسباط، عرب کے قبائل کی مثل ہیں۔

بالوفاء بالعهد: یعنی سرزمین شام میں داخل ہونے اور جبابرہ قوم سے لڑنے کا دیا جانے والا حکم مراد ہے۔

توثقة عليهم : سے مراد تاکیدا علیهم ہے۔

وقال لهم: یعنی اللہ تعالی نے ان بارہ نقباء یا بنی اسرائیل سے فرمایا۔

بالعون والنصر : یعنی جملہ یہ رب العالمین کی عظمت اور جلال سے بطور کنایہ مستعمل ہے۔

نصرتموهم : یعنی ان کے دشمنوں کے ہاتھوں کو ان سے دور کرو، اور اس کی اصل الذب ہے اور اسی سے التعزیر بھی ہے اور مراد فساد وغیرہ کے عوارض سے روکنا ہے۔

بالانفاق في سبيله : بطور مجاز انفاق کو اللہ کی رضا کے لیے فی سبیل اللہ سے تشبیہ دی، اس لئے کہ جب مستحق کو اللہ کی رضا جوئی کے لئے مال دیا جائے تو گویا ایسا ہے کہ جیسے اللہ کو قرض حسن دیا۔

اخطاء طريق الحق : مراد وہ طریقہ ہے جو دین میں مشروع ہے، المختصر۔

فنقضوا الميثاق : حضرت موسی علیہ السلام کے بعد آنے والے رسولوں کی تکذیب، حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کو قتل کرنے، کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دینے اور فرائض کو ضائع کرتے ہوئے انہوں نے عہد شکنی کی۔

ترکوا: اس جملے میں اشارہ ہے کہ یہاں نسیان مراد ہے جو قرآن مجید میں دو معنوں میں واقع ہوا ہے۔

ممن اسلم: جیسا کہ ابن سلام اور اس کے ساتھی۔

وهذا: یعنی عہد شکنی کرنے والوں سے درگزر کرنے کا حکم آیت سیف ﴿قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الاخر﴾ سے منسوخ ہے۔

اوقعنا : بیضاوی کی عبارت ہے کہ من غری بالشیء یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی کسی چیز کے ساتھ چسپاں ہو جائے اور اس کو لازم ہو۔

بتفرقهم : یعنی تین طرح کے احتمالات ہیں، ایک یہ کہ بینهم کی ضمیر خاص نصاری کی جانب راجح ہے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ نصاری اور یہود دونوں مراد ہیں کہ یہ دو حصوں میں بٹ گئے یعنی یہود و نصاری میں دشمنی اور عداوت بھر گئی، ایک قول یہ ہے کہ اولا تین فرقے ہوئے نسطوریہ، ملکانیہ اور یعقوبیہ۔

طرق السلامة : خازن کی عبارت میں سبل السلام ہے، عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس سے دین اسلام کا ارادہ فرمایا ہے اس لئے کہ دین اسلام ہی اللہ کا دین ہے اور یہی دین سلام ہے اور اس دین کا راستہ وہ ہے جو بندوں کے لئے مشروع کیا اور جس راستے پر رسل مبعوث ہوئے اور بندوں کو اس راستے پر چلنے کا حکم دیا۔

حيث جعلوه: یعنی حضرت مسیح علیہ السلام۔

Marfat.com

وهم يعقوبيه :ماقبل کئی مقامات پر تینوں فرقوں کا ذکر کیا گیا ہے وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

کابنائه الخ :یہاں اس جانب اشارہ ہے کہ بنوت سے مراد محبت ہے نہ کہ حقیقی بنوت مراد ہو یا یہ مراد ہے کہ خاص (رحمت اور شفقت کے ہونے میں) اللہ کے بیٹے مراد ہیں، جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ ابناء الدنیا و ابناء الأخرة ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ اس عبارت میں کچھ مضمر یعنی ابہام ہے تقدیر عبارت اس طرح ہے کہ ابناء انبياء الله، اور اس کی نظیر ﴿ان الذين يبايعونک انما يبايعون الله ﴾ فرمان مبارک میں ہے۔

لا اعتراض عليه: یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اختیار میں فعال اور قادر ہے۔

اذلم يكن بينه و بين عيسى الخ: اس کے تحت ہم ما قبل کلام کر چکے ہیں وہیں ملاحظہ فرمالیں۔ (الجمل، ج۲،ص۱۹۳ وغیرہ)

رکوع نمبر ۸

﴿وَ﴾ اذكر ﴿اِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ﴾ اى مِنكُمْ ﴿ اَنْبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا﴾ اَصْحَاب خِدَمٍ وَحَشَمٍ ﴿وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ (۲۰)﴾ مِنَ الْمَنِّ وَالسَّلْوٰى وَفَلْقِ الْبَحْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ﴿ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ ﴾ الْمُطَهَّرَةَ ﴿الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ اَمَرَكُمْ بِدُخُوْلِهَا وَهِىَ الشَّامُ ﴿ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ ﴾ تَنْهَزِمُوْا خَوْفَ الْعَدُوِّ ﴿فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ (۲۱)﴾ فِىْ سَعْيِكُمْ ﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ﴾ مِنْ بَقَايَا عَادٍ طِوَالًا ذَوِى قُوَّةٍ ﴿وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ (۲۲)﴾ لَهَا ﴿قَالَ ﴾ لَهُمْ ﴿رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ ﴾ مُخَالِفَةَ اَمْرِ اللّٰهِ وَهُمَا يُوْشَعُ وَكَالَبُ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَعَثَهُمْ مُوْسٰى فِىْ كَشْفِ اَحْوَالِ الْجَبَابِرَةِ ﴿اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا﴾ بِالْعِصْمَةِ فَكَتَمَا مَا اطَّلَعَا عَلَيْهِ مِنْ حَالِهِمْ اِلَّا عَنْ مُوْسٰى بِخِلَافِ بَقِيَّةِ النُّقَبَاءِ فَافْشَوْهُ فَجَبُنُوْا ﴿ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ﴾ بَابَ الْقَرْيَةِ وَلَا تَخْشَوْهُمْ فَاِنَّهُمْ اَجْسَادٌ بِلَا قُلُوْبٍ ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ﴾ قَالَا ذٰلِكَ تَيَقُّنًا بِنَصْرِ اللّٰهِ وَاِنْجَازِ وَعْدِهٖ ﴿ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۲۳)﴾ ﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ ﴾ هُمْ ﴿اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (۲۴)﴾ عَنِ الْقِتَالِ ﴿قَالَ﴾ مُوْسٰى حِيْنَئِذٍ ﴿ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَ﴾ اِلَّا ﴿اَخِىْ ﴾ وَلَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا فَاَجْبِرْهُمْ عَلَى الطَّاعَةِ ﴿فَافْرُقْ﴾ فَافْصِلْ ﴿ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ (۲۵)﴾ ﴿قَالَ﴾ تَعَالٰى لَهٗ ﴿فَاِنَّهَا﴾ اَىِ الْاَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ ﴿مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ﴾ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا ﴿ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ﴾ يَتَحَيَّرُوْنَ ﴿ فِى الْاَرْضِ﴾ وَهِىَ تِسْعَةُ فَرَاسِخَ قَالَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿فَلَا تَاْسَ﴾ تَحْزَنْ ﴿عَلَى الْقَوْمِ

Marfat.com

الْفٰسِقِیْنَ (۲۶)﴾ رُوِیَ اَنَّھُم کَانُوْا یَسِیْرُوْنَ اللَّیْلَ جَادِّیْنَ فَاِذَا اَصْبَحُوْا اِذَا ھُمْ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ اِبْتَدَأُوْا مِنْہُ وَیَسِیْرُوْنَ النَّھَارَ کَذٰلِکَ حَتّٰی اِنْقَرَضُوْا کُلُّھُمْ اِلَّا مَنْ لَمْ یَبْلُغِ الْعِشْرِیْنَ ، قِیْلَ وَکَانُوْا سِتَّمِائَۃَ اَلْفٍ وَمَاتَ ھٰرُوْنُ وَمُوْسٰی عَلَیْھِمَا السَّلَامُ فِی التِّیْہِ وَکَانَ رَحْمَۃً لَّھُمَا وَعَذَابًا بِالْاُولٰئِکَ وَسَالَ مُوْسٰی رَبَّہٗ عِنْدَ مَوْتِہٖ اَنْ یُّدْنِیَہٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ رَمِیَۃً بِحَجَرٍ فَاَدْنَاہُ کَمَا فِی الْحَدِیْثِ وَنُبِّیَٔ یُوْشَعُ بَعْدَ الْاَرْبَعِیْنَ وَاُمِرَ بِقِتَالِ الْجَبَّارِیْنَ فَسَارَ بِمَنْ بَقِیَ مَعَہٗ وَقَاتَلَھُمْ وَکَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَوُقِفَتْ لَہُ الشَّمْسُ سَاعَۃً حَتّٰی فَرَغَ عَنْ قِتَالِھِمْ ، وَرَوٰی اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِہٖ حَدِیْثَ "اِنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ عَلٰی بَشَرٍ اِلَّا لِیُوْشَعَ لَیَالِیَ سَارَ اِلَی الْبَیْتِ الْمُقَدَّسِ "

ترجمہ

اور (یاد کیجئے) جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم میں سے کیے (فیکم بمعنی منکم ہے) پیغمبر......۱......اور تمہیں بادشاہ کیا......۲......(نوکر چاکر والا) اور تمہیں وہ دیا جو آج سارے جہاں میں کسی کو نہ دیا (یعنی من وسلویٰ اور دریا کا پھٹنا وغیرہ) اے قوم! اس مقدس......۳......(پاک) زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے (یعنی جس میں داخل ہونے کا تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اس سے مراد سرزمین شام ہے) اور پیچھے نہ پلٹو (یعنی دشمن کے خوف سے شکست خوردہ مت ہو جاؤ) کہ نقصان پر پلٹو گے (اپنی اس سعی وکوشش میں) بولے اے موسیٰ! اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں (یعنی قوم عاد کے باقی ماندہ قدآور اور قوی لوگ) اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہونگے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں، ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں جائیں بولے (ان میں سے) دو مرد کہ ڈرنے والوں میں سے تھے (حکم خداوندی کی خلاف ورزی کرنے سے اور وہ دونوں حضرت یوشع بن نون علیہ السلام اور حضرت کالب تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نقیب بنا کر جبابرہ کی تفتیش حال کے لیے بھیجا تھا) اللہ نے انہیں نوازا (دولتِ عصمت دے کر، انہوں نے معائنہ کے حالات سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سب سے چھپائے بخلاف دوسرے سرداروں کے کہ انہوں نے راز افشاء کر دیئے جس کی وجہ سے بنی اسرائیل بزدل پڑ گئے) کہ زبردستی ان پر داخل ہو دروازے میں (بستی کے، اور ان سے خوف نہ کرو کہ وہ بغیر دل کے خالی جسم ہیں) اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے تو تمہارا ہی غلبہ ہے (ان دونوں نے یہ بات مددِ الٰہی پر یقین اور اس کے وعدہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کہی تھی) اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے۔

بولے اے موسیٰ! ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں، تو آپ جایئے اور آپ کا رب، تم دونوں لڑو (ان سے) ہم یہاں بیٹھے ہیں (قتال سے باز رہتے ہوئے) عرض کی (موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت) اے رب! مجھے اختیار نہیں مگر اپنا اور (مگر) اپنے بھائی کا (ان دونوں کے علاوہ کسی پر بس نہیں کہ انہیں اطاعت پر مجبور کروں) تو تو جدا رکھ (فافرق بمعنی فافصل ہے) ہم

Marfat.com

کواوران بے حکموں سے فرمایا (اللہ تعالی نے ان سے) وہ زمین (یعنی ارضِ مقدسہ) ان پر حرام ہے (اس میں داخل ہونا ان پر حرام ہے) چالیس برس تک بھٹکتے پھریں .... (حیرانی کے عالم میں رہیں) زمین میں (جوحضرت ابن عباس ﷺ کے قول کے مطابق صرف نوفرسخ تھی) توتم افسوس (یعنی غم) نہ کھاؤان بے حکموں کا (مروی ہے کہ وہ رات بھر بڑی کوشش کر کے چلتے رہتے لیکن جب صبح ہوتی تو خودکو وہیں پاتے جہاں سے آغاز سفر کیا ہوتا اوراسی طرح دن بھر چلتے رہتے یہاں تک کہ سب کے سب مرگئے سوائے ان کے جو بیس سال کی عمر سے کم تھے اور ایک قول کے مطابق ان کی تعداد چھ لاکھ تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات مقام تیہ میں ہوئی جوان دونوں کیلئے اللہ کی رحمت تھی لیکن بنی اسرائیل کیلئے اللہ کا عذاب تھا البتہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل اپنے رب سے دعا فرمائی کہ مجھے ارض مقدسہ سے اتنا قریب فرمادے جتنا فاصلہ نشانہ بازی میں پھینکے ہوئے پتھر کا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالی نے انکی دعا قبول فرمائی پھر چالیس سال بعد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نبی بنائے گئے اور جبارین پر چڑھائی کا حکم ہوا تو باقی ماندہ لوگ انکی معیت میں چلے اور جبارین سے قتال کیا، وہ جمعہ کا دن تھا اور ایک ساعت سورج غروب ہونے سے روک دیا گیا یہاں تک کہ وہ قتال سے فارغ ہوگئے اور امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث روایت کی ہے کہ سورج کسی بشر کے لئے نہیں روکا گیا سوائے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے، جس میں آپ علیہ السلام کے لئے سورج اس رات میں روک دیا گیا جس رات آپ علیہ السلام بیت المقدس کی طرف چلے تھے)۔

ترکیب

﴿وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ﴾

و: مستانفہ ......اذ مضاف...... قال موسی لقومہ: جملہ فعلیہ قول ...... یقوم: جملہ ندائیہ ...... اذکروا فعل بافاعل ......نعمة: مصدر مضاف......اللہ: اسم جلالت مضاف الیہ فاعل...... علیکم: ظرف لغو......اذ مضاف ......جعل فیکم انبیاء: جملہ فعلیہ مضاف الیہ، ملکر ظرف، مصدر اپنے متعلقات سے ملکر جملہ ہوکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، ملکر جملہ ندائیہ ہوکر مقولہ، ملکر مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر ظرف فعل محذوف اذکروا کیلئے، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾

و: عاطفہ ......جعلکم ملوکا: فعل بافاعل ومفعول اول وثانی، ملکر جملہ فعلیہ ماقبل جعل فیکم پر معطوف ،و: عاطفہ ......اتکم فعل بافاعل ومفعول......ما: موصولہ......لم یوت احد: جملہ صلہ، ملکر ذوالحال......من العلمین: ظرف مستقر حال، ملکر مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل جعل فیکم پر معطوف۔

﴿یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾

یقوم: جملہ ندائیہ......ادخلوا فعل امر بافاعل......الارض: موصوف......المقدسة: صفت اول......التی کتب اللہ لکم: موصول صلہ ملکر صفت ثانی، ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ ہوکر مقصود بالنداء، ملکر جملہ ندائیہ۔

Marfat.com

﴿ وَلَاتَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴾

و: عاطفہ، لا: ناہیہ......ترتدوا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال، علی ادبارکم: ظرف مستقر حال، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، ف: عاطفہ......تنقلبوا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال، خسرین: حال، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف جملہ فعلیہ معطوفہ۔

﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا﴾

قالو: قول......یموسی: جملہ ندائیہ......ان: حرف مشبہ......فیہا: ظرف مستقر خبر مقدم......قوما جبارین: مرکب توصیفی اسم موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......انا: حرف مشبہ واسم......لن ندخلہا: فعل نفی بافاعل ومفعول......حتی یخرجوا منہا: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ملکر مقصود بالنداء، اپنی نداء سے ملکر مقولہ ملکر جملہ قولیہ مستانفہ۔

﴿فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ﴾

ف: مستانفہ، ان: شرطیہ......یخرجوا منہا: جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ف: جزائیہ، انا دخلون: جملہ اسمیہ جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ

﴿قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ﴾

قال: فعل......رجلان: موصوف......من الذین یخافون: ظرف مستقر صفت اول......انعم اللہ وعلیہما: جملہ فعلیہ صفت ثانی، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قول......ادخلوا علیہم الباب: جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

ف: مستانفہ......اذا: ظرفیہ متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم......دخلتموہ: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ف: جزائیہ......انکم غلبون: جملہ اسمیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ......و: مستانفہ......علی اللہ: ظرف لغو مقدم......ف: سببیہ......توکلوا: فعل بافاعل، ملکر جملہ فعلیہ امر محذوف تنبہوا کیلئے جواب امر، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ......ان: شرطیہ......کنتم مومنین: جملہ فعلیہ جزا محذوف فتوکلوا کیلئے شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا﴾

قالوا: قول......یموسی: جملہ ندائیہ......انا: حرف مشبہ واسم......ان ندخلہا: فعل نفی بافاعل ومفعول......ابدا: مبدل منہ......ما: مصدریہ ظرفیہ، داموا فیہا: فعل ناقص واسم ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ فعلیہ، ما ظرفیہ سے ملکر بدل، ملکر ظرف، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقصود بالنداء، ملکر مقولہ، ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾

ف: فصیحیہ......اذھب: فعل امر وانت ضمیر مستقر موکد......انت: تاکید، ملکر معطوف علیہ......وربک: معطوف، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......فقاتلا: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر شرط محذوف اذا کان الامر کذلک کی جزا، ملکر جملہ

Marfat.com

شرطیہ......انا :حرف مشبہ واسم ......ھا : حرف تنبیہ ......ھنا ظرف مقدم......قاعدون:اسم فاعل وفاعل ،ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِکُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَاَخِیۡ﴾

قال: قول......رب : جملہ ندائیہ......انی :حرف مشبہ واسم ......لا املک: فعل نفی بافاعل......الا :حرف حصر ،نفسی واخی: معطوف علیہ ،معطوف ملکر مفعول ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقصود بالنداء ،ملکر مقولہ ،ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ﴾

ف: مستانفہ ،افرق: فعل بمعنی احکم بافاعل......بیننا :معطوف علیہ......وبین القوم الفسقین: معطوف ملکر ظرف ،یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قَالَ فَاِنَّہَا مُحَرَّمَۃٌ عَلَیۡہِمۡ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ۚ یَتِیۡہُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ﴾

قال: قول......ف: زائدہ......انھا:حرف مشبہ واسم ......محرمۃ:اسم فاعل بافاعل ......علی: جار......ھم:ضمیر ذوالحال......اربعین سنۃ: ممیز، تمیز ،ملکر ظرف مقدم......یتیھون: فعل بافاعل ......فی الارض :ظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ملکر مجرور ،اپنے جار سے ملکر ظرف لغو ،ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ،ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فَلَا تَاۡسَ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ﴾

ف: فصیحیہ ......لاتاس: فعل نہی بافاعل......علی القوم الفسقین: ظرف لغو ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط محذوف اذا عرفت ھذا کی جزا ،ملکر جملہ شرطیہ۔

تشریح و توضیح و اغراض

حضرات انبیائے کرام اللہ کی نعمت ہیں

۱......اس آیت مبارکہ میں حضرات انبیائے کرام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت قرار دیا ہے اور نعمت کا ذکر کرنا اور اسکی یاد کرنا یہ نعمت میں اضافے کا سبب تو بن سکتا ہے کمی کا نہیں ،مفسرین کرام اس مقام ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہیں حضرات انبیائے کرام کے ذریعے ہدایت اور شرف عطا فرمایا اور جتنے نبی اللہ نے بنی اسرائیل میں بھیجے اتنے نبی کسی امت میں نہ بھیجے۔ (بیضاوی ،ج ۱ ،ص ۴۲۹)

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بادشاہی عطا فرمائی

۲......زید بن اسلم سے مرفوع روایت ہے کہ والملک من کان لہ بیت و خادم یعنی جس کے پاس گھر اور خادم ہو وہ ملک (بادشاہ) ہے۔ ابن ابی حاتم نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ شہنشاہ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جس کے پاس سواری ،خادم اور عورت ہوتی اسے ملک کہا جاتا اور ابن جریر نے حسن سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ ملک وہی ہے جس کے پاس خادم ،سواری اور گھر ہو۔ (روح المعانی ،الجزء السادس ،ص ۳۷۷)

Marfat.com

ارض مقدسہ

۳......نعمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد انکو دشمنوں سے جہاد کا حکم دیا گیا چنانچہ فرمایا کہ ارض مقدسہ میں داخل ہو جاؤ مقدسہ بمعنی مطہرہ ہے لانھا طھرت من الشرک کیونکہ یہ سرزمین شرک سے پاک ہے۔اور اسی طرح یہ سرزمین حضرات انبیاء کرام اور مومنین کا مسکن بھی ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مبارک سرزمین ہے۔کلبی نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل لبنان پر چڑھے ان سے کہا گیا انظر فما ادرک بصرک فھو مقدس و ھو میراث لذریتک یعنی دیکھئے! جہاں تک آپکی نظر جائے گی وہ جگہ مقدس ہے اور آپکی اولاد کی میراث ہے۔وہ سرزمین طور اور اسکے اردگرد کی تھی۔ایک قول یہ بھی کیا جاتا ہے کہ مقام اریحاء فلسطین اور بعض کے نزدیک اردن کا علاقہ تھا۔ایک قول کے مطابق دمشق اور دوسرے قول کے مطابق شام کا پورا علاقہ مراد تھا۔ (الجمل،ج۲،ص۲۰۳)

بنی اسرائیل کا چالیس سال تک بھٹکتے پھرنا

۴......حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل چالیس سال تک بھٹکتے رہے،اسی وادی تیہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ،حضرت ہارون علیہ السلام اور ہر اس شخص نے وفات پائی جسکی عمر چالیس سال سے متجاوز تھی۔چالیس سال گزرنے کے بعد اسکی باگ دوڑ حضرت یوشع بن نون کے ہاتھ میں آگئی انہوں نے بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر بیت المقدس فتح کیا جمعہ کا دن تھا فتح کا ارادہ کیا لیکن سورج ڈوبنے لگا انہیں اندیشہ ہوا کہ اگر ہفتہ کا دن آگیا تو رکنا پڑے گا چنانچہ انہوں نے سورج کو ندا دی کہ میں بھی اللہ کے حکم کا پابند ہوں اور تو بھی،آپ کے ارشاد فرمانے کی وجہ سے وہ سورج ٹھر گیا حتی کہ آپ نے بیت المقدس فتح کر لیا وہاں آپکو جس قدر مال غنیمت ملا اتنا کبھی نہ دیکھا تھا آپ نے حکم خداوندی کے مطابق اسے آگ میں جلانا چاہا مگر آگ نے نہ جلایا تو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی خائن ہے جس نے مال میں سے کچھ چرایا ہے؟ پھر آپ نے تمام قبیلوں کے سرداروں کو اپنے پاس بلایا جو تعداد میں بارہ تھے اور ان سے بیعت لی ان میں سے ایک سردار کا ہاتھ آپکے ہاتھ سے چپک گیا آپ نے اس سے فرمایا کہ خیانت کا مال تیرے پاس ہے جاؤ اور لیکر آؤ۔اس نے گائے کا سونے سے بنا ہوا سر پیش کیا جسکی آنکھیں یاقوت کی تھیں اور دانت موتیوں کے،آپ نے اس کو دوسرے مال کے ساتھ ملا دیا اور اب کی بار آگ نے سارا مال جلا ڈالا۔ (ابن کثیر،ج۲،ص۵۳)

☆......☆ اصحاب خدم: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بنی اسرائیل میں جس کے پاس خادم،عورت اور چوپایہ ہوتا اسے بادشاہ کہتے''۔

من المن والسلوی: یہ دونوں نعمتیں مقام تیہ میں نازل ہوئیں۔

امرکم بدخولھا: کرخی کی عبارت ہے کہ لوح محفوظ میں تمہارے ہی لئے یہ سرزمین (یعنی ارض مقدسہ) امن والی لکھی گئی ہے اگر تم فرمانبرداری کرو تو یہ اس قول کے منافی نہ ہوگی کہ یہ سرزمین تمہارے لئے چالیس سال تک حرام کردی گئی ہے،اس لئے کہ وعدہ طاعت کی شرط کے ساتھ مقید ہے،پس جب شرط ہی نہ پائی گئی تو مشروط بھی نہ پایا جائے گا۔

قال رجلان: ان کے بارے میں دو صفات بیان کی گئی ہیں،اول صفت فرمان باری تعالی ﴿من الذین یخافون﴾ اور دوسری صفت

Marfat.com

فرمان باری تعالیٰ ﴿وانعم الله علیهما﴾۔

وهما یوشع: نون کے بیٹے، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی ہوئے۔

و کالب: یوقنا کے صاحبزادے، لام کی فتح اور کسرہ کے ساتھ۔

بلا قلوب: یعنی ان میں قوت نہیں ہے۔

قالا ذلک: یعنی دونوں (یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا) بیشک تم ہی غالب رہو گے۔

تیقناً: اس لئے کہ دونوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کی مدد پر مکمل طور پر یقین رکھتے تھے۔

وانجاز وعده: اللہ نے وعدہ پورا کردیا جو کہ اس فرمان میں مذکور ہے ﴿وقال الله انی معکم﴾۔

فأجبرهم: یعنی میں (مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں) انہیں غیر کی طاعت پر مجبور نہیں کرسکتا، اس عبارت میں غیر کے معنیٰ کی رعایت ہے۔

وهی تسعة فراسخ: عرض کے اعتبار سے نو فرسخ ہیں جب کہ طول کے لحاظ سے تیس فرسخ ہیں۔

ومات هارون و موسی فی التیه: حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات ظاہری کے ایک سال بعد وفات پا گئے، قوم جبارین کا واقعہ اور اس کے تحت اہم نکات ہم نے سورۃ البقرۃ میں ذکر کردیئے ہیں وہیں ملاحظہ فرمائیں۔ (الجمل، ج۲، ص۲۰۲ وغیرہ)

المطهرة: ارض مقدسہ کو مطہرہ کہا گیا اس لئے کہ جہاں حضرات انبیائے کرام علیہم السلام آرام فرما ہوں وہ جگہیں پاک ہوا کرتی ہیں، وہ جگہیں ان کی وجہ سے قابل تکریم و تطہیر ہو جاتی ہیں، پس ظرف، ظروف کے ساتھ پاک ہوا کرتا ہے، اگر تو (معترض) یہ کہے کہ اس بستی میں قوم جبارین تھی جو کہ پاک نہ تھی، میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ خیر شر پر غالب ہوا کرتا ہے، نور ظلمت پر غالب ہوا کرتا ہے۔

بقیة النقباء: ان کی تعداد بارہ تھی۔

فافشوه: یعنی جبارین کی خبر پھیلاؤ۔

ما داموا فیها: یعنی اس سرزمین میں مدت اقامت پذیر ہیں۔

لا املک غیرهما: اگر تو (معترض) یہ کہے کہ یوشع اور کالب بھی طاعت گزار تھے، میں (علامہ صاوی) یہ جواب دوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان پر (کوئی خاص) اعتماد نہ تھا۔ (صاوی، ج۲، ص۵۰۱ وغیرہ)

رکوع نمبر ۹

﴿وَاتْلُ﴾ یَا مُحَمَّدُ ﴿عَلَیْهِمْ﴾ عَلٰی قَوْمِکَ ﴿نَبَأَ﴾ خَبَرَ ﴿ابْنَیْ اٰدَمَ﴾ هَابِیْلَ وَقَابِیْلَ ﴿بِالْحَقِّ﴾ مُتَعَلِّقٌ بِاُتْلُ ﴿اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا﴾ اِلَی اللّٰهِ وَهُوَ کَبْشٌ لِهَابِیْلَ وَزَرْعٌ لِقَابِیْلَ ﴿فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا﴾ وَهُوَ هَابِیْلُ بِاَنْ

Marfat.com

نَزَلَتْ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَاَكَلَتْ قُرْبَانَهُ ﴿وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ﴾ وَهُوَ قَابِيْلُ فَغَضِبَ وَاَضْمَرَ الْحَسَدَ فِيْ
نَفْسِهِ اِلٰى اَنْ حَجَّ اٰدَمُ عليه السلام ﴿قَالَ﴾ لَهُ ﴿لَاَقْتُلَنَّكَ﴾ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِتُقُبِّلَ قُرْبَانُكَ دُوْنِيْ ﴿قَالَ اِنَّمَا
يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (٢٧)﴾ ﴿لَئِنْ﴾ لَامُ قَسَمٍ ﴿بَسَطْتَّ﴾ مَدَدْتَّ ﴿اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ
يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (٢٨)﴾ فِيْ قَتْلِكَ ﴿اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ﴾ تَرْجِعَ ﴿
بِاِثْمِيْ﴾ بِاِثْمِ قَتْلِيْ ﴿وَاِثْمِكَ﴾ الَّذِي ارْتَكَبْتَهُ مِنْ قَبْلُ ﴿فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ﴾ وَلَا اُرِيْدُ اَنْ اَبُوْءَ
بِاِثْمِكَ اِذَا قَتَلْتُكَ فَاَكُوْنَ مِنْهُمْ، قَالَ تَعَالٰى ﴿وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ (٢٩)﴾ ﴿فَطَوَّعَتْ﴾ زَيَّنَتْ ﴿لَهٗ
نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ﴾ فَصَارَ ﴿مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (٣٠)﴾ بِقَتْلِهِ وَلَمْ يَدْرِ مَا يَصْنَعُ بِهِ لِاَنَّهُ اَوَّلُ مَيِّتٍ
عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَحَمَلَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ ﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ﴾ يَنْبُشُ التُّرَابَ
بِمِنْقَارِهِ وَرِجْلَيْهِ وَيُثِيْرُ عَلٰى غُرَابٍ اٰخَرَ مَيِّتٍ مَعَهُ حَتّٰى وَارَاهُ ﴿لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ﴾ يَسْتُرُ ﴿سَوْءَةَ﴾
جِيْفَةَ ﴿اَخِيْهِ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ﴾ عَنْ ﴿اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ مِنَ
النّٰدِمِيْنَ (٣١)﴾ عَلٰى حَمْلِهِ وَحَفَرَ لَهُ وَوَارَاهُ ﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ﴾ الَّذِيْ فَعَلَهُ قَابِيْلُ ﴿كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ
اِسْرَآئِيْلَ اَنَّهٗ﴾ اَيِ الشَّانُ ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ﴾ قَتَلَهَا ﴿اَوْ﴾ بِغَيْرِ ﴿فَسَادٍ﴾ اَتَاهُ ﴿فِي الْاَرْضِ﴾
مِنْ كُفْرٍ اَوْ زِنًا اَوْ قَطْعِ طَرِيْقٍ اَوْ نَحْوِهِ ﴿فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا﴾ بِاَنِ امْتَنَعَ مِنْ قَتْلِهَا
﴿فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِنْ حَيْثُ انْتِهَاكِ حُرْمَتِهَا وَصَوْنِهَا ﴿وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ﴾
اَيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ﴿رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ﴾ الْمُعْجِزَاتِ ﴿ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ
لَمُسْرِفُوْنَ (٣٢)﴾ مُجَاوِزُوْنَ الْحَدَّ بِالْكُفْرِ وَالْقَتْلِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَنَزَلَ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ
مَرْضٰى فَاَذِنَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّخْرُجُوْا اِلَى الْاِبِلِ وَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا
الرَّاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ بِمُحَارَبَةِ الْمُسْلِمِيْنَ
﴿وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا﴾ بِقَطْعِ الطَّرِيْقِ ﴿اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ
خِلَافٍ﴾ اَيْ اَيْدِيْهِمُ الْيُمْنٰى وَاَرْجُلِهِمُ الْيُسْرٰى ﴿اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ﴾ اَوْ لِتَرْتِيْبِ الْاَحْوَالِ فَالْقَتْلُ لِمَنْ
قَتَلَ فَقَطْ وَالصَّلْبُ لِمَنْ قَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ وَالْقَطْعُ لِمَنْ اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ وَالنَّفْيُ لِمَنْ اَخَافَ فَقَطْ قَالَهٗ
اِبْنُ عَبَّاسٍ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ وَاَصَحُّ قَوْلَيْهِ اَنَّ الصَّلْبَ ثَلَاثًا بَعْدَ الْقَتْلِ وَقِيْلَ قَبْلَهُ قَلِيْلًا وَيُلْحَقُ بِالنَّفْيِ مَا
اَشْبَهَهُ فِي التَّنْكِيْلِ مِنَ الْحَبْسِ وَغَيْرِهِ ﴿ذٰلِكَ﴾ الْجَزَاءُ الْمَذْكُوْرُ ﴿لَهُمْ خِزْيٌ﴾ ذُلٌّ ﴿فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ

Marfat.com

فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (۳۳) ﴾ هُوَ عَذَابُ النَّارِ ﴿اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا ﴾ مِنَ الْمُحَارِبِیْنَ وَالْقُطَّاعِ ﴿مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ﴾ لَهُمْ مَا اَتَوْهُ ﴿رَّحِیْمٌ (۳۴) ﴾ بِهِمْ عَبَّرَ بِذٰلِکَ دُوْنَ فَلَا تَحُدُّوْهُمْ لِیُفِیْدَ اَنَّهٗ لَا یَسْقُطُ عَنْهُ بِتَوْبَتِهٖ اِلَّا حُدُوْدُ اللّٰهِ دُوْنَ حُقُوْقِ الْاٰدَمِیِّیْنَ کَذَا ظَهَرَ لِیْ وَلَمْ اَرَ مَنْ تَعَرَّضَ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِذَا قَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ یُقْتَلُ وَیُقْطَعُ وَلَا یُصْلَبُ وَهُوَ اَصَحُّ قَوْلَیِ الشَّافِعِیِّ وَلَا تُفِیْدُ تَوْبَتُهٗ بَعْدَ الْقُدْرَةِ عَلَیْهِ شَیْئًا وَهُوَ اَصَحُّ قَوْلَیْهِ اَیْضًا ۔

ترجمہ

اور پڑھ کر سناؤ (اے محمد ﷺ!) انہیں (یعنی اپنی قوم کو) آدم کے دو بیٹوں کی خبر........ (یعنی ہابیل اور قابیل کی خبر) سچی (بالحق، اتل کے متعلق ہے) جب دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہابیل کی طرف سے مینڈھا اور قابیل کی طرف سے اناج تھا) تو ایک کی قبول ہوئی (یعنی ہابیل کی، اس طرح کہ آسمان سے آگ اتری اور اس کی قربانی کھا گئی) اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی (یعنی قابیل کی تو وہ غصہ میں آ گیا اور اپنے دل میں حسد چھپالیا یہاں تک کہ حضرت آدم علیہ السلام حج پر تشریف لے گئے تو) بولا (ہابیل سے) قسم ہے میں تجھے قتل کروں گا (حضرت ہابیل نے اس سے دریافت کیا کہ کیوں تو وہ بولا اس لئے کہ تیری قربانی قبول ہوئی اور میری نہ ہوئی) کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے بے شک اگر (لئن میں لام قسمیہ ہے) تو بڑھائے گا (بسطت بمعنی مددت ہے) مجھ پر اپنا ہاتھ کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں میں ڈرتا ہوں (تیرے قتل کے معاملے میں) اللہ سے جو مالک ہے سارے جہانوں کا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تیرے ہی پلہ پڑے (تبوأ بمعنی ترجع ہے) میرا گناہ (یعنی مجھے قتل کرنے کا گناہ) اور تیرا گناہ (جس کا ارتکاب اس سے پہلے تو کر چکا ہے) تو تو دوزخی ہو جائے (اور میں نہیں چاہتا کہ تجھے قتل کر کے تیرا گناہ بھی اپنے سر لے لوں اور دوزخیوں میں سے ہو جاؤں پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے پس چاؤ دلایا (طوعت بمعنی زینت ہے یعنی مزین کر دیا) اس کے نفس نے اسے بھائی کے قتل کا تو اسے قتل کر دیا تو رہ گیا (اصبح بمعنی صار ہے) نقصان میں (اسے قتل کر کے اور نہ جان پایا کہ اب مقتول کا کیا کرے کیونکہ یہ زمین پر بنی آدم کا سب سے پہلا مرنے والا شخص تھا، لہذا وہ لاش اپنی کمر پر اٹھائے پھرتا رہا) اللہ نے ایک کوا بھیجا زمین کریدتا (یعنی وہ کوا اپنی چونچ اور پاؤں سے مٹی کرید کرید کر اپنے ساتھی مردہ کوے پر ڈالتا رہا یہاں تک کہ اس کی لاش چھپادی) کہ اسے دکھائے کیونکر چھپائے (یواری بمعنی یستر ہے) لاش (سوءة بمعنی جیفة ہے) اپنے بھائی کی، بولا ہائے خرابی میں عاجز رہا اس (سے) کہ اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا تو پچھتاتا رہ گیا (لاش کے اٹھائے پھرنے پر، اور پھر اس نے ایک گڑھا کھود کر لاش کو چھپادیا)۔

اس سبب سے (اس غصہ کے سبب جو قابیل نے کیا) ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ (انہ میں ہو ضمیر شان ہے) جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا (بغیر) فساد کئے (اس فعل کا مرتکب ہوا) زمین میں (یعنی کفر، زنا یا ڈاکہ زنی وغیرہ کی) تو گویا

Marfat.com

اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلایا (اس طرح کہ اس کے قتل سے رکا رہا) اس نے گویا سب کو جلا لیا.........۲
(حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ حکم نفس کی حرمت کی پامالی اور حدود کی حفاظت کے اعتبار سے ہے) اور بے شک انکے (یعنی بنی اسرائیل) پاس آئے ہمارے رسول روشن دلیلوں (یعنی معجزات) کے ساتھ، پھر بے شک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں (یعنی کفر، قتل اور دیگر گناہوں کا ارتکاب کر کے حد سے تجاوز کرنے والے ہیں) یہ آیتِ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب قبیلہ عرینہ کے لوگ مدینہ پاک آئے اور بیمار ہو گئے تو سرورِ کائنات، فخرِ موجودات ﷺ نے انہیں اجازت دی کہ بستی سے باہر اونٹوں کے پاس چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں، چنانچہ جب وہ تندرست ہو گئے تو نبی محترم ﷺ کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ساتھ ہانک لے گئے) وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں......۳ (مسلمانوں سے نبرد آزما ہو کر) اور زمین میں فساد کرتے پھرتے (ہیں ڈاکے ڈال کر) انکا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیئے جائیں اور انکے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں (یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں) یا زمین سے دور کر دیئے جائیں (اس میں لفظ "او" ترتیبِ احوال کے لیے ہے، چنانچہ صرف قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے اور سولی اسے دی جائے جو قتل کے ساتھ مال بھی لوٹے اور ہاتھ پاؤں اس کے کاٹے جائیں جو مال لوٹے لیکن قتل نہ کرے اور جلاوطن اسے کیا جائے جو محض ڈرائے دھمکائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی یہی رائے ہے اور یہی مذہب امام شافعی کا بھی ہے اور ان کے دو اقوال میں سے اصح قول یہ ہے کہ قتل کرنے کے بعد تین دن تک سولی پر رہنا دیا جائے اور ایک قول کے مطابق قتل سے پہلے کچھ دیر سولی پر رہنے دیا جائے اور جلاوطنی میں ہی قید و بند جیسی سزاؤں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے) یہ (مذکورہ سزا) دنیا میں انکی رسوائی (خزی بمعنی ذل ہے) ہے اور آخرت میں انکے لیے بڑا عذاب (یعنی آگ کا عذاب)۔

مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی (ان باغیوں یعنی جنگ کرنے والوں اور ڈاکوؤں میں سے) اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جانو کہ اللہ بخشنے والا (ہے ان کی گزری کارگزاریاں) مہربان (ہے ان پر، یہاں "لاتحدوھم" کی بجائے "ان اللہ غفور رحیم" کے قول کے ساتھ تعبیر کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی توبہ سے حدود اللہ معاف ہو سکتے ہیں نہ کہ حقوق العباد جیسا کہ مجھ پر ظاہر ہوا اور میں نے کسی کو اپنے سے پہلے کسی کو یہ نکتہ بیان کرتے نہیں دیکھا۔ واللہ اعلم پس جب کسی نے قتل اور لوٹ مار دونوں افعال کا ارتکاب کیا ہو تو قتل اور قطع ید دونوں سزائیں ہوں گی لیکن سولی نہ دی جائے گی اور یہ امام شافعی کے دو قولوں میں سے اصح قول ہے اور اگر راہزن پر قابو پا لیا گیا تو اس صورت میں اسے توبہ کوئی فائدہ نہ دے گی یہ بھی امام شافعی کا اصح قول ہے)۔

ترکیب

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا﴾

و: عاطفہ معطوف علیہ محذوف واذ قال موسی لقومہ ای اذکر، اتل: فعل بافاعل...... علیھم: ظرف لغو......نبأ ابنی ادم: مبدل منہ......اذ: مضاف......قربا قربانا: جملہ فعلیہ مضاف الیہ، ملکر بدل، ملکر ظرف ......بالحق: ظرف مستقر تلاوۃ

Marfat.com

مصدر محذوف کیلئے صفت،ملکر مرکب توصیفی ہوکر مفعول مطلق،ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾

ف: عاطفہ......تقبل من احدهما: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......ولم يتقبل من الاخر: جملہ فعلیہ معطوف،ملکر ماقبل قربا پر معطوف......قال: قول......لام: تاکید یہ بجواب قسم......اقتلنک: جملہ فعلیہ قسم محذوف اقسم کیلئے جواب قسم،ملکر جملہ قسمیہ ہوکر مقولہ،ملکر جملہ فعلیہ قولیہ......قال: قول......انما يتقبل الله من المتقين: جملہ مقولہ،ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ﴾

لام: تاکید لجواب قسم......ان: شرطیہ......بسطت الی یدک: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول......لتقتلنی: ظرف لغو ثانی،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط......ما: مشابہ بلیس......انا: اسم......ب: زائد......باسط: اسم فاعل بافاعل......یدی: مفعول الیک: ظرف لغو اول......لاقتلک: ظرف لغو ثانی،ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر قول محذوف اقسم کیلئے جواب قسم قائم مقام جواب شرط،ملکر اقسم فعل محذوف کیلئے جواب قسم،ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ﴾

انی: حرف مشبہ واسم......اخاف: فعل بافاعل......الله: موصوف......رب العلمين: صفت،ملکر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ تعلیلہ......انی: حرف مشبہ واسم......ارید: فعل بافاعل......ان: مصدریہ......تبوء: فعل انت ضمیر ذوالحال،ب: جار......اثمی: معطوف علیہ و اثمک: معطوف،ملکر مجرور،ملکر ظرف مستقر حال،ملکر فاعل،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ......ف: عاطفہ......تکون من اصحب النار: جملہ فعلیہ معطوف،ملکر بتاویل مصدر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ تعلیلیہ۔

﴿وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾

و: مستانفہ......ذلک: مبتدا......جزاء الظلمين: خبر،ملکر جملہ اسمیہ......ف: عاطفہ......طوعت له نفسه قتل اخيه: فعل وظرف لغو وفاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ......ف: عاطفہ......قتلہ: جملہ فعلیہ طوعت پر معطوف......ف: عاطفہ......اصبح: فعل ناقص بااسم......من الخاسرين: ظرف مستقر خبر،ملکر جملہ فعلیہ طوعت پر معطوف۔

﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ﴾

ف: عاطفہ......بعث الله: فعل وفاعل......غرابا: موصوف......يبحث في الارض: جملہ فعلیہ صفت،ملکر مفعول ،لام: جار......یریہ: فعل بافاعل ومفعول......کیف: استفہامیہ حال مقدم......یواری: فعل ھو ضمیر ذوالحال،ملکر فاعل......سوءۃ اخیہ: مفعول،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مفعول ثانی،یریہ فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ بتقدیر ان مجرور،ملکر ظرف لغو،بعث فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ﴾

Marfat.com

قال: قول ......یا: حرف نداء ......ویلتا: کلمہ جزع وتحسر منادی، ملکر جملہ ندائیہ ...... ھمزہ: لاستفہام وتعجب ......عجزت: فعل بافاعل ......ان: مصدریہ ......اکون: فعل ناقص بااسم ......مثل هذا الغراب: خبر، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، ملکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ۔

﴿فَاُوَارِیَ سَوْءَ ةَ اَخِیْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ﴾

ف: عاطفہ ......اواری: فعل بافاعل ......سواۃ اخی: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ماقبل اکون مثل هذا الغراب پر، ف: عاطفہ ......اصبح: فعل ناقص بااسم ......من الند مین: ظرف مستقر خبر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْفَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا﴾

من اجل ذلک: ظرف لغومقدم ......کتبنا: فعل بافاعل ......علی بنی اسرائیل: ظرف لغوثانی ......انه: حرف مشبہ واسم ......من: شرطیہ مبتدا ......قتل نفسا: فعل بافاعل ومفعول ......ب: جار ......غیر: مضاف ......نفس: معطوف علیہ ......او: عاطفہ ......فساد: موصوف ......فی الارض: ظرف مستقر صفت، ملکر معطوف، ملکر مضاف الیہ، ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ......ف: جزائیہ ......کانما: حرف مشبہ وما کافہ ...... قتل النا س جمیعا: جملہ فعلیہ جواب شرط، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، کتبنا، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا﴾

و: عاطفہ ......من: شرطیہ مبتدا ......احیاھا: جملہ فعلیہ شرط ......ف: جزائیہ ......کانما: حرف مشبہ وما کافہ ...... احیاالناس جمیعا: جملہ فعلیہ جزا، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ماقبل من قتل نفسا پر معطوف۔

﴿وَلَقَدْ جَآءَ تْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ﴾

و: عاطفہ ......لام: تاکیدیہ لجواب قسم ......قد: تحقیقیہ ......جاء تھم رسلنا بالبینت: فعل بامفول وفاعل وظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر نقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿ثُمَّ اِنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ﴾

ثم: حرف عطف ......ان: حرف مشبہ ...... کثیرا: موصوف ......من: جار ......ھم: ضمیر ذوالحال ...... بعد ذلک: ظرف مستقر حال، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر صفت، ملکر اسم ......فی الارض: ظرف لغومقدم ......لام: تاکیدیہ ......مسرفون: اسم فاعل بافاعل اپنے ظرف لغومقدم سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ﴾

Marfat.com

انما: حرف مشبہ، ماکافہ، جزاء مضاف......الذین: موصول......یحاربون اللہ ورسولہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ، ویسعون فی الارض فسادا: جملہ فعلیہ معطوف ملکر صلہ اپنے موصول سے ملکر مضاف الیہ، ملکر مبتدا، ان: مصدریہ......یقتلوا: معطوف علیہ، اویصلبوا: معطوف اول......او: عاطفہ، تقطع: فعل...... ایدیھم وارجلھم: ذوالحال، من خلف: ظرف مستقر حال، ملکر نائب الفاعل ملکر معطوف ثانی، اوینفوا من الارض: معطوف ثالث، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾

ذلک: مبتدا......لھم: ظرف مستقر خبر مقدم......خزی: موصوف......فی الدنیا: ظرف مستقر صفت، ملکر مبتداء موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ......و: عاطفہ......لھم: ظرف مستقر خبر مقدم......فی الاخرۃ: ظرف مستقر حال مقدم عذاب عظیم: مرکب توصیفی ذوالحال، ملکر مبتدا موخر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ﴾

الا: حرف استثناء......الذین: موصول......تابو: فعل بافاعل......من قبل ان تقدروا علیھم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول سے ملکر مستثنی، ماقبل لھم فی الاخرۃ......الخ میں ھم ضمیر سے۔

﴿فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

ف: مستانفہ......اعلموا: فعل بافاعل......ان اللہ غفور رحیم: جملہ اسمیہ مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

شان نزول

☆......انما جزٰؤا الذین یحاربون اللہ......٦ھ میں عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آکر اسلام لائے اور بیمار ہوگئے ان کے رنگ زرد ہوگئے، پیٹ بڑھ گئے حضور ﷺ نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملاکر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ تندرست ہوگئے مگر تندرست ہوکر وہ مرتد ہوگئے اور پندرہ اونٹ لیکر وہ اپنے وطن کو چلتے ہوئے، سید عالم ﷺ نے ان کی طلب میں حضرت یسار کو بھیجا ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذائیں دیتے دیتے شہید کرڈالا پھر جب یہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں گرفتار کر کے حاضر کیے گئے تو ان کے حق یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

قابیل وھابیل کا واقعہ

١......حضرت بی بی حوا کے بطن سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتی تھی انہوں نے کل چالیس بچے بیس بطنوں میں جنے سب سے پہلے قابیل اور اس کی جڑواں بہن اقلیمہ پیدا ہوئیں، دوسری بار ہابیل اور اسکی جڑواں بہن لبودا تھے، آخری میں ابومغیث اور اسکی جڑواں ام مغیث تھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال اس وقت تک نہ ہوا جب تک کہ آپ کی

Marfat.com

اولاد کی تعداد چالیس ہزار تک نہ پہنچ گئی محمد بن اسحاق نے بعض اہل کتاب سے نقل کیا ہے کہ قابیل اور اسکی بہن جنت ہی میں پیدا ہوئے اس وقت بی بی حوا کو نہ تو کوئی دکھ ہوا اور نہ ہی کوئی تکلیف، دردزہ ہوا نہ ہی وقت ولادت خون دیکھا جب حضرت آدم علیہ السلام و بی بی حوا زمین پر آئے اس وقت بی بی حوا ہابیل اور اسکی جڑواں کے ساتھ حاملہ ہوئیں اس بار یہ سب چیزیں دیکھیں اور محسوس بھی کیں۔

ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر اترنے کے سو سال بعد بی بی صاحبہ سے قربت فرمائی تو ایک بطن سے قابیل اور اسکی جڑواں بہن اور دوسرے بطن سے ہابیل اور اسکی جڑواں بہن پیدا ہوئے، کلبی کے قول کے مطابق دونوں کے مابین دو سال کا فاصلہ تھا اس وقت کے رواج کے مطابق اولاد کے جوان ہونے پر ایک حمل کے لڑکے کی شادی دوسرے حمل کی لڑکی سے کر دیتے اس طرح قابیل کا نکاح لبودا سے، اور ہابیل کا اقلیمہ سے ہونا طے پایا مگر اقلیمہ چونکہ حسین وجمیل تھی اسلئے قابیل نے اسی سے نکاح کرنا چاہا جبکہ ہابیل دستور کے مطابق نکاح کرنے پر رضامند تھے حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم دونوں قربانی پیش کرو جس کی قربانی قبول ہوگی وہ اقلیمہ سے نکاح کرے گا المختصر یہ کہ قابیل نے غلہ کا ڈھیر اور ہابیل نے ایک بکری بطور قربانی پیش کی اس وقت جو قربانی قبول ہوتی تھی اسے آسمان سے آگ اتر کر کھا جاتی تھی اللہ تعالی نے ہابیل کی قربانی کو قبول کر لیا اور اسے آگ کھا گئی جبکہ قابیل کی قربانی ویسے کی ویسے پڑی رہی اسی حسد کی وجہ سے قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا اور یہ واقعہ اس وقت رونما ہوا جب حضرت آدم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی زیارت کو تشریف لے گئے تھے۔ ایک قول کے مطابق قابیل نے ہابیل کا سر دو پتھروں سے کچل دیا جبکہ ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ قابیل نے دھوکے سے سوتے ہوئے ہابیل کا سر کچل دیا۔ (تلخیص مظہری، ج۲، ص۲۲۰ تا ۲۲۳)

قابیل نے ہابیل کو حراء یا بصرہ کے قریب قتل کیا اور جس وقت ہابیل کو قتل کیا اس وقت اس کی عمر بیس سال تھی۔ اس نے حسد کی وجہ سے اپنے بھائی کو قتل تو کر دیا مگر اب اسکے لئے اس کو ٹھکانے لگانا مشکل ہو گیا اور اسکے لیے بھائی کی لاش کو منکشف کرنا بھی جائز نہ تھا کیونکہ روئے زمین پر یہ سب سے پہلا قتل تھا چنانچہ جب اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تو اسکی لاش کو کھلا چھوڑ دیا اور اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس کے ساتھ کیا کرے پھر اسے درندوں کا بھی خوف لاحق ہوا چنانچہ ایک بوری میں ڈال کر اپنی پشت پر لئے ایک سال تک پھرتا رہا حتی کہ وہ لاش بدبودار ہو گئی اور پرندے اس کے گرد منڈلانے لگے۔ اللہ تعالی نے دو کوے لڑتے ہوئے بھیجے جو آپس میں لڑ رہے تھے اس میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا اور اپنی چونچ اور پاؤں سے گڑھا کھود کر اس میں دبا دیا، قابیل نے بھی ایسا ہی کیا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کا قتل ناحق کیا اس وقت اس کا جسم سیاہ پڑ گیا، جبکہ وہ سفید تھا پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اس سے ہابیل کے بارے میں پوچھا تو بولا ما کنت علیه وکیلا یعنی میں اس پر نگہبان تو نہیں تھا، حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا بلکہ تو نے اسے قتل کر دیا ہے؟ اور اسی وجہ سے تیرا جسم سیاہ پڑ گیا ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے اشعار پڑھے مگر یہ روایت صحیح نہیں ہو سکتی اسلئے کہ حضرات انبیاء کرام اشعار وغیرہ سے معصوم ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ جس نے کسی کو قتل کیا اسکا بدلہ جہنم ہے اور اللہ تعالی اس شخص پر غضبناک ہو گا اور اس پر عذاب ہو گا۔ (تلخیص مدارک، ج۱، ص۴۴۲ تا ۴۴۳)

انسانی جان کی اہمیت

Marfat.com

۲......قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کیا گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کردیا اور جس نے کسی ایک کو زندگی بخشی اس نے سب لوگوں کو جلا دیا یہ قرآن کا اصول ہے کاش! آج مسلمان اس بات کو سمجھ لے تو اس طرح ہمارے ملک میں قتل عام نہ ہوں، یہ لوٹ مار، بم دھماکے، دہشت گردی، اقتدار کی حوس میں خون ناحق بہا دینا کسی مسلمان کا کام نہیں ہوسکتا خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ راتوں کو بھیس بدل کر رعایا کی خبر گیری کیا کرتے تھے آج کے حکمران بھیس بدل بدل کر عوام کو لوٹ رہے ہیں، وہ مال غنیمت کا ایک ایک روپیہ مستحقین پر خرچ کرتے تھے آج کے حکمران رعایا کو نچوڑ کر سارا پیسہ خود اپنی ذات پر خرچ کرتے ہیں، اُس دور میں ظالم کو اسکے ظلم کی سزا دی جاتی تھی اس طرح ظلم کی جڑیں ختم ہوتی تھیں آج ظالم ہی ملک کے جاگیردار اور صدر بنتے ہیں، اُس وقت غریب عوام کے روٹی کپڑے اور رہائش کا ذمہ بیت المال سے پورا کیا جاتا تھا آج بیت المال کا سارے کا سارا خزانہ سوائے حکمرانوں کے کہیں خرچ نہیں ہوتا، اُس وقت کے حکمران خوف خدا سے سرشار تھے آج خوف خدا کہیں نہیں ملتا، اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں آج کوئی ایک اسلامی قانون رائج نہیں، نہ حکمران اسلامی نفاذ کے چاہنے والے ہیں نہ عوام اسلام کی جستجو کے خواہاں، ہر طرف ظلم و زیادتی اور اسلام کے زریں اصولوں کی پامالی کا دور دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے آمین۔

ڈاکہ زنی

۳......کل سلب حرباً یعنی ہر چھینے ہوئے مال کو حرب کہتے ہیں۔ (مفردات، ص۱۱۹)

رکن

علامہ کاسانی علیہ الرحمہ نے ڈاکہ زنی کے بارے میں بڑی سیر حاصل بحث فرمائی ہے چنانچہ آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

أَمَّا رُكْنُهُ فَهُوَ الْخُرُوجُ عَلَى الْمَارَّةِ لِأَخْذِ الْمَالِ عَلَى سَبِيلِ الْمُغَالَبَةِ عَلَى وَجْهٍ يَمْتَنِعُ الْمَارَّةُ عَنِ الْمُرُورِ ، وَيَنْقَطِعُ الطَّرِيقُ سَوَاءٌ كَانَ الْقَطْعُ مِنْ جَمَاعَةٍ ، أَوْ مِنْ وَاحِدٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ لَهُ قُوَّةُ الْقَطْعِ ، وَسَوَاءٌ كَانَ الْقَطْعُ بِسِلَاحٍ أَوْ غَيْرِهِ مِنَ الْعَصَا وَالْحَجَرِ ، وَالْخَشَبِ ، وَنَحْوِهَا ؛ لِأَنَّ انْقِطَاعَ الطَّرِيقِ يَحْصُلُ بِكُلٍّ مِنْ ذَلِكَ ، وَسَوَاءٌ كَانَ بِمُبَاشَرَةِ الْكُلِّ ، أَوْ التَّسَبُّبِ مِنَ الْبَعْضِ بِالْإِعَانَةِ ، وَالْأَخْذِ ؛ لِأَنَّ الْقَطْعَ يَحْصُلُ بِالْكُلِّ كَمَا فِي السَّرِقَةِ .

اس کا رکن یہ ہے کہ کوئی شخص غلبہ کی وجہ مسلمانوں کا مال اس طرح لوٹ لے کہ اس راستے سے گزرنا دشوار ہو جائے چاہے ڈاکہ ڈالنے والا تنہا ایک شخص ہو یا جماعت ہاں ڈاکو کے پاس ڈاکہ ڈالنے کی قوت وصلاحیت ضرور ہو اور اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ڈاکو ہتھیار سے ڈاکہ ڈالے یا لاٹھی سے یا پتھر سے یا لکڑی سے، کیونکہ ڈاکہ ان سب چیزوں سے ڈالا جا سکتا ہے اور اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سارے ہی حملہ کریں بلکہ بعض حملہ کریں اور بعض اسکے معاون ہوں کیونکہ ڈاکہ زنی ان میں سے ہر طریقے سے ہوسکتی ہے جیسا کہ کتاب السرقہ میں ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب قطاع الطریق، ج۷، ص۱۳۵)

شرائط

اب ہم اس کی شرائط کا ذکر اختصار سے کرتے ہیں چنانچہ ڈاکہ ڈالنے والا عاقل اور بالغ ہو اگر بچہ یا پاگل ہے تو اس سے حد

Marfat.com

ساقط ہو جائے گی کیونکہ حد ایک سزا ہے جو کہ گناہ ہونے کا تقاضا کرتی ہے اور بچے اور پاگل کے فعل کو جنایت کے ساتھ متصف نہیں کیا جاتا، ڈاکو کا مرد ہونا بھی حد کے نافذ ہونے کیلئے ضروری ہے چنانچہ اگر عورت یہ فعل کرے تو اس پر حد نہیں ہوگی امام طحاوی کے نزدیک مرد وعورت دونوں اس فعل میں برابر شریک ہیں اور دونوں پر ارتکاب فعل کی وجہ سے حد نافذ ہوگی انکی دلیل یہ ہے کہ جس طرح باقی حدود میں دونوں برابر شریک ہیں اس طرح ان میں بھی دونوں شریک ہونگے۔ ہمارے نزدیک روایت مشہورہ کی وجہ یہ ہے کہ غلبہ کی وجہ سے مال لوٹنا عادتاً عورتوں سے متصور نہیں ہوتا کیونکہ عورتیں عام طور پر نرم دل کمزور نیت کی ہوتی ہیں۔

جس پر ڈاکہ ڈالا وہ مسلمان یا ذمی ہوں اگر حربی مستامن ہوں تو قاطع پر حد نہ ہوگی، جو چیز ڈاکے کے ذریعے لی گئی ہے وہ مال قیمتی ہو اور اس پر کسی کا حق نہ نکلتا ہو اور نہ ہی اس میں لینے کی کوئی تاویل ہو اور نہ ہی تاویل کا کوئی شبہ ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں ڈاکو کی ملکیت ہو نہ ہی اسکی تاویل ہو اور نہ ہی اسکا شبہ اور وہ مال دس درہم سے کم کا نہ ہو اور متعدد ڈاکو ہونے کی صورت میں ہر ڈاکو کے حصے میں دس درہم کا مال آتا ہو اور اگر دس درہم سے کم کا مال آتا ہو تو حد نہیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ڈاکہ دار الاسلام میں ڈالا گیا ہو اگر ڈاکہ دار الحرب میں ڈالا گیا ہے تو حد نافذ نہ ہوگی کیونکہ حد حاکم اسلام جاری کرتا ہے اور دار الحرب میں حاکم اسلام نہیں ہوتا اس سلسلے میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ ڈاکہ شہر میں نہ ڈالا گیا ہو چنانچہ اگر ڈاکہ شہر میں ڈالا گیا ہے تو حد جاری نہ ہوگی خواہ ڈاکہ دن میں ڈالا ہو یا رات میں، خواہ ہتھیاروں کے ذریعے ہو یا بغیر ہتھیاروں کے، یہ قول امام محمد اور امام اعظم کا ہے جب کہ امام ابو یوسف کے قول کے مطابق قیاسی قول پر فتوی ہے کہ شہر میں ڈاکہ ڈالنے کی صورت میں بھی حد نافذ ہوگی وجہ قیاس یہ ہے کہ جب ڈاکہ ہی ثابت ہو چکا تو پھر حد بھی نافذ ہوگی چہ جائے کہ ڈاکہ شہر میں ڈالا گیا ہو یا شہر کے علاوہ میں، امام اعظم سے ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ شہر والے ہتھیار وغیرہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں جس کی وجہ سے ڈاکوؤں کو ان پر قدرت پانا ممکن نہیں ہوتا اور اب جبکہ لوگوں نے ہتھیار وغیرہ رکھنا چھوڑ دیئے ہیں اور ڈاکوؤں کو ان پر غلبہ پانا ممکن ہو گیا ہے اسلئے حد نافذ ہوگی۔

(ماخوذ از بدائع الصنائع، کتاب قطاع الطریق، ج۷، ص۱۳۵ تا ۱۳۸)

مسئلہ: اگر ڈاکوؤں نے مسلمان یا ذمی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو تو قتل کئے جائیں اور اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو تو بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کر ڈالے یا سولی دیدے یا ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے پھر اس کی لاش کو سولی پر چڑھادے یا صرف قتل کرے یا قتل کر کے سولی پر چڑھادے یا فقط سولی دیدے یہ چھ طریقے ہیں جو چاہے کرے۔ اور اگر صرف سولی دینا چاہے تو اسے زندہ سولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک دیں پھر جب مرجائے تو مرنے کے بعد تین دن تک اس کا لاشہ سولی پر رہنے دیں پھر چھوڑ دیں کہ اس کے ورثہ دفن کر دیں اور ڈاکو کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (بہار شریعت، راہزنی کا بیان، حصہ نہم، ج۱، ص۶۸)

☆......☆واتل علیھم: ﴿واذ اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل﴾ میں محذوف عامل پر معطوف ہے۔

علی قومک: چاہے وہ قوم یہودی ہو یا نصرانی یا مشرکین۔

فغضب: دو معاملات میں قابیل اپنے بھائی پر برہم ہوا، ایک یہ کہ اس کے بھائی کو پسند کی عورت مل گئی، اور اس کی قربانی بھی قبول ہوئی

Marfat.com

والذی ارتکبتہ: یعنی حسد اور اپنے باپ کے حکم کے خلاف کرنے کے معاملے میں اپنے ہی بھائی کو قتل کرنے کا ارتکاب کیا۔

زینت: یعنی قابیل پر اپنے بھائی کا قتل کرنا آسان ہوگیا۔

فحملہ علی ظھرہ: قابیل نے ہابیل کی لعش کے ساتھ کیا کیا، اسے کتنا عرصہ لیے لیے پھرتا رہا، ایک قول چالیس دن اور ایک چالیس سال کا ہے، زمین مع اپنے ساز و سامان کے سات دن تک ہلتی رہی اور جس طرح پانی پی جاتی ہے اسی طرح مقتول کے خون کو بھی پی گئی، پس اللہ تعالی نے ندا فرمائی اے قابیل! تیرا بھائی ہابیل کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا، میں اس کا نگہبان تو نہ تھا، اللہ تعالی نے قابیل سے فرمایا کہ زمین میں سے تیرے بھائی کا خون مجھے ندا کرتا ہے تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ قابیل نے کہا کہ اگر میں نے اسے قتل کیا ہے تو اس کا خون کہاں ہے؟ پس اس دن اللہ نے زمین پر کسی کا خون پینا حرام فرمادیا، اس واقعے کو مزید ہم نے ماقبل بیان کیا ہے وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

ویثیرہ علی غراب: بعد اس کے کہ اپنے بھائی کی لعش کو گڑھے میں ڈال کر اسے بند کردے۔

الذی فعلہ قابیل: یعنی قابیل نے فساد کیا۔

ای من حیث انتھاک حرمتھا: یعنی نفوس مقتولہ، حدیث شریف میں ہے کہ "جس نے کوئی برا طریقہ نکالا اس پر اس کا گناہ ہے اور قیامت کے دن تک جتنے لوگ اس برے طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اس کا گناہ بھی اسی پر ہوگا"، پس ہابیل پر قیامت کے دن تک ہونے والے تمام قتل کے گناہ ہونگے، اس لئے کہ اس نے زمین پر سب سے پہلا قتل کیا ہے۔

ونزل: اس کا بیان شان نزول کے تحت ملاحظہ فرمالیں۔

بمحاربۃ المسلمین: اس جملے میں مضاف کے حذف ہونے کی جانب اشارہ ہے تقدیر کلام یوں ہے **یحاربون اولیاء اللہ واولیاء رسولہ وھم مسلمون**، اس کا فائدہ یہ ہے کہ حکم قیامت تک رہے گا۔

بقطع الطریق: یعنی مال کا لے لینا، حرمت کا پردہ چاک کردینا یا انسانی جان کو قتل کرنا۔

وعلیہ الشافعی: امام شافعی علیہ الرحمۃ کا عندیہ مفسر کی عبارت سے صاف واضح ہے تاہم حاصل کلام یہ ہے کہ قاتل جب قتل سے توبہ کرلے اور ولی بھی اسے معاف کردیں تو اس سے قتل ساقط ہوجائے گا ورنہ تو اسے فقط قتل کیا جائے گا، اور اگر ڈاکہ زن صرف مال لے اور توبہ کرے تو اس سے مال واپس لیا جائے اور اس کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹے جائیں گے، بخلاف اس کے جو مفسر نے ذکر کیا کہ جب قتل کیا اور مال لیا پھر توبہ کرلی تو اس کو قتل بھی کیا جائے گا اور ہاتھ پاؤں بھی کاٹے جائیں گے اور سولی نہ دی جائے گی اور یہ ہم نے امام شافعی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے معتمد اقوال ذکر کیے ہیں اور امام مالک علیہ الرحمۃ ان مسائل میں ان کے موافق ہیں، اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کا عندیہ ہم نے ماقبل ذکر کردیا ہے وہیں ملاحظہ فرمالیں۔ (صاوی، ج۲، ص۱۰۸ وغیرہ)

رکوع نمبر ١٠

Marfat.com

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ خَافُوْا عِقَابَهُ بِاَنْ تُطِيْعُوْهُ ﴿وَابْتَغُوْٓا﴾ اُطْلُبُوْا ﴿اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ﴾ مَا
يُقَرِّبُكُمْ اِلَيْهِ مِنْ طَاعَتِهِ ﴿وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهِ﴾ لِاِعْلَاءِ دِيْنِهِ ﴿لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (٣٥)﴾ تَفُوْزُوْنَ ﴿اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ﴾ ثَبَتَ ﴿اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوْا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا
تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (٣٦)﴾ ﴿يُرِيْدُوْنَ﴾ يَتَمَنَّوْنَ ﴿اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ (٣٧)﴾ دَائِمٌ ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ﴾ اَىْ فِيْهِمَا مَوْصُوْلَةٌ مُبْتَدَأٌ وَلِشِبْهِهِ بِالشَّرْطِ
دَخَلَتِ الْفَاءُ فِيْ خَبَرِهِ وَهُوَ ﴿فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا﴾ اَىْ يَمِيْنَ كُلٍّ مِّنْهُمَا مِنَ الْكُوْعِ وَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الَّذِيْ
يُقْطَعُ فِيْهِ رُبُعُ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا وَاَنَّهُ اِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى مِنْ مَفْصِلِ الْقَدَمِ ثُمَّ الْيَدُ الْيُسْرٰى ثُمَّ
الرِّجْلُ الْيُمْنٰى وَبَعْدَ ذٰلِكَ يُعَزَّرُ ﴿جَزَآءً﴾ نَصْبٌ عَلَى الْمَصْدَرِ ﴿بِمَا كَسَبَا نَكَالًا﴾ عُقُوْبَةً لَهُمَا ﴿مِّنَ
اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ﴾ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهِ ﴿حَكِيْمٌ (٣٨)﴾ فِيْ خَلْقِهِ ﴿فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ﴾ رَجَعَ عَنِ
السَّرِقَةِ ﴿وَاَصْلَحَ﴾ عَمَلَهُ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (٣٩)﴾ فِي التَّعْبِيْرِ بِهٰذَا مَا تَقَدَّمَ فَلَا
يَسْقُطُ بِتَوْبَتِهِ حَقُّ الْاٰدَمِيِّ مِنَ الْقَطْعِ وَرَدِّ الْمَالِ، نَعَمْ بَيَّنَتِ السُّنَّةُ اَنَّهُ اِنْ عُفِيَ عَنْهُ قَبْلَ الرَّفْعِ اِلَى الْاِمَامِ
سَقَطَ الْقَطْعُ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ ﴿اَلَمْ تَعْلَمْ﴾ اَلْاِسْتِفْهَامُ فِيْهِ لِلتَّقْرِيْرِ ﴿اَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ﴾ تَعْذِيْبَهُ ﴿وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ اَلْمَغْفِرَةَ لَهُ ﴿وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (٤٠)﴾ وَمِنْهُ
التَّعْذِيْبُ وَالْمَغْفِرَةُ ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ﴾ صُنْعُ ﴿الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ﴾ يَقَعُوْنَ فِيْهِ
بِسُرْعَةٍ اَىْ يُظْهِرُوْنَهُ اِذَا وَجَدُوْا فُرْصَةً ﴿مِنَ﴾ لِلْبَيَانِ ﴿الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ﴾ بِاَلْسِنَتِهِمْ مُتَعَلِّقٌ
بِقَالُوْا ﴿وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ﴾ وَهُمُ الْمُنَافِقُوْنَ ﴿وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا﴾ قَوْمٌ ﴿سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ﴾ اَلَّذِيْ
افْتَرَتْهُمْ اَحْبَارُهُمْ سَمَاعَ قَبُوْلٍ ﴿سَمّٰعُوْنَ﴾ مِنْكَ ﴿لِقَوْمٍ﴾ لِاَجْلِ قَوْمٍ ﴿اٰخَرِيْنَ﴾ مِنَ الْيَهُوْدِ ﴿لَمْ
يَاْتُوْكَ﴾ وَهُمْ اَهْلُ خَيْبَرَ زَنٰى فِيْهِمْ مُحْصَنَانِ فَكَرِهُوْا رَجْمَهُمَا فَبَعَثُوْا قُرَيْظَةَ لِيَسْاَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ
حُكْمِهِمَا ﴿يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ﴾ اَلَّذِيْ فِي التَّوْرٰةِ كَاٰيَةِ الرَّجْمِ ﴿مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ﴾ اَلَّتِيْ وَضَعَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا
اَىْ يُبَدِّلُوْنَهُ ﴿يَقُوْلُوْنَ﴾ لِمَنْ اَرْسَلُوْهُمْ ﴿اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا﴾ اَلْحُكْمَ الْمُحَرَّفَ اَىِ الْجَلْدَ اَىْ اَفْتَاكُمْ بِهِ
مُحَمَّدٌ ﴿فَخُذُوْهُ﴾ فَاقْبَلُوْهُ ﴿وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ﴾ بَلْ اَفْتَاكُمْ بِخِلَافِهِ ﴿فَاحْذَرُوْا﴾ اَنْ تَقْبَلُوْهُ ﴿وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ
فِتْنَتَهُ﴾ اِضْلَالَهُ ﴿فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا﴾ فِيْ دَفْعِهَا ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ
مِنَ الْكُفْرِ وَلَوْ اَرَادَهُ لَكَانَ ﴿لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ﴾ ذُلٌّ بِالْفَضِيْحَةِ وَالْجِزْيَةِ ﴿وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

Marfat.com

عَظِيمٌ (٤١) ﴾ هُمْ ﴿سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ﴾ بِضَمِّ الْحَاءِ وَسُكُوْنِهَا اَىِ الْحَرَامِ كَالرُّشٰى ﴿فَاِنْ جَآؤُكَ﴾ لِتَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ﴿فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ هٰذَا التَّخْيِيْرُ مَنْسُوْخٌ بِقَوْلِهِ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ اَلْاٰيَةَ فَيَجِبُ الْحُكْمُ بَيْنَهُمْ اِذَا تَرَافَعُوْا اِلَيْنَا وَهُوَ اَصَحُّ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ وَلَوْ تَرَافَعُوْا اِلَيْنَا مَعَ مُسْلِمٍ وَجَبَ اِجْمَاعًا ﴿وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا وَاِنْ حَكَمْتَ﴾ بَيْنَهُمْ ﴿فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ بِالْعَدْلِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (٤٢)﴾ اَلْعَادِلِيْنَ فِي الْحُكْمِ اَىْ يُثِيْبُهُمْ ﴿وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ﴾ بِالرَّجْمِ اِسْتِفْهَامُ تَعَجُّبٍ اَىْ لَمْ يَقْصُدُوْا بِذٰلِكَ مَعْرِفَةَ الْحَقِّ بَلْ مَا هُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ ﴿ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ﴾ يُعْرِضُوْنَ عَنْ حُكْمِكَ بِالرَّجْمِ الْمُوَافِقِ لِكِتَابِهِمْ ﴿مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ﴾ اَلتَّحْكِيْمِ ﴿وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ (٤٣)﴾.

ترجمہ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو (یعنی اس کی سزا سے ڈرو یوں کہ اس کی فرمانبرداری کرو) اور ڈھونڈو (یعنی طلب کرو) اس کی طرف وسیلہ......۱......(ایسی طاعت جو تمہیں اس کے قریب کردے) اور اسکی راہ میں جہاد کرو (اس کے دین کی سربلندی کیلئے) اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ (یعنی کامیاب ہو جاؤ) بے شک وہ جو کافر ہوئے اگر (ثابت ہو جائے ان کے لئے) جو کچھ زمین میں ہے سب اور اس کی برابر اور اگر ان کی ملک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو ان سے نہ لیا جائے گا اور انکے لیے دکھ کا عذاب ہے چاہیں گے (یریدون بمعنی یتمنّون ہے) دوزخ سے نکلنا اور وہ اس سے نہ نکلیں گے اور انکے لیے دوامی (مقیم بمعنی دائم ہے) سزا ہے اور جو مرد یا عورت چور ہو......۲......(السارق والسارقة میں الف لام موصولہ مبتدا ہے اور چونکہ اسم موصول مشابہ بالشرط ہے اس لئے اس کی خبر ﴿فاقطعوا ایدیهما﴾ پر ''ف'' لائی گئی ہے) تو انکا ہاتھ کاٹو (یعنی ان میں سے ہر ایک کا دایاں ہاتھ کلائی تک، اور سنت سے ثابت ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت کے مال میں ہاتھ کاٹا جائے گا، اگر دوبارہ چوری کرے تو بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹا جائے گا، اس کے بعد بھی کرے تو بایاں ہاتھ، اور پھر کرے تو دایاں پاؤں اور اس کے بعد کرے تو مطلق تعزیراً سزا دی جائے) بدلہ (جزآء مصدر ہے جو مفعول مطلق ہونے کی بناء پر منصوب ہے) انکے کیے کا، سزا (ان دونوں کے لئے، نکالا بمعنی عقوبة ہے) اللہ کی طرف سے، اور اللہ غالب (ہے اپنے حکم پر) حکمت والا ہے (اپنی مخلوق کے معاملے میں)۔

تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے (یعنی چوری سے رجوع کرلے) اور سنور جائے (یعنی اپنے اعمال درست کرلے) تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائیگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پہلے کی طرح اس طریقہ تعبیر سے بھی یہ ثابت ہوتا کہ توبہ کے بعد بھی حقوق العباد باقی رہیں گے یعنی ہاتھ بھی کاٹا جائے گا اور مال کی واپسی بھی ہوگی، ہاں سنت سے یہ ثابت ہے کہ اگر کسی نے اپنا حق حاکم کے پاس آنے سے پہلے معاف کردیا تو ہاتھ کاٹنے کی سزا ساقط ہو جائے گی اور یہی امام شافعی کا مذہب ہے) کیا تجھے معلوم نہیں (یہ

Marfat.com

استفہام تقریری ہے) اللہ کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے (سزا دینا) اور بخشتا ہے جسے چاہے (بخشنا) اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے (اور عذاب اور بخشش بھی اسی کے اختیار میں ہے) اے رسول! تمہیں غمگین نہ کرے (عمل) انکا جو کفر پر دوڑتے ہیں ......۳ (یعنی بڑی جلدی کفر میں مبتلا ہو جاتے ہیں یعنی جب بھی موقع پاتے ہیں تو اس کو ظاہر کر دیتے ہیں) جو کچھ وہ (مِنْ بیانیہ ہے) اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (یہاں منہ سے مراد زبانیں ہیں، اور بافواھھم، قالوا کے متعلق ہے) اور انکے دل مسلمان نہیں (یہ لوگ منافق ہیں) اور کچھ یہودی (لوگ) جھوٹ خوب سنتے ہیں (یعنی اپنے علماء کی من گھڑت باتوں کو قبولیت کے کانوں سے سنتے ہیں) جاسوسی کرتے ہیں (آپ ﷺ کی) دوسری قوم کے واسطے (یعنی یہودی قوم کی خاطر) جو تمہارے پاس حاضر نہ ہوئے (اس سے مراد اہل خیبر ہیں، ان میں سے دو شادی شدہ مرد و عورت نے زنا کا ارتکاب کیا تو یہودیوں نے انہیں رجم کرنا ناپسند کیا، اس لئے انہوں نے بنی قریظہ کو بھیجا کہ وہ نبی پاک ﷺ سے دونوں کا حکم معلوم کریں) جو باتوں کو بدلتے ہیں ......۴ (یعنی ان احکامات کو جو توریت میں ہیں جیسا کہ آیتِ رجم) ان کے ٹھکانوں کے بعد (یعنی جہاں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں رکھا تھا وہاں سے انہیں بدل دیتے ہیں) کہتے ہیں (جنہیں پیغام دے کر بھیجتے ہیں) اگر یہ حکم تمہیں ملے (یعنی تحریف شدہ کوڑے مانے کا حکم، یعنی حضرت محمد ﷺ تمہیں کوڑے لگانے کا فتویٰ دیں) تو مانو (یعنی قبول کرلو) اور یہ نہ ملے (بلکہ تمہیں اس حکم کے خلاف فتویٰ ملے) تو بچو (اسے قبول کرنے سے) اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے (فتنته بمعنی اضلاله ہے) تو ہرگز تو اللہ سے اسکا کچھ بنا نہ سکے گا (یعنی اس گمراہی کو دور نہ کرسکے گا) وہ ہیں کہ اللہ نے انکا دل پاک کرنا نہ چاہا (کفر سے، اگر اسکا ارادہ ہوتا تو ایسا ضرور ہو جاتا) انکے لیے دنیا میں رسوائی (یعنی بدنامی اور جزیہ کی ذلت ہے) اور انہیں آخرت میں بڑا عذاب ہے (وہ) بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور ......۵ (ہیں، سُحُتٌ خاء کے ضمہ اور سکون کے ساتھ دونوں طرح ہے جس کا معنی حرام ہے جیسا کہ رشوت) تو اگر تمہارے حضور حاضر ہوں (تا کہ آپ ﷺ انکے مابین فیصلہ کریں) تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو (یہ اختیار ﴿وان احکم بینھم﴾ سے منسوخ ہے، لہذا اب جب وہ ہمارے پاس اپنے مقدمات لائیں تو ان کا فیصلہ کرنا واجب ہے یہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا اصح قول ہے اور اگر ہمارے پاس کسی مسلمان کے ساتھ درپیش معاملے کا فیصلہ لیکر آئیں تو بالاجماع فیصلہ کرنا لازم اور ضروری ہے) اور اگر تم ان سے منہ پھیر لو گے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اگر فیصلہ فرماؤ (ان کے درمیان) تو انصاف (قِسط بمعنی عَدل ہے) سے فیصلہ کرو، بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں (یعنی فیصلہ میں عدل کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں یعنی وہ انہیں ثواب دے گا) اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے حالانکہ انکے پاس توریت ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے (رجم کرنے کا، کیف استفہام تعجب کیلئے ہے یعنی اس سے انکا مقصد حق کی معرفت کا حصول نہیں بلکہ ایسی صورت کی تلاش ہے جو ان پر آسان ہو) بایں ہمہ منہ پھیرتے ہیں (یعنی آپ ﷺ کے رجم کرنے کے حکم سے اعراض کرتے ہیں جو انکی کتاب کے موافق ہے) اسی سے (یعنی اس فیصلہ سے) اور وہ ایمان لانے والے نہیں۔

ترکیب

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

Marfat.com

یـاایھاالذین امنوا: جملہ ندائیہ ......اتـقو اللّٰہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ......وابتغوا الیہ الوسیلۃ: جملہ فعلیہ معطوف اول......و: عاطفہ......جاھدوا......فعل واؤضمیر ذوالحال......لعلکم تفلحون: جملہ اسمیہ حال، ملکر فاعل......فی سبیلہ: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ثانی، ملکر مقصود بالنداء، ملکر جملہ ندائیہ مستانفہ۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ﴾

ان: حرف مشبہ بالفعل......الـذیـن کـفـروا: اسم......لو: شرطیہ، ان: حرف مشبہ......لھم: ظرف مستقر، ثـابت اسم فاعل محذوف کیلئے......لام: جار، یفتدوا بہ من عذاب یوم القیمۃ: فعل بافاعل وظرف لغواول وثانی، ملکر جملہ فعلیہ بتقدیر ان مجرور، ملکر ظرف، ثـابت اپنے فاعل وظرف مستقر ولغوسے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر مقدم......مـافی الارض: موصول صلہ ملکر ذوالحال......جـمـیـعـا: حال ملکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......مثلہ: ذوالحال......معہ: ظرف مستقر حال ملکر معطوف، ملکر اسم موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ثبت فعل محذوف کیلئے فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط...... ماتقبل منھم: جملہ فعلیہ جواب شرط ہوکر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا﴾

و: مستانفہ......لھم: ظرف مستقر خبر مقدم، عذاب الیم: مرکب توصیفی مبتداء موخر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ......یریدون: فعل بافاعل......ان: مصدریہ......یـخـرجـوا: فعل واؤضمیر ذوالحال......و: حالیہ......مـا: مشابہ بلیس......ھـم: اسم ب: زائدہ......خارجین منھا: شبہ جملہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال ملکر فاعل......من النار: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ، ملکر جملہ ہوکر بتاویل مصدر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ۝ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ﴾

و: مستانفہ......لھم: ظرف مستقر خبر مقدم......عذاب مقیم: مرکب توصیفی مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ، و: مستانفہ......الف لام: بمعنی الذی......سـارق: صلہ، ملکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......الف لام: بمعنی الذی......سـارقۃ: صلہ ملکر معطوف، ملکر مبتدا......ف: جزائیہ......اقطعوا ایدیھما: فعل بافاعل ومفعول......جزاء بما کسبا: مشبہ جملہ مبدل منہ......نکالا: موصوف......من اللّٰہ: ظرف مستقر ملکر بدل، ملکر مفعول لہ، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

و: مستانفہ......اللّٰہ: مبتدا......عزیز: خبر اول......حکیم: خبر ثانی، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ......ف: مستانفہ......من: شرط مبتدا، تاب من بعد ظلمہ: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......واصلح: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر شرط، فان اللّٰہ: حرف مشبہ واسم، یتوب علیہ: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزاء، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر جملہ اسمیہ مستانفہ......ان اللّٰہ غفور رحیم: جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾

هـمـزہ: استفہامیہ، لـم تـعـلـم: فعل نفی جحد وفاعل......ان الـلّٰـہ: حرف مشبہ واسم، لہ: ظرف مستقر خبر مقدم، ملک

Marfat.com

السموت والارض : مبتداء موخر،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر اول،یعذب من یشاء: جملہ فعلیہ معطوف علیہ...... ویغفر لمن یشاء: جملہ فعلیہ معطوف،ملکر خبر ثانی،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ،و: مستانفہ ،اللّٰہ:اسم جلالت مبتداء،علی کل شیء قدیر: شبہ جملہ خبر،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ﴾

یایها الرسول : جملہ ندائیہ ...... لایحزنک:فعل ومفعول......الذین یسارعون فی الکفر :موصول صلہ ملکر ذوالحال ،من جار......الذین :موصول......قالو ابافواههم :فعل بافاعل وظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قول ......امنا : فعل ناضمیر ذوالحال ولم تومن قلوبهم : جملہ فعلیہ حال،ملکر فاعل،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ،ملکر صلہ،ملکر مجرور،اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر،حال اپنے ذوالحال سے ملکر فاعل،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء،ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ لَمْ یَاْتُوْکَ﴾

و: مستانفہ ......من الذین هادو ا:ظرف مستقر خبر مقدم......سمعون للکذب: شبہ جملہ مبدل منہ ......سمعون :اسم فاعل بافاعل......لام: جار......قوم: موصوف......اخرین :صفت اول......لم یاتوک: جملہ فعلیہ صفت ثانی،ملکر مجرور ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر بدل،ملکر مبتداء موخر،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا﴾

یحرفون : فعل بافاعل......الکلم:ذوالحال ......من بعد مواضعه:ظرف مستقر حال،ملکر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ قوم ماقبل کیلئے صفت ثالث......یقولون:قول......ان : شرطیہ......اوتیتم هذا: جملہ فعلیہ شرط...... فخذوه : جملہ فعلیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ ......و :عاطفہ......ان :شرطیہ......لم توتوه: جملہ فعلیہ شرط ......فاحذروا: جملہ فعلیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف،ملکر مقولہ،ملکر جملہ فعلیہ قولیہ قوم ماقبل کیلئے صفت رابع۔

﴿وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِکَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا﴾

و: مستانفہ ......من :شرطیہ مبتدا......یرد اللّٰہ: فعل وفاعل......فتنته :مفعول،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ...... ف: جزائیہ لن تملک : فعل نفی بافاعل......له :ظرف لغو......من اللّٰہ:ظرف مستقر حال مقدم......شیئا: ذوالحال،ملکر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جواب شرط،ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰهُ اَنْ یُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ﴾

والئک: مبتدا......الذین: موصول......لم یرد اللّٰہ: فعل نفی وفاعل ......ان یطهر قلوبهم: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ،ملکر خبر،اپنے مبتدا سے ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾

Marfat.com

لھم: ظرف مستقر خبر مقدم......فی الدنیا: ظرف مستقر حال مقدم......خزی: ذوالحال، ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ......و: عاطفہ......لھم ظرف مستقر خبر مقدم......فی الاخرۃ: ظرف مستقر حال مقدم......عذاب عظیم: مرکب توصیفی ذوالحال، ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾

سمعون للکذب: شبہ جملہ ھم مبتدا محذوف کیلئے خبر اول......اکلون للسحت: شبہ جملہ خبر ثانی،ھم: مبتدا اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ......ف: مستانفہ......ان: شرطیہ......جاء وک: جملہ فعلیہ ہوکر شرط......ف: جزائیہ......احکم بینھم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......او اعرض عنھم: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ۔

﴿وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا﴾

و: عاطفہ......ان: شرطیہ......تعرض عنھم: جملہ فعلیہ ہوکر شرط......ف: جزائیہ......لن: حرف ناصبہ ونفی......یضروک: فعل بافاعل ومفعول......شیئا: مصدر محذوف ضرارا کیلئے صفت، ملکر مرکب توصیفی ہوکر مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾

و: عاطفہ......ان: شرطیہ......حکمت: فعل بافاعل، ملکر شرط......ف: جزائیہ......احکم: فعل انت ضمیر ذوالحال بالقسط: ظرف مستقر حال، ملکر فاعل......بینھم: ظرف، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ......ان اللہ: حرف مشبہ واسم......یحب المقسطین: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ﴾

و: مستانفہ......کیف: استفہامیہ حال مقدم......یحکمون: فعل واؤ ضمیر ذوالحال......و عندھم: ظرف مستقر خبر مقدم التورٰۃ: ذوالحال......فیھا: ظرف مستقر خبر مقدم......حکم اللہ: مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال، ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال ثانی، ذوالحال اپنے حال مقدم وحال ثانی سے ملکر فاعل......ک: ضمیر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ......ثم: عاطفہ......یتولون: فعل فاعل......من بعد ذلک: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ......و: مستانفہ......ما: مشابہ بلیس......اولئک: اسم......ب: زائدہ......المومنین: خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

شانِ نزول

☆......یحرفون الکلم من بعد مواضعہ......یہود خیبر کے شرفاء میں سے ایک بیاہے مرد اور بیاہی عورت نے زنا کیا اس کی سزا توریت میں سنگسار تھی یہ انہیں گوارا نہ ہوا اس لئے انہوں نے چاہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ حضور ﷺ سے کرائیں چنانچہ دونوں مجرموں کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور حد کا حکم لگائیں تو مان لینا اور رجم کا حکم کریں تو مت ماننا وہ لوگ

Marfat.com

یہودی قریظہ اور بنونضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضورﷺ کے ہم وطن ہیں اور ان کے ساتھ آپ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائے گا چنانچہ سرداران یہود میں سے کعب بن اشرف وکعب بن اسد وسعید بن عمرو مالک بن صیف وکنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انہیں لیے کہ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا حضورﷺ نے فرمایا کیا میرا فیصلہ مانو گے انہوں نے اقرار کیا آیت رجم نازل ہوئی اور حضورﷺ نے رجم کرنے کا حکم دیا یہود نے ماننے سے انکار کیا حضورﷺ نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گورا ایک چشم فدک کا باشندہ ابن صوریا نامی ہے تم اس کو جانتے ہو کہنے لگا ہاں فرمایا وہ کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہود میں اس کے پایہ کا عالم نہیں توریت کا یکتا ماہر ہے فرمایا اس کو بلاؤ چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضورﷺ نے فرمایا تو ابن صوریا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا یہود میں سے بڑا عالم تو ہی ہے عرض کیا لوگ تو یہی کہتے ہیں حضورﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اس معاملے میں اس کی بات مانو گے؟ سب نے اقرار کیا تب حضورﷺ نے ابن صوریا سے فرمایا میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا تمہارے لیے دریا میں راہیں بنائیں، تمہیں نجات دی فرعونیوں کو غرق کیا، تمہارے لیے ابر کو سائبان کیا، من وسلوی نازل کیا، اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال وحرام کا بیان ہے، تمہاری کتاب میں بیاہے مرد وعورت کیلئے سنگسار کرنے کا حکم ہے؟ ابن صوریا نے عرض کیا بے شک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمائے کہ آپ کی کتاب میں اسکا کیا حکم ہے؟ فرمایا جب چار عادل ومعتبر شاہدین کی گواہی سے زنا بصراحت ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہے ابن صوریا نے عرض کیا بخدا بعینہ توریت میں بھی یہی ہے پھر حضورﷺ نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکم خدا میں تبدیلی کیسے ہوئی اس نے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے اس طرز عمل سے شرفاء میں زنا کی کثرت ہوگئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچازاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ جب تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائے گا، تب ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لئے بجائے سنگسار کے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کروائی جائے یہ سن کر یہودی بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے لگے تو نے حضورﷺ کو بڑی جلدی خبر دے دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مستحق نہیں ابن صوریا نے کہا کہ حضورﷺ نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا اس کے بعد حضورﷺ کے حکم سے دونوں کو رجم کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔

تشریح وتوضیح واغراض

اللہ کی بارگاہ صمدیت میں وسیلہ کی حیثیت

ا......الوسیلة التوصل الی الشیء برغبة یعنی کسی چیز کی طرف رغبت کے ساتھ پہنچنے کا نام وسیلہ ہے۔ اور وسیلہ کی

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ بندہ علم وعبادت کے ذریعے اس کی راہ کی رعایت کرے اور شریعت کی پاسداری اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کا وسیلہ اس کی بارگاہ کا قرب ہے۔ (مفردات، ص ۵۳۸)

بعض لوگوں نے اس آیت سے صالحین سے مدد چاہنے سے استدلال کیا ہے اور انہیں اللہ اور اس کے بندوں کے مابین وسیلہ مانا ہے اور نبی پاک ﷺ سے ایک حدیث بھی روایت کی ہے کہ اذا اعیتکم الامور فعلیکم باھل القبور ،او فاستغیثوا باھل القبور یعنی جب تم کسی معاملے میں عاجز آجاؤ تو قبر والوں سے اس بارے میں رہنمائی لو یا تم قبر والوں سے مدد طلب کرو۔

(روح المعانی ،الجزء السادس ،ص ۴۰۲)

☆......عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب ﷺ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلے سے دعا کرتے اور کہتے اے اللہ! پہلے ہم تیرے نبی ﷺ کے وسیلے سے دعا کیا کرتے تھے تو تو بارش عطا فرما دیتا تھا اب ہم تیرے نبی کے چچا کا تجھے واسطہ پیش کرتے ہیں، تو ہم پر بارش نازل فرما، حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ بارش ہونے لگی۔

(صحیح البخاری ،کتاب ابواب الاستسقاء،باب سوال الناس الامام،ص ۱۶۲)

☆......عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ.

حضرت عثمان بن حنیف ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا حضور ﷺ کے پاس آیا، اس نے نبی پاک ﷺ سے عرض کی، دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت عطا کردے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں اسکو مؤخر کردوں کہ یہ تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دعا کروں، اس نابینا نے کہا کہ دعا کیجئے، آپ نے اسے اچھا وضو کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے ''اے اللہ میں تیرے نبی ﷺ، نبی رحمت کے وسیلے سے تیری جانب متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے محمد ﷺ میں آپکے وسیلے سے اپنی حاجت براری کے لئے اپنے رب کے حضور متوجہ ہوتا ہوں، تاکہ میری حاجت پوری ہو اے اللہ! میرے بارے میں آپ ﷺ کی شفاعت پوری فرما (ابن ماجه ،کتاب اقامة الصلوة،باب ما جا فی صلوة الحاجة،ص ۲۴۵)

ان تمام باتوں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس طرح اللہ کی بارگاہ صمدیت میں اعمال کے ذریعے قرب پایا جاسکتا ہے ساتھ ہی صالحین کا وسیلہ بھی انسان کے بگڑے کام کو بنا دیتا ہے۔

سرقہ

Marfat.com

ع......کسی کی چیز خفیہ اور پوشیدہ طور پر لینے کو لغت کے اعتبار سے سرقہ کہتے ہیں۔ (هداية مع بداية المبتدى ، ج ۴، ص ۱۳۶)
اگر عاقل بالغ شخص دس درہم یا اسکی قیمت کے برابر کوئی چیز چرائے اور اس چیز کی حفاظت بھی کی جاتی ہو تو ایسے شخص کے ہاتھ کاٹنا واجب ہے۔ (قدوری ، کتاب السرقة ، ص ۲۰۹)

مسائل

۱......اگر چور نے ایک ہی دفعہ میں دس درہم کی مقدار میں مال چرالیا چاہے وہ مال ایک شخص کا ہو یا ایک جماعت کا جبکہ وہ ایک شخص کی حفاظت میں ہو، اس صورت میں چور کے ہاتھ کاٹے جائیں گے (جوهره ، کتاب السرقة ، ص ۲۵۶)

۲......عاقل بالغ کے چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنا واجب ہے بچہ اور مجنون چوری کریں تو ہاتھ نہ کاٹے جائیں اسلئے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین قسم لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے یعنی ان سے مواخذہ نہ ہوگا بچہ جب تک کہ بالغ نہ ہو، پاگل جب تک کہ اسے افاقہ نہ ہو جائے، سونے والا جب تک کہ بیدار نہ ہو۔ (بدائع صنائع ، کتاب السرقة ، ص ۹۹، ج ۷)

۳......مال چرانے والا مکلف ہو مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، کافر ہو یا مسلمان، مجنون حالت افاقہ میں مال چرائے تو ہاتھ کاٹے جائیں گے اور گونگے اور اندھے کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں کہ ہوسکتا ہے کہ اپنا مال سمجھ کر لیا ہو۔ (در مختار ، کتاب السرقة ، ج ۶ ص ۱۳۷)

۴......اگر چرائے مال کی قیمت جس دن مال چرایا گیا، دس درہم ہو اور ہاتھ کاٹنے کیوقت میں دس درہم سے کم ہو جائے تو ایسی صورت میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ (رد المحتار ، کتاب السرقة ، ج ۶ ص ۱۴۱)

۵......اگر ایک شہر میں چوری کردہ مال کی قیمت دس درہم ہے اور دوسرے شہر میں جہاں ہاتھ کاٹا جانا ہے وہاں اسکی قیمت کم ہے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ (رد المحتار ، کتاب السرقة ، ج ۶ ص ۱۴۱)

۶......اگر کسی نے دینار چوری کئے اور اسکی قیمت دس درہم نصاب سے کم ہے تو ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے جیسا کہ بحر الرائق میں ہے اور اگر کسی نے دس درہم چرائے اور اس میں کھوٹ ملی ہوئے ہے اور چاندی غالب ہے تو ظاہر الروایت کے مطابق ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے (عالمگیری ، کتاب السرقة ، ج ۲ ص ۱۸۹)

۷......چور کا ہاتھ گٹے سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغیں گے اور گرمی و سردی کی شدت ہو تو ابھی نہ کاٹیں بلکہ اور گرمی و سردی کے ختم ہو جانے پر کاٹیں اور فی وقت اسے قید میں رکھیں۔ اور داغنے والے کی اجرت اور تیل کھولانے والے کے مصارف سب چور کے ذمہ ہیں اور پھر دوسری مرتبہ چوری کرنے پر بایاں پاؤں بھی کاٹ دیں اور اب کی بار بھی باز نہ آئے تو بطور تعزیر ماریں گے اور قید کریں گے حتی کہ توبہ کرلے۔ (در مختار ، کتاب السرقة ، ج ۶ ص ۱۷۰، ۱۷۱)

﴿لا يحزنك الذين يسارعون فى الكفر﴾ کے معنی

س......یعنی اے محبوب! آپ ان منافقوں کے کفر کی طرف جلدی کرنے کی وجہ سے غمگین نہ ہوں یعنی انکی ذات سے جو اسلام کے بارے میں دھوکا ظاہر ہو رہا ہے اس پر ملال نہ کریں، اور نہ ہی انکی مشرکین کیساتھ دوستی سے، بیشک میں تمہارا ناصر ہوں اور انکے

Marfat.com

شر وفساد کا بدلہ لینے پر کافی ہوں۔ (مدارک، ج ۱، ص ۴۴۶)

﴿یحرفون الکلم﴾ کے معنی

۴......یعنی محمد ﷺ کی نعت وصفت اور آیت رجم جبکہ ان میں سے کوئی شادی شدہ مرد وعورت زنا کریں یہ لوگ بدل دیتے ہیں۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ۱۲۳)

سحت

۵......سحت کا لغوی معنی ہلاکت و بربادی ہے مال حرام کو اس لئے سحت کہا جاتا ہے کہ یہ نیکیوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتا ہے مسلمانوں کو بھی حرام کھانے سے بارہا منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کل لحم نبت بالسحت فالنار اولی به قالوا یا رسول الله وما السحت ؟قال الرشوة فی الحکم جو گوشت حرام سے پیدا ہوا ہو اسکی آگ ہی زیادہ حقدار ہے عرض کی گئی سحت کیا ہے؟ فرمایا فیصلہ کرتے وقت رشوت لینا امام اعظم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اذا ارتشی الحاکم انعزل فی الوقت وان لم یعزل یعنی حاکم رشوت لیتے ہی معزول ہو جاتا ہے خواہ اسے بظاہر معزول بھی نہ کیا جائے۔ رشوت اس مال کو کہتے ہیں جو کسی کا حق ضائع کرنے کے لئے اور ناحق کوئی چیز خود لینے کے لئے حاکم کو دی جائے فاما ان ترشی لتدفع عن دینک ودمک ومالک فلیس بحرام لیکن اپنے دین، جان اور مال کی حفاظت کیلئے دی جائے تو حرام نہیں ہے یہاں لینے والا گنہگار ہوگا۔

(ضیاء القرآن، ج ۱، ص ۴۷۱)

☆......☆ بان تطیعوه: یعنی (تم اوامر کی پیروی کرو) ترکِ معصیت کے ذریعے۔

من طاعته: چاہے جانے والے کاموں کے ذریعے۔

یتمنون: یعنی اپنے دلوں میں تمنا کرتے ہیں۔

ودخلت الفاء الخ: یعنی تیری بات میں قوت پیدا کرنے کے لئے کہ من سرق فاقطعوه یہ فاء بالاتفاق اس کام سے روکتی ہے جو کہ اس فعل کے کرنے کے بعد ہونے والا ہے۔

ای یمین کل منهما: یہ قرأت شاذہ سے مستفاد ہوتا ہے، مراد اس سے السارقون والسارقات فاقطعوا ہے۔

من الکوع: یعنی سنت سے مستفاد ہوتا ہے۔

ربع دینار: یعنی چوری کرنے والے کا ہاتھ چار دینار کی چوری پر امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک کاٹا جائے گا۔

من مفصل القدم: میم کی فتح کے ساتھ مسجد کے وزن پر، اور میم کی کسرہ کے ساتھ منبر کے وزن پر، مراد لسان یعنی زبان ہے۔

یعزر: جو کہ امام وقت کرے گا۔

فی خلقه: یعنی اس کی حکمتوں میں سے ہے، یہ شریعت حدود، احکام اور مصلحتوں پر طے ہونے والے معاملے سے مشروع کی گئی ہے۔

رجع عن السرقة: اس جملے میں اس جانب اشارہ ہے کہ مصدر مضاف ہے تاب کے فاعل کے لئے، یعنی اصل عبارت یوں ہوتی

Marfat.com

چاہئے کہ من بعد ان ظلم غیرہ۔

متعلق بقالوا: یعنی لابامنا، معنی یہ ہیں کہ ان کی باتیں ان کے مونہوں سے تجاوز نہیں کرتیں، یہ صرف وہ باتیں کرتے ہیں کہ جنہیں ان کے دل تصدیق نہیں کرتے۔

وهم :یعنی دوسری قوم۔

زنی فی محصنان: یعنی ان (یہود) میں سے دو شرفاء نے زنا کیا، جو کہ شادی شدہ تھے، اور تورات میں ان کی حد رجم کرنا تھا۔

فکرھوا رجمھما: یعنی ان کے شرف کی وجہ سے ان کو رجم کرنے کو ناپسند کیا۔

ای یبدلونه :یعنی توریت کے حکم کو اس کی جگہ سے ہٹا کر غیر محل میں رکھتے ہیں۔

بل افتاکم بخلافه :ایک نسخہ میں بل کے بجائے بان ہے۔

اضلاله :اولی صورت یہ ہے کہ ضلالہ ہو، اس لئے کہ اس سے مراد وہ وصف ہے جو کہ مخلوق کے ساتھ متصف ہوتا ہے اور جس کا تعلق مخلوق کے ارادے سے ہوتا ہے، اور اس سے غیر کو تعبیر کیا جاتا ہے۔

فی دفعها: مراد فتنہ دور کرنا ہے۔

بالفضیحة: یعنی منافقین کے نفاق کو مسلمانوں پر ظاہر کر کے انہیں رسوا کیا جائے گا۔

والجزیه: مراد یہود ہیں کہ جن پر جزیہ متعین کیا گیا۔

وهو اصح قولی الشافعی: اور اس قول ﴿فاحکم بینهم او اعرض بینهم﴾ کا مقابل ﴿لایجب الحکم بینهم﴾ ہے۔

(الجمل، ج ۲، ص ۲۱۸ وغیرہ)

✡✡✡✡✡

رکوع نمبر ۱۱

﴿إِنَّآ اَنزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيهَا هُدًى﴾ مِنَ الضَّلَالَةِ ﴿وَّنُورٌ﴾ بَيَانٌ لِلْاَحْكَامِ ﴿يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ﴾ مِنْ بَنِیٓ اِسْرَآئِيلَ ﴿الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا﴾ اِنْقَادُوْا اللّٰهَ ﴿لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ﴾ اَلْعُلَمَاءُ مِنْهُمْ ﴿وَالْاَحْبَارُ﴾ اَلْفُقَهَاءُ ﴿بِمَا﴾ اَیْ بِسَبَبِ الَّذِیْ ﴿اسْتُحْفِظُوْا﴾ اِسْتَوْدَعُوْهُ اَیْ اِسْتَحْفَظَهُمُ اللّٰهُ اِيَّاهُ ﴿مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ﴾ اَنْ يُبَدِّلُوْهُ ﴿وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ﴾ اَنَّهٗ حَقٌّ ﴿فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ﴾ اَيُّهَا الْيَهُوْدُ فِیْ اِظْهَارِ مَا عِنْدَكُمْ مِنْ نَعْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَالرَّجْمِ وَغَيْرِهِمَا ﴿وَاخْشَوْنِ﴾ فِیْ كِتْمَانِهٖ ﴿وَلَا تَشْتَرُوْا﴾ تَسْتَبْدِلُوْا ﴿بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ مِنَ الدُّنْيَا تَاْخُذُوْنَهٗ عَلٰی كِتْمَانِهٖ ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (۴۴)﴾ بِهٖ ﴿وَكَتَبْنَا﴾ فَرَضْنَا ﴿عَلَيْهِمْ فِيْهَآ﴾ اَیِ التَّوْرٰةِ ﴿اَنَّ النَّفْسَ﴾ تُقْتَلُ ﴿بِالنَّفْسِ﴾ اِذَا قَتَلَتْهَا ﴿وَالْعَيْنَ﴾ تُفْقَأُ ﴿

Marfat.com

بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ﴾ تُجْدَعُ ﴿بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ﴾ تُقْطَعُ ﴿ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ﴾ تُقْلَعُ ﴿بِالسِّنِ﴾ وَفِیْ قِرَاءَ ةٍ
بِالرَّفْعِ فِی الْاَرْبَعَةِ ﴿وَالْجُرُوْحَ﴾ بِالْوَجْهَیْنِ ﴿قِصَاصٌ﴾ اَیْ یُقْتَصُّ فِیْهَا اِذَا اَمْکَنَ کَالْیَدِ وَالرِّجْلِ
وَالذَّکَرِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ وَمَا لَا یُمْکِنُ فِیْهِ الْحُکُوْمَةُ وَهٰذَا الْحُکْمُ وَاِنْ کُتِبَ عَلَیْهِمْ فَهُوَ مُقَرَّرٌ فِیْ
شَرْعِنَا ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ﴾ اَیْ بِالْقِصَاصِ بِاَنْ مَکَّنَ مِنْ نَفْسِهٖ ﴿فَهُوَ کَفَّارَةٌ لَّهٗ﴾ لِمَا اَتَاهُ ﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ
بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ فِی الْقِصَاصِ وَغَیْرِهٖ ﴿فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۴۵)﴾ ﴿وَقَفَّیْنَا﴾ اَتْبَعْنَا ﴿عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ﴾ اَیِ
النَّبِیِّیْنَ ﴿ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ﴾ قَبْلَهٗ ﴿مِنَ التَّوْرٰةِ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًی ﴾ مِنَ
الضَّلَالَةِ ﴿وَّنُوْرٌ﴾ بَیَانٌ لِّلْاَحْکَامِ ﴿وَّمُصَدِّقًا﴾ حَالٌ ﴿لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰةِ﴾ لِمَا فِیْهَا مِنَ الْاَحْکَامِ
﴿وَهُدًی وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ (۴۶)﴾ وَقُلْنَا ﴿وَلْیَحْکُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ ﴾ مِنَ الْاَحْکَامِ
وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِنَصْبِ یَحْکُمْ وَکَسْرِ لَامِهٖ عَطْفًا عَلٰی مَعْمُوْلِ اٰتَیْنَاهُ ﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ
هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (۴۷)﴾ ﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ ﴾ یَا مُحَمَّدُ ﴿الْکِتٰبَ﴾ الْقُرْاٰنَ ﴿بِالْحَقِّ﴾ مُتَعَلِّقٌ بِاَنْزَلْنَا ﴿مُصَدِّقًا
لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ﴾ قَبْلَهٗ ﴿مِنَ الْکِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا﴾ شَاهِدًا ﴿عَلَیْهِ﴾ وَالْکِتٰبُ بِمَعْنَی الْکُتُبِ ﴿ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ﴾
بَیْنَ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِذَا تَرَافَعُوْا اِلَیْکَ ﴿بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ اِلَیْکَ ﴿وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ هُمْ﴾ عَادِلًا ﴿عَمَّا جَآءَکَ
مِنَ الْحَقِّ لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ﴾ اَیُّهَا الْاُمَمُ ﴿شِرْعَةً﴾ شَرِیْعَةً ﴿وَّمِنْهَاجًا﴾ طَرِیْقًا وَاضِحًا فِی الدِّیْنِ یَمْشُوْنَ
عَلَیْهِ ﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً﴾ عَلٰی شَرِیْعَةٍ وَّاحِدَةٍ ﴿وَّلٰکِنْ﴾ فَرَّقَکُمْ فِرَقًا ﴿لِّیَبْلُوَکُمْ﴾
لِیَخْتَبِرَکُمْ ﴿فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ﴾ مِنَ الشَّرَائِعِ الْمُخْتَلِفَةِ لِیَنْظُرَ الْمُطِیْعَ مِنْکُمْ وَالْعَاصِیَ ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ﴾
سَارِعُوْا اِلَیْهَا ﴿اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا﴾ بِالْبَعْثِ ﴿فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (۴۸)﴾ مِنْ اَمْرِ الدِّیْنِ
وَیَجْزِیْ کُلًّا مِّنْکُمْ بِعَمَلِهٖ ﴿وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ هُمْ وَاحْذَرْهُمْ﴾ لِ﴿اَنْ﴾ لَا
﴿ یَفْتِنُوْکَ ﴾ یُضِلُّوْنَکَ ﴿عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْکَ فَاِنْ تَوَلَّوْا﴾ عَنِ الْحُکْمِ الْمُنَزَّلِ وَاَرَادُوْا غَیْرَهٗ
﴿فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّصِیْبَهُمْ﴾ بِالْعُقُوْبَةِ فِی الدُّنْیَا ﴿بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ﴾ الَّتِیْ اَتَوْهَا وَمِنْهَا التَّوَلِّیْ
وَیُجَازِیْهِمْ عَلٰی جَمِیْعِهَا فِی الْاُخْرٰی ﴿وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ (۴۹)﴾ ﴿اَفَحُکْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُوْنَ﴾
بِالْیَاءِ وَالتَّاءِ یَطْلُبُوْنَ مِنَ الْمُدَاهَنَةِ وَالْمَیْلِ اِذَا تَوَلَّوْا ؟ اِسْتِفْهَامُ اِنْکَارِیٍ ﴿وَمَنْ﴾ اَیْ لَا اَحَدَ ﴿ اَحْسَنُ مِنَ
اللّٰهِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ﴾ عِنْدَ قَوْمٍ ﴿ یُّوْقِنُوْنَ (۵۰)﴾ بِهٖ خُصُّوْا بِالذِّکْرِ لِاَنَّهُمُ الَّذِیْنَ یَتَدَبَّرُوْنَهٗ.

ترجمہ

بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت (ہے گمراہی سے) اور نور (اس سے مراد احکام کا بیان) ہے، اس کے مطابق حکم دیتے تھے ہمارے نبی (بنی اسرائیل کے) جو فرمانبردار تھے (یعنی اللہ کے تابعدار تھے) یہود کو اور اللہ والے (یعنی یہود کے علماء اور احبار (یعنی فقہاء) کہ (یعنی اس وجہ سے کہ) ان سے حفاظت چاہی گئی (ان سے حفاظت کا وعدہ لیا گیا یعنی اللہ نے انہیں خاص اس کی حفاظت کا حکم دیا) کتاب اللہ کی (کہ لوگ اس میں تبدیلی نہ کردیں) اور وہ اس پر گواہ تھے (کہ یہ برحق ہے) تو لوگوں سے خوف نہ کرو (یعنی اے یہودیو! محمد ﷺ کی نعت اور رجم وغیرہ کے متعلق جو احکام تمہارے پاس ہیں انکے اظہار سے نہ ڈرو) اور مجھ سے ڈرو (اس کے چھپانے کے معاملے میں) اور نہ لو (لاتشتروا بمعنی لاتستبدلوا ہے) میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت (دنیا میں جسے تم اس کے چھپانے کے بدلے حاصل کرتے ہو) اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ (اس کے ساتھ) کفر کرنے والے ہیں اور ہم نے لکھ دیا (یعنی فرض کردیا) ان پر اس کتاب (یعنی توریت) میں کہ بے شک جان (قتل کی جائے) جان کے بدلے (جب کہ اس جان نے دوسری جان کو قتل کیا ہو) اور آنکھ (پھوڑی جائے) آنکھ کے بدلے اور ناک (کاٹی جائے) ناک کے بدلے اور کان (کاٹا جائے) کان کے بدلے اور دانت (نکالا جائے) دانت کے بدلے (اور ایک قرأت میں چاروں لفظ مرفوع پڑھے گئے ہیں) اور زخموں میں (جروح میں دونوں لغتیں ہیں یعنی مرفوع و منصوب) بدلہ ہے (یعنی زخموں میں ممکنہ صورت میں قصاص لیا جائے گا جیسے ہاتھ، پاؤں اور عضوِ مخصوص وغیرہ میں اور جن اعضاء میں مماثلت ممکن نہ ہو وہاں منصفانہ فیصلہ ہوگا، یہ حکم اگرچہ بنی اسرائیل پر فرض ہوا تھا لیکن ہماری شریعت میں بھی باقی ہے) پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کراوے ......۱...... (یعنی قاتل قصاص کے لیے خود کو پیش کردے) تو وہ اس کا گناہ (یعنی اس کے قتل کا گناہ) اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے ......۲...... (قصاص وغیرہ کے معاملے میں) تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

اور ہم لائے (قفینا بمعنی اتبعنا ہے) ان کے پیچھے ان کے (یعنی انبیائے کرام کے) نشان قدم پر عیسیٰ بن مریم کو تصدیق کرتا ہوا جو اس سے پہلے تھی (بین یدیہ بمعنی قبلہ ہے) توریت کی اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت (ہے گمراہی سے) اور نور (یعنی احکام کا بیان ہے) اور تصدیق فرماتی ہے (مصدقاً ترکیب میں حال ہے) توریت کی کہ اس سے پہلے تھی (یعنی اس میں احکامِ الٰہی کی) اور ہدایت ......۳...... اور نصیحت پرہیزگاروں کو (اور ہم نے کہا) اور چاہیے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے اس میں اتارے (احکام، ایک قرأت میں یحکم نصب اور لام کے کسرہ کے ساتھ اتیناہ کے معمول پر معطوف ہے) اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی فاسق ہیں اور ہم نے تمہاری طرف اتاری (اے محمد ﷺ!) کتاب (یعنی قرآنِ کریم) سچی (بالحق ظرف مستقر انزلنا کے متعلق ہے) اگلی (پہلے کی) کتابوں کی تصدیق فرماتی اور ان پر محافظ و گواہ (مهيمنا بمعنی شاهدا ہے) اس پر (یعنی کتاب پر یہاں کتاب بمعنی کُتُب ہے) تو فیصلہ کر وان میں (یعنی اہل کتاب کے مابین جب وہ آپ ﷺ کی خدمتِ عالیشان میں کوئی مقدمہ لائیں) اس سے جو اللہ نے اتارا (تمہاری طرف) اور اسے سننے والے انکی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا (عادلا شبہ فعل محذوف ہے) اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر اور ہم نے تم سب کے لیے (اے امتوں!) ایک ایک شریعت ......۴...... (شرعة بمعنی شريعة ہے) اور

راستہ رکھا (یعنی دین میں ایسا واضح راستہ کہ جس پر تم چلتے ہو) اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا (یعنی ایک ہی شریعت پر) اور لیکن (اس نے تمہیں الگ الگ جماعت کر دیا) تا کہ تمہیں آزمائے (لیبلوکم بمعنی لیختبرکم ہے) جو کچھ تمہیں دیا (یعنی مختلف شریعتیں تا کہ تم میں مطیع اور عاصی کو دیکھ سکے) تو بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو (یعنی ان کی طرف جلدی کرو) تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے (یعنی دوبارہ زندہ ہو کر) تو تمہیں بتادے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے (یعنی جس دینی معاملے میں تم اختلاف کرتے تھے اور تم میں ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا)۔

اور یہ کہ اے مسلمان! اللہ کے اتارے پر حکم کر اور انکی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ (ان کے بعد لا نافیہ محذوف ہے) کہیں تجھے لغزش نہ دے دیں، (یعنی برگشتہ نہ کردیں) کسی حکم میں جو تیری طرف اترا پھر اگر وہ منہ پھیریں (اس اترے ہوئے حکم سے اور اس کے سوا کا ارادہ کریں) تو جان لو کہ اللہ ان کو سزا پہنچایا چاہتا ہے (یعنی دنیا میں سزا دے کر) انکے بعض گناہوں کی (جس کے وہ مرتکب ہوئے، انہی گناہوں میں سے ایک گناہ روگردانی بھی ہے اور آخرت میں تو وہ سب گناہوں کی سزا دیگا) اور بے شک بہت آدمی بے حکم ہیں تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں (یبغون میں دو لغتیں: ہیں یاء اور تاء کے ساتھ، یعنی جب روگردانی کرتے ہیں تو حق پوشی و چاپلوسی اور کجی و میلان طبعی کرنا، یہ استفہام انکاری ہے) اور کون ہے (یعنی کوئی نہیں) اللہ سے زیادہ حکم میں اچھا اس قوم کے واسطے (لقوم بمعنی عند قوم ہے) جو یقین رکھتے ہیں (اس پر، ان لوگوں کی تخصیص اس لئے کی گئی ہے کہ یہی اللہ کے حکم میں تدبر کرنے والے ہیں)۔

ترکیب

﴿اِنَّآ اَنزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ﴾

انا: مشبہ واسم......**انزلنا**: فعل بافاعل......**التوراة**: ذوالحال......**فیھا**: ظرف مستقر خبر مقدم......**ھدی ونور**: معطوف علیہ، معطوف، ملکر مبتداء موخر، ملکر جملہ اسمیہ حال ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ﴾

یحکم: فعل......**بھا**: ظرف لغو......**النبیون**: موصوف......**الذین اسلموا**: موصول صلہ، ملکر صفت، ملکر معطوف علیہ......**والربنیون**: معطوف اول......**والاحبار**: معطوف ملکر فاعل......**للذین ھادوا**: ظرف لغو ثانی......**ب**: جار......**ما**: موصولہ......**استحفظوا من کتب اللہ**: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......**وکانوا علیہ شھداء**: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صلہ، موصول سے ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو ثالث......**یحکم**، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾

ف: فصیحیہ......**لاتخشوا**: فعل نہی بافاعل......**الناس**: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف ثانی،

Marfat.com

ملکر......و : عاطفہ......اخشون : فعل امر با فاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اول ......ولاتشتروا بایتی ثمنا قلیلاً : جملہ فعلیہ معطوف ثانی، ملکر شرط محذوف اذا عرفتهم هذا کیلئے جزاء، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾

و : مستانفہ......من : شرطیہ مبتداء......لم یحکم : فعل با فاعل......بما انزل الله : ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ف : جزائیہ......اولئک هم الكفرون : جملہ اسمیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ﴾

و : عاطفہ...... کتبنا : فعل با فاعل......علیهم : ظرف لغو......فیها : ظرف مستقر حال مقدم......ان : حرف مشبہ بالفعل ......النفس بالنفس : اسم وخبر معطوف علیہ ......والعین باعین والانف......الخ : اسم وخبر، معطوفات، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر ذوالحال اپنے حال مقدم سے ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ماقبل انزلنا پر معطوف۔

﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ﴾

ف : مستانفہ......من : شرطیہ......تصدق به : جملہ فعلیہ ہوکر شرط ......ف : جزائیہ......هو : مبتدا...... کفارة له : شبہ جملہ، ملکر جملہ اسمیہ جزاء، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

و : عاطفہ......من : شرطیہ مبتدا......لم یحکم بما انزل الله : جملہ فعلیہ ہوکر شرط ......فاولئک هم الظلمون : جملہ اسمیہ جواب شرط ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰةِ﴾

و : مستانفہ......قفینا : فعل با فاعل......علی اثارهم : ظرف لغو اول......ب : جار......عیسی : موصوف......ابن مریم : صفت، ملکر ذوالحال......مصدقا : اسم فاعل با فاعل......لام : جار......مابین یدیه : موصول صلہ ملکر ذوالحال......من التوراة : ظرف مستقر حال، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر حال، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو ثانی، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾

و : عاطفہ......اتینه : فعل با فاعل ومفعول......الانجیل : ذوالحال......فیه هدی ونور : جملہ اسمیہ معطوف علیہ ومصدقالما بین یدیه من التورة : شبہ جملہ معطوف اول......وهدی : معطوف ثانی ...... وموعظة للمتقین : شبہ جملہ معطوف ثالث، ملکر حال، ملکر مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ﴾

Marfat.com

و : عاطفہ......لیحکم:فعل امر......اهل الانجیل :فاعل ......بما انزل الله: ظرف لغواول......فیه :ظرف لغوثانی، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾

و: عاطفہ......من :شرطیہ مبتدا......لم یحکم بما انزل الله: جملہ فعلیہ شرط ......فاولئک هم الفسقون: جملہ اسمیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ﴾

و : عاطفہ ......انزلنا الیک :فعل بافاعل وظرف لغو......الکتب :ذوالحال...... بالحق :مستقر حال اول......مصدقا: اسم فاعل......لام: جار......مابین یدیه: موصول صلہ ملکر ذوالحال......من الکتب: ظرف مستقر حال، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف......ومهیمنا علیه: شبہ جملہ معطوف، ملکر حال ثانی، ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ﴾

ف: عاطفہ...... احکم بینهم: فعل بافاعل وظرف، بما انزل الله: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ......و: عاطفہ......لاتتبع : فعل نہی بافاعل......اهواء هم: ذوالحال......عن : جار، ما: موصولہ......جاء: فعل هو ضمیر ذوالحال من الحق: ظرف مستقر حال ملکر فاعل ......ک: ضمیر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر حال، ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا﴾

لکل: ظرف لغو مقدم......جعلنا: فعل بافاعل......منکم : ظرف مستقر امۃ محذوف کیلئے صفت، ملکر مرکب توصیفی ہوکر مفعول اول......شرعة ومنهاجا: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ﴾

و: مستانفہ ......لو: شرطیہ، شاء الله: جملہ فعلیہ شرط ......لام: تاکیدیہ......جعل: فعل هو ضمیر ذوالحال......و: حالیہ......لکن: مخففہ ......لام: جار......یبلو کم :فعل بافاعل ومفعول ......فیما اتکم :ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ بتقدیر ان مجرور، ملکر ظرف مستقر فعل محذوف اراد کیلئے، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال، ملکر فاعل ......کم: ضمیر مفعول اول......امة واحدة: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا﴾

ف: فصیحیہ ......استبقوا الخیرات: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط محذوف تبینتم وجه الحکمة فی هذا کیلئے جزا، ملکر جملہ شرطیہ ......الی الله: ظرف مستقر خبر مقدم ......مرجع: مضاف...... کم: ضمیر ذوالحال ......جمیعا: حال ملکر مضاف الیہ ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُم فِيهِ تَختَلِفُونَ ۝ وَأَنِ احكُم بَينَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ﴾

ف: عاطفہ معطوف علی معنی مرجعکم ای ترجعون جمیعا ...... ینبئکم: فعل بافاعل ومفعول...... بما کنتم فیہ تختلفون: ظرف لغو ملکر جملہ فعلیہ، و: متانفہ ...... ان: مصدریہ ...... احکم بینھم: فعل بافاعل وظرف ...... بما انزل اللّٰہ: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر بتقدیر ب مجرور، جار مجرور ملکر ظرف مستقر فعل محذوف وصیناک کیلئے جملہ فعلیہ۔

﴿وَلَا تَتَّبِع أَهوَاءَ هُم وَاحذَرهُم أَن يَفتِنُوكَ عَن بَعضِ مَا أَنزَلَ اللّهُ إِلَيكَ﴾

و: عاطفہ ...... لاتبتع: فعل نہی بافاعل ...... اھواء ھم: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... احذرھم: فعل بافاعل ومفعول...... ان: مصدریہ ...... یفتنوک: فعل بافاعل ومفعول...... عن: جار ...... بعض ما انزل اللّٰہ الیک: مرکب اضافی مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول لہ، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ملکر ماقبل احکم پر معطوف۔

﴿فَإِن تَوَلَّوا فَاعلَم أَنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعضِ ذُنُوبِهِم﴾

ف: متانفہ ...... ان: شرطیہ ...... تولوا: جملہ فعلیہ شرط ...... ف: جزائیہ ...... اعلم: فعل بافاعل ...... انما: حرف مشبہ وماکافہ ...... یرید اللّٰہ: فعل وفاعل ...... ان: مصدریہ ...... یصیبھم: فعل بافاعل ومفعول ...... ببعض ذنوبھم: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مفعول، اعلم، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ أَفَحُكمَ الجَاهِلِيَّةِ يَبغُونَ ۝ وَمَن أَحسَنُ مِنَ اللّهِ حُكماً لِّقَومٍ يُوقِنُونَ﴾

و: متانفہ، ان: حرف مشبہ، کثیرا: موصوف ...... من الناس: ظرف مستقر صفت، ملکر اسم ...... لفسقون: خبر، ملکر جملہ اسمیہ متانفہ ہمزہ استفہامیہ ...... ف: عاطفہ معطوف علی محذوف یتولون عن حکمک الجاھلیۃ: مفعول مقدم، یبغون: فعل بافاعل یہ سب ملکر جملہ فعلیہ، و: متانفہ، من: اسم استفھام مبتدا ...... احسن: اسم تفضیل ھو ضمیر مستقر ممیز، حکما: تمیز، ملکر فاعل، من اللّٰہ: ظرف لغو ...... لام: بمعنی عند مضاف، قوم: موصوف ...... یوقنون: جملہ فعلیہ صفت، ملکر مضاف الیہ، ملکر ظرف احسن اپنے متعلقات سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

شان نزول

☆...... وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس ...... اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اس کی جان مقتول کے بدلے میں ماخوذ ہوگی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مسلم ہو یا ذمی شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل۔

☆...... افحکم الجاھلیۃ یبغون ...... بنی نضیر اور بنی قریظہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل ہوتا رہتا تھا جب سید عالم ﷺ مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قریظہ نے کہا کہ بنی نضیر ہمارے بھائی ہیں ہم وہ ایک جد کی اولاد ہیں ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل

Marfat.com

کریں تو اس کے خون بہا میں ہم ستر وسق کھجوریں دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی انکے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خون بہا میں ایک سو چالیس وسق لیتے ہیں آپ اسکا فیصلہ فرمادیں حضور ﷺ نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قریظی اور نضیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں اس پر بنی نضیر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگا کہ ہم آپ کے فیصلے سے راضی نہیں آپ ہمارے دشمن ہیں ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل اور فرمایا گیا کہ کیا جاہلیت کی گمراہی اور ظلم کا حکم چاہتے ہو۔

تشریح و توضیح و اغراض

کفارہ قصاص

۱......قاتل یا جنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر معصیت کے وبال سے بچنے کیلئے بخوشی اپنے اوپر حکم جاری کرائے تو قصاص اسکے جرم کا کفارہ ہو جائیگا اور آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا۔ (الجمل، ج۲، ص۲۲۸)

﴿ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ﴾ کے معنی

۲......امام ناصر الدین بیضاوی فرماتے ہیں ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ مستھینا بہ منکرا لہ جو شخص اللہ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق برائے تحقیر و توہین فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے۔ اور جو شخص ایسا کرے وہ کافر، ظالم اور فاسق ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں فکفرھم لانکارہ، وظلمھم بالحکم علی خلافہ، و فسقھم بالخروج عنہ یعنی وہ کافر اس وجہ سے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، ظالم اس بناء پر ہوئے کہ احکام الٰہی کے خلاف فیصلہ دیا، اور فاسق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حدود اللہ کو توڑ بیٹھے۔ مزید آگے فرمایا کہ ویجوز ان یکون کل واحدۃ من الصفات الثلاث باعتبار حال انضمت الی الامتناع عن الحکم بہ ملائمۃ لھا یعنی حقیقت یہ ہے ان مبارک کلمات کے بعد کسی کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنی قوم، رعایا یا اپنے ہی لئے ایسے قانون وضع کرے جو احکام الٰہی کے خلاف ہوں۔ (بیضاوی، ج۱، ص۴۳۹)

لفظ ھدی کا تکرار

۳......آیت مبارکہ میں دو مرتبہ ہدایت کا ذکر آیا ہے پہلی مرتبہ انجیل کے لئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے کہ یہ کتاب جہالت دور کرتی اور باطنی بصیرت کو روشن کرتی ہے اور دوسری جگہ انجیل میں سید عالم ﷺ کی تشریف آوری کو یہ لفظ متضمن ہے کیونکہ یہ حضور کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے۔ (خازن، ج۲، ص۵۰)

﴿شرعۃ و منھاجا﴾

۴......ہر امت کی شریعت جدا جدا تھی لیکن دین سب کا ایک ہے اور وہ توحید ہے اور اصل میں شریعۃ، الشرع سے ہے اور اسکا معنی بیان اور اظہار ہے چنانچہ شرع کا معنی ہوا واضح اور روشن راستہ، ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ یہ شروع فی الشی سے ہے یعنی کسی چیز کی مشروعیت، اور کلام عرب میں شریعۃ، مشرعۃ سے ہے اور اس سے مراد وہ گھاٹ ہے جہاں سے لوگوں کو پانی پلایا جاتا

Marfat.com

ہواور سیراب کیا جاتا ہوایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ شریعت سے مراد راستہ ہے پھر یہ لفظ اس راستے کیلئے استعمال ہونے لگا جو دین الٰہی تک پہنچادے اور منہاج سے مراد واضح راستہ ہے، بعض نے یہ بھی کہا کہ شریعۃ اور منہاج ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور تکرار محض تاکید کیلئے ہے، اور دونوں سے مراد دین ہے، جبکہ بعض کہتے ہیں کہ یہاں نہایت لطیف فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ شریعت سے مراد وہ راستہ جسکا اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو حکم فرمایا اور منہاج سے مراد وہ واضح طریقہ ہے جو اس شریعت تک پہنچائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کے دور سے یہی ہے کہ کلمہ لاالہ الااللہ کی گواہی دینا اور اللہ کی طرف سے نازل کردہ کا اقرار کرنا اور شریعت اور منہاج ہر قوم کا جدا ہے۔ (خازن، ج۲،ص۵۱ ملخصا)

☆...... ☆الفقهاء: ان کا عطف الربانیون پر ہے یعنی خاص کا عطف عام پر ہے، خازن میں ہے کہ کیا ربانیون اور احبار میں کوئی فرق ہے؟ اس میں اختلاف ہے، ایک قول یہ کیا گیا کہ کوئی فرق نہیں ہے ربانیون اور احبار ایک ہی ہیں اور ان سے علماء اور فقہاء مراد ہیں، ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ ربانیون احبار سے اعلی درجہ میں ہیں اسی لئے اللہ تعالی نے انہیں مقدم ذکر کیا، ایک قول یہ بھی کیا گیا ہے کہ ربانیون سے مراد حکام وغیرہ ہیں اور احبار سے مراد علماء ہیں، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ ربانیون نصاری کے علماء ہیں اور احبار یہود کے۔

فی کتمانه: یہ جملہ بعض نسخوں میں ہے اور ضمیر عائد ما کی جانب راجع ہے اور یہ ظاہر ہے، اور بعض نسخوں میں فی کتمانها ہے اور ضمیر عائد اسی طرح ما کی جانب راجع ہے، اور کتمانها میں ہاء مؤنث کی ضمیر معنوی اعتبار سے ہے کہ کتمان متعدد امور میں واقع ہوسکتا ہے۔ **یجدع**: بمعنی یقطع ہے۔ **ونحو ذلک**: جیسا کہ ہونٹ، کان اور قدم۔

حال: مصدقًا، **الانجیل** سے حال ہے، یعنی حال مؤکدہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالی کی بعض کتابیں بعض کی تصدیق کرتی ہیں۔

شاهدا: یعنی ماقبل کتابوں پر نگہبان، حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کتاب ہمارے نبی کی نگہبان ہے پس حق یہ ہے کہ اسے ہر دوزاویوں سے پہچانا جائے، قرآن نگہبان ہے اور ہمارے نبی کی تصدیق کرنے والی کتاب ہے، ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ حفاظت فرمانے والی امین ہے، ابوسعود کی عبارت ہے کہ قرآن ان پر محافظ ہے یعنی ساری کتابوں پر نگہبان ہے جو کہ تبدیلی سے محفوظ ہیں اس لئے کہ قرآن تمام کتابوں کی صحت وثبات پر نگہبان ہے اور جملہ کتابوں کے شرعی اصولوں کو قائم رکھتا ہے اور ان کتابوں سے مستفاد ہونے والی انتہائے مشروعیت کے بیان کے ساتھ ان کے فروعات اور منسوخ احکامات کی تائید کرتا ہے اور ان کتابوں پر عمل کے وقت کے پورے ہوجانے پر بھی تائید کرتا ہے۔

لینظر المطیع الخ: مراد فرمانبردار اور نافرمان میں تمیز کرنا ہے۔

من المداهنة: قاموس میں ہے کہ مافی ضمیر کے خلاف اظہار کرنے کو مداهنة کہتے ہیں جیسا کہ ادهان۔ (الجمل، ج۲،ص۲۲۵ وغیرہ)

Marfat.com

رکوع نمبر ١٢

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى اَوْلِيَآءَ﴾ تُوَالُوْنَهُمْ وَتُوَادُّوْنَهُمْ ﴿بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾
لِاتِّحَادِهِمْ فِي الْكُفْرِ ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ مِنْ جُمْلَتِهِمْ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
(٥١)﴾ بِمُوَالَاتِهِمُ الْكُفَّارَ ﴿فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾ ضُعْفُ اِعْتِقَادٍ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ الْمُنَافِقِ ﴿
يُسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ﴾ فِيْ مُوَالَاتِهِمْ ﴿يَقُوْلُوْنَ﴾ مُعْتَذِرِيْنَ عَنْهَا ﴿نَخْشٰى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ﴾ يَدُوْرُ بِهَا الدَّهْرُ
عَلَيْنَا مِنْ جَدْبٍ اَوْ غَلَبَةٍ وَلَا يَتِمُّ اَمْرُ مُحَمَّدٍ فَلَا يَمِيْرُوْنَا ، قَالَ تَعَالٰى ﴿فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ﴾
بِالنَّصْرِ لِنَبِيِّهٖ بِاِظْهَارِ دِيْنِهٖ ﴿اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ﴾ بِهَتْكِ سِتْرِ الْمُنَافِقِيْنَ وَافْتِضَاحِهِمْ ﴿فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ
اَسَرُّوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ﴾ مِنَ الشَّكِّ وَمُوَالَاةِ الْكُفَّارِ ﴿نٰدِمِيْنَ (٥٢)﴾ ﴿وَيَقُوْلُ﴾ بِالرَّفْعِ اِسْتِيْنَافًا بِوَاوٍ
وَدُوْنِهَا وَبِالنَّصْبِ عَطْفًا عَلٰى يَاْتِىَ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ لِبَعْضِهِمْ اِذَا هَتَكَ سِتْرَهُمْ تَعَجُّبًا ﴿اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ﴾ غَايَةَ اجْتِهَادِهِمْ فِيْهَا ﴿اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ﴾ فِي الدِّيْنِ قَالَ تَعَالٰى ﴿حَبِطَتْ﴾
بَطَلَتْ ﴿اَعْمَالُهُمْ﴾ الصَّالِحَةُ ﴿فَاَصْبَحُوْا﴾ فَصَارُوْا ﴿خٰسِرِيْنَ (٥٣)﴾ الدُّنْيَا بِالْفَضِيْحَةِ وَالْاٰخِرَةَ
بِالْعِقَابِ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ﴾ بِالْفَكِّ وَالْاِدْغَامِ ، يَرْجِعُ ﴿مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ﴾ اِلَى الْكُفْرِ اِخْبَارٌ بِمَا
عَلِمَ تَعَالٰى وُقُوْعَهٗ وَقَدِ ارْتَدَّ جَمَاعَةٌ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ﴾ بَدْلَهُمْ ﴿بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ
وَيُحِبُّوْنَهٗ﴾ قَالَ ﷺ " :هُمْ قَوْمُ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ "رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ صَحِيْحِهٖ
﴿اَذِلَّةٍ﴾ عَاطِفِيْنَ ﴿عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ﴾ اَشِدَّاءَ ﴿عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ
لَوْمَةَ لَآئِمٍ﴾ فِيْهِ كَمَا يَخَافُ الْمُنَافِقُوْنَ لَوْمَ الْكُفَّارِ ﴿ذٰلِكَ﴾ الْمَذْكُوْرُ مِنَ الْاَوْصَافِ ﴿فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ﴾ كَثِيْرُ الْفَضْلِ ﴿عَلِيْمٌ (٥٤)﴾ بِمَنْ هُوَ اَهْلُهٗ وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
قَوْمَنَا هَجَرُوْنَا ﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
رٰكِعُوْنَ (٥٥)﴾ خَاشِعُوْنَ اَوْ يُصَلُّوْنَ صَلٰوةَ التَّطَوُّعِ ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ فَيُعِيْنُهُمْ
وَيَنْصُرُهُمْ ﴿فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (٥٦)﴾ لِنَصْرِهٖ اِيَّاهُمْ اَوْقَعَهٗ مَوْقِعَ فَاِنَّهُمْ بَيَانًا لِاَنَّهُمْ مِنْ حِزْبِهٖ ، اَىْ اَتْبَاعِهٖ

ترجمہ

اے ایمان والو! یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ (تم ان سے دوستی اور محبت کا اظہار نہ کرو) وہ آپس میں ایک دوسرے کے
دوست ہیں (اس لئے کہ وہ کفر میں متحد ہیں) اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے......ا......(یعنی وہ انہیں کے

Marfat.com

حکم میں داخل ہے) بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا (کافروں سے دوستی نبھانے کی وجہ سے) اب تم انہیں دیکھو گے جنکے دلوں میں آزار ہے (یعنی اعتقادی کمزوری ہے جیسے عبداللہ بن ابی منافق) کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑتے ہیں (ان سے دوستی کے سلسلے میں) کہتے ہیں (معذرت کرتے ہوئے) ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے (یعنی کہیں زمانے کی گردش کا ہم شکار ہو جائیں یعنی خشک سالی آجائے یا کافر مومنوں پر غالب آجائیں اور حضرت محمد ﷺ ناکام ہوں تو یہ یہود و نصاریٰ ہماری رسد نہ روک دیں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تو نزدیک ہے کہ اللہ فتح لائے (یعنی اپنے نبی محترم ﷺ کی مدد فرمائے ان کے دین کو ظاہر فرما کر) یا اپنی طرف سے کوئی حکم (لائے منافقوں کی حالت نفاق ظاہر فرمانے کا اور انکی رسوائی اور بے عزتی کا) پھر اس پر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا (یعنی شک اور کفار کی دوستی) پچھتائے رہ جائیں اور کہتے ہیں (یقول، مرفوع ہونے کی صورت میں جملہ متانفہ ہے خواہ واؤ کے ساتھ ہو یا بغیر واؤ کے اور نصب کی صورت میں یاتی پر معطوف ہے) ایمان والے (ایک دوسرے سے جب انکا پردہ چاک ہوا تعجب کرتے ہوئے) کیا یہی لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی اپنے حلف میں پوری کوشش سے (یعنی انہوں نے اپنی قسموں میں مبالغہ کیا تھا) کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں (دینی معاملے میں، پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) ضائع ہو گئے (حبطت بمعنی بطلت ہے) انکے اعمال (صالحہ) تو رہ گئے (فاصبحوا بمعنی صاروا ہے) نقصان میں (دنیا میں بے عزتی پا کر اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہونے کی وجہ سے)۔

اے ایمان والو! جو پھرے (یرتدد بلا ادغام اور ادغام کے ساتھ بمعنی یرجع ہے) تم میں دین سے ......٢...... (کفر کی طرف، اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے مطابق پہلے ہی اس کے واقع ہونے کی خبر دے دی چنانچہ نبی پاک ﷺ کے وصال الی الحق کے بعد ایک جماعت مرتد ہو گئی) تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا (انکے بدلے) کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ انکا پیارا (نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''وہ لوگ یہ ہیں'' اسے حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے) نرم (جھکے ہوئے) مومنوں پر اور سخت (شدت والے) کافروں پر، اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے (جہاد کے معاملہ میں، جیسا کہ منافق کافروں کی ملامت سے ڈرتے تھے) یہ (مذکورہ اوصاف) اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا (یعنی کثیر فضل والا ہے) علم والا ہے (اس کا جوان کاموں کا اہل ہے جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سید عالم، نورِ مجسم ﷺ کی بارگاہِ ناز میں عرض کی کہ ہماری قوم نے ہمارا بائیکاٹ کر دیا ہے اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ) تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں (عجز و انکساری کرتے ہیں یا پھر مراد ہے کہ وہ نماز نفل ادا کرتے ہیں) اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے (تا کہ انکی اعانت و مدد فرمائے) تو بے شک اللہ کا گروہ ہی غالب ہے (اللہ کے خاص ان کی مدد فرمانے کی وجہ سے، اور فانھم کی بجائے فان حزب اللّٰہ ذکر کرنے کا سبب یہ ہے کہ یہ اس بات کو بیان کرنے کے لیے کہ وہ اللہ کے گروہ اور فرمانبرداروں میں سے ہیں)۔

Marfat.com

ترکیب

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ﴾

یایھاالذین امنوا: جملہ ندائیہ ......لاتتخذوا:فعل نہی وفاعل...... الیھود و النصری:مفعول اول ......اولیاء:موصوف ......بعضھم : مبتدا...... اولیاء بعض :خبر،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صفت ،ملکر مفعول ثانی ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾

و: مستانفہ......من :شرطیہ مبتدا......یتول: فعل ھو ضمیر مستقر ذوالحال ......منکم :ظرف مستقر حال ،ملکر فاعل ......ھم:ضمیر مفعول ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ......فانہ منھم: جملہ اسمیہ جواب شرط ،ملکر جملہ شرطیہ خبر ،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ ......ان اللّٰہ: حرف مشبہ واسم ......لایھدی القوم الظلمین: جملہ فعلیہ خبر ،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآىٕرَةٌ﴾

ف:مستانفہ......تری: فعل بافاعل ......الذین: موصول......فی قلوبھم مرض : جملہ اسمیہ صلہ ،ملکر مفعول اول ......یسرعون: فعل واؤضمیر ذوالحال ......یقولون :قول......نخشی ان تصبینا دائرۃ: جملہ فعلیہ مقولہ ،ملکر حال ،ملکر فاعل ......فیھم : ظرف لغو ،ملکر فعلیہ مفعول ثانی ،یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ﴾

ف: مستانفہ......عسی: فعل مقارب ......اللّٰہ: اسم جلالت اسم......ان:مصدریہ یاتی:فعل بافاعل ......ب: جار......الفتح :معطوف علیہ ......لو:عاطفہ......امر :موصوف......من عندہٖ:ظرف مستقر صفت ،ملکر معطوف ،ملکر مجرور ملکر ظرف جملہ فعلیہ بتاویل مصدر خبر ،ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿فَیُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ﴾

ف:عاطفہ...... یصبحوا :فعل ناقص واسم ......علی : جار ......ماسر وافی انفسھم: موصول صلہ ملکر مجرور ،ملکر ظرف لغو مقدم ......نداامین: اسم فاعل بافاعل ،اپنے ظرف لغو مقدم سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل ''پر معطوف۔

﴿وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ﴾

و:مستانفہ،یقول الذین امنوا: قول......ھمزہ: حرف استفہام......ھولاء :مبتدا،الذین : موصول ،اقسموا اللّٰہ جھد ایمانھم: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول مطلق ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ،ملکر خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ،ملکر جملہ فعلیہ قولیہ مستانفہ ،انھم :حرف مشبہ واسم ،لمعکم :ظرف مستقر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ قسم محذوف '' نقسم '' کیلئے جواب قسم ،ملکر جملہ قسمیہ مستانفہ۔

﴿حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ﴾

حبطت: فعل ،اعملھم: فاعل ،ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ،ف:عاطفہ ،اصبحوا :فعل واسم ،خسرین: خبر ملکر جملہ فعلیہ

Marfat.com

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ﴾

یایھاالذین امنوا: جملہ ندائیہ ......من بشرطیہ مبتدا ......یرتد : فعل ہو ضمیر ذوالحال ......منکم: ظرف مستقر حال، ملکر فاعل ......عن دینہ: ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ......ف: جزائیہ ......سوف جرف استقبال...... یاتی اللہ: فعل وفاعل ......ب: جار ......قوم :موصوف......یحبھم : جملہ فعلیہ معطوف علیہ ......ویحبونہ: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صفت اول ......اذلۃ علی المومنین: شبہ جملہ صفت ثانی ......اعزۃ علی الکافرین: شبہ جملہ صفت ثالث......یجھدون فی سبیل اللہ : جملہ فعلیہ معطوف علیہ......ولایخافون لومۃ لائم: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر صفت رابع، اپنے موصوف سے ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، یاتی فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقصود بالنداء ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾

ذلک: مبتدا......فضل اللہ : خبر اول ......یوتیہ من یشاء: جملہ فعلیہ خبر ثانی، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ......و:مستانفہ......اللہ: اسم جلالت مبتدا......واسع: خبر اول......علیم: خبر ثانی ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ﴾

انما: حرف مشبہ وما کافہ......ولیکم :خبر مقدم ......اللہ: اسم جلالت معطوف علیہ ......ورسولہ :معطوف اول......و: عاطفہ......الذین امنوا: موصول صلہ، ملکر مبدل منہ ......الذین :موصول ......یقیمون الصلوۃ : جملہ فعلیہ معطوف علیہ ......ویوتون الزکوۃ: جملہ فعلیہ معطوف اول......وھم رکعون: جملہ اسمیہ معطوف ثانی، ملکر صلہ، ملکر بدل، ملکر معطوف ثانی، اپنے معطوف علیہ سے ملکر مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾

و:مستانفہ......من: شرطیہ مبتدا ......یتول : فعل بافاعل......اللہ: اسم جلالت معطوف علیہ ......ورسولہ: معطوف اول......والذین امنوا: معطوف ثانی، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ......ف: جزائیہ ......ان حزب اللہ :حرف مشبہ واسم......ھم الغلبون: جملہ اسمیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

شانِ نزول

☆......یایھا الذین امنوا لاتتخذوا......اس آیت میں یہود ونصاری کے ساتھ دوستی اور مولات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا اس کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا ہے یہ حکم عام ہے اگر چہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو شان نزول یہ آیت حضرت عبادہ بن صامت صحابی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ابی سلول کے بارے میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت وقوت والے ہیں اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور

Marfat.com

اللہ اور اس کے رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں ہے اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کر سکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے انکے ساتھ رسم وراہ رکھنی ضرور ہے حضور سید عالم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عبادہ رضی اللہ عنہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆......انما ولیکم اللہ ورسولہ ......حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے قوم قریظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا ہے اور قسمیں کھا لیں کہ وہ ہمارے ساتھ مجالست نہ کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر، اس کے رسول کے نبی ہونے پر، مومنین کے دوست ہونے پر اور حکم آیت کا تمام مومنین کے لیے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب ہیں۔

تشریح و توضیح و اغراض

کفار سے دوستی

۱......مسلمانوں پر یہود و نصاری اور ہر مخالف دین اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔ (مدارک، ج۱،ص ۴۵۳)

کافروں سے دوستی کرنا، ان سے کسی بھی قسم کے رسم وراہ رکھنا مناسب نہیں ہے۔ ہمارے اسلاف کا اس بارے میں کس طرح کوشش کیا کرتے تھے اس بات کا اندازہ ہم اس طرح لگا سکتے ہیں کہ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی؟ ﴿یایھا الذین امنو لا تتخذوا الیھود ...... الخ﴾ ابو موسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسکا دین اسکے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے انہیں ذلیل کیا ہے اسلئے تم انہیں عزت نہ دو۔ اللہ نے انہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو، ابو موسی رضی اللہ عنہ نے عرض کہ مجبوری ہے اسکے بغیر حکومت بصرہ کا چلنا مشکل ہے اور وجہ یہ بھی ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا، اس پر امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا نصرانی مر گیا والسلام، مطلب یہ کہ اس کے مرجانے پر جو تم نے کرنا ہے وہ آج کر لو۔ (خازن، ج۲،ص ۵۲)

مرتد کا بیان

۲......ھو لغۃ :الراجع مطلقا، وشرعا :(الراجع عن دین الاسلام .ورکنھا إجراء کلمۃ الکفر علی اللسان بعد الایمان)وھو تصدیق محمد ﷺ فی جمیع ما جاء بہ عن اللہ تعالی .

لغوی اعتبار سے مرتد سے مراد مطلق رجوع کرنے والا ہے اور شرعی اعتبار سے مرتد کے معنی دین اسلام سے رجوع کرنے والا ہے اور اس کا رکن یہ ہے کہ زبان پر ایمان لانے کے بعد کلمۂ کفر جاری کرنا ہے، اور ایمان سے مراد محمد ﷺ کی ان تمام معاملات میں تصدیق کرنا ہے جو وہ اللہ رب العالمین کی طرف سے لائے ہیں۔ (در مختار، کتاب الجھاد، باب المرتد، ج۶، ص ۳۵۴)

Marfat.com

ارتداد کی شرائط

مرتد ہونے کی شرائط یہ ہیں ا......عقل، ناسمجھ بچے اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو کفر کا حکم نہ ہوگا۔۲......ہوش، اگر حالت نشہ میں کفر بکا تو کفر نہ ہوگا۔۳......اختیار، اکراہ اور مجبوری کی صورت میں حکم کفر نہیں ہوگا مطلب یہ ہے کہ جان جانے، کوئی عضو تلف ہونے یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں شریعت یہ اجازت دیتی ہے کہ ظالم کے حکم کے مطابق زبان سے کفر کہہ دے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن رہے، ایسی حالت میں بھی کفر کا حکم نہ لگایا جائے گا۔ (در مختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶،ص۳۵۹)

☆......جو شخص بطور تمسخر اور مذاق کے کفر کرے گا وہ بھی مرتد ہے اگر چہ یہ کہے کہ اس بات کا اعتقاد نہیں رکھتا۔

(در مختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶،ص۳۵۶)

☆......مستحب یہ ہے کہ جو شخص مرتد ہو جائے حاکم اسلام اس پر دعوت اسلام پیش کرے اور اگر کوئی شبہ ظاہر کرے تو حاکم وقت اس کا شبہ دور کرے اور مہلت مانگنے پر تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اس پر اسلام پیش کرے اور مہلت نہ مانگنے پر تین دن قید میں رکھا جائے اور ہر روز اس پر اسلام پیش کیا جائے ہو سکتا ہے کہ اسلام قبول کرلے پھر اگر اسلام قبول کرلے فبہا اور منکر ہی رہے تو اب قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کئے قتل کرنا مکروہ ہے۔ (در مختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶،ص۳۵۹)

☆......جو شخص بعض انبیاء کو مانے اور بعض کا انکار کرے یا انبیاء ومرسلین کے طور طریقوں سے راضی نہ ہو وہ کافر ہے۔ اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو حضرات انبیاء کرام کی طرف فحاشی کو منسوب کرے جیسا کہ انکے بارے میں معاذ اللہ زنا کا گمان کرے یا اسی قسم کی کوئی اور بات جیسا کہ فرقۂ حشویہ نے حضرت یوسف کے بارے میں گمان کیا تھا، فرمایا کہ ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی کیونکہ اس نے حضرات انبیاء کرام کی طرف گالی کو منسوب کیا اور انکے مقام ومرتبہ میں کمی چاہی، ابو ذر فرماتے ہیں کہ جو یہ کہے کہ ہر معصیت کفر ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہے کہ حضرات انبیاء کرام نے نافرمانی کی تو ایسا کہنے والا شخص کافر ہے کیونکہ اس نے گالی دی، اور جو یہ کہے کہ انہوں نے حالت نبوۃ میں کفر نہ کیا اور نہ ہی کفر کو قبول کیا تو یہ بھی کفر ہے کہ اسطرح اس نے نصوص کا انکار کیا۔

(هندیه، کتاب السیر، باب فی احکام المرتدین، ج۲،ص۲۸۵)

☆......اگر کوئی شخص اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ ہے چہ جائے کہ گواہان عادل سے اسکا ارتداد ثابت بھی ہوتا ہو مطلب یہ کہ اس صورت میں یہ کہا جائیگا کہ ارتداد تو کیا تھا مگر اب توبہ کرلی اس صورت میں قتل نہ کیا جائیگا اور باقی احکام ارتداد والے جاری ہونگے مثلاً اسکی عورت نکاح سے نکل جائے گی، سابقہ اعمال صالحہ برباد ہو جائیں گے اسکا وقف باطل ہو جائے گا، عورت بائنہ ہو جائے گی اور حج کی استطاعت رکھنے پر پھر سے حج فرض ہوگا سابقہ حج بیکار گیا۔ (در مختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶،ص۳۷۰)

☆......مرتد کا نکاح بھی بالاتفاق باطل ہے اسکے لئے جائز نہیں کہ کسی بھی عورت سے نکاح کرے چاہے وہ مسلمان ہو یا مرتدہ یا ذمیہ یا آزاد یا مملوکہ ہو، اسی طرح مرتد کا ذبیحہ بھی حرام ہے اور اسکا شکار بھی چہ جائے کہ کتا یا باز یا تیر سے شکار کرے (اگر چہ بسم اللہ پڑھے)۔

(هندیه، کتاب السیر، باب المرتدین، ج۲،ص۲۷۸)

Marfat.com

☆......جوشخص اپنے ایمان میں شک کرے اور کہے انا انشاء الله مومن تو ایسا شخص کافر ہے ہاں یہ کہے کہ معلوم نہیں وقت رخصت میں مومن ہونگا یا نہیں، ایسا کہنے والا شخص کافر نہ ہوگا۔ (هنديه، كتاب السير ،باب المرتد ين، ج۲،ص۲۸۰)

☆......قرآن کی آیتوں کا انکار کرنا یا مذاق اڑانا یا اسے عیب دار بیان کرنا کفر ہے اور ایسا کرنے والا شخص کافر ہے

(هنديه، كتاب السير ،باب المرتد ين، ج۲،ص۲۸۸)

☆......جوشخص عالم سے بغیر کسی وجہ ظاہر کے بغض رکھے، اسے شخص پر کفر کا خوف ہے اور اس بات میں بھی کفر کا خوف ہے کہ عالم یا فقیہ کو بغیر کسی وجہ کے گالی دے۔ (هنديه، كتاب السير ،باب المرتد ين، ج۲،ص۲۹۱)

☆......جوشخص قیامت جنت، دوزخ، میزان، پل صراط، اعمال نامے اور بعث بعد الموت کا انکار کرے ایسا شخص کافر ہے۔

– (هنديه، كتاب السير ،باب المرتد ين، ج۲،ص۲۹۴)

☆......☆ كعبد الله بن ابى: اور اس کے ساتھی۔

متعذرين عنها: یعنی یہ منافقین مسلمانوں سے دوستیوں کے بارے میں عذر پیش کرتے ہیں۔

او غلبة: کفار کا مسلمانوں پر غلبہ ہونے۔

فلايميرونا: یعنی کفار ہمیں (یعنی منافقین) کو کھانا وغیرہ نہ دیں گے۔

قال تعالى: منافقین کے قول ﴿نخشى ان تصيبنا دائره﴾ کا رد ہے اور مومنوں کے لئے ان کے عقیدے پر بشارت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے گا، حدیث شریف میں آتا ہے کہ "بیشک میں اپنے بندے کے گمان سے قریب تر ہوں جو وہ چاہے"۔

بالرفع استئنافاً: نحوی اعتبار سے، یا سوال مقدر کے جواب کا بیان ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی کہ ماذا يقول المؤمنون حينئذٍ

عطفاً على يأتى: یعنی اس پر عسى مسلط ہے، اصل عبارت یوں ہے کہ فعسى الله ان يأتى بالفتح۔

اهولاء: ہمزہ استفہامیہ تعجبیہ ہے اور ھاء تنبیہ کے لئے ہے اور اولاء اسم اشارہ مبتداء ہے اور والذين اس کی خبر ہے اور اقسموا ،الذين کا صلہ ہے۔

غاية اجتهادهم: اس جملے میں اشارہ ہے کہ جہد صفت ہے مصدر محذوف مفعول مطلق لاقسموا کے لئے، تقدیر عبارت اقساماً ہے۔

تعالى: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿حبطت اعمالهم﴾ کی جانب اشارہ ہے کہ یہ کلام منافقین کے اعمال سے متعلق خبر ہے نہ کہ مؤمنین کے اعمال سے متعلق، اس لئے کہ مؤمنین کو اس بات کا علم نہیں دیا گیا۔

الصالحة: یعنی ظاہر کے اعتبار سے اعمال کرتے ہیں۔

وقد ارتد جماعة: یہ صفت جن کی ہے وہ کون ہیں اس میں کئی قول ہیں۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ وحسن وقتادہ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہونے اور زکوۃ سے منکر ہونے والوں پر جہاد کیا۔

Marfat.com

عیاض بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا کہ یہ ان کی قوم ہے، ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہلِ یمن ہیں جن کی تعریف بخاری و مسلم کی حدیثوں میں آئی ہے، سدی کا قول ہے کہ یہ لوگ انصار ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اوران اقوال میں کچھ منافات نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا ان صفات کے ساتھ متصف ہونا صحیح ہے، الختصر۔

عاطفین: اشارہ ہے کہ اذلة، عاطفین کے معنی کو متضمن ہے، علیٰ کے ساتھ (علی یا تولام کے معنی کو متضمن ہے یا بطور صلہ مستعمل ہے، مظہری) یعنی مسلمان کافروں پر سخت ہیں اور ایسا ہی معنی قرآن مجید میں ﴿اشداء علی الکفار و رحماء بینھم﴾ میں ہے۔

﴿ذلک﴾ المذکور: یعنی چھ اوصاف۔

ونزل: اس کا بیان شان نزول کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

خاشعون: مطلق رکوع کہہ کر خشوع مراد لیا گیا ہے۔ (صاوی، ج ۲، ص ۱۲۲ وغیرہ)

✡✡✡✡✡

رکوع نمبر ۱۳

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا﴾ مَهْزُوًّا بِهٖ ﴿وَّلَعِبًا مِّنَ﴾ لِلْبَیَانِ ﴿الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ﴾ اَلْمُشْرِكِیْنَ بِالْجَرِّ وَالنَّصْبِ ﴿اَوْلِیَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ بِتَرْكِ مُوَالَاتِهِمْ ﴿اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (۵۷)﴾ صَادِقِیْنَ فِیْ اِیْمَانِكُمْ ﴿وَ﴾ الَّذِیْنَ ﴿اِذَا نَادَیْتُمْ﴾ دَعَوْتُمْ ﴿اِلَى الصَّلٰوةِ﴾ بِالْاَذَانِ ﴿اتَّخَذُوْهَا﴾ اَیِ الصَّلٰوةَ ﴿هُزُوًا وَّلَعِبًا﴾ بِاَنْ یَّسْتَهْزِءُوْا بِهَا وَیَتَضَاحَكُوْا ﴿ذٰلِكَ﴾ الْاِتِّخَاذُ ﴿بِاَنَّهُمْ﴾ بِسَبَبِ اَنَّهُمْ ﴿قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ (۵۸)﴾ وَنَزَلَ لَمَّا قَالَتِ الْیَهُوْدُ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: بِمَنْ تُؤْمِنُ مِنَ الرُّسُلِ فَقَالَ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیَةَ فَلَمَّا ذَكَرَ عِیْسٰی قَالُوْا لَا نَعْلَمُ دِیْنًا شَرًّا مِّنْ دِیْنِكُمْ ﴿قُلْ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ﴾ تُنْكِرُوْنَ ﴿مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ﴾ اِلَى الْاَنْبِیَاءِ ﴿وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ (۵۹)﴾ عَطْفٌ عَلٰی اَنْ اٰمَنَّا اَلْمَعْنٰی مَا تُنْكِرُوْنَ اِلَّا اِیْمَانَنَا وَمُخَالَفَتَكُمْ فِیْ عَدَمِ قُبُوْلِهٖ اَلْمُعَبَّرُ عَنْهُ بِالْفِسْقِ اللَّازِمِ عَنْهُ وَلَیْسَ هٰذَا مِمَّا یُنْكَرُ ﴿قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ﴾ اُخْبِرُكُمْ ﴿بِشَرٍّ مِّنْ﴾ اَهْلِ ﴿ذٰلِكَ﴾ الَّذِیْ تَنْقِمُوْنَهٗ ﴿مَثُوْبَةً﴾ ثَوَابًا بِمَعْنٰی جَزَاءً ﴿عِنْدَ اللّٰهِ﴾ هُوَ ﴿مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ﴾ اَبْعَدَهٗ عَنْ رَحْمَتِهٖ ﴿وَغَضِبَ عَلَیْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ﴾ بِالْمَسْخِ ﴿وَ﴾ مَنْ ﴿عَبَدَ الطَّاغُوْتَ﴾ الشَّیْطَانَ بِطَاعَتِهٖ، وَرُعِیَ فِیْ مِنْهُمْ مَعْنٰی مَنْ وَفِیْمَا قَبْلَهٗ لَفْظُهَا وَهُمُ الْیَهُوْدُ، وَفِیْ قِرَاءَةٍ بِضَمِّ بَاءِ عَبُد وَاِضَافَتُهٗ اِلٰی مَا بَعْدَهٗ اِسْمُ جَمْعٍ لِعَبْدٍ وَنَصْبُهٗ بِالْعَطْفِ عَلَى الْقِرَدَةِ ﴿اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا﴾ تَمْیِیْزٌ لِاَنَّ مَاْوٰهُمُ النَّارُ ﴿وَّاَضَلُّ عَنْ

Marfat.com

سَوَاءِ السَّبِیلِ(۶۰)﴾ طَرِیقِ الْحَقِ وَاصْلُ السَّوَآءِ الْوَسْطُ وَذِکْرُ شَرٍّ وَاَضَلُّ فِی مُقَابَلَةِ قَوْلِهِمْ لَا نَعْلَمُ دِیْنًا شَرًّا مِنْ دِیْنِکُمْ ﴿وَاِذَا جَآؤُکُمْ﴾ اَیْ مُنَافِقُوا الْیَهُوْدِ ﴿قَالُوْا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا﴾ اِلَیْکُمْ مُتَلَبِّسِیْنَ ﴿بِالْکُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا﴾ مِنْ عِنْدِکُمْ مُتَلَبِّسِیْنَ ﴿بِهٖ﴾ وَلَمْ یُؤْمِنُوْا ﴿وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا یَکْتُمُوْنَ(۶۱)﴾ مِنَ النِّفَاقِ ﴿وَتَرٰی کَثِیْرًا مِّنْهُمْ﴾ اَیِ الْیَهُوْدِ ﴿یُسَارِعُوْنَ﴾ یَقَعُوْنَ سَرِیْعًا ﴿فِی الْاِثْمِ﴾ اَلْکِذْبِ ﴿وَالْعُدْوَانِ﴾ اَلظُّلْمِ ﴿وَاَکْلِهِمُ السُّحْتَ﴾ اَلْحَرَامَ کَالرُّشٰی ﴿لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۶۲)﴾ عَمَلُهُمْ هٰذَا ﴿لَوْلَا﴾ هَلَّا ﴿یَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ﴾ مِنْهُمْ ﴿عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ﴾ اَلْکِذْبَ ﴿وَاَکْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ(۶۳)﴾ تَرْکُ نَهْیِهِمْ ﴿وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ﴾ لَمَّا ضِیْقَ عَلَیْهِمْ بِتَکْذِیْبِهِمُ النَّبِیَّ ﷺ بَعْدَ اَنْ کَانُوْا اَکْثَرَ النَّاسِ مَالًا ﴿یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ﴾ مَقْبُوْضَةٌ عَنْ اِدْرَارِ الرِّزْقِ عَلَیْنَا کَنَوْا بِهٖ عَنِ الْبُخْلِ تَعَالٰی عَنْ ذٰلِکَ قَالَ تَعَالٰی ﴿غُلَّتْ﴾ اُمْسِکَتْ ﴿اَیْدِیْهِمْ﴾ عَنْ فِعْلِ الْخَیْرَاتِ دُعَاءً عَلَیْهِمْ ﴿وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ﴾ مُبَالَغَةً فِی الْوَصْفِ بِالْجُوْدِ وَثَنَّی الْیَدَ لِاِفَادَةِ الْکَثْرَةِ اِذْ غَایَةُ مَا یَبْذُلُهُ السَّخِیُّ مِنْ مَالِهٖ اَنْ یُّعْطِیَ بِیَدَیْهِ ﴿یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ﴾ مِنْ تَوْسِیْعٍ وَتَضْیِیْقٍ لَا اِعْتِرَاضَ عَلَیْهِ ﴿وَلَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ﴾ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴿طُغْیَانًا وَّکُفْرًا﴾ لِکُفْرِهِمْ بِهٖ ﴿وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ﴾ فَکُلُّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ تُخَالِفُ الْاُخْرٰی ﴿کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ﴾ اَیْ لِحَرْبِ النَّبِیِّ ﷺ ﴿اَطْفَاَهَا اللّٰهُ﴾ اَیْ کُلَّمَا اَرَادُوْهُ رَدَّهُمْ ﴿وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا﴾ اَیْ مُفْسِدِیْنَ بِالْمَعَاصِیْ ﴿وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ(۶۴)﴾ بِمَعْنٰی اَنَّهٗ یُعَاقِبُهُمْ ﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْکِتٰبِ اٰمَنُوْا﴾ بِمُحَمَّدٍ ﷺ ﴿وَاتَّقَوْا﴾ اَلْکُفْرَ ﴿لَکَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ(۶۵)﴾ ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَ﴾ بِالْعَمَلِ بِمَا فِیْهِمَا وَمِنْهُ الْاِیْمَانُ بِالنَّبِیِّ ﷺ ﴿وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ﴾ مِنَ الْکُتُبِ ﴿مِنْ رَّبِّهِمْ لَاَکَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ﴾ بِاَنْ یُّوَسَّعَ عَلَیْهِمُ الرِّزْقُ وَیَفِیْضَ مِنْ کُلِّ جِهَةٍ ﴿مِنْهُمْ اُمَّةٌ﴾ جَمَاعَةٌ ﴿مُّقْتَصِدَةٌ﴾ تَعْمَلُ بِهٖ وَهُمْ مَنْ اٰمَنَ بِالنَّبِیِّ ﷺ کَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَاَصْحَابِهٖ ﴿وَکَثِیْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ﴾ بِئْسَ ﴿مَا﴾ شَیْئًا ﴿یَعْمَلُوْنَ(۶۶)﴾.

ترجمہ

اے ایمان والو! جنہوں نے بنالیا ہے تمہارے دین کو ہنسی (ھزوا بمعنی مھزوءا بہ ہے یعنی مصدر مفعول کے معنی میں ہے) اور کھیل (یہاں مِنْ بیانیہ ہے) وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافروں کو (یعنی مشرکین کو، الکفار مجرور اور منصوب دونوں

Marfat.com

طرح ہے) دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو (انکی دوستی چھوڑ کر) اگر ایمان رکھتے ہو (یعنی اپنے ایمان میں سچے ہو) اور (وہ جو) جب تم اذان دے (یعنی بلائے) نماز کیلئے (اذان کے ذریعے) بناتے ہیں (یعنی نماز کو) ہنسی اور کھیل ......ا...... (اس طرح کہ وہ ٹھٹا اور آپس میں مذاق کرتے ہیں) یہ (ہنسی مذاق کرنا) اس لئے کہ (اس سبب سے ہے کہ وہ) نرے بے عقل لوگ ہیں (جب یہود نے سرورِ کائنات ﷺ سے دریافت فرمایا کہ آپ ﷺ کون سے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ کی آخری آیتِ مبارکہ ﴿و ما انزل الینا﴾ پڑھی، اور پھر جب حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر ہوا تو یہودی کہنے لگے کہ ہم تمہارے دین سے بدتر کوئی دین نہیں جانتے اس پر آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ) تم فرماؤ اے کتابیو! تمہیں ہمارا کیا برا لگا (کہ تم انکار کرتے ہو) یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا (انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف) اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم ہیں (اس جملہ و ان اکثرھم کا عطف ان امنا پر ہے معنی یہ ہے کہ تمہارا انکار صرف ہمارے ایمان لانے پر ہے اور ایمان قبول نہ کرنے میں تمہاری مخالفت کو اس سے لازم ہونے والے فسق سے تعبیر کیا جائے گا اور یہ باتیں قابل انکار نہیں ہیں)۔

تم فرماؤ کیا میں تمہیں بتادوں (انبئو کم بمعنی اخبر کم ہے) جو اس سے بدتر ہیں (جنہیں تم ناپسند کرتے ہو) درجہ میں (مثوبة بمعنی ثوابا مراد بدلہ ہے) اللہ کے یہاں (وہ) جن پر اللہ نے لعنت کی (یعنی اسے اپنی رحمت سے دور کردیا) اور ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کردیئے بندر اور خنزیر (مسخ کرکے) اور شیطان کے پجاری (طاغوت سے مراد شیطان ہے یعنی اس کی اطاعت کرکے، منھم میں مَنْ کے معنی کی رعایت کی گئی ہے اور اس سے پہلے مَنْ کی لفظی حیثیت پیشِ نظر رہی ہے اور مراد یہود ہیں، ایک قرأت میں عَبَدَ باء کے ضمہ کے ساتھ عَبُدَ ہے، اور اس کی اضافت مابعد کی جانب اسم جمع ہونے کی وجہ ہے، اور اس کا منصوب ہونا قردة پر عطف کی وجہ سے ہے) انکا ٹھکانہ زیادہ برا ہے (مکانًا، تمیز ہے، اس لئے کہ انکا ٹھکانہ آگ ہے) اور یہ سیدھی راہ سے زیادہ بہکے (یعنی راہِ حق سے، سواء بمعنی وسط ہے، شرًّا اور اضلُّ یہودیوں کے قول لا نعلم دینًا شرا من دینکم کے جواب میں ہے) اور جب تمہارے پاس آئیں (منافق یہودی) کہتے ہوئے کہ ہم مسلمان ہیں وہ آتے وقت بھی (تمہارے پاس) کافر تھے اور جاتے وقت بھی (تمہارے پاس سے) کافر (ہی تھے اور وہ ایمان نہ لائے) اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں (یعنی نفاق) اور ان میں تم بہتوں کو دیکھو گے (یعنی یہود کو) کہ جلدی مچاتے ہیں (یعنی سرعت سے مبتلا ہوجاتے ہیں) گناہ (یعنی جھوٹ) اور زیادتی (یعنی ظلم) اور حرام خوری (یعنی حرام کھانے میں جیسے رشوت) میں، بے شک بہت ہی برے کام کرتے ہیں (یعنی انکا ایسے عمل کرنا) کیوں نہیں (لولا بمعنی ھلا ہے) منع کرتے ہیں اللہ والے اور علماء......٢...... (ان میں سے) گناہ کی بات (یعنی جھوٹ) سے اور حرام کھانے سے، بے شک بہت ہی برے کام کررہے ہیں (نھی عن المنکر ترک کرکے)۔

اور یہودی بولے (جب ان پر تنگی پڑی نبی پاک ﷺ کی تکذیب کی وجہ سے حالانکہ پہلے یہ لوگ مالدار تھے) اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (یعنی ہم پر رزق کا دروازہ کھولنے سے بندھا ہوا ہے، انہوں نے اس لفظ کو بخل سے بطورِ کنایہ استعمال کیا حالانکہ اللہ تعالی اس سے برتر ہے تو ان کے اس قول کے جواب میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا) باندھے گئے (یعنی روکے گئے) ان کے ہاتھ (نیک

Marfat.com

کاموں سے، یہ جملہ ان کے حق میں بددعا ہے) اوران پر اس کہنے سے لعنت پڑی بلکہ اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں (وصف جود وسخاوت میں یہ بطورِ مبالغہ یہ لفظ استعمال ہوتا ہے، اور دونوں ہاتھوں کا تذکرہ کرنا کثرت افادہ کیلئے ہے کیونکہ سخی جب کسی کو مال دیتا ہے تو دونوں ہاتھوں سے بھر کر دیتا ہے) عطا فرماتا ہے جسے چاہے۔ ....(وسعت دے کر یا تنگی سے نواز کر، اس پر اعتراض نہیں ہوسکتا) اور اے محبوب! جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا (یعنی قرآنِ کریم) اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر میں ترقی ہوگی (ان کے قرآن کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے) اوران میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی اور بیر ڈال دیا (چنانچہ ان میں سے ہر فرقہ دوسرے کا مخالف ہے) جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں (یعنی نبی پاک ﷺ سے لڑائی کی) اللہ اسے بجھا دیتا ہے (یعنی جب بھی ایسا کوئی ارادہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے پھیر دیتا ہے) اور زمین میں فساد کیلئے دوڑتے پھرتے ہیں (یعنی معصیت کے ذریعے فساد پھیلاتے ہیں) اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا (یعنی وہ انہیں سزا دے گا) اور اگر اہلِ کتاب ایمان لاتے (حضرت محمد ﷺ پر) اور بچتے (کفر سے) تو ضرور ہم انکے گناہ اتار دیتے اور ضرور انہیں چین کے باغوں میں لیے جاتے اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل (یعنی ان میں موجودہ احکام پر عمل کرتے، اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا بھی اسی میں داخل ہے) اور جو کچھ ان پر اترا (نازل کردہ کتابیں) انکے رب کی طرف سے تو انہیں رزق ملتا اوپر سے اور انکے پاؤں کے نیچے سے (کہ ان پر رزق وسیع کردیا جاتا اور ہر جہت سے ان پر برستا) ان میں کوئی گروہ (یعنی جماعت) اعتدال پر ہے (اور وہ اس میانہ روی پر عمل کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو نبی پاک ﷺ پر ایمان لائے یعنی حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام اور انکے ساتھی رضی اللہ عنہم) اوران میں اکثر بہت ہی برے (ساء بمعنی بئس ہے) کام کر رہے ہیں۔

ترکیب

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ﴾

یاایها الذین امنوا: جملہ ندائیہ......لاتتخذوا: فعل نہی بافاعل......الذین: موصول......اتخذوا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال......من: جار......الذین اوتوا الکتب من قبلکم: موصول صلہ،ملکر مجرور،ملکر ظرف مستقر حال،ملکر فاعل......دینکم: مفعول اول......هزوا ولعبا: مفعول ثانی،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ملکر معطوف علیہ...... والکفار: معطوف،ملکر مفعول اول ......اولیاء: مفعول ثانی،ملکر جملہ فعلہ مقصود بالنداء،ملکر جملہ ندائیہ۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾

و: عاطفہ......اتقوا الله: فعل بافاعل ومفعول،ملکر جملہ فعلیہ ......ان: شرطیہ......کنتم مومنین: جملہ فعلیہ ہوکر جزا محذوف فاتقوا اللہ کیلئے شرط،ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَ اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا﴾

و: عاطفہ......اذا: ظرفیہ متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم ......نادیتم الی الصلوة: فعل بافاعل وظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ

Marfat.com

ہوکر شرط ......اتخذوھا: فعل بافاعل ومفعول اول ......ھزوا ولعبا: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، ملکر جملہ شرطیہ ہوکر ماقبل لاتتخذوا الذین اتخذوا دینکم میں الذین پر معطوف۔

﴿ ذٰلِکَ بِاَنَّهُم قَومٌ لَّا یَعقِلُونَ﴾

ذلک: مبتدا......ب: جار......انھم: حرف مشبہ واسم......قوم: موصوف......لایعقلون: جملہ فعلیہ صفت، ملکر صفت، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مجرور، ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ قُل یٰاَهلَ الکِتٰبِ هَل تَنقِمُونَ مِنَّآ اِلَّآ اَن اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنزِلَ اِلَینَا وَمَا اُنزِلَ مِن قَبلُ وَاَنَّ اَکثَرَکُم فٰسِقُونَ﴾

قل: قول......یاھل الکتب: جملہ ندائیہ ......ھل: حرف استفہام......تنقمون منا: فعل بافاعل وظرف لغو......الا: اداۃ حصر......ان: مصدریہ امنا: فعل بافاعل ......ب: جار......اللّٰه: معطوف علیہ ......وما انزل الینا: موصول صلہ، ملکر معطوف اول ......وما انزل من قبل: موصول صلہ، ملکر معطوف ثانی، ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر معطوف علیہ...... و: عاطفہ......ان اکثر کم فسقون: جملہ اسمیہ معطوف، ملکر مفعول تنقمون فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، ملکر مقولہ جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿ قُل هَل اُنَبِّئُکُم بِشَرٍّ مِّن ذٰلِکَ مَثُوبَةً عِندَ اللّٰهِ﴾

قل: قول......ھل: حرف استفہام......انبئکم: فعل بافاعل ومفعول......ب: جار ......شر: اسم تفضیل ھو ضمیر مستقر ممیّز ......مثوبة: ذوالحال...... عند الله: ظرف مستقر حال، ملکر تمیز ملکر فاعل ......من ذلک: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر مجرور، ملکر ظرف مستقر ہوکر مفعول ثانی ملکر جملہ فعلہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿ مَن لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَیهِ وَجَعَلَ مِنهُمُ القِرَدَةَ وَالخَنَازِیرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ﴾

من: موصولہ......لعنه الله: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ......وغضب علیہ: جملہ فعلیہ معطوف اول ......و: عاطفہ......جعل: فعل......منھم: ظرف مستقر مفعول اول......القردة والخنازیر: معطوف علیہ معطوف، ملکر مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ معطوف ثانی......وعبد الطاغوت: جملہ فعلیہ معطوف ثالث، ملکر صلہ، ملکر مبتدا محذوف ھو کیلئے خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ عَن سَوَآءِ السَّبِیلِ﴾

اولئک: مبتدا......شر: ممیّز......مکانا: تمیز، ملکر معطوف علیہ......و: عاطفہ......اضل عن سواء السبیل: شبہ جملہ ہوکر معطوف، ملکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿ وَاِذَا جَآءُوکُم قَالُوٓا اٰمَنَّا وَقَد دَّخَلُوا بِالکُفرِ وَهُم قَد خَرَجُوا بِهٖ﴾

و: مستانفہ......اذا: ظرفیہ متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم...... جاء و کم: فعل بافاعل ومفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ......قالوا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال......و: حالیہ......قد: تحقیقیہ ......دخلوا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال ......بالکفر: ظرف

Marfat.com

مستقر حال، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال اول......و : حالیہ......ھم: مبتدا......قد: تحقیقیہ......خرجوا : فعل واؤ ضمیر ذوالحال......بہ: ظرف مستقر حال، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ثانی، ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر قول ...... امنا : جملہ مقولہ ملکر جواب شرط، اپنی شرط سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ۔

﴿وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا یَکْتُمُوْنَ﴾

و : استنافیہ......اللّٰہ: اسم جلالت مبتدا، اعلم: اسم تفضیل بافاعل ،بما کانوا یکتمون: ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَتَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ﴾

و : مستانفہ......تری: فعل بافاعل...... کثیرا: موصوف ......منھم : مستقر صفت اول......یسرعون: فعل بافاعل ......فی : جار......الاثم: معطوف علیہ......والعدوان: معطوف اول......واکلھم السحت: شبہ جملہ معطوف ثانی، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت ثانی، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾

لا : تاکیدیہ......بئس: فعل ذم......ما کانوا یعملون: موصول صلہ، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قسم محذوف نقسم کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ

﴿لَوْلَا یَنْھٰھُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِھِمُ الْاِثْمَ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ﴾

لولا: حرف تحضیض......ینھھم: فعل ومفعول ،الربنیون والاحبار : معطوف علیہ، معطوف ملکر فاعل......عن : جار، قول : مصدر مضاف......ھم: ضمیر مضاف الیہ فاعل ،الاثم: مفعول، ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ ......و: عاطفہ......اکل: مصدر مضاف ......ھم: ضمیر مضاف الیہ فاعل ......السحت: مفعول، ملکر شبہ جملہ ہوکر معطوف، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو یہ سب ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ، لام: تاکیدیہ......بئس: فعل ذم......ما کانوا یصنعون: موصول صلہ، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قسم محذوف نقسم کیلئے جواب قسم ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ غُلَّتْ اَیْدِیْھِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا﴾

و : مستانفہ......قالت الیھود: قول......ید اللہ: مبتدا......مغلولۃ: خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ملکر جملہ قولیہ مستانفہ......غلت ایدیھم : فعل مجہول ونائب الفاعل، ملکر معطوف علیہ ......ولعنوا بما قالوا: فعل مجہول ونائب الفاعل وظرف لغو، ملکر معطوف، ملکر جملہ فعلیہ معترضہ۔

﴿بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ﴾

بل: حرف اضراب وعطف......یداہ: مبتدا......مبسوطتان: خبر ملکر جملہ اسمیہ......ینفق: فعل بافاعل......کیف: اسم استفہام للشرط حال، مقدم......یشاء: فعل ھو ضمیر ذوالحال، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا﴾

و: قسمیہ قسم محذوف کیلئے جار، اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر اقسم فعل محذوف کیلئے، ملکر جملہ فعلیہ قسمیہ انشائیہ ......لام: تاکیدیہ......یزیدن: فعل ...... کثیرا منهم: موصوف وظرف مستقر صفت، ملکر مفعول......ماانزل الیک من ربک: موصول صلہ، ملکر فاعل......طغیانا و کفرا: معطوف علیہ و معطوف، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾

و: مستانفہ......القینا: فعل بافاعل......بینهم: ظرف ......العداوة والبغضاء: معطوف علیہ، معطوف، ملکر ذوالحال...... الی یوم القیمة: ظرف مستقر حال، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ﴾

کلما: شرطیہ ظرف زمان مقدم......اوقدوا نارا: فعل بافاعل ومفعول...... للحرب: لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ......اطفا ها الله: فعل ومفعول وفاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ۔

﴿وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ﴾

و: مستانفہ......یسعون فی الارض فسادا: فعل بافاعل وظرف لغو ومفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ......و: مستانفہ ......الله: مبتدا......لایحب المفسدین: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ﴾

و: مستانفہ......لو: شرطیہ......ان اهل الکتب: حرف مشبہ واسم......امنوا واتقوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ومعطوف، خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ثبت فعل محذوف کیلئے فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط......لام: تاکیدیہ...... کفرنا عنهم سیاتهم: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......ولادخلنهم جنت النعیم: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر جواب، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ﴾

و: مستانفہ......لو: شرطیہ......انهم: حرف مشبہ واسم......اقاموا: فعل بافاعل......التورية: معطوف علیہ ......والانجیل: معطوف اول......وماانزل الیهم من ربهم: موصول صلہ ملکر معطوف ثانی، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ثبت فعل محذوف کیلئے فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط......لام: تاکیدیہ......اکلوا: فعل بافاعل......من فوقهم: جار مجرور، معطوف علیہ......ومن تحت ارجلهم: جار مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ﴾

منهم: ظرف مستقر خبر مقدم......امةمقتصدة: مبتدا موخر، ملکر جملہ اسمیہ معطوف علیہ......و: عاطفہ......کثیر موصوف......منهم: ظرف مستقر صفت، ملکر مبتدا......ساء مایعملون: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ معطوف، ملکر ماقبل لاکلوا کے فاعل سے حال۔

Marfat.com

شان نزول:۔

☆......یایها الذین لاتتخذوا الذین اتخذوا......رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث دونوں اظہار اسلام کے بعد منافق ہو گئے بعض مسلمان ان سے محبت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے

☆...... واذا نا دیتم الی الصلوۃ......کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا موذن اذان میں اشهد ان لا اله الله اور اشهد ان محمد رسول الله کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ جل جائے جھوٹا، ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ کا شرارہ اڑا اور وہ نصرانی اور اسکے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا۔

☆...... قل یا اهل الکتاب هل ......یہود کی ایک جماعت نے حضو ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں؟ اس سوال سے انکا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ حضرت عیسی علیہ السلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں لیکن حضو ﷺ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسمعیل علیہ السلام و اسحق علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام و اسباط پر نازل فرمایا اور جو حضرت عیسی علیہ السلام و موسی علیہ السلام کو دیا گیا ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کا کو نہ مانیں جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے بھی منکر ہو گئے اور کہنے لگے جو عیسی علیہ السلام کو مانے ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆...... واذ جاء و کم قالوا امنا ......یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے حضو ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و ضلال چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے اپنے حبیب کو اس کی خبر عطا فرمادی

☆...... وقالت الیهو د ید الله مغلولة......حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہود بہت خوش حال اور نہایت دولتمند تھے جب انہوں نے سید عالم ﷺ کی تکذیب و مخالفت کی تو انکی روزی کم ہو گئی اس وقت فخاص یہودی نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہے یعنی معاذ الله وہ رزق دینے اور خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے اس کے اس قول پر کسی یہودی نے منع نہ کیا بلکہ راضی رہے اس لئے یہ سب کا مقولہ قرار دیا گیا اور یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی۔

تشریح و توضیح واغراض

تحقیر نماز

ا......اس آیت مبارکہ میں یہود کی گستاخی کی مذمت کی گئی ہے یہود نماز کی تحقیر کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے موذن کے اذان دینے پر ہنسی کرتے۔ یہاں اگر چہ یہود کا ذکر ہے کہ وہ مسلمانوں کو نماز کی طرف جاتا دیکھ کر مذاق بناتے لیکن یہ حکم عام ہے مطلب یہ ہے کہ آج لوگ بے تکلف دوستوں کی منڈلیوں میں اکثر فرائض و واجبات اور ضروریات دین کا مذاق اڑاتے دیکھے گئے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس بارے میں اگر آپ سابقہ رکوع میں مرتد کے بارے میں احکام پڑھ لیں تو اس بات کا نتیجہ بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے

Marfat.com

تاہم ہم یہاں پر ھندیہ کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں جو ہمارے موضوع کے مطابق ہے چنانچہ فرمایا کہ جب کسی کو نماز کا کہا جائے اور وہ یہ کہے کہ لا اصلی اذلیس یجب علی الصلاۃ ولم اومر بھا یکفر ولو اطلق یعنی میں نماز نہیں پڑھتا، مجھ پر نماز فرض نہیں ہے مجھے نماز کا حکم نہیں کیا گیا وہ کافر ہو جائے گا اگر چہ یہ بات مطلق کہے۔ (ھندیہ، کتاب السیر، باب المرتدین، ج۲،ص۲۸۹)

علماء کا منصب

۲.....قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿لولا ینھھم الربنیون ......الخ﴾ اس حوالے سے علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ لولا اگر ماضی پر داخل ہو تو زجر و توبیخ کے لئے آتا ہے یعنی انہوں نے ایسا کیوں نہ کیا اپنے فرض کی ادائیگی میں کیوں کوتاہی کی؟ اور اگر مضارع پر داخل ہو تو کسی کام پر ابھارنے کے لئے آتا ہے یہاں مضارع پر آیا ہے اور مقصد یہ ہے کہ اہل کتاب کے علماء اپنا فرض منصبی ادا کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوں اور لوگوں کو حرام کاری اور حرام خوری سے باز رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ (بیضاوی، ج۱،ص۳۴۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا اور اس میں اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا لوگوں! تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انکے علماء انہیں گناہ کرتا دیکھ کر باز رہنے کی تلقین نہ کرتے تھے اور جب وہ اپنے گناہوں میں حد سے تجاوز کر گئے تو قسم قسم کی سزاؤں سے دوچار ہونے لگے، اسلئے تم نیکی کا حکم دیا کرو اور برائی سے منع کیا کرو اس سے پہلے کہ تم پر بھی وہ عذاب نہ آ جائے (ابن کثیر، ج۲،ص۹۶)

☆......قَالَ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیھِمْ بِالْمَعَاصِی ثُمَّ یَقْدِرُونَ عَلٰی أَنْ یُغَیِّرُوا ثُمَّ لَا یُغَیِّرُوا إِلَّا یُوشِکُ أَنْ یَعُمَّھُمُ اللّٰہُ مِنْهُ بِعِقَابٍ

جس قوم کے سامنے کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کرے اور لوگ باوجود قدرت اور غلبہ کے بھی انہیں باز نہ رکھیں تو قریب ہے کہ اللہ کا عذاب سب کو آگھیرے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی، ص۸۰۸)

یہاں حدیث مبارکہ میں قوم کا ذکر ہے علماء کا منصب تو اس سے بھی بڑھ کر ہے چنانچہ بخاری کی روایت میں ہے کہ أَنَّ الْعُلَمَاءَ ھُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِیَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ یعنی علماء ہی حضرات انبیاء کرام کے وارث ہیں جنہوں نے میراث میں علم پایا۔

(صحیح بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول، ص۱۶)

اللہ جسے چاہے بے حساب عطا کرے

۳.....یہود نے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کی اور جب انکی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کا رزق تنگ کر دیا گیا تو کہہ دیا کہ معاذ اللہ، اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں سورہ ال عمران کی آیت نمبر ۱۸۱ میں بھی یہی مضمون موجود ہے کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی معاذ اللہ، علامہ سید محمود آلوسی نے اس آیت مبارکہ کے تحت چند اقوال ذکر کیے ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہاں الید سے مراد نعمت ہے یعنی ہم سے نعمت چھین لی گئی ہے اور حسن فرماتے ہیں کہ یہود کے مطابق اس آیت مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمیں عذاب دینے سے رکا ہوا ہے اور اللہ ہمیں عذاب نہ کرے گا مگر اس قسم کو پورا کرنے کے لئے جتنی دیر آباؤ اجداد نے بچھڑے کی پوجا کی تھی، اور کبھی ید کا اطلاق قدرت پر اور الغل کا عدم تعلق پر ہوتا ہے، ایک قول یہ ملتا ہے کہ وہ باطل معبود کی عبادت اس لئے نہ کرتے تھے کہ وہ اسکے

Marfat.com

بارے میں یہ قصد کرتے ہوں کہ اسکے ہاتھ کام کرنے والے ہیں بلکہ وہ ان باطل خداؤں کو مجسمہ ہی سمجھتے تھے، ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود یہ سمجھتے تھے کہ ان کا رب سفید سر اور داڑھی والا ہے جو کہ کرسی پر بیٹھا ہے اور وہ جمعہ کے روز زمین و آسمان بنا کر فارغ ہو چکا ہے اور وہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر چڑھا کر چت لیٹا ہوا ہے اور اس کا ایک ہاتھ اس کے سینے پر استراحت پانے کے لئے رکھا ہوا ہے معاذاللہ اللہ تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے۔ (روح المعانی ،الجزء السادس ،ص۴۷۵)

☆......☆ المشركين :اگرچہ تمام ہی کفار مراد ہیں لیکن صرف مشرکین ہی کا نام لیا گیا اس لئے کہ معطوف علیہ اور معطوف کے مابین مغایرت پیدا ہو جائے۔

بالجر :یعنی مجرور من پر عطف ہے۔

بالنصب :علی الذین پر عطف ہے جو کہ مفعول بہ واقع ہو رہا ہے، پہلی صورت میں استہزاء دوفریقین سے واقع ہوا ہے اور دوسری صورت میں فقط اہل کتاب سے، اور یہود و مشرکین کا استہزاء کرنا دوسری آیت سے بھی ماخوذ ہوتا ہے (اس لئے کہ واذانادیتم الی الصلوۃ کا عطف اتخذوا دینکم پر ہے)۔

بالاذان :منافقین اور کفار جب اذان کی آواز سنتے تو ہنسی کرتے اور کہتے کہ اے محمد! آپ نے کوئی نئی چیز کی ابتداء کی ہے جو پہلے نہ سنی گئی تھی، آپ نبوت کی دعوت دیتے ہو اور اپنے سے پہلے حضرات انبیائے کرام کی مخالفت کرتے ہو، اگر اس میں کوئی بھلائی ہوتی تو پہلے کے انبیاء کرام اس کو اپنانے کے زیادہ حقدار تھے، یہ مینڈھے کی طرح چیخ و پکار ہے یہ آواز کتنی ہی قبیح ہے اور کتنا ہی بُرا کام ہے پس آیت مبارکہ ﴿ومن احسن قولا﴾ نازل ہوئی۔

ونزل لما اليهود :اس کے تحت شان نزول کا مطالعہ فرمائیں۔

عطف علی ان امنا: یعنی محل نصب میں مضاف کے حذف کے ساتھ ہے، تقدیر عبارت یوں ہے اعتقادنا ان اكثر كم فاسقون۔

مخالفتكم :مصدر کی اضافت مفعول کی طرف (یا مفعول کے لئے) ہے، فاعل حذف ہے، اصل عبارت یوں ہے کہ مخالفتنا اياكم۔

المعبر عنه الفسق :لازم فسق ہے اور ملزوم عدم قبول ایمان (یعنی ایمان کا قبول نہ کرنا)، پھر مطلق اور لازم کا ارادہ کر لیا گیا اور مراد اس سے ایمان کے قبول کرنے اور نہ کرنے کے حوالے سے مخالفت ہے۔

الذی تنقمونه :سے مراد ہمارے دین پر عیب لگانا ہے۔

بمعنی جزاء :عقاب (سزا) مراد ہے، عقوبۃ کی جگہ مثوبۃ کو بطور تهكم یعنی بطور استہزاء استعمال کیا۔

بالمسخ: پس ان (اہل کتاب) کے جوانوں کو بندر اور بوڑھوں کو خنزیر بنا دیا۔

كالرشا :راء کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ الرشوت (ضمہ اور کسرہ) سے ماخوذ ہے، پس مضموم مضموم کے لئے اور مکسور مکسور کے لئے اور

Marfat.com

کاف رباء کے لئے داخل کیا گیا کہ (کہ سود بھی حرام قطعی ہے)۔

ھلا: علمائے یہود کی تخصیص اور توبیخ کے لئے ہے، یعنی انہیں بطور تخصیص اور توبیخ ان کے بُرے کرتوتوں سے منع نہ کیا گیا۔

بتکذیبھم: میں باء سببیہ ہے۔

مقبوضة: یعنی ہمیں دینے سے روکا ہوا ہے (یہ یہود کا کہنا تھا کہ اللہ کا ہاتھ ہمیں دینے سے روکا ہوا ہے، معاذ اللہ)۔

کنوا بـه عن البخل : مقبوضة یہ بخل سے بطور کنایہ مستعمل ہے، یعنی یہ صفت مستحقین کو بخل کرتے ہوئے عطاء کرنے سے ہاتھ روک لینے کو لازم ہے۔

تعالی الله عن ذلک: اللہ تعالی بخل وغیرہ صفات سے متصف ہونے سے پاک ہے، اسلئے کہ بخل مستحق کو اس کا حق دینے سے انکار کرتا ہے اور ایسی صفات کا اللہ تعالی کی ذات کے ساتھ متصف کرنا کسی کو لائق نہیں ہونا چاہئے، بلکہ وہ کریم حقیقی ہے اس کی عطا فرمانبرداروں اور نافرمانوں سب کو عام ہے، غرض اور عوض اس کے ہاں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

دعاء: مرفوع ہونے کی صورت میں محذوف مبتداء کی خبر ہوگا اصل عبارت یوں ہے ھو دعاء الخ۔

مبالغة فی الوصف بالجود: اس کے عطاء کثیر ہے جو کہ فرمانبردار اور نافرمان سب کو شامل ہے، جان لو کہ مومن کے ساتھ اللہ کا معاملہ فضل کے ساتھ دینا یا روک لینا ہے، پس اللہ تعالی دنیا میں دینے سے صرف آخرت کے عظیم فائدے ہی کی وجہ سے روکتا ہے، کافروں کے ساتھ اللہ کا معاملہ کچھ یوں ہے کہ اللہ کا فضل دے دینے میں ہے اور عدل روک لینے میں، پس اللہ تعالی کی ذات بے مثال کے ساتھ بخل جیسی صفات کا متصف کرنا جائز نہیں اسلئے کہ بخل تو مستحق سے اس کا حق روک لینے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالی کی شان اس سے بلند و بالا ہے۔

من توسیع و تضیق : مصلحت اور حکمت الٰہیہ کے تقاضے کے پیش نظر، حدیث میں ہے کہ "میرے بندے کی اصلاح فقر ہی میں ہوتی ہے اگر میں اسے غنی کردوں تو اس کے حال میں فساد آجاتا ہے اور میرے بندے کے حال میں اصلاح غنی ہونے کی صورت میں ہی ہوتی ہے، پس اگر میں اسے فقیر کردوں تو اس میں فساد آجائے گا"۔

فکل فرقة منھم: یہود کے فرقے جیسا کہ جبریہ، قدریہ، مشبہ اور مرجئیہ، نصاری کے فرقے ملکانیہ، نسطوریہ، یعقوبیہ اور ماردانیہ ہوئے، اگر تو یہ کہے کہ مسلمانوں میں بھی تو اسی طرح فرقے ہوئے ہیں؟ میں (علامہ صاوی) اس کا جواب یہ دوں گا کہ مسلمانوں کا افتراق فرع کے اعتبار سے ہے کہ نہ اصول کے اعتبار سے، اور تمام مسلمان دوسروں کے مقابلے میں خیر پر ہیں، پس جو اسلام سے خارج ہوا وہ گمراہی میں پڑ گیا۔

بان یوسع علیھم الرزق: یہ کہ اللہ ان (کتابیوں پر بوجہ ایمان) زمین و آسمان کی برکتیں نچھاور کردے، اس آیت مبارکہ سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی بندگی اختیار کرنا حصول رزق کا سبب ہے اور اس کی نافرمانی کرنا تنگی رزق کا سبب ہے، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ﴿ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب﴾ ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ﴿من عمل صالحا من ذکر

Marfat.com

او انثی وھو مومن فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ ﴾اور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے دل میں سختی، رزق میں کمی، بدن میں کمزوری جان لو کہ تو نے وہ کیا (یا وہ کلام کیا) ہے جو تیری شان کے لائق نہ تھا۔ (صاوی، ج۲، ص۱۲۵ وغیرہ)

رکوع نمبر ۱۴

﴿یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ﴾ جَمِیْعَ ﴿مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ﴾ وَلَاتَکْتُمْ شَیْئًا مِنْهُ خَوْفًا اَنْ تُنَالَ بِمَکْرُوْهٍ ﴿وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ﴾ اَیْ لَمْ تُبَلِّغْ جَمِیْعَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ ﴿فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ﴾ بِالْاِفْرَادِ وَالْجَمْعِ لِاَنَّ کِتْمَانَ بَعْضِهَا کَکِتْمَانِ کُلِّهَا ﴿وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ﴾ اَنْ یَّقْتُلُوْکَ وَکَانَ ﷺ یُحْرَسُ حَتّٰی نَزَلَتْ فَقَالَ: "اِنْصَرِفُوْا عَنِّیْ فَقَدْ عَصَمَنِیَ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْحَاکِمُ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ (٦٧)﴾ ﴿قُلْ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ﴾ مِنَ الدِّیْنِ مُعْتَدٍّ بِهٖ ﴿حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ﴾ بِاَنْ تَعْمَلُوْا بِمَا فِیْهِ وَمِنْهُ الْاِیْمَانُ بِیْ ﴿وَلَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا﴾ ﴿مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ﴾ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴿طُغْیَانًا وَّکُفْرًا﴾ لِکُفْرِهِمْ بِهٖ ﴿فَلَا تَاْسَ﴾ تَحْزَنْ ﴿عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (٦٨)﴾ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِکَ اَیْ لَاتَهْتَمَّ بِهِمْ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا﴾ هُمُ الْیَهُوْدُ مُبْتَدَاٌ ﴿وَالصّٰبِئُوْنَ﴾ فِرْقَةٌ مِّنْهُمْ ﴿وَالنَّصٰرٰی﴾ وَیُبْدَلُ مِنَ الْمُبْتَدَاِ ﴿مَنْ اٰمَنَ﴾ مِنْهُمْ ﴿بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ (٦٩)﴾ فِی الْاٰخِرَةِ خَبَرُ الْمُبْتَدَاِ وَدَالٌّ عَلٰی خَبَرِ اِنَّ ﴿لَقَدْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ﴾ عَلَی الْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ﴿وَاَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمْ رُسُلًا کُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ﴾ مِّنْهُمْ ﴿بِمَا لَاتَهْوٰٓی اَنْفُسُهُمْ﴾ مِنَ الْحَقِّ کَذَّبُوْهُ ﴿فَرِیْقًا﴾ مِّنْهُمْ ﴿کَذَّبُوْا وَفَرِیْقًا﴾ مِّنْهُمْ ﴿یَّقْتُلُوْنَ (٧٠)﴾ کَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَالتَّعْبِیْرُ بِهٖ دُوْنَ قَتَلُوْا حِکَایَةً لِّلْحَالِ الْمَاضِیَةِ لِلْفَاصِلَةِ ﴿وَحَسِبُوْٓا﴾ ظَنُّوْا ﴿اَ﴾ نْ ﴿لَّا تَکُوْنَ﴾ بِالرَّفْعِ فَاَنْ مُّخَفَّفَةٌ وَالنَّصْبِ فَهِیَ نَاصِبَةٌ اَیْ تَقَعُ ﴿فِتْنَةٌ﴾ عَذَابٌ بِهِمْ عَلٰی تَکْذِیْبِ الرُّسُلِ وَقَتْلِهِمْ ﴿فَعَمُوْا﴾ عَنِ الْحَقِّ فَلَمْ یُبْصِرُوْهُ ﴿وَصَمُّوْا﴾ عَنِ اسْتِمَاعِهٖ ﴿ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ﴾ لَمَّا تَابُوْا ﴿ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا﴾ ثَانِیًا ﴿کَثِیْرٌ مِّنْهُمْ﴾ بَدَلٌ مِّنَ الضَّمِیْرِ ﴿وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ (٧١)﴾ فَیُجَازِیْهِمْ بِهٖ ﴿لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ﴾ سَبَقَ مِثْلُهٗ ﴿وَقَالَ﴾ لَهُمْ ﴿الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ﴾ فَاِنِّیْ عَبْدٌ وَلَسْتُ بِاِلٰهٍ ﴿اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ﴾ فِی الْعِبَادَةِ غَیْرَهٗ ﴿فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ﴾ مَنَعَهٗ اَنْ یَّدْخُلَهَا ﴿وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ﴾ زَائِدَةٌ ﴿اَنْصَارٍ (٧٢)﴾ یَمْنَعُوْنَهُمْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ ﴿لَقَدْ کَفَرَ

Marfat.com

الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ﴾ اٰلِهَةٍ ﴿ثَلٰثَةٍ﴾ اَیْ اَحَدُهَا وَالْاٰخَرَانِ عِیْسٰی وَاُمُّهٗ وَهُمْ فِرْقَةٌ مِنَ النَّصَارٰی ﴿وَمَا مِنْ
اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ یَنْتَهُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ﴾ مِنَ التَّثْلِیْثِ وَکَمْ یُوَحِّدُوْا ﴿لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ اَیْ
ثَبَتُوْا عَلَی الْکُفْرِ ﴿مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (٧٣)﴾ مُؤْلِمٌ هُوَ النَّارُ ﴿اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰهِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ﴾ مِمَّا قَالُوْهُ
اِسْتِفْهَامُ تَوْبِیْخٍ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ﴾ لِمَنْ تَابَ ﴿رَّحِیْمٌ (٧٤)﴾ بِهٖ ﴿مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ﴾
مَضَتْ ﴿مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ فَهُوَ یَمْضِیْ مِثْلَهُمْ وَلَیْسَ بِاِلٰهٍ کَمَا زَعَمُوْا وَاِلَّا لَمَا مَضٰی ﴿وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ﴾
مُبَالَغَةٌ فِی الصِّدْقِ ﴿کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ﴾ کَغَیْرِهِمَا مِنَ الْحَیَوَانَاتِ وَمَنْ کَانَ کَذٰلِکَ لَا یَکُوْنُ اِلٰهًا
لِتَرْکِیْبِهٖ وَضُعْفِهٖ وَمَا یَنْشَاُ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ ﴿اُنْظُرْ﴾ مُتَعَجِّبًا ﴿کَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ﴾ عَلٰی وَحْدَانِیَّتِنَا
﴿ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی﴾ کَیْفَ ﴿یُؤْفَکُوْنَ (٧٥)﴾ یُصْرَفُوْنَ عَنِ الْحَقِّ مَعَ قِیَامِ الْبُرْهَانِ ﴿قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾
اَیْ غَیْرِهٖ ﴿مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ﴾ لِاَقْوَالِکُمْ ﴿الْعَلِیْمُ (٧٦)﴾ بِاَحْوَالِکُمْ
وَالْاِسْتِفْهَامُ لِلْاِنْکَارِ ﴿قُلْ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ﴾ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی ﴿لَا تَغْلُوْا﴾ تَجَاوَزُوا الْحَدَّ ﴿فِیْ دِیْنِکُمْ﴾
غُلُوًّا ﴿غَیْرَ الْحَقِّ﴾ بِاَنْ تَضَعُوْا عِیْسٰی اَوْ تَرْفَعُوْهُ فَوْقَ حَقِّهٖ ﴿وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ﴾
بِغُلُوِّهِمْ وَهُمْ اَسْلَافُهُمْ ﴿وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا﴾ مِنَ النَّاسِ ﴿وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ (٧٧)﴾ عَنْ طَرِیْقِ الْحَقِّ
وَالسَّوَاءُ فِی الْاَصْلِ الْوَسَطُ.

ترجمہ

اے رسول! پہنچا دو......ا......(سب) جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے (اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اس خوف سے کہ آپ ﷺ کو ان کی طرف سے کچھ تکلیف پہنچے گی) اور اگر ایسا نہ ہو (یعنی جو آپ ﷺ کی طرف نازل کیا گیا آپ ﷺ وہ سب کچھ نہ پہنچائیں) تو تم نے اسکا کوئی پیغام نہ پہنچایا (رسالتہ مفرد اور جمع دونوں طرح ہے، اس لئے کہ پیغام کا بعض چھپانا کل چھپانے کے برابر ہے) اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے (کہ وہ آپ ﷺ کو شہید کریں، اس آیتِ مبارکہ کے نزول سے پہلے نبی پاک ﷺ کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے دور رہو کہ اللہ تعالیٰ میری نگہبانی فرمائے گا اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے) بے شک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا تم فرما دو اے کتابیو! تم کچھ بھی نہیں ہو (یعنی اللہ کے نزدیک تمہارے دین کی کچھ حیثیت نہیں) جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا (اس طرح کہ جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرو، اور اس میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ مجھ پر ایمان لے آؤ) اور بے شک اے محبوب! جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا (یعنی قرآن کریم) اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی (کہ ان کے اس نازل کردہ احکامات کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے،) تو تم افسوس (یعنی غم) نہ کھاؤ کافروں کا کچھ بھی......۲......(اگر وہ

Marfat.com

آپ ﷺ پر ایمان نہ لائیں یعنی انکو زیادہ اہمیت نہ دیں) اور وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور یہودی (یہ مبتدا ہے) اور ستارہ پرست (یہ بھی انہی کا ہی ایک فرقہ ہے) اور نصرانی (یہ مبتدا سے بدل ہے) جو کوئی سچے دل سے ایمان لائے (ان میں سے) اللہ اور آخرت کے دن پر اور اچھے کام کرے تو ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم (آخرت میں، یہ مبتدا کی خبر ہے اور ان کی خبر پر بھی دال ہے)

بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لئے (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے) اور بھیجے انکے پاس (ان میں سے) رسول، جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو انکے نفس کی خواہش نہ تھی (یعنی حق بات تھی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی) ایک گروہ کو (ان رسولوں میں سے) جھٹلایا اور ایک گروہ کو (ان میں سے) شہید کرتے ہیں......۷۰ (جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام، یقتلون ماضی کی بجائے مضارع سے تعبیر کرنا فاصلہ کی وجہ سے حال ماضیہ کی حکایت بیان کرنا ہے) اور انہوں نے گمان کیا (حسبوا بمعنی ظنوا ہے) یہ کہ نہ ہوگی (تکون مرفوع ہو تو ان مخففہ ہوگا اور منصوب ہو تو ان ناصبہ ہوگا بمعنی تقع) کوئی سزا (یعنی رسولوں کے جھٹلانے اور انکے شہید کرنے پر کوئی عذاب نہ ہوگا) تو اندھے (ہیں حق سے کہ حق دیکھتے ہی نہیں) اور بہرے (ہیں حق سننے سے) پھر اللہ نے انکی توبہ قبول کی (جب انہوں نے توبہ کی) پھر اندھے اور بہرے ہو گئے (دوسری مرتبہ) ان میں بہتیرے (یہ منھم ضمیر سے بدل ہے) اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے (پس وہ انہیں اس کی جزاء دے گا) بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے (اس کی مثل آیتِ مبارکہ گزر چکی ہے) اور کہا تھا (ان سے) مسیح نے تو یہ اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور تمہارا رب (ہے، پس میں ایک بندہ ہوں اور معبود نہیں) بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے (عبادت میں کسی دوسرے کو) تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی (یعنی اسے جنت میں داخلے سے روک دیا) اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی (مِن زائدہ ہے) مددگار نہیں (کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالے) بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ تیسرا (معبود) تین خداؤں میں کا ہے......۷۳ (یعنی ان تین میں سے ایک اللہ تعالیٰ اور دوسرے دو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ بی بی مریم، اس سے مراد نصاریٰ کا ہی ایک گروہ ہے) اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے (یعنی عقیدۂ تثلیث سے اور توحید کے قائل نہ ہوئے) تو ضرور پہنچے گا جو کافر مریں گے (یعنی جو کفر پر ثابت قدم رہیں گے) انہیں، دردناک عذاب (یعنی المناک، اور اس سے مراد عذاب نار ہے)۔

تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے (جو کچھ گستاخی کی ہے، یہاں استفہام برائے توبیخ ہے) اور اللہ بخشنے والا (ہے جو توبہ کرے اور) مہربان ہے (اس پر) مسیح بن مریم نہیں مگر رسول......۷۵ بے شک ہو گزرے (خلت بمعنی مضت) اس سے پہلے بہت رسول (پس وہ بھی انہی کی مثل گزر جائیں گے اور وہ کوئی معبود والٰہ نہیں ہیں جیسا کہ انکا گمان ہے، ورنہ وہ اس جہانِ فانی سے کوچ نہ فرماتے) اور اس کی ماں صدیقہ ہے (یہ صیغہ صدق کا مبالغہ ہے) دونوں کھانا کھاتے تھے (جیسا کہ دوسرے جاندار کھاتے ہیں اور جو اس طرح ہو وہ اپنی بناوٹ وضعف جسمانی اور اس سے بننے والے بول وبراز کی وجہ سے خدا نہیں ہوسکتا) دیکھو تو (بنظرِ تعجب) ہم کیسی صاف نشانیاں بیان کرتے ہیں انکے لیے (اپنی وحدانیت پر) پھر دیکھو وہ کیسے (انّٰی بمعنی کیف ہے) اوندھے

Marfat.com

جاتے ہیں (یعنی دلائل قائم ہونے کے باوجود حق سے پھرے جاتے ہیں) تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو (دون اللہ سے مراد غیر اللّٰہ ہے) جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا اور اللہ ہی سنتا (ہے تمہاری باتوں کو) اور جانتا ہے (تمہارے احوال کو، استفہام انکاری ہے) تم فرماؤ اے کتاب والو! (یعنی یہود ونصاری) زیادتی نہ کرو (یعنی حد سے تجاوز نہ کرو) اپنے دین میں (کہ تمہاری یہ زیادتی) ناحق (ہو اس طرح کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ان کے حقیقی مرتبے سے زیادہ گرا دو یا بلند کردو) اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو جو پہلے گمراہ ہو چکے (اپنے غلو کی وجہ سے، یعنی انکے اسلاف) اور بہتوں کو گمراہ کیا (لوگوں میں سے) اور سیدھی راہ سے بہک گئے (سبیل سے مراد راہِ حق ہے، اور سواء بمعنی وسط کے ہے)۔

ترکیب

﴿یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾

یایها الرسول: جملہ ندائیہ ......بلغ: فعل امر بافاعل......ماانزل الیک: موصول صلہ ملکر ذوالحال......من ربک: ظرف مستقر حال ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، ملکر جملہ ندائیہ۔ة

﴿وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ﴾

و: مستانفہ......ان: شرطیہ......لم تفعل: جملہ فعلیہ شرط......ف: جزائیہ......مابلغت: فعل نفی بافاعل......رسالته: مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ﴾

و: مستانفہ......اللہ: مبتدا......یعصمک من الناس: جملہ فعلیہ خبرة، ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ ......ان اللہ: حرف مشبہ واسم......لایهدی القوم الکافرین: جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾

قل: قول......یاهل الکتب: جملہ ندائیہ......لستم: فعل ناقص بااسم......علی شئی: ظرف مستقر خبر......حتی: جار......تقیموا: فعل بافاعل......التوریة: معطوف علیہ......والانجیل: معطوف اول......وما انزل الیکم من ربکم: موصول صلہ ملکر معطوف ثانی، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر مقصود بالنداء، اپنی نداء سے ملکر مقولہ، ملکر جملہ فعلیہ قولیہ۔

﴿فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ﴾

ف: فصیحیہ ......لاتاس: فعل نہی بافاعل......علی: جار......القوم الکفرین: مرکب توصیفی مجرور، ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط محذوف اذا علمت هذا کیلئے جزا، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ

Marfat.com

﴿وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

ان: حرف مشبہ ......الذين امنوا : موصول صلہ،ملکر معطوف علیہ ......والذين هادوا :موصول صلہ ملکر معطوف اول......والصبئون:معطوف ثانی......والنصری: معطوف،ملکر مبدل منہ ......من: موصولہ......امن :فعل بافاعل......ب: جار ......الله: اسم جلالت معطوف علیہ ......واليوم الاخر :معطوف،ملکر مجرور،ملکر ظرف لغو،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ......وعمل صالحا: جملہ فعلیہ معطوف،ملکر صلہ،ملکر بدل،اپنے مبدل منہ سے ملکر اسم......ف : جزائیہ ......لا: نافیہ......خوف: مبتدا......عليهم : ظرف مستقر خبر،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ......و: عاطفہ......لا: نافیہ......هم يحزنون : جملہ اسمیہ معطوف،ملکر خبر،ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا﴾

لام: تاکیدیہ......قد: تحقیقیہ......اخذنا:فعل بافاعل......ميثاق بنى اسرائيل: مفعول ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ......و:عاطفہ......ارسلنا اليهم رسلا:جملہ فعلیہ معطوف ملکر یقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم،ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ﴾

كلما: شرطیہ ظرف زمان مقدم......جاء هم :فعل ومفعول......رسول: فاعل......بما لاتهوى انفسهم: ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا محذوف عصوہ کیلئے شرط،ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ﴾

فريقا: مفعول مقدم......كذبوا:فعل بافاعل،ملکر معطوف علیہ ......و: عاطفہ......فريقا:مفعول مقدم ......يقتلون :فعل بافاعل،ملکر معطوف،ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ﴾

و: عاطفہ......حسبوا:فعل بافاعل......ان :مصدریہ......لاتكون فتنة:فعل تام وفاعل،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر مفعول ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ ......فعموا: جملہ فعلیہ معطوف اول ......وصموا: جملہ فعلیہ معطوف ثانی ...... ثم تاب الله عليهم: جملہ فعلیہ معطوف ثالث......ثم عموا: جملہ فعلیہ معطوف رابع ......و: عاطفہ......صموا:فعل واؤ ضمیر مبدل منہ...... كثير منهم: مرکب توصیفی بدل،ملکر فاعل،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف خامس،ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ۔

﴿وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ﴾

و: مستانفہ......الله: اسم جلالت مبتدا......بصير بما يعملون :شبہ جملہ ہوکر خبر،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ﴾

لام: تاکیدیہ......قد: تحقیقیہ ......كفر:فعل......الذين: موصول......قالوا:قول......ان الله: حرف مشبہ

Marfat.com

واسم.....ھو :مبتدا.....المسیح: موصوف.....ابن مریم: صفت ،ملکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ،ملکر صلہ، ملکر فاعل ،فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر نقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم ،ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ﴾

انه: حرف مشبہ واسم .....من :شرطیہ مبتدا.....یشرک باللّٰه: جملہ فعلیہ ہوکر شرط .....ف: جزائیہ.....قد:تحقیقیہ .....حرم اللّٰه علیه الجنة: جملہ فعلیہ جواب شرط ،ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر ،ملکر اسمیہ۔

﴿وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾

و: مستانفہ.....مـاوٰه:خبر مقدم.....الـنـار :مبتدا موخر ،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ.....و :مستانفہ.....مـا :مشابہ بلیس.....للظلمین :ظرف مستقر خبر مقدم.....من :زائد.....انصار :اسم موخر ،ملکر جملہ اسمیہ مستانفہ۔

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾

لام: تاکیدیہ.....قـد: تحقیقیه.....کفر:فعل.....الذین: موصول.....قالو :قول.....ان اللّٰه :حرف مشبہ واسم .....ثالث ثلثة: خبر ،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر ذوالحال.....و :حالیہ.....ما :نافیہ.....من :زائد.....اله :مبتدا.....موجود محذوف اسم مفعول ھـو ضمیر مبدل منہ.....الا :اداۃ حصر.....الاواحـد :مرکب توصیفی بدل ،ملکر نائب الفاعل ،ملکر شبہ جملہ ہُوکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال ،ملکر مقولہ اپنے قول سے ملکر صلہ ،اپنے موصول سے ملکر فاعل ،فعل فاعل ملکر نقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم ،ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿وَاِنْ لَّمْ یَنْتَهُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾

و: مستانفہ.....ان :شرطیہ.....لم ینتھوا :فعل نفی با فاعل.....عما یقولون :ظرف لغو ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط.....لام: تاکیدیہ.....یـمسن :فعل.....الـذیـن کـفـرو امنھم: موصول صلہ ملکر ،مفعول.....عـذاب الیم: فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قسم محذوف نقسم کیلئے جواب قسم ،قائم مقام جواب شرط ،ملکر جملہ فعلیہ قسمیہ مستانفہ۔

﴿اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

ہمزہ:للاستفہام.....ف: عاطفہ.....معطوف علیہ محذوف الاتنتھون.....لایتوبون:فعل با فاعل.....ہ:ضمیر ذوالحال .....و: حالیہ.....اللّٰه غفور رحیم: جملہ اسمیہ حال ملکر مفعول ،ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾

ما: نافیہ.....الـمسیح ابن مریم :مبتدا.....الا: اداۃ حصر.....رسـول :موصوف.....قـد: تحقیقیه.....خلت: فعل.....من قبله :ظرف لغو.....لغو:الرسل :فاعل ،ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت ،ملکر خبر ،ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ﴾

و: عاطفہ.....امه:مبتدا.....صدیقة: خبر ،ملکر جملہ اسمیہ.....کـانا :فعل ناقص والف تثنیہ اسم.....یـا کـلان العطام:

Marfat.com

جملہ فعلیہ خبر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿اُنْظُرْ کَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ﴾

انظر: فعل بافاعل ...... کیف: اسم استفہام حال مقدم ...... نبین: فعل نحن ضمیر مستقر ذوالحال، ملکر فاعل ...... لھم: ظرف لغو ...... لایت: مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ...... ثم: عاطفہ ...... انظر: فعل بافاعل ...... انی: بمعنی کیف حال مقدم ...... یوفکون: فعل واؤ ضمیر ذوالحال، ملکر، نائب الفاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا﴾

☆...... قول: قول ...... ھمزہ: حرف استفہام ...... تعبدون: فعل بافاعل ...... من دون اللہ: ظرف مستقر حال مقدم ...... ما: موصولہ ...... لایملک: فعل نفی بافاعل وظرف لغو ...... ضرا: معطوف علیہ ...... و: عاطفہ ...... لا: نافیہ ...... نفعا: معطوف ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر ذوالحال ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، ملکر جملہ قولیہ مستانفہ۔

﴿وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

و: حالیہ ...... اللہ: اسم جلالت مبتدا ...... ھو السمیع العلیم: جملہ اسمیہ خبر، ملکر جملہ اسمیہ ماقبل من دون اللہ میں اللہ اسم جلالت سے حال۔

﴿قُلْ یٰۤاَهْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ﴾

قل: قول ...... یاھل الکتب: جملہ ندائیہ ...... لاتغلوا: فعل نہی بافاعل ...... فی دینکم: ظرف لغو ...... غیر الحق: مرکب اضافی غلوا مصدر محذوف کیلئے صفت، ملکر مفعول مطلق، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقصود بالنداء، اپنی نداسے ملکر مقولہ، ملکر جملہ فعلیہ قولیہ مستانفہ۔

﴿وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ﴾

و: عاطفہ ...... لاتتبعوا: فعل بافاعل ...... اھواء: مضاف ...... قوم: موصوف ...... قد ضلوا من قبل: جملہ فعلیہ معطوف علیہ ...... واضلوا کثیرا: جملہ فعلیہ معطوف اول ...... وضلوا عن سواء السبیل: جملہ فعلیہ معطوف ثانی، ملکر صفت، ملکر مضاف الیہ ملکر مفعول، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ماقبل لاتغلوا پر معطوف۔

شان نزول

☆...... واللہ یعصمک من الناس ...... کفار جو آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں سفروں میں شب کو حضور اقدس ﷺ کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی پہرہ ہٹا دیا گیا اور حضور نے پہرہ داروں سے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ اللہ تعالی نے میری حفاظت فرمائی۔

تشریح و توضیح و اغراض

Marfat.com

رسالت کی تبلیغ

!......آیت مبارکہ میں فرمایا کہ آپ ﷺ اپنی رسالت کا پیغام پہنچادیں اور اگر آپ نے ایک آیت بھی نہ پہنچائی تو گویا آپ ﷺ نے اپنے رب کا پیغام بالکل نہ پہنچایا کیونکہ ایک آیت کے نہ پہنچانے سے باقی آیتوں کا پہنچانا ضائع اور بیکار ہو جائے گا جیسے کوئی ایک آیت پر ایمان لائے اور دوسری کا انکار کرے، علماء و محققین کا یہ بھی کہنا ہے کہ سید عالم ﷺ پر صرف احکام شریعہ کی تبلیغ واجب تھی باقی تمام امور کی تبلیغ واجب نہ تھی سید عالم ﷺ پر منکشف ہونے والے بعض امور ایسے بھی تھے جسکے بارے میں آپ ﷺ نے ہر ایک کو مطلع نہ فرمایا جبکہ بعض امور جو متشابہات میں سے تھے تو اسکا کامل علم فقط حضور ہی کی ذات بالا صفات کو ہے۔

حضور ﷺ پر صرف احکام کی تبلیغ واجب تھی اس بات کی تائید میں شیخ سلیمان بن عمر الجمل فرماتے ہیں "وہ امور جو احکام سے متعلق ہیں انکو پہنچادیجئے کیونکہ جو اسرار آپ ﷺ پر خاص کردئے گئے ہیں انکی تبلیغ کرنا آپ کیلئے جائز نہیں۔ (الجمل، ج۲،ص۲۵۱)

یہاں ہم اس حدیث مبارکہ کو پیش کرتے ہیں کہ جس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ سید عالم ﷺ نے ہر بات کی تبلیغ نہ فرمائی بلکہ بعض امور کے بارے میں آپ ﷺ کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں بیان کریں، جیسا کہ روایت ہے کہ

☆......حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ حضور ﷺ کے ساتھ سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے کہا لبیک یارسول اللہ میں حاضر ہوں (اس جملے کا تکرار تین بار ہوا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی سچے دل سے تین بار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے، اللہ اس کو دوزخ پر حرام کردے گا حضرت معاذ نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا میں لوگوں کو یہ خبر نہ سناؤں کہ لوگ اس سے خوش ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر لوگ اسی پر تکیہ کرلیں گے پھر حضرت معاذ بن جبل نے اپنی موت کے وقت گناہ سے بچنے کی غرض سے کہ کہیں علم کے چھپانے کا وبال نہ لازم آئے یہ حدیث بیان فرمائی۔

(صحیح بخاری، کتاب العلم، باب من خص بالعلم قوما ،ص۲۷)

وہ علم جس کا اخفاء آپ ﷺ پر لازم تھا یہاں اس سے ہماری مراد متشابہات کا علم ہے جو اللہ نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا چنانچہ ملا جیون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ متشابہ وہ اسم ہے کہ جس کی معرفت کی امید منقطع ہوگئی ہو اور اسکے ظاہر ہونے کی اصلا امید نہ رہی ہو وہ غایت خفا میں ہوتا ہے اور اسکی ضد محکم ہے جو غایت ظہور میں ہوتا ہے اسکا حکم یہ ہے کہ اس پر اعتقاد رکھا جائے اور یہ بھی یقین رکھا جائے کہ اسکی مراد حق ہے اگر چہ ہم اسکو قیامت سے پہلے نہ جان پائیں گے اور بعد قیامت انشاء اللہ سب پر منکشف ہو جائیگا۔ (نور الانوار،ص۹۳)

حضور کی تسکین خاطر

Marfat.com

۲...... نبی پاک ﷺ کو یہود کی کفر وطغیانی پر غمگین ہونے سے منع فرمادیا گیا جو آپکی نبوت کا انکار کرتے تھے اور آپ ﷺ پر ایمان نہ لاتے، ان لوگوں کو انکے کفر کی وجہ سے ضرر پہنچے گا۔ (خازن، ج۲ص۶۴)

حضرات انبیاء کرام کو شہید کرنا

۳...... حضرات انبیاء کرام میں سے ایک گروہ کو جھٹلایا جیسے حضرت عیسی علیہ السلام اور نبی پاک ﷺ کو اور ایک گروہ کو قتل کیا یعنی حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحیی علیہ السلام کو اور یہ کام انہوں نے عہد کو توڑنے، اللہ پر جرأت مندی دکھانے اور اسکے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے لئے کی۔ (خازن، ج۲ص۶۵)

عقیدۂ تثلیث

۴...... قرآن مجید اور معتبر تفاسیر کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بعض عیسائیوں کا یہ کہنا ہے کہ مسیح بعینہ اللہ ہی ہیں، اسلئے کہ اللہ تعالی کبھی کسی زمانے میں کسی شخص پر تجلی فرماتا ہے اور اسوقت اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام پر تجلی ڈالی ہوئی ہے یہی وجہ ہے کہ عیسی علیہ السلام سے جو افعال ظاہر ہوتے ہیں وہ اللہ کے سوا کسی اور کی قدرت ہو ہی نہیں سکتی، بعض عیسائی تین خدا مانتے ہیں اللہ ،مریم اور مسیح اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انه ولد الله من مریم (معاذ اللہ)۔ (مدارک، ج۱ص۴۶۴)

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی فرماتے ہیں عقیدۂ تثلیث سے انکی مراد باپ، بیٹا اور روح القدس یہ تینوں ایک ہی خدا ہیں (روح القدس سے انکی مراد حضرت جبرئیل امین ہیں)۔

حضرت عیسی کے خدا نہ ہونے پر قرآنی دلائل

۵ ۱...... حضرت عیسی علیہ السلام خدا کیسے ہوسکتے ہیں (معاذ اللہ) جبکہ اللہ تعالی تو انہیں اپنا رسول فرما رہا ہے اور رسول اللہ کا بندہ ہوتا ہے۔۲...... جو اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو وہ خدا نہیں ہوسکتا کیونکہ خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اسے کوئی پیدا نہیں کرسکتا۔۳...... آیت مبارکہ میں یہ بھی کہا گیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی ماں صدیقہ یعنی اپنے رب کے کلمات اور کتابوں کی تصدیق کرنیوالی ہیں اور یہ بھی کہ ماں بیٹا دونوں کھاتے ہیں اور جو کھائے پیئے وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے؟ ۴...... اگر عیسائی معجزات دیکھ کر انہیں خدا مانتے ہوں تو معجزات ان سے پہلے گزرے ہوئے انبیائے کرام نے بھی دکھائے، اسی طرح اگر بغیر باپ کے پیدا ہونا عیسائیوں کے نزدیک خدا ہونے کو لازم کرتا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا ہوئے تھے۔

☆...... ☆ بالافراد والجمع: نافع، ابن عامر، ابوبکر اور یعقوب نے جمع کا صیغہ رسالاته پڑھا ہے جب کہ باقی قراء نے واحد کا صیغہ رسالته پڑھا ہے۔

وکان ﷺ یحرس: حضرت بی بی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ حفاظت کی غرض سے جاگا کرتے تھے ،جب آپ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو فرمایا کاش کوئی صالح صحابی میری حفاظت کرتا، اسی اثناء میں ہم نے اسلحہ کی آواز سنی فرمایا کون ہے؟ جواب آیا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہوں، میں آپ ﷺ کی حفاظت کی غرض سے حاضر ہوا ہوں تو نبی پاک ﷺ سو گئے

Marfat.com

الخصر۔

معتد به :یعنی کسی چیز کو اس کے فساد اور بطلان کی وجہ سے معتد به کہا جائے، جیسا کہ کوئی کہے کہ یہ وہ چیز نہیں جس کا تو ارادہ کرتا ہے یعنی اس چیز کی تحقیر اور کم شان ہونے کی وجہ سے یہ بات کہے۔

تھتم به:اس لئے کہ اہل کتاب عنایت (توجہ واہتمام) کے مستحق نہیں۔

یبدل :یعنی بدل بعض ہے مبتداء سے جو کہ مذکورہ تینوں (ھا دو والنصاری والصابئین) فرقے ہیں۔

فریقا کذبوا :بغیر قتل کے، جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم، اور شارح نے کہا کہ حضرت زکریا علیہ السلام، اس کی مثال اللہ تعالی کا فرمان ﴿وفریقاتقتلون﴾ میں ہے۔

ای تقع :(تکون) مرفوع اور منصوب دونوں قراتوں میں ہے، (حمزہ، ابوعمر، کسائی نے مرفوع پڑھا ہے اس لئے کہ ان مثقلہ سے مخففہ ہے، مظہری) اور باقی قراء نے منصوب پڑھا ہے (اس کہ ان مصدریہ ہے اور کان تامہ ہے، مظہری) اور تکون کا فاعل فتنة ہے۔

وھم فرقة من النصاری: مراد فرقہ نسطوریہ اور مرقوسیہ ہے۔

والاخران عیسی وامه :یہاں نصاری کا عقیدہ تثلیث بیان ہوا ہے کہ الہ ایک جوہر واحد ہے جو کہ تین اقانیم میں منقسم ہے جس کا بیان ہم نے متعدد بار نے کر دیا ہے۔

بان تضعوا عیسی: جیسا کہ یہود نے کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو معاذ اللہ ولد الزنا قرار دیا۔

او ترفعوہ الخ: جیسا کہ نصاری نے کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا بنا دیا۔ (الجمل، ج۲، ص۲۵۲ وغیرہ)

رکوع ۱۵

﴿لُعِنَ الَّذِینَ كَفَرُوا مِن بَنِیٓ اِسرَآئِیلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوُدَ﴾ بِاَن دَعَا عَلَیهِم فَمسخُوا قِردَةً وَهُم اَصحَابُ اَیلَةِ ﴿وَعِیسَی ابنِ مَریَمَ﴾ بِاَن دَعَا عَلَیهِم فَمسخُوا خَنَازِیرَ وَهُم اَصحَابُ المَائِدَةِ ﴿ذٰلِکَ﴾ اللَّعنُ ﴿بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا یَعتَدُونَ (۷۸)﴾ ﴿كَانُوا لَا یَتَنَاهَونَ﴾ اَی لَا یَنهٰی بَعضُهُم بَعضًا ﴿عَن﴾ مُعَاوَدَةِ ﴿مُنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئسَ مَا كَانُوا یَفعَلُونَ (۷۹)﴾ فِعلُهُم هٰذَا ﴿تَرٰی﴾ یَامُحَمَّدُ ﴿كَثِیرًا مِّنهُم یَتَوَلَّونَ الَّذِینَ كَفَرُوا﴾ مِن اَهلِ مَكَّةَ بُغضًا لَکَ ﴿لَبِئسَ مَا قَدَّمَت لَهُم اَنفُسُهُم﴾ مِنَ العَمَلِ لِمَعَادِهِمُ المُوجِبِ لَهُم ﴿اَن سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیهِم وَفِی العَذَابِ هُم خٰلِدُونَ (۸۰)﴾ ﴿وَلَو كَانُوا یُؤمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ﴾ مُحَمَّدٍ ﴿وَمَا اُنزِلَ اِلَیهِ مَا اتَّخَذُوهُم﴾ اَی الكُفَّارَ ﴿اَولِیَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِیرًا مِّنهُم فٰسِقُونَ (۸۱)﴾ خَارِجُونَ عَنِ الاِیمَانِ ﴿لَتَجِدَنَّ﴾ یَامُحَمَّدُ ﴿اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِینَ اٰمَنُوا الیَهُودَ وَالَّذِینَ اَشرَكُوا﴾ مِن اَهلِ مَكَّةَ لِتَضَاعُفِ

Marfat.com

کُفْرِهِمْ وَجَهْلِهِمْ وَانْهِمَاكِهِمْ فِي اتِّبَاعِ الْهَوٰى ﴿وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ﴾ اَيْ قُرْبُ مَوَدَّتِهِمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿بِاَنَّ﴾ بِسَبَبِ اَنَّ ﴿مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ﴾ عُلَمَاءَ ﴿وَرُهْبَانًا﴾ عُبَّادًا ﴿وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ(۸۲)﴾ عَنْ عِبَادَةِ الْحَقِّ كَمَا يَسْتَكْبِرُ الْيَهُوْدُ اَهْلُ مَكَّةَ.

ترجمہ

لعنت کئے گئے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد کی زبان پر (یعنی حضرت داوٗد علیہ السلام نے ان کے حق میں دعائے ضرر فرمائی جس سے انکی صورتیں بندر کی طرح مسخ ہوگئیں مراد اصحاب ایلہ ہیں) اور عیسی بن مریم کی زبان پر............ (کہ عیسی علیہ السلام نے ان کے لئے دعائے ضرر فرمائی تو انکی صورتیں خنزیر کی طرح مسخ ہوگئیں مراد اصحاب مائدہ ہیں) یہ (لعنت) بدلہ انکی نافرمانی اور سرکشی کا آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے (یعنی کوئی دوسرے کو منع نہ کرتا) بری بات سے جو وہ کرتے ضرور بہت برا کام تھا جو وہ کرتے تھے (یعنی ان کے یہ کام برے تھے) تم (اے محمد ﷺ) دیکھو گے ان میں بہتوں کو (اہل مکہ کو کہ وہ آپکے بغض میں) کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی برا (عمل) اپنے لیے خود آگے بھیجا (اپنی دشمنی کی وجہ سے) کہ اللہ کا ان پر غضب ہُوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہینگے اور اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور نبی (یعنی محمد ﷺ) پر اور اس پر جو انکی طرف اترا تو (کافروں) سے دوستی نہ کرتے مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں (ایمان سے خارج ہیں) ضرور تم (اے محمد ﷺ) مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے (اہل مکہ مراد ہیں کیونکہ کفر، جہالت اور نفسانی خواہشات میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں) اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب انکو پاؤ گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصاری ہیں یہ (مومنوں سے انکی قریبی محبت) اس وجہ (یعنی سبب) سے ہے کہ ان میں قسیسین (یعنی عالم) اور درویش (عبادت گزار) ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے (حق تعالی کی بندگی سے، جیسا کہ یہود اور اہل مکہ تکبر کرتے ہیں)۔

ترکیب

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾

لعن: فعل مجہول......الذین: موصول...... کفروا: فعل واؤ ضمیر ذوالحال......من بنی اسرائیل: ظرف مستقر حال، ملکر فاعل، ملکر صلہ، اپنے موصول سے ملکر نائب الفاعل......علی: جار......لسان: مضاف......داؤد: معطوف علیہ...... وعیسی ابن مریم: معطوف، ملکر مضاف الیہ، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، لعن، فعل اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾

ذلک: مبتدا......ب: جار......ما: مصدریہ......عصوا: جملہ فعلیہ معطوف علیہ......وکانوا یعتدون: جملہ فعلیہ معطوف، ملکر ما مصدریہ سے ملکر مجرور، ملکر ظرف مستقر ہو کر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ﴾

Marfat.com

کانوا: فعل ناقص واسم......لایتناھون: فعل نفی بافاعل......عن: جار......منکر: موصوف......فعلوہ: فعل بافاعل ومفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت، ملکر مجرور، ملکر ظرف لغو، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ۔

﴿لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾

لام: تاکیدیہ......بئس: فعل ذم......ماکانوا یفعلون: موصول صلہ ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر نقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾

تری: فعل بافاعل......کثیرا: موصوف......منھم: ظرف متنقر صفت اول......یتولون: فعل بافاعل......الذین کفروا: موصول صلہ ملکر، مفعول، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت، ملکر مفعول، ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ۔

﴿لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ﴾

لام: تاکیدیہ......بئس: فعل ماضی......ما: موصولہ......قدمت لھم انفسھم: فعل وظرف لغو وفاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، ملکر فاعل، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر نقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ ہوکر خبر مقدم......ان سخط اللّٰہ علیھم: جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مبتداء موخر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَفِى الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ﴾

و: عاطفہ......فی العذاب: ظرف لغو مقدم......خلدون: اسم فاعل بافاعل، یہ سب ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر......ھم: مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ﴾

و: مستانفہ لو: شرطیہ......کانوا: فعل ناقص واسم......یومنون: فعل بافاعل......ب: جار......اللّٰہ: اسم جلالت معطوف علیہ......النبی: معطوف اول......وما انزل اللّٰہ: موصول صلہ، ملکر معطوف ثانی، ملکر جملہ مجرور، ملکر ظرف لغو، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط......ماتخذوھم: فعل نفی بافاعل ومفعول اول......اولیاء: مفعول ثانی، ملکر جملہ فعلیہ، ہوکر جواب شرط، ملکر جملہ شرطیہ۔

﴿وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾

و: عاطفہ......لکن: حرف مشبہ......کثیرا: موصوف......منھم: ظرف متنقر صفت، ملکر اسم......فسقون: خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا﴾

لام: تاکیدیہ......تجدن: فعل بافاعل......اشد: اسم تفضیل مضاف......الناس: مضاف الیہ فاعل......للذین امنوا: ظرف لغو، ملکر مشبہ جملہ ہوکر ممیز......عداوۃ: تمیز، ملکر مفعول اول......الیھود: معطوف علیہ......والذین اشرکوا: موصول صلہ، ملکر معطوف، ملکر مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر نقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ مستانفہ۔

Marfat.com

﴿ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰى ﴾

و : عاطفہ ...... لام : تاکیدیہ ...... تجدن : فعل بافاعل ...... اقرب : اسم تفضیل مضاف ...... ھم : ضمیر مضاف الیہ فاعل ...... للذین امنوا : ظرف لغو، ملکر شبہ جملہ ہوکر ممیز ...... مودۃ : تمیز، ملکر مفعول اول ...... الذین : موصول ...... قالوا : قول ...... انا نصری : جملہ اسمیہ مقولہ، ملکر صلہ، ملکر مفعول ثانی، یہ سب ملکر جملہ ہوکر مقسم قسم محذوف کیلئے جواب قسم، ملکر جملہ قسمیہ۔

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا ﴾

ذلک : مبتدا ...... ب : جار ...... ان : حرف مشبہ ...... منھم : ظرف مستقر خبر مقدم ...... قسیسین : معطوف علیہ ...... ورھبانا : معطوف ملکر اسم موخر، ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ...... وانھم لایستکبرون : جملہ اسمیہ معطوف، ملکر مجرور، اپنے جار سے ملکر ظرف مستقر ہوکر خبر، ملکر جملہ اسمیہ۔

شانِ نزول

☆ ...... ولتجدن اقربھم مودۃ للذین امنوا لذین قالو انا نصری ...... میں ان کی مدح ہے جو زمانہ اقدس تک حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت معلوم ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے شان نزول ابتدائے اسلام جب کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں ہجری سفر کر کے حبشہ پہنچے اس ہجرت کو ہجرت اولی کہتے ہیں اس کے بعد جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور مسلمان روانہ ہوتے رہے یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہنچ گئی جب قریش کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف لیکر نجاشی بادشاہ تک بھیجی ان لوگوں نے دربار شاہی میں باریابی حاصل کرتے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے اور لوگوں کو نادان بنا ڈالا ہے ان کی جماعت جو آپ کے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد انگیزی کرے گی اور آپ کی رعایا کو باغی بنائے گی ہم آپ کو خبر دینے کے لئے آئے ہیں اور ہماری قوم درخواست کرتی ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کیجئے نجاشی بادشاہ نے کہا کہ ہم ان لوگوں سے گفتگو کرلیں یہ کہہ کر مسلمانوں کو طلب کرلیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی والدہ کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے ہو حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے اس کے رسول اور کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک ٹکڑا اٹھا کر کہا خدا کی قسم تمہارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی علیہ السلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام فرمان عیسی علیہ السلام کے بالکل مطابق ہے یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کے چہرے اتر گئے پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم تلاوت کی اس وقت دربار میں نصرانی عالم درویش موجود تھے قرآن سن کر بے اختیار رونے لگے اور نجاشی نے مسلمانوں سے کہا کہ تمہارے لیے میری قم وین کائی خطرہ نہیں مشرکین مکہ ناکام پھرے اور مسلمان نجاشی کے پاس بہت عزت و آرام سے رہے اور نجاشی کو ایمان کی دولت بھی نصیب ہوئی اس واقعہ سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

Marfat.com

تشریح و توضیح واغراض

بنی اسرائیل پر لعنت

۱......اس آیت مبارکہ میں بنی اسرائیل سے مراد یہودی ہیں اور لسان داؤد سے مراد زبور ہے ایلہ بستی کے رہنے والے جب ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کیا تو حضرت داؤد علیہ السلام نے ان پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ اے اللہ تو انہیں اپنی رحمت سے دور فرمادے اور انہیں لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بنا تو وہ بندروں کی صورت میں مسخ کردیے گئے اور لسان عیسیٰ علیہ السلام سے مراد انجیل ہے اور مراد اس سے اصحاب مائدہ ہیں کہ جب وہ ایمان نہ لائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ اے اللہ تو انہیں اپنی رحمت سے دور فرمادے اور انہیں لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بنا تو وہ خنزیر کی صورت میں مسخ کردیے گئے اور انکی تعداد پانچ ہزار تھی۔

(مظہری، ج ۲ص ۳۸۰)

☆......وھو اصحاب ایلہ: جو ہفتے کے دن میں حد سے بڑھے اور اس دن میں مچھلی کا شکار کیا، جن کا قصہ انشاء اللہ سورۃ الاعراف میں عنقریب آئے گا۔

فمسخوا قردۃ: یعنی خنزیر کی صورت میں مسخ کردئے گئے۔

فمسخوا خنازیر: مشہور قول یہ ہے کہ سارے ہی بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ کردئے گئے، ایک قول یہ بھی ہے کہ اصحاب السبت بندر اور اصحاب المائدہ خنزیر کی صورت میں مسخ کردئے گئے۔

وھم اصحاب المائدہ: عنقریب آئے گا کہ ان کی تعداد تین سو تیس تھی۔ **وجھلھم:** یعنی اپنے جہل میں بڑھے۔

ای قرب مودتھم: اس جملے میں اشارہ ہے کہ اس جملے کا مرجع اسم اشارہ ذلک ہے۔

وانھماکھم فی اتباع الھوی: تضاعف پر عطف ہے، علت کا عطف معلول پر ہے، اور الھوی اسے کہتے ہیں جس کی طرف نفس مائل ہو۔ **لتضاعف کفرھم:** اشد قول کے لئے علت ہے۔ **بسبب:** اشارہ ہے کہ باء سببیہ ہے۔ (صاوی، ج ۲ص ۱۳۵ وغیرہ)

☆☆☆☆☆

الحمد للہ آج ۱۸ ربیع الغوث بروز بدھ ۱۴۳۰ھ، بمطابق ۱۵ اپریل ۲۰۰۹ء پہلی جلد کا کام مکمل ہوا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے وطفیل یہ خدمت قبول فرمائے اور دارین کی فلاح وکامیابی سے مالامال فرمائے خصوصی طور پر ہم اس خدمت کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے تمام انبیائے کرام، تابعین، آئمہ اربعہ، مجتہدین، حضور شیخ عبدالقادر جیلانی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، شیخ طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین اور تمام ہی مسلمانوں کو اس کا ثواب پہنچے آمین۔

ادارہ فیضان رضا (رجسٹرڈ)
نیو دھوراجی کالونی گلشن اقبال بلاک ۴، کراچی

ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ

Marfat.com

ماخذ و مراجع

کتب تفسیر:

(۱)......تفسیر خازن (علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی علیہ الرحمۃ) متوفی ۷۲۵ھ،مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(۲)......تفسیر مظہری (قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۲۲۵ھ،مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

(۳)......تفسیر ابن کثیر (عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر) متوفی ۷۷۴ھ،مطبوعہ: دار الحدیث القاہرہ۔

(۴)......در منثور (علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی علیہ الرحمۃ) متوفی ۹۱۱ھ،مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ بیروت

(۵)......جلالین کلاں (علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی علیہ الرحمۃ) متوفی ۹۱۱ھ،مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ۔

(۶)......تفسیر نسفی (علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی علیہ الرحمۃ) متوفی ۷۱۰ھ،مطبوعہ: دار ابن دمشق۔

(۷)......روح المعانی (علامہ سید محمود آلوسی علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۲۷۰ھ،مطبوعہ: مکتبہ رشیدیہ سڑکی روڈ کوئٹہ۔

(۸)......تفسیر بیضاوی (قاضی ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن عمر محمد الشیرازی علیہ الرحمۃ) متوفی ۷۹۱ھ،مطبوعہ: دار الرشید دمشق بیروت۔

(۹)......بیضاوی حاشیہ شیخ زادہ (قاضی ناصر الدین......)......ایضا......مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ۔

(۱۰)...... تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس۔متوفی ۶۸ھ قدیمی کتب خانہ۔

(۱۱)......حاشیہ جمل علی الجلالین (علامہ شیخ سلیمان الجمل علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۲۰۴ھ،مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ۔

(۱۲)...... تفسیر صاوی (علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۲۲۳ھ،مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ۔

(۱۳)......تفسیر کبیر (امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین رازی علیہ الرحمۃ) متوفی ۶۰۶ھ،مطبوعہ: دار الفکر بیروت۔

(۱۴)...... تفسیر خزائن العرفان (سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۳۶۷ھ،مطبوعہ: پاک کمپنی۔

(۱۵)......کنز الایمان (احمد رضا خان فاضل بریلوی امام اہلسنت علیہ الرحمۃ) متوفی ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ،مطبوعہ: پاک کمپنی

(۱۶)......تبیان القرآن (علامہ غلام رسول سعیدی صاحب غفرلہ) مطبوعہ: فرید بک اسٹال۔

(۱۷)......ضیاء القرآن (پیر کرم شاہ صاحب الاظہری علیہ الرحمۃ) متوفی، ضیاء القرآن پبلیشرز۔

(۱۸)......اعراب القرآن و بیانہ (محی الدین درویش) متوفی ۱۹۸۲ھ،مطبوعہ۔

(۱۹)......جامع البیان (امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری) متوفی ۳۱۱ھ،مطبوعہ دار لفکر بیروت

کتب حدیث

(۱)......صحیح بخاری (امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ) متوفی ۲۵۶ھ،مطبوعہ: دار السلام للنشر والتوزیع

Marfat.com

ریاض۔(۲)......ادب المفرد (المرجع السابق) متوفی۲۵۶ھ،مطبوعہ: دار ابن کثیر دمشق بیروت۔

(۳)......صحیح مسلم (امام حافظ ابوالحسن مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری علیہ الرحمۃ) متوفی ۲۵ رجب ۲۶۱ھ،مطبوعہ :دارالفکر للطباع والنشر والتوزیع۔

(۴)......سنن ابی داؤد (حافظ ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۲۷۵ھ،مطبوعہ:دارالفکر للطباع والنشر والتوزیع۔

(۵)......سنن نسائی (امام ابوعبداللہ احمد بن شعیب نسائی علیہ الرحمۃ) متوفی ۳۰۳ھ، مطبوعہ:دارالفکر للطباع والنشر والتوزیع۔

(۶)......سنن ابن ماجہ (ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی علیہ الرحمۃ) متوفی ۲۷۳ھ،مطبوعہ: معرف للنشروالتوزیع ریاض۔

(۷)......مشکوۃ المصابیح (امام محی السنہ علیہ الرحمۃ) ۵۱۶ھ،مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ۔

(۸)......مسند امام احمد بن حنبل (امام احمد ابوعبداللہ شیبانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۲۴۱ھ،مطبوعہ:دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان.

(۹)......مسند امام اعظم مترجم (نعمان بن ثابت کوفی علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۵۰ھ،مطبوعہ: فرید بک اسٹال۔

(۱۰)......جامع الترمذی (ابوعیسی محمد بن عیسی سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی ترمذی علیہ الرحمۃ) متوفی ۲۷۹ھ،مطبوعہ :سعید کمپنی کراچی۔

(۱۱)......مستدرک للحاکم (امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم علیہ الرحمۃ) متوفی ،مطبوعہ :مکتبہ نزار مصطفی البار،الریاض .

(۱۲)......شعب الایمان (امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمۃ) متوفی ۴۵۸،مطبوعہ:مکتبہ شاملہ.

(۱۳)......الترغیب والترھیب (امام عبدالعظیم بن عبدالقوی علیہ الرحمۃ) متوفی ۶۵۶ھ،مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ

(۱۴)......مجمع الزوائد (حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی علیہ الرحمۃ) متوفی ۸۰۷ھ،مطبوعہ: دار الفکر بیروت.

(۱۵)......طبرانی اوسط (امام سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۳۶۰ھ،مطبوعہ: دار الفکر عمان.

(۱۶)......عمدۃ القاری (علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ) متوفی ۸۵۵ھ،مطبوعہ: ادارۃ الطباعہ المنیریہ مصر.

(۱۷)......معجم الکبیر (امام سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۳۶۰ھ،داراحیاء التراث العربی بیروت .

(۱۸)......صحیح ابن خزیمہ (امام محمد بن اسحاق خزیمہ علیہ الرحمۃ) متوفی ۳۱۱ھ،مطبوعہ: المکتب الاسلامی بیروت

(۱۹)......شرح صحیح مسلم (علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم العالیہ) مطبوعہ: فرید بک اسٹال.

(۲۰)......ریاض الصالحین (ابی زکریا یحیی بن شرف نووی علیہ الرحمۃ) متوفی ۶۷۶ھ،مطبوعہ: دارالارقم

Marfat.com

(۲۱)......موطا امام مالک(امام مالک بن انس علیہ الرحمۃ)،متوفی ۱۷۹ھ،مطبوعہ: دار الفجر للتراث.

کتب لغت

(۱)......کتاب المفردات (علامہ راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۵۰۲ھ،مطبوعہ: قدیم کتب خانہ۔

(۲)......کتاب التعریفات(علامہ علی بن محمد بن علی جرجانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۸۱۶ھ،مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ ۔

کتب فقہ واصول فقہ وفتاوا جات

(۱)......ہدایہ مع بدایة المبتدی(امام برھان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۵۹۳ھ،مکتبة البشری .

(۲)......قدوری مع التوضیح الضروری (ابوالحسن احمد بن جعفر بن حمدان البغدادی القدوری علیہ الرحمۃ) متوفی ۵ رجب ۴۲۸ھ ،مطبوعہ: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

(۳)...... نورالایضاح مع بذریعة النجاح (حسن بن عمار بن علی بن یوسف علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۱رمضان ۱۰۲۹ھ،مطبوعہ: مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی۔

(۴)......کنز الدقائق مع کشاف الحقائق (ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد علیہ الرحمۃ) متوفی ۷۱۰ھ،مطبوعہ: مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی

(۵)...... فتح القدیر شرح ہدایہ مع کفایہ(شیخ امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد علیہ الرحمۃ) متوفی ۶۸۱،مطبوعہ: مکتبہ الحقانیہ پشاور۔

(۶)......نورالانوار مع قمر الاقمار(حافظ شیخ احمد بن ابوسعید المعروف بہ ملاجیون علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۱۳۰ھ،مطبوعہ: المکتبہ النعمانیہ کانسی روڈ کوئٹہ.

(۷)......حسامی مع شرح بالنامی(ابوعبداللہ حسام الدین محمد بن محمد علیہ الرحمۃ) متوفی ۶۴۴ھ،مطبوعہ: مکتبہ امدادیہ ملتان۔(۸)...... فتاوی رضویہ(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ) متوفی ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ،مطبوعہ: رضاء فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ اندرون لوھاری دروازہ لاہور پاکستان .

(۹)...... فتاوی ہندیہ(ملا نظام الدین علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۱۶۱ھ،مطبوعہ:دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

(۱۰)......ردالمحتار علی درمختار(علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۲۵۲ھ،مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(۱۱)......السراجیہ(شیخ سراج الدین محمد بن عبدالرشید السجاوندی علیہ الرحمۃ) متوفی ۶۰۰ھ،مطبوعہ: ضیاء القرآن پبلیشر

(۱۲)......جوہرہ نیرہ (علامہ ابوبکر علی بن حداد علیہ الرحمۃ) متوفی ۸۰۰ھ،مکتبہ الحقانیہ ملتان ۔

(۱۳)......بدائع الصنائع(ابوبکر بن مسعود کاسانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۵۸۷ھ،مرکز اہل سنت برکات رضا۔

Marfat.com

(۱۴)......بحر الرائق شرح کنز الدقائق (علامہ ابن نجیم علیہ الرحمۃ) متوفی ۹۷۰ھ،مطبوعہ :داراحیاء التراث العربی۔

(۱۵)......وقار الفتاوی (حضرت مفتی وقار الدین صاحب علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۹۹۳ء،مطبوعہ: بزم وقار الدین۔

کتب متفرقہ

(۱)......احیاء العلوم اردو (ابو حامد محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمۃ) متوفی ۵۰۵ھ،مطبوعہ: شبیر برادرز اردو بازار لاھور۔

(۲)...... کیمیائے سعادت (ابو حامد محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمۃ) متوفی ۵۰۵ھ،مطبوعہ :پروگریسو بکس۔

(۳)......معجم المفھرس (محمد فؤاد عبد الباقی و محمد سعید الحام)،مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ۔

(۴)......ترجمۃ القرآن (اشرف علی تھانوی) متوفی ۱۳۶۴ھ،مطبوعہ: حافظ کمپنی۔

(۵)......تفھیم القرآن (ابو الاعلی مودودی) متوفی ۱۳۹۹ھ،مطبوعہ: ترجمان القرآن لاھور۔

(۶)......سعادۃ الدارین مترجم (علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۱۳۵۰،مطبوعہ: مکتبہ حامدیہ۔

(۷)......غنیۃ الطالبین (شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۵۶۱ھ،مکتبہ کراچی۔

(۸)......شرح تھذیب (شیخ عبد اللہ بن حسین یزدی) متوفی ۱۰۱۵ھ،مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ۔

(۹)......شرح عقائد مع حاشیہ میزان العقائد (علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ) متوفی ۷۹۱ھ،مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ ـ(۱۰)...... کتاب الشفاء اردو (ابو الفضل قاضی عیاض بن موسی المالکی علیہ الرحمۃ) متوفی ۵۴۴ھ،مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاھور۔

(۱۱)......حالات مصنفین درس نظامی (مولانا محمد حنیف گنگوہی) دار الاشاعت اردو بازار لاھور۔

(۱۲)......نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب (اشرف علی تھانوی) متوفی ۱۳۶۴ھ،مطبوعہ: تاج کمپنی لمیٹڈ ،کراچی۔

(۱۳)......تقویۃ الایمان (شاہ اسماعیل دہلوی) مطبوعہ دار السلام۔

(۱۴)......مفردات القرآن مصحف التجوید،مطبوعہ :موسسۃ الایمان بیروت

(۱۵)......حفظ الایمان (اشرف علی تھانوی) متوفی ۱۳۶۴ھ،مکتبہ تھانوی دفتر البقاء ،متصل مسافر خانہ بندر روڈ

(۱۶)......الزواجر عن اقتراف الکبائر (شہاب الدین احمد بن محمد بن علی ابن حجر الھیتمی علیہ الرحمۃ) متوفی ۹۷۴ھ،مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت. (۱۷)...... کافیہ (علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ) مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ

(۱۸)......مقالات کاظمی (علامہ سعید احمد کاظمی علیہ الرحمۃ) مطبوعہ :برکاتی پبلیکیشنز۔

(۱۹)......سیرت رسول عربی (جناب نور محمد توکلی صاحب علیہ الرحمۃ) مطبوعہ: فرید بک اسٹال۔

(۲۰) رفیق الحرمین و دیگر رسائل (شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ) مکتبۃ المدینہ۔

Marfat.com

درس

عقود رسم المفتی

مؤلف

محمد امتیاز قادری

فاضل دارالعلوم نعیمیہ، دستگیر کالونی، بلاک 15، فیڈرل بی ایریا، کراچی

ادارہ فیضان رضا (رجسٹرڈ)

(زیر طبع)

Marfat.com

المعروف

جلد اوّل

تشریح تحقیق

محمد امتیاز قادری

ناشر

Marfat.com